

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
معرفة ما لا يعلمون

فیوض شبنم

ترجمہ

فتح الزبانی

از محبوب عالم حضرت شیخ عبدالحق دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ مولانا مفتی محمد رفیع قادری بلوچی رحمۃ اللہ تعالیٰ

تقریب و تصحیح مولانا عبدالحق شریف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور







اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بَارَكْنَا فِيْهِ الْكَتٰبَ وَكَثَّرْنَا فِيْهِ الْوَعْظَ وَالْحُسْنَ وَالْجَمَالَ
ترجمہ کی راہ کی طرف بلادِ حکمت اور بہترین نصیحت کے ذریعے

فیوضِ غوثِ سیدانی

ترجمہ

افتح الربانی

از محبوبِ بحانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ: مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ

تقدیم: محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار، لاہور

فیوض غوثِ یزدانی	کتاب
ترجمہ اردو الفتح الربانی	
محبوب سبحانی حضرت شیخ سید	تصنیف
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ	ترجمہ
محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ	تقدیم و تحریک
قاری طفیل احمد جالندھری، محمد یعقوب صاحب	پروف ریڈنگ
مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہان پوری مدظلہ	اصلاح زبان و نظر ثانی
۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء	طباعت باراول
حامد اینڈ کمپنی پرنٹرز، لاہور	مطبع
۷۸۲	صفحات
	قیمت
محمد یعقوب خوشنویس حضرت کیلیا نوالہ	کتابت
فرید بک سٹال، ۳۸ اردو بازار، لاہور نمبر ۲	

فہرست

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۶	تقدیم از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ	۱
۷۵	نسب نامہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ	۲
۷۶	مجلس ۱: نزول تقدیر کے وقت اعتراض کرنے میں دین و ایمان کی موت ہے	۳
۸۸	مجلس ۲: خدا کی جانب متوجہ نہ رہنا انسان کو مغرور بنا دیتا ہے	۴
۹۷	مجلس ۳: نفسانی خواہشات کو قابو میں رکھنے کی تلقین	۵
۱۱۰	مجلس ۴: جس کے لیے خیر کا دروازہ کھولا جائے تو غنیمت سمجھے کہ نہیں معلوم کب بند ہو جائے	۶
۱۱۹	مجلس ۵: سچی عبودیت کو حاصل کرنے میں کوشاں رہنا چاہیے	۷
۱۲۹	مجلس ۶: اللہ والے خالق کی یاد میں گن رہتے اور مخلوق کو بھول جاتے ہیں	۸
۱۳۵	مجلس ۷: مومن بھی اپنی حالتوں کے لحاظ سے تین قسم کے ہیں	۹
۱۳۸	مجلس ۸: ظاہر کو آباد کرنا اور باطن کو برباد رکھنا بے کار زُہد اور ریاکاری ہے	۱۰
۱۴۱	مجلس ۹: اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو آزمائش میں ڈالتا رہتا ہے	۱۱
۱۴۴	مجلس ۱۰: متقی حکلف سے دور رہتا ہے اور منافق کی فطرت ہی تکلف ہے	۱۲
۱۵۵	مجلس ۱۱: ابدال اپنے ارادے کو خدا کے ارادے سے بدل لیتے ہیں	۱۳
۱۶۳	مجلس ۱۲: طالبانِ حق کیا بنی اور نایابی میں کبریت احمر جیسے ہیں	۱۴
۱۷۱	مجلس ۱۳: آخرت کو دنیا پر مقدم رکھنے والا دونوں جہانوں میں نفع پائے گا	۱۵
۱۸۰	مجلس ۱۴: اولیائے عظام اور علمائے کرام کی توہین کرنے والا منافق بے دین ہے	۱۶
۱۸۸	مجلس ۱۵: مومن آخرت کے لیے زاوراہ بناتا ہے اور کافر دنیا کے مزے لوٹتا ہے	۱۷
۱۹۴	مجلس ۱۶: حضور کی توجہ اہل اللہ کے دلوں سے نہیں مٹتی بلکہ انہیں منور کرتی رہتی ہے	۱۸
۱۹۹	مجلس ۱۷: روزی کی منکر نہ کریں کہ تیری روزی تو خود تجھے تلاش کرتی ہے	۱۹
۲۰۷	مجلس ۱۸: ایک جہاد ظاہری ہے اور دوسرا باطنی - باطنی جہاد نفس کے خلاف ہے	۲۰

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲۱۶	مجلس ۱۹ : تروی ایمان والا قیامت تک کے واقعات کو دل کی آنکھوں سے دیکھتا ہے	۲۱
۲۲۲	مجلس ۲۰ : عمل کے بغیر زبانی جمع خرچ کام نہیں آئے گا	۲۲
۲۳۳	مجلس ۲۱ : دنیا آخرت سے اور مخلوق خالق سے حجاب ہے	۲۳
۲۳۷	مجلس ۲۲ : دنیا کی محبت کو کس طرح دل سے نکالا جاسکتا ہے۔	۲۴
۲۵۰	مجلس ۲۳ : قرآن مجید پڑھنے، موت کو یاد کرنے اور اللہ والوں کے پاس بیٹھنے سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے۔	۲۵
۲۵۷	مجلس ۲۴ : علم عمل کرنے کے لیے ہے نہ کہ حفظ کرنے اور مخلوق کو سنانے کے لیے	۲۶
۲۶۷	مجلس ۲۵ : زہد کپڑوں سے نہیں بلکہ دل کو زاہد بنانے سے حاصل ہوتا ہے	۲۷
۲۷۳	مجلس ۲۶ : عاقل مریض طبیب کے ہاتھ یا حکم سے ہی کھاتا ہے	۲۸
۲۸۱	مجلس ۲۷ : اللہ سے ڈرو اور اس کے سوا کسی سے نہ ڈرو	۲۹
۲۸۵	مجلس ۲۸ : فقر و افلاس محبت رسول کی اور بلا و مصیبت محبت الہی کی شرط ہیں	۳۰
۲۹۳	مجلس ۲۹ : مال و داروں کی تعظیم سے دین میں نقصان آتا ہے	۳۱
۳۰۹	مجلس ۳۰ : علم و عمل کی توفیق اور ہدایت مشائخ کے ذریعے ملتی ہے	۳۲
۳۱۵	مجلس ۳۱ : رضا مندی اور ناراضگی اللہ تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے	۳۳
۳۲۱	مجلس ۳۲ : سیدنا غوث اعظم کے مقام کو پہچان کر ان سے وابستہ رہنا چاہیے	۳۴
۳۲۷	مجلس ۳۳ : اللہ سے محبت رکھنے والوں کی زیارت خوش بخیتی ہے	۳۵
۳۲۹	مجلس ۳۴ : اللہ والے خدا کا فضل ٹوٹتے اور دنیاوی دولت غریبوں پر لٹاتے ہیں	۳۶
۳۳۰	مجلس ۳۵ : تکبر کرنے والوں کی عبادتیں رائیگاں جاتی ہیں۔	۳۷
۳۳۱	مجلس ۳۶ : دنیا کے بازار سے صرف وہی مال خرید و جو آخرت میں کام آئے	۳۸
۳۴۲	مجلس ۳۷ : بیماروں کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا آخرت یاد کروا تا ہے	۳۹
۳۵۰	مجلس ۳۸ : کثرت سے کلمہ طیبہ پڑھنا شیطان کو لاغر بنا دیتا ہے	۴۰
۳۵۹	مجلس ۳۹ : اگر دنیا اور آخرت کی بادشاہی چاہتے ہو تو خود کو اللہ کے سپرد کر دو	۴۱
۳۶۵	مجلس ۴۰ : جب اللہ بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے دین کی سمجھ دیتا اور نفس کے عبرت نکالتا ہے	۴۲
۳۷۳	مجلس ۴۱ : خدا سے محبت رکھنے کے تقاضے اور اس کی نشانیاں	۴۳

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۳۷۸	مجلس ۲۲ : اسباب کے بجائے مسبب الاسباب پر بھروسہ رکھنا چاہیے	۲۲
۳۸۶	مجلس ۲۳ : فلاح کا خواہاں ہے تو اپنے پروردگار کی موافقت میں نفس کی مخالفت کر	۲۵
۳۹۵	مجلس ۲۴ : مومن دنیا میں قیدی کی طرح ہوتا ہے خواہ وسیع مکان میں رہے	۲۶
۴۰۳	مجلس ۲۵ : اپنی جیسی مخلوق پر بھروسہ کرنے والا ملعون ہے	۲۷
۴۱۰	مجلس ۲۶ : مخلوق کو دیکھنے والے دروازوں کو بند کر کے خالق کو دیکھنے والا دروازہ کھولنا چاہیے	۲۸
۴۱۳	مجلس ۲۷ : علم حاصل کر کے عمل کر اور مخلوق سے لاتعلقی ہو کر خالق کی عبادت کر	۲۹
۴۱۸	مجلس ۲۸ : ظاہر کو آداب شریعت سے اور باطن کو خالق کی محبت سے سنوارنا چاہیے	۵۰
۴۲۷	مجلس ۲۹ : اللہ والے احکام الہیہ کے مقابلے میں اپنی مرضی کو ختم کر دیتے ہیں	۵۱
۴۲۸	مجلس ۳۰ : دنیا کی ہوس کو چھوڑ کر اصلاح احوال اور فکر آخرت میں مشغول ہوں	۵۲
۴۵۵	مجلس ۳۱ : اللہ والے خدا کے سوا کسی کو جانتے پہچانتے ہی نہیں	۵۳
۴۷۳	مجلس ۳۲ : مخلوق کو بقا کی آنکھ سے نہیں بلکہ فنا کی آنکھ سے دیکھو	۵۴
۴۸۴	مجلس ۳۳ : مقام اور مرتبے کے لحاظ سے ہر ایک آزمائش اور امتحان سے گزرتا ہے	۵۵
۴۹۳	مجلس ۳۴ : قلب کو ذکر الہی کے قریب لا اور اسے دوبارہ زندہ ہونا یاد دلا	۵۶
۵۱۰	مجلس ۳۵ : قضا و قدر میں رضا ٹٹے الہی کے خواہاں کو موت یا درکھنی چاہیے	۵۷
۵۱۹	مجلس ۳۶ : دل اور حرکات و سکنات کو خدا سے ڈرنے والوں کے مطابق بناؤ	۵۸
۵۲۸	مجلس ۳۷ : صدق و اخلاص بیش بہا دولت ہے	۵۹
۵۳۲	مجلس ۳۸ : علم حاصل کر کے عمل کرنا چاہیے تاکہ فلاح میسر آسکے	۶۰
۵۳۷	مجلس ۳۹ : طمع والے داعط کو حق گوئی نصیب نہیں ہوتی	۶۱
۵۴۹	مجلس ۴۰ : آدمی کے اسلام کی خوبیوں سے یہ بھی ہے کہ غیر مفید بازل کو چھوڑ دے	۶۲
۵۶۱	مجلس ۴۱ : آدمی کے خواطر شیطان، طبیعت، خواہش نفس اور دنیا کی طرف سے ہوتے ہیں	۶۳
۵۹۲	مجلس ۴۲ : توحید کا اننا معتقد ہو کہ مخلوق سے ایک ذرہ بھی تیرے دل میں نہ رہے	۶۴
۵۹۸	۴۵ : الفترحات یعنی سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات	
۷۷۸	۶۶ : حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا ذکر	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقدیم

ایک مختصر ساقا فلہ گیان سے روانہ ہو کر مرکز علوم و فنون بغداد جا رہا تھا، منزلوں پر منزلیں طے کرتے ہوئے ہمدان سے کچھ آگے تر تک پہنچے ہی تھے کہ ڈاکو حملہ آور ہو گئے وہ تعداد میں ساٹھ تھے۔ انہوں نے بے دردی سے لوٹ مار کی اور سب مال و متاع لوٹ کر ایک جگہ جمع کر لیا، تمام مسافر مار سے دہشت کے دم بخود تھے، ان میں ایک اٹھارہ سالہ نوجوان الیا بھی تھا جس کے چہرے پر بلا کا اطمینان جھلک رہا تھا، خوف و ہراس کی پرچائیں بھی اس کے چہرے بشرے پر دکھائی نہ دیتی تھیں، ایک ڈاکو نے پاس سے گزرتے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا کہ نوجوان! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ نوجوان نے پرے سے اطمینان سے جواب دیا ہاں! میرے پاس چالیس دینار ہیں جو میری صدی میں نفل کے نیچے سے ہوئے ہیں۔ ڈاکو نے خیال کیا کہ یہ نوجوان اندازہ مزاح یہ بات کہہ رہا ہے ورنہ چھپے ہوئے مال کی ڈاکوؤں کو کون نشانہ ہی کرتا ہے، یہ سوچتے ہوئے وہ آگے بڑھ گیا، کچھ دیر کے بعد ایک دوسرا ڈاکو ادھر آ نکلا، اس نے بھی وہی سوال کیا، اسے بھی وہی جواب ملا، وہ بھی یہ خیال کر کے آگے بڑھ گیا کہ اس نوجوان کے پاس کچھ ہوتا تو مجھے کیوں بتاتا، یقینی بات ہے کہ یہ مجھے بے وقوف بنانا چاہتا ہے۔

ڈاکوؤں کا سردار ایک ٹیلے کے پاس لوٹا ہوا مال تقسیم کر رہا تھا، ایک ڈاکو نے اسے یہ خبر سنائی تو وہ چونکے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے یقینی کے ساتھ اس ڈاکو کی طرف دیکھا اور کہا کہ جب شخص کی جان کے لئے پڑے ہوئے ہوں اور ہر طرف دہشت ہی دہشت پھیلی ہوئی ہو ایسے وقت میں کس کی رگِ ظرافت پھٹک سکتی ہے، دوسرے ڈاکو نے تصدیق کی کہ میرے ساتھ بھی یہ واقعہ پیش آچکا ہے تو سردار نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر کہا اس نوجوان کو بلایا جائے، جب وہ نوجوان آیا تو سردار اس کے ملکوئی حسن، شادمانہ رفتار، کمند اور اطمینان و اعتماد سے بھرپور لب و لہجہ سے بے حد متاثر ہوا، اس نے پوچھا صاحبزادے! تیرے پاس چالیس دینار موجود ہیں؟ نوجوان نے اپنی صدی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا ہاں! اس جگہ سے ہوئے ہیں، سردار نے قسم حیرت بن کر دوسرا سوال کیا کہ تم جانتے ہو کہ ہم ڈاکو ہیں اور تمام قافلے کی ایک ایک پائی لوٹ چکے ہیں، تم نہ بتاتے تو ہم شاید تمہاری طرف متوجہ بھی نہ ہوتے، تم نے یہ بتانے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟ کہ تمہارے پاس چالیس دینار موجود ہیں اور صدیوں سے ہوئے ہیں، نوجوان نے کمالِ سادگی سے جواب دیا،

میں نے گھر سے روانہ ہوتے وقت اپنی اتنی سے ہمیشہ سچ بولنے کا وعدہ کیا تھا، میرے یہ چالیس دینار جاتے ہیں

تو جابیں لیکن میں اپنی والدہ سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑ سکتا۔

نوجوان کے سیدھے سادے جملے براہ راست سردار کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوئے، اس کی روح تک کو جھنجھوڑا لا چند لمحوں کے لیے تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا، وہ ڈاکو جو درندوں کی طرح مسافروں کو چیر بھاڑ کر رکھ دیتا تھا، تمام ساز و سامان وٹ کر نوچکر ہو جاتا تھا۔ اور اس کے دل پر ذرہ بھر بھی طالع نہ آتا تھا، آج ایک نوجوان کے چند جملے اسے گھائی کر گئے تھے اور وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا، ضبط کے تمام بند صحن ٹوٹ چکے تھے، اس کی آنکھیں شاید زندگی میں پہلی بار اشکوں کا سیلاب بہا رہی تھیں، شدت گریہ کے سبب اس کی زبان گنگ ہو گئی تھی، کچھ دیر کے بعد جب اسے قرار ملا تو اس نے بکلتے ہوئے کہا:

صاحبزادے! تو کس قدر مقدس ہستی ہے کہ تو نے اپنی والدہ سے کیا ہوا وعدہ نہیں توڑا اور میں کتنا بد قسمت ہوں کہ زندگی بھر اپنے رب کریم کے عہد کو توڑتا رہا، ہائے افسوس! میری زندگی ایسا متاع عزیز برباد ہو گیا اور میں نے ایک بار بھی نہ سوچا کہ میں کیا کر رہا ہوں، صاحبزادے! میں تمہارے ہاتھوں پر اپنے سابقہ گناہوں کی توبہ کرتا ہوں اور تمہیں گواہ بنا کر اپنے رب سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی کسی کا ناحق دل نہیں دکھاؤں گا اور بقیہ زندگی خدا و رسول کے احکام و فرامین پر عمل کرتے ہوئے گزار دوں گا۔

اس کے ساتھی اس انقلاب کو حیرت کی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ جو شخص موت کے رقص کو دل چسپی سے دیکھا کرتا تھا، جو مرنے والوں کی دل دہلا دینے والی چنجیں سن کر کبھی نہ پسیتا تھا اور جو قیادت اور سنگدلی کا پیکر ہوا کرتا تھا اسے آج کیا ہوا ہے کہ زار و قطار رو رہا ہے اور پورے یقین کے ساتھ اپنی سابقہ زندگی کو چھوڑنے کا اعلان کر رہا ہے، پھر نہ جانے کیا ہوا کہ ہر ایک نے اپنے اپنے دل و دماغ میں ایک برقی رول لہراتے ہوئے محسوس کی اور سب بیک زبان پکار اٹھے:

سردار! آج تک رہزنی میں تو ہماری قیادت کرتا رہا ہے، بدی کی راہوں پر چلتے ہوئے تو ہماری کمان کرتا رہا ہے،

آج جب کہ تو خدا و رسول کی پسندیدہ راہ پر گامزن ہو چکا ہے اگر ہم اپنی اسی راہ پر چلتے رہے تو اس سے بڑھ کر ہماری بد قسمتی نہیں ہو سکتی، تجھے مبارک ہو کہ اس خوش سنجی اور طالع مندی میں ہم بھی تیرے ساتھی ہوں گے اور تو پہلے کی طرح آئندہ بھی ہمارا سردار ہو گا اور ہم تیرے وہی جان نثار ساتھی ہوں گے، ہم سے یہ بے وفائی نہیں ہو سکتی کہ آج جب تم نیکی کے راستے پر چلنے لگے ہو تو ہم تمہارا ساتھ چھوڑ دیں۔

اسی وقت ٹوٹا ہوا سارے کا سارا مال قافلے والوں کو واپس کر دیا گیا۔ قافلے والوں کی مسرت و شادمانی کا کوئی

اندازہ نہ تھا اور وہ اس نوجوان کو عقیدت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے جس کی برکت سے نہ صرف جان بچ گئی بلکہ وہ مال بھی واپس مل گیا جو لٹ چکا تھا، ان کی حیرت بھی بجا تھی کیوں کہ یہ تو ایسا ہی تھا جیسے کان سے نکلا ہوائیہ واپس آ جائے۔ انہیں معلوم نہیں تھا کہ مستقبل میں یہ نوجوان، غریرت کبریٰ کے مقام پر فائز ہوگا اور زمانہ بھر کے ادیب اس کے سامنے ادب و احترام سے اپنی گریزیں خم کر دیں گے اور اس کی ذات سے شریعت و طریقت کے کبھی نہ خشک ہونے والے سرچشمے جاری ہوں گے؛ یہ پہلی کھپ ہٹی جو آپ کے دستِ اقدس پر تاب ہوئی۔

یہ نوجوان کون تھا؟

دنیا انہیں محبوب سبحانی، قطب ربانی، الباز الاشہب، جمی الدین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

ولادت و نسب :

۴۷۰ھ / ۱۰۷۸ء کو شمالی فارس میں بحیرہ خزر (کیسپین) کے جزیری ساحل پر گیلان نامی درخیز صوبہ کی ایک بستی یعین میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی، یا قوت حموی نے اس بستی کا نام بشیر بیان کیا ہے، بستان نے اپنے دائرۃ المعارف میں یوں تطبیق دکھایا ہے کہ ایک بستی میں ولادت اور دوسری میں پرورش ہوئی ہوگی۔

حضرت شیخ کے والد ماجد ابو صالح جنگی دوست موسیٰ کا سلسلہ نسب سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اور والدہ ماجدہ ام الخیر امۃ الجبارہ فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی کا سلسلہ نسب سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ نسبی رشتہ اگرچہ باپ ہی کی طرف منسوب ہوتا ہے لیکن یہ فضیلت معمولی نہیں ہے کہ آپ کی ذات میں دونوں نسبتیں جمع ہو گئیں۔
توضیحی حسی کیوں نہ محی الدین ہو

اے خضر! مجمع بھریں ہے چشمہ تیرا

آپ کے والدین کریمین، پھوپھی سیدہ عائشہ اور نانا سید عبداللہ صومعی اپنے دود کے اصحاب کرامت ادیبان ہیں تھے، والد ماجد آپ کے بچپن ہی میں وصال فرما گئے تھے اس لیے آپ کی پرورش جبرہ محترم (نانا) نے فرمائی۔

۱۔ شاہ جیلان (رضا کیسٹمی، لاہور) ص ۱۹

۲۔ عبدالباقی کوکب، علامہ

۳۔ حاشیہ قلاۃ الجواہر (مصطفیٰ البابی، مصر) ص ۲

۴۔ عبدالرزاق سید، ابن شیخ عبدالقادر جیلانی

۵۔ حاشیہ قلاۃ الجواہر ص ۱۳۳

۶۔ احمد رضا بریلوی، امام

۷۔ حقائق بخشش مع ادبی جائزہ (مطبوعہ کراچی) ص ۲۳۳

علامہ شطنوفی فرماتے ہیں :

دبہ کان یعرف حیث کان بجیلان^۱

آپ جیلان میں تھے تو انہیں کی نسبت سے معروف تھے ۔
علامہ شطنوفی آپ کے نانا کا نام ابو عبد اللہ صومعی ، بیان کرتے ہیں^۲

فطری احترام شریعت :

شرعاً نابالغ بچہ ، احکام کا مکلف نہیں ہے ، لیکن حضرت شیخ مادر زاد ولی تھے اس لیے شیرخواری کے زمانہ میں ماہ رمضان میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتے تھے ، آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں :

میرا بیٹا عبدالقادر رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا تھا ، ایک دفعہ رمضان کا چاند دکھائی نہ دیا کچھ لوگوں نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ آج میرے تخت بگرنے دودھ نہیں پیا ، بعد میں واضح ہو گیا کہ اس دن رمضان ہی تھا ، چنانچہ جیلان کے علاقے میں مشہور ہو گیا کہ سادات کے گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان کے دنوں میں دودھ نہیں پیتا^۳

اشتیاق علم :

بچوں کا کہیں کو دیں مصروف ہونا ایک فطری تقاضا ہے لیکن حضرت شیخ پر تو ابتداء ہی سے حفاظت الہیہ کا پرو لگا دیا گیا تھا فرماتے ہیں جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو مجھے ٹی بی آواز سنائی دیتی :

تعالیٰ یا مبارک

اے برکت والے میری طرف آ

تو میں بھاگ کر اپنی والدہ کی آغوش میں پناہ لے لیتا ، آج بھی میں غلوت میں وہ آواز سناتا ہوں^۴
بچپن میں اپنے علاقہ کے مدرسہ میں پڑھنے کے لیے جاتے ، کسی نے پوچھا کہ آپ کو اپنی ولایت کا علم کب ہوا ، فرمایا :

۱۔ علی بن یوسف الشطنوفی ، علامہ :

ہجۃ الاسرار ص ۸۸

۲۔ ایضاً ،

ص ۸۹

۳۔ محمد بن یحییٰ تافزی ، علامہ :

تلامذہ الجواهر مصطفیٰ البابی ، مصر ص ۳

۴۔ عبداللہ محمد دہلوی ، شیخ محقق :

زبدۃ الاسرار (بکسنگ کمپنی ، ممبئی) ص ۶۹

اس وقت جب میں دس سال کا تھا، گھر سے مدرسہ روانہ ہوتا تو میں دیکھتا کہ فرشتے میرے ارد گرد چل پھر رہے ہیں، جنب میں مدرسہ پہنچتا تو میں سنتا کہ فرشتے بچوں کو کہہ رہے ہیں:

افسحوا للوالی اللہ حتی یبجلس

اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو

شیخ محمد بن قاسم اوانی فرماتے ہیں میں نے سیدی شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کی ولایت کا دارو مدار کس چیز پر ہے فرمایا:

سچائی پر، میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، حتیٰ کہ اس وقت بھی نہیں جب میں مدرسہ میں پڑھتا تھا،

حضرت شیخ فرماتے ہیں میں نے عمر تھا، عرفہ کے دن (نزدوالجہ)، بستی کے باہر نکلا اور ایک گلاٹے کے پیچھے چل دیا، گلاٹے نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا عبدالقادر: تو اس لیے پیدا نہیں کیا گیا، میں گھبرا کر گھبرا گیا، مکان کی چھت پر چڑھا تو حجابات اُٹھا دیے گئے اللہ میں نے دیکھا کہ حجاج میدان عرفات میں مجتمع ہیں، میرے دل میں علم دین حاصل کرنے کا شوق جنوں خیز پیدا ہو گیا میں نے والدہ ماجدہ سے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیجیے اور مجھے اجازت دیجیے کہ بغداد جا کر علم حاصل کروں اور اولیاء کرام کی زیارت کروں، والدہ نے سبب پوچھا تو میں نے ماجرا بیان کر دیا، ان کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ والد کے چھوٹے ہونے اسی دیناروں میں سے چالیس مجھے دے دیے اور میری صداری میں سی دیے اور چالیس میرے بھائی کے لیے رہنے دیے، مجھ سے ہر حال میں سچ بولنے کا عہد لیا اور رخصت کرتے وقت فرمایا:

یا ولدی: اذهب فقد خرجت عنک اللہ عزوجل فہذا وجہ لا ارادہ

الحیوم القیامۃ۔

بیٹے! جا، میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا، قیامت سے پہلے میں تیرا چہرہ نہ دیکھ سکوں گی

رستے میں ڈاکروں کا واقعہ پیش آیا جس کا تذکرہ اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد بھی والدہ ماجدہ نقدی کی صورت میں وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ ارسال فرماتی رہیں۔

ورود بغداد اور تحصیل علم:

حضرت شیخ ۱۲۸۸ھ/۱۸۹۵ء میں اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد پہنچے، پورے غور و غوض اور آگاہی کے ساتھ قرآن پاک

پڑھنے کے بعد اپنے دور کے نابذ روزگار علماء و فضلا سے فقہ، حدیث اور تصوف کا علم حاصل کیا اور عملی طور پر ریاضت مجاہدہ کے دنوار گزار اور مراحل طے کیے۔

اساتذہ فقہ :

ابو الوفاء علی بن عقیل حنبلی، ابو الخطاب محفوظ کوزانی حنبلی، ابراہیم بن محمد ابن قاضی ابویعلیٰ حنبلی اور قاضی ابوسعید مبارک بن علی مخزومی حنبلی، ان حضرات سے فقہ کے اصول و فروع اور خلافات پڑھے۔

اساتذہ حدیث :

ابو غالب محمد بن الحسن باقلانی، ابوسعید محمد بن عبدالکریم ابوبکر احمد بن یحییٰ بن جعفر، ابو جعفر بن احمد بن الحسین القاری السراج وغیرہم۔

استاذ ادب :

ابوزکریا یحییٰ بن علی تبریزی

اساتذہ سلوک :

حضرت ابراہیم بن محمد بن مسلم بن دروہ دیاس اور قاضی ابوسعید مبارک مخزومی، مؤرخ الذکر نے حضرت شیخ کو خرقہ خلافت بھی عطا فرمایا۔

حضرت قاضی ابوسعید مخزومی نے فرمایا :

عبدالقادر جیلی نے مجھ سے خرقہ خلافت پہنا اور میں نے ان سے پناہ، ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے برکت حاصل کرے گا۔

سید محمد بن یحییٰ قاضی، علامہ : قلائد الجواہر ص ۴

نوٹ : مخزومی پہلا حرف معنوم دوسرا مفتوح یہ سیرا مشہور، مکرر اور آخر میں یا و نسبت، یہ بغداد کے محلہ محرم کی طرف نسبت ہے (قلائد ص ۵)

۵ ایضاً : ص ۵

ریاضت شاقہ :

حضرت شیخ نے کتاب علم کے ساتھ ساتھ بے مثال ریاضت کے جال گس مراصل کو کمال ثابت قدمی سے طے کیا
حضرت شیخ فرماتے ہیں :

میں عراق کے صحرا اور ویرانوں میں پچیس سال تنہا مصروف سیاحت رہا، نہ میں کسی کو پہچانتا تھا اور نہ مجھے
کوئی پہچانتا تھا، میرے پاس رجالِ غیب اور جنات کے گروہ درگروہ آتے تھے میں انہیں اللہ تعالیٰ
کی معرفت کا راستہ دکھاتا تھا، عراق میں داخل ہوتے ہی حضرت خضر علیہ السلام کی مجھ سے دوستی ہو گئی
اس وقت میں انہیں نہیں پہچانتا تھا، انہوں نے مجھ سے طے کیا کہ میں ان کے حکم کی خلاف درزی
نہ کروں، ایک دفعہ انہوں نے مجھے ایک جگہ ٹھہرنے کا حکم دیا اور خود چلے گئے، ایک سال کے بعد واپس
آئے، اس طرح میں تین سال وہاں ٹھہرا رہا وہ ایک سال کے بعد آتے اور چلے جاتے تھے
ایک دوسرا واقعہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا جس سے حضرت شیخ قدس سرہ کی بلند ہیبت اور کمال استقامت کا پتا چلتا ہے،
فرماتے ہیں :

کئی دن کچھ کھائے بغیر گزر گئے، میں عمدہ طبیعت شریف میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے پٹا ہوا کاغذ دیا اور چلا گیا۔
میں نے وہ کاغذ ایک نانباتی کو دیا تو اس نے مجھے روٹی اور طوطہ دیا، میں وہ لے کر ایک مسجد میں چلا آیا،
جہاں اپنا سبق دہرایا کرتا تھا اور بیٹھ کر سوچنے لگا کہ یہ کھانا کھائے یا نہ، اتنے میں میری نظر ایک کاغذ
پر پڑی، اسے اٹھا کر دیکھا تو اس میں لکھا ہوا تھا،

اللہ تعالیٰ نے بعض کتب سابقہ میں فرمایا کہ طاقتوروں کا خواہشات سے کیا تعلق؟ خواہشات
تو کمزور مومنوں کے لیے ہیں تاکہ ان کی بدولت عبادات کے لیے تیار ہو سکیں،
میں نے کھانا وہیں رہنے دیا، دو رکعت نماز ادا کی، اپنا رومال لیا اور واپس آ گیا۔

یہ وہ دردِ جناب بغداد میں قحط واقع ہوا تھا، غلے اور خرداک کی شدید قلت پیدا ہو گئی، حضرت شیخ جنگلوں اور ویرانوں کا رخ
کرتے تاکہ درختوں یا سہزی کے پتوں سے بھوک کا علاج کیا جاسکے، جہاں جاتے درویشوں کا جوم دیکھ کر واپس آ جاتے، ایسے ہی
عالم میں ایک دفعہ پھر اگر سواقہ الہیہ انہیں کی مسجد میں تشریف لائے، فاقے کی شدت اس حد تک پہنچ گئی کہ موت سامنے

دکھائی دینے لگی۔ اسنے میں ایک شخص عجیب مسجد میں آیا اور کھانا کھانے لگا، اس نے قسم دے کر آپ کو بھی اپنے ساتھ شریک کر لیا، اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ عبدالقادر جیلانی ہیں تو وہ پریشان ہو گیا، پوچھنے پر بتایا کہ آپ کی والدہ نے آٹھ دینار آپ کے لیے دیے تھے، تلاش بسیار کے باوجود آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ نین دن سے مجھے کھانے کے لیے کچھ نہیں ملا تو میں نے آپ کی والدہ کی دی ہوئی رقم سے یہ کھانا خریدا ہے، پہلے آپ میرے مہمان تھے لیکن اب میں آپ کا مہمان ہوں، حضرت نے اسے تسلی دی، بچا ہوا کھانا اور کچھ دینار دے کر اسے رخصت کر دیا۔

کمال استقامت

حضرت شیخ ضیاء الدین ابونصر موسیٰ اپنے والد گرامی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ایک دفعہ دورانِ سیاحت ایک ایسے جنگل میں چلا گیا جہاں پانی ناپید تھا کئی دن پانی پئے بغیر گزر گئے، پیاس کی شدت حد سے بڑھ گئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بادل نمودار ہوا، بارش ہوئی اور اس کے چند قطرے سکون ملا، اس کے بعد ایک نورِ ظاہر ہوا جس نے تمام افق کا احاطہ کر لیا اور عجیب صورت نمودار ہوئی، اس نے کہا، اے عبدالقادر! میں تیرا پروردگار ہوں، میں نے تمہارے لیے وہ سب چیزیں حلال کر دی ہیں جو دوسروں کے لیے حرام کی ہیں، جو چاہو لے لو اور جو چاہو کرو۔

میں نے کہا اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، ملعون! دور ہو، یہ تو کہہ رہا ہے، اچانک روشنی تاریکی میں بدل گئی اور وہ صورت دھواں بن گئی۔ اس نے کہا، اے عبدالقادر! تو نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے علم اور اپنی منزلوں کے احوال سے باخبر ہونے کے سبب سے نجات پائی ہے، ورنہ میں اس حربے سے ستر اہل طریق کو گمراہ کر چکا ہوں، جنہیں دوبارہ اپنے مقام پہ کھڑا ہونا نصیب نہیں ہوا۔ میں نے کہا، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے

خرقہ طریقت :

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میں گیارہ سال (بعد اوسے باہر) ایک برج میں مقیم رہا، میرے طویل قیام کے باعث اس کا نام برج عجیب پڑ گیا، ایک دن میں نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں اس وقت کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا جب تک مجھے کھلایا اور پلایا نہ جائے، چالیس دن اسی طرح گزر گئے، اس کے بعد ایک شخص آیا اور میرے سامنے کھانا رکھ کر چلا گیا، بھوک کی شدت کے سبب بول محسوس ہوتا تھا کہ ابھی جان بچل جائے گی، لیکن میں نے کہا کہ میں اپنے رب سے کیا ہوا امد نہیں

تورڈوں گا، میرے پیٹ سے الجوج الجوج (ہائے بھوک) کی آوازیں آرہی تھیں، اتفاقاً حضرت شیخ ابوسعید مخزومی وہاں سے گزر رہے تھے وہ تشریف لائے اور فرمایا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ میں نے بتایا کہ یہ نفس کے اضطراب کی علامات ہیں تاہم روح اپنے مولائی یاد میں پرسکون ہے۔

وہ تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ میرے پاس باب ارجع میں آجاؤ، میں نے طے کیا کہ نہیں جاؤں گا اتنے میں حضرت ابوالعباس خضر تشریف لائے اور مجھے جانے کا مشورہ دیا۔ میں شیخ ابوسعید مخزومی کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلایا پھر مجھے خرقة عطا فرمایا۔

سراپائے اقدس :

علامہ شطنونی نے بحجۃ الاسرار میں امام علامہ موفق الدین ابو محمد عبداللہ ابن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی نے حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے۔ ۱۶ جمادی الآخرہ بروز دوشنبہ ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء کو سید محمد دھان قادری برکاتی کی فرمائش پر امام احمد رضا بریلوی نے ایک نشست میں اس کا اردو نظم میں ترجمہ کیا، ذیل میں وہ ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :

سراپائے تورانی شاہ جیلانی محبوب ربانی

۱۳۲۲ھ ہجری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وعلى حبيبہ الكريم والہ الصلاة والتسليم
 حرم حق نعمت نبی تو صیفت غوث بعد ازاں حسن طالب تعریف غوث
 غوث اعظم کے فدائی کان لا ذکر شہ ہے نذر شہ کو جان لا
 علیہ اقدس کہ عین نور ہے بہتۃ الاسرار میں مذکور ہے
 ترجمہ ترتیب وار اس کا لکھوں گرہر منثور کو لڑیوں میں لوں
 وہ مبارک نثر ہو نثرہ نثار ! یہ ثریا نظم ہو شعری شعار

کان شیخنا شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نحيبت البدن

وہ اکسرا جسم نازک خوش نما وہ نخواست میں نزاکت کی ادا
جس پہ واریں خلد میں اپنی پھین یاسیں نسریں، سمن، گل نستر

ربیع القامہ عریض الصدر

ستد میانہ سرو باغ مُصطفیٰ سینہ چوڑا صحن باغ اصفیا
کیوں نہ ہو سینہ کشادہ دلکش حاشیہ ہے شرح صدر شاہ کا

عَرِيضُ الدَّحِيَّةِ طَوِيلُهَا

ہے عریض ان کی محاسن اور طویل ہیں جزیل ان کے محاسن اور طویل
عرض و طول ریش وافر باوقار طول عرض ساکلاں کے ذمہ دار

أَسْمَرُ اللَّوْنِ

اَسْمَرُ اللَّوْنِ ان کی رنگت گندمی غوبی حُسن و ملاحست سے بھری
گندمی رنگت سہانی دل کشا وہ سنہرا پھول باغ نور کا

مَقْرُونُ الْحَاجِبَيْنِ

ابروں سے پیوستہ کی دل کش بہار سو ہلال عید ہوں جس پر مٹا
دونوں ماہ عید کی کیجا ہے دید مبارک قاور تو عید عید
شاد شاہاں جان و دل قرباں کرو جان کہنے سے کے جان تازہ
شام تک عید مہ نہ ہے تمام یہ مہ جاوید ہے عید دوام

أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ

اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ ہے وصف میں یعنی آنکھیں ہیں بڑی اور سر مگیں
کیا بڑائی ان بڑی آنکھوں کی ہو جو عیاں دیکھیں رسول اللہ کو
کیا بڑی اللہ اکبر آنکھ ہے دید اکبر سے مکنت آنکھ ہے
وہ خدا میں بندہ پرور آنکھ واہ مصطفیٰ میں فیض گستر آنکھ واہ
قدرتی بے سرمہ آنکھیں سر مگیں باغ مازع البصر سے خوش چین

ذَا صَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ

جھوڑی الصوت خوش اندازہ ہے وہ بلند آواز بلند آوازہ ہے

وَسَمِعْتُ بَهْقِي وَفَتَدَّرَ عَيْنِي وَعِلْمِي وَفِي
ہے عجب روشن روش ترسہ رفع علم والا کامل و پاک و وسیع
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

بعد جدا اس جو در پر صبح و شام
اس سراپا نور پر بعد رسول
سورودیں سو تجیت موصلا
سر سے پاتک ہو درودوں کا نزول
بے عدوبے انتہا بے حد مدام
تا ابد ہر آن ہر لحظہ دوام
دُعَاء

یا الہی اس سرِ ایا کے لیے
تیری رافت حفظ ہر آفت سے ہو
زندگی بھر ناز و نعمت میں پیسے
جب گروہوں کی پکار اس جا پڑے
ان کی دعوت میں ہوش مال ان کا نام
یہ رضا اور اس کے احباب اقربا
ان میں ہوں ان میں رہیں ان میں رہیں
جیتے جی بندہ غلام شاہ ہو
وہ محرک نظم کے محمود جاں
وہ بھی ہوں مسود تن محمود جاں
فت دریوں پر تری رحمت رہے
ان سے جو کچھ کام ہو رافت سے ہو
بعد مردن نقل عزت میں چلیں
یہ پکارے جائیں ان کے نام سے
یَوْمَ تَذَعُوْكُمْ نَاسٍ بِالْاِِمَامِ
سب انہیں میں پائیں رضوان و رضا
ان میں اٹھیں میث خلد ان میں کریں
بعد مردن ان کی خاک راہ ہو
سید والا حسب صالح جواں
میں بھی ہوں مسود تن مسود جاں

يَا اِلٰهَ الْحَقِّ اِحْبُ قَوْلِيْ اِحْبُ
اِسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَسْتَجِبْ لَهٗ

آغاز رشد و ہدایت

حضرت شیخ نے بغداد میں شریعت و طریقت کے علوم و معارف حاصل کر لیے تو مخلوق خدا کو فیض یاب کرنے کا وقت
آگیا، ماہ شوال ۵۲۱ھ / ۱۱۲۷ء کو محلہ حلبہ برانیہ میں آپ نے وعظ کا آغاز فرمایا۔

صاف بخشش (ناجہ شیم پریس، ناچہ) ص ۴-۸۱

بہار الاسرار ص ۹۰

۱۔ محبوب علی قادری، مولانا :

۲۔ علی بن یوسف شطرنی، علامہ :

مدرسہ قادریہ :

بغداد کے محلہ باب الازج میں حضرت شیخ ابوسعید مخزومی کا ایک مدرسہ تھا جو انہوں نے حضرت شیخ کے سپرد کر دیا جہاں آپ نے تدریس، افتاء، وعظ اور علمی اجتہاد اور علمی جہاد کا کام شروع کیا، بہت جلد آپ کا شمار دور دراز تک پہنچ گیا اور تشنگانِ علوم شریعت و طریقت پر وادہ وار آپ کے گرد جمع ہوتے گئے، اس کے ساتھ ہی مدرسہ کی توسیع کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔ چنانچہ اہل ثروت و عقیدت مندوں نے مالی اور درویشوں نے جسمانی خدمات پیش کر دیں ۱۲۸۵ھ/۱۱۳۲ء میں یہ مدرسہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور حضرت شیخ کی نسبت سے قادریہ مشہور ہوا۔

تبلیغ، تدریس اور افتاء کا عرصہ :

آپ نے وعظ و تبلیغ کا سلسلہ ۱۲۷۱ھ/۱۱۲۷ء سے شروع کیا اور تدریس کا آغاز ۱۲۸۵ھ/۱۱۳۲ء سے شروع کر کے ظاہری حیات کے آخر (۱۲۹۱ھ/۱۱۶۶ء) تک جاری رکھا، اس طرح آپ نے پچاس سال تبلیغ اور تینتیس سال تدریس و افتاء کے فرائض انجام دیے۔

افتاء :

حضرت شیخ، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے مذہب پر فتویٰ دیا کرتے تھے، علماء عراق آپ کے فتاویٰ کو دیکھ کر حیران رہ جاتے، انہیں اس بات پر حیرت و تعجب ہوتا کہ آپ قلم برداشتہ جواب تحریر فرماتے ہیں اور بالکل صحیح جواب دیتے ہیں۔

آپ کے پاس ایسے ایسے استفتاء آتے جن کے جواب سے دیگر علماء عاجز آ جاتے۔ آپ فوراً ان کا جواب عنایت فرما دیتے، بلا وجہ سے ایک سوال پیش ہوا جس کا جواب عراقی عرب اور عراقی عجم کے علماء نہ دے سکے، سوال یہ تھا کہ ایک شخص نے تین طلاقیں کا قول کیا ہے اگر وہ ایسی عبادت نہ کرے جس میں وہ منفرود ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا اس وقت شریک نہ ہو، وہ کونسی عبادت کرے؟ حضرت شیخ نے اسی وقت جواب تحریر فرمایا کہ وہ مکہ معظمہ جائے، اس کے لیے مطاف خالی کرادیا جائے اور وہ تنہا سات چکر طواف کرے، اس وقت اس عبادت میں کوئی دوسرا اس کے ساتھ

شریک نہ ہوگا، سوال کرنے والا اسی دن مکہ معظمہ روانہ ہو گیا، ایک رات بھی بغداد میں نہ رہا ۱۷

تدریس :

حضرت شیخ قدس سرہ نے درس و تدریس کا آغاز فرمایا تو علماء، علماء اور فقہاء کا جم غفیر آپ کے پاس جمع ہو گیا، دور دراز سے لشکران علم حاضر ہوتے اور آپ کے چشمہ صافی سے سیراب ہوتے، آپ چوں کہ ظاہری اور باطنی علوم کے جامع تھے اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے طلبہ کو کسی دوسرے عالم کے پاس جانے کی حاجت نہ رہتی۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن میں تفسیر، علوم حدیث، فقہ، اختلاف مذاہب، اصول اور نحو کا درس دیتے، ظہر کے بعد قرآن پاک تجوید و قرأت (قرأت مختلفہ) کے ساتھ پڑھاتے ۱۸

حضرت شیخ قدس سرہ کا انداز متین انفرادی حیثیت کا حامل تھا، کئی شخص کو فلسفہ یا علم کلام میں مصروف دیکھتے تو اس کا نسخ کمال لطافت کے ساتھ قرآن و حدیث اور معرفت الہیہ کی طرف پھیر دیتے، حضرت شیخ شہاب الدین عمر سرور کلام کے ساتھ گہرا شغف تھا، جوانی کے عالم میں ہی اس علم کی متعدد کتابیں یاد کر چکے تھے، ایک دفعہ اپنے علم محترم کے ہمراہ حضرت شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ کے چچا نے عرض کیا جناب! میرا یہ بھتیجا علم کلام کا دلدادہ ہے کئی دفعہ اسے منع کر چکا ہوں لیکن یہ باز نہیں آتا، شیخ سرور دی کا بیان ہے کہ حضرت نے مجھے فرمایا: تم نے اس علم کی کوئی کتاب یاد کی ہے، میں نے چند کتابوں کے نام عرض کیے،

فمریبدہ المبارکۃ علی صدری فواللہ ما نزعہا وانا احفظ
من تلک الکتب لفظۃ واحدة وانشائی اللہ مسائلہا وافر اللہ
فی صدری العلم اللدنی فی الوقت العاجل وقمت من بین یدیه
وانا انطق بالحکمۃ ۱۹

آپ نے میرے سینے پر دست مبارک پھیرا، بخدا! ہاتھ پھیرتے ہی میری یہ حالت ہو گئی کہ مجھے ان کتابوں کا ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ مسائل بھلا دیے اور اسی وقت مجھے علم لدنی عطا فرما دیا۔ وہاں سے اٹھتے ہی میری زبان پر ایمانی حکمت کے نکات

جاری ہو گئے۔

اسی طرح شیخ منظر منصور بن مبارک فرماتے ہیں کہ میں فلسفے اور روحانیات کی ایک کتاب ساتھ لیے حضرت شیخ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ نے کچھ پوچھے بغیر فرمایا: یہ کتاب بُرا سا تھی ہے جاؤ اور جا کر دھو ڈالو، پھر مجھے پس و پیش میں دیکھ کر فرمایا: یہ کتاب مجھے دو کھول کر دیکھی تو وہ سادہ کاغذوں پر مثل تھی، اس میں ایک حرف بھی لکھا ہوا نہ تھا، آپ نے کچھ صفحات اسٹے اور یہ کہتے ہوئے واپس دے دی کہ یہ فضائل قرآن پر ابنِ ضریر کی کتاب ہے، جب میں اٹھ کر واپس آیا تو میرے حافظے کے اوراق بالکل سادہ تھے، فلسفہ کا نام و نشان نہ تھا۔

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات، ابر باران کی طرح برستے ہیں اور چشمِ زدن میں جل کر جاتے ہیں ابو محمد خشاب نحوی کہتے ہیں کہ میں نوجوان تھا اور سوچا کرتا تھا ایک دن بارگاہِ غوثیت میں حاضر ہوا تو میری جانب نکلا کرتے ہوئے فرمایا: ہمارے پاس رہو ہم تمہیں سیویہ بنا دیں گے، چنانچہ میں حاضر ہو گیا، میرے پاس نحو کے قواعد و احکام اور دیگر علوم عقلیہ و نقلیہ کا ایسا ذخیرہ جمع ہو گیا جو اس سے پہلے نہ تو مجھے معلوم تھا اور نہ ہی کسی سے سنا تھا اور ایک سال سے کبھی کم عمر صے میں، میں نے وہ کچھ حاصل کیا جو پوری زندگی میں حاصل نہ کر سکا تھا۔

تقدیم کے شعبے سے تعلق رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ کس قدر ذہن اور غیبی قسم کے طالب علم کس قدر سوانحِ روح ہوتے ہیں۔ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر قسم کے لوگوں کو کمالِ انتقامت سے برداشت فرماتے تھے آپنی نامی ایک عجمی طالب علم آپ سے پڑھا کرتا تھا۔ حالت یہ کہ کسی مسئلے کو سمجھنے کا نام ہی نہ لیتا، ابنِ اسمٰعیل نے ایک دن یہ کیفیت دیکھی تو اس طالب علم کے جانے کے بعد عرض کیا کہ تعجب ہے آپ ایسے طالب علم کو کس طرح برداشت فرماتے ہیں، فرمایا: میری مشقت کا عرصہ ایک ہفتے سے کم رہ گیا ہے، پھر یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چلا جائے گا۔ ایک ہفتے سے پہلے ہی وہ فوت ہو گیا۔

تلامذہ اور خلفاء :

حضرت مجرب سبحانی قدس سرہ کے دریائے علم و معرفت سے ان گنت لوگ سیراب ہوئے، تکمیلِ علوم کرنے اور فرقہ پینے والوں کی تعداد بھی ہزاروں تک پہنچتی ہوگی۔ ذیل میں چند نامور علماء و مشائخ کے اسماء درج کیے جاتے ہیں جو چشمہِ غوثیہ سے شاد کام ہوئے۔

ابو عمر عثمان بن مرزوق قرشی، نزیل مصر، شیخ ابودین، قاضی ابویعلیٰ محمد بن الفرار، (مصنف الاحکام السلطانیة)
 ابو محمد حسن الفارسی، ابو محمد عبداللہ بن احمد بن خشاب نحوی، ابو العز عبدالغیث بن زہر، حافظ العراق، ابو عمر عثمان بن
 اسماعیل بن ابراہیم سعدی، اپنے دور کے شافعی کھلانے تھے، ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم معروف بہ ابن الکیترانی، ابو محمد
 اسلان بن عبداللہ، ابو السعد احمد بن ابی بکر المحرمی الطار، ابو عبداللہ محمد بن ابی المعالی قائد الاوانی الشہید، قاضی القضاة
 ابو القاسم عبدالملک بن عیسیٰ المارونی، ابو بکر عبداللہ بن نصر بنی، مفتی العراق، ابو عبداللہ عبدالغنی بن عبد الواحد المقدسی
 امیر المؤمنین فی الحدیث، امام موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ، مقدسی (صاحب المنہی)، ابو الحسن علی بن ابراہیم
 الیمنی، ابو القاسم عمر بن مسعود، معروف بہ بزار، ابو عبد اللہ محمد بطاحی نزیل بعلبک، ابو البقاء عبداللہ بن حسین الکبیری،
 البصری (شارح حنفی)، ابو محمد عبدالعزیز بن دلف، بغدادی، انہوں نے بہت زیادہ استفادہ کیا، ابو طالب عبداللطیف
 الحارثی المعروف بہ ابن السقطی، سیدنا غوث اعظم سے سماع کرنے والوں میں سے آخری محدث ہیں۔ وغیرہم رضی اللہ
 تعالیٰ عنہم لہ

وعظ وارشاد :

سیدنا غوث اعظم، ہفتے میں تین دن خطاب فرماتے، جمعہ کی صبح، منگل کی شام اور اتوار کی صبح۔ طریقہ یہ تھا کہ پہلے
 قاری صاحب قرآن پاک کی تلاوت کرتے اس کے بعد حضرت خطاب فرماتے، سید مسعود ہاشمی تلاوت کرتے کبھی دیگر
 دو حضرات تلاوت کرتے جو دونوں بھائی تھے تلاوت سادہ انداز میں لمن کے بغیر ہوتی تھے
 حضرت غوث اعظم فرماتے ہیں کہ ابتداءً مجھ پر وعظ و تفسیر کا اس قدر غلبہ ہوتا کہ خاموش رہنا میری طاقت سے
 باہر ہو جاتا، میری مجلس میں دو یا تین آدمی سننے والے ہوتے، مگر میں نے سلسلہ کلام جاری رکھا پھر لوگوں کا ہجوم اس قدر
 بڑھا کہ جگہ تنگ ہو گئی، پھر عید گاہ میں خطاب شروع کیا، وہ بھی ناکافی ہوئی تو شہر سے باہر کھلے میدان میں اجتماع ہونے لگا
 اور ایک ایک مجلس میں ستر ہزار کے قریب سامعین جمع ہونے لگے۔ چار سو افراد، قلم دوات لے کر آپ کے ملفوظات
 جمع کیا کرتے تھے تھے تھے

جب آپ کرسی پر تشریف فرما ہوتے تو مختلف علوم میں گفتگو فرماتے اور ہیبت اتنی ہوتی کہ مجمع پر سناٹا چاہتا

پھر اچانک فرماتے: قال ختم برآب ہم حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، یہ سنتے ہی سامعین کی حالت میں عظیم انقلاب رونما ہوتا، کوئی آہ و بیکاریاں مصروف نہ ہوتا، کوئی ہرج و مرج نہ ہوتا، کوئی طرح و طرح نہ رہا ہوتا، کبھی پروہد کی کیفیت طاری ہوتی اور کوئی کپڑے پھاڑ کر جنگل کی راہ لیتا، کچھ ایسے بھی ہوتے جن پر شوق اور ہیبت کا اس قدر غلبہ ہوتا کہ طائر روح نفس منصری سے ہی پرواز کر جاتا، غرض یہ کہ حاضرین اور سامعین میں سے کوئی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھوں پر پانچ ہزار سے زیادہ یہود و نصاریٰ تائب ہو کر مشرف باسلام ہوئے رہنروں اور فتنہ و فجور میں مبتلا افراد جنہوں نے میرے ہاتھوں پر توبہ کی ان کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔
آپ کی مجلس میں کوئی نہ کوئی یہودی یا عیسائی مشرف باسلام ہوتا، ڈاکو، قاتل اور دیگر جرائم پیشہ اور بدعتیہ لوگ تائب ہوتے۔

حضرت شیخ عموامری میں خطاب فرماتے لیکن بعض اوقات فارسی میں خطاب فرماتے اسی لیے آپ کو والی اللہ والی اللہ اور امام الفریقین کہتے ہیں آپ کی کرامت یہ تھی کہ دور و نزدیک کے لوگ یکساں طور پر آپ کی آواز سنتے تھے

بارگاہ نبوت کے فیوض :

سیدنا حضرت اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت جہاں دیگر ارباب علم و فضل سے فیض یاب ہوئی وہاں انہیں براہ راست بارگاہ رسالت سے بھی سیراب اور سرشار کیا گیا۔ ایک دن دوران وعظ فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا: بیٹے! تم خطاب کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا: میں مجھی ہوں، بغداد کے فصحاء کے سامنے لب کشائی کیسے کروں؟ ہنسنے لگے مجھے سات مرتبہ لعاب دہن عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا لوگوں سے خطاب کرو اور انہیں حکمت اور وعظ حسنہ سے اپنے رب کی طرف بلاؤ، اتنے میں نماز ظہر پڑھی اور بیٹھ گیا، لوگوں کا ایک جھوم جمع ہے مجھ پر کبھی طاری ہو گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت علی مرتضیٰ تشریف فرما ہیں انہوں نے چھ مرتبہ لعاب دہن عطا فرمایا، عرض کیا سات کی تعداد پوری کیوں نہیں فرمائی؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے پیش نظر۔

۱۲ اخبار الاخبار، فارسی ص ۱۲

۱۳ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق

۱۴ تلامذہ ابراہیم ص ۱۹

۱۵ محمد بن یحییٰ تاذنی، علامہ

۱۶ ص ۱۸

۱۷ ایضاً

۱۸ اخبار الاخبار فارسی ص ۲۰

۱۹ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق

۲۰ ذبۃ الاسرار ص ۵۸

۲۱ ایضاً

۲۲ ص ۵۶

۲۳ ایضاً

ایک مجلس میں حضرت شیخ علی بن الہیسی کو اونگھا گئی، حضرت شیخ نے سلسلہ کلام منقطع کر دیا اور ان کے پاس جا کر باادب کھڑے ہو گئے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، حضرت شیخ نے فرمایا اسی لیے تو میں باادب کھڑا ہوں، شیخ علی بن الہیسی نے فرمایا: میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا حضرت شیخ نے بیداری میں دیکھ لیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تاکید فرمائی کہ میں شیخ سے وابستہ رہوں لے

حضرت شیخ نے ایک دفعہ فرمایا، ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے قدم بقدم ہوتا ہے اور میں اپنے جبراً مجد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم بقدم ہوں، آپ نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوائے مقام نبوت کے نہ نبی کے قدموں پر ہے جس نبوت کہ ختم اس راہ میں حائل ہے یا غوث الہییت ہی احمد نے نہ پائی، نبوت ہی سے تو معاملہ ہے یا غوث لے

تبحر علمی :

فیضان نبوت ولایت کی موسلا دھار بارش نے سیدنا غوث اعظم کو علم و فضل کا بحیرے کراں بنا دیا تھا، آپ کے ارشادات کو سن کر بڑے بڑے اصحاب کمال، اپنے عجز اور کم مانگی کے اعتراف پر مجبور ہو جاتے، حافظ ابوالباس احمد بن احمد بنید حمی کہتے ہیں کہ میں اور شیخ جمال الدین ابن جوزی حضرت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجلس میں حاضر ہوئے قاری نے ایک آیت تلاوت کی، شیخ نے اس کی ایک تفسیر بیان کی پھر دوسری تفسیر پھر تیسری۔ میں ابن جوزی سے پوچھا کہ آپ کو اس تفسیر کا علم ہے وہ اثبات میں جواب دیتے، یہاں تک کہ حضرت شیخ نے کیا یہ تفسیر بیان کیں۔ امان جوزی یہی کہتے رہے کہ یہ تفسیر میرے علم میں ہے۔ جب سلسلہ اس سے آگے بڑھا تو انہوں نے کہا یہ تفسیر میرے علم میں نہیں ہے۔ حضرت شیخ نے چالیس تفسیریں بیان فرمائیں اور ہر ایک کا قائل بھی بیان فرماتے گئے، ابن جوزی، شیخ کی وسعت علمی پر انگشت بندال تھے، اتنے میں حضرت شیخ نے فرمایا:

اب ہم قال کی بجائے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

سامعین کی کیفیتِ اضطراب اپنی انتہا کو پہنچ گئی، خود ابن جوزی کا یہ حال تھا کہ فرطِ اضطراب میں اپنا گریبان چاک کر دیا۔

علامہ ابن جوزی :

ابن جوزی (متوفی ۵۹۷ھ / ۱۲۰۱ء) اپنے دور کے نامور مصنف اور نقادِ حدیث تھے، انہوں نے بہت سی احادیث کو اپنے معلومات کی مخالفت اور دہم کی بنا پر موضوع قرار دے دیا، علامہ ابن حجر عسقلانی نے متعدد مقامات میں ان پر بحث کی ہے اور کہا کہ احادیث کے موضوع قرار دینے میں ان پر اعتقاد نہیں ہے، انہوں نے سنت کے خلاف مرجعِ بدعات پر سخت تنقید کی، اور اس میں اس حد تک آگے چلے گئے کہ صوفیائے کرام سے غلبہ حال میں سرزد ہونے والے اقوال و افعال پر بھی شدید طعن کیا اور جنون و جہالت کا نتیجہ قرار دیا، شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :

درحقیقت یہ بھی تمسیسِ املیس ہے جو اس راستے سے ان پر حملہ آور ہوئی ہے۔

ابن جوزی نے جہاں اپنی کتابوں میں بغداد اور دیگر مقامات کے اولیاءِ کرام کا ذکر کیا ہے۔ حضرت سیدنا غوثِ اعظم کا ذکر نہیں کیا، بلکہ بقول حضرت خواجہ محمد پارسا حضرت شیخ پرانکار کیا اور اسی سبب سے پانچ سال جیل میں رہے۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں میں نے مکہ معظمہ میں ایک رسالہ دیکھا جس میں لکھا ہوا تھا کہ بعض مشائخ اور علماء ابن جوزی کو حضرت شیخ عبد القادر کی خدمت میں لے گئے اور معافی کی درخواست کی، شیخ نے انہیں معاف فرمادیا، شیخ محقق فرماتے ہیں میں نے یہ واقعہ اپنے شیخ بیدی عبد الوہاب سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا :

ابن جوزی بڑے عالم اور محدث تھے، الحمد للہ کہ اس ورطہ سے نجات پا گئے۔

پھر فرمایا :

اے فلاں ! شیخ عبد القادر عظیم الشان بزرگ ہیں اور ان کا انکار زہرِ قاتل ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

يَرْحَمُكَ اللهُ :

ابراہیم الداری فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن جامع مسجد جاتے تو لوگ بازار میں ٹھہر جاتے تاکہ ان کے ویسے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجتوں کی دعا کریں۔ ایک دن جمعہ کے روز آپ کو چھینک آئی تو مسجد میں حاضرین نے کہا

یرحمک اللہ ویرحمک اللہ

اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی بدولت رحمت نازل فرمائے

لوگوں کی ملی جلی آوازوں کا شور سن کر مفسورہ مسجد (ایک کمرہ) میں موجود خلیفہ مستنجد باللہ نے پرچہ یاہ آوازیں کیسی ہیں جب بتایا گیا کہ شیخ کو چھینک آئی ہے اور لوگ اس کا جواب دے رہے ہیں تو خلیفہ خوف زدہ ہو گیا کہ جب شیخ کی چھینک کا یہ حال ہے تو ہم کس شمار و قطار میں ہیں۔

قول فعل کی ہم آہنگی :

ایک خطیب کے لیے ضروری ہے کہ اس کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو ورنہ سامعین پر کماحقہ اثر نہ ہوگا، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن مدرسہ نظامیہ میں خطاب فرما رہے تھے، فقرار اور فقہار کی ایک جماعت حاضر تھی، استنہ میں چھت سے ایک بڑا سانپ آپ کی گود میں آکر گرگا، حاضرین خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے، وہ سانپ آپ کے کپڑوں میں داخل ہو گیا اور گردن کے گرد لپٹ گیا، آپ نے نہ تو سلسلہ کلام قطع کیا اور نہ ہی پہلو بدلا، پھر وہ الگ ہو کر دم کے بل کھڑا ہو گیا اور کچھ بات کی اور چلا گیا۔ حاضرین نے عرض کیا یہ کیا ماجرا تھا؟ حضرت شیخ نے فرمایا اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے متعدد بار ادویہ کو اس طرح آزمایا مگر کوئی بھی آپ کی طرح بیت قدم نہ رہا، میں نے کہا کہ میں قضا و قدر کے موضوع پر تقریر کر رہا تھا اور تو ایک معمولی کیڑا ہے جسے قضا و قدر حرکت دیکون میں لاتی ہے، میں نہیں چاہتا تھا کہ میرے قول و فعل میں تضاد پایا جائے۔

جدالت علم :

تبلیغ و ہدایت کے لیے علم دین کا حامل ہونا نہایت ضروری ہے جو خود علم نہیں رکھتا اسے حق نہیں پہنچتا کہ دوسروں کو تبلیغ کرتا پھرے، حضرت شیخ نے جب تک علمی کمال حاصل نہ کر لیا میدان تبلیغ میں قدم نہ رکھا۔ ایک دفعہ بغداد کے ایک سونہایت ذکی فقہار امتحان لینے کے لیے بارگاہ غوثیت میں حاضر ہوئے، ہر ایک نے متعدد مسائل تیار کیے ہوئے تھے، جب تمام حضرات مجلس میں بیٹھ گئے تو حضرت شیخ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا، ان کے سینے سے نور کا ایک شعلہ برآمد ہوا اور تمام علماء کے سینوں پر سے گزر گیا، ان کے دلوں میں جو کچھ تھا سب مٹ گیا، اب ان کے غم و اضطراب کا عالم دیدنی تھا، کوئی چیخ رہا تھا، کسی نے عمامہ اتار پھینکا اور کسی نے گریبان چاک کر دیا۔ حضرت شیخ کسی پر تشریف فرما ہوئے اور ان کے ایک ایک سوال کا جواب عنایت فرمایا، چنانچہ سب نے بالاتفاق آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا ہے

مقصد کی لگن :

دین متین کی تبلیغ ہر صاحب علم کا فریضہ ہے۔ آج کل فتنہ و فساد کی کثرت کا بڑا سبب یہ ہے کہ مقررین نے اس شعبے کو ذریعہ معاش بنالیا ہے اور معمولی سے غدر کو بنیاد بنا کر وعدہ کے باوجود جلسوں میں نہیں پہنچتے، بہندنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اولاد امجاد میں سے کسی کی وفات کی اطلاع ملتی تو مجلس اور خطاب کو جاری رکھتے اور جب خانہ حاضر ہوتا تو کسی سے اتر کر نماز جنازہ ادا فرماتے تھے

حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے :

میرے ہاں جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے ہاتھوں پر اٹھا کر کہا کر یہ میت ہے، اس کے پیدا ہوتے ہی میں اسے اپنے دل سے مکال دیتا تھا تھ

حضرت شیخ کا زمانہ :

جب آپ بعد از نشریت لائے تو اس وقت ابو العباس مستظہر بامر اللہ (م ۵۱۲ھ) کا عہد تھا، اس کے بعد مسترشد، راشد، المتقنی لامر اللہ اور المستنجد باللہ کیے بعد دیگرے تخت حکومت پر ممکن ہوئے۔ اس دور میں سلجوقی سلاطین اور عباسی خلفاء کی کشمکش اپنے عروج پر تھی، حصول اقتدار کے لیے بے دریغ مسلمانوں کا خون بہایا جاتا، گویا خونِ خدا اور خوفِ آخرت کی جگہ اقتدار اور دنیا کی محنت نے لے لی تھی۔ اسی لیے حضرت شیخ کے خطبات میں اخلاصِ ثلثیت اور خشیتِ الہیہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔

فتنوں کا استیصال :

حضرت شیخ کے دور میں امتِ مسلمہ متعدد فتنوں کی زد میں تھی، آپ نے بیک وقت ان سب کا مقابلہ کیا اور کئی کثرت کو بروقت سہارا دیا۔ اربابِ اقتدار کی رسہ کشی، علمدار سورا اور ابن الوقت صرفیہ کی تبلیغ دین سے بے رغبتی دنیا اور جاہ و زر کی محبت اور مسلمانوں کے سیاسی اضمحلال کے نتیجے میں جو فتنے پیدا ہوئے ان کا اجمالی طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور یہ کہ حضرت شیخ نے ان کا کیا علاج تجویز کیا ؟

۱۔ اربابِ اقتدار کے باہمی مناقشات اور تختِ حکومت پر قابض ہونے کی ہوس، حضرت شیخ نے اپنے خطبات میں اخلاص، ثلثیت اور خشیتِ الہیہ پر زور دیا، دنیا کے مقابلے میں آخرت اور آخرت کے مقابلے میں رضائے الہی کے طلب کرنے کی تلقین فرمائی۔

۲۔ اسلامی خلافت کے رُوبہ زوال ہونے اور مسلمانوں کے سیاسی اور فکری اعتبار سے کمزور ہونے کے سبب میمانیت نئے ہتھکنڈوں سے لیس ہو کر علمی، فکری اور معاشرتی لحاظ سے اسلام پر حملہ آور ہو رہی تھی اس لیے حضرت شیخ نے توحید اور اسلام کی حقانیت پر بہت زیادہ زور دیا اور قومِ مسلم کی کامیابی کا راستہ صرف اور صرف صحیح معنوں میں مسلمان بننے کو قرار دیا۔

۳۔ پانچویں اور چھٹی صدی میں اُنوی اور عباسی خلفاء کے ابتدائی سلسلے نے منطق و فلسفہ اور دیگر علوم کا اثر پھر دوسری زبانوں سے عربی میں منتقل کیا بڑے بڑے فضلاء اس کام کے لیے مختص کیے اور یہ باور کر لیا گیا کہ یہ علم و دانش کی بہت بڑی خدمت ہے، لیکن اس کا اثر یہ ہوا کہ مسلمان فلسفی انکار و نظریات کے زیر اثر، عنایتِ محضہ سے متاثر ہونے لگے

یعنی وحی و نبوت کی ہدایت سے بے نیاز ہو کر عقل آوارہ کی راہنمائی کو کافی سمجھنے لگے اور جو باتیں از قبیل معجزات و کرامات ان کی سمجھ میں نہ آئیں ان کی بے دھڑک تاویلیں کرنے لگے، حضرت شیخ نے اپنے خطبات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ، صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی پیروی کی اہمیت کو بھرپور انداز میں پیش کیا اس طرح انہوں نے مسلمانوں کو معتزلہ باطنیہ اور فلاسفہ کی راہ پر چلنے سے منع کیا، اس سے پہلے شیخ مظفر منصور کا واقعہ گزر چکا ہے کہ انہیں فلسفہ کی قلبی کتاب دھو ڈالنے اور فضائل قرآن کی کتاب پڑھنے کا حکم دیا۔

۴۔ اس دور میں شیعی تعصب اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا، ان کے غلط رجحانات روز بروز زور پکڑتے جا رہے تھے بالآخر اس خلفشار نے عباسی خلافت کا خاتمہ کر دیا، حضرت شیخ نے صرف صحابہ کرام کی عظمت کو اجاگر کیا، اور ان کی پیروی کو ذریعہ نجات قرار دیا بلکہ ان کے ارشادات کو بے طور سند و استناد پیش کیا۔

۵۔ فتنہ و فحش کی کثرت کا علاج، تقویٰ و پرہیزگاری، تزکیہ نفس اور خدا و رسول کی اطاعت کی تعلیم سے کیا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت شیخ کے خطبات سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس دور کے فتنوں کے استیصال کے لیے ہوتے تھے اور اس مقصد میں کامیابی کا یہ عالم تھا کہ ہر مجلس میں غمگین مشرف بالاسلام ہوتے، ہندو مذہب راہ راست پر آتے اور فاق و فجار تائب ہو کر تقویٰ و طہارت کی راہ پر گامزن ہو جاتے۔

انداز بیان :

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خطبات کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نہایت سادہ اور عام فہم انداز میں دین کے اسرار و رموز کو بیان فرما دیتے تھے، آپ کا خطاب نہ تو طویل ہوتا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا الجھاؤ پایا جاتا، آپ کے ہاں فلسفیانہ موٹنگانی نہیں بلکہ قرآن پاک کا جھمناہ انداز پایا جاتا ہے، ایک ہی مجلس میں مختصر جملوں میں متعدد موضوعات پر اظہار خیال فرماتے، آپ کا ایک ایک جملہ سامعین کے دل و دماغ میں از جاتا۔ دین متین کی تعلیمات کو پرکشش انداز میں بیان فرماتے، بعض اوقات پر جلال کلمات بھی زبان مبارک سے صادر ہو جاتے جن سے ہر بڑا چھوٹا متاثر ہوتا، موقع و محل کے مطابق قرآن پاک کی آیات اور احادیث طیبہ کو بیان کرتے بعض اوقات صحابہ کرام اور اولیاء عظام کے ارشادات بھی زیب سخن بنتے، اسی طرح کبھی کبھی مقصد کو ذہن نشین کرنے کیلئے تمثیلات بھی بیان فرما دیتے۔

عکس خطابت

ذیل میں آپ کے ارشادات اور خطبات کے چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں جن سے اندازہ ہوگا کہ آپ اپنے اپنے دور کی ضروریات کو کس طرح پورا کیا، آپ کے ارشادات کی افادیت آج بھی بدستور باقی ہے۔ ضرورت صرف اتنی ہے کہ ہم دل و جان سے متوجہ ہو کر ان کا مطالعہ کریں۔

فریاد اسلام :

اے قوم ! اسلام رو رہا ہے، ان فاسقوں، فاجروں، مبتدعین، گمراہوں، جھوٹ کا لباس پہننے والے ظالموں اور جھوٹے دعویداروں سے سر پر ہاتھ رکھ کر پناہ مانگ رہا ہے اور فریاد کر رہا ہے، ان لوگوں کو دیکھو جو تم سے پہلے گزر گئے اور جو تمہارے ساتھ تھے، امر و نہی کے ساتھ حکم چلاتے تھے، کھاتے پیتے تھے اب حالت یہ ہے کہ گویا کبھی موجود ہی نہ تھے،

تو کتنا سنگ دل ہے، کتنا پورے خلوص کے ساتھ اپنے مالک کے لیے شکار کرتا ہے، اس کی کھیتی اور چوپایوں کی دیکھ بھال کرتا ہے، پہرہ دیتا ہے اور مالک کو دیکھ کر دُم ہلاتا ہے، حالانکہ وہ اسے رات کے وقت چند لٹے کھلا دیتا ہے یا کوئی اور معمولی چیز کھلا دیتا ہے اور تو سیٹ بھر کر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتا ہے پھر بھی اس کا شکریہ بجا نہیں لاتا، اس کا حق ادا نہیں کرتا، اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا اور اس کی حدود کی پاسداری نہیں کرتا اے

دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت :

دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیواریں گر رہی ہیں، بنیاد بکھر رہی ہے، اے زمین کے بایو ! آؤ جو منہمک ہو چکا ہے اسے مضبوط کریں اور جو گر چکا اسے بجال کریں اے

اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ :

اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ جیسے اولیاء کرام تھے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تمہاری ہو جائیں جیسے ان کے لیے تھیں اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو، اس کی معیت میں صبر کرو، اس کے افعال پر راضی رہو خواہ وہ تم سے متعلق ہوں یا دوسروں سے، اولیاء کرام دنیا میں رہ کر اس سے بے نیاز رہے، اپنا حصہ اس سے تقویٰ و ورع کے ہاتھ سے لیا، پھر آخرت کو طلب کیا، اس کے لیے اعمالِ صالحہ کیے، اپنے نفسوں کی مخالفت اور اپنے رب کی اطاعت کی، پہلے اپنے آپ کو پھر دوسروں کو نصیحت کی لے

اسی کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو :

افسوس! تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اطاعت دوسروں کی کرتا ہے، اگر تو فی الواقع اس کا بندہ ہوتا تو تیری دوستی اور دشمنی اسی کی خاطر ہوتی، صاحبِ یقین مومن، اپنے نفس، شیطان اور اس کی خواہش پر عمل پیرا نہیں ہوتا، وہ شیطان کا شناسا ہی نہیں ہے اس کی اطاعت کیوں کرے گا، وہ دنیا کی پروا نہیں کرتا اس کے لیے ذلیل کیوں ہوگا، وہ تو اسے ذلیل کرتا ہے اور آخرت کا طلب گار ہے، اور جب اسے آخرت مل جاتی ہے تو اسے بھی ترک کر دیتا ہے اور اپنے مولیٰ تعالیٰ سے وابستہ ہو جاتا ہے ہر وقت اسی کی مخلصانہ عبادت کرتا ہے، اس نے اپنے رب کا فرمان سن رکھا ہے۔

وَمَا أَمْرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ انہیں یہی حکم دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کریں، دین کو اس کے لیے خالص کرتے اور ہر باطل سے اعراض کرتے ہوئے مخلوق کو شریک بنانا چھوڑ دے، اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک مان، وہی تمام اشیاء کا خالق ہے، تمام چیزیں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں، اس کے غیر سے طلب کرنے والے! تو بے عقل ہے، کوئی چیز ایسی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے۔

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ لَمْ
ہر شے کے خزانے ہمارے پاس ہیں۔

ذاتی طور پر مالک نفع و ضرر :

جب تو اپنی مال کے پیٹ میں تھا تو تجھے کس نے طعام دیا ؟ تجھے اپنی ذات پر اعتماد ہے ، تجھے مخلوق ، درہم و دینار ، بیع و شرا اور بادشاہ وقت پر بھروسہ ہے ، تو جس پر اعتماد کرتا ہے وہ تیرا خدا ہے ، تو جس سے ڈرتا ہے جس سے امید لگتا ہے وہ تیرا خدا ہے ، جسے تو نفع اور نقصان دینے والا جانتا ہے اور تیرا عقیدہ یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر نفع اور نقصان جاری کیا ہے وہ تیرا خدا ہے ، غریب تجھے اپنا انجام معلوم ہو جائے گا ۔

اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ اگر یہ اعتقاد رکھا جائے کہ مخلوقات میں سے کوئی نفع اور نقصان دیتا ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر جاری کیا ہے تو یہ اعتقاد نہ تو شرک ہے اور نہ ہی عقیدہ توحید کے منافی ہے ۔

تقدیر :

اے موصد ! اے مشرک ! مخلوق میں سے کسی کے ہاتھ میں داغ و خور کوئی چیز نہیں ہے ، بادشاہ ، غلام ، سلطان ، بنتی اور فقیر سب تقدیر الہی کے قیدی ہیں ، ان سب کے دل اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں وہ جیسے چاہتا ہے ان میں رد و بدل فرماتا ہے ۔

صفات الیمیہ :

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو پسندیدہ صفات کے ساتھ موصوف کیا ہے تم ان کی تاویل کرتے ہو اور اس کے فرمان کی مخالفت کرتے ہو ، تمہارے پاس وہ وسعت کہاں ؟ جو صحابہ اور تابعین کے پاس تھی ، ہمارا رب عز و جل عرش پر ہے جیسے خود اس نے فرمایا بغیر کسی تشبیہ کے اور اسے معلل یا جسم مانے بغیر ۔ اس میں مسلک اہل سنت کی تائید اور معتزلہ کا رد ہے کہ وہ تاویلات سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرتے ہیں ،

اسم اعظم :

علامہ سید احمد طحاوی فرماتے ہیں :

قال القطب عبد القادر الجيلاني الاسم الاعظم هو الله لكن
شرط ان تقول الله وليس في قلبك سواه له
قطب عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ اسم اعظم ”اللہ“ ہے بشرطیکہ اللہ کتنے وقت تمہارے
دل میں اس کے سوا دوسرا کوئی نہ ہو۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں محرابِ راحت ہوئیں اور دل پاک بیدار ہوتا، آپ جس طرح آگے دیکھتے
تھے اسی طرح پیچھے دیکھتے، شخص کی بیداری اس کے حال کے مطابق ہے، کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی بیداری کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی کوئی آپ کی خصوصیات میں شریک ہو سکتا ہے، ہاں آپ کی
امت کے ابدال اولیاء آپ کے بچے ہوئے کھانے اور پانی کو تناول کرتے ہیں، انہیں آپ کے مقامات کے
دریادوں میں سے ایک قطرہ اور آپ کی کرامات کے پھاڑوں سے ایک ذرہ دیا جاتا ہے کیوں کہ وہ آپ کے
مقتدی ہیں، آپ کے دین پر عمل پیرا ہیں، آپ کے دین کی خدمت اور راہنمائی کرتے ہیں اور آپ کے دین
و شریعت کے علم کی اشاعت کرتے ہیں ۱

کتاب و سنت کے پروں کے ساتھ بارگاہِ خداوندی کی طرف پرواز کر، دربارِ الہی میں اس حال میں حاضر
ہو کہ تیرا تھکنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو، حضور کو اللہ تعالیٰ کا وزیر اور اپنا معلم بنا، مگر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں زبیر و زینت دے کر بارگاہِ الہی میں پیش کریں گے، آپ روحوں میں حکم فرمائے
مریدین کے مربی، مقامِ نبوت پر فائز ہونے والوں کے سردار، اولیاء کے امام اور ان کے درمیان احوال و
مقامات تقسیم کرنے والے ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے کار تقسیم آپ کے سپرد کر دیا ہے (حدیث شریف میں ہے
انہا انا قاسم و یعطی اللہ ۱۴۴ قادی) آپ کو سب کا امیر بنا دیا ہے، دستور ہے کہ جب بادشاہ کی طرف سے

۱ علامہ سید احمد طحاوی، سید : حاشیہ مراقی الفلاح (مطبعة الزہراء، مصر) ص ۲

۲ امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں،

(حاشیہ ص ۱۲۰ صفحہ آئندہ)

رزق اس کا ہے کھلاتے ہیں

رب ہے عطیہ ہیں دست اسم

شکر کو خلقتیں دی جاتی ہیں تو انہیں امیر ہی تقسیم کرتا ہے ۱۔

مقام انبیاء علیہم السلام :

انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنے نفوس، طبائع اور خواہشات کی مخالفت کرتے رہے یہاں تک کہ ریاضت و مجاہدہ کی کثرت کے سبب حقیقت کے لحاظ سے زمرہ ملائکہ میں داخل ہو گئے ۲۔

طریقِ محبت :

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي

تم فرمادو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ راہِ محبت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کی پیروی کرو ۳۔

اتباعِ شریعت :

جو شخص آدابِ شریعت نہیں اپناتا، قیامت کے دن آگ اسے ادب سکھائے گی ۴۔

وہ حقیقت بے دینی ہے جس کے لیے شریعت گواہی نہ دے ۵۔

کتاب و سنت :

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا، ایک ہاتھ میں آپ کی شریعت اور دوسرے ہاتھ میں قرآن پاک نہیں تھامتا اس کی رسائی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں ہو سکتی، وہ تباہ اور برباد ہو جائے گا، مگر ابی اور

الفتح الربانی ص ۱۳۳

۱۔ عبد القادر جیلانی، غرثِ اعظم :

ص ۶۹

۲۔ ایضاً :

ص ۱۳۳

۳۔ ایضاً :

ص ۹۱

۴۔ ایضاً :

ص ۹۰

۵۔ ایضاً :

ضلالت اس کا مقدر ہوگی، یہ دونوں بارگاہ الہی تک تیرے راہنما ہیں، قرآن پاک، تمہیں دربارِ خدا تک اور سنت، بارگاہِ مصطفیٰ تک پہنچائے گی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملے۔
تم اپنی نسبت اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صحیح کر لو، جو صحیح معنوں میں آپ کا پیروکار ہوگا۔
اس کی نسبت صحیح ہے، اتباع کے بغیر تمہارا یہ کہہ دینا مفید نہیں کہ میں حضور کی امت میں سے ہوں، جب تم اقوال و افعال میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کرو گے تو آخرت میں آپ کی صحبت میں ہو گے۔

اخلاص اور عمل :

اے شہر والو! تمہارے اندر نفاق بڑھ گیا ہے اور اخلاص کم ہو گیا ہے، اعمال کے بغیر اقوال کی کثرت ہے عمل کے بغیر قول فائدہ نہیں دیتا، وہ تیرے حق میں نہیں بلکہ تیرے مخالف دلیل ہے، وہ بے جان جسم ہے، وہ ایک ایسا بُت ہے جس کے نہ ہاتھ ہیں نہ پاؤں اور نہ ہی اس میں پکڑنے کی صلاحیت ہے، تمہارے اکثر اعمال بے روح لاشے ہیں، رُوح کیا ہے؟ اخلاص، توحید، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر ثابت قدمی۔

وہ علم جس کے ساتھ عمل نہ ہو :

علم چمکا ہے اور عمل مغز، چمکے کی حفاظت اس لیے کی جاتی ہے کہ مغز محفوظ رہے اور مغز کی حفاظت اس لیے کی جاتی ہے کہ اس سے تیل نہ نکالا جائے، وہ چمکا کس کام کا جس میں مغز نہ ہو، اور وہ مغز بے کار ہے جس میں تیل نہ ہو، علم ضائع ہو چکا ہے کیوں کہ جب علم پر عمل نہ رہا تو علم بھی ضائع ہو گیا، عمل کے بغیر علم کا پڑھنا اور پڑھانا کیا فائدہ دے گا؟ اے عالم! اگر تو دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے علم پر عمل کر اور لوگوں کو علم سکھا۔

افتح الرانی ص ۹۱

اے عبدالقادر جیلانی، غوثِ اعظم :

ص ۹۰

اے ایضاً :

ص ۷۰

اے ایضاً :

ص ۱۰۶

اے ایضاً :

وہ عمل جس کے ساتھ علم نہ ہو :

مجھے تیری طرح یادوم، دینے اور نہ دینے کی فکر نہیں ہے، تیری خیر اور شر اور تیرے توجہ ہونے یا نہ ہونے کو بھی میں خاطر میں نہیں لاتا، تو جاہل ہے اور جاہل کی پروا نہیں کی جاتی، اگر تجھے موقع ملے اور تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو تیری عبادت مردود ہوگی، کیوں کہ یہ عبادت، جہالت پر مبنی ہے اور جہالت تمام تر فساد کا باعث ہے۔

پہلے فرائض پھر نوافل :

صاحب ایمان کو چاہیے کہ پہلے فرائض ادا کرے جب ان سے فارغ ہو تو سنتیں ادا کرے پھر نوافل اور فضائل میں مشغول ہو، فرائض سے فارغ ہوئے بغیر سنتوں کا ادا کرنا بے وقوفی اور سرکشی ہے، فرائض کے ادا کرنے سے پہلے سنتوں اور نفلوں میں مصروف ہوا تو وہ مقبول نہ ہوں گے بلکہ وہ ذیل کیا جائے گا۔

نماز اور دیگر اعمال :

اے لڑکے! تو دنیا میں بقا اور عیش کے لیے پیدا نہیں کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ امور کو تبدیل کر دے تو نے سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پڑھ لینا کافی ہے، یہ تیرے لیے اسی وقت مفید ہوگا جب تو اس کے ساتھ کچھ اور امور (اعمال صالحہ) ملائے گا، ایمان اقرار اور عمل کا نام ہے، جب تو گنہوں، لغزشوں میں مبتلا اور احکام الہیہ کی مخالفت کا ترکیب ہوگا ان پر اصرار کرے گا، نماز، روزہ، صدقہ اور افعال خیر ترک کرے گا تو یہ دو شہادتیں تجھے کیا فائدہ دیں گی؟ جب تو نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا تو یہ ایک دعویٰ ہے، تجھے کہا جائے گا اس دعوے پر دلیل کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا حکم دیا ہے ان کا ادا کرنا، جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا آفتوں پر صبر کرنا اور تقدیر الہی کو تسلیم کرنا اس دعویٰ کی دلیل ہے، جب تو نے یہ عمل کیے تو اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص کے بغیر مقبول نہ ہوں گے، قول بغیر عمل کے اور عمل بغیر اخلاص اور اتباع سنت

کے مقبول نہیں لے
حضرت شیخ نے فرمایا کہ ایمان قول اور عمل کا نام ہے جب کہ تحقیق متکلمین کے نزدیک ایمان نام ہے ان امور کی
تصدیق کا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے، البتہ احکام اسلام تب جاری ہوں گے جب زبان سے اقرار کرے گا
اور ایمان کامل تب ہوگا جب اعمال صالحہ پائے جائیں گے۔

زہد کیا ہے ؟

جو آخرت کا طلب گار ہو اسے دنیا سے بے نیاز ہو جانا چاہیے، اور جو اللہ تعالیٰ کا طالب ہو اسے آخرت
سے بھی بے نیاز ہو جانا چاہیے، دنیا کو آخرت کے لیے اور آخرت کو اپنے رب کریم کے لیے ترک کر دے
جب تک اس کے دل میں دنیا کی خواہش اور لذت باقی رہے گی، اور جب تک وہ کھانے پینے کی اشیاء،
باس، اہل و عیال، مکان، سواری اور اختیار و اقتدار سے راحت حاصل کرنا چاہے، یا فزونِ علیہ میں سے
کسی فن مثلاً مسائلِ عبادات سے زیادہ فقہ، روایت حدیث، یا مختلف قراءات سے قرآن پاک کے
پڑھنے، نحو، لغت یا فصاحت و بلاغت میں محو ہو، یا فقر کے زوال اور دولت مندی کے حصول یا مصیبت
کے زائل ہونے اور عافیت کے مل جانے کے لیے کوشاں ہو، مختصر یہ کہ نقصان سے بچنے اور نفع کے
حاصل کرنے کی فکر میں ہو وہ پورا زاہد نہیں ہے کیوں کہ ان امور میں سے ہر ایک میں نفس کی لذت، خواہش کی موافقت
طبیعت کی راحت اور اس کی محبت مضمحل ہے اور اس سے اطمینان و سکون میسر ہوتا ہے، لہذا کوشش کی جائے
کہ ان تمام امور کو دل سے نکال دیا جائے۔

تصوّف :

اے لوگو! اپنے دل کو رزقِ حلال کے ذریعے صاف کر تجھے معرفتِ الہیہ حاصل ہو جائے گی، تو اپنے ہتھے
کو، اپنے لباس اور دل کو پاک صاف کر تجھے صفائی مل جائے گی، تصوف، صفا سے بنا ہے، اے اولی
کا لباس پہننے والے، تصوف میں سچا صوفی وہ ہے جو اپنے دل کو اپنے ملا کے ماسوا سے پاک کر لے
اور یہ مقام رنگ برنگے کپڑے پہننے، چہروں کے زرد کر لینے اور کندھوں کے جھکالینے، اولیا کرکرام کے

واقعات زبان پر سجایئے اور تبیع و تہلیل کے ساتھ انگلیوں کے متحرک کرنے سے حاصل نہیں ہوتا، یہ مقام، مولا تعالیٰ کو سپے دل سے طلب کرنے، دنیا سے بے نیاز ہو جانے، مخلوق کو دل سے نکال دینے اور اپنے مولا کے ماسوا سے الگ تھلگ ہو جانے سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا

عظمت صحابہ :

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سپے تھے اس لیے تمام مال سرکار و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کر دیا، آپ کے وصف کے ساتھ موصوف اور فقر میں آپ کے شریک ہو گئے، یہاں تک کہ عبا (چغہ) پہن لی اور آپ کے ساتھ ظاہر اور باطن، سر اور علاتہ موافقت اختیار کر لی ۛ

صحابہ کرام کے ورع و تقویٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ستر قسم کے مباح اس خوف سے ترک کر دیتے تھے کہ کہیں گناہ میں واقع نہ ہو جائیں اور امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حلال کے دس حصوں میں سے نو حصوں کو اس لیے چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں حرام میں واقع نہ ہو جائیں، انہوں نے اس احتیاط کے پیش نظر ایسا کیا کہ حرام کا ارتکاب تو کہا اس کے قریب سے بھی گزر نہ ہو ۛ

مقام ولایت :

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اولیاء کرام کے حق میں حسن ظن نہیں رکھتا، ان کی بارگاہ میں تواضع اور انکساری اختیار نہیں کرتا حالانکہ وہ رؤسا اور امرا ہیں، ان کے سامنے تیری کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حل و عقد کا سلسلہ ان سے وابستہ کر دیا ہے، انہی کی بدولت آسمان بارش برساتا ہے اور زمین سبزہ آگاتی ہے۔ تمام مخلوق ان کی رعایا ہے، ان میں سے ہر ایک پہاڑ کی طرح ثابت قدم ہے جسے آفات و بلیات کی آنندھیاں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتیں۔ وہ اپنے نفس یا دوسروں کے طالب ہو کر مقام توحید اور اپنے مولا کی رضا سے نہیں ہٹتے ۛ

ۛ عبد القادر جیلانی، غرث العظمیٰ، الفتوح الربانی، ص ۹۰

ص ۹۰

ۛ ایضاً :

ۛ ایضاً :

ۛ ایضاً :

فتوح القیوب (برعاشیہ قلام) مقالہ ۳۵ ص ۹-۴۸

الفتح الربانی، مجلس ۱۲ ص ۵۱

تکونین :

بندہ جب مقام توحید و اخلاص پر فائز ہو جاتا ہے تو بعض اوقات اشیاء اس کے لیے پیدا کی جاتی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی تکونین میں داخل ہو جانا ہے اور بعض اوقات تکونین اس کے سپرد کر دی جاتی ہے۔ اب یہ تکونین (باذن اللہ) خود اس کے لیے ہوتی ہے، جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ جس کے لیے کسے گا کُن (ہو جا) تو وہ ہو جائے گی لیکن عظمت شان آج کی تکونین میں نہ کہ کل کی تکونین میں ہے۔

اولیاء کرام کی بے ادبی :

اے اللہ تعالیٰ اور اس کے خواص سے جاہل ! ان کی غیبت کا ذائقہ نہ کچھ کیوں کہ وہ نہ بر قاتل ہے، خبردار ! خبردار ! زینہار ! زینہار ! ان کی برائی کے درپے نہ ہو کیوں کہ ان کے بارے میں غیرت کی جاتی ہے۔

جب کوئی مشکل پیش آجائے :

اگر تجھے کوئی مشکل درپیش ہو اور تو صالح اور منافق میں فرق نہ کر کے ترات کماٹھ کر دو رکعت نماز ادا کر اور اس کے بعد یہ دعا مانگ :

اے اللہ ! اپنی مخلوق میں سے صالحین تک میری راہنمائی فرما، اس شخصیت کی طرف میری راہنمائی فرما جو مجھے تیری راہ دکھائے، تیرا طعام مجھے کھلائے، تیرا مشروب مجھے پلائے، تیرے قرب کے نور کا سرمہ میری آنکھوں میں لگائے اور تقلید کے طور پر ہمیں بلکہ کلم کھلا جو کچھ دیکھے مجھے بتا دے۔

تبلیغ دین کا معاوضہ :

میں تمام زندگی اولیاء کرام کے بارے میں جن جن رکھتا رہا ہوں اور ان کی خدمت کرتا رہا ہوں، اس چیز نے مجھے فائدہ دیا، میں تم سے نصیحت اور خطاب کا معاوضہ نہیں چاہتا، میرے خطاب کا معاوضہ یہ ہے

کہ اس پر عمل کرو۔

میں تجھے نصیحت کرتا ہوں، نہ تقریری تلوار سے ڈرتا ہوں اور نہ ہی تیرے سونے کا طلب گار ہوں۔

علماء اور اولیاء سے بغض :

پہلے لوگ دین اور دلوں کے اطباء، اولیاء اور صالحین کی تلاش میں مشرق و مغرب کا چکر لگاتے تھے، جب انہیں ان میں سے کوئی مل جاتا تو اس سے اپنے دین کی دوا طلب کرتے تھے، اور آج تم فقہاء، علماء اور اولیاء سے بغض رکھتے ہو جو ادب اور علم سکھاتے ہیں، نتیجہ یہ ہے کہ تم دوا حاصل نہیں کر پاتے۔

علماء سے بغض :

تم ان علماء کی صحبت اختیار نہ کرو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے ان کی صحبت تمہارے لیے نحوست کا باعث ہوگی۔

تو احوال باطنہ کو نہیں پہچانتا تو ان میں کلام کیوں کرتا ہے؟ تجھے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں تو اس کی طرف کیوں بلاتا ہے؟ تو صرف اس مالدار کو پہچانتا ہے، اس بادشاہ کو پہچانتا ہے، تیرے لیے کوئی رسول و مرسل نہیں ہے تو دوسرے اور پرہیز کے ساتھ جیس کھاتا، تو حرام طریقے سے کھاتا ہے۔ دین کے بدلے دنیا کا کھانا حرام ہے، تو منافق ہے و حال ہے، میں منافقوں کی دوکانوں کا دشمن ہوں، ان کی عقلوں کو تباہ کرنے والا ہوں، میرے کمال اس منافق کا گھرتیاہ کر دیں گے اور اس کا ایمان سلب کر لیں گے جس کا وہ دعویدار ہے۔

ان لوگوں کی بات نہ سنو جو اپنے نفسوں کو خوش کرتے ہیں، بادشاہوں کے سامنے ذلت اختیار کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی نہیں سناتے، اگر نائیں بھی سہی تو ازراہ منافقت اور تکلف نائیں گے، اللہ تعالیٰ زمین کو ان سے اور ہر منافق سے پاک فرما دے یا انہیں توبہ کی توفیق دے اور اپنے دروازے کی جانب ہدایت

۱۔ عبد اللہ رحمہ اللہ، غرض اعظم :

افتح الربانی مجلس ۴۲ ص ۱۳۷

۲۔ ایضاً :

مجلس ۳۹ ص ۱۲۷

۳۔ ایضاً :

مجلس ۳۹ ص ۱۲۷

۴۔ ایضاً :

مجلس ۱۲ ص ۵۱

۵۔ ایضاً :

مجلس ۶۲ ص ۲۲۴

عطا فرمائے گئے

مختصر یہ کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شریعت و طریقت کی تعلیمات بے خوف و خطر بیان کیں اور بد مذہب اور فریبی کو راہ راست کی طرف بلایا، یقیناً وہ خوش بخت لوگ تھے جو حضرت کے ہاتھوں پر تائب ہوئے اور اپنی دنیا و آخرت کے سنوارنے کا انتظام کر گئے

محی الدین :

حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ ۵۱۱ھ میں جمعہ کے روز یاحت سے برہنہ پا بغداد واپس آ رہا تھا، میرا گزر ایک مریض کے پاس سے ہوا جس کا رنگ بدلا ہوا تھا اور جسم کمزور تھا، اس نے مجھے کہا السلام علیک یا عبد الفتادری میں نے اسے سلام کا جواب دیا، اس نے مجھے قریب بلا کر کہا کہ مجھے بٹھا دو، میں نے اسے بٹھایا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اس کا جسم صحت مند ہو گیا، رنگ ٹھیکر گیا اور حالت سدھر گئی، اس نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا میں دین ہوں، میں موت کے کنارے پہنچ چکا تھا تمہاری بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے زندگی عطا فرمادی ہے، اس سے رخصت ہو کر جامع مسجد پہنچا تو ایک شخص نے یا سیدی محی الدین کہتے ہوئے اپنے جوتے مجھے پیش کر دیے، پھر کیا تھا ہر طرف سے لوگ دوڑتے ہوئے آتے اور یا محی الدین کہتے ہوئے میرے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے گئے

اخلاق و عادات

خوف خدا :

ایمان، خوف ورجا کے درمیان ایک کیفیت کا نام ہے، اولیاء کرام پر اللہ تعالیٰ اور آخرت کا خوف اس قدر غالب ہوتا ہے کہ وہ کسی وقت بھی معصیت کی طرف راغب نہیں ہوتے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے طلب گار رہتے ہیں، حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی فرماتے ہیں کہ لوگوں نے شیخ عبدالغفار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حرم کعبہ

میں دیکھا کہ کنکریوں پر چہرہ رکھے ہوئے عرق کر رہے تھے :

اے مالک ! بخش دے اور اگر میں سستی سزا ہوں تو قیامت کے دن مجھے نابینا اٹھا کر نیکیوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے ۔

علامہ اقبال نے یہ دو کس خوب صورت انداز میں نظم کی ہے :

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
در حاکم را بگیسری ناگزیر از نگاہِ مصطفیٰ پنهان بگبیر

اَر بَابِ اَقْدَار سے استغفار :

اولیاء کرام کا معمول رہا ہے کہ بارگاہِ خداوندی میں ان کا جھکا ہوا سر، سلاطین و ملوک کے سامنے خم نہ ہوا اور نہ ہی تخت و تاج کے ساتھ وابستگی ان کے لیے سرمایۂ افتخار رہی، سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت خضر کا بیان ہے کہ میں تیرے سال شیخ کی خدمت میں حاضر رہا، میں نے نہیں دیکھا کہ وہ کسی بڑے آدمی کے لیے کھڑے ہوئے ہوں یا بادشاہ کے دروازے پر گئے ہوں یا بساطِ شاہی پر بیٹھے ہوں، ایک دفعہ کے علاوہ بادشاہ کا کھانا کبھی تناول نہ فرمایا، شاہانِ وقت اور امراء کے نرم اور گداز بستروں پر بیٹھے کو ایسی سزا قرار دیتے تھے جو انسان کو دنیا ہی میں دے دی گئی ہو۔ بادشاہ، وزیر اور دیگر ارکانِ سلطنت حاضر ہوتے تو آپ پہلے ہی اٹھ کر کھڑے تشریف لے جاتے۔ جب وہ لوگ آکر بیٹھ جاتے تو آپ تشریف لاتے، اس طریق کار کا مقصد یہ تھا کہ کھڑے ہو کر ان کا استقبال نہ کرنا پڑے۔ ان سے گفتگو کے دوران آپ کالب دلچہ سخت ہوتا اور موثر انداز میں انہیں نصیحت فرماتے، وہ مجروحانکار کا پیکر بنے آپ کے سامنے حاضر رہتے ۔

ایک دفعہ خلیفہ وقت مستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف ملاقات کے لیے آیا، سلام کیا اور درخواست کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں اور ساتھ ہی دلاہم و دنانیر کی دس تھیلیاں پیش کیں جنہیں دس خادم اٹھائے ہوئے تھے، آپ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، خلیفہ کے اصرار پر دو تھیلیاں ہاتھوں میں لے کر دبائیں تو ان میں سے خون ٹپکنے لگا، آپ نے فرمایا :

اے ابوالمظفر ! تمہیں اللہ تعالیٰ سے جیانیس آئی کہ لوگوں کا خون چوس کر لاتے ہو اور مجھے پیش کرتے ہو،

خلیفہ دیکھ کر بے ہوش ہو گیا، حضرت شیخ نے فرمایا:

خدا کی قسم! اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلق کا پاس نہ ہوتا تو یہ خون بہتا ہوا خلیفہ کے محل تک پہنچ جاتا۔

حضرت شیخ برسر منبر سلاطین اور خلفاء و امراء کو کار خیر کا حکم دیتے اور بڑے کاموں سے منع فرماتے، ظالموں کے والی بنانے پر بلا خوف و لرزہ لائم انکار فرماتے، جب خلیفہ وقت مفتنی لامر اللہ نے ابوالوفار یحییٰ بن سعید المعروف بابن مزاحم ظالم کو قاضی مقرر کیا، تو آپ نے برسر منبر خلیفہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

تو نے ایک ظالم ترین شخص کو قاضی مقرر کر دیا ہے، کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین کو کیا جواب دے گا؟

خلیفہ کانپ گیا اور اس کی آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو گیا اور اسی وقت قاضی مذکور کو معزول کر دیا۔ یہ خلیفہ وقت کو خط لکھتے تو اس انداز میں:

عبدالقادر تمہیں یہ حکم دیتا ہے، اس کا حکم تم پر جاری اور اس کی اطاعت تم پر واجب ہے وہ تیرا مقتدا اور تجھ پر حجت ہے۔

خلیفہ کو مکتوب گرامی ملا تو کھڑے ہو کر اسے بوسہ دیتا۔

غریب نوازی:

اس عظمت و جلالت کے باوجود کوئی بچہ بھی درخواست کرتا تو حضرت شیخ اس کی بات توجہ سے سنتے بڑے کی عزت کرتے، سلام کہنے میں ابتدا کرتے ضعیفوں اور فقیروں کی مجلس میں بیٹھتے، کبھی کسی معصیت کار اور مال دار کے لیے کھڑے نہ ہوتے۔

جب کوئی شخص ہدیہ پیش کرتا تو اسے فرماتے کہ جائے نماز کے نیچے رکھ دو، خود اسے ہاتھ نہ لگاتے جب خادم آتا تو اسے فرماتے کہ جائے نماز کے نیچے جو کچھ ہے لے جاؤ اور نابائی اور سبزی فروش کو دے آؤ، جب

تلاذ الجواہر ص ۳۰

۱۔ مہرین یحییٰ تاذنی، علامہ

۶ ص

۲۔ ایضاً:

ذبدۃ الاسرار ص ۵۴

۳۔ مبداء الحق محدث دہلوی، شیخ محقق:

۹۰ ص

۴۔ ایضاً:

کبھی غلیظ خلعت پہ طور بدیہ بھونانا تو فرماتے کہ ابو الفتح آٹے والے کو دے آؤ، اس سے علماء و فقہار اور مہانوں کے لیے آنا فرض منگوا کر نئے تھے لے

حضرت شیخ عبدالرزاق قادری فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تو اس کے بعد صرف ایک مرتبہ حج کیا، واپسی پر مقام حلقہ میں اترے تو فرمایا اس جگہ سب سے غریب گھرانہ تلاش کرو، ویرانے میں ایک غیمہ ملا جس میں ایک بوڑھا، ایک بڑھیا اور ان کی بچی رہائش پذیر تھی، حضرت شیخ نے ان کی اجازت سے اسی جگہ قیام فرمایا، حلقہ کے بزرگ اور رؤسا نے حاضر ہو کر درخواست کی کہ ہمارے ہاں قیام فرمائیں، مگر آپ نے منظور نہ فرمائی، عقیدت مند جو حق و جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انواع و اقسام کے کھانے، جانور اور سونا چاندی کے نذرانے پیش کیے، حضرت شیخ نے سب کچھ اس بوڑھے کو عنایت فرما دیا اور خود صبح کے وقت وہاں سے روانہ ہو گئے۔

ایک پریشان حال فقیر نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں دریا پار کرنا چاہتا تھا لیکن میری ناداری کے سبب ملاح نے مجھے لے جانے سے انکار کر دیا، اتنے میں کسی عقیدت مند نے تیس دینار کی ایک تھیلی لاکر پیش کی۔ حضرت شیخ نے اس فقیر کو دے دی اور فرمایا ملاح کو دے دو اور اس سے کہو کہ آئندہ کسی فقیر کو بائیس نہ کرے اور اپنی قمیص بھی اتار کر اسے دے دی جو بیس دینار میں فروخت ہو گئی تے

رزقِ حلال :

صرفیائے کرام باطن کی صفائی کے لیے صدقِ مقال اور رزقِ حلال کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ حضرت شیخ نے حلال و طیب گندم ایک کاشتکار کو دی ہوئی تھی جسے وہ ہر سال کاشت کرتا، آپ کے بعض معتقدین اسے پیستے اور اس میں سے ہر روز چار پانچ روٹیاں پکا کر شام کے وقت پیس کر دیتے۔ شیخ کچھ اپنے لیے رکھ لیتے اور باقی حاضرین میں تقسیم فرما دیتے تے

حضرت شیخ فرماتے ہیں میں نے تمام اعمال کی چھان بین کی مگر ان میں کھانا کھلانے سے افضل اور حسن اخلاق سے زیادہ شرافت والا کوئی عمل نہ پایا۔ یہ بھی فرماتے کہ میرے ہاتھ میں سوراخ ہے اگر ہزار دینار بھی میرے

۱۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق

ذہبۃ الاسرار ص ۹۲

۲۔ ایضاً

ص ۹۱-۲

۳۔ ایضاً

ص ۹۳

۴۔ ایضاً

ص ۹۳

پاس آجائیں تو وہ ایک رات بھی میرے پاس نہیں رہیں گے۔

معمولاتِ شب :

(محمد بن) ابو الفتح ہر وی کہتے ہیں کہ میں نے چالیس سال حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت کی اس عرصہ میں آپ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا فرماتے، اگر کبھی وضو ٹٹ جاتا تو اسی وقت وضو کرتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے، عشاء کی نماز پڑھ کر خلوت خانہ میں چلے جاتے، کسی دوسرے کو وہاں جانے کی اجازت نہ ہوتی اور فجر سے پہلے باہر تشریف نہ لائے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ خلیفہ وقت ملاقات کے لیے حاضر ہوا لیکن فجر سے پہلے ملاقات نہ کر سکا۔

ان ہی کا بیان ہے کہ مجھے چند راتیں آپ کے ساتھ گزارنے کا اتفاق ہوا، رات کے کچھ ابتدائی حصہ میں نماز پڑھتے پھر ذکر کرتے یہاں تک کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزر جاتا، پھر کھڑے ہو کر نوافل ادا کرتے یہاں تک کہ رات کا دوسرا تہائی حصہ گزر جاتا، آپ کا سجدہ طویل ہوتا، پھر طلوع فجر کے قریب تک مراقبہ کرتے تھے۔

عفو اور درگزر :

حضرت شیخ حسن اخلاق میں اپنی مثال آپ تھے، آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والا یہی سمجھتا کہ آپ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ میری عزت افزائی کی جاتی ہے، آپ اپنے اجاب کی خطاؤں سے درگزر فرماتے اور جو شخص قسم کھا کر کچھ عرض کرتا اس کی بات تسلیم کر لیتے اور اپنے علم کا اظہار نہ فرماتے۔

ایک دن خادم سے بہت ہی قیمتی چینی آئینہ ٹٹ گیا، اس نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا

از قضا آئینہ زہنی شکست

آپ نے پورے اطمینان کے ساتھ مسکراتے ہوئے فرمایا :

غوب شد سامان خود بینی شکست

۱۔ محمد بن یحییٰ تادوی، علامہ :

قلائد الجواہر ص ۸

۲۔ ایضاً :

ص ۷۶

۳۔ علی بن یوسف الشافعی، امام :

بہجۃ الاسرار ص ۸۵

۴۔ محضیاء اللہ قادری، مولانا :

سیرت غوث الثقلین (قادری کتب خانہ، پاکٹ) ص ۱۲۰

حدود الہیہ کا تحفظ :

حضرت شیخ کسی سائل کو محرم نہ فرماتے اگر باس زیب تن کیا ہو اکپڑا ہی اتار کر کیوں نہ دینا پڑتا، اپنی ذات کے لیے کسی پر ناراض نہ ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ کی قائم فرمائی ہوئی حدود کی خلاف ورزی قطعاً برواشت نہ کرتے اس وقت آپ کا قہر و غضب اپنے عروج کو پہنچ جاتا ہے

حفظ مراتب :

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ کوئی امتی خواہ وہ کتنا ہی باکمال کیوں نہ ہو مقام انبیاء کو نہیں پاسکتا، اس سے آگے بڑھنا تو دور کی بات ہے، ایک شخص زہد و طاعت اور کرامت و عبادت میں مشہور زمانہ تھے انہوں نے کہیں کہہ دیا کہ :

میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یونس بن مثنیٰ سے آگے بڑھ گیا ہوں

یہ بات حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی، اس وقت آپ تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما تھے، آپ کا چہرہ اندر شدت غضب سے تھما اٹھا، آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور تکیہ اٹھا کر اپنے سامنے سے مارا اور فرمایا : میں نے اس کے دل پر وار کیا ہے، حاضرین دوڑتے ہوئے اس شخص کے پاس پہنچے، دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے حالانکہ وہ اس سے پہلے تندرست اور توانا تھا۔

بعد میں انہیں خراب میں عمدہ حالت میں دیکھا گیا، پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، اور حضرت شیخ عبدالقادر نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری سفارش کی اور حضرت یونس علیہ السلام سے مجھے اس بات کی معافی و لواہی، شیخ کی برکت سے مجھے بڑی خیر ملی ہے

بندگی دین کا ادب و احترام وجہ سعادت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ طالب علمی کے دور میں حضرت شیخ اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ ایک بزرگ کی زیارت کے لیے گئے جن کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ مقام غوثیت پر فائز ہیں، راستے میں ایک ساتھی ابن السقائی نے کہا کہ میں ان سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکیں گے، دوسرے ساتھی عبداللہ شامی نے کہا میں ان سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا، دیکھیے وہ کیا جواب

دیتے ہیں، حضرت شیخ نے فرمایا، خدا کی پناہ! میں ان سے کوئی سوال نہیں کروں گا، میں تو ان کی زیارت کی برکت حاصل کرنے کے لیے جا رہا ہوں۔

جب اس بزرگ کے پاس پہنچے تو انہوں نے ابن ہالنقا کی طرف ناراضگی سے دیکھتے ہوئے فرمایا، اے ابن نقاب! تجھ پر افسوس، تو مجھ سے ایک ایسا مسئلہ پوچھنا چاہتا ہے جس کا جواب مجھے معلوم نہیں، وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ آتش کفر کے شعلے تیرے بدن کو چاٹ رہے ہیں، پھر عبد اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، تم مجھ سے ایک مسئلہ پوچھ کر دیکھنا چاہتے ہو کہ میں کیا جواب دیتا ہوں، تمہارا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، تو نے میری بے ادبی کی ہے، میں تمہیں کانوں تک دنیا میں دھنسا ہوا دیکھ رہا ہوں۔

پھر حضرت شیخ کی طرف متوجہ ہوئے، انہیں اپنے پاس بٹھایا، عزت افزائی کی اور فرمایا، اے عبد القادر! تم نے ادب ملحوظ رکھ کر اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کر لیا ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بغداد میں برسرِ منبر کمرہ رہے ہو "قدھی ہذہ عَلٰی رَقَبَتِیْ کَدُوْلِی اللّٰہ" اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت کے تمام اولیاء تمہارے احترام میں سرخجم ہیں۔

زیارت مزارات :

حیات ظاہرہ کے ساتھ اس دنیا میں تشریف فرما بزرگوں کی خدمت میں حاضری کی طرح بعض اوقات بزرگوں کے مزارات پر بھی حاضری دیتے، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت معروف کرخی، حضرت حماد ہاشمی اور دیگر بزرگوں کے مزارات پر حاضر ہونے کا تذکرہ کتب میں ملتا ہے۔

لغات الانس، فارسی، کشمیری، لاہور، م ۴-۳۵۳

قلم الجواہر م ۷۷

م ۳۹

زبدۃ الاسرار ص ۸۷

۱۔ عبد الرحمن جامی، مولانا،

۲۔ محمد بن یحییٰ تاذفی، علامہ،

۳۔ ایضاً،

۴۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق،

کشف و کرامات

اولیاء کرام کی کرامات برحق ہیں یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے، معتزلہ عقل پرستی میں اتنا آگے بڑھ گئے کہ کرامت کا انکار ہی کر بیٹھے، جب کہ دوسری طرف مانتہ الناس کراتوں کے اس قدر گرویدہ ہوئے کہ انہوں نے کرامات کا تذکرہ ہی مقصد زندگی اور حاصل حیات سمجھ لیا، حالانکہ کرامت، اللہ تعالیٰ کا وہ انعام ہے جو اپنے خاص بندوں کو اتباع شریعت، تزکیہ نفس، اخلاص، ثلثیت اور دینی خدمات کے صلے میں عطا فرماتا ہے، پھر اولیاء کرام کا مقصد بھی ان کرامات کا حاصل کرنا نہیں ہوتا وہ تو اپنے عقائد، اعمال، اخلاق اور احوال، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلمیذ کے سانچے میں ڈھالنے کو حاصل زندگی قرار دیتے ہیں۔

شیخ بقا ابن بطوطہ فرماتے ہیں:

شیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالیٰ کا طریقہ قول و فعل کا اتحاد نفس اور قلب کی یکسانیت، اخلاص و تسلیم کا باہمی ربط استوار کرنا، ہر تصور، ہر لحظہ، ہر سانس اور تمام داروات و احوال میں کتب و سنت کو حاکم بنانا اور اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے تعلق ہے۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتا ہو اور ابنِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام پر عمل پیرا ہو اس کا ہر قدم رضائے الہی کے لیے اُٹھے اور ہر عمل میزان شریعت پر جائز اور مستحسن قرار پائے یہی معراج انسانیت ہے اور یہی بزرگان دین کی محبت و عقیدت کا صحیح طریقہ ہے۔

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت، عظمت اور دینی خدمات کا ایک جہان معترف ہے آپ کی کرامات کا اعتراف ان لوگوں نے بھی کیا ہے جو متشدد دین میں شمار ہوتے ہیں۔

ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

سیدنا عبد القادر جیلانی کی کرامات کی کثرت پر مومنین کا اتفاق ہے، شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام اور امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ شیخ کی کرامات حد تو اتر کر پہنچ گئی ہیں، ان میں سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی میجائی تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی عطا فرمائی آپ کا وجود اسلام کے لیے ایک مایہ ناز سی تھاجس نے دلوں کے

قبرستان میں نئی جان ڈال دی اور عالم اسلام میں ایمان و روحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔

شیخ الحرمین امام عبداللہ سیفی فرماتے ہیں کہ آپ کے مناقب اور فضائل جلیلہ گنتی سے باہر ہیں، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

یہ کلام بلاشبہ حق ہے کیوں کہ آپ پیدائشی ولی ہیں، ابتدا ہی سے خوارق آپ سے ظاہر ہوتے رہے، آپ نے نوے سال کی عمر شریف پائی اور اس عرصہ میں آپ سے بکثرت کرامات کا ظہور ہوا،

شیخ ابرہیم احمد بن ابی بکر حری اور شیخ ابرہہ عثمان صرغینی فرماتے ہیں:

آپ کی کرامات موتیوں کی رُبیوں کی طرح تھیں کہ ایک کے بعد دوسری ظاہر ہوتی، اگر کوئی حاضر ہونے والا ہر روز متعدد کرامات شمار کرنا چاہتا تو شمار کر لیتا۔

اندازہ کیجیے نوے سال کی عمر میں آپ سے کتنی کرامات صادر ہوئی ہوں گی، یہ تو خوارق کا تذکرہ ہے، آپ کے علمی فضائل، اور ابتداء و انتہاء کے افعال، اخلاق اور احوال الگ ہیں، لہذا شک و شبہ کے بغیر کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی کرامات اور فضائل کا اندازہ تو کیا جاسکتا ہے یقینی طور پر ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔

رفعت مقام :

یہ واقعہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت شان پر دل ہے کہ آپ نے بچپن سے زائدا کا بر مشائخ عراق کی موجودگی میں کئی خطابت پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے فرمایا:

قَدْ مَنَىٰ هَذِهِ عَلَى رَقَبَةِ كُلِّ وَكَلِيٍّ اَللّٰهُ

میرا یہ قدم اللہ تعالیٰ کے ہر ولی کی گردن پر ہے

یہ فرمان سننے ہی تمام ادیب و کرام نے اپنی گردنیں جھکا دیں،

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے تین سو تیرہ اجلہ اولیاء نے اپنی اپنی جگہ اپنے سر جھکا دیے جن میں سے حرمین شریفین میں ستوں

عراق میں ساٹر، عجم میں چالیں، شام میں تیس، مصر میں بیس، مغرب میں تیس، مشرق میں تیس، جہنم میں گیارہ، سدر یا حرج میں سات، وادی سراندیپ میں سات، کوہ قاف میں ستائیس اور سمندری جزیرہ دل میں چوبیس حضرات تھے حضرت شیخ عدی بن مسافر سے اس قول کا مطلب پوچھا گیا کہ ہر زمانے میں فرد ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں، لیکن شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی کو یہ بات کہنے کا حکم نہیں دیا گیا، ان سے پوچھا گیا کہ انہیں اس کا حکم دیا گیا تھا؟ فرمایا: ہاں، اسی لیے تو تمام اولیاء کرام نے اپنے سر خم کر دیے تھے۔

گردنیں جھک گئیں، سر بچھ گئے، دل ٹوٹ گئے
کشف ساقی کہاں؟ یہ تو قدم تھا تیسرا

علامہ تازی فرماتے ہیں کہ بقول بعض حضرات قدم کا حقیقی معنی مراد نہیں ہے بلکہ مجازی معنی مراد ہے، قدم کا استعمال مجازی طور پر طریقہ کے معنی میں ہوتا ہے، مطلب یہ ہوا کہ میرا طریقہ قرب اور کثرت دگی کے اعتبار سے حالت انتہا میں اعلیٰ ترین طریقہ ہے!

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے جلیل القدر فاضل مولانا فقیر اللہ علوی شکار پوری نے اپنے ایک مکتوب میں اس بارے میں اختلاف نقل کیا ہے کہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم مبارک صرف اس زمانہ کے اولیاء کی گردن پر ہے یا تمام اولیاء کی گردن پر، پھر طویل گفتگو کے بعد فرماتے ہیں:

گزشتہ تفصیل سے تم نے جان لیا ہو گا کہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کا مقام تمام اولیاء سے بلند ہے اور یہ حقیقت اولیاء عظام کے کشف صحیح سے ثابت ہے، ارباب کشف کی عدالت اور مختلف مقامات سے تعلق رکھنے کے علاوہ ان کی تعداد اتنی ہے کہ عقل ان کے جھوٹ پر متفق ہونے کو تسلیم نہیں کرتی، اس حقیقت کا انکار محض اس لیے کیا جاتا ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں ہوتی، حضرت شیخ کی بارگاہ میں بے ادبی سے خدا کی پناہ ملے پھر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت شیخ قدس سرہ کا ارشاد قدمی ہذا الم ان لوگوں کو شامل ہے جن کی رسائی بارگاہ

زبدۃ الاسرار ص ۱۲

قلائد الجواہر ص ۲۲

صدائق بخشش (مع ادبی جائزہ) ص ۲۳۹

قلائد الجواہر ص ۲۳

۱۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق،

۲۔ محمد بن یحییٰ تازی، علامہ،

۳۔ احمد رضا بریلوی، ام،

۴۔ محمد بن یحییٰ تازی، علامہ،

حق تعالیٰ میں قرب ولایت کے راستے سے ہو، صحابہ کرام کی بارگاہ الہی تک رسائی قرب نبوت کی راہ سے ہوئی ہے لہذا یہ ارشاد شامل نہیں ہے۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کے بارے میں متقدمین اور متأخرین اولیاء کرام کے ارشادات دیکھنا ہوں تو بیخبر الاسرار، امام شافعی، علامہ الجاہر، علامہ تاذنی اور زبدۃ الاسرار، محدث دہلوی کا مطالعہ کیا جائے۔

چند دیگر کرامات :

معروف کتابوں میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جن کرامات کا تذکرہ ہے ان کے احاطہ کے لیے طویل دفتر درکار ہے۔ ذیل میں چند کرامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ ایک عورت بارگاہ غوثیت میں حاضر ہو کر عرض پر داز ہوئی کہ آپ مربع مناول فرما رہے ہیں اور میرا بیٹا جو کبھی بھٹکا رہا ہے، آپ نے اپنا دست اقدس مرغی کی ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا :

اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہو جا جس کی شان بوسیدہ ہڈیوں کو حیات نو عطا فرماتا ہے مرغی اسی وقت زندہ ہو گئی اور شور مچانے لگی۔ آپ نے فرمایا جب تیرا بیٹا اس مقام کو پہنچ جائے تو جو چاہے کھائے (ابھی یہ دور اس کے مجاہدہ و ریاضت کا ہے)

۲۔ ایک دفعہ دیانے دہلی میں ایسی طغیانی آئی کہ بغداد کے غرق ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا، لوگ حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ایک چھڑی ہاتھ میں لی اور دریا کے کنارے جا کر ایک جگہ گاڑ دی اور فرمایا یہاں تک، اسی وقت پانی کم ہو گیا۔

۳۔ معاف کی ایک جماعت بڑے بڑے سر بند دو ٹوکے لائی، اور کہا ہمیں بتائیے ان میں کیا ہے؟ حضرت شیخ

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علی دیشم پریس، لاہور، مکتوب ۱۹ ص ۲۱۰

بقیہ ص ۶۵

قلام الجاہر ص ۳۷

نفحات الانس دیشم پریس، لاہور، ص ۳۶۱

فتاویٰ حدیثیہ (مصطفیٰ البابی، مصر) ص ۱۷۴

زبدۃ الاسرار ص ۸-۷۷

قلام الجاہر ص ۲۶

۱۔ فقیر اللہ علی شکار پوری، علامہ

۲۔ علی بن یوسف شافعی، امام

۳۔ محمد بن یحییٰ تاذنی، علامہ

۴۔ عبدالرحمن جامی، مولانا

۵۔ احمد بن محمد المکی البیہقی، علامہ

۶۔ عبداللہ بن محمد دہلوی، شیخ محقق

۷۔ محمد بن یحییٰ تاذنی، علامہ

کرسی سے نیچے اترے اور فرمایا اس میں ایک اپاہج بچہ ہے پھر اپنے صاحبزادے حضرت عبدالرزاق کو اس کے کھونٹے کا حکم دیا، جو بچہ برآمد ہوا اسے حکم دیا کہ کھڑا ہو جاوہ اٹھ کھڑا ہوا اور بھاگنے لگا، دوسرے ٹوکے کے بارے میں فرمایا کہ اس میں تندہ دست بچہ ہے، اس میں سے بچہ نکلنے پر بھاگنے لگا تو اسے فرمایا بیٹھ جا، وہ وہیں بیٹھ گیا اور چلنے کے قابل نہ رہا، اسی وقت پوری جماعت رخصت ہو گئی۔

ابوالحسن المعروف ابن سبطینہ بغدادی کہتے ہیں میں حضرت شیخ کے پاس پڑھا کرتا تھا اور رات کا اکثر حصہ اس خیال سے بیدار رہتا کہ شاید میرے متعلق کوئی خدمت ہو۔ ماہ صفر ۵۵۳ھ کی ایک رات حضرت شیخ گھر سے باہر تشریف لائے، میں بھی پیچھے چلے چلا دیا، آپ بغداد سے باہر تشریف لائے کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ ہم کسی نامعلوم شہر میں پہنچ گئے ہیں۔ آپ ایک مسافر خانہ میں تشریف لے گئے جہاں چھ افراد موجود تھے۔ انہوں نے سلام عرض کیا ایک طرف سے کچھ دیر رونے کی آواز آتی رہی پھر بند ہو گئی، ایک شخص کسی کو اٹھائے ہوئے باہر چلا گیا، اور ایک دوسرا شخص ننگے سر حاضر ہوا جس کی مونچھوں کے بال بڑھے ہوئے تھے، آپ نے اسے کلمہ طیبہ پڑھایا، مونچھوں کے بال درست ہو گئے، ٹوپی پر نائی اور اس کا نام محمد رکھا، اور دوسرے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، یہ میت کا بدل ہے۔

واپسی بھی اسی طرح ہوئی، دوسرے دن میں نے جنس کے ہاتھوں مجبور ہو کر پوچھ ہی لیا کہ وہ کونسی جگہ تھی؟ اور وہ لوگ کون تھے؟ فرمایا کہ وہ شہر تہادند تھا، وہ چھ افراد ابدال اور بنجار تھے، رونے والا ان کا ساتھی تھا، میں اس کی وفات پر وہاں پہنچا تھا، میت کو اٹھا کر لے جانے والے ابوالعباس خضر علیہ السلام تھے وہ اسے کنن دفن کے لیے لے گئے تھے، اور جسے میں نے کلمہ پڑھایا وہ قسطنطنیہ کا عیائی تھا۔ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ اسے وفات پانے والے کا قائم مقام بنا دیا جائے۔

* کلمات تحسین اور خراج عقیدت :

حضرت شیخ ابوسعید قیلوی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالعباس خضر علیہ السلام کو کثرت سے سرکار بغداد کی مجلس میں دیکھا اس باسے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا :

من اراد الفلاح فعلیہ بملازمة هذا المجلس

جو شخص کامرانی چاہتا ہے اس مجلس کو لازم پکڑ لے لے
 سیدنا غوث اعظم جوانی کے ایام میں حضرت تاج العارفین ابوالوفاء کی زیارت کے لیے جاتے تو آپ خود بھی کھڑے
 ہو جاتے اور حاضرین کو بھی فرماتے اللہ تعالیٰ کے ولی کے لیے کھڑے ہو جاؤ، ایک دن فرمایا:
 اے عبدالقادر! جب تمہارا وقت آئے تو ان سفید بالوں کو یاد رکھنا اور داڑھی کی طرف
 اشارہ کیا،
 اے عبدالقادر! ہر مرغ آواز نکالے گا اور چپ ہو جائے گا اور تمہارا مرغ روز قیامت تک
 نواسخ رہے گا۔

جب کئی دفعہ ایسا ہوا تو ان کے اصحاب نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا:
 جب اس جوان کا وقت آئے گا تو خاص و عام اس کے محتاج ہوں گے، گویا میں انہیں بربر مجلس
 یہ قول حق کہتے ہوئے سُن رہا ہوں۔

قدیمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ
 اور اولیاء ان کے آگے گزریں جھکا دیں گے، تم میں سے جو شخص اس وقت کو پائے تو وہ ان
 کی خدمت کو لازم پکڑ لے لے

۴ شیخ شہاب الدین عمر سروردی فرماتے ہیں،
 شیخ عبدالقادر، طریق معرفت کے سلطان اور باتین حق منصرف فی الوجود تھے، اللہ تعالیٰ نے
 انہیں تصرف اور تحیم کرامات میں وسیع دست قدرت عطا فرمایا تھا لہ
 ۵ حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دہلوی قدس سرہ لطائف الغرائب میں اپنے شیخ سے روایت کرتے ہیں
 خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اس وقت مجاہد تھے اور خراسان کے ایک پہاڑ پر مصروف مجاہدہ
 جب انہوں نے حضرت غوث کا یہ فرمان سنا تو فوراً تعمیل کرتے ہوئے اپنا سر زمین پر رکھ دیا
 اور فرمایا: بَلِّ عَسَلی دَ اُسیٰ بلکہ میرے سر پر، حضرت غوث نے اس وقت اپنی مجلس میں
 اولیاء کے جم غفیر کے سامنے فرمایا: غیاث الدین سجوی کے بیٹے نے فوراً سر جھکا دیا

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کر دیا، اور اپنے حسن ادب اور تواضع کے سبب ممالک ہند کا والی بنے گا، چنانچہ اسی طرح ہوا جس طرح غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا ۱۔

۲۔ حضرت خواجہ بہار الحق والدین، شاہ نقشبند قدس سرہ سے حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کے ارشاد قدسی ہذا الم کے متعلق پوچھا گیا کہ یہ آپ کے زمانہ مبارک کے ساتھ خاص ہے یا تمام زمانوں کو شامل ہے، انہوں نے فرمایا:

آپ کی زبان مبارک سے تخصیص معلوم نہیں ہوتی ۱۔
حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ کو اسم ذات کا نقش، سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توجہ سے حاصل ہوا، حضرت شاہ نقشبند نے حضرت سید امیر کھال سے اسم ذات کا سبق حاصل کیا، کوشش یہ کی کہ اسم ذات دل میں نقش ہو جائے، مگر قنن و اضطراب اور انقباض کا سامنا کرنا پڑا، آبادی کو چھوڑ کر جنگل کا رخ کیا، ایک دن حضرت خضر سے ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا: بارگاہ غوثیت میں التجا کرو، ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق التجا کی تو خواب میں حضرت غوث الثقلین کی زیارت ہوئی، انہوں نے اسم ذات کی تلقین کی اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے اشارہ کیا، حضرت خواجہ نقشبند فرماتے ہیں:

میں نے اسی وقت اسم ذات کا نقش اپنے ظاہر و باطن میں اس حد تک دیکھا کہ جس چیز پر نظر ڈالتا وہی نقش دکھائی دیتا اور میری بصارت و بصیرت میں وہی نقش رچ بس گیا۔ میں نے خواب اور اس کی بنائی کو دیکھا تو مجھے اس کے نقش و نگار میں بھی اسم ذات دکھائی دیا۔
اسی لیے آپ کی شہرت نقشبند کے لقب سے ہو گئی ۱۔

۳۔ مؤرخ اسلام حافظ ذہبی فرماتے ہیں،

شیخ عبدالقادر بن ابوالصالح عبداللہ بن جلی دوست ابو محمد جلی، زاہد، شیخ العصر، مقتدائے عارفین، صاحب مقامات و کرامات، خباہ کے مدرس، محی الدین، وعظ اور لوگوں کے خیالات پر گفت گو کرنے کی سبقت آپ پر ختم ہو گئی۔ شیخ موفی (ابن قدامہ) کہتے ہیں کہ ہم آپ کے مدرس میں ایک مہینہ نو دن ٹھہرے، پھر آپ کا وصال ہو گیا، اور ہم نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی، ان

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے زیادہ کسی کی کرامات کا تذکرہ نہیں سنا، اور میں نے نہیں دیکھا کہ دین کی بنا پر ان سے زیادہ کسی کی تعظیم کی جاتی ہو۔
 ❖ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب نسبت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ تک پہنچی تو یہ منصب ان کے سپرد ہو گیا، بارہ اماموں اور حضرت شیخ کے درمیان اس مرکز پر کوئی دوسرا رکھا نہیں دیتا، اس راہ میں اقطاب و نجباء کو جو فروع و برکات پہنچتے ہیں وہ آپ ہی کے واسطے سے معلوم ہوتے ہیں، کیوں کہ یہ مرکز ان کے علاوہ کسی دوسرے کو میسر نہیں ہوا، اسی لیے آپ نے فرمایا ہے:

أَفَلَيْتَ شَمْسُ الْاَقْلَیْنِ وَ شَمْسُنَا
 اَبَدًا عَلٰی اَفْقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

مقدمین کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا سورج ہمیشہ بلندیوں کے افق پر
 درخشاں رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔

سورج سے مراد، فیضان ہدایت و ارشاد کا آفتاب ہے اور غروب ہونے سے مراد اس فیضان کا منقطع ہو جانا ہے۔

جو معاملہ مقدمین سے متعلق تھا حضرت شیخ کے تشریف لانے پر ان سے متعلق ہو گیا، اور آپ رشد و ہدایت کے طے کا واسطہ بن گئے، جیسے کہ آپ سے پہلے مقدمین تھے، نیز جب تک فیض کا واسطہ ہونا برقرار ہے اس وقت تک آپ کا وسیلہ ضروری ہے۔
 پھر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

مجدد الف ثانی اس مقام میں حضرت شیخ کا قائم مقام ہے اور حضرت شیخ کا نائب ہونے کے اعتبار سے یہ معاملہ اس سے متعلق ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ چاند کا نور سورج کے نور سے مستفاد ہے۔
 ❖ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اولیائے امت اور اصحاب طرق میں سے، راہ جذب کی تکمیل کے بعد جو اس نسبت (اویسیہ)

سے ذہبی، حافظ، مددخ اسلام،

سے احمد رضا، شیخ مجدد الف ثانی،

سے ایضا،

العربی خبر من غیر (کریت) ج ۱۰ ص ۶-۷

مکتوبات (مکتبۃ ایشیق، ترکی) دفتر دوم ص ۵۸۵

دفتر دوم ص ۵۸۵

کی اصل کی طرف مضبوط اور مستحکم ترین طریقہ پر مائل ہوئے ہیں اور اس جگہ پوری طرح ثابت قدم ہوئے ہیں
حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ہیں اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنی قبر میں زندوں کی طرح نصرت
کرتے ہیں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں :

حضرت غوث اعظم کی اصل نسبت، نسبت اولیہ یہ ہے جو نسبت یکنہ کی برکات کے ساتھ مخلوق کا
مطلب یہ ہے کہ شخص عالم بالا کے نفوس فلیک اور ارواح کاملین کی محبت کے ضمن میں اس نقطے کی مراد اور
محبوب بن جاتا ہے جو شخص اکبر میں ذات الہیہ کے مقابل ہے، اس محبت کی راہ سے اس پر تجلیات الہیہ
میں سے ایک تجلی وارد ہوتی ہے جو تخلیق، تدبیر اور قرب کے درمیان جامع ہے اور بے انتہا انس اور
برکت حاصل ہوتی ہے، اس صورت میں اس کمال کا ارادہ اور اس کی طرف توجہ کی گئی ہو یا نہ، گویا یہ ایک
ایسا امر ہے جو اس کے ارادہ کے بغیر ظاہر ہو جاتا ہے، اسی لیے حضرت غوث اعظم فخر اور بڑائی کے
کلمات سے گویا ہوئے ہیں اور ان سے تسخیر عالم ظاہر ہوتی ہے۔
ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں :

اشغال طریقت اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک صحبت متصلہ کے حاصل کرنے میں طریقہ نقشبندیہ
میری سند میں قوی ترین ہے اور نسبت باطن میں میری اقتدار طریقہ جیلانیہ (قادر یہ) سے ہے کیوں کہ طریقہ
نقشبندیہ میں اصل اللہ تعالیٰ کے تصور کی حفاظت ہے، ہر انسان کی عقل میں اس ذات اقدس کی طرف
اشارہ واقع ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی صورت اجمالیہ ذہنیہ ہے، یہ حضرات اس کو واسطہ بناتے ہیں
تاکہ اس پر مدامت کریں اور جس وقت چاہیں اس سے حقیقۃ الحقائق کی طرف منتقل ہوں۔
طریقہ جیلانیہ (قادر یہ) میں اصل، روح اور میر کی تہذیب ہے، جب یہ مہذب ہو جائیں تو جس
وقت ان کو استعمال کریں تجلی اعظم کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔

شاہ اسماعیل دہلوی، اپنے پیر سید احمد بریلوی کے لیے نسبت قادر یہ اور نقشبندیہ کے حصول کا پس منظر بیان کرتے ہوئے
لکھتے ہیں :

۱۔ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ :

ہجرات (اکادیرۃ الشاہ ولی اللہ دہلوی، حیدرآباد) ص ۶۱

۲۔ ایضاً :

ص ۴۰-۸۳

۳۔ ایضاً :

کلمات طبیات فارسی (مجتبائی، دہلی) ص ۱۶۰

جناب حضرت غوث الثقلین اور جناب حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند کی رو میں ان کی طرف متوجہ ہوئیں، اور ایک ماذنک ان میں اختلاف رہا، ہر ایک امام کا تقاضا تھا کہ سید صاحب کو مکمل طور پر اپنی طرف کھینچ لیں، پھر دونوں حضرات نے ایک پرتک سید صاحب کے نفس نفیس پر قوی اور زور آور توجہ دی یہاں تک کہ اس ایک پھر میں دونوں نسبتیں حاصل ہو گئیں (مختصاً)

قطع نظر اس سے کہ حقیقت واقعہ کیا ہے؛ اس عبارت میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث الثقلین دانساں اور جنوں کے فریادیں، اور وصال سے کئی صدیاں بعد زور آور توجہ دینا اور نسبت قادریہ کا فیضان فرمانا تسلیم کیا گیا ہے۔

✽ حضرت شاہ فقیر اللہ نقشبندی فرماتے ہیں:

گزشتہ تفصیل سے ہمیں طریقہ عالیہ قادریہ کی دوسرے تمام طرق پر اور اس سلسلے کے متبعین کی باقی تمام سلاسل کے متبعین پر فضیلت معلوم ہو گئی، کیوں کہ تابع کی فضیلت تبعوع کی فضیلت کے سبب ہے..... اس جگہ سے ظاہر ہو گیا کہ طریقہ عالیہ قادریہ کے مرید کو مرشد قادری کے ہوتے ہوئے دوسرے سلاسل سے استفادہ نہ کرنا چاہیے کیوں کہ دوسرے سلاسل کے بزرگ، حضرت غوث الثقلین کے توسط سے استفادہ کرتے ہیں اور ازل و آخر میں آپ ہی کے واسطے سے کشادہ کرتے ہیں اگرچہ اقطاب وقت اور خجائے زمانہ ہی کیوں نہ ہوں، لہذا دیگر سلاسل والے اگر سلسلہ عالیہ متذہب سے استفادہ کریں تو ان کے حق میں زیادہ فیض کا سبب ہو گا۔

✽ امام احمد رضا قادری بریلوی فرماتے ہیں:

سورج اگلوں کے چمکے تھے چمک کر ڈوبے
افق ندر پہ ہے مہر ہمیشہ تیرا
مُرغ سب بولتے ہیں بول کر چپ رہتے ہیں
ہاں اخیل ایک نواسخ رہے گا تیرا
کس گستاخ کو نہیں فصل بہاری سے نیاز؟
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا؛

مزدب چشت و بشار و عراق و احب میر
کون سے کشت پہ برسانیں جمالاتیہ
تاج فخر عرق کس کے قدم کو کیے
سُرجے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا؛ تیسرا

تصانیف مبارکہ :

عرب سبجانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی گراں قدر تصانیف عالیہ کے اسماء کتب تذکرہ میں درج ذیل ہیں
کیے گئے ہیں، کئی قدر تفصیل بعد میں پیش کی جائے گی۔

۱۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی : جو اردو ترجمہ کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

۲۔ الغنیۃ لطالبی طریق الحق (غنیۃ الطالبین)

۳۔ سر الاسرار و منظر الانوار فی مایحتاج الیہ الابرار

۴۔ جلال الخاطر فی الباطن والظاہر

۵۔ آداب السکوک والتوصل الی منازل الملوک

۶۔ فتح الغیب

۷۔ تحفۃ المتقین وسبیل العارفين

۸۔ حزب الرجا والانتہار

۹۔ الرسالة النوشیہ

۱۰۔ الفروضات الربانیہ فی الاوراد والقادریۃ

۱۱۔ الکبریٰ فی الاحمر فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ مراتب الوجود

۱۳۔ معراج لطیف المعانی

۱۴۔ درایت الحكم

صائق بخشش (مع ادبی جائزہ) ص ۹-۲۳۸

معجم المرفین (مکتبۃ المشی، بیروت) ص ۵۵-۳۰۴

ہدیۃ العارفين (مکتبۃ المشی، بغداد) ص ۱۵-۵۹۶

۱۵۔ احمد رضا بریلوی، ام

۱۶۔ عمر رضا کمالہ :

۱۷۔ انیسٹیل باشا بغدادی :

سرکس نے معجم المطبوعات میں ایک اور تصنیف بنائے الخیرات کا ذکر کیا ہے جس میں درود پاک کے مختلف صیغے اور کلمات جمع کر دیے گئے ہیں غالباً یہ وہی کتاب ہے جس کا ذکر الکبریٰ التاخر کے نام سے اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ الفتح الربانی، سیدنا غوث اعظم کے باسٹھ مواظظ اور طوفانات کا مجموعہ ہے جن میں سے اکثر مختصر اور بعض طویل ہیں اس کتاب کے اسلوب کا تذکرہ اور اس کے اقتباسات گزشتہ صفحات میں پیش کیے جا چکے ہیں۔

یہ بابرکت کتاب ۱۲۸۱ھ اور ۱۳۰۲ء میں قاہرہ میں طبع ہوئی۔ اس وقت دارالمعرفۃ، بیروت کا مطبوعہ ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء عربی نسخہ پیش نظر ہے۔ اسی کے اقتباسات کا اردو ترجمہ گزشتہ صفحات میں دیا گیا ہے، اس کے متعدد اردو تراجم چھپ چکے ہیں، فرید بک سٹال، لاہور کے منتظین کی خوش سنجی ہے کہ وہ عربی متن مع اردو ترجمہ ہدیہ قارئین کر رہے ہیں یہ ترجمہ اہل سنت کے جلیل القدر عالم مولانا محمد ابراہیم قادری بدایونی نے کیا تھا، مترجم کا تذکرہ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

فتوح الغیب، سیدنا غوث اعظم قدس سرہ کے اٹھتر مقالات پر مشتمل ہے، استنبابول میں ۱۲۸۱ھ میں طبع ہوئی، تلمیذ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فارسی میں اس کا ترجمہ اور شرح کی جو مطبع منشی نوکشتور، لکھنؤ سے ۱۲۹۸ھ/ ۱۸۸۱ء میں طبع ہوئی، اردو میں متعدد تراجم چھپ چکے ہیں، سید محمد فاروق القادری کا ترجمہ مکتبہ المعارف، لاہور نے اور آجائید محمود کا ترجمہ حامد اینڈ کمپنی، لاہور نے شائع کیا۔

فتوح الغیب اگر روشن نہ فرمائے

فتوحات و خصوص آفل ہے یا غوث ۷

غنیۃ الطالبین، اس کتاب کا مشہور نام یہی ہے جب کہ خطبہ میں اس کا نام الغنیۃ لطالبی طریقی الحق لکھا گیا ہے، ابتداً کتاب میں ارکان اسلام اور ان سے متعلق مسائل بیان کیے گئے ہیں، کتاب الالب میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کے شرعی آداب کا بیان ہے، باب معرفۃ الصانع میں ایمان کی حقیقت اور گمراہ فرقوں کا تذکرہ ہے، باب الاتعاظ میں بمواظظ القرآن میں نفس، روح اور قلب کی تشریح ہے، صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی تلقین کے بعد سال کے مینوی اور روئی میں کی جانے والی عبادات اور تقریبات کے لیے ہدایات درج کی گئی ہیں۔

اردو دائرۃ المعارف (دانش گاہ پنجاب) ج ۱۲ ص ۹۳۲

۱۔ عبد النبی کوکب، قاضی علامہ :

۹۳۲ ص

۲۔ ایضاً :

۹۳۲ ص

۳۔ ایضاً :

ہدائق بخشش (مع ادبی جائزہ) ص ۲۴۹

۴۔ احمد رضا بریلوی، امام :

آخری فصلوں میں مریدین اور مشائخ کے آدابِ طریقت بتائے ہیں۔ ان ہی فصلوں میں صحبت، فقر، مجاہدہ، توکل، شکر، صبر، رضا اور صدق کے مباشرت بھی ملتے ہیں۔ اس کتاب میں شریعت و طریقت کا پورے پیش کرتے ہوئے مسلمانوں میں ایمان کے استحکام اور عمل کے اجبار کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب دو جلدوں میں بولاقی میں ۱۲۸۸ھ اور ۱۳۲۲ھ میں چھپی، مکہ مکرمہ سے ۱۳۱۲ھ میں ایک ایڈیشن شائع ہوا دہلی سے ۱۳۰۰ھ میں یہ کتاب علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کے بن السطور فارسی ترجمہ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ لیب کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی، اردو میں اس کے متعدد تراجم چھپ چکے ہیں، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی سے جناب شمس بریلوی کا ترجمہ چھپ کر بے پناہ مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔

غنیۃ الطالبین، حضرت غوث اعظم کی تصنیف ہے یا نہیں، اس میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے، حافظ ابن کثیر علامہ محمد بن کیمی تافزی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ ابن کثیر لکھتے ہیں :

وقد صنف کتاب الغنیۃ

علامہ تافزی فرماتے ہیں :

وله کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق و کتاب فتوح الغیب

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں :

حضرت غوث اعظم قدس سرہ در کتاب غنیۃ الطالبین وضع تعیین کردہ اند

اسی طرح کمالہ اور اسمعیل ہاشم بقدادی نے بھی تسلیم کیا ہے۔

لیکن شیخ عتیق شاہ عبدالحق محدث دہلوی کسی حد تک انکار کرتے ہیں، غنیۃ الطالبین کے فارسی ترجمہ کی ابتداء میں فرماتے ہیں :

اردو دائرۃ معارف اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی) ج ۱۲ ص ۹۳۱

علامہ عبدالباقی کوکب قاضی، مولانا علامہ :

الہدایہ والنہایہ (مکتبۃ المعارف، بیروت) ج ۱۲ ص ۲۵۲

علامہ ابن کثیر، حافظ :

قلائد الجواہر ص ۷

علامہ محمد بن کیمی تافزی، علامہ :

ہمعات (حیدر آباد، سندھ) ص ۲۳

علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ :

معجم المؤلفین ج ۵ ص ۳۰۷

علامہ عمر رضا کمالہ :

ہدیۃ الخارفین ج ۱ ص ۵۹۶

علامہ اسمعیل ہاشم بقدادی :

اس کتاب کی نسبت آنجناب کی طرف اگرچہ مشہور ہے لیکن یہ ہرگز ثابت نہیں ہے یہ خیال کرتے ہوئے کہ شاید اس میں کچھ کلمات آنجناب کے ہوں میں نے ترجمہ کر دیا ہے۔ ۱۷
جب کہ علامہ عبدالعزیز پرہاروی ایک حدیث پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی طرف منسوب غنیۃ الطالبین میں اس حدیث کا واقع ہونا تجھے دھوکے میں نہ ڈال دے کیوں کہ یہ نسبت صحیح نہیں ہے اور اس میں موضوع حدیثیں بکثرت

وارد ہیں ۱۸

حضرت ملا علی قاری کے اتاذ علامہ ابن حجر کی، اللہ تعالیٰ کی بہت اور حمیت سے تنزیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

امام العارفین، قطب الاسلام والمسلمین، اتاذ عبدالقادر جیلانی کی تصنیف غنیۃ میں جو کچھ مذکور ہے وہ نہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیوں کہ یہ بات کسی نے بطور سازش کتاب میں شامل کر دی ہے اور اللہ تعالیٰ اس شخص سے انتقام لے گا، ورنہ حضرت شیخ اس سے بری ہیں یہ بے بنیاد مسئلہ ان کی طرف کس طرح منسوب کیا جاسکتا ہے جب کہ وہ کتاب وسنت اور فقہ شافعیہ اور خابلیں میں کامل دسترس رکھتے تھے، اس کے علاوہ اللہ نے انہیں ظاہری اور باطنی معارف و خوارق سے نوازا تھا اور ان کے احوال و آثار کے ساتھ منقول ہیں ۱۹
باب معرفۃ الصانع میں ترجمہ کے بارہ فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے حنفیہ کو بھی ان کا ایک گروہ شمار کیا ہے اور غنیۃ کا تعارف ان الفاظ میں کر دیا گیا ہے۔

حنفیہ وہ البر حنیفہ لعان بن ثابت کے بعض اصحاب ہیں، انہوں نے کہا کہ ایمان نام ہے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان امور کی معرفت اور اقرار کا جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں۔ (ترجمہ عربی عبارت)

اس پر فاضل یا کوٹلی نے حاشیہ پر ایک نوٹ لکھا ہے:

حنفیہ کا ترجمہ کے فرقوں میں ذکر کرنا اور یہ کہنا کہ ان کے نزدیک ایمان، معرفت اور اقرار کا نام ہے۔ اخاف کے مذہب کے خلاف ہے جو ان کی کتابوں میں ثابت ہے ہرگز نہیں کہ بعض اہل بدعت نے اخاف کی دشمنی میں

حاشیہ نمبر اس (شاہ عبدالحمید محبت دہلوی ایڈیٹ، بنیال) ص ۴۷۵

۱۷ محمد بن خرداد مغانی :

نمبر اس ص ۴۷۵

۱۸ عبدالعزیز پرہاروی، علامہ :

فتاویٰ حنیفیہ (مصطفیٰ ابابلی، مصر) ص ۱۴۴

۱۹ احمد بن حجر کی ہستی، علامہ :

یہ عبارت حضرت شیخ قدس سرف کے کلام میں داخل کر دی ہوئے

قصیدہ غوثیہ :

حضرت محبوب بھائی قدس سرہ بعض اوقات شعر و سخن کے ذریعے بھی اظہار خیال فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں قصیدہ غوثیہ کو بے حد شہرت حاصل ہوئی، مشائخ کرام اسے بطور ورد پڑھتے اور اس کی برکتیں حاصل کرتے رہے ہیں۔ یہ قصیدہ ہجرت الاسرار مطبوعہ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء مطبع مصطفی البابی الحلبی، مصر کے حاشیہ ص ۲-۲۳۰ پر چھپا ہوا ہے، اور اس سے پہلے اس کے فوائد و برکات کا ذکر کیا گیا ہے، نیز یہ کہ عوام اسے قصیدہ غوثیہ کے نام سے اور خواص قصیدہ غمریہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

درج ذیل فوائد کا ذکر کیا گیا ہے۔

- ۱۔ یہ قصیدہ حضرت شیخ نے حالت جذبہ اور استغراق میں لکھا ہے جو شخص ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول اور مخلوق کے نزدیک محبوب ہوگا۔
 - ۲۔ جو اسے اپنا ورد بنالے اس کا حافظہ مضبوط ہو جائے گا جو پڑھے سنے یاد رہے گا۔
 - ۳۔ جو شخص اسے پڑھے اگر چہ عربی نہ ہو عربی سمجھنے کی یاقت میں اضافہ ہو۔
 - ۴۔ جو شخص کسی حاجت کے لیے چالیس دن پڑھے، اللہ تعالیٰ کے اذن سے چالیس دن سے پہلے اس کی حاجت پوری ہو جائے۔
 - ۵۔ جو شخص اس قصیدہ مبارکہ کو اپنے پاس رکھے اور ہر دن تین بار پڑھے یا دوسرے سے سنے اور ہر صبح حین عقیدت کے ساتھ اس کی زیارت کرے ان شاء اللہ تعالیٰ غراب میں حضرت طرث الثقلین کی زیارت اور ہنگامی سے مشرف ہو اور اصرار و ملوک کے سامنے محترم ہو۔
 - ۶۔ جس نیت سے پڑھے وہ مراد حاصل ہو لیکن شرط یہ ہے کہ اعتقاد و صمیم ہو اور پڑھنے سے پہلے سورہ فاتحہ کا ثواب بارگاہ غوثیت میں پیش کرے۔ بعد ازاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تین بار یہ درود پاک پیش کرے :
- اللَّهُمَّ مَبِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ مَعْنِ
الْجُودِ وَالْكَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْكَرَمِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۛ

بعض لوگ اس قصیدہ مبارکہ کی نسبت سیدنا غوثِ اعظم کی طرف کرتے ہیں مثال دکھائی دیتے ہیں، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں :

سرکارِ عالم مدارِ قادریت کی طرف قصیدہ مبارکہ لامیرہِ احمدیہ غوثیہ کی نسبت بیشک استفاضہ و شہرت رکھتی ہے، مدت سے مشائخ اس کا وظیفہ کرتے اور اجازتیں دیتے اور ہزاروں خاص و عام اسی نسبت جلیلہ سے اس کا نام لیتے ہیں۔

مولانا محمد فاضل کلا نوری رحمۃ اللہ علیہ معاصر سید علامہ سیدی احمد حموی صاحب غزلیوں والبصائر شرح الاشباہ والنظائر نے اس کی شرح سنی ہے روزِ خمیر لکھی اور اس میں ہر لفظ و معنی سے اس قصیدہ کے کلام پاک حضورِ فرزندِ صاحبِ رولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ خلیلہ وبارک وسلم ہونے کی شہادت دی،

سیدی (شاہ) ابوالمعالی محمد سلمی قدس سرہ جنہیں شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی نے آخر رسالہ صلوٰۃ الاسرار میں علمائے سلسلہ طیبہ علیہ عالیہ قادریہ سے شمار کیا، اپنی کتاب مستطاب تنحہ قادریہ میں فرماتے ہیں :

باب یازدہم آنچہ از احوال خود فرمودہ اند، نقل است از شیخ شہاب الدین سروددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارہامی فرمود در مدرسہ خود ہولی بر قدم نبی است و من بر قدم جد خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و برداشت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدمے مگر آنکہ نہ آدم قدم خود بر آں موضع، مگر در اقلام نبوت کر راہ نیست در آں غیر نبی را، در اشعار شریف خود نیز این مضمون لطیف را بیان فرمودہ اند۔

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهُ قَدَمٌ وَاقِفٌ

عَلَى قَدَمِ النَّبِيِّ بِدْرِ الْكَمَالِ (انتہی)

اسی طرح کتب مشائخ میں بہت جگہ اس کا نشان ملے گا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ قصیدہ غوثیہ میں بڑے بڑے دعوے کیے گئے ہیں اس لیے یہ سیدنا غوثِ اعظم کا نہیں ہو سکتا ذیل میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ایک اقتباس نقل کیا جاتا ہے ممکن ہے کسی کے لیے وجہ تسکین بن جائے، فرماتے ہیں :

حضرت غوثِ الاعظم کی اصل نسبت، نسبتِ اولیہ ہے جو نسبتِ یکنہ کی برکات کے ساتھ

مخلوط ہے، مطلب یہ کہ شیخ، ذات الیہ کے مقابل شخص اکبر میں پائے جانے والے نقطہ کا
نفوس فلیک، ملا اعلیٰ اور ارواح کاملین کی محبت کے ضمن میں محبوب اور مراد بن جاتا ہے، اور اس
محبت کی راہ سے تجلیات الہیہ میں سے ایک تجلی اس پر وارد ہوتی ہے جو تخلیق، ابداع،
تدبیر اور تدبیر کی جامع ہے، اور بے انتہا انس اور برکت ظاہر ہوتی ہے، خواہ اس کمال کا
ارادہ اور اس کی طرف توجہ کی گئی ہو یا نہ، گویا یہ منظم سلسلہ اس کے ارادہ کے بغیر ظاہر ہوتا ہے

اسی لیے حضرت غوث اعظم نے فخر اور بڑائی کے کلمات فرمائے ہیں کہ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، سیدی زروق رحمہ اللہ تعالیٰ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قصیدہ جیلانیہ (غوثیہ) کی طرز پر ان کا ایک قصیدہ ہے کہ

حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے الجواہر المصنیۃ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ کے مقدمہ میں قصیدہ غوثیہ
کی اشارہ شرح اور تراجم کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے، جن میں سے پانچ شروع کے شارحین کے نام معلوم نہیں باقی حضرات
کے اسامیہ ہیں:

۱۔ علامہ شیخ فضل اللہ روز بہان مصنف سلک الملوک (م ۹۲۷ھ) شارح

۲۔ فاضل اجل مولانا مولوی محمد فاضل کلانوری (سال تصنیف ۱۱۰۸ھ)

۳۔ حافظ رانجھا بر خوردار مترجم پنجابی

۴۔ حضرت ابو الفرج فاضل الدین بٹالوی، شارح

۵۔ غفر المہمیں سید شاہ محمد غوث قادری (م ۱۱۵۲ھ)

۶۔ محمد بن طاہر محمد شیرازی، شارح (نوشتہ ۱۲۹۹ھ)

۷۔ مولانا غلام رسول، ساکن ٹانڈا ضلع ہوشیار پور، شارح

۸۔ امام احمد رضا بریلوی مترجم و شارح، فارسی نظم

۹۔ سید ظہیر الدین عرف سید احمد نبیہ حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی، ان کے اہتمام سے قصیدہ غوثیہ مترجم

۱۰۔ اردو، قصیدہ بروہ کے ساتھ طبع ہوا،

۱۱۔ مولانا خواجہ احمد حسین خاں امر دہوی شارح (م ۱۳۶۱ھ) خلیفہ امام احمد رضا بریلوی

۱۱۔ مولانا محمد اعظم قادری نوشاہی، میر و وال صلیح شیخ پورہ، شارح

۱۲۔ مولانا محمد نظام الدین طانی، شارح

۱۳۔ حاجی شمس الدین شایق ایڑوی، معرفت شمس الہند صوفی معنوی لاہوری (۱۹۳۶ء) لے

اس کے علاوہ حضرت علامہ مولانا عبدالمالک کھوڑوی نے الجواہر المصنیۃ فی شرح القصیدۃ الغوثیۃ لکھی جس پر حکیم اہل سنت محمد موسیٰ امیر تسری کا گراں قدر مقدمہ ہے۔ اسی طرح مولانا علامہ وکیل احمد سکندر پوری نے اردو میں شرح لکھی ہے۔ حال ہی میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے دو طالب علموں قاری محمد حسین اور حافظ امتیاز الحسن قادری نے قصیدہ غوثیہ، منظوم پنجابی ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے مترجم کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

بعض لوگ اس قصیدہ کو سیدنا غوث اعظم کا نتیجہ فکر ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں مولانا عبدالمالک کھوڑوی نے اس پہلو پر تفصیلی گفتگو کی ہے وہ فرماتے ہیں،

کسی امر کے ثابت کرنے کے لیے منجملہ دلائل کے ایک دلیل تو اتر کی ہے، قصیدہ غوثیہ علی التواتر حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز سے منسوب ہے، نام مالک میں مسلمانانِ عقیدت مندا اس کا وظیفہ کرتے ہیں اور میں نے عربوں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ حلقہ تلقین میں اس کے ورد سے محفوظ ہوتے ہیں اور ہر زمانہ میں اس قصیدہ شریفہ کے یمن سے صلوات اور زہاد مستقیض ہوتے رہے ہیں پس اس تواتر کی موجودگی میں اس سے انکار ہدایت کا انکار ہے۔

وَلَيْسَ يَصِحُّ فِي الْأَعْيَانِ شَيْءٌ
إِذَا اُحْتِاجَ التَّهَارُ الْحَبْلِيلِ

اگر دن کا اثبات بھی محتاج دلیل ہو تو پھر حقائق میں سے کوئی حقیقت بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ نیز جو تاثرات اس کے وظیفہ سے عقیدت کی نشان و غلصان کے دل پر ظاہر ہوتی ہیں وہ یقینی ثبات اس امر کی ہیں کہ یہ قصیدہ بلا شک و شبہ حضرت قدس اللہ سرہ کے افادات سے ہے، شک کے رفع کرنے کے لیے اس کا ورد کرنا چاہیے اس کی تاثیر سے یقین حاصل ہوگا کہ یہ لاریت حضرت کا کلام ہے

مقدمۃ الجواہر المصنیۃ (نوری بک ڈپو، لاہور) ص ۶-۳۰

الزمزمۃ القرطیہ ص ۳-۲

الجواہر المصنیۃ (نوری بک ڈپو، لاہور) ص ۳-۶۲

۱۔ محمد موسیٰ امیر تسری، حکیم :

۲۔ احمد رضا بریلی، ام :

۳۔ محمد عبدالمالک کھوڑوی، علامہ :

منکرین اس موقع پر چند شبہات پیش کرتے ہیں۔

۱۔ اس قصیدہ میں انہماک فخر کیا گیا ہے

مولانا علامہ عبدالملک کھڑوی فرماتے ہیں:

یہ سوال عدم تدبر کی وجہ سے ہے اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اگر انہماک واقعہ بارادہ شکر نعمت

ہے تو اتباع آیۃ کریمہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ اور نیز ادلیار اللہ بعض مطالب کا

اس لیے انہماک کرتے ہیں کہ لوگ ایمان لائیں، انہماک معجزات و کمالات کی یہی غرض ہوتی ہے

حضرت کا اپنے مدارج کو ظاہر کرنا اس غرض سے ہے کہ لوگ مطلع ہوں اور ان کے علوم سے

فائدہ اٹھائیں۔

۲۔ بعض ایسے امور اپنی طرف منسوب کیے ہیں جو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔ علامہ کھڑوی لکھتے ہیں:

یہ سوال کچھ حقیقت نہیں رکھتا، ان تمام امور کے بعد حضرت نے بِقُدْرَةِ الْمَوْلَى تَعَالٰی کی

قید لگائی ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے خدا کے اذن سے ہوتا ہے، پس خوارق کی نسبت خدا کی طرف ہے

نہ حضرت کی طرف۔

۳۔ صرف و نحو اور عروض کے اعتبار سے اس قصیدہ پر اعتراضات ہیں۔ علامہ کھڑوی فرماتے ہیں:

اعتراضات عروض و صرف و نحو جس قدر ہمارے سامنے پیش کیے گئے ہیں ہم نے ہر ایک

کا جواب اپنے اپنے محل پر فصیحانہ عرب کے کلام سے دیا ہے، دراصل یہ اعتراض

وہی لوگ کرتے ہیں جن کا دائرہ وسعت علم تنگ ہے اور کلام عرب پر پورا پورا

بحور نہیں رکھتے۔

۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۹ء میں حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم قادری حیدر آبادی نے امام احمد رضا بریلوی کو ایک عربیہ

ارسال کیا کہ مولانا علامہ وکیل احمد سکندر پوری قصیدہ غوثیہ کی شرح لکھ رہے ہیں اور جو لوگ اس کی عربیت پر معترض

ہیں ان کا رد کر رہے ہیں، اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ایک

رسالہ تحریر فرمادیا:

الجواب المفسر ص ۶۵

ص ۶۵

ص ۶۳

۱۔ محمد عبدالملک کھڑوی علامہ:

۲۔ ایضاً:

۳۔ ایضاً:

الزَّمَمَةُ الْقُمْرِيَّةُ فِي الذِّبِّ عَنِ الْخَمِيرَةِ

قصیدہ خمیریہ (غوثیہ) کے دفاع میں مثنوی کا ترجمہ

اس رسالہ مبارکہ میں انہوں نے دس نکات تحریر فرمائے کہ اکابر علماء کرام سے بعض اوقات لفظی تسامحات صادر ہو جاتے ہیں جو ان کی عظمت شان کے خلاف نہیں ہوتے، آخر میں فرماتے ہیں کہ یہ سب اس تقسیم پر مبنی ہے کہ قصیدہ مبارکہ میں قوانین عربیہ سے مخالفتیں واقع ہیں۔

مگر ابھی تو ہمیں حضرت معترض کی مزاج پرسی کرنی ہے، ذرا مہربانی فرما کر اپنے اعتراضات تفصیلی سے اطلاع دیں اور اس وقت جواب تفصیلی کے مرتبے میں ہم پر ہمارے آقا کا فیضان دیکھیں۔
— ہاں ہاں اصلانہ شریائیں، جہاں تک اعتراض خاطر میں آئیں سب ایک ایک کر کے بیان فرمائیں کچھ اٹھا رکھنے کی تحکیم ہرگز نہ اٹھائیں گے۔

کچھ لگ سکتے ہیں کہ یہ حالت سکر کا کلام ہے، ان پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں،
رب عز وجل نے حضور (غوث اعظم) کو شلیات سکر سے محفوظ رکھا اور حضور کے اقوال و افعال و احوال سب کو ایسے وقت و اوقات سے سنت کا مرتبہ بخشا، نہیں کہتے جب تک کھلے نہ جائیں اور نہیں کرتے جب تک اذن نہ پائیں گے۔

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پرچے کوئی رتبہ تیرا

اولادِ امجاد

حضرت غوث اعظم کو اللہ تعالیٰ نے دیگر انعامات کی طرح کثرتِ اولاد سے بھی نوازا تھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد کے تائیس لڑکے اور بائیس لڑکیاں تھیں۔
امام سہروردی فرماتے ہیں کہ بعض صالحین نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے پوچھا کہ آپ نے نکاح کیوں کیا، تو

الزمرۃ القریہ (حزب الاخفاء، لاہور) ص ۳۱

۱۔ احمد رضا بریلوی، ام :

ص ۳۵

۲۔ ایضاً :

مدائق بخشش (مع ادبی جائزہ) ص ۲۳۹

۳۔ ایضاً :

آپ نے فرمایا میں نے اس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا حکم نہیں دیا، یہ بھی فرمایا، کہ میں ایک مدت تک نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن وقت کے مکدر ہونے کے خوف سے جوأت نہیں کرتا تھا، میں نے صبر کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت آگیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے چار بیویاں عطا کیں جنہوں نے اپنی خوشی اور رضامندی سے مجھ پر خرچ کیا۔

حضرت شیخ کے تمام صاحبزادے علم و عمل، تقویٰ و معرفت میں اپنی مثال آپ تھے۔ چند صاحبزادوں کا ذکر بطور تبرک کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ کی اولاد اور ان کی تفصیل قلائد الجواہر میں ملاحظہ کی جائے۔

شیخ عبدالوہاب:

ولادت: ۵۲۲ھ/۱۱۲۸ع — وصال ۵۹۳ھ/۱۱۹۷ع

والد ماجد دیگر علماء سے علم حاصل کیا اور ۵۴۳ھ/۱۱۴۹ع میں والد گرامی کے مدرسہ میں مدرس مقرر ہوئے
شیخ عیسیٰ:

سن ولادت معلوم نہ ہو سکا۔ وفات ۵۷۳ھ/۱۱۷۸ع

والد ماجد اور ابراہیم بن ضراب سے استفادہ کیا، پہلے بغداد میں اور والد گرامی کے وصال کے بعد مصر میں درس حدیث، وعظ اور افتاء کے فرائض انجام دیے، ان کے مواظ کو قبولیت عامہ حاصل تھی، علم تصوف میں جواہر الاسرار و لطائف الانوار وغیرہ کتب کے مصنف تھے۔

شیخ ابوبکر عبدالعزیز:

ولادت ۵۳۲ھ/۱۱۳۸ع — وفات ۶۰۲ھ/۱۲۰۵ع

والد ماجد کے علاوہ ابن منصور عبدالرحمن سے علم حاصل کیا، درس حدیث اور وعظ کے ذریعے دین میں کی خدمت کی متعدد حضرات آپ سے پڑھ کر فارغ ہوئے۔ خوب صورت اور متواضع تھے۔ ۵۸۰ھ/۱۱۸۵ع میں عثمان کی جنگ میں شرکت کے بعد جبال چلے گئے اور وہیں وصال ہوا۔

شیخ عبدالجبار:

۵۷۵ھ/۱۱۸۰ع میں جوانی کے عالم میں وصال ہوا

والد ماجد، ابوسعود قرظی وغیرہم سے استفادہ کیا، طریق صوفیہ پر گامزن تھے، اہل دل کی ہمنشینی میں رہتے آپ کا خط بہت عمدہ تھا۔

شیخ عبد الرزاق :

ولادت : ۵۲۸ھ / ۱۱۳۲ع — وصال ۶۰۳ھ / ۱۲۰۷ع

والد مکرم اور ابراہیم ابنی ضراد غیر ہمارے علم حاصل کیا، مدرس، محدث، مناظر، مفتی اور خطیب تھے، علماء کی بہت بڑی جماعت نے آپ سے استفادہ کیا۔

شیخ محمد :

وصال ۶۰۰ھ / ۱۲۰۲ع اپنے دور کے محدث تھے، مقبرہ حلیہ میں مزار بنایا گیا۔

ان کے علاوہ شیخ عبد اللہ ولادت ۵۰۸ھ / ۱۱۱۲ع وصال ۵۸۹ھ / ۱۱۹۳ع، حضرت شیخ یحییٰ ولادت

۵۵۰ھ / ۱۱۵۵ع وصال ۶۰۰ھ / ۱۲۰۲ع، حضرت غوث اعظم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے، اور شیخ موسیٰ

ولادت ۵۳۹ھ / ۱۱۴۲ع وصال ۶۱۸ھ / ۱۲۲۱ع بھی اپنے دور کے اجلہ علماء، محدثین اور رہبرانِ طریقت میں سے

تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

وصال

چالیس سال تک شریعت و طریقت کے دریاؤں سے خلق خدا کو فیض یاب فرمانے، دین متین اور ملک اہل سنت کا علم لہرانے کے بعد آخر وہ ساعت آپہنچی کہ زمانے کا غوث اعظم، قطب الاقطاب، فرد الافراد، الباز الاشہب، صیپ وعدۃ النبی موت کے دروازے سے ہوتا ہوا محبوب حقیقی جل مجدہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ علامہ تازی نے تاریخ وصال کے بارے میں دو روایتیں بیان کی ہیں۔

لیلة السبت ثامن شهر ربيع الاخر سنة احدى وستين

خمسائة

۸ ربیع الآخر، ہفتہ کی شب ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ع کو وصال ہوا

دوسری روایت بقول ابن نجار اور محمد زہبی یہ ہے :

لیلة صبيحتها السبت عاشر ربيع الاخر سنة احدى وستين

وخمسائة

تقلاً الجواہر ص ۴۲-۴۳

۱۔ محمد بن یحییٰ تازی، علامہ

۱۳۴۵

۲۔ ایفا :

ہفتہ کی شب دس ربیع الآخر ۵۶۱ھ / ۱۱۶۶ء

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بہجتہ الاسرار سے تاریخ وصال کی تاریخ ۹ ربیع الآخر نقل کی ہے اور فرمایا اس روایت کے اعتبار سے عرس کی تاریخ ۹ ربیع الآخر ہوگی، ہمارے شیخ عبدالوہاب قادری متقی اسی تاریخ کو عرس کیا کرتے تھے، مزید فرماتے ہیں:

ہمارے علاقہ (ہندوستان) میں گیارہ تاریخ کو عرس قادری منایا جاتا ہے، یہی ہمارے

مناخ ہند کے نزدیک معروف ہے جو سیدنا غوث اعظم کی اولاد میں سے ہیں، اسی طرح

ہمارے شیخ سید موسیٰ حسنی، جیلانی نے اوراد قادریہ سے نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا ہے

راتوں رات حضرت کی تجیز تکفین کا اہتمام کیا گیا، آپ کے فرزند ارجمند حضرت شیخ عبدالوہاب نے حضرت کی اولاد، خلفاء اور تلامذہ کی موجودگی میں نماز جنازہ پڑھائی اور مدرسہ قادریہ میں آپ کی آخری آرام گاہ بنائی گئی، ہجوم خلق اس قدر زیادہ تھا کہ مدرسہ کا دروازہ بند کرنا پڑا، صبح جب دروازہ کھولا گیا تو عقیدت مند جو حق درجوق حاضر ہونے لگے اور آج تک آپ کا خراب پڑاؤ اور مرجع خلائق ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ کے دم قدم سے بغداد مقدس کو چار چاند لگ گئے تو کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔

نائب رحمان خلیفہ کردگار شہر بغداد است ازو سے زہبار

من غریبیم از بیابان آمدہ برامید لطف سلطان آمدہ

سراج المذہب حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ملفوظات میں ہے:

گیارہ تاریخ کو بادشاہ اور اکابرین شہر حضرت غوث اعظم کے مزار پر جمع ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں، قصائد مدحیہ اور وہ کلام مغرب تک مزار میر کے بغیر پڑھتے ہیں جو حضرت غوث نے غلبہ حالات میں فرمایا ہے اور شرقی انگیز ہے، مغرب کے بعد صاحب سجادہ دریا میں اور مریدین ان کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں صاحب حلقہ کھڑے ہو کر ذکر جہر کرتے ہیں اور بعض لوگوں کو وجد ہو جاتا ہے، یا کچھ مناقب پڑھ جاتے ہیں، پھر جو لعام یا شیرینی بہ طور نیاز حاضر ہو وہ تقسیم کی جاتی ہے اور لوگ نماز عشاء پڑھ کر رخصت ہو جاتے ہیں۔

گیا رہیں شریف ایصالِ ثواب کا نام ہے اور ایصالِ ثواب کے جائز اور مستحسن ہونے میں اہل سنت میں سے کسی کا اختلاف نہیں ہے، رہا تاریخ کا تعین تو وہ تعین شرعی نہیں ہے کہ اس سے آگے پیچھے جائز نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کسی بھی تاریخ کو ایصالِ ثواب کا اہتمام کریں اسے گیا رہیں شریف ہی کہتے ہیں، یہ تعین عرفی ہے تاکہ احباب کو جمع ہونے میں سہولت رہے۔

صلوۃ غوثیہ

محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ولی اور مترجیح اولیاء ہیں، ان کے وسیلے سے دُعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم نہیں رہتا۔
سیدنا غوث اعظم فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کربة کشف عنه ومن نادانی باسمی فی شدة
فرجت عنه ومن توسل بی الی اللہ عزوجل فی حاجة قضیت
له ومن صلی رکعتین یقرأ فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة
الاخلاص احدى عشرة مرة ثم یصلی علی رسول اللہ بعد السلام
ویسلم علیہ ویذکر فی ثم یخطو الی جهة العراق احدى عشرة
خطوة ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانها تقضی باذن اللہ له
جو شخص کسی تکلیف میں میرے وسیلے سے امداد کی درخواست کرے اس کی وہ تکلیف دور
کی جائے گی اور جو کسی مصیبت میں میرا نام لپکارے وہ مصیبت دور کر دی جائے گی اور جو
کسی حاجت میں میرا وسیلہ، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے اس کی حاجت پوری کر دی جائے گی
اور جو شخص دو رکعتیں ادا کرے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے
سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے، پھر عراق کی جانب گیا رہ قدم
چلے، میرا نام لے اور اپنی حاجت بیان کرے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس کی حاجت پوری
کر دی جائے گی۔

اس کے بعد یہ شعر پڑھے:

اَيْدِيْكَ فَيَضِيْعُ وَاَنْتَ ذَخِيْرَتِيْ وَ اُظْلَمُوْا فِي الدُّنْيَا وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ
وَعَاوَدَ عَلٰى حَاكِي الْحَنِيْ وَمُوْمِنِيْ اِذَا ضَلَّ فِي الْبَيْدِ اَعْقَالُ الْوَحِيْدِيْ
کیا مجھ پر ظلم کیا جائے گا جب کہ آپ میرا ذخیرہ ہیں اور کیا دنیا میں مجھ پر ظلم کیا جائے گا جب کہ آپ میرے
مددگار ہیں۔

حضورِ غوثِ پاک کے پشت پناہ ہوتے ہوئے اگر جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے تو یہ بات
محافظ کے لیے باعثِ عار ہے۔

غور کیا جائے تو صلوٰۃ غوثیہ میں شرک کا کوئی پہلو نہیں ہے کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نابینا
صحابی کو حکم فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھ کر میرے ویسے سے بارگاہِ الہی میں دُعا مانگو، انہوں نے دعا مانگی تو ان کی بینائی بحال
ہو گئی، حضرت عثمان بن عفیف کے فرمانے پر ایک صاحب نے دو ریشمی میں یہی عمل کیا تو ان کا مقصد پورا ہو گیا وہی
طریقہ اس جگہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کر حضورِ غوثِ اعظم سے نزل کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاجت
برآتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ صلوٰۃ غوثیہ کا طریقہ خود سیدنا غوثِ اعظم نے بیان فرمایا ہے جسے علامہ علی بن یوسف الحنفی الشافعی
پھر علامہ محمد بن یحییٰ الذہبی (م ۷۴۳ھ) پھر حضرت ملا علی قاری اور شیخ محقق شاہ عبدالحمید دہلوی نے روایت کیا
اب اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ معاذ اللہ حضور نے شرک کی تعلیم دی ہے تو اس کی مرضی لیکن جہاں تک روایت کا تعلق ہے
تو اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور اسے جھوٹ قرار دینا بھی محض سینہ زوہی ہے

امام احمد رضا بریلوی، حضرت علامہ شعلونی کے بارے میں فرماتے ہیں :

یہ امام ابوالحسن نواز الدین علی مصنف بحمد الاسرار شریف اعظم علامہ وائز قرأت و اکابر اولیاء و سادات
طریقت سے ہیں، حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں، امام اہل
حضرت ابوصلاح نصر قدس سرہ سے فیض حاصل کیا، انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر ناج الدین
عبداللہ لائق نور اللہ مرقدہ سے انہوں نے اپنے والد ماجد حضور پرورد سید السادات غوثِ اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے

سید محمد بن یحییٰ الذہبی، علامہ :

قلنا لما ہاجر (مصطفیٰ البابی الہلبی، مصر) ص ۳۶

سید علی بن سلطان محمد قاری، علامہ :

رحمۃ الانظار الفاترہ، اردو ترجمہ دستی دارالاشاعت، فیصل آباد ص ۷۹،

سید عبدالحمید الحدیث دہلوی، شیخ محقق :

رحمۃ الاسرار، مطبع کنگلہ کپنی، بمبئی، ص ۱۰۱

شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں یہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف و مشہور ہے اور اس کے مصنف علمائے قرارت سے عالم معرفت و مشہور اور ان کے احوال شریفہ کتابوں میں مذکور و مسطور امام شمس الدین ذہبی کہ علم حدیث و اسرار الرجال میں جن کی جلالت شان عالم آشکار اس جناب کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرین میں ان کے مدائح لکھے۔ امام محدث محمد بن محمد بن جہری مصنف حسن حسین اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی ہے علامہ انور شاہ کشمیری دیوبندی کہتے ہیں:

ہكذا نقل الشنطوني وثقة المحدثون
اسی طرح شطونی نے نقل کیا ہے اور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔

لمحہ مکرمہ

محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی حیات و تعلیمات کا مختصر تذکرہ گزشتہ صفحات میں کیا جا چکا ہے، آپ کی جلیل القدر اسلامی خدمات کی بنا پر بجا طور پر آپ کو غوث اعظم کہا جاتا ہے اور دنیا بھر میں عامۃ المسلمین آپ سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور بلاشبہ آپ کی شخصیت، دلوں کی دنیا کی حیات و ادراکات میں اسلام کو رونق تازہ دینے کے سبب اس عقیدت کے لائق ہے۔

آپ کی حیات مبارکہ پر ایک اجمالی نظر ڈالیے، عالم شیرخواری میں رمضان شریف میں آپ دودھ نہیں پیتے، ڈاکٹروں کے سامنے سچ بول کر اپنی والدہ سے کیا ہوا وعدہ نبھاتے ہیں، فرائض شریعت کی اہمیت یوں بیان کرتے ہیں کہ جو فرض ادا نہیں کرتا اس کے نوافل مقبول نہیں ہیں، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اہم ترین فرائض ایمان سے ہے، سیدنا غوث اعظم فرماتے ہیں کہ محبت رسول کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشبند قدم پر چلا جائے اور فرائض و واجبات کے علاوہ سنتوں کی ادائیگی کا بھی اہتمام کیا جائے یعنی محبت صرف زبانی جمع خرچہ اور نعرے لگانے کا نام نہیں ہے بلکہ محبت، اسوۂ رسول کے سانچے میں ڈھل جانے کا نام ہے، اسی طرح پیرانہ پیر محمد بن شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی محبت اور نسبت کا تقاضا ہے کہ ہم ان کے ارشادات پر عمل پیرا ہوں۔

حضرت سیدنا غوث اعظم فرماتے ہیں کہ تیرے دل میں کسی کی محبت یا دشمنی ہو تو اس کے اعمال کو دیکھ، اگر کتاب و سنت کے مخالف ہوں تو تیرے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موافقت میں بشارت ہے اور اگر اس کے اعمال کتاب و سنت کے موافق ہیں اور تو اس سے بغض رکھتا ہے تو تجھے جان لینا چاہیے کہ تو اپنی نفسانی خواہش کے تحت اسے دشمن جانتا ہے اور تو ظالم ہے، خدا اور رسول کا نافرمان ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر اور دعا کر کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس شخص اور دیگر اولیائے محبوبین کی محبت عطا فرمائے، اسی طرح اس شخص کے اعمال کتاب و سنت پر پیش کر جس سے تو محبت رکھتا ہے اگر موافق ہیں تو بہتر و درندہ اس کی محبت کو ترک کر دے۔

غرض یہ کہ سیدنا غوث اعظم نے محبت و عداوت کا کیا معیار بیان فرمایا ہے جس شخص کے اعمال کتاب و سنت کے موافق ہوں وہ لائق محبت و تعظیم ہے ورنہ قابل نفرت، اب اگر ہم نماز نہیں پڑھتے، روزہ نہیں رکھتے، حج و زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، واجبات و سنن ادا نہیں کرتے تو کیا ہم محبت کے لائق ہوں گے؟ ہرگز نہیں، ہم سے نہ اللہ تعالیٰ راضی ہو گا نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہوں گے اور نہ ہی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہوں گے۔

حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکثر یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں:

تَعَصَى الْإِلَٰهَ وَأَنْتَ تَظْهَرُ حُبَّه
هَذَا الْعَمْرُؤُ فِي الْفِعَالِ بَدِيعُ
لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاطْعَتَهُ
إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ ۝

۴۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبت ظاہر کرتا ہے اس کے باوجود اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

۵۔ سبحا! یہ کردار بہت ہی عجیب ہے

۶۔ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اس کا حکم ماننا

۷۔ محب تو اپنے محبوب کا فرماں بردار ہوتا ہے

کچھ تراجم کے بارے میں

الفتح الربانی کے متعدد تراجم چھپ چکے ہیں، پیش نظر ترجمہ فاضل جلیل حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی

۱۔ عباد قادری جیلانی، غوث اعظم،

فتوح الغیب (بر حاشیہ قلم) مقالہ ۳۱ ص ۶۰

۲۔ عمر سروروی، شہاب الدین،

معارف المعارف (دار المعرفۃ، بیروت) ص ۲۲۱

قدس سرہ کا ہے، ذیل میں ان کا مختصر تذکرہ ہدیہ ناظرین ہے

مفتی محمد ابراہیم قادری بدایونی، بدایوں (انڈیا) میں پیدا ہوئے، سال ولادت معلوم نہ ہو سکا۔ مدرسہ العلوم، بدایوں میں اپنے والد ماجد حضرت مولانا محب احمد قادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ سے درس نظامی کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۴ء میں آپ کے والد ماجد کے رفیق درس مولانا سید عبدالصمد پھونڈوی نے اپنے فرزند مولانا سید مصباح الحسن کی تعلیم کے لیے پھونڈو، ضلع آٹا وہ بلا کر اپنی خانقاہ میں مدرسہ رکھا، ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء میں مبعی گئے اور مسجد کھڑک محلہ قصاباں کے امام اور مفتی مقرر ہوئے ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء تک وہیں تھے جب فتح الربانی کا ترجمہ چھپا۔ بعد ازاں ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۹ء میں نواب غلام محمد حافظی، رئیس دادول، علی گڑھ کے مدرسہ دارالعلوم حنفیہ سعیدیہ میں صدر مدرس رہے پھر شدید علالت کے سبب واپس بدایوں آ گئے اور طویل عرصہ مدرسہ العلوم میں درس رہے۔

طویل علالت کے بعد اسی سال کی عمر میں ۵ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۶ء بروز جمعرات واصل بحق ہوئے، درگاہ قادری کے قبرستان میں آپ کا مزار بنا۔

حضرت تاج الفحول مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی قدس سرہ کے مرید اور حضرت شاہ طبع الرسول مولانا محمد عبدالقادر بدایونی اور حضرت سید مرتضیٰ حموی رحمہما اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے۔

مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری کی تصانیف میں سے صرف فتح الربانی کے ترجمہ کا پتہ چلتا ہے، ٹائٹل پر اصل کتاب کا نام ملفوظ کبیر اور ترجمہ کا نام سیف دستگیر لکھا ہوا ہے، یہ ترجمہ ماہ شوال ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء میں چار حصوں میں چھپا۔ کچھ حصوں کا ترجمہ بین السطور اور بعض حصوں کا ترجمہ ایک کام میں تھا۔ دوسرے کام میں عربی متن تھا۔

اب بحمدہ تعالیٰ چوں سال کے بعد فرید بک سٹال، لاہور نے نئی کتابت اور پوری آب و تاب کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے، اردو ترجمہ کے قدیم رسم الخط کی اصلاح بھی کر دی گئی ہے اور ابتدا میں تقدیم کا اضافہ بھی کیا گیا ہے یہ نسخہ پروفیسر محمد ایوب قادری، کراچی کے توسط سے دستیاب ہوا، قادری صاحب ۲۳ نومبر ۱۹۸۳ء کو ایک ایکڈنٹ میں جاں بحق ہو گئے تھے۔

بارگاہ الہامی میں دعا ہے کہ اس مبارک کتاب اور اس کے ترجمہ سے عامۃ المسلمین کو نفع عطا فرمائے اور انحطاط پذیر قوم کو دوبارہ شاہراہ ترقی پر گامزن فرمائے۔ آمین بحمدہ سید الانبیاء والمرسلین!

وَمَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ خَيْرَ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
وَأَلِيهِ وَأَصْحَابِيهِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِينَ
يَرْحَمُكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



محمد عبدالحکیم شرف قادری

جامعہ تقابلیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

پاکستان

۱۶ شعبان ۱۴۰۵ھ

۷ مئی ۱۹۸۵ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَسَبُ سَيِّدِ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

الشَّيْخُ اَبِي مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٌ مِّنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَ الشَّرِيعَةُ
وَالطَّرِيقَةُ وَالْحَقِيقَةُ وَالِدَيْنِ السَّيِّدِ
عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَارْضَاهُ لَعَنَّا
وَلَا حَرَمْنَا مِنْ اَبْرَكَاتِهِ بَنِ اَبِي صَالِحٍ مُّوسَى
بَنِيكَ دُوسْتِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَلِيلِيِّ بَنِ يَحْيَى
الزَّاهِدِ بَنِ مُحَمَّدٍ بَنِ دَاوُدَ بَنِ مُّوسَى
الشَّارِفِ بَنِ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيِّ بَنِ مُّوسَى
الْجَوْنِ بَنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَحْضِ بَنِ الْحَسَنِ
الْمُسْتَنِيِّ بَنِ الْحَسَنِ بَنِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي
طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ وَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ ۝

نسب نامہ سردار اولیاء اللہ عزوجل

شیخ ابو محمد زندہ کرنے والے مذہب و شریعت اور
طریقیت و حقیقت اور دین کا جن کا نام سید عبدالقادر
ہے۔ اللہ ان سے راضی ہو اور ہم سے ان کو راضی کرے
اور ہم کو ان کی برکتوں سے محروم نہ کرے۔ صاحبزادے ابو
صالح موسیٰ جنگی دوست کے، وہ صاحبزادے عبداللہ جلی کے
وہ صاحبزادے یحییٰ زاہد کے، وہ صاحبزادے محمد کے،
وہ صاحبزادے داؤد کے، وہ صاحبزادے موسیٰ ثانی کے، وہ
صاحبزادے عبداللہ ثانی کے، وہ صاحبزادے موسیٰ جون کے
وہ صاحبزادے عبداللہ محض کے، وہ صاحبزادے حسن ثانی کے
وہ صاحبزادے امام حسن کے، وہ صاحبزادے حضرت علی ابن
ابی طالب کے کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہم۔

۱۔ آپ کی ولادت شریف آخر شعبان ۷۸۵ھ میں واقع ہوئی جو لفظ عاشق سے ہویدا ہے۔ کیا نوسے بس کی عمر شریف ہوئی جو
لفظ کمال سے ظاہر ہے۔ ماہ ربیع الثانی شریف ۷۸۵ھ میں وفات پائی۔ مادہ تاریخ وصال مشوق الہی ہے۔

(مترجم قادری غفرلہ)

۲۔ یہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب ہے اور آپ کا سلسلہ حسی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ ثانیہ بنت عبداللہ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہما کے
ذریعہ سے حسینی ہے پس آپ نبی و حبیب حسینی ہیں فاطمہ دختر ابو عبداللہ موسیٰ ابن ابو جمال ابن سید محمد ابن سید ابو محمد ابن سید
طاہر ابن سید ابو عطار ابن سید عبداللہ ابن سید ابوالکمال ابن سید عیسیٰ ابن ابو علاؤ الدین ابن سید محمد ابن سید علی عریضی ابن امام جعفر صادق ابن امام
محمد باقر ابن امام علی زین العابدین ابن امام حسین ابن امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم (مترجم قادری غفرلہ)

المَجْلِسُ الْأَوَّلُ

پہلی مجلس

حضور غوث اعظم شیخ ابو محمد محی الدین عبدالقادر
رضی اللہ عنہ وارضاه عنہ ولا حرمنا من بركاتہ نے وقت
صبح اتوار کے دن تیسری شوال ۵۴۵ھ ہجری کو
خالفہ شریف میں ارشاد فرمایا :

قَالَ الْغَوْثُ الْأَعْظَمُ الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَأَرْضَاهُ عَنَّا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ أَمْوَاجِهِ بَكْرَةً
يَوْمَ الْاَحَدِ بِالرَّيْبِ ثَالِثَ شَوَّالٍ سَنَةِ
خَمْسِينَ وَآمَرُ بَعِيْنٍ وَخَمْسٍ مِائَةٍ
أَلَا عَتَرَا ضَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ نَزُولِ
الْاَقْدَامِ مَوْتِ الدِّينِ مَوْتِ التَّوْحِيدِ مَوْتِ
التَّوَكُّلِ وَالْاِخْلَاصِ وَالْيَقِيْنِ وَالرُّوحِ
الْمُؤْمِنِ لَا يَعْرِفُ لَمْ وَكَيْتَ بَلْ يَقُولُ بَلَى
النَّفْسُ كُلُّهَا مُخَالِفٌ مُنْذَرَعَةٌ فَكَمَنْ
أَرَادَ صِلَاحَهَا فَلْيَجَاهِدْهَا حَتَّى يَزُولَ
شَرُّهَا كُلُّهَا شَرٌّ فِي شَرِّهَا إِذَا جُوهِدَتْ
وَاطْمَأَنَّتْ صَارَتْ كُلُّهَا خَيْرًا فِي خَيْرٍ
تَصِيرُ مَوَافِقَةً فِي جَمِيعِ الطَّاعَاتِ وَ
فِي تَرْكِ جَمِيعِ الْمَعَاصِي فَجِيئْ نِذِيرًا لِقَالَ
لَهَا يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي
إِلَى رَبِّكِ يَصِيرُ لَهَا تَوَكُّلُهَا وَيَزُولُ
عَنْهَا شَرُّهَا وَلَا تَتَعَلَّقْ بِشَيْءٍ مِمَّنْ
الْمَخْلُوقَاتِ بِضَيِّ تَشَبُّهًا مِنْ آيَةِ جِبْرِائِيلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ خَرَجَ عَنْ نَفْسِهِ
وَبَقِيَ رُوحًا عِنْدَ الْمَوْلَى وَقَدْ بَهَّ سَاكِنٌ
وَجَاءَهُ أَنْوَاعُ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ وَ
عَرَضُوا أَنْفُسَهُمْ عَلَيْهِ فِي مَعَاوَنَتِهِ

اعتراض کرنا بندہ کا حق تعالیٰ پر جو عزت و جلال والا ہے امور تقدیریہ
کے نازل ہونے کے وقت (غدا وہ امر خیر ہو یا شر) دین و توحید،
(خدا کا ایک جاننا) توکل و بھروسہ و اخلاص یقین و روح کی موت
بندہ مومن چون و چرا (کیوں اور کس واسطے) نہیں جانتا بلکہ وہ صرف ہاں
کہتا ہے اور سر تسلیم جھکا دیتا ہے نفس کلیتہً مخالفت کرنے والا
جھگڑا رہے پس جو شخص نفس کی اصلاح چاہے پس وہ نفس سے جہاد
کے یہاں تک کہ نفس کی بُرائی دور ہو جائے نفس کلیتہً شر ہی شر
ہے۔ پس جب وہ شقت میں ڈال جائیگا اس کی مخالفت کی جائیگی
اطمینان والا ہو جائیگا اور کلیتہً خیر ہی خیر والا ہوگا تمام عبادتوں کے
کرنے اور تمام گناہوں کے چھوڑ دینے میں موافقت کر نیوالا ہو جائیگا
پس ایسے وقت نفس سے کہا جاتا ہے ایتنا اے اطمینان والے
نفس اپنے پروردگار حقیقی کی طرف رجوع کر الایۃ اور نفس کا توکل (بھروسہ)
صحیح ہو جاتا ہے اور اس سے شک و شبہ زائل ہو جاتا ہے اور وہ
کسی طرح مخلوقات سے ضرر کے ساتھ یا بحالت ضرر و مصیبت لگاؤ
(تعلق نہیں رکھتا) سب مشابہت کے اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام
سے پس بر تحقیق وہ اپنے نفس سے نکل گئے تھے اور روحاً نزدیک
مولیٰ تعالیٰ کے باقی تھے اور آپ کا قلب منور سکون والا تھا آپ کے
پاس وقت امتحان و بلا قسم قسم کے مخلوقات آئے اور سب نے

وَمَنْ يَقُولْ لَا أُرِيدُ مَعُونَتَكُمْ عَلَيْهِ
يَعَالِي يُعِينُنِي عَنْ سُؤَالِي لَمَّا صَحَّ تَسْلِيَتُهُ
وَتَوَكَّلَهُ قِيلَ لِلَّهِ أَمْرٌ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا
عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ مَعُونَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لِلصَّابِرِ مَعْنَى فِي الدُّنْيَا بِغَيْرِ حِسَابٍ
وَيُعِينُهُ فِي الْآخِرَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ
أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۚ لَا يَخْفَىٰ عَلَىٰ
اللَّهِ شَيْءٌ يُّعِينُهُ مَا يَتَحَمَّلُ الْمُتَحَمِّلُونَ
مِنْ أَجَلِهِ تَعَالَىٰ أَصْبِرُوا مَعَهُ سَاعَةً
وَقَدْ رَأَيْتُمْ لُطْفَهُ وَالْعَامَّةُ يَسِينُونَ
الشُّجَاعَةَ صَبْرُ سَاعَةٍ إِنَّ اللَّهَ مَعَ
الصَّابِرِينَ ۚ بِالنَّصْرِ وَالظَّفَرِ أَصْبِرُوا
مَعَهُ وَانْتَبِهُوا لَهُ وَلَا تَفْعَلُوا غَتَهُ
لَا يَكُونُ انْتَبَاهُكُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ
فَاتَهُ لَا يَنْفَعُكُمْ الْإِنْتَبَاهُ فِيهِ
ذَلِكَ الْوَقْتُ انْتَبِهُوا لَهُ قَبْلَ
الْمَوْتِ انْتَبِهُوا قَبْلَ أَنْ تُنْتَبَهُوا بِدَلَا
أَمْرَكُمْ فَتَنْدَمُوا وَقَتًا لَا يَنْفَعُكُمْ
الْتِمَامُ وَاصْلِحُوا قُلُوبَكُمْ فَإِنَّهَا إِذَا
صَلَحَتْ صَلَحَ لَكُمْ سَائِرُ أَحْوَالِكُمْ
وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي ابْنِ آدَمَ مُصْغَةً إِذَا صَلَحَتْ
صَلَحَ لَهَا سَائِرُ جَسَدِهِ وَإِذَا فَسَدَتْ
فَسَدَ لَهَا سَائِرُ جَسَدِهِ أَلَا وَهِيَ

آپ کی مدد کے لیے اپنے نفوس کو آپ پریش کیا آپ تو کلاً برضا
الہی ہی فرماتے ہیں میں تم سے مدد لینا نہیں چاہتا میری حالت کا
علم میرے مالک کو تم سے مجھے سوال و استمداد سے بے پروا کر
رہا ہے جب ابراہیم علیہ السلام کا توکل و تسلیم برضا الہی درست
ہوا۔ نار غم و دوسے جس میں آپ کو ڈالا گیا تھا کہہ دیا گیا یا نار کوئی
الایہ اللہ تعالیٰ کی مدد مصیبت پر صبر کرنے والوں کے لیے دنیا میں
بغیر حساب ہے اس کا شمار نہیں اور اللہ تعالیٰ صابروں کو آخرت میں
بے تعدد اجر دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما یوفی الایہ جزائی نیت
کو پورے کیے جائیں گے۔ صابر اپنے اجر کو یعنی اتنا ثواب پائیں گے جب کا کوئی
حساب نہیں الایہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز قیمتی نہیں سب اسکے پیش نظر ہے جو کچھ اس کے واسطے
بڑا ثواب کرے گا بڑا ثواب دے گا وہ سب کو جانتا ہے تم اس کے ساتھ
نزول مصیبت پر ایک ساعت صبر کر دینا تحقیق تم نے اس کے
لطف و درگم کو برسوں دیکھا ہے۔ بہادری حقیقت یہی صبر ایک ساعت
کا ہے بیشک اللہ تعالیٰ مدد اور فتح کے ساتھ صابر لوگوں کا ساتھی
ہے تم اللہ کے ساتھ صبر کرو اور اس کے واسطے خبردار و ہوشیار
ہو جاؤ اور اس سے غفلت نہ کرو۔ تمہاری بیداری و ہوشیاری موت
کے بعد نہ ہو کیونکہ اس وقت کی بیداری بے فائدہ ہوگی بقیہ نہ دیگی
تم اس سے غنے سے پہلے اس کے لیے بیدار ہو جاؤ اس سے
پہلے کہ تم مجبوراً بلا اپنے ارادہ و قصد کے بیدار کیے جاؤ بیدار ہو جاؤ
پس تمہارا ایسے وقت نام و نشان ہونا نفع نہ دے گا۔ سوچو اور اپنے
دلوں و قلوب کی درستگی کرو۔ تحقیق جب تمہارے قلب درست
ہو جائیں گے۔ تمہاری تمام حالتیں درست ہو جائیں گی اور اسی واسطے
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ بنی آدم میں ایک گوشت کا ٹکڑا
ہے۔ جب وہ درست ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام بدن صالح
و درست ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے

تمام بدن خراب و فاسد ہو جاتا ہے خبردار ہو جاؤ وہ مصلحت گوشت میل ہے قلب کی درستگی و امانت کی اللہ عزوجل پر تقویٰ (پرہیزگاری خوف) اور توکل اور اقرار و صداقت اور اخلاص فی العمل کے ساتھ ہے (ہر عمل خدا کے واسطے ہی ہو رہا ہے دور) اور اس کی خرابی ان امور کے نہ ہونے سے ہے قلب بدن کے پیچھے میں ایک پرندہ ہے جیسے موتی ڈبے میں جیسے مال خزانہ میں پس اعتبار ساتھ پرندہ کے ہے نہ پیچھے کے ساتھ موتی کے ہے نہ ڈبے کے ساتھ مال کے ہے نہ خزانہ کے

اے اللہ تعالیٰ ہمارے تمام اعضاء کو اپنی طاعت و عبادت میں مشغول کر دے اور ہمارے دلوں کو اپنی معرفت کے ساتھ منور کر دے اور ہمیں زندگی بھر بات و دل اپنے مراقبہ میں مشغول اور کھڑا ہوا رکھ اور ان نیک بندوں کے ساتھ ہم کو ملا جو ہم سے پہلے گزر گئے اور ہم کو دلیا ہی رزق و حصہ دے جیسا ان کو دیا اور ہمارے واسطے بھی ایسا ہی ہو جیسا کہ تو ان کا ہو گیا تھا۔ آمین

اے میری جماعت! اے اللہ عزوجل کے لیے ویسے ہی بن جاؤ جیسے پھل صالح بندہ خدا کے تھے تاکہ خدا بھی تمہارے لیے ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ ان کے لیے ہو گیا تھا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ حق تعالیٰ عزوجل تمہارا ہو جائے پس تم اس کی طاعت میں مشغول رہو اور اس کی بلا پر صابر و بردبار رہو اپنے اور اپنے غیر کے تمام فعلوں میں راضی و رضا الہی رہو جماعت! واللہ وہی تھے دنیا میں بے رغبتی کی اور اپنے حصے دنیا سے تقویٰ اور پرہیزگاری کے ہاتھوں سے لیے پھر آخرت کو طلب کیا اور اس کے عمل کیے اپنے نفسوں کی نافرمانی کی اور اپنے رب عزوجل کی طاعت کی اولاً انہوں نے اپنے نفسوں کو نصیحت کی پھر غیروں کے نفسوں کو نصیحت فرمائی۔

اے غلام صاحبزادہ پہلے اپنے نفس کو نصیحت کر پھر غیر کے

الْقَلْبُ صَلَاحُ الْقَلْبِ بِالتَّقْوَى وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّوَجُّدِ لِمَا وَ الْإِخْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ وَفَسَادُهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْقَلْبُ طَائِرٌ فِي قَفْصِ الْبُيُوتِ كَدُورَةٍ فِي حَقِيقَةِ كَمَالٍ فِي خِزَانَةٍ فَإِلَّا عَتَبَا فِي الظَّلَامِ لَا بِالْقَفْصِ بِالْذُّرَّةِ لَا بِالْحَقِيقَةِ بِالْكَوْنِ لَا بِالْخِزَانَةِ۔

اللَّهُمَّ اشْغُلْ جَوَارِحَنَا بِطَاعَتِكَ وَتَوَسَّرْ قُلُوبَنَا بِمَعْرِفَتِكَ وَاشْغُلْنَا طَوْلَ حَيَاتِنَا فِي لَيْلِنَا وَنَهَارِنَا بِمَرَاتِبِكَ وَالْحَقِّقْنَا بِالَّذِينَ تَقَدَّمُوا مِنَ الصَّالِحِينَ وَارْزُقْنَا كَمَا رَزَقْتَهُمْ وَكُنْ لَنَا كَمَا كُنْتَ لَهُمْ۔ آمِينَ۔

يَا قَوْمُ كُونُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا كَانَ الصَّالِحُونَ لَهُ حَتَّى يَكُونَ لَكُمْ كَمَا كَانَ لَهُمْ إِنْ أَرَادْتُمْ أَنْ تَكُونَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فَاشْغَلُوا بِطَاعَتِهِ وَالصَّبْرِ مَعَهُ وَالرِّضَا بِأَفْعَالِهِ فِيكُمْ وَفِي غَيْرِكُمْ الْقَوْمُ زَهْدٌ وَافِي الدُّنْيَا وَ اخْتِذَا أَقْسَامَهُمْ مِنْهَا بِيَدِي التَّقْوَى وَالْوَرَعِ تَمَّ طَلَبُوا الْآخِرَةَ وَعَمِلُوا أَعْمَالَهَا عَصَوْا أَنْفُسَهُمْ وَطَاعُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَعَطَّوْا أَنْفُسَهُمْ ثُمَّ وَعَطَّوْا أَنْفُسَ غَيْرِهِمْ يَا غُلَامَ عِظْ نَفْسَكَ قَبْلَ أَنْ تَعِظَ

نَفْسٌ غَيْرُكَ عَلَيْكَ بِخُوصِيَّةٍ لِنَفْسِكَ
لَا تَتَعَدَّ إِلَى غَيْرِكَ وَقَدْ بَقِيَ عِنْدَكَ
بَقِيَّةٌ تَحْتَاجُ إِلَى إِصْلَاحِهَا - وَبِحَاكٍ أَنْتَ
تَعْرِفُ كَيْفَ تَخْلُصُ غَيْرَكَ أَنْتَ أَعْمَى
كَيْفَ تَقُودُ غَيْرَكَ إِنَّمَا يَقُودُ النَّاسُ الْبَصِيرُ
إِنَّمَا يُخْلَصُهُمْ مِنَ الْبَحْرِ السَّابِغِ الْمَحْشُودِ
إِنَّمَا يُقُودُ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَرَفَهُ
أَمَّا مَنْ جَهِلَهُ كَيْفَ يَدُلُّ عَلَيْهِ لَا كَلَامَ
لَكَ حَتَّى تَعْرِفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَنَجَّتَهُ وَ
تَعْمَلَ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ وَتَخَافَ مِنْهُ لَا مِنْ
غَيْرِهِ هَذَا بِالْقَلْبِ يَكُونُ لَا يَلْقَاقُ
اللسانَ هَذَا فِي الْخَلْقِ لَا فِي الْجَلُودِ إِذَا
كَانَ التَّوْحِيدُ بَابَ الدَّارِ وَالشِّرْكُ دَاخِلُ
الدَّارِ فَهُوَ النِّفَاقُ بَعِيدٌ وَبِحَاكٍ أَنْتَ
لِسَانُكَ يَتَقَيُّ وَقَلْبُكَ يَفْجُرُ لِسَانُكَ يَشْكُرُ
وَقَلْبُكَ يَعْتَرِضُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ
خَيْرٌ بِيكَ نَازِلٌ وَشَرٌّ كَرَالِي صَاعِدٌ
وَبِحَاكٍ تَدْعِي أَنَّكَ عَبْدٌ عَلَى
الْحَقِيقَةِ وَتُطِيعُ عِدْوَهُ لَوْ أَنَّكَ عَبْدٌ
عَلَى الْحَقِيقَةِ لَعَادَيْتَ فِيهِ وَوَلَّيْتَ وَ
الْمُؤْمِنُ الْمُؤَقِّنُ لَا يُطِيعُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ
وَهُوَ أَلَا لَا يَعْرِفُ الشَّيْطَانُ حَتَّى يُطِيعَهُ
لَا يُبَالِي بِالْأَلْبَانِيَا حَتَّى يَدُلَّ لَهَا بَلْ
يُهْلِكُهَا وَيَطْلُبُ الْآخِرَى فَيَا ذَا
حَصَلَتْ لَهَا تَرْكُهَا وَاتَّصَلَ

نفس کو نصیحت کر اپنے نفس کو خصوصیت کے ساتھ لازم پکڑ اس کی اصلاح
کر تو غیر کی طرف متوجہ نہ ہو جب تک کہ تیرے پاس کوئی ایسی شے
باقی ہو جس کی اصلاح کی تجھے خود حاجت ہو تجھ پر افسوس کہ تو خود اپنا
ہے دوسرے کی کیا رہنمائی کرے گا اس کا کیا قائد بنے گا بینا ہی دیو
کا قائد رہنا نہ سکتا ہے ان کو دریا سے وہی بچا سکتا ہے جو اچھا
تیرے والا ہو۔ آدمیوں کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف وہی لوٹا سکتا ہے
جو خود اللہ کو پہچانتا ہو لیکن جو کہ خود اللہ سے جاہل ہو وہ غیر کو اس کی جانب
کیسے رہنمائی کر سکتا ہے تیرے لیے کلام و وعظ جائز نہیں جب تک
تو خدا کو نہ پہچانے اور اس کو دوست رکھے اور تیرا عمل اسی کے لیے
ہو نہ غیر خدا کے لیے اور تو اس سے ڈرے نہ اس کے غیر سے کلام و
وعظ قلب ہوتا ہے نہ سخت آواز نہ تیزی زبان سے یہ غفلت تہائی
میں ہوتا ہے کہ جلوت میں ظاہری طور سے جب کہ توحید گھر کے دروازہ
پر ہو اور شرک گھر کے اندر پس یہ سراسر نفاق ہی ہے۔ افسوس
تیرے اوپر کہ تیری زبان اظہار تقویٰ کرتی ہے اور تیرا دل نفاق و فحور کرتا
ہے یعنی گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے تیری زبان شکر کرتی ہے اور تیرا
دل اعتراض کرتا ہے اے بیٹے آدم (علیہ السلام) کے میری نعمت بھلائی میری
طرف اُترنے والی ہے اور تیری برائی میری طرف چڑھنے والی۔

تیرے اوپر افسوس کہ تو خدا کا حقیقی بندہ ہونے کا تو دعویٰ کرتا ہے
اور اس کے دشمن کی اطاعت کرتا ہے۔ اگر تو حقیقتاً اس کا بندہ ہوتا تو
تیری دشمنی اور دوستی اسی کے لیے ہوتی راس کا دشمن ٹھن ہوتا دوست
دوست حقیقی ایماندار اپنے نفس اور اپنے شیطان اور اپنی خواہشات
نفسانیہ کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ شیطان کو جانتا پہچانتا ہی نہیں اس کی پیروی
کرے وہ دنیا کی پڑا ہی نہیں کرتا جو اس کے سامنے بھکے ذلیل ہو
بلکہ وہ تو دنیا کو ذلیل و خفیہ سمجھتا ہے اور آخرت کو طلب کرتا ہے پس
جب آخرت اس کو حاصل ہو جاتی ہے اس کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور

يَمْوَلَاكَ عَزَّوَجَلَّ تَخْلَصُ عِبَادَتُهُ لَمْ
فِي حَيِّصِ أَفْقَاتِهِ أَسْمِعَ قَوْلَكُمْ عَزَّوَجَلَّ
وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ دَعَا عَنْكَ الشِّرْكَ
بِالْحَقِّ وَوَحِيدَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ هُوَ خَالِقُ
الْأَشْيَاءِ جَمِيعًا وَبَيِّدَهُ الْأَشْيَاءَ
جَمِيعًا يَا طَالِبَ الْأَشْيَاءِ مِنْ غَيْرِهِ مَا
أَنْتَ عَاقِلٌ هَلْ شَيْءٌ لَيْسَ هُوَ فِي خَزَائِنِ
اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَزَّوَجَلَّ وَإِنْ مِنْ
شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ -

يَا غُلَامَ نَحْمَدُكَ تَحْتَ مِيزَابِ الْقَدَرِ
مُتَوَسِّدًا بِالصَّبْرِ مُتَقَلِّدًا بِالْمُؤَافَقَةِ
عَازِدًا إِيَّا نَتَظَارِ الْفَرَجَ فَإِذَا كُنْتَ هَكَذَا
صَبَّ عَلَيْكَ الْمَقْدَرُ مِنْ فَضْلِهِ وَفِينَهُ
مَا لَا تُحْسِنُ تَطْلُبُهُ وَتَتَنَكَرُ -

يَا قَوْمَ وَافِقُوا الْقَدَرَ وَاقْبَلُوا
مِنْ عَبْدِ الْقَادِرِ الْمُجْتَهِدِ فِي مُوَافَقَةِ
الْقَدَرِ مُوَافَقَةِ الْقَدَرِ يَقْدِرُ مَخِي إِلَى
الْقَادِرِ -

يَا قَوْمَ تَعَالَوْا نَذِلْ لَكُمْ عَزَّوَجَلَّ
وَلَقَدْ بَدَّاهُ وَفَعَلَهُ وَنَطَاطَى سُرْعُوسَ
ظَلَّوْا هِرْنَا وَبَوَاطِنَا نَوَافِقُ الْقَدَرِ وَ
نَمْشِي فِي رِكَابِهِ لِأَنَّهُ رَسُولُ الْمَلِكِ
فَكَرَامَتُهُ لَا جَلَّ مُرْسِلُهُ فَإِذَا نَعَلْنَا ذَلِكَ
مَعَهُ حَمَلْنَا فِي صُحْبَتِهِ إِلَى الْقَادِرِ فَهَذَا لَكَ

اپنے مولا عزوجل سے متصل ہو جاتا ہے اس مومن کی عبادت تمام اوقات
میں خدا ہی کے لیے خالص ہو جاتی ہے یا نہ سنا قول اللہ عزوجل
جل کا واما امر الایۃ اور نہ حکم دیے گئے وہ مگر تاکہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ
کی خالص دینی عبادت بحجرت ہو کر مخلص فی الدین بن کر تو شرک کو چھوڑ
دے اور حق تعالیٰ عزوجل کو ایک جان دکریہ ہی اصل توحید ہے وہی
تمام خیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اسی کے قبضہ وید قدرت میں تمام
چیزیں ہیں۔ اے غیر خدا سے چیزوں کے طلب کرنے والے تو ماعقل،
نہیں ہے آیا کوئی چیز ایسی ہے جو اللہ عزوجل کے غزانوں میں نہیں ہے؟
اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا وان من شیء الا عنہ اور نہیں ہے کوئی چیز
مگر ہمارے نزدیک اُس کے خزانے میں۔

اے غلام اے صاحبزادے میرے تقدیر کے پروردگار کے نیچے
صبر کا ٹیکہ لگا کر موافقت کا ہار ڈال کر پناہ مانگتا ہوا کشادگی و راحت
کے انتظار میں ہو جا پس جب تیری یہ حالت ہو جائے گی مالک تقدیر
تج کو اپنے فضل و احسان سے ایسی بارش برائے گا جس کی طلب
آرزو کو بھی تو اچھے طور سے نہیں جانتا جو طلب کرے۔

اے جماعت! الہی تقدیر کی موافقت کرو راضی برضا ہو، اور
(سید) عبدالقادر کے کلام کو قبول کرو جو کہ تقدیر کی موافقت میں کوشاں
ہے میری تقدیر کے ساتھ موافقت ہی مجھ کو قادر مطلق کی طرف آگے
بڑھا رہی ہے۔

اے اہل جماعت! آؤ بڑھو ہم سب اللہ عزوجل اور اس کی
تقدیر فعل کی طرف جھکیں اور اپنے ظاہری و باطنی سر میں کو اس کی طرت
جھکادیں، تقدیر کی موافقت کریں اور اس کی ہر کاری میں چلیں کیوں کہ
وہ بادشاہ کی طرف سے قاصد ہے پس تقدیر کی عزت و بزرگی اس
کے بھیجے والے کی طرف سے ہے پس جب ہم اس کے ساتھ ایسا کریں گے
وہ ہم کو اپنے ساتھ قادر مطلق تک لے جائیگی، اس جگہ اللہ ہی کی حقیقی ولایت

ملکت ہے۔ اب تیرے لیے دریا کے علم الہی سے میرا بہنا
اور اس کے خزان فضل سے کھانا اور اس کی محبت سے انس حاصل کرنا
اور اس کی رحمت میں چھپ جانا خوشگوار و مبارک ہو گا یہ مرتبہ تمام
کنہوں اور قبیلوں جماعت کے لاکھوں افراد سے کسی کسی کو ہی نصیب
ہوتا ہے۔

اے غلام تو اپنے اوپر تقویٰ و شرم کی پیروی نفس و خواہشات
و شیطان اور برے ہمنشینوں کی دشمنی لازم پکڑ مسلمان ہمیشہ نفس کے
جہاد میں رہتا ہے اور اپنا سر خود سے نہیں کھولتا (ہمیشہ تیار رہتا ہے)
نہ اپنی تلوار میں نہ رکھتا ہے نہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ نیکی کرتا ہے
اپنی زین کی لکڑی پر رہتا ہے۔ اس قوم کا سونا غلبہ حال ہے ان کا طعام
فاقہ ہے ان کا کلام ضرورۃ ہے ان کا طریقہ گونگان ہے۔ ان کو تقدیر
ربی اور فعل الہی ہی گویا کرتا ہے اور وہ دنیا میں ان کی گویائی کو ویسی ہی
حرکت دیتا ہے جیسے اعضا کو کل قیامت کے دن گویائی دے گا۔ ان کو
وہی اللہ عز و جل جو ہر بولنے والے کو گویائی دیتا ہے جیسے وہ پتھروں وغیرہ
جمادات کو گویا کر دیتا ہے ان کو بھی طاقت گویائی بخشتا ہے گویائی
کے اسباب مہیا کر دیتا ہے پس یہ بولنے لگتے ہیں جب ان سے
کوئی کام لینا چاہتا ہے پس اللہ تعالیٰ ان کو اس کے واسطے تیار کر
دیتا ہے۔ ارادۃ الہی ہوا کہ مخلوق کو خوشخبری و دعوت و تہدید کے اوپر
حجت قائم کرنے کے لیے تبلیغ ہو پس نبی اور رسولوں کو (علیم السلام)
کو گویائی دے دی انہوں نے تبلیغ فرمائی جب ان کو وفات دی ان
کا نیا بہرہ عمار عالمین کو قائم مقام کیا پس ان کو ایسی گویائی دی جس سے
مخلوق کی اصلاح ہو سکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عالم انبیا
کے وارث ہیں علیم السلام۔

اے اہل جماعت تم اللہ عز و جل کی نعمتوں پر شکر کرو اور نعمتوں
کو اسی کا علیحدہ سمجھو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور جو کچھ تمہارے

الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقُّ يَهْنَأُ لَكَ الشَّرِبُ
مِنْ أَبْعَدِ عِلْمِهِ وَالْأَكْلُ مِنْ سِمَاطِ فَضْلِهِ
وَالْإِسْتِيْنَانِمْ بِالنَّسَبِ وَالتَّعَمُّدُ بِرَحْمَتِهِ
هَذَا الْإِحَادِ أَفْرَادٌ مِنْ كُلِّ الْفَنِ الْفَنِ وَاحِدٍ
مِنْ جَمِيعِ الْعَشَائِرِ وَالْقَبَائِلِ۔

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالتَّقْوَىٰ عَلَيْكَ
يُحَدِّدُ الشَّرْعَ وَالْمَخَاصِصَ لِلنَّفْسِ
وَالْهَوَىٰ وَالشَّيْطَانِ وَاتَّقِ الْسُّوءَ
الْبُؤْسَ لَا يَزَالُ فِي جَهَادِهَا وَلَا يَنْكَشِفُ
رَأْسُهُ عَنِ الْخُودِ لَا يَتَغَمَّدُ سَيْفُهُ
لَا يَتَعَرَّى ظَهْرُ فَرْسِهِ عَلَى قَرْبُوسٍ سَرَجِهِ
يَنَامُ نَوْمَ الْقَوْمِ غَلْبَةً أَكْلَهُمْ قَاتَهُ كَلَامُهُمْ
ضَرَبَتْهُ الدُّخَانُ دَابُّهُمْ وَإِنَّمَا قَدَّرُ
رَبِّيهِمْ يُنْطِقُهُمْ فَعَلُ اللَّهِ يُنْطِقُهُمْ وَيُخْرِجُهُمْ
مَنْطِقَهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَا يُنْطِقُ الْجَوَارِحَ
غَدَا يَوْمَ الْيَتِمَةِ يُنْطِقُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ الَّذِي يُنْطِقُ كُلَّ نَاطِقٍ يُنْطِقُهُمْ كَمَا
يُنْطِقُ الْجَادِ يَهَيِّئُ لَهُمْ أَسْبَابَ الْنُطْقِ فَيُنْطِقُونَ
إِذَا أَرَادَ الْأَمْرَ فَيَتَأَمَّرُ لَهُ إِرَادَانِ يُبَلِّغُهُمُ الْخُلُقَ
النَّدَارَةَ وَالْبَشَارَةَ لِإِتْرَاكِابِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فَانْطَقُوا
الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِينَ فَلَمَّا قَبِضَهُمُ إِلَيْهِ أَقَامَ الْعُلَمَاءُ
الْعِبَالُ بِعِلْيِهِمْ فَانْطَقَهُمْ بِمَا يُصْلِحُ الْخَلْقَ نَبَايَةً
عَنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ
يَا قَوْمُ أَشْكُرُ وَاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى
نِعْمِهِ وَانْظُرُوا مَا مِنْهُ فَإِنَّهُ قَالَ وَمَا بِكُمْ

پاس نعمت ہے پس وہ اللہ ہی کی طرف ہے الایہ لے خدا کی نعمتوں میں تصرف کرنے والو تم سے ان کا شکر کہاں ہے۔ لے خدا کی نعمتوں کو غیر کی طرف خیال کرنے والو کبھی تم اس کو غیر خدا کی طرف خیال کرتے ہو اور کبھی تم ان کو قلیل سمجھ کر ان چیزوں کا انتظار کرتے ہو جو تمہارے پاس موجود نہیں ہیں اور کبھی تم اس کی نعمتوں سے اس کے گناہوں پر مدد دیتے ہو۔ (تعبیر غور کرو)

لے غلام تو اپنی خلوت میں ایسے تقوٰے پر ہیز گاری کا محتاج ہے کہ وہ تجھ کو گناہوں اور لغزشوں سے نکلے اور ایسے مراقبہ کا ضرورت مند کہ وہ تجھ کو خدا کی شفقت و توجہ کو جو تیری طرف ہے یاد دلائے تو محتاج و مضطر ہے اس بات کا کہ وہ تیری خلوت میں تیرا ساتھی ہو۔ پھر تو مقابلہ نفس و خواہشات نفسانیہ و شیطان کی طرف محتاج ہے کہ تو ان کو زیر کرے بڑے آدمیوں کی خرابی و ہلاکت ساتھ لغزشوں کے ہے اور زہد و پاکیزگی کی خرابی و خواہشات کیساتھ ٹھہرنے میں ہے اور بدل کی ہلاکت و غلبی غلو توں میں ساتھ غلو و غفلت سے ہے اور غلبی صدیقین کی ادھر ادھر گاہ کرنے میں ہے۔ انکی مشغولی انکام تو اپنے قلوب کی حفاظت سے جو وہ بادشاہ کے دروازے پر نہ لائیں رد قلوب کی معرفت حق تعالیٰ پکارتے کی جگہ میں کھڑے ہونے والے میں وہ ہمیشہ قلوب کو دھوکے دیتے رہتے ہیں پکارتے رہتے ہیں، کہتے رہتے ہیں۔ لے قلوب آں روحو اے آدمیو، لے جنوں، لے بادشاہ کے ارادہ کرنے والو حقیقی بادشاہ مالک کے دروازہ کی طرف آؤ تم اس کی طرف اپنے قلوب کے قدموں اور تقویٰ و توحید و معرفت کے قدموں سے بڑھو اور اپنے اعلیٰ پرہیز گاری اور دنیا و آخرت میں زہاد و ترک ماسوی اللہ کے قدموں سے ڈرو۔ یہ ان جماعتوں کا مشغلہ ہے ان کی ہمتیں خلق کی اصلاح ہے ان کی ہمتیں آسمان و زمین کو عرش عظیم سے لے کر زیر زمین تک کو شامل ہیں۔

لے غلام! تو اپنے نفس و خواہشات سے علیحدہ ہو جا

مَنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ إِنَّ الشُّكْرَ مِنْكُمْ
يَا مُتَّقِلِينَ فِي نِعْمِهِ يَا مَنْ يَرَى نِعْمَتَيْنِ
غَيْرَهُ تَأْسَرُ تَرَوْنَ نِعْمَهُ مِنْ غَيْرِهِ وَتَأْكُرُ
تَسْتَقِلُّونَهَا وَتَسْتَظِرُّونَ إِلَى مَا لَيْسَ
عِنْدَكُمْ وَتَأْسَرُ تَسْتَعِينُونَ بِهَا عَلَى
مَعَاصِيهِ-

يَا غُلَامُ خُتَابُ فِي خَلَوْتِكَ إِلَى وَسَائِعِ
يُخْرِجُكَ عَنِ الْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ وَمُرَاقِبَةٍ
تَذَكُّرُكَ نَظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ أَنْتَ لِحُتَابِ
مُضْطَرِّ إِلَى أَنْ يَكُونَ هَذَا مَعَكَ فِي خَلَوْتِكَ
ثُمَّ تَخْتَابُ إِلَى مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالشَّيْطَانِ
خَرَابُ مَعْظَمِ النَّاسِ مَعَ الزَّلَّاتِ وَخَرَابُ
الزُّهَادِ مَعَ الشَّهَوَاتِ وَخَرَابُ الْأَبْدَالِ مَعَ الْفُكْرِ
وَالْخَوَاطِرِ فِي الْخَلَوَاتِ وَخَرَابُ الصِّدِّيقِينَ
اللَّحْظَاتِ شَغْلُهُمْ حِفْظُ قُلُوبِهِمْ لِأَنَّهُمْ بِنِيَامٍ عَلَى
بَابِ الْمَلِكِ هُمْ قِيَامٌ فِي مَقَامِ الدَّعْوَةِ يَدْعُونَ
الْخَلْقَ إِلَى مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَزَالُونَ
يَدْعُونَ الْقُلُوبَ يَقُولُونَ يَا أَيُّهَا الْقُلُوبُ يَا أَيُّهَا
الْأَرْوَاحُ يَا أَنْسُ وَيَا حُرُوبُ يَا مَرْيَدِي الْمَلِكِ هَلُمَّ
إِلَى بَابِ الْمَلِكِ اسْعَوْا إِلَيْهِ بِأَقْدَامِ قُلُوبِكُمْ بِأَقْدَامِ
تَقْوَاكُمْ وَتَوْحِيدَكُمْ وَمَعْرِفَتَكُمْ وَوَسَائِعَكُمْ
السَّامِي وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَفِيمَا سِوَى
الْمَوْلَى هَذَا شَغْلُ الْقَوْمِ هُمْ رُفُلُ الْخَلْقِ
هَمُّهُمْ تَعْلُمُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرَى
يَا غُلَامُ دَع عَنْكَ النَّفْسَ وَالْهَوَى

كُنْ اَرْضًا تَحْتَ اَقْدَامِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ
 ثَرَابًا كَيْنَ اَيْدِيهِمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يَخْرِجُ
 الْحَقُّ مِنَ الْمَيْتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
 الْحَيِّ اَخْرِجْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ
 اَبْوَيْهِ الْمَوْتَى بِالْكَفْرِ. اَلْمَوْمِنُ حَيٌّ وَ
 الْكَافِرُ مَيِّتٌ اَلْمَوْجِدُ حَيٌّ وَ اَلْمُشْرِكُ
 مَيِّتٌ وَلِهَذَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ
 كَلَامِهِ اَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ خَلْقِي اِبْلِيْسُ
 يَعْنِي عَصَايَ فَمَاتَ بِالْمَعْصِيَةِ هَذَا
 اٰخِرُ الزَّمَانِ قَدْ ظَهَرَ سُوقُ التَّفَارِقِ سُوقُ
 الْكُذْبِ لَا تَقْعُدُ وَاَمَعَ الْمُنَافِقِينَ الْكَافِرِينَ الدَّجَالِينَ
 وَيُحَاكُ نَفْسُكَ مُنَافِقَةً، كَاذِبَةً
 كَاذِبَةً فَاجِرَةً مُشْرِكَةً كَيْفَ تَقْعُدُ مَعَهَا
 خَالِفَهَا وَلَا تَوَافِقَهَا قِتْدَهَا وَلَا تُطْلِقَهَا
 اُسْجُهَا وَاجْرِ عَلَيْهَا حَقَّهَا الَّذِي لَا بُدَّ
 لَهَا مِنْهُ. اِقْعُدْهَا بِالْمَجَاهِدَاتِ وَاَمَّا
 الْهَوَى فَارْكَبْهُ وَلَا تُخَلِّهِ بِرُكْبِكَ وَالطَّبْعُ
 فَلَا تَصْجِبْهُ فَإِنَّهُ طِفْلٌ صَغِيرٌ لَا عَقْلَ لَهُ
 كَيْفَ تَتَعَلَّمُ مِنْ طِفْلِ صَغِيرٍ وَتَقْبَلُ
 مِنْهُ وَالشَّيْطَانُ فَهُوَ عَدُوٌّكَ وَعَدُوُّ
 رَبِّكَ اَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ تَسْكُنُ
 إِلَيْهِ وَتَقْبَلُ مِنْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ
 دَمٌ وَ عَدَاوَةٌ قَدِيمَةٌ. لَا تَأْمَنُ
 مِنْهُ. فَإِنَّهُ قَاتِلُ رَبِّكَ وَأُمَمٌ
 فَإِذَا تَمَكَّنَ مِنْكَ قَتَلَكَ كَمَا قَتَلَهُمَا

اور قوم والوں کے قدموں کے نیچے کی مٹی وزیروں

سامنے خاک بن جا (اسی میں کمال ہے) حتی تعالیٰ

مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے۔ اس نے ابراہیم
 علیہ السلام کو ایسے ماں باپ پیدا فرمایا جو بہ سبب کفر کے مردہ تھے
 مومن زندہ ہے اور کافر مردہ، وصلا نیت کا اقرار کرنے والا زندہ
 ہے اور شرک کرنے والا مردہ، اسی معنی کو اللہ عزوجل نے اپنے
 بعض کلام میں فرمایا میری مخلوقات سے پہلا مرنے والا ابلیس لعن
 ہے یعنی اس نے میری نافرمانی کی پس بوجہ مصیبت مردہ ہو گیا مر گیا۔
 (یعنی گناہ کرنا ہی موت ہے) یہ آخری زمانہ ہے۔ نفاق اور جھوٹ
 کا بازار گرم ہو گیا ہے تم منافقوں جھوٹوں دجالوں کے ساتھ
 نہ بیٹھو۔

تجھ پر افسوس ہے تیرا نفس منافق، جھوٹا، کفر کرنے والا،
 فاسق، شرک کرنے والا ہے تو اس کے ساتھ کیسے بیٹھتا ہے،
 تو اس کی مخالفت کر اور اس کی موافقت نہ کر، اس کو پایہ زنجیر
 کر دے، آزاد نہ چھوڑ، نفس کو قید کر دے اور اس پر اس کا
 ضروری حق جاری کر۔ نفس کا مجاہدوں کے ساتھ قلع قمع کر دے
 خواہشات نفس پر تو سوار رہ ان کو ایسے حال پر نہ چھوڑ کہ وہ
 تجھ پر سوار ہو جائیں اور تو طبیعت کا ساتھ نہ دے بہ تحقیق طبیعت
 چھوٹا سا بچہ ہے جس کو عقل نہیں تو چھوٹے بچے سے کیسے علم
 سیکھ سکتا ہے اور اس کے قول کو کیسے قبول کر سکتا ہے شیطان
 تیرا اور تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے تو اس کے ساتھ
 کیسے سکونت کرتا ہے اور اس کے کلام کو تو کیسے قبول کرتا ہے
 حالاں کہ اس کے اور تیرے درمیان میں خون ہر چکا ہے اور قدیم
 دشمنی ہے اس کی طرف امن نہ لے بہ تحقیق وہ تیرے ماں باپ کا
 قاتل ہے پس جب تجھ پر قابو پالے گا تجھے بھی قتل کرے والدین

قتل کر دے گا۔ تو تقویٰ کو اپنا ہتھیار بنا اور توحید الہی اور مراقبہ خلوت گزینی کو اور سچائی اور اللہ عزوجل سے مدد چاہنے کو اپنا شکر بنا۔ پس یہ ہتھیار اور شکر ایسے ہیں جو شیطان کو شکست دے دیں گے اور اس کی عمارت کو ڈھادیں گے اور اس کے لشکر کو توڑ دیں گے کیوں کہ یہ شیطان کو ہزیمت و شکست دیں گے حالانکہ حق تیرے ساتھ ہے۔

اے غلام دنیا و آخرت کو ملا کر تو ان دونوں کو ایک جگہ کر دے اور تو دنیا و آخرت سے خالی ہو کر اپنے مولیٰ عزوجل کے ساتھ تنہائی اختیار کر اور خلوت گزینی بن اللہ کی طرف بغیر اس کے کہ تو اس کے ماسوا سے علیحدہ ہو جائے تو مجہنم ہو خالق سے بے پروا ہو کر مخلوق میں گرفتار نہ ہو جان سب سبوں سے قطع تعلقی کرے اور ان سب ارباب کو چھوڑ دے پس جب تو اس پر قدرت پائے پس دنیا کو اپنے نفس کے لیے اور آخرت کے لیے اپنے قلب کو اور مولیٰ تعالیٰ کو اپنے باطن کے لیے اختیار کر لے۔ اے غلام تو نفس اور خواہشات نفسانیہ اور دنیا اور آخرت کا ساتھی مت بن اور سوار حق عزوجل کے کسی کی پیروی و متابعت نہ کر حالانکہ تو نے ایسا خزانہ پایا ہے جو کبھی فنا نہ ہوگا جب تو ایسا کرے گا تو تیرے لیے اللہ عزوجل کی طرف سے ایسی ہمت آئے گی جس کے بعد گمراہی نہیں تو اپنے گناہوں سے توبہ کر اور گناہوں سے علیحدہ ہو کر اپنے مولیٰ عزوجل کی طرف دوڑ جا جب تو توبہ کرے تو اپنے ظاہر و باطن دونوں سے توبہ کر۔ توبہ تیرے قلب کے لباس کا پلٹ دینا ہے تو اپنے قلب کی چادر کو پلٹ دے اور گناہوں کے لباس کو خالص توبہ سے اور اللہ عزوجل سے شہر باکرہ تھمتا آ مارے نہ مجازاً نہ محض زبانی توبہ نہ ہو توبہ الفصح ہو حقیقی توبہ قلب کے عملوں سے ہے جو بعد

اجْعَلِ التَّقْوَى سِلَاحَكَ وَ التَّوْحِيدَ لِلَّهِ
وَالْمَرَاقِبَةَ لَهُ وَالْوَرَعَ فِي الْمَخْلُوقَاتِ
وَالصِّدْقَ وَالْإِسْتِعَانَةَ بِاللَّهِ عَزَّو
جَلَّ جُنْدُكَ فَهَذَا السِّلَاحُ وَ هَذَا
الْجُنْدُ هُمُ الَّذِينَ يَهْزِمُونَ وَيُهْذِمُونَ
وَيَكْسِرُونَ جَيْشَهُ كَيْفَ لَا يَهْزِمُونَ وَالْحَقُّ مَعَكَ
يَا غُلَامُ اقْرُنْ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَاجْعَلْهُمَا فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَ انْفِرْ
بِمَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ غُرِيًّا تَأْمَنُ حَيْثُ
قَلْبُكَ يَلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةَ لَا تَقْبِلُ
عَلَيْهِ إِلَّا مَا مَجَرَّدًا مِمَّا سِوَاكَ لَا
تَتَّقِمْ بِالْخَلْقِ عَنِ الْخَلْقِ اقْطَعْ هَذِهِ
الْأَرْبَابَ فَإِذَا تَمَكَّنْتَ فَاجْعَلِ الدُّنْيَا لِنَفْسِكَ
وَالْآخِرَةَ لِقَلْبِكَ وَ الْمَوْلَى لِسِرِّكَ
يَا غُلَامُ لَا تَكُنْ مَعَ النَّفْسِ وَلَا
مَعَ الْهَوَى وَلَا مَعَ الدُّنْيَا وَلَا مَعَ
الْآخِرَةِ وَلَا تُتَابِعْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
وَقَدْ وَقَعْتَ بِالْكَفْرِ الذِّي لَا يَفْنَى أَبَدًا
فَحَيِّزْ نِيْلَ تَحِيَّتِكَ الْهَدَايَةَ مَعَ الْحَقِّ
عَزَّوَجَلَّ النَّبِيُّ لَا ضَلَالَ بَعْدَهَا ثُبُّ عَنْ
ذُنُوبِكَ وَ هَرُولٌ عَنْهَا إِلَى مَوْلَاكَ عَزَّو
جَلَّ إِذَا ثَبَتَ فَلْيَتَبَّ ظَهْرُكَ وَ بَاطِنُكَ
التَّوْبَةُ قَلْبُ ثِيَابٍ قَبْلَهُ قَلْبُ رِذَاءٍ وَ اخْلَعْ ثِيَابَ
الْمَعَاصِي بِالتَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ وَ الْحَيَاءِ مِنَ اللَّهِ
عَزَّوَجَلَّ حَقِيقَةُ لَا حِجَازَ هَذَا مِنْ أَعْمَالِ

پاک کر لینے اعضاء ظاہری کے ساتھ اعمال شرع کے ہو۔
 قالب (یعنی بدن) کے لیے بھی ایک عمل ہے اور قلب کے لیے
 بھی عمل۔ قلب جب سببوں کے میدان سے اور مخلوق کے ساتھ
 تعلقات سے نکل جاتا ہے تو توکل اور معرفت کے دریا میں
 سوار ہوتا ہے اور علم الہی کے دریا میں غوطہ زنی کرتا ہے اور
 سبب کو چھوڑ دیتا ہے اور سبب یعنی اللہ تعالیٰ کو طلب کرتا
 ہے۔ جب ایسا شخص اس دریا کے وسط میں پہنچ جاتا ہے
 پس اس وقت کہنے لگتا ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے
 وہی میری ہدایت رہنمائی کرے گا پس ایک کنارہ سے دوسرے
 کنارہ کی طرف ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف ہدایت
 پاتا ہے۔ پس جب وہ اپنے رب کا جتنا بھی ذکر کرتا ہے
 یہاں تک کہ صراطِ مستقیم پر جا کر ٹھہر جاتا ہے اس کا راستہ
 روشن ہوتا جاتا ہے اور اس راہ کی غرابی گرد و غبار دور ہوتی
 چلی جاتی ہے، راستہ صاف کھل جاتا ہے۔ طالب الہی کا
 قلب تمام سائناتوں منزلوں کو قطع کرتا ہے اور کل ماسوی اللہ
 کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔ پس جب کبھی اس کو بعض راہ میں
 ہلاکت کا خوف ہونے لگتا ہے وہیں اس کا ایمان ظاہر ہو کر
 اس طالب حق کو بہادر بنا دیتا ہے پس وحشت و خوف کی
 آگ بجھ جاتی ہے اور اس کے بدلہ میں اُس کی روشنی اور
 قرب الہی کی مسرت حاصل ہوتی ہے

اے غلام جب تجھے کوئی بیماری لاحق ہو تو پس اس بیماری
 کا صبر کے ہاتھوں سے استقبال کر اور جب تک موتی تعالیٰ
 کی طرف اس کی دوا آئے ٹھہر رہ۔ پس جب دوا آجائے تو
 اس دوا کا شکر کے ہاتھوں سے استقبال کر کہ مصیبت
 پر صبر و محنت پر شکر کا حکم ہے، پس جب تو اس حالت پر پہنچ

الْقُلُوبُ بَعْدَ طَهَارَةِ الْجَوَارِحِ بِأَعْمَالِ
 الشَّرْعِ الْقُلُوبُ لَهُ عَمَلٌ وَالْقَلْبُ لَهُ
 عَمَلٌ الْقَلْبُ إِذَا خَرَجَ مِنْ فَيَافٍ
 الْأَسْبَابِ وَالتَّعَلُّقِ بِالْخَلَائِقِ سَرَكَبَ
 بَحْرَ التَّوَكُّلِ وَالْمَعْرِفَةِ بِاللَّهِ عَزَّو
 جَلَّ وَالْعِلْمِ بِهِ وَتَرَكَ السَّبَبَ وَ
 طَلَبَ الْمُسَيِّبَ فَإِذَا تَوَسَّطَ فِي هَذَا
 الْبَحْرِ فَهَذَا لَكَ يَقُولُ الَّذِي خَلَقَنِي
 فَهُوَ يَهْدِينِ فَيَهْدِي مِنْ سَاحِلٍ إِلَى
 سَاحِلٍ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى مَوْضِعٍ حَتَّى يَقِفَ
 عَلَى الْجَادَةِ الْمُسْتَقِيمَةِ فَكُلَّمَا ذَكَرَ
 رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَجَلَّتْ جَادَتُهُ أَوْ
 انْكَشَفَتِ الدَّاعِلُ عَنْهَا قَلْبُ الطَّالِبِ
 لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ يَقْطَعُ الْمَسَافَاتِ
 وَيَخْلُفُ الْكُلَّ وَرَأَى كَ فَإِذَا اخَافَ
 فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ مِنَ الْهَلَاكِ بَرَزَ
 إِيْمَانُهُ فَشَجَعَهُ فَتَخَدَّ بِبِرَّانِ
 الْوَحْشَةِ وَالْخَوْفِ وَيَأْتِي بِدَلِّهَا
 نُورُ الْأُنْسِ وَالْفَرَحُ بِالْقَلْبِ -

يَا غُلَامَ إِذَا جَاءَكَ الدَّاءُ
 فَاسْتَقْبِلْهُ بِبَيِّدِ الصَّبْرِ وَاسْكُنْ
 حَتَّى يَجِيئَكَ الدَّوَاءُ فَإِذَا جَاءَ
 الدَّوَاءُ فَاسْتَقْبِلْهُ بِبَيِّدِ الشُّكْرِ
 فَإِذَا كُنْتَ عَلَى هَذَا الْحَالِ

جائے گا تجھے فوری عیش حاصل ہو جائے گا۔ جہنم کی آگ کا خوف
سمجھانوں کے دلوں کو پاش پاش ٹکڑا ٹکڑا کر دیتا ہے اور ان
کے چہروں کو زرو کر دیتا ہے اور ان کے دلوں کو ٹگیں بنا دیتا
ہے پس جب وہ اس مقام پر قرار پکڑتے ہیں یہ امور ان کے
دلوں میں بیٹھ جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کے قلوب پر اپنے
رحمت و لطف کے دریا سے پانی برساتا ہے اور ان کیلئے
آخرت کا دروازہ کھول دیتا ہے پس وہ اپنے امن و امان کی
جگہ دیکھ لیتے ہیں جب وہ طالب حتی سکون پکڑتے ہیں اور
مطمئن ہو جاتے ہیں اور قنوطی راحت لے لیتے ہیں تو رب تعالیٰ
ان کے واسطے جلال کا دروازہ کھولتا ہے پس یہ حال ان طالبوں
کے قلوب کو پاش پاش اور ان کے باطن کو ٹکڑے ٹکڑے کر
دیتا ہے اور پہلے سے بہت زیادہ ان کے خوف و درہشت
کو بڑھا دیتا ہے پھر جب ان کی یہ حالت کمال کو پہنچ جاتی ہے
تب ان کے لیے جمال کا دروازہ کھولتا ہے پس وہ وہاں سکون
پکڑتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں اور ہوشیار ہو جاتے ہیں اور
ان کے لیے ایسے طبقہ درجات ظاہر ہو جاتے ہیں جس میں وہ
قرار پکڑتے ہیں جو یکے بعد دیگرے ہیں۔

اے غلام تیرا ارادہ قصہ محض کھانا پینا لباس پہننا نکاح کرنا
شادی کرنا اور بھڑنا جمع کرنا ہی نہ ہو کہ یہ کل نفس و طبیعت کے مقاصد
ہیں پس کہاں ہیں مقاصد قلب و باطن جو کہ حق عزوجل کی سعی
طلب ہے تیرے مقاصد نے تجھے کس قدر ٹگیں بنا رکھا ہے۔
تیرا مقصد تو صرف رب عزوجل اور وہ چیز جو اس کے پاس
ہے ہونا چاہیے۔ دنیا کے لیے بدل ہے اور وہ آخرت
ہے خلق کے لیے عوض و بدل ہے اور وہ خالق عزوجل ہے
جب تو اہل غلبت والی (دنیا) کی چیزوں میں سے کسی چیز کو چھوڑ

كُنْتَ فِي الْعَيْشِ الْعَاجِلِ الْخَوْفُ مِنَ
النَّارِ يَقْطَعُ أَكْبَادَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
يَصْفَرُّ وَجُوهَهُمْ وَيَحْزَنُ قُلُوبَهُمْ
فَإِذَا تَمَكَّنَ هَذَا مِنْهُمْ صَبَّ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَاءَ رَحْمَتِهِ
وَلَطْفِهِ وَقَتَحَ لَهَا بَابَ الْآخِرَةِ
فَيَرُونَ مَا مِنْهَا فَإِذَا سَكَنُوا
وَاطْمَأَنَّنُوا وَامْتَاخُوا قَلِيلًا فَتَحَ
لَهُمْ بَابَ الْجَلَالِ فَقَطَّعَ قُلُوبَهُمْ
وَأَسَارَهُمْ وَكَثَّرَ خَوْفَهُمْ أَشَدَّ
مِنَ الْأَوَّلِ فَإِذَا تَمَّ لَهُمْ فَتَحَ لَهُمُ
بَابَ الْجَمَالِ فَسَكَنُوا وَاطْمَأَنَّنُوا
وَتَنَبَّهُوا وَتَبَيَّنُوا تَبَوُّؤُا
دَرَجَاتٍ هِيَ طَبَقَاتُ شَيْءٍ بَعْدَ
شَيْءٍ -

يَا غُلَامَ لَا يَكُونُ هَتَكَ مَا تَأْكُلُ
وَمَا تَشْرَبُ وَمَا تَلْبَسُ وَمَا تَنْكِحُ
وَمَا تَسْكُنُ وَمَا تَجْمَعُ كُلُّ هَذَا هُمُ النَّفْسِ
وَالطَّبْعِ فَإِنَّ هُمُ الْقَلْبِ وَالنَّسْرَ وَهُوَ طَلِبُ
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ هَتَكَ مَا أَهْتَكَ فَلَئِنْ
هَتَكَ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ وَمَا عِنْدَهُ الدُّنْيَا لَهَا
بَدَلٌ وَهُوَ الْآخِرَةُ وَالْخَلْقُ لَهُمْ بَدَلٌ وَهُوَ
الْخَلْقُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّمَا تَرَكْتَ شَيْئًا مِنْ هَذَا

الْعَاجِلِ أَخَذَتْ عَوَظَهُ وَخَيْرًا مِّنْهُ فِي
الْأَجَلِ قَدِيرٌ إِنَّ قَدْ يَقِي مِنْ عُمْرِكَ هَذَا
الْيَوْمَ فَحَسْبُ تَهَيُّاً لِلْآخِرَةِ تَهْدُفُ بِمِجْزِ
مَلِكِ الْمَوْتِ. الدُّنْيَا طَبَاحَةٌ لِلْقَوْمِ وَ
الْآخِرَةُ مَعْمَرَةٌ لَهُمْ فَإِذَا جَاءَتِ الْغَيْرَةُ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَ
بَيْنَهَا وَيُقَامُ الشُّكُوفُ مَقَامَ الْآخِرَةِ
فَلَا يَحْتَاجُونَ لَا إِلَى الدُّنْيَا وَلَا إِلَى
الْآخِرَةِ يَا كَذَّابُ أَنْتَ تُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ فِي حَالَةِ النِّعْمَةِ فَإِذَا جَاءَ
الْبَلَاءُ هَرَبْتَ كَانَ لَمْ يَكُنِ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ مَحْبُوبَكَ إِنَّمَا يَتَّبِعُ الْعَبْدُ عِنْدَ
الْإِخْتِيَارِ إِذَا جَاءَتِ الْبَلَايَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَأَنْتَ ثَابِتٌ فَأَنْتَ حُبٌّ كَمَا نَ تَغَيَّرَتْ
بَانَ الْكَذِبُ وَانْتَقَضَ الْأَوَّلُ وَذَهَبَ جَاءَ

دے گا تو اس کا عوض و بدل اس سے بہتر و عمدہ آخرت میں پائے گا۔
تو یہ مان اندازہ کر کہ تیری عمر میں سے یہی آج کا دن صرف باقی ہے۔
تو آخرت کیلئے مستعد ہو جا ملک الموت کے آنے کیلئے نشانہ بن جا
دنیا قوم کے لیے سرخوش دیگ ہے (دو راسی ویریں ختم ہوئی والی)
اور آخرت ان کا آبادی کا گھر پس جب غیرت الہی آتی ہے۔ وہ
غیرت الہی ان لوگوں اور آخرت کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اور
تکوین آخرت کے قائم مقام کر دی جاتی ہے۔ پس اس مقام پر
پہنچ کر یہ طالبان حق نہ دنیا کے حاجتمند رہتے ہیں نہ آخرت کے۔
اے کذاب طالب دنیا تو حالت نعمت میں اللہ عزوجل کو دوست
سمجھتا ہے اس کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے پس جب اس کی طرف سے
بلا آتی ہے تو تو ایسا بھاگتا ہے گریا اللہ عزوجل تیرا محبوب ہی تھا۔
بندگی و بندہ ہونے کا اظہار امتحان ہی کے وقت ہوتا ہے۔ جب
اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلائیں آئیں اور تیرا پر ثبات قدم ہے پس تو بندہ
اور خدا کا دوست رہے اور اگر اس وقت تو بدل جائے تیرا حیثیت
ظاہر ہو جائیگا اور پہلا دعویٰ چلا جائیگا اور ٹوٹ جائیگا۔ ایک شخص

اے غیرت الہی اپنے سچے طالب کو آخرت کا طالب بنا کر نہیں چھوڑتی اس سے جدا ہو کر مقام تکوین میں پہنچا دیتی ہے جیسا کہ
حدیث قدسیٰ اذا تقرب الی عبدی بالنوافل (الحديث) سے ظاہر و باہر ہے اس مرتبہ پر پہنچ کر خدائی جلوے اس پر
ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ کس فی کون کا مرتبہ ان کو حاصل ہو جاتا ہے جو چاہتے ہیں اس کا طور بتاتا ہے یہی مرتبہ مرتبہ و مقام تکوین ہے۔
وہ فنا سے گزر کر مقام بقا میں پہنچ جاتا ہے اور اہل کاسر قول و عمل دوسرا جامہ پہن لیتا ہے۔
گفت مرا و گفتمتہ اللہ بود گھر چہ از علقوم عبد اللہ بود
اولیاء را بہت قدرت انزالہ تیر بہتہ بازی آرزو راہ
اسی وجہ سے ان سے طلب و استغاثت نادر و استغاثہ ان کی طلب خداوند جل مجدہ ہی سے طلب و استغاثہ خدا ہی کے حکم کے تحت
ہوتی ہے وہ باذن اللہ قادر و مختار ہو جاتے ہیں۔ رسل و انبیاء علیہم السلام ہوں یا اولیاء و اصفیاء فَاغْتَبِرُوا يَا اُولِي الْأَلْبَابِ
(قادر و باری و غفر لہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ
 پر تحقیق میں آپ کو دوست رکھتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا فقر و محتاجی
 کے لیے مستعد ہو جا اور فقر کی چادر اوڑھ لے۔ دوسرا اور شخص حاضر
 خدمت ہوا پس عرض کیا تحقیق میں اللہ عز و جل کو محبوب رکھتا ہوں
 ارشاد نبوی ہوا تو بلار و مصیبت کے لیے چادر بنائے۔ اللہ تعالیٰ
 اور اس کے رسول پاک کی محبت دونوں فقر و بلا کے ساتھ ملی ہوئی
 ہیں اور اسی واسطے بعض بزرگان دین نے فرمایا دعویٰ محبت کے ساتھ
 بلا مسلط کر دی گئی ہے تاکہ اگر تجھ میں کیس یہ بات موجود نہ ہو تو
 دعویٰ محبت نہ کرنے لگے ورنہ ہر ایک محبت الہی کا دعویٰ کرنے
 لگتا پس محبت کی بنیاد بلار و فقر پر ثابت قدمی قرار دے دی
 گئی۔ (اللہم وارزقنا بالکمال)

اے رب ہمارے ہیں دنیا و آخرت میں نکوئی و بھلائی
 عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے ہم سب کو بچا۔ آمین

دوسری مجلس

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ہشواں ۵۴۵ھ
 کو مدرسہ قادریہ بغداد معلیٰ میں ارشاد فرمایا :
 اے بندہ خدا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تیری ناتجربہ کاری غفلت و
 بھولان تجھ کو خدا سے دور کر رہی ہے اور تجھ کو اس نے اللہ سے
 غائب کر رکھا ہے تو اپنی ناتجربہ کاری و غفلت سے قبل اس کے کہ
 تجھے پٹیا جائے اور تو ذلیل کیا جائے اور تیرے اوپر بلاؤں کے
 اثر ہے اور بھٹو مسلط کیے جائیں رجوع کرے تو نے ابھی لقمہ اجل
 نہیں کچھا ہے اس وجہ سے تو دھوکہ میں پڑ رہا ہے تو دنیا کی معیشت
 کی جن تمام چیزوں میں گھرا ہوا ہے ان پر غور نہ ہو وہ سب غمگین
 نازل ہونے والی ہیں۔ اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا حتیٰ اذا فرحوا الایۃ

يَجْعَلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّكَ فَقَالَ اسْتَعِذْ بِالْفَقْرِ
 جَلْبَابًا وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ عَزَّو
 جَلَّ فَقَالَ اسْتَخِذْ لِبَلَاءٍ جَلْبَابًا فَحَبَّبَهُ اللَّهُ
 عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُهُ مَقْرُودَتَانِ بِالْفَقْرِ وَالْبَلَاءِ
 وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُ الصَّادِقِينَ وَكُلُّ الْبَلَاءِ
 بِالنُّكَاةِ كَيْ لَا تَدْرِي لَوْ لَمْ تَكُنْ كَذَلِكَ فَلَا
 كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ يَدْعِي فَحَبَّبَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
 فَجَعَلَ الثَّبَاتَ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْفَقْرِ بَيِّنَةً
 هَذِهِ الْمَحَبَّةُ۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
 حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

المجلس الثاني

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسِ
 سُؤَالٍ سَنَةِ ثَمْنِينَ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِ وَائْتِ
 غَزَتِكَ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ تُنَجِّكَ وَ
 غَيْبَتِكَ عَنْهُ اِرْجِعْ عَنْ غَزَتِكَ قَبْلَ أَنْ
 تُضْرَبَ وَتُهَانَ وَتُسَلِّطَ عَلَيْكَ حَيَاتُ
 الْبَلَاءِ وَعَقَارُهَا مَا ذُقْتَ طُعْمَ
 الْبَلَاءِ فَلَا جَرَمَ تَغْتَرُّكَ تَفْرَحُ
 بِجَمِيعِ مَا أَنْتَ فِيهِ فَهُوَ شَيْءٌ ذَائِلٌ
 عَنْ قَرِيبٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى
 إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَا هُمْ

بَعَثَهُ ثُمَّ يُظْفِرُ بِمَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 بِالصَّبْرِ وَلِهَذَا أَكَّدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرَ
 الصَّابِرِ الْفَقْرَ وَالصَّبْرَ لَا يَجْتَمِعَانِ إِلَّا
 فِي حَقِّ الْمُؤْمِنِ وَالْمُحِبِّونَ يُبْتَكَوْنَ
 فَيَصْبِرُونَ وَيُكْسَمُونَ بِفِعْلِ الْخَيْرَاتِ
 مَعَ بَلَاءِ لَهُمْ وَيَصْبِرُونَ عَلَى مَا يَجْعَلُ
 عَلَيْهِمْ مَنْ عِنْدَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ
 لَكَ الصَّبْرُ لَمَا رَأَيْتُمُونِي بَيْنَكُمْ قَدْ
 جُعِلْتُ شَبَاكًا تُصَاكِرُنِي لَطِيفُ الرَّحْمَةِ
 لَيْلٍ إِلَى لَيْلٍ يُفْتَحُ عَنْ عَيْنِي وَ
 يُخَلِّي عَنْ رَجُلٍ بِالنَّهَارِ مُغْمَضُ
 الْعَيْنَيْنِ وَرَجُلٍ مَشْدُودَةً فِي
 الشَّبَكَةِ فِعْلٌ ذَلِكَ لِمَصْلَحَتِكُمْ
 وَأَنْتُمْ لَا تَعْرِفُونَ لَوْ لَا مُوَافَقَةُ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ ذَاكَ عَاقِلٌ يَقْعُدُنِي هَذِهِ
 الْبَلَدَةِ وَيُعَاشِرُ أَهْلَهَا قَدْ عَمِرْتُهَا
 الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَكَثُرَتِ الشُّبُهَةُ
 وَالْحَرَامُ قَدْ كَثُرَ كُفْرُ نِعَمِ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَاسْتَعَانَهُ بِهَا عَلَى الْفُسُوقِ وَ
 الْفُجُورِ قَدْ كَثُرَ الْفَاجِرُ فِي بَيْتِهِ الْمُتَّقِي فِي
 دُكَّانِهِ وَالرَّيْدِي فِي سُرَادَابِهِ الصَّابِقُ
 عَلَى كُرْسِيِّهِ لَوْ لَا الْحُكْمُ لَتَكَلَّمْتُ بِمَا
 فِي بُيُوتِكُمْ وَلَكِنْ لِي أَسَاسٌ يَحْتَاجُ
 إِلَى بِنَاءٍ لِي أَطْفَالُ يَحْتَنُجُونَ إِلَى
 تَرْبِيَةٍ لَوْ كَشَفْتُ بَعْضَ مَا عِنْدِي

یہاں تک کہ جب وہ لوگ (پہلے قوم والے) الٹکی عطیہ نمٹوں پڑا
 لگے ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا۔ اللہ کے پاس ہجرت ہے اس پر
 فتنہ می صبر کرنے سے دیجاتی ہے اسی واسطے رب تعالیٰ نے
 تاکید کے ساتھ صبر کا حکم صادر فرمایا۔ فقر و صبر دونوں کسی غیر میں ہوا
 مسلمان کے جمع نہیں ہو سکتے اور محبوبان خدا کی ہمارے سے آزمائش کبھی
 ہے پس وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور باوجود بلاؤں اور آزمائش کے
 ان کو نیک کاموں کے کرنے کا اہم کیا جاتا ہے اور وہ ان جدید
 بلاؤں مصیبتوں پر جو ان کو رب تعالیٰ کی طرف سے پہنچتی ہیں صبر کرتے
 رہتے ہیں۔ اگر صبر نہ ہوتا تو ہم ہرگز مجھ کو اپنے درمیان میں نہ دیکھتے
 میں ایک جال بنا دیا گیا ہوں جس کے ذریعہ سے پرنڈل کا کار کیا
 جاتا ہے۔ رات کے انتہا رات تک میری آنکھ کھول دی جاتی ہے
 اور میرے پاؤں سے بندش علیحدہ کر دی جاتی ہے (وقت خلوت)
 دن میں آنکھ بند کرنے والا ہوں اور میرا پاؤں جال میں بندھا ہوا
 ہوتا ہے۔ تمہارے ساتھ مشغول رہتا ہوں یہ سب تمہاری مصیبت
 کیلئے کیا گیا ہے اور تم نہیں پہچانتے ہو۔ اگر توفیق الہی رہنا نہ
 ہوتی تو کوئی عقلمند ایسے شہر میں بیٹھتا اور اس شہر کے رہنے والوں
 کے ساتھ زندگی بسر کرتا جس میں مکاری و نفاق و ظلم عام ہو اور شہر
 حرام کی کثرت ہو اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری بڑھ جائے اور ان سے
 فسق و فجور نافذ ہوں پر مدد ملی جائے آہ اور ایسے لوگ زیادہ ہو
 جائیں جو اپنے گھر میں فاسق و فاجر ہوں اور دوکان میں اگر پر ہنگام
 بننے والے اپنے تہ خانہ میں زندگی ہوں گری پر چلوہ نا ہو کر
 صدیق بنیں اگر حکمتیں نہ ہوتیں تو میں جو کچھ تمہارے گھروں کے اندر
 ہوتا ہے بیان کر دیتا اور لیکن میرے لیے بنیادیں ہیں جو تعمیر
 کی حاجت مند ہیں اور میرے بچے ہیں جو تربیت کی طرف محتاج
 ہیں (یعنی تم سب) اگر میں وہ بعض امور کھول دوں جو مجھے معلوم

ہیں تو یہ میرے اور تمہارے درمیان میں جدائی کا سبب ہو جائیگا
میں بحالت موجودہ (تمہاری ہدایت کے لیے) انبیاء و مرسلین علیہم
السلام کی قوت کا محتاج ہوں اور آدم علیہ السلام سے لے کر میرے
زمانہ تک جو اگلے لوگ گزر چکے ان کے صبر کا محتاج ہوں۔ قوت
ربانی کا محتاج ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے لطف و مدد تو فریق و رضا
کا طلب کار ہوں اے اللہ! قبول کر لے۔

اے غلام تو دنیا میں باقی رہنے اور اس میں نفع حاصل کرنے
کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہے پس تو ان کاموں کو جو خدا نے تعالیٰ کو
نا پس بندیں اور تو ان میں مبتلا ہے بدل ڈال۔ اطاعت الہی
میں تیرا محض کمر بٹھ لینے پر قناعت کرنا جس پر تو قانع ہے،
تجھے نفع نہ دے گا تا وقتیکہ اس کی طرف تیرا دوسری چیزوں کو نہ
ملائے گا۔ ایمان تو دل و عمل دونوں کا نام ہے جب تو محنت
کرتا ہے گا لغزشوں اور خدا کے تعالیٰ کی مخالفت میں مبتلا رہیگا
اور ان سب امور پر اصرار کرے گا، گناہ کیے جائے گا اور
نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج و صدقہ اور افعال خیر چھوڑ دے گا تو تیرا
یہ دعویٰ ایمان نہ قبول کیا جائے گا نہ وہ تجھے نفع دے گا۔ محض
کلمہ شہادت بغیر عمل تجھے کیا نفع دے گا جب تو نے لا الہ الا
اللہ کہا پس بیشک تو مدعی بن گیا۔ تجھ سے کہا جائے گا اے مدعی آیا
تیس پر اس دعوے کے ثبوت کے گواہ ہیں کون گواہ ہیں؟ اس
دعوے کے گواہ خدا کے حکم کا بجالانا اور ممنوعات و منہیات سے
باز رہنا اور آفتوں پر صبر کرنا اور تقدیر کے سامنے سر جھکانا ہیں۔
یہی اس دعوے کے گواہ ہیں پس۔ اور ان عملوں کے قبول ہونے
کے لیے اخلاص الہی کی شرط ہے کہ بغیر اخلاص کوئی عمل درجہ

كَانَ ذَلِكَ سَبَبُ الْفِرَاقِ بَيْنَكُمْ
أَحْتَاجُ فِي هَذِهِ الْحَالَةِ الَّتِي أَنَا فِيهَا إِلَى
قُوَّةِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَحْتَاجُ عَلَى
صَبْرٍ مَنْ تَقَدَّمَ مِنْ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى
زَمَانِي أَحْتَاجُ إِلَى قُوَّةِ الرَّبَّانِيَّةِ اللَّهُمَّ
لُطْفًا وَعَيْنًا وَمَوَانِقَةً وَرِضًا أَمِينَ۔

يَا غُلَامُ مَا خُلِقْتَ لِلْبَقَاءِ فِي الدُّنْيَا
وَالسَّمْتِ فِيهَا فَعِزَّ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنْ مَكَارِهِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَنَعْتَ مِنْ طَاعَةِ
الْحَقِّ بِقَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
هَذَا لَا يَنْفَعُكَ حَتَّى تُصِيبَ إِلَيْهِ شَيْئًا آخَرَ
إِلَّا يَمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ وَلَا
يَنْفَعُكَ إِذَا آتَيْتَ بِالْمَعْرَصِ وَالزَّلَّاتِ
وَحَالَفَ الْخَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْرَرْتَ عَلَى
ذَلِكَ وَتَرَكْتَ الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ وَالزَّكَاةَ وَ
الْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ وَأَفْعَالَ الْخَيْرِ فَأَيُّ شَيْءٍ
يَنْفَعُكَ الشَّهَادَتَانِ إِذَا قُلْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَقَدْ أَدْعَيْتَ يُقَالُ أَيُّهَا الْقَائِلُ أَلَيْكَ بَيِّنَةٌ
مَا الْبَيِّنَةُ أَمْ تَتَّالُ الْأَمْرُ وَالْإِلَهَ نَزَّهَا عَنِ
النَّهْيِ وَالصَّبْرُ عَلَى الْآفَاتِ وَالْتِسْلِيمُ
إِلَى الْقَدْرِ هَذَا هُوَ بَيِّنَةٌ هَذِهِ الدَّعْوَى
وَلَا إِذَا عَمِلْتَ هَذَا إِلَّا عَمَّالٌ مَا
تُقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا بِأَخْلَاصٍ لِلْحَقِّ عَزَّ وَ

قبولیت نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ کسی قول کو بغیر عمل کے اور کسی عمل کو بغیر اخلاص اور سچے گراہوں کے قبول نہیں فرماتا ہے۔ کسی قدر مال سے فقیروں کے ساتھ مہربانی کرتے رہو جبکہ تم تقویٰ سے بہت مال کے دینے پر قدرت رکھو تو سائل کو محروم نہ پھیرو۔ خدائے تعالیٰ عطا کو محبوب رکھتا ہے اس میں تم اس کی موافقت کرو اور اس کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں کیسے اس کا اہل بنادیا اور تم کو عطا مال پر قدرت دے دی۔

جَلَّ وَهُوَ لَا يَقْبَلُ قَوْلًا بِلاَ عَمَلٍ وَعَمَلًا بِلاَ اخْلَاصٍ وَاصَابَةِ الْبَيِّنَةِ وَاسْوَا الْفُقَرَاءِ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْوَالِكُمْ لَا تَرُدُّوْا سَائِلًا وَّ اَنْتُمْ تَقْدِرُوْنَ اَنْ تَعْطُوْهُ شَيْئًا قَلِيْلًا كَانَ اَوْ كَثِيْرًا وَّ اَنْفِقُوا الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ حُبِّهِ لِلْعَطَاءِ وَاَشْكُرُوْهُ كَيْفَ اَهْلَكْتُمْ وَاَقْدَرَكُمُ عَلٰى الْعَطَاءِ -

وَيُحَكِّ اِذَا كَانَ السَّائِلُ هَدِيَّةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْتَ قَادِرٌ عَلٰى عَطَايْهِ كَيْفَ تَرُدُّ الْهَدِيَّةَ عَلٰى مُهْدِيْهَا عِنْدِيْ تَسْتَمِعُ وَ تَبْكِيْ وَاِذَا جَاءَكَ الْفَقِيْرُ يَشْفُوْا قَلْبَكَ فَنَدَّ عَلٰى اَنْ سَمَاعَكَ وَبُكَائِكَ مَا كَانَ خَالِصًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ السَّمَاعُ عِنْدِيْ اَوْ لَا يَلْسَنُ ثُمَّ بِالْقَلْبِ ثُمَّ بِالْجَوَارِحِ فِي الْخَيْرِ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى قَادُخُلٍ وَقَدْ عَزَلْتَ عِلْمَكَ وَعَمَلَكَ وَلِسَانَكَ وَنَسَبَكَ وَحَسَبَكَ مَعَ نَسِيَانِ مَالِكَ وَاَهْلِكَ قَفْ بَيْنَ يَدَيَّ غُرْيَانَ الْقَلْبِ عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَكْسُوْهُ بِفَرْيَبِهِ وَفَضْلِهِ وَمِنْهُمْ اِذَا فَعَلْتَ هَذَا عَشَدَّ دُخُوْلَكَ عَلٰى صِرَاتٍ كَالطَّائِرِ يَغْدُوْا وَ اِخْمَاصًا وَبِرُوحٍ يَطَانَا نُوْمُ الْقَلْبِ مِنْ نُّوْمِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ لِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورٍ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ - اَيُّهَا الْفَاسِقُ اَتَقِ الْمُؤْمِنَ

تجھ پر افسوس جب کہ سائل اللہ عزوجل کا ہدیہ ہے اور تو مال دے دینے پر بھی قادر ہے پس تو اس ہدیہ کو کیسے اس کے ہدیہ سمجھنے والے کی طرف واپس کرتا ہے۔ تو میری طرف متوجہ ہوتا ہے وعظ مناتا ہے اور رونا ہے اور جب تیرے پاس فقیر آتا ہے تو تیرا قلب سخت ہو جاتا ہے۔ اس نے یہ بتایا کہ تیرا سنا اور رونا خالص اللہ عزوجل کے لیے نہیں میرے پاس بٹھ کر تیرا وعظ سنا اولاً ساتھ باطن کے ہو پھر ساتھ قلب کے پھر ساتھ اعضا ظاہری کے کہ وہ بھلائی نیکی میں مشغول رہیں تو جب میرے پاس آئے تو ایسی حالت میں آکر تو اپنے علم اپنے عمل اپنی زبان اور نسب و حسب رتبے قطع نظر کیے ہوئے اور اپنے مال اور اپنے اہل و عیال کو بھلائے ہوئے ہو دسپا بندہ ہونے کے لیے اسی کی ضرورت ہے میرے سامنے ماسوائے اللہ سے برہنہ ہو کر کھڑا ہوا کہ تاکہ اللہ عزوجل اس کو اپنے قرب و فضل و احسان سے غفلت عطا فرماوے جب تو میرے پاس آتے وقت ایسا کرے گا تو تو مثل پرندہ کے ہو جائے گا کہ وہ اپنے گھونسلہ سے صبح کو بھوکا نکلتا ہے اور شام کو پیٹ بھرا ہوا واپس آتا ہے۔ قلب کی نورانیت حق تعالیٰ کے نور سے ہے اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

وَلَا تَدْخُلْ عَلَيْهِ وَ أَنْتَ مُكَلِّفٌ بِجَاسَةِ
مَعَاصِيكَ فَإِنَّهُ يَرَى بِمُورِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ مَا أَنْتَ فِيهِ يَرَى بِشَرِّكَكَ وَ
يُنَاقِظُكَ يَرَى غِلَّتِكَ مَخِيبَةً تَحْتَ
ثِيَابِكَ يَرَى فَضَائِحَكَ وَ هَتَائِجَكَ
مَنْ لَا يَرَى مُفْلِحًا لَا يَفْلَحُ أَنْتَ
هَوًى وَ مُخَالَطَتُكَ لَا هِلَ الْهُوسِ
سَأَلَ سَائِلٌ هَذَا الْعَمَى إِلَى مَتَى
فَقَالَ إِلَى أَنْ تَقَعَ بِالطَّبِيبِ وَ تَتَوَسَّأَ
بِعَتَبَتِهِ وَ تَحْسِنَ ظَنِّكَ فِيهِ وَ تُزِيلَ
مِنْ قَلْبِكَ التُّهْمَةَ لَهُ وَ تَأْخُذَ
أَوْكَادَكَ وَ تَقْعُدَ عَلَى بَابِهِ وَ تَصْبِرَ
عَلَى مَرَامَةِ دَوَائِهِ فَحِينَئِذٍ
يَزُولُ الْعَمَى مِنْ عَيْنِكَ ذَلَّ إِلَهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَ أُنْزِلَ حَوَائِجَكَ بِهِ وَ
لَا تَعُدَّ لِنَفْسِكَ عَمَلًا أَلْقَهُ عَلَى
قَدَمِ الْأَفْلَاسِ أَغْلِقْ أَبْوَابَ الْخُلُقِ
وَ افْتَحِ الْبَابَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ وَ
اعْتَرِفْ بِذُنُوبِكَ وَ اعْتَذِرْ إِلَيْهِ
مِنْ تَقْصِيرِكَ وَ يَكْفُنْ أَنْ لَا ضَارَّ
وَلَا نَافِعَ وَلَا مُعْطَى وَلَا مَانِعَ
إِلَّا هُوَ فَحِينَئِذٍ يَزُولُ عَمَى عَيْنِي
قَلْبِكَ وَ تَحْرُكُ الْبَصَرُ وَ الْبَصِيرَةُ

سچے مومن کی دانائی اور شناخت سے ڈرو وہ تو اللہ عزوجل
کے نور سے دیکھتا ہے اے فاسق تو سچے ایسا نڈار سے ڈرا در
اس کے پاس ایسی حالت میں نہ جا کہ تو اپنی گناہوں کی نجاست میں
لتھڑا ہوا ہو کیوں کہ وہ اللہ عزوجل کے نور سے تیری اسی حالت کو جس
میں تو مبتلا ہے دیکھتا ہے اور مومن تیرے شرک اور فلاح کو دیکھتا
ہے وہ تیری اندر فی الحال کو جو تیرے کپڑوں کے نیچے پوشیدہ ہے
دیکھتا ہے وہ تیری رسوائیوں و برائیوں کو دیکھتا ہے دیکھے اس سے
شرم چاہیے جو شخص اہل فلاح و بزرگ آدمی کو نہیں دیکھتا فلاح نہیں
پاتا تو سراپا ہوس بنا ہوا ہے اور تیرا میل جول اہل ہوس ہی کے
کسی سائل نے سوال کیا کہ یہ اندھا پن کب تک نہیں جواب پایا کہ اس
وقت تک کہ تو کسی طبیب کے پاس جائے اور تو اس کے آئینہ پر نگہ کر
بیٹھ جائے اور تیرا ظن اس کے بارے میں اچھا ہو اور تو اپنے دل سے
اس کی تہمت دور کر دے اور اپنی اولاد کو لیکر تو اس کے دروازہ پر
بیٹھ جائے اور اس کی دوا کی کڑواہٹ پر صبر کرے پس جب تیرے لریگا
تیری دونوں آنکھوں سے اندھا پن جاتا رہیگا تو اللہ عزوجل کے
سامنے ذیل ہو جائیگا کہ اس کے روبرو جھکا دے اور اپنی حاجتوں
کو اسی پر پیش کر اور کسی عمل کو اپنے نفس کیلئے شمار نہ کر اس سے قدم
افلاس پر جا کر ملاقات کر اپنے اوپر غلو کے دوا زوں کو بند کر لے
اور اپنے خدا کے درمیان میں دروازہ کھول لے اور اپنے گناہوں کا
اقرار کر اور اس کی طاعت میں اپنی قہر داری کا غدر پیش کر اور اس
بات کا یقین کر لے کہ خدا کے سوا کوئی ضرر پہنچانے والا قادر دینے
والا عطا فرمانے والا منع کرنے والا نہیں پس اس وقت تیرے قلب کی
آنکھوں کا اندھا پن جاتا ہے گا اور تیری لبھر و بصیرت حرکت
کرتے لگے گی۔

اے غلام! شان فقر موٹے کپڑوں کے پہنے اور بڑے کھانا کھانے میں نہیں ہے۔ شان فقر تو زہد قلب میں ہے۔ اولاً سچا عاشق صوف (یعنی جامہ تصوف) اپنے باطن کو پہناتا ہے پھر وہ اس کے ظاہر کی طرف بڑھتا ہے۔ اولاً وہ اپنے باطن کو صوف پہناتا ہے پھر قلب کو پھر اپنے نفس کو پھر اپنے ظاہری اعضاء کو۔ پھر جب وہ سراپا صوف پوش بن کر نیک بن جاتا ہے تو اس کی طرف رافت و رحمت اور احسان کا ہاتھ آتا ہے اور اس مرد خدا مصیبت زدہ پر بڑا تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے غم کے کپڑے اتار لیتے ہیں اور جامہ فخرت پہنا دیتے ہیں تکلیف و غم نعمت بدل جاتا ہے اور بغض و غم فرحت اور خوف اس سے اور دوری قرب اور فقر و محتاجی امیری سے۔

اے غلام! اپنے رزق و حصول کو زہد کے ہاتھوں سے کھا نہ کر رغبت کے ہاتھ سے جو شخص کہ کھائے اور روئے وہ اس شخص کی مانند نہیں ہوتا جو کہ کھائے اور ہنسے۔ تو اپنے مقوم رزق کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے قلب کو مشغول رکھ کر کھا تو اس حالت میں تحقیق رزق کی خرابی سے محفوظ رہے گا تیرا طبیب کے ہاتھ سے اس چیز کو کھانا جس کی اصل تجھے معلوم نہیں تیرے منہ کھانے سے بہتر ہے۔ اے سامعین تمہارے دل کس قدر سخت ہو گئے۔ تمہارے درمیان میں سے امانت چلی گئی آپس کی ثققت و مہربانی بالکل نابود ہو گئی۔ تمہارے نزدیک احکام شرعیہ امانت میں تم نے ان سب کو چھوڑ دیا اور تم ان سب میں خیانت کرنے لگے۔

تجھ پر افسوس ہے اگر تو نے اس امانت کو لازم نہ پکڑا، (احکام شرعیہ بجانہ لایا) ورنہ عنقریب تیری آنکھوں میں پانی اتر آئے گا اور تیرے دلوں ہاتھ و دلوں پاؤں ٹل ہو جائیں گے اور حق عزوجل تجھے اپنی رحمت بہرانی کا دروازہ بند کرے گا اور اپنی مخلوق کے قبلوں میں تیری طرف سے

يَا غُلَامُ لَيْسَ الشَّانُ فِي خَشْوَتِكَ
ثِيَابِكَ وَمَا كَوْلِكَ الشَّانُ فِي زُهْدِ قَلْبِكَ اَوَّلُ
مَا يُبْلِسُ الصَّادِقُ فِي لُبِّهِ الصَّوْفُ عَلَيَا طَبْعِهِ
ثُمَّ يَتَعَدَّى اِلَى ظَاهِرِهِ يَبْلِسُ الصَّوْفُ سَرَكَا
ثُمَّ قَلْبُهُ ثُمَّ نَفْسُهُ ثُمَّ جَوَارِحُهُ حَتَّى اِذَا صَارَ كَلَّةً
مُسْتَحْسِنَةً جَاءَتْ يَدُ الرَّافِقِ وَالرَّحْمَةِ وَ
اِيْمَنَةٍ غَيَّرَتْ عَبْدًا تَغْيِيرًا عَلَى هَذَا الْمَصَابِ
يَحْلَعُ عَنْهُ ثِيَابُ السَّوَادِ وَيَنْقُلُهُ اِلَى ثِيَابِ
الْفَرَحِ تَبَدَّلَ النِّقْمَةُ اِلَى النِّعْمَةِ وَ الْبُغْضَةُ
اِلَى الْفَرَحَةِ وَ الْخَوْفُ اِلَى الْاَمْنِ وَ الْبُعْدُ اِلَى
الْقُرْبِ وَ الْفَقْرُ اِلَى الْغِنَا۔

يَا غُلَامُ تَنَاوَلِ الْاَقْسَامَ بِيَدِ الزُّهْدِ
لَا بِيَدِ الرَّغْبَةِ لَيْسَ مَنْ يَأْكُلُ وَيَبْكِي كَمَنْ
يَأْكُلُ وَيَضْحَكُ كُلُّ الْاَقْسَامِ وَقَلْبِكَ مَعَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّكَ تَسْلِمُ مِنْ شَرِّهَا اِذَا
أَكَلْتَ مِنْ يَدِ الطَّيِّبِ كَانَ خَيْرًا مِمَّنْ أَنْ
تَأْكُلَ وَحْدَكَ مَا لَا تَعْلَمُ أَصْلَهُ مَا أَفْسَى
قُلُوبِكُمْ اَلَا مَا نَهَ قَدْ ذَهَبَتْ مِنْ بَيْنِكُمْ
الرَّحْمَةُ قَدْ ذَهَبَتْ فِيمَا بَيْنَكُمْ أَحْكَامُ
الشَّرْعِ اَمَانَتُكُمْ عِنْدَكُمْ وَقَدْ تَرَكْتُمُوهَا
وَحَنَنْتُمْ فِيهَا۔

وَيَحْكُ اِنْ لَمْ تَلْزِمِ الْاَمَانَةَ وَالْاَمَانَةَ
عَنْ قَرِيبٍ يُنْزِلُ الْمَاءُ اِلَى عَيْنَيْكَ وَالشَّلُّ فِي
يَدَيْكَ وَرَجْلَيْكَ وَيَعْلُقُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
بَابَ رَحْمَتِهِ عَنْكَ وَيُلْقِي فِي قُلُوبِ خَلْقِهِ

الْقِسَاةَ عَلَيْكَ وَيَمْنَعُهُمْ عَنْ عَطَاكَ إِحْفَظُوا
رُءُوسَكُمْ مَعَ رَبِّكُمْ عَزَّوَجَلَّ أَحْذَرُوا مِنْهُ
فَإِنْ أَخَذَهُ أَيْمٌ شَرِيذًا يَأْخُذْكُمْ مِنْ قَامَتِكُمْ
مَنْ عَافَيْتَكُمْ مَنْ أَشْرَكُمْ مَنْ بَطَرَكُمْ خَافُوا
مِنْهُ فَهُوَ إِلَهُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِحْفَظُوا
نِعْمَتَهُ بِالشُّكْرِ قَابِلُوا أَمْرَهُ وَنَهَيْهِ بِالتَّعَمُّقِ
وَالطَّاعَةِ قَابِلُوا الْعُسْرَةَ بِالصَّبْرِ وَ
الْيُسْرَةَ بِالشُّكْرِ هَكَذَا كَانَ مَنْ تَقَدَّمَكُمْ
مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّالِحِينَ
يَشْكُرُونَ عَلَى النِّعَمِ وَيَصْبِرُونَ عَلَى
الرِّقَمِ قَوْمًا مِنْ مَوَائِدِ مَعَاصِيهِ
وَكُلُوا مِنْ مَوَائِدِ طَاعَتِهِ أَلْزَمُوا طَاعَتَهُ
وَإِحْفَظُوا أَحْذَرُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْيُسْرُ
فَا شْكُرُوا وَإِذَا جَاءَكُمْ الْعُسْرُ فَتَوَبُّوا مِنْ
ذُنُوبِكُمْ وَنَاقِشُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّ الْحَقَّ عَزَّو
جَلَّ لَيْسَ بِظَلَمٍ لِلْعَبِيدِ أَذْكُرُوا الْمَوْتَ
وَمَا وَرَاءَهُ وَأَذْكُرُوا الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ وَحَاجَاتِهِ
وَنَظَرَ آتِهِ إِلَيْكُمْ مِمَّا تَشْتَهُونَ إِلَى مَتَى هَذَا
النُّومُ مَتَى هَذَا الْجَهْلُ وَالتَّرَدُّدُ فِي الْبَاطِلِ
وَالْقِيَامُ مَعَ النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالْعَادَةِ
لَمْ تَكُنْ تَتَذَبُّوا بِعِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَ
مَتَى بَعْدَ شَرِّهِ الْعِبَادَةُ تَرَكُّ الْعَادَةِ لَمْ
تَكُنْ تَذَبُّوا بِأَدَبِ الْفُزَّانِ وَكَلَامِ التَّوْبَةِ -

يَا عَلَامَ لَا تَخَالِطِ النَّاسَ مَعَ الْعُلَى مَعَ
الْجَهْلِ مَعَ الْغَفْلَةِ وَالنُّومِ خَالِطُهُمْ بِالْبَصِيرَةِ

سختی ڈال دے گا اور تجھ پر ان کی طرف سے احسان ہوتے اس سے
ان کو روک دے گا اپنے سر میں کی اپنے رب عزوجل کیساتھ تعلق
کرو اسی سے دُرتے رہو پس تحقیق اس کی پکڑ سخت، دردناک حکمت
ہے وہ تم کو تمہاری جائے امن سے تمہاری عافیت تمہاری شادمانی
حرص نافرمان سے پکڑ لے گا اس سے ڈرو پس وہی ہے آمان اور
زمینوں کا معبود پس اس کی نعمتوں کی شکر کے ساتھ حفاظت کرو۔
اس کا امر و نہی کا سمع (سننے) اور اطاعت کے مقابلہ کرو اور اس کی
سختی کا صبر کرو اور آسانی کا شکر سے مقابلہ کرو وہ لوگ کہ جو تم سے
پہلے انبیاء و مرسلین اور صلحاء و عابدین گزر گئے ان کا یہی طریقہ
رہا۔ وہ نعمتوں پر شکر اور مصیبتوں پر صبر کیا کرتے تھے تم گناہوں کے
دستر خوانوں سے کھڑے ہو جاؤ اور لطافت بندگی الہی کے دسترخوان
سے کھانا کھاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی طاعتوں کو لازم پکڑو اور حدود الہی کی
حفاظت کرو جب خدا کی طرف سے نرمی و آسانی آئے پس ان کا شکر
کرو اور جب تنگدستی آئے پس تم اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور
اپنے نفوس سے جھگڑا کرو۔ اللہ عزوجل بہ تحقیق بندوں پر ظلم کرنے
والا نہیں ہے۔ موت اور اس کے بعد آنے والے حالات کو اور
رب عزوجل اور اس کے حساب و مہربانیوں کو جو تمہارے ساتھ ہیں
یا دیکھا کرو کیا تم نہ جا گے کہ تک یہ نیند رہے گی۔ یہ جہالت
اور باطل میں آمد و رفت اور نفس و خواہشات کے ساتھ قیام اور
عادت کی پیروی کب تک رہے گی تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور
شریعت کی متابعت سے ادب آموز کیوں نہیں ہوتے عادت
کا چھوڑ دینا عبادت ہے۔ احکام قرآن و حدیث سے درس
لے کر اس کے مطابق کیوں نہیں چلتے، ادب سیکھو۔

اے غلام تو آدمیوں سے میل جول اندھا پن جہالت
خراب و غفلت کے ساتھ نہ کر بلکہ ان سے تیرا میل جول بصیرت و

علم و بیداری کے ساتھ ہونا چاہیے پس جب تو ان سے اچھا ہو
تائش کوئی کام دیکھ تو بھی ان کا ساتھ دے اور جب تو ان سے کوئی
بڑا فعل قابلِ نفی و خلافِ شرع دیکھ تو تو اس سے بچ اور ان
کو اس سے روک دے تم حق سبحانہ تعالیٰ سے غفلت کلیہ میں ہو۔
اپنے اوپر اس کے واسطے بیداری ہو شیاری لازم پکڑو۔ تم التزام
کے ساتھ مسجدوں کی حاضری اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے
درود خوانی کو لازم پکڑو۔ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے اگر آسمان سے آگ اترے تو مولے اہلِ مساجد
اس سے کوئی نجات نہ پائے جب تم اوائے نماز میں سستی کرنے
لگو گے تو تمہاری نمازیں حق عزوجل سے منقطع ہو جائیں گی اور اسی
واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا زیادہ نزدیکی
بندہ کی اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ہوتی ہے جب وہ سجدہ گزاری
میں ہوتا ہے۔

تھو پر افسوس تو کیوں تاویل کرتا ہے اور رخصت کا پہلو ڈھونڈتا
ہے تاویل کرنے والا دھوکہ باز ہے کاش کہ جب ہم محض عزیمت
ہی پر عمل کرتے اور ہم اجماع امت سے متعلق ہوتے اور اپنے عملوں
میں اخلاص کرتے اور اس پر ہم اللہ تعالیٰ کے احکام سے نجات
پا لیتے (تو بھی خیریت تھی) پس کیا حالت ہوگی جب کہ ہم تاویل کریں
گے اور رخصت کا پہلو ڈھونڈیں گے عزیمت اور اہل عزیمت چلے
گئے یہ زمانہ تو رخصتوں کا ہی رہ گیا ہے نہ عزیمتوں کا یہ زمانہ مکاری

وَالْعِلْمُ وَالْيَقَظَةُ فَإِذَا رَأَيْتَ مِنْهُمْ مَنَّا
تَحَمُّدًا فَاتَّبِعْهُ وَإِذَا رَأَيْتَ مِنْهُمْ مَنَّا
يَسُوءُكَ فَاجْتَنِبْهُ وَرُدَّهُمْ عَنْهُ أَنْتُمْ
فِي غَفْلَةٍ كَلْبِيَّةٍ عَنِ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ عَلَيْكُمْ
بِالْيَقَظَةِ لَهُ عَلَيْكُمْ يَلْزُومُ الْمَسَاجِدُ
وَكَثْرَةُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ قَالَ لَوْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ نَارٌ
مَا نَجَا مِنْهَا إِلَّا أَهْلُ الْمَسَاجِدِ إِذَا
تَوَاسَّيْتُمْ فِي الصَّلَاةِ انْقَطَعَتْ صَلَاتُكُمْ
بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ إِذَا كَانَ
سَاجِدًا۔

وَيَحَاكُ لِمَ تَتَأَوَّلُ وَتَتَرَخَّصُ الْمَتَّوِّلُ
عَادِمٌ لَيْتَنَا إِذَا مَكِنَا الْعَزِيمَةَ وَ
تَعَلَّقْنَا بِالْأَجْمَاعِ وَ أَخْلَصْنَا فِي أَعْمَالِنَا
تَخَلَّصْنَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَكَيْفَ
إِذَا تَأَوَّلْنَا وَتَرَخَّصْنَا الْعَزِيمَةُ ذَهَبَتْ
وَذَهَبَ أَهْلُهَا۔ هَذَا زَمَانُ الرُّخْصِ
لَا زَمَانُ الْعَزَائِمِ۔ هَذَا زَمَانُ الزِّيَّاءِ

۱۔ شرعی احکام دو قسم پر منقسم ہیں ایک رخصت ایک عزیمت۔ رخصت میں آسانی و نرمی کا پہلو ہے اور عزیمت میں سختی و مشقت کا لحاظ مثلاً
رمضان المبارک میں ہر بالغ عاقل پر روزہ فرض ہوتا ہے لیکن مرضی اور مسافر کو نہ رکھنے کی اجازت ہے یہ بعد کو قضا کر لیں۔ ان کو نہ رکھنا بشرط استطاعت
رخصت ہے اور یہ دونوں اگر رکھیں تو عزیمت پر عمل ہوں گے اور زیادہ ثواب پائیں گے نتیجہ پڑھنا تمام نوافل کھڑے ہو کر پڑھنا عزیمت ہے، تہجد کی نماز
نہ پڑھنا اور نفل کا بھی نہ پڑھنا رخصت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جتنی نفل پر تکلیف عبادت میں زیادہ برداشت کی جائیگی اتنا زیادہ اجر کا (باقی حاشیہ بر صفحہ ۹۶)

وَالْتِفَاقٍ وَآخِذِ الْأَمْوَالِ بِغَيْرِ حَقٍّ قَدْ
كَثُرَ مَنْ يُصَلِّيَ وَيَصُومُ وَيَحُجُّ وَيُزَكِّي وَ
يَقْعُدُ أَعْمَالُ الْخَيْرِ لِلْخَلْقِ لَا لِلْخَالِقِ
فَقَدْ صَارَ مُعْظَمُ هَذَا الْعَالَمِ خَلْقًا فِي
الْخَالِقِ بِإِخْلَاقٍ كُلُّكُمْ مَوْفَى الْقُلُوبِ
أَحْيَاءُ النَّفْسِ وَالْأَهْوِيَّةِ طَالِبُونَ
الدُّنْيَا حَيَاتُ الْقُلُوبِ بِالْخُرُوجِ مِنَ
الْخَلْقِ وَالْقِيَامِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
حَيْثُ الْمَعْنَى لِأَنَّ الصُّورَةَ لَا إِعْتِبَارَ
بِهَا فِي هَذَا الْمَقَامِ حَيَاةُ الْقَلْبِ
بِمُتَشَالِ أَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِنْتِهَاءِ
عَنْ تَلَهِّيهِ وَالصَّبْرَ مَعَهُ عَلَى بَلَايَا وَ
أَفْضِيَّتِهِ وَأَفْدَائِهِ -

يَا عَالَمُ سَلِّمُوا إِلَيْهِ فِي مَقْدُورِهِ
ثُمَّ ثُمَّ مَعَهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْأَمْرُ
يَحْتَاجُ إِلَى آسَاسٍ ثُمَّ بِنَاءٍ وَدَوَامٍ
عَلَى ذَلِكَ فِي كُلِّ أَوْقَاتٍ فِي لَيْلِكَ وَ
نَهَارِكَ -

وَيَحَاكَ تَفَكَّرْ فِي أَمْرِكَ التَّفَكُّرُ
مِنْ أَمْرِ الْقَلْبِ فَإِذَا سَأَيْتَ لَكَ حَسَنَةً
فَاشْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى وَإِذَا سَأَيْتَ لَكَ
سَيِّئَةً فَتُبَّ مِنْهَا بِهَذَا التَّفَكُّرِ
يَحْيِي دِينَكَ وَيَمُوتُ شَيْطَانُكَ

دکھائے اور لُفَاق اور بلا کسی حق کے دوسروں کے مال لے لینے
کا ہے۔ ایسے لوگ بہت ہو گئے ہیں جو خلق کے لیے نماز پڑھتے
روزہ رکھتے، حج کرتے، زکوٰۃ دیتے اور تمام کار خیر کرتے ہیں، مگر
خالق کے واسطے (ہر کام دکھائے کا کر رہے ہیں) اس زمانے کے
لوگوں کا بڑا کام خلق کی طرف متوجہ ہونا بغیر خالق کے رہ گیا ہے۔
خلق کی خوشنودی مطلوب ہے، تم رب کے قلب مُردہ میں نفس
اور خواہشات نفسانیہ زندہ، تم سب طالب دنیا ہو، حقیقتاً زندہ
دلی مخلوق سے جدا ہو جانا اور حق عزوجل کے ساتھ قائم ہونا ٹھنڈا
ہے کیوں کہ اس مقام پر صورت ظاہری کا اعتبار نہیں ہے۔
حقیقت کا اعتبار ہے (جس کے تم تلذذ ہو) اللہ تعالیٰ کے
حکم کی بجا آوری اس کے منہیات سے باز رہنے اور اس کی
بلاؤں پر صبر کرنے تقاضا و قدر کے سامنے سر جھکا دینے میں قلب
کی زندگی ہے۔

اے غلام! اولاً تو اپنے آپ کو امر و تقدیر میں خدا کی
طرف حوالہ کر دے پھر تو اس کے ساتھ قیام کر۔ ہر امر اولاً بنیاد کا
محتاج ہے بعدہ عمارت کا اور رات دن ہر وقت اس پر ہمیشگی
کرنے کا ہمیشگی ضروری ہے (عمل نیک و عبادت علی الدوام ہونا
چاہیے نہ کبھی کبھی)۔

تجھ پر افسوس ہے۔ تو اپنے ہر معاملہ میں غور و فکر کیا کر جو
کہ ایک قلبی امر ہے پس جب تو اس میں اپنے لیے بھرتی دیکھے
تو تو اس پر شکر گزار ہو کہ شکر نعمت اللہ کے لیے ضروری ہے۔
اور جب اس میں تجھے اپنے لیے بُرائی معلوم ہو تو اس سے توبہ
کر لے۔ اس غور و فکر سے تیرا دین زندہ ہو جائیگا اور تیرا شیطان ماریگا

اور اسی واسطے فرمایا گیا ہے ایک ساعت کا تفکر ساری رات کے قیام سے بہتر ہے۔

اے اُمّت محمدی علیہ السلام تم اللہ عزوجل کا شکر کرو۔ اس نے تمہارے لیے عمل پر جو بہ نسبت اہم ماضیہ کے قلیل ہے قناعت فرمائی ہے۔ دنیا میں تم پچھلے ہر بعد کے آنے والے ہو اور تم قیامت کے دن پہلے ہو دخول جنت و رحمت الہی میں تم میں جو صحیح و تندرست ہے پس اس کے برابر کوئی دوسرا نہیں۔ تم امیر و سرور ہو اور دوسری امتیں تمہاری رعیت جب تک تو خلق ان چیزوں میں جو ان کے قبضہ و تصرف میں ہیں جھگڑتا رہے گا اور ان کو اپنے ریا و نفاق سے کھینچتا رہے گا تندرستی حاصل نہ ہوگی۔ جب تک تو دنیا میں رغبت کرنے والا رہے گا تجھے صحت و تندرستی نہ ملے گی۔ جب تک تو اپنے قلب سے غیر پر بھروسہ کرنا والا رہے گا۔ خدا پر بھروسہ نہ کرے گا تو صحیح و تندرست نہ بنے گا۔ اے اللہ تو ہم کو اپنی معیت کی صحت و تندرستی عطا فرما اور ہم کو دنیا و آخرت کی ٹھیکیاں دے اور ہم کو خدا پر جہنم سے بچا۔ آمین۔

تیسری مجلس

وَلِهَذَا قِيلَ تَفَكَّرْ سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ قِيَامٍ لَّيْلَةٍ

يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ أَشْكُرُوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ قَدْ قَنَعَ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ بِالْإِضَافَةِ إِلَى عَمَلِ مَا قَدَّمَ مِنْكُمْ أَنْتُمْ الْآخِرُونَ وَأَنْتُمْ الْآوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَاحِبًا فَلَا صَاحِبَ مِثْلَهُ أَنْتُمْ الْأَمْثَرُ وَأَغْيَرُكُمْ مِّنَ الْأُمَّةِ الرَّعِيَّةِ مَا دُمْتَ مُنَادِعًا لِلْخَلْقِ فِيهَا فِي أَبَدٍ يَهُمُّ مُسْتَجِلًّا لَهُ بِرِيَاءٍ لَّكَ وَنِفَاقًا لَّا صِحَّةَ لَكَ مَا دُمْتَ مَرَاغِبًا فِي الدُّنْيَا فَلَا صِحَّةَ لَكَ مَا دُمْتَ وَارِثًا بِقَبْلِكَ مَعَ سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فَلَا صِحَّةَ لَكَ۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الصِّحَّةَ مَعَكَ وَاتِّبَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

المجلس الثالث

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بُكْرَةً بِاللَّهِ سِتْرُ الْعُثُورَةِ تَأْخُذُ شَرَّ السَّنَةِ تَحْمِلُ فِي الْأَعْيُنِ وَفِي عَشْرِ مَائَةٍ۔

أَيُّهَا الْفَقِيرُ لَا تَتَمَنَّ الْغِنَى فَلَعَلَّهُ سَبَبُ هَلَاكِكَ وَأَنْتَ أَيُّهَا الْمَرِيضُ لَا تَتَمَنَّ الْعَافِيَةَ فَلَعَلَّهَا سَبَبُ هَلَاكِكَ كُنْ عَاقِلًا إِحْفَظْ ثَمْرَكَ يَحْمَدُ أَمْرَكَ اقْنَعْ

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے دن بوقت صبح ۸ شوال المکرم ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ شریعی میں ارشاد فرمایا:

اے فقیر تو غنا و امیری کی آرزو مت کر ہو سکتا ہے کہ وہ غنا تیری ہلاکت کا سبب ہو اور اے بیمار تو عافیت و صحت کی آرزو نہ کر ہو سکتا ہے کہ وہ صحت تیری ہلاکت کا سبب ہو عاقل بن اپنے شر و نتیجہ کی حفاظت کر انجام محمود ہوگا جو امر مقدور تیرے

ساتھ ہے اسی قدر پرکفایت کرے اور اس پر زیادتی نہ طلب کرے۔
 راضی ہضارہ بہرہ چیز جو تیرے سوال پر حق تعالیٰ کی طرف سے ملے گی
 ضرور رکھو اور ناپسندیدہ ہوگی تحقیق میں نے اس کو آزمایا ہے
 مگر جب بندہ کو اس کے قلب کی جانب سے سوال کا حکم کیا جاوے اور
 اس پر سوال ہو تو اس میں برکت دی جائے گی اور اس سے خرابیاں
 دور کر دی جائیں گی تیرا اکثر سوال غفور و عافیت دائمی صحت مسلمانی
 دارین کا ہو اور فقط اسی پر تیرا اکتفا و قناعت ہو اللہ عز و جل پر کسی
 خاص چیز کو پسند کرے اور اس پر جبر کرے ایسا کرنا تجھے ہلاک کر دے گا
 تو خدا نے تعالیٰ اور اس کی مخلوق پر اپنی جوانی و قوت و مال کی وجہ سے
 جبر گردن کشی نہ کرے تحقیق وہ تجھ پر حملہ کرے گا اور اپنی پکڑ سے پکڑ
 لے گا۔ اس کی پکڑ سخت مصیبت میں ڈالنے والی ہے۔

تجھ پر انہوں نے تیری زبان مسلم ہے اور لیکن تیرا قلب مسلم نہیں
 تیرا قول مسلمان ہے فعل مسلمان نہیں۔ تو مجلسوں میں انہوں میں مسلمان
 ہے غلو میں مسلمان نہیں کیا تو نہیں جانتا کہ تحقیق جب نماز پڑھے
 گا اور روزہ رکھے گا اور تمام افعال خیر کرے گا اور یہ تیرے
 اعمال خدا کے لیے نہ ہوں گے۔ پس تو منافق ہے اللہ عز و جل
 کی رحمت سے دور ہونے والا۔ ابھی تو اپنے تمام افعال اقول
 اور خراب و ناکارہ مقاصد سے توبہ کرے۔

مردان خدا کے عملوں میں رنگ برنگ کا اتفاق نہیں ہوتا
 وہ اعلیٰ مرتبوں پر پہنچنے والے یقین کرنے والے خدا کو ایک طائفے
 والے اخلاص والے، اللہ تعالیٰ کی بلاؤں اور آفتوں پر صبر کرنے
 والے اس کی نعمتوں اور کرامتوں پر شکریہ گزاریں۔ وہ اولاً اللہ
 تعالیٰ کا ذکر اپنی زبانوں سے کرتے ہیں پھر اپنے قلوب سے
 پھر ساتھ باطن کے۔ جب ان کو مخلوق کی طرف سے بلائیں اور
 تکلیفیں آتی ہیں تو وہ ان کے روبرو اس پر تسلیم کرتے اور مکرراتے

بِهَذَا الْقَدْرِ الَّذِي مَعَكَ وَلَا تَطْلُبْ زِيَادَةً عَلَيْهِ
 كُلَّمَا يُعْطِيكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِسُؤَالِكَ فَيَكُونُ
 كِدًّا وَبَغْضَةً قَدْ جَرَبْتُ هَذَا إِلَّا أَنْ يُؤَمَّرَ
 الْعَبْدُ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ بِالسُّؤَالِ فَإِذَا أُمِرَ بِالسُّؤَالِ
 بُورِكَ لَهُ كَيْفَمَا سَأَلَ وَأُزِيلَتْ إِلَّا كِدَارُ عُنْدَ وَلِيكُنْ
 أَكْثَرُ سُؤَالِكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاتِ الدَّائِمَةَ
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنْ نَعَمْ هَذَا اخْتِصَابًا
 تَخَيَّرَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْعَلْ فَإِنَّ يَفْصِلُكَ
 وَلَا تَجْعَلْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى خَلْقِهِ بِشَأْنِكَ
 وَقُوَّتِكَ وَمَالِكَ فَإِنَّهُ يَبْطِشُ بِكَ وَ
 يَأْخُذُكَ مِنْ أَيْدِيهِ فَإِنْ أَخَذَكَ الْيَوْمَ شَدِيدًا
 وَيَحْكُ لِسَانُكَ مُسْلِمًا وَأَمَّا قَلْبُكَ
 فَلَا قَوْلُكَ مُسْلِمًا أَمَّا فِعْلُكَ فَلَا أَنْتَ فِي حِلِّتِكَ
 مُسْلِمًا أَمَّا فِي خَلْقِكَ فَلَا أَمَّا تَعْلَمُ أَنْكَ إِذَا
 صَلَّيْتَ وَصَلَّيْتَ وَقَعَلْتَ جَمِيعَ أَعْمَالِ الْخَيْرِ وَلَمْ
 تُرِدْ بِهَذَا الْأَعْمَالِ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْتَ
 مُنَافِقٌ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَبِ الْأُنْ إِلَى اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَمِيعِ أَعْمَالِكَ وَأَقْوَالِكَ وَمَقَاصِدِكَ الَّتِي تَرِيدُ
 الْقَوْمَ لَيْسَ فِي أَعْمَالِهِمْ نِفَاقٌ مُلَوَّنٌ
 هُمْ الْفَائِزُونَ هُمْ الْمُؤَقَّدُونَ الْمُوَحَّدُونَ
 الْمُخْلِصُونَ الصَّابِرُونَ عَلَى بَلَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَافَاتِهِ الشَّاكِرُونَ عَلَى نِعَمَائِهِ وَكَرَامَاتِهِ
 يَذْكُرُونَهُ بِالنِّسْبَةِ هُمْ شَرُّ بَقُلُوبِهِمْ شَمَّ
 بِأَسْمَائِهِمْ إِذَا جَاءَ نَهْمُ الْبَلَاءِ
 إِلَّا ذَاكَ مِنَ الْخَلْقِ تَبَسَّمُوا فِي وُجُوهِهِمْ

مَلُوكِ الدُّنْيَا عِنْدَهُمْ مَعْرُوفُونَ
 جَمِيعُ مَنْ فِي الْأَرْضِ عِنْدَهُمْ مَوْفٍ
 عَجَزِي مَرَضِي فَقَرَأَ الْجَنَّةُ بِالْإِضَافَةِ
 إِلَيْهِمْ كَأَنَّهَا خَرَابٌ - النَّارُ بِالْإِضَافَةِ
 إِلَيْهِمْ مَخْمُودَةٌ لَا أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ
 وَلَا سَاكِنٌ فِيهَا يَتَّحِدُ جِهَاتُهُمْ فَتَصِيرُ
 جِهَةً وَاحِدَةً كَالْوَأَا مَعَ الدُّنْيَا وَاهْلِيهَا
 ثُمَّ صَارُوا مَعَ الْأُخْرَى وَاهْلِيهَا ثُمَّ صَارُوا
 مَعَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لِتَحْقُوبِهِ
 وَبِالْمُحِيطِينَ لَهُ سَارُوا مَعًا يَقُولُ بِهِمْ
 حَتَّى وَصَلُوا إِلَيْهِ وَحَصَلُوا الرَّفِيقَ قَبْلَ الطَّرِيقِ
 افْتَحُوا الْبَابَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ بِذِكْرِهِمْ
 مَا أَلُوا يَذْكُرُونَهُ حَتَّى حَطَّ الذِّكْرُ عَنْهُمْ
 أَوْ زَارَهُمْ فَقَدْ هُمْ مَعَ غَيْرِهِمْ وَجُودُهُمْ
 بِهِ سَمِعُوا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ
 وَأَشْكُرْونِي وَلَا تَكْفُرُونِ فَلَا تَمُوتُوا
 الذِّكْرُ لَهُ طَمَعًا فِي ذِكْرِهِ لَهُمْ سَمِعُوا
 قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ مَا تَكَلَّمَ
 بِهِ أَنَا جَلِيسٌ مَنْ ذَكَرَنِي فَهَجَرُوا
 مَجَالِسَ الْخَلْقِ وَقَفَعُوا بِالذِّكْرِ حَتَّى قَهَمَلُ
 لَهُمُ الْمَجَالِسَةُ لَهُ -

يَا قَوْمِ لَا تَتَّبِعُوا سَوَاءَ أَنْتُمْ هَرَسَ هَذَا
 الْعِلْمُ لَا يَنْفَعُكُمْ بِأَعْمَلٍ تَخْتَلِجُونَ أَنْ

رہتے ہیں ان کے نزدیک دنیا کے بادشاہ معزول ہیں۔ تمام زمین
 میں بسنے والے ان کے نزدیک مڑے و عاجز محتاج ہیں ان کے
 اعتبار سے جنت گویا دیرانہ ہے اور دوزخ باعتبار ان کے گویا
 بجھی ہوئی ہے۔ ان کی نظر میں نہ زمین ہے نہ آسمان نہ ان کو
 کے رہنے والے ان کی جہتیں متحد ہو کر ایک جہت بن گئی ہیں۔
 اولاً دنیا و اہل دنیا کے ساتھ تھے پھر آخرت و اہل آخرت کی
 طرف رجوع ہوئے پھر رب دنیا و آخرت کے ساتھ رجوع
 ہو کر اس سے اور اس کے محبوبوں سے مل گئے۔ دلوں سے
 خدا کے ساتھ سیر کرتے رہے یہاں تک کہ واصل بنی ہو گئے
 اور رفیق کو قبل راستہ چلنے کے حاصل کر لیا۔ اے سامعین تم
 اپنے اور خدا کے درمیان میں ان کے ذکر سے دروازہ کھول
 لو۔ مردان خدا ہمیشہ خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ
 ذکر الہی ان سے ان کے بوجھوں کو دور کر دیتا ہے۔ ان کا غیر اللہ
 سے مفقود رہنا اللہ کے ساتھ موجود ہونا ہے۔ انہوں نے ارشاد
 الہی سنا فا ذکر فی الآتیم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور
 تم میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو پس انہوں نے اس طمع سے کہ خدا
 ان کا ذکر کرے خدا کے ذکر کو لازم پکڑ لیا ہے۔ انہوں نے
 احادیث قدسہ میں اللہ عزوجل کا قول سنا انا جلیس الخ میں
 ان کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کریں پس اس خیال سے کہ ان کو خدا
 کے ساتھ ہم نشینی کا شرف مل جائے انہوں نے مخلوق کی محبتوں کو
 چھوڑ دیا اور ذکر الہی پر قانع ہو گئے۔

اے قوم تم ہو سنا کہ نہ بنو۔ تم بالہوس ہو یہ علم بغیر عمل کے
 تمہیں نفع نہ دے گا۔ تم اس بات کے حاجت مند ہو کہ اس سیاہی پر جو

اے حدیث تھی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے فرمایا اور وہ ملا وہ آیات قرآن مجید کے ہو۔ قادری غفرلہ

پسیدی پر ہے یعنی احکام الہی پر عمل کرتے رہو۔ ان پر تمہارا عمل برابر روزانہ و سالانہ رہے تاکہ اس کا پھل تمہارے ہاتھوں میں آئے نتیجہ ملے

اے غلام! تیرا علم تجھ کو ندادیتا ہے پکارتا ہے کہ اگر تو نے میرے موافق عمل نہ کیا تو میں تیرے اور پر حجت ہوں اور اگر عمل کیا تو تیرے واسطے تجھ پر حجت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ تحقیق علم عمل کو پکارتا ہے پس اگر عالم نے اس کو قبول کیا عامل بنا تو بہتر ورنہ علم چلا جاتا ہے اس کی برکت چلی جاتی ہے، اور اس کی حجت باقی رہتی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ سے علم کا تیسرے لیے شفاعت کرنا چلا جاتا ہے اور تیری حاجتوں میں علم کا تم سے کام دینا منتقل ہو جاتا ہے اس کا مغز چلا جاتا ہے اور چھلکا باقی رہ جاتا ہے اس لیے کہ مغز علم عمل ہے تیسری پیڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بغیر اس کے کہ تو حضور کے تمام اقوال پر عمل کرے صحیح نہ ہوگی۔ جب تو حضور کے تمام حکموں پر عمل کرے گا تو تیرا قلب باطن تیرا استقبال کرے گا اور علم ان دونوں کو ان کے رب کے پاس داخل کر دے گا تیرا علم تجھ کو پکارتا ہے اور لیکن تو اس کو نہیں سنتا اس لیے کہ تیسرے قلب ہی نہیں ہے اے سامع تو علم کی آواز کو قلب و باطن کے کان سے سن اور اس کے قول کو قبول کر، تو اسی سے نفع حاصل کر سکتا ہے عمل والا علم تجھ کو اس عالم سے نزدیک کر دے گا جو علم کا اتارنے والا ہے جب تو اس حکم پر جو علم اول ہے عمل کرے گا تو

تَعْمَلُوا هَذَا السَّوَادَ عَلَى الْبَيَاضِ وَهُوَ حُكْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعْمَلُونَ بِهِ يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ وَسَنَةً بَعْدَ سَنَةٍ حَتَّى نَقَعُ بِأَيْدِيكُمْ عَمْرَةً يَا غُلَامُ عَلِمْتُ يَنَادِيكَ أَنَا حُجَّةٌ عَلَيْكَ إِنْ لَمْ تَعْمَلْ بِي وَحُجَّةٌ لَكَ إِنْ عَمِلْتَ بِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَهْتِفُ الْعُلَمَاءُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَإِلَّا أَمَرَ تَحَلُّ تَرْتَجِلُ بِرُكَّتِهِ وَتَبْنَى حُجَّتُهُ تَرْتَجِلُ شَفَاعَتُهُ لَكَ مِنْ مَوْلَاكَ وَبِنَقْطَةِ دُخُولِهِ عَلَيْكَ فِي حَوَائِجِكَ أَمَرَ تَحَلُّ لُبُّهُ وَبَقِيَ قُشُورًا فَإِنَّ لُبَّ الْعُلَمَاءِ الْعَمَلُ لَا يَصْنَعُهُ مُتَابِعُكَ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَعْمَلَ بِمَا قَالَ إِذَا عَمِلْتَ بِمَا أَمَرَكَ بِهِ اسْتَقْبَلَ قَلْبُكَ وَسِرُّكَ وَأَدْخَلَهَا عَلَى رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ عِلْمُكَ يَنَادِيكَ وَلِكِنَّكَ لَا تَسْمَعُ لِأَنَّكَ لَا تَدَبُّ لَكَ اسْمَعُ يَا ذَنْ قَلْبِكَ وَبِمَرَكَ وَاقْبَلْ قَوْلَهُ فَإِنَّكَ تَنْتَفِعُ بِهِ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ يُقَرِّبُكَ إِلَى الْعَالَمِ الْمُنْزِلِ لِلْعِلْمِ إِذَا عَمِلْتَ بِهَذَا الْحُكْمِ الَّذِي هُوَ الْعِلْمُ الْأَوَّلُ نَبَعَتْ عَلَيْكَ عَيْنُ الْعِلْمِ الثَّانِي يَصِيرُ عِنْدَكَ

۔ تیسرے واسطے حجت یعنی ایسا گواہ و دلیل جو تجھے نافع ہو اور تیسرے اور پر حجت یعنی ایسا گواہ و دلیل جو تجھے نقصان پہنچائے۔ زبان عرب میں (علی) ضرر پر دلالت کرتا ہے (لا امر) نفع پر۔ قادری مغز

تیسرا اور دوسرا علم کا پتہ اُبلنے لگے گا اور تیسرا پاس
دو چشمے والے ہو جائیں گے تیسرا قلب حکم و علم ظاہر و باطن سے
پُر ہو جائے گا۔ اس وقت تیسرا اور پاس کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب
ہوگی کہ تو اپنے بھائیوں اور مریدوں کی اس کے ساتھ غنحواری
کرے۔ علم کی زکوٰۃ علم کا پھیلانا اور مخلوق الہی کو حق تعالیٰ کی طرف
دعوت دینا ہے۔

اے غلام! جس نے صبر کیا اس نے قدرت پالی صاحب
قدر و قادر ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اِنْدَاكُ فِي الْاَيَةِ
صَابِرٌ شَمَارًا جَرَّائِيں گے تو اپنے کسبے کھا دین فروشی
کر کے نہ کھا کسب کر اور کھا اور اس سے دوسروں کی غنحواری کر
مسلمانوں کی کمائی صدیقیوں کے مطابق ہیں۔ ان کے پیشوں
محنت مزدوری کی غرض صرف خدمت فقر و مساکین ہوتی ہے
وہ خلق کو راحت پہنچانے کے متمنی رہتے ہیں اور اس سے
حق عز و جل کی رضا مندی اور محبت طلب کرتے ہیں انہوں نے
نبی علیہ السلام کا ارشاد سنا ہے۔ آدمی اللہ عز و جل کی نیال
ہیں اور محبوب تر آدمیوں کا طرف اللہ کی وہ ہے جو اس کے
عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ اولیاء اللہ بقابلہ خلق کے
گوئیے، ہرے اندھے ہیں جب ان کے قلوب حق عز و
جل سے نزدیک ہو جاتے ہیں وہ غیر خدا کا کلام نہیں سنتے
نہ غیر کو دیکھتے ہیں، ان کو قرب الہی سے شدت کا رونا آتا ہے
اور ان کو مصیبت الہی ڈھانپ لیتی ہے اور محبت الہی ان کے
محبوب کے پاس ان کو متعید کر دیتی ہے۔ پس وہ مقام جلال و جمال

عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ يَحْشَىٰ قَلْبَكَ الْحَكْمُ
وَالْعِلْمُ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ حَيْثُ يَنْجِبُ
عَلَيْكَ زَكَاةُ ذَلِكَ تَوَاسَىٰ بَيْنَ الْاَحْوَانِ
وَالْمُرِيدِينَ زَكَاةُ الْعِلْمِ نَشْرُهُ
وَدَعْوَةُ الْخَلْقِ الْحَقِّ عَزَّو
جَلَّ۔

يَا غُلَامُ مَنْ صَبَرَ قَدَرًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
اِنَّمَا يُؤْتِي الْقٰصِيْرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ
حِسَابٍ كُلُّ يَكْسِبِيْكَ وَلَا تَأْكُلْ
بِيَدِيْكَ اِكْتَسَبَ وَكُلْ وَارِسٌ مِنْهُ
غَيْرَكَ اَكْسَابُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَطْبَقُ
الصَّدِيْقِيْنَ لَا حَظَّ لِحِرِّهِمْ بِالْاِضَافَةِ
اِلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ يَتَمَتُّوْنَ
اِيْضًا الرَّاحَةِ اِلَى الْخَلْقِ يَطْلُبُوْنَ
بِذَلِكَ رِضًا الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَتَحَبُّتَهُ
لَهُمْ سَمِعُوا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ النَّاسُ عِبَالُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَاحَبُّ
النَّاسِ اِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهِمْ اَوْلِيَاُ
اللَّهُ بِالْاِضَافَةِ اِلَى الْخَلْقِ صَمْعُكُمْ عَمِيْ اِذَا
قَرِبَتْ قُلُوْبُهُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ لَا يَسْمَعُوْنَ
مِنْ غَيْرِهِ وَلَا يَبْصُرُوْنَ يَلْتَمِعُهُمُ الْقُرْبُ وَيَفْشَمُ
الْهَيْبَةُ وَيَقْدِرُهُمُ الْحُبَّةُ عِنْدَ مُحِبُّوْهُمْ فَهُمْ بَيْنَ

اے عیال زن اولاد کو بھی کہتے ہیں نیز اُن کو جن کی نگہداشت ذمہ میں واجب اور نفقہ لازم ہو۔ یہاں ہی آخر معنی مراد ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمام

خلق کا مفضل ہے ۴ قادری غفرلہ

کے درمیان رہتے ہیں۔ دائیں بائیں متوجہ نہیں ہوتے۔ ان کے لیے اگلا ہی رُخ ہے بغیر پیچھے کے۔ ان کی آدمی بہن فرشتے اور تمام مخلوقات خدمت کرتے ہیں ان کے حکم و علم خادم بن جاتے ہیں۔ فضل الہی ان کو غذا دیتا ہے اور انس ان کو سیراب کرتا ہے۔ وہ فضل الہی کے طعام سے کھانا کھاتے ہیں اور اس کے شراب انس سے سیراب ہوتے ہیں۔ ان کے پاس کلام الہی کا سننا ایسا شغل ہے کہ وہ دوسری طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے۔ پس مردان خدا ایک جنگل و میدان میں ہیں اور دوسری مخلوق دوسرے میدان میں۔ مردانِ خدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں مخلوق الہی کو خدائی احکام بتانے مہیات سے روکتے ہیں۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر ان کا کام ہے۔ حقیقہً سرکارِ رسالت کے ہی وارث ہیں۔ ان کا کام مخلوق کو خالق کے دروازہ کی طرف لوٹانا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں پر قائم کر دیتے ہیں اور تمام چیزوں کو ان کے مقاموں پر لا کر رکھ دیتے ہیں۔ ہر صاحبِ فضل کو اس کا حصہ فضل دیتے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے حقوق نہیں لیتے اور ان پر اپنے نفوس و طبائع کے لیے قبضہ نہیں کرتے ہیں۔ ان کی محبت ان کا بغض دشمنی صرف اللہ عزوجل کے ہی لیے ہوتی ہے۔ یہ سزا پامحشر عشق الہی رہتے ہیں کسی غیر کا ان میں حصہ نہیں جس کو یہ تمام غریباں ملیں اس کو کامل صحت حاصل ہوئی نیز نجات و کامیابی اور تمامی انس و جن فرشتے زمین آسمان اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور مطیع ہو جاتے ہیں۔

اے منافق اے خلق و اسباب کے سچاری حق عزوجل کے بھول جانے والے باوجود ان حالات کے جن میں تو مبتلا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ یہ مراتب اولیا تیرے

الْجَلَالُ وَالْجَمَالُ لَا يَمِيلُونَ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا لَّهُمْ أَمَّا مُرَبِّلَا وَرَأَى يَخْدُهُمُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ وَأَنْوَاعُ الْمَخْلُوقَاتِ يَخْدُهُمُ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ يُغْذِيهِمُ الْفَضْلُ وَيُرْوِيهِمُ الْإِنْسُ مِنْ طَعَامٍ فَضْلِهِ يَا كُلُّونَ وَمِنْ شَرَابٍ نُسَبِّهِ يَشْرَبُونَ عِنْدَهُمْ شُغْلٌ مِنْ سَمَاءٍ كَلَامُ الْحَقِّ فَهُمْ فِي وَادٍ وَالْخَلْقُ فِي دَادٍ يَا مَرُوءَ الْخَلْقِ يَا مَرَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَنْهَوْنَ عَنْ تَهْيِئَةِ نِيَابَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ الْوَارِثَاتُ عَلَى الْحَقِيقَةِ شُغْلُهُمْ رَدُّ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ يَرْكَبُونَ حُجَّةً عَلَيْهِمْ يُوقِعُونَ الْأَشْيَاءَ فِي مَوَاقِعِهَا يُعْطُونَ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ لَا يَأْخُذُونَ حُقُوقَهُمْ وَلَا يَسْتَوْفُونَ لِنَفْسِهِمْ وَطَبَائِعَهُمْ يُحِبُّونَ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَيَبْغُضُونَ فِي اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ كُلَّهُمْ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ فِيهِمْ نَصِيبٌ مَنْ تَمَرَّ لَهُ هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ لَهُ الصَّحَّةُ وَحَصَلَتْ لَهُ النَّجَاةُ وَالْفَلَاحُ وَيُحِبُّهُ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ۔

يَا مَنَافِقُ يَا عَابِدَ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ نَاسِيًا لِلْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ تُرِيدُ أَنْ يَقَعَ بِيَدِكَ هَذَا مَعَ مَا أَنْتَ فِيهِ لَا كَرَامَةٍ

لَكَ وَلَا عِزَّازَةً أَسْلَمْتُ ثُمَّ تَبْتُ ثُمَّ تَعَلَّمْتُ
ثُمَّ تَعَمَلْتُ وَأَخْلَصْتُ وَإِلَّا فَلَا تَهْدَىٰ-

وَيُحَكِّمُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَدَاوَةً
غَيْرَ آتِيٍّ أَقُولُ الْحَقُّ وَلَا أَحَابِيكَ فِي
دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَرَبَّيْتُ عَلَى خُشُونَةٍ
كَلَامِ الْمَشَارِئِمْ وَخُشُونَةِ الْعُرَيْبِ وَالْفَقْرِ
إِذَا ظَهَرَ مِثِّي إِلَيْكَ كَلَامٌ فَخُذْهُ مِنَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي أَنْطَقَنِي بِهِ إِذَا
دَخَلْتَ عَلَيْهِ فَادْخُلْ عُرِيًّا نَاعِنَ تَفْسِكَ
وَهُوَ أَلَوْ كَانَ لَكَ بَصِيرَةٌ لَرَأَيْتَنِي
أَيْضًا عُرِيًّا كَا وَلَكِنْ أَفْتَىٰ فِيهِكَ السَّقِيمُ
يَا مُرِيدَ صُحْبَتِي وَالْإِنْتِفَاعِ عَرَبِي حَالَتِي
لَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ وَلَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةٌ فَمَنْ
يَتُوبُ عَلَى يَدَيَّ وَيُصْحِبُنِي وَيُحْسِنُ
ظَنَّهُ فِيَّ وَيَعْمَلُ بِمَا أَقُولُ هَكَذَا
يَكُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأَنْبِيَاءُ
يُرَبِّيهِمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِكَلَامِهِمْ
وَالْأَوْلِيَاءُ يُرَبِّيهِمْ بِحَدِيثِهِ الْحَدِيثُ
هُوَ الْأَلْعَامُ لِقُلُوبِهِمْ لَا تَهْمُ أَوْصِيَاءُ
الْأَنْبِيَاءِ وَخُلَفَاءُ هُمْ وَغُلَمَانُهُمْ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَكَلِّمٌ كَلَّمَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ
السَّلَامُ هُوَ كَلَّمَ لَا مَخْلُوقٌ كَلَّمَ
الْخَلَائِقُ كَلَّمَ عَلَامُ الْغُيُوبِ كَلَّمَ
بِكَلَامٍ فَهَمَّ وَبَلَغَ إِلَى عَقْلِهِ

قبضہ میں آجائیں۔ دربار الہی میں تیری کوئی عزت و کرامت نہیں
اولاً اسلام لا پھر علم پڑھ پھر عمل کر پھر توبہ اخلاص کے ساتھ کورہ
تجھے ہدایت نہ ملے گی۔

تیسرا اور افسوس ہمیکہ اور تیسرے درمیان میں کوئی
عادت نہیں ہے۔ البتہ میں تجھ سے حق بات کہتا ہوں اور کوئی
فرگذاشت دین الہی کے معاملہ میں تجھ سے نہیں کرتا۔ میں نے
مشائخ کرام کی سخت کلامی اور مسافرت فقر کی سختی میں تربیت
پائی ہے جب میں تجھ سے کچھ کلام کروں تو تو اس کو اس حالت
میں سن اور قبول کر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اس لیے کہ
اس نے اس کلام کے ساتھ مجھے گویا کیا ہے جب تو تیسرے
پاس آئے تو اپنے نفس و خواہشات پر ہنہ ہو کر آ۔ اگر تجھے
بصیرت ہوتی تو تو مجھے بھی ان چیزوں سے برہنہ دیکھتا لیکن
تیری خراب سمجھ کی آفت ہے۔ اے میرے مرید صحبت اور
مجھ سے نفع لینے کے خواہشمند میری ایسی حالت ہے کہ نہ
جس میں خلق ہے نہ دنیا اور نہ آخرت پس جو شخص میرے ہاتھ
پر توبہ کرے اور میرے ساتھ رہے اور میرے ساتھ حسن ظن
رکھے اور جو کچھ میں کہوں اس پر عمل کرے وہ بھی ان شرا اللہ
ایسا ہی ہو جائے گا۔ رب تعالیٰ جل مجدہ انبیاء کرام علیہم السلام
کی تربیت اپنے کلام وحی سے فرماتا ہے اور اولیاء راہداری کی۔

(رحمۃ اللہ علیہم) تربیت اپنی حدیث سے جو کہ الامام قلبی ہے
بحقیق اولیاء راہداری انبیاء کرام کے وحی اور خلیفہ اور غلام ہیں۔
اللہ عزوجل کلام کرنے والا ہے کلام اس کی صفت ہے۔
موسیٰ علیہ السلام سے خود خالق و علام الغیوب نے ہی کلام کیا۔ نہ
مخلوق نے اور بلا واسطہ خالق تعالیٰ نے موسیٰ سے ایسا کلام
کیا جس کو وہ سمجھ گئے اور وہ کلام ان کی عقل تک پہنچ گیا اور

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد علی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ کلام فرمایا یہ قرآن مجید ہمارے تمہارے درمیان میں اللہ تعالیٰ کی مضبوط سی ہے جس کو جبریل علیہ السلام نے اللہ کے پاس سے لا کر اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کر دیا جیسا کہ اس نے فرمادیا اور خبر دے دی جس کا انکار جائز نہیں۔ اے اللہ تعالیٰ تو کل کو ہدایت دے اور کل پر توبہ ڈال دے اور کل پر رحمت فرما۔

امیر المؤمنین معتمد باللہ سے حکایت کی گئی ہے کہ اس نے وقت موت کہا تھا اے اللہ کی طرف اس نعل سے جو میں نے احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں کیا ہے باوجود اس کے کہ میں خود اس کا بانی نہ تھا۔ اے سواد سے کہ لوگ اس کا سبب بنے تھے البتہ توبہ کرتا ہوں۔ اے مسکین ایسے امر میں کہ تجھے مفید نہ ہو کلام نہ کر گنت گر چھوڑ دے اور مذہبی امور میں تعصب کو چھوڑ دے اور ایسی چیز میں مشغول ہو جو تجھے دنیا و آخرت میں نفع ہو عنقریب تو اپنی حالت و نتیجہ کو دیکھے گا اور اسی کلام کو یاد کرے گا قریب تر معرکہ میں نیزہ بازی کے وقت ایسی حالت میں کہ تیرے سر پر خود نہ ہو گا۔ معلوم ہو گا کہ کتنے زخم کاری اس پر کس وجہ سے پڑے ہوں گے۔ تو اپنے قلب کو دنیا کے مقاصد و غموں سے خالی کرے یہ تحقیق تو ان کی وجہ سے عنقریب

بلا واسطہ و کلمہ نبینا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم بلا واسطہ هذا القرآن جبل اللہ المتین ہو بینکم و بین ربکم عزوجل انزلہ علی جبریل علیہ السلام من السماء من عند اللہ عزوجل انزلہ الی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم کما قال و یحییٰ اہل البیت لا یجوز انکار ذلک و یحیوہ اللہ اہل الکمل و تبسم حکم عن امیر المؤمنین المعتمد باللہ رحمۃ اللہ علیہ انا قال وقت حضور وفاته واللہ اتی تائب الی اللہ عزوجل و ما فعلت فی حق احمد بن حنبل مع کونی ما تقلدت من امرہ شیئاً و غیرہ کان المتقلد لذلک یا مسکین دیم الکلام فیما لا ینفعک اترك التعتب فی المذهب و اشتغل بشئ ینفعک فی الدنیا و الاخرۃ ستحری عن قریب خبرک و نذکر کلاہی سوف تری عند الطعان و لیس علی راسک خودۃ ایش یتقر علیہ الجراحات افرغ قلبک من ہموہ الدنیا فانتک ما خود و منها عن قریب لا تطلب

۱۔ معتبر اصل واقعہ یہ ہے کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں اس کے دربار میں چند معتزلہ نے دخل پایا تھا۔ انہوں نے یہ خراب عقیدہ پھیلا کر قرآن مخلوق و حادث ہے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے دلائل شرعیہ سے ان سے اختلاف کیا معتمد پر معتزلہ کا رنگ چڑھا ہوا تھا جس وجہ سے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے دے لگا کر عقیدہ کر دیا لیکن آپ نے سختی گوی نہ چھوڑی اور آخر تک یہی فرماتے رہے کہ قرآن مجید کلام الہی غیر مخلوق ہے۔ یعنی اگر کوئی امر خلاف حق ہو اور تجھے معتبر ذرائع سے اس کا باطل ہونا معلوم ہو جائے تو وہ قابل ترک ہے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اس کا یہ مقصد نہیں ہے کہ مذہب کو مضبوطی کے ساتھ لازم نہ پکڑے۔ دین میں شدید بنے جیسا کہ بعض نادان کہہ اٹھتے

طِبَّةَ الْعَيْشِ فِيهَا فَمَا يَقَعُ بِيَدِكَ قَالَ لَيْسَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْشُ عَيْشُ الْآخِرَةِ
قَصْرًا أَمَلَكٌ وَقَدْ جَاءَكَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا
لَأَنَّ الزُّهْدَ كُلَّهُ قَصْرُ الْأَمَلِ أَهْجَرُ
أَقْرَانَ السُّوءِ وَأَقْطَعُ الْمُرَدَّةَ بَيْنَكَ وَ
بَيْنَهُمْ وَوَاصِلًا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الصَّالِحِينَ
أَهْجَرُ الْقَرِيبُ مِنْكَ إِذَا كَانَ مِنْ أَقْرَانِ
السُّوءِ وَاصِلُ الْبَعِيدِ مِنْكَ إِذَا كَانَ
مِنْ أَقْرَانِ الْخَيْرِ كُلُّ مَنْ وَادَدْتَهُ صَارَ
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ قَرَابَةٌ فَإِنْظِرْ لِمَنْ تَوَادَدَ
وَقِيلَ لِبَعْضِهِمْ مَا الْقَرَابَةُ قَالَ الْمَوَدَّةُ
دَعَا عَنْكَ طَلَبَ مَا قُسِمَ وَمَا لَمْ يُقَسَّمْ
فَإِنَّ طَلَبَكَ لِمَا قَدْ قُسِمَ تَعَبٌ وَ
طَلَبُكَ لِمَا لَمْ يُقَسَّمْ مَقْتٌ وَحَذَرٌ
وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ جُمِلَتْ عُقُوبَاتُ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ لِعَبْدِهِ طَلَبُ مَا لَمْ يُقَسَّمْ
لَهُ -

ماخذ ہونے والا ہے دیا دنیا سے کوچ کرنے والا ہے دنیا
میں اچھایش و آرام طلب نہ کر وہ تیسرا ہتھ نہ لگے گا نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عیش پس آخرت کا عیش ہے اپنی
امید آرزو کو کوتاہ کر کہ تجھے دنیا میں زہد مل جائے بہ تحقیق سارا
زہد ہی امید کا کوتاہ کر دینا ہے۔ برے ہنشینوں کو چھوڑ دے
تیسرے اور ان کے درمیان میں جو دوستی ہے اس سے قطع
تعلق کرے اور اپنے اور صاحبین کے درمیان دوستی جوڑ لے
جو تیسرا قربت دار برے ہنشینوں سے ہو اس کو چھوڑ دے اور
جو دور والا اچھے ہم نشینوں سے ہو اس کے ساتھ دوستی
جوڑ جس سے تو دوستی کرے گا اس کے اور تیسرے درمیان
میں قربت ہو جائے گی۔ جس سے تو دوستی کرے اس کو
اولاً آزما لے بعض لوگوں سے سوال کیا گیا قربت کیا چیز ہے
جواب ملا باہمی دوستی۔ مقسوم (جو قسمت میں لکھا ہوا ہے) اور
غیر مقسوم کی طلب چھوڑ دے تیسرا مقسوم کو طلب کرنا بیکار و
مشقت میں پڑنا ہے وہ تو لمبے ہی کا اور تیسرا غیر مقسوم کو طلب
کرنا عذاب جانفہ اور رسوائی ہے اور اسی معنی کو حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ کے واسطے ایسی چیز
کا طلب کرنا جو اس کے لیے قسمت میں نہیں لکھی گئی من جملہ
عقوبات الہی کے ہے۔

اسے غلام اللہ تعالیٰ کے مصنوعات اس کے وجود پر دلیل
پکڑ۔ اس کی صنعت و کاریگری میں تفکر کر بیشک تو اس کے صانع
سنانے والے کی طرف پہنچ جائے گا یقین والے مسلمان صاف
بات کے دو ظاہری آنکھ ہوتی ہیں اور دو باطنی آنکھیں پس وہ
اپنی ظاہری آنکھوں سے زمین والی مخلوق کو دیکھتا ہے اور
باطنی آنکھوں سے آسمان والی مخلوق کو دیکھتا ہے پھر اس کے

يَا غُلَامُ اسْتَدِلَّ بِصُنْعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَيْهِ تَفَكَّرْ فِي الصَّنْعَةِ وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَى
الصَّنَائِعِ الْمُؤْمِنِ الْمُؤَقِّنِ الْعَارِفِ لَهُ عَيْنَانِ
ظَاهِرَتَانِ وَعَيْنَتَانِ بَاطِنَتَانِ فَيَرَى بِالْعَيْنَيْنِ
الظَّاهِرَتَيْنِ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ وَ
يَرَى بِالْعَيْنَيْنِ الْبَاطِنَيْنِ مَا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

فِي السَّمَوَاتِ ثُمَّ يَرْفَعُ الْحَبِيبُ عَنْ قَلْبِهِ
فَيَرَاهُ بِلاَ تَشْيِئِهِ وَلَا تَكْيِيفٍ فَيَصِيرُ
مُقَرَّبًا مَحْبُوبًا وَالْمَحْبُوبُ لَا يَكْتُمُ عَنْهُ
شَيْءٌ إِنَّمَا يَرْفَعُ الْحَبِيبُ عَنْ قَلْبِهِ إِذَا
تَعَرَّى عَنِ الْخَلْقِ وَعَنِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَ
الْهَوَى وَالشَّيَاطِينِ وَالْقَى مَفَارِئِهِ كَنُورِ
الْأَرْضِ مِنْ يَدِهِ وَاسْتَوَى عِنْدَهُ الْحَجَرُ
وَالْمَدْرُكُنْ عَاقِلًا تَدَبَّرَ مَا أَقُولُ وَتَتَفَهَّمُ
فَوَاقِي رَنَلْتُ الْكَلَامَ أَتَكْلُمُ بِجَوْهَرِهِ بِكَاطِنِهِ
لَسِيَجُ بِمِثْلِهِ -

يَا غَلَامَ لَا تَشْكُ مِنَ الْخَالِقِ إِلَى
الْخَلْقِ بَلْ أَشْكُ إِلَيْهِ هُوَ الَّذِي يَقْدِرُ
أَمَّا غَيْرُهُ فَلَا مِنْ كُنُونِ الْبَرَكَتَانِ
الْمَصَابِيْبِ وَالْأَمْرَاضِ وَالصَّدَقَةِ تَصَدَّقْ
بِمِثْلِكَ وَاجْتَهِدْ أَنْ لَا تَعْلَمَ شَيْئًا لَكَ
إِحْدًا مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا فَقَدْ غَرِقَ فِيهَا
خَلْقٌ كَثِيرٌ مَا يَنْجُو مِنْهُ إِلَّا أَحَادُ
الْخَلْقِ هُوَ بَحْرٌ عَمِيقٌ يُغْرِقُ الْكُلَّ
غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْجِي مِنْهُ مَنْ
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ كَمَا يُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ النَّارِ لِأَنَّ الْكُلَّ
يَعْبُرُونَ عَلَيْهَا وَيُنْجِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ
مَنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا
مَقْضِيًّا - يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّارِ كُونِي

قلب پر وہ اٹھ جاتا ہے پس وہ اللہ عزوجل کو بلا تشبیہ و
بلا کیفیت کے دیکھتا ہے اور وہ مقرب الہی اور محبوب خدا
ہو جاتا ہے اور محبوب کوئی شے پوشیدہ نہیں ہوتی جب
یہ اپنے نفس طبعیت خواہشات و شیاطین و خلق سے علیحدہ
ہو جاتا ہے اور اپنے ہاتھ سے زمین کے خزانوں کی کنجیاں
پھینک دیتا ہے اور اس کے نزدیک پتھر مٹی یکساں ہو جاتے
ہیں تو اس کے قلب سے حجاب دور کر دئے جاتے ہیں تو عقلمند
بن جا جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر غور کر اور سمجھ - یہ تحقیق میں نے
کلام پالیا ہے میں اس کے مغز و باطن کے ساتھ کلام کرتا
ہوں اور اس کے حقیقی معنی ظاہر کر دیتا ہوں -

اے غلام خالق کی شراکت خلق کی طرف نہ لے جا بلکہ
جو گوشت و شہوہ ہو اسی کی طرف نہ لے جا وہی قدرت والا ہی
اس کے غیر کو قدرت نہیں - مصیبتوں اور بیماریوں اور صدقہ
کا حق رکھنا منجملہ کمائیوں کے خزانہ کے ہے - اپنے دائیں
ہاتھ سے صدقہ دے اور اس بات کی کوشش کر کہ اس کو
تیرا پایاں ہاتھ بھی نہ جانے - دنیا کے سمنڈ سے بچ اس میں
کثرت سے مخلوق ڈوب چکی ہے - کوئی کوئی ہے جو اس
سے نجات پاتا ہے - وہ بہت گمراہ دریا ہے وہ ہر ایک کو
ڈبو دیتا ہے - البتہ اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے جس کو
چاہتا ہے نجات دے دیتا ہے جیسے کہ مسلمانوں کو قیامت
کے دن دوزخ سے نجات دے گا - یہ تحقیق دوزخ پر ہر ایک
کو عبور کرنا ہے (پل صراط اس پر قائم ہے) اور اللہ تعالیٰ اپنے
بندوں میں سے جسے چاہے گا دوزخ سے نجات دے دے
گا - اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے دَانْ مِنْكُمْ الْاٰلِيَةِ يَوْمَ
سے کوئی ایسا نہیں جو دوزخ پر نہ آئے خدا کا حق وعدہ پورا کیا گیا ہے -

بَرْدًا وَسَلَامًا حَتَّىٰ يَجُوزَ عِبَادِي الْمُؤْمِنِينَ
 رِبِّي الْمَخْلُصُونَ لِي الْأَرَاغِبُونَ فِي الزَّاهِدُونَ
 فِي غَيْرِي يَقُولُ لَهَا ذَاكَ كَمَا قَالَ لِنَارٍ
 تَمْرُودَ الذِّئْبِ أَوْ قَدْ يَهَا حَتَّىٰ يَحْرَقَ فِيهَا
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ يَا بَحْرَ الدُّنْيَا أَمَا نَا لَا تَغْرُقْ هَذَا
 الْعَبْدَ الْمُرَادُ الْمَحْبُوبَ فَيَنْحَوِّمُونَهُ وَ
 يَصِيرُ عَلَى الْيَبْسِ كَمَا نَجَّى مُوسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ وَقَوْمَهُ مِنْ ذَلِكَ الْبَحْرِ يُؤْتِي
 فَضْلَهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ
 بِغَيْرِ حِسَابٍ ۚ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِهِ ۚ وَ
 الْعَطَاءُ وَالْمَنْعُ بِيَدِهِ ۚ وَالْغِنَى وَالْفَقْرُ
 بِيَدِهِ ۚ وَالْعِزُّ وَالذُّلُّ بِيَدِهِ ۚ مَا لِأَحَدٍ
 مَعَهُ شَيْءٌ قَالَعَا قُلُومًا يَلْزَمُ بَابَهُ
 وَيُعْرِضُ عَنْ بَابٍ غَيْرِهِ ۚ يَا مُدَبِّرُ
 أَمَّا لَكَ تَرْضَى الْخَلْقَ وَتَسْخِطُ الْخَالِقَ
 تُخْرِبُ أَمْثَلَكَ بِعَمَامَةٍ دُنْيَاكَ
 عَنْ قَرِيبٍ أَنْتَ مَا خُودُ يَا خُودُكَ
 الَّذِي أَخَذَهُ أَلَيْمٌ شَدِيدُهُ أَخَذَهُ
 أَلْوَانٌ كَثِيرَةٌ يَا خُودُكَ بِالْعِزْلِ عَنْ
 وَلَا يَتَكَ يَا خُودُكَ بِالْمَرَضِ وَالذُّلِ
 وَالْفَقْرِ يَا خُودُكَ بِتَسْلِيطِ الشَّدَائِدِ
 وَالْغُمُومِ وَالْهُمُومِ يَا خُودُكَ
 بِتَسْلِيطِ أَلْسِنَةِ الْخَلْقِ وَآيِدِيهِمْ
 عَلَيْكَ كُلِّ مَخْلُوقَاتِهِ يُسَلِّطُهَا عَلَيْكَ

دوزخ سے فرمان الہی ہوگا تو سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جائیگا
 تجھ پر سے میکہ ایماندار بندے جو میکہ پر سے خلاص کرتے
 والے میری طرف رغبت کرنے والے اور میکہ غیر سے
 نفرت کرنے والے ہیں با امن گزر جائیں یہ ارشاد الہی دوزخ
 سے ویسا ہی ہوگا جیسے کہ نار نمود سے جو ابراہیم علیہ السلام
 کے جلا دینے کے واسطے روشن کی گئی تھی ارشاد ہوا تھا یا
 نار کو بی بردا و سلاما علی ابراہیم جب دنیا کے
 سمندر سے کسی کو نجات دینا مقصود ہوتا ہے ارشاد ہوتا ہے
 اسے سمندر میرے اس محبوب مقصود بندے کو اماں سے غرق نہ
 کرنا پس یہ محبوب بندہ اس سے نجات پالیتا ہے اور خشکی پر سیر
 کرتا ہے جیسے کہ دریا نے نیل سے نجات دی تھی رب تعالیٰ
 اپنے فضل سے جس کو جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور جس کو
 چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے کل بھلائیاں اور عطائیں
 دینا منع کرنا، امیر بنانا، فقیر کر دینا اسی کے ہاتھ ہے عزت
 و ذلت بھی اس کے ہاتھ میں ہے اس کے ساتھ میں کسی غیر
 کے قبضہ میں کچھ نہیں پس عقلمند وہی ہے جو اس کے دروازہ
 کو لازم پکڑے اور غیر کے دروازہ سے منہ پھیرے۔ اسے
 بد بخت میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو خلق کو راضی کرتا ہے اور خالق
 کو ناراض تو دنیا کی عمارت بنا کر اپنے آخرت کو برباد و ویران
 کر رہا ہے تو عنقریب پکڑا جائے گا۔ تجھ کو وہی پکڑے گا جس
 کی پکڑ سخت دردناک ہے جس کی پکڑ رنگ برنگ مختلف طریقوں
 کی ہے وہ کبھی تجھے تیزی حکومت سے موقوف کر کے پکڑے
 گا کبھی بیماری اور ذلت و محتاجی سے کبھی تیسے اور پختیوں
 اور غم کو مسلط کر کے کبھی مخلوق کی زبانوں اور ہاتھوں کو تیرے
 اوپر مسلط کر کے وہ اپنی کل مخلوقات کو تیرے اوپر مسلط کر دیگا

اے غافل ہوشیار ہو جا۔ اے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے لیے
اور اپنے ساتھ بیداری عطا فرما۔ آمین

اے غلام! تو دنیا حاصل کرنے میں مثل رات کے لکڑیاں
جمع کرنے والے کے نہ ہو جا کہ وہ تو یہ بھی نہیں جانتا کہ اندھیرے
میں اس کا ہاتھ کہاں جا پڑے گا اس کے ہاتھ میں کیا آجائیگا
میں تو تجھے تیسے کاروبار میں مثل رات کے لکڑیاں جمع کرنے
والے کے ہی دیکھ رہا ہوں جو ایسی اندھیرن ملکات میں لکڑیاں
جمع کر رہا ہے کہ نہ جس میں چاند ہے اور نہ اس کے ساتھ چمک
وروشنی ہے اور وہ ایسے ن میں سے لکڑیاں جمع کر رہا
ہے جس میں گھنے ہوئے جھاڑ اور ہلاک کرنے والے مومی جانور
ہیں۔ قریب ہے کہ ان میں سے کوئی شے اسے ہلاک کر دے
تو دن میں لکڑیاں جمع کرنے والا بن یعنی غفلت چھوڑ کر ہوشیار
سے کام کر! پس تحقیق آفتاب کی روشنی تجھے ضرور رساں
چیزوں کے حملہ سے روک دے گی۔ تو اپنے تصرفات کا ڈبا
میں توحید و شرع اور تقویٰ پر ہمیز گاری کے آفتاب کے ساتھ
رہ۔ یہ تحقیق یہ آفتاب تجھ کو خواہشات نفسانیہ اور نفس و شیطان
شرک کے جال و پھنڈے سے روک دے گا اور جو تیری چال
و سیر میں غفلت ہے اس سے تجھے منع کرے گا۔

تجھ پر افسوس! جلدی نہ کر جو کام میں غفلت کرتا ہے
خطا کرتا ہے یا اس کے قریب ہو جاتا ہے اور جو تاخیر سے
سمجھ کر کام کرتا ہے صائب ہوتا ہے یا قریب بصواب جلد
بازی شیطان کی طرف سے ہے اور تاخیر و آہستگی رحمان کی
جانب سے۔ اکثر جو چیز کہ تجھے غفلت جلد بازی پر برا لگتی ہے
کر دیتی ہے۔ دنیا کے جمع کرنے کی حرص ہے تو قناعت
کر بہ تحقیق قناعت ایسا خزانہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ اس چیز

تَبَّهٖ يٰ نَاظِرُ اللّٰهُمَّ يَقْظَا بِكَ وَلَكَ
اٰمِيْنُ۔

يَا غُلَامُ لَا تَكُنْ فِيْ اَخْذِكَ لِلْدُّنْيَا
كَحَاطِبِ اللَّيْلِ لَا يَدْرِى مَا يَقَعُ بِيَدِهِ
اِنِّىْ اَسَا اِلَيْكَ فِى تَصَرُّفَاتِكَ كَحَاطِبِ لَيْلَةٍ فِيْ
لَيْلَةٍ ظُلُمَاءٌ لَا قَمَرَ فِيْهَا وَلَا ضَوْءَ نَهْدٍ
هُوَ فِيْ دَخْلِهِ كَثِيْرَةُ الدَّغْلِ وَالْحَشَرَاتِ
الْقَاتِلَةِ فَيُوشِكُ اَنْ يَقْتُلَهُ شَيْءٌ مِّنْهَا
عَلَيْكَ بِالْاِحْتِطَابِ نَهَارًا وَّ اَيَّامًا ضَوْءُ
الشَّمْسِ يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْخُذَ مَا يَصُرُّكَ
كُنْ فِيْ تَصَرُّفَاتِكَ مَعَ شَمْسِ التَّوْحِيْدِ
وَالشَّرْعِ وَالتَّقْوٰى فَاِنَّ هٰذِهِ الشَّمْسُ
تَمْنَعُكَ عَنِ الْوُقُوْعِ فِيْ شُبُهَةِ الْهَوٰى
وَالنَّفْسِ وَ الشَّيْطَانِ وَ الشَّرِكِ بِالْحَقِّ
تَمْنَعُكَ عَنِ الْعُجْلَةِ فِيْ سَيْرِكَ۔

وَيَحٰكَ لَا تَعْجَلْ وَاَنْ مِّنْ اَسْتَعْجَلَ
اَخْطَا اَوْ كَادَ وَمَنْ تَاخَّرَ اَصَابَ اَوْ كَادَ
اَمِيْ قَارِبَ اَنْ يُصِيْبَ الْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ
وَالْتَّوَدُّهُ مِنَ الرَّحْمٰنِ اَكْثَرُ مَا يَحِيْذُكَ
عَلَى الْعُجْلَةِ الْحَرَضِ عَلَى جَمْعِ الدُّنْيَا
اِقْنَعْ فَاِنَّ الْقَنَاعَةَ كَنْزٌ لَا يَنْفَدُ كَيْفَ
تَطْلُبُ مَا لَا يُقْسَمُ لَكَ وَلَا يَقْتَمُ

بِسْمِكَ قَطُّ اِقْنَعُ بِمَا يُعْنِيهِ لَكَ وَ
اَرْضَ بِهِ وَ اَرْهَدْ فِي عَيْدِهِ اَلْزَمُ
حَتَّى تَصْبِرَ عَارِفًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَجِيئْ بِتَصِيرُ غَنِيًّا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ
يَتَفَقَّهُ قَلْبُكَ وَيَصْفُو سِرُّكَ وَيَعْلَمَكَ
رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَتَهْوُونَ الدُّنْيَا فِي
عَيْنِي سِرِّكَ وَالْآخِرَةُ فِي عَيْنِي
قَلْبِكَ وَمَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فِي عَيْنِي سِرِّكَ لَا يَتَعَاظَمُ عِنْدَكَ
شَيْءٌ مِّنَ الْاَشْيَاءِ سَوَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فَجِيئْ بِتَعَظُّمٍ عِنْدَكَ كُلِّ
الْخَلْقِ -

یَا غلام! اِنْ اَرَدْتَ اَنْ لَا يَبْقَى بَيْنَ
يَدَيْكَ بَابٌ مُّغْلَقٌ فَاتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
فَاِنَّهُ مُفْتَاَحُ كُلِّ بَابٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لِّهٖ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ لَا تَعْرِضِ
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي نَفْسِكَ وَلَا فِيْ اَهْلِكَ
وَلَا فِيْ مَالِكَ وَ اَهْلِ زَمَانِكَ مَا تَسْتَحْيِي
تَاْمُرُهُ بِغَيْرِ وِيْبَدَلِ اَنْتَ اَحْكَمُ مِنْهُ
وَاعْلَمْ مِنْهُ وَارْحَمُ مِنْهُ - اَنْتَ وَ
الْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِبَادُكَ هُوَ مَدَبُكَ
وَمَدَبُكَ هُمْ اِنْ اَرَدْتَ صُحْبَتَكَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَعَلَيْكَ بِالسُّكُوْتِ
وَالْخُرْسِ اَوْ لِيَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

کو جو تیرے لیے مقوم نہیں اور کبھی تیرے قبضہ میں نہ آئے
گی کیوں طلب کرتا ہے جو چیز تیرے لیے کار آمد ہے اور
ضروری اس پر راضی ہو جا اور قناعت کر لے اور اس کے
ماسوا میں بے رغبتی کر۔ اسی امر کو لازم پکڑنا کہ تو عارف باشد
ہو جائے۔ اس حالت میں تو ہر چیز سے بے پروا ہو جائے گا
تیرا قلب اسرار معرفت سمجھنے لگے گا اور تیرا سر باطن صاف
ہو جائے گا اور تیرا رب تعالیٰ تجھے تعلیم دے گا پس دنیا تیری
سر کی آنکھوں میں اور آخرت تیرے قلب کی آنکھوں میں اور
ماسوائے اللہ تیری سر کی آنکھوں میں ذیل معلوم ہوں گے تیرے
نزدیک سوا رب تعالیٰ کے اشیاء سے کوئی شے بڑی عظمت
والی نہ رہے گی۔ اور تو اس حالت میں تمام مخلوق کے نزدیک
معظم و مخترم کر دیا جائے گا۔

اے غلام! اگر تیرا ارادہ و مقصود یہ ہے کہ تیرے رب و ربوہ
کوئی دروازہ بند نہ رہے پس تو تقویٰ اختیار کر کہ تحقیق تقویٰ ہر
دروازہ کی کنجی ہے۔ اللہ عز و جل نے ارشاد فرمایا ہے وہی
یتقِ اللہ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تقویٰ کرتا ہے اللہ تعالیٰ
اس کے نکلنے کا دروازہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے
رزق دیتا ہے کہ جس کا گمان بھی نہیں ہوتا تو حق تعالیٰ سے
اپنے نفس اپنے اہل اپنے مال اپنے اہل زمانہ کے بارے
میں معارضہ جھگڑانہ کر۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو خدا کو تغیر و تبدل
کا حکم دیتا ہے۔ کیا تو اس سے بڑا حاکم اور زیادہ علم والا اور
زیادہ رحمت والا ہے تو اور تمام مخلوق اس کے بندے ہیں
وہ تیرا اور تمام خلق کا تدبیر کرنے والا ہے اگر تو دنیا و
آخرت میں خدا کے تعالیٰ کی مصاحبت چاہتا ہے تو اپنے
اوپر سکوت و گونگے پن کو لازم پکڑ چپ ہو جا۔ اولیاء اللہ

مُنَادٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يُخْرِكُونَ حَرْكَةً
وَلَا يَخْطُونَ خَطْوَةً إِلَّا بِإِذْنِ صَرِيحٍ مِنْهُ
لِقُلُوبِهِمْ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْبَاحَةِ
وَلَا يَلْبَسُونَ وَلَا يَنْصَحُونَ وَلَا يَقْصِرُونَ
فِي جَمِيعِ أَسْبَابِهِمْ إِلَّا بِإِذْنِ صَرِيحٍ لِقُلُوبِهِمْ
هُمُ قِيَامٌ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قِيَامٌ
مَعَ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ وَلَا قَدَارَ
لَهُمْ إِلَّا مَعَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى
يَلْقَوْهُ يَلْقَوْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَبِأَجْسَادِهِمْ
فِي الْآخِرَةِ -

اس کے روبرو ادب کرنے والے ہیں۔ وہ اس کے سامنے
کسی قسم کی حرکت نہیں کرتے اور نہ ایک قدم اٹھاتے ہیں۔
جب تک ان کے قلوب کو خدا کی طرف سے صریح اجازت نہ ملے
تو وہ مباح چیزوں میں سے کوئی چیز کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں
نہ نکاح کرتے ہیں۔ نہ تمام سببوں میں سے کسی سبب میں تصرف
کرتے ہیں جب تک کہ ان کے قلوب کو خدا کی طرف سے
صریح اجازت نہیں ملتی ان کا قیام حق عزوجل کے ساتھ رہتا
ہے جو کہ قلوب اور آنکھوں کا لوٹ پوٹ کرنے والا ہے ان
کو بغیر اپنے رب عزوجل کے قرار ہی نہیں۔ دنیا میں وہ خدا
سے ملاقات اپنے قلوب سے کرتے ہیں اور آخرت میں اس
اپنے جسموں کے ساتھ ملیں گے۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا لِقَائَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
لِذُنَا بِالْقُرْبِ مِنْكَ وَالرُّؤْيَا لَكَ أَجْعَلْنَا
مِمَّنْ يَرْضَى بِكَ عَمَّا سِوَاكَ وَاتِّبَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً قَرَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ -

اے اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا و آخرت میں اپنی ملاقات نصیب
کر اور اپنے قرب و دیدار پاک سے لذت دینا اور ان
لوگوں سے کرے جو تیرے ماسوائے کو چھوڑ کر کبھی سے رضا
ہیں اور ہم کو دنیا و آخرت میں نکوئیاں عطا فرما اور دوزخ
کے عذاب سے بچا۔ آمین

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ

چوتھی مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكْرَةُ يَوْمَ الْاَحَدِ
بِالرِّبَاطِ عَاشِرَةِ شَوَّالٍ مِنْ سَنَةِ ثَمَانِ
وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِينَ مِائَتًا
عَنِ الثَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابٌ مِنَ الْخَيْرِ فَلْيَسْتَعِزْهُ
فَاتَّكِلْ لَا يَدْرِي مَتَى يُغْلَقُ عَنْهُ -

اتوار کے دن صبح کے وقت ۱۰ سوال
۵۴۵ھ ہجری کو خانقاہ شریف میں
ارشاد فرمایا :
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ
نے ارشاد فرمایا جس کسی کے لیے بھلائی کا دروازہ کھول دیا
جائے پس وہ اس کو بسا غنیمت سمجھے۔ بہ تحقیق وہ نہیں جانتا
کہ وہ دروازہ اس سے کب بند کرایا جائے گا۔

اے اہل جماعت! جب تک زندگی کا دروازہ کھلا ہوا ہو
اس کو غنیمت سمجھو۔ وہ عتق رب بند کر دیا جائے گا جب تک تم
قدرت رکھو اس میں نیک کاموں کو غنیمت جانو (غنمت کرو)
تو بہرے کے دروازہ کو غنیمت جانو اور جب تک وہ تمہارے لیے
کھلا ہوا ہے اس میں گھس جاؤ نیک صلاح بھائیوں کے
اجتماع کے دروازے کو غنیمت سمجھو وہ تمہارے لیے کھلا
ہوا ہے۔

اے جماعت والو! جو عمارت تم نے توڑ ڈالی ہے اس
کو بنا لو۔ جو چیز تم نے ناپاک کر لی تھی اس کو دھو ڈالو جس کو تم
نے فاسد کر دیا ہے اس کی اصلاح کرو جس کو تم نے گدا کر لیا
ہے اسے صاف کر لو۔ پھر وہ چیزیں جو تم نے دوسرے
سے لے لی ہیں ان کو واپس کر دو۔ پھر تم اپنے مولا عزوجل
کی طرف اپنی گریز و نافرمانی سے رجوع کر لو۔

اے غلام یہاں سوا خلق و خالق کے کوئی اور نہیں ہے۔
پس اگر تو خالق کے ساتھ ہو گیا پس تو اس کا بندہ ہے اور اگر
تو مخلوق کا ساتھی ہوا پس تو ان کا بندہ ہے۔ تیرا کلام جب
تک کہ تو اپنے قلب کے اعتبار سے میدانوں اور جنگلوں کو قطع
کرے اور بحیثیت باطن ہر شے سے جدا ہو جائے معتبر و
قابل قبول نہیں کیا تو نہیں جانتا کہ حق تعالیٰ کا طالب اس کا
ساتھی ہے اور ہر ایک شے سے جدا۔ اس نے یقین کر لیا
ہے کہ مخلوقات میں سے ہر چیز اس کے اور حق تعالیٰ کے
درمیان میں ایک حجاب و پردہ ہے وہ جس کسی چیز کیساتھ
بھی ٹھہر جائے گا وہ اس کے لیے خدا سے باعث حجاب
ہوگی۔

اے غلام! کابل نہ بن۔ کابل آدمی ہمیشہ محروم رہتا ہے

يَا قَوْمِ اِنْتَحِزُوا وَ اِغْتَنِمُوا بَابَ الْحَيَاتِ
مَا دَامَ مَفْتُوحًا عَنْ قَرِيبٍ يُغْلَقُ عَنْكُمْ
اِغْتَنِمُوا اَفْعَالِ الْخَيْرِ مَا دُمْتُمْ قَارِدِينَ
عَلَيْهَا اِغْتَنِمُوا بَابَ التَّوْبَةِ وَ ادْخُلُوا
فِيهِ مَا دَامَ مَفْتُوحًا لَكُمْ اِغْتَنِمُوا بَابَ
مُزَاحِمَةِ اِخْوَانِكُمُ الصَّالِحِينَ فَهُوَ
مَفْتُوحٌ لَكُمْ

يَا قَوْمِ اِبْنُوا مَا نَقَضْتُمْ اِغْسِلُوا
مَا نَجَسْتُمْ اَصْلِحُوا مَا اَفْسَدْتُمْ صِفُوا
مَا كَدَرْتُمْ صَفُوا مَا كَدَرْتُمْ ثُمَّ رُدُّوا
مَا قَدْ اَخَذْتُمْ ثُمَّ ارْجِعُوا اِلَىٰ مَوْلَاكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَبَاقِكُمْ وَ هَرَبِكُمْ۔

يَا غُلَامَ مَا هُنَا اِلَّا الْخَالِقُ عَزَّ
وَجَلَّ اَوِ الْخَلْقُ فَاِنْ كُنْتَ مَعَ الْخَالِقِ فَانْتَ
عَبْدُهُ وَاِنْ كُنْتَ مَعَ الْخَلْقِ فَانْتَ عَبْدُهُمْ
لَا كَلَامَ لَكَ حَتَّى تَقْطَعَ الْفِيَا فِي
الْفَقَارِ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ وَ تَفَارِقَ
الْكُلَّ مِنْ حَيْثُ سِرِّكَ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ
طَالِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الْحَقِّ
مُفَارِقُ الْكُلِّ قَدْ تَبَيَّنَ اَنَّ كُلَّ
شَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ حِجَابٌ بَيْنَهُمَا وَ
بَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ اَيِّ شَيْءٍ وَقَفَ
اِنْ حُجِبَ بِهِ۔

يَا غُلَامَ لَا تَكْمَلْ فَاِنَّ الْكَمْلَانَ يَكُونُ اَبَدًا

مَحْرُومًا وَالنَّدَامَةَ فِي رَبِّقِي حُودًا عَمَّا لَكَ
وَقَدْ جَادَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكَ بِالدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ كَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَجَمِيُّ رَحِمَهُ
اللَّهُ عَلَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا جَيِّدِينَ
كَانَ يُرِيدُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا حَيًّا ذَا فَلَ
يُطَاوَعُ عَدُوَّ لِسَانِي مَنْ ذَا فَقَدْ عَرَفْنَا
حُسْنَ الْعَشْرَةِ مَعَ الْمَوَافَقَةِ لَهُمْ مَعَ
حُدُودِ الشَّرْعِ وَرِضَا حَسَنٍ مُبَارَكٌ وَ
أَمَّا إِذَا كَانَ ذَلِكَ مَعَ خَرَقِي حَدِّقْ حُدُودِي
وَعَدَمِ رِضَا فَلَ وَلَا كَرَامَةَ لَهُمْ لِقَبُولِ
الطَّاعَاتِ وَمَرَدِّهَا عَلَامَاتٌ عِنْدَ أَهْلِ
الْقَبَاءِ وَالْأَجْتِبَاءِ -

يَا غُلَامُ انْصِبْ شَبَكَةَ الدُّعَاءِ وَانْجِعْ
إِلَى الرِّضَا لَا تَدْعُوا بِلِسَانِكَ وَقَلْبُكَ
مُعْتَرِضٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَتَذَكَّرُ لَا لِسَانَ مَا
فَعَلَ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ وَشَرٍّ فَالْتَدَامَةُ
هُنَاكَ لَا يَنْفَعُ وَالذِّكْرُ ثُمَّ لَا يَنْفَعُ الشَّانُ فِي
تَذَكُّرِ الْيَوْمِ قَبْلَ الْمَوْتِ ذِكْرُ الْحَرْثِ وَ
الْبَذْرِ وَقْتَ حَصَادِ النَّاسِ لَا يَنْفَعُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الدُّنْيَا
مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ فَمَنْ زَرَعَ خَيْرًا حَصَدَ غَبَطَةً
وَمَنْ زَرَعَ شَرًّا حَصَدَ نَدَامَةً إِذَا جَاءَكَ

اور اس کے گریبان میں ندامت ہوتی ہے۔ تو اپنے اعمال کو اچھا
بنا۔ حق عزوجل نے تیرے اور دنیا و آخرت میں سخاوت اچھائی
کی ہے۔ ابو محمد عجمی رحمۃ اللہ علیہ کہہ کرتے تھے اللہم اجعلنا
جیدین (اے اللہ ہمیں اچھا کھرا کر دے) اللہم اجعلنا
جیاداً کہنے کا ارادہ فرماتے تھے (کہ یہ لفظ صحیح تھا اول غلط)
لیکن ان کی زبان ان کی موافقت نہ کرتی تھی خوف دامن گیر تھا
جس نے لذت پائی پس تحقیق اس نے معرفت الہی حاصل کر لی
خلق کے ساتھ میل جول اور ان کی موافقت جب حد و شرعی
اور رضا الہی کے ساتھ ہو مبارک واچھی ہے اور لیکن جب یہ
میل حد و شرعی میں سے کسی حد کو توڑ کر اور بغیر رضا الہی کے
ہو پس ان میں بھلائی اور بزرگی نہیں عبادتوں کے مقبول و
نامقبول ہونے کی اولیاء اللہ کے نزدیک علامتیں ہیں۔

اے غلام! تو دُعا کا جال بچھا دے (دُعا کر) اور مرضی الہی
کی طرف رجوع کر۔ ایسی حالت میں زبانی دُعا سے کیا نتیجہ جب
قلب معترض ہو زبان و قلب دونوں کو متوجہ کر کے دُعا مانگ
قیامت کے دن جو بھلائی بُرائی دنیا میں کی ہے۔ انسان یاد
کرے گا وہاں شرمندگی اور یاد کچھ نفع نہ دے گی۔ نشان تو آج
ہی کے یاد کرنے میں ہے قبل موت کے کھیت کاٹتے
وقت کھیتی اور بیج کا یاد کرنا سودمند نہیں ہوتا۔ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو یہاں
اچھا کھیت ہوئے گا بھلائی کرے گا۔ وہ قابلِ رشک ہوگا
اور جو بُرائی کرے گا وہاں ندامت اٹھائے گا۔ وقت موت

اے کیوں کرتیر کام تو مانگتا ہے وینا نہ دینا ان کا اختیار دُعا سے غافل نہ ہو۔

حافظہ وظیفہ تو دُعا کر دن است و بس۔

در بند خونِ مباحش کہ نشید یا شنید

قادری غفرلہ

اگر تو بیدار ہوا تو کیا فائدہ۔ اس وقت کی بیداری تجھ کو فائدہ نہ دے گی۔

اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں اپنے سے غافلوں اور جاہلوں کی نیند سے ہوشیار و بیدار کر دے۔ آمین

اے غلام! بڑوں کے ساتھ تیری صحبت تجھے اچھوٹ بدگمانی میں ڈال دے گی تو قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثوں قول و فعل کے سایہ میں چل تو تو نجات پائے گا۔

اے جماعت والو! اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم و حیا کرو جو حیا کا حق ہے تم غفلت نہ کرو تمہارا زمانہ ضائع ہو رہا ہے تم ایسی چیزوں کے جمع کرنے میں مشغول ہو جسے کھانہ سکوگے اور ایسی چیزوں کی آرزو کر رہے ہو جسے پانہ سکوگے اور ایسی عمارتیں بنا رہے ہو جس میں رہ نہ سکوگے۔ یہ سب چیزیں تمہیں مقام رب عزوجل میں قیام کرنے سے روکتی رہی ہیں۔ اللہ عزوجل کے ذکر نے عارفوں کے قلوب میں دُقیقے ڈال دیے ہیں ان کا احاطہ کیسے ہوئے ہیں اور ان کا یہ ذکر کل کے ذکر کو بھلا رہا ہے پس جب یہ امور کامل ہو جائیں تو جنت ہی جائے قرار ہے جو کہ موعود ہے اور نقد جنت دنیا میں احکام تقدیری پر راضی رہنا اور قلب کی اللہ عزوجل سے نزدیکی اور اس سے مناجات اور حائل پر دوں کا درمیان سے اٹھا دینا ہے پس ایسے قلب والے کو اپنی تمام حالتوں میں بغیر بیان کیفیت اور بغیر تشبیہ خلوت میں معیت الہی حاصل رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شل کوئی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

الْمَوْتُ اِنْتَبَهْتَ وَقَتًا لَا يَنْفَعُكَ الْاِنْتَبَاكَ۔

اللَّهُمَّ نَبِّهْنَا مِنْ نَوْمِ الْغَافِلِينَ عَنْكَ الْجَاهِلِينَ بِكَ۔ آمِينَ

يَا غُلَامُ! بَرِّدْ لَكَ لِلسَّارِ تَوَقُّعَكَ فِي سَوَاءِ الظَّنِّ بِالْاَخْبَارِ اَمْشِ تَحْتَ ظِلِّ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَفْلَحْتَ۔

يَا قَوْمِ اسْتَجِبُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْعِبَادَةِ لَا تَغْفُلُوا زَمَانَكُمْ لِيُضَيِّعَ قَدَرُ شَتَلْتُمْ بِجَمْعِ مَا لَا تَأْكُلُونَ وَتَأْمَلُونَ مَا لَا تَدْرِكُونَ وَتَبْنُونَ مَا لَا تَسْكُنُونَ كُلُّ هَذَا يَجْجِبُكُمْ عَنْ مَقَامِ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ تَخَيَّرْ ذَكَرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قُلُوبِ الْعَارِفِينَ وَيُحِيطُ بِهَا وَيُنْسِيهَا ذَكَرُ كُلِّ مَذْكُورٍ فَإِذَا تَقَرَّرَ هَذَا فَالْجَنَّةُ هِيَ الْمَأْوَى الْجَنَّةُ الْمَوْعُودَةُ الْمَنْقُودَةُ فِي الدُّنْيَا هِيَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَقُرْبُ الْقَلْبِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَبَاجَةُ لَهُ وَرَفْعُ الْحِجَابِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَيَصِيرُ صَاحِبُ هَذَا الْقَلْبِ فِي خُلُوتِهِ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ مِنْ غَيْرِ تَكْرِيْفٍ وَلَا تَشْبِيهِ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

۱۔ جنت دو قسم کی ہے ایک موعودہ دوسری منقودہ جس کا بیان فرمایا ۱۲ قادری

وَالْمُؤَوَّدَةُ هِيَ الَّتِي وَعَدَهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالنَّظَرُ إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ مِنْ غَيْرِ حِجَابٍ وَلَا شَيْءٍ الْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ اللَّهِ وَالشَّرُّ عِنْدَ غَيْرِهِ الْخَيْرُ فِي الْإِقْبَالِ عَلَيْهِ وَالشَّرُّ فِي الْإِدْبَارِ عَنْهُ كُلُّ عَمَلٍ مُرِيدٌ عَلَيْهِ يَوْضًا فَهُوَ لَكَ عَمَلٌ تُرِيدُهُ إِلَهُ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ لَكَ إِذَا عَمِلْتَ وَطَلَبْتَ الْعَوْضَ كَانَ جَزَاءُكَ بِمَخْلُوقٍ وَإِذَا عَمِلْتَ لَوْجِهِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كَانَ جَزَاءُكَ قُرْبَكَ مِنْهُ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ لَا تَطْلُبُ الْعَوْضَ عَلَى أَعْمَالِكَ فِي الْجُمْلَةِ أَيْشَ الدُّنْيَا وَآيَشَ الْآخِرَةِ وَآيَشَ مَا سَوَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْإِضَافَةِ إِلَيْهِ أَطْلُبِ الْمُنْعَمَ لَا تَطْلُبِ النِّعْمَةَ أَطْلُبِ الْجَارَ قَبْلَ الدَّارِ هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمَكُونُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ عَلَيْكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْآفَاتِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي جَمِيعِ الْحَالَاتِ إِذَا تَمَّتْ لَكَ هَذِهِ الثَّلَاثُ الْخُصَالُ جَاءَكَ الْمَلِكُ بِذِكْرِ الْمَوْتِ يَصِحُّ زَهْدُكَ وَبِالصَّبْرِ تَطْفُرُ بِمَا تُرِيدُ مِنْ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَبِالتَّوَكُّلِ يَخْرُجُ الْأَشْيَاءُ مِنْ قَلْبِكَ وَتَتَعَلَّقُ بِرَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ وَتَتَنَحَّى عَنْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ وَمَا سَوَى الْمُؤَلَّى بِأَيِّكَ الرَّاحَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَالْكَلَايَةُ وَالْحَاجَةُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ يَحْفَظُكَ مَوْلَاكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هَمَلِكَ

اور جنت موعودہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا ہے اور بغیر کسی شک و حجاب کے دیدار الہی سے مشرف ہونا ہے اور کل بھلائیوں اللہ کی طرف سے ہیں اور بُرائی غیر اللہ کی طرف سے۔ بھلائی و خوبی اللہ کی طرف سے توجہ ہونے میں ہے اور بُرائی اس سے روگردانی میں۔ ہر عمل جس پر توبہ کا خواہشمند ہو وہ تیسرے لیے ہیں اور ہر عمل جس سے تیرا مقصود ذات الہی ہو وہ اللہ کے لیے۔ جب تو عمل کر کے اس کا بدلہ مانگے گا تو تیرا بدلہ ایسی چیز ہوگی جو کہ مخلوق ہے اور جب تو عمل خالصاً لوجہ اللہ کرے گا تو تیرا بدلہ قرب الہی و دیدار الہی ہوگا۔ اپنے اعمال کا بدلہ مت مانگ۔ فی الجملہ یہ مقابلہ مولیٰ تعالیٰ کے دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کیا چیز ہے سب ہیچ ہے کچھ بھی نہیں تو منعم کو طلب کر نعمت کی خواہش نہ کر۔ گھر سے پہلے پڑوسی کی جستجو کر۔ بعدہ جستجو کرنا بے فائدہ ہے اللہ تو ہر شے سے پہلے موجود اور ہر شے کا وجود میں لانے والا اور ہر شے سے بعد موجود رہنے والا ہے۔ تو موت کی یاد اور آفتوں پر صبر کو لازم پکڑ اور تمام حالتوں پر اللہ عزوجل پر بھروسہ رکھ۔ جب تجھے یہ تینوں خصلتیں کامل طور سے حاصل ہو جائیں گی تو تجھے سلطنت حاصل ہو جائے گی۔ موت کی یاد سے تیرا زہد درست ہو جائے گا اور صبر کرنے سے جن چیزوں کی تو رب تعالیٰ سے خواہش کرتا ہے ان سب پر توجہ مند ہو جائے گا اور توکل سے تمام چیزیں تیسرے قلب سے نکل جائیں گی اور تیرا تعلق رب عزوجل سے ہو جائیگا، اور تجھ سے دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سب دور ہو جائیں گے۔ ہر طرف تجھے راحت آئے گی اور ہر جانب سے تیری حفاظت و حمایت ہوگی۔ تیرا مولیٰ تعالیٰ چھ جہتوں سے تیری

الْمَسِيَّةَ لَا يَبْقَى لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ عَلَيْكَ سَبِيلٌ
تَسُدُّ عَنْكَ الْجَهَاتُ وَتَعْلُقُ عَنْكَ الْأَبْوَابُ
تَصِيرُ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي حَقِّهِمْ إِنْ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطَانٌ كَيْفَ يَكُونُ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ الْمُخْلِصِينَ الَّذِينَ لَا يَرَوْنَ
الْخَلْقَ فِي أَعْمَالِهِمُ التُّطْقُ فِي الْتَهَايَةِ يَكُونُ
لَا فِي الْبَدَايَةِ الْبَدَايَةِ كُلُّهَا خَدُوسٌ وَ
الْتَهَايَةِ كُلُّهَا تُطْقُ الْمُخْلِصُ مُلْكُهُ فِي
قَلْبِهِ سُلْطَانُهُ فِي سِرِّهِ لَا أَعْتَبَارًا لظَاهِرِ
التَّادِرِ مِنْهُمْ مَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمُلْكِ
الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ كُنْ أَبَدًا مُخْفِيًا بِحَالِكَ
لَا تَرَأَ كَذَلِكَ حَتَّى تَكْمُلَ وَيَصِلَ
قَلْبُكَ إِلَى سَرِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا اكْمَلْتَ
وَبَلَغْتَ لَا تَبَالِي حِينَئِذٍ لَا تَبَالِي وَقَدْ
تَحَقَّقْتَ حَالِكَ وَأَقَمْتَ فِي مَقَامِكَ
وَأَحَدَقَ بِكَ خُرَاسُكَ وَصَارَ الْخَلْقُ
عِنْدَكَ كَالسَّوَارِحِيِّ وَالْأَشْجَارِ وَ
اسْتَوَى عِنْدَكَ حَمْدُهُمْ وَذَمُّهُمْ وَ
إِتْبَالُهُمْ وَإِدْبَارُهُمْ تَصِيرُ بَيْنَهُمْ وَنَاقِضُهُمْ
تَنْصَرِفُ فِيهِمْ بِإِذْنِ خَالِقِهِمْ
يُعْطِيكَ الْحَلَّ وَالتَّرْبُطَ وَيَرُدُّ التَّوْقِيعَ
إِلَى يَدِ قَلْبِكَ وَالْعَلَامَةَ إِلَى يَدِ
سِرِّكَ حَتَّى لَا كَلَامَ يَصِغَهُ هَذَا
وَلَا فَكُنْ عَارِقًا لَا تَتَهَوَّسُ أَنْتَ

حفاظت فرمائے گا۔ خلق میں سے کسی کو تیرے گرد و راستہ نہ رہیگا
کہ تجھ پر کوئی غالب اس کے تمام بہات تجھ سے روک دی جائیں
گی اور تمام دروازہ تیری جانب بند کیے جائیں گے تو مجھ
ان لوگوں کے ہو جائے گا جس کی نسبت ارشاد باری ہے ۔
ان عبادی الذین لے شیطان میسر بندوں پر تجھے حکومت و
غلبنے نہیں شیطان لعین کی موحود و مخلص بندوں پر جن کے عمل خدا
ہی کے لیے ہوتے ہیں حکومت کیونکر ہو سکتی ہے۔ زبان تو
انتہا میں کھلا کرتی ہے نہ کہ ابتداء کلام میں ابتدا تو کیونکر ہو سکتی ہے۔
اور انتہا از سر تا پا گویائی مخلص کی بادشاہت دل میں پھوٹ
وغلبہ باطن میں ہوتا ہے ظاہر کا اعتبار نہیں ان میں وہ شاذ و
نادر ہوتا ہے جو کہ جامع ہو درمیان ملک ظاہر و باطن کے تو
ہمیشہ اپنے حال کو چھپاتا رہے اور ہمیشہ ایسا رہے یہاں تک کہ
تو کامل ہو جائے اور تیرا قلب واصل الی اللہ ہو جائے پس
جب تو اس درجہ کمال پر پہنچ جائے گا تو اس وقت کسی کی پرواہ
نہ کرے گا اور جب تو نے اپنے حال کو درست کر لیا اور تو نے
اپنے مقام پر قیام کر لیا اور تیرے نگہبانوں نے تیرا احاطہ کر لیا
اور تمام مخلوق تیری نگاہوں میں مثل ستونوں اور درختوں کے
ہو گئی اور مخلوق کی تعریف اور بُرائی کرنا تیرے نزدیک برابر
ٹھہرا اور ان کی توجہ و گردانی یکساں ہوئی پھر تجھے پرواہ ہی
کیوں ہونے لگی۔ ایسی حالت میں تو مخلوق کا بگاڑنے بنانے
والا ہو جائے گا جس طور سے چاہے گا تو اپنے خالق کی اجازت
سے ان میں تصرف کرنے لگے گا۔ خدائے تعالیٰ تجھے حل و عقد
کا منصب عطا فرمائے گا اور حکومت تیرے قلب کے ہاتھ میں
اور شناخت تیرے باطن کے ہاتھ میں آجائے گی جب تک
ایسی درست حالت نہ ہو گئی کہ نہ درہ عقل والا بن ہونے کی

أَعْمَى أَطْلَبُ مَنْ يَقْوَدُكَ أَنْتَ جَاهِلٌ أَطْلَبُ
مَنْ يُعَلِّمُكَ فَإِذَا وَقَعْتَ بِهِ فَتَمَسَّكَ
بِهِ وَأَقْبَلَ قَوْلَهُ وَرَأَيْتَ اسْتَدَلَ بِهِ عَلَى
الْجَادَةِ فَإِذَا وَصَلَتْ إِلَيْهَا فَاقْعُدْ هُنَاكَ
حَتَّى تَحْقُقَ مَعْرِفَتُكَ لَهَا فَحِينَئِذٍ يَأْوِي
إِلَيْكَ كُلُّ ضَالٍّ وَتَصِيرُ طَبَقًا لِلْفُقَرَاءِ وَ
الْمَسَاكِينِ مِنْ جُملَةٍ الْفُتُوَّةِ حِفْظُ سِرِّ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّخَلُّقُ مَعَ النَّاسِ بِخُلُقٍ
حَسَنٍ إِنَّ أَنْتَ مَنْ طَلَبَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
وَالرِّضَاءَ بِهِ بِمَا سِوَاهُ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ
مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ إِنْ سَعِدَا بَخْتُكَ
جَاءَتْكَ يَدُ الْغَيْرَةِ أَخْلَصْتُكَ مِنْ يَدِ
كُلِّ مَنْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَآخَذَتْ
إِلَى بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَهَذَا لَكَ
الْوَلَايَةُ إِلَهُ الْحَقِّ إِذَا تَمَّ لَكَ هَذَا
جَاءَتْ إِلَيْكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ خَادِمَتَيْنِ
مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ أَطْرُقُ بَابَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاثْبُتْ عَلَى بَابِهِ فَإِنَّكَ
إِذَا ثَبَتَ هُنَاكَ بَانَ لَكَ الْخَوَاطِرُ
فَتَعْرِفُ خَاطِرَ النَّفْسِ وَخَاطِرَ الْهَوَى وَ
خَاطِرَ الْقَلْبِ وَخَاطِرَ الْبَدَنِ وَخَاطِرَ
الْمَلِكِ وَخَاطِرَ الْمَلِكِ يُقَالُ لَكَ هَذَا خَاطِرُ
حَقِّ وَهَذَا خَاطِرُ بَاطِلٍ فَتَعْلَمُ كُلَّ وَاحِدٍ

کہ کرتا دیکھتا ہے اپنے لیے کوشش تلاش کرتا تو جاہل ہے،
اپنے لیے معلم ڈھونڈ جب کوئی ایسا قابل تجھے مل جائے
پس تو اس کا دامن پکڑ لے اور اس کے قول و رائے کو قبول
کر اور اس سے سیدھا راستہ پوچھ جب تو اس کی رہنمائی
سے سیدھی راہ پر پہنچ جائے پس وہاں جا کر بیٹھ جاتا کہ تو
اسے بخوبی پہچان لے۔ پس اس وقت میں سہرگم کردہ راہ تیری
طرف رجوع کر لے گا اور تو فقرا و مساکین کا خوان بن جائیگا
جو آئے وہ روحانی غذا کھائے۔ اللہ تعالیٰ کے اسرار کی حقاقت
کرنا اور مخلوق کے ساتھ اخلاق حسنہ سے پیش آنا محمد جلیل
کے ہے۔ تو حق عزوجل کی تلاش اور ماسوی اللہ کو چھوڑ کر محض
خدا کی رضامندی کی تلاش سے کیوں جدا ہو رہا ہے۔ کیا
تو نے اللہ کا کلام نہیں سنا منکم من یرید الدنیا ثم یرید
بعض وہ ہیں جو دنیا چاہتے ہیں اور بعض آخرت کے متلاشی
ہیں اور دوسری جگہ پر فرمایا وہ اس کی ذات کریمہ کی خواہش کرتے
اگر تیرا نصیب اچھا ہوتا تو تیرے پاس غیرت الہی کا ہاتھ آتا جو
تجھ کو ہر ایک ماسوی اللہ کے ہاتھ سے چھڑا لیتا اور تجھ کو پکڑ
کر قریب حق عزوجل کے دروازہ تک لے جاتا پس اس جگہ اللہ
ہی کی ولایت ہے جو حق ہے۔ اب بھی کوشش کر جب
تجھے یہ مال مل جائے گا دنیا و آخرت دونوں بغیر ضرر و فتنہ
کے تیرے خادم بن جائیں گے۔ ہاتھ جوڑے کھڑے رہنے
تو اللہ عزوجل کا دروازہ کھٹ کھٹا اور اسی پر ثبات قدم رہ
پس جب تو وہیں ٹھہرے گا تجھے سب خطرات ظاہر ہو جائیں
گے تو نفس و خواہشات اور قلب و شیطان اور فرشتہ اور حاکم
کے خطرات کو پہچاننے لگے گا اس وقت تجھے کہا جائے گا
یہ خطرات حق ہیں اور یہ باطل پس تو ہر ایک کو اس کی علامت

سے دریافت کر لے گا جب تو اس مقام تک پہنچ جائیگا تو تجھے حق عزوجل کی طرف سے خاطر آئے گی جو تجھے موب بنائے گی اور خبردار کر دے گی اور یہی تجھے کٹر کرے گی اور بھٹلائے گی اور حرکت دے گی اور سکون بخشنے کی نگوئی کا حکم دے گی اور برائی سے روکے گی۔

بَعْلَامَةٍ تَعْرِفُهَا إِذَا وَصَلْتَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ أَتَاكَ خَاطِرٌ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَدِّبُكَ بِهِ وَيُنَبِّئُكَ وَيُقَيِّمُكَ وَيُقَوِّدُكَ وَيُحَرِّكُكَ وَيُسْكِنُكَ وَيَأْمُرُكَ وَيَنْهَاكَ

يَا قَوْمُ لَا تَطْلُبُوا الزِّيَادَةَ وَلَا التَّقْصَانَ وَلَا التَّقَدُّمَ وَلَا التَّأَخُّرَ فَإِنَّ الْقَدَرَ قَدْ احْطَا بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ عَلَى حَدِّهِ وَمَا مِنْكُمْ رَاةٌ مِنْ لَهُ كِتَابٌ وَتَارِيخٌ يَخْصَمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَعَ رَبُّكَ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالْأَجَلِ جَفَّتِ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَاتِبٌ قَدْ فَرَعَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَضَاءَهُ سَابِقٌ وَلَكِنْ جَاءَ الْحُكْمُ وَسُتِرَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ وَالنَّفْيُ وَالْإِلْزَامُ فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَمَّ عَلَى الْحُكْمِ بِمَا سَبَقَ بَلْ يَقُولُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ

يَا قَوْمُ اْعْمَلُوا بِهَذَا الظَّاهِرِ بِهَذَا السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ حَتَّى يَحْمِلَكُمْ الْعَمَلُ بِكَارِطِنِ هَذَا الْأَمْرِ إِذَا عَمِلْتَ بِهَذَا الظَّاهِرِ آذَانَ إِلَى فَهْمِ الْبَاطِنِ أَقُولُ مَا يَفْهَمُ سِرَّكَ ثُمَّ يُبَيِّنُ عَلَى قَلْبِكَ وَيُبَيِّنُ قَلْبَكَ عَلَى نَفْسِكَ وَنَفْسَكَ عَلَى لِسَانِكَ وَيُبَيِّنُ لِسَانَكَ عَلَى الْحَقِّ يَتَعَدَّى ذَالِكَ إِلَيْهِمْ لِمَصَالِحِهِمْ وَمَنَافِعِهِمْ

اے جماعت! الوہاتم زیادتی اور کمی اور تقدم و تاخر کو طلب نہ کرو کیوں کہ تقدیر علیحدہ علیحدہ تم میں سے ہر ایک کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور وہی ہونے والا ہے اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی کتاب و تاریخ مخصوص نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تیرا رب مخلوق اور اس کے خلق اور رزق اور اجل سے فارغ ہو چکا۔ قلم تمام ہونے والی چیزوں کو لکھ کر خشک ہو چکا۔ یہ تحقیق اللہ ہر شے سے فارغ ہو گیا اس کی قضا سابق ہے لیکن حکم آیا اور اس پر امر و نہی و الزام کا پردہ ڈالا گیا۔ پس کسی کو یہ حلال نہیں کہ وہ قضا و قدر کے حکم پر حجت لائے جو ہونا تھا ہو چکا بلکہ یوں کہ لایزال الایۃ اللہ سے کسی فعل کا سوال نہ کیا جائے گا اور بندوں سے سوال کیا جائے گا۔

اے جماعت! الوہاتم اس ظاہر پر عمل کرو جو سپیدی پر سیاہی ہے یعنی لکھے ہوئے پر تاکہ تمہارا یہ عمل تم کو اس امر کے باطن کی طرف براہ راست کرے جب تو اس ظاہر پر عمل کرے گا تو یہ تیرا عمل باطن کے سمجھنے پر قہر پہنچا دے گا تو باطن کو سمجھنے لگے گا اقول سمجھنے والی چیز تیرا سر ہے پھر اس سے تیرے قلب پر اظہار ہوتا ہے۔ بعدہ قلب سے تیرے نفس پر اور نفس سے تیری زبان پر اور زبان سے مخلوق پر یہ امر مخلوق کی طرف ان واسطوں سے

يَا طُوبَى لَكَ اِنْ وَاَقْتَتَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ
اَحْبَبْتَهُ -

ان کی مصلحتوں اور سببوں کے واسطے متعدی ہوتا رہتا ہے پہنچتا ہے
مبارک ہو تجھے اگر تو حق عزوجل کی موافقت کر کے اس کو اپنا محبوب
سمجھنے لگے۔

وَمِنْكَ قَدْ اَدْعَيْتَ مُحَبَّةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
اَمَّا عَلِمْتَ اَنْ مِنْ شَرِّ اَلْطُّغْيَانِ مَوَاقِفَتُهُ
فِيكَ وَفِي غَيْرِكَ وَمِنْ شَرِّهَا اَنْ لَا
تَسْكُنَ اِلٰى غَيْرِهِ وَاَنْ تَسْتَأْنِسَ بِهَا وَلَا
تَسْتَرْحِشَ مَعَهَا اِذَا سَكَنَ حُبُّ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ قَلْبَ عَبْدٍ اُنْسَ بِهَا وَاَبْغَضَ كُلَّ مَا
يُشْغِلُهُ عَنْهُ تَبُّ مِنْ دَعْوَاكَ الْكَاذِبَةِ
هَذَا شَيْءٌ لَا يَجْتَنِيْ بِالتَّخَلُّفِ وَالتَّمَدُّنِ
وَالْكَذِبِ وَالتَّفَارِقِ وَالتَّصَنُّعِ تَبُّ وَ
اَثْبَتْ عَلَى تَوْبَتِكَ فَلَيْسَ الشَّكُّ فِي
تَوْبَتِكَ الشَّكُّ فِي تَبُّوتِكَ عَلَيْهَا لَيْسَ
الشَّكُّ فِي غُرْسِكَ الشَّكُّ فِي تَبُّوتِهَا وَ
تَفْصِيْلُهَا وَثَمَرَتِهَا -

تجھ پر افسوس! کہ تو تو خدا کی محبت کا دعویٰ یدار بن گیا آیا
تجھے اس کی خبر نہیں کہ محبت کے لیے چند شرطیں ہیں۔ اپنے اور
غیر کے معاملات میں خدا کی موافقت کرنا (۲) ماسوی اللہ کی طرف
سکون نہ کرنا (۳) اور اللہ ہی سے اُنس پکڑنا اور اس کے ساتھ
رہنے سے وحشت نہ پکڑنا۔ جب اللہ کی محبت کسی بندہ کے
دل میں قرار پکڑتی ہے وہ بندہ اسی کے ساتھ اُنس پکڑ لیتا ہے
اور ہر اس چیز کو دشمن سمجھتا ہے جو اس کو خدا کے اُنس سے روکے
تو اپنے جھوٹے دعوے سے توبہ کرے۔ محبت الہی خلوت
نیشینی اور آرزو اور جھوٹ اور لفاق اور بناوٹ سے حاصل
نہیں ہوتی ہے۔ اس سے تائب ہو اور پھر توبہ پر قائم رہ مفسد
توبہ کوئی شاندار چیز نہیں بلکہ توبہ پر قائم رہنے میں شان ہے۔
تیسرے درخت بودینے میں کوئی شان نہیں شان تو اس کے
جمنے اور شاخوں کے پھوٹنے اور پھل لانے میں ہے۔

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق عزوجل کی
موافقت خوف اور نقصان فقیری اور امیری شہمی اور نرمی بیماری
اور عافیت، خیر و شر، ملنے نہ ملنے سب میں لازم پکڑو میرے
خیال میں تمہارے لیے سوائے تسلیم اور راضی برضائے الہی رہنے
کے کوئی دوا نہیں جب خدا تعالیٰ تمہارے اوپر کوئی حکم جاری
کرے اس سے وحشت نہ کرو اور اس میں جھگڑا نہ نکالو۔
اور اس کا گلہ اس کے بغیر نہ کرو۔ تمہارا غیر سے خدا کا
شکوکہ تمہاری مصیبت و بلا کو اور بڑھادے گا بلکہ سکوت و
سکون اور گنہامی اختیار کرو۔ اس کے روبرو ثابت قدم رہو

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا
الْزَمُوا مَوَاقِفَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي الْبَاسَاءِ وَ
الضَّرَائِعِ وَالْفَقْرِ وَالْغَنَى وَالشَّدَائِدِ وَالرَّخَاءِ
فِي السُّقْمِ وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَخِيرِ وَالشَّرِّ وَالْعَطَلِ
وَالْمَنْعِ مَا أَمَرَى لَكُمْ دَوَاءً إِلَّا التَّسْلِيمَ اِلَى
الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اِذَا قَضَا عَلَيْكُمْ بَشْيْءٌ لَا تَسْتَحْشِرُوا
مِنْهُ وَلَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ وَلَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ وَلَا
تَشْكُرُوا مِنْهُ اِلٰى غَيْرِهِ فَانْ ذَالِكُمْ مِمَّا يَزِيدُكُمْ
بَلَاءً بَلْ سَكُوتًا وَسُكُونًا وَخُضُوعًا اِذْ تَتَوَابَعُونَ يَدَيْهِ

اور وہ جو کچھ تمہارے ساتھ اور تمہارے معاملات میں کرے
اس کو خوشی دیکھے جاؤ اس کی تبدل و تغیر پر خوش رہو جب
تمہارا خدا کے ساتھ ایسا معاملہ ہو جائے گا یقیناً وہ تمہاری خوشی
کرائس سے اور تمہارے غم کو خوشی سے بدل ڈالے گا۔
اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں اپنی حضوری میں اپنے ساتھ رکھ
اور دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما۔

پانچویں مجلس

۱۲ شوال ۱۲۵۵ھ ہجری المقدس کو منگل کے
دن شام کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد
فرمایا :

اے غلام! اللہ تعالیٰ کی بندگی کہاں ہے تو حقیقی بندگی
اور سچی غلامی حاصل کر اور اپنے تمام کاموں میں کفایت اختیار
کر خدا ہی کو کافی سمجھ۔ تو اپنے مالک سے بھاگا ہوا غلام
ہے اسی کی طرف واپس ہو اور اسی کی طرف سر جھکا کر
پست ہو جا اس کے حکم کی بجا آوری کے ساتھ اور اس کے
منع کیے ہوئے کام سے باز رہنے کے ساتھ اور اس کے
مقتدرات پر صبر و موافقت کے ساتھ تواضع کر جب یہ کام
تجھ مل جائے گا تب تیری بندگی و غلامی تیرے آقا کے لیے
پوری ہو جائے گی اور اس کی طرف تجھے کفایت نصیب ہوگی۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ایس اللہ الایۃ کیا اللہ اپنے بند
کے لیے کفایت کرے یا نہیں جب اللہ تعالیٰ کیلئے تیری غلامی
درست ہو جائیگی وہ تجھے اپنا محبوب بنالیا گا اور اپنی محبت تیرے
قلب میں مضبوط کر دیگا اور اس کے سبب بغیر شقت و بغیر حرج کے
تجھے اپنا مونس بنالیا گا اور تجھے اس کے غیر کی صحبت اچھی معلوم نہ ہوگی

وَأَنْظُرُوا مَاذَا يَعْمَلُ فِيكُمْ وَبِكُمْ تَفْرَحُوا
عَلَى تَغْيِيرِهِ وَتَبْدِيلِهِ إِذَا كُنْتُمْ مَعَهُ
هَكَذَا لَا جَرَمَ يُغَيِّرُ الْوَحْشَةَ بِالْأَنْسِ بِهِ
وَالْتَّوَجُّدَ بِالْفَرَحَةِ بِهِ -
اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي جَنَّاتِكَ وَمَعَكَ وَارْتِنَانِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ
عَشِينَ يَالْمَدْرَسَةَ ثَانِي عَشَرَ شَوَّالِ
سَنَةِ ثَمَسٍ قَارِبَيْنِ وَتَمَسِيَانِ
يَا عُلَامِ أَيْنَ عِبُودِيَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
هَاتِ حَقِيقَةَ الْعِبُودِيَةِ وَخُذِ الْكِفَايَةَ
فِي جَمِيعِ أُمُورِكَ أَنْتَ عَبْدُ ابْنِ مَنْ مَوْلَاكَ
ارْجِعْ إِلَيْهِ وَذَلَّ لَهُ وَتَوَاضَعْ بِأَمْرِهِ بِالْإِذْنِ
وَلِنَهْيِهِ بِالْإِذْنِ عَاءٍ وَلِقَضَائِهِ بِالصَّبْرِ وَالْمُؤَافَقَةِ
إِذَا تَقَرَّرَكَ هَذَا أَتَمَّتْ عُبُودِيَتُكَ
لِسَيِّدِكَ وَجَاءَتْكَ مِنْهُ الْكِفَايَةُ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ
عَبْدَكَ إِذَا صَحَّتْ عُبُودِيَتُكَ لِمَا
أَحْبَبَكَ وَقَوَّى حُبَّكَ فِي قَلْبِكَ وَانْسَ
بِهِ قُرْبِكَ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَ
لَا طَلَبٍ وَلَا تَطْيِيبُ لَكَ صُحْبَةً
غَيْرَهُ فَتَكُونُ رَاضِيًا عَنْهُ فِي
جَمِيعِ الْأَحْوَالِ فَلَوْ صَبَّقَ عَلَيْكَ

پس تو خدا سے تمام حالتوں میں راضی ہو جائیگا۔ پس اگر وہ تجھ پر بادِ جو
فراخی زمین کے زمین کو تنگ کرے اور بادِ جو گنجائش دے دے گی
تیس کے اور پروازہ بند کرے تو تو اس پر غصہ نہ کر اور اس کے غیر
کے قریب نہ جا اور اس کے غیر کا کھانا نہ کھا اس وقت تو موسیٰ علیہ
السلام سے مل جائیگا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے حق میں فرمایا ہے
ان پر پہلے ہی سے دودھ پلانیر الی حرام کر دی تھیں۔ ہمارا رب عز و
جل ہر شے کا جاننے والا، ہر شے میں گواہ ہے، ہر شے پر حاضر
ہے، ہر شے کے ساتھ اور ہر شے کے قریب ہے، تمہارے
واسطے اس سے غائب ہونا نہیں تم اس سے غائب نہیں ہو سکتے
معرفت کے بعد انکار کا کیا کام۔

تجھ پر انوس کہ تو خدا کو پہچانتا ہے اور اس سے رجوع
کرتا اور انکار کرتا ہے اس سے رجوع نہ کر پس تجھے توکل
بعبادہوں سے محروم کر دیا جائے گا اس کے ساتھ صبر کر اور اس
صبر نہ کر کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ جس نے صبر کیا قدرت والا ہو
گیا اور یہ کیسا کام ہے۔ یہ کیسی عجلت ہے سوچ غور کر۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا لِلَّهِ اِيْمَانًا وَالْوَصِيْرُ
وَلَاؤُا اور دشمن کے گھات پر تھم رہو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح
پاؤ۔ اور صبر کے بارے میں قرآن مجید میں بہت سی آیتیں
ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ صبر میں کیا خوبیاں اور
نعمتیں اور اچھا بدلہ اور عطائیں اور دین و دنیا کی راحت ہے
صبر کو لازم پکڑو۔ تم نے اس کی خوبیاں دنیا و دین کی معلوم کر
لی ہیں تم زیارتِ قبر اور صلحہ کی طرف آمد و رفت اور نیک
کام کرنے کو لازم پکڑو۔ یقیناً تمہارا کام درست و راست
ہو جائے گا تم اس جماعت سے نہ ہو کہ جب ان کو نصیحت

الْأَنفَاصَ بِرَحْمَةٍهَا وَ سَدَّ عَلَيْكَ الْاَبْوَابَ
بِسَعَةِهَا لَمْ تَسْخَطْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَقْرُبْ
بَابَ غَيْرِهِ وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْ مَعْلَمِ غَيْرِهِ
تَلْتَحَقُ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدِثُ
قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فِي حَقِّهَا وَ حَرَمْنَا
عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ رَبُّنَا عَزَّ وَ
جَلَّ عَلَّمَ رَبُّكُلْ شَيْءٍ شَاهِدٌ فِي كُلِّ
شَيْءٍ حَاضِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَاقِبٌ
مَعَ كُلِّ شَيْءٍ وَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَرِيبٌ لَا
غَيْبَةَ لَكُمْ عَنْهُ مَا أَمَرَ الْاِنْكَارَ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ
وَيُحِبُّكَ تَعْرِفُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَ
تَرْجِعُ تَنْكِرُهُ لَا تَرْجِعُ عَنْهُ فَاَتَكَ تَحْرُمُ
الْخَيْرُ كُلُّهُ اَصْبِرْ مَعَنَا وَلَا تَصْبِرْ عَنْهُ
أَمَا عَلِمْتِ اَنْ مَنْ صَبَرَ قَدَرًا وَ آيَشَ
هَذَا الْفِعْلِ آيَشَ هَذِهِ الْعُجْلَةُ قَالَ اللهُ
عَزَّوَجَلَّ ،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَ صَابِرُوا
وَ رَاطِبُوا وَ اتَّقُوا اللهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
وَ فِي الصَّبْرِ آيَاتٌ كَثِيرَةٌ فِي الْقُرْآنِ تَدُلُّ
عَلَى مَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ وَ النِّعَمِ وَ حُسْنِ
الْجَزَاءِ وَ الْعَطَايِ وَ الرَّاحَةِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ عَلَيْكُمْ بِهِ وَ قَدْ رَأَيْتُمُ الْخَيْرَ
عَاجِلًا وَ آجَلًا عَلَيْكُمْ بِزَيَادَةِ الْقُبُورِ وَ الْقَصْدِ
إِلَى الصَّالِحِينَ وَ فِعْلِ الْخَيْرِ وَ قَدْ اسْتَقَامَ
أَمْرُكُمْ لَا تَكُونُوا مِنَ الَّذِينَ إِذَا دُعِطُوا

کی جائے نصیحت قبول نہ کرے اور جب سنے اس پر عمل نہ کرے۔
 تمہارے دین کی بربادی چار چیزوں سے ہے۔
 اول یہ کہ تم علم پر جسے سیکھا ہے عمل نہیں کرتے۔
 دوسری یہ کہ جس کا علم نہیں اس پر عمل کرتے ہو
 تیسرے یہ کہ جس کو تم جانتے نہیں ہو اسے حاصل نہیں
 کرتے۔ پس جاہل کے جاہل ہوتے ہو۔

چوتھے یہ کہ تم دوسروں کو تعلیم سے روکتے ہو۔
 اے اہل جماعت! تم جب مجالس ذکر میں آتے ہو تو
 تمہاری حاضری صرف سیر و تفریح کے لیے ہوتی ہے نہ علاج
 کی غرض سے اور تم داعظ کے پند و نصائح سے اعراض کرتے
 ہو اور اس کی خطا و لغزشوں پر نگاہ رکھتے ہو اور استہزاء کرتے
 ہو اور ہنستے کھیلتے ہو۔ تم اللہ عزوجل کے ساتھ اپنے سر
 سے قمار بازی کرنے والے ہو۔ سچے طور سے سر کو حرکت نہیں
 دیتے تم اس سے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے ثابت
 نہ کرو اور جو کچھ سنو اس سے نفع نہ نصیحت حاصل کرو۔

اے غلام! تو عادت کے ساتھ مقید ہو گیا ہے تو تو
 روزی طلب کرنے اور سب کے ساتھ ٹھہ جانے اور سب پیدا
 کرنے والے کے بھول جانے اور اس پر ترک توکل کے ساتھ
 مقید ہو گیا ہے تو از میر تو عمل کرو اور اس میں اخلاص کو لازم
 پکڑو ارشاد الہی ہے وما خلقت الجن والانس الا ماعباد
 پیدا کیا میں نے جن و انس کو مگر اپنی عبادت کے لیے
 ان کو ہوسنا کی اور کھیل کود کھانے پینے سونے، نکاح
 کے لیے پیدا نہیں کیا۔ اے غافل! اپنی غفلتوں سے جو
 کہ تیرا قلب خدا کی طرف ایک قدم بڑھتا ہے اور اس کی
 محبت تیری طرف بہت قدم بڑھاتی ہے وہ اپنے محبوبوں

لَمْ يَتَّعِظُوا وَ إِذَا سَمِعُوا لَمْ يَعْمَلُوا إِذْ هَابُ
 دِينَكُمْ بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ -
 الْاَوَّلُ اَنَّكُمْ لَا تَعْمَلُونَ بِمَا تَعْلَمُونَ
 الشَّانِي اَنَّكُمْ تَعْمَلُونَ بِمَا لَا تَعْلَمُونَ
 الثَّالِثُ اَنَّكُمْ لَا تَتَعْلَمُونَ مَا لَا تَعْلَمُونَ
 فَتَبْقُونَ جَهْلًا -

الْاَرْبَعُ اَنَّكُمْ تَمْنَعُونَ النَّاسَ مِنْ
 تَعْلِيمٍ مَا لَا تَعْلَمُونَ - يَأْقُومُ اَنْتُمْ اِذَا
 حَضَرْتُمْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ تَحْضُرُوهَا لِلْفَرَحَةِ
 لَا لِلْمَدَاوَةِ وَ تَعْرِضُونَ عَنْ وَعِظِ الْمَدَاوِظِ
 وَ تَحْفَظُونَ عَلَيْهِ الْخَطَا وَ الزَّلَلِ وَ
 تَسْتَهْزِئُونَ وَ تَضْحَكُونَ وَ تَلْعَبُونَ اَنْتُمْ
 مَخَاطِرُكُمْ بِرُءُوسِكُمْ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 تُوبُوا مِنْ هَذَا لَا تَتَشَبَّهُوا بِاَعْدَاءِ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَ اَنْتَفِعُوا بِمَا تَسْمَعُونَ -

يَا غُلَامُ قَدْ تَقَيَّدْتَ بِالْعَادَةِ قَدْ
 تَقَيَّدْتَ بِطَلَبِ الْاَسْلَامِ وَ الْوُقُوفِ مَعَ
 السَّبَبِ وَ نِسْيَانِ الْمُسْتَبِ وَ التَّوَكُّلِ عَلَيْهِ
 عَلَيْكَ بِاسْتِيفَانِ الْعَمَلِ وَ الْاِخْلَاصِ
 فِيهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ
 وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا خَلَقْتُمْ
 لِلْمَوْتِ مَا خَلَقْتُمْ لِلْعِبَادَةِ مَا خَلَقْتُمْ لِلْاَكْلِ
 وَ الشَّرْبِ وَ النِّكَاحِ تَذَكَّرُوا يَا
 غُفْلٌ مِنْ غَفْلَاتِكُمْ يَخْطُؤُا قَلْبُكَ اِلَيْهِ
 خَطْوَةً وَ يَخْطُؤُا حُبُّكَ اِلَيْكَ خَطْوَاتٍ هُوَ

إِلَىٰ لِقَاءِ الْمُحِبِّينَ أَشَوْقٌ مِنْهُمْ يَدْرُفُ
 مَنْ يَشَاءُ بَعْدَ حَسَابٍ ۚ إِذَا أَرَادَ عَبْدٌ
 أَلَا مَرْهِيًا كَلِمَةً هَذَا شَيْءٌ يَتَعَلَّقُ بِالْمَعَانِي
 لَا بِالْأَصْوَرِ إِذَا تَمَرَّعَ عَبْدٌ مَا ذُكِرَتْ مَحْ
 زُهُدٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى
 الْمَوْلَى تُحِبُّهُ الصَّحَّةُ يُحِبُّهُ الْقُرْبُ
 يُحِبُّهُ الْمَلِكُ وَالسُّلْطَنَةُ وَالْإِمَارَةُ
 تُحِبُّهُ تَصْيِيرُ ذُرِّيَّتِهِ جَبَلًا قَطْرَتُهُ بَحْرًا
 كَوْبُهُ قَمَرًا وَقَمَرُهُ شَمْسًا قَلِيلُهُ
 كَثِيرًا مَحْوُهُ وَجُودٌ أَفْنَاءُ وَهُوَ بَقَاءُ فَخْرُهُ
 ثَبَاتٌ تَعْلُو شَجَرَتُهُ وَتَسْمَعُ إِلَى
 الْعَرْشِ وَاصْلُهُ إِلَى الثَّرَى أَوْ تَطْلُ
 أَغْصَانُهَا الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ مَا هَذِهِ
 الْأَغْصَانُ الْحُكْمُ وَالْعِلْمُ تَصْيِيرُ الدُّنْيَا
 عِنْدَكَ كَحَلْفِ الْخَاتِمِ لَا دُنْيَا تَمْلِكُهُ
 وَلَا أُخْرَى تَقِيدُهُ لَا يَمْلِكُهُ مَلِكٌ
 وَلَا مَمْلُوكٌ لَا يَحِبُّهُ حَاجِبٌ لَا
 يَأْخُذُكَ أَخْذٌ لَا يَكْدِرُكَ كِدَرٌ فَإِذَا تَرَهَّدَا
 صَلَحَ الْعَبْدُ لِلْعُقُوبِ مَعَ الْخَلْقِ وَالْأَخْذِ
 بِأَبْدِيَّتِهِمْ وَتَخْلِيهِمْ مِنْ بَحْرِ الدُّنْيَا فَإِنْ
 أَرَادَ الْحَقُّ بِالْعَبْدِ خَيْرًا جَعَلَهُ دَرَكِيَّهُمْ وَ
 طَيِّبَهُمْ وَمُؤَدِّبَهُمْ وَمُدَارِيَهُمْ
 وَتَرَجَّاهُمْ وَسَايَحَهُمْ وَشَحَنَهُمْ
 وَسَاجَهُمْ وَشَسَّسَهُمْ فَإِنْ أَرَادَ
 مِنْهُ ذَلِكَ كَانَ وَالْأَحَبُّهُ عِنْدَكَ

کی ملاقات کا بہ نسبت ان کے زیادہ مشتاق ہے جس کو
 چاہتا ہے بیشمار رزق دیتا ہے جب بندہ کسی امر کا ارادہ
 کرتا ہے وہ اس کو اس کے لیے مہیا کر دیتا ہے۔ یہ ایسی
 شے ہے جو حقیقت سے تعلق رکھتی ہے نہ ظاہر سے۔
 جب بندہ میں یہ باتیں پوری آجاتی ہیں تو اس کا زہد دنیا و
 آخرت اور ماسوی اللہ کے ساتھ درست ہو جاتا ہے۔ اس
 کو صحت قرب بادشاہ سلطنت امارت سب دوست رکھتے
 لگتے ہیں اس کا ذہ پھاڑ بن جاتا ہے اس کا قطرہ دریا اس کا
 تارا چاند اور اس کا چاند سورج اس کی تنواری چیز بہت اس کا
 عدم۔ وجود اس کی فنا بقا ہو جاتی ہے اور اس کی حرکت ثبات
 و سکون ہو جاتی ہے اس کا درخت بلند ہوتا ہے اور مرث
 تک اونچا ہو جاتا ہے اور جڑ زمین تک اور اس کی شاخیں
 دنیا و آخرت پر سایہ ڈالتی ہیں۔ یہ شاخیں ٹہنیاں کیا ہیں حکم و
 علم۔ اس کے نزدیک دنیا مثل انگوٹھی کے حلقے کے ہو جاتی
 ہے۔ نہ دنیا اس کو اپنا ملوک بنا سکتی ہے اور نہ آخرت
 اس کو مقید کر سکتی ہے۔ کوئی بادشاہ اور کوئی غلام اس کا ملک
 نہیں مہزنا نہ کوئی دربان اس کو روک سکتا ہے۔ نہ کوئی پکڑنے
 والا اس کو پکڑ سکتا ہے نہ کوئی کدورت اس کو کد کر سکتی ہے۔
 پس جب یہ مرتبہ کامل ہو جاتا ہے تو یہ بندہ مخلوق کے ساتھ
 ٹھہرنے اور ان کا ہاتھ پکڑنے (بیعت لینے) اور ان کو بحر دنیا
 سے چھڑانے کے قابل و صالح بن جاتا ہے پس اگر حق تعالیٰ
 بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس بندہ کو مخلوق کا مہر
 اور طبیب اور نوذب اور تہذیب کھانے والا اور ترجمان
 اور تیرانے والا اور نگہبان اور ان کا مہتاب و آفتاب بنا
 دیتا ہے۔ اگر خدا کا ایسا ارادہ ہوتا ہے تو ایسا ہو جاتا ہے

عَبَّيْهِ عَنْ غَيْرِهِ أَحَادًا أَقْرَدَ مِنْ هَذَا الْجَنَسِ
يُرَدُّهُمْ إِلَى الْخَلْقِ مَعَ الْحِفْظِ الْكُلِّيِّ وَ
السَّلَامَةِ الْكُلِّيَّةِ يُوقِفُهُمْ لِمَصَالِحِ الْخَلْقِ
وَهَذَا يَتَوَحَّاهُ الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا يُبْتَلَى
فِي الْآخِرَةِ وَالزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
يُبْتَلَى بِرَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَدْ غَفَلْتُمْ
كَانَكُمْ لَا تَمُوتُونَ وَكَانَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
لَا تُحْشَرُونَ وَبَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
لَا تُحَاسِبُونَ وَعَلَى الصِّرَاطِ لَا تَجُوزُونَ
هَذِهِ صِفَاتُكُمْ وَأَنْتُمْ تَدْعُونَ الْإِسْلَامَ
وَالْإِيمَانَ هَذَا الْفُرْقَانُ وَالْعِلْمُ حُجَّةٌ
عَلَيْكُمْ إِذَا لَمْ تَعْمَلُوا بِهِمَا إِذَا حَضَرْتُمْ
عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَلَمْ تَقْبَلُوا مَا تَقُولُونَ لَكُمْ
كَانَ حُضُورُكُمْ عِنْدَهُمْ حُجَّةً عَلَيْكُمْ يَكُونُ
عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ ذَلِكَ كَمَا لَوْ لَقِيتُمُ الرُّسُولَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَقْبَلُوا مِنْهُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَعْمُرُ الْخَلْقَ كُلَّهُمُ الْخَوْفُ
مِنْ جَلَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَظَمَتِهِ وَكِبَرِيَّائِهِ
وَعَدْلِهِ يَذْهَبُ مِنْكُمْ مَلُوكُ الدُّنْيَا وَ
يَبْقَى مِنْكُمْ يَرْجِعُ الْكُلُّ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَيُظْهِرُ مِنْكُمْ الْقَوْمَ يَظْهَرُ عَنْهُمْ وَغَنَاهُمْ
وَأَكْرَامُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ هُمُ الْيَوْمَ
شَحْنُ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَأَقْدَادُ الْأَمْصَافِ

ورنہ اس بندہ کو اپنے پاس چھپا لیتا ہے اور اس کو اپنے غیر سے
غائب کر دیتا ہے۔ اس جنس کے افراد (یعنی مزان خدا سے)
کوئی کوئی ہی ایسا ہوتا ہے جس کو مولیٰ تعالیٰ حفاظت و سلامت
کلی کے ساتھ مخلوق کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اس کو خلق کی
مصیبتوں اور ہدایت کے لیے توفیق دیتا ہے (ورنہ اکثر تو
مخفی و مستور ہی رہتے ہیں) دنیا کا زاہد آخرت سے آزمایا جاتا ہے
اور دنیا و آخرت کا زاہد دنیا و آخرت کے رکبے ساتھ آزمایا جاتا
ہے اور تم تو ایسے غافل ہو گئے ہو گویا مر گئے ہی نہیں اور گویا
تم قیامت کے دن اٹھائے ہی نہیں جاؤ گے اور نہ حق عز و
جل کے روبرو حساب لیے جاؤ گے اور نہ پل صراط پر ہو کر تم
گزر گئے تمہاری کیفیتیں ہیں اور پھر تم اسلام و ایمان کا دعویٰ
کرتے ہو (ہو شیاد ہو جاؤ) یہ قرآن و علم جب تم ان دونوں
پر عمل نہ کرو گے تم پر حجت نہیں گے جب تم علماء کے پاس حاضر
ہو گے اور ان کے قولوں کو قبول نہ کرو گے تو ان کے پاس کی
تمہاری یہ حاضری تم پر حجت نہیں گی اور تمہارے اوپر اس کا
گناہ و لیا ہی گا۔ جیسے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے ملتے اور ان کے ارشادات کو قبول نہ کرتے۔ قیامت
کے دن ہر ایک کو جلال و عظمت الہی اور اس کی بڑائی اور انصاف
کا خوف و ہرشت عام طور سے دامنگیر ہوگی۔ دنیا کے بادشاہوں
کا ملک جاتا ہے گا اور اسی کا ملک باقی رہے گا۔ قیامت کے
دن کل کے کل اسی کی طرف رجوع کریں گے اور مزان خدا کی
بادشاہت عزت و امارت اور خدا کا ان پر اکرام اور انعام ظاہر
ہوگا وہ تو آج بھی بندوں اور شہروں کے کوتوال محافظین اور زمین و آفاق

لے اولیا راشد کی بہت قسمیں ہیں غوث، قطب، افراد، ابدال۔ اقدا بھی ان میں کی ایک قسم ہے۔ قادری وغیرہ

زمین کا قیام انہیں کی وجہ سے ہے اور یہی حقیقت خلق کے
امیر اور سرور اور اللہ عزوجل کے ان میں سے نائب و خلیفہ
ہیں نہ کہ باعتبار صوت ظاہر کے آج حقیقتہً و معنیً ایسے ہیں
کل ظاہر ظہور ایسے ہوں گے (پردہ اٹھ جائیگا) کافروں سے
مقابلہ کرنے والوں کی بہادری ان سے جا ٹھرنے اور ثبات
قدم رہنے میں ہے اور صالحین کی بہادری اپنے نفوس اور
خواہشات اور طبیعتوں اور شیطانوں اور بُرے ہم نشینوں سے
مقابلہ میں ہے جو کہ انسانوں کے شیطان ہیں اور خاص مزان
خدا کی بہادری فی الجملہ دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ سے بے نیکی
کرنے میں ہے۔

اے غلام! اس سے پہلے کہ مجبوراً تجھے جاگنا پڑے گا
جاگ جا، ہوشیار بن، دیندار بن جا اور دینداروں سے میل جول
کر بہ تحقیق آدمی حقیقتہً دیندار ہی ہیں۔ آدمیوں میں سب سے
بڑا عقلمند وہ ہے جو اللہ عزوجل کی اطاعت کرے اور سب سے
بڑا جاہل وہ ہے جو اس کی نافرمانی کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم کا ارشاد ہے۔ دیندار عورت کو ہی اختیار کرتے ہیں ہاتھ گرد
آلودہ ہو جائیں تربت یعنی افتقرت ہے یعنی محتاج ہوا اور
اُتر ب یعنی استغنیٰ یعنی تو نگر ہو گیا۔ جب تو دینداروں سے میل
جول کرے گا اور ان سے دوستی پیدا کرے گا تو تیرے
دونوں ہاتھ اور تیرا قلب مستغنیٰ ہو جائے گا تو نفاق سے
اور اہل نفاق سے بیاکار سے دور بھاگ بھاگی، بیاکار
کا کوئی عمل معتبر نہیں تیرا بھی وہی عمل قبول ہو گا جس میں تو

قَوَامُ الْاَبْرَارِ يَهُمُّهُمْ اَمْرَاءُ الْخَلْقِ وَ
رُءُوسَا وَهُمْ نُوَابُ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِيهِمْ
مَنْ حَيْثُ الْمَعْنَى لَا مَنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ
الْيَوْمَ مَعْنَى وَ عَدَا صُوْرَةً شَجَاعَةً
السُّخْرَا صَمِيْنُ الْكُفَّارِ فِي لِقَائِهِمْ وَ الشُّبُوتِ
مَعَهُمْ وَ شَجَاعَةً الصَّالِحِيْنَ فِي لِقَاءِ نَفُوسِهِمْ
وَ الْاَهْوِيَّةِ وَ الطَّبَاعِ وَ الشَّيْكَاطِيْنَ وَ اَقْرَانِ
السُّوْءِ الَّذِيْنَ هُمْ شَيْكَاطِيْنُ الْاِنْسِ وَ
شَجَاعَةً الْخَوَاصِ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ وَ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ
يَا غُلَامُ تَنْبَهْ قَبْلَ اَنْ تَنْبَهَ بِلَا اَمْرِكَ
تَدَانٍ وَ خَالِطْ اَهْلَ الدِّيْنِ فَاِنَّهُمْ هُمُ
النَّاسُ اَعْقَلُ النَّاسِ مَنْ اطَاعَ اللّٰهَ عَزَّ
وَجَلَّ وَ اَجْهَلُ النَّاسِ مَنْ عَصَاكَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ
عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ تَرَبَّتْ
بِسَعْنِ اِفْتَقَرْتَ وَ اَتَرَبَّ اِذَا اسْتَغْنٰ
اِذَا خَالَطْتَ اَهْلَ الدِّيْنِ وَ اَحْبَبْتَهُمْ
اِسْتَغْنَتْ يَدَاكَ وَ قَلْبُكَ اِنْ هَرَبَ
مِنَ النِّفَاقِ وَ اَهْلِهِ - اَلْمُنَافِقُ
الْمُرِيْتُ لَا عَمَلَ لَّمَّا مَا يُقْبَلُ
مِنْكَ اِلَّا مَا اَمَدَتْ يَدَا وَ جَفَا

۱۔ یعنی عورت اگر کرے تو دیندار کہ ظاہری ٹیپ ٹاپ من و جمال اور حسب نسب پر نہ جائیں گا راغب ہو ایسے ہی ہر کام
میں یکے سے دیندار کو ڈھونڈنا اختیار کر۔ قادری مغفلاً

ذات الہی کا قصد کرے گا تجھ سے یہ عمل کی صورت قبول نہ
کی جائے گی بلکہ اس کے معنی و حقیقت قبول کیے جائیں گے
جب تو اپنے عمل میں نفس اور خواہشات اور اپنے شیطان و
دنیا کی مخالفت نہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ تیسے عمل کو قبول کر لے گا
جس میں تو ذات الہی کا ارادہ کرے گا نہ توجہ الی المخلوق۔

تجھ پر انہوں نے کہ تو خلق کے لیے عمل کرتا ہے اور اس کا
امیدوار ہے کہ حق عزوجل اس کو قبول فرمائے۔ یہ تیری ہوس
ہے تو فخر و غرور اور اپنے سے فرحت و سرور کو چھوڑ دے
خوشی کم کر اور غم کو بڑھا بہ تحقیق تو تو غم کدہ اور قید خانہ میں بند
ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر نظر ڈال
آپ ام المومنین رہتے مسرت کم فرماتے غمگین زیادہ رہتے
بجز تبسم کے بہت کم ہنستے اور تبسم بھی صرف دوسروں کے دل
خوش کرنے کے لیے ہوتا تھا۔ آپ کے قلب مطہر میں غم و
اشغال بھرے رہتے تھے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ
دنیا کا انفعال جس پر آپ مامور تھے نہ ہوتا تو آپ اپنے حجرہ
سے بھی باہر تشریف نہ لاتے اور نہ کسی کے ساتھ بیٹھتے۔

اے غلام جب تیری خلوت اللہ عزوجل کے ساتھ درست
ہو جائیگی تو تیرا سر مدہوش ہو جائیگا اور قلب صاف ہو گا تیری
نظر سراپا عبرت ہو جائے گی اور قلب از سر تا پا فکر اور تیری روح
اور معنی حق عزوجل کی طرف داخل ہو جائیں گی۔ فکر دنیا پر
اور عقوبت ہے اور فکر آخرت علم و زندگی قلب کی کسی بندہ کو
فکر عطا نہیں فرمایا جاتا مگر اسی کے ساتھ اس کو دنیا و آخرت
کی حالتوں کا علم عطا فرمایا جاتا ہے۔

مَا يُقْبَلُ مِنْكَ صُورَةُ عَمَلِكَ وَإِنَّمَا يُقْبَلُ
مِنْكَ مَعْنَاكَ إِذَا خَالَفْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَ
شَيْطَانَكَ وَدُنْيَاكَ فِي عَمَلِكَ قَبْلَهُ وَمِنْكَ
إِعْمَلْ وَأَخْلَصْ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى عَمَلِكَ فِي
الْجُمْلَةِ مَا يُقْبَلُ إِلَّا مَا أَرَدْتَ بِهِ وَجْهًا لَا وَجْهَ الْخَلْقِ
وَيُحَاكُ تَعَمُّدًا لِلْخَلْقِ وَتَرِيدًا أَنْ يُقْبَلَ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا هَوَسٌ مِنْكَ دَعَاكَ
الْأَشْرَ وَالْبَطَرُ وَالْفَرَحُ قَلِيلٌ فَرَحَكَ وَكَثُرَ
حُزْنُكَ فَإِنَّكَ فِي دَائِرِ الْحُزْنِ فِي دَائِرِ السَّيْنِ
كَانَ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَائِمًا
التَّفَكُّرُ قَلِيلُ الْفَرَحُ كَثِيرُ الْحُزْنِ قَلِيلُ
الضُّحِكِ إِلَّا تَبَسُّمًا تَطْيِيبًا لِقَلْبٍ غَيْرِهِ
كَانَ فِي قَلْبِهِ حُزْنٌ وَاشْغَالٌ لَوْلَا الصَّحَابَةُ
وَأُمُورُ الدُّنْيَا كَمَا كَانَ يَخْرُجُ مِنْ
بَيْتِهِ وَلَا يَقْعُدُ مَعَ أَحَدٍ -

يَا غُلَامُ إِذَا اصْحَحْتَ خَلَوْتُكَ مَعَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ دَهْشَ سِرِّكَ وَصَفَا قَلْبِكَ يَصِيرُ
نَظْرُكَ عَبْرًا وَقَلْبُكَ فِكْرًا وَمُؤَدُّكَ وَ
مَعْنَاكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاصِلًا
الْتَّفَكُّرُ فِي الدُّنْيَا عُقُوبَةٌ وَحِجَابٌ
وَالْتَّفَكُّرُ فِي الْآخِرَةِ عِلْمٌ وَالْحَيَاتُ لِلْقَلْبِ مَا
أُعْطِيَ عَبْدٌ التَّفَكُّرَ إِلَّا أُعْطِيَ الْعِلْمَ بِأَحْوَالِ الدُّنْيَا وَ

وَيُحَكِّمُ قُلُوبَكَ فِي الدُّنْيَا وَقَدْ
فَرَّغَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَقْسَامِكَ مِنْهَا وَ
قَدْ قَدَّرَ لَهَا أَزْوَاجَهَا مَعْرُوفَةً عِنْدَكَ كُلَّ
يَوْمٍ يَتَجَدَّدُ لَكَ بِرِزْقٍ جَدِيدٍ طَلَبْتَهَا
أَمْ لَمْ تَطْلُبْهُ حِرْصَكَ يَفْضَحُكَ عِنْدَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ الْخَلْقِ بِنُقْصَانِ
الْإِيمَانِ تَطْلُبُ الرِّزْقَ وَبِزِيَادَتِهِ تَقْعُدُ
عَنِ الطَّلِبِ وَبِكَمَالِهِ وَتَمَامِهِ تَنَامُ
عَنْهُ -

يَا غُلَامُ لَا تَخْلُطِ الْبَعْدَ بِالْهَزْلِ
فَإِنَّكَ مَا تَمَكَّنَ قَلْبُكَ مَعَ الْخَلْقِ كَيْفَ
يَجْتَمِعُ مَعَ الْخَالِقِ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ
بِالسَّبَبِ كَيْفَ تَكُونُ مَعَ الْمُسَبَّبِ
كَيْفَ يَجْتَمِعُ ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ مَا تَعْقِلُ
وَمَا لَا تَعْقِلُ مَا عِنْدَكَ الْخَلْقُ وَمَا
عِنْدَ الْخَالِقِ مَا أَجْهَلَ مَنْ نَسِيَ الْمُسَبَّبَ
وَأَشْتَغَلَ بِالسَّبَبِ وَقَفَّ مَعَ الثَّانِي وَ
تَرَكَ الْأَوَّلَ نَسِيَ الْبَاقِيَ وَفَرَحَ
بِالْفَاقِي

يَا غُلَامُ تَصَحَّبِ الْجُهَالَ فَيَتَعَدَّى
إِلَيْكَ مِنْ جِهْلِهِمْ صُجَّةٌ الْأَحْمَقُ
صُجَّةٌ عَيْنِ أَصْحَابِ الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ
الْعَالَمِينَ الْعَالَمِينَ بِعِلْمِهِمْ مَا أَحْسَنَ

تجھ پر انوسل کر تو اپنے قلب کو دنیا میں ضائع کر رہا ہے
حالانکہ تیرا میں حقیقی دنیا میں جو کچھ بھی تیرا مقصود ہے، تجھے
ملنے والا ہے اس سے فارغ ہو چکا ہے اور اس کا ایک
اندازہ کر لیا ہے اس کے وقت اس کو معلوم ہیں۔ تجھے ہرگز
تیرا نیاز رقی پہنچتا ہے خواہ اسے طلب کرے یا نہ طلب کرے
تیری حرص تجھے اللہ عزوجل اور مخلوق کے نزدیک رسوا کر رہی ہے
ایمان کی کمی کی وجہ سے تو رزق کی طلب کرتا ہے اور ایمان
کی زیادتی سے تو طلب سے مستغنی ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور ایمان
کے کمال و تمام ہو جانے سے تو طلب سے سو جاتا ہے۔

اے غلام! جد کو ہزل کے ساتھ نہ ملا۔ بہ تحقیق جب تک
تیرا قلب خلق کے ساتھ متعلق ہے گا وہ خالق کے ساتھ
کیسے جمع ہے گا۔ تو سبب کو شریک خدا سمجھتے ہوئے
سبب پیدا کرنے والے کے ساتھ کیسے ٹھہر سکتا ہے۔ ظاہر
و باطن اور عقلی بات اور غیر معقول بات اور وہ جو مخلوق کے
پاس ہے اور وہ جو خالق کے پاس ہے، دونوں کیسے جمع
ہو سکتے ہیں۔ وہ شخص کتاباً جاہل ہے جو سبب پیدا کرنے
والے کو بھول گیا ہے اور سبب کے ساتھ مشغول ہے سبب
کے ساتھ ٹھہرا ہوا ہے اور سبب کو چھوڑ دیا ہے۔ باقی
کو بھولا ہوا ہے اور فانی کے ساتھ خوش ہے۔

اے غلام! تو جاہلوں کی صحبت میں رہتا ہے پس ان
کی جہالت تیری طرف بھی بڑھتی ہے۔ احق کی صحبت نقصان
صحبت ہے تو ایسے ایمانداروں کی صحبت اختیار کر جو
یقین کرنے والے عالم باعمل ہیں۔ ایمانداروں کا حال ان

أَحْوَالُ الْمُؤْمِنِينَ فِي جَمِيعِ تَصَرُّفَاتِهِمْ
مَا أَقْوَاهُمْ عَلَى مُجَاهَدَاتِهِمْ وَتَهَرُّهِمْ
لِنَفْسِهِمْ وَأَهْوِيَّتِهِمْ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
فِي وَجْهِهِمْ وَحُزْنِهِمْ فِي قَلْبِهِمْ هَذَا مِنْ
قُوَّتِهِ قَدَرًا عَلَى أَنْ يُطَهِّرَ الْبَشَرَ فِي
وُجُوهِ الْخَلْقِ وَيَكْتُمَ الْحُزْنَ فِيمَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَمًّا دَاسًا
كَثِيرًا التَّفَكُّرُ كَثِيرُ الْبُكَاءِ قَلِيلُ الضَّحَكِ
وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا رَاحَةَ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ غَيْرِ لِقَاءِ
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنُ يَسْتُرُ حُزْنَ
بِشَرِّهِ ظَاهِرُهُ تَتَحَرَّكُ فِي الْكَسْبِ وَ
بِاطْنُهُ سَاكِنٌ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرُهُ
لِغِيَالِهِ وَبِاطْنُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُفْشِي
سِرًّا إِلَى أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ وَجَارِيَتِهِ
وَلَا إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَسْمَعُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعِينُوا عَلَى أُمُورِكُمْ بِالْكَفَمَانِ
لَا يَزَالُ يَكْتُمُ وَمَا عِنْدَكَ قِتَابٌ
جَاءَتْهُ غَلْبَةٌ أَوْ تَمَّتْ مِنْ لِسَانِهِ
كَلِمَةٌ فَيَتَذَكَّرُ الْأَمْرَ وَيُغَيِّرُ
الْعِبَارَةَ وَيَسْتُرُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ وَ

تمام تصرفات میں کس قدر بھلا ہوتا ہے وہ اپنے مجاہدات
ریاضات اور اپنے نفس پر اور خواہشات پر غالب ہونے
میں کس قدر قوی و مضبوط ہوتے ہیں اور اسی واسطے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی مسرت اس کے پھرے
میں ہوتی ہے اور اس کا غم اس کے قلب میں یہ اپنی قوت
کے سبب اس بات پر قادر ہیں کہ وہ مخلوق کے درپردہ خوشی
ظاہر کریں اور غم کو اپنے اور خدا کے درمیان میں مخفی رکھیں
ایسے مومن کا غم دائمی ہوتا ہے اور فکر بہت اس کا رونمایا
ہوتا ہے اور سہنا کم اور اسی واسطے حضور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کو بغیر اپنے رب عز و
جل کی ملاقات کے راحت نہیں ایمان دار اپنے غم کو اپنی
خندہ پیشانی اپنی خوشی سے چھپائے رہتا ہے اس کا ظاہر
کسب محنت مزدوری میں متحرک رہتا ہے اور باطن اس کا
رب تعالیٰ کی طرف سکون پذیر رہتا ہے ظاہر اس کا واسطے
اہل و عیال کے ہے اور باطن اس کا واسطے رب تعالیٰ کے
وہ اپنے بھید کو اپنے اہل، اولاد، پڑوسی اور نوٹھی اور
مخلوق میں سے کسی پر ظاہر نہیں کرتا ہے وہ ارشاد حضور نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنتا ہے کہ تم اپنے تمام امور میں چھپا
کے ساتھ دلیا کرو۔ اپنے امور کو خلق سے چھپاتے رہو
ولی اللہ ہمیشہ اپنی ضرورت کو چھپاتا رہتا ہے پس اگر اس پر
غلبہ طاری ہوتا ہے یا اس کی زبان سے کوئی کلمہ نکل جاتا ہے
پس وہ فوراً اس کا تدارک کر لیتا ہے اور عبارت کو بدل
دیتا ہے اور جس چیز کا اس سے اظہار ہو جاتا ہے اس کو

يَعْتَذِرُ مَتَا بَدَأَ مِنْهُ -

يَا غُلَامُ اجْعَلْنِي مِرَاتَكَ اجْعَلْنِي
مِرَاةَ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ مِرَاةَ اَعْمَالِكَ
اَدْنُ مِنِّي فَاِنَّكَ تَرَى فِي نَفْسِكَ مَا لَا
تَرَاهُ مَعَ الْبُعْدِ عَنِّي اِنْ كَانَ لَكَ حَاجَةٌ
فِي دِينِكَ فَعَلَيْكَ بِي فَاِنِّي لَا اُحَابِيكَ
فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدِي وَقَاحَةٌ
فِيمَا يَرْجِعُ اِلَى دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
رَبَّيْتُ بِيَدِ خَشْنَةٍ غَيْرِ مُحْصَلَةٍ غَيْرِ
مُنَافَقَةٍ دَعَا دُنْيَاكَ وَاَدْنُ مِنِّي فَاِنِّي
وَاقِفٌ عَلَى بَابِ الْاٰخِرَةِ نَفْتُ عِنْدِي وَ
اسْمَعُ قَوْلِي وَاَعْمَلْ بِهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوتَ
عَنْ قَرِيبٍ الدَّائِرَةُ عَلَى الْخَوْفِ مِنَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْخَشْيَةِ لَهُ اِذَا
لَمْ يَكُنْ لَكَ خَوْفٌ مِنْهُ فَلَا اَمْنَ لَكَ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ الْخَشْيَةُ مِنَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ الْعِلْمُ بِعَيْنِهِ وَ
لِذَا لَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّا يَخْشَى
اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ مَا يَخْشَى
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا الْعُلَمَاءُ الْعَمَالُ
يَا اُولِي الدِّينِ يَعْلَمُونَ وَيَعْمَلُونَ وَ
لَا يَطْلُبُونَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَزَاءً
عَلَى اَعْمَالِهِمْ بَلْ يُرِيدُونَ وَجْهًا وَ
قُرْبَةً يُرِيدُونَ مَصْجِدَهُ وَ الْخَلَاصَ
مِنْ الْبُعْدِ وَ حِجَابِهِ يُرِيدُونَ

چھپاتا ہے اور اس اظہار کی معذرت کرتا ہے۔

اے غلام! تو مجھے اپنا آئینہ بنا لے اپنے قلب کا
آئینہ بنا لے اور اپنے سر اور اپنے اعمال کا آئینہ بنا لے تو
مجھ سے قریب ہو جا۔ پس تحقیق تو اپنے نفس میں میرے
قرب کی وجہ سے وہ کیفیت دیکھنے لگے گا جو مجھ سے دوری
میں نہیں۔ اگر تجھے کوئی حاجت دینی ہو پس تو مجھے لازم پکڑ
لے میں دین الہی میں کسی امر کی تجھ سے فرو گذاشت نہ کروں گا
میں دینی امر میں ہر مہنہ نہ توار ہوں اس میں میرے پاس بے ثریا
ہے۔ میں نے دین میں ایسے سخت ہاتھوں سے پرورش
پائی ہے جو نفع حاصل کرنے والے اور منافق نہ تھے تو
اپنی دنیا چھوڑ اور مجھ سے قریب ہو جا۔ تحقیق میں آخر کے
دروازہ پر مقیم ہوں تو بھی اگر میرے پاس ٹھہر جا اور میرا
قول سن اور جلد مرنے سے پہلے اس پر عمل کر۔ اللہ عزوجل
سے خوف و خشیت کے دائرہ میں رہ کہ اسی پر راحت
دامن کا دار و مدار ہے جب تجھے اللہ تعالیٰ سے خوف
نہ ہو گا دنیا و آخرت میں امن بھی نہ ہو گی۔ اللہ عزوجل سے
خشیت باوجود اس کے سامنے موجود نہ ہونے کے اس
کا جاننا ہے یا وہی بعینہ علم ہے اور اسی واسطے اللہ عزوجل
جل نے فرمایا اِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ
سے مجھ سے عالم بند ہی ڈرتے ہیں۔ نہیں ڈرتے اللہ سے
مگر وہی عالم جو علم پر عمل کرنے والے ہیں جو جانتے سیکھتے
ہیں اس پر عمل کرتے ہیں اور اللہ عزوجل سے اپنے اعمال
پر بدلہ نہیں چاہتے بلکہ عمل سے مقصود صرف ذات الہی
اور اس کا قرب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مصاحبت اور
اس کی دوری و حجاب سے نجات چاہتے ہیں۔ یہی قصد

کرتے رہتے ہیں کہ ان پر دنیا و آخرت میں رحمت الہی کا دروازہ بند نہ کیا جائے وہ دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کی طرف قطعاً رغبت نہیں کرتے۔ دنیا ایک قوم کے لیے ہے اور آخرت ایک قوم کے لیے اور حق عزوجل ایک قوم کے لیے۔ وہ ایمان لانے والے یقین رکھنے والے، معرفت والے، خدا کو دوست رکھنے والے، اس سے ڈرنے والے اس کے لیے عاجزی کرنے والے، غمزدہ ٹکستہ دل لوگ ہیں۔ یہ قوم بغیر دیکھے اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور ان کے دل کی آنکھوں کے روبرو موجود۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کیسے نہ ڈریں خدا تو ہر دن نئی شان میں ہے۔ تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے۔ کسی کی مدد فرماتا ہے، کسی کو ذلیل و محروم کسی کو زندہ کرتا ہے اور کسی کو مارتا ہے کسی کو مقبول بناتا ہے اور کسی کو مردود کسی کو قریب کرتا ہے اور کسی کو اپنے سے دور وہ جو کچھ کرے اس پر پوچھ کچھ نہیں اور لوگ اعمال و افعال سے سوال کیے جائیں گے۔

اے اللہ اپنے سے ہمیں قرب نصیب کر اور دور نہ رکھ اور ہم کو دنیا و آخرت میں خوبیاں عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

چھٹی مجلس

۵ ارشوال ۱۲۵۵ھ ہجری کو صبح کے وقت

مدرسہ قادریہ میں حضرت غوث الاعظم

نے ارشاد فرمایا:

اولیاء اللہ کے قلوب صاف پاک ہوتے ہیں۔

أَنْ لَا يَفْلُقَ بَابٌ فِي وَجْهِهِمْ دُنْيَا وَ
آخِرَةً لَا يَرْعَوْنَ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي
الْآخِرَةِ وَلَا فِي مَا سِوَاهُ الدُّنْيَا لِقَوْمٍ
وَالْآخِرَةُ لِقَوْمٍ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْمٍ
وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ الْمُؤَقِّنُونَ الْعَارِفُونَ
الْمُجِبُونَ لَهُ الْمُتَشَرُّونَ الْخَاشِعُونَ لِمَا
الْمَحْزُونُونَ الْمُنْكَسِرُونَ لِأَجَلِهِ قَتَمٌ
يَخْشَوْنَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِالْغَيْبِ وَهُوَ
غَائِبٌ عَنْ عِيُونِ ظَوَاهِرِهِمْ وَهُوَ حَاضِرٌ
نَضَبَ عِيُونِ قُلُوبِهِمْ كَيْفَ لَا يَخَافُونَهُ
وَهُوَ كُلُّ يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يُغَيِّرُ وَيَبْدِلُ
وَيَنْصُرُ هَذَا وَيَخْذُلُ هَذَا يُحْيِي
هَذَا وَيُمِيتُ هَذَا يَقْبَلُ هَذَا وَيَرُدُّ
هَذَا يَقْرِبُ هَذَا وَيُبْعِدُ هَذَا لَا
يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ -

اللَّهُمَّ قَرِّبْنَا إِلَيْكَ وَلَا تَبَاْعِدْنَا
عَنكَ وَاتَّقِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

الْمَجْلِسُ السَّادِسُ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

بِكُرَّةٍ بِالْمَدْرَسَةِ مُنْتَصِفَ

سَوَالِ سِتَّةِ مِائَتَيْنِ قَائِلِينَ وَتَحْسِبَانِ

قُلُوبُ الْقَوْمِ قُلُوبٌ صَافِيَةٌ

طَائِفَةً نَّاسِيَةً لِلْخَلْقِ ذَاكَرَةً لِّلّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ نَّاسِيَةً لِّلذَّائِكَا ذَاكَرَةً لِّلْآخِرَةِ
نَّاسِيَةً لِّمَا عِنْدَكَ ذَاكَرَةً لِّمَا عِنْدَكَ
اَنْتُمْ مَّحْجُوبُونَ عَنْهُمْ وَعَنْ جَمِيعٍ
مَا هُمْ فِيْهِ مَشْغُولُونَ يَدُنِيَا كُمْ عَنْ
اُخْرٰى كُمْ تَارِكُونَ لِلْحَيَاةِ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّ
وَجَلَّ مُتَوَاقِحُونَ عَلَيْهِ اَقْبَلَ نَصَحَ اَخِيكَ
الْمُؤْمِنِ وَلَا تُخَالِفْهُ فَاِنَّهُ يَرٰى لَكَ مَا
لَا تَرٰى اَنْتَ لِنَفْسِكَ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مِرَآةُ
الْمُؤْمِنِ - الْمُؤْمِنُ الصَّادِقُ فِي نَصَحِهِ
لَا رَجِيْهِ الْمُؤْمِنُ يُبَيِّنُ لَكَ اَشْيَاءَ تَخْفٰى
عَلَيْهِ يُفَرِّقُ لَكَ بَيْنَ الْحَسَنَاتِ وَ
السَّيِّئَاتِ يَعْرِفُكَ مَا لَمْ وَمَا عَلَيْهِ
سُبْحَانَ مَنْ اَلْقٰى فِي قَلْبِي نَصَحَ الْخَلْقِ
وَجَعَلَ اَكْبَرَ هَمِّي اِلَيْ نَاصِحٍ وَلَا
اُرِيْدُ عَلَى ذٰلِكَ جَزَاءً اُجَبَرْتُ قَدْ
حَصَلَتْ لِيْ عِنْدَ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ مَا
اَنَا طَالِبٌ دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةِ مَا
اَعْبُدُ اِلَّا الدُّنْيَا وَلَا اِلَّا الْآخِرَةَ وَلَا
مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَعْبُدُ
اِلَّا الْخَالِقَ الْوَاحِدَ الْاَحَدَ الْقَدِيْمَ
فَرِحْتُ بِفَلَاحِكُمْ وَ غَرَّتْ لِهَلَاكِكُمْ
اِذَا رَاَيْتُ وَجْهًا مُّرِيْدٌ صَادِقٍ قَدْ
اَفْلَحَ عَلَى يَدَيَّ شَبِعْتُ وَ اُرْتَوَيْتُ

خلق کے بھول جانے والے اللہ عزوجل کے یاد کرنے والے
دنیا کے بھلا دینے والے آخرت کے یاد کرنے والے
تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ اس کو بھولنے والے خدا کے
پاس جو ہے اس کو یاد کرنے والے رہتے ہیں۔ تم ان سے
اور ان کی تمام ان خوبیوں سے محروم ہو جو ان میں ہیں اور
تم دنیا میں آخرت کو چھوڑے ہوئے مشغول ہو۔ رب تعالیٰ
سے تم کو جیانی نہیں تم جیاء کے چھوڑنے والے ہو تم تو اس کے
رو برو بے شرمی کرنے والے ہو۔ اے عزیز اپنے مسلمان
بھائی کی نصیحت قبول کر اور اس کی مخالفت نہ کر۔ بہ تحقیق وہ
تیرے ایسے عیوب و حالات دیکھتا ہے جس کی تجھے خود
خبر نہیں اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے
ارشاد فرمایا مسلمان ایماندار مسلمان کا آئینہ ہے مسلمان اپنے
مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی و نصیحت میں سچا اس پر ان
باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے جو اس پر مخفی ہوتی ہیں اور اس کی
خوبیوں اور برائیوں کو جدا جدا کر دیتا ہے اور اس کو اس کی
نفع رساں و نقصان دہ چیزوں کو بتا دیتا ہے۔ پاک ہے
وہ خدا جس نے میرے دل میں مخلوق کی خیر خواہی ڈال دی
ہے اور اس کو میرا بڑا مقصد بنا دیا ہے۔ بہ تحقیق میں ناصح
ہوں اور اس پر بدلہ نہیں چاہتا میری اجرت اللہ عزوجل
کے نزدیک موجود ہے مل چکی ہے۔ دنیا و آخرت طالب
نہیں ہوں میں دنیا و آخرت اور ماسوی اللہ کی بندگی و عبادت
نہیں کرتا ہوں میں تو سوا اللہ تعالیٰ کے جو کہ خالق۔ بیکتا و یگانہ
قدیم ہے کسی کی عبادت نہیں کرتا تمہاری بہبودی میں میری
مرست ہے اور تمہاری ہلاکت میں میرا غم جب میں اپنے لیے
مرید صادق کا چہرہ دیکھتا ہوں کہ جس نے میرے ہاتھ پر

وَأَكْتَسَبْتُ وَفَرَحْتُ وَإِلَّا أَقُولُ
كَفَيْتَ خَرَجَ مِثْلَهُ مِنْ تَحْتِ
يَدِي -

يَا غَلَامُ مُرَادِي أَنْتَ لَا أَنَا إِنْ أَنْتَ
تَتَغَيَّرْتَ لَا أَنَا أَنَا عَبَدْتُ وَإِنَّمَا أَنْتَ
وَدَدْتُ نَحْنُ لِأَجْلِكَ تَعَلَّقَ بِي حَتَّى تَعْبُدَ
بِالْعَجَلَةِ -

يَا قَوْمُ دَعُوا التَّكْبُرَ عَلَى اللَّهِ عَزَّو
جَلَّ وَ عَلَى خَلْقِهِ اِعْرِضُوا قَدْ رَكُمُ وَتَوَاضَعُوا
فِي نَفُوسِكُمْ أَوْ لَكُمْ نُطْفَةٌ قَدِيرَةٌ مِنْ
مَاءٍ مَّهِينٍ وَ أَخْرُكُمُ جِيفَةً مُلْقَاةً
لَا تَكُونُوا مَتْنُ يَقُودُهُ الظَّمْعُ وَيَصِيدُهُ
الْعَرَى وَيَحْمِلُهُ الْعَرَى إِلَى أَبْوَابِ
السَّلَاطِينِ فَيَطْلُبُ مِنْهُمْ مَا كَمْ يُقْسَمُ
لَهُ أَوْ يَطْلُبُ مِنْهُمْ مَا قَدْ قُسِمَ لَهُ
بِالذُّلِّ وَالْمَعَانَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَشَدُّ عُقُوبَاتِ
اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لِعَبْدِهِ طَلَبُهُ مَا لَهُ
يُقْسَمُ لَهُ -

وَيَحْكُ يَا جَاهِلًا بِالْقَدْرِ وَ
الْقَدْرِ لَمْ أَتَقَنَّ أَنْ أَبْنَاءَ الدُّنْيَا
يَقْدِرُونَ أَنْ يُعْطُوا مَا لَهُمْ يُقْسَمُ

فلاح پانی تو اگھانا دیر لب ہو جاتا ہوں اور لباس پہن لیتا ہوں
اور خوش ہو جاتا ہوں ورنہ مانتا ہوں کہ اس جیسا میکہ ہاتھ کے
نیچے سے کیسے نکل گیا۔

اے غلام! میری مراد تو ہے نہ کہ خود میں اگر تجھ میں تغیر
پیدا ہوا تو تو بھی متغیر ہو گا نہ کہ میں۔ میں تو عبور کر چکا ہوں تو نے
مجھے اپنی وجہ سے ہی درست بنایا ہے پس تو میرے ساتھ
علاقہ پیدا کر تا کہ جلد تو بھی عبور کر سکے۔

اے لوگو! اللہ عز و جل اور اس کی مخلوق پر تکبر و غرور کو
چھوڑ دو۔ اپنے مرتبہ کو پہچانو اور اپنے نفوس میں تواضع پیدا
کر رہو تمہاری ابتدا ایک نجس نطفہ ہے گھٹورے پانی سے
بنایا گیا اور تمہاری انتہا ایک مردار شے پھینک دی گئی ہے۔
تم اس جماعت سے نہ ہو جن کو لالچ کھینچتا ہے اور خواہش
ان کا شکار کرتی ہے اور ان کو بادشاہوں کے دروازوں کی
طرف لے جانے پر برا بیگنہ کرتی ہے۔ پس یہ وہاں جا کر
غیر مقسوم یا اپنے مقسوم حصہ کو ذلت و خواری کے ساتھ بادشاہوں
سے طلب کرتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی
ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سخت تر عذابوں
میں سے اس کے بندے کا ایسی چیز کا طلب کرنا ہے جو
اس کے واسطے مقسوم نہیں کی گئی۔

اے تقدیر اور کاتب تقدیر سے ناواقف تجھ پر افسوس
ہے کیا تو گمان رکھتا ہے کہ اہل دنیا تجھے اس چیز کے
دینے پر جو تیری تقدیر میں نہیں قدرت رکھتے ہیں دہر گز

اے آپ کا یہ ارشاد ویسا ہی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دیکھتا ہوں کہ
احوال امت بہتر ہے خوش ہوتا ہوں ورنہ غم لاحق ہے۔ فاقم۔ قادری عفرلہ

لَكَ وَلَكِنْ هَذِهِ دَسُوسَةُ الشَّيْطَانِ
الَّذِي قَدْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِكَ وَرَأْسِكَ
لَسْتَ عَبْدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّمَا أَنْتَ
عَبْدُ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ
وَطَبْعِكَ وَدِرْهِمِكَ وَدِينَارِكَ أَجْهَدُ
أَنْ تَرَى مُفْلِحًا حَتَّى تُفْلِحَ بِطَرِيقَةٍ عَنْ
بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ
لَمْ يَرِ الْمُفْلِحَ لَا يُفْلِحْ أَنْتَ تَرَى
الْمُفْلِحَ وَلَكِنْ تَرَاهُ بِعَيْنِي رَأْسِكَ
لَا بِعَيْنِي قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَإِيَّانِكَ
إِيَّانُ يَنْسُ لَكَ فَلَا جَرَمَ لَا تَكُونُ
لَكَ بَصِيرَةٌ تَبْصُرُ بِهَا خَيْرَكَ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى
الْقُلُوبَ الَّتِي فِي الصُّدُورِ وَالطَّامِعُ
فِي أَخْذِ الدُّنْيَا مِنْ أَيْدِي الْخَلْقِ
يَبِيعُ الدِّينَ بِالْثَيْنِ مَا يَبْقَى بِمَا يَفْنَى
فَلَا جَرَمَ لَا يَقَعُ بَيِّدُهُ لَا هَذَا وَلَا هَذَا
مَا دُمَّتْهُ نَاقِصُ الْإِيْمَانِ فَدُونَكَ وَ
إِصْلَاحَ مَعِيشَتِكَ حَتَّى لَا تَحْتَاجَ
إِلَى النَّاسِ فَتَبَدَّلُ دِينَكَ لَهُمْ وَ
تَأْكُلَ أَمْوَالَهُمْ بِهِ فَإِذَا قَوِيَ إِيْمَانُكَ وَ
كَمَلَ فَدُؤُنُكَ وَالتَّوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَالْخُرُوجَ مِنَ الْأَسْبَابِ وَقَطَعَ
الْأَرْبَابَ وَالْمَسَافِرَ عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ
بِقَلْبِكَ تَخْرُجُ بِقَلْبِكَ عَنْ بَلَدِكَ وَأَهْلِكَ

نہیں، اور لیکن یہ شیطان کا دوسرا سر ہے جو تیرے قلب اور
دماغ میں جگہ پکڑ گیا ہے تو اللہ عزوجل کا بندہ نہیں ہے پس
اپنے نفس اور خواہشات نفسانی اور شیطان اور اپنی طبیعت
اور درہم و دینار کا بندہ ہے۔ اس بات کی کوشش کر کہ تو کسی فلاحیت
والے کو پالے جس کی پیروی سے تجھے فلاح مل جائے یعنی
مشرک کا مل تلاش کر، بعض اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت
ہے کہ جس نے فلاحیت والے کو نہ دیکھا اسے فلاح نہ
ملے گی تو تو فلاحیت والے کو دیکھتا بھی ہے تو سر والی آنکھوں
سے نہ اپنے قلب و سر اور ایمان کی آنکھوں سے تیرے
پاس تو ایمان ہی نہیں کہ جو بصیرت قلبی حاصل کرے اپنی بھلائی کو
دیکھ سکے اسی وجہ سے بھلائی سے محروم ہے (ارشاد الہی ہے
فَانْهَآ لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ الْاٰیۃ؎ آنکھیں اندھی نہیں ہیں
اور لیکن وہ قلب جو سینوں کے اندر ہیں نابینا ہو جاتے ہیں۔
حصول دنیا کا مخلوق کے ہاتھوں سے لاپچی دین کو ایک انجیر
کے بدلہ میں فروخت کرتا ہے باقی کو فانی کے بدلے
بیچتا ہے اس لیے اس کے ہاتھوں میں نہ یہ پڑتا ہے نہ
وہ خمر الدنیا والاخرہ کا مصداق بن جاتا ہے جب تک تو
ناقص الایمان ہے پس اپنے اوپر اصلاح نفس و معاش لازماً
کر لے تاکہ تو آدمیوں کی طرف حاجت مند نہ ہو پس کہیں اپنے
دین کو ان کے مال کھا کر باقی کو فانی سے نہ بدل لے زناں
بعد حب تیرا ایمان مضبوط و کامل ہو جائے اس وقت تو
اللہ عزوجل پر توکل اور سببوں سے علیحدگی اور ارباب طریقت
سے قطع تعلقی کو لازم پکڑ اور دل کے ساتھ تمام چیزوں سے
مسافرت اختیار کر۔ دل کی موافقت کے ساتھ اپنے شر
اور اہل و عیال اور اپنی دکان اور اپنی معرفت والوں سے

نکل جا، باہر آجا اور اپنے مقبوضات کو اپنے اہل و عیال اور بھائی
اور معصوم دوستوں کے سپرد کر دے پس گویا ایسا ہو جاسیے کہ
ملک الموت نے تیری روح لے لی اور موت کے اچکنے والے
نے تجھے اچک لیا تو لقمہ موت ہو گیا۔ گویا زمین نے شقی ہو
کر تجھے نکل لیا۔ گویا قدرت اور احکام قضا و قدر نے تجھے
پکڑ لیا اور تجھے علم و معرفت کے دریا میں ڈبو دیا جو اس مقام
پر پہنچا اس کو سبب ضرر نہیں پہنچا سکتے کیوں کہ وہ ظاہری ہوتے
ہیں نہ کہ باطنی۔ سبب دوسروں کے لیے ہوتے ہیں نہ اس کے
واسطے۔

اے قوم والو! اگر تم پورے طور سے قلب کے ساتھ ان
تمام امور مذکورہ پر قدرت نہیں رکھتے کہ سبب کو اور اس کے
تعلق کو چھوڑو تم سے یہ پوری طور سے نہ ہو سکے تو بعض وجہ سے
ہی سہی۔ جب تم کل پر قدرت نہیں رکھتے تو بعض سے کیا
کم ہونا چاہیے۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا کرتے تھے جس قدر بھی طاقت رکھو دنیا کے غموں سے
فارغ ہو جاؤ

اے غلام! اگر تجھے دنیا کے غموں سے فارغ و خالی
ہونے کی قدرت ہے تو اسے گر گزردہ دل سے حق عز
جل کی طرف دوڑ جا اور اس کے دامن رحمت سے لپٹ جا
یہاں تک کہ تیسرے دل سے دنیا کا غم نکل جائے وہ ہر شے
پر قادر اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے اور ہر شے اس کے
قبضہ میں ہے تو اس کے دروازے کو کھٹکے اور یہ سوال کر
کہ وہ تیسرے دل کو اپنے غیر سے فارغ کر دے اور اس کو
ایمان اور معرفت الہی اور علم سے بھر دے اور اپنی مخلوق سے
تجھے مستثنیٰ کر دے اور تجھ کو یقین عطا فرما دے اور وہ تیسرے

وَدُكَانِكَ وَمَعَارِفِكَ وَتَسْلِمُ مَا فِي يَدِكَ
إِلَى أَهْلِكَ وَرِجَالِكَ وَأَقْرَانِكَ فَتَصِيرُ كَأَنَّ
مَلَكَ الْمَوْتِ قَدْ أَخَذَ رُوحَكَ كَأَنَّ خَطَافَ
الْمَوْتِ اخْتَطَفَكَ كَأَنَّ الْأَرْضَ انْشَقَّتْ
وَبَلَغَتْكَ كَأَنَّ أَمْوَاجَ الْقَدَرِ وَالْقُدْرَةِ
وَالسَّائِقَةِ أَخَذَتْكَ فِي بَحْرِ الْعِلْمِ عَزَّتْكَ
مَنْ وَصَلَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ لَا تَضُرُّهُ الْأَسْبَابُ
لَا هَا تَكُونُ عَلَى ظَاهِرِهِ لَا عَلَى بَاطِنِهِ تَكُونُ
الْأَسْبَابُ لِغَيْرِهِ لَا لَكَ۔

يَا قَوْمُ إِنْ كُنْتُمْ تَقْدِرُونَ عَلَى مَا ذُكِرَتْ
وَمِنْ إِخْرَاجِ الْأَسْبَابِ وَالتَّعَلُّقِ بِهَا مِنْ
حَيْثُ قُلُوبُكُمْ مِنْ كُلِّ وَجْهِ فَيَكُونُ مِنْ
وَجْهِ دُونَ وَجْهِ إِذَا لَمْ تَقْدِرُوا عَلَى الْكُلِّ
لَا أَقَلَّ مِنَ الْبَعْضِ كَانَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا
اسْتَطَعْتُمْ۔

يَا غُلَامُ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَتَفَرَّغَ مِنْ
هُمُومِ الدُّنْيَا فَافْعَلْ وَإِلَّا فَهَرُولٌ بِقَلْبِكَ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَعَلُّقٌ بِذِيلِ رَحْمَتِهِ
حَتَّى تَخْرُجَ هُمُ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِكَ هُوَ
الْقَادِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ الْعَالِمُ بِكُلِّ شَيْءٍ
يُبْدِيهِ كُلَّ شَيْءٍ الزَّهْرُ بَابُهُ وَسَلَهُ أَنْ يُطَهِّرَ
قَلْبَكَ عَنْ غَيْرِهِ وَيَسْلِكَهُ بِالْإِيمَانِ وَ
الْمَعْرِفَةِ لَهُ وَالْعُلُومِ بِهِ وَالْوَحْيِ بِهِ عَنْ
خَلْفِهِ سَلَهُ أَنْ يُعْطِيَكَ الْيَقِينَ وَيُؤَيِّنَ

قَلْبَكَ بِهِ وَيَسْتَعِزَّ جَوَارِحَكَ
بِطَاعَتِهَا أَطْلُبُ الْكُلَّ مِنْهُ لَا مِنْ
غَيْرِهِ لَا تَذِلُّ لِمَخْلُوقٍ مِثْلَكَ بَلْ
يَكُونُ ذَلِكَ لَكَ لَا لِغَيْرِهِ وَمَعَا مَلَّتْكَ
مَعَهُ وَلَكَ لَا لِغَيْرِهِ -

یَا غَلَامُ فَقَدْ أَلَسَّكَ اللِّسَانُ بِإِعْمَالِ الْقَلْبِ
لَا يُخْطِئُكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَطْوَةٌ
السَّيْرِ سَيْرُ الْقُلُوبِ الْقُرْبُ قُرْبُ الْأَسْرَارِ
الْعَمَلُ عَمَلُ الْمَعَارِفِ مَعَ حِفْظِ حُدُودِ
الشَّرْعِ بِالْجَوَارِحِ وَالْتِمَاضِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْعِبَادَةِ مَنْ جَعَلَ لِنَفْسِهِ وَزَنًا فَلَا وَزْنَ
لَهُ مَنْ أَظْهَرَ أَعْمَالَهُ لِلْخَلْقِ فَلَا عَمَلًا
لَهُ الْأَعْمَالُ تَكُونُ فِي الْخَلَوَاتِ لَا تَظْهَرُ
فِي الْجَلَوَاتِ سِوَى الْفَرَائِضِ الَّتِي لَا بُدَّ
مِنْ إِظْهَارِهَا قَدْ سَبَقَ تَفْرِيطُكَ فِي
أَحْكَامِكَ لِلْأَسَاسِ مَا يَنْفَعُكَ أَحْكَامُكَ
لِلْبِنَاءِ الَّذِي فَوْقَهُ إِذَا تَغَيَّرَ الْبِنَاءُ وَ
الْأَسَاسُ فَحُكْمُ قَدَرْتِ أَنْ تَجْبُرَ أَسَاسُ
الْأَعْمَالِ التَّوْحِيدُ وَالْإِخْلَاصُ فَمَنْ لَا
تَوْحِيدَ لَهُ وَلَا إِخْلَاصَ لَهُ لَا عَمَلَ لَهُ
أَحْكَامُ أَسَاسِ أَعْمَالِكَ بِالتَّوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ
ثُمَّ ابْنِ الْأَعْمَالِ بِحَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُوَّتِهِ
لَا بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَدُ التَّوْحِيدِ هِيَ الْبَالِيَةُ
لَا يَدُ الشُّرْكِ وَالنِّفَاقِ الْمُرْحَدُ هُوَ

قلب کو اپنے ساتھ لے اپنے غیر سے غیر بانوں کو روک
اور وہ سب تمام اعضا کو اپنی اطاعت میں مشغول کر دے
تو ہر چیز کو اسی سے طلب کرتا ہے جیسی مخلوق کی طرف
نہ جھک بلکہ تیرا جھکنا محض اللہ کی طرف ہو بغیر سے دوری رہے
اور تیرا جو معاملہ بھی ہو وہ خدا کے ساتھ اور اسی کے واسطے
ہو۔

اے غلام: زبانی جمع خرچ بغیر عمل قلب کے تجھے خدا کی
طرف ایک قدم بھی نہ لے جائے گا۔ سیرِ قلوب کی سیر ہے
تقرب الہی قلب سے باطنی ہی ہے اور عمل حقیقی معنی کا عمل ہے
جس میں حدود و مشرعی کی حفاظت ہو اور اشد عزوجل اور اس کے
بندوں کے لیے تواضع انکسار ہو جس نے اپنے نفس کو وزن
دار سمجھا اس کے واسطے کچھ وزن و قدر نہیں جس نے اپنے
عملوں کو خلق کے لیے غلام سمجھا اس کا عمل کچھ بھی نہیں۔ عمل
خلوتوں میں ہونے ہیں جلوتوں میں ان کا اظہار نہیں ہوتا ہے
سوا ان فرائض کے کہ جن کا اظہار شرعاً ضروری ہے تو اولاً
بنیاد کے مضبوط کر کے میں جب قصور واری و کوتاہی کر چکا تو
تیرا اس عمارت کو جو ایسی بنیاد پر بنے گی مضبوط کرنا کیا فائدہ
ہے۔ گاہ تو عمارت کے نقصان و خرابی کے دور کرنے پر
اسی وقت قدرت رکھ سکے گا جب اس کی بنیاد مضبوط ہوگی
اعمال کی بنیاد توحید اور اخلاص پر ہے پس جس کو توحید و
اخلاص نہ ہو اس کا کوئی عمل ہی نہیں تو اولاً توحید و اخلاص کے
ساتھ اپنے عملوں کی بنیاد مضبوط کر اس وقت عملوں کی عمارت
اشد عزوجل کی قوت و طاقت کی مدد سے بنانے ساتھ اپنی
طاقت و قوت کے کہ یہ تو غیر معتبر ہے۔ توحید کا ہاتھ ہی
عمارت بنا سکتا ہے نہ شرک و نفاق کا ہاتھ۔ موحی الیہ

ہوتا ہے جس کے علم کا چاند بلند ہو کہ منافق۔ اے اللہ ہمارے
اور لفاق کے درمیان تمام حالتوں میں دوری کر دے اور لفاق
سے بچا اور ہم کو دنیا و آخرت میں نیکوئی عطا کر اور ہم کو نفع
کے عذاب سے بچانا۔ آمین

ساتویں مجلس

۱۔ ارشوال المکرم ۱۴۴۵ھ ہجری کو اتوار کے دن
خالقہ شریف میں ارشاد فرمایا :
اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ
کی آل پر اور ہم کو توفیق صبر دے اور ثابت قدم رکھ اور اپنی
عطائیں ہمارے لیے زیادہ کر اور اس پر ہم کو توفیق شکر
عطا فرما۔ آخر دعا تک زان بعد فرمایا،

اے قوم! تم صبر کرو دنیا سزا پا آفتوں اور مصیبتوں کا مجسمہ
ہے اور اس کے سوا دنیا سے کچھ شاد و نادر ہی ہے۔ دنیا
کی کوئی نعمت ایسی نہیں جس کے پلوں میں مصیبت و غم نہ ہو۔
اس کی کوئی خوشی ایسی نہیں جس کے ساتھ رنج نہ ہو۔ اس کی
کوئی فراخی ایسی نہیں جس کے ساتھ تنگی نہ ہو۔ دنیا کو پیچھو دے
کر شرع کے ہاتھوں دنیا سے اپنے حصہ تقدیری لیتے رہو
پس تحقیق دنیا سے حصہ حاصل کرنے کا یہی علاج ہے۔

اے غلام! جب تو مرید ہو اس وقت اپنا مقسوم شرع
کے ہاتھ سے لے اور جب تو مخصوص دوست بن جائے تو
امر کے ہاتھ سے لے اور جب تو فانی فی اللہ واصل و مقرب
در بار ہو جائے تو اللہ عزوجل کے فعل کے ہاتھ سے لے
تیری طرف امر و حکم بھیجا جائے گا اور حکم امور شرعیہ کا تجھے
حکم دے گا اور منیات سے روکے گا اور فعل تیرے اندر

الَّذِي يَرْتَفِعُ قَمَرٌ عَلَيْهِ أَمَّا الْمُنَافِقُ
فَلَا اللَّهُمَّ بَعْدَ بَيْنِنَا وَبَيْنَ التَّفَاقُ فِي
جَمِيعِ أَحْوَالِنَا وَاتِّكَافِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

المجلس السابع

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ فِي الرِّكَاطِ
سَلِمَ عَشْرَ شَوَالٍ سَنَةِ ثَمَاسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَافْرِغْ عَلَيْنَا صِدْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَ
كَثِّرْ عَطَاكَ لَنَا وَارْزُقْنَا الشُّكْرَ عَلَيْكَ
إِلَى اخِرِ الدَّعَاءِ ثُمَّ قَالَ،

يَا قَوْمُ اصْبِرُوا فَإِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا أَفَاتٌ
وَمَصَائِبٌ وَالتَّادِرُ مِنْهَا غَيْرُ ذَآلِكَ مَا
مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا وَفِي حَبِئِهَا نِقْمَةٌ مَتَّامُنْ
فَرَحَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا تَرْحَةٌ مَا مِنْ سَعَةٍ إِلَّا
وَمَعَهَا ضَيْقَةٌ أَعْطُوا الدُّنْيَا جُنُوبَكُمْ
وَتَنَادَوْا ائْتَسَا مَكْرُوبِي الشَّرْعِ فَإِنَّهُ هُوَ
الدَّوَاءُ فِي تَنَادُلٍ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الدُّنْيَا۔

يَا غُلَامُ خُذِ الْقَسَامَ بِبَيْدِ الشَّرْعِ إِذَا
كُنْتَ مُرِيدًا وَبَيْدِ الْأَمْرِ إِذَا كُنْتَ
حَاضًا صَدِيقًا وَبَيْدِ فِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ إِذَا كُنْتَ فَرَانِيًا وَاصِلًا مُقَرَّبًا
يَسَائِلُ إِلَيْكَ الْأَمْرُ وَالْأَمْرِيَا مُرَكَّ
وَيُنْهَاكَ وَالْفِعْلُ يَتَحَرَّكُ فَيُفْعَلُ

الخلق ثلاثة اصناف عامي وخاص و
 خاص الخاص فالعامي هو المسلم المتقي
 ياخذ الشرع بيده يلتزم الشريعة
 ولا يمارقها يعمل بقول الله عز وجل
 وما اتاكم الرسول فخذوه وما
 نهكم عنه فانتهوا فاذا تم هذا
 في حقه وعمل به ظاهرا وباطنا صار
 قلبه منورا ببصره فاذا اخذ شيئا
 من يد الشرع استغنى قلبه وطلب
 الهام الحق عز وجل لان الهامه
 عام في كل شيء قال الله عز وجل
 فالهمها فجورها وتقواها فاستغنى
 قلبه وينتزل الهام الحق عز وجل
 وعلامته ان ياخذ ظاهرا الامر و
 هو ان ما في دكان هذا المتعيش
 ملكا له ويديه ثم يرجع ويستغنى
 نور قلبه وينظر ما عند كافر
 ذلك وهذا بعد فراغه من
 العمل بالشرع عند قوة ايمانه
 وتوجيهه بعد خروج قلبه من
 الدنيا والخلق وقطع قباقيهما
 وغبور بحرهما حينئذ
 ياتي الصبح ياتي نور الايمان
 نور القرب من تربيته عز وجل
 نور العمل نور البصر نور

حرکت کرے گا۔ مخلوق تین قسم کی ہے۔ عامی، خاص، خاص الخاص
 عامی وہ مسلمان ہے جو پرہیزگار ہو، شریعت کو اپنے ہاتھیں لیکر
 اس پر عامل ہے، اسی کو لازم پکڑے اور اس سے جدا نہ ہو
 اللہ تعالیٰ کے ارشاد و ما اتکم الرسول اللہ پر عامل ہے
 اور جو کچھ تم کو رسول دین بتائیں پس اس کو لو، قبول کرو اور جس چیز
 سے منع کر دیں پس اس سے باز رہو پس جب یہ اس کتب
 میں تمام ہو جاتا ہے اور وہ اس پر ظاہر و باطناً عمل کرنے لگتا
 ہے تو اس کا قلب ایسا نور ہو جاتا ہے کہ وہ اس سے ہر شے
 کو دیکھنے لگتا ہے۔ پس جب وہ کوئی شے شریعت کے ہاتھ
 سے لیتا ہے تو اپنے قلب سے فتویٰ چاہتا ہے اور الہام
 الہی طلب کرتا ہے اس واسطے کہ الہام الہی ہر شے میں عام
 ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا فالہمها الہی پس اللہ نے نفس کو
 کر دیا اس کا بخور و تقویٰ الغرض وہ قلب سے فتویٰ لیتا ہے
 اور حق عز وجل کے الہام کا منتظر رہتا ہے اور اس کی علامت
 یہ ہے کہ وہ ظاہر امر کو لیتا اعتبار کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ
 جو کچھ اس معیشت تیار کرنے والی دکان میں ہے دینے والا
 دے رہا ہے۔ سب اس کی ملکیت اور اس کے قبضے کا سمجھتا
 ہے زائل بعد وہ رجوع کرتا ہے اور اپنے نور قلبی سے فتویٰ
 چاہتا ہے اور اس معاملے میں حکم قلب کا منتظر رہتا ہے۔
 اور اس معاملے میں حکم کا منتظر رہتا ہے اور اس مرتبہ کا حصول جب
 ہوتا ہے جب کہ وہ عمل بالشرع سے فارغ ہونے اور اس کی
 قوت ایمانی اور قوت توحید قوی ہو جائے اور اس کا قلب دنیا
 اور مخلوق سے علیحدہ ہو جائے ان کے جنگوں اور دیاروں کو عبور
 کرے پس اس حصول کے بعد اس کی صبح نور آہوتی ہے، نور
 ایمان اور قریب عز وجل کی طرف سے آتا ہے اور نور عمل اور نور بصر

اور نورانیان و اہل شریعت اس کو مل جاتا ہے تمام امور حقوق شرع کے ادا کرنے اور اس کی پیروی کی برکت کا نتیجہ ہوتے ہیں اور یہ امور بغیر اوائسے حقوق شرعی اور پیروی شرع حاصل نہیں ہوتے اور لیکن ابدال جو کہ خواص ان خواص میں، اولاً وہ شرع سے فوٹے لیتے ہیں۔ پھر امر الہی اور اس کے فعل اور تحریک اور الہام کے منتظر رہتے ہیں۔ پس ان تینوں درجوں کے سوا تو ہلاکت و ہلاکت، بیماری و بیماری، حرام و حرام اور دین کے سر کا درد، دین کے قلب کا پھوڑا، زخم اور دین کے جسم کی سل ہے۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ کے تصرفات تم میں اس لیے ہوتے ہیں کہ وہ ظاہر ائمہ کے اعمال کو دیکھے کہ آیا تم ثابت قدم رہتے ہو یا بجا گئے ہو۔ آیا امر تقیری کی تصدیق کرتے ہو یا ان کو جھٹلاتے ہو۔ جو شخص تقدیر کے ساتھ موافقت نہیں کرتا وہ موافقت نہیں کیا جاتا، نہ توفیق دیا جاتا ہے۔ خواہ حکم تھا و قدر سے راضی نہیں ہوتا اس سے رضامندی نہیں کی جاتی۔ جو دوسروں کو نہیں دیتا وہ عطا نہیں کیا جاتا، جو ملاقات نہیں کرتا سوا نہیں کیا جاتا۔

اے جاہل! تو امر تقدیر میں تغیر و تبدل چاہتا ہے تیرا کیا ارادہ ہے؟ کیا تو دوسرا معبود ہے؟ تو چاہتا ہے کہ اللہ عزوجل تیری موافقت کرے۔ یہ امر تو بالعکس ہے تو اس کا برعکس کر اور صواب پائے گا۔ اگر مقدرات و ضرائع اندازہ نہ ہوتے تو جھوٹے دعوے نہ پہچانے جاتے جو ہر تجربہ کے وقت ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اپنے نفس کا اس طرح انکار کر جیسا

التَّوَدُّةَ وَالظَّمَانِيَّةَ كُلِّ هَذِهِ الثَّمَرَةِ
بَعْدَ آدَاءِ حُقُوقِ الشَّرْعِ وَبَرَكَهٖ مُتَابِعَتِهِ
وَأَمَّا الْإِبْدَالُ وَهِيَ خَوَاصُّ الْخَوَاصِّ فَيَسْتَفْتُونَ
لِلشَّرْعِ ثُمَّ يَنْظُرُونَ أَمَرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَفِعْلَهُ وَتَحْرِيكَهُ وَالْهَامَ فَمَا وَدَّاعٍ
لَهُوَلَاءِ الثَّلَاثَةِ هَلَاكٌ فِي هَلَاكٍ
سَقَمٌ فِي سَقَمٍ حَرَامٌ فِي حَرَامٍ صَدَاعٌ
فِي رَأْسِ الدِّينِ وَدُبَيْلَةٌ فِي قَلْبِهِ سِلٌّ
فِي جَسَدِهِ۔

يَا قَوْمُ يَكُونُ تُصَارِفُهُ فَيَكْمُ
لَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ هَلْ تَشَبُّهُتُمْ أَوْ
تَتَفَرِّمُونَ هَلْ تُصَدِّقُونَ أَوْ تُكَذِّبُونَ
مَنْ لَا يُوَافِقُ الْقَدَرَ لَا يُوَافِقُ وَلَا
يُوقِفُ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِالْأَقْضِيَّةِ لَا
يَرْضَى عَنْهُ مَنْ لَمْ يُعْطَ لَا يُعْطَى مَنْ
لَمْ يَرْضَ لَا يُرْكَبُ۔

يَا جَاهِلُ تُرِيدُ تَغْيِيرَ وَتَبْدِيلِ مَا
تُرِيدُ أَنْتَ إِلَهٌ ثَانٍ تُرِيدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ
جَلَّ يُوَافِقَكَ هَذَا بِالْعَكْسِ الْعَكْسِ
تُصِيبُ لَوْ لَا الْأَقْدَارُ لَمَّا عُرِفَتْ
الدَّعَاوِي الْكَاذِبَةُ عِنْدَ التَّجَارِبِ
يَتَبَيَّنُ الْجَوَاهِرُ أَنْكَرَ عَلَى نَفْسِكَ

اِنْكَارَهَا عَلَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ اِذَا كُنْتَ مُنْكَرًا عَلَى نَفْسِكَ قَدَرْتَ عَلَى الْاِنْكَارِ عَلَى غَيْرِكَ عَلَى قَدْرِ قُوَّةِ اِيْمَانِكَ تَزِيلُ الْمُنْكَرَاتِ وَعَلَى قَدْرِ ضَعْفِهِ تَقْعُدُ فِي بَيْتِكَ وَتَتَخَارَسُ عَنْ اِزَالَتِهِ اَقْدَامُ الْاِيْمَانِ هِيَ الَّتِي تَثْبُتُ عِنْدَ لِقَاءِ شَيْطَانِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ هِيَ الَّتِي تَثْبُتُ عِنْدَ نَزْوِلِ الْبَلَايَا وَالْاَفَااتِ اَقْدَامُ اِيْمَانِكَ لَا ثَبَاتَ لَهَا فَلَا تَدَّعِي الْاِيْمَانَ اَبْغِضْ اَبْغِضْ الْكُلِّ وَاَحِبَّ خَالِقَ الْكُلِّ فَاِنْ شَاءَ هُوَ اَنْ يُحِبَّ اِلَيْكَ شَيْئًا مِمَّا اَبْغَضْتَ كُنْتَ مَحْفُوظًا فِيهِ لَا تَهْ هُوَ كَانَ الْمَحِبِّ لَا اَنْتَ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثُ الْطَيِّبِ وَالنِّسَاءِ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ حُبِّبَ اِلَيْهِ بَعْدَ الْبُغْضِ وَالْفَرَاءِ وَالْزُهْدِ وَالْاِعْرَاضِ فَرَّغَ اَنْتَ قَلْبَكَ وَمَتَّاسُوا اَحْسَنِي يُحِبُّ هُوَ اِلَيْكَ مَا يَشَاءُ مِنْ ذَالِكَ -

کہ وہ حق عزوجل کا انکار کرتا ہے۔ جب تو اپنے نفس پر منکر ہو جائیگا تو دوسرے کے انکار پر بھی قدرت پالے گا۔ اپنی قوتِ ایمانہ کے اندازہ کے مطابق تو خرابیوں کا ازالہ کر سکتا ہے اور اس کے ضعف کے اندازہ کے مطابق گھریں بیٹھے گا تو بزدل ہو جائیگا اور اس کے دور کرنے سے عاجز اور گونگا ہو جائے گا۔ ایمان کے قدم ہی ایسے ہیں جو انس و جن کے شیطانوں کے مقابلہ کے وقت ثابت و برقرار رہتے ہیں۔ وہی ایسے ہیں جو مصیبتوں اور بلاؤں کے نازل ہونے کے وقت سنبھلے رہتے ہیں۔ تیرے ایمان کے قدموں کو جب ثبات و قرار نہ ہو تو ایمان کا دعویٰ ہی نہ کر۔ اگر دعویٰ ہے تو ہر ایک کا دشمن بن اور کل کے خالق سے دوستی کر۔ پس اگر اس کی مشیت و مرضی ہوگی کہ تو مبغوض چیزوں میں سے کسی کو دوست رکھے تو تو اس میں محفوظ ہے گا اس واسطے کہ اس کی محبت ڈالنے والا وہ ہو گا نہ کہ تو۔ اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں ایسی ہیں جو میری محبوب بنادی گئی ہیں خوشبو، عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نمازیں رکھی گئی ہے۔ یہ چیزیں حضور کی محبوب اس کے بعد کی گئیں کہ آپ ان کو مبغوض سمجھتے تھے آپ نے ان کو چھوڑ دیا تھا، ان سے زہد و اعراض فراتے تھے۔ تو اپنے دل کو ماسوی اللہ سے نارغ کر لے تاکہ وہ ان میں سے جس کی بھی چاہے تیرے دل میں محبت ڈال دے۔

آٹھویں مجلس

المجلس الثامن

منگل کے دن شام کے وقت ۱۹ اشوال ۱۲۵۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

وقال رضي الله عنه يوم الثلث عشرين من الشهر سنة تسع عشر شوال سنة خمس مائة وخمسة مائة :

الْمَاءِ ثَوْبُهُ نَظِيفٌ وَقَلْبُهُ نَجَسٌ
يَزْهَدُ فِي الْمَبَاهِلِ وَيَكْسِلُ عَنِ الْاُكْتِسَابِ
وَيَاكُلُ يَدِيْنِهِ لَا يَتَوَرَّعُ جُمْلَةً يَأْكُلُ
الْحَرَامَ الصَّارِحَ يَخْفَى أَمْرُهُ عَلَى الْعَوَامِ
وَلَا يَخْفَى عَلَى الْخَوَاصِّ كُلُّ زُهْدٍ وَطَاعَةٍ
عَلَى ظَاهِرِهِ ظَاهِرٌ عَامِرٌ وَبَاطِنُهُ خَرَابٌ
وَيُبَلِّغُ طَاعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْقَلْبِ
لَا بِالْقَلَابِ كُلُّ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ أَمْرٌ
يَتَعَلَّقُ بِالتَّلَوُّبِ وَالْأَسَارِ وَالْمَعَانِي تَعَرَّ
مِمَّا أَنْتَ فِيهِ حَتَّى اخْذَلَكَ مِنَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ كَسُوَّةٌ لَا تُبْلَى قَطُّ اخْلَعْ أَنْتَ
حَتَّى يَكْسُوكَ هُوَ اخْلَعْ ثِيَابَ تَوَانِيكَ
فِي حَقِّهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اخْلَعْ ثِيَابَ
وُقُوقِكَ مَعَ الْخَلْقِ وَشَرِّكَكَ بِهِمْ
اخْلَعْ ثِيَابَكَ الشَّهَوَاتِ وَالتَّعَوُّنَاتِ
وَالْعَجَبِ وَالتَّفَاقُحِ وَحَيْكَ لِلتَّبْخُلِ
عِنْدَ الْخَلْقِ وَاقْبَلْ إِلَيْهِمْ عَلَيْكَ وَ
عَطَائِلَهُمْ لَكَ اخْلَعْ ثِيَابَ الدُّنْيَا
وَالْبُخْسِ ثِيَابَ الْآخِرَةِ اخْلَعْ مِنْ حَوْلِكَ
وَقُوَّتِكَ وَوُجُودَكَ وَاسْتَطْرَحْ بَيْنَ
يَدَيْ الْخَلْقِ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا حَوْلٍ وَ
لَا قُوَّةٍ وَلَا وَقُوفٍ مَعَ سَبَبٍ وَشَرِّكَ
بِشَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ إِذَا فَعَلْتَ هَذَا
رَأَيْنَا الطَّافَةَ حَوْلَيْكَ يَا تَيْكَ رَحْمَتُهُ
تَجْمَعُكَ وَيَنْفَتُهُ وَمِنْهُ نَكْسُوكَ

دیا کار کے کپڑے پاک ستھرے اور دل نجس ہوتا ہے۔
وہ مباح چیزوں میں رغبت کرتا ہے اور کمانے میں کاپی کرتا ہے
اور دین کے بدلے میں کھانا کھاتا ہے، پرہیز گاری ذرا بھی نہیں کرتا
کھلا ہوا حرام کھاتا ہے اور اس کا معاملہ عام لوگوں پر مخفی رہتا ہے
اور خواص بندگان الہی پر مخفی نہیں رہتا۔ کل زہد و طاعت اس کی ظاہر
داری کی ہے اس کا ظاہر آباد ہے۔ اور باطن ویران۔
تجھ پر انوس، اللہ تعالیٰ کی طاعت قلب سے ہوتی ہے
نہ ساتھ قالب کے۔ یہ کل چیزیں ایک ایسا امر ہیں جن کا علالت
قلب و اسرار اور معانی کے ساتھ ہے نہ ظاہر سے۔ جس حالت
ظاہر میں تو مبتلا ہے اس سے رہنے ہو جانا کہ میں حق عزوجل سے
تجھے ایسا لباس لے کر دوں جو کبھی پُرانا ہی نہ ہو، تو کپڑے اتار
دے تاکہ وہ خود تجھ کو خلعت خاص پہنا دے تو اپنے وہ کپڑے
جن سے حقوق الہی میں سستی ہوتی ہے اتار ڈال۔ تو اپنے وہ
کپڑے جن سے تو مخلوق خدا کے ساتھ ملتا ہے اور خلق سے تیرے
شرک کا سبب بنتے ہیں اتار پھینک۔ خواہشات نفسانیہ
اور عزت اور فخر اور نفاق کا جامہ اور مخلوق میں اپنی مقبولیت
اور ان کی توجہ اور عطا کا۔ جن کپڑوں کا استعمال کر کے تو غرا ہنشد
ہوتا ہے سب اتار دے۔ دنیا کے کپڑے اتار اور آخرت
کا لباس پہن۔ اپنی طاقت اور قوت اور وجود سے علیحدہ
ہو جا اور بغیر اس کے کہ تو اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ
کرے اور سبب کا متلاشی ہو اور مخلوقات میں سے کسی کو شریک
بنائے، آفت شرک سر لے، اللہ عزوجل کے سامنے آپڑ
جب تو ایسا کرے گا ہم اس کے الطاف تیرے ارد گرد
دیکھنے لگیں گے۔ رحمت الہی تیرے پاس آ جائے گی، اور
تجھے اطمینان بخشے گی اور اس کے نعمت و احسان تجھے

لباس پہنائیں گے اور تجھے اپنی طرف ملائیں گے تو خدا کی طرف بھاگ آ۔ اپنے آپ اور غیروں سے علیحدہ ہو کر خدا کی طرف آجا۔ غیر اللہ سے انقطاع مکی کر کے خدا کی طرف اس کے جدائی و تفرقہ کر کے خدا کی طرف چل پڑ تاکہ وہ تجھے مطمئن کر دے اور حقیقت پر پہنچائے اور تیرے ظاہر و باطن کو قوت بخش دے۔ پھر اگر تیرے اور پر تمام دروازے بند کر دیے جائیں اور تیرے اور پر تمام بوجھ پڑ جائیں تو بھی تجھے نقصان نہ پہنچے گا بلکہ حفاظت الہی تیرے شامل حال ہے گی جس نے خلق کو توحید کے ہاتھ سے اور دنیا کو زہد کے ہاتھ سے اور ماسوی اللہ کو بے رغبتی کے ہاتھ سے فنا کر دیا پس اس نے پوری فلاح و نعمتی حاصل کر لی اور دنیا و آخرت کی جدائی سے حصہ دے دیا گیا قبل اس کے کہ تم مرو اپنے نفوس اور خواہشات اور شیطانوں کے مار ڈالنے کو لازم پکڑے عام موت سے پہلے تم خاص موت کو لازم پکڑو وہ ماسوی اللہ سے جدائی ہے۔

اے قوم! میری نصیحت قبول کرو، میں اللہ عزوجل کی طرف سے دعوت دینے والا ہوں۔ تم کو اس کے دروازہ اور طاعت کی طرف بلاتا ہوں نہ اپنے نفس کی طرف۔ منافق تو خلق کو اللہ کی طرف نہیں بلاتا بلکہ اپنے نفس کی طرف بلانے والا ہے۔ وہ تو نفسانی حصول کا اور خلق میں مقبولیت کا اور دنیا کا طلب کرنے والا ہے۔

اے جاہل! تو ایسے کام سننے سے چھڑتا ہے اور اپنے نفس و خواہشات کو لے کر تنہا اپنے خلوت خانہ میں بیٹھتا ہے تو اولاً نصیحت مشائخ کرام اور نفس و طبیعت کے قتل کرنے کا حاجت مند اور ماسوی اللہ سے قطع تعلق کا محتاج ہے۔ اولاً مشائخ کی چوکھٹ اور دروازہ کو لازم پکڑ اور اس کے بعد ان کے

وَتَضُمَّكَ إِلَيْهَا أَهْرَبَ إِلَيْهِ انْقَطَعَ إِلَيْهِ عُرْيَانًا بِلَا أَنْتَ وَلَا غَيْرَكَ سِرَّ إِلَيْهِ مُنْقَطِعًا مُنْفَصِلًا عَنْ غَيْرِهِ سِرَّ إِلَيْهِ مُتَفَرِّقًا مُفَارِقًا حَتَّى يَجْمَعَكَ وَيُوصِلَكَ وَيَقْوَى ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ حَتَّى لَوْ أَغْلَقَ الْأَبْوَابَ عَلَيْكَ وَحَمَلَكَ بِجَمِيعِ الْأَثْقَالِ لَا يُضْرِّكَ ذَلِكَ بَلْ يَحْفَظُكَ فِيهِ مَنْ أَفْنَى الْخَلْقَ بِسَيْدٍ تَوْحِيدِهِ وَافْنَى الدُّنْيَا بِسَيْدٍ زُهْدِهِ وَافْنَى مَا سِوَى رِبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِسَيْدِ الرَّغْبَةِ عَنْهُ فَتَدَاوَى عَنْكَ الصَّلَاحُ وَالزُّجَّاحُ وَحُطِّي بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْكُمْ بِأَمَاتَةِ نَفْسِكُمْ وَأَهْوِيَّتِكُمْ وَشَيْءٍ طَيِّبٍ كُمْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا عَلَيْكُمْ بِأَمَاتَةِ الْخَاصِّ قَبْلَ مَوْتِ الْعَامِّ۔

يَا قَوْمُ احْبِسُونِي فَإِنِّي دَارِعِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدْعُوكُمْ إِلَى بَابِهِ وَطَاعَتِهِ لَا أَدْعُوكُمْ إِلَى نَفْسِي الْمَنَافِقِ لَيْسَ بِدَاعِ الْخَلْقِ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ دَاعٍ إِلَى نَفْسِهِ هُوَ طَالِبُ الْحُطُوطِ وَالْقَبُولِ طَالِبُ الدُّنْيَا۔

يَا جَاهِلُ تَتْرُكُ سَمَاعَ هَذَا الْكَلَامِ وَتَقْعُدُ فِي صَوْمِعَتِكَ وَحَدَّكَ مَعَ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ تَحْتَاجُ أَوْلَا لِي صُحْبَةِ الشُّيُوعِ وَقَتْلِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَمَا سِوَى الْمَوْلَى عَزَّ وَجَلَّ تَلْزَمُ بَابَ دُورِهِمْ بَعْدَ ذَلِكَ

تَنْفِرُ عَنْهُمْ وَتَقْعُدُ فِي صَوْمَعَتِكَ وَحَدَّكَ
مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا تَمَّ هَذَا لَكَ
صِرَتٌ دَوَاءٌ لِلْخَلْقِ مَهْدِيًّا بِإِذْنِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ أَنْتَ لِسَانٌ وَرِجٌّ وَقَلْبٌ فَاجِرٌ
لِسَانَكَ يَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَلْبُكَ يَعْزِزُ
عَلَيْهِ ظَاهِرُكَ مُسْلِمٌ وَبَاطِنُكَ كَافِرٌ ظَاهِرُكَ
مُؤَخَّرٌ وَبَاطِنُكَ مُشْرِكٌ زُهْدُكَ عَلَى ظَاهِرِكَ
دِينُكَ عَلَى ظَاهِرِكَ وَبَاطِنُكَ خَرَابٌ كَبِيْرٌ
عَلَى بَيْتِ الْخَلَاءِ وَقُدُّكَ عَلَى مَزِيْلَةٍ إِذَا كُنْتَ
هَكَذَا تَخَيَّمَ الشَّيْطَانُ عَلَى قَلْبِكَ وَ
يَجْعَلُهُ مَسْكَنًا لَهُ، الْمُؤْمِنُ يُبْتَدِئُ
بِعِمَارَةِ بَاطِنِهِ ثُمَّ بِعِمَارَةِ ظَاهِرِهِ
كَالَّذِي يَعْمَلُ دَارًا يُنْفِقُ عَلَى الدَّخِيلِ
مِنْهَا مَبَالِغَ مِنَ الْمَالِ وَبَابُهَا خَرَابٌ فَإِذَا
كَمَلَ عِمَارَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ يَعْمَلُ بَابُهَا هَكَذَا
الْبَدَايَةُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرِضَاهُ ثُمَّ الْوَفَاتُ
إِلَى الْخَلْقِ بِإِذْنِهِ الْبَدَايَةُ بِتَحْصِيلِ الْآخِرَةِ
ثُمَّ يَتَنَاوَلُ الْأَقْسَامَ مِنَ الدُّنْيَا

فیض صحبت میں رہ کر ان سے علیحدہ ہو جانا اور خلوت کدو میں تنہا حق
عزوجل کی معیت میں بیٹھ جانا پس جب یہ مرتبہ تجھے پورے طور پر
حاصل ہو جائے گا اس وقت تو خدا کے حکم سے خلق کی دوا اور ان کا
ہادی و ہمدی بن جائے گا۔ تیری زبان پر سبز گار بننے والی ہے اور
قلب فاسق و فاجر۔ تیری زبان حمد الہی کرتی ہے اور تیرا قلب
اس پر مغرض ہے۔ تیرا ظاہر مسلمان ہے اور باطن کافر، تیرا ظاہر
مقدس ہے اور تیرا باطن مشرک، تیرا زہد اور تیری دینداری سب
ظاہری ہے اور تیرا باطن غراب ویران جیسے بیت الخلاء پر
بقعی اور سپیدی اور کڑا گھر پھنسل۔ جب تو اس حالت پر ہے
تو تیرے قلب پر شیطان نے خیمہ لگایا ہے اور اس کو اپنا
مکان بنالیا ہے۔ ایمان والا تو اپنے باطن کو آباد کرتا ہے پھر
ظاہر کی آبادی کی طرف متوجہ ہوتا ہے مثل گھر تیار کرنے والے کے
کہ وہ اولاً اندرونی عمارت میں زور کثیر صرف کرتا ہے اور اس کا
دروازہ ہنوز خراب رہتا ہے۔ پھر جب گھر کی اندرونی عمارت
تکمیل کو پہنچ جاتی ہے اس وقت دروازہ بناتا ہے۔ اسی طرح
ساک کے لیے ابتداء اللہ عزوجل اور اس کی رضامندی سے
ہونی چاہیے پھر مخلوق کی طرف توجہ خدا کے حکم سے ابتداء ساتھ
تحصیل آخرت کے ہونا چاہیے پھر ساتھ حاصل کرنے دنیا کے
حقول کے جوکہ مقسوم ہیں۔

نویں مجلس

الْبَجْلِسُ التَّاسِعُ

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةَ الْجُمُعَةِ بِالْمَدِينَةِ ثَانِيًا
عَشْرِينَ مِنْ شَوَّالِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فِي خَمْسِيَّةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

صبح کے وقت جمعہ کے دن ۲۲ شوال الکرم
۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:
حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ نے

ارشاد فرمایا مَن حَقَّقَ اللہ تعالیٰ نہیں عذاب دیتا اپنے محبوب کو لیکن کبھی اس کی آزمائش کسی چیز کے ساتھ کرتا رہتا ہے۔ ایمان والے کو یہ امر متفق ہوتا ہے کہ یہ آزمائش الہی ضرور کسی مصلحت پر مبنی ہے جو اس آزمائش کے بعد دنیا و آخرت میں ہوگی۔ پس وہ بلا پر راضی اور صبر کرنے والا رہتا ہے اپنے رب پر کسی طرح کی تہمت دھرنے والا نہیں ہوتا۔ اس کا پروردگار اس بلا کی وجہ سے اس کو دوسرے امور سے روک لیتا ہے۔

اے دنیا میں مشغول رہنے والو! تم ان مقامات میں چرمگیو گیاں چھوڑ دو، کلام نہ کرو، تم تو محض اپنی زبانوں سے کلام کرتے ہو نہ دلوں سے۔ تم اللہ عزوجل کے اور اس کے کلام سے اور اس کے پیروں اور ان کے پیروں سے جو کہ ان کے سچے جانشین اور وصی ہیں روگردانی کرنے والے ہو۔ تم تو تقدیر و قدرت میں جھگڑا کر مٹیرا لے ہو۔ تم نے تو خلق کی عطا پر اللہ عزوجل کی عطا سے اور اس کے احسانات سے انکار کیا ہے۔ تمہارا کلام اللہ عزوجل اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک جب تک کہ تم توبہ اخلاص کیساتھ نہ کرو اور اس پر ثابت نہ ہو اور ہر نفع و نقصان میں اور عزت و ذلت، امیری و فقری، عافیت و مرض اور پسندیدہ اور مکروہ چیزوں میں جو موافق تقدیر الہی ہوتی ہیں موافقت نہ کرو گے مغیر و مسموع نہ ہوگا۔

اے قوم! تم خدا کی تابعداری کرو تا کہ تمہاری تابعداری کی جائے، خدمت گزاری کرو، قضا و قدر کے پیرو ہو اور اس کے خادم بن جاؤ تا کہ وہ تمہارے پیرو اور خادم بن جائیں۔ تم ان کے سامنے جھک جاؤ تا کہ وہ تمہارے سامنے جھکیں۔ کیا تم نے نہیں سنا جیسی کرنی ویسی بھرنی، جیسے تم ہو گے ویسا تمہارا حاکم مقرر کیا جائے گا۔ تمہارے عمل تمہارے حاکم ہیں۔ حق عزوجل بندوں کے

قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ حَبِيبَهُ وَلَكِنْ قَدْ يَبْتَلِيهِ بِشَيْءٍ الْمُؤْمِنُ تَثَبَّتْ عِنْدَهُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَبْتَلِيهِ بِشَيْءٍ إِلَّا لِمَصْلَاحَةٍ تَغْقَبُ ذَاكَ إِمَّا دُنْيَا أَوْ آخِرَةً فَلَهُوَ رَاضٍ بِالْبَلَاءِ وَصَابِرٌ عَلَيْهِ غَيْرُ مُتَمَتِّهِمْ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ اشْغَلَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْبَلَاءِ -

يَا مَشْغُولِينَ بِالْدُنْيَا دَعُوا عَنْكُمْ الْكَلَامَ فِي هَذِهِ الْمَقَامَاتِ فَإِنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهَا بِالنِّسِيَةِ لَا بِقُلُوبِكُمْ أَنْتُمْ مُعْرِضُونَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ كَلَامِهِ وَعَنْ أَنْبِيَائِهِ وَاتَّبَاعِهِمْ عَلَى الْحَقِيقَةِ الَّذِينَ هُمْ خُلَفَاءُ هُمْ وَأَوْصِيَاءُ هُمْ أَنْتُمْ مَنَازِعُونَ الْقَدْرَ وَالْقُدْرَةَ قَدْ قَنَعْتُمْ بِعَطَاءِ الْخَلْقِ عَنْ عَطَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهُ لَكَلَامٌ لَكُمْ دَقِّمُومٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ حَتَّى تَتَوَكَّبُوا وَتُخْلِصُوا فِي التَّوَكُّلِ وَتَتَبَوَّأُوا عَلَيْهَا وَتَوَافَقُوا التَّدْرُ وَالْقَضَاءَ فِيمَا لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ فِيمَا يُعْزُ وَيُذِلُّ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ فِي الْعَافِيَةِ وَالْمَرَضِ فِيمَا تُحِبُّونَ وَفِيمَا تَكْرَهُونَ -

يَا قَوْمَ تَابِعُوا حَتَّى تَتَابِعُوا اخْدُمُوا تَابِعُوا الْأَقْضِيَّةَ وَالْأَقْدَارَ وَاخْدُمُوهَا حَتَّى يَبَالِغُوكُمْ وَيَخْدِمُوكُمْ ذَلُّوا لَهَا حَتَّى يَذِلَّ لَكُمْ أَمَّا سَمِعْتُمْ كَمَا تَدِينُ تَدَانِ كَمَا تَكُونُوا يُؤَلَّى عَلَيْكُمْ أَعْمَالُكُمْ عَمَّا لَكُمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِظَلَامٍ

واسطے ظلم کرنے والا نہیں۔ تھوڑے عمل پر وہ بہت بدلہ دیتا ہے وہ صحیح کا فاسد اور سچے کا جھوٹا نام تجویز نہیں کرتا۔

اے غلام! جب تو خدمت کرے گا مخدوم بنایا جائیگا۔ جب تو تقدیر کے ساتھ موافقت کرے گا تو فقی خیر دے دیا جائے گا۔ حق عزوجل کی خدمت گزاری کر اور دنیا کے انے بادشاہوں کی خدمت میں مشغول ہو کر جو تجھے نقصان و نفع نہیں پہنچا سکتے خدا کی طرف سے لا پرواہی مت کر یہ تجھے کیا دیں گے جو چیز تیرے لیے مقسم نہیں کیا وہ تجھے دے سکتے ہیں اور کیا تیرے لیے ایسی چیز مقسم کر دینے پر ان کو قدرت ہے جو حق عزوجل نے تیرے لیے مقرر و مقدر نہیں فرمائی ان کے نزدیک کوئی چیز نئی نہیں ہے جو بھی تیرا مقسم ہے وہی دے سکتے ہیں۔ اگر توبہ کے کہ ان کی عطا مستقلاً جدید انہیں کی طرف سے ہے تو تو کافر بن جائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی دینے والا منع کرنے والا نقصان و نفع پہنچانے والا نہیں ہے اور نہ کوئی اس سے مقدم ہے اور نہ مؤخر بعد میں باقی رہنے والا اللہ ہی اللہ ہے۔ پس اگر توبہ کے کہ میرے اسے جانتا ہوں تو میں تجھ سے کہوں گا کہ تو اس کو بیکار جانتا ہے اگر تو اس کو جانتا پھر غیر خدا کو اس پر کیسے مقدم رکھتا۔

تجھ پر افسوس! تو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض اور مولیٰ تعالیٰ کی طاعت کو نفس اور خواہش اور شیطان اور خلق کی طاعت کے عوض اور تقویٰ کو شکوہ و گلہ کے عوض جو غیر خدا سے کہتا ہے کیسے فاسد کر رہا ہے۔ تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل پر بہنیز گاروں کا محافظ و مددگار ہے اور ان کی طرف سے مدافعت فرمانے والا اور ان کا تعلیم دینے والا اور ان کو اپنی معرفت کا کھانے والا اور ان کا ہاتھ پکڑنے والا ہے اور ان کو تکلیف دہیزوں

لِّلْعَبِيدِ فَيجازى عَلَى الْقَلِيلِ بِالْكَثِيرِ الصَّحِيحُ لَا يَسْتَيْتُهُ فَاسِدًا أَوِ الصَّادِقُ لَا يَسْتَيْتُهُ كَاذِبًا يَا غُلَامُ إِذَا خَدِمْتَ خَدِمْتَ إِذَا وَقَفْتَ وَقَفْتَ إِخْدِمِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَسْتَوِلْ عَنْهُ بِخُدْمَةِ هَؤُلَاءِ السَّلَاطِينِ الَّذِينَ لَا يَضُرُّونَ وَلَا يَنْفَعُونَ أَشْءَ يُعْطُونَكَ يُعْطُونَكَ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ وَيَنْتَدِرُونَ يُقَسِّمُونَ لَكَ شَيْئًا لَمْ يُقَسِّمْهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا شَيْءَ مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ إِنْ قُلْتَ أَتَ عَطَاءَهُمْ مُسْتَأْنَفٌ مِنْ عِنْدِهِمْ كَفَرْتَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّهُ لَا مُعْطَى وَلَا مَانِعَ وَلَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ وَلَا مُتَقَدِّمَ وَلَا مُؤَخَّرَ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ قُلْتَ إِنْ أَعْلَمُ بِذَلِكَ قُلْتُ لَكَ كَيْفَ تَعْلَمُ هَذَا وَتُقَدِّمُ غَيْرَهُ عَلَيْهِ -

وَيَحَاكَ كَيْفَ تَفْسِدُ اخْرَجَكَ بَدْنِيَا كَيْفَ تَفْسِدُ طَاعَةَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَالْخَلْقِ كَيْفَ تَفْسِدُ تَقْوَاكَ بِشُكُوكِكَ إِلَى غَيْرِهِ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُ الْمُتَّقِينَ وَنَاصِرُ لَهُمْ وَرَازِقُهُمْ وَمَعْلَمُ لَهُمْ وَمَعْرِفُهُمْ نَفْسَهُ وَآخِذٌ بِأَيْدِيهِمْ وَبِجَنابِهِمْ

الْمَكَارِهِ وَنَاطِرًا إِلَى قُلُوبِهِمْ وَلَا يَزِلُّ قِيلُهُمْ
مَنْ حَيْثُ لَا تَحْتَسِبُونَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فِي بَعْضِ كُتُبِهِ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَجِبْ مِنِّي
كَمَا تَسْتَجِيبُ مِنْ جَارِكَ الصَّالِحِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْلَقَ
الْعَبْدُ أَبْوَابَهُ وَأَرْخَى اسْتِنَارَهُ وَاخْتَفَى
مِنَ الْخَلْقِ وَخَلَا بِمَعَاصِي اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ
جَعَلْتَنِي أَحَدَ النَّاطِرِينَ إِلَيْكَ -

✱ ✱ ✱

دسویں مجلس

الْمَجْلِسُ الْعَاشِرُ

اتوار کے دن صبح کے وقت ۲۴ شوال المکرم
۱۴۵۵ھ کو ارشاد فرمایا :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے تحقیق آپ
نے فرمایا کہ میں اور میری امت کے متقی تکلف سے بری ہیں
متقی عبادت الہی میں تکلف نہیں کرتا کیوں کہ عبادت توان کی
طبیعت ہو جاتی ہے۔ متقی اللہ کی عبادت بغیر تکلف کے
ظاہر و باطن دونوں سے کرتا ہے لیکن منافق پس وہ توہمات
میں تکلف ہی کرتا ہے اور خصوصاً اللہ تعالیٰ عزوجل کی عبادت
میں وہ عبادت کو ظاہر میں تب تکلف ادا کرتا ہے اور باطن میں
اس کو چھوڑتا ہے وہ متقیوں کے مقام میں داخل ہونے کی قدرت
ہی نہیں رکھتے۔ ہر جگہ کے لیے ایک خاص گفت گویا ہے اور
ہر عمل کے لیے مخصوص مرد و لڑائی کے قابل وہی آدمی ہیں جو

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بُكْرَةُ الْأَحَدِ رَابِعِ
عَشْرِينَ مِنْ شَوَّالِ الْمَكْرَمِ سَنَةِ ثَمَسٍ وَالْبُعَيْنِ وَتَمِيمَانَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ أَنَا وَالْأَنْبِيَاءُ مِنْ أُمَمِي بَرَاءٌ مِنَ
التَّكَلُّفِ الْمُتَّقِي لَا يَتَكَلَّفُ فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ لَهَا صَارَتْ طَبَعَهُ فَهُوَ يَعْبُدُ
اللَّهَ يَظَاهِرُهُ وَبَاطِنُهُ مِنْ غَيْرِ تَكَلُّفٍ مِنْهُ
وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَهُوَ فِي كُلِّ أَحْوَالِهِ
يَتَكَلَّفُ وَلَا سَيِّمًا فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ يَتَكَلَّفُهَا ظَاهِرًا وَيُتْرِكُهَا بَاطِنًا
لَا يَقْدِرُ أَنْ يَدْخُلَ مَدَّخَلَ الْمُتَّقِينَ لِكُلِّ
مَكَانٍ مَقَالٍ وَلِكُلِّ عَمَلٍ رِجَالٍ لِلْخُرُوبِ رِجَالٌ

خُلِّتَ لَهَا۔

اس کیلئے پیدا کیے گئے۔

يَا مَنَافِقُونَ تَوَبُّوا مِّنْ نَّفَاةِكُمْ وَارْجِعُوا
مِّنْ آبَائِكُمْ كَيْفَ تَتَرَكُونَ الشَّيْطَانَ يَصْهَكُ
عَلَيْكُمْ وَيَشْتَنِي بِكُمْ إِنْ صَلَّيْتُمْ وَصُمِمْتُمْ
فَعَلِمْتَ ذَلِكَ لِلْخَلْقِ لَا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَهَكَذَا إِنْ تَصَدَّقْتُمْ وَرَكِبْتُمْ وَحَجَّجْتُمْ
أَنْتُمْ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ عَنْقَرِيْبٌ تَصِلُونَ
نَارًا حَامِيَةً إِنْ لَمْ تَدَارِكُوا وَتَتَوَبُّوا
وَتَعْدُرُوا عَلَيْكُمْ بِالِاتِّبَاعِ مِنْ غَيْرِ
إِتِّدَاعٍ عَلَيْكُمْ بِمَذْهَبِ السَّلَفِ الصَّالِحِ
أَمْشُوا فِي الْعِبَادَةِ الْمُسْتَقِيمَةِ لَا تَشْبِيهِ
وَلَا تَقْطِيعٍ بَلْ إِتِّبَاعًا لِّلسُّنَّةِ رَسُوْلِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ
تَكْلُفٍ وَلَا تَطْبُحٍ وَلَا تَشَدُّدٍ وَلَا
تَشَدُّقٍ وَلَا تَمَعُّقٍ تَسْعَكُمْ مَا وَسِعَ
مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

اے جماعت منافقین اپنے نفاق سے توبہ کرو اور اپنے
بھانگے سے باز آؤ۔ شیطان کو اپنے اوپر ہنسنے نزدیک
ہونے کے لیے کیوں چھوڑتے ہو۔ اگر تم ایسی ہی نمازیں پڑھو گے
اور روزہ رکھو گے تو یہ سب غلق کے لیے ہو گا نہ کہ حق عزوجل
کے واسطے اور ایسے ہی اگر صدقہ دو گے

اور زکوٰۃ دو گے اور حج کرو گے سب بیکار ہو گا تم کام کرنے
والے اور شقت میں پڑنے والے ہو۔ عنقریب تم سخت گرم
وتیز آگ میں جلو گے اگر تم نے اس کا تدارک نہ کیا اور توبہ و
معذرت نہ کی۔ تم بغیر بدعت کے اتباع شرع کو لازم پکڑو،
(بدعت سیدہ سے بچو) سلف صالح کے طریقوں کو اختیار کرو
تم سیدے راستے صراط مستقیم پر جلو جس میں نہ تشبیہ ہے
اور نہ تقطیل بلکہ محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں
(سننوں) کا اتباع ہے۔ بلا تکلف و بلا بناوٹ کے اور بلا
تشدد اور بلا دیدہ و مہنی اور بغیر غرور و فکر کے اس سے تمہیں
وہ وسعت مل جائے گی جو تم سے پہلوں کو تھی۔

تجھ پر انیسویں تو قرآن حفظ کرتا ہے اور اس پر عمل
نہیں کرتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو حفظ کرتا ہے
اور ان پر عمل نہیں۔ تو یہ کیا کر رہا ہے تو دوسرے آدمیوں کو
حکم دیتا ہے اور خود وہ کام نہیں کرتا اور دوسروں کو روکتا
ہے اور خود اس کام سے باز نہیں رہتا۔ اللہ عزوجل کا ارشاد
ہے کہ ہفتا الیہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے کہ وہ

وَيَحْكُ تَحْفَظُ الْقُرْآنَ وَلَا تَعْمَلُ
بِهِ تَحْفَظُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَعْمَلُ بِهَا فَاجِيَ
شَيْءٌ تَفْعَلُ ذَلِكَ تَأْمُرُ النَّاسَ وَأَنْتَ
لَا تَفْعَلُ وَتَنْهَاهُمْ وَأَنْتَ لَا تَنْهَى قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا

۱۔ تشبیہ: خدا اگر کسی غلوئی کے ساتھ مشابہ قرار دینا۔ تقطیل: خدا کو معاذ اللہ بیکار و بیکار ٹھہرانا۔ اہل اسلام میں دو گراہ فرقے ہیں ایک مشبہ اور دوسرا
مقطوع اس کے قائل ہیں۔ معاذ اللہ ۲۔ قادری غفرلہ

باتیں کہو جو کہرتے نہیں ہو کیوں کہتے ہو اور مخالفت کرتے ہو شر مانتے نہیں۔ کیوں ایمان کا دعویٰ کرتے ہو اور ایمان نہیں لاتے۔ ایمان تو آنفلوں کا مقابلہ کرنے والا اور ان کے بوجھوں کے نیچے صابر ہے۔ ایمان ہی مقابل کو زیر کرنے والا اور قتل کرنے والا ہے۔ ایمان ہی تو مومن کے نزدیک تمام دنیاوی چیزوں سے محکم ہے۔ ایمان کی کرامت و عظمت اللہ عز و جل کے واسطے کی جاتی ہے اور نفس و ہوا کی کرامت و تعظیم شیطان اور اغراض نفسانیہ کے لیے۔ جو خدا کا دروازہ چھوڑ دیتا ہے وہ مخلوق کے دروازہ پر بیٹھتا ہے جو اللہ کے راستہ کو ضائع کر دیتا ہے اور اس سے بہک جاتا ہے مخلوق کے راستہ پر بیٹھ جاتا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کا ارادہ کرتا ہے اس پر خلق کے دروازے بند کر دیتا ہے اور ان کے عطیات کو ان سے قطع کر دیتا ہے تاکہ اس کو اس طریقہ سے اپنی طرف پھیرے اور اس کو حوضوں سے ہٹا کر کنائے بر کھڑا کر دے اس کو لاشے محض سے نکال کر شے کی طرف کھڑا کر دے۔

تجھ پر افسوس کہ تو موسم سرما میں اپنے حوضوں پر بیٹھنے پر خوش ہوتا ہے غمگین موسم گرما آتا ہے جو پانی تیرے پاس ہے اس کو وہ چھین لے گا، وہ خشک ہو جائے گا اور تو مر جائے گا۔ تو دنیا کے کنائے کو اپنی جگہ مقرر کر جس کا پانی گرمیوں میں منقطع نہیں ہوتا ہے اور جائے میں بکثرت بڑھ جاتا ہے۔ تو اللہ کے ساتھ رہ، غنی، عزیز و امیر و حاکم و سردار بن جائے گا جو خدا کے تعین کی وجہ سے ماسوی اللہ سے مستغنی ہو جاتا ہے، ہر شے اس کی محتاج بن جاتی ہے اور یہ ایسی چیز ہے جو کہ زینت و آراستگی و آرزو سے

مَا لَا تَفْعَلُونَ لِمَ تَقُولُونَ وَتُخَالِفُونَ مَا تَسْتَحْيُونَ لِمَ تَدْعُونَ الْإِيمَانَ وَلَا تُؤْمِنُونَ الْإِيمَانَ هُوَ الْمُقَامُ لِلْأَقَاتِ هُوَ الصَّابِرُ تَحْتَ ثِقَلِهَا هُوَ الْمُصَارِعُ هُوَ الْمُقَاتِلُ الْإِيمَانُ هُوَ الْمُتَكَرِّمُ بِمَا عِنْدَهُ مِنَ الدُّنْيَا الْإِيمَانُ يَتَكَرَّمُ لَوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْهَوَى يَتَكَرَّمُ لَوَجْهِ الشَّيْطَانِ وَلَا غَرَضَ النَّفْسِ مِنْ فَاتِهِ بَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَعَدَ عَلَى بَابِ الْخَلْقِ مَنْ ضَيَّعَ طَرِيقَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَضَلَّ عَنْهَا قَعَدَ عَلَى طَرِيقِ الْخَلْقِ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا أَغْلَقَ أَبْوَابَ الْخَلْقِ فِي وَجْهِهِ وَقَطَعَ عَطَلَهُ عَنْهُ حَتَّى يَزِدَّهُ بِذَلِكَ إِلَيْهِ يُقِيمُهُ عَنِ الْغَدْرِ إِلَى الشَّطْرِ يُقِيمُهُ عَنِ لَأَشَى إِلَى شَيْءٍ۔

وَيَحْكُ تَفَرُّحُ بِتَعَوُّدِكَ عِنْدَ الْغَدْرِ فِي الشِّتَاءِ عَنْقَرِيْبُ يَجِيئُ الصَّيْفُ وَ يَنْشُفُ الْمَاءُ الَّذِي عِنْدَكَ فَتَمُوتُ مَكَانَكَ الَّذِي عِنْدَ الشَّطْرِ فَاتَهُ فِي الصَّيْفِ لَا يَنْقَطِعُ مَسَاءَةٌ وَ فِي الشِّتَاءِ يَزِيدُ وَيَكْثُرُ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَكُنْ غَنِيًّا عَزِيزًا أَمِيرًا مُؤَمَّرًا دَلِيلًا مَنِ اسْتَغْنَى بِأَدْلِهِ اِحْتِاجَ إِلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ وَلَهُدَا شَيْءٌ لَا يَجِيئُ بِالْشَّحْلِ وَ

وَالْتَمَنَّا وَلَكِنْ يَشْعَىٰ وَقَرَفِي الصُّدُورُ
وَصَدَقَهُ الْعَمَلُ -

يَا غُلَامَ لِيَكُنِ الْخَيْرُ دَابُّكَ وَالْخُمُولُ
لِيَأْسِكَ وَالْمَرْبَةُ مِنَ الْخَلْقِ كُلِّ مَقْصُودٍ
وَلَا قُدْرَتَ أَنْ تَنْتَبُ فِي الْأَرْضِ سِرًّا تُخْفِي
فِيهِ فَاغْلُظْ يَكُونُ هَذَا دَابُّكَ إِلَى أَنْ
يَتَرَارَعَ إِيْمَانُكَ وَيَقْتَوَى قَدَمُ الْيَقَانِ
وَيَتَرَيَّشُ جَنَاحُ صِدْقِكَ وَتَنْفَتِحَ عَيْنَا
قَلْبِكَ فَتَرْفَحُ أَرْضَ بَيْتِكَ وَتَطِيرُ
إِلَى جَوْعِ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى تَطُوفُ الشَّرْقَ
وَالْغَرْبَ وَالْبَرَمِينَ وَالْبَحْرَ وَالسَّهْلَ
وَالْجَبَلَ تَطُوفُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ
وَأَنْتَ مَعَ الدَّبْلِ الْخَفِيِّ الرَّفِيقِ حَمِيدٍ
أَطْلُقُ لِسَانَكَ فِي الْكَلَامِ وَاخْلَعْ لِبَاسَ
الْخُمُولِ وَاتْرِكِ الْهَرَبَ مِنَ الْخَلْقِ وَ
أَخْرِجْ مِنْ سَرِيكَ إِلَيْهِمْ فَإِنَّكَ دَوَّاءُ لَهُمْ
غَيْرُ مُسْتَنْصَرٍ فِي نَفْسِكَ لَا تَبَالُ بِقَلْبَتِهِمْ
وَكَثَرَتِهِمْ وَاقْبَلْ إِلَيْهِمْ وَادْبَارِهِمْ
وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ لَا تَبَالُ آيَتُ
سَقَطَتْ لِقُطَّتْ وَأَنْتَ مَعَ رَبِّكَ
عَزَّ وَجَلَّ -

يَا قَوْمِ اعْرِفُوا هَذَا الْخَلْقَ وَتَادَبُوا
بَيْنَ يَدَيْهِ مَا أَمَّتْ قُلُوبُكُمْ بَعِيدَةً
عَنْهُ فَأَنْتُمْ تُسَيِّسُونَ الْأَدَبَ عَلَيْهِ فَإِذَا قُرِئَتْ

حاصل نہیں ہوتی بلکہ ایسی شے سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں
کے اندر جگہ پکڑے ہوئے ہے اور عمل اس کی تصدیق
کرتا ہے -

اے غلام! چاہیے کہ گونگاپن تیری عادت ہو اور گنہی
تیرا لباس ہو اور مخلوق سے بھاگنا تیرا مقصود ہے - اور اگر تو
اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ زمین میں سرنگ لگا کر اس
میں چھپ جائے پس کر گز - یہ طریقہ تیرا اس وقت تک ہے
کہ تیرا ایمان بڑھ جائے اور تیرے ایقان کا قدم مضبوط ہو جائے
اور تیری سچائی کے بازوؤں پر پرنکلی آئیں اور تیرے قلب کی
دوڑیں آنکھیں کھل جائیں - اس حالت پر پہنچ کر تو اپنے گھر کی
زمین سے بلند ہو جائے گا اور علم الہی کے میدان میں اُڑنے
لگے گا - خشک وتر، مشرق و مغرب، نرم زمین اور پہاڑ، اور
آسمان و زمین کا طواف کرے گا اور تیرے ساتھ راہبر امان
پینے والا اس سفر و محضر کا رفیق ہو گا - پس اس حالت میں تو
اپنی زبان کو گفت گو میں گویا کرو دنیا اور گنہی کا لباس اتار دینا
اور مخلوق کی طرف سے بھاگنے کو چھوڑ دینا اور اپنی سرنگ
خلوت خانہ سے نکل کر ان کی طرف آجانا پس بہ تحقیق تو ان
کی دوا ہے اور اپنے نفس کے لیے کسی سے طالب مدد
نہیں تو ان کی کمی اور زیادتی اور توجہ و بے توجہی اور ان کی
تعریف و بُرائی کی پرواہ نہ کر تو کسی قسم کی پرواہ نہ کر جہاں بھی
گرے گا اٹھایا جائے گا اور تو اپنے رب عز و جل کے
ساتھ ہو گا -

اے قوم! اس خالق کو پہچاننا اور اس کے سامنے
ادب سے رہنا جب تک تمہارے دل اس سے دور
ہیں تم بے ادب بنے رہو گے - پس جب تمہارے قلوب

حَسَنَ أَدْبُهَكَ هَذِيكَ الْغُلَمَانِ عَلَى أَلْبَابٍ
 قَبْلَ رُكُوبِ الْمَلِكِ فَإِذَا اسْكَبَ جَاءَ خَرَسُهُمْ
 وَحَسَنَ أَدْبُهُمْ لَا تَلَهُمْ قَرِيبُونَ مِنْهُ كَلَّ
 مِنْهُمْ يَلْتَرِبُ إِلَى زَاوِيَةٍ إِلَّا قَبْلَ عَمَى
 الْخَلْقِ هُوَ عَيْنُ الْإِدْبَارِ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى تَخْلَعَ الْأَرْبَابَ وَتَقْطَعَ
 الْأَسْبَابَ وَتَتَرَكَ رُؤْيَا الْخَلْقِ فِي النَّجْعِ
 وَالضَّرِائِثِ أَنْتُمْ أَصْحَاءُ مَرْضَى آخِرِيَّاءِ
 فَقَرَاءَ أَصْحَاءُ مَرْتَى مَوْجُودُونَ مَعْدُومُونَ
 إِلَى مَتَى هَذَا الْإِبَاقِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَالْأَعْرَاضِ عَنْهُ إِلَى مَتَى عِمَارَةُ الدُّنْيَا
 وَتَحْرِيبُ الْآخِرَةِ إِنْمَا لِكُلِّ وَاحِدٍ
 مِنْكُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ فَكَيْفَ يُحِبُّ بِهِ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ كَيْفَ يَكُونُ فِيهِ
 الْخَلْقُ وَالْخَالِقُ كَيْفَ يَحْصُلُ هَذَا فِي
 حَالَةٍ وَاحِدَةٍ فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ هَذَا كَيْدُ
 وَالتَّيْحَانِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 الْكَذِبُ مُجَانِبُ الْإِيمَانِ كُلُّ إِنَاءٍ
 يَنْضَحُ بِمَا فِيهِ أَعْمَالُكَ دَلِيلُ
 عَلَى اعْتِقَادِكَ ظَاهِرُكَ دَلِيلُ عَلَى بَاطِنِكَ
 وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمُ الظَّاهِرُ عَنْوَانُ الْبَاطِنِ
 بَاطِنُكَ ظَاهِرُ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 عِنْدَ خَوَاصِهِ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا وَقَعَ
 بِيَدِكَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فَتَأْدَبُ بَيْنَ
 يَدَيْهِ وَتُبَّ مِنْ ذُنُوبِكَ قَبْلَ

اس سے نزدیک ہو جائیں گے قلب اچھا ادب کرنے لگیں گے
 غلاموں کی دروازہ پر پیوہہ کیا اس بادشاہ کے سوار ہونے سے
 پہلے تک رتھی ہے پس جب بادشاہ سوار ہو جاتا ہے تو غلاموں
 کو گونگانا آجاتا ہے اور بادب ہو جاتے ہیں کیوں کہ وہ بادشاہ
 سے نزدیک ہونے والے ہیں ان میں سے ہر ایک ایک گوشہ
 کی طرف بھاگنے لگتا ہے خلق کی طرف تو جب بھی بعینہ حق عزوجل
 سے اسرار ہے تجھے فلاح و نجات جب تک حاصل نہیں
 ہو سکتی کہ جب تک تو دوستوں سے علیحدہ ہو اور اسباب سے
 قطع تعلق نہ کرے اور نفع و نقصان میں مخلوق کی طرف توجہ نہ
 چھوڑے تم بظاہر تندرست ہو لیکن باطن میں بیمار تم بظاہر
 غنی ہو حقیقتہً فقیر، بظاہر زندہ ہو حقیقتہً مَرْتُ، بظاہر موجود ہو
 حقیقتہً معدوم یہ اللہ تعالیٰ سے بھاگنا، اس سے روگردانی کرنا
 کب تک رہے گی دنیا کی تعمیر و آبادی آخرت کی بربادی و
 خرابی کب تک کرو گے۔ تم میں سے ہر ایک کے ایک ہی قلب
 تو ہے پس اس سے دنیا و آخرت دونوں کی کیسے محبت کرو گے
 اس میں خلق و خالق دونوں کیسے سمائیں گے یہ بات ایک حالت
 میں ایک قلب میں کیونکر حاصل ہو سکتی ہے یہ دعویٰ جھوٹا ہے
 اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جھوٹا ایمان
 سے دوری رکھنے والا ہے نہر ہر برکت سے وہی پکنتا ہے
 جو اس میں موجود ہو تیرے عمل تیرے اعتقاد پر دلیل ہیں تیرا
 ظاہر تیرے باطن پر دلیل ہے اور اسی واسطے بعض اہل اللہ
 نے فرمایا کہ ظاہر باطن کا عنوان ہے تیرا باطن اللہ عزوجل اور
 اس کے خاص بندوں کے نزدیک ظاہر ہے۔ ان خاص بندگان
 خدا سے اگر کوئی تیرے ہاتھ لگ جائے تو اس کے روپر وادب
 کے ساتھ رہے اور توبہ کرے اور اس کی ملاقات سے پہلے اپنے

اپنے گناہوں سے توبہ کر، اس کے روبرو ذلیل ہو کر رہ اور اس کے لیے تواضع کر۔ جب تواضعین کے لیے تواضع کرے گا پس تو نے اللہ عزوجل کی تواضع کر لی۔ تواضع اختیار کر تجھ میں جو تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اس کو بلند کر دیتا ہے جو تجھ سے بڑا ہو اس کے روبرو نہایت ادب سے پیش آ کر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ پھر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ نے شرح حدیث میں فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں محض عمر کی بڑائی مراد نہیں لی بلکہ کبرسنی کے ساتھ اور اس میں بجا آوری احکام الہی اور منہیات میں امور منہیہ سے باز رہنا، اور کتاب و سنت کا لازم پکڑنا جو تقویٰ کے ساتھ ہو ان کا بھی اضافہ فرمایا ہے۔ حقیقتہً فرمانبرواری بڑا ہے ورنہ کتنے باعتبار عمر کے بڑے ہیں جن کی تعظیم اور ان پر سلام کرنا بھی جائز نہیں اور ان کے دیکھنے میں برکت بھی نہیں۔ اکابر وہ ہیں جو متقی، صالح، پرہیزگار، علم پر عمل کرنے والے، عمل میں اخلاص کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی ہیں جن کے قلوب صاف اور ماسوی اللہ سے اعراض کرنے والے ہیں۔ اکابر وہی اہل قلوب ہیں جو عارف باللہ ہیں اور خدا کے لیے عمل کرنے والے اور اس سے قریب۔ قلوب کا علم جب بڑا ہو جاتا ہے وہ اپنے مولانا عزوجل سے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ ہر وہ دل میں دنیا کی محبت ہے وہ اللہ سے محبوب ہے اور ہر قلب جس میں آخرت کی محبت ہے پس وہ اللہ کے قرب سے محبوب ہے جس قدر تجھے دنیا میں رغبت ہوگی اسی قدر آخرت میں تیری رغبت کم ہو جائے گی اور جس قدر تیری رغبت آخرت میں ہوگی اسی اندازہ سے تیری محبت حق عزوجل کے ساتھ کم ہو جائیگی

لِقَائِهِ تَصَاغَرُ عِنْدَهُ وَتَوَاضَعُ لَهُ إِذَا تَوَاضَعْتَ لِلصَّالِحِينَ فَتَدَّ تَوَاضَعْتَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَوَاضَعُ فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحْسَنَ الْأَدَبِ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنْكَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُرْكَهُ مَعَ أَكْبَارِكُمْ قَالَ مَا أَرَادَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرَ السِّنِّ فَحَسَبُ بَلْ حَتَّى تَصَافَ إِلَى كِبَرِ السِّنِّ التَّقْوَى فِي امْتِنَالِ الْأَمْرِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَنِ النَّهْيِ وَمِلَانَمَةِ الْكِتَابِ وَالسُّكَّةِ وَالْأَفْكَارِ مِنْ شَيْخٍ لَا يَجُوزُ إِحْتِرَامُهُ وَلَا السَّلَامُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِي نُفُوتِهِ بَرَكَةٌ إِلَّا كَابِرُ الْمُتَّقُونَ الصَّالِحُونَ الْمُتَوَزِعُونَ الْعَامِلُونَ بِالْعِلْمِ الْمُخْلِصُونَ فِي الْعَمَلِ الْأَكَابِرُ الْقُلُوبُ الصَّافِيَةُ الْمُعْرِضَةُ عَمَّا سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْأَكَابِرُ الْقُلُوبُ الْعَارِفَةُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْأَكَابِرُ الْعَامِلَةُ الْقَرِيبَةُ مِنْهُ كُلَّمَا كَبُرَ عِلْمُ الْقُلُوبِ قَرُبَتْ مِنْ مَوْلَاهَا عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ قَلْبٍ فِيهِ حُبُّ الدُّنْيَا فَهُوَ عَنِ اللَّهِ مَحْجُوبٌ وَكُلُّ قَلْبٍ فِيهِ حُبُّ الْآخِرَةِ فَهُوَ عَنْ قُرْبِ اللَّهِ مَحْجُوبٌ يَتَدَرَّجُ رَجْعَتِكَ فِي الدُّنْيَا تَنْقُصُ رَجْعَتِكَ فِي الْآخِرَةِ يَتَدَرَّجُ رَجْعَتِكَ فِي الْآخِرَةِ تَنْقُصُ مُجِبَّتِكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ

تم اپنی حیثیت و مراتب کو پہچانو اور اپنے نفسوں کو ایسی منزل پر نہ چھوڑو جس میں اللہ عزوجل نے ان کو جگہ نہ دی ہے اور اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا جس نے اپنا مرتبہ نہ پہچانا اس کو تقدیر الہی اس کے مرتبہ کی پہچان کرا دے گی تو ایسی جگہ میں نہ بیٹھ جہاں سے اٹھا دیا جائے۔ جب تو کسی گھر میں داخل ہو تو ایسی جگہ پر نہ بیٹھ جہاں تجھ کو مالک مکان نے نہ بیٹھایا ہو۔ کیوں کہ تو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا اور تجھ سے اجازت بھی نہ لی جائے گی۔ اور اگر تو منع کرے گا تو ذلت کے ساتھ کھڑا کر کے تجھے نکال دیا جائے گا۔

اے غلام! تو نے عمر کو علم کے کھنڈے، اس کے یاد کرنے میں بغیر اس پر عمل کرنے کے ضائع کر دیا، یہ تجھے کیا فائدہ دے گا؟ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور علماء رحمہم اللہ سے فرمایا کہ تم مخلوق کے نگہبان تھے پس تم نے اپنی رعایا کے ساتھ کیا معاملہ کیا اور بادشاہوں اور امیروں سے فرمائے گئے گاتم میرے خزانے کے خزانچی تھے کیا تم نے فقیروں کو ان کے حقوق پہنچا دیے اور کیا تم نے یتیموں کی پرورش کی اور خزانوں سے وہ میرا حق جو تم پر میں نے فرض کر دیا تھا تم نے نکالا؟

اے قوم! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتوں کو قبول کرو اور ان کے قول کو مانو۔ تمہارے دل کس قدر سخت ہو گئے ہیں وہ پاک ذات ہے جس نے مجھے مخلوق کے اندازہ کرنے، ان کے رنج کھینچنے پر قدرت دے دی ہے جب میں اڑنے کا قصد کرتا ہوں، تقدیر کی قینچی آکر میرے بازو کو تڑپتی ہے اور اڑنے سے رک دیتی ہے لیکن میں اطمینان سے رہتا ہوں کیوں کہ بادشاہی برج میں مقیم ہوں۔

اعْرِفُوا اَقْدَارَكُمْ وَلَا تَرْكُوا اَنْفُسَكُمْ
مَنْزِلًا لَمْ يَنْزِلْنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ وَلِهَذَا
قَالَ بَعْضُهُمْ مَنْ لَمْ يَعْرِفْ قَدْرَهُ عَرَفَتْهُ
الْاَقْدَارُ قَدْرَهُ لَا تَقْعُدْ فِي مَوْضِعٍ تُتَامُ
مِنْهُ اِذَا دَخَلْتَ دَارًا فَلَا تَقْعُدْ مَوْضِعًا
لَمْ يُقْعَدْكَ فِيهِ صَاحِبُ دَارِهِ
فَاِنَّكَ تُتَامُ مِنْهُ يَلَا اَمْرَكَ وَاِنْ
اُمْتَنَعْتَ اُقِمْتَ وَاهْنْتَ وَ
اُخْرِجْتَ۔

يَا غُلَامُ قَدْ صَيَّعْتَ الْعُمْرَ فِي كِتَابَةِ
الْعِلْمِ وَحَقَّقْتَهُ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ اَيْشٍ
يَنْفَعُكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَتَوَلَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لِلْاَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ اَنْتُمْ كُنْتُمْ رِعَاةَ الْخَلْقِ
فَمَا صَنَعْتُمْ فِي رِعَايَاكُمْ وَتَقُولُ لِلْمُلُوكِ
وَالْاَغْنِيَاءِ اَنْتُمْ كُنْتُمْ خَزَانُ كُنُوزِي هَلْ
وَاَصَلْتُمْ الْفُقَرَاءَ وَرَبَّيْتُمْ الْاَيْتَامَ وَاَخْرَجْتُمْ
مِنْهَا حَقِّي الَّذِي كَتَبْتُهُ عَلَيْكُمْ۔

يَا قَوْمُ اتَّعَظُوا بِمَا عَظِيَ الرَّسُولُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْبَلُوا قَوْلَهُ مَا اَقْسَمُ
قُلُوبَكُمْ سُبْحَانَ مَنْ قَدَّرَنِي عَلَى مَقَاسَةِ
الْخَلْقِ كُلِّمَا دُمْتُ الطَّيْرَانَ حَبَاءَ
مَقَصِّ الْقَدْرِ قَصَّ جَنَاحِي غَيْرَ
اَنْيَ اَتَسَلُّ كَيْفَ اَنَا بِمَقِيلِي فِي بُرْجِ
الْمَلِكِ۔

وَيَلِكُ يَا مَنْ أَفُقُ تَتَمَتَّحُ خُرُوجِي مِنْ
هَذِهِ الْبَلَدَةِ لَوْ تَحَرَّكَتُ تَبَدَّلَ الْأَمْرُ
وَالْفَصْلُ الْأَعْضَاءُ وَتَغَيَّرَ الْحَدِيثُ
وَالْكَفَّ خَافَ مِنْ عِقُوبَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا جَلَّ الْعُجَلَةُ مَا أَنَا مُشِيرٌ بَلْ عَلَى
مُشَاقَّةٍ مِنَ التَّدْرِيقِ أَنَا مُوَافِقٌ لَهُ مُسْلِمٌ
إِلَيْهِ اللَّهُمَّ سَلَامًا وَتَسْلِيمًا -

وَيَحْكُ تَسْتَلْزِمِي يَا وَأَنَا وَقَفْتُ
عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَدْعُوا الْخَلْقَ
إِلَيْهِ سَوْفَ تَرَى جَوَابَكَ لَا تَخِ الْمَوْتِ
ذُرَاعًا وَلَا تَحْتَ الْأَفَافِ سَوْفَ تَرَوْنَ -

يَا مَنْ أَفُقُ تَتَمَتَّحُ خُرُوجِي مِنْ
هَذِهِ الْبَلَدَةِ لَوْ تَحَرَّكَتُ تَبَدَّلَ الْأَمْرُ
وَالْفَصْلُ الْأَعْضَاءُ وَتَغَيَّرَ الْحَدِيثُ
وَالْكَفَّ خَافَ مِنْ عِقُوبَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا جَلَّ الْعُجَلَةُ مَا أَنَا مُشِيرٌ بَلْ عَلَى
مُشَاقَّةٍ مِنَ التَّدْرِيقِ أَنَا مُوَافِقٌ لَهُ مُسْلِمٌ
إِلَيْهِ اللَّهُمَّ سَلَامًا وَتَسْلِيمًا -

يَا غَلَامُ إِنْ أَرَدْتَ سَعَةَ الصَّدَقِ وَطَيِّبَةَ
الْعَيْشِ فَلَا تَسْعَ مَا يَقُولُ الْخَلْقُ وَلَا
تَكْتَفِ إِلَى حَدِيثِهِمْ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّهُمْ
مَا يَرْضَوْنَ عَنْ خَالَتِهِمْ فَكَيْفَ يَرْضَوْنَ
عَنْكَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ لَا يَفْقَهُونَ وَلَا يَبْصُرُونَ

اے منافق! تجھ پر افسوس ہے کہ تو میرے اس شر سے
نکل جانے کی آرزو کرتا ہے، اگر میں حرکت کروں تو امر بدل جائے
اور اعضا جدا ہو جائیں اور بات بدل جائے تاں نذیرات پیدا ہو
جائیں لیکن میں محبت سے اللہ عزوجل کے عذاب آنے سے
ڈرتا ہوں میں خود سے تیار نہیں ہوں بلکہ میرے اوپر تقدیر یہ کا پھنسا
ہے وہ ضرور سنچیرے گا پس میں تقدیر کے موافق کرنے والا
ہوں۔ اے اللہ سلامتی اور توفیق عطا فرما۔

تجھ پر افسوس! تو میرے ساتھ استعزاز کرتا ہے حالانکہ میں
حق عزوجل کے دروازہ پر کھڑا ہوا مخلوق کو اس کی طرف بلاتا ہوں
ہوں عنقریب تو اپنا جواب ملاحظہ کر لے گا۔ تنقیح میں اوپر
کی طرف ایک ہاتھ ہوں اور نیچے ہزاروں ہاتھ۔

اے منافق! تم اللہ عزوجل کے عذاب اور اس کے
دنیا و آخرت کے عقاب کو عنقریب دیکھو گے زمانہ حائل ہے
جو کچھ اس سے پیدا ہونے والا ہے تم عنقریب دیکھ لو گے
میں تو تصرفات الہی کے قبضہ میں ہوں کبھی وہ مجھے ہلاکت دیتا
ہے اور کبھی وہ مجھے ذرہ بنا دیتا ہے اور کبھی دریا کرتا ہے،
اور کبھی وہ مجھے قطرہ بنا دیتا ہے اور کبھی آفتاب اور کبھی چمک
اور روشنی۔ وہ مجھے دیا ہی پٹا دیتا رہتا ہے۔ جیسے رات
اور دن کو اس کی شان ہر دن بلکہ ہر لمحہ جدا جدا ہے، سارا
دن تمہارے لیے ہے اور ایک لمحہ میں تمہارے بغیر کے لیے۔

اے غلام! اگر تو وسعت سینہ کی اور خوش عیشی چاہتا ہے
پس تو نہ خلق کا قول سن اور نہ ان کی بات کی طرف توجہ کر۔
کیا تو یہ نہیں جانتا کہ وہ اپنے خالق سے تو راضی ہی نہیں ہوتے
پس وہ تجھ سے کیوں راضی ہوں گے آیا تو یہ نہیں پچانتا کہ تحقیق
بہت ان میں سے نہ عقل رکھتے ہیں نہ بصارت اور نہ ایمان

وَلَا يُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ يُوقِنُونَ وَيُصَدِّقُونَ
 رَاتَّبِعِ الْقَوْمَ الَّذِي لَا يُعْتَلُونَ غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ وَلَا يَسْمَعُونَ مِنْ غَيْرِهِ وَلَا يُصِرُّونَ
 عَلَيْهِمْ أَصْبِرْ عَلَىٰ أَذْيَةِ الْخَلْقِ طَلِبُ الرِّضَا
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَبْتَلِيكَ
 بِهِ يَا نَوَاحِ الْبَلَايَا هَذَا دَابُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 مَعَ عِبَادِهِ الْمُصْطَفِينَ الْمُجْتَبِينَ يَنْتَظِعُهُمْ
 عَنِ الْكُلِّ وَيَبْتَلِيهِمْ بِأَنْوَاعِ الْبَلَايَا
 وَالْأَفَاتِ وَالْحَزَنِ يُضَيِّقُ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةَ وَمَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرَى يُفْنِي
 بِذَلِكَ وَجُودَهُمْ حَتَّىٰ إِذَا فَنِيَ وَجُودُهُمْ
 أَوْجَدَهُمْ لَهُ لَا لغيرِهِ أَقَامَهُمْ مَعَهُ
 لَا مَعَ غَيْرِهِ يَنْشَعُهُمْ خَلْقًا آخَرَ كَمَا
 قَالَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَنْشَأَنَاهُ خَلْقًا آخَرَ
 فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ الْخَلْقُ
 الْأَوَّلُ مُشْتَرِكٌ وَهَذَا الْخَلْقُ مُفْرَدٌ
 يُفْرَدُهُ عَنْ إِخْوَانِهِ وَأَبْنَاءِ جَنَّتِهِ
 مِنْ بَنِي آدَمَ يُغَيِّرُ مَعْنَاهُ الْأَوَّلُ وَيَبْدِلُهُ
 يُصَيِّرُهُ عَلَيْهِ سَافِلُهُ يُصَيِّرُ رَبَّانِيًّا
 رُوحَانِيًّا يُصَيِّقُ قَلْبَهُ عَنْ رُوحِيَةِ الْخَلْقِ
 وَيَنْسُدُّ بَابَ سِرِّهِ عَنِ الْخَلْقِ تَصَوَّرَ لَهُ الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَجَمِيعُ الْمَخْلُوقَاتِ
 وَالْخَلْقِ وَالْأَكْوَانِ شَيْئًا وَاحِدًا ثُمَّ سَلَّمَ ذَٰلِكَ
 الشَّيْءَ إِلَى يَدِ سِرِّهِ فَيَبْتَلِيهِ وَلَا يَتَبَيَّنُ
 فِيهِ يُظْهِرُ فِيهِ الْمَتَدَرَةَ كَمَا ظَهَرَ

لا تے میں بلکہ خدا کی تکذیب کرتے ہیں اور تصدیق نہیں کرتے
 تو ان قوم والوں کا پیرو بن جو غیر خدا کو کچھ سمجھتے ہی نہیں اور نہ وہ
 اس کے غیر کے قول کو سنتے ہیں اور نہ اس کے سوا کسی اور کو
 دیکھتے ہیں تو مخلوق کی ایذا پر حق کی خوشنودی کے لیے صبر اختیار
 کر خدا تجھ کو جس کی بلائیں مبتلا کرے تو اس پر صبر کیے جا۔ اللہ
 عزوجل کا اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ یہی طریقہ ہے کہ ان کو
 ہر ایک سے الگ کر دیتا ہے اور طرح طرح کی بلاؤں اور آفتوں
 اور مشقتوں سے ان کی آزمائش کرتا ہے۔ دنیا و آخرت اور عرش
 کے نیچے سے زمین تک ہر چیز کو ان پر تنگ کر دیتا ہے جس
 کی وجہ سے ان کا وجود فنا کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا
 وجود فنا ہو جاتا ہے تو ان کو از سر نرا اپنے لیے وجود عطا فرماتا
 ہے نہ اپنے ماسویٰ کے لیے اور ان کو اپنے ساتھ ہی و ت کم
 رکھتا ہے اور ان کو دوسری زندگی بخشتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا
 ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ الْآخِرَةَ پھر ہم نے ان کو دوبارہ پیدا کیا پس اللہ
 سب خالقوں سے بہتر و برکت والا ہے۔ پہلی پیدائش مشترک
 ہے اور یہ دوسری پیدائش تنہائی والی جس کی وجہ سے اس کو اللہ
 اس کے بھائیوں اور تمام سمجھوں سے علیحدہ کر دیتا ہے اس
 کے اول معنی میں تغیر و تبدل پیدا کر دیتا ہے اس کے عالی
 بالا حصہ کو سائل بنا دیتا ہے وہ محض ربانی و روحانی بن جاتا ہے
 اس کا قلب غیر کے دیکھنے سے تنگی کرتا ہے اور اس کے بھید کا
 دروازہ مخلوق سے بند ہو جاتا ہے۔ دنیا و آخرت اور جنت و
 دوزخ اور تمام مخلوق اور خلق اور کل کائنات اس کو ایک ہی
 معلوم ہوتی ہے پھر یہ شے اس کے سر کے قبضہ میں لے دی جاتی
 ہے پس وہ اس کو ایسا لگ جاتا ہے کہ وہ ظاہر ہی نہیں ہوتا اس
 میں رب تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے جیسا کہ اس نے

فِي عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبْحَانَ مَنْ يُظَاهِرُ
 قُدْرَتَهُ فِيمَا يُرِيدُ عَلَى يَدٍ مَنْ يُرِيدُ بَلَعَتْ
 عَصَا مُوسَى أَحْمًا لَا كَثِيرَةً مِنَ الْحَبَالِ وَغَيْرَهَا
 مِنَ الْأَشْيَاءِ وَلَمْ يَتَغَيَّرْ بَطْنُهَا أَمَّا الْحَقُّ
 عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعَلِّمَهُمْ أَنَّ ذَلِكَ قُدْرَتُهُ لَا
 حِكْمَةٌ لِأَنَّ مَا فَعَلَهُ السَّحَرَةُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ
 كَانَ حِكْمَةً وَهُدًى سَهْلَةً وَمَا ظَهَرَ فِي عَصَا
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ قُدْرَتُهُ مِنَ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ خَرَقَ عَادِيَةً وَمُعْجِزَةً وَلِطَبَا
 قَالَ أَمِيرُ السَّحَرَةِ لِرَؤُوسِهِمْ أَصْحَابِهِ أَنْظُرُوا
 إِلَى مُوسَى فِي أَيْ حَالَةٍ هُوَ فَقَالَ لَهُ قَدْ
 تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَالْعَصَا تَعْمَلُ عَمَلَهَا فَقَالَ هَذَا
 مِنْ فِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ فِعْلِهِ فَإِنَّ
 السَّاحِرَ لَا يَخَافُ مِنْ سِحْرِهِ وَالضَّالِّ لَا
 يَخَافُ مِنْ صُنْعِهِ ثُمَّ أَمَّنَ بِهِ وَتَبِعَهُ
 أَصْحَابُهُ

يَا غُلَامُ مَتَى تَقُومُ مِنَ الْحِكْمَةِ إِلَى
 الدُّرَةِ مَتَى يُوحِيكَ عَمَلُكَ بِالْحِكْمَةِ إِلَى
 قُدْرَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَتَى يُوحِيكَ إِحْدَاكَ
 فِي أَعْمَالِكَ إِلَى بَابِ قُدْرَتِكَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
 مَتَى تَرِيكَ شَمْسَ الْعُرْفَةِ وَجُوهَ قُلُوبِ
 الْعَوَامِ وَالْخَوَاصِّ لَا تَهْرُبُ مِنَ الْحَقِّ لِأَجْلِ
 بَلَاءِهِ إِنَّمَا يَنْتَلِيكَ لِيَعْلَمَ هَلْ تَرْجِعُ إِلَى
 السَّبَبِ وَتَسْأَلُ رِيبَةَ أَم لَا هَلْ
 تَرْجِعُ إِلَى الظَّاهِرِ أَوْ إِلَى الْبَاطِنِ إِلَى مَا

موسیٰ علیہ السلام کے عصا میں اظہارِ قدرت فرمایا تھا۔ پاک ہے
 وہ ذات جو اپنی قدرت کا اظہار جس چیز میں جس کسی کے ہاتھ پر
 چاہتا ہے کرتا رہتا ہے۔ عصا نے موسیٰ نے جادو گروں کی
 رسیوں وغیرہ کے ڈھیر کے ڈھیر کو نگلیا اور اس کے پیٹ میں
 تغیر بھی نہ آیا۔ اللہ عزوجل نے ارادہ فرمایا کہ قوم فرعون کو بتا دے
 کہ اس میں سب قدرت ہے نہ کہ حکمت۔ اس دن جو کچھ جادو گروں
 نے کیا تھا کہ ان کی رسیاں اڑھٹے معلوم ہوتے تھے، وہ حکمت
 و فن ہند سے تھا اور جس امر کا اظہار عصا نے موسیٰ نے کیا وہ حق
 عزوجل کی قدرت کا ملہ اور بنائے خرقِ عادت و معجزہ تھا
 اور اسی واسطے جادو گروں کے سردار نے اپنے ساتھیوں میں سے
 ایک شخص سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی جانب دیکھ وہ کس حال میں
 ہیں اس نے جواب دیا موسیٰ علیہ السلام کا رنگ تغیر ہو گیا ہے
 اور عصا نے موسیٰ اپنا کام کر رہا ہے سردار نے جواب دیا۔
 کیونکہ ساحر اپنے کام سے اور کاریگر اپنے کام سے ڈرا نہیں
 کرتا ہے۔ اس واقعہ کو دیکھ کر وہ سردار اور اس کے سب
 مصاحب اس کی اتباع میں ایمان لے آئے۔

اے غلام تو حکمت سے قدرت کی طرف کب متوجہ ہو گا؟
 کب تیرا حکمت والا عمل تجھ کو اللہ عزوجل کی قدرت تک پہنچا دے گا؟
 کب تیرے اعمال کا اخلاص تجھ کو قرب الہی کے دروازہ تک
 پہنچائے گا، معرفت کا آفتاب کب تجھ کو عام و خاص لوگوں کے
 قلوب کے چہروں کو دکھائے گا۔ ہر شیا پر ہوجا۔ بلا کی وجہ سے
 تو حق عزوجل کی طرف سے محنت بجاگ تجتبیق وہ اس سے تیری آتش
 کرتا ہے تاکہ وہ معلوم کرے کہ آیا تو سبب کی طرف رجوع کرتا
 ہے اور اس کے دروازہ کو چھوڑتا ہے یا نہیں؟ آیا تو ظاہر
 کی طرف رجوع کرتا ہے یا باطن کی طرف، آیا اس کی طرف

يُدْرِكُ أَوَّلِي مَا لَا يَدْرِكُ إِلَى مَا يَرَى أَوَّلِي مَا لَا يَرَى -

جاتا ہے جس کا ادراک ہو سکتا ہے یا اس کی طرف جس کا ادراک نہیں ہو سکتا اس طرف جاتا ہے جو نظر آتی ہے یا اس طرف جو نظر نہیں آتی؛

اے اللہ! تو ہمیں آزمائش میں نہ ڈال۔

اے اللہ! ہم کو اپنی نزدیکی بغیر آزمائش عطا فرما۔

اے اللہ! اپنا قرب و لطف عطا فرما۔

اے اللہ! ایسا قرب ملے جس میں دوری نہ ہو۔

ہم میں تجھ سے دوری کی طاقت نہیں اور نہ بلا کے بڑاشت کرنے کی ہم کو آفتوں کی آگ سے علیحدہ کر کے اپنی نزدیکی عطا کر دے اور اگر آفتوں کی آگ ہمارے لیے ضروری ہے تو میں اس آگ میں مثل سمنل جانور کے بنا دینا جو کہ اس میں اندھے دیتا ہے اور بچے نکالتا ہے اور آگ اس کو نہ ضرر پہنچاتی ہے اور نہ جلاتی ہے۔ ہمارے اوپر اس آگ کو مثل آگ ابراہیم خلیل علیہ السلام کی کر دینا۔ ہمارے ارد گرد سبزہ آگ دینا جیسا کہ تو نے ان کے ارد گرد جما دیا تھا اور ہمیں تمام چیزوں سے دیا ہی مستغنی کر دے جیسا کہ خلیل کو کیا تھا اور تو ہمارا من و متولی و بیا ہی بن جا جیسا کہ ان کا بنا تھا اور تو ویسے ہی ہماری حفاظت فرما۔ آمین۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سفر سے پہلے رفیق کو اول گھر سے پہلے پڑوسی کو اور وحشت سے پہلے موش کو اور مرض سے پہلے پرہیز کو اور بلا سے پہلے صبر کو اور فضا سے پہلے رضا الہی کو حاصل کر لیا تھا۔ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے علم سیکھو اور ان کے اقوال اور افعال میں ان کی پیروی کرو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بلا کے دریا میں مہربانی کی اور بلا کے دریا میں ان کو تیرنے کا حکم دیا اور خود ان کی مدد فرمائی، ان کو دشمن پر حملہ کا حکم دیا اور خود ان کے گھوڑے کے

اللَّهُمَّ لَا تَسْتَلِنَا

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ بِلَا بَلَاءٍ

اللَّهُمَّ قُرْبًا وَ لُطْفًا

اللَّهُمَّ قُرْبًا بِلَا بُعْدٍ

لَا طَاقَةَ لَنَا عَلَى الْبُعْدِ مِنْكَ وَلَا عَلَى مُقَاسَاةِ الْبَلَاءِ فَأَرْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْكَ مَعَ عَدَمِ تَارِ الْأَفَاتِ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنْ تَارِ الْأَفَاتِ فَاجْعَلْنَا فِيهَا كَالسَّمْنَانِ الَّذِي يَبْيِضُ وَيَسْوَدُ فِي النَّارِ وَهُوَ لَا تَنْصُرُهُ وَلَا تُحْرِقُهُ اجْعَلْنَا عَلَيْكَ كَذَابِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِكَ أَنْبَتَ حَوَالَيْنَا عُشْبًا كَمَا أَنْبَتَ حَوَالِيَهُ وَأَعْلَيْنَا عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ كَمَا أَغْنَيْتَهُ وَالْإِنْسَانَ وَتَوَلَّيْنَا كَمَا تَوَلَّيْتَهُ وَاحْفَظْنَا كَمَا حَفِظْتَهُ. آمِينَ

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَمَلُ الرِّفِيقِ قَبْلَ الطَّرِيقِ وَالْجَارِ قَبْلَ الدَّارِ وَالْكَلْبِ قَبْلَ الْوَحْشَةِ وَالْجَمِيمَةِ قَبْلَ الْمَرَضِ وَالصَّبْرُ قَبْلَ الْبَيْدَةِ وَالرِّضَا قَبْلَ الْقَنَاءِ تَعَلَّمُوا مِنْ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْتَدُوا بِهِ فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ مِمَّا حَانَ مِنْ لُطْفٍ بِهِ فِي بَحْرِ بَلَاءِهِ وَكَلَفَةِ سَبَاحَةِ بَحْرِ بَلَاءِهِ وَآيِدِ لَا مَعَ كَلَفَةِ الْحَمْلِ عَلَى الْعَدُوِّ وَهُوَ مَعَهُ

سر کے قریب رہا اور ان کو بلند جگہ پر بٹھاتے کا حکم دیا اور یہ بتا دیا کہ ان کی پیٹھ پر تھا ان کو خلق کی دعوت طعام کا حکم دیا اور خرچ اپنے پاس سے دیا عنایت باطنی و لطف غنی اسی کا نام ہے اے غلام! اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور فعل کے آنے کے وقت خاموشی اختیار کرنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سی مہربانیاں تجھ کو نظر آئیں گی تو نے جالیئوس حکیم کے غلام کا قصہ نہیں سنا کہ کیسا گونگا اور بیوقوف اور بھولا اور چپ چاپ بنا رہا تھا یہ کہ جالیئوس کا تمام علم سیکھ لیا۔ تیرے قلب کی طرف تیرے بہت جھک بک کرنے اور اس کے ساتھ جھگڑا کرنے اور اس پر اعتراض کرنے سے محنت الٹی نہیں آئے گی۔

اے اللہ تو ہم کو موافقت اور ترک منازعت عطا فرما اور دنیا و آخرت میں نیکوئیاں دے اور عذاب و دوزخ سے بچا : آمین

گیارہویں مجلس

جمعہ کے دن صبح کو مدرسہ وقت ادیس

۲۹ شوال ۱۲۵۵ھ کو ارشاد فرمایا :

اے قوم! اللہ تعالیٰ کو سچا نوا اور اس سے جاہل نہ رہو اور اس کی اطاعت کرو، نافرمانی نہ کرو، اس کے ساتھ موافقت کرو اور اس کے مخالفت نہ بنو اور اس کی تقاضا و حکم پر راضی رہو اور اس سے جھگڑا نہ کرو حتیٰ عز و جل کو اس کی صنعت و کارگیری سے پہچانو، وہ پیدا کرنے والا اول و آخر، ظاہر و باطن ہے، دہن تہم وازلی ہے اور دائم ابدی ہے جو چاہے وہ کرنے والا ہے جو کچھ وہ کرے اس سے سوال نہ ہوگا

الْفَرَسِ كَلْفَهُ الصَّعُودَ إِلَى مَوْضِعٍ عَالٍ وَبَكَاهُ رَفِي ظَهْرَهُ كَلْفَهُ دَعْوَةَ الْخَلْقِ إِلَى طَعَامِهِ وَالنَّفَقَةَ مِنْ عِنْدِهِ هَذَا هُوَ اللُّطْفُ الْبَاطِنُ الْخَفِيُّ -

يَا غُلَامُ كُنْ مَعَ اللَّهِ صَاحِبًا مَتَاعًا مَرِيحًا قَدِيرًا وَفَعْلًا حَتَّى تَرَى مِنْهُ الطَّافَاكَ كَثِيرَةً أَمَّا سَمِعْتَ بِغُلَامٍ جَالِيئُوسٍ الْحَكِيمِ كَيْفَ تَخَافُ وَتَبَالَهُ وَتَسَاكَتَ حَتَّى حَفِظَ كُلَّ عِلْمٍ عِنْدَكَ حِكْمَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجِيءُ إِلَى قَبْلِكَ مِنْ كَثْرَةِ هَدْيَاؤِكَ وَمَنَانِ عَيْتِكَ لَهُ وَإِعْتِرَاضِكَ عَلَيْهِ -

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا التَّوَافُقَ وَتَرْكَ الْمُنَادَاةِ وَالتَّانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

المجلس الحادى عشر

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْبَعْثَةِ بَكَاهُ بِالْمَدْرَسَةِ تَاسِعَ عَشْرِينَ شَوَّالِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ يَأْقُومُ اعْرِضُوا اللَّهَ وَلَا تَجْهَلُوهُ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَلَا تَعْصُوهُ وَاقْبَلُوهُ وَلَا تَخْلِفُوهُ وَارْحَبُوا بِقَضَائِهِ وَلَا تَتَادَعُوهُ وَاعْرِضُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ بِصُنْعِهِ هُوَ الْخَالِقُ الرَّائِقُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ هُوَ الْغَرِيمُ الْأَرْزَقُ الدَّائِمُ الْأَبَدِيُّ الْفَعَّالُ لِمَا يُرِيدُ كَمَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ

وَهُدًى يَسِّرُونَ هُوَ الْمُعْزِي هُوَ الْمُفْقِرُ هُوَ
 النَّافِعُ النَّضَارَةُ الْمُتِي هُوَ الْمُعَاقِبُ الْمُخَوِّفُ
 الْمَرْجُو خَافُوهُ وَلَا تَخَافُوا غَيْرَهُ وَارْجُوهُ
 وَلَا تَرْجُوا غَيْرَهُ دُومُوا مَعَهُ قَدْ مَاتَ وَ
 حِكْمَتِهِ إِلَى أَنْ تَغْلِبَ الْقُدْرَةُ الْحِكْمَةُ
 تَأَذَّبُوا مَعَ السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ
 مَا يَحُولُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ تَكُونُوا مَحْضُوطِينَ
 مِنْ خَرَقِ حُدُودِ الشَّرْعِ الَّذِي أُتْبِعَ إِلَيْهِ
 مَعْنَى لَا صُورَةً لَا يَكُونُ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ
 إِلَّا أَحَادُ الصَّبَاحِينَ مَا لَمْ تَحَاجْ فَخَارِجَةً
 عَنْ دَائِرَةِ الشَّرْعِ مَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمْرُ
 إِلَّا مَنْ دَخَلَ فِيهِ فَامَّا بِمَجَرَّدِ الصِّفَةِ
 فَلَا تَعْرِفُهُ كَوْنُوا فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ بَيْنَ يَدَيِ
 الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَدِّدِينَ
 الْأَوْسَاطِ تَجِبَتْ أَمْرُهُ وَتَهَيَّاهُ وَاتَّبَاعِهِ
 إِلَى أَنْ يَدْعُوَكُمْ إِلَيْهِ وَتَحْبِثُنِي
 اسْتَغْطِمُوا الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْخُلُوا عَلَيْهِ إِتِمَامًا سُبْحَى
 الْأَبْدَالُ أَبَدًا إِلَّا لَا تَهْمُ لَا يُرِيدُونَ مَعَ
 إِمَارَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَارَةً وَلَا
 يَخْتَارُونَ مَعَ رَاخُتِيَارِهِ رَاخُتِيَارًا
 يَحْكُمُونَ الْحُكْمَ الظَّاهِرَ وَيَعْمَلُونَ رَاخُتِيَارًا
 الرِّعَالُ الظَّاهِرَةَ ثُمَّ يَنْتَفِرُ دُونَ الرِّعَالِ
 أَعْمَالُ تَخْصُمُهُمْ كُلَّمَا تَرَفَّتْ دَرَجَاتُهُمْ
 وَمَنْزِلَتُهُمْ يُزِيدُونَ أَمْرًا وَنَهْيًا إِلَى

اور مخلوق سوال کیے جائیں گے، وہی امیر بنائے والا، وہی فقیر
 بنائے والا، وہی نفع بخشنے والا، وہی نقصان دینے والا، وہی
 زندہ کرنے والا وہی موت دینے والا، وہی سزا دینے والا، امیدوار
 بنانے والا ہے، اسی سے ڈرو، اس کے غیر سے نہ ڈرو،
 اسی سے امیدوار بنو، اس کے غیر سے امیدواری نہ کرو، اس کی
 حکمت و قدرت کے ساتھ گھومتے رہو یہاں تک کہ قدرت
 حکمت پر غالب آجائے، جو کچھ سیاہی پر سپیدی پھیری ہے
 اس سے ادب لیتے رہو (قرآن مجید پر عمل رہو) یہاں تک
 کہ وہ آنے والی چیز جو تمہارے اور اس کے درمیان حائل ہوگی
 آجائے۔ ایسی حالت میں تم حدود شرع کے خلاف سے جس
 کی طرف معنی اشارہ کیا گیا محفوظ رہو گے۔ اس مقام کی طرف صالحین
 میں سے کوئی کوئی ہی پہنچتا ہے نہ کہ ہر ایک۔ ہمیں کسی ایسی
 چیز کی حاجت نہیں جو کہ دائرہ شرع سے خارج ہو۔ اس امر کو
 وہی جانتا ہے جو اس میں داخل ہوا ورنہ محض حال بیان کرنے
 سے اس کو کوئی نہیں پہچان سکتا ہے۔ تم اپنے معاملات میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کمر بستہ رہو اور آپ کے
 حکم و ممانعت اور اتباع کے ماتحت رہو یہاں تک کہ تم کو باذن
 اپنی طرف دعوت دے۔ پس اس وقت تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 کی عظمت کرو اجازت لو۔ اور اس کے پاس داخل ہو جاؤ۔ ابدال
 کا نام ابدال اس واسطے رکھا گیا ہے کہ وہ اللہ عز و جل کے ارادہ
 کے ساتھ کوئی ارادہ نہیں کرتے، اور اللہ عز و جل کے اختیار کے ساتھ اپنے کسی
 اختیار کو کام میں نہیں لاتے حکم ظاہر پر حکم کرتے ہیں اور اعمال ظاہرہ پر
 عمل کرتے ہیں۔ پھر تنہائی میں ایسے عمل کی طرف متوجہ ہو جاتے
 ہیں جو ان کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔ جب ان کے منازل و
 درجات ترقی پذیر ہوتے ہیں ہر امر و نہی کا ارادہ کرتے ہیں یہاں

تک کہ ایسی منزل پر پہنچ جاتے ہیں نہ جہاں امر ہے نہ نہی، بلکہ احکام شرعی ان کے اندر اثر پذیر ہوتے ہیں اور وہ ان کی طرف منسوب کر دیے جاتے ہیں اور یہ تنہائی میں ہوتے ہیں مگر ان خدا ہمیشہ مخلوق سے غائب حق عزوجل کے ہمراہ رہتے ہیں البتہ ان کی حاضری امر و نہی کے آنے کے وقت ہوتی ہے وہ امر و نہی دونوں کی حفاظت کرتے ہیں حد و شرعیہ میں سے ایک حد کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتے کیوں کہ جو عبادتیں کہ فرض ہیں ان کا چھوڑنا بے دینی ہے اور ممنوع امور کا کرنا معصیت غیر ارض الہیہ کسی سے کسی حالت میں بھی ساقط نہیں ہوتے ہیں۔

اے غلام! اللہ تعالیٰ کے حکم و عمل کے ساتھ عمل کر اور اس کے دائرہ سے نہ نکل سدا کو نہ بھول۔ اپنے نفس اور خواہشات اور شیطان اور اپنی طبیعت و دنیا سے جہاد کرتا رہ اور اللہ عزوجل کی مدد سے ناامیدی نہ کرو وہ تیری ثابت قدمی کے ساتھ یقیناً آتی ہے گی۔ ارشاد الہی ہے ان اللہ الٰہیدہ تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ نیز ارشاد ہے البتہ اللہ کی جماعت ہی غالب ہے نیز ارشاد ہے اور جو لوگ ہمارے راستہ میں جہاد کرتے ہیں البتہ ہم ان کو اپنا راستہ دکھا دیتے ہیں تو اپنے نفس کی زبان کو خدا کے شکوہ کے وقت روک لے اور اللہ کی طرف سے اس زبان اور تمام مخلوق کا مقابلہ کر ان کو اطاعت الہی کا حکم دے اور معصیت الہی سے منع کر مگر اہی اور بدعت سیئہ اور خواہشات کی پیروی اور نفس کی موافقت سے ان کو روک اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کا ان کو حکم دے۔

اے قوم! اللہ عزوجل کے کلام کا احترام کرو اور اس کیساتھ مودب رہو وہ تمہارے اور خدا کے درمیان ذریعہ اتصال ہے اسے مخلوق نہ ٹھہراؤ، اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرا کلام ہے تم

أَنْ يَتَّبِعُوا إِلَى مَثَلٍ لِّأَمْرِ فِيهِ وَلَا تَهَى
بَلْ أَوْامِرُ الشَّرْعِ تَتَنَعَّلُ فِيهِمْ وَتَضَاعُ
إِلَيْهِمْ وَهُمْ فِي مَعَزِلٍ لَا يَزَالُونَ فِي غَيْبَةٍ
مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَرَأْسُ مَا يَحْضُرُونَ فِي
وَقَدْ مَرَّ بِحَيٍّ الْأَمْرُ وَاللَّهُ يَحْفَظُونَ فِيهَا
حَتَّى لَا يَخْرُبُونَ حَدًّا مِنْ حُدُودِ الشَّرْعِ
لَا أَنْ تَرَكَ الْعِبَادَاتِ الْمَعْرُوضَاتِ زُفْدَةً
وَلَا تَرَكَ الْخَطُومَاتِ مَعْصِيَةٍ لَا تَسْقُطُ
الْفَرْقِ عَنْ أَحَدٍ فِي حَالٍ مِنَ الْحَوَالِ
يَا غُلَامُ اْعْمَلْ بِحُكْمِهِ وَعَمَلِهِ وَلَا تَخْرُجْ
عَنِ الْجَيْطَةِ لَا تَنْسُ الْعَهْدَ جَاهِدْ نَفْسَكَ وَ
هَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَطَبْعَكَ وَدُنْيَاكَ وَلَا تَيْكَسُ
مِنْ نَفْسِكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا تَأْتِيكَ مَعَ ثَبَاتِكَ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ اللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ هُوَ وَقَالَ
إِنْ جُزِبَ اللَّهُ هُمُ الْغَالِبُونَ هُوَ وَقَالَ وَالَّذِينَ
جَاهِدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا آمَنَّا بِكَ لِسَانًا
نَفْسِكَ عِنْدَ شُكُوَاهَا إِلَى الْخَلْقِ كُنْ خَصَمًا لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ هَارٍ عَلَى جَبِيحِ الْخَلْقِ تَأْمُرُهُمْ
بِطَاعَتِهِ وَتَنْهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِهِ تَنْهَاهُمْ عَنِ
السَّبَلِ وَالرِّبَا وَتَنْهَاهُمْ عَنِ الْهَوَى وَمَوَافَقَةِ
النَّفْسِ وَتَأْمُرُهُمْ بِاتِّبَاعِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا قَوْمُ احْتَرِمُوا كَلَامَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَأَذُّبُوا
مَعَهُ هُوَ الْوَصْلَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا
تَجْعَلُوا كَمَا مَخْلُوقَاتُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا كَلَامِي

کہتے ہو نہیں جو اللہ عزوجل کا رد کرے اور قرآن کو مخلوق بتائے
وہ کافر ہوا اور اللہ سے بیزاریہ قرآن یہی جو تلاوت کیا جاتا ہے
پڑھا جاتا ہے یہ جو سنا جاتا ہے یہ جو دیکھا جاتا ہے یہی جو صحیفوں
میں لکھا ہوا ہے۔ اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ امام شافعی اور امام
احمد رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے قلم مخلوق ہے اور جو اس سے
لکھا گیا وہ غیر مخلوق اور قلب مخلوق ہے اور جو کچھ اس میں محفوظ ہے
وہ غیر مخلوق (یعنی کلام الہی)

اے قوم! نصیحت پکڑو قرآن سے ساتھ عمل کے، نہ مجاہدہ
کے ساتھ اس میں۔ اعتقاد چند کلمہ میں اور عمل بکثرت۔ تم قرآن مجید
پر ایمان لاؤ اور اس کی قلوب سے تصدیق کرو اور اپنے اعضا
سے عمل کرو۔ اور ایسی چیز میں مشغول ہو جو تمہیں نفع دے، ناقص
یعنی عقول کی طرف توجہ نہ کرو۔

اے قوم! منقول عقل سے نسخ نہیں کیا جاسکتا اور نص
قیاس سے زائل نہیں کی جاسکتی۔ گواہ چھوڑ دے اور مجرد دعویٰ
سے کام لے ایسا نہ کہ لوگوں کے مال بغیر گواہوں کے محض دعویٰ
سے حاصل نہیں ہو سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ہے اگر آدمی محض دعویٰ سے کچھ حاصل کر لیا کرتے تو بالآخر ایک
قوم دوسری قوم پر غلبہ اور اپنے مالوں کا دعویٰ کرتی لیکن مدعی پر
گواہ لازم ہیں اور انکار کرنے والے قسم عالم زبان اور جاہل
قلب نفع نہیں دے سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ خوف اپنی امت پر
جس کو ان کے لیے خطرناک سمجھتا ہوں اس منافق سے ہے
جس کی زبان عالم ہو۔

اے جاہل اے حاضرین و غائبین اے جماعت علماء!
تم اللہ عزوجل سے حیا کرو اور اپنے قلوبوں سے اس کی طرف

لَتَقُولُوا أَنْتَ لَا مَنَّ رَدَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلَ
الْقُرْآنَ مَخْلُوقًا فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبَرِي
مِنْهُ سَدَّ اللَّهُ عَنْكَ دَارًا
هَذَا السِّرُّ هَذَا الْمَنْظُورُ هَذَا الْمَكْتُوبُ فِي الْمَصَاحِفِ
كَلَامُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ وَالْإِمَامُ أَحْمَدُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ الْقَلَمُ مَخْلُوقٌ وَالْمَكْتُوبُ بِهِ غَيْرُ
مَخْلُوقٍ وَالْقَلْبُ مَخْلُوقٌ وَالْمَحْتُوظُ فِيهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ.
يَا قَوْمُ انْصَحُوا الْقُرْآنَ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيهِ الْجَادِلَةُ
فِيهِ الْإِعْتِدَاتُ ذِكْرَاتٌ تَبَيِّنُهَا وَالْأَعْمَالُ تَبَيِّنُهَا عَيْنُكُمْ
بِالْإِيمَانِ بِهِ صَدِّقُوا بِقَوْلِكُمْ وَأَعْمَلُوا بِجَوَارِحِكُمْ
اسْتَعِينُوا بِمَا يَنْفَعُكُمْ لَا تَسْتَفْتُوا إِلَى عَقُولِ
نَاقِصَةٍ ذَنْبِيَّةٍ -

يَا قَوْمُ الْمَنْقُولُ لَا يُنْسَخُ بِالْعَمَلِ
وَالنَّصُّ لَا يُزَالُ بِالْقِيَاسِ لَا تَتْرُكُ الْبَيِّنَاتُ
وَتَقِفُ مَعَ مُجَرَّدِ الدَّعْوَى أَمْوَالُ النَّاسِ لَا
تُؤْخَذُ بِالدَّعْوَى مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذَ النَّاسُ
بِدَعَائِهِمْ لَافْتَحَ قَوْمٌ دِمَاقَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
لِكَيْتَ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ
انْكَرَ لَا يَنْفَعُ بَيِّنَاتٌ عَلَيْهِمْ وَقَلْبٌ جَاهِلٌ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مِنْ مُتَافِقٍ
عَلَيْهِ النَّاسُ يَا عَدَمَاءُ -

يَا جُهَالُ يَا حَاضِرُونَ وَيَا غَائِبُونَ
يُحْيُوا أَمِينَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَانْظُرُوا بِقُلُوبِكُمْ

نظر کرو اس کے لیے پست ہو جاؤ اپنے نفسوں کو صابر بناؤ اس کی تقدیر کے گرزوں کے ماتحت ان کو لے آؤ اور اپنے نفسوں پر ان کا شکر بمقابلہ نعمت لازم کرو۔ اس کی اطاعت میں روشنی کو اندھیرے سے ملا دو شب و روز مشغول بطاعت رہو جب تم سے یہ امر متحقق ہو جائے گا تو اللہ عزوجل کی کرامت و عزت و جنت و دنیا و آخرت میں تمہارے پاس آجائے گی۔

اے غلام! اس بات کی کوشش کرو کہ دنیا میں کوئی شے ایسی باقی نہ ہو جو تجھے محبوب ہو، سب کی محبت چھوڑ دے جب تیرے حق میں یہ معاملہ کامل ہو جائے گا تو تو ایک لحظہ کے لیے بھی اپنے نفس کے ساتھ نہ چھوڑا جائے گا۔ اگر بھولے گا تو یاد دلادیا جائے گا اور اگر تو غافل ہو گا مبادا کر دیا جائے گا۔ نظر کرتے تجھے غیر کی طرف دیکھنے کے لیے نہ چھوڑے گی۔ الغرض جس نے یہ ذائقہ چکھا اس نے رب کو پہچان لیا۔ اس جنس کے افراد خلق سے بعض ہی بعض ہوتے ہیں جو مخلوق کی طرف سکون کو قبول نہیں کرتے۔

اے منافقو! آفتیں اور بلائیں تمہارے قلوب کے سروں پر موجود ہیں اہل اللہ جب کبھی اپنے قلوب کی آنکھوں سے غیر حق جل و علا کی طرف دیکھ لیتے ہیں تو اپنی سلامتی اللہ تعالیٰ کی طرف سکون اور اپنے کو اس کے روبرو ڈال دینے اور مخلوق کی طرف سے اندھا ہو جانے اور اللہ پر اعتراض کرنے سے اپنی زبانوں کو کاٹ ڈالنے میں پاتے ہیں۔ دن رات ہستہ برس ان پر غلبہ کرتے ہیں اور وہ ایک ہی حالت پر قائم رہتے ہیں، وہ حق عزوجل کی معیت سے متغیر نہیں ہوتے وہ تمام مخلوق الہی سے زیادہ عاقل ہیں۔ اگر تم ان کو دیکھ پاؤ تو تم ان کو دیوانہ بناؤ اور اگر وہ تم کو دیکھیں تو کہیں کہ یہ قیامت کے دن پر ایمان نہیں لائے، کافر ہیں

إِلَيْهِ ذُكُّوا لَهُ صَبِّرُوا أَنْفُسَكُمْ تَحْتَ مَطَارِقِ قَدَرٍ وَأَلْزَمُوا بِاللَّشْكِ عَلَى نَعْمِهِ وَأَصْلُوا الصِّيَاءَ بِالْظَّلَامِ فِي طَاعَتِهِ فَإِذَا تَحَقَّقَ ذَلِكَ مِنْكُمْ جَاءَتْكُمْ كَرَامَةُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِزُّهُ وَجَلَّتْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

يَا غُلَامُ اجْتَرِدْ أَنْ لَا يَبْغِي شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا تُحِبُّهُ إِذَا تَمَّ هَذَا فِي حَقِّكَ لَا تُتْرَكَ مَعَ نَفْسِكَ لِحَظَةٍ إِنْ تَسَيَّيْتُ ذِكْرَكَ وَإِنْ عَقَلْتُ أَوْ قِطَّتْ لَا يَدْعُكَ تَنْظُرُ إِلَى غَيْرِهِ فِي الْجُمْلَةِ مَنْ ذَاقَ هَذَا فَقَدْ عَرَفَهُ هَذَا الْجَنَسُ أَحَادُ أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ لَا يَقْبَلُونَ السَّكُونَ إِلَى الْخَلْقِ۔

يَا مَنْافِقُونَ الْآفَاتُ وَالْبَلَاءُ عَلَى رُؤُسِ قُلُوبِكُمُ الْقَوْمُ كُلُّ مَا نَظَرُوا بِأَعْيُنٍ قُلُوبِهِمْ إِلَى غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ انْقَضُوا سَلَامَتُهُمْ فِي السَّكُونِ إِلَيْهِ وَالْإِسْتِطْرَاجَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالشَّعَامَى عَنْ خَلْقِهِ وَقَطْعَ أَلْسِنَتِهِمْ عَنِ الْإِعْتِرَاضِ عَلَيْهِ فَتَغْلِبُ الْآيَاتُ وَاللَّيَالِي وَاللَّهْمُ وَالسَّكُونُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ عَلَى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَتَغَيَّرُونَ تَمَّ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ هُمْ أَفْعَلُ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَوْ رَأَيْتُمْهُمْ لَقُلْتُمْ هَؤُلَاءِ وَكَمْ لَقَاؤُهُمَا مَنْ هُوَ لَعَنَ يَوْمَ الدِّينِ

قُلُوبُهُمْ حَزْبِيَّةٌ مِّنْكَسِرَةٌ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ لَا يَزَالُونَ خَائِبِينَ وَجِلْدِينَ كَلِمًا
كَتَبَتْ فَنَامَ جَلَالُهُ وَعَظُمَتْهُ لِقُلُوبِهِمْ
إِذَا دَخَوْهُمْ نَكَادُ قُلُوبِهِمْ تَتَفَتَّحُ وَ
أَصَالَ لَهُمْ تَتَفَتَّلُ فَإِذَا أَرَادَى مِنْهُمْ ذَلِكَ
فَتَحَّ أَبْوَابُ رَحْمَتِهِ وَجَمَالَهِ وَلَطْفِهِ وَالرَّجَاءُ
لَهُمْ فَيَسْكُنُ مَا بِهِمْ مَا أَحْبَبَ أَنْظَرُ إِلَّا
لِطَلَبِي الْآخِرَةِ وَطَالِبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
أَمَّا طَالِبُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ وَالنَّفْسِ وَالْهَوَى
أَيْشَ أَعْمَلُ بِهِ غَيْرُ آفِي أَحَبُّ مَدَاوِنَهُ
لِأَنَّهُ مَرِيضٌ لَا يَصْبِرُ عَلَى الْمَرِيضِ إِلَّا
الطَّبِيبُ

وَيَحَاكَ تُخْفِي أَمْرَكَ عَلَى وَهُوَ لَا
يَخْفِي تُظْهِرُ لِي أَنَّكَ طَالِبُ الْآخِرَةِ وَأَنْتَ
طَالِبُ الدُّنْيَا هَذَا الْهُوسُ الَّذِي فِي قَلْبِكَ
مَكْتُوبٌ عَلَى حِمِيمِكَ سُرُّكَ فِي عِلَاقَتِكَ
الَّذِينَ سُرُّكَ فِي يَدِكَ بَهْرَجَ فِيهِ دَابِقُ
ذَهَبٍ وَالْبَاقِي فَضْلُهُ لَا تَبْهَرُجُ عَلَى فَنَاقِي
رَأَيْتُ كَثِيرًا مِّثْلَهُ سَلِمَهُ إِلَى مَكِينِي مِنْهُ حَتَّى
أَسْبَكَهُ وَأُخْلِصَ مَا فِيهِ مِنَ الذَّهَبِ وَأَرَدَجِي
بِالْبَاقِي جَدِيدًا قَلِيلٌ خَيْرٌ مِّنْ رَّدِي كَثِيرٌ
مَكِينِي مِّنْ دِينِكَ فَكَانَ خَيْرًا أَبَدًا وَعِنْدِي
إِلَهُ ذَلِكَ نُبُّ مِنَ الرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَكَأَنَّ
تَسْتَحْيِي مِنَ الْإِقْرَارِ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ وَالْقَائِلُ مِنَ
الْمُخْلِصِينَ كَانُوا أَمْدًا فَيَقِينُ وَلِهَذَا أَتَى بَعْضُهُمْ

ان کے دل ننگین اور خدا کے سامنے شکستہ ہیں وہ ہمیشہ خوف زدہ
اور ترسناک رہتے ہیں جب ان کے قلوب پر جمال و عظمت
الہی کے پرفے کھل جاتے ہیں تو ان کا خوف بڑھ جاتا ہے
ان کے قلب پھٹ جانے کے قریب ہو جاتے ہیں اور
ان کے جوڑ جدا ہونے لگتے ہیں۔ رب تعالیٰ جب ان کی یہ
حالت دیکھتا ہے تو اپنی رحمت و جمال اور مہربانی اور امید کے
دروائے ان پر کھول دیتا ہے جس سے ان کی حالت میں سکون
آ جاتا ہے میں تو سوائے طالبِ آخرت اور طالبِ حق عزوجل
کی دوسرے کی طرف نظر ڈالنا ہی پسند نہیں کرتا۔ مجھے طالبِ دنیا
وخلق طلب گار نفس و ہوا کا کیا کرنا سوا اس کے کہ میں اس کے
علاج کو دوست رکھوں کیوں کہ وہ مریض ہے بیماروں پر طبیب
ہی صبر کر سکتا ہے۔

مجھ پر انوسس! کہ تو اپنا معاملہ ان سے چھپاتا ہے اور
وہ ان سے چھپ نہیں سکتا۔ تو مجھ پر ظاہر کرتا ہے کہ تو طالب
آخرت ہے حالانکہ تو طالبِ دنیا ہے یہ ہوس جو کہ تیرے قلب
میں ہے تیری پیشانی پر لکھی ہوئی ہے۔ تیرا راز ظاہر ہے جو دنیا
تیرے ہاتھ میں ہے کھوٹا ہے اس میں ایک دانگ سونا ہے
اور باقی چاندی۔ کھوٹا دینار میرے سامنے پیش نہ کریں نے ایسے
بہت دیکھے ہیں یہ مجھے حوالہ کراد مجھے اجازت دے کہ میں
اس کو پگھلا دوں اور اس میں قبتا سونا ہے اس کو نکال لوں اور باقی
کو پھینک دوں۔ بخور ہی چیز جو کہ عمدہ ہو بہت سی خراب چیز
سے بہتر ہے تو مجھے اپنے دینار پر اختیار دے میں سکھ بنانے
والا ہوں میرے پاس اس کا آلہ ہے۔ بیا و نفاق سے توبہ کراد
اپنے نفس پر اس اقرار کرنے سے شرم نہ کریں اکثر اخلاص والوں
سے (پہلے) ابتداء منافی تھے اور اسی واسطے بعض صوفیاء رجتہ

اللہ علیہ نے فرمایا ہے اخلاص کو ریاکاری پہچانتا ہے، یہ امر نادر سے نادر ہے کہ اول امر سے آخر تک کوئی مخلص ہو رہے ابتداء میں جھوٹ بولتے ہیں اور مٹی سے اور بنجاستوں سے کھیلتے ہیں۔ اور اپنی جانوں کو ہلاکت کی جگہوں پر ڈالتے ہیں اور اپنے والدین کی چوری کرتے ہیں اور چل خریاں کرتے ہیں اور جب ان میں عقل آنے لگتی ہے تھوڑا تھوڑا کر کے ابتدائی امور چھوڑ جاتے ہیں۔

مال باپ، استادوں سے ادب سیکھتے اور ان کے طریقوں پر چلنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ - جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے

وہ ادب سیکھتا ہے اور اپنی پہلی حالت کو چھوڑ دیتا ہے اور بس کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر زندگی بسر کرتا ہے۔ دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جاتے ہیں اللہ عزوجل نے دوار اور بیماری دونوں پیدا کر دی ہیں۔ گناہ بیماری ہیں اور طاعت دوا، ظلم بیماری ہے اور انصاف دوا، خطاب بیماری ہے اور صواب و بہتری دوا۔ اللہ عزوجل کی مخالفت بیماری ہے اور گناہوں سے توبہ کرنا دوا۔ یہ دوا پورا اثر تب ہی کرے گی،

جب تو مخلوق سے قبل بالکل جدا ہو جائے گا اور تو اپنے قلب کو اپنے پروردگار عزوجل سے ملا لے گا اور اللہ کی طرف اس کو اونچا کرے گا، تیری روح آسمان میں رہے گی اور تیرا گھر زمین میں ہو گا۔ مطابق علم تو اپنے قلب سے حق عزوجل کے ساتھ تنہائی اختیار کرے گا اور تو حکم کی بجا آوری میں خلق کا شریک رہے گا ان کی مخالفت عمل کی کسی خصلت میں نہ کرے گا تا کہ عمل اور خلق کی تجھ پر کوئی حجت نہ ہو۔ اپنے باطن سے حق عزوجل کے ساتھ تنہائی اختیار کرے گا اور ظاہر میں خلق کے ساتھ رہے گا تو اپنے نفس کے لیے اٹھا ہوا حملہ کرنے کا سامنہ چھوڑا اگر تو اس پر ہوا ہو گیا ہے، ورنہ وہ تجھ پر سوار ہو جائے گا۔ اگر تو نے اسے پھینکا

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ لَا يَعْرِفُ الْإِخْلَاصَ إِلَّا الْمُرَائِي النَّادِي مَنْ كُلِّ نَادٍ مَنْ يُخْلِصُ مَنْ أَوَّلِ أَمْرِهِ إِلَى الْخِرَةِ الصَّبِيَّانِ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِمْ يَكْنُبُونَ وَيَلْعَبُونَ بِالْغُرَابِ وَالْجَالَسَاتِ وَيُوقِعُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي الْمَهَالِكِ وَيَسْرِقُونَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَهْلَائِهِمْ وَيَمْنَحُونَ بِالْزَيْمَةِ وَكُلُّهُمَا رَبُّ الْعَقْلِ فِيهِمْ تَرَكُوا أَنْفُسًا فَتَنًا يَتَنَادُونَ بِالْأَبَاءِ وَالْأَهْلَاءِ وَالْمُعَلِّمِينَ مَنْ يُؤْرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا إِنَّمَا ذَرْبُ وَيَتْرُكُ مَا كَانَ عَلَيْهِ وَمَنْ يُؤْرِدُ اللَّهُ بِهِ شَرًّا لَئِيشَ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ فَيَهْدِيكَ دُنْيَا وَآخِرَةً اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الدَّاءَ وَالنَّوَءَ وَالْمُعَاصِي دَاءً وَالطَّاعَةَ دَوَاءً وَالظُّلْمَ دَاءً وَالْعَدْلَ دَوَاءً وَالْخَطَاةَ دَاءً وَالصَّوَابَ دَوَاءً وَمُخَالَفَتُهُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ دَاءً وَالشُّوبَةَ مِنْ سُكْرِ الذُّنُوبِ دَوَاءً إِنَّمَا يَنْتَقِلُكَ الدَّوَاءُ إِذَا فَنَدْتَ الْخَلْقَ بِقَلْبِكَ وَأَوْصَلْتَهُ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا فَعَلْتَ إِلَيْهِ يَصِيرُ فِي السَّمَاءِ وَمَوْحِكَ وَبَيْتِكَ فِي الْأَرْضِ تَنْفِرُ دُبُقُوكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا يَعْلَمُ وَتُشَارِكُ الْخَلْقَ فِي الْعَمَلِ بِالْحُكْمِ لَا تُشَارِكُهُمْ فِي خُسْبَلِهِ مِنْهُ حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ وَلَهُمْ عَلَيْكَ حُجَّةٌ تَنْفِرُ دَمْعُ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ بِبَاطِنِكَ وَتَكُونُ مَعَ الْخَلْقِ بِظَاهِرِكَ لَا تُخَلِّ لِنَفْسِكَ رَأْسًا مَشَالًا إِنْ رَكِبَتْهَا وَإِلَّا رَكِبَتْكَ وَإِنْ صَرَعَتْهَا

وَالْأَصْرَعَتَكَ إِنْ تَطْعَمَكَ فِيمَا تُرِيدُ مِنْ
طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْأَعَاظِمَ بِالسَّيَاطِلِ الْجَوْرِ
وَالْعَطَشِ وَالذَّلِيلِ وَالْعَرَى وَالْخَوَّةِ فِي مَوْضِعٍ
لَا أَيْدِيسُ فِيهِ مِنَ الْخَلْقِ لَا تَنْتَجِرَ هَذِهِ السَّيَاطِلُ
عَنْهَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ وَتُطِيعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي
كُلِّ حَالٍ فَإِذَا اطْمَأَنَّتِ لَا تَخْلِ الْمَعَاذَةَ
بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لَسْتَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَأَوْفَقَهَا
حَتَّى لَا تَزَالَ مُتَكَبِّرَةً إِنَّمَا تَسْتَعِينُ عَلَى هَذَا
جَمِيعَةً بِطَلَبِ مُرَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوَافَقَتِهِ
وَتَرْكِ مَعَاصِيهِ وَأَنْ تَكُونَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا
وَاحِدًا أَنْفِيسُ مُوَافَقَةٍ بِلَا مُخَالَفَةٍ طَاعَةٍ بِلَا
مَعْصِيَةٍ شُكْرًا بِلَا كُفْرٍ ذِكْرًا بِلَا نِسْيَانٍ
خَيْرًا بِلَا شَرٍّ لَا فَلاحَ لِقَلْبِكَ وَفِيهِ أَحَدٌ
غَيْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ سَجَدَتْ لَهُ أَلْفَ عَامٍ
عَلَى الْجَمْعِ وَأَنْتَ مُقْبِلٌ بِقَلْبِكَ عَلَى غَيْرِهِ كَمَا
تَفْعَلُ ذَلِكَ لَا عَاقِبَةَ لَهُ وَهُوَ يُحِبُّ غَيْرَ
مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُسْعِدُ بِحُبِّهِ حَتَّى
تُعِدِمَ الْكُلَّ أَتَيْشَ يَنْفَعَكَ إِظْهَارُ الزُّهْدِ
فِي الْأَشْيَاءِ مَعَ إِقْبَالِكَ عَلَيْهَا بِقَلْبِكَ
أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْلَمُ مَا فِي
صُدُورِ الْعَالَمِينَ مَا كَسْتَحْيِي تَقُولُ
بِلِسَانِكَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ وَفِي قَلْبِكَ
غَيْرُهُ.

يَا غُلَامُ لَا تَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ فَإِنَّ
بَطْشَةَ شَيْدٍ لَا تَغْتَرِبُ وَلَا يَهْوُ لِأَيِّ الْعُلَمَاءِ الْجَمْعُ بِاللَّهِ

بہتر ورنہ وہ تجھے پچھاڑ دے گا۔ اگر تیرا نفس اس چیز میں جس کا طاعت
الہی ہے تو خواہشمند ہے طمع ہو جائے بہتر اور نہ اس کو بھول کر
پایس اور ذلت اور برہنگی کے کوڑے سے اور ایسی جگہ کی
تہنائی سے جس میں مخلوق میں سے کوئی بھی انیس نہ ہو سزا دے اور
جب تک تو مطمئن نہ ہو جائے اور ہر حال میں اللہ کی اطاعت
نہ کرنے لگے اس وقت تک تو یہ کوڑا اس سے مت اٹھا پس جب
تیرا نفس مطمئن ہو جائے تو تو اپنے اور اس کے درمیان میں غائب
کو نہ چھوڑ دے۔ اس سے کہہ کیا تو نے ایسا کیا تھا تو اس کو موافق
بنائے تاکہ وہ ہمیشہ شکستہ ہی رہے۔ ان سب امور پر تجھے مدد
جب ہی مل سکتی ہے جب تو مراد الہی کا طالب ہو اور اس کی مراد
کرے اور گناہوں سے بچے تیرا ظاہر و باطن یکساں ہو جائے موافق
ہی موافق ہو جائے نہ کہ مخالفت طاعت ہی طاعت ہو نہ معصیت
شکر ہی شکر ہو نہ ناشکری ذکر ہی ذکر ہو نہ نسیان چیزی نہ ہو نہ شتر
تیرے قلب کو جب تک فلاح نہیں مل سکتی ہے جب تک
اس میں غیر اللہ کا دخل ہے۔ اگر تو ہزار برس بھی لا لگا کر سجدہ کرے
اور تو غیر کی طرف متوجہ رہے تو تیرا یہ سجدہ ہرگز بے نفع نہ دیگا۔
اس کے واسطے کچھ نتیجہ تیرے ہو گا جب تک وہ ماسوی اللہ کو دوست
بنائے رہے گا تو خدا کی دوستی میں جب تک کہ کل مخلوق کو محدود
نہ کر دے سعادت حاصل نہیں کر سکتا۔ تیرا اشیاء میں اظہار نہد
ان پر قلب کی توجہ کے ساتھ تجھے کون سا فائدہ دے سکتا ہے
کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل ان چیزوں کو جانتا ہے جو تمام عالم
کے سینوں کے اندر ہیں حالانکہ تیرے قلب میں غیر خدا کا
دخل ہے۔

اے غلام تو اللہ کے حکم سے دھوکہ میں نہ جا اس کی پکڑ بہت
سخت ہے تو اس پر اور ان علماء پر جو کہ اللہ عزوجل سے جاہل ہیں

عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عِلْمٍ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِمْ لَا لَهُمْ هُمْ عِلْمُكُمْ
 بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جُهَاً بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 يَا مَرْوُونَ النَّاسِ يَا مَرْوُونَ لَا يَمْتَنُونَ وَبِهِمْ هُمْ
 عَنْ شَيْءٍ وَلَا يَنْتَهُونَ عَنْهُ يَدْعُونَ إِلَى
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ يَفِرُّونَ مِنْهُ يُبَارِكُونَ
 بِمَا صَبَّاهُ وَرَأَى بِهِ أَسْمَاءُ وَهُمْ عِنْدِي مُؤَكَّدَةٌ
 مَكْتُوبَةٌ مُعَدَّةٌ وَدَعَا اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَى
 وَعَلَيْهِمْ وَهَبْنَا كُنْتَ لِيَلَيْتِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّي
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَبِينُ إِلَّا رَأَيْتَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اللَّهُمَّ لَا تَسْلُطْ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ أَفْعَمْ
 بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَادْخُلْنَا كُلَّنَا فِي رَحْمَتِكَ
 آمِينَ۔

غور نہ کر ان کا کل علم ان پر وبال ہے نہ کہ نفع رساں وہ صرف حکم خدا
 کے عالم ہیں اور اللہ عزوجل سے جاہل مطلق وہ آدمیوں کو حکم دیتے
 ہیں اور خود بجا نہیں لاتے اور لوگوں کو ایک کام سے منع کرتے
 ہیں اور خود اس سے باز نہیں رہتے لوگوں کو اللہ عزوجل کی طاعت
 بلاتے ہیں اور خود اس سے بھاگتے ہیں اپنے گناہوں اور
 لغزشوں سے خدا سے مقابلہ کرتے ہیں اور ان کے نام میرے
 پاس تاریخ وار لکھے ہوئے شمار کیے ہوئے ہیں۔ اے اللہ!
 ترجمہ پر اور ان پر توبہ ڈال دے۔ اور ہم سب کو بحیرت اپنے
 نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحیرت ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام بختہ
 اے اللہ! ہمارے بعض کو بعض پر مسلط کر اور ہمارے
 بعض کو بعض سے نفع دے اور ہم سب کو اپنی رحمت میں داخل
 کر لے۔ آمین!

بارہویں مجلس

المجلس الثاني عشر

اتوار کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریف
 میں ۲۰ ذی قعدہ ۱۲۵۵ھ کو ارشاد فرمایا :
 اے غلام! حق عزوجل کے لیے نہ تیری ارادت صبح اور نہ
 تو اس کام پر کیوں کہ جو شخص اللہ کی ارادت کا دعویٰ کرے اور
 اس کے غیر کو طلب کرتا ہو اس کا دعویٰ باطل ہے مخلوق میں دنیا
 کے مریدوں کی کثرت ہے اور آخرت کے مریدوں کی قلت
 اور اللہ کے مرید سچی ارادت والے ہر قلیل سے قلیل ترین۔

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بَكْرَةً بِالزَّيْطِ ثَانِي
 ذِي الْقَعْدَةِ سَرَّةً خَبِيْسَةً وَارْبَعِينَ وَخَبِيْسَةً وَارْبَعِينَ
 يَا غُلَامُ مَا سَخَرْتُ اِذَا دُنْتُكَ لِلْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ لَا اَنْتَ مُرِيْدٌ لَكَ لَآنَ كُلِّ مَنْ يَدْعُو اِسْمَ اَدَاةِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ يَطْلُبُ غَيْرَهُ فَتَدَابُلُ دَعْوَاهُ
 مُرِيْدًا الدُّنْيَا فِيْهِمْ كَثْرَةٌ وَمُرِيْدًا الْاٰخِرَةِ
 فِيْهِمْ قَلَّةٌ مُرِيْدًا وَالسَّرِقَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّادِقُونَ
 فِي اِسْمِ اَدَاتِهِ اَقَلُّ هَرْنَ كَلِّ قَلِيْلٍ هَسْ
 فِي السَّلَوةِ وَالْعَزَامِ كَالْبِكْرِ بَرِيْتِ الْاَحْمَرِ
 هَسْ اَحَادٌ اَوْ رَادٍ فِي الشَّدُوْذِ وَ

وہ شاذ و نادر ہونے میں افراد ہیں اکاؤ کا

ہی ہیں یہاں تک کہ ان میں سے کوئی کوئی ہی پایا جاتا ہے وہ کتبہ قبیلہ سے علیحدہ ہونے والے ہیں وہ زمین میں معدن اور بادشاہ ہیں اور وہ اہل شہر کے کوڑا ل ہیں ان کی برکت سے خلق کی بلا دفع ہوتی ہے مخلوق پر انہیں کی برکتوں سے بارش ہوتی ہے، آسمان میں برساتا ہے زمین میں بے زار رہتی ہے۔ وہ اپنی ابتدائی حالت میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف ایک ویرانہ سے دوسرے ویرانہ کی طرف بھاگتے ہیں۔ جب کبھی وہ مشور ہو جاتے ہیں۔ پہچان لیے جاتے ہیں تو وہاں سے منتقل ہو جاتے ہیں اور ہر ایک کو پیٹھ پیچھے پھینک آتے ہیں اور وہ دنیا کی کنجیاں اہل دنیا کے سپرد کر دیتے ہیں وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے ارد گرد قلعہ بنا دیے جاتے ہیں اور خدائی لشکر ان سے بات چیت کرتا ہے ان میں سے ہر ایک کی تنہا حفاظت ہوتی ہے سب کا اعزاز و اکرام و نگہداشت کی جاتی ہے اور یہ خلق پر حاکم بنا دیے جاتے ہیں یہ کل امور عوام کی عقلوں سے دہا ہیں۔ پس اس وقت ان کی توجہ خلق پر فرض ہو جاتی ہے یہ ان کے لیے مثل طبعیوں کے ہو جاتے ہیں اور بقیہ خلق بیمار۔

تجہ پرانوس: تو دعویٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت سے ہوں بتا تجھ میں ان کی کیا علامت ہے۔ تجھ میں اللہ عزوجل کے قرب و لطف کی کیا علامت ہے، تو اللہ کے نزدیک کس درجہ اور کس مقام میں ہے، تیرا نام کیا ہے اور ملکوت اعلیٰ میں تیرا لقب کیا ہے، بہرات تیرا دروازہ کس حالت پر بند کیا جاتا ہے تیرا کھانا اور پینا مباح ہے یا حلال مطلق تیری خواب گاہ دنیا ہے یا آخرت یا قریب الہی تو کہاں رات گزارتا ہے۔

الْعُدُورَ حَتَّى يُوجَدَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ هُمْ نَزَاعُ الْعَشَائِرِ هُمْ مَعَادِنُ فِي الْأَرْضِ مُلُوكٌ فِيهَا هُمْ شَحْنُ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ بِهِمْ يُدْفَعُ الْبَلَاءُ عَنِ الْخَلْقِ وَبِهِمْ يُمَطَّرُونَ وَبِهِمْ كُمُطَّرُ السَّمَاءِ وَبِهِمْ تَنْبُتُ الْأَرْضُ فِي بَدَايَةِ أَمْرِ هِجْ يُنْزَرُونَ مِنْ شَاهِقٍ إِلَى شَاهِقٍ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ مِنْ خَرَابٍ إِلَى خَرَابٍ كُلَّمَا عَرَفُوا فِي مَوْضِعٍ تَحَوَّلُوا مِنْهُ يَرْمُونَ الْكُلَّ وَرَأَى طُهُورَهُمْ وَيُسْتَمُونَ مَعَاتِيَهُ الدُّنْيَا إِلَى أَهْلِهَا لَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ إِلَى أَنْ تُبْنَى الْقِلَاعُ حَوَالِيَهُمْ وَتُجْرَى الْأَنْهَارُ إِلَى قُلُوبِهِمْ وَيُحَاطَبُهُمْ جُنُودٌ مِنْ قِبَلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ مَنَّهُمْ يُنْعَرُ دُائِيَهُ بِالْحِرَاسَةِ لِيَكْرُمُونَ وَيَحْفَظُونَ وَيَكُونُونَ عَلَى الْخَلْقِ كُلِّ هَذَا مِنْ دَرَاءٍ عَقُولِهِمْ فَحِينَئِذٍ يَصِيرُ اقْبَالُهُمْ عَلَى الْخَلْقِ فَرِيضَةً يَصِيرُونَ كَالْطِبَّاءِ وَبَقِيَّةُ الْخَلْقِ مَرْضَى.

وَيَحْكُ تَدْعِي أَنَّكَ مِنْهُمْ مَا عَلِمْتَهُمْ عِنْدَكَ مَا عَلِمْتَهُ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَطْفِهِ فِي آيٍ مَنَزَلَةٍ أَنْتَ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي آيٍ مَقَامٍ مَا اسْمُكَ وَمَا لَقَبُكَ فِي الْمَلَكُوتِ الْأَعْلَى عَلَى بَيْلَقٍ بِأَبْلَقٍ كُلَّ لَيْلَةٍ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ مَبَاحٌ أَوْ حَلَالٌ مُطْلَقٌ نَضَاجِعُ الدُّنْيَا أَوِ الْآخِرَةِ أَوْ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

مَنْ أَيْسَرَكَ فِي الْوَحْدَةِ مَنْ جَلَّيْسُكَ فِي
الْخَلْوَةِ يَا كَذَّابُ أَيْسَرَكَ فِي الْوَحْدَةِ نَفْسُكَ
وَشَيْطَانُكَ وَهُوَ الْكَافِرُ وَالتَّعَكُّرُ فِي دُنْيَاكَ
وَفِي الْجَلْوَةِ شَيْطَانُكَ وَالْإِنْسَانُ الَّذِينَ هُمْ
أَقْرَبُ الشُّرُوعِ وَأَصْحَابُ الْفَيْلِ وَالْقَالِ
هَذَا الشَّيْءُ لَا يَجِيءُ بِالْهَذْيَانِ وَمُجَرَّدِ
الدَّعْوَى كَلَامُكَ فِي هَذَا هَوَسٌ لَا يَنْفَعُكَ
عَلَيْكَ بِالْمَكُونِ وَالْمُحْمُولِ بَيْنَ يَدَيِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكُ إِسَاءَةِ الْكَذِبِ إِنْ
كَانَ وَلَا بَدَلُ مِنَ الْكَلَامِ فِي هَذَا فَيَكُونُ
كَلَامُكَ فِيهِ عَلَى سَبِيلِ التَّبَرُّكِ بِهِ وَ
التَّبَرُّكِ بِذِكْرِ أَهْلِهِ لَا إِنَّكَ تَدْعِيهِ بِظَاهِرِكَ
مَعَ خَلْقِ قَلْبِكَ مِنْهُ كُلُّ ظَاهِرٍ لَا يُؤَافِقُهُ
الْبَاطِنُ هُوَ هَذَا يَأْنِ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَامَ مَنْ صَدَّ يَأْكُلُ
لِحُومِ النَّاسِ وَقَدْ بَيَّنَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْسَ الصِّيَامِ تَرْكُ الطَّعَامِ وَالشَّرَافِ الْمُفْطَرَاتِ
وَحَسْبُ بَلْ حَتَّى يُصَنَّفَ رَأْيُهُ تَرْكُ الْأَنَامِ
إِحْدَرُوا مِنْ الْغَيْبَةِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ
كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ مَا يَقْوُوهَا مَنْ أَفْلَحَ
قَطُّ وَمَنْ عَرَفَ بِهَا قَلَّتْ حُرْمَتُهُ عِنْدَ النَّاسِ
وَإِحْدَرُوا مِنَ النَّظَرِ بِشَهْوَةٍ فَإِنَّهُ يَزْدَرُ الْعَصِيَّةَ
فِي قُلُوبِهِمْ وَتَأْفِكُهُ غَيْرَ مَحْمُودَةٍ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَاحْدَرُوا مِنَ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ فَإِنَّهَا
تَتْرُكُ الدِّيارَ بِلَاقِعِ كَذَبِ بَرَكَةِ الْأَمْوَالِ وَالْأَدْيَانِ

وحدت میں تیرا ایس اور خلوت میں تیرا جلیس کون ہے اسے
کذاب وحدت میں تیرا ایس تیرا نفس اور شیطان اور برا نفسانی اور
تفکر دنیا ہے اور خلوت میں شیطان انس جو کہ بدکار و درست ہیں
اور یہ وہ کہو اس والے تیرے ایس ہیں۔ یہ مرتبہ ولایت ہدیان
اور محض دعوے سے حاصل نہیں ہوتا ہے اس میں تیری بات
چیت تو محض ہوس ہے جس کا کوئی نفع نہیں تو اپنے اوپر
سکون اور اللہ عزوجل کے روبرو گناہی اور بے ادبی سے احتراز
لازم پکڑا اور اگر اس بارے میں تجھے گشت گزرواری ہے، تو
تیرا کلام اس میں بطریق برکت حاصل کرنے اور اس کے اہل کے
ذکر سے برکت لینے کے ساتھ ہو کیوں کہ تیرا قلب تو معرفت
سے خالی ہے۔ تو تو محض ظاہر سے دعویٰ کرتا ہے۔ ہر ظاہر
جس کی باطن موافقت نہ کرے وہ تو سراسر ہدیان و کہو اس ہے
کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا جو دیوں
کی رونے میں غیبت کرتا ہے وہ روزے دار نہیں ہوتا تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہر فرمایا کہ فقط کھانا پینا اور
مفطرات کے چھوڑ دینے کا نام روزہ نہیں بلکہ اس کے ساتھ
گناہوں کے چھوڑ دینے کا بھی اضافہ کیا جائے تو روزہ ہے۔
غیبت کرنے سے بچو تحقیق غیبت نکوئیوں کو ویسے ہی کھا
لیتی ہے جیسے لکڑی کو آگ۔ صاحب فلاح غیبت کا کبھی فائدہ
نہیں بنتا۔ اور جو غیبت کرنے میں مشغور ہو جاتا ہے اس کی
لوگوں میں عزت کم ہو جاتی ہے اور شہرت کے ساتھ نظر بازی
سے بچو کیوں کہ وہ تمہارے قلوب میں مصیبت کا بیج بو دیتی ہے
اور اس کا انجام دنیا و آخرت میں بہت بُرا ہے اور تم جھوٹی
قسم کھانے سے بچو کیوں کہ جھوٹی قسم آبادشروں کو پھیل میدان
بنا کر چھوڑتی ہے ال دین کی برکت اس سے اٹھ جاتی ہے

وَيَحْلُكُ تَفْقُ مَا لَكَ يَا يَمِينُ الْكَاذِبَةِ
وَتُخْسِرُ دِينَكَ كَوَ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَعَلَّمْتُ أَنَّ
هَذِهِ هِيَ الْخَسَارَةُ بِعَيْنِهَا تَقُولُ وَاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَا فِي هَذِهِ الْبَلَدَةِ مِنْ خَلٍّ هَذَا الْمَتَاعِ وَلَا عِنْدَ
أَحَدٍ مِثْلُهُ وَاللَّهِ إِنَّهُ يَسْتَوِي كَذَا وَكَذَا وَكَذَا
عَلَى يَدَيْكَ وَكَذَا وَأَنْتَ كَاذِبٌ فِي كُلِّ مَا قُلْتَهُ
شَهَدْتُ بِالرُّبُورِ وَتُحْلِفُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
إِنَّكَ صَادِقٌ عَنْ قَرِيبٍ يَجِيئُكَ الْعَلَى وَالزَّمَنُ
تَأْكُلُوا أَرْجَمَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ مَنْ لَمْ يَتَأَذَّبْ بِآدَابِ الشَّرْعِ أَكْذَبُ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ سَأَلَهُ سَائِلٌ فَقَالَ مَنْ فِيهِ
هَذِهِ الْخَمْسُ خَصَالٌ أَوْ بَعْضُهَا يُحْكَمُ
بِطُلَانِ صَوْمِهِ وَصَوْمِهِ فَقَالَ صَوْمُهُ وَ
وَصَوْمُهُ لَا يَبْطُلُ وَلَا يَكُنْ هَذَا جَاءَ
عَلَى سَبِيلِ التَّوَعُّظِ وَالتَّحْذِيرِ وَ
التَّخْوِيفِ.

يَا غُلَامُ لَعَلَّ عَدَايَاتِي وَأَنْتَ مَفْقُودٌ
مَنْ ظَهَرَ الْأَمْرُ مِنْ مَوْجُودٍ فِي الْقَبْرِ أَوَّلَ هَذَا
يَكُونُ فِي سَاعَةِ أُخْرَى آتِيَتْ هَذِهِ الْعَفْلَةُ مَا
أَفْسَى قُلُوبَكُمْ صُحُورُ أَنْتُمْ أَقُولُ لَكُمْ وَعَيْرِي
يَقُولُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ عَلَى حَالَةٍ وَاحِدَةٍ الْقُرْآنُ
يُنَالِي عَلَيْكُمْ وَأَحْبَابُ الرَّسُولِ وَسَيَرُ الْأَوَّلِينَ
تُقَرَّأُ عَلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَتَغَيَّرُونَ وَلَا تَحْشُرُونَ
وَلَا تَتَغَيَّرُ أَحْمَالُكُمْ كُلُّ مَنْ يَحْضُرُ بِمَقْعَةٍ فِيهَا
وَعُظٌّ لَمْ يَتَّعِظْ فَهُوَ فِي خَيْرِ الْمَتَاعِ

تجھ پر افسوس کہ تو اپنے مال کو جھوٹی قسم کھا کر راج دیتا
ہے اور اپنے دین کا نقصان کرتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہوتی
تو البتہ جان لیتا کہ اصل نقصان یہی ہے تو کہتا ہے کہ
خدا کی قسم ایسا مال تو اس شہر میں نہیں ہے اور نہ کسی اور کے
پاس موجود ہے قسم خدا کی یہ اتنی اتنی قیمت کا ہے اور مجھے
استغنی میں پڑا ہے حالانکہ اس میں سے تو ہر بات میں جھوٹ
بولنے والا ہے پھر تو اس پر جھوٹی گواہی دیتا ہے اور اللہ عزوجل
کا نام لے کر حلف کرتا ہے کہ تو اس میں سچ بولنے والا ہے۔
عنقریب وہ وقت آتا ہے کہ تو اندھا اور پا پا بچ ہو جائے گا۔
اللہ تم پر رحم فرمائے حق تعالیٰ کے حضور میں باادب رہو جس کسی نے
آداب شرع سے ادب نہ سیکھا اس کو قیامت کے دن دوزخ
کی آگ ادب سکھائے گی۔ کسی نے اس بیان کو سن کر اپنے
دریافت کیا جس میں یہ پانچوں خصلتیں یا ان میں سے بعض ہوں تو
کیا اس کے روزہ اور وضو کے باطل ہونے کا حکم دیا جائے گا
آپ نے جواب دیا روزہ اور وضو تو باطل نہ ہوگا لیکن یہ حکم بطریق
نقصیت اور ڈرانے اور خوف دلانے کے ہے۔

اے غلام! شاید کل کا دن ایسی حالت میں آئے کہ تو سطح
زمین سے مفقود ہو اور قبر میں موجود۔ یا شاید یہ دوسری ساعت ہی
میں ہو جائے کل کا بھی کیا بھروسہ۔ یہ غفلت کیسی اور کیوں ہے؟
تمہارے قلب کس قدر سخت ہو گئے ہیں۔ تم پتھر ہو تم کون ہو۔
میں بھی تم سے کہہ رہا ہوں اور دوسرے بھی لیکن تم ایک ہی حالت
پر قائم ہو۔ تم پر قرآن اور حدیثیں پڑھی جاتی ہیں اور تم کو ان کی ترقی
سنائی جاتی ہیں انوس تم میں تغیر پیدا نہیں ہوتا نہ تم بدلتے ہو اور
نہ تم ڈرتے ہو اور نہ تمہارے عمل بدلتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو کہ مجلس وعظ
میں حاضر ہو اور پھر نصیحت قبول نہ کرے پس وہ ہے تو اچھی جگہ میں

وَهُوَ شَرُّ الْأَهْلِ.

يَا غُلَامُ اسْمُهَا تَتَكُ يَا وَلِيَاءَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ مِنْ قَدَرِهِ مَعْرِفَتِكَ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ
هَؤُلَاءِ يَتَمَسِّسُونَ بِكُمْ لَا يَتَعَيَّشُونَ مَعَنَا لِمَ لَا
يَقْعُدُونَ مَعَنَا تَقُولُ هَذَا لِيَجْهَلَكَ بِنَفْسِكَ
كَمَا قُلْتَ مَعْرِفَتَكَ بِنَفْسِكَ قُلْتَ مَعْرِفَتَكَ
يَا قَدْ اِسْمَ النَّاسِ عَلَى قَدَرِهِ مَعْرِفَتَكَ بِالدُّنْيَا
وَعَاقِبَتُهَا تَجْهَلُ أَمْرَ الْآخِرَةِ وَعَلَى قَدَرِهِ قَوْلُ
مَعْرِفَتِكَ يَا الْآخِرَةَ تَجْهَلُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
يَا مُشْتَغِلًا بِالدُّنْيَا عَنْ قَرِيبِ الْخُسْرَانِ وَ
الْعَدَامَاتِ عِنْدَكَ ظَاهِرَةٌ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ تَظْهَرُ نَدَامَاتُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ الثَّغَابِ يَوْمَ النُّصْبِ حَقَّ يَوْمَ الْعَدَامَاتِ
وَالْخُسْرَانِ حَاسِبٌ نَفْسَكَ قَبْلَ مَرَجْعٍ
الْآخِرَةِ وَلَا تَعْتَرِجْ بِحَمْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ وَ
كُرْهُهِ عَلَيْكَ أَنْتَ قَائِمٌ عَلَى أَسْوَأِ الْأَحْوَالِ
مِنَ الْمَعَاصِي وَالزَّلَاتِ وَطُلِمَ النَّاسُ الْمَعَاصِي
بِرُبِّدِ الْكُفْرِ كَمَا أَنَّ الْحَيَّ بِرُبِّدِ الْمَوْتِ عَلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ
قَبْلَ الْمَوْتِ قَبْلَ مَجِيءِ الْمَلِكِ الْمُؤَكَّلِ بِأَخْذِ الْأَرْوَاحِ
يَا شَبَابُ تَوَبُّوا مَا تَرَوْنَ الْحَقَّ عَزَّ
وَجَلَّ يَبْدِلُكُمْ بِالْبَلَاءِ حَتَّى تَتَوَبُّوا وَأَنْتُمْ لَا
تَعْقِلُونَ وَتَصْرُفُونَ عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يَنْتَبِهُ أَحَدٌ
فِي هَذَا الزَّمَانِ إِلَّا أَحَادٌ أَفْرَادٌ وَلِكِنَّهُمْ
نِعْمَةٌ لَا نِعْمَةً عَفُوبَةٌ لِلدُّنُوبِ لَا زِيَادَةَ
فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَرَامَاتِ الْقَوْمُ يَسْتَلُونَ

اے جوانو! تم توبہ کرو کیا تم حق عزوجل کو نہیں دیکھتے کہ وہ بلا سے تمہاری آزمائش کرتا ہے تاکہ تم توبہ کرو مگر تمہیں سمجھ نہیں آتی اور اس کے گناہوں پر اصرار کر رہے ہو۔ اس زمانے میں سوائے اتکاؤ کا مخصوص آدمیوں کے جس کی بھی آزمائش بلا سے ہو رہی ہے اس کے لیے آزمائش عذاب ہے نہ کہ نعمت گناہوں کی سزا ہے نہ درجن اور کراستوں کی زیادتی۔ اولیاء اللہ کی آزمائش اسی لیے ہے

تاکہ رب تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے بلند ہوں وہ ان کے ساتھ صبر کرتے ہیں کیوں کہ وہ حق تعالیٰ کی ذات کو ہی چاہتے ہیں جب ان کی یہ آزمائش پوری ہو جاتی ہے تو ان کی حکومت کامل ہو جاتی ہے اور اگر آزمائش ان کی پوری نہیں ہوتی تو وہ اعتقاد کرتے ہیں کہ وہ ابھی ہلاکت میں ہیں۔

اے اللہ! ہم ہلاکت نہیں چاہتے تیری نزدیکی اور تیری توجہ دنیا و آخرت میں قلب سے اور آخرت میں ظاہری اعمال سے چاہتے ہیں۔

اے قوم! اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کی کائنات سے ناسید نہ ہو کیوں کہ کائنات قریب ہے۔ ناسید مت ہو صالح تو اللہ ہی ہے تو کیا جان سکتا ہے کہ شاید وہ اس کے بعد اور کوئی صورت پیدا کرے۔ بلا سے مت بھاگ صبر کر کہ بلا صبر کے ساتھ ہر پہر کی بنیاد ہے اور جڑ۔ نبوت و رسالت ولایت و معرفت الہی اور محبت کی جڑ بلا ہی ہے جب تو بلا پر صبر نہ کرے گا تیری جڑ اور بنیاد ہی نہ ہوگی عمارت کے لیے بغیر بنیاد بنا رہے نہیں ہوتی کیا تو نے کوئی گھر لیا دیکھا ہے جو کوڑا گھر ٹیلہ پر قائم ہو اس کی بنیاد نہ ہو تو بلا اور آفتوں سے اس لیے بھاگتا ہے کہ تجھے ولایت و معرفت اور قرب الہی کی حاجت نہیں ہے صبر کر اور عمل کو تازہ کرتا رہ تاکہ تو اپنے قلب اور سر اور روح سے قرب الہی کے دروازہ تک پہنچنے لگے۔ عالم اور ولی اور ابدال انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں جو کہ رہنا اور پیغام کے پہنچانے والے ہیں اور اولیاء اللہ ان کے آگے آگے منادی کر رہے ہیں مومن غیر اللہ سے نہیں ڈرتا ہے اور نہ وہ اس کے غیر سے توقع و امیداری کرتا ہے اس کے قلب و سر میں قوت عطا کر دی گئی ہے مومنین صادقین کے قلب اللہ کے ساتھ کیسے قوی نہ ہوں وہ تو

لَتَرْفَعَنَّ دَرَجَاتَهُمْ عِنْدَ رَبِّكَ هُمُ الصَّابِرُونَ مَعَ رَبِّكَ لَا يَسْتَرْحِبُونَ وَجْهَهُ إِذَا تَخَرَّكَهُمْ هَذَا فَقَدْ تَمَّ لَهُمُ الْمُلْكُ وَإِذَا لَمْ يَتَمَّ لَهُمْ هَذَا اعْتَقَدُوا أَنَّهُمْ فِي هَلَكٍ۔

اللَّهُمَّ لَا هُلَاكَ لَنَا أَلَا تَسْأَلُكَ الْقُرْبَ مِنْكَ وَالنَّظَرَ إِلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي الدُّنْيَا يَقُولُونَ وَفِي الْآخِرَةِ بِأَعْيُنِنَا۔

يَا قَوْمُ لَا تَبْأَسُوا مِنْ دُورِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَرَجِهِ فَإِنَّهُ قَرِيبٌ لَا تَبْأَسُ فَإِنَّ الصَّالِحِينَ اللَّهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا لَا تَهْرَبُ مِنَ الْبَلَاءِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ مَعَ الصَّابِرِ أَسَاسٌ لِكُلِّ خَيْرٍ أَسَاسُ الشُّبُورَةِ وَالرِّسَالَةِ وَالْإِلَاحَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْمَحَبَّةِ الْبَلَاءُ فَإِذَا أَوْ تَصَبَّرَ عَلَى الْبَلَاءِ فَلَا أَسَاسَ لَكَ لَا بَقَاءَ لِبَنَاءٍ إِلَّا بِأَسَاسٍ أَرَأَيْتَ بَيْتًا ثَابِتًا عَلَى مَرْبَلَةٍ رُبُورَةٍ إِنَّمَا تَقُومُ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْأَفْكَاتِ لِكُونِكَ لِحَاجَةٍ لَكَ فِي الْإِلَاحَةِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالْقُرْبِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَصْبِرُوا عَمَلٌ حَتَّى تَسْرِي بِقَلْبِكَ وَ سِرِّكَ وَمَوْجِدَكَ إِلَى بَابِ الْقُرْبِ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ الْعُلَمَاءُ وَالْأَوْلِيَاءُ وَالْأَكْبَادُ الْوَدَّاتُ الْأَنْبِيَاءُ الْأَنْبِيَاءُ السَّمَاوِيَّةُ وَهُوَ الْوَدَّاتُ الْمُنَادُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمُ الْمُؤْمِنُونَ لَا يَخَافُ غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَلَا يَرْجُو غَيْرَكَ قَدْ أُعْطِيَ الْغُرُورَ فِي قَلْبِهِ وَ سِرِّهِ كَيْفَ لَا تَكُونُ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ قَرِيبَةً

يَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذَا اُسْرَىٰ بِهَا اِلَيْهِ لَا تَزَالُ
عِنْدَهُ الْقُلُوبُ عِنْدَهُ وَالْقَالِبُ فِي الْاَرْضِ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَأَيْتُمْ عِنْدَنَا اِلَيْنَ الْمُصْطَفَيْنِ
الْاَخْيَارِ هُ يُصْطَفَوْنَ عَلَىٰ اَهْلِيهِمْ وَاَهْلُ
رِمَابِهِمْ تَتَمَيَّزُ مَعَانِيهِمْ وَتَتَنَوَّرُ مَبَانِيهِمْ
وَلِهَذَا اخَارَ قَوَا الْخَلْقِ وَرَهْدًا فِي الْمُلُوكَاتِ
سَادُّوْا اِلَى قُدَامِهِمْ وَكَبَبَ الْعُشْبِ وَرَأَيْتُمْ
مَا بَقِيَ لَهُمْ رُجُوعًا اسْتَأْنَسُوا بِالْوَحْدَةِ اخْتَارُوا
الْخَرَابَ وَسَوَّاحِلَ الْبَحَارِ وَالْبَرَارِىَ وَ
الْبُقَاعَ لَا الْعُمَرَانِ يَأْمُرُونَ مِنْ بُقُولِ الصَّحَادَةِ
وَيَكْشُرُونَ مِنْ غُدْرَانِهَا يَصِيرُونَ كَالْوَحْشِ
هَذَا لِكَ يُقَرَّبَ قُلُوبُهُمْ وَيُوَسِّسَ كَيْلَهُمْ تَوَقَّفَ
مَبَانِيهِمْ مَعَ مَبَانِي الْمُرْسَلِينَ وَ
الصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَتَوَقَّفَ مَعَانِيهِمْ
مَعَ لَا يَزَالُونَ دُفُوعًا فِي الْخُرُوجِ
لَيْلَهُمْ وَنَهَارُهُمْ خُلُوعٌ وَرَاحَةٌ
الْمُشْتَاقِينَ وَطَيْبَةُ الْمُسْتَأْنِيسِينَ يَا لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ

يَا غَلَامَ لَا بُدَّ مِنَ الْحَلَاةِ وَالْمَرَارَةِ
وَالصَّلَاحِ مِنَ الْفَسَادِ وَالصَّفَاءِ مِنَ الْكِبَرِ حَيَّ
اَدَدْتَ الصَّفَاءَ الْكَلْبِيَّ فَفَارَقَ بِقَلْبِكَ الْخَلْقَ
وَاصْلَهُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَارِقِ الدُّنْيَا وَدَعِ
اَهْلَكَ وَسَلِّمْهُمْ اِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْزِ
قَلْبَكَ عَزِيًّا عَنِ الْكُلِّ وَاقْرُبْ مِنْ بَابِ
الْاٰخِرَةِ ثُمَّ ادْخُلْهَا فَإِنَّ لَكَ تَجْدَرْتُكَ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچے ہوئے ہیں وہ اسی کے پاس ہمیشہ رہتے
ہیں صرف ان کا قالب بدن زمین میں ہے۔ اللہ عزوجل نے
ارشاد فرمایا و انھم عندنا الیہ وہ ہمارے نزدیک البتہ
برگزیدہ اور بہتر لوگوں میں سے ہیں وہ اپنے اہل اور اہل زمانہ سے
برگزیدہ و منتخب ہوتے ہیں۔ ان کے معنی متمیز اور الفاظ روشن
ہوتے ہیں اور یہ اسی واسطے خلق سے جدا رہتے ہیں اور عزوجل
چیزوں سے بے رشتی کرتے ہیں یہ آگے قدم رکھتے ہیں اور
سبزہ ان کے پیچھے سے اگتے ہیں ان کے لیے لڑنے اور لڑ
ہونے کی کوئی حاجت نہیں رہتی، تنہائی سے انس کرتے ہیں
اور یہ دیرانے اور دریا کے کناروں اور جنگوں اور چٹیل میدان کو
آبادی پر ترجیح دے کر اختیار کرتے ہیں۔ جنگ کی سبزیاں کھاتے
ہیں اور ان کے حضوں سے پانی پیتے ہیں یہ مثل و شبیوں کے
ہو جاتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے قلوب کو قرب عنایت
فرماتا ہے اور وہ ان کو اپنا منوس بنالیتا ہے ان کے جسم ظاہری
رسول اور صدیق و شہد کے ساتھ ٹھہرے پڑتے ہیں اور ان کا
تعلق باطنی خدا کے ساتھ ہوتا ہے وہ ہمیشہ رات دن خدمت
خداوندی میں خلوت میں ٹھہرتے ہیں۔ مشتاقوں کا آرام اور ان کے
انس داری کی غرضی اللہ عزوجل کی معیت میں ہی ہے۔

اے غلام! شیرینی کے لیے کڑواہٹ، صلاح کے لیے
فساد اور صفائی کے لیے میلان ضروری ہے۔ اگر تو پوری صفائی
کا خواہشمند ہے تو قبل مخلوق سے علیحدہ ہو جا اور قلب کو
حق عزوجل کے ساتھ ملا دے دنیا سے جدا ہو اور اپنے اہل کو
چھوڑ اور ان کو اپنے رب عزوجل کو سونپ دے اپنے قلب
کو ہر ایک سے برہنہ کجا ہو جا اور آخرت کے دروازے
سے قریب ہو پھر اس کے اندر چلا جا پس اگر تو وہاں رب عزوجل

فِيهَا فَاخْرَجَ مِنْهَا حَارِبًا ظَالِمًا لِّلْغُرَبِ مِنْهُ
 اِذَا وَجِدَتْ لَهَا وَجَدَتْ كُلَّ الصَّفَاءِ عِنْدَ
 مَا يَفْعَلُ الْمُحِبُّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِهِ
 الْجَنَّةُ دَارُ طَالِبِي الرِّاحَاتِ دَارُ اللُّجْجِ
 بَاعُوا الدُّنْيَا بِهَا وَلِهَذَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْاَنفُسُ وَتَكْتُرُ
 الْاَعْيُنُ مَا ذُكِرَ الْقَلْبُ مَا ذُكِرَ السِّرُّ
 مَا ذُكِرَ الْمَعْنَى الْجَنَّةُ لِلصُّوَامِ
 التَّارِكِينَ الرَّاهِدِينَ فِي الشَّهْوَةِ وَالذَّاتِ
 بَاعُوا طَعَامًا بِطَعَامٍ بُسْتَانًا بِبُسْتَانٍ
 دَارُ اِبْدَارٍ اُرَايْدُكُمْ مِنْكُمْ اَعْمَالًا بِلَا
 كَلَامٍ الْعَارِفُ الْعَامِلُ لِيُوجِبَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ سَنَدَانِ يَدَقُّ عَلَيْهِ وَهُوَ
 يَنْهَقُ اَرْضَ نَفْسٍ عَلَيْهِ وَيَتَبَرَّ وَيَبْدُلُ وَهُوَ اَخْرَسُ
 الْقَوْمُ لَا يُبْصِرُونَ غَيْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَسْعَوْنَ
 مِنْ غَيْرِهِ لَهُمْ جَنَانٌ بِلَا لِسَانَ هُمْ
 قَانُونٌ عَنْهُمْ وَعَنْ غَيْرِهِمْ لَا يَزَالُونَ
 كَذَلِكَ وَاِذَا شَاءَ اللَّهُ اَنَشَرَهُمْ
 جَعَلَ الْجَنَانَ لِسَانًا كَالَهُمْ مَجْبُورُونَ
 يَأْخُذُهُمُ الْمَلِكُ اِلَيْهِ يَبْدَأُ مَرَاتِفَهُ
 وَمَحَمَّتِهِ يَصُوغُهُمْ لَهُ وَيُنَشِّرُهُمْ
 لَهُ لَا يَغِيْرُهُ يَصْنَعُهُمْ لِنَفْسِهِ
 كَمَا صَنَعَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 حَيْثُ قَالَ لَهُ وَاصْطَنَعْتُكَ
 لِنَفْسِي هُ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

کو نہ پائے تو آخرت سے قرب کو طلب کرتا ہوا بھاگ کر باہر
 نکل آجیب تو خدا پالے گا تو اس کے نزدیک پوری صفائے
 حاصل کر لے گا۔ خدا کے دوستدار کو غیر خدا سے کچھ سرکار ہی
 نہیں ہوتا وہ غیر کو لے کر کیا کئے۔ جنت راحت طلبوں اور تاجرین
 کا گھر ہے جنہوں نے دنیا کو جنت کے عوض فروخت کر دیا ہے
 اور اسی واسطے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اور جنت میں نفسوں کی
 خواہشات سب موجود ہیں نیز آنکھوں کی لذتیں یہاں قلب و سر
 اور معنی کا ذکر نہیں۔ جنت روزہ داروں کے لیے ہے
 جو کہ شوائب دنیا کو چھوڑنے والے اور اخروی لذتوں کے خواہشمند
 ہیں جنہوں نے کھانے کو عوض کھانے کے، باغ کو بدلہ باغ کے
 گھر کو عوض گھر کے بیچ دیا ہے۔ میں تم سے اعمال کا طالب ہوں
 نہ کہ گفت گو کا۔ وہ عارف جو کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے عمل کرنے
 والا ہے اس کی طرح ہے جس پر ہر وقت چوٹ دی جاتی ہے
 لوہا گرم کر کے کونا جاتا ہے اور وہ کچھ نہیں بولتا وہ مانت تو زمین
 کی مانند ہے جس پر آمد و رفت کی جاتی ہے اور تیر و تبدل کیا جاتا
 ہے تمام تصرفات ہوتے ہیں اور وہ خاموش رہتی ہے۔ اہل اللہ
 نہ اللہ کے سوا کسی کو دیکھیں اور نہ غیر اللہ کی بات سنیں۔ وہ بے زبان
 دل کے ہیں وہ اپنی ذات اور انبیاء سے فانی ہیں اور ہمیشہ ایسے
 ہی رہتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ان کو ظاہر کرنا پھیلا
 دیتا ہے ان کے قلب کو زبان بنا دیتا ہے گویا وہ مخزن ہیں۔
 ان کو بادشاہ اپنی طرف یدِ رافت و رحمت سے کھینچ لیتا ہے
 اللہ تعالیٰ ان کو اپنے ہی لیے بناتا اور پیدا کرتا ہے نہ کہ غیر کے
 لیے وہ ان کو اپنے لیے ویسا ہی مخصوص بنا لیتا ہے جیسا کہ اس
 نے موسیٰ علیہ السلام کو بنایا تھا اور ان کے حق میں فرما دیا اور اے موسیٰ!
 میں نے تجھ کو اپنے نفس کے لیے بنایا ہے اللہ کی مثل کوئی شے

وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ جَعَلَ رَاحَةً يَلَا تَعَبٍ
النَّسَاءُ يَلَا وَحْشَةً نِعْمَةً يَلَا نِسْمَةً فَزَحَاحَةً يَلَا
بُغْضَةً حَلَاوَةً يَلَا مِرَامَةً مُلْكًا يَلَا هُلْكًا
هَذَاكَ الْوِلَايَةِ لِلَّهِ الْحَقُّ مَنْ وَصَلَ إِلَى هَذِهِ
الْحَالَةِ تَجَلَّتْ لَهُ الرَّاحَةُ وَالْمَامَعَةُ مَا
أَنْتَ عَلَيْهِ لَا تَجِدُ رَاحَةً فِي الدُّنْيَا لَا تَهْأَنُ
دَارُ الْكُذِبِ وَدَارُ الْأَفْكَانِ لَا يَدُوكَ مِنَ الْخُرُوجِ
مِنْهَا فَعَيْدُكَ بِأَخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ وَمِنْ
يَدِكَ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَاتْرُكْهَا فِي يَدِكَ وَ
أَخْرِجْهَا مِنْ قَلْبِكَ فَإِذَا قَوَّيْتَ فَأَخْرِجْهَا
مِنْ يَدِكَ وَاعْطِهَا لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ عِيَالِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعَ ذَلِكَ مَا لَكَ مِنْهَا لَا يَفُوتُكَ
لَا يَدُكَ مِنْ آثَانِهِ سَوَاءٌ كُنْتَ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا زَاهِدًا أَوْ
رَاغِبًا الدَّائِرَةُ عَلَى حَقِّهِ قَلْبُكَ وَسِرِّكَ وَصِفَاتُهَا
إِنَّهَا يَصِفُونَ بِتَعْلِيمِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ وَالْإِخْلَاصِ
فِي الْعَمَلِ وَالصِّدْقِ فِي طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
يَا غُلَامُ أَمَّا سَمِعْتَ تَفْقَهُ ثُمَّ اعْتَزَلْ
تَفْقَهُ بِالْفَقْهِ الظَّاهِرِ ثُمَّ اعْتَزَلْ إِلَى الْفَقْهِ
الْبَاطِنِ أَعْمَلْ بِهَذِهِ الظَّاهِرِ حَتَّى يُعَرِّبَكَ
الْعَمَلُ إِلَى عِلْمِهِ لَمْ تَكُنْ تَفْقَهُ هَذَا الْعِلْمُ
الظَّاهِرُ ضِيَاءُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنُ ضِيَاءُ
الْبَاطِنِ هُوَ ضِيَاءُ بَيْنِكَ وَبَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
كُلَّمَا عِلَّتْ بِعَمَلِكَ قَرَّبَتْ طَرِيقَكَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَالسَّعْيُ الْبَابُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ وَارْفَعْ مَصْرَاعَ الْيَدِ الَّذِي يَخْصُصُكَ
رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ

نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے اس نے راحت بلا تعب
و مشقت اس بلا وحشت نعمت بلا عذاب فرحت بلا بغض حلالت
بغیر کڑوا پن ملک بلا ہلاکت بنا دیا ہے۔ ولایت حق اللہ عزوجل
کے لیے ہی ہے جو اس حالت پر پہنچ گیا اس نے جلد راحت
لی آرام پالیا اور لیکن اس حالت میں جس پر کہ تو ہے دنیا میں راحت
نہیں پاسکتا کیوں کہ دنیا جھوٹ اور آفتوں کا گھر ہے تیرے
لیے اس سے ممکن ہی ضرور ہے تو اس کو اپنے قلب اور ہاتھ
بلید کر دینے کو لازم پکڑ۔ پس اگر تو اس پر قادر نہ ہو تو دنیا کو اپنے
ہاتھ میں چھوڑ دے اور اس کو اپنے قلب سے نکال دے پھر
جب ترقوت پالے پس دنیا کو ہاتھ سے چھوڑ دے عیمدہ ہو جا
اور فقرار و سائین کو جو حق عزوجل کی عیال ہیں دے دے بایں ہمہ
اس سے جو تیرا حصہ ہے وہ نیت نہ ہوگا اس کا آنا ضروری ہے
برابر ہے کہ تو غنی ہو یا فقیر زاہد ہو یا راغب۔ معرفت الہی کا دار و دار
قلب و باطن کی صحت اور ان دونوں کی صفائی پر ہے اور ان کی صفائی
علم سیکھنے، اس پر عمل کرنے اور عمل میں اخلاص پیدا کرنے اور طلب
حق میں سچائی پیدا کرنے میں ہے۔

اے غلام! کیا تو نے نہیں سنا کہ فقہ حاصل کر پھر گوشہ نشین
بن اول فقہ ظاہری حاصل کر پھر فقہ باطن کی طرف متوجہ ہو اولاً اس
فقہ ظاہر کے ساتھ عمل کر یہاں تک کہ یہ تجھ کو علم باطن کی طرف سے
جس سے تو واقف نہیں ہے پہنچائے یہ ظاہری علم ظاہر کی روشنی
ہے اور باطنی علم روشنی ہے باطن کی اور تیرے اوپر تیرے بیخ و بول کے
درمیان ایک توبہ ہے تو اس دروائے کو جو تیرے اور تیرے رب تعالیٰ
کے درمیان ہے وسیع کر اور اس دروائے کے بازو بلند کر
جو تجھے مخصوص بنا دے۔

اے رب ہمارے! ہم کو دنیا و آخرت کی محوئیاں دے

وَقِنَاعَدَابِ الثَّارَةِ

اور عذابِ دوزخ سے بچا۔ آمین !

المجلس الثالث عشر

تیرھویں مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثِ شَاءَ
عَشِيرَةً بِأَلَمْدِ مَرَسَةِ رَابِعِ ذِي الْقَعْدَةِ فِي
سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ .
يَا غُلَامُ قَدْ مِ الْأَخِرَةِ عَلَى الدُّنْيَا فَإِنَّكَ
تَرَبُّحُهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا فُتِمَتِ الدُّنْيَا عَلَى
الْآخِرَةِ خَسِرْتَهُمَا جَمِيعًا عَقُوبَةً لَّكَ
كَيْفَ اسْتَعْلَتَ بِهَا لَمْ تُؤْمَرْ بِهِ إِذَا لَمْ
تَسْتَعِلْ بِالدُّنْيَا أَمَّا كَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْمَعُونَةِ عَلَيْهِمَا وَرَمَزَكَ التَّوَقُّفَ وَقَتَ
الْأَخْذِ مِنْهَا وَإِذَا أَخَذْتَ مِنْهَا شَيْئًا وَضَعْتَ
فِيهِ الْبِرْكَهَ الْمُؤْمِنُ يَعْمَلُ لِدُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ
يَعْمَلُ لِدُنْيَاكَ بِلَقَّتِهِ بِقَدَرٍ مَا يُحْتَاجُ
إِلَيْهِ يَقْنَعُهُ مِنْهَا كَزَادِ الرَّابِ لَا يَحْصُلُ
مِنْهَا الْكَثِيرُ الْبَاحِلُ كُلُّ هَيْبَةٍ الدُّنْيَا وَالْعَارِفُ
كُلُّ هَيْبَةٍ الْآخِرَةِ ثُمَّ الْمَوْلَى إِذَا حَصَلَ بَيْنَ
يَدَايِكَ دَغِيفٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَتَامَرٌ عَشَكَ
نَفْسَكَ وَطَلَبْتَ الشَّهَوَاتِ فَانْظُرْ حَيْثُ تُعْذِرُ
إِلَى مَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى كُسِيرَةِ قَائِلِهِ لَا فَلاحَ
لَكَ حَتَّى تُبْغِضَ نَفْسَكَ وَتُعَادِيَ يَمَهَا
جَانِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الصِّدِّيقُونَ يَعْرِفُونَ
بَعْضَهُمْ بَعْضًا يَشْتَرُونَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ

منگل کے دن ۴ ذی قعدۃ الحرام ۱۲۵۵ھ
کو مدرسہ قادریہ میں شام کے وقت ارشاد
فرمایا :

اے غلام ! تو آخرت کو دنیا پر مقدم کر کے تحقیق تو دونوں
میں نفع پائے گا لیکن جب تو دنیا کو آخرت پر مقدم کرے گا
تو تو دونوں میں نقصان اٹھائے گا تیرے لیے عذاب ہوگا
جس کا تجھ کو حکم نہیں دیا گیا اس میں تو کیوں مشغول ہوا جب
تو دنیا میں مشغول نہ ہوگا تو خدا اس پر تیری مدد کرے گا اور اس
کے حاصل کرنے کے وقت تجھ کو خبر داریاں دے گا اور جب
تو اس سے کوئی چیز لے گا اس میں برکت رکھ دی جائے گی
مومن دنیا و آخرت دونوں کے لیے عمل کرتا ہے دنیا کے
لیے اس کا عمل صرف بمقدار حاجت ہوتا ہے دنیا سے اس
کو سوار کے توشہ کے مقدار قناعت کرتی ہے وہ دنیا سے
زیادہ حاصل نہیں کرتا ہے جاہل کا مقصد وہی دنیا ہوتی ہے
اور عارف کا مقصد وہی آخرت پھر مولیٰ تعالیٰ جب تیرے رب و
دنیا سے ایک روٹی آجائے اور تیرا نفس تجھ سے جھگڑا کرے
اور خواہشوں کی طلب کرے پس اس وقت تو اس کی طرف دیکھ
جو کہ روٹی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر بھی قانع نہیں ہے
یقیناً جب تک کہ تو اپنے نفس سے دشمنی اور خدا کے مقابلہ
میں اس سے عداوت نہ رکھے گا تیرے لیے فلاح نہ ہوگی
صدیقین آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں ان میں سے

رَاحَةَ الْقَبُولِ وَالصَّدَقِ مِنَ الْآخِرِيَا مُعَرِّضًا
عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَنِ الصِّدِّيقِينَ مِنْ
عِبَادِهِ مُقْبِلًا عَلَى الْخَلْقِ مُشِيرًا كَايِهِمْ إِلَى
مَتَى اقْبَالَكَ عَلَيْهِمْ أَيْشٌ يَنْفَعُونَكَ
لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ ضَرَرٌ وَلَا نَفْعٌ وَلَا
عَطَاءٌ وَلَا مَنَعٌ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ
سَائِرِ الْجَمَادِ احْتِ فِي مَا يَرْجِعُ إِلَى الظُّرْمِ
وَالنَّفْعِ الْمَلِكُ وَاحِدُ الصَّنَائِرِ وَاحِدُ
التَّاجِرِ وَاحِدُ الْمُحَرِّكِ وَاحِدُ الْمُسْكِنِ
وَاحِدُ الْمُسَلِّطِ وَاحِدُ الْمُسَجِّدِ وَاحِدُ
الْمُعْطِي وَالْمَانِعِ وَاحِدُ الْخَالِقِ وَ
الزَّارِقِ هُوَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْقَدِيمُ
الْأَزَلِيُّ الْآبِدِيُّ هُوَ مَوْجُودٌ قَبْلَ
أَبَائِكُمْ وَأُمَّهَاتِكُمْ وَأَعْنِيَاءِكُمْ هُوَ
خَالِقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ
وَمَا بَيْنَهُمَا لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَاسْفَعَا عَلَيْكُمْ
يَا خَلْقَ اللَّهِ مَا تَعْرِفُونَ خَالِقَكُمْ حَقٌّ مَعْرِفَتِهِ
إِنْ كَانَ لِي فِي الْقِيَامَةِ شَيْءٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ لَا حَظَّ لَكُمْ مِنْهُ أَوْ لَكُمْ إِلَى الْحَرَمِ
يَا مُقَرَّرِي أَقْرَأُ عَلَى وَحْدِي مِنْ دُونِ أَهْلِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلِّ مَنْ يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ
صَامِرًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَابٌ يَدْخُلُ
قَلْبُهُ مِنْهُ عَلَيْهِ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَالِمُ مُشْتَغِلٌ
بِالْقَالِ وَالْقِيلِ وَجَمِيعِ الْمَالِ عَنِ الْعَمَلِ بِعَمَلِكَ

ہر ایک دوسرے سے قبولیت و سچائی کی خوشبو سنو گستا
لے اللہ عزوجل اور اس کے صدیقین و نیک بندوں سے
منہ موڑنے والے خلق کی طرف توجہ ہونے والے، خدا کا شریک
بنانے والے تیری توجہ ان کی طرف کب تک ہے گی اور وہ
تجھے کیا نفع پہنچا سکتے ہیں ان کے ہاتھ میں نقصان و نفع عطا
و منع کچھ بھی نہیں ہے۔ نفع و نقصان کے متعلق ان میں اور جمادات
میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بادشاہ ایک ہی ہے نفع نقصان پہنچا
والا ایک ہی ہے۔ حرکت و سکون دینے والا ایک ہی ہے
مسلط بنانے والا اور مسخر بنانے والا ایک ہی ہے۔ دینے
والا اور منع کرنے والا ایک ہی ہے، پیدا کرنے والا، رزق دینے
والا ایک ہی ہے جس کا نام اللہ عزوجل ہے وہی قدیم ازلی
وابدی ہے وہی قبل خلق اور قبل تمہارے مال و باپ، اور
دولت مندوں کے موجود تھا اور ہے وہی آسمان و زمین اور
تمام ان چیزوں کا جو اس میں ہیں اور ان کے درمیان میں ہیں
پیدا کرنے والا ہے اس کی مانند کوئی شے نہیں اور وہی سننے
والا دیکھنے والا ہے۔ تم پر اے مخلوق الہی سخت افسوس
ہے کہ تم اپنے خالق کو جیسا کہ پہچانا چاہیے نہیں پہچانتے
اگر قیامت میں اللہ کی طرف سے مجھے کچھ اختیار ملا تو البتہ
تمہارے بوجھ اول سے لے کر آخر تک اٹھا لوں گا۔ اے
قرآن پڑھنے والے آسمان و زمین والوں کو چھوڑ کر تمہارے
روبرو قرآن پڑھ۔ میں اسے خوب سمجھتا ہوں جو کوئی علم شریعت
پر عمل کرتا ہے تو اس کے اور اللہ عزوجل کے درمیان ایک
دروازہ کھل جاتا ہے جس کے ذریعہ سے اس کا قلب بارگاہ
الہی میں داخل ہو جاتا ہے۔ اے عالم تو تو قیل و قال اور مال کے
جمع کرنے میں مشغول ہے تو اپنے علم پر عمل سے غافل ہے۔

هَوَاكَ لَا تَكُلْ إِلَّا بِشَاهِدَيْنِ عَدَلَيْنِ وَهُمَا
الْكِتَابُ وَالْمِثْقَالُ لَقَدْ أَطْلَبَ شَاهِدَيْنِ
اٰخَرَيْنِ وَهُمَا قَلْبُكَ وَفَعَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
اِذَا اٰذَنَ الْكِتَابُ وَالْمِثْقَالُ وَقَلْبُكَ اَلْتَّظَرِ
الرَّابِعَ وَهُوَ فَعَلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُنْ
كَحَاطِبِ الْبَيْلِ يَحْطُبُ وَلَا يَدْرِى مَا يَفْعَلُ بِيَدِهِ
يَكُوْنُ الْخَالِقُ اَوْ الْخَلْقُ هَذَا شَيْءٌ لَا يَجِيْءُ بِالْخَلْقِ
وَالْتَمْثِلِ وَالتَّكْلِيفِ وَالتَّصْنَعِ وَلَكِنْ هُوَ شَيْءٌ وَقَفَرَ
فِي الصُّدُوْرِ وَصَدَقَهُ الْعَمَلُ اَيُّ عَمَلِ الْعَمَلِ
الَّذِي اُمِرَ بِدِيْنِهِ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى.

يَا غُلَامُ الْعَافِيَةُ فِي تَرْكِ طَلَبِ الْعَافِيَةِ
وَالْعَفَى فِي تَرْكِ طَلَبِ الْغَى وَالذَّوْءِ فِي تَرْكِ
طَلَبِ الذَّوْءِ كُلِّ الذَّوْءِ فِي التَّسْلِيْمِ اِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَقَطْعِ الْاَسْبَابِ وَخَلْعِ الْاَكْرَبَابِ
مَنْ حَيْثُ قَلْبُكَ الذَّوْءِ فِي تَوْحِيدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْقَلْبِ لَا بِاللِّسَانِ وَحَسْبُ التَّوْحِيدِ وَالرُّهْدُ
لَا يَكُوْنَانِ عَلَى الْجَسَدِ وَاللِّسَانِ التَّوْحِيدُ فِي
الْقَلْبِ وَالرُّهْدُ فِي الْقَلْبِ وَالتَّقْوَى فِي الْقَلْبِ
وَالْمَعْرِفَةُ فِي الْقَلْبِ وَالْعِلْمُ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فِي الْقَلْبِ وَمَحَبَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقَلْبِ وَ
الْقُرْبُ مِنْهُ فِي الْقَلْبِ عَاقِلًا لَا تَهْمِسُ وَلَا
تَتَصَنَّمُ وَلَا تَتَكَلَّفُ وَاَنْتَ فِي هَوَاسٍ وَ
تَصْنَعٍ وَتَكْلِفٍ وَكَيْدٍ وَرِيَاءٍ وَفِئَاقٍ
كُلُّ هَٰذَا اَسْتَجْلَابُ الْخَلْقِ اِلَيْكَ اَمَا تَعْلَمُ
اَنْتَ كُلَّمَا خَطَوْتَ بِقَلْبِكَ خُطُوَةً اِلَى الْخَلْقِ بَعْدَ الْحَقِّ

خواہش سے نہ کھا بغیر گواہی دو عادل گواہوں کے کہ وہ دونوں کتاب
و سنت میں نہ کھا بعدہ دو دوسرے گواہ جو تیرا قلب اور فعل الہی
ہے طلب کر۔ جب کتاب و سنت اور تیرا قلب اجازت نہ
دیں اس وقت چوتھی چیز کا انتظار کر کہ وہ اللہ عزوجل کا فعل ہے۔
رات کے وقت لکڑی جمع کرنے والے کی مانند بن کہ وہ لکڑیاں
جمع کرتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ میں کیا آتا ہے خالق
یا مخلوق۔ یہ ایسی چیز ہے جو گوشہ نشینی اور آرزو اور تکلف و بناوٹ
سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک ایسی چیز ہے جو سینوں کے
اندر قرار پکڑتی ہے اور اس کی تصدیق کرتا ہے کوئی عامل وہ
عمل جس سے ذات الہی کا ارادہ کیا گیا ہو نہ کہ غیر اللہ کا۔

اے غلام! عافیت و آرام عافیت کے طلب کرنے
کے ترک میں ہے اور تو نگری طلب تو نگری کے ترک میں ہے
اور دوا طلب دوا کے ترک میں ہے۔ کامل دوا تو اپنے
تمام معاملات کو عزوجل کی طرف حوالہ کر لینے اور سینوں سے
قطع تعلق کر لینے اور بار و احباب سے جدائی میں ہی ہے جو
کہ قلب سے ہو۔ کامل دوا تو قلب سے اللہ عزوجل کو ایک جاننے
میں ہی ہے نہ محض اقرار زبان سے۔ توحید و زہد دونوں ہم
زبان پر نہیں ہوتے توحید بھی قلب میں ہوتی ہے اور زہد بھی قلب
میں اور تقویٰ بھی قلب میں اور معرفت بھی قلب میں اور اللہ تعالیٰ
کا علم بھی قلب میں اور اللہ تعالیٰ کی محبت بھی قلب میں اور قرب
الہی بھی قلب میں تو عاقل بن اور ہوس نہ کر اور نہ تصنع و بناوٹ
کر اور نہ تکلف کر تو تو ہوس و تصنع و تکلف اور جھوٹ
اور مکاری و نفاق میں پڑا ہوا ہے۔ تیرا مقصود کلی تو محض خلق
کو اپنی طرف کھینچنا ہے۔ کیا تو یہ نہیں جانتا کہ جب تو اپنے
قلب سے ایک قدم مخلوق کی طرف بڑھے گا اللہ عزوجل سے

عَزَّ وَجَلَّ تَدْعِيْ اِنَّكَ طَالِبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَاَنْتَ طَالِبُ الْخَلْقِ مِثْلُكَ مِثْلُ مَنْ قَالَ
 اُرِيْدُ اَنْ اَمْحِيْ اِلَى مَكَّةَ وَتَوَجَّهَ اِلَى الْخُرَاسَانَ
 فَبَعْدَ مِنْ مَكَّةَ تَدْعِيْ اَنْ قَلْبِكَ قَدْ خَرَجَ مِنْ
 الْخَلْقِ وَاَنْتَ تَخَافُهُمْ وَتَرْجُوهُمْ ظَاهِرُكَ
 الرَّهْدُ وَبَاطِنُكَ الْخَلْقُ هَذَا اَمْرٌ لَا يَجِيْءُ
 بِمُفْلَقَةِ اللِّسَانِ هَذِهِ الْحَالَةُ لَيْسَ فِيْهَا خَلْقٌ
 وَلَا دُنْيَا وَلَا اٰخِرَةُ وَلَا مَا سِوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فِي الْجُمْلَةِ هُوَ وَاحِدٌ وَلَا يَقْبَلُ اِلَّا وَاحِدًا
 وَاحِدًا لَا يَقْبَلُ الشَّرِيْكَ فَاِنَّهُ يَدْبُرُ اَمْرًا
 وَاَقْبَلُ مَا يَقَالُ لَكَ الْخَلْقُ عَجَزَةٌ لَا
 يَصْنَعُوْنَكَ وَلَا يَنْفَعُوْنَكَ اِنَّمَا الْحَقُّ
 عَزَّ وَجَلَّ يَجْرِيْ ذٰلِكَ عَلَى اَيِّدِيْهِمْ فَعَلَهُ
 يَنْصَرِفُ فِيْكَ وَفِيْهِمْ جَدَى الْقَلْبِ فِيْ عَيْنِ
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ لَكَ وَعَلَيْكَ
 الْمُوَحِّدُوْنَ الصَّمَالِحُوْنَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى
 بَقِيَّةِ الْخَلْقِ مِنْهُمْ مَنْ يَّتَعَرَّى عَنْ
 الدُّنْيَا مِنْ حَبِيْثٍ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ
 وَمِنْهُمْ مَنْ يَّتَعَرَّى عَنْهَا مِنْ حَبِيْثٍ بَاطِنِهِ
 فَحَسْبُ لَا يَرَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى
 بَوَاطِنِهِمْ مِنْهَا شَيْئًا تِلْكَ الْقُلُوْبُ
 الصَّافِيَةُ مَنْ قَدَّرَ عَلَى هَذَا افْتَدَى
 اُعْطِيَ الْمُلْكُ مِنَ الْخَلْقِ هُوَ الشُّجَاعُ
 الْبَطْلُ الشُّجَاعُ مَنْ طَهَّرَ قَلْبَهُ وَمَا سِوَى
 اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَفَ عَلَى بَابِهِ يَسِيْفُ

تو دور ہو جائے گا تو دعویٰ تو یہ کرتا ہے کہ میں طالب حق ہوں
 حالانکہ تو طلب گار اپنے جیسی مخلوق کا ہے تیرا قصہ ویسا ہی
 ہے کہ ایک شخص نے کہا میرا مکہ معظمہ جانے کا قصد ہے اور
 خراسان کی طرف متوجہ ہو کر چلا۔ پس مکہ سے دور ہو گیا تیرا دعویٰ
 تو یہ ہے کہ تیرا قلب مخلوق سے علیحدہ ہے حالانکہ تو انہیں سے
 ڈر رہا ہے اور انہیں سے امیداری کرتا ہے تیرا ظاہر نہایت
 اور تیرا باطن رغبت الی الخلق تیرا ظاہر حق عزوجل ہے اور تیرا
 باطن خلق ہی خلق یہ ایسا امر ہے جو کہ زبان کی تیزی و گستاخ
 سے حاصل نہیں ہوتا یہ ایسی حالت ہے کہ جس میں نہ خلق ہے اور
 نہ دنیا اور نہ آخرت اور نہ ماسوی اللہ عزوجل غلامہ کلام یہ ہے
 کہ اللہ واحد دیکتا ہے میں قبول کرتا مگر واحد کو ایسا واحد ہے
 جو شریک کو قبول نہیں کرتا۔ وہی تیرے ہر امر کی تدبیر فرماتا ہے
 جو تجھ سے کہا جاتا ہے اس کو قبول کر خلق عاجز ہے وہ تجھے
 نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ حق عزوجل ہی نفع و نقصان کو
 ان کے ہاتھوں پر جاری کر دیتا ہے۔ اللہ ہی کا فضل تجھ میں اور
 ان میں تصرف کرتا ہے جو تیرے نفع و نقصان والی باتیں ہیں ان
 پر علم الہی میں قلم جاری ہو چکا ہے جو لوگ کہ موجد و صانع ہیں وہ اللہ
 کی باقی خلق پر محبت ہیں بعض ان میں سے ایسے ہیں جو دنیا سے
 بحیثیت ظاہر و باطن ہر طرح الگ ہیں اور بعض وہ ہیں جو محض باطنی
 حیثیت سے دنیا سے علیحدہ ہیں۔ اور ظاہر میں دولت مند دنیا دار
 خالق عزوجل ان کے باطن پر ذرا سا بھی دنیا کا اثر نہیں دیکھتا،
 ایسے ہی قلوب صاف و پاک ہیں جو اس پر قادر ہو جائے پس
 تحقیق اس کو اللہ کی طرف سے بادشاہت عطا فرمادی گئی وہی
 بہادر پہلوان ہے۔ بہادر وہی ہے جس نے اپنے قلب کو
 ماسوی اللہ سے پاک بنایا اور اس کے دروازے پر توحید

التَّوْحِيدَ وَصَهْ صَامَةً الشَّرْعَ لَا يُخَلِّي شَيْئًا
 مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ يَدْخُلُ إِلَيْهِ يَجْمَعُ قَلْبُهُ مَقْلَبُ الْقُلُوبِ الشَّرْعُ
 بِهِذِبُ الظَّاهِرِ وَالتَّوْحِيدُ الْمَعْرُوفَةُ بِهِذِبَانِ الْبَاطِنِ وَالْعِلْمُ
 بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَفِّقُ الْأَسْرَارَ عَلَى مَالِكِ الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ طَرِيقُ
 يَا هَذَا ابْنِ قَالُوا وَقُلْنَا مَا يَحْيَىٰ شَيْءٌ
 تَقُولُ هَذَا حَرَامٌ وَأَنْتَ مُرْتَكِبُهُ وَهَذَا
 حَلَالٌ وَأَنْتَ لَا تَفْعَلُهُ وَلَا تَسْتَعْمِلُهُ
 أَنْتَ هُوَسٌ فِي هُوَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَبَيْنَ الْجَاهِلِ
 مَرَّةً وَ لِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَبَيْنَ وَاحِدٍ
 لِلْجَاهِلِ كَيْفَ لَمْ يُعَلِّمْ وَوَيْلٌ وَاحِدٍ
 لِلْجَاهِلِ كَيْفَ لَمْ يُعَلِّمْ وَوَيْلٌ هَذَا
 الْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَا تَهْ عِلْمٌ وَمَا
 عَمِلَ إِذْ تَفَعَّلَتْ عَنْهُ بَرَكَاتُ الْعِلْمِ وَبَقِيَتْ
 عَلَيْهِ حُجَّتُهُ تَعَلَّمَ ثُمَّ أَعْمَلَ ثُمَّ انْفَرَدَ
 فِي خَلْقِكَ عَنِ الْخَلْقِ وَاشْتَعَلَ بِمَحَبَّةِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا أَصْبَحَ لَكَ الْإِنْفِرَادُ
 وَالْمَحَبَّةُ قَرَّبَكَ إِلَيْهِ وَأَدْنَاكَ مِنْهُ وَ
 أَقْنَاكَ فِيهِ ثُمَّ إِنْ شَاءَ يُبَشِّرُكَ وَيُظْهِرُكَ
 لِلْخَلْقِ وَيُرْزُقُكَ إِلَى اسْتِيفَاءِ الْأَقْسَامِ أَمَرَ
 بِرَيْحٍ سَائِقَةٍ وَعِلْمِهِ فِيكَ فَهَبَّتْ عَلَى جِطَانِ
 تَخْلُوقِكَ فَأَمَرَتْ رِيحًا وَأَظْهَرَ أَمْرَكَ لِلْخَلْقِ
 فَتَكُونُ بَيْنَهُمَا بِه لَا يَبْكُ تَسْتَوِي فِي أَقْسَامِكَ
 مَعَ عَدَامِ شُؤْمِ النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالْهَوَىٰ يُرْزُقُكَ
 إِلَى أَقْسَامِكَ لِئَلَّا يَبْطُلَ فَتَكُونُ عَلَيْهِ

اور شریعت کی تلواریں کہ کھڑا ہو گیا کسی کو مخلوقات میں سے
 اس کے اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا ہے اس کے تمام
 قلب میں مقرب القلوب ہی جلد فرماتے۔ شرع اس کے
 ظاہر کو منب بناتی ہے اور توحید و معرفت دونوں اس کے
 باطن کو منب بناتے ہیں اور حق عزوجل کا علم مالک ظاہر و
 باطن پر اسرار ظاہر کر دیتا ہے۔ اے شخص اس قول میں کہ انہوں
 نے یوں کہا اور ہم نے یہ کہا کوئی فائدہ نہیں۔ قال اقول چھوڑو
 تو کہتا ہے کہ یہ فعل حرام ہے حلال کہ خود تو اس کا مرتکب ہے
 تو کہتا ہے کہ یہ حلال ہے حلال کہ خود تو اس پر عامل نہیں اور
 نہ اس کو کرتا ہے تو توازن ستر پایا ہو کس ہی ہو کس ہے۔
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جہل
 کے لیے ایک تباہی یہی ہے کہ اس نے کیوں نہ سیکھا اور اس
 عالم کے لیے سات تباہیاں ہیں کیوں کہ اس نے سیکھا اور عمل
 نہ کیا اس عالم سے علم کی برکت اٹھ گئی اور اس پر حجت باقی رہی۔ اولاً
 علم پڑھ پھر اس پر عمل کر خلق سے جدا کی اور محبت الہی میں مشغول
 ہو جائیں جب تیری تمنائی و محبت درست ہو جائے گی اللہ تعالیٰ
 تجھ کو اپنا مقرب بنالے گا اور تجھے اپنے سے نزدیک کر لے گا
 اور اپنی ذات میں فنا کرے گا پھر اگر رب تعالیٰ تیری شہرت اور
 تیرا خلق پر ظاہر کرنا اور تیرے اپنے مقسم کو حاصل کرنے کا ارادہ
 فرمائے گا تو اپنے تقدیر سابق و علم کی ہوا کو حکم دے گا
 وہ تیری خلوت کی دیواروں پر چلے گی اور ان کو ڈھائے گی اور تیرے
 امر کو خلق کی طرف ظاہر فرمائے گا پس تو مخلوق میں اپنے ساتھ نہیں
 بلکہ خدا کے ساتھ ہو گا اور تو اپنے مقسم کو بغیر شومی نفس اور بغیر
 شومی طبیعت و ہوا کے حاصل کرے گا وہ تجھ کو تیرے مقسم
 کی طرف اس لیے لٹاتا ہے تاکہ اس کا وہ قانون علم جو تیرے

فَبِكَ تَسْتَوِي فِي الْأَفْسَامِ وَقَلْبُكَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ اسْمُ عَزَّوَجَلَّ يَا جَاهِلًا بِالْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَأُولِيَاءِهِ يَا طَاعِعِينَ فِي الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
جَلَّ ذِي أَوْلِيَاءِهِ الْحَقُّ هُوَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ
وَالْبَاطِلُ أَنْتُمْ يَا خَلْقُ الْحَقِّ هُوَ فِي الْقُلُوبِ وَ
الْأَسْرَارِ وَالْمَعَانِي وَالْبَاطِلُ فِي الثُّنُوفِ وَ
الْأَهْوِيَةِ وَالطَّبَائِعِ وَالْعَادَاتِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَمَا
سِوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ هَذَا الْقَلْبُ لَا يُعْزِلُهُ
حَتَّى يَتَّصِلَ بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الْقَدِيمِ
الْأَدَلِيِّ الدَّائِمِ الْأَبَدِيِّ لَا تَزْأَجُهُ يَمَانُفُ
فَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ مِنْ هَذَا أَنْتَ عَبْدُ خُزَيْدٍ
وَإِدَامِكَ وَحَلَاوَتِكَ وَتِيَابِكَ وَفَرَسِكَ وَ
سُلْطَانِكَ الْقَلْبُ الصَّادِقُ يُسَافِرُ عَنِ الْخَلْقِ
إِلَى الْخَالِقِ يُرَى فِي الطَّرِيقِ الْأَنْبِيَاءُ يُسَلِّمُ
عَلَيْهَا وَيَجُوزُ الْعُلَمَاءُ الْعُمَالُ يَعْلِمُهُمْ نَوَابِ
سَلَفِهِمْ وَرَثَتُهُ الْأَنْبِيَاءُ وَبَقِيَّةُ الْخَلْفِ هُمْ
الْمُقَدَّمُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ يَأْمُرُونَهُمْ بِالْعَمَلِ فِي
مَدِينَةِ الشَّرْعِ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنِ خَوَارِجِ الْخَوَعُونَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ هُمْ وَالْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَسْتَوْفُونَ
لَهُمُ الْأُجْرَةَ مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّوَجَلَّ وَقَدْ مَثَلَ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ الْعَالِمَ الَّذِي لَا يَعْمَلُ بِعِلْمِهِ بِالْجِمَارِ
فَقَالَ كُنْغُلُ الْجِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا أَوَّاسْفَارُ
هِيَ كُنْتُ الْعِلْمُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْجِمَارُ بِكُتُبِ
الْعِلْمِ مَا يَقَعُ بِيَدِهِ مِنْهَا سِوَى النَّعْبِ وَ
النَّصَبِ مَنْ إِذَا دَا عِلْمُهُ يَنْبَغِي أَنْ

متعلق سابق ہو چکا ہے باطل نہ ہو جائے تیرا اس مقصود کو حاصل کرنا
حق عزوجل کی محبت میں ہوگا تیرا قلب اسی کے ساتھ ہوگا سنو
پڑھو اور اس پڑھ کر دے اے حق عزوجل اور اولیاء اللہ سے
جاہلو اور حق عزوجل اور اس کے اولیاء پر طعنہ کرنے والو
حق عزوجل برحق ہے اور اے مخلوق تم باطل ہو حق قلب اسرار
و معانی میں ہے اور باطل نفس اور خواہشوں اور طبیعتوں اور عاداتوں
اور دنیا اور ماسوی اللہ ہے یہ قلب فلاح نہیں پاسکتا جب تک
کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب سے جو کہ قدیم ازلی، دائم وابدی
ہے متصل نہ ہو اے منافق تو مزاحمت نہ کر پس کیا جو تیرے
پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے۔ تو تو روٹی اور سالن اور
شیرینی اور کپڑوں اور گھوڑے کا بندہ ہے اور اپنے اقتدار کا۔
سچا قلب خلق سے خالق کی طرف مسافرت کرتا ہے وہ بہت
سی چیزیں راستہ میں دیکھتا ہے ان کو سلام کرتا ہوا گزر جاتا ہے
علماء عاملین اپنے علم کے سبب اگلے عالموں کے نائب
انبیاء کے کرام کے وارث ہیں اور بقیۃ السلف وہ ان کے
پیشرو ہیں مخلوق کو شریعت کے شرعی عمل کرنے کا حکم دیتے
ہیں اور اس کی ویرانی سے ان کو منع کرتے ہیں وہ اور انبیاء کرام
علیم السلام قیامت کے دن ایک جگہ جمع ہوں گے پس انبیاء
کرام علیم السلام علماء کو ان کے رب سے پوری پوری ان کی مزدوری
دلوایں گے حق تعالیٰ نے اس عالم کو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا،
گدھے کے مثل فرمایا ہے ارشاد ہے کمثل الحمار
الذیہ ان علماء کی مثال مثل ان گدھوں کے ہے جو اسفار کو
لا دتے ہیں۔ اسفار سے مراد کتب علم ہیں۔ علماء بے عمل کو
کتب علم سے سوائے مشت و غم کے کیا حاصل ہوتا ہے
ان کے ہاتھ کیا آتا ہے جس کو علم زیادہ ہو اس کو چاہیے کہ

اَنْ يَزِدَّ اِمْخَوْفًا مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَوَوَّاعِيَةً
 لَهُ يَا مُدْعِي الْعِلْمِ اَيْنَ بَكَاءُكَ مِنْ خَوْفِ اللّٰهِ
 عَزَّ وَجَلَّ اَيْنَ حَزْرُكَ وَخَوْفُكَ اَيْنَ
 اعْتِرَافُكَ بِذُنُوبِكَ اَيْنَ مَوَاصِلُكَ لِلصُّبْحِ
 بِالظُّلَامِ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَيْنَ تَارِدِيكَ
 لِنَفْسِكَ وَفُجَا هَذَا فِي جَانِبِ الْحَقِّ وَ
 عَدَاوَتِهِ فَبِيْهِ اَنْتَ هَمَّتْكَ الْقَمِيصُ وَالْعِمَامَةُ
 وَالْاَكْلُ وَالنَّكَاحُ وَالزَّوْجُ وَالذَّكَاءُ وَالْقَوَدُ
 مَعَ الْخَلْقِ وَالْاِسْ بِهَمَّتْكَ عَنْ هَذِهِ
 الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا قَدْ كَانَ لَكَ فِيْهَا قِسْمٌ فَاتَّعِظْ بِكَ
 فِي وَقْتِهِ وَقَلْبِكَ مُسْتَرْبِحٌ مِنْ نَعْبِ الْاِنْتِظَارِ
 وَثِقَلِ الْحِرْصِ فَإِنَّهُمْ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
 لَكَ وَهَذَا النَّعْبُ فِي شَيْءٍ مُّزْرُوغٍ مِنْهُ
 يَا غُلَامُ خَلَقْتُكَ نَاسِدَةً مَا مَحَتَتْ
 نَجِسَةً مَّا طَهَرْتُ اَيْشَ اَعْمَلُ بِكَ
 قَلْبُكَ مَا مَحَتَتْ فِيْهِ التَّوْحِيدُ وَ
 الْاِخْلَاصُ يَا زَيْنًا مَا لَا يَنَامُ عَنْهُمْ
 مُّعْرِضِينَ لَا يُعْرِضُ عَنْهُمْ يَا نَاسِيْنَ
 لَا يُنْسَوْنَ يَا تَارِكِيْنَ لَا يُتْرَكُوْنَ
 يَا جَهْلًا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ صَلَّي
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَقَدَّمَ وَمَنْ تَاَخَّرَ
 اَنْتُمْ كَخَشَبٍ مَّمْدُوْدٍ نَّجْرًا لِّيَحْصُلَ لَشَيْءٍ
 رَبَّنَا اِنْتَفِا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ
 فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
 النَّارِ

رب تعالیٰ سے خوف اور اس کی اطاعت زیادہ کرے اے
 مدعی علم تیرا خوف الہی سے رونا کہاں ہے تیرا خوف و عذر کہاں ہے
 تیرا گناہوں پر اقرار کرنا کہاں ہے تیرا اللہ کی اطاعت میں دن کو
 رات سے ملا دینا کہاں ہے ترزاں دن کب عبادت کرتا ہے
 تیرا اپنے نفس کو ادب سکھانا اور حق تعالیٰ کے مقابلہ میں اس
 سے بھاؤ کرنا اور اس سے عداوت رکھنا کہاں ہے تیری ہمت
 تو تمیں اور عمامہ کھانا اور نکاح اور گھر اور دوکانیں اور مخلوق سے
 جلسہ بازی اور ان سے انس کرنا ہے تو اپنی ہمت کو ان سب
 چیزوں سے علیحدہ کرے۔ اگر ان میں تیرا تقدیری حصہ ہے
 بیشک وہ اپنے وقت پر آجائے گا اور تیرا دل مشقت انتظار
 اور حرص کی گرانی سے راحت میں ہوگا اور حق عزوجل کی ہمت
 میں قائم۔ تجھ کو اس چیز میں مشقت اٹھانے سے کیا حاصل
 جس سے فراغت ہو چکی ہے۔

اے غلام! تیری خلوت فاسد ہے صبح نہیں ہوئی نجس ہے
 پاک نہیں ہوئی تیرے قلب نے جب کہ اس کا اخلاص توحید
 ہی درست نہ ہوا تیرے ساتھ کیا کیا۔ اے ایسے سونے
 والو جن سے غفلت نہ کی جائے گی۔ اے ایسے اعراض کرنے
 والو جن سے کہ اعراض نہ کیا جائے گا۔ اے ایسے بھول جانے
 والو جن بھلائے جاؤ گے۔ اے وہ چھوٹنے والو جن چھوٹے
 جاؤ گے اے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 اور انگوٹھوں سے جاہلو! تم تو مثل پرانی کٹی ہوئی لکڑی کے
 ہو جو کچھ فائدہ نہ کرے سوچو اسنبھلو!

اے رب تو ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائیوں سے
 اور دوزخ کے عذاب سے بچا !
 آمین !

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَكْرَةً
يَا لَمَدْرَسَةٍ سَابِعَةٍ ذِي الْقَعْدَةِ مِنْ سَنَةِ ثَمَانٍ
وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِينَ مِائَةً

يَا مَنَافِقُ طَهَّرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

مِنْكَ مَا يَكْفِيكَ نِفَاقُكَ حَتَّى تَفْتَابَ الْعُلَمَاءَ
وَالْأَوْلِيَاءَ وَالصَّالِحِينَ تَأْكُلُ لَحُومَهُمْ
أَنْتَ وَإِخْوَانُكَ الْمَنَافِقُونَ مِثْلَكَ عَنْ قَرِيبٍ
يَأْكُلُ الدِّيدَانُ السِّنَنُكُمُ وَلَحُومَكُمْ وَتَقَطِّعُكُمْ
وَتُبْرِزُكُمْ وَالْأَرْضُ تَضْمِكُمْ فَتَسْحَقُكُمْ وَ
تَقْلِبُكُمْ لَا فَلَاحَ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ ظَنَّهُ بِاللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبَادُهُ الصَّالِحِينَ وَيَتَوَاصَرُ
لَهُمْ لِمَا لَا تَتَوَاصَرُ لَهُمْ وَهُمْ الرُّؤْسَاءُ وَالْأَهْوَاءُ
مَنْ أَنْتَ بِإِلْضَافَةِ إِلَيْهِمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
وَقَدْ سَلَّمَ الْحَلَّ وَالرُّبْطَ إِلَيْهِمْ بِهِمْ تَنْظُرُ السَّمَاءُ
وَتُنْصِتُ الْأَرْضُ كُلُّ الْخَلْقِ رِعِيَتِهِمْ كُلُّ
وَاحِدٍ كَالْجَبَلِ لَا تُزْعِجُهُ وَلَا تُحَرِّكُهُ رِيَا حُ
الْأَقَاتِ وَالْمَصَائِبِ لَا يَنْزَعُ عُرُونَ مِنْ
أَمْكِنَةٍ تَوْحِيدِهِمْ وَرِضَاهُمْ عَنْ مَوْلَاهُمْ
عَزَّ وَجَلَّ طَالِبِينَ لَا تُغْنِيهِمْ وَلَا يُغْنِيهِمْ تَوَكُّؤُهُمْ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْتِدَالُهُمْ وَالْإِلَهُ وَ
اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ وَ
نَصَرَ عَوَابِتَهُنَّ يَكِيدُهُ أَيْشُنَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ لَوْ

چودھویں مجلس

۱۲۵ھ ہجری المقدس کو جمعہ
کے دن صبح کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد

فرمایا :

اے منافق ! اللہ تعالیٰ تجھے پاک کر دے کیا تیرے لیے
تیرا اتفاق کافی نہیں کہ تو علماء و اولیاء اور صلحا کی غیبتیں کرتا ہے
ان کے گوشت کھاتا ہے عنقریب تیری ادنیٰ ترے بھائی تجھ
جیسے منافقوں کی زبانوں اور گوشت کو کھڑے کھالیں گے اور
ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور زمین تم کو بھیج ڈالے گی اور پس
ڈالے گی اور چور چور کر ڈالے گی جو لوگ اللہ عزوجل اور اس
کے نیک بندوں کے ساتھ حسن ظن نہیں رکھتے اور ان کے
لیے متواضع نہیں ہوتے ان کے لیے فلاح و نجات نہیں رہے تو
امیر دین میں پھر تو ان کے لیے متواضع کیوں نہیں ہوتا تو تو ان
کے نسبت کچھ بھی نہیں ہے حتیٰ عزوجل نے ان کو مل و عقد
انتظام عالم سپرد کر دیا ہے انہیں کی برکت سے آسمان مینہ
برساتا ہے اور زمین سبزہ آگاتی ہے تمام مخلوق ان کی رعیت
ہے ان میں سے ہر ایک مثل پہاڑ کے ہے جس کو آفتون اور
مہیبتوں کی ہوائیں جنبش نہیں دے سکتیں وہ مقام توحید اور
رضا کے الٰہی سے قطعاً جنبش نہیں کرتے ہیں راضی برضا ہوتے
ہیں رضا الٰہی کے اپنے اور دوسروں کے لیے طلب گار بنے
ہوئے ہیں تم اللہ عزوجل کی طرف توجہ کرو اور معذرت کرو اور جو
گناہ تمہارے اور اس کے درمیان میں ہیں ان کا اقرار کرو اور
اس کے روبرو عاجزی کرو تمہارے آگے کیا ہے اگر تم اس کو

عَرَفْتُمْ لَكُمْ عَلَى غَيْرِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ تَأَذَّبُوا
 بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كَمَا كَانَ يَتَذَكَّرُ
 مَنْ سَبَقَكُمْ أَنْتُمْ مَخَاضِيْتُ وَنِسَاءُ بِالْإِصْفَاءِ
 إِلَيْكُمْ شَجَاعَتَكُمْ عِنْدَ مَا تَأْمُرُكُمْ بِهِ نَفْسُكُمْ
 وَأَهْوَاؤُكُمْ وَطَبَاعُكُمْ الشَّجَاعَةُ فِي الدِّينِ
 تَكُونُ فِي قَضَاءِ حُقُوقِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
 لَا تَسْتَرْهَبُونَ أَوَّلَ كَلِمَاتِ الْحُكْمَاءِ وَالْعُلَمَاءِ
 فَإِنَّ كَلَامَهُمْ دَوَاءٌ وَكَلِمَاتُهُمْ تَنْزِيلٌ وَرَحِي
 اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ بَيْنَكُمْ بَيِّنٌ مَوْجُودٌ
 بِصُورَةٍ حَتَّى تَتَّبِعُوهُ فَإِذَا اتَّبَعْتُمُ الْمُتَّبِعِينَ
 لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَقِّقِينَ
 فِي اتِّبَاعِهِ فَكَانَتْ مَا قَدْ اتَّبَعْتُمُوهُ وَ
 إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَكَانَتْكُمْ قَدْ رَأَيْتُمُوهُ
 اصْحَبُوا الْعُلَمَاءَ الْمُتَّقِينَ فَإِنَّ صُحْبَتَكُمْ
 لَهُمْ بَرَكَهٌ عَلَيْكُمْ وَلَا تَصْحَبُوا الْعُلَمَاءَ
 الَّذِينَ لَا يَعْمَلُونَ يَعْلَمُهُمْ فَإِنَّ صُحْبَتَكُمْ
 لَهُمْ شُرٌّ عَلَيْكُمْ إِذَا صَحَبْتُمْ مَنْ هُوَ أَكْبَرُ
 مِنْكَ فِي السِّنِّ وَلَا تَقْوَى لَهُ وَلَا عِلْمَ لَهُ
 كَانَتْ صُحْبَتُكَ لَهُ شُرٌّ مَا عَلَيْكَ اعْمَلْ
 لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَعْمَلْ لِغَيْرِهِ أَنْتَرُكَ
 لَهُ وَلَا تَتَرُكَ لِغَيْرِهِ الْعَمَلَ لِغَيْرِهِ كُفِّرْ
 وَالَّتَرُكَ لِغَيْرِهِ رِيَاءٌ مَنْ لَا يَعْرِفُ هَذَا
 وَيَعْمَلُ غَيْرَ هَذَا فَهُوَ فِي هَوَاسٍ عَنْ
 قَرِيبٍ يَأْتِي الْمَوْتَ يَفْطَحُ هُوَ سَاءَ

پہچان لیتے تو موجودہ حالت پر نہ ہتے اور حالت پر ہوتے۔
 اللہ عزوجل کے روبرو وہی ادب کرو جیسے اگلے لوگ ادب
 کیا کرتے تھے۔ تم مقابلہ ان کے غنٹ (ہیچرے) اور عزتیں
 ہو۔ تمہاری بہادری اس وقت ہے جب تم کو تمہارے نفس
 اور خواہشیں اور تمہاری طبیعتیں حکم دیں۔ دین کی بہادری اللہ عزوجل
 کے حقوق ادا کرنے میں ہے تم حکمران و علمائے کلام کی اہانت
 نہ کرو کیونکہ ان کا کلام دوا ہے اور ان کے کلمات وحی الہی کا
 نتیجہ و خلاصہ ہیں۔ تمہارے درمیان میں صورتہ کوئی نبی موجود نہیں ہے
 تاکہ تم اس کی اتباع کرو۔ پس جب تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 متبعین کی اتباع کرو گے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں حقیقتاً
 ثابت قدم ہیں پس گویا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اتباع کر
 لی۔ اور جب تم نے ان کو دیکھ لیا تو گویا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو ہی دیکھ لیا۔ تم منتہی عالموں کی صحبت میں رہو کیونکہ اس میں تمہارے
 لیے برکت ہے اور جو عالم کہ علم پر عمل نہیں کرتے ان کی صحبت اختیار
 نہ کرو کیونکہ ان کی صحبت میں تمہارے لیے بدبختی ہے جب تو
 ایسے شخص کی صحبت میں رہے گا جو تجھ سے تقویٰ اور علم میں بڑا ہے تو
 ان کی مصاحبت تیرے لیے موجب برکت ہوگی اور جب تیرے لیے
 شخص کی صحبت میں رہے گا جو تجھ سے عمر میں تو بڑا ہے لیکن اس میں
 تقویٰ و علم نہیں ہے تو اس سے تیری مصاحبت تیرے لیے بدبختی
 کا سبب ہوگی تو جو کچھ عمل کرے اللہ عزوجل کے لیے کرے، نہ
 اس کے غیر کے لیے اور جو چھوڑے اسی کے لیے چھوڑے نہ کہ
 اس کے غیر کے لیے تیرا عمل غیر اللہ کے لیے کفر ہے اور تیرا
 غیر اللہ کے لیے چیز کا چھوڑنا یا کاری ہے جو اس کو نہ پہچانے اور
 غیر اللہ کے لیے عمل کرے پس وہ ہوس میں مبتلا ہے بغیر قریب
 موت آئے گی اور تیری ہوس کو قطع کر دے گی۔

وَيَحِلَّ وَأَصِلَ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ وَ
قَاطِعُهُ غَيْرُهُ مِنْ حَبِيبٍ قَبِيكَ قَالَ الَّذِي صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ
رَبِّكُمْ تَسْعُدُوا أَصْلُوهَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ
عَزَّوَجَلَّ يَحْفَظُ قُلُوبَ الصَّالِحِينَ .

يَا غُلَامُ إِنَّ وَجَدْتَ عِنْدَكَ تَعْرِفَهُ
بَيْنَ الْعَبْدِ وَالْفَقِيرِ عِنْدَ اقْتِبَالِهِمْ عَلَيْكَ فَلَا
فَلَاحَ لَكَ إِكْرَامُ الْفَقْرَاءِ الضُّبُرُ وَالْبُرُكُ بِهِمْ
وَيَلْقَائِهِمْ وَالْجُلُوسُ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَقْرَاءُ الضُّبُرُ جُلَسَاءُ الرَّحْمَنِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ جُلَسَاءُ الْيَوْمِ يَقُولُ بِهِمْ وَفَدَا بِجَسَدِهِمْ
هُمْ الَّذِينَ زَهَدَاتٍ قَتَلُوا بِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَأَعْرَضُوا
عَنْ زِينَتِهَا وَاحْتَنَنُوا فَقَرَّهُمْ عَلَى غِنَاهُمْ وَ
صَبَرُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا تَعَرَّفَهُمْ هَذَا اخْطَبَتْهُمْ الْمَلَكَةُ
وَعَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ فَانْصَلَوْا بِهَا فَكَلَّمَا
حَصَلَتْ لَهُمْ مَا أَوْاتَاهَا غَيْرُ مَا يَرِيهِمْ عَزَّوَجَلَّ
فَاسْتَقَالُوا مِنْهَا وَذَارُوا ظُهُورَهُمْ قُلُوبَهُمْ إِلَيْهَا
وَهَرَبُوا مِنْهَا حَيَاءً مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ كَيْفَ
وَقَفُّوا مَعَ غَيْرِهِ وَسَكَنُوا إِلَى الْمُحَدَّثِ وَ
اسْتَأْنَسُوا بِهِ سَكَنُوا إِلَيْهَا الْأَعْمَالُ وَ
الْحَسَنَاتِ وَجَمِيعَةٍ مَا عَمِلُوا مِنْ
الطَّاعَاتِ ثُمَّ طَارُوا إِلَيْهِ بِاجْتِنَادٍ صَدَقَهُمْ
فِي طَلَبِ مَوْلَاهُمْ عَزَّوَجَلَّ تَرَكُوا عِنْدَهَا
الْنَفْسَ خَرَجُوا مِنْ أَفْقَاصٍ وَجُودِهِمْ وَطَارُوا

تجربہ پر انکس! تو قلب کے ساتھ اپنے پُروردگار عز و
جل سے تعلق جوڑے اور غیر اللہ سے قطع کرے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تعلق تمہارے اور تمہارے رب کے
درمیان ہے اسے جوڑو سعادت پاؤ گے اور اس علاقہ کو جو
تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے ساتھ حفاظت قلوب
صالحین کے اختیار کرو۔

اے غلام! اگر تو غنی اور فقیر کے آنے کے وقت اپنے
میں کوئی جدائی پائے تو تیرے لیے فلاح نہیں دونوں سے
برابری کے ساتھ مل کر اکرام فقرار کا صبر ہے اور ان سے برکت
لینا اور ان کی ملاقات کو متبرک سمجھنا اور ان کے ساتھ بیٹھنا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صابر فقیر قیامت کے دن خدا کے
ہمنشیں قبول سے ہیں اور گل اپنے اجسام سے اس کے تنہا
ہوں گے یہی وہ لوگ ہیں جن کے قلوب نے دنیا میں زہد کیا اور دنیا
کی زینت سے روگردانی کی اور اپنے فقر کو امیری پر اختیار کیا، اور
اس پر صابر ہوئے پس جب ان کی یہ حالت کامل ہوگئی۔ آخرت
نے ان کو پیغام دیا اور اپنا نفس ان پر پیش کیا اس وقت یہ آخرت
سے جا ملے۔ بعدہ جب ان کو آخرت سے ملاقات ہوئی اور
یہ معلوم کر لیا کہ وہ بھی غیر اللہ ہے پس اس سے واپسی کر لی۔
اور اپنے قلب کی پیٹھ کو اس کی طرف پھرا دیا اور حق عزوجل سے
جیا کر کے آخرت سے بھاگے یہ غیر رب کے ساتھ کیسے ٹھہر
سکتے اور عادت چیزوں کے ساتھ کیسے رہتے اور اس سے
کیسے مانوس ہوتے۔ تمام اعمال اور حسنات اور تمام طاقتوں کو
آخرت کے حوالے کر کے سچائی کے بازوؤں سے اپنے مولیٰ
کی طلب میں پرواز کرائے۔ آخرت کے پاس سچا چھوڑ دیا اور
یہ اپنے وجود کے تجربوں سے نکل کر اپنے پیدا کرنے والے کی

إِلَىٰ مُوْجِدِهِمْ طَلَبُوا الرَّفِيقَ الْأَعْلَىٰ طَلَبُوا الْأَوَّلَ
وَالْآخِرَ وَالظَّاهِرَ وَالْبَاطِنَ صَادُوا إِلَىٰ بُرْجِ قُورَيْبٍ
صَامِدُوا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ
وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ قُلُوبُهُمْ
عِنْدَنَا هَوَمُهُمْ عِنْدَنَا وَمَعَانِيْرُهُمْ عِنْدَنَا أَلْبَابُهُمْ
عِنْدَنَا دُنْيَا وَآخِرَةٌ إِذَا اتَّعَتْ هَذَا الْقَوْمَ لَا يَكُنِي
عِنْدَهُمْ دُنْيَا وَلَا آخِرَةٌ تَطْطَوِي السَّمُوتَ وَ
الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بِإِضَافَةٍ إِلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَ
أَسْرَارِهِمْ يُفْنِيْنُهُمْ عَنْ غَيْرِهِ وَيُوجِدُهُمْ بِهِ فَإِنْ
كَانَ لَهُمْ أَتْسَامٌ فِي الدُّنْيَا رَدَّ هُوَ إِلَىٰ الدَّمِيْمَةِ وَ
وَبَشَوْرَتِهِمْ رِسْتِيْفَاءً أَفْسَدَهُمْ كَيْلًا يَبْدِلُ الْعِلْمَ
وَالشَّابِقَةَ وَالْقَضَاءُ فَيُحْسِنُونَ الْأَدَبَ مَعَ عِلْمِ
اللَّهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ وَيَتَنَآوَلُونَ مَا يُعْطُونَ
عَلَىٰ قَدَامِ الزُّهْدِ وَالْتَوَكُّلِ لَا يَنْفُسُ وَهَوَىٰ وَلَا دَاوَةَ
وَالْحُكْمُ الظَّاهِرُ مَحْظُوطٌ عِنْدَهُمْ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
لَا يَبْخُلُونَ عَلَى الْخَلْقِ بِالدُّنْيَا وَلَا يَوْفَدُرُوا أَقْرَبَهُمْ
كَلَامُهُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقَى شَيْءٌ مِنْ
الْمَخْلُوقَاتِ وَالْمُحْدَثَاتِ فِي قُلُوبِهِمْ وَزُنْ
ذَرَّةً مَا دُمَّتْ مَعَ الدُّنْيَا فَلَا إِيْصَالَ لَكَ بِالْآخِرَةِ
وَمَا دُمَّتْ مَعَ الْآخِرَىٰ فَلَا إِيْصَالَ لَكَ
بِالدُّنْيَا كُنْ عَامِلًا لَا تَتَجَاهَلَ أَنْتَ بِمَنْ
أَصْلَهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ مِنْ جُمْلَةِ مُوْأَصِلَةِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُوَاصِلَ الْفَقْرَ آءِ بِشَيْءٍ مِنْ
مَالِكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّدَقَةَ مُعَامَلَةٌ مَعَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ وَهَلْ

طوت پروا کر آئے اور رفیقِ اعلیٰ کے طلب کیا ہوئے۔ اول و آخر
ظاہر و باطن کو طلب کیا اور اس کے قرب کے برج میں جگہ لی
اور ان لوگوں سے ہو گئے جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے
ارشاد فرمایا و انھم الایۃ اور بیشک وہ میرے نزدیک اچھے
منتخب لوگوں میں سے ہیں۔ ان کے قلوب اور ان کی تہیں اور ان
کے اسرار اور ان کی عقلیں دنیا و آخرت میں بہائے ہی پاس ہیں
جب اہل اللہ کو یہ مرتبہ مل جاتا ہے تو ان کے نزدیک نہ دنیا رہتی ہے
نہ آخرت۔ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان
میں ہے ان کے قلوب و اسرار کی بہ نسبت لپیٹ دیا جاتا ہے
اللہ تعالیٰ ان کو غیر سے فکا کر کے اپنی ذات میں موجود کر لیتا ہے
ان کو فنا سے بقا کا مرتبہ مل جاتا ہے۔ پھر اگر ان کے لیے دنیا کی
حقہ بنتا ہے تو وہ حقہ لینے کے لیے خدائے تعالیٰ ان کو ادیت
و بشریت کی جانب پھیر دیتا ہے تاکہ علم و سابقہ و قضاے الہی
تبدیل نہ ہو جائے اس وقت وہ علم و قضا و قدر الہی کے ساتھ
اچھا ادب کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملتا ہے اس کو نہ دترک
کے قدم پر چل کرے لیتے ہیں نہ ساتھ نفس و خواہش و ارادہ کے
اور ظاہری حکم ان کے نزدیک تمام حالتوں میں محفوظ رہتا ہے
وہ دنیا کے ساتھ مخلوق پر عمل نہیں کرتے ہیں۔ اگر ان کو قدرت
مل جائے تو وہ سب کو مقرب الہی بنا دیں۔ ان کے دلوں میں
مخلوقات و حادث چیزوں میں سے کسی چیز کی قدرہ برابر قدر نہیں
رہتی جب تک تو دنیا کے ساتھ رہے گا آخرت کے ساتھ اتصال
نقصیب نہ ہوگا تو عقلمند و شیار بن جا لیں تو ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ
نے علم کی وجہ سے گمراہ بنا دیا۔ قدرے فقر کے ساتھ مال سے سلوک
کرنا منجھ مواصلت الہی کے ہے کیا تو یہ نہیں جانتا کہ صدقہ دینا،
حق عزوجل کے ساتھ جو کچھ غنی و کرم ہے معاملہ کرنا ہے، اور آیا

يَعْمَلُ الْغَيْرَ الْكَرِيمَ مَنْ يَحْسَرُ تَنْفِقُ
يُوجِبُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَرَّةً يُعْطِيكَ جَبَلًا
تَنْفِقُ قَطْرَةً يُعْطِيكَ بَحْرًا فِي الدُّنْيَا
فِي الْآخِرَةِ يُؤْفِقُكَ أَجْرَكَ وَ
تَوَافِكَ

يَا قَوْمُ إِذَا عَامَلْتُمُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
يَذْكُرُوا مَزَارِعَكُمْ وَتَجْرِي أَنْهَارُكُمْ وَيُورِي
وَيُغْصِنُ وَيُشِيرُ أَشْجَارُكُمْ مُرَوِّا لِمَعْرُوفٍ
وَالنَّهْوِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَنْصُرُوا دِينَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَعَادُوا فِيهِ الصِّدِّيقُ مَنْ يُصَادِقُهُ
فِي الْخَيْرِ تَدْوَمُ صِدَاقَتُهُ فِي الْخُلُوعِ وَ
الْجُلُوعِ فِي الشَّرَاءِ وَالصِّرَاءِ فِي الْمَيْدَةِ
وَالزَّخَاءِ أَطْلُبُوا أَحْوَالَ جَعْلِكُمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ لَا مِنْ خَلْقِهِ وَإِنْ كَانَ وَكَأَنَّ
بَدَا مِنَ الْخَلْقِ فَإِذَا خَلُّوا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ يَقُولُ بَكُمْ فَإِنَّهُ يُلْهِمُكُمْ الظَّلَبَ مِنْ
بِحَمَّةٍ مِنَ الْجِهَاتِ فَإِنْ مُنِعْتُمْ أَوْ
أُعْطِيْتُمْ كَانَ ذَلِكَ مِنْهُ لَا مِنْهُمْ الْقَوْمُ
أَخْرَجُوا هَهُ أَمَّا أَرْحَمُهُمْ مِنْ قُلُوبِهِمْ عَلِمُوا
أَنْهَاقًا مَقْدَرَةً فِي أَوْقَاتٍ مَعْلُومَةٍ فَتَرَكُوا
الظَّلَبَ لَهَا وَاسْتَوْطَنُوا عَلَى بَابِ مَلِكِهِمْ
اسْتَعْنُوا عَنْ كُلِّ شَيْءٍ بِفَضْلِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَفَرِيهِ وَعَلَيْهِ فَلَمَّا نَظَرُوا لَهُمْ
هَذَا صَارُوا قِبْلَةَ الْخَلْقِ وَخُطَبَاءَ لَهُمْ
فِي الدُّخُولِ عَلَى مَلِكِهِمْ لَمْ يَأْخُذُوا بِأَيْدِي

وہ جو غنی و کریم سے معاملہ کرے گا خسارے میں رہے گا بہرگز نہیں
تو اللہ عزوجل کے راستہ میں ایک ذرہ خرچ کر دے تبھی ایک پہاڑ عطا
کر دے گا۔ تواس کے راستہ میں ایک قطرہ دے وہ تبھی دریا
بخش دے گا۔ وہ تبھی دنیا و آخرت میں عطا سے سرفراز کرے گا
وہ تیرا بدلہ اور تیرا ثواب پر کر دے گا۔

اے قوم! جب تم حق عزوجل سے معاملہ کرو گے تمہاری
کھیتیاں بڑھیں گی اور تمہاری نہریں بہ نکلیں گی اور تمہارے درختوں
میں پتے آئیں گے اور شاخیں نکلیں گی اور پھل نکلیں گے۔ تم امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو اور دین الہی کے مددگار بنو اور اس کے
دشمنوں سے عداوت رکھو۔ صدیق جو کہ خدا کے ساتھ ملو کاری میں
سچائی برتنا ہے اس کی صداقت، خلوت و جلوت اور خوشی اور
مصیبت اور سختی اور نرمی میں ہمیشہ یاد رہا کرتی ہے۔ تم اپنی حاجتوں
کو حق عزوجل سے ہی طلب کیا کرو نہ کہ اس کی مخلوق سے اور اگر
مخلوق سے طلب ضروری ہو تو تم حق عزوجل پر اپنے دلوں سے
داخل ہو جاؤ۔ دل اسی کی طرف متوجہ کر دو۔ پس البتہ وہ تم کو جنتوں
میں سے کسی خاص جنت سے طلب کرنے کا اہم کر دے گا۔
بعد اس طلب پر اگر تمہیں منع کر دیا جائے یا طلب پوری کر دی جائے
تو وہ منجانب اللہ ہو گی نہ کہ مخلوق کی طرف سے اہل اللہ نے اپنی دنیا
کی فکر دلوں سے نکال ڈالی ہے یہ بات جان لی ہے کہ وہ اوقات
معیینہ میں مقدر ہے ضرور ملے گی اس کی طلب چھوڑ دی ہے اور
اپنے مالک کے دروازہ پر وطن بنالیا ہے۔ اللہ عزوجل سے
فضل اور اس کے علم اور اس کے قرب کی وجہ سے ہر شے سے
لاپرواہ ہو گئے ہیں۔ پس جب ان کو یہ ترہیل گیا وہ مخلوقات کے
قبلہ بن گئے اور مخلوق کے لیے ان کو بادشاہ کے دربار میں داخل
ہونے کے واسطے خلیف بن گئے، اپنے قلوب کے ہاتھوں

سے ان کو پکڑ کر خدا کی طرف پہنچاتے ہیں اور ان کے لیے قربتِ درضائے الہی کے خلعتِ دولت نے کی محنت برداشت کرتے ہیں بعض اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اللہ کے بندے جن کی بندگی خدا کے لیے محقق ہو چکی ہے نہ خدا سے دنیا طلب کرتے ہیں اور نہ آخرت، بس اس سے اسی کو چاہتے ہیں نہ غیر کو۔

اے اللہ تمام خلق کو اپنے دروازہ کا راستہ دکھا دے ہمیشہ میرا یہی سوال ہے اور اختیار تجھے ہے۔ یہ دعا عام ہے جس پر مجھے ثواب دیا جائے گا اور اللہ عز و جل اپنی مخلوق کے ساتھ جو جاتا ہے وہ کرتا ہے۔ جب قلب کی حالت درست ہو جاتی ہے تو وہ خلق پر رحمت و شفقت سے بھر جاتا ہے۔

بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا مکنی کرنے والے بہت ہیں مگر گناہوں کے چھوڑنے والے صدیق ہی ہیں۔ صدیق کبار و صغائر سب کو چھوڑ دیتا ہے پھر اپنی پرہیز گاری کا ساتھ چھوڑ دینے شوات اور عام مباح چیزوں کے دقیق بنالیتا ہے اور مطلق حلال کا متلاشی رہتا ہے۔ صدیق اپنے رات و دن کے بڑے حصے میں اپنے رب عز و جل کی عبادت میں رہتا ہے۔ خلق کے منافع سے ناواقف ہوتا ہے پس بالضرورت اس کے واسطے خرقِ عادت ہوتا ہے، اور جہاں سے شان و گمان نہیں ہوتا اس کو رزق پہنچتا ہے، وہ دیا جاتا ہے اور اس کو لینے کا حکم کیا جاتا ہے، اس کے لیے تمام چیزیں خالص و صاف ہو جاتی ہیں کیوں کہ وہ عرصہ تک محروم رکھا گیا ہے اور اس کی تمام حاجتیں اس کے سینے میں چور چور کر دی گئی ہیں اور وہ اپنی اغراض کی شکستگی اور اپنی تمام مالتوں میں ناکامی پر صبر کرتا رہا ہے، دعا کرتا تھا، پس قبول میں کی جاتی

قُلُوبِهِمْ إِلَيْهِ يَكْدُونَ لَهُمْ مِنْهُ خَلَعَ الْقُبُولِ وَالرِّضَا عَنْهُمْ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ عِبَادُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ تَحَقَّقَتْ عِبُودِيَّةُهُمْ لَهُ لَا يَطْلُبُونَ مِنْهُ دُنْيَا وَلَا آخِرَةً وَإِنَّمَا يَطْلُبُونَ مِنْهُ هُوَ لَا غَيْرَ.

اللَّهُمَّ اهْدِ جَمِيعَ الْخَلْقِ إِلَى بَابِكَ هَذَا أَبَدًا سَوَالِي وَالْأَمْرُ إِلَيْكَ هَذَا ادْعَاءُ عَامُّ أَكْأَبُ عَلَيْهِ وَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَفْعَلُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ امْتَلَأَ رَحْمَةً وَ شَفَقَةً عَلَى الْخَلْقِ.

عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ يَفْعَلُ الْخَيْرَ كَثِيرًا وَلَا يَتْرُكُ الذُّنُوبَ إِلَّا الصِّدِّيقُونَ الصِّدِّيقُ يَتْرُكُ الْكِبَايِرَ وَالصَّغَائِرَ ثُمَّ يَدْفِقُ وَرَعَهُ يَتْرُكُ الشَّهَوَاتِ ثُمَّ الْمُبَاهِجَ الْمُشْتَرِكِ وَ يَغْلُبُ الْحَلَالَ الْمُطْلَقَ الصِّدِّيقُ لَا يَزَالُ فِي مَعْظَمِ زَمَانِهِ وَ كَيْلِهِ فِي عِبَادَةٍ سَرِيَّةٍ عَزَّ وَجَلَّ يَخْرِقُ عَوَاكِدَ الْخَلْقِ فَلَا جَرَمَ تَحَرِّقُ لَهُ الْعَادَةُ وَ يُزْنِقُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ يُعْطَى وَيُؤْمَرُ بِالتَّنَاوُلِ تَخْلُصُ لَهُ الْأَشْيَاءُ وَ تَصْفَعُوا إِلَاقَهُ طَالَمَا مُنِعَ وَ كَسُرَتْ حَوَائِجُهُ فِي صَدْرِهِ وَ صَبَرَ عَلَى كَسْرِ أَعْرَاضِهِ وَ سَادَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ كَانَ يَدْعُو فَلَا يُسْتَجَابُ

لَهُ يَسْأَلُ فَلَا يُعْطَى سَوَالُهُ يَشْكُرُ فَيَزِدْ أَدْمِيتَا
 شُكْرًا مِنْهُ يَطْلُبُ الْفَرَجَ فَلَا يَجِدُهُ يَتَّقِي وَلَا
 يَزِي مَخْرَجًا يُوحِدُ وَلَا يُخْلِصُ فِي أَعْمَالِهِ
 فَلَا يَزِي قُرْبًا مِنَ الْعَامِلِ لَهُ كَاتِبَةٌ كَتَبَتْ
 بِمُؤْمِنٍ وَلَا مُوَحِّدٍ وَمَعَ هَذَا كَلِمَةٌ كَانَ
 مَدَارِيقًا صَابِرًا عَلَى مَدَارَةِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ
 عَلِمَ أَنَّ صَبْرَهُ لَا دَوَاءَ لِقَلْبِهِ وَ سَبَبُ
 إِصْقَائِهِ وَ تَقَرُّبِهِ وَأَنَّ الْخَيْرَ يَأْتِيهِ بَعْدَ
 هَذَا الْإِخْتِيَارِ عَلَى أَنَّ هَذَا الْإِخْتِيَارَ لِيَتَّبِعَنَّ
 الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمُتَأَنِّفِ وَالْمُوحِدُ مِنَ الْمُشْرِكِ
 وَالْمُخْلِصُ مِنَ الْمُرَائِي وَالشَّجَاعُ مِنَ
 الْجَبَانَ وَالتَّابِتُ مِنَ الْمُتَحَرِّكِ وَ الصَّابِرُ
 مِنَ الْجَارِعِ وَ الْمُحَقِّقُ مِنَ الْمُبْطِلِ الصَّادِقُ
 مِنَ الْكَاذِبِ وَ الْمُحِبُّ مِنَ الْمُبْغِضِ وَ الْمُتَّبِعُ
 مِنَ الْمُبْتَدِعِ سَمِعَ قَوْلَ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ
 عَلَيْهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَمَنْ يَدَاوِي جُرْحَهُ
 وَيَصْبِرُ عَلَى مَرَامَةِ الدَّوَاءِ بَجَاءِ لَزْوَالِ
 الْبَلَاءِ كُلِّ الْبَلَاءِ وَالْأَمْرَاضِ فَيُرْكَبُ بِالْخَلْقِ
 وَرُؤْيَاهُمْ فِي الضَّرِّ وَ التَّغْفِيرِ وَ الْعَطَاءِ وَ الْمَنَعِ
 وَ كُلِّ الدَّوَاءِ وَ زَوَالِ الْبَلَاءِ فِي خُرُوجِ الْخَلْقِ
 مِنْ قَلْبِكَ وَ عَدَمِكَ عِنْدَ تَزْوِيلِ الْأَقْصِيَّةِ
 وَ الْأَقْدَارِ وَأَنَّ لَا تَطْلُبُ الزِّيَاسَةَ عَلَى
 الْخَلْقِ وَ الْعُلُوَّ عَلَيْهِمْ وَ أَنَّ يَتَجَرَّدَ قَلْبُكَ
 لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَ يَصْفَوْا سِرُّكَ
 لَهُ وَ تَعْلُوا هِمَّتُكَ إِلَيْهِ إِذَا تَحَقَّقَ

محق سوال کرتا تھا مگر منظور نہیں ہوتا تھا، مگر شکوہ کرتا تھا لیکن
 شکایت برصحتی جاتی تھی کٹائش طلب کرتا تھا لیکن اس کو نہ پاتا
 تھا سچا چاہتا تھا لیکن راستہ نہ پاتا تھا موصد و مخلص بن کر عمل کرتا
 تھا ولیکن جس کے لیے عمل کرتا تھا اس کا قرب نظر نہ آتا گو یا وہ
 نہ مومن ہے اور نہ موحّد اور وہ باوجود ان کل امور اور بے توجہی کے
 ہمیشہ مدارات کرنے والا اور صابر بن رہا کہ یہ تحقیق اس کا یہ صبر
 اس کے قلب کی دوا ہے اور اس کی صفائی باطن اور قرب الہی
 کے سبب، اور اس امتحان کے بعد اچھائی ضرور ملے گی، علاوہ
 انہیں یہ بھی سمجھتا رہا کہ یہ آزمائش اس لیے ہے تاکہ یہ ظاہر ہو جائے
 کہ کون مومن ہے کون منافق اور کون موصد ہے اور کون مشرک
 اور کون مخلص ہے کون ریاکار اور کون بہادر ہے، کون بزدل
 اور کون ثابت ہے کون متحرک اور کون صابر ہے کون جزع
 فزع کرنے والا اور کون سا امر حق ہے اور کون باطل اور
 کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور کون محب ہے اور کون دشمن
 کون تتبع ہے اور کون بتدع تاکہ ہر ایک کی جدا جدا تیز ہو
 جائے، اس نے بعض اہل اللہ کا قول سنا، دنیا میں مثل اس
 شخص کے رہ جیسے کوئی اپنے زخم کی دوا کرتا ہے اور دوا کے
 کڑواپن اور زوالِ بلا کی امید پر صابر ہو۔ ساری بلائیں اور بیماریاں
 بس یہ ہیں کہ تو مخلوق کو شریک خدا ٹھہرائے اور نفع و نقصان اور
 عطا و منع کے متعلق ان پر نگاہ ڈالے اور ساری دوا اور بلاؤں
 کا ازالہ اس میں ہے کہ مخلوق تیرے قلب سے نکل جائے،
 اور قضا و قدر کے نازل ہوتے وقت تو پٹنگی کے ساتھ جاپے
 مخلوق پر حکومت و رفعت کا طالب نہ بنے اور تیرا قلب حق
 تعالیٰ کے لیے خالص، تیرا باطن اس کے لیے صاف اور تیرا
 ہمت اس کی جانب بلند ہوتی ہے۔ جب تیرے لیے یہ امر

لَكَ هَذَا اِنْ رَفَعْتَ قَلْبَكَ وَنَا اَحْمَرَ صُفْوَتِ
الْيَتِيْمِيْنَ وَالْمُؤْسَلِيْنَ وَاللَّهْفَادِ وَالصَّالِحِيْنَ
وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَكُلَّمَا دَامَ لَكَ
كَثُرَتْ وَعَظُمَتْ وَرُفِعَتْ وَقَدِّمَتْ
وَوَلَّيْتَ وَامْرَتْ تَرِدُ اِلَيْكَ مَا تَرِدُ
تَوَلَّى مَا تُعْطَى مَا تُعْطَى الْمَحْرُومُ مَنْ
حُرِمَ سَمَاعَ هَذَا الْكَلَامِ وَالْإِيَّانِ بِهِ
وَالْإِحْتِرَامِ لِأَهْلِهِ يَا مَسْغُورِيْنَ بِمَعَايِنِهِمْ
عَنِّي الْمَعِيشَةُ عِنْدِي وَالْآسَرُ بَاحٌ عِنْدِي
وَمَتَاعُ الْآخِرَى عِنْدِي وَأَنَا مُتَادٍ
تَارَةً وَبَسْمًا أُخْرَى وَمَالِكَ الْمَتَاعِ
أُخْرَى أُعْطِيَ كُلُّ شَيْءٍ حَقَّهُ إِذَا
حَصَلَ شَيْءٌ مِّنَ الْآخِرَةِ عِنْدِي لَا
أَكُلُهُ وَحْدِي لِأَنَّ الْكَرِيمَ لَا يَأْكُلُ
وَحْدَهُ كُلُّ مَنْ أَطْلَمَ عَلَى كَرَمِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَجِدْ عِنْدَكَ بُخْلًا
كُلُّ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هَانَ
عِنْدَكَ مَا سِوَاكَ الْبُخْلُ مِنَ النَّفْسِ
وَالنَّفْسُ الْعَارِيَّةُ مِيْنَتُهُ بِأَلَا ضَاكِفَةٌ
إِلَى نَفْسِ الْخَلْقِ هِيَ مُطْمَئِنَّةٌ سَاكِنَةٌ
إِلَى وَعْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَائِفَةٌ مِّنْ
وَعِيدِهِ

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَا رَزَقْتَ الْقَوْمَ وَ
اتِّبَانِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً
وَفِنَا عَدَابَ النَّارِ

مسئق ہو جائے گا تو تیرا قلب اونچا چڑھے گا اور نبیوں پیروں
شہیدوں، نیکو کاروں اور مقرب فرشتوں کی صفوں میں شامل ہو جائیگا
اور عجبی بھی تجھ کو اس پر بقا حاصل ہوگی اسی قدر تو بڑا بنے گا۔
باعظمت بنایا جائے گا۔ صاحبِ رفعت ہوگا۔ اور آگے
بڑھایا جائے گا اور حاکم بنا دیا جائے گا اور امیر قرار دے دیا
جائے گا اس وقت تیری طرف آئے گی وہ چیز کہ آئے گی،
پیٹھ پھیرے گی وہ چیز کہ پیٹھ پھیرے گی، دی جائے گی وہ چیز
کہ دی جائے گی۔ وہ شخص محروم ہے جو اس کلام کے سننے اور
اس پر ایمان لانے اور اس کے اہل کے احترام کرنے سے
محروم رہا۔ اے مجھ کو چھوڑ کر اپنی معیشتوں میں مشغول ہونے
والو! معاش میرے پاس ہے اور نفع میرے ہی پاس ہے
اور آخرت کی پہنچ میرے ہی پاس ہے۔ میں کبھی آواز دینے
والا ہوں اور کبھی رہنا اور دلال اور کبھی اسباب مال و متاع
کا مالک، میں ہر ایک شے کو اس کا حق ادا کرتا ہوں۔ مجھ کو جب
کوئی شے آخرت کی مل جاتی ہے تو میں اس کو تنہا نہیں کھتا
اس واسطے کہ جو کریم ہوتا ہے وہ تنہا خوری نہیں کیا کرتا جو شخص
اللہ عزوجل کے کرم پر خبردار ہوتا ہے اس کے نزدیک بخل نہیں
ہوتا جس نے اللہ عزوجل کو پہچان لیا ہے اس کے نزدیک کل
ماسوی اللہ ذیل ہوتے ہیں۔ بخل تو نفس سے ہوتا ہے، اور
عارف باللہ کا نفس بمقابلہ نفس خلق مرده ہوتا ہے، اس کا
نفس تو اطمینان والا اور اللہ عزوجل کی طرف ٹھرنے والا اور وعید
الہی سے خوف کرنے والا ہوتا ہے۔

اے اللہ! ہم کو وہی عطا فرما جو تو نے اہل اللہ کو عطا
فرمایا اور دنیا و آخرت میں نگوئی دے اور دوزخ کے عذاب
سے بچا۔ آمین !

الجلس الخامس عشر

پندرھویں مجلس

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاِحْدِ بِالرَّيَاطِ تَاسِعَةً
 ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةً خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةً
 الْمُؤْمِنُ يَتَرَدَّدُ وَالْكَافِرُ يَتَمَتَّعُ الْمُؤْمِنُ
 يَتَرَدَّدُ لِأَنَّهُ عَلَى طَرِيقٍ يَقْنَعُ بِالْيُسْرِ مِنْ
 مَالِهِ وَيَقْتَرِ الْمَكْثِرُ إِلَى الْاِخِرَةِ يَتْرُكُ
 لِنَفْسِهِ بِقَدَرٍ زَادَ التَّرَاكِبُ بِقَدَرٍ مَا يَحْمِلُهُ
 كُلُّ مَالِهِ فِي الْاِخِرَةِ كُلُّ قَلْبٍ وَهْمَتِهِ
 هُنَاكَ هُوَ مُنْقَطِعٌ الْقَلْبُ هُنَاكَ مِنَ الدُّنْيَا
 يَبْعَثُ جَمِيعَ طَاعَاتِهِ إِلَى الْاِخِرَةِ لَا إِلَى
 الدُّنْيَا وَاهْلِيهَا إِنْ كَانَ عِنْدَكَ طَعَامٌ طَيِّبٌ
 يُؤَثِّرُ بِهِ الْفُقَرَاءُ يَعْلَمُ أَنَّ فِي الْاِخِرَةِ يَطْعَمُ
 خَيْرًا مِنْهُ عَايَةُ هِمَّةِ الْمُؤْمِنِ الْعَارِفِ
 الْعَالِمِ بَابُ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ
 يَصِلَ قَلْبُهُ إِلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاِخِرَةِ
 الْقُرْبُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَايَةُ خُطُواتِ
 الْقَلْبِ وَمُسَادَاةِ السِّرِّ إِنِّي أَرَاكَ فِي قِيَامٍ
 وَتَعَوُّدٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ وَسَهْوَةٍ وَنَعَبٍ
 وَقَلْبِكَ لَا يَخْرُجُ مِنْ مَكَانِهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ
 بَيْتِ وَجُودِهِ وَلَا يَتَحَوَّلُ عَنْ عَادَتِهِ
 أَصْدَقُ فِي طَلَبِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ
 اعْنَاكَ صِدْقُكَ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ التَّعَبِ
 أَنْفَرُ بَيْضَةً وَجُودُكَ بِمِنْقَارٍ صِدْقُكَ

۹ ذی قعدۃ النجیب ۵۴۵ھ کو اوزار کے
 دن خائفہ شریعت میں ارشاد فرمایا:
 - مومن صرف توشہ لیتا ہے، تھوٹے پر قناعت کرتا
 ہے اور کافر پورا فائدہ لیتا اور مزہ اٹاتا ہے، مومن مسافر جیسا
 زاوراہ لے لیتا ہے اپنے تھوٹے سے مال پر قناعت کرتا
 ہے اور بہت سے مال کو آخرت کی طرف اُگے بھیجتا رہتا ہے
 وہ اپنے نفس کے لیے بمقدار توشہ مسافر کے جس کو وہ اٹھا
 سکے رکھ لیتا ہے اس کا تمام مال آخرت میں ہے اس کا قلب
 اور ہمت تو اسی طرف ہے اس کا دل دنیا سے منقطع ہو کر
 اسی طرف متوجہ ہے وہ اپنی تمام طاعتوں کو آخرت ہی کی طرف
 بھیج دیتا ہے نہ کہ دنیا اور اہل دنیا کی طرف۔ اگر اس کے پاس
 عمدہ خوشگوار کھانا ہوتا ہے تو وہ فقرار پر اس کا ایشا کر دیتا
 ہے، وہ اس بات کو جانتا ہے کہ اس کو آخرت میں اس سے
 بہتر کھانا کھلایا جائے گا۔ مومن عارف عالم کی ہمت کا نشی،
 بس قرب باب الہی اور یہی ہوتا ہے کہ اس کا قلب قبل
 آخرت کے دنیا ہی میں واصل بحق ہو جائے اس کے قلب کے
 قدموں اور باطن کی سیر کی غایت محض قرب ہی قرب ہے
 میں تجھے قیام اور قنود اور رکوع و سجود اور سوا اور محنت و
 مشقت میں دیکھتا ہوں حالانکہ تیرے قلب کی یہ حالت ہے
 کہ نہ وہ اپنی جگہ سے عروج و ترقی کرتا ہے اور نہ وہ اپنے وجود
 کے گھر سے نکلتا ہے اور نہ وہ اپنی عادت سے باز آتا ہے
 تو طلب مولیٰ میں اس حیثیت سے سچائی دکھا کہ تیری سچائی

وَأَفْتَضُ حَيْطَانَ رُؤْيَيْكَ لِلْخَلْقِ وَ
التَّقْيِدِ بِهِمْ بِمَعَارِ الْإِخْلَاصِ وَ
تَوْحِيدِكَ الْكَسْرُ قَفْصَ طَلَبِكَ لِلْأَشْيَاءِ
بَيِّنْهُ هِدَاكَ فِيهَا وَطَرِيقُكَ حَتَّى
تَقَعَ عَلَى سَاحِلِ بَحْرِ قَرْيِكَ مِنْ
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ يَا نَبِيَّكَ
مَلَأَ السَّابِقَةَ وَمَعَهُ سَفِينَةُ
الْعُنَايَةِ فَيَاخُذُكَ وَيَعْبُرُكَ إِلَى
رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ.

هَذِهِ الدُّنْيَا بَحْرٌ وَإِيمَانُكَ سَفِينَتُهَا
وَلِهَذَا قَالَ لِقُلْتَانِ الْحَكِيمِ رَحِمَهُ اللَّهُ يَا
بُنَى الدُّنْيَا بَحْرٌ وَالْإِيمَانُ السَّفِينَةُ وَالْمَلَأَ
الطَّاعَاتِ وَالسَّاحِلِ الْآخِرَةَ

يَا مُصْرَبِينَ عَلَى الْمَعَاصِي عَنْ قَرِيبٍ
يَا أَيُّكُمْ الْعَنَى وَالصَّبَمُ وَالزَّمَنُ وَالْفَقْرُ
وَقَسَاوَةُ قُلُوبِ الْخَلْقِ عَلَيْكُمْ تَذْهَبُ
أَمْوَالُكُمْ بِالْخُسَارَاتِ وَالْمُصَادِرَاتِ وَ
السَّرَقَاتِ كُونُوا عَقْلًا وَتَوَلُّوا إِلَى رَبِّكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ لَا تَشْرِكُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَتَتَكَلَّوْا عَلَيْهَا
لَا تَقْفُوا مَعَهَا أَخْرِجُوهَا مِنْ قُلُوبِكُمْ وَاجْعَلُوهَا
فِي بُيُوتِكُمْ وَجَبُوتِكُمْ وَمَعَ غُلَمَائِكُمْ وَ
وَكَلَائِكُمْ وَارْتَقِبُوا الْمَوْتَ قَلِيلُوا أَحْرَصَكُمْ
وَقَصِّرُوا أَمْوَالَكُمْ.

عَنْ أَبِي يَزِيدٍ السُّطَّاعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ

تجھ کو بہت سی مشقتوں سے بے پروا بنائے ہوئے ہو تو اپنے
وجود کے اندے کو سچائی کی چونچ سے کھٹک دے اور جن
دیواروں سے تو خلق کو دیکھتا ہے اور جن سے تو ان کیساتھ
مقیہ ہے توحید و اخلاص کے کمال بھاؤڑوں سے ڈھاک
تو اپنے اس طلب کے پیچھے کہ جس سے تو اشیاء کو طلب
کرتا ہے اپنے ذہد کے ہاتھ سے توڑ ڈال اور اپنے قلب
سے پروا نہ کر یہاں تک کہ تو قرب الہی کے دریا کے کنارے
پر جا پڑے پس اس وقت تیرے پاس سابقہ تقدیر الہی کا طالع
عنایت الہی کی کشتی لے کر آئے اور تجھے سوار کر کے تیرے
رب عزوجل کی طرف تجھے پہنچا دے۔

یہ دنیا دریا ہے اور تیرا ایمان اس کی کشتی اور اسی
واسطے لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "اے میرے بیٹے!
دنیا دریا ہے اور ایمان کشتی، اور طالع طاعتیں اور کنارہ
آخرت۔"

اے گناہوں پر مہٹ کرنے والو! عنقریب تمہارے
پاس اندھاپن اور بہرین اور اپاہجی اور محتاجی اور مخلوق کے
قبلوں کی سختی آنے والی ہے۔ تمہارے سارے مال نقصانوں
اور تاوانوں اور چوریوں میں چلے جائیں گے تم عقلمند بنو اپنے
رب عزوجل کی طرف رجوع کرو، توبہ کرو، اپنے مال کو شریک
خدا نہ ٹھہراؤ اور اس پر بھروسہ نہ کرو اور نہ اس کے ہاتھ ٹھہرو
مال کو اپنے دلوں سے نکال دو اور اس کو اپنے گھروں اور
جیبوں کے اندر اپنے غلاموں اور کیلوں کے پاس رکھ دو اور
تم موت کا انتظار کرو تم اپنی حرص کو کم اور اپنی آرزوؤں کو کوتاہ
کر دو۔

ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے

الَّذِينَ الْعَارِفُ لَا يَطْلُبُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لَدُنْيَا وَلَا
آخِرَةً وَاتَّمَا يَطْلُبُ مِنْ مَوْلَاهُ مَوْلَاهُ ۝

يَا غُلَامُ ارْجِعْ بِقُدْرَتِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّو
جَلَّ الثَّابِتُ إِلَى اللَّهِ هُوَ الرَّاجِعُ إِلَيْهِ وَقَوْلُهُ
عَزَّوَجَلَّ وَانْيَبُوا إِلَى رَبِّكُمْ أَيْ ارْجِعُوا
إِلَى رَبِّكُمْ يَعْنِي ارْجِعُوا اسْتَمُوا الْكُلَّ إِلَيْهِ
سَتَمُوا نَفْسُكُمْ إِلَيْهِ وَاطْرَحُوا بَيْنَ
يَدَيْ قَضَائِهِ وَقَدَرِهِ وَأَمْرِهِ وَنَهْيِهِ
وَتَقْلِيدِيَّتِهِ وَاطْرَحُوا قُلُوبَكُمْ بَيْنَ
يَدَيْهِ بَلَا السَّنَةِ بَلَا آيِدٍ بَلَا أَرْجُلٍ
بَلَا أَعْيُنٍ بَلَا كَيْفٍ وَلَا لِحْ وَلَا مَنَاعَةٍ
بَلَا مُحَالَفَةٍ بَلْ مُوَافَقَةٍ وَتَصْدِيقٍ
فَقُولُوا صَدَقَ الْأَمْرُ صَدَقَ الْقَدَرُ
صَدَقَتِ السَّابِقَةُ إِذَا كُنْتُمْ هَاكَذَا لَا
جَرَمَ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ مُيَبَّهَةً إِلَيْهِ
مُشَاهِدَةً لَهُ لَا تَسْتَأْنِسُوا بِشَيْءٍ بَلْ
تَسْتَوْحِشْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا تَحْتَ
الْعَرْشِ إِلَى الثُّرَى تَهْرَبُ مِنْ جَمِيعِ الْخُلُوقَاتِ
تَبْقَى مُنْخَلَعَةً مُنْقَطِعَةً مِنْ سَائِرِ الْخُلُقَاتِ
لَا يُجْسِنُ الْأَدَبُ مَعَ الشُّيُورِ إِلَّا مَنْ قَدْ
خَدَمَهُمْ وَاطْلَعَ عَلَى بَعْضِ أَحْوَالِهِمْ
مَعَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ الْقَوْمُ قَدْ جَعَلُوا الْحَمْلَ
وَالدَّمَ كَالصَّبِغِ وَالشَّمَا عَوَالِيلَ وَالنَّهَارَ
وَكَلَاهُمَا يَرَوْنَهُمَا مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
لَا يَفْقَهُنَّ يَأْتِي بِهِمَا إِلَّا اللَّهُ

فرمایا۔ مومن عارف باللہ اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت، کسی کو بھی
طلب نہیں کرتا، وہ تو اپنے مولیٰ سے مولیٰ ہی کو طلب کرتا ہے
اے غلام تو اپنے قلب سے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع
کر، تائب (توبہ کرنے والا)، وہی ہے جو اللہ کی طرف رجوع
کرنے والا ہو۔ اللہ عزوجل کے ارشاد و انیبوا الی ربکم
کے یہی معنی ہیں کہ تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو یعنی تم رجوع
کرو، تمام چیزوں کو اسی کی طرف سپرد کر دو اپنے نفس کو اس کی
طرف سپرد کر دو اور ان کو اس کی تقضار و قدر اور اس کے
امر و نہی اور اس کے تصرفات کے سامنے ڈال دو اور اپنے
قلوب کو خدا کے روبرو گونگا لولا، لنگڑا، اندھا بنا کر بغیر چوں
و چرا اور بغیر جھگڑے اور بلا مخالفت کے موافقت و تصدیق
کے ساتھ ڈال دو اور کہو ام الملیٰ سچا ہے، تقدیر سچی ہے،
سابقہ (یعنی جو کچھ ہونے والا تھا اور پہلے لکھا جا چکا) سچا ہے
جب تم ایسے ہو جاؤ گے بلا شک تمہارے قلوب اللہ تعالیٰ
کی طرف رجوع کرنے والے، اس کے دیکھنے والے ہو جائیں
گے، کسی چیز سے مانوس نہ ہوں گے بلکہ ہر چیز سے جو
عرش کے نیچے سے لے کر زمین کے نیچے تک ہے
وحشت کریں گے اور تمام مخلوق سے علیحدہ ہو کر اور تمام حادث
نوپید چیزوں سے قطع تعلق کر کے خدا کی طرف بھاگیں گے
مشائخ کرام کا حسن ادب وہی کر سکتا ہے جو ان کی خدمت
میں رہا ہو اور ان کی بعض ان حالتوں پر جو خدا کے ساتھ ان کی
تیس خبر دار ہو گیا ہو، اہل اللہ نے مخلوق کی تعریف اور بدگوئی
کو مثل گرمی اور سردی اور رات و دن کی سمجھا ہے اور ان دونوں
کو اللہ عزوجل کی ہی طرف سے جانتے ہیں۔ اس واسطے کہ ان
دونوں کے لانے پر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی قدرت نہیں

رکھتا ہے پس جب ان کے نزدیک یہ امر متحقق ہو گیا تو انہوں نے تعریف کرنے والوں کی بندگی کی اور نہ بدگوئی کرنے والوں سے لڑائی کی اور نہ یہ ان کے ساتھ مشغول ہوئے، ان کے دلوں میں خلق کی عداوت و محبت نکل گئی نہ وہ کسی سے دوستی کرتے ہیں اور نہ دشمنی بلکہ ہر ایک سے مرہبانی سے پیش آتے ہیں بغیر سچائی کے تجھے علم کیا نفع فے گا۔ باوجود علم کے اللہ نے تجھے گمراہ کر دیا ہے۔ تیرا علم سیکھنا اور نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا خلق کے لیے ہے تاکہ وہ تیری طرف قرار پکڑیں اور اپنے مال تیرے لیے خرچ کیا کریں اور وہ اپنے گھروں اور مجلسوں میں تیری تعریف کیا کریں۔ اس امر کو تسلیم کر لے یہ ان سے تجھے حاصل بھی ہو جائے گا لیکن جب تجھے موت اور عذاب اور قبر کی تنگی اور دہشت آجائیں گی تو تیرے اور ان کے درمیان میں پڑھ ڈال دیا جائے گا اور وہ تجھ سے کسی تکلیف کو دفع نہ کر سکیں اور جو کچھ تو نے ان کے مال میں سے حاصل کیا تھا اس کو تیرے سوا دوسرے لوگ کھائیں گے اور عذاب و حساب تجھ سے ہو گا۔ اے بد بخت اے محروم تو تو کام کرنے والوں، دنیا میں تکلیف اٹھانے والوں میں سے ہے۔ کل بروز قیامت دوزخ میں تکلیف اٹھانے والا ہو گا عبادت ایک عنت ہے اور اس کے اہل اولیاء اور ابدال ہیں جو کہ غلص اور اللہ عزوجل کے مقرب ہیں قلب سے عالم باعمل زمین میں اللہ عزوجل کے خلیفہ اور اس کے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے وارث ہیں نہ کہ تم۔ اے ہر دن گواہ اے زبان درازی سے اور باطن کی جہالت کے ساتھ ظاہر کی فقر میں مشغول رہنے والو! سوچو! علم پڑھو! عمل کرو۔

اے غلام! تو کچھ بھی نہیں تیرا کسی شے پر قیام نہیں تیرا تو اسلام بھی صحیح نہیں ہوا۔ اسلام جس پر کہ کلمہ شہادت کی بنیاد ہے

عَزَّوَجَلَّ فَلَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهُمْ ذَلِكَ لَمْ يَعْبُدُوا الْحَامِدِينَ وَلَمْ يُحَارِبُوا الذَّمِّينَ وَلَمْ يَشْتِغِلُوا بِرِمِّ خَرَجٍ مِنْ قُلُوبِهِمْ حُبِّ الْخَلْقِ وَبُغْضِهِمْ لَا يُحِبُّونَ وَلَا يُبْغِضُونَ بَلْ يَرَحْمُونَ أَيُّشَ يَنْفَعُكَ عِلْمٌ يَلَا صِدْقٍ قَدْ أَضَلَّكَ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ تَتَعَلَّمُ وَتُصَلِّيُ وَتَصُومُ لِلْخَلْقِ حَتَّى يَقُودَ إِلَيْكَ وَيَبْذُلُ لَكَ أَمْوَالَهُمْ وَيَمْدَحُوكَ فِي بُيُوتِهِمْ وَمَجَالِسِهِمْ قَدْ رَأَى أَنَّهُ يَحْضُلُ لَكَ هَذَا مِنْهُمْ فَإِذَا جَاءَكَ الْمَوْتُ وَالْعَذَابُ وَالصَّبِيحُ وَالْأَهْوَالُ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ وَلَا يُغْنُونَ عَنْكَ شَيْئًا وَ مَا حَصَلَتْهُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ بِأَكْلِهِ غَيْرُكَ وَالْعُقُوبَةُ وَالْحِسَابُ عَلَيْكَ يَا مُدَبِّرُ يَا مُحَرِّمُ أَنْتَ مِنَ الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ فِي الدُّنْيَا نَاصِبَةً عَدَا فِي النَّاسِ الْعِبَادَةَ صَنَعَةً وَأَهْلَهَا الْأَوْلِيَاءُ وَالْأَبْدَالُ الْمُخْلِصُونَ الْمُتَعَرِّفُونَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ الْعُلَمَاءُ الْعَمَالُ بِالْعِلْمِ ثَوَابُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَرُسُلُهُ وَارْتِثُوا الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِينَ لَا أَنْتُمْ يَا مُتَوَسِّينَ يَا مَشْغُولِينَ بِلِقَافَةِ اللِّسَانِ وَفَتْهِ الظَّاهِرِ مَعَ جَهْلِ الْبَاطِنِ -

يَا غُلَامُ مَا أَنْتَ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا سَلَامٌ مَا صَحَّ لَكَ إِلَّا سَلَامٌ هُوَ الْإِسْلَامُ الَّذِي بُنِيَ عَلَيْهِ الشَّهَادَةُ

مَا تَكُنْ لَكَ تَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَكْذِبُ
فِي قَلْبِكَ جَمَاعَةً مِّنَ الْأَلِهَةِ خَوْفَكَ مِنْ
سُلْطَانِكَ وَوَالِي مَحَلَّتِكَ إِلَهَةً اِعْتَمَدَكَ
عَلَى كَسْبِكَ وَرَبِّحِكَ وَحَوْلِكَ وَخَوَاتِكَ
وَسَمْعِكَ وَبَصَرِكَ وَبَطْنِكَ إِلَهَةً رُّؤْيَاكَ
لِلصَّبْرِ وَالتَّفَعُّعِ وَالْعَطَاءِ وَالْمَنْعِ مِنَ الْخَلْقِ
إِلَهَةً كَيْتَرٍ مِّنَ الْخَلْقِ مُتَكَلِّمُونَ عَلَى هَذِهِ
الْأَشْيَاءِ يَقُولُ بِهِمْ وَيُظْهِرُهُمْ وَأَنَّهُمْ مُتَوَكِّلُونَ
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَادَةً يَا كَسَنَتِهِمْ لَا
يَقُولُ بِهِمْ فَإِذَا اخْرَجْتُمُوهُ فِي ذَلِكَ حَرْدٌ وَغَضَبٌ
وَقَالُوا كَيْفَ يَقَالُ لَنَا هَٰكَذَا الْيَسَنَا
مُسْلِمِينَ غَدًا تَبَيَّنَ الْفَضَائِلُ وَكَظْهَرَ
الْمَخْبَيَاتُ

وَبِحَاك تَوَيْدِي فِي قَوْلِكَ إِذَا قُلْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا هَذَا
تَقَىٰ مَلِكِي وَإِلَّا اللَّهُ اثْبَاتٌ كُلُّهُ لَا يَغْيِرُهُ فَاثِي وَقْتِ
اعْتَمَدَ قَلْبِكَ عَلَى شَيْءٍ غَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ
كَذَبْتَ فِي إِثْبَاتِكَ وَصَارَ إِلَهًا الَّذِي اعْتَمَدْتَ
عَلَيْهِ لَا إِعْتِبَارَ بِالظَّاهِرِ الْقَلْبُ هُوَ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْمُوَحِّدُ
هُوَ الْمُخْلِصُ هُوَ الْمُتَقَىٰ هُوَ الْوَكِيلُ هُوَ الرَّاهِدُ هُوَ الْمُؤْتَمِنُ
هُوَ الْعَارِفُ هُوَ الْعَامِلُ هُوَ الْأَمِيرُ وَمَنْ سِوَا أَجْوَدَ
وَأَتْبَاعُهُ إِذَا قُلْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقُلْ أَوْ لَا يَكُنْ لَكَ
شَيْءٌ يَلِسَانُكَ وَاتَّكِلْ عَلَيْهِ وَاعْتَمِدْ عَلَيْهِ
دُونَ غَيْرِهِ اسْتَغْلِ ظَاهِرَكَ بِالْحُكْمِ
وَبِاطْنِكَ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَتُرِكَ الْخَيْرَ
وَالشَّرَّ عَلَى ظَاهِرِكَ وَاسْتَنْفِلْ

وہ بھی توتیرے لیے تمام نہیں ہوا تو لا الہ الا اللہ کہتا ہے، اور
جھوٹ بولتا ہے تیرے قلب میں تو معبودوں کی ایک جماعت
ہے تیرا بادشاہ وقت اور والی محلہ سے ذرا تیرا معبود ہے
تیرا اپنے کسب اور اپنے نفع اور اپنی طاقت و قوت اور اپنے
کان اور آنکھ اور اپنی قوت پکڑ پر بھروسہ کرنا معبود ہے، تیرا
ضرر و نفع عطا و منع کے واسطے مخلوق کی طرف تو جہ کرنا معبود
ہے مخلوق میں سے بہت سے لوگ اپنے دلوں سے ان
چیزوں پر بھروسہ کرنے والے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ ہم اللہ
عز و جل پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔ ان کا اللہ کو یاد کرنا محض زبانی
عادت ہے قلب کے ساتھ نہیں ہے جب اس معاملہ میں
ان کو جانچا جاتا ہے بھڑک جاتے ہیں اور غصہ کرتے ہیں، اور
کہتے ہیں ہمیں ایسا کیوں کہا جاتا ہے کیا ہم مسلمان نہیں ہیں کل
تمام فضیلتیں کل جائیں گی اور پوشیدہ امور ظاہر ہو جائیں گے
تجھ پر افسوس! تو اپنے قول کی تائید کر رہا ہے جب
تو لا الہ کہتا ہے پس یہ نئی گلی ہے (یعنی کوئی معبود ہی نہیں ہے)
اور لا الہ اثبات کلی ہے۔ خدا کے لیے نہ اس کے غیر کے
لیے (یعنی خدا ہی معبود ہے نہ کوئی دوسرا) پس جس وقت تیرے
قلب نے اللہ کے سوا کسی دوسرے پر اعتبار بھروسہ کیا، پس
تو اپنے اثبات کلی میں جھوٹا ہو گیا اور جس پر تو نے بھروسہ کیا وہ
تیرا معبود بن گیا۔ ظاہر کا کچھ اعتبار نہیں۔ قلب وہی مومن ہے،
وہی موحّد، وہی مخلص، وہی متقی وہی پرہیزگار وہی زاہد وہی
موقن یقین رکھنے والا وہی عارف وہی عامل وہی امیر و بادشاہ
ہے اور اس کے ماسوی تمام اعضا اس کا شکر و سپرد ہیں۔
جب تو لا الہ الا اللہ کہے تو اول اپنے قلب سے کہہ پھر اپنی
زبان سے اور خدا ہی پر توکل و اعتماد کرنے غیر اللہ پر۔ اپنے

بِأَظْنَانِكَ مَعَ خَالِقِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ مَنْ
عَرَفَهُ كَذَلِكَ لَهُ وَكَلَّ لِسَانُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَوَاضَعَ لَهُ وَاعْبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَ
تَضَاعَفَتْ هَمَّتُهُ وَعَنْتُهُ وَبُكَاءُهُ وَكَثُرَ
خَوْفُهُ وَفَاجَلُهُ وَكَثُرَ حَيَاؤُهُ وَكَثُرَ
نَدَامُهُ عَلَى مَا تَقَدَّمَ مِنْ تَقَرُّبِهِ وَيَسْتَدِرُّ
حَدَرُهُ وَخَوْفُهُ مِنْ زَوَالِ مَا عِنْدَهُ مِنْ
الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْبِ لِأَنَّ الْحَقَّ عَزَّ
وَجَلَّ فَحَالَ لِمَا يُرِيدُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ
وَهُمْ يُسْأَلُونَ يَتَذَكَّرُ بَيْنَ نَظَرَيْنِ إِلَى
مَا تَقَدَّمَ مِنْ تَقَرُّبِهِ وَوَقَاحَتِهِ وَ
جَهَالَتِهِ وَتَجَرُّبِهِ فَيَذُوبُ مِنَ الْحَيَاءِ
وَيَخَافُ مِنَ الْمَوَاحِدَةِ وَيَنْظُرُ إِلَى
مُسْتَقْبَلِ الْحَالِ هَلْ يَقْبَلُ أَوْ يَرُدُّ هَلْ
يُسَلِّبُ مَا أُعْطِيَ أَوْ يُخْلِي لَهُ عَلَى حَالِهِ
هَلْ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِي صُحْبَةِ
الْمُؤْمِنِينَ أَوْ الْكَافِرِينَ وَلِهَذَا قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا أَعْرِفُكُمْ بِاللهِ وَأَشْهَدُكُمْ
لَهُ خَوْفًا مِنْ جُمْلَةِ الْعَارِفِينَ

ظاہر کو حکم شرعی کے ساتھ اور اپنے باطن کو حق عزوجل کے ساتھ
مشغول رکھ۔ خیر و شر کو اپنے ظاہر پر چھوڑ دے اور اپنے باطن کو
خیر و شر کے پیدا کرنے والے کے ساتھ چھوڑا اور مشغول کرے
جس نے اسے پہچانا وہ اس کا مطیع ہوا اور اس کی زبان خدا تعالیٰ
کے دربر و گوئی بن گئی اور وہ عارف خدا اور اس کے نیک بندوں
کے سامنے متواضع ہو گیا اور اس کا غم و حزن اور رونا و چیت
ہو گیا اور اس کا خوف و ترسناکی زیادہ ہو گئی اور حیا اس کی
بڑھ گئی اور اگلے گناہوں اور قصور واری پر ندامت زیادہ ہو گئی
اور جو کچھ معرفت و علم و قرب حق اس کو حاصل ہو چکا تھا اس کے
زوال کا خوف و حذر زیادہ ہو گیا کیوں کہ حق عزوجل جو چاہتا ہے
وہ کرنے والا ہے جو کچھ وہ کرے اس سے سوال نہیں اور وہ
سوال کیے جائیں گے۔ عارف باللہ دولگا ہوں کے درمیان
میں متر و در ہوتا ہے وہ جب اپنی گزشتہ تقصیر اور بھالت و
بے شرمی و جرات کی طرف دیکھتا ہے پس حیا سے بچھل جاتا ہے
اور مواخذہ الہی سے خوف کرتا ہے اور آئندہ کی طرف دیکھتا
ہے کہ آیا مقبول کیا جائے گا یا مردود اور آیا جو کچھ عطا فرمایا گیا
ہے وہ چھین لیا جائے گا یا اپنے حال پر باقی رکھا جائے گا۔
قیامت کے دن مسلمانوں کی معیت میں ہے گا یا کافروں کے
ساتھ میں اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے والا ہوں اور تم سب
سے زیادہ اس سے ڈرنے والا۔ مجملہ عارفین کے

لے اسی وجہ سے بہت وہ لوگ جن کا زبانی ایمان خالص قرار دے گئے ہر کہ پڑھنے والا جس کا قلب اس پر شاہد نہ ہو ہرگز مومن نہیں ہو سکتا
محض دہلی زبانی بغیر گراہ و شہرت علی قابل قبول نہیں۔ لے بسا۔ ابلیس آدم رے ہست ۱۲ ظاہر و باطن دونوں کی اصلاح فرض ہے ہر کہ گوسلمان تین اسلام
کے لیے صحت یقینہ و اقرار و تصدیق عمل اتباع اصول دینیہ کی ضرورت ہے یہی چیزیں فارق اسلام و کفر ہیں۔ قادری عفرہ۔

شاذ و نادر ہی وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو امن حاصل رہتا ہے۔ اس کے لیے جو شے مقدر ہو چکی ہے اس پر پڑھ دی جاتی ہے بیان کر دی جاتی ہے، وہ اپنے انجام کار اور اپنے جارجوع کو خوب جان بیتا ہے جو کچھ اس کے لیے لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اس کا باطن اس کو پڑھ لیتا ہے بعدہ وہ اپنے قلب کو اس پر آگاہ کر دیتا ہے اور اس کے چھپانے کا اور اس امر کا کہ نفس کو خبر نہ ہو قلب کو حکم دیتا ہے۔ اس امر کی ابتداء مسلمان ہونا اور اوامر کا بجالانا اور منیات سے باز رہنا اور آفتوں پر صبر کرنا ہے اور اس کی انتہا ماسوی اللہ سے بے رغبتی کرنا اور یہ ہے کہ اس کے نزدیک ہونا اور مٹی تعریف اور برائی دینا اور دنیا جنت اور دوزخ نعمت اور بلا امیری اور فقری خلق کا وجود و عدم سب برابر ہو جائیں۔ پھر جب یہ سب اس کے لیے تمام ہو جاتا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل اس کا ہو جاتا ہے اس کو اللہ کی طرف سے خلق کی سرداری اور ولایت کا فرمان آجاتا ہے پھر جو شخص بھی اس کے سوا ہے وہ اس کی بوجہ ہیبت الہی اور اس نورانیت کے جو منجانب اللہ اس کو حاصل ہے خواہش کرتا ہے۔

اے رب ہمارے ہم کو دنیا و آخرت میں نیکویاں عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا، آمین۔

سولہویں مجلس

ار ذی قعدة النجیب ۵۴۵ھ ہجری المقدس
کو منگل کے دن بوقت عشاء مدرسہ قادریہ
میں ارشاد فرمایا:

فِي السُّدُودِ وَذَوِ النُّدُورِ مَنْ يَأْتِيهِ الْآمَنُ يَتَلَى
عَلَيْهِ مَا سَبَقَ لَهُ يَعْلَمُ بِمَوْتِهِ وَمَا يَكُونُ
مَصِيرُهُ إِلَيْهِ يَقْرَأُ سِرَّهُ مَالَهُ فِي اللُّوحِ
الْمَحْفُوظِ ثُمَّ يَطْلِعُ الْقَلْبَ عَلَى ذَلِكَ وَ
يَأْمُرُهُ بِكُتُبِهِ وَأَنْ لَا تَنْطَلِعَ النَّفْسُ عَلَى
ذَلِكَ ابْتِدَاءً هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا سَلَامٌ وَآمِنٌ
الْأَمْرُ وَالْإِنِّي هَاءُ عَنِ النَّهْيِ وَالصَّبْرِ عَلَى
الْأَفَاتِ وَانْتِهَاهُ فِيهِمَا سَوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ يَسْتَوِيَ عِنْدَهُ الدَّهَبُ وَ
الْثَّرَابُ وَالْحَمْدُ وَالذَّمُّ وَالْعَطَاءُ
وَالْمَنْعُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَالتَّعَمُّدُ
وَالنِّقْمَةُ وَالْغِيثُ وَالْفَتْرُ وَوُجُودُ
الْخَلْقِ وَعَدَمُهُمْ فَإِذَا سَمِعَ هَذَا كَانَ
بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ كُلِّهِ ثُمَّ
يَأْتِي التَّوْقِيعُ مِنْهُ بِالْإِمَارَةِ وَالْوَلَايَةِ
عَلَى الْخَلْقِ كُلِّ مَنْ تَرَاكَ يَنْتَفِعُ بِهِ بِرُكْبَتِهِ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخُورِهِ الْمُسْلِمِينَ بِهِ
كَبْنَا اتِّنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقَدْ عَدَّ آدَابَ النَّاسِ

المجلس السادس عشر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشْرَةَ
بِالْمَدِينَةِ حَادِي عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ
خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ

بعد کچھ تقریر کے فرمایا کہ حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے دنیا کو ذیل سمجھو یہ تین خدا کی قسم دنیا بعد ذیل ہونے کے ہی خوشگوار ہوتی ہے۔

اے غلام! تیرا قرآن مجید پر عمل کرنا تجھ کو اس کے نازل کرنے والے کے پاس لے جا کر کھڑا کر دے گا اور تیرا حدیث سنت پر عمل کرنا تجھ کو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں لے جا کر کھڑا کر دے گا۔

حضور علی اللہ علیہ وسلم اپنی رحمت و قلب سے ہمیشہ اہل اللہ کے قلوب کے ارد گرد سے نہیں ہٹتے ان کے قلوب کے وہی معطر و خوشبودار بناتے والے ہیں وہی ان کے باطن کے تصفیہ فرماتے والے اور وہی ان کو زینت دینے والے ہیں وہی ان کے لیے نزدیکی کا دروازہ کھولنے والے ہیں، وہی ان کا بناؤ سنگار کرنے والے ہیں وہی درمیان قلوب و سرار اور درمیان رب عز و جل کے سیر و قصد ہیں۔ جب تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک قدم بڑھے گا تیری فرحت بڑھ جائے گی جس کو یہ حالت عطا فرمائی جائے اس پر آپ کی شکر گزاری اور تاجدار کی کا بیڑا نا لازم و ضروری ہے۔ بغیر اس کے خوش ہونا ہوس ہی ہوس ہے، جاہل دنیا میں فرخاک ہوتا ہے اور عالم دنیا میں تنگین رہتا ہے جاہل تقدیر سے مناظرہ اور جھگڑا کرتا ہے اور عالم اس کی موافقت کرتا ہے اور راضی رہتا ہے۔

اے مسکین! تقدیر سے مناظرہ و مخالفت نہ کر ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ دار و مدار اس پر ہے کہ تو انعام الہی سے راضی رہے اور تو اپنے قلب سے مخلوق کو نکال ڈالے اور اس کے ساتھ خلق کے پروردگار سے مل جائے تو پتہ چلے گا۔

بَعْدَ كَلَامٍ قَالَ الْحَسَنُ الْبَصَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَهَيْئُوا الدُّنْيَا خِرَتَهَا وَاللَّهُ لَا تَقْطِبُ إِلَّا بَعْدَ إِهَاتَرْتَهَا۔

يَا غُلَامُ اُحْمِلْ بِالْقُرْآنِ يُوقِفْكَ عَلَى مُنْزِلِهِ وَالْعَمَلُ بِالشُّنَّةِ يُوقِفْكَ عَلَى الرَّسُولِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْرَحُ بِقَلْبِهِ وَهَمَّتِهِ مِنْ حَوْلِ قُلُوبِ الْقَوْمِ هُوَ الْمُطِيبُ وَالْمُبْخِرُ لَهَا هُوَ الْمُصْطَفِ الْأَسْرَارِيَّهُ وَالْمُزَيَّنُّ لَهَا هُوَ الْمُسْتَفْتَى بَابَ الْقُرْبِ لَهَا هُوَ الْمَاشِطُ هُوَ السَّعِيدُ بَيْنَ قُلُوبٍ وَالْأَسْرَارِ وَبَيْنَ سَرِيهَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّمَا تَقَدَّرَتْ إِلَيْهِ خُطْوَةٌ إِذَا دَادَ فَرَحًا مَنِ تَرَفَّقَ هَذَا الْحَالُ كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَشْكُرَ وَتَزْدَادَ طَوَاعِيَّتُهُ أَمَّا الْفَرْحُ بِغَيْرِ هَذَا هَوَسٌ الْجَاهِلُ يَفْرَحُ فِي الدُّنْيَا وَالْعَالِمُ يَغْتَمُ فِيهَا الْجَاهِلُ يُنَاطِرُ الْقَدَرُ وَيُنَازِعُهُ وَالْعَالِمُ يُوَافِقُهُ وَيَرْضَى۔

يَا مُسْكِينُ لَا تُنَاطِرِ الْقَدَرَ وَتُنَازِعُهُ فَتَهْلِكَ الدَّائِرَةُ عَلَى أَنْ تَرْضَى بِأَفْعَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْ تُخْرِجَ قَلْبَكَ مِنَ الْخَلْقِ وَتُلْقَى بِهِ رَبَّ

سے اپنے قلب اور باطن اور سر سے مل جائے گا جب کہ تو حق عزوجل اور اس کے رسولوں اور نیک بندوں کی ہمیشہ تالبداری کرتا رہے گا۔ اگر تو اس خدمت گزاری کو کر سکتا ہے تو کر گزریہ تیرے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہے۔ اگر تو تمام دنیا کا مالک ہو جائے اور تیرا قلب ان جیسا ہو تو تو گویا ایک ورہ کا بھی مالک نہیں جس کا قلب اللہ عزوجل کے لیے صالح ہو گیا اور اس کے ساتھ دنیا و آخرت ہوئی تو وہ حق تعالیٰ کے حکم سے عوام و خواص میں حکومت کرتا ہے۔

تجربہ پرانوس: تو اپنی قدر کو پہچان تو اولیاء اللہ کے مقابلہ میں کیا مرتبہ رکھتا ہے۔ تیرا مقصد وہی تو کھانا پینا اور پہننا اور نکاح اور دنیا کا جمع کرنا اور اس پر حرص کرنا ہے۔ دنیا کے کاموں میں کار گزار۔ آخرت کے کاموں میں بطل ہے تو اپنے گوشت کو آراستہ کر رہا ہے اور اس کو کیڑوں اور حشرات الارض کا نشانہ بنا رہا ہے۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کا ایک فرشتہ ہے جو ہر صبح و شام آواز دیتا رہتا ہے کہ اے اولادِ آدم! تمہاری پیدائش موت کے لیے اور تعمیر ویرانی کے لیے اور تمہارا جمع کرنا و فتنوں کے لیے ہے۔ مسلمان کی اپنے تمام کاموں میں نیت صالح ہوتی ہے وہ دنیا میں کوئی کام دنیا کے لیے نہیں کرتا ہے وہ دنیا میں آخرت کے لیے عمارت تیار کرتا ہے وہ مسجدیں اور پل اور مدرسہ اور سرسبز بناتا ہے اور مسلمانوں کے راستہ کو درست کرتا ہے اور اگر وہ اس کے سوا کچھ بناتا ہے تو بال بچوں اور بیوہ عورتوں اور محتاجوں اور ضروریات کے لیے اس کا یہ نفع بھی اس واسطے ہوتا ہے تاکہ اس کے بدل میں آخرت میں اس کے لیے محل تیار ہوں نہ کہ واسطے اپنی طبیعت و

الْخَلْقِ تَلْقَاهُ بِقَلْبِكَ وَبِسِرِّكَ وَمَعْنَاكَ إِذَا دُمْتَ عَلَى مَتَابَعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ إِنَّ قَدْرَتَ أَنْ تَخْدِمَ الصَّالِحِينَ فَا فَعَلْ فَإِنَّ خَيْرَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَوْ مَلَكَتِ الدُّنْيَا كُلُّهَا وَلَمْ يَكُنْ قَلْبُكَ كَقُلُوبِهِمْ كُنْتَ لَا تَلْبِثُكَ دَرَاهَةُ كُلٌّ مَنْ يَصْلَحْ قَلْبُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ مَعَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ يَجْزِيكَ مِنَ الْعَوَامِ وَالْخَوَاصِ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

وَيَحَاكَ اعْرِفْ قَدْرَكَ آيَشَ أَنْتَ بِالْإِضَافَةِ الْيَوْمَ أَنْتَ كُلُّ هَوَاكَ الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ وَاللِّبْسُ وَالزَّكَامُ وَجَنَمُ الدُّنْيَا وَالْخِرَاصُ عَلَيْهَا عَمَلُ فِي أُمُورِ الدُّنْيَا بَطَالُ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ تَقْبَلُ لِحْمَكَ وَتَهْدِفُ لِدَلْدُ وَدَحْشَرَاتِ الْأَرْضِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَلَكًا يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ عُدَّةً وَوَعَشِيَّةً يَا بَنِي آدَمَ لِدَاوَالْمَوْتِ وَأَبْنُوا لِلْخَرَابِ وَاجْمَعُوا لِلْإِعْدَاءِ الْمُؤْمِنِينَ لَهُ نِيَّةٌ صَالِحَةٌ فِي جَمِيعِ تَصَارُيفِهِ لَا يَعْمَلُ فِي الدُّنْيَا الدُّنْيَا يَبْنِي فِي الدُّنْيَا لِلْآخِرَةِ يَعْمُرُ الْمَسَاجِدَ وَالْفَنَاطِرَ وَالْمَدَارِسَ وَالزُّكُطَ وَيَهْدِي طُرُقَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ بَنَى غَيْرَ هَذَا فَلِلْعِيَالِ وَالْأَسْرَامِلِ وَالْفُقَرَاءِ وَمَا لَا بَدَمِنَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى يَبْنِيَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ بَدَلًا لَا يَبْنِي لِيَطْبُعَهُ وَهَوَاهُ وَنَفْسَهُ

إِذَا صَحَّ ابْنُ آدَمَ كَانَ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ يَصِيرُ فَقْدَهُ بِاللَّهِ وَوُجُودَهُ
 بِاللَّهِ يَلْتَحِقُ قَلْبُهُ بِالتَّائِبِينَ وَالْمُرْسَلِينَ
 يَقْبَلُ مَا جَاءَ بِهِ قَوْلًا وَعَمَلًا وَرَأْيَانًا
 وَرَأْيَانًا لَا جَرَمَ يَلْتَحِقُ بِهِمْ دُنْيَا وَآخِرَةً
 الذَّاكِرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَبَدًا أَحْيَى يَنْتَقِلُ
 مِنْ حَيَاةٍ إِلَى حَيَاةٍ فَلَا مَوْتَ لَهُ سِوَى
 لَحْظَةٍ إِذَا تَمَكَّنَ الذَّاكِرُ فِي الْقَلْبِ
 دَامَ ذِكْرُ الْعَبْدِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ لَمْ
 يَذْكُرْهُ بِلِسَانِهِ كَلَّمَآ دَامَ الْعَبْدُ فِي
 ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دَامَتْ مُوَافَقَتُهُ
 لَهُ وَرِصَالُهُ بِأَفْعَالِهِ إِنْ لَمْ تُوَافِقِ الْحَقَّ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي مِجْئِ الصَّيْفِ وَالْأَكْرَبَا
 الصَّيْفِ وَإِنْ لَمْ تُوَافِقْهُ فِي مِجْئِ
 الشِّتَاءِ وَالْأَكْرَبَا الشِّتَاءِ الْمُوَافَقَةُ
 فِيهِمَا تَزِيلُ أَذِيَّتَهُمَا وَشِدَّةَ فِعْلِهِمَا
 وَهَكَذَا الْمُوَافَقَةُ فِي الْبَلَايَا وَالْأَفَاتِ
 تَزِيلُ الْكَرْبَ وَالصَّيْقَ وَالْحَرَجَ
 وَالصَّحَجَ وَالْإِزْعَاجَ وَفَتْ نَزُولِهِمَا
 أَعْجَبَ أُمُورَ الْقَوْمِ وَمَا أَحْسَنَ
 أَحْوَالَهُمْ كُلِّ مَا يَأْتِيهِمْ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ عِنْدَهُمْ طَيِّبٌ وَتَدَسَّقَاهُمْ
 بَنَجٌ مَعْرِفَتِهِ وَتَوَمَّاهُمْ فِي حَجَرِ
 لُطْفِهِ وَاسْتَمَّاهُمْ بِأَنْسِهِ فَلَا جَرَمَ لَطِيفُ
 لَهُمُ الْمَقَامَ مَعَهُ وَالْغَيْبُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَاهُ

نفس کے جب ابن آدم درست ہو جاتا ہے تو وہ اپنی تمام حالتوں
 میں حق عزوجل کی ہیئت میں رہتا ہے اس کا گم ہونا اور موجود
 ہونا سب اللہ کے ساتھ ہوتا ہے اس کا قلب ایسا روملین
 سے مل جاتا ہے وہ تمام ان باتوں کو جس کو انبیائے کرام علیہم
 الصلوٰۃ والسلام نے کمرائے ہیں قولاً اور عملاً اور ایتقاناً قبول کرتا
 ہے اسی وجہ سے یہ دنیا و آخرت میں ان سے ملتا ہوا رہتا ہے
 اللہ کا یاد کرنے والا ہمیشہ زندہ ہے وہ ایک زندگی سے دوسری
 زندگی کی طرف انتقال کرتا ہے۔ سو ایک لمحہ کے اس کے لیے
 موت نہیں۔ جب ذکر الہی قلب میں جگہ پکڑ لیتا ہے تو بندہ ہمیشہ
 اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا رہتا ہے اگرچہ وہ زبان سے اس کا
 ذکر نہ کرے جب بندہ ہمیشہ ذکر الہی میں رہتا ہے تو اس کی
 موافقت اور اللہ تعالیٰ کے افعال سے رضا مند رہنا ہر وقت
 قائم رہتا ہے۔ اگر ہم گرمی کے آنے کے وقت حق عزوجل کی
 موافقت نہ کریں تو گرمی ہم کو مصیبت میں ڈال دے اور اگر
 ہم جاڑے کے آنے کے وقت اس کی موافقت نہ کریں تو
 سردی ہم کو ٹھٹھرا ڈالے گی۔ ان دونوں میں موافقت کا اختیار
 کرنا گرمی و جاڑے کی تکلیف اور ان کی سختی کو دور کر دیتا ہے
 اسی طور سے نزول بلا و آفات کے وقت ان کی موافقت کرنا
 اور غلّی اور تکلیف و تنگ دلی اور اضطراب کو دور کر دیتی ہے۔
 اولیاء اللہ کے معاملات کیسے عجیب اور ان کے حالات کیسے
 اچھے بھلے ہیں جو کچھ بھی اللہ کی طرف سے ان پر آئے ان کے
 نزدیک پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی شراب معرفت
 پلا دی ہے اور ان کو اپنی مہربانی کی گودیں سلا لیا ہے اور اپنے
 انس سے ان کو مانوس بنالیا ہے اس لیے ضرور کہ ان کو خدا
 کے نزدیک ٹھہرنا اور ماسوی اللہ سے غائب رہنا پسند ہے

لَا يَزَالُونَ مُوتِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ مَكَتَرَهُمُ
الرَّحِيْبَةُ فَاِذَا شَاءَ اَنْشَرَهُمْ وَاَقَامَهُمْ
وَاحْيَاهُمْ وَكَتَبَهُمْ هُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاَصْحَابِ
الْكِتَابِ فِي كَرِهٍ لَهُمُ الدِّينَ قَالَ فِي حَقِّهِمْ
وَقُلِّبَهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ هُمْ
اَعْقَلُ النَّاسِ يُؤْمِنُوْنَ مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
الْمُعْضَرَةَ وَالتَّجَاةَ فِي جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ هَذَا
هِتَمُهُمْ

وَيَحْكُ تَعْمَلُ عَمَلُ اَهْلِ النَّارِ وَ
تَرْجُو الْجَنَّةَ فَاَنْتَ طَامِعٌ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ
الطَّمَعِ لَا تَخْتَرُ بِالْعَادِيَةِ وَتَنْظُرُ هَا لَكَ عَنْ
قَرِيْبٍ تُؤَخِّدُ مِنْكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
اَعَاكَ الْحَيَاةَ حَتَّى تُطِيعَهُ فَيَسَاحِبَ سَنَهَا
لَكَ وَعَلِمْتَ فِيهَا مَا ارْتَدَتْ وَكَذَلِكَ
الْعَاقِبَةُ عَارِيَةٌ عِنْدَكَ وَكَذَلِكَ الْاَمْرُ
وَالْجَاةُ وَجَمِيْعُ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ عَارِيَةٌ
عِنْدَكَ لَا تُفَرِّطُ فِي هَذِهِ الْعَوَارِجِ وَانْ لَكَ
تَطَالُبُ بِهَا وَتُسَالُ عَنْهَا وَهَنْ كُلِّ شَيْءٍ
مِنْهَا جَمِيْعُ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ مِنَ اللهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَعِيْزُوا بِهَا عَلَى الطَّاعَةِ
جَمِيْعُ مَا تَرْغَبُوْنَ فِيْهِ اَنْتُمْ
عِنْدَ الْقَوْمِ شُغْلٌ وَشَاغِلٌ لَا
يُرِيْدُوْنَ غَيْرَ السَّلَامَةِ مَعَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَاً وَآخِرَةً
عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهُ قَالَ دَاخِرِ الْحَقِّ

وہ خدا کے حضور میں ہمیشہ مردہ بنے ہوئے ہیں ہیبت الہی ان کی
مالک ہو چکی ہے۔ خدا جب چاہتا ہے ان کو اٹھا دیتا ہے اور
کھڑا اور زندہ کر دیتا ہے اور ہر شہار بنا دیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ
کی حضوری میں ایسے ہیں جیسے اصحاب کیت رضی اللہ عنہم اپنی
غار میں جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَنُصَلِّبُهُمُ الرِّجْمَ اور ہم
ان کو دھنسنے بائیں کروٹیں دینے بہتے ہیں۔ وہی مخلوق میں سب سے
زیادہ عقلمند ہیں تمام حالتوں میں پروردگار عالم سے منفرت نجات
چاہتے بہتے ہیں۔ یہی ان کی ہیبت ہے۔

تجھ پر انوس! تو درخیزوں کے سے عمل کرتا ہے، اور
جنوں کا امیدوار بنا ہوا ہے جولاہج کی جگہ نہیں ہے اس کا تو لاپچی
ہے تو عاریت پر ضرورہ کہ تو اس کو اپنا لگان کر رہا ہے وہ عاریت
تجھ سے غفر میب لے لی جائے گی۔ حق عزوجل نے حیات
زندگی تجھے اس لیے عاریت دی ہے تاکہ تو بحالت زبیت
اس کی اطاعت کرے لیکن تو نے اس کو اپنا سمجھ لیا ہے اور اس
میں مسیا چاہا تو عمل کرنے لگا جیسے کہ حیات عاریت ہے،
اسی طور سے عاریت تیرے پاس عاریت ہے اور ایسی ہی
امیری اور امن و جاہ اور جو کچھ تیرے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں
سے ہے تو ان عاریت کی چیزوں میں حد سے تجاوز نہ کر لیتا
تجھ سے ان کا مطالبہ کیا جائے گا اور ہر نعمت کا جو تیرے پاس
ہے اس کا تجھ سے سوال کیا جائے گا تمہارے پاس جو بقدر
نعمتیں ہیں سب خدا کی طرف سے ہیں تم ان سے خدا کی اطاعت
پر مدد و تمام وہ چیزیں جن پر تیری نعمتیں ہیں اہل اللہ کے
نزدیک ایسے مشغلہ ہیں جو خدا سے روکنے والے ہیں وہ دنیا
و آخرت میں حق تعالیٰ کے ساتھ سلامتی کے سوا کسی چیز کا ارادہ
نہیں کرتے۔ بعض اولیاء اللہ سے مروی ہے خلق کے معاملہ

میں حق عزوجل کی موافقت کر اور حق تعالیٰ کے معاملہ میں خلق کی موافقت نہ کر جو ٹوٹا وہ ٹوٹ گیا اور جو جوڑا وہ جوڑ گیا اللہ کے نیک بندوں سے جو اس کے ہر کام میں موافقت کرنے والے ہیں حق تعالیٰ کی موافقت کرنا سیکھو۔

عَزَّوَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تَوَافِقِ الْخَلْقَ فِي الْحَقِّ انْكَسَرَ مَنْ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مَنْ انْجَبَرَ وَتَعَلَّمُوا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ الْمُوَافِقِينَ۔

سترھویں مجلس

۱۴ ار ذی قعدة النجیب ۵۴۵ھ ہجری المقدس
کو صبح کے وقت جمعہ کے دن مدرسہ
قادریہ میں ارشاد فرمایا:

تو اپنے رزق کے غم و فکر میں مت رہ بہ تحقیق رزق کی طلب تیرے لیے تیرے رزق کے طلب کرنے سے زیادہ سخت ہے جب تجھے آج کا رزق مل جائے تو آئے والی کل کے رزق کا غم و فکر چھوڑ دے جیسے کہ گزشتہ کل کو تو نے چھوڑ دیا ہے کل گزشتہ گزر چکی اور آنے والی کل کا حال تجھے کیا معلوم آیا تیرے لیے آتی بھی ہے یا نہیں تو اپنے آج ہی کے دن میں مشغول رہ۔ اگر تجھے حق عزوجل کی معرفت حاصل ہوتی تو البتہ تو اس کے سبب سے طلب رزق سے غفلت کرتا اللہ تعالیٰ کی ہیبت تجھ کو طلب رزق سے روک دیتی اس لیے کہ جسے معرفت الہی حاصل ہو جاتی ہے اس کی زبان گوئی ہو جاتی ہے خدا کی حضور ہی میں عارف باللہ ہمیشہ گونگا رہتا ہے۔ حق عزوجل ہی اس کو خلق کی مصلحتوں کی طرف لوٹا دیتا ہے پھر جب حق تعالیٰ اس کو خلق کی طرف لوٹا دیتا ہے تو اس کی زبان سے گونگانا اور دماغ کی دور فرمادیتا ہے۔

المجلس السابع عشر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَكْرَةً بِالدَّسَّاسَةِ رَابِعَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ۔

لَا تَهْتَمُّ بِرِزْقِكَ فَإِنَّ طَلِبَكَ لَكَ انْتَدَمٍ مِنْ طَلِبِكَ لَكَ إِذَا حَصَلَ لَكَ رِزْقُ الْيَوْمِ فَدَاعُ عَنْكَ الْإِهْتِمَامُ بِرِزْقِكَ عَنِ كَمَا تَرَكْتَ أَمْسٍ مَضَى وَعَدُّ لَا تَدْرِي هَلْ يَصِلُ إِلَيْكَ أَمْ لَا اسْتَغْلِ بِيَوْمِكَ لَوْ عَرَفْتَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ لَا اسْتَغْلَتْ بِهِ عَنْ طَلِبِ الرِّزْقِ كَأَنْتَ هَيِّبَتُهُ تَمْنَعُكَ عَنِ الطَّلِبِ مِنْهُ لِأَنَّ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ لِسَانُهُ لَا يَذَالُ الْعَارِفُ أَخْرَسَ اللِّسَانَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يَرُدَّهُ إِلَى مَصَالِحِ الْخَلْقِ فَإِذَا رَدَّكَ إِلَيْهِمْ رَفَعَهُ الْكَلَالَ عَنْ لِسَانِهِ وَالْعَجَمَةَ عَنْهُ مُؤَمِّلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا كَانَ يَرَعَى الْعُكْمَ كَانَ فِي لِسَانِهِ

لَكِنَّهُ وَعُجِّلَهُ وَعُجِّلَهُ وَوَقَفَهُ فَلَمَّا
 ارَادَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرُدَّ هَٰؤُلَاءِ إِلَيْهِمْ
 حَتَّى قَالَ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا
 قَوْلِي ۚ كَانَتْهُ يَقُولُ لَمَّا كُنْتُ فِي السَّبْيَةِ
 فِي رَحِي الغُلْمِ لَمَّا احْتَبْتُمْ إِلَى هَٰذَا أَوَّلًا
 فَلَمَّا جَاءَ شُعْلِي مَعَ الْحَلِيِّ وَالْكَلَامُ لَهُمْ
 فَأَعْرَضْتُ بِذِهَابِ الْكَلَالِ مِنْ لِّسَانِي فَرَفِعَ
 الْعُقْدَةَ مِنْ لِّسَانِهِ فَكَانَ يَتَكَلَّمُ
 بِتَسْعِينَ كَلِمَةً فَصَبِيحَةً مَعَهُمْ وَمَةً
 يَقْدِرُ مَا يَتَكَلَّمُ غَيْرُهُ كَلِمَاتٍ
 يَسِيرَةً فِي حَالِ صَعْرَةٍ دَامَ أَنْ يَتَكَلَّمَ
 فِي غَيْرِ حَيِّهِ بَيْنَ يَدَيِ دُرْعُونَ وَاسِيَةٍ
 فَلَقَمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَمْرَةَ .

يَا غُلَامَ ارَاكَ قَلِيلَ الْمَعْرِفَةِ يَا اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ قَلِيلَ الْمَعْرِفَةِ يَا وَلِيَّاءِ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَبْدَالِ الْإِنْبِيَاءِ وَخُلَفَائِهِ
 فِي خُلُقِهِ أَنْتَ خَالٍ مِنْ مَعْنَى أَنْتَ قَفَصٌ
 بِلا طَائِرٍ بَيْتٌ فَارِعٌ خَرَابٌ مَشَجَرَةٌ وَقَدْ
 بَكِسَتْ وَتَنَاشَرَتْ وَفُتِّهَا عِمَارَةٌ فَكَلَبَ
 الْعَبْدُ بِالْإِسْلَامِ لَمْ يَأْتِ حَقِيقَتِي فِي حَقِيقَتِهِ
 وَهِيَ الْإِسْلَامُ سَلَّمَ كُلَّكَ إِلَى الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ يُسَلِّمُ إِلَيْكَ نَفْسَكَ وَعَيْنَكَ
 تَخْرُجُ بِقَلْبِكَ مِنْكَ وَمِنَ الْخُلُقِ تَقِفُ
 بَيْنَ يَدَيْهِ عَرِيًّا نَاعَتَكَ وَعَدَمُ فَاذَا شَاءَ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الْبَسَاكَ وَكَسَاكَ وَمَا ذَكَرَ إِلَى

کنت اور عجلت اور در ماندگی اور صبر و تحمل کی جب حق عز و
 جل نے ان کو مخلوق کی طرف ترجہ فرمایا موسیٰ کو انعام فرمایا یہاں
 تک کہ انہوں نے کہا الٰہی میری زبان سے گرہ کھول دے تاکہ
 لوگ میری بات سنیں۔ گویا وہ یوں فرماتے تھے کہ جب تک میں
 جنگل میں بکریاں چرانے میں تھا اس بات کا حاجت مند نہ ہوا
 اب کہ مجھ کو مخلوق کے ساتھ مشغول رہنے اور گنت لگ کر کا موقع
 آیا پس تو میری زبان کی هماندگی دور فرمانے میں میری مدد کر اس
 وقت موسیٰ کی زبان کی گرہ اٹھا دی گئی پس جتنی دیر میں اور آدمی
 چند کلمے بول سکتا تھا موسیٰ علیہ السلام اتنی دیر میں نوے کلمہ فصیح
 جو اچھی طرح سمجھ میں آئیں بولتے تھے جب آپ نے خود
 سالی میں فرعون و آسیہ کے رو برو نا وقت گفتگو کرنا چاہی
 اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ میں چٹکاری کا لقمہ جا دیا تاکہ
 سکوت فرمائیں ۔

اے غلام! میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو اللہ و رسول اور اولیاء
 اللہ اور ابدال کی معرفت سے جو کہ انبیاء کے کرام کے جانشین ہیں
 اور مخلوق میں ان کے خلیفہ ہیں بہت کم واقف ہے تو معنی
 سے خالی ہے۔ حقیقت کو کچھ نہیں سمجھتا۔ تو بغیر پرند کا پتھر ہے
 تو خالی و ویران مکان ہے تو ایسا درخت ہے جو خشک ہو گیا ہو
 اور اس کے پتے گر گئے ہوں بندہ کے قلب کی آبادی اسلام
 سے ہے پھر اس کی حقیقت کی تحقیق سے جو کہ اپنے آپ کو
 خدا کے حوالہ کر دینا ہے تو کلیتہً اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے
 وہ تیرے نفس کو اور تیرے غیر کو تیرے حوالہ کر دے گا۔ تو دل کے
 ساتھ اپنی ذات اور مخلوق سے نکل کر اس کی حضوری میں اپنے
 آپ اور غیر سے برہنہ و جدا ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر جب حق
 عز و جل چاہے گا تجھ کو لباس پہنا دے گا اور تجھ کو خلق کی طرف

واپس بھیجے گا پس تو اپنی ذات میں اور دیگر مخلوق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بھیجے والے خدا کی رضا مندی کے ساتھ اس کے حکم کی تعمیل کرے گا اور اس کے بعد اس کے انتظار میں ہر حکم کے انتظار میں ہر حکم میں موافقت کرنے والا بن کر کھڑا ہو جائے گا۔ ہر شخص جو مامور اللہ سے مجروح ہو کر اپنے قلب باطن کے فزموں پر کھڑا ہو کر اس کی حضوری میں رہے گا پس وہ زبان حال سے دیا ہی کے گامیہ کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا وعجلت الیک اللقے رب میں نے تیری طرف آنے میں اس لیے جلدی کی کہ تو راضی ہو جائے۔ میں نے اپنی دنیا و آخرت اور سب خلق کو چھوڑ دیا تمام اسباب کو اور ارباب کو چھوڑ دیا اور تیری طرف جلدی کر کے اس لیے آیا تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے اور اس سے پہلے جو میں مخلوق کے ساتھ ٹھہرا ہوا اس کو بخش دے۔

اے جاہل! تجھے ان باتوں سے کیا مطلب۔ تو تو اپنے نفس اور اپنی دنیا و غائبات اور خلق کا بندہ ہے تو خلق کو شریک خدا بنانے والا بندہ ہے کیوں کہ نفع و نقصان میں تیری نظر تو ان کی طرف ہی جاتی ہے اور تو تو عجز کا بندہ ہے اس میں داخل ہر کامیڈوار ہے تو دوزخ کا بندہ ہے اس میں داخل ہونے سے ڈرتا ہے۔ تم اس خدا سے جو کہ دلوں اور بینائیوں کی کاپلیٹ دینے والا جو ہر شے کو کن کہہ کر پیدا کرنے والا ہے، کہاں بھاگے ہوئے ہو؟

اے غلام! تو اپنی طاعت کے سبب سے خدا سے روگردانی نہ کر اور اس پر غور نہ کر۔ حق سبحانہ سے قبولیت طاعت کی دعا کہ اور اس امر سے کہ کہیں وہ تجھ کو معصیت کی طرف راجع نہ کر دے ورنہ۔ تجھے اس سے کون نڈر کر رہا ہے کہ تیری طاعت سے کہہ دیا جائے معصیت بن جا اور تیری صفائی سے کہہ دیا جائے

الْخَلْقِ فَتَمَثِّلُ أَمْرًا فَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُم بَرْدًا
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُرْسِلِ
ثُمَّ تَقِفُ مُنْتَظِرًا لِمَا يَأْمُرُ بِهِ مُوَافِقًا
لِكُلِّ مَا يَحْكُمُ عَلَيْكَ بِهِ كُلُّ مَنْ تَجَرَّدَ
عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَفَتْ بَيْنَ
يَدَيْهِ عَلَى أَقْدَامِ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ فَقَدْ قَالَ
بِلِسَانِ الْحَالِ كَمَا قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَعَجَلْتُ إِلَيْكَ لِتَرْضَى عَزَلْتُ دُنْيَايَ
وَأَخَّرْتُ وَجَمِيعَةَ الْخَلْقِ قَطَعْتُ الْأَسْبَابَ
وَحَلَعْتُ الْأَرْبَابَ وَجِئْتُ إِلَيْكَ مُسْتَعِجِلًا
لِتَرْضَى عَنِّي وَتَغْفِرَ لِي وَفَرِّ مَعَهُمْ مِّنْ
قَبْلُ۔

يَا جَاهِلُ مَا لَكَ وَلِهَذَا أَنْتَ عَبْدُ
الْخَلْقِ مُشْرِكٌ بِهِ لَكَ تَرَاهُمْ
فِي الصَّبْرِ وَالتَّفَعُّعِ وَأَنْتَ عَبْدُ الْجَنَّةِ
تَرْجُوا دُخُولَهَا وَأَنْتَ عَبْدُ النَّارِ
تَخَافُ مِنْ دُخُولِهَا آيِنَ أَنْتُمْ
كَلِمَتُكُمْ مِنْ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ وَ
الْأَبْصَارِ الْقَائِلُ لِلشَّيْءِ كُنْ
فَيَكُونُ۔

يَا غَلَامُ لَا تَعْرِضْ بِطَاعَتِكَ وَتَعْجَبْ
بِمَا إِسْأَلَ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قُبُولُهَا
وَاحْذَرُ وَخَفْ أَنْ يَنْقُلَكَ إِلَى غَيْرِهَا
أَيْشَ أَمْنِكَ أَنْ يُقَالَ بِطَاعَتِكَ
كُوفِي مَعْصِيَةً وَاصْفَا بِطَاعَتِكَ

لَنْ كُنْ رَاضٍ عَنْكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مَعَهُ
 شَيْءٌ وَلَا تَقْبَلُ بَشَيْءٍ إِلَّا بِإِذْنٍ مِنْ حَتَّى يَخْرُجَ
 مِنَ الدُّنْيَا عَلَى سَلَامَةٍ دِينِهِ وَ
 حِفْظِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -
 يَا قَوْمَ عَلَيْكُمْ بِأَعْمَالِ الْفَلْسُوفِ
 وَإِخْلَاصِهَا وَإِلَّا خَلَا صُلُطَاهُمْ هُوَ الْقَطْعُ بِشَا
 سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْرِفَةُ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ هِيَ الْأَصْلُ مَا أَرَى أَكْثَرَكُمْ إِلَّا
 كَذَّابِينَ فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ فِي الْخَلَوَاتِ
 وَالْجَلَوَاتِ مَا لَكُمْ ثَبَاتٌ لَكُمْ أَقْوَالٌ بِلَا
 أَفْعَالٍ وَأَفْعَالٌ بِلَا إِخْلَاصٍ وَلَا تَوْحِيدٍ
 إِنْ تَحَدَّثْتَ الدِّحْلَكَ الَّذِي يَبْدُو وَيُضَيِّكُ
 أَيْشٌ يَنْفَعُكَ تَبْعِي أَنْ يَقْبَلَكَ وَيَرْضَاكَ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَرِيبٍ تَقْتَضِيهِ
 قُرْأَتُكَ عِنْدَ السَّيِّئِ وَإِيقَادِ النَّارِ
 يُقَالُ هَذِهِ بَيْضَاءُ هَذِهِ سَوْدَاءُ هَذِهِ شَبَّهَ
 فَيَخْرُجُ الْكُلُّ مُدْبِرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ
 لِجَمِيعِ أَعْمَالِكَ الَّتِي تَأَفَّقْتَ مِنْهَا هَكَذَا
 كُلُّ عَمَلٍ بِغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاطِلٌ
 أَعْمَلُوا وَاحْبَبُوا وَاصْحَبُوا وَاطْلُبُوا مِنْ
 لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ الشَّيْءُ الْبَصِيرُ انْفُوا
 ثُمَّ انْفُوا انْفُوا عَنْهُ مَا لَا يَدِينُ بِهِ وَانْفُوا
 مَا يَلِينُ بِهِ وَهُوَ مَا رَضِيَهُ لِنَفْسِهِ وَرَضِيَهُ لَكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَدْتُمْ هَذَا
 زَالَ الشَّكُّ وَالْتَّعْطِيلُ مِنْ قُلُوبِكُمْ

کہ تو مکر رہو جا۔ عارف باللہ کسی چیز کے ساتھ نہیں ٹھہرتا اور کسی شے
 سے دھوکہ نہیں کھاتا اور جب تک کہ وہ دنیا سے دین کی سلامتی
 اور حفاظت الہی کے ساتھ ان معاملات میں جو اس کے اور خدا
 کے درمیان میں ہیں نکل نہیں جاتا امن میں نہیں رہتا ہے۔
 اے قوم! تم قلب کے اعمال و اخلاص کو لازم مکر و اخلاص
 ظاہری ماسوی اللہ سے قطع تعلق کرنا ہے اور معرفت الہی اس کی جڑ
 میں تم میں سے اکثر لوگوں کو اقوال و افعال، مخلوتوں، جلوتوں میں جھوٹ
 بولنے والا دیکھ رہا ہوں، تمہارے لیے ثابت قدمی نہیں نہ تمہارے
 دعوے کے گواہ نہ تمہارے اقوال بلا افعال ہیں اور افعال بلا اخلاص
 و بلا توحید کے۔ اگر تو اس کسوٹی سے جو کہ میرے ہاتھ میں ہے،
 دوری کرے اور یہ تجھے پسند آجائے تو تیرے لیے کیا نفع و
 - کاتجہ کو خدا کی مقبولیت اور خدا کی رضامندی کی خواہش بحالت
 موجودہ بے سود ہے۔ غنقریب تیرے پترے چاندی کے لے
 کر بچھلاتے وقت اور آگ دہکاتے وقت رسوا ظاہر ہو جائیگا
 کہا جائے گا یہ سپید ہے، یہ سیاہ، یہ طبع و مخلوط کردہ ہے
 قیامت کے دن ہر ایک پیٹھ پھرنے والا خراب حال میں نکلا
 جائے گا۔ تیرے ان عملوں کے لیے جس میں تو نے نفاق بڑھا ہے
 اسی طور سے کہا جائے گا۔ ایسا ہی ہر عمل جو غیر اللہ کے لیے ہو
 باطل ہے۔ تم عمل کرو اور محبت و دوستی کے ساتھ کرو اور
 مصاحبت کرو اور ایسی ذات کو جس کی مثل کوئی نہیں طلب کرو،
 وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔ نفی کرو پھر اثبات کرو واللہ سے
 ایسی چیز کی جو اس کے لائق نہیں نفی کرو اور اس چیز کا جو اس کے
 لائق ہے اثبات کرو اور وہ وہی شے ہے جس کو خدا نے خود
 اور اللہ کے رسول نے اللہ کے واسطے پسند کیا ہو صلی اللہ علیہ وسلم
 جب تم ایسا کرو گے تمہارے دلوں سے تشبیہ و تطہیل جاتی رہیگی

إِصْحَبُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ وَالصَّالِحِينَ
مِنْ عِبَادِهِ يُلَاجِلْهُمُ الْإِطْعَامُ وَالْإِحْتِرَامُ
إِنْ أَرَدْتُمْ الْفَلَاحَ فَلَا يَخْضَرُ أَحَدٌ مِنْكُمْ
عِنْدِي إِلَّا بِحُسْنِ الْأَدَبِ وَالْإِفْلَاحِ يَخْضَرُ
مَا تَزَالُونَ فِي فُضُولٍ فَأَنْزِلُوا الْفُضُولَ
هَذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي تَكُونُونَ عِنْدِي فِيهَا
رُبَّمَا كَانَ فِي الْجَمْعِ مَنْ يَحْتَرِمُ وَيُحْسِنُ
الْأَدَبَ مَعَهُ مِنْ قَوْمٍ عَقُولِكُمْ وَأَفْهَامُكُمْ
الطَّبَاخُ يَعْرِفُ طَبِيخَهُ وَالْخَبَّازُ يَعْرِفُ
خَبْزَهُ وَالصَّانِعُ يَعْرِفُ صَنْعَتَهُ وَصَاحِبُ
الدَّعْوَةِ يَعْرِفُ الْمَدْعُوِينَ إِلَيْهَا الْحَاضِرِينَ
فِيهَا دُنْيَاكُمْ قَدْ أَعْمَتَتْ قُلُوبَكُمْ وَمَا
تُبْصِرُونَ بِهَا شَيْئًا أَحَدٌ رُوِيَ عَنْهَا فَهِيَ
تَمَكِّنُكُمْ مِنْ تَفْسِيرِهَا تَارَةً بَعْدَ أُخْرَى
حَتَّى تُدَارِجَكُمْ وَفِي الْأَخِيرَةِ تَدْبَحُكُمْ
تُسْقِيَكُمْ مِنْ شَرَابِهَا وَتَبْجِرُهَا ثُمَّ تَقْطَعُ
أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ وَتَسْمُلُ أَعْيُنَكُمْ فَإِذَا
ذَهَبَ الْبَنْجُ وَجَاءَتِ الرَّافِقَةُ سَأَلَتْكُمْ
مَا صَنَعْتُمْ بِكُمْ هَذَا عَاقِبَةُ حُبِّ الدُّنْيَا وَالْعَدُوَّةُ مَا
وَالْوَصْلُ عَلَيْهَا وَعَلَى جَمْعِهَا هَذَا أَفْعَلُهَا فَأَحْذَرُوا لَهَا
يَا غُلَامَ لَا فَلَاحَ لَكَ وَأَنْتَ تَحْبِرُهَا
أَنْتَ يَا مَدْعِي مَحَبَّةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
لَا فَلَاحَ لَكَ وَلَا صِرْحَةَ وَأَنْتَ
تُحِبُّ الْآخِرَةَ أَوْ شَيْئًا مِمَّا سِوَاهَا فِي
الْجُمْلَةِ الْعَارِفُ الْمُحِبُّ لَا يُحِبُّ

تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی اور اس کے نیک بندوں کی
تفہیم و تکریم و احترام کے ساتھ صحبت اختیار کرو اگر تم فلاح و نجات
چاہتے ہو تو تم میں سے کوئی میرے دربار میں بغیر حسن ادب کے
نہ آئے و نہ حاضر نہ ہو۔ تم ہمیشہ فضولیات میں رہتے ہو جس گھڑی
میرے پاس آیا کرو اس وقت تم فضول امور کو چھوڑ دیا کرو۔ بسا
اوقات مجمع میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو قابل احترام ہوتے
ہیں اور ان کا حسن ادب لازمی ہوتا ہے اور وہ تمہاری عقل و فہم
سے پرے ہے باورچی اپنی لپکائی ہوئی چیز کو، نانباٹی اپنی روٹی
کو اور کارگر اپنی صنعت کو پہچانتا ہے اور دعوت دینے والا
ان کو جن کو دعوت دی گئی ہو اور دعوت میں حاضر ہیں پہچانتا ہے
تمہاری دنیا نے تمہارے قبول کو اندھا بنا دیا ہے پس تم کو اس
بے شک کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ تم دنیا سے بچو پس وہ تم کو اپنے
نفس پر کیے بعد و گمراہی کا رہتی ہے اور اپنے میں داخل کر
لیتی ہے اور آخرت میں تمیں ذبح کر دے گی وہ تم کو اپنی شراب
و بھنگ پلاتی ہے پھر تمہارے ہاتھ اور پیر کاٹ دیتی ہے،
اور تمہاری آنکھوں میں سلائی پھرتی ہے۔ پس جب اس بھنگ
کا نشہ اترے گا اور افاقہ ہو گا اس وقت تمہیں معلوم ہو گا کہ
دنیا نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ کیا یہ دنیا کی محبت اور اس کے
پیچھے دوڑنے اور اس کے جمع کرنے پر حرص کا انجام ہے
یہ اس کا فعل ہے لہذا ڈرو دنیا سے۔

اے غلام تو جو دنیا کو دوست رکھتا ہے اس میں تیرے
لیے کچھ بھی فلاح نہیں۔ اے مدعی تیرا دعویٰ ہے تو اللہ کو دوست
رکھنے والا ہے حالانکہ تو آخرت اور ماسوی اللہ سے دوستی
رکھتا ہے اس میں تیرے لیے فلاح و صحت نہیں بخل صبر
کلام یہ ہے کہ عارف باللہ خدا کا دوست رکھنے والا، نہ اہل

هَذِهِ وَلَا هَذِهِ وَلَا مَا سَوَى الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ إِذَا تَمَحُّبَةً لَهُ وَتَحَقُّقًا أَنْتَهُ أَقْسَامُهُ مِنَ الدُّنْيَا مَهْنَةً مُكَفَّاةً وَكَذَلِكَ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْآخِرَةِ فَجَمِيعُ مَا تَرَكَهُ وَمَا أَظْهَرَهُ يَرَاهُ عِنْدَ بَابِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَبَقَهُ إِلَى هُنَاكَ لِأَنَّهُ تَرَكَهُ لَوَجْهِهِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يُعْطَى أَوْلِيَاءَهُ أَقْسَامَهُمْ مِنَ الْأَشْيَاءِ وَهُمْ فِي مَعْزِلٍ عَنْهَا حُطُوطُ الْقَلْبِ بَاطِنَةٌ وَحُطُوطُ النَّفْسِ ظَاهِرَةٌ فَحُطُوطُ الْقَلْبِ لَا تَأْتِي إِلَّا بَعْدَ مَدِّمِ النَّفْسِ حُطُوطُهَا فَإِذَا امْتَنَعَتْ انْفَتَحَتْ أَبْوَابُ حُطُوطِ الْقَلْبِ حَتَّى إِذَا اسْتَعْفَى الْقَلْبُ بِحُطُوطِهِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ جَاءَتْ الرَّحْمَةُ لِلنَّفْسِ يُقَالُ لِهَذَا الْعَبْدِ لَا تَقْتُلْ نَفْسَكَ فَيَأْتِيهَا حِينَئِذٍ حُطُوطُهَا فَتَسْتَأْذِنُهَا وَهِيَ مُطْمَئِنَّةٌ دَعْرُ مَجَالَسَةٍ تَنْتَرِغِيكَ فِي الدُّنْيَا وَاطْلُبْ مَجَالَسَةً مِنْ يَدِ هَذَا فِيهَا الْجَنَسُ يَمِيلُ إِلَى الْجَنَسِ يَطُوفُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ الْمُحِبُّ عَلَى الْحَبِيبِ حَتَّى يَجِدَ مَحْبُوبَهُ عِنْدَ الْمَحْبُوبِ اللَّهُ يَتَحَابُّونَ فِيهِ فَلَا جَرَمَ يُحِبُّهُمْ وَيُؤَيِّدُهُمْ وَيَشُدُّ بَعْضُهُمْ يَبْعُضُ يَتَعَاوَنُونَ عَلَى دَعْوَةِ الْخَلْقِ يَدْعُوَنَهُمْ

دوست رکھتا ہے نہ اس کو اور نہ ماسوی اللہ کو۔ جب اس کی یہ محبت کامل اور مستحق ہو جاتی ہے تب اس کو دنیا سے ایسے حصے ملتے ہیں جو خوش گوار و کافی ہوتے ہیں اور جب وہ آخرت کی طرف پہنچے گا اسی طور سے تمام ان چیزوں کو جن کو پس پشت ڈال دیا تھا اللہ تعالیٰ کے دروازے کے روبرو ایسی حالت میں دیکھے گا کہ وہ اس سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں کیوں کہ اس نے ان کو اللہ عزوجل کے لیے ہی چھوڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو وہ چیزیں جو ان کے مقصود کی ہیں ایسی حالت میں عطا فرماتا ہے وہ ان سے یکسو ہوتے ہیں۔ خطوط قلبی باطنی ہیں اور خطوط نفس ظاہری پس خطوط قلب بغیر اس کے کہ نفس کو اس کے خطوط سے روکا جائے حاصل نہیں ہوتے۔ پھر جب نفس کو روک دیا جاتا ہے خطوط قلب کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب قلب ان خطوط سے جو اللہ کی طرف سے ملے تھے بے پروائی برتا ہے نفس کے لیے رحمت الہی آتی ہے پس بندہ سے کہا جاتا ہے تو اپنے نفس کو قتل نہ کر۔ پس اس وقت نفس کو اس کے حصے حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ مطمئن ہو کر ان کو لے لیتا ہے تو ان لوگوں سے میل جول چھوڑ دے جو تجھے دنیا کی رغبت دلائیں اور جو تجھے دنیا سے بے پروا بنائیں تو ان کی ہمیشہی تلاش کر۔ ہر جنس اپنے ہم جنس کی طرف مائل ہوتی ہے ان میں سے بعض بعض پر چکر لگاتے ہیں محب محبین کے پاس ہی جاتے ہیں تاکہ ان کے پاس اپنے محبوب کو پالیں۔ اللہ کے چاہنے والے اسی کی راہ میں درستی رکھتے ہیں پس یقیناً خدائے تعالیٰ ان کو درست بنا لیتا ہے اور ان کی مدد فرماتا ہے اور بعض کو بعض کے ساتھ تقویت پہنچاتا ہے غلطی کو درست الہی دینے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ان کو ایمان و

إِلَى الْإِيمَانِ وَالْتَوْحِيدِ وَالْإِخْلَاصِ فِي
الْعَمَلِ يَأْخُذُونَ بِأَيْدِيهِمْ وَيُوقِفُونَهُمْ
عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ خَدَمَ
خُدَمَ وَمَنْ أَحْسَنَ يَحْسَنُ إِلَيْهِ وَمَنْ
يُعْطَى إِذَا عَمِلْتَ لِلتَّائِبِ كَانَتْ النَّارُ لَكَ
عَذَابًا كَمَا تَدِينُ تَدَانُ كَمَا تَكُونُ يَكُونُ
عَلَيْكُمْ أَعْمَالُكُمْ عَمَلُكُمْ تَعْمَلُ عَمَلُ
أَهْلِ النَّارِ وَتَرْجُو مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
الْجَنَّةَ كَيْفَ تَتَمَتَّى الْجَنَّةُ مِنْ غَيْرِ
عَمَلٍ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَرْبَابُ الْقُلُوبِ
فِي الدُّنْيَا الدِّينَ عَمِلُوا يَفْلُتُوا بِهِمْ لَا
يَجُوزُ أَرَادَهُمْ وَحَسَبُ الْعَمَلِ بِغَيْرِ
مُؤَاطَاةِ الْقَلْبِ أَيْضًا يَعْمَلُ بِقَلْبِهِ وَ
جَوَارِحِهِ يَعْمَلُ بِقَلْبِهِ قَبْلَ جَوَارِحِهِ
الْمُؤْمِنُ حَيٌّ وَالْمُنَافِقُ مَيِّتٌ وَالْمُؤْمِنُ
يَعْمَلُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُنَافِقُ يَعْمَلُ
لِلْخَلْقِ يَطْلُبُ مِنْهُمْ الْمَدْحَ وَ
الْعَطَاءَ عَلَى عَمَلِهِ عَلَى الْمُؤْمِنِ
فِي ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ فِي خَلْقِهِ
وَجَلْوِيهِ فِي الشَّرَاءِ وَالصِّرَافِ
وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ فِي جَلْوِيهِ وَحَسَبُ
عَمَلِهِ عِنْدَ الشَّرَاءِ فَإِذَا جَاءَتِ الصِّرَافُ لَا
عَمَلُ لَهُ لَا صُحْبَةَ لَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا
إِيمَانَ لَهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ وَكُتِبَ لَهُ
يَذْكُرُ الْحَشْرَ وَالنَّشْرَ وَالْحِسَابَ إِسْلَافُهُ لِيُسَلِّمَ

توحید کی طرف اور اعمال میں اخلاص پیدا کرنے کی طرف دعوت
دیتے ہیں۔ مخلوق کا ہاتھ پکڑ کر خدا کے راستہ پر ان کو لا کر کھڑا کر
دیتے ہیں جس نے خدمت کی وہ معذور بنا جس نے اسمان کیا،
اس کے ساتھ نیکی کی جائے گی جو عطیہ دے گا اس کو عطیہ دیا جائیگا
جب تو دوزخ کے کام کرے گا کل تیرا ٹھکانا دوزخ بن جائیگی
تو میسا کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا جیسے تم ہو گے ویسے تم پر
حاکم مقرر کیے جائیں گے تمہارے عمل تمہارے حاکم ہیں تو دوزخ
والوں کے سے عمل کرتا ہے اور اللہ عزوجل سے جنتوں کی امید رکھتا
کرتا ہے تو جنت کی تمنا بغیر جنت والوں کے عمل کے کیوں کر
کرتا ہے۔ اصحاب جنت وہ ارباب قلوب ہیں جنہوں نے
دنیا میں رہ کر اپنے قلوب سے عمل کیے تھے نہ کہ محض اپنے
اعضائے ظاہری سے عمل بغیر موافقت قلب کے کیا چیز ہے
کیا عمل کرتا ہے۔ ریاکار اعضائے ظاہری سے عمل کرتا ہے
اور مخلص قلب و اعضائے ظاہری دونوں سے عمل کرتا ہے
اس کا عمل اول قلب سے ہوتا ہے پھر دوسرے اعضائے
مومن زندہ ہے اور منافق مردہ۔ مومن اللہ عزوجل کے لیے
عمل کرتا ہے اور منافق خلق کے لیے عمل کر کے اس پر خلق
سے مدح و عطا کا طالب ہوتا ہے۔ مومن کا عمل ظاہر و باطن
جلوت و خلوت میں ہر جگہ یکساں ہوتا ہے راحت میں بھی اور
تکلیف میں بھی اور منافق کا عمل محض جلوت میں ہوتا ہے اس
کا عمل محض راحت میں ہی ہے پس جب اس پر مصیبت
آجاتی ہے تو نہ اس کے لیے عمل ہوتا ہے نہ خدا کی صحبت
و مصیبت اس کا اللہ عزوجل اور اس کے رسولوں اور اس کی
کتابوں پر ایمان ہی نہیں نہ وہ حشر و نشر کو یاد کرتا ہے اور نہ سب
و کتاب کو اس کا اسلام صرف اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کا

سر اور مال دنیا میں سلامت ہے نہ اس لیے کہ آخرت میں
اس آگ سے جو کہ مذاب الہی ہے سلامت
رہ سکے۔ اس کا روزہ اور نماز اور علم پڑھنا لوگوں کے سامنے
ہی ہوتا ہے جب ان سے جدا ہو جاتا ہے تب اپنے مشغلہ
اور کفر کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس
حالت سے پناہ مانگتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اخلاص کا سوال
کرتے ہیں۔ آمین!

اے غلام! اپنے عملوں میں اخلاص کو لازم پکڑ اور اپنی
آنکھ کو عمل اور اس پر خلق و خالق سے عوض طلب کرنے سے
اٹھالے نیز اعمال محض اللہ کی ذات کے لیے ہونے کہ اس کی نعمت
کے لیے۔ تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو اس کی ذات کو چاہتے
ہیں اسی کو چاہ یہاں تک کہ وہ تجھے تیرا مقصد عطا فرمائے پس
جب یہ عطیہ اس کی طرف سے تجھے مل جائے گا تو تجھے دنیا
و آخرت میں جنت حاصل ہو جائے گی دنیا میں اس سے قرب
اور آخرت میں دیدار الہی۔ اور جس بدلہ کا وعدہ کیا گیا ہے وہ تو
تابع اور اس کے ضمن میں ہے۔

اے غلام! تو اپنے نفس اور مال کو اس کی تقدیر اور
حکم اور قضا کے ہاتھ میں سوئپ دے۔ آج سودا خریدار کے
حوالہ کر دے وہ کل تجھے قیمت ادا کرے گا۔ بندگان خدا نے
خدا کی طرف اپنے نفس و قیمت و سودا سب کو حوالہ کر دیا،
اور کہہ دیا کہ نفس و مال و جنت اور نیرے سوا جو کچھ ہے وہ
سب تیرا ہے ہم تیرے سوا کوئی چیز نہیں چاہتے۔ پڑوسی گھر
سے پہلے اور رفیق راستہ چلنے سے پہلے تلاش کرنا چاہیے
اے جنت کے خواستگار اس کی خریداری اور آبادی آج ہے
نہ کہ کل۔ جنت کی نہروں کا کھڑنا ان میں پانی کا بہانا آج ہی ابتدا

رَأْسُهُ وَمَالُهُ فِي الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ فِي
الْآخِرَةِ مِنَ النَّارِ الَّتِي هِيَ عَذَابُ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ يَصُومُ وَيُصَلِّي وَيَتَرُ الْعِلْمَ بِجَنَّةِ
النَّاسِ فَإِذَا اخْلَا عَنْهُمْ رَجَعَ إِلَى شُغْلِهِ وَ
كُفْرِهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ هَذِهِ
الْحَالَةِ نَسَأُكَ إِخْلَاصًا فِي الدُّنْيَا وَ
إِخْلَاصًا عِنْدَ آمِينَ

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِالْإِخْلَاصِ فِي
الْأَعْمَالِ وَارْفَعْ بَصَرَكَ مِنْ عَمَلِكَ وَطَلَبِ
الْعَوِصِ عَلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ اْعْمَلْ
لِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِنِعْمَةٍ كُنْ مِنَ الَّذِينَ
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ أَطْلُبْ وَجْهَهُ حَتَّى يُعْطِيَكَ
فَإِذَا أَعْطَاكَ ذَلِكَ حَصَلَ لَكَ الْجَنَّةُ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي الدُّنْيَا الْقُرْبُ مِنْهُ وَفِي
الْآخِرَةِ النَّظَرُ إِلَيْهِ وَالْجَزَاءُ الْمَوْعُودُ بَعْدَ
قَضَائِهِ

يَا غُلَامُ سَلِّمْ نَفْسَكَ وَمَالَكَ إِلَى يَدِ
قَدْرِهِ وَحُكْمِهِ وَفَضْلِهِ سَلِّمْ الْمَشْتَرَى إِلَى الْمَشْتَرِي
وَعَدَّ ابْتِغَاءَ ثَمَنِ الثَّمَنِ عِبَادُ اللَّهِ سَلِّمُوا أَنْفُسَكُمْ
إِلَيْهِ الثَّمَنَ وَالْمَشْتَنَ قَالُوا لَنْفُسِ وَالْمَالِ وَ
الْجَنَّةِ لَكَ وَمَا سِوَاكَ لَكَ مَا يُرِيدُ شَيْئًا سِوَاكَ
أَبَا قَبْلَ الدَّارِ التَّرَفُّقِ قَبْلَ الطَّرِيقِ يَا مَنْ
يُرِيدُ الْجَنَّةَ شَرِّ أَهْلِهَا وَحِمَاةِهَا
الْيَوْمَ لَا عِنْدَ إِكْرَاءٍ أَنَهَا هِيَ
وَأَجْرُهَا السَّمَاءُ فِيهَا الْيَوْمَ

میں ہے نہ کرکل۔

اے قوم! قیامت کے دن دل اور آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔ اس دن قدم لغزش میں آجائیں گے مسلمانوں میں سے ہر ایک اپنے ایمان و تقویٰ کے قدم پر کھڑا ہوگا۔ ثواب قدمی موافق اندازہ ایمان کے ہوگی۔ اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا کہ کیوں اور کیسے ظلم کیا تھا اور مفسد اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا کہ کیوں فساد مچایا تھا اور اصلاح نہ کی اپنے آقا سے کیوں بھاگتا پھرا۔

اے غلام! عمل پر غور نہ کر تحقیق اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے حق عزوجل سے خاتمہ بخیر ہونے کی اور اس بات کی دعا کیا کر کہ وہ تجھ کو اپنی طرف محبوب تر عملوں کے ساتھ اٹھائے ایمان پر موت ہو تو اس بات سے بچا رہ کہ توبہ کر کے توبہ کو توڑ دے اور معصیت کی طرف رجوع کر لے ایسا نہ کرنا تو کسی کہنے سے توبہ سے رجوع نہ کرنا تو اپنے نفس و خواہش اور طبیعت کی موافقت اور اپنے مولیٰ عزوجل کی مخالفت نہ کرنا۔ معصیت آج بھی تجھے ذلیل کرے گی اور جب تو معصیت کرے گا کل قیامت کو حق عزوجل تجھے رسوا کرے گا اور نیری مدد نہ فرمایا گا اے اللہ! اپنی طاعت کی توفیق سے ہماری مدد کر اور اپنی معصیت سے ہمیں رسوا نہ کر اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی دینا اور عذاب و دوزخ سے بچانا۔ آمین!

اٹھارویں مجلس

۱۴ ذی قعدة العجیب ۱۲۵۵ھ مہجری المقدس
صبح کے وقت اتوار کے دن خانقاہ شریف

لَا غَدَاةَ
يَا قَوْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَتَقَلَّبُ الْقُلُوبُ
وَالْأَسَادُ وَيَوْمَ تَنْزِلُ فِيهِ الْأَقْدَامُ كُلُّ وَاحِدٍ
مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ يَشُورُ عَلَى قَدَرِ إِيْمَانِهِ وَ
تَقَرُّهُ تَبَاتُ الْأَقْدَامُ عَلَى قَدَرِ الْإِيْمَانِ
فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ يَعْصِي السَّالِكُ عَلَى يَدَيْهِ كَيْفَ
ظَلَمَ وَيَعْصِي الْمُسِيءُ عَلَى يَدَيْهِ كَيْفَ أَفْسَدَ
وَلَكَيْبٍ لِّهِ كَيْفَ أَبْقَى مِنْ مَوْلَاهُ۔

يَا غُلَامُ لَا تَغْتَرَّ بِعَمَلٍ فَإِنَّ الْأَعْمَالَ
يَخْوَانِيهَا عَلَيْكَ بِسُؤَالِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
أَنْ يُصْلِحَ خَاتَمَتَكَ وَيَقْبِضَكَ عَلَى أَحَبِّ
الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ إِيَّاكَ ثُمَّ إِيَّاكَ إِذَا أَتَيْتَ أَنْ
تَنْقُصَ ثُمَّ تَرْجِعَ إِلَى الْمَعْصِيَةِ لَا تَرْجِعَ عَنْ
تَوْبَتِكَ يَقُولُ قَائِلٌ لَا تُرَاقِبْ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ
وَطَبْعَكَ وَتُحَالِفْ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ الْمَعْصِيَةَ
تُذِلُّكَ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَعَدَا إِذَا عَصَيْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
يَعْدُ ذَلِكَ وَلَا يَنْصُرُكَ۔

اللَّهُمَّ انْصُرْنَا بِطَاعَتِكَ وَلَا تَخْذُلْنَا
بِمَعْصِيَتِكَ وَإِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

المجلس الثامن عشر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِكُرَّةٍ الْأَحَبِّ بِالْبَيْتِ سَادِسٍ
عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ ثَمَانِينَ وَأَمَّا بَعْضُ

خَمْسَ مِائَةٍ

میں فرمایا :

بعد کچھ تقریر کے فرمایا۔ تحقیق اللہ عزوجل نے دو جہادوں کی خبر دی ایک جہاد ظاہر اور دوسرا جہاد باطن۔ جہاد باطن نفس اور خواہش اور شیطان اور طبیعت کا جہاد ہے اور گناہوں اور لغزشوں سے توبہ کرنا اور اس پر ثبات قدم رہنا اور شہوتوں کا اور حرام چیزوں کا ترک کر دینا اور جہاد ظاہر کافروں سے جو خدا اور رسول کے دشمن ہیں جہاد کرنا ہے اور ان کی تلواروں اور نیزوں اور ان کے نیزوں کا مقابلہ کرنا اور قتل کیا جانا ہے جہاد باطن جہاد ظاہر سے بہت سخت تر ہے کیوں کہ وہ ایک شے لازم ہونے والی بار بار آنے والی ہے اور جہاد باطن (کسے) جہاد ظاہر سے سخت تر نہ ہو۔ اس واسطے کہ اس میں نفس کی الفت والی چیزوں حرام اشیا کا قطع کرنا اور چھوڑنا، اور شریعت کے تمام حکموں کو بجالانا اور تمام ممنوعات سے باز رہنا پڑتا ہے پس جو شخص دونوں جہادوں میں اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرے گا اس کو دنیا و آخرت میں بدلہ ملے گا۔ شہید کے بدن میں جو زخم گتے ہیں جو ایسے ہیں جیسے تھما سے ہاتھ میں فصد کا کھوٹا شہید کو ان زخموں سے ذرا بھی تکلیف نہیں ہوتی اور موت اس شخص کے حق میں جو نفس سے جہاد کرنے والا گناہوں سے توبہ کرنے والا ہے ایسی ہے جیسے کہ پیاسے کا ٹھنڈا پانی پی لینا۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ تمہیں کسی شے کی تکلیف نہیں دیتا مگر تم کو اس سے بہتر عطیہ عطا فرماتا ہے خدا پرست کے لیے ہر لمحہ ایک خاص امر و نہی وارد ہوتی ہے جو اس کو قلبی حیثیت سے خاص کر دیتی ہے برخلاف باقی مخلوق کے اور برخلاف منافقوں کے جو کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسولوں کے

بَعْدَ كُلِّ مِائَةٍ قَدْ أَخْبَرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِجِهَادَيْنِ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ فَالْبَاطِنُ جِهَادُ النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالشَّيْطَانِ وَالنُّفُوسِ عَنِ الْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ وَالشَّكَاةِ عَلَيْهَا وَتَرْكُ اللَّهِ هَوَاتِ الْمَحْرَمَاتِ وَالظَّاهِرُ جِهَادُ الْكُفَّارِ وَالْمُعَادِيَةِ لَهُ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُقَاتَلَةُ سُبُوحِهِمْ وَرِمَائِهِمْ وَسِهَامِهِمْ يَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ فَالْجِهَادُ الْبَاطِنُ أَصْعَبُ مِنَ الْجِهَادِ الظَّاهِرِ لَأَنَّهُ شَيْءٌ مُكَلِّفٌ مُتَكَبِّرٌ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ أَصْعَبَ مِنَ الْجِهَادِ الظَّاهِرِ وَهُوَ قَطْعُ مَالِ الْوَفَاةِ النَّفْسِ مِنَ الْمَحْرَمَاتِ وَهَجْرَانِهَا وَامْتِنَالِ أَوَامِرِ الشَّرِّ وَالْإِتِهَادِ عَنْ تَهْيِيهِ فَمَنْ امْتَنَلَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجِهَادَيْنِ حَصَلَتْ لَهُ الْمَجَانَّةُ دُنْيَا وَآخِرَةً الْجَرَاحَاتُ فِي جَسَدِ الشَّهِيدِ كَالنَّصَبِ فِي بَيْدِ أَحَدِكُمْ لَأَنَّكُمْ لَهَا عِنْدَهُ وَالْمَوْتُ فِي حَقِّ الْمَجَاهِدِ لِلنَّفْسِ الْكَتَائِبُ مِنْ دُنُوبِهِ كَشَرْبِ الْعُطَشَانِ لِمَاءِ الْبَارِدِ

يَا قَوْمِ مَا تَكْلِفُكُمْ بَشْيَءٌ إِلَّا وَنُعْطِيكُمْ خَيْرَ أَمْنَةٍ أَلَمْ أَدْعُكُمْ لِحَفْظِهِ لَهْ أَمْرٌ وَنَهْيٌ يَخْصُهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ يَخْلُفُ بَقِيَّةَ الْخَلْقِ يَخْلُفُ الْمُنَافِقِينَ أَعَدَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ

دشمن ہیں ان کو حق عزوجل سے ان کی جمالت اور ان کی دشمنی اللہ سے ان کو دوزخ میں داخل کرے گی کیوں کہ یہ دوزخ میں داخل نہ ہوں گے ان کو دنیا میں اعمال کی تکلیف دی گئی لیکن یہ حق عزوجل کی مخالفت اور اپنے نفسوں اور خواہشوں اور طبعوں اور عاداتوں اور اپنے شیطانوں کی موافقت کرتے رہے اور دنیا کو اپنی آخرت پر اختیار کرتے رہے۔ یہ کیسے دوزخ میں داخل نہ ہوں گے۔ انہوں نے قرآن کو سنا اور اس پر ایمان نہ لائے اور نہ اس کے حکموں پر عمل کیا اور نہ اس کے منوعات سے باز رہے۔

رَسُولِهِ يَجْهَلِيهِمْ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَاؤُهُمْ لَهُ يَدْخُلُونَ النَّارَ كَيْفَ لَا يَدْخُلُونَهَا وَقَدْ كَفَرُوا فِي الدُّنْيَا بِحَالِفُونَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤْفِقُونَ نَفْسَهُمْ وَأَهْوِيَّتَهُمْ وَطِبَاعَهُمْ وَعَادَاتِهِمْ وَشِيَاطِينَهُمْ وَيُؤْثِرُونَ دُنْيَاهُمْ عَلَىٰ آخِرَتِهِمْ كَيْفَ لَا يَدْخُلُونَ النَّارَ وَقَدْ سَمِعُوا هَذَا الْقُرْآنَ وَلَكُم يَوْمَ مُنَازَبَةٌ وَلَكُم يَحْكُمُوا يَا أَمِيرَهُ وَيَكْتُمُوا عَنِّي تَوَاهِيَهُ

اے قوم! تم اس قرآن پر ایمان لاؤ اور اس پر عمل کرو اور اپنے عملوں میں اخلاص کرو اپنے عملوں میں ریاکاری اور نفاق نہ کرو اور مخلوق سے تعریف اور اعمال کا معاوضہ نہ چاہو مخلوق میں بہت تھوڑے لوگ ہیں جو اس قرآن پر ایمان لائے ہیں اس پر غفلت نہ ہو کہ ہرگز نہیں اور منافق زیادہ۔ تم کہیں نہ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں کس مند ہو اور دشمن الہی اور اپنے دشمن شیطان مردود کی تابعداری میں کیسے قوی اور مضبوط ہو اہل اللہ ہمیشہ اس امر کی تمنا کرتے رہتے ہیں کہ وہ تکلیفوں سے جو اللہ کی طرف سے دی جاتی ہیں کبھی خالی نہ ہوں وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ اللہ کی تکلیفوں اور قصاص و قدر کے برداشت کرنے میں دنیا و آخرت میں بڑی بہتری ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اس کے تصرفات و تبدیلیوں میں موافقت کرتے رہتے ہیں کبھی صبر میں اور کبھی شکر میں، کبھی قرب میں اور کبھی دوری میں کبھی تکلیف میں اور کبھی راحت میں کبھی امیری میں اور کبھی فقر میں کبھی غایت میں اور کبھی مدنی میں۔ ان کی تمام تر آرزوئیں اپنے قلوب کی حق عزوجل کے ساتھ حفاظت کرتا ہے اور ان کے نزدیک سب زیادہ اہم یہی قابل اہتمام ہے وہ اپنی اور ملکی کی سلامتی کی حق عزوجل کے ساتھ رہ کر فتنہ کرتے رہتے ہیں اور اپنے حق عزوجل سے ملنے کی بے پروی کا سوال دیتا کرتے رہتے ہیں

يَا قَوْمِ امْنُوا بِهَذَا الْقُرْآنِ وَاعْمَلُوا بِهِ وَادْخُلُوا فِي أَصْلَابِكُمْ لَا تَرْتَدُّوا وَلَا تَتَنَافِتُوا فِي آيَاتِهِمْ وَلَا تَتَلَبَّسُوا بِالْحَمْدِ مِنَ الْخَلْقِ وَلَا تَعْوِضُوا عَلَيْهَا مِنْهُمْ أَحَادُثُ أَكْثَرُ مِنَ الْخَلْقِ يَوْمَئِذٍ بِهَذَا الْقُرْآنِ يَحْكُمُونَ بِمُوجِبَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهَذَا أَقَلُّ الدَّخْلِصُونَ وَكَثَرُ الْمُنَافِقُونَ مَا أَسْأَلُكُمْ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَوَاقِكُمْ فِي طَاعَةِ عَدُوِّهِمْ وَلَكُمْ الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ الْقَوْمُ يَتَمَتُّونَ أَنْ لَا يَدْخُلُوا مِنْ تَكْلِيفِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَلِمُوا أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَىٰ تَكْلِيفِهِمْ وَأَقْصَبِيَّتِهِ أَقْدَرُ خَيْرٌ أَكْثَرُ دُنْيَا وَآخِرَةً يُرَاقِبُونَ فِي اللَّهِ بَارِعَةً إِلَيْهِ تَارَةً فِي الْكُذْبِ وَتَارَةً فِي الْقُرْبِ وَتَارَةً فِي الْبُعْدِ تَارَةً فِي الشَّعْبِ وَتَارَةً فِي الرَّاحَةِ تَارَةً فِي الْعَنَاءِ وَتَارَةً فِي الْفِتْرِ تَارَةً فِي الْعَافِيَةِ وَتَارَةً فِي الْمَرِّ كُلُّ مَيْتَةٍ حَفِظَ قَلْبَهُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا هُوَ أَهْلُ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِمْ يَكُونُ سَلَامَتُهُمْ وَسَرَامَةُ الْخَلْقِ مَعَ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَرِهُوا يُسْأَلُونَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَصَالِحِ الْخَلْقِ

يَا غُلَامُ كُنْ صَاحِبًا لِّكُنْ فَصِيحًا
كُنْ صَاحِبًا فِي الْحُكْمِ كُنْ فَصِيحًا فِي الْعِلْمِ
كُنْ صَاحِبًا فِي السِّرِّ لَكُنْ فَصِيحًا فِي الْعَلَانِيَةِ
كُلُّ السَّلَامَةِ فِي طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهِيَ
إِمْتِنَالُ جَمِيعِ مَا أَمْرِيهِ وَالْإِنْتِهَاءُ عَنْ جَمِيعِ
مَا نَهَى عَنْهُ وَالْمُتَبَرُّعُ عَلَى جَمِيعِ مَا قَضَى بِهِ
مَنْ اسْتَجَابَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجَابَهُ مَنْ
أَطَاعَهُ طَوَّعَ لَهُ جَمِيعَ خَلْقِهِ

اے غلام! تو صحیح و درست بن فصیح ہو جائے گا تو حکم
میں صحیح بن ہر حکم ماندارہ علم میں فصیح ہو جائے گا پوشیدگی
میں صحیح بن ظاہر میں فصیح ہو جائے گا تمام تر سلامتی حق عز و
جل کی طاعت میں ہی ہے اور طاعت الہی اس کے تمام
کھنوں کے بجالانے اور اس کے تمام ممنوعات سے باز رہنے
اور اس کے تمام امر و نہی پر صبر کرنے میں ہے جو کوئی اللہ عز و
جل کے حکم کی تعمیل کرتا ہے اللہ اس کو اپنا مقبول بنا لیتا ہے اور
جو اس کی اطاعت کرتا ہے تمام مخلوق اس کی مطیع ہو جاتی ہے
وہ سب کو اس کا تابعدار بناتا ہے۔

يَا قَوْمُ اقْبَلُوا مِنِّي فَإِنِّي نَاصِحٌ لَّكُمْ
أَنَا نَاحِيَةٌ عَنِّي وَعَنْكُمْ فِي جَمِيعِ مَا أَنَا فِيهِ
أَنَا نَاحِيَةٌ عَنْهُ أَتَقَرَّحُ عَلَى وَجَلِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي وَفِيكُمْ لَا تَهْمُونِي
فَإِنِّي أُرِيدُ لَكُمْ مَا أُرِيدُ لِنَفْسِي قَالَ
الْمَنْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لَا يَكْمَلُ الْمُؤْمِنُ إِيمَانَهُ حَتَّى يَرِيدَ
لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يَرِيدُ لِنَفْسِهِ
هَذَا قَوْلُ أَمِيرِنَا وَرَأْسِنَا وَكَبِيرِنَا
وَقَائِدِنَا وَسَفِيرِنَا وَشَفِيعِنَا مُقَدِّمِ
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصِّدِّيقِينَ مِنْ
زَمَانِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
فَدَا تَقَى كَمَالُ الْإِيمَانِ عَتَنَ لَا يَحِبُّ
لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مِثْلَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ
إِذَا أَحْبَبْتَ لِنَفْسِكَ أَطِيبَ الْأَطْعِمَةَ وَ
أَحْسَنَ الْكِسْوَةَ وَأَطِيبَ الْمَنَازِلَ وَ

اے قوم! میری نصیحت قبول کرو میں تمہارا خیر خواہ ہوں
میں اپنے سے اور تم سب سے جدا ہوں تمام وہ امر و نہی میں
مشغول ہوں ان سے علیحدہ ہوں جو کچھ میرے اور تمہارے
درمیان اللہ تعالیٰ کرتا ہے میں اس کیلئے سیر کرنا رہتا ہوں۔ تم
مجھ پر تہمت نہ لگاؤ تحقیق میں تمہارے لیے وہی چاہتا ہوں
جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہوں حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا مومن کے لیے اس کا ایمان تا وقتیکہ وہ اپنے
مسلمان بھائی کے لیے وہ چیز جو اپنے نفس کے لیے چاہتا رہتا
ہے نہ چاہے کمال نہیں ہوتا یہ ارشاد ہمارے امیر اور ہمارے
رہبر اور ہمارے کبیر اور ہمارے رہنما اور ہمارے سفیر اور ہمارے
شیع کا ہے جو کہ زمانہ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک
تمام نبیوں اور رسولوں اور صدیقیوں کے پیشوا ہیں اور سب آگے،
آپ نے اس شخص سے جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس
جیسی چیز کو جو کہ اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے پسند نہ
کرے ایمان کے کمال کی نفی فرمادی جب کہ تو نے اپنے نفس
کے لیے اچھے کھانوں اور اچھے لباس اور اچھے مکانوں اور

أَحْسَنَ الْوُجُوهِ وَكَثْرَةَ الْأَمْوَالِ وَ أَحَبَّتْ
لِأَخِيَّتِ الْمُسْلِمِ بِالْصِّدْقِ مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ
فِي دَعْوَاكَ كَمَا لَ الْإِيمَانِ .

يَا قَلِيلَ التَّذَبُّبِ لَكَ جَاءَ فَقِيرٌ وَلَكَ
أَهْلٌ فَقَرَأَ وَلَكَ مَالٌ عَلَيْهِ سَكُونٌ وَ
لَكَ كُلُّ يَوْمٍ مِائَتُ فَوْقَ رُبْحٍ وَمَعَكَ
قُدْرَةٌ يَزِيدُ عَلَى دَرَجَاتِ حَاجَتِكَ إِلَيْهِ
فَمَنْعَكَ لَهُمْ عَنِ الْعَطَاءِ هُوَ الرِّضَا بِمَا
هُمْ فِيهِ مِنَ النُّكْرِ وَالْحِكْمِ إِذَا كَانَ فَهْنُكَ
وَهُوَ لَكَ وَشَيْطَانُكَ وَسَاءَ لَكَ فَلَا جَرَمَ
لَا يَسْهَلُ عَلَيْكَ فَعْلُ الْخَيْرِ مَعَكَ قُوَّةُ
حِرْصٍ وَكَثْرَةُ أَمَلٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا وَقِلَّةُ
تَقْوَى وَ إِيْمَانٍ أَنْتَ مُشْرِكٌ بِكَ وَجْهَكَ
وَبِالْخَلْقِ وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ مَنْ كَثُرَتْ
رَغْبَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَاشْتَدَّ حِرْصُهُ عَلَيْهَا وَ
نَسِيَ الْمَوْتَ وَلِقَاءَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَفْرِقْ
بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَقَدْ تَشَبَّهَ بِالْكَفَّارِ
الَّذِينَ قَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَ
نَحْيَى وَمَا يَهْدِيكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ كَأَنَّكَ وَاحِدٌ
مِنْهُمْ وَلَكِنْ قَدْ تَحَلَّيْتَ بِإِسْلَامٍ وَقَدْ
حَقَّقْتَ دِمَاكَ بِاللَّهِ هَادِتَيْنِ وَوَأَفَقْتَ
الْمُسْلِمِينَ فِي الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ عَادَةً
لَا عِبَادَةَ يُظْهَرُ لِلنَّاسِ أَنَّكَ تَقِيُّ وَقَلْبُكَ
فَاجِرٌ مَا يَنْفَعُكَ ذَلِكَ
يَا قَوْمَ الْإِشْرَاقِ بَيْنَكُمْ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ

اچھے وجوہ اور کثرت مال کو پسند کیا دوست رکھا اور اپنے
مسلمان بھائی کے واسطے اس کے برخلات پسند کیا پس بلائیک
تو اپنے اس دعوے میں کو میرا ایمان کامل ہے جھوٹا ہو گیا ۔

اے کم عقل ! تیرا پڑوسی فقیر ہے اور تیرے اہل و عیال ،
فقیر ہیں اور تیرا ملک و مال ہے جس پر ذکوۃ فرض ہے اور تجھے ہر
دن نفع پر نفع حاصل ہوتا ہے اور تیرے پاس اس قدر مال ہے
جو تیری حاجت سے زیادہ ہے پس ایسی حالت میں تیرا اپنے
پڑوسی و اہل کو عطیے منع کر دینا اس پر دلالت کرتا ہے کہ تو ان
کے فقر پر راضی ہے لیکن جب کہ تیرا نفس اور تیری خواہشات اور
تیرا شیطان تیرے پیچھے لگا رہے تو بلائیک فعل خیر تیرے لیے
آسان نہیں ۔ اس سے دوری کر تیرے ساتھ حرص کی قوت و
آرزو کی کثرت اور دنیا کی محبت اور ایمان کی قلت ہے
تو نفس و مال اور خلق کی وجہ سے بتلائے شرک ہے اور تجھ
کو اس کی خبر نہیں کہ جس کی دنیا میں رغبت زیادہ ہوئی اور دنیا
میں اس کی حرص بڑھی اور جموت کو اور حق عز و جل سے ملنے
کو بھول گیا اور میں نے حلال و حرام میں فرق نہ کیا پس تحقیق کہ وہ
ان کافروں کے ساتھ مشابہ ہو گیا جنہوں نے کہا ہماری زندگی نفس
دنیا ہی کی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہیں اور نہیں ہلاک کرتا
ہم کو مگر زمانہ ۔ گویا تو بھی انہیں میں سے ایک فرد ہے اور لیکن
تو نے اسلام کا زیور پہن لیا ہے اور کلہ شریعت پڑھ کر اپنا خون
محفوظ کر لیا ہے اور نماز روزہ میں عادت مسلمانوں کے ساتھ
موافقت کر لی ہے نہ کہ عبادت سمجھ کر نماز و روزہ رکھا ہے
تو لوگوں کو اپنا متقی ہونا ظاہر کرتا ہے حالانکہ تیرا قلب فاجر
ہے ایسا کرنا تجھے کیا نفع دے گا ۔

اے قوم ! دن میں تمہارا بھوکا پیاسا رہنا اور شام کو

حرام مال سے روزہ افطار کر لینا کیا نفع دے گا۔ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور رات میں گناہ کرتے ہو۔ اے حرام خوردہ! تم اپنے نفسوں کو دن میں پانی پینے سے باز رکھتے ہو پھر مسلمانوں کے غروں سے اس کا انظار کرتے ہو اور تم میں سے بعض وہ آدمی ہیں جو دن میں روزہ رکھتے ہیں اور رات میں گناہ کرتے ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے میری امت جب تک رمضان کی تنظیم کرتی ہے گے گی رسوا نہ ہوگی۔ رمضان کی تنظیم اس میں تقویٰ کرنا اور عدد و شرعی کی حفاظت کے ساتھ اس کے روزہ کا کھانا لوجہ اللہ رکھنا ہے۔

اے غلام! روزہ رکھ اور جب تو افطار کرے اپنی افطاری میں سے کچھ فقرا کو بھی دے ان کے ساتھ سلوک کر اور تمنا مت کھا کیوں کہ جو تمنا کھائے اور دوسرے کو نہ کھلائے۔ اس پر محتاجی و تنگ دستی کا خوف ہے۔

اے قوم! تم پیٹ بھر کر کھاتے ہو اور تمہارے پڑوسی بھوکے ہوتے ہیں پھر تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں تمہارا ایمان درست نہیں ہوا تمہارے سامنے کثرت سے کھانا ہوتا ہے تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے کھانے سے بچ رہتا ہے اور فقیر تمہارے دروازے پر کھڑا رہتا ہے اور پھر بھی محروم واپس کیا جاتا ہے۔ عنقریب تجھے اپنی خبر معلوم ہوگی عنقریب تو اس جیسا ہو جائے گا اور ویسا ہی محروم پھیرا جائے گا جیسے کہ تو نے باوجود قدرت و عطا اس کو محروم پھیرا تھا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَطْعَمُوا عَلَى الْحَرَامِ بِاللَّيْلِ تَصُومُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَتَعْصُونَ بِاللَّيْلِ يَا أَكْثَرَهُ الْحَرَامِ
أَنْتُمْ تَمْنَعُونَ نَفْسَكُمْ شَرِبَ الْمَاءُ بِاللَّيْلِ
لَمْ تَقْطُرُوا عَلَى دِمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَمِنْكُمْ
مَنْ يَصُومُ بِاللَّيْلِ وَيَفْسُقُ بِاللَّيْلِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا
تَحْدِلْ أَمْرِي مَا عَظُمَ أَشْهُرُ رَمَضَانَ
تَعْظِيمُهُ التَّقْوَى فِيهِ وَأَنْ تَصُومُوا
لِوَجْهِ اللَّهِ مَعَ حِفْظِ حُدُودِ الشَّرْعِ.

يَا غُلَامُ! وَإِذَا أَفْطَرْتَ وَأَسْرِ لْفَقْرَاءَ
بِشَيْءٍ مِنْ أَطْعَامِكَ لَا تَأْكُلْ وَحْدَكَ فَإِنَّ
مَنْ أَكَلَ وَحْدَهُ وَلَمْ يُطْعَمْ يُخَافُ عَلَيْهِ
مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَذِبَةِ.

يَا قَوْمُ تَشْبَعُونَ وَجَبَرْتُمْ جِياعاً
لَمْ تَدَّعَوْا أَنْكُمْ مُؤْمِنُونَ مَا صَدَقَ
إِيمَانُكُمْ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ أَحَدِكُمْ
طَعَامٌ كَثِيرٌ يَفْضُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِهِ
يَقِفُ السَّائِلُ عَلَى بَابِهِ وَيُرَدُّ خَائِباً
عَنْ قَرِيبٍ تَصِيرُ مِثْلَهُ وَتُرَدُّ
كَمَا سَدَدْتَهُ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَى
عَطَائِهِ.

وَيُحَاكَ هَلْ أَقَمْتَ وَأَخَذْتَ مَا
بَيْنَ يَدَيْكَ وَأَعْطَيْتَهُ تَجْمَعُ بَيْنَ
الْحَالَيْنِ التَّوَاضُّعُ فِي قِيَامِكَ وَالْعَطَاءُ مِنَ

تجھ پر افسوس! تو کیوں کھڑا نہ ہوا اور جو تیرے سامنے
موجود تھا اس میں سے لے کر کیوں تو نے فقیر کو نہ دیا تو دوا بھی
خصلتوں میں جمع کر لیتا تو اضعا کھڑا ہونا اور اپنے مال میں سے

خدا واسطے دینا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست مبارک سے سائل کو دیا کرتے تھے اور دشمنی کو چارہ کھلاتے تھے اور بکری کا دودھ دوہتے تھے اور اپنی قمیص اپنے ہاتھ سے سیا کرتے تھے تم حضور کی پیروی کرنے کا کیسے دعوٰی کرتے ہو حالانکہ تم حضور کے ان کے اقوال و افعال سب میں مخالفت ہو اور تمہارا دعوٰی بڑا لمبا چوڑا ہے جس کا کوئی گواہ نہیں مثل مشور ہے یا تو تو خالص یہودی بن جا ورنہ توریت پر اتنا فریفتہ نہ ہو میں اسی طور سے تجھ کو کہتا ہوں یا تو تو اسلام کی پوری شریعتیں بجا لا ورنہ اپنے آپ کو مسلمان مت کہہ تمہارے اوپر اسلام کی شرطوں کا بجا لانا لازم ہے پھر اس کی حقیقت کا جو کہ ضرورت کے سامنے سر جھکا دینا ہے لازم پکڑنا تمہارا سر خدا کے روبرو جھکا ہوا ہو۔ آج تم مخلوق کے ساتھ غمخواری اور مہربانی کو روک کر قیامت کے دن حق عزوجل تمہارے ساتھ مہربانی و غمخواری کرے گا تم زمین والوں پر رحم کرو تا کہ تم پر آسمان والا رحم فرمائے۔

اس کے بعد کچھ اہل تقریر کی بعد فرمایا جب تک تلپنے نفس کے ساتھ قائم رہے گا اس مقام تک نہ پہنچے گا جب تک تو نفس کو اس کی خواہش کے موافق اس کے حصے دیتا رہے گا تو اس کی قید میں رہے گا نفس کو اس کا پورا حق دے اور اس کے حصے سے منع کر۔ نفس کو اس کا حق دینے میں نفس کی بقا ہے اور اس کو اس کا حصہ دینے میں نفس کی ہلاکت ہے۔ نفس کا ضروری حق اس کو کھانا کھلانا اور پانی پلانا اور لباس دینا اور رہنے کے لیے جگہ دینا ہے اور نفس کا حصہ لذتیں اور خواہشات نفسانیہ ہیں (اس سے نفس کو منع کر) نفس کا حق شرع کے ہاتھ سے لے اور اس کے حصہ کو تقصیر و قدر کی طرف جو علم الہی میں، سابق ہو چکا ہے پھر دکر دے نفس کو مباح چیزیں کھلانا

مَا لَكَ نَبِيًّا مَحْتَضِرًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعْطِي النَّاسَ لَيْلِيَّةً وَيَدِيَّةً وَيَعْلِفُ نَاقَتَهُ وَ
يَحْنُبُ شَاتَهُ وَيَخَيِّطُ قَبِيصَهُ كَيْفَ
تَدْعُونَ مُتَابِعَتَهُ وَأَنْتُمْ مُخَالِفُونَ لَهُ
فِي أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ وَأَنْتُمْ فِي دَعْوَى
عَرِضَتِهِ بِلَا بَيِّنَةٍ يَقُولُ فِي الْمَثَلِ إِمَّا أَنْ
تَكُونَ يَهُودِيًّا خَالِصًا وَإِلَّا فَلَا تَتَوَلَّغْ
بِالتَّوَرَةِ وَهَكَذَا أَقُولُ لَكَ إِمَّا أَنْ تَكُونَ
بِشَرَائِطِ الْإِسْلَامِ وَإِلَّا فَلَا تَقُلْ أَنَا مُسْلِمٌ
عَلَيْكُمْ بِشَرَائِطِ الْإِسْلَامِ عَلَيْكُمْ بِحَقِيقَةِ
الْإِسْلَامِ وَهِيَ الْإِسْتِئْذَانُ بِإِذْنِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَأَنْتَ الْخَلْقُ الْيَوْمَ حَتَّى يُؤَاسِيَكَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ عَدَا بَرَحَتِهِ إِذْ حَمَمَ فِي الْأَرْضِ
حَتَّى يَرْحَمَكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔

وَقَالَ بَعْدَ كَلَامِهِ مَا دُمْتُ قَائِمًا
مَعَكَ لَنْسِكَ لَا تَصِلُ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ مَا
دُمْتُ تَوْصِلُ إِلَيْهَا حُطَّوْظَهَا فَإِنْ
فِي قَيْدِهَا وَفِيهَا حَقُّهَا وَأَمْنُهَا حَظُّهَا
بِإِصْبَاحِ الْحَقِّ إِلَيْهَا بَقَاؤُهَا وَإِصْبَاحِ
الْحَقِّ إِلَيْهَا هَلَاكُهَا حَقُّهَا مَا لَا بُدَّ
مِنْهُ مِنَ الطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ وَالشَّرَابِ
وَمَوْجِعِ تَسْكُنَ فِيهِ وَحَظُّهَا الْذَاتُ
وَالشَّهْوَاتُ خُذْ حَقَّهَا مِنْ يَدِ الشَّرْعِ
وَكُلْ حَظُّهَا إِلَى الْقَدَرِ وَالسَّابِقَةِ فِي
عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْعَمَهَا الْمُبَاحَ لَا

کہ حرام مال تو خرچہ کے دروازے پر بیٹھا اور اس کی خدمت لازم پکڑ اسی میں تیرے نجات و فلاح ہے کیا تو نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا جو کچھ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں پس اس کو اور جس سے وہ تمہیں منع کریں پس اس سے باز لاؤ تو تھوڑے پر قناعت کرو اور اسی پر اپنے نفس کو برقرار رکھو۔ بعد اگر تقدیر و علم الہی کے ہاتھ سے تیرے پاس بہت کچھ آجائے تو اس میں تو محفوظ ہوگا۔ جب تھوڑے پر قناعت کر لے گا تو تیرا نفس ہلاک نہ ہوگا اور جو اس کا مقصود ہے وہ فوت نہ ہوگا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے مسلمان کے لیے وہ مقدار کفایت کرتی ہے جو کہ بکری کے بچہ کے لیے ایک ٹھکی خراب چھوڑے اور ایک گھونٹ پانی۔ مومن قوت لایکوت کھانا ہے اور مثل زاد راہ کے لیتا ہے۔ اور منافق خوب مزے اڑاتا ہے مومن تھوڑا اس لیے کھانا لیتا ہے کہ وہ ابھی راستہ میں ہے منزل پر نہیں پہنچا ہے وہ جانتا ہے کہ منزل میں اس کے لیے تمام حاجت کی چیزیں موجود ہیں اور منافق کے لیے نہ کوئی منزل ہے نہ اس کا کوئی مقصد تھا سوائے دنوں اور مہینوں میں بہت تقصیر و کوتاہی ہے تم بلا نفع عمریں کیوں ضائع کر رہے ہو میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا میں تم کوتاہی نہیں کرتے اور اپنے دینوں میں تم کوتاہی کر رہے ہو۔ اس کے برعکس معاملہ کرو اچھے رہو گے دنیا کسی کے پاس باقی نہیں رہی ہے اسی طور سے تمہارے پاس بھی باقی نہیں رہے گی۔

اے قوم! کیا تمہارے پاس حق عزوجل کی طرف سے زندگی کا پروانہ ہے۔ تمہاری سمجھ کس قدر ناقص ہے جو شخص غیر کی دنیا کو اپنی آخرت برباد کر کے آباد کر رہا ہے وہ غیر کے لیے دنیا جمع کرتا ہے اور اپنے دین سے جدا کی گزرتا ہے، اور

الْحَرَامَ اتَّعَدُ عَلَىٰ بَابِ الشَّرِّ وَالزَّيْمَهَا
يُخَذُّ مَتْنَهُ وَقَدْ أَفْلَحَتْ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَنَا كُمُ الرَّسُولُ فُخِّدُوهُ
وَمَا أَنَا كُمُ عَنْهُ فَانْتَهُوا أَقْبِئِمْ بِالْيَسِيرِ
وَلَنْ نَفْسُكَ عَلَيْهِ فَإِنْ جَاءَ الْكَثِيرُ
مَنْ يَدِ السَّابِقَةِ وَالْعِلْمُ كُنْتُ فِيهِ إِذَا قُنْتُ
بِالْيَسِيرِ مَا تَهْلِكُ نَفْسُكَ وَلَا يَفْرُطُهَا مَا
فُسِّمَ لَهَا كَانَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ يَقُولُ يَكْفِي الْمُؤْمِنُ مَا يَكْفِي الْعَنِيزَةَ
كَفٌّ مِنْ حَشَفٍ وَشَرْبَةُ مَاءِ الْمُؤْمِنِ
يَتَّقُوهُ وَالْمُنَافِقُ يَتَمَتَّعُ الْمُؤْمِنُ يَتَّقُوهُ
لَا تَهْ فِي الطَّرِيقِ مَا وَصَلَ إِلَى الْمَنْزِلِ قَدْ
عَلِمَ أَنَّ فِي الْمَنْزِلِ كُلِّ مَا يَحْتَاجُ
إِلَيْهِ وَالْمُنَافِقُ لَا مَنْزِلَ لَهُ لَا مَقْصِدَ
لَهُ مَا أَكْثَرَ تَفَرُّطَكُمْ فِي الْأَيَّامِ وَالشُّهُورِ
تَقْطَعُونَ الْأَعْمَارَ بِلَا نَفْعٍ أَرَأَيْتُمْ لَا
تُفَرِّطُونَ فِي دُنْيَاكُمْ وَتُفَرِّطُونَ فِي آدِيَانِكُمْ
إِذَا كَسَبُوا بُصِيئَتِ الدُّنْيَا مَا بَقِيَتْ عَلَى
عَلَى أَحَدٍ وَهَكَذَا لَا تَبْقَى
عَلَيْكُمْ۔

يَا قَوْمُ أَمَعَكُمْ تَوْقِيْعٌ مِّنَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَيَاةِ مَا أَقَلَّ تَذَكُّرِكُمْ
مَنْ يَعْمُرُ دُنْيَا غَيْرَهُ يَخْرَابُ آخِرَتَهُ
يَجْمَعُ الدُّنْيَا لِيُغَيِّرَهُ يَتَفَرَّقُ دِينُهُ

اپنے اور خدا کے درمیان پردہ ڈالتا ہے اور خدا کا غصہ اپنے جیسی مخلوق کی رضامندی کے لیے اپنے سر لیتا ہے۔ اگر وہ یسین کے ساتھ یہ جان لیتا کہ وہ عنقریب مرنے والا ہے اور خدا کے روبرو حاضر ہونے والا ہے اور اپنے تمام تصرفات پر حساب دینے والا ہے تو البتہ وہ اپنے بہت سے عملوں سے رک جاتا۔

لقمان حکیم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے! جیسے کہ تو بیمار ہوتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کیوں کر بیمار ہوتا ہے اسی طور سے تو مرے گا اور یہ نہیں جانے گا کہ کیسے مرتا ہے میں تم کو ڈراتا ہوں اور روکتا ہوں اور تم نہ ڈرتے ہو اور نہ باز رہتے ہو۔ اے بھلائی سے غائب ہونے والو! دنیا میں مشغول ہونے والو! عنقریب تم پر دنیا حملہ کرے گی اور تمہارا گلا گھونٹ دے گی اور تم نے جو کچھ دنیا کے ہاتھوں سے جمع کیا ہے وہ تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ وہ لذتیں جن سے تم نے مزے اٹائے تھے کام دیں گی بلکہ یہ سب کا سب تمہارے اوپر وبال ہی وبال ہو گا۔

اے غلام تو تحمل اور قطعِ شر کو اپنے اوپر لازم پکڑ لے۔ کلمات کے مشابہ دوسرے کلمات ہیں جب تجھ سے کوئی ایک کلمہ کہے پھر تو اس کا جواب دے تو اس کی طرف سے اس کے مشابہ دوسرے کلمات آجائیں گے اسی طور سے گفت و گو بڑھ کر تم دونوں میں شر طرائی حاضر ہو جائے گی۔ مخلوق میں اکاذبا ایسے لوگ ہیں جو اس کے اہل ہیں کہ خلق کو خالق عزوجل کے دروانے کی طرف دعوت دیں۔ اگر ان کی بات قبول نہ کی جائے گی تو وہ لوگوں پر حجت ہوں گے۔ ایسے لوگ مومنوں کے لیے

يُوقِعُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَرَّوَجَلًا وَ سَخَطَةً عَلَيْهِ لِرِسْمَا مَخْلُوقٍ مِثْلِهِ لَوْ عَلِمَ وَ يَتَقَنَّ أَنَّ مَيِّتٌ عَنْ قَرِيبٍ حَاضِرُ بَيْنِ يَدَيِ الْحَقِّ عَرَّوَجَلًا وَ أَنَّ مَحَاسِبًا عَلَى جَمِيعٍ تَصَرُّفَاتِهِ لَا قَصَرَ عَنْ كَثِيرٍ مِّنْ أَعْمَالِهِ.

عَنْ لُقْمَانَ الْحَكِيمِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ كَمَا تَمَرَضُ وَلَا تَدْرِي كَيْفَ تَمَرَضُ هَكَذَا تَمُوتُ وَلَا تَدْرِي كَيْفَ تَمُوتُ أَحَدُكُمْ وَ أَنْهَاكُمْ وَ لَا تَحْدَنُ رُؤُونَ وَلَا تَتَرَهُوْنَ يَا غَائِبِينَ عَنِ الْخَيْرِ مَشْغُولِينَ بِالدُّنْيَا عَنْ قَرِيبٍ تَنْشُبُ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا تَحْنِيفُكُمْ وَ لَا يَنْفَعُكُمْ مَا اجْتَمَعُوا مِنْ يَدِيهَا وَ لَا تَكْلَدُ ذَنُوبُهُمْ بَلْ يَكُونُ جَمِيعُ ذَلِكَ وَ بَالًا عَلَيْكُمْ.

يَا غُلَامُ رَحِمَكَ عَلَيْكَ بِالْإِحْتِمَالِ وَ قَطْعِ الشَّرِّ لِلْكَلِمَاتِ أَخَوَاتٌ إِذَا كَلَّمَكَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ كَلِمَةً ثُمَّ اجْبَنَتْ عَنْهَا جَاءَتْ أَخَوَاتُهَا ثُمَّ يَحْضُرُ الشَّرُّ بَيْنَكُمْ أَحَادُ أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ يُؤْهِلُونَ لِدَعْوَةِ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَرَّوَجَلًا وَ هُمْ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ إِنْ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُمْ هُمْ

نِعْمَةً عَلَى الْمُؤْمِنِينَ نِقْمَةً عَلَى الْمُنَافِقِينَ
 أَعْدَادُ دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللَّهُمَّ طَيِّبْنَا بِالتَّوْحِيدِ
 وَبِخَيْرِنَا بِالْفَنَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَمَا سِوَاكَ فِي
 الْجَمَلَةِ يَا مُوَحِّدِينَ يَا مُشْرِكِينَ لَيْسَ بِيَدِ
 أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ شَيْءٌ إِلَّا كُلُّ عِجْزَةٍ الْمَلُوكِ
 وَالْمَمَالِيكَ وَالسَّلَاطِينِ وَالْأَغْنِيَاءِ وَالْغَنَمِ
 أَوْ كَلَامِهِمْ أَسْرَاعُ قَدَرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 قُلُوبُهُمْ بِيَدِهِ يُغَيِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ لَيْسَ
 كَمَثَلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ لَا تُسَمِّنُوا
 أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّهَا تَأْكُلُكُمْ كَمَا تَأْكُلُ الْكَلْبُ
 صَدْرًا فَإِذَا قَرَّبْتُمْ إِلَيْهِ وَيَسْمِنُهُ وَيَخْلُو مَعَهُ
 فَلَا جَرَمَ يَا كَلْبُ لَا تُطْلِقُوا عِنْدَ النَّفُوسِ
 وَتَحْدُثُوا سَكَاكِينَهَا فَإِنَّهَا تَرْمِي بِكُمْ فِي
 أَوْدِيَةِ الْهَلَاكِ وَتَخْدَعُكُمْ أَقْطَعُوا مَوَادَّهَا
 وَلَا تُطْلِقُوا شَهْرَاتِهَا

اللَّهُمَّ ائْتِنَا عَلَى نَفْسِنَا وَإِتْنَانِي الدُّنْيَا
 حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

المجلس التاسع عشر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِينَ بِالنَّدْوَةِ
 ثَامِنِ عَشْرِ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمِيسَةِ
 وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلٌ أَنْ يُخَافَ
 وَيُرْجَى وَلَوْ لَمْ يَخْلُقْ جَنَّةً وَلَا نَارًا

نعمت اور منافقوں کے لیے جو کہ دین الہی کے دشمن ہیں عذاب
 ہیں اے اللہ ہم کو توحید سے خوشبودار کر اور مخلوق اور ماسوی اللہ
 سے فنا ہو جانے کی دھوئی دے۔ اے موحیدین! اے مشرکین!
 تمہارے ہاتھ میں مخلوق میں سے کوئی شے نہیں ہے سب کی
 سب مخلوق عاجز ہیں۔ بادشاہ اور غلام اور سلطان اور ان پرست
 ہونے والے امیر اور فقیر کل کے کل تقدیر الہی کے قیدی ہیں۔
 سب کے قلب اس کے قبض میں ہیں وہ جیسے چاہتا ہے ان کو
 الٹ پلٹ کر تارہتا ہے اس کی مانند کوئی شے نہیں اور وہی سننے
 والا دیکھنے والا ہے تم اپنے نفسوں کو موٹانہ کر دو پس بھینس دو تم کو
 کھائیں گے جس طرح کوئی شکاری کتا پالے اور اس کی پرورش
 کرے اور اس کو موٹا کرے اور تمہا اس کے ساتھ ہے پس فرو
 ہے کہ وہ کتا اسی کو کھائے گا تم نفس کی باتوں کو ڈھیل نہ دو اور اس
 کی چھریوں کو تیز نہ ہونے دو بلاتک وہ تم کو ہلاکت کے جنگوں
 میں پھینک دے گا اور تمہیں دھوکا دے گا تم اس کے مادوں کو
 قطع کر دو اور نفسوں کو ان کی خواہشوں میں نہ چھوڑو۔

اے اللہ! ہمارے نفوس پر ہماری مدد فرما اور ہم کو دنیا فاجر
 میں ٹکویاں دے اور ہم کو دوزخ کی آگ سے بچا۔ آمین:

انیسویں مجلس

۱۸ ذی قعدہ ۱۰۴۵ھ ہجری المقدس کو منگل کے دن
 شام کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:
 حق عزوجل اگرچہ جنت و دوزخ کو پیدائے کرتا جب بھی
 اس کا مستحق ہے کہ اس سے خوف کیا جائے اور اس سے امید کی جائے

۱۹ اسی وجہ سے کہایا ہے کہ ایمان خوف و دعا کے درمیان میں ہے خدا سے ڈرنا بھی لازم اور اسی سے امید دار رہنا ضروری ہے۔ ۱۲ قادری غفرلہ

تم اس کی اطاعت محض اس کی طلب کے لیے کرو۔ تم کو اس کے عطا کردہ عطا و عطا سے غرض نہ ہو، چاہیے اس کی اطاعت اس کے حکم کے بجالانے اور اس کی منوعات سے باز رہنے اور اس کے تقدیری امور پر صبر کرنے میں ہے تم اس کی طرف رجوع کرو تو یہ کرو۔ اس کے رو برو رو دو آنکھوں اور دل کے آنسوؤں سے اس کے سامنے عاجزی کرو۔ رونا عبادت ہے اور وہ کمال درجہ کی عاجزی و ذلت ہے۔ جب تزیین و تزیین اور توبہ اور پاک طہا پر پیشگی کرے گا حتیٰ عز و جل تجھ کو نفع دے گا وہ تو مظلوموں کے بدلہ لینے کا والی ہے کیوں کہ وہاں اس کی راحت و رحمت اپنے تابعداروں کے لیے ظاہر ہوگی تو اس کی محبت کو دنیا و آخرت میں لازم پکڑ تو اس کی محبت کو تمام ضروری چیزوں سے جن کا وہ محتاج ہے زیادہ اہم مقصد بنالے۔ اسی کی محبت تجھے نفع دے گی۔ مخلوق میں سے ہر ایک تجھ کو اپنے لیے چاہتا ہے اور حق تعالیٰ تجھ کو تیرے ہی لیے چاہتا اور دوست رکھتا ہے۔

اے قوم! تمہارے نفس خدائی کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ تمہیں اس کی خبر ہی نہیں کیوں کہ وہ حق تعالیٰ پر حکم چلاتے ہیں۔ اور جس کام کو خدا نے تعالیٰ چاہتا ہے نفس اس کا خلاف کرتے ہیں اور خدا کے دشمن شیطان مرود کو دوست رکھتے ہیں اور خدا کو دوست نہیں رکھتے اور جب تقدیری امور آتے ہیں تو ان کی موافقت نہیں کرتے اور نہ ان پر صبر کرتے ہیں بلکہ جھگڑا اور نزاع کرتے ہیں ان کو خدا کے سامنے سر جھکانے کی خبر ہی نہیں۔ محض اسلام کے نام پر قناعت کر لی ہے حالانکہ محض نام نفس کو نفع نہ دے گا اور نہ اسی پر نفع عطا ہوگا۔

اے غلام! تو خوف کو لازم پکڑ اور خدا سے ڈرنے ہو یہاں تک کہ تو رب تعالیٰ سے ملاقات کرے اور تیرے قلب

أَطِيعُوا طَلَبًا لِّوَجْهِهِ مَا عَلَيْكُمْ مِنْ عَطَايِهِ
وَعَنْتَابِهِ طَاعَتُهُ فِي إِمْتِنَالِ أَمْرِهِ وَالْإِنْشَاءِ
عَنْ تَرْبِيهِ وَالصَّبْرِ مَا أَخَذَ مِنْهُ لَوْ بَوَّارِ بَوَّارِ
بَيْنَ يَدَيْهِ تَكْوَالَهُ بِدُمُوعِ أَعْيُنِكُمْ حُكْرُو
قُلُوبِكُمْ الْبُكَاءُ عِبَادَةً وَهُوَ مَبَالِغَةٌ فِي الدَّلِيلِ
إِذَا مَتَّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْيَتَةِ الصَّالِحَةِ وَ
الْعَمَلِ الرَّكِيَّةِ تَفْعَلُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَتَوَلَّى مُجَانِمًا الْغُلُومِينَ يَكُنْ لَيْسَ
تَنْظُرُ رَحْمَتُهُ وَرَأْفَتُهُ لِلطَّائِعِينَ
لَهُ عَلَيْكَ بِمَحَبَّتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
اجْعَلْ مَحَبَّتَهُ أَهَمَّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْكَ لَا
بَدَلَ لَكَ مِنْهَا فَهِيَ الَّتِي تَنْفَعُكَ كُلُّ
مَنْ الْخَلْقِ يُرِيدُكَ لَهُ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
يُرِيدُكَ لَكَ۔

يَا قَوْمُ نَفُوسُكُمْ تَدَّعَى إِلَهِيَّةً وَمَا
عِنْدَكُمْ خَيْرٌ لَّا تَهْتَابُ تَحِيرُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَفَرِيدٌ غَيْرُ مَا يُرِيدُ وَتُحِبُّ عَدُوَّهُ
الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ وَلَا تُحِبُّهُ وَإِذَا جَاءَتْ
أَفْضِيَّتُهُ لَا تُوَافِقُ وَلَا تَصْبِرُ بَلْ
تُعَارِضُ وَتُنَازِعُ مَا عِنْدَهَا مِنْ
الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَدْ فُتِنَتْ بِاسْمِ
الْإِسْلَامِ وَهَذَا لَا يَنْفَعُهَا وَلَا يُجْدِي
عِنْدَهَا نَفْعَهَا۔

يَا غُلَامُ لَا تَزِمِ الْخَوْفَ وَلَا تَأْمَنْ
حَقِّي تَلْتَمِ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَيْسَتْ قَدْ مَا قَبْلَكَ

وَبَيْنَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيُوصِيهِ تَرْقِيَةً
 الْأَمَانِ فِي يَدَيْكَ حِينَئِذٍ يَنْبَغِي لَكَ
 أَنْ تَأْمَنَ إِذَا أَمَنَكَ مَأْيَتٌ عِنْدَهُ
 خَيْرًا كَثِيرًا إِذَا أَمَنَكَ فَاسْتَقَرَّ
 لِقَاتُهُ إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لَا يَرْجِعُ فِيهِ
 الْحَقُّ عَرَّ وَجَلَ إِذَا اصْطَفَى عَبْدًا
 قَرَّبَهُ وَأَدْنَاهُ وَكَلَّمَا غَلَبَ عَلَيْهِ
 الْخَوْفُ أَلْقَى عَلَيْهِ مَا يَزِيلُ ذَلِكَ
 وَلَيْسَكُنْ قَلْبُهُ وَسِرَّهُ فَيَكُونُ
 ذَلِكَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ -

وَبَيْنَكَ يَاجَاهِلُ هَذَا تَعْرِضُ عَنِ
 الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَ وَتَخْلِيهِ وَرَأَى ظَهْرَ
 قَلْبِكَ وَتَشْتَغِلُ بِخِدْمَةِ الْخَلْقِ الْقَوْمِ
 اسْتَغْلُوا بِخِدْمَةِ الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَ
 فَتَقَرَّبَ قُلُوبُهُمْ إِلَيْكَ تَعَرَّفَ إِلَيْهَا فَعَرَّفَتْهُ
 أَحَدَهُمْ إِذَا عَرَفَ الْحَقُّ عَرَّ وَجَلَ وَ
 فَرَحَ مِنْ مُحَارَبَةِ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبِيعِ
 وَشَيْطَانِهِ وَتَخَلَّصَ مِنْهُمْ وَمِنْ دُنْيَاهُ
 وَفَتَحَ لَهُ الْحَقُّ عَرَّ وَجَلَ بَابَ قُرْبِهِ
 يَطْلُبُ شُغْلًا يَعْمَلُهُ فَيَدْنَاهُ لَهُ ارْجِعْ
 وَرَأَىكَ وَاسْتَغْلُ بِخِدْمَةِ الْخَلْقِ
 وَدَلَّيْهُمْ عَلَيْنَا ائْتِ مَوَاطِلَ الْبَلَابِ وَ
 الْمُرِيدِينَ لَنَا أَنْتُمْ عَقْلُكُمْ عَمَّا الْقَوْمِ
 فِيهِ تَوَاصَلُونَ الْخَبِيَاءَ بِالْظُلَامِ

اور بدن کے پاؤں اس کے حضور میں ٹھہرائیں اور تیرے درپردہ
 امان کا پر اندر رکھ دیا جائے اس وقت تجھے نڈر ہونا لائق ہوتا ہے
 جب وہ تجھ کو پرواہ نہایت دے دے گا تو تجھ کو اس کے پاس
 بہت بھلائیاں دکھائی دیں گی جب وہ تجھ کو امان دے گا پس
 وہ برقرار رہیں گی کیوں کہ حق عزوجل عطا کے بعد اس عطا کو واپس
 نہیں لیا کرتا ہے جب غلامی عزوجل کسی بندے کو برگزیدہ بنا
 لیتا ہے تو وہ اس کو اپنا مقرب کر لیتا ہے اور اپنے سے اس
 کو نزدیک کر لیتا ہے اور جب اس بندہ پر خوف کا غلبہ ہوتا ہے
 تو رب العزت اس پر ایسی چیز کا القافرا تا ہے جو کہ اس کے
 خوف کو زائل کر دیتی ہے اور اس کے قلب و باطن کو تسکین
 بخشی ہے پس یہی معاملہ بندہ اور خدا کے درمیان رہتا ہے۔
 اے جاہل تجھ پر افسوس کیا تو حق عزوجل سے منہ پھرتا
 ہے اور اس کو اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑتا ہے اور تو مخلوق کی خدمت
 گاری میں مشغول کیا پس اللہ نے ان کے قلوب کو اپنی طرف
 قرب عطا فرمایا ان کو اپنی شناخت کرا دی۔ انہوں نے اس کو
 پہچان لیا ان میں سے جب کوئی حق عزوجل کو پہچان لیتا ہے
 اور اپنے نفس و خواہش و طبیعت و شیطان کی لڑائی سے
 فاسخ ہو جاتا ہے اور ان دشمنوں سے اور اپنی دنیا سے چھوٹ
 جاتا ہے اور حق عزوجل اس کے لیے اپنے قرب کا دروازہ
 کھول دیتا ہے تو وہ کسی کام کا خواہاں ہوتا ہے کہ اس کو کرنے
 لگے پس اس سے کہا جاتا ہے تو پیچھے کو لوٹ اور مخلوق کی خدمت
 میں مشغول ہو اور ان کو ہمارا راستہ دکھا اور ہمارے طالبوں
 اور ارادت والوں کی خدمت کرتا رہ۔ تم اہل اللہ کے کام سے
 جس میں وہ مشغول رہتے ہیں غافل و اندھے ہو تم نفسوں کی خاطر
 جو کہ تمہارے دشمن ہیں روشنی کو اندھیرے سے ملاتے ہو

تم اپنی عورتوں کو خدا کو ناغوش کر کے راضی کرتے ہو مخلوق میں آپ سے بہت سے ہیں جو اللہ کی رضامندی پر اپنی جو رو اور بال بچوں کی رضامندی کو مقدم کرتے ہیں۔ میں تیری حرکات و سکنات اور تمام ہمت کو دیکھ رہا ہوں کہ یہ سب تیرے نفس اور بیوی اور اولاد کے لیے ہیں اور حق عزوجل کی تیرے پاس خبر ہی نہیں۔

تجھ پر افسوس اتیرا شمار مردوں کے ساتھ نہیں ہے جو آدمی کہ اپنی مردانگی میں کامل ہوتا ہے وہ خدا کے سوا کسی ایک کے لیے کام نہیں کرتا تیرے قلب کی دونوں آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں اور تیرے باطن کی صفائی مکدر ہو گئی ہے اور یہ یقین تو اپنے رب عزوجل سے پردہ میں ہو گیا ہے اور تجھے کچھ خبر بھی نہیں ہے۔ اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا (رحمہ اللہ علیہ) ان مجبوروں کے لیے سخت افسوس ہے جن کو اپنا محبوب ہونا بھی معلوم نہیں۔

تجھ پر افسوس اتیرے کھانے میں ٹوٹا ہوا کاج ہے اور تو اسے کھا رہا ہے اور تجھے اپنے غلبہ شہوت اور قوت حرص و خواہشات کی شدت کی وجہ سے اس کا علم بھی نہیں ایک گھری کے بعد وہ تیرے معدہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرے گا اور تو ہلاک ہو جائے گا۔ تیری کل بلائیں تیرے خدا کی دوری اور غیر خدا کو اختیار کر لینے کی وجہ سے ہیں۔ اگر تو مخلوق کا امتحان لینا چاہتا تو البتہ تو ان کو دشمن سمجھتا اور ان کے خالق کو اپنا دوست بناتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے امتحان لے لے اس کو دشمن سمجھنے لگے گا۔ تیری دوستی و دشمنی تو بغیر جانچ و امتحان کے ہے جانچ تو عقل کرتی ہے تجھے تو عقل ہی نہیں جانچ تو قلب کرتا ہے تیرا تو قلب ہی نہیں۔ قلب بھی سوچتا، نصیحت پکڑتا اور عبرت حاصل کرتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اس قرآن میں ان کے لیے نصیحت ہے جن کا قلب ہو یا وہ اس کو کان لگا کر صرف قلب

فِي الْكِتَابِ عَلَى النَّفْسِ الَّتِي هِيَ عَذُوٌّ كُنْتُمْ تَدْعُونَ اُولَٰئِكَ يَسْخَطُ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَيْ يَزَيَّزَ الْاَخْلَاقَ يُقَيِّدُ مَوْنَ رِضَا اُولَٰئِكَ هُمْ وَاُولَٰئِكَ هُمْ عَلَى رِضَا الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّي اَرَىٰ حَرَكَاتِكَ وَسَكَاتِكَ وَكُلَّ هَيْئَتِكَ لِنَفْسِكَ وَرَوْحِكَ وَوَلَدِكَ وَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَبْرٌ

وَيُحَاكُ اَنْتَ لَا تُعَدُّ مِنَ الرِّجَالِ الرَّجُلُ الْكَامِلُ فِي رُجُوْ بَيْتِهِ لَا يَعْمَلُ لِاَحَدٍ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ عَمِيَّتْ عَيْنَا قَلْبِكَ وَتَكَدَّرَ رِصْفَاؤُ سِرِّكَ وَقَدْ حُجِبَتْ عَنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَكَ خَبْرٌ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهِمْ وَيَلِلُ الْمَحْجُوْبِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّهُمْ مَحْجُوْبُوْنَ

وَيُحَاكُ فِي فِتْنَتِكَ رُجَابٌ مَكْسَرٌ وَاَنْتَ تَأْكُلُهُ وَلَا تَعْلَمُ بِمِلْعَوَةِ شَرِّهِكَ وَغَلَبِ شَهْوَتِكَ وَهَوَاكَ وَشِدَّةِ حِرْصِكَ بَعْدَ سَاعَةِ تَقْطَعُ مَعْدَتَكَ وَتُفْلِكُ كُلُّ بَلَائِكَ لِبُعْدِكَ عَنْ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاخْتِيَارِكَ لِغَيْرِهِ لَوْ خَبَّرْتَ الْاَخْلَاقَ لَبَغَضْتَهُمْ وَاحْبَبْتَ خَالَفَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتِيَرُ نَفْلَهُ يَعْنِي بُغْضُ اَنْتَ تُحِبُّ وَتُبْغِضُ مِنْ غَيْرِ اخْتِيَارِ الْعَقْلِ يَخْتِيَرُ وَلَا عَقْلَ لَكَ الْقَلْبُ يَخْتِيَرُ وَلَا قَلْبَ لَكَ الْقَلْبُ يَنْفَكُ وَيَتَذَكَّرُ وَيَتَوَحَّظُ قَالَ اللهُ تَعَالَى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرًا لِّمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ

سے نہیں۔ عقل ہی منقلب ہو کر قلب اور قلب منقلب ہو کر سر اور سر منقلب ہو کر فنا اور فنا منقلب ہو کر وجود بن جاتی ہے۔ آدم علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام میں شہوتیں اور غصتیں تھیں لیکن وہ سب اپنے نفسوں کی مخالفت کرتے رہتے تھے، اور اپنے پروردگار عزوجل کی رضا مندی چاہتے رہتے تھے۔ آدم علیہ السلام نے جنت میں ایک خواہش کی اور جنت ہی میں ایک لغزش کھانی پھر توبہ کر لی۔ پھر دوبارہ ایسا نہ کیا اور ان کی خواہش اچھی تھی کیوں کہ انہوں نے یہ خواہش کی تھی کہ کسی طرح حق عزوجل کے پڑوس سے جدا نہ ہوں اور انبیاء علیہم السلام ہمیشہ اپنے نفسوں اور طبیعتوں اور خواہشوں کی مخالفت کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے نفسوں کو بہت مجاہدوں اور تکلیفوں میں ڈال کر حقیقہ فرشتوں کے ساتھ مل گئے۔ نبی اور رسول اور ولی صبر کیا کرتے ہیں تم بھی صبر میں ان کے ساتھ موافقت کرو۔

اے غلام! تو اپنے دشمن کے حملے میں صبر کر لے پس عنقریب تو اس پر حملہ کرے گا اور اس کو قتل کر کے تو اس کا مال لے لے گا بعدہ تو بادشاہ کی طرح خلعت اور جاگیر حاصل کرے گا۔

اے غلام! تو اس بات کی کوشش کر کہ تو کسی کو ایذا نہ دے اور تیری نیت ہر ایک کے لیے نیک ہے۔ ہاں جس کو ایذا دینے کا شرع حکم دے پس اس کو ایذا دینا تیرے واسطے عبادت ہوگی ماقولوں شریفوں صدیقیوں کا صورت تو چھوٹکا جا چکا، اور انہوں نے اپنے نفسوں پر قیامت برپا کر لی اور اپنی بہتوں کے باعث انہوں نے دنیا سے روگردانی کر لی اور اپنی تصدیق کی وجہ سے وہ پل صراط سے گزر چکے اور اپنے قبلوں سے چلے یہاں تک کہ جنت کے دروازے پر جا کھڑے ہوئے

شَرَّهٖدُ اِنْ قَلَبَ الْعَقْلُ قَلْبًا وَّ اِنْ قَلَبَ الْقَلْبُ سِرًّا وَّ اِنْ قَلَبَ السِّرُّ فِتْنًا وَّ اِنْ قَلَبَ الْفِتْنَاءُ وُجُودًا اَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَلَا نَبِيَّاءُ كَانَتْ لَهُمْ شَهَوَاتٌ وَ رَغَبَاتٌ غَيْرَ اَنَّهُمْ كَانُوا اِيْحَالِفُونَ نَفْسَهُمْ وَيُطْلُونَ بِصَدْرِ بَرِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ اَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَشْتَهَى شَهْوَةً وَاِحْدَاةً فِي الْجَنَّةِ وَنَمَلٌ نَمَلَةٌ وَاِحْدَاةً دَهْوًا فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ تَابَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَوْرَةٌ وَكَانَتْ شَهْوَتُهُ مُحْمُوْدَةً فَكَانَتْهُ طَلِبَ اَنْ لَا يَفَارِقَ جَوَارِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَلَا نَبِيَّاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مَا زَالُوا اِيْحَالِفُونَ نَفْسَهُمْ وَطَبَاعَهُمْ وَشَهَوَاتِهِمْ حَتَّى اَتَتْهُمُ بِالْمَلَايِكَةِ مِنْ حَيْثُ الْحَقِيْقَةُ لِكَثْرَةِ مُجَاهَدَاتِهِمْ وَكَابَدَاتِهِمْ لِاَنفُسِهِمْ اَلَا نَبِيَّاءُ اَلَمْ يُرْسَلُوْنَ وَاَلَا وِلِيَّاءُ يَصْبِرُوْنَ وَاَنْتُمْ اَيْضًا وَاَقِفُوْهُمْ فِي الصَّبْرِ۔

يَا غُلَامُ اِنْ اَبْرَ لِيْضْرِبَكَ عَدُوْكَ فَعَنْ قَرِيْبٍ تَضْرِبْهُ وَتَقْتُلْهُ وَتَاْخُذُ سَكْبَةً ثُمَّ تَاْخُذُ الْخُلْعَةَ مِنَ الْمَلِكِ وَاَلَا قُطْعُ۔

يَا غُلَامُ اَجْهَدْ اَنْتَ لَا تُؤْذِيْ اَحَدًا وَاَنْ تَكُوْنُ نِيَّتُكَ صَالِحَةً لِكُلِّ اَحَدٍ اِلَّا مَنْ اَمَرَكَ الشَّرْعُ بِاَذِيَّتِهِ فَادِيَّتَكَ لَهُ عِبَادَةٌ الْعُقَلَاءُ الدُّجَبَاءُ الصَّدِيقُوْنَ قَدْ لَوَّحُوْا فِيْ صُوْرِهِمْ وَقَدْ اَقَامُوا اَلْقِيَامَةَ عَلٰى نَفْسِهِمْ وَاَعْمَرُوا عَنِ الدُّنْيَا بِهَمِّهِمْ وَعَبَّرُوا الصِّرَاطَ بِتَصَدِّيقِهِمْ سَارُوا بِقُلُوْبِهِمْ حَتَّى وَفَقُوا اَعْلٰى بَابِ الْجَنَّةِ۔

وَقَفُّوا عِنْدَ الظُّلُمِ وَقَالُوا لَا نَأْكُلُ
وَحَدَّثَنَا لَا تَأْكُلُ الْكَرِيمُ لَا يَأْكُلُ
وَحَدَّثَنَا فَارَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا قَهْقَرَى كُمَى
يَدْعُونَ النَّاسَ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَيُخْبِرُونَهُمْ بِمَا هُنَاكَ فَيَسْهَلُونَ الْأَعْوَرُ
عَلَيْهِمْ مَنْ قَوَى إِيْمَانَهُ وَتَمَكَّنَ فِي إِيْمَانِهِ
رَأَى بِقَلْبِهِ جَمِيعَ مَا أَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِهِ مِنْ أُمُورِ الْقِيَامَةِ يَرَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ
وَمَا فِيهَا يَرَى الصُّورَ وَالْمَلَكَ الْمُؤَكَّلَ
بِهِ يَرَى الْأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ يَرَى الدُّنْيَا
وَمَا وَالْهَذَا الْفِتْلَابَ دُولَ أَهْلِهَا يَرَى
الْخَلْقَ كَمَا تَمَّ قُبُورُهُمْ يَسْهَلُونَ إِذَا
اجْتَنَبُوا عَلَى الْقُبُورِ بِمَا فِيهِ مِنْ
النَّعِيمِ وَالْعَذَابِ يَرَى الْقِيَامَةَ
وَمَا فِيهَا مِنَ الْقِيَامِ وَالْمُؤَافَقَةِ
يَرَى رَحْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
عَذَابَهُ يَرَى الْمَلَائِكَةَ قِيَامًا
وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ وَ
الْأَبْدَالَ وَالْأُولِيَاءَ عَلَى مَرَاتِبِهِمْ
يَرَى أَهْلَ الْجَنَّةِ يَنْزِلُونَ وَ
أَهْلَ النَّارِ فِي النَّارِ يَتَعَادُونَ مَنْ
صَحَّ نَظَرُهُ تَنْظُرَ بَعَيْنٍ رَأْسِهِ الْخَلْقَ
وَبَعَيْنٍ قَلْبِهِ إِلَى فِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فِيهِمْ يَرَى تَحْوِيكَهُ وَتَسْكِينَهُ لَهُمْ فَهَذَا
نَظَرُ الْعَزَّةِ مِنَ أُولِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وہ راستہ میں کھڑے ہو کر یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم تنہا نہ کھائیں گے
کیوں کہ کریم کی عادت تنہا کھانے کی نہیں ہے پس وہ یہ کہہ کر
دنیا کی طرف پچھلے پاؤں لوٹ آئے ہیں تاکہ یہاں اگر لوگوں کو
اللہ عزوجل کی طرف بلائیں اور وہاں کی حالتوں کی ان کو خبر دے دیں
اور ان پر تمام امور کو آسان کر دیں جس شخص کا ایمان قوی ہو جاتا ہے
اور جو اپنے ایمان میں مضبوط ہو جاتا ہے وہ قیامت کے تمام
امور کو جن کی اس کو اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی ہے اپنے
قلب کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اس کو جنت و دوزخ اور جو
کچھ ان دونوں میں ہے سب نظر آتا ہے۔ وہ صور اور اس
فرشتہ کو جو اس پر متعین ہے دیکھتا ہے وہ تمام چیزوں کو ان کی
حقیقت سے پہچانتا ہے وہ دنیا اور اس کے زوال اور اہل
دنیا کی دولتوں کے انقلاب کو دیکھتا ہے وہ مخلوق کو اس
حالت میں دیکھتا ہے کہ گویا وہ قبروں میں مدفون ہیں چل پھر
رہے ہیں اور جب وہ قبروں پر گزرتا ہے تو وہاں کے عذاب
و ثواب کو محسوس کرتا ہے وہ قیامت کو اور جو کچھ اس میں قیام و
موافقت سے ہونے والا ہے سب کو دیکھتا ہے وہ اللہ
عزوجل کی رحمت و عذاب کو دیکھتا ہے وہ فرشتوں کو کھڑے ہوا
اور نبی اور رسولوں اور ابدال اور اولیاء کو اپنے اپنے مرتبہ پر
دیکھتا ہے وہ جنت والوں کو جنت میں ملاقات کرتے
ہوئے اور دوزخ والوں کو دوزخ میں عداوت کرتے ہوئے
دیکھتا ہے جس کی نظر صحیح ہو جاتی ہے وہ اپنے سر کی
آنکھ سے خلق کو اور اپنے قلب کی آنکھ سے اللہ عزوجل
کے فعل کی طرف جو مخلوق کی طرف صادر ہوتا ہے دیکھتا ہے
وہ اللہ کے حرکت دینے اور اس کی مخلوق کے بکرن دینے
کو دیکھتا ہے پس یہ نظر نظر عزت ہے۔ بعض اولیاء اللہ

میں سے وہ ہیں کہ جب وہ کسی شخص کی طرف نظر ڈالتے ہیں تو اس کے
ظاہر کو سر کی آنکھ سے اور اس کے باطن کو اپنے قلب کی آنکھ
سے اور اپنے مولیٰ عزوجل کو اپنے سر و حقیقت کی آنکھ سے
دیکھتے ہیں۔ جو خدمت کرتا ہے اس کی خدمت کی جاتی ہے
جب ان کو کوئی تقدیری امر آتا ہے وہ اس کی موافقت کرتے ہیں
خواہ اس کو تقدیر جنگل میں ڈالے یا دریا میں، ہمارا زمین میں ڈالے
یا پہاڑ میں، اس کو شیریں کھانا کھلائے یا کڑوا یہ اس کی عزت و
ذلت، امیری و فقری، عافیت و بیماری سب میں ہی موافقت
کرتا، ہر امر میں وہ تقدیر کے ساتھ چلتا ہے یہاں تک کہ جب
تقدیر نے یہ جان لیا کہ وہ مشقت میں پڑ گیا۔ اتر کر اس کو اپنی جگہ
سوا کر دیا اور اس کے ہم کلاب ہو کر اس کی خدمت کی۔
اور اس کے قرب الہی اور کرامت کی وجہ سے اس کے سامنے
متواضع ہو گئی اور اس کو یہ سب مرتبے اس درجہ سے ملے کہ اس نے
اپنے نفس و خواہش و طبیعت اور عادتوں اور بادشاہ دنیوی اور
برے ہمیشوں کی برابر مخالفت کی۔

اے اللہ! ہم کو اپنی تقدیر کی موافقت تمام حالتوں میں عطا
فرما دے اور ہم کو دنیا و آخرت میں نگوئیاں دے اور ہم کو دوزخ
کے عذاب سے بچا۔ آمین

میسوی مجلس

۲۱ ذی قعدہ النبی ۱۲۵۵ھ ہجری المقدس
کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ تادیب
میں ارشاد فرمایا،
اے اس شہر کے رہنے والو! تم میں نفاق بہت ہو گیا ہے

مَنْ إِذَا انْظَرَ إِلَى شَخْصٍ سَأَى ظَاهِرَهُ
بَعَيْنٍ سَأَسَمَ وَبَاطِنَهُ بِعَيْنِ قَلْبِهِ وَ
مَوْلَاهُ عَرَّ وَجَلَ بَعِيَّتِي سِرِّهِ مَنْ
خَدَمَ رَحْمَةً كَانَ إِذَا جَاءَهُ الْقَدَرُ
وَأَفْتَمَهُ إِنْ حَمَلَهُ إِلَى الدُّبْرِ أَوْ الْبَحْرِ
إِلَى الشَّرْجِلِ أَوْ إِلَى الْجَبَلِ أَطْعَمَهُ حُلُومًا
أَوْ مَرَّاقًا وَافْتَمَرَنِي الْعِزُّ وَالْذُّلُّ وَالْغَلِي
وَالْفَقْرُ وَالْعَافِيَةُ وَالسَّقَمُ مَشَى مَعَ
الْقَدَرِ حَتَّى إِذَا عَلِمَ الْقَدَرُ أَنَّهُ
قَدْ تَعَبَ نَزَلَ وَأَمْرُكَ مَكَانَهُ
وَصَامًا رَكَابًا لَمْ وَخَدَمَهُ وَتَوَاضَعَ
لَهُ لِقْرَابِهِ مِنَ اللَّهِ عَرَّ وَجَلَ وَكَوْأَمَتِهِ
لَهُ وَكَوْأَمَتِهِ لِمُخَالَفَتِهِ لِنَفْسِهِ
وَهَوَاهُ وَطَبُوعِهِ وَعَادَاتِهِ وَشَيْطَانِهِ
وَأَقْرَابِ الشُّعْرِ

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا سِرًّا فَتَرَكْنَا فِي
جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَابْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ
فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

المجلس العشرون

وَقَالَ رَحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَكْرَةً
بِأَلَمِ دَرَسَةِ عِشْرِينَ مِنْ دُرُونِ الْقَعْدَةِ سَنَةً
خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ
يَا أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ قَدْ كَثُرَ النِّفَاقُ فِيكُمْ

اور اخلاص کم قول بلا عمل کی بہت کثرت ہے۔ قول بغیر عمل کے کچھ قدر نہیں رکھتا بلکہ وہ تم پر حجت ہے نہ کہ قرب الہی کا راستہ۔ قول بلا عمل ایسا ہے جیسے بلا دروازے کا گھر جس میں کچھ حق آنا نہ ہو یا ایسا غراناہ جس سے کچھ خرچ نہ کیا جائے وہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے جس کا کوئی گواہ نہیں۔ صورت بغیر روح کے ہے بُت ہے جس کے نہ دونوں ہاتھ ہیں اور نہ دونوں پیر اور نہ اس میں پکڑنے کی قوت ہے۔ تمہارے بڑے اعمال ایسے ہیں جیسے جسم بغیر روح کے۔ روح تو اخلاص و توحید اور قرآن و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت قدم رہنا ہے ایسا نہ کرو بلکہ تم اس کے برعکس عمل کرو اچھے رہو گے۔ خدا کے احکام کو بجا لاؤ اس کے منوعات سے باز رہو اور تقدیر کی نکتہ کرو۔ مخلوق میں سے ایک دو ہی ایسے ہیں جن کے قلب انس و مشاہدہ قرب الہی کی شراب پی کر مست ہو جاتے ہیں پس انہیں تقدیری غلوں اور بلاؤں کا احساس بھی نہیں ہوتا ان کی مصیبتوں کے تمام دن گزر جاتے ہیں اور اس کا ان کو علم بھی نہیں ہوتا پس وہ اللہ عزوجل کی حمد و شکر گزاری کرتے رہتے ہیں وہ نزولِ بلا کے وقت گویا موجود ہی نہیں رہتے تاکہ وہ خدا پر اعتراض کرتے ان پر ویسی ہی آفتیں نازل ہوتی ہیں جیسی تم پر پس بعض ان میں سے وہ ہیں جو مبر کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو آفتوں سے اور ان پر مبر سے غائب ہو جاتے ہیں انہیں کچھ خبر ہی نہیں ہوتی تکلیف سے مبر کرنا ضعفِ ایمان سے اس کے بچیں میں ہوا کرتا ہے اور مبر کا بلا تکلف آنا جانا اس کے جو ان قریب البلوغ ہونے کے وقت ہوتا ہے اور اس کے کمال جوانی کے پہنچ جانے کے وقت موافقت ہوتی ہے اور راضی برضا الہی ہو جانا اس کے قرب کے وقت ہوتا ہے اور وہ اپنے

وَقَلَّ الْإِخْلَاصُ وَقَدْ كَثُرَتِ الْأَقْوَالُ بِلَا أَعْمَالٍ
قَوْلٌ بِلَا عَمَلٍ لَا يُسْتَوِي شَيْئًا بَلْ هُوَ حُجَّةٌ
لَا مَحْجَظَةَ الْقَوْلُ بِلَا عَمَلٍ كَذَا بِلَا بَابٍ
وَلَا حَرَفٍ كُنْ لَا يَنْفَعُ مِنْهُ هُوَ مُجَرَّدٌ
دَعْوَى بِلَا بَيِّنَةٍ صَوْرَةٌ بِلَا لُفْظٍ مِنْكُمْ
لَا يَدَانِ لَمْ وَلَا رِجْلَانِ وَلَا بَطْشٌ
مُعْظَمُ أَعْمَالِكُمْ كَجَسَدٍ بِلَا رُوحٍ الرُّوحُ
هُوَ الْإِخْلَاصُ وَالتَّوْحِيدُ وَالشَّكَاةُ عَلَى
كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ لَا
تَفْعَلُوا أَعْمَلُوا تَصِيبُوا امْتَثِلُوا الْأَمْرَ
وَأَنْتَهُمَا عَنِ النَّهْيِ وَوَاقِفُوا الْقَدْرَ أَحَادُ
أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ تَسْفِي قُلُوبُهُمْ بِبَيْتِهِمُ
الْأَنْسِ وَالْمَشَاهِدَةِ وَالْقُرْبِ فَلَا يَحْشُونَ
بِالْأَمْرِ الْقَدْرَ وَبَلَايَا هُفْتَنْقَضِي آيَاتِ
الْبَلَاءِ وَلَا يَعْلَمُونَ بِهَا فَيَحْمَدُونَ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ وَيَشْكُرُونَ كَيْفَ لَمْ يَكُونُوا
مَوْجُودِينَ حَتَّى لَا يَعْتَرِضُوا عَلَى رَبِّهِمْ
عَزَّ وَجَلَّ الْآفَاتُ تَنْزِلُ عَلَى الْقَوْمِ كَمَا
تَنْزِلُ عَلَيْكُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَصْبِرُ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَغْدُبُ عَنِ الْآفَاتِ وَعَنِ الصَّبْرِ عَلَيْهَا
الصَّبْرُ عِنْدَ ضَعْفِ الْإِيمَانِ عِنْدَ
كَوْنِهِ طِفْلًا وَ الصَّبْرُ عِنْدَ
كَوْنِهِ شَابًا مُرَاهِقًا وَانْمُوافَقَةُ
عِنْدَ كَوْنِهِ بَالِغًا وَ الرِّضَا
عِنْدَ كَوْنِهِ قَرِيبًا يَنْظُرُ

يُعْلِمُهُ إِلَى سَائِرِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْغَيْبَةِ وَ
الْفَنَاءِ عِنْدَهُ وَجُودِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ عِنْدَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَهِيَ حَالَةُ الشَّاهِدَةِ
وَالْمُحَادَثَةِ يَفْقَهُ بَاطِنَهُ يَنْفِي وَجُودَهُ وَيُنْخِي
بِالإِضَافَةِ إِلَى الْخَلْقِ وَيُوجِبُ عِنْدَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ وَيُخْرِجُ هُنَالِكَ ذَوُّ بَنَاءٍ
ثُمَّ إِذَا شَاءَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَكْثَرَهُ إِذَا
أَرَادَ أَعَادَهُ إِعَادَةً وَجَمَعَ مُمْتَلَا شَيْئَةً
وَمُنْتَفِئَةً كَمَا جَمَعَ أَجْسَادَ الْخَلْقِ يَوْمَ
الْيَوْمِ أَمَةً بَعْدَ التَّقْطِيعِ وَالتَّمَرُّقِ يَجْمَعُهُ
عِظَاهُمْ وَلُحُورَهُمْ وَشُعُورَهُمْ ثُمَّ
يَأْمُرُ إِسْرَافِيلَ بِنَزْخِ الْأَرْوَاحِ فِيهَا هَذَا
فِي حَقِّ الْخَلْقِ أَيْ هَؤُلَاءِ يُعِيدُهُمْ يَلَا
وَأَسْطَرَّةً كُنْظَرُهُ تَذُنِيمُهُمْ وَنَظَرُهُ يُعِيدُهُمْ
شَرْطُ الْمَحَبَّةِ أَنْ لَا تَكُونَ لَكَ إِمْرَادَةٌ
مَعَ مَحْبُوبِكَ وَأَنْ لَا تَشْتَغَلَ عَنْهُ بِدُنْيَا
وَلَا آخِرَةٍ وَلَا خَلْقٍ مَحَبَّتُهُ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ لَيْسَتْ هَيْئَةً حَتَّى يَدْعِيَهَا كُلُّ
أَحَدٍ كَمَا مَنَّ يَدْعِيهَا وَهِيَ
بِعِيدَتِهِ عَنْهُ وَكَمَا مَنَّ لَا
يَدْعِيهَا وَهِيَ عِنْدَهَا لَا تَحْقِرُهَا
أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ أَسْرَارَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَبْدُورَةٌ فِيهِمْ
يَا مَاشَرِ الْمُسْلِمِينَ كَثِيرًا تَوَاضَعُوا فِي أَنْفُسِكُمْ وَلَا
تَكْتَبِرُوا عَلَى عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

علم سے رب عزوجل کی طرف نظر کرتا ہے اور غیبت ذات
مطلق وقت پائے جانے قلب دوسرے حق تعالیٰ کی حضوری
میں ہوتی ہے پس یہی حالت مشاہدہ اور مہکلامی کی ہے اس حالت
میں اس کا باطن اور اس کا وجود فنا ہو جاتا ہے اور وہ بمقابلہ مخلوق
کے محو ہو جاتا ہے اور وہ حق عزوجل کی حضوری میں پایا جاتا ہے
وہاں محو ہو کر پورے طور سے گھل جاتا ہے۔ بقا کا درجہ مل جاتا ہے
پھر جب حق عزوجل چاہتا ہے اس کو زندہ کر دیتا ہے

اور جب چاہتا ہے اس
کو واپس کر لیتا ہے اور اس کے منتشر و متفرق اجزاء کو جمع کر
دیتا ہے جیسے کہ وہ قیامت کے دن مخلوق کے بدنوں کو
ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے اور پھٹ جانے کے
باوجود جمع کرے گا اور ان کی ہڈیوں اور گوشت اور بالوں کو جمع
کر دے گا۔ اسرافیل علیہ السلام کو ان میں روحوں کے پھرنے کا
حکم دے گا یہ تمام مخلوق کے حق میں ہوگا لیکن اہل اللہ کا اعادہ
بغیر واسطہ ہوگا فقط نظر الہی ان کو فنا کرتی ہے اور اسی کی نظر ان
کا اعادہ فرمائی گی۔ محبت کی شرط یہ ہے کہ تیرا اعادہ محض اپنے
محبوب کے ساتھ ہو اور تجھ کو اس محبوب سے کوئی چیز اور مخلوق
دنیا و آخرت میں روک نہ سکے۔ خدا کی قسم محبت اللہ عزوجل کی
آسان نہیں ہے جو ہر ایک اس کا دعویٰ کرنے لگے۔ کتنے
لوگ ہیں جو اس کا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ محبت ان سے دور
ہوتی ہے اور کتنے ایسے ہیں جو محبت کے دعویدار نہیں حالانکہ
محبت ان کے نزدیک موجود ہوتی ہے مسلمانوں میں سے تم
کسی کو حقیر و ذلیل نہ سمجھو کیوں کہ اسرار الہی ان میں شل بیج کے
بکھیر دیے گئے ہیں۔ اے گروہ مسلمان! اپنے نفسوں میں بہت
تواضع اختیار کرو اللہ عزوجل کے بندوں پر مغرور و تکبر نہ کرو

اپنی غفلتوں سے ہر شے ہر جاؤ تم بڑی بھاری غفلت میں ہو
گرایا تمہارا محاسب حساب کتاب ہو گیا ہے اور تم نے پہلے طرہ پر
کر لیا ہے اور جنت میں تم نے اپنے مکان دیکھ لیے ہیں نہیں
ہے یہ مگر بہت بڑا دھوکہ ہو چکا تم میں سے ہر ایک نے اللہ عزوجل کے
ہمت گناہ کیے ہیں اور وہ اس میں تغیر ہی نہیں کرتا اور نہ ان سے توبہ
کرتا ہے اور یہ گناہ رہتا ہے کہ تحقیق وہ گناہ بھلا دیے گئے ہیں
وہ تو تمہارے نامہ اعمال میں تاریخ وار درج ہیں وقتوں کے ساتھ۔
ان میں سے قلیل و کثیر سب پر حساب و عقاب کیا جائے گا۔
غافلوا جاگ اے سونے والو! ہوشیار ہو جاؤ! پروردگار عزوجل کی
رحمت کے سامنے آ جاؤ۔ اے بندو بہ تحقیق تم اور تمہارے نابالغ
کوئی بھی جو جس کے گناہ اور لغزشیں زیادہ نہیں اور وہ اس پر
اڑ رہا اور توبہ و ندامت نہ کی تو اس نے اگر جلد اس کی تلافی نہ کر لی
تو سمجھ لے کہ کفر کا قاصداً کیا اے دنیا کے بغیر آخرت طلب کرنے
والے۔ اے خلق کو بغیر خالق کے چاہنے والے تو محتاجی کے سوا کسی
سے نہیں ڈرتا اور نہ امیری کے سوا کسی کی آرزو کرتا ہے۔

تجھ پر افسوس! رزق تو مقسوم ہے جو گھٹ بڑھ نہیں سکتا
اور نہ آگے پیچھے ہو سکتا ہے تو خدا کی ضمانت میں شک کرنے والا
ہے جو تیرے لیے مقسوم نہیں ہوا اس کی طلب پر حرم کرنے والا ہے
تجھ کو تیری حرص نے عاملوں کے پاس حاضر ہونے اور مجالس خیر کی
حاضری سے روک دیا ہے۔ تو ڈرتا ہے کہ تیرے منافع کم ہو جائیں
گے اور تیرے اونٹ کم ہو جائیں گے۔

تجھ پر افسوس تو جب ماں کے پیٹ میں بچہ تھا تو تجھ کو کس نے
کھلایا تھا۔ آج تو اپنی ذات پر اور خلق پر اور اپنی اشرافیوں اور پڑوں
پر، اپنی خرید و فروخت پر اور اپنے شہر کے حاکم پر بھروسہ کرنے
والا ہے ہر وہ چیز جس پر تو نے اعتماد و بھروسہ کیا پس وہ تیرا مبرور

تَنْهَوْا مِنْ غَفْلَةٍ أَنْتُمْ مَا أَنْتُمْ إِلَّا فِي غَفْلَةٍ
عَظِيمَةٍ كَأَنَّكُمْ قَدْ حُوسِبْتُمْ وَ عَكَبْتُمْ
الصُّرَاطَ وَ ذَرَأْتُمْ مَتَارِيزَكُمْ فِي الْجَنَّةِ
مَا هَذَا إِلَّا غُرُورٌ الْعَظِيمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ قَدْ
عَصَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَاصِيَ كَثِيرَةٌ وَ هُوَ لَا
يَتَفَكَّرُ فِيهَا وَلَا يَتُوبُ مِنْهَا وَيَكُنْ أَتَمَّهَا قَدْ نَسِيتُ
هِيَ مَكْتُوبَةٌ فِي صَحَائِفِكُمْ يَتَوَارِيخُ أَوْقَاتُهَا
يُحَاسِبُ أَوْ يُعَاقِبُ عَلَى الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ
مِنْهَا اسْتَيْقِظُوا يَا عَقْلُ أَنْتُمْ هُوَ يَا نِيَامُ
تَعَرَّضُوا لِرَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنِ
اشْتَدَّتْ مَعَاصِيهِ وَ زَلَّاتُهُ وَ اصْرَعَتْ عَلَيْهَا
وَلَمْ يَتُبْ وَلَمْ يَنْدَمْ فَقَدْ جَاءَ يُرِيدُ
الْكُفْرَ إِنْ لَمْ يَتَدَارَكَ الْأَمْرَ يَا دُنْيَا بَلَا
أَخْبَرُ يَا خَلْقًا بَلَا خَالِقٍ مَا تَخَافُ سِوَى
الْفَقْرِ مَا تَرْجُو سِوَى الْغِنَى۔

وَيَحَاكُ الرِّزْقُ مَقْسُومٌ لَا يَزِيدُ
وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَأَخَّرُ أَنْتَ تَسْأَلُ
فِي زَمَانِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَرِيصٌ عَلَى طَلَبِ
مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ حِرْصُكَ قَدْ مَنَعَكَ عَنِ
الْحُضُورِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَ مَشَاهِدِ الْخَيْرِ تَخَافُ
أَنْ تَنْقُصَ أَرْبَاحُكَ وَ أَنْ يَقِلَّ رِزْقُكَ
وَيَحَاكُ مَنْ أَطْعَمَكَ وَ أَنْتَ تَطْعُنُ فِي
بَطْنِ أُمِّكَ أَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَلَيْكَ وَ عَلَى الْخَلْقِ
وَ دَنَائِبُكَ وَ ذَرَاهِيكَ وَ عَلَى بَيْعِكَ وَ شَرَاكَ عَلَى
سُلْطَانِ بِلَدِكَ كُلُّ مَنْ اعْتَمَدَتْ عَلَيْهِ فَمُؤَلِّهُ الْهَلَكِ

وَكُلُّ مَنْ حَقَّتْهُ وَرَجَوْتَهُ وَهَوَىٰ إِلَيْكَ
 كُلُّ مَنْ رَأَيْتَهُ فِي الصُّنْدِ وَالنَّفْعِ وَلَمْ تَرَ إِلَيْكَ
 مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ عَلَى يَدَيْهِ
 هُوَ إِلَهُكَ عَنْ قَرِيبٍ تَرَىٰ خَبْرَكَ يَأْخُذُ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ
 وَبَطْنَكَ وَمَالَكَ وَجَمِيعَ مَا اعْتَمَدْتَ
 عَلَيْهِ دُونَهُ وَيَقْطَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْخَلْقِ
 وَيَقْبِضُ قُلُوبَهُمْ عَلَيْكَ وَيَقْبِضُ أَيْدِيَهُمْ
 عَنْكَ يَحْزَنُ لَكَ عَنْ شُغْلِكَ وَيَغْلِقُ
 الْأَبْوَابَ فِي وَجْهِكَ وَيَرُدُّكَ مِنْ
 بَابٍ إِلَىٰ بَابٍ وَلَا يُعْطِيكَ لِقَاءَهُ وَلَا
 دَسَاقَةً وَإِذَا دَعَاكَ فَلَا يُجِيبُكَ كُلُّ
 ذَلِكَ لِشَرِّكَ بِهِ وَإِعْذَمَادِكَ عَلَىٰ
 غَيْرِهِ وَطَلَبِكَ بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِهِ وَ
 اسْتِعَانَتِكَ بِهِ عَلَىٰ مَعَاصِيهِ هَذَا قَدْ
 رَأَيْتَهُ جَرَىٰ عَلَىٰ كَيْفٍ مِنْ هَذَا الْجَنَسِ
 وَهُوَ الْأَغْلَبُ فِي الْعَاصِيينَ وَمِنْهُمْ
 مَنْ تَبَدَّلَ أَمْرَكَ الْأَمْرَ بِالتَّوْبَةِ فَيَقْبَلُ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَتَهُ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِ
 بِالرَّحْمَةِ وَيُعَامِلُهُ بِالكَرَمِ وَاللُّطْفِ
 يَا خَلْقُ اللَّهِ تَوَبُّوا يَا عُلَمَاءُ يَا فَقَهَاءُ
 يَا زُهَّادَ يَا عِبَادَ مَا مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ يَحْتَاجُ
 إِلَىٰ تَوْبَةٍ أَحْبَبْتُكُمْ عِنْدِي فِي حَيَاتِكُمْ
 وَمَمَاتِكُمْ إِذَا أُشْكِلَتْ عَلَىٰ أَوَّلِ
 أُمُورِكُمْ انْكَشَفَتْ لِي فِي آخِرِهَا عِنْدَ مَوْتِكُمْ

اور ہر ایک وہ جس سے تو ڈرا اور جس سے تو نے آرزو کی پس وہ
 تیرا مہربان ہے ہر ایک وہ جس پر تو نے نقصان و نفع میں نظر ڈالی
 اور یہ خیال نہ کیا کہ حق عزوجل نے اس کے ہاتھوں پر تیرا کام کر دیا
 پس وہ تیرا مہربان ہے۔ مغرب تیرے تھے اپنی خبر معلوم ہو جائے گی
 حق عزوجل تجھ سے تیرے کان اور آنکھ اور قوت اور تیرا مال اور
 تمام وہ چیزیں جن پر خدا کے سوا تو نے اعتماد کیا تھا سب جھین لیا
 اور تیرے اور تیرے خلق کے درمیان میں تعلق قطع کر دے گا اور
 ان کے دلوں کو تیرے اور پرہیزگاری کے گاہ اور ان کے ہاتھ تیرے
 طرف سے باندھ دے گا اور تجھے تیرے مشغلوں سے معزول
 کر دے گا اور تمام دروازے تیرے اوپر بند کر دے گا۔ تجھے
 ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر بدید پھرائے گا
 اور وہ تجھے ایک لقمہ اور ایک ذرہ نہ دے گا اور جب تو اسے
 پکارے گا وہ تجھے جواب نہ دے گا یہ سب کچھ تیرے شرک
 اور غیر خدا پر اعتماد کرنے اور غیر اللہ سے خدا کی نعمت طلب
 کرنے اور گناہوں پر نعمتوں سے مدد چاہنے کی وجہ سے ہوگا
 میں نے یہ اس قسم کے لوگوں کے ساتھ اکثر ہوتے ہوئے دیکھا
 ہے اور یہ بڑاؤ نافرمانوں میں اغلب ہیں اور بعض گنہگاروں میں
 سے وہ بھی ہیں جو گناہوں کی توبہ سے تلافی کریتے ہیں پس حق
 عزوجل ان کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے اور ان کی طرف نظر رحمت
 فرماتا ہے اور ان سے کرم و لطف کے ساتھ معاملہ کرتا ہے
 اے مخلوق الہی توبہ کرو۔ اے عالمو! اے فقیہو! اے زاہدو
 اور اے عابدو! تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو توبہ کا محتاج
 نہ ہو۔ میرے پاس تمہاری زندگی و مرگ کے حالات و خبریں
 ہیں جب مجھ پر تمہارے ابتدائی اور مشکل و مشتبہ ہو جاتے
 ہیں تو آخر کار تمہاری موت کے وقت وہ سب مجھ پر منکشف

ہو جاتے ہیں جب تمہارے مال کی اصلی حالت بھر پر پوشیدہ رہتی ہے تو میں اس کے مصارف کا منتظر رہتا ہوں پس اگر وہ مال اولاد اور اہل و عیال کے نفقہ اور حق عزوجل کے نفقہ پر اور خلق کی مصلحتوں میں صرف ہوتا ہے تو میں یہ جان لیتا ہوں کہ اس کے حاصل کرنے کی اصل حق عزوجل پر توکل ہے اور بلاشبکہ یہ مال حلال مطلق ہے۔ میں تمہارے ساتھ بازاروں میں نہیں رہتا ہوں اور لیکن حق عزوجل بھر پر تمہارے مالوں کا حال ان طریقوں کا اور نیز دوسرے طریقوں سے ظاہر فرمادیتا ہے۔

اے غلام! تو اس امر سے ڈر کہ حق عزوجل تیرے قلب میں اپنے غیر کا خوف نہ دیکھے پس اس وقت تو رسوا ہو جائے گا اس سے بچ کر وہ تیرے دل میں اپنے غیر کا خوف یا اپنے غیر کی آرزو یا کسی غیر کی محبت دیکھے نہ اپنے دلوں کو غیر اللہ سے پاک کر لو۔ ہر نقصان و فتنہ کا اسی کی طرف سے خیال کرو تم تو اس کے گھرمیں اور اس کی معافی میں ہو۔

اے غلام! تو جو خوبصورت چہرے کو دیکھ کر ان کو چاہنے لگتا ہے یہ ناقص محبت ہے تو اس پر سزا کا مستحق ہے صحیح محبت جس میں کبھی تغیر نہ آئے اللہ عزوجل کی محبت ہے اور وہی ایسی ہے جس کو تو اپنے قلب کی آنکھوں سے دیکھے گا اور وہی صدیقوں روحانیوں کی محبت ہے انہوں نے محض بوجہ ایمان محبت نہیں کی بلکہ لائق و معائنہ سبب و محبت ہوا ان کے قلب کی آنکھوں سے پردے کھول دیے گئے پس ان کو تمام وہ چیزیں جو غیب میں تھیں نظر آگئیں ایسی چیز دیکھی جن کا بیان ممکن ہی نہیں ہے۔

اے اللہ! مغفروانیت کے ساتھ اپنی محبت عطا فرما تمہارے مقسوم حصے دنیا کے پاس متین و تقویٰ ملک کے لیے

إِذَا حَقِيَ عَلَى أَصْلٍ مَالٍ أَحَدِكُمْ أَنْتَظِرْ حُرُوجَهُ فَإِنْ خَرَجَتْ النِّفَقَةُ عَلَى الْأَوْلَادِ وَالْأَهْلِ وَفَقْرَاءِ النَّحْيِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَصَالِحِ النَّحْيِ وَعَلِمْتُ أَنَّ أَصْلَهُ جَاءَ مِنْ حَلَالٍ وَإِنْ خَرَجَ عَلَى الصِّدِّيقَيْنِ الَّذِينَ هُمْ خَوَاصُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلِمْتُ أَنَّ أَصْلَهُ تَحْصِيلُهُ كَانَ بِالنَّوْكِلِ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ حَلَالٌ طَلَقْتُ لَسْتُ مَعَكُمْ فِي أَسْوَاقِكُمْ وَلَكِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَكُنْ فِي أَمْرِكُمْ بِهَذِهِ الطَّرِيقَةِ وَبِغَيْرِهَا مِنَ الطَّرِيقِ

يَا غُلَامُ احْذَرْنَا، يَبْرَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَلْبِكَ خَوْفٌ غَيْرُهُ فَتَعْلَمُ أَحَدًا مَا يَبْرَى فِي قَلْبِكَ خَوْفٌ غَيْرُهُ أَوْ رَجَاءٌ غَيْرُهُ أَوْ حُبٌّ غَيْرُهُ طَهِّرْ قُلُوبَكُمْ مِنَ غَيْرِهِ لَا تَدْرُوا الضَّرَرَ وَالنَّفْعَ إِلَّا مِنْهُ أَنْتُمْ فِي دَارِهِ وَضِيَا فَنَتِهِ

يَا غُلَامُ كُلُّ مَا تَرَاهُ مِنَ الْوُجُوهِ الْمُسْتَحْسَنَةِ وَرُجَّتُهُ فَهُوَ حُبٌّ نَاقِصٌ أَنْتَ مُعَاقِبٌ عَلَيْهِ الْحُبُّ الصَّحِيحُ الَّذِي لَا يَتَغَيَّرُ حُبُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِي تَرَاهُ يَبْنِي قَلْبَكَ وَهُوَ حُبُّ الصِّدِّيقَيْنِ الرُّوحَانِيَيْنِ مَا أَحَبُّوْا بِلَا يَمَانٍ بَلْ بِالْإِيْقَانِ وَالْعَيْنِ كَشِفَتِ الْحُجُبُ عَنْ أَعْيُنِ قُلُوبِهِمْ فَارَوْا مَا فِي الْغَيْبِ رَأَوْا مَا لَا يُمَكِّنُهُمْ شَرْحُهُ

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَحَبَّتَكَ مَعَ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ أَنْفُسَكُمْ مَوْدَعَةً عِنْدَ الدُّنْيَا إِلَى أَوْقَاتِ

مَعْلُومَةٍ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَفْعَلُ أَحَدٌ عَلَى
الْإِمْتِنَانِ مِنْ تَسْلِيلِهِ مَا إِلَيْكُمْ وَقَدْ مَجَى الْإِذْنَ
مَنْ مَنَّ مَنَّكَ مَا هِيَ تَضَحُّكَ بِالْخَلْقِ وَيَتَغَرَّبُ عَنْهُمْ
وَكَسَتْ لَهْزَى بِهَا وَتَضَحُّكَ وَمَنْ يَطْلُبُ مِنْهَا مَا
لَمْ يَقْسَمْ لَهُ مِنْهَا وَمَنْ يَطْلُبُ قَسَمَهُ مِنْهَا بِغَيْرِ
إِذْنٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ .

يَا قَوْمُ إِنْ أَعْرَضْتُمْ عَنْ بَابِهَا وَقَبْلَتُمْ
عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَتْ وَتَبَعْتُكُمْ
أُطْلَبُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَقْلُ إِذَا أَقْبَلَتِ
الدُّنْيَا عَلَى أَوْلِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا لَهَا
مُرِّي عُرِّي غَيْرِي نَا حُنْ قَدْ دَعَا فَذَكَ قَدْ
رَأَيْتَكَ

تَنْتَبِهْ رَجِي عَلَيْهِ مَا فَإِنْ دِينَ نَارِكَ مُحْسِنٌ
زَيْلَتِكَ عَلَى صَنِيعٍ مَجُوبٍ مِنْ خَشَبٍ
لَا رَوْحَ فِيهِ أَنْتَ طَاهِرٌ بِلا مَعْنَى مَنْظَرٍ
بِلا مُحَبَّرٍ الْمَنْظَرُ وَالْمُحَبَّرُ بِالْإِخْرَاقِ لَمَّا
ظَهَرَتْ عُيُوبُ الدُّنْيَا عِنْدَ الْقَوْمِ هَرَبُوا مِنْهَا
وَلَمَّا ظَهَرَتْ عُيُوبُ الْخَلْقِ عِنْدَهُمْ عَابُوا عَنْهُمْ
وَهَرَبُوا مِنْهُمْ وَاسْتَوَحَّشُوا مِنْهُمْ وَاسْتَأْنَسُوا
بِالصَّخَارَى وَالْبَرَارِي وَالْخَرَابِ وَالْكَوْفِ وَالْجِنِّ
وَالْمَلَائِكَةِ السَّاجِدِينَ فِي الْأَرْضِ تَأْنِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ
وَالْجِنُّ عَلَى صُورٍ غَيْرِ صُورِهِمْ يُظَاهَرُونَ لَهُمْ فِي
بَعْضِ الْأَوْقَاتِ عَلَى صُورِ الشُّهَادَةِ وَالرَّهْبَانِ بِالْحَادِ
وَعَلَى صُورِ الْمَدَانِ وَعَلَى صُورِ الْوُحُوشِ كَمَا وَدَّ فِي أَلْفِ صُورَةٍ
أَسَادُوا وَالصُّورُ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ

جن کا علم خدا کو ہے امانت رکھ دیے گئے ہیں ان کے مالک کی
طرف سے اجازت مل جانے کے بعد کوئی طاقت نہیں رکھتا
کہ وہ تم کو وہ حصہ سپرد نہ کر دے دنیا مخلوق اور ان کی خدائی مقل پر
نہستی اور استغناء کرتی ہے اور جو دنیا سے غیر منقسم حصہ طلب
کرتا ہے اس پر نیز اس پر جو بغیر اذن الہی اپنے منقسم کی اس سے
خواہش کرے نہستی دہتی ہے مذاقی کرتی ہے ۔

اے قوم! اگر تم دنیا کے دروازے سے منہ پھیر لو اور حق
عزوجل کے دروازے کو منہ کر لو تو دنیا نکل کر خود تمہارے پیچھے
آئے گی تم اللہ عزوجل سے عقل کی طلب کرو۔ جب دنیا اولیا
اللہ کی طرف آتی ہے تو وہ اس سے کہتے ہیں چلی جا اور کسی کو
دھوکا دے ہم تو تجھے پہچان چکے ہیں ہم نے تجھے دیکھا ہے
حقیقت ہم تیرے حسن و ہیبت کو دیکھ چکے ہیں ہم پر اپنا کھوپڑ
ظاہر نہ کر۔ تیری اشرفی خراب ہے تیری زینت کٹھی کے اس
خالی بُت کی طرح ہے جس میں روح نہیں تو ظاہر بلامنی ہے
اور تو بغیر حقیقت کا دکھاو ہے۔ حقیقت دیکھنے اور کہنے کے
قابل آخرت ہے۔ جب اولیا را اللہ پر دنیا کے عیب ظاہر ہو
گئے تو وہ اس سے بھاگے اور جب ان پر مخلوق کے عیب
ظاہر ہوئے تو وہ ان سے غائب ہو گئے اور بھاگے اور
ان سے وحشت کرنے لگے اور جنگوں اور ویرانوں اور
غاروں اور جن و ملائکہ سے جو کہ زمین میں سیاحت کرنے والے
ہیں۔ انس پکڑ لیا فرشتے اور جن ان کے پاس غیر صورتوں میں
آتے ہیں بعض اوقات میں وہ زاہوں اور برہمنوں کی صورت
میں ڈاڑھیوں کے ساتھ ظاہر ہوتے تھے اور کبھی مردوں کی
صورت میں اور کبھی وحشی جانوروں کی صورت میں فرشتے اور
جن جو نسی صورت میں چاہیں ظاہر ہوتے ہیں۔ فرشتوں اور جنوں

كَثِيَابٍ مُّعَلَّقَةٍ عِنْدَ أَحَدِكُمْ فِي بَيْتِهِ يَلَيْسُ
أَبَها سَاءَ الْمُرِيدُ الصَّادِقُ فِي إِرَادَتِهِ
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَدَايَةِ أَمْرِهِ
يُضَيِّقُ عَنْ رُؤْيَا الْخَلْقِ وَعَنْ
سَمَاعِ كَلِمَةٍ مِنْهُمْ وَعَنْ رُؤْيَا
ذَمِّهِ مِنَ الدُّنْيَا لَا يَقْدِرُ أَنْ يَرَى
شَيْئًا مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ يَكُونُ قَلْبُهُ
تَأَثُّمًا وَعَقْلُهُ غَائِبًا وَبَصَرُهُ شَاخِصًا
لَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى تَقَعَ يَدُ الرَّحْمَةِ
عَلَى رَأْسِ قَلْبِهِ فَيَأْتِيَهُ السُّكْرُ
لَا يَزَالُ سَكْرَانًا حَتَّى يَسْتَنْشِقَ
ذَائِحَةَ الْقُرْبِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَحِينَئِذٍ يُفَيِّقُ وَإِذَا تَمَكَّنَ فِي
تَوْحِيدِهِ وَارْتِصَافِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِرَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَعِلْمِهِ بِهِ وَمَحَبَّتِهِ لَهُ جَاءَهُ
الْغِيَاثُ وَالسَّاعُ الْخَلْقِ تَأْتِيهِ الْفُرْقَةُ
مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَحِيلُ أَنْفَالَهُمْ
مِنْ غَيْرِ كَلْفَةٍ يَقْرُبُ مِنْهُمْ وَيَطْلُبُهُمْ وَيَكُونُ
كُلُّ شُعْلَةٍ فِي مَصَالِحِهِمْ وَهُوَ لَا يَشْغُلُ
عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ طَرَفَةً عَيْنٍ الْمُنْزَهْدُ
الْمُبْتَدِئُ فِي تَهْدِيهِ يَهْرُبُ مِنَ الْخَالِقِ
وَالرَّاهِدُ الْكَامِلُ فِي زُهْدِهِ لَا يُبَالِي مِنْهُمْ
لَا يَهْرُبُ مِنْهُمْ بَلْ يَطْلُبُهُمْ لَأَنَّهُ يَصِيرُ
عَارِفًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عَرَفَ اللَّهَ لَا يَهْرُبُ مِنْ
شَيْءٍ وَلَا يَخَافُ مِنْ شَيْءٍ سِوَاكَ الْمُبْتَدِئِ يَطْلُبُهُمْ

کے نزدیک مختلف شکلیں بدلتا آیا ہے جیسے تمنا سے گھر میں لگے
ہوئے مختلف کپڑے جسے چاہا پس لیا مرید جو خدا سے ارادہ
میں سچائی والا ہوتا ہے اپنے ابتدائی معاملہ میں خلق کے دیکھنے
اور ان سے ایک کلمہ سننے اور دنیا کے ایک ذرے کے دیکھنے
سے بھی تنگی کرتا ہے وہ مخلوقات میں سے کسی ایک شے کے
دیکھنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا اس کا قلب ابتداء میں جبران ہوتا
ہے اور عقل غائب اور اس کی آنکھ پتھر مٹی ہوئی رہتی ہے۔
ایسی حالت اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ رحمت کا
ہاتھ اس کے قلب کے سر پر آجائے پھر اس وقت اس کو ایک
نشہ آجاتا ہے اور پھر وہ ہمیشہ مست رہتا ہے یہاں تک کہ
قرب الہی کی براس کے دماغ میں سچپتی ہے اس وقت یہ افانہ
میں آجاتا ہے بعدہ جب وہ توحید اور اخلاص اور معرفت الہی
اور علم و محبت خداوندی میں قرار پکڑنے والا ہو جاتا ہے تو اس
کو ثابت قدمی اور مخلوق کی گنجائش حاصل ہو جاتی ہے اس کے
پاس حق عزوجل کی طرف سے ایک قوت آجاتی ہے پس
اس وقت بغیر تکلیف کے ان کے ہر جہ اپنے اوپر لادیتا ہے
مخلوق سے قریب ہو جاتا ہے اور ان کا طالب بنتا ہے۔
اور تمام مشغلہ اس کا ان کی مصلحتوں میں ہوتا ہے اور وہ اس
حالت میں ایک لمحہ کو بھی خدا سے غافل نہیں ہوتا اس سے اعراض
نہیں کرتا۔ زاہد مبتدی ابتداء میں خلق سے بھاگتا ہے اور زاہد
کامل اپنے زہد میں کچھ بھی ان کی پروا نہیں کرتا نہ ان سے بھاگتا
ہے بلکہ ان کی خواستگار کی کرتا ہے کیوں کہ وہ تو عارف باللہ
ہو جاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے تو وہ نہ کسی شے
سے بھاگتا ہے اور نہ وہ کسی شے سے سوا خدا کے ڈرتا ہے
مبتدی فاسقوں اور گنہگاروں سے بھاگتا ہے اور منتہی ان کو طلب

کرتا ہے اور وہ کیسے طلب نہ کرے کیوں کہ ان کی ہر قسم کی دوا تو اس کے پاس موجود ہے۔ اور اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا نہیں ہنستا فاسق کے منہ پر مگر عارف باللہ جو معرفت الہی میں کامل ہو جاتا ہے وہ خدا کی طرف رہنما بن جاتا ہے۔ لوگوں کو ہدایت کرتا ہے وہ ایک شکاری کا سا جال بن جاتا ہے جس کے ذریعہ سے مخلوق کا دنیا کے سمندر سے نکل کر تار پتا ہے دنیا کی طرف متوجہ نہیں ہونے دیتا اس کو ایسی قوت عطا فرمادی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے شیطان اور اس کے لشکر کو یہ عارف شکست دے دیتا ہے۔ اور مخلوق کو ان کے پنجہ سے چھڑا لیتا ہے۔ اے زاہدین کہ حباالت کو ساتھ لیے ہوئے گوشہ نشینی اختیار کرنے والے آگے آ اور جو کچھ میں کہتا ہوں اُسے سُن اے رونے زمین کے زاہد و آگے آو اپنے غلوت خانہ کو ویران کر دو اور مجھ سے قریب ہو جاؤ تم اپنے غلوت غزل میں بغیر کسی اصل کے بیٹھ گئے ہو۔ تم نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ہے آگے بڑھو اور حکمت و دانائی کے میوے چنوا اللہ تم پر رحم کرے میں تمہارا آنا اپنے نفع کے لیے نہیں چاہتا ہوں بلکہ تمہاری ہی غرض کے لیے چاہتا ہوں۔

اے غلام! تو حاجت مند ہے کہ محنت کرے تاکہ کوئی صنعت پیشہ سیکھ لے تو ہزار مرتبہ بتاتا توڑتا ہے تاکہ تجھے ایسی اچھی عمارت بنانی آجائے جو پھر نہ ٹوٹے جب تو بنانے اور توڑنے میں خود فنا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے لیے ایسی عمارت بنا دے گا جو ٹوٹ نہ سکے گی۔

اے قوم! تم کب سمجھ گے جس کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں کب معلوم کرو گے تم حق عزوجل کے طالبوں مریدوں کے پاس آمد و رفت کرو جب ان سے ملاقات ہو جائے تو تم

كَيْفَ لَا يَطْلُبُهُمْ وَكُلٌّ دَوَّاهِهِمْ
عِنْدَكَ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَاحَةً
اللَّهُ عَلَيْهِ لَا يَضْحَكُ فِي وَجْهِ الْفَاسِقِ
إِلَّا الْعَارِفُ مَنْ كَمَلَتْ مَعْرِفَتُهُ
بِلَوْ عَزَّ وَجَلَّ صَامًا دَالًّا عَلَيْهِ يَصِيرُ
شَبَكَةً يَصْطَادُ بِهَا الْخَلْقُ مِنْ
بَحْرِ الدُّنْيَا يُعْطَى الْقُوَّةَ حَتَّى
يَهْنَأَ مَرِئِيلَيْسُ وَجُنْدُهُ يَأْخُذُ الْخَلْقَ
مِنْ أَيْدِيهِمْ يَأْمُرُ أَنْتَزَلَ بِرُهْنِهِ
مَعَ جَهْلِهِ تَقْتَدِمُ وَاسْمَعُ مَا أَقُولُ
يَأْمُرُ هَذَا الْأَمْرَ تَقْتَدِمُوا خَرِبُوا
صَوَامِعَكُمْ وَارْخَرِبُوا مِيتِي قَدْ
قَعَدْتُكُمْ فِي خَلْقِ نِكْمٍ مِنْ غَيْرِ
أَصْلٍ مَّا وَقَعْتُمْ بِشَيْءٍ تَقْتَدِمُوا
وَالْقُطُوفُ أَشْمَاءُ الْحِكْمِ رَاحِكُمْ
اللَّهُ مَا أُرِيدُ مَجِيئَكُمْ لِي بَلْ
أُرِيدُ لَكُمْ۔

يَا غُلَامُ تَحْتَاجُ تَتَعَبُ حَتَّى
تَتَعَلَّمَ الصَّنْعَةَ تَبْنِي وَتَنْقُصُ
الْفَمْرَةَ حَتَّى تَحْسِنَ تَبْنِي مَا لَا يَنْقُصُ
إِذَا قَبِلْتَ فِي الْبِنَاءِ وَالنَّقْصِ بَنِي لَكَ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُ لَا يَنْتَقِصُ۔

يَا قَوْمُ مَتَى تَعْمَلُونَ مَتَى تُدْرِكُونَ
الَّذِي أُشِيرُ إِلَيْهِ طَرَفُوا عَنِ
مُرِيدِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا وَقَعْتُمْ بِهِمْ

اپنی جانوں اور مالوں سے ان کی خدمت کرو۔ پس میری عبادت
خدا کے لیے خاص خوشنویس ہیں اور ظاہر حکمدار علامتیں ہیں لیکن
تم میں اور تمہاری بینائیوں اور تمہاری ناقص سمجھوں میں تو آفتیں
ہیں تم درمیان صدیق و زندیق اور درمیان حلال و حرام نہر ملے
ہوئے اور غیر نہر ملے ہوئے میں اور نافرمان اور تابعدار میں اور
درمیان طالب خدا اور طالب خلق کے فرق نہیں کرتے تم ان
مشائخوں کی جو علم کے مرافق عمل کرنے والے ہیں خدمت کرو
بیان تک کہ وہ تمام چیزوں کی حقیقت سے تمہیں آشنائیں
اور تم حق عزوجل کی معرفت حاصل کرنے میں کوشش کرو۔ پس
بر تحقیق جب تم پہچان لو گے اس کے ماسوا سب کو پہچان لو گے
تم اولاً اسے پہچان پھر اسے محبوب بناؤ جب تم اس کو سر کی
آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے ہو تو اس کو اپنے قلب کی آنکھوں
سے دیکھو جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے سمجھو گے تو ضرور تم
خدا سے بھی محبت کرو گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اللہ تعالیٰ کو اس لیے دوست رکھو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں دیتا ہے
خدا اکلوتا ہے اور مجھ کو اپنا دوست اس لیے بناؤ کہ اللہ عزوجل
مجھے دوست رکھتا ہے اس کی محبت سے میری محبت کرو۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں سے تمہیں اس حالت میں
غذا دی کہ تم ماں کے پیٹوں میں تھے اور اس سے نکلنے کے بعد
بھی غذا دی۔ پھر تم کو عافیت اور توفیق اور حلال کرنے کی قوت عطا فرمائی
اور اس نے تم کو اپنی طاعت نصیب فرمائی اور اس نے تم کو کمال
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروی کرنے والا بنایا پس اس کا فکر
و محبت کمال ہے جب تم نعمتوں کو اس کی طرف سے خیال کرو گے
تمہارے قلوب سے خلق کی محبت جاتی رہے گی۔ عارف باللہ
اس کی محبت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف قلب کی آنکھوں سے

فَاُخِذَ مِنْهُمْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ الَّتِي دُونَ
الصَّادِقُونَ لَهُمْ رَوَاهُ لَهُمْ عَلَامَاتٌ ظَاهِرَةٌ
تَبَيَّنَتْ عَلَى وَجْهِهِمْ وَلَكِنَّ الْأَفْئِدَةَ فِيكُمْ وَفِي
بَصَائِرِكُمْ وَفِي أَفْهَامِكُمْ التَّسْقِيْمَةُ مَا تَقَرُّونَ
بَيْنَ الصِّدِّيقِ وَالزُّنْدِيقِ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ
بَيْنَ الْمُسْمُومِ وَغَيْرِ الْمُسْمُومِ

بِئْسَ

الْعَاصِي وَالظَّالِمِ بَيْنَ مُرِيدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَبَيْنَ مُرِيدِ الْخَلْقِ اخِذُوا الشُّبُوحَ الْعَمَالَ بِالْعِلْمِ
حَتَّى يَعْرِفُواكُمْ الْأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ اجْتَنِبُوا فِي
مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّكُمْ إِذَا عَرَفْتُمُوهُ
عَرَفْتُمْ مَا سِوَاهُ إِيَّاهُ لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا كُنْتُمْ
مَأْتُرُونَ بِأَعْيُنٍ دُخُوْسِكُمْ فَانْظُرُوهُ بِأَعْيُنِ
قُلُوبِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ التَّعَمُّدُ مِنْهُ أَحَبُّ مَوْءُ
صُرُوْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يُغْنِيكُمْ مِنْ تَعَمُّدِهِ وَأَحِبُّوا لِي

يَا قَوْمُ قَدْ غَدَاكُمْ بِبِعْمَةٍ وَأَنْتُمْ
فِي بَطْوَانِ أَهْلِهَا تَكْمُ وَبَعْدَ خُرُوجِكُمْ مِنْهَا
لَكُمْ أَعْطَاكُمْ الْعَوَافِي وَالْقَوَى وَالْبَطْشَ وَ
رَدَّكُمْ طَاعَتَهُ وَجَعَلَكُمْ مُسْلِمِينَ مُتَّبِعِينَ
لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ شُكْرَهُ
وَمَحَبَّتَهُ كَشُكْرِهِ وَمَحَبَّتُهُ إِذَا رَأَيْتُمُ النِّعْمَةَ
مِنْهُ زَالَتْ مَحَبَّتُهُ الْخَلْقِ مِنْ قُلُوبِكُمُ الْعَارِفُ
بِلِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَحَبِّ لَهُ النَّظَرُ إِلَيْهِ بِعَيْنِي

قَلْبِهِ الَّذِي يُرَى الْإِحْسَانَ وَالْإِسَاءَةَ مِنْهُ لَا يُبْقِي لَهُ نَظَرًا إِلَى مَنْ يُحْسِنُ إِلَيْهِ وَيُسيئُ مَنِ الْخَلْقِ إِنَّ ظَهَرَ مِنْهُمْ إِحْسَانًا وَلَا يُتَسَخَّرُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ ظَهَرَتْ مِنْهُمْ إِسَاءَةٌ زَاهَا بَسْطَ يَدَيْهِ يَنْقُضُ نَظْرَهُ مِنَ الْخَلْقِ إِلَى الْخَالِقِ وَمَعَ ذَلِكَ يُعْطِي الشَّرْعَ حَقَّهُ وَلَا يُسْقِطُ حُكْمَهُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْعَارِفِ يَنْتَقِلُ مِنْ حَالَةٍ إِلَى حَالَةٍ حَتَّى يَقْوَى رُفْدُهُ فِي الْخَلْقِ وَالْثَرَكِ لَهُمُ وَالْإِعْرَاضُ عَنْهُمْ وَيَرْخَبُ فِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَيَقْوَى كَوْنُهُ عَلَيْهِ يَذْهَبُ عَنْهُ اخْتِلَافُ الْأَشْيَاءِ مِنَ الْخَلْقِ وَيَبْقَى عِنْدَ أَحَدِهَا مِنَ الْخَلْقِ عَلَى يَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَتَأَكَّدُ وَيَتَأَبَّدُ عَقْلُهُ الْمُشْرِكُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْخَلْقِ وَيُزَادُ عَقْلًا آخَرُ وَهُوَ الْعَقْلُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

نظر کرنے والا۔ احسان و بڑائی سب اسی کی طرف سے جاتا ہے اس کی نظر اس کی طرف جس کے ساتھ مخلوق میں سے بھلائی و برائی کرتا ہے نہیں جاتی بلکہ جو مخلوق میں سے اس پر احسان کرتا ہے اس کو وہ حق عز و جل کے سحر کرنے سے ہی سمجھتا ہے اور اگر مخلوق سے اس کو برائی پہنچتی ہے تو وہ اس کو اللہ تعالیٰ کے مسلط کر دینے سے جانتا ہے اس کی نظر خلق سے خالق کی طرف ہی جاتی ہے اور باوجود اس کے وہ شرع کا حق اس کو دیتا رہتا ہے اور وہ شرع کے حکم کو ساقط نہیں کرتا۔ عارف بانہ کا قلب ہمیشہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ مخلوق میں اس کی بے رغبتی اور ان کا چھوڑ دینا اور ان سے روگردانی قوت پکڑ لیتی ہے اور حق عز و جل کی طرف رغبت کرتا ہے اور اس کا توکل خدا پر قوی ہو جاتا ہے اور مخلوق سے چیزوں کا لینا اور اس پر یہ خیال کہ مخلوق سے یہ لیا جاتا رہتا ہے صرف یہ خیال باقی رہتا ہے کہ اس کو حق سے بواسطہ خلق سے حاصل کیا ہے اور اس کی عقل جو کہ حق و خلق کے درمیان مشترک ہے مضبوط و مرکب ہو جاتی ہے اور دوسری عقل زیادہ کر دی جاتی ہے اور عقل خاص اللہ عز و جل کی طرف سے ہے۔

اے مخلوق کے محتاج! اور اے مشرک بالخلق اس بات سے ڈر کہ تجھے ایسی حالت پر کہیں موت نہ آجائے کہ تو اپنی حالت موجودہ پر ہوا۔ ایسی حالت میں اللہ تیری روح کے لیے اپنا دروازہ نہ کھولے گا اور نہ وہ اس کی طرف دیکھے گا کیوں کہ وہ ہر مشرک پر جو اس کے غیر پر اعتماد کرنے والا ہو سخت ناراض ہے تو دنیا سے علیحدگی کو لازم پکڑ پھر خلق سے علیحدگی کو پھر نفس سے علیحدگی کو پھر آخرت سے تنہائی کو پھر ماسوی اللہ سے جدائی کو اختیار کر۔ پھر جب تیرا ارادہ تنہائی و خلوت کا مولیٰ عز و جل کے ساتھ ہو۔

يَا فَاقِيرَ الْخَلْقِ يَا مُشْرِكًا بِهِ خَلْقًا خَدَمَ أَنْ يَأْتِيَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى مَا أَنْتَ فِيهِ مَا يَقْتَضِيهِ اللَّهُ لِرُوحِكَ بَابَةً وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ غَضَبَانُ عَلَى كُلِّ مُشْرِكٍ مُعْتَمِدٍ عَلَى غَيْرِهِ عَلَيْكَ بِالْخُلُوعَةِ عَنِ الْخَلْقِ ثُمَّ بِالْخُلُوعَةِ عَنِ الدُّنْيَا ثُمَّ بِالْخُلُوعَةِ عَنِ الْآخِرَةِ ثُمَّ بِالْخُلُوعَةِ عَمَّا سِوَى الْمَوْلَى إِذَا أَرَادْتَ أَنْ تَخْلُوَ مَعَ الْمَوْلَى

تو اپنے وجود و تدبیر اور فضول کو اس سب سے علیحدہ ہو جا۔
 تجھ پر افسوس! تو اپنے خلوت خانہ میں بیٹھا ہے اور
 تیرا قلب مخلوق کے گروں میں ہوتا ہے تو ان کے آنے کا اور ان
 کے ہر ایک کا منتظر ہوتا ہے۔ تیرا زمانہ بیکار ضائع کیا اور تو نے بے معنی
 صورت بنائی جس چیز کا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اہل نہیں بنایا تو اس کا
 اپنے نفس کو اہل نہ سمجھ۔ اور اگر تجھ کو اللہ عز و جل کی طرف سے
 الہیت عطا نہ ہوئی تو تو اور تمام مخلوق اس کے لانے پر قدرت
 نہیں رکھ سکتے جب خدا تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا تو وہ خود
 اس کو تیرے لیے مہیا کر دے گا جب تیرا باطن صحیح نہیں اور قلب
 ماسوی اللہ سے خالی نہیں تو تیری محض خلوت نشینی تجھے کیا نفع
 دے گی۔

اے اللہ! جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس سے مجھے اور سننے
 والوں کو اس کے سننے سے نفع دینا۔

ایک سو بیس مجلس

۲۵ / ذی قعدہ ۱۲۷۵ھ کو منگل کے دن

شام کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد
 فرمایا،

دنیا آخرت سے حجاب ہے اور آخرت پروردگار دنیاء
 آخرت سے حجاب ہے اور تمام مخلوق خالق سے حجاب
 (عز و جل) جب تو ان میں سے کسی چیز کے ساتھ ٹھہرے گا پس
 وہ تیرے لیے حجاب ہے تو خلق اور دنیا اور ماسوی اللہ تعالیٰ
 کی طرف متوجہ نہ ہو یہاں تک کہ تو اپنے سر کے قدموں اور ماسوی
 اللہ میں رہد کے صحیح ہو جانے سے ہر ایک سے برہنہ و مجاہد ہو کر

فَاخْلُ عَنْ وُجُودِكَ وَتَدْبِيرِكَ وَهَذَا يَأْتِيكَ
 وَيُحَاكِ تَقَعْدُ فِي صَوْمِ مَعْبَتِكَ وَقَلْبُكَ
 فِي بَيُوتِ الْخَلْقِ مُنْتَظِرٌ لِمَجِيئِهِمْ وَهَذَا يَأْتِيكَ
 صَنَاعُ مَا نَدَكَ وَبَجَعَلْتَ لَكَ الصُّورَةَ بِلَا
 مَعْنَى لَا تَوَهِّلْ نَفْسَكَ لِشَيْءٍ لَمْ يُؤْفَكْ لَكَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ إِنْ لَمْ يَأْتِكَ الشَّاهِدُ
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَّا مَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ
 أَنْتَ وَلَا الْخَلْقُ إِذَا أَرَادَكَ لِمُؤْهِتَاكَ لَهُ
 إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ بَاطِنٌ صَحِيحٌ وَقَلْبٌ خَالٍ
 عَنِ مَسْئُومِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فَجْرٌ دَلِيلٌ
 لَا يَنْفَعُكَ۔

اللَّهُمَّ انْقَعِبْ بِنِهَا أَقُولُ وَانْقَعِبْ بِنِهَا
 أَقُولُ وَيَسْتَمِعُونَ۔

المجلس الحادي وعشرون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشْرِيَّةً
 بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسَ عَشَرَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةِ
 خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسَ مِائَةٍ۔

الدُّنْيَا حِجَابٌ عَنِ الْآخِرَةِ وَالْآخِرَةُ
 حِجَابٌ عَنِ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ كُلُّ خَلْقٍ حِجَابٌ
 عَنِ الْخَالِقِ عَزَّ وَجَلَّ مَهْمَا وَفَقَتْ مَعَهُ فَهُوَ
 حِجَابُكَ لَا تَلْقَيْتَ إِلَى الْخَلْقِ وَلَا إِلَى الدُّنْيَا وَلَا إِلَى
 مَسْئُومِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَقٌّ تَأْتِي إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 بِأَقْدَامِ سِرِّكَ وَصَحَّةِ رُحْدِكَ يَمَاسُوا أَعْرَافًا عَنِ الْكُلِّ

مُتَحَيِّرًا فِيهِ مُسْتَعِينًا إِلَيْهِ مُسْتَعِينًا بِهِ
 نَظَرًا إِلَى سَابِقَتِهِ وَعَلَيْهِ فَكَذَا اتَّحَقَّ
 وَصُولُ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَدَخَلَ عَلَيْكَ
 وَهَوِّكَ بِكَ وَأَذْنَاكَ وَأَحْيَاكَ وَلَاكَ
 عَلَى الْفُكُوبِ وَأَمَرَكَ عَلَيْهَا وَجَعَلَكَ
 طَبِيبًا لَهَا فَحَيِّنْ عَنِ التَّفَكُّ إِلَى الْخَلْقِ
 وَالدُّنْيَا فَيَكُونُ التَّيَقُّنُ إِلَيْهِمْ
 نِعْمَةً فِي حَقِّهِمْ وَأَخْذُكَ لِلدُّنْيَا مِنْ
 أَيْدِيهِمْ وَرَدُّهَا إِلَى قَفَرِ إِيَّاهُ وَاسْتِيفَاؤُكَ
 لِنَفْسِكَ مِنْهَا عِبَادَةً وَطَاعَةً وَسَلَامَةً
 مَنْ أَخَذَ الدُّنْيَا عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ لَا
 تَضُرُّهُ بَلْ يَسْكُمُ مِنْهَا وَيَصِفُّوْا لَهُ أَفْسَافَهُ
 مِنْ نَنْ كَدِّ رِهَا الْوِلَايَةِ لَهَا عَلَامَةٌ
 فِي وَجْهِهِ الْأَوَّلِيَاءِ يَعْرِفُهَا أَهْلُ
 الْفِرَاسَةِ الْإِشَارَاتُ تَنْطَلِقُ بِالْوِلَايَةِ
 لَا اللِّسَانُ مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَبْذُلْ
 نَفْسَهُ وَمَالَهُ لِيَحْقِّقَ عَزَّ وَجَلَّ
 وَيَخْرِجَ بِقَلْبِهِ مِنَ الْخَلْقِ وَ
 الدُّنْيَا كَخُرُوجِ الشَّعْدَةِ مِنَ
 الْعَجِينِ وَاللَّبَنِ وَهَكَذَا مِنَ
 الْآخَرَى وَهَكَذَا مِنْ جَمِيعِ مَا سَوَى
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحَيِّنْ نَفْسَكَ
 كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَأْكُلْ
 أَفْسَامَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ
 أَنْتَ عَلَى بَابِهِ وَهُمَا قَائِمَتَانِ

ذات الہی میں حیرت ناک بن کر اسی سے فریاد رسی چاہنے والا
 مدعا نگار والا سابقہ تقدیری و علم الہی کی طرف متوجہ ہونے والا
 ہو کر دروازہ الہی تک آجائے پس جب تیرے قلب و سر
 کا وہاں پہنچ جانا متحقق ہو جائے گا اور یہ دونوں بارگاہ الہی میں
 داخل ہو جائیں گے تو وہ تجھے اپنا مقرب بنائے گا اور اپنے
 سے نزدیک کرے گا اور تجھے حیات بخشے گا اور قلوب کا
 تجھ کو حاکم بنائے گا اور ان پر تجھے امیر کر دے گا اور تجھ کو وہ
 کا طبیب ٹھہرا دے گا اس وقت پھر تو خلق و دنیا کی طرف متوجہ
 ہو جائے گا اور یہ تیری توجہ ان کی طرف ان کے حق میں نعمت
 ہوگی اور تیرا دنیا کو مخلوق کے ہاتھوں سے لینا اور اس کا نفی و
 پر لٹا دینا اور اس میں سے اپنے مقسوم حصے پر قبضہ کر لینا
 عبادت و اطاعت اور باعث سلامتی ہوگا جس نے دنیا
 کو اس حالت سے حاصل کیا تو دنیا اس کو ضرر نہ دے گی بلکہ وہ
 دنیا سے سلامتی میں ہے گا اور اس کے حصے دنیا کی خرابیوں
 سے پاک و صاف رہیں گے دلی اللہ لوگوں کے چہرہ پر ولایت
 کی علامتیں نشان ہوتے ہیں جس کو اہل فراست و انائی ولے
 ہی لوگ پہچانتے ہیں۔ ولایت کا انہما اشارات سے ہوتا
 ہے نہ کہ زبان سے جو شخص اپنی فلاح و بہتری چاہے پس
 اس کو چاہے کہ وہ اپنے نفس و مال کو حق عزوجل کے واسطے
 خرچ کرے اور وہ اپنے قلب کے ساتھ خلق و دنیا سے مثل
 نکلنے والے کے آئے اور دودھ سے نکل جائے اور اسی طور
 سے آخرت اور جمیع ماسوی اللہ سے علیمہ ہو جائے پس اس
 وقت تو سر حق دار کا حصہ اس کو خدا کے روبرو عطا کرے گا اور
 تو دنیا و آخرت سے اپنے حصے حاصل کرے گا حالانکہ تو
 خدا کے دروازے پر حاضر ہوگا اور وہ دونوں خادم بنے

خَادِمَتَانِ لَا تَأْكُلُ قِسْمَكَ مِنَ
الدُّنْيَا وَهِيَ قَاعِدَةٌ وَأَنْتَ قَاعِمٌ
بَلْ كُلُّهَا عَلَى بَابِ الْمَلِكِ وَأَنْتَ
قَاعِدٌ وَهِيَ قَاعِمَةٌ وَالطَّبِيقُ عَلَى رَأْسِهَا
تَخْدِمُ مَنْ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَتَذِلُّ مَنْ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى
بَابِهَا كُلُّ مَنْهَا عَلَى قَدَمِ الْغُفَى وَالْعِزِّ
يَا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ الْغُومُ رَضُوا مِنَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ يَا فُلَانِ فِي الدُّنْيَا وَرَضُوا مِنْهُ
يَا الْخَيْرُ أَنْ يُفْعَلَ بِهِمْ إِلَيْهِ مَا يَطْلُبُونَ مِنَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سِوَى اللَّهِ عِلْمُوا أَنَّ الدُّنْيَا
مَقْسُومَةٌ وَتَرَكَوْا الطَّلَبَ لَهَا وَعَلِمُوا
أَنَّ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَتَعَيَّمَا الْجَنَّةَ مَقْسُومَةٌ
أَيْضًا وَتَرَكَوْا طَلَبَ ذَلِكَ الْعَمَلِ لَهُ لَا
يُرِيدُونَ سِوَى وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا
دَخَلُوا الْجَنَّةَ لَا يَقْتَحُونَ عُيُونَهُمْ حَتَّى
يَرَوْا نُورَ وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبِّبِ
التَّجَرُّيدَ وَالتَّفَرُّيدَ مَنْ لَمْ يَكُنْ قَلْبُهُ
مُجَرَّدًا عَنِ الْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ لَا يَقْدِرُ
لَهُ يَسْلُوكَ جَادَةَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ يُقِينُ وَ
الصَّالِحِينَ حَتَّى يَقْنَعُوا بِالسَّيْرِ مِنَ الدُّنْيَا
وَلَيْسَ الْكَثِيرُ إِلَى يَدِ الْقَدِيرِ لَا تَتَعَرَّضْ
بِطَلَبِ الْكَثِيرِ فَإِنَّكَ تَهْلِكُ إِذَا جَاءَكَ
الْكَثِيرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ اخْتِيَاكَ
كُنْتَ مُحْفُوظًا فِيهِ

کھڑے ہوئے ہوں گے نیز تیرے حصے قائم ہوں گے تو دنیا
سے اپنا حصہ اس طور سے نہ کھا کر وہ بیٹھنے والی ہو اور تو کھڑا
ہونے والا ہو بلکہ بادشاہ کے آستانہ پر بیٹھ کر اس حالت سے
کھا کر دنیا اپنے سر پر طبق لیے ہوئے کھڑی ہو اور تو اسے
کھائے۔ دنیا اس کی خدمت کرتی ہے جو حق عزوجل کے
آستانہ پر بیٹھنے والا ہوتا ہے اور جو دنیا کے دروازہ پر بیٹھ
والا ہوتا ہے تو دنیا اسے ذلیل کرتی ہے۔ تو دنیا سے غنا
اور خدا داد عزت کے ساتھ حصہ حاصل کر۔ اہل اللہ اللہ عزوجل
سے دنیا میں افلاس کے ساتھ راضی ہو گئے اور آخرت میں ان
کی رضا مندی قرب الہی کے ساتھ ہو گی وہ اللہ عزوجل سے
سوا کسی کو طلب نہیں کرتے انہوں نے یہ جان لیا ہے کہ دنیا تقسیم
کی جا چکی ہے لہذا انہوں نے دنیا کی طلب کو چھوڑ دیا اور انہوں
نے جان لیا کہ درجات آخرت کے اور جنت کی نعمتیں بھی تقسیم کی
جا چکی ہیں لہذا انہوں نے اس کی طلب اور اس کے لیے
عمل کر بھی چھوڑ دیا ہے وہ خدا کی ذات کے سوا کسی چیز پر نہیں
چاہتے جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ناواقفیکہ وہ
اللہ تعالیٰ کی ذات کا نور جنت میں نہ دیکھیں گے، اپنی
آنکھیں نہ کھولیں گے تو اپنے لیے تنہائی و جدائی کو دوست
رکھ جس کا قلب خلق و اسباب سے خالی و جدا نہیں ہوتا وہ
اس بات کی قدر نہیں رکھتا کہ وہ انبیاء و صالحین کے راستہ پر
چل سکے ناواقفیکہ وہ قلیل دنیا پر قناعت کرے اور کثیر کو
بہ قدرت کے حوالہ کر دے تو زیادہ دنیا کی طرف توجہ نہ ہو
ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا جب زائد دنیا خدا کی طرف سے
بلا تیرے اختیار کے تیرے پاس آ جائے تو تو اس میں محفوظ
رہے گا۔

عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عَظِ النَّاسُ بِعَدْلِكَ وَكَذَامِكَ
 يَاوَاعِظُ عَظِ النَّاسُ بِصَفَاتِكَ وَتَقْوَى
 قَلْبِكَ وَلَا تَعْظُهُمْ بِتَحْسِينِ عِلَالِيَّتِكَ نَمَ
 قُبِحَ سِرِّكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ فِي
 قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُمْ
 هَذِهِ سَابِقَةٌ وَلَا يَجُوزُ الْوُقُوفُ مَعَ السَّابِقَةِ
 وَالْإِتِّكَالُ عَلَيْهَا بَلْ تَجْتَرِدُ وَتَتَعَرَّضُ وَ
 تَبْدُلُ الْمَجْهُودَ تَجَرُّدًا فِي تَحْصِيلِ الْإِيمَانِ
 وَالْإِيْقَانِ وَتَتَعَرَّضُ لِنَفَحَاتِ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ وَتُكَلِّمُهُمُ الْمُؤَقُّوفَ عَلَى بَابِهِ فَقُلُوبُنَا
 تَجْتَرِدُ فِي الْكَسَابِ الْإِيْقَانِ فَتَلْعَلُ الْحَقُّ
 عَزَّ وَجَلَّ يَهْبُهُ لَنَا مِنْ غَيْرِ كَسَبٍ وَلَا تَعَبٍ
 أَمَا كَسَتْ حَيُّونَ يَصِفُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 نَفْسَهُ بِصِفَاتٍ قِرْصَاهَا لَهُ تَنَاقُؤُ لَوْنُهَا وَ
 تَرْدُ وَنَهَا عَلَيْهِ مَا يَسْعُكُمْ مَا وَسِعَ مَنْ
 تَقَدَّمَ مَكْرَمُ مِنَ الطَّحَابَةِ وَالشَّابِعِينَ رَبَّنَا
 عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا قَالَ مَنْ غَيْرِ
 تَشْبِيهِهِ وَلَا تَعْطِيلٍ وَلَا تَجْسِيمٍ
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا وَوَقِّفْنَا وَجَنِّبْنَا الْإِتِّدَاعَ
 وَارْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
 حَسَنَةً وَوَقِّفْنَا عَذَابَ النَّارِ

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے آپ فرمایا کرتے
 تھے کہ تو لوگوں کو اپنے عمل اور اپنے کلام سے نصیحت کیا کر
 اے واعظ! اپنے باطن کی صفائی اور قلب کے تقویٰ
 کے ساتھ لوگوں کو نصیحت کر۔ ظاہر کو اچھا بنا کر باطن کی خرابی
 کے ساتھ وعظ کرنا بے سود ہے۔ ایسا وعظ نہ کمزوری تعلق
 نے قلوب پر نہیں میں ایمان کو اس سے قبل کہ وہ پیدا ہوں لکھ
 دیا ہے یہی سابقہ و تقدیر ہے اور اس سابقہ کے ساتھ ٹھیکرنا
 اور اس پر بھروسہ کر لینا جائز نہیں بلکہ تیری کوشش و توجہ لازمی ہے
 ایمان و ایقان کے حاصل کرنے کی کوشش کر اور اس میں اپنی جد
 و ہمد کو بے طور سے موقوف کر دے اور حق تعالیٰ کی خوشبودوں کی
 طرف توجہ کر اور اس کے دروازہ رحمت پر پڑا رہے پس ہمارے قلب
 کو ایمان کے حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہیے ہو سکتا ہے
 کہ حق عزوجل ہم کو ایمان بغیر کسب و مشقت کے عطا فرمائے یہی
 جد و ہمد فروری ہے۔ کیا تمہیں شرم نہیں آتی حق عزوجل تو اپنے نفس
 کے لیے پسندیدہ منقش بیان کرتا ہے اور تم اس میں تاویلیں
 گھڑتے ہو اور اس کو اشد پرورد کرتے ہو تمہارے علم میں ایسی گنجائش
 نہیں جیسی متقدمین صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم میں تھی ہمارا رب عزوجل
 عرش پر ہے جیسا کہ اس نے فرمایا بغیر تشبیہ و تعطیل اور بغیر تجسیم
 کے۔

اے اللہ! تو ہم کو رزق دے اور ہم کو ترفیق دے اور ہم کو نسی
 باتوں کے نکلنے سے بچا اور ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائیوں دے
 اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین!

بلکہ وہ ہر صفت کو ہر کلمہ کہتا ہے اور اس پر بلا تاویل و تردید ایمان لاتے تھے تم بھی ان کی اقتدار کرو ۱۲

۱۲ تشبیہ کسی کے ساتھ متشابہ ہونا، تعطیل بیکار رہنا، تجسیم جسم کا ہونا، خدا کسی کے ساتھ مشابہ ہے نہ بیکار، نہ ہر وقت جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے نہ اس کیلئے
 جسم ہے وہ سر لیا نہ ہے اس کی ذات اور صفات پر ایمان لائے۔ متشابہات پر ہمارا ایمان ہے اس واسطے کہ استوار علی العرش ہے اور اس کے حقیقی معنی وہی جانا ہے
 ۱۲ قادی عطر

الْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ

بائیسویں مجلس

قلب کو دنیا سے فارغ کر لینے کے بیان میں

آخر ذی قعدہ ۱۲۷۵ھ ہجری کو
صبح کے وقت خافتہ شریف
میں فرمایا :

بعد کچھ تقریر کے ایک سائل نے سوال کیا۔ دنیا کی
محبت کو میں اپنے قلب سے کیسے نکالوں؟ پس ارشاد فرمایا:
تو دنیا کی گردنوں کی طرف جو کہ وہ اپنے صاحبوں اور بچوں
کے ساتھ کر رہی ہے دیکھ کیسے کیسے ان پر جیلہ کرتی ہے
اور کیسے ان کے ساتھ کھیل کود کرتی ہے اور ان کو اپنے
پچھے کیسے دوڑاتی ہے پھر ان کو ایک درجہ سے دوسرے
درجہ کی طرف ترقی دیتی ہے یہاں تک کہ ان کو مخلوق پر
اوپر کر دیتی ہے اور مخلوق کی گردنوں پر ان کو قدرت دیتی
ہے اور اپنے خزانوں اور عجائبات کو ظاہر کرتی ہے۔ پس
ایسی حالت میں کہ اہل دنیا اپنی بندگی اور قدرت اور خوش
عیشی اور مخلوق کی خدمت گزاری پر خوش ہوتے ہیں یکایک
ان کو کپڑا لیتی ہے اور ان کو قدر کر دیتی ہے اور دھوکہ دیتی ہے اور ان کو
اپنی بندگی سے سروں کے بل نیچے ڈال دیتی ہے پس وہ کڑے کڑے
ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور دنیا کھڑی ہو جاتی ہے حال دیکھ کر ان پر ہنستی ہے
اور دنیا کے پہلو پہلو شیطان بھی اس کا ساتھی بن کر ان پر ہنستا ہے دنیا
کے پر کرتوت بہتے بادشاہوں اور امیروں کے ساتھ آدم علیہ السلام کے
زمانہ سے ہیں اور قیامت تک رہیں گے دنیا اسی طور سے اونچا اٹھاتی ہے

وَقَالَ رَحِمَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ بَكَرَةً بِالرَّبَابِ
سَلَّمَ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةً خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ
وَحَمْسٍ مِائَةٍ بَعْدَ كَلَامِهِ

سَأَلَ سَائِلٌ كَيْفَ أُخْرِجَ حُبُّ الدُّنْيَا
مِنْ قَلْبِي فَقَالَ انْظُرْ إِلَى تَقَلُّبِهَا بَارَبَابِهَا
وَأَبْنَائِهَا كَيْفَ تَحْتَالُ عَلَيْهِمْ وَتَتَلَبَّى
بِهِمْ وَتُعْدِيهِمْ خَلْفَهَا ثُمَّ تُرْقِيهِمْ
مِنْ دَرَجَةٍ إِلَى دَرَجَةٍ حَتَّى تُعَلِّيَهُمْ
عَلَى الْخَلْقِ وَتُنَكِّتَهُمْ مِنْ رِقَابِهِمْ
وَتُظْهِرُ كُنُوزَهَا وَعَجَائِبَهَا فَيَتَنَاوَمُونَ
فَرِحُونَ بِعُلُوقِهِمْ وَتُنَكِّتُهُمْ وَطَيْبَةً
عَيْشِهِمْ وَخِدْمَتِهَا لَهُمْ إِذَا أَخَذَتْهُمْ
وَقَبِدَتْهُمْ وَعَزَّتْهُمْ وَرَمَتْ بِهِمْ
مِنْ ذَلِكَ الْعُلُوقِ عَلَى رُءُوسِهِمْ فَتَقَطَّعُوا
وَتَمَزَّقُوا وَأَهْلَكُوا وَهِيَ وَاقِفَةٌ تَضْحَكُ
بِهِمْ وَابْلِيسُ إِلَى جَنْبِهَا يَصْنَحُ مَعَهَا
هَذَا فَعَلَهَا بِكَثِيرٍ مِنَ السَّلَاطِينِ وَ
الْمُلُوكِ وَالْأَغْنِيَاءِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِذَلِكَ
تُرْفَعُ ثُمَّ تَضَعُ تُقَدِّمُ ثُمَّ تُؤَخِّرُ تُغْنِي

مَا سِوَاهُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَغْنَىٰ قُلُوبَهُمْ
وَمَلَائِكًا مِنْ قُرْبِهِ وَالْأَنْسِ بِهِ وَمِنْ
أَنْوَارِهِ وَكَرَامَتِهِ لَا يَبَالُغُونَ بَيْدٍ مَنْ
تَكُونُ الدُّنْيَا وَمَنْ يَأْكُلُهَا لَا يَنْظُرُونَ
إِلَىٰ أَوَّلِهَا يَنْظُرُونَ إِلَىٰ عَاقِبَتِهَا وَمَنَّا لَهَا
يَجْعَلُونَ الْحَقَّ عَرًّا وَجَلَّ نُصَبُ عِيُونِ
أَسْرَارِهِمْ لَا يَعْبُدُونَ حَقًّا مِّنْ
الْهَلِكِ وَلَا رَجَاءَ لِلْمَلِكِ خَلْقَهُمْ
لَهُ وَلِدَوَامِ صُحْبَتِهِ وَيَخْلُقُ مَا لَا
تَعْلَمُونَ هُوَ فَعَالٌ لِّمَا يَرِيدُ الْمُنَافِقُ
إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ
وَإِذَا اتَّخَذَ خَانَ مِّنْ بَرِّئٍ مِنْ هَذِهِ
الْخِصَالِ الَّتِي ذَكَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ بَرِّئَ مِّنْ
التَّفَاقُ هَذِهِ الْخِصَالِ هِيَ الْمَحْكُومَةُ
الْفَرْقُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَالْمُنَافِقِ خُذْ
هَذَا الْمَحْكُومَ هَذِهِ الْمِرَاةَ وَابْصُرْ
بِهَا وَجْهَ قَلْبِكَ أَنْظِرْ هَلْ أَنْتَ مُؤْمِنٌ
أَوْ مُنَافِقٌ مُّوَحِّدٌ أَوْ مُشْرِكٌ كُلُّ الدُّنْيَا
فِتْنَةٌ وَشَغْلَةٌ إِلَّا مَا أَخَذَ بِنَبِيَّةٍ
صَالِحَةٍ لِلْإِحْرَةِ إِذَا صَلَحَتِ النَّبِيَّةُ
فِي التَّصَرُّفِ فِي الدُّنْيَا صَارَتْ إِحْرَةً
كُلُّ نِعْمَةٍ تَخْلُقُوا مِنَ الشُّكْرِ لِلْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِعْتِرَافِ بِهَا وَهِيَ نِقْمَةٌ قَبِيحَةٌ
نَعَمْ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِشُكْرِهِ الشُّكْرُ لِلْحَقِّ

سے تمام ماسوائے اللہ کے مالک ہو گئے حق عزوجل نے ان کے
دلوں کو غمی بنا دیا ہے اور اپنے قرب اور انس اور نوروں اور کرامت
سے ان کو لامال کر دیا ہے وہ دنیا کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ
وہ مردار کس کے قبضہ میں ہے اور کون اس کو کھاتا ہے وہ دنیا
کی ابتداء کی طرف نظر نہیں ڈالتے بلکہ وہ اس کے انجام و فنا کی
طرف دیکھتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ حق عزوجل کو
اپنے اسرار کی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہیں اس کی طرف
ہر دم متوجہ رہتے ہیں۔ وہ ہلاکت کے خوف اور بادشاہت
کے لالچ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے
ان کو اپنے لیے اور ہمیشہ اپنی مصاحبت میں رکھنے کے لیے
پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ چیزیں پیدا فرماتا ہے جن کو تم
جاننے بھی نہیں۔ وہ جس شے کا ارادہ کرے اس کا کر ڈالتے
والا ہے۔ منافق جب بات چیت کرتا ہے جھوٹ بولتا
ہے اور جب وعدہ کرتا ہے وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب
اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے۔ جو ان
تین خصلتوں سے جن کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے
بری ہوا وہ یقیناً نفاق سے بری ہوا یہ خصلتیں کسوتی اور ایمان و
نفاق والوں کے درمیان فرق و جدائی کرنے والی ہیں تو اس کسوتی
کو لے۔ یہ آئینہ لے کر اس میں اپنے قلب کے چہرہ کو دیکھو اور متوجہ
ہو کر دیکھو کہ آیا تو مؤمن ہے یا منافق، مومد ہے یا مشرک، دنیا
مجموعہ فتنہ و مشغلہ ہے مگر وہ کہ نیک نیتی کے ساتھ آخرت کی واسطے
لے جائے جب تصرفات دنیوی میں نیت صالح ہو جاتی ہے تو
دنیا سراسر آخرت بن جاتی ہے۔ یہ وہ نعمت جو شکر الہی سے اور
اقرار نعمت سے خالی ہو پس وہ مذاب ہی مذاب ہے تم اللہ
کی نعمتوں کو شکر کے ساتھ مقید کرو جب الیا کرو گے نعمت زیادہ ملے گی

شَعْرُ تَقْفَرُ تُرَبِّي شَعْرُ تَدْبَحُ وَالنَّارُ دُومَنُ
مَنْ يَسْلَمُ مِنْهَا وَيَعْلِبُهَا وَلَا تَغْلِبُ
وَيَعَانُ عَلَيْهَا وَيَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا وَهُمْ
أَحَادٌ أَفْرَادٌ إِنَّمَا يَسْلَمُ مِنْ شَرِّهَا مَنْ
عَرَفَهَا وَاشْتَدَّ حُدُودُهَا مِنْهَا وَمِنْ
حِيلِهَا.

يَا سَائِلُ إِنْ تَنَظَّرْتَ بَعِيَّتِي قَلْبِكَ
إِلَى عُيُوبِهَا قَدَرْتَ عَلَى إِخْرَاجِهَا مِنْهُ
وَإِنْ تَنَظَّرْتَ إِلَيْهَا بِعِيَّتِي رَأْسِكَ اشْتَغَلَتْ
بِزِينَتِهَا عَنْ عُيُوبِهَا وَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى
إِخْرَاجِهَا مِنْ قَلْبِكَ وَالزُّهْدُ فِيهَا
وَتَقَاتُلُكَ كَمَا قَاتَلْتَ غَيْرَكَ جَاهِدْ
نَفْسَكَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتَ
عَرَفْتَ عُيُوبَ الدُّنْيَا وَزَهَدْتَ فِيهَا
طَمَئِنَّتُمْ بِهَا أَتَاهَا تَقَبُّلٌ مِنَ الْقَلْبِ وَ
تَوَافَقَ السِّرُّ وَطُطِيعُهَا فِيهَا يَأْمُرُ
بِهِ وَيَنْهِي عَنْهُ وَتَقَنَّنَ بِعَطَائِهَا
وَتَصْبِرُ عَلَى مَنَعِهَا إِذَا صَامَتْ
مُطْمَئِنَّةٌ انْصَافَتْ إِلَى الْقَلْبِ وَ
سَكَنَتْ إِلَيْهِ تَرَى تَابِعَ التَّقْوَى عَلَى
رَأْسِهِ وَخَلَعَ الْقُرْبَ عَلَيْهِ عَلَيْكُمْ
بِإِلَهِمَانٍ وَالتَّصَدِيقِ وَتَرَكَ التَّكْذِيبَ
لِقَوْمٍ وَالمَجَادِلَةِ لَهُمْ لَا تُنَارِعُوهُمْ
فَإِنَّهُمْ مُلُوكٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
مَلَكَوْا قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَمَكَّنُوا

پھر بھی بٹاتی ہے۔ امیر باتی ہے پھر محتاج کر دیتی ہے پرورش
کرتی ہے پھر فرح کر دیتی ہے۔ شاد و نادہی مخلوق سے ایسے کرتے
ہیں جو دنیا سے سلامت رہتے ہیں اور اس پر غالب ہو جاتے ہیں اور دنیا کو اس
پر غالب نہیں مرنے دیتے اور دنیا پر وہ مدد دیتے جاتے ہیں اور دنیا کے شر سے
وہ سلامت رہتے ہیں ایسے چند افراد ہی ہوتے ہیں دنیا کے شر سے وہ ہی
رہتا ہے جو دنیا کو پہچان لیتا ہے اور دنیا اور اس کے حکم و حکمت طریقہ سے بچتا ہے
اے سال اگر تو دنیا کے عیوب کی طرف اپنے قلب کی آنکھوں
سے نظر کرے گا تو تو دنیا کو اس کے نکال دینے پر اپنے قلب سے قادر
ہو جائے گا اور اگر تو دنیا کی طرف سر کی آنکھوں سے نظر ڈالے گا تو تو
اس کی زینت میں مشغول ہو کر اس کے عیوب سے قطع نظر کر لے گا اور دنیا
کو اپنے قلب سے نکال ڈالنے اور اس سے بے نصی کر دینے پر
قدرت نہ پاسکے گا اور وہ تجھ کو ایسے ہی قتل کر ڈالے گی جیسے اس نے
اوروں کو قتل کر دیا تو اپنے نفس سے یہاں تک جہاد کر کہ وہ مطمئن ہو جائے
پس جب نفس مطمئن ہو جائے گا تو وہ دنیا کے عیوب کو پہچان لیگا
اور دنیا سے بے پروا ہو جائے گا۔ نفس کا مطمئن ہونا اس طور سے
ہوتا ہے کہ وہ قلب کی بات قبول کرے اور سر کی موافقت
کرے اور اوامر و نواہی میں ان دونوں کی اطاعت کرے اور
ان دونوں کے عطیہ پر قناعت کرے اور ان دونوں کے منع کو
دینے پر صبر کرے۔ جب نفس مطمئن ہو جائے گا تو وہ قلب سے متصل
ہو جائے گا اور اسی کی طرف سکون پائے گا اور سر پر تقویٰ کا تلج
اور قرب الہی کی خلعت دیکھنے لگے گا۔ تم ایمان اور تصدیق
مستحبی کو لازم پکڑو اور اولیاء اللہ کے حبشہ لانے
اور ان سے جھگڑنے لڑنے سے باز رہو۔ تم ان سے
منازعہ مت نہ کرو وہ دنیا و آخرت میں بادشاہ ہیں
وہ مشرب الہی کے مالک ہیں پس وہ اس کائنات میں

عَزَّوَجَلَّ شَيَانِ الْأَوَّلُ إِلَّا سَبَّحْتَهُ بِالنِّعَمِ
عَلَى الطَّاعَاتِ وَالْمُؤَاسَاةِ لِلْفُقَرَاءِ مِنْهَا
وَالثَّانِي الْإِعْزَافُ بِهَا لِلْمُنْعِمِ بِهَا وَ
الشُّكْرِ لِمَنْزِلَتِهَا وَهُوَ الْحَقُّ عَزَّوَجَلَّ
عَنْ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ
قَالَ كُلُّ مَا يُشْفَعُكَ عَنِ اللَّهِ عَزَّو
جَلَّ فَهُوَ عَلَيْكَ مَشُومٌ إِنْ شَفَعَكَ
ذَكَرَهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَيْكَ مَشُومٌ كَذَا الصَّلَاةِ
وَالصَّوْمِ وَالْحَبِّ وَجَمِيعِ أَعْمَالِ الْخَيْرِ
فَكُلُّ ذَلِكَ عَلَيْكَ مَشُومٌ إِذَا شَفَعْتَكَ
نِعْمَهُ عَنْهُ فَهِيَ عَلَيْكَ مَشُومَةٌ قَابِلَتْ
نِعْمَتَهُ بِمَعَاصِيهِ وَالرَّجُوعِ فِي الْمَهْمَاتِ
إِلَى غَيْرِهِ فَدَا تَمَكَّنَ الْكَيْدُ وَالْيَقَانُ
فِي حَرَكَاتِكَ وَاسْكَنَاتِكَ وَصُورَتِكَ وَ
مَعْنَاكَ فِي لَيْلِكَ وَنَهَارِكَ قَدْ احْتَمَلَ
عَلَيْكَ الشَّيْطَانُ وَنَمَيْنَ لَكَ الْكَيْدُ وَ
الْأَعْمَالُ الْقَبِيحَةُ تَكْذِيبُ حَقِّ فِي
صَلَاتِكَ لَا تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَتَكْذِيبُ
لَا تَقُولُ فِي قَلْبِكَ إِلَّا غَيْرُهُ كُلُّ مَا نَفَسْتَهُ
عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَهُكَ كُلُّ نَفْسٍ تَخَافُ
مِنْهُ وَتَرْجُوهُ فَهُوَ إِلَهُكَ قَلْبُكَ لَا
يُؤَافِقُ لِسَانَكَ فَعَلُوكَ لَا يُؤَافِقُ قَوْلَكَ
قُلْ اللَّهُ أَكْبَرُ أَلْفَ مَرَّةٍ بِقَلْبِكَ وَ
مَرَّةً بِلِسَانِكَ مَا تَسْتَحْيِي أَنْ تَقُولَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَكَ أَلْفُ مَعْبُودٍ غَيْرُهُ

شکر الہی دو چیزیں ہیں۔ اولاً نعمت سے طاعتوں پر مدد لینا
اور اس کے فیوض کی غمخواری کرنا، ان کو دینا دلانا، دوسرے
نعمت دینے والے کا اس نعمت کی وجہ سے اقرار کرنا اور شکر
بجالانا اور وہ نعمت دینے والا حق عزوجل ہے۔ بعض اہل اللہ سے
مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر وہ چیز جو تجھ کو اللہ عزوجل سے
روکے، باز رکھے پس وہ تیرے لیے منحوس ہے۔ اگر تجھ کو اس کا
ذکر بھی اس سے مشغول بنائے رکھے پس وہ ذکر بھی منحوس ہے۔
اور ایسے ہی نماز و روزہ اور تمام افعال خیر اگر تجھ کو خدا سے روکیں
پس یہ سب تیرے لیے منحوس ہیں۔ جب تجھ کو نعمت اللہ تعالیٰ سے
باز رکھے پس وہ نعمت تیرے لیے منحوس ہے۔ تو نے اس کی
نعمتوں کا اپنے گناہوں سے اور مشکلات میں اس کے بغیر کی طرف
رجوع کرنے میں مقابلہ کیا تیری حرکتوں اور سکنت اور صورت و معنی اور
تیرا رات و دن میں جھوٹ اور نفاق قرار پذیر ہو گیا ہے۔ تیرے اوپر
شیطان سوار ہو گیا ہے اور اس نے تیرے لیے جھوٹ اور اعمال
قبیحہ کو زینت دے دی ہے تو تو جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ
اپنی نمازوں میں بھی کیونکہ تو نمازیں کتا ہے اللہ اکبر اور جھوٹ
بولتا ہے اس واسطے کہ تیرے قلب میں خدا کے سوا دوسرے
معبود ہیں جن پر تو اعتماد رکھتا ہے پس وہ تیرا معبود ہے۔ ہر وہ چیز
جس سے تو ڈرے اور امید واری کرے پس وہ تیرا معبود ہے
تیرا قلب تیری زبان کی موافقت نہیں کرتا۔ تیرا فعل تیرے قول
کی موافقت نہیں کرتا تو اپنے قلب سے ہزار مرتبہ اللہ
اکبر کہہ اور زبان سے ایک مرتبہ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو
لا الہ الا اللہ (کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے)
کتا ہے حالانکہ سوائے خدا کے تیرے ہزار دل معبود
ہیں۔ تو تمام ان حالتوں سے جس میں تو مبتلا ہے اللہ

تُبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جَمِيعٍ مَا أَنْتَ
فِيهِ وَأَنْتَ يَا مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَقَدْ قَنَعَ
مِنْهُ بِإِلْسَامٍ دُونَ الْعَمَلِ الْإِشِّ يَنْفَعُكَ
إِذَا قُلْتَ أَنَا عَالِمٌ فَقَدْ كَذَبْتَ كَيْفَ
تَرْضَى لِنَفْسِكَ إِنَّكَ تَأْمُرُ غَيْرَكَ بِمَا لَا
تَعْمَلُهُ أَنْتَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَ تَقُولُونَ
مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝

وَيَحْكُ تَأْمُرُ النَّاسَ بِالصِّدْقِ وَ
أَنْتَ تَكْذِبُ تَأْمُرُهُمْ بِالْتَّوْحِيدِ وَأَنْتَ
مُشْرِكٌ تَأْمُرُهُمْ بِالْإِخْلَاصِ وَأَنْتَ
مُرَاءٍ مُتَافِقٌ تَأْمُرُهُمْ بِتَرْكِ الْعَوَاصِي
وَأَنْتَ تَتَرْتَّبُهَا قَدْ ارْتَفَعَ الْحَيَاءُ مِنْ
عَيْنِكَ كَوَ كَانَ لَكَ إِيْمَانٌ لَا سَتَجَبِيَتْ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْحَيَاءُ مِنْ الْإِيْمَانِ لَا إِيْمَانُ لَكَ
وَلَا إِيْقَانُ لَكَ وَلَا أَمَانَةٌ خُذْتَ
الْعِلْمَ فَذَهَبَتْ أَمَانَتُكَ وَكَيْفِيَتْ
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَوَانًا لَا آخِرَ لَكَ
دَوَاءٌ إِلَّا التَّوْبَةُ وَالتَّيْبَاتُ عَلَيْهَا
مَنْ صَحَّ إِيْمَانُهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
بِقُدْرِهِ سَلَّمَ كُلُّ أُمُورِهِ إِلَيْهِ
وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ شَرِيْكَ فِيهَا لَا تُشْرِكْ
بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ وَلَا تَتَّقِدْ بِهَا
عَنْهُ فَإِذَا اتَّحَقَّتْ فِي هَذَا سَلَمُهُ مِنْ
الْأَفَاقِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ لَمْ يَتَقَلَّ

عزوجل کی طرف توبہ کر۔ اور تو نے وہ شخص کہ تو نے علم
سیکھا اور اس کے نام سے قناعت کر لی اور عمل نہ کیا یہ تجھے
کیا نفع دے گا۔ جب کہ تو نے کمائیں عالم ہوں پس تحقیق
تو نے جھوٹ بولا۔ تو اپنے نفس کے لیے اس بات پر کیے
راضی ہو گیا کہ وہ دوسروں کو ایسے امر کا حکم دے کہ خود نہ کرے
اللہ عزوجل نے فرمایا تم وہ کیوں کہتے ہو جو کہ تم خود نہیں
کرتے۔

تجھ پر انوس! کہ تو آدمیوں کو سچ بولنے کا حکم دیتا ہے
اور خود جھوٹ بولتا ہے۔ اُن کو توحید کا حکم دیتا ہے اور خود
مشرک ہے۔ ان کو اخلاص کا حکم دیتا ہے اور تو خود بیاکار
منافق ہے۔ ان کو گناہوں کے چھوڑنے کا حکم کرتا ہے
اور تو خود گناہ کرتا ہے۔ تحقیق تیری آنکھوں سے جی اٹھ
گئی ہے۔ اگر تجھ میں ایمان ہوتا تو البتہ شرم دیکھ کر
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جیا ایمان کا
جزو ہے" تجھ میں نہ ایمان ہے اور نہ ایقان اور نہ اُمت
تو نے علم میں خیانت کی پس تیری امانت چلی گئی۔
اور تو اللہ کے نزدیک بڑا خیانت کرنے والا لکھ دیا
گیا اس حالت میں میں تیرے لیے سوائے اس کے
کہ تو توبہ کرے اور اس پر ثابت رہے کوئی علاج
نہیں جانتا جس کا ایمان اللہ عزوجل اور اس کی
تقدیر پر درست ہوتا ہے وہ اپنے تمام امور اسی کی
طرف سپرد کر دیتا ہے اور اس میں کسی کو خدا کا شریک نہیں
ٹھہراتا۔ وہ خلق و اسباب کے ساتھ شرک نہیں کرتا اور نہ وہ اسباب
کے ساتھ مقید ہوتا ہے پس جب وہ اس امر پر ثابت قدم ہوتا ہے
جب اللہ تعالیٰ اس کو اس کی تمام حالتوں میں سلامتی بخشتا ہے پھر

مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِيمَانِ لَمَّا تَأْتِيهِ الْوَلَايَةُ
 الْبَدَلِيَّةُ لَقَدْ انْعَمَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ
 أَخْرَجَهُمُ الْعُظْمَىٰ بِمَا هِيَ بِهَا الْحَقُّ خَدَّوَجَلَّ
 عِنْدَ كُلِّ خَلْقٍ خَلْقَهُ الْحَقُّ وَالْإِشْرَ وَ
 الْأَرْوَاحُ يُفَتِّدُهَا وَيُفْتَرِبُهُ وَيُؤَلِّيهِ
 عَلَى خَلْقِهِ وَيَمْلِكُهُ وَيَمْلِكُهُ وَيُجِبُّهُ
 وَيُحِبُّهُ إِلَى خَلْقِهِ وَكُلُّ هَذَا
 آسَاسُهُ وَبَدَأَتْهُ الْإِيمَانُ بِهِ وَ
 بِرُسُلِهِ وَالتَّصَدِيقُ بِهِمَا آسَاسُ هَذَا
 الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ ثُمَّ الْإِيمَانُ ثُمَّ
 الْعَمَلُ يَكْتَابُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَشَرِيعَةً
 رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ثُمَّ الْإِتِّحَاصُ فِي الْعَمَلِ مَعَ تَوْحِيدِ
 الْقَلْبِ عِنْدَ كَمَالِ الْإِيمَانِ الْمُؤْمِنُ
 يَقْنِي عَنْهُ وَعَنْ عَمَلِهِ وَعَنْ كُلِّ
 مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَيَعْمَلُ
 الْأَعْمَالَ وَهُوَ فِي مَعَزِلٍ عَنْهَا مَا
 زَالَ يُجَاهِدُ نَفْسَهُ وَالْخَلْقَ كُلَّهُمْ
 فِي جَنْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى هَدَاهُ
 إِلَى سَبِيلِهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ
 جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
 كُونُوا نَاهِدِينَ فِي الْأَشْيَاءِ وَقَدْ رَضِينَهُ
 بِتَدْبِيرِهِ يُبَلِّغُهُمْ فِي يَدِ قُدْرِهِ فَإِذَا اقْتَضَى الْقُدْرَةُ إِلَى
 قُدْرَتِهِ يَا طُوبَى لِمَنْ وَافَقَ الْقُدْرَةَ وَ
 أَنْتَظَرَ فِعْلَ الْمُقَدَّرِ بِأَعْمَلٍ بِأَلْقَدَرِ

وہ بندہ ایمان سے ایقان کی طرف نقل کرتا ہے۔ پھر اس کو
 ولایت مل جاتی ہے پھر بدلیت پھر غوثیت۔ اور باتقات
 آخر حال میں اس کو قطبیست مل جاتی ہے۔ حق عزوجل اس بندہ
 پر اپنی تمام مخلوق جن داس اور فرشتہ اور ارواح کے سامنے
 فخر کرتا ہے اس کو آگے بڑھاتا اور اس کو اپنا قرب عطا فرمادیتا
 ہے اور اپنی مخلوق پر اس کو حاکم و مالک بنا دیتا ہے اور اس
 کو قدرت دے دیتا ہے اور اس کو دوست رکھتا ہے اور
 تمام مخلوق کی طرف اس کو دوست کرا دیتا ہے اور اس
 سب کی بنیاد اور بتدار اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا
 اور ان کو سچا سمجھنا ہے۔ اس امر کی بنیاد اسلام ہے۔
 پھر ایمان، پھر قرآن مجید اور شریعت مصطفویہ پر عمل
 کرنا علی صاحبہا الف الف الف سلام و
 تحیہ۔ پھر عمل میں اخلاص کرنا ساتھ توحید قلب
 کے وقت کمال ایمان کے۔ سچا مسلمان اپنے نفس
 اور اپنے عمل اور کل ماسوی اللہ عزوجل سے فنا ہو جاتا
 ہے۔ اس کے تمام عمل ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ وہ
 ان سب سے جدا رہتا ہے وہ اپنے نفس اور تمام
 خلق سے ہمیشہ حق عزوجل کے مقابلہ میں جہاد کرتا رہتا ہے
 یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس کو اپنا راستہ دکھا دیتا ہے
 اللہ عزوجل نے فرمایا والذین جاہدوا لایۃ اور جو لوگ ہمارے راستہ میں
 جہاد کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے بنا دیتے ہیں۔ تم خدا کی تدبیر
 پر تمام اشیاء میں راضی ہو کر تمام چیزوں سے بے رغبتی کر لو،
 تاہن بن جاؤ وہ ان کو اپنی تقدیر کے معیار سے التا پٹتا رہتا ہے
 پس جب اس کی موافقت کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنی قدرت
 کی طرف منتقل کر لیتا ہے خوشخبری اسکے لیے جس نے تقدیر کی موافقت

وَسَامَ مَعَ الْقَدَرِ وَلَمْ يَكُنْ نِعْمَةً الْأَقْدَارِ وَ
 آيَةُ نِعْمَةِ الْمُقَدَّرِ رَحْمَتُهُ وَاللَّهُ
 مِنْهُ وَالَّذِي بِهِ عَنْ كُلِّ خَلْقٍ إِذَا وَصَلَ
 قَلْبُ الْعَبْدِ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَغْنَاهُ
 بِهِ عَنِ الْخَلْقِ يُفْقَرُ بِهِ عَنِ الْحَقِّ
 وَيُكَمَّلُ يَقُولُ لَهُ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَرَأِيْنَا
 مَكِينٌ أَمِينٌ هُوَ يَسْتَحْلِفُهُ فِي مُلْكِهِ
 وَحَوَاشِيهِ وَتَدْرِيبِ مُلْكِهِ وَأَسْبَابِهِ
 وَيَجْعَلُهُ أَمِينًا عَلَى خَزَائِنِهِ هَكَذَا
 الْقَلْبُ إِذَا صَحَّ ظَهَرَتْ نَجَابَتُهُ وَ
 ظَهَرَتْ عَمَّا سِوَى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ
 مَكْنَهُ مِنْ قُلُوبِ خَلْقِهِ وَمِنْ هَمَلِكَيْتِهِ
 دُنْيَاهُ وَأَحْرَاهُ فَيَصِيرُ كَعَبَةِ الْمُرِيدِينَ
 الْقَاصِدِينَ الظَّارِئِينَ إِلَى هَذَا الْعِلْمِ
 وَالْعَمَلِ بِالْعِلْمِ الظَّاهِرِ لَا تَتَعَوَّدُ
 الْبَطَالَةُ وَالْكَسَلُ عَنْ طَاعَةِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ يَبْتَلِيكَ عَقُوبَةً
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
 قَالَ إِذَا قَضَى الْعَبْدُ فِي الْعَمَلِ ابْتَدَاهُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا لَهْمُ يَبْتَلِيكَ بِهَمِّ
 مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَهُ وَهَمِّ الْعِيَالِ وَآذِيَةِ
 الْأَهْلِ وَنُقْصَانِ الرِّبْحِ فِي الْمَعِيشَةِ
 وَعِصْيَانِ الْوَلَدِ لَهُ وَمُتَاخَرَةِ الزَّوْجَةِ
 وَأَيْنَمَا تَوَجَّهَ يَعْثُرُكَ كُلُّ ذَلِكَ عَقُوبَةً
 لِنَقْصِيرِهِ فِي طَاعَةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اور تقدیر لکھنے والے کے فعل کا منتظر رہا اور تقدیر پر عمل کیا اور تقدیر
 کے ساتھ چلا اور تقدیری نعمت کی ناشکری کی۔ ہر امر پر شک و گروہی
 ہی کرتا رہا اور خالق تقدیر کی نعمت کی علامت اس کی رحمت اور
 قرب الہی ہے اور اس کے سبب سے تمام مخلوق سے مستغنی
 ہو جانا۔ جب بندہ کا قلب اپنے رب عزوجل کی طرف پہنچ جاتا ہے
 تو رب تعالیٰ اس کو مخلوق سے مستغنی کر دیتا ہے اور اپنا قرب عطا
 کر دیتا ہے اور اس کو قدرت دے دیتا ہے اور بندہ سے کتا
 ہے تو اب میرے نزدیک قدرت والا امانت والا ہے۔ اب
 تعالیٰ اس کو اپنے ملک اور اپنے خدام اور تدبیر ملک و اسباب
 میں اپنا غیفر بنا دیتا ہے

اور اس کو اپنے
 خزانہ کا امین کر دیتا ہے۔ اسی طور پر قلب جب صحیح ہو جاتا ہے
 اور اس کی شرافت اور طہارت ماسوی اللہ سے ظاہر ہو جاتی ہے
 تو حق تعالیٰ اس کو اپنی مخلوق کے قلوب پر قبضہ دے دیتا ہے
 اور اس کو اپنی سلطنت دنیا و آخرت میں اور حکومت بخشتا ہے پس
 وہ اپنے مریدین و قاصدین کا کعبہ بن جاتا ہے۔ سب اسی کی طرف
 کھینچے چلے آتے ہیں۔ اس کا راستہ علم ظاہر کا پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہے
 بیہودہ امور اور لغویات اور حق تعالیٰ کی طاعت میں کاملی کا عادی ہوت
 بن پس یہ تجھ کو عذاب میں مبتلا کر دے گا اس بڑی عادت کو چھوڑنی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب بندہ عمل میں
 تصور واری کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو فکر و غم میں مبتلا کر دیتا ہے
 جو قسمت میں لکھا نہیں گیا اس کے غم میں مبتلا کرتا ہے اولاد کے غم میں
 اور پڑوسی کے تکلف دینے میں اور تجارت و معیشت میں نفع کی کمی میں اور
 اس کی اولاد کی نافرمانی میں اور جو کو نفرت دلاتے ہیں (معاذ اللہ) اور لاشخص
 جہاں جاتا ہے ٹھوکر کھاتا ہے یہ سب ترا و عذاب اس لیے ہوتا ہے کہ بندہ

طاعت الہی میں کمی کرتا ہے اور دنیا و خلق میں مشغول ہو کر خدا سے غافل ہو جاتا ہے ارشاد الہی ہے اگر تم شکر گزاری کرو گے اور ایمان لے آؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔ کسی کو یہ جاننا نہیں کہ وہ قضا و تقدیر الہی میں محبت کرے (راضی برضا نہا چاہیے) غلامی کے لیے ہر قسم کا تصرف و حکم ہے۔ وہ جو کچھ کرے اس سے سوال نہ کیا جائے گا اور وہ سب سوال کیے جائیں گے۔

تجھ پر افسوس! تو کب تک اپنے نفس و اہل و عیال میں مشغول رہ کر خدا سے غافل رہے گا۔ بعض اہل اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب تیرا بچہ چھوڑے گی گٹھلیاں بنانا سیکھ جائے پس تو اس سے اسرار کو اور اپنے نفس کو رب عزوجل کے ساتھ مشغول کر دے۔ اس قول سے مراد یہ ہے کہ جب یہ بچہ جان لے کہ تحقیق گٹھلی بھی کسی کام آتی ہے اور اس کی قیمت ہے۔ پس اس نے اپنے نفس کی تمام ضروریات کو جان لیا۔ پس تو اپنے زمانہ کو اس پر کوشش و محنت میں ضائع نہ کر کیوں کہ وہ تجھ سے مستغنی ہو گیا۔ اپنی اولاد کو پیش سکھا اور تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے فارغ ابال ہو جا کیوں کہ تیرے اہل و عیال بال بچے تجھ سے۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو کچھ دفع نہ کر سکیں گے۔ تو اپنے نفس اور اپنی اولاد اور اہل کے لیے ضروریات میں قناعت کو لازم کرے اور تو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فراغت حاصل کر۔ اگر عالم غیب میں تمہارے لیے وسعت رزق ہے پس وہ اپنے اوقات مقررہ پر تمہارے پاس ضرور آئے گا تو اس کو حسد کی طرف سے سمجھ گا اور تو خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بچ جائے گا۔ اور اگر تیری لقت دیر میں وسعت رزق نہ ہوگی پس تیرے

وَاسْتَغْلِيهِ عَنْهُ بِالْذُّنُوبِ وَالْخُلُقِ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكِ إِنَّ
شُكْرَكُمْ وَآمَنْتُمْ وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ
أَنْ يَحْتَبِرَ عَلَيْهِ بِقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ
لَهُ التَّصَرُّفُ وَالْحُكْمُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا
يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ هُ
وَيُحَكِّمُ إِلَى مَتَى تَشْتَغِلُ بِنَفْسِكَ
وَأَهْلِكَ عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ بَعْضِهِمْ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَفَكَّرَ
وَلَدَكَ لَقِطَ النَّوَى فَأَعْرِضْ عَنْهُ وَ
اشْتَغِلْ بِنَفْسِكَ مَعَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
أَرَادِيهِ أَنَّهُ إِذَا عَلِمَ أَنَّ النَّوَى
يَصْلِحُ لِشَيْءٍ وَأَنَّ لَهُ ثَمَنًا فَقَدْ
تَعَلَّمَ بِكُلِّ مَا عَلَى نَفْسِهِ فَلَا تُضَيِّعْ زَمَانَكَ
فِي الْكَدِّ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ اسْتَغْنَى عَنْكَ
عِلْمٌ أَوْ لَا ذَلِكَ الصَّنَائِعُ وَتَفَرَّغْ
بِعِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ الْأَهْلَ
وَالْوَلَدَ لَا يُغْنُونَ عَنْكَ مِنَ اللَّهِ
شَيْئًا أَلِزِمْ نَفْسَكَ وَأَهْلَكَ وَوَلَدَكَ
الْقَنَاعَةَ بِمَا لَا بُدَّ لَكَ عَنْهُ وَتَفَرَّغْ
أَنْتَ وَهُمْ بِطَاعَةِ مَوْلَاكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
جَلَّ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فِي الْغَيْبِ سَعَةٌ
الرِّزْقِ فِيهِ تَأْتِي فِي وَقْتِهَا الْمُتَقَدِّرِ
عِنْدَ اللَّهِ تَرَاهَا مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَتَخَلَّصُ مِنَ الشِّرْكِ بِالْخَالِقِ وَإِنْ

بسیب تیرے زہد و قناعت کے تمام اشیاء سے غنا حاصل ہو
گی۔ مومن قناعت کرنے والا جب دنیا سے کسی چیز کا ضرور
مند ہو تا ہے تو وہ سوال و عاجزی ذلت و توبہ کے قدموں
سے اپنے رب عز و جل کے روبرو حاضر ہوتا ہے۔
پس اگر رب تعالیٰ اس کی مراد اس کو دے دیتا ہے
وہ اس کا اس عطا پر شکریہ ادا کرتا ہے اور اگر اس
کی مراد نہیں ملتی تو وہ منع کر دینے میں اللہ کے ساتھ مرافقت
کرتا ہے اور بغیر اعتراض اور جھگڑنے کے اس کے ارادہ
پر صبر اختیار کرتا ہے۔ وہ اپنے دین اور ریا کاری اور
منافعت اور ملمع کاری کے ذریعے سے تیری مثل اسے
منافی! امیری کا طالب نہیں ہوتا۔ ریا کاری اور نفاق
اور گناہ و فتنہ تیری اور ذلت خدا کے دربار سے ہٹا دے
جانے کے سبب ہیں۔

ریا کار منافق دنیا کو دین کے بدلہ اختیار کرتا ہے
اور بغیر قابلیت کے صالحین کا لباس پہن کر ان کا سا
کلام کرتا ہے اور ان کا سا لباس پہنتا ہے اور ان جیسا
عمل نہیں کرتا اور ان کی طرف نسبت کا دعویٰ کرتا ہے،
لیکن یہ نسبت درست نہیں غلط ہے کیوں کہ دعویٰ ہی دعویٰ
ہے تیرا قول لا الہ الا اللہ (کوئی معبود سوائے خدا کے نہیں)
دعویٰ ہے اور تیرا توکل و وثوق خدا پر اور اپنے قلب
کا غیہ خدا سے پھیر لینا۔ اس کے گواہ موجود
ہیں۔

اے جھوٹ بولنے والو! اپنے بنوائے مولیٰ تعالیٰ سے
جھاگنے والو تم اسی کی طرف لٹ آؤ اپنے قلوب کے ساتھ حق عز و جل کے
دروازہ کا قصد کرو اور وہاں پہنچ کر اس سے صلح کرو اور اس سے عذر

لَمْ يَكُنْ لَكَ عِنْدَ الْقَدَرِ ذَلِكَ فَعِنْدَكَ
غَنَى عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ بِرُحْمِكَ وَ
قَنَاعَتِكَ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْقَائِلِ إِذَا احْتَجَّ
إِلَى شَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا دَخَلَ عَلَى رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ سُؤَالِهِ وَتَضَرَّعِهِ
وَذُلِّهِ وَتَوْبَتِهِ فَإِنْ أَعْطَاهُ الَّذِي
يُرِيدُ شَكَرَهُ عَلَى إِعْطَائِهِ وَإِنْ
لَمْ يُعْطِهِ وَافَقَهُ فِي الْمُنْعِ وَصَبَرَ
مَعَهُ إِلَى إِرَادَتِهِ مِنْ غَيْرِ إِعْتِرَاضٍ
وَمُنَاسَاةٍ لَا يَطْلُبُ الْغَنَى بِدِينِهِ
وَبِرْيَايِهِ وَيَفَاقِهِ وَتَتَمَسِّكُ كَمَا
تَفْعَلُ أَنْتَ يَا مُنَافِقُ الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ
وَالْمَعَاصِي سَبَبُ الْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَ
الطُّرْدِ مِنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُرَائِي
الْمُنَافِقُ يَأْخُذُ الدُّنْيَا بِدِينِهِ وَ
تَزَيُّعِهِ يَزِي الصَّالِحِينَ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ
فِيهِ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامِهِمْ وَيَتَلَبَّسُ
بِتَيَابِهِمْ وَلَا يَعْمَلُ مِثْلَ عَمَلِهِمْ يَدْعِي
النَّسَبَ إِلَيْهِمْ وَلَيْسَ هُوَ مِنْ نَسَبِهِمْ
قَوْلُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَعْوَى وَتَوَكَّلْ
عَلَيْهِ وَثِقْتُكَ بِهِ وَإِعْرَاضُ قَلْبِكَ
عَنْ غَيْرِهِ بَيِّنَةٌ

يَا كَذَّابِينَ أَصْدَقُوا يَا هَارِيِينَ
مِنْ مَوْلَاهُمْ ارْجِعُوا اقْصِدُوا يَقْلُوبُكُمْ
بَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَصَالِحُ خَوْلَا وَاعْتِزُّوا

چاہو۔ مومن حالت ایمان میں دنیا کو ساتھ ابا حبت شری کے
لینا ہے اور حالت ولایت میں امر خداوندی کے ہاتھ سے
ساتھ گواہی کتاب و سنت کے اگر شرع اجازت دے
گی لے گا ورنہ ہرگز نہیں اور بحالت بدلیت و قطبیت
اس کو فعل الہی سے لیتا ہے۔ وہ تمام چیزوں کو اسی کی طرف
سپرد کر دیتا ہے۔

اے غلام! تشرماتا نہیں۔ تو اپنے نفس پر تو صواب
و حق اور تو نسبتی خیر سے محروم کر دیا گی۔ تجھے شرم
نہیں آتی۔ آج فرماں بردار بنتا ہے اور کل نافرمان
آج مخلص بنتا ہے اور کل مشرک بن جاتا ہے۔ حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کے
دو دن (یعنی آج اور کل) برابر ہوں وہ نقصان میں ہے
اور جس کی کل گزشتہ آج کے دن سے بہتر ہو وہ
محروم ہے۔

اے قوم! تجھ سے کیا کچھ نہیں ہو سکتا اور تجھے بغیر
کیے چارہ بھی نہیں ہے۔ تو اپنی سی کوشش کر۔ مدد رب
تعالیٰ کی طرف سے ہے وہی انجام کو پہنچائے گا۔ تو جس دریا
میں ہے اس میں ہاتھ پاؤں مارے جا۔ جو جیسے تجھے اٹھائیں
گی اور تجھے کنائے پر لا دالیں گی۔ تیرا کام دُعا مانگنا ہے اور قبول
کرنا خدا کی طرف سے ہے اور قبولیت خدا کی طرف سے
کوشش تیری طرف سے ہے اور توفیق اس کی طرف سے تیری طرف سے
چھوڑ دینا اور بچا نا اس کی جانب سے تو اپنی طلب میں سچاں وہ بیشک تجھ کو
اپنے قریبے دروازہ پر جگہ دے دیگا تو اس کی رحمت ہاتھ کو اپنی جانب

إِلَيْهِ فِي حَالَةِ الْإِيمَانِ تَأْخُذُ مِنَ الدُّنْيَا
بِمَبَاحِ الشَّرْعِ وَفِي حَالِ الْوِلَايَةِ تَأْخُذُ
بِمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ شَهَادَةِ نَبِيِّهَا
لَهُ يَعْنِي مَعَ شَهَادَةِ الْكَتَابِ وَالسُّنَّةِ
وَفِي حَالَةِ الْبِدَلِيَّةِ وَالْقَطْبِيَّةِ تَأْخُذُ
بِفِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْصِ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ
يَا غُلَامُ مَا تَسْتَجِيبُ إِبْرَكَ عَلَى
نَفْسِكَ فَإِنَّكَ قَدْ حُرِمْتَ الصَّوَابِ وَ
التَّوْفِيقِ مَا تَسْتَجِيبُ تَكُونُ الْيَوْمَ طَائِعًا
وَعَدَا عَاصِيًا الْيَوْمَ مُخْلِصًا وَحَدَا
مُشْرِكًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ اسْتَوَى يَوْمَاهُ
فَهُوَ مَعْبُودٌ وَمَنْ كَانَ أَمْسِيهِ خَيْرًا
مِنْ يَوْمِهِ فَهُوَ مَحْرُومٌ۔

يَا قَوْمُ بِكَ يَبْغِي شَيْءٌ وَلَا يَدُ
مِنْكَ اجْتِهَدْ وَالْمَعُونَةُ مِنْ رَبِّكَ -
عَزَّ وَجَلَّ تَحَوَّلْ فِي هَذَا الْبَحْرِ
الَّذِي أَنْتَ فِيهِ وَالْأَمْوَاجُ تَرْفَعُكَ
وَتَقْبَلُكَ إِلَى السَّاحِلِ الدُّعَاءُ مِنْكَ
وَالْإِجَابَةُ مِنْهُ الْإِجْتِهَادُ مِنْكَ وَ
التَّوْفِيقُ مِنْهُ التَّرَكُّ مِنْكَ وَالْحِمِيَّةُ
مِنْهُ اُصْطَقْ فِي طَلَبِكَ وَقَدْ أَرَاكَ
بَابَ قَرْيَةٍ تَرَى يَدَ رَحْمَتِهِ مُتَدَدَةً

اے انسان کو چاہیے کہ روز بروز قرب و ذکر الہی میں ترقی کرے کہ یہی معراج کمال ہے۔ ہر نئے دن کامل گزشتہ دن کے عمل سے بہتر
ہو ورنہ نقصان ہی نقصان ہے ۱۲ قادری غفرلہ۔

إِلَيْكَ وَ لُطْفَهُ وَ كَرَمَهُ وَ مَحَبَّتَهُ
مُسْتَقْبِلِينَ لَكَ وَ هَذَا هُوَ عَنَاءُ
مَطْلُوبِ الْقَوْمِ آتِشْ أَعْمَلْ بِكُمْ يَا عَبِيدَ
الْغُفُوسِ وَ الطَّبَائِعِ وَ الْهَوِيَّةِ وَ الشَّيَاطِينِ
مَا عِنْدِي إِلَّا حَقٌّ فِي حَقِّ لُبِّي فِي لُبِّ
صَفَاءٍ فِي صَفَاءٍ قَطْعٌ وَ وَصْلٌ قَطْعٌ
مَا سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ وَصْلٌ بِهِ لَا
أَقْبَلُ مِنْ هُوَ سِكْمٌ

يَا مُنَافِقُونَ يَا مُدْعُونَ يَا كَذَّابُونَ
لَا أَسْتَحْيِي مِنْ وَجْهِكُمْ كَيْفَ أَسْتَحْيِي
مِنْكُمْ وَ أَنْتُمْ مَا تَسْتَحْيُونَ مِنْ رَبِّكُمْ
عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَتَوَاقِحُونَ عَلَيْكُمْ وَ
تَسْتَهْيُونَ بِنَظَرِهِ وَ مَلَأَ ثَنِيَّتَهُ الْمُؤْمِلِينَ
بِكُمْ عِنْدِي صِدْقٌ أَقْطَعُ بِهِ رَأْسَ
كُلِّ كَاذِبٍ وَ مُنَافِقٍ كَذَّابٍ لَا يَتُوبُ
وَ يَرْجِعُ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَا قَدْ أَمِ
تَوْبَتِهِ وَ اعْتَدَا بِهِ عَنْ بَعْضِهِمْ
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ الصِّدْقُ
سَيِّفُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي أَرْضِهِ مَا وَضِعَ
عَلَى شَيْءٍ إِلَّا قَطَعَهُ اقْبَلُوا مِنِّي فَإِنِّي
نَاصِحٌ لَكُمْ أُرِيدُكُمْ لَكُمْ أَنَا مَيِّتٌ
عَنْكُمْ وَ حَيٌّ بِالْحَقِّ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ

بڑھتے ہوئے دیکھے گا اور اس کا لطف و کرم اور محبت تیرا
استقبال کریں گے۔ اور یہی انتہائی مطلوب و مقصود اہل اللہ
کا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اے نفسوں اور طبیعتوں اور خواہشوں
اور شیطانوں کے بندو میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کروں۔
میرے پاس تو حق ہی حق ہے اور خلاصہ در خلاصہ اور صفائی
در صفائی اور توثیق اور جوڑنا ماسوائے اللہ سے قطع تعلق
(جل جلالہ) اور خدا سے جوڑنا ملنا۔ میں تمہاری ہوس کو
قبول نہیں کر سکتا۔

اے منافقو! اے جھوٹے مدعیو! میں تمہارے
پھروں سے شرم نہیں کرتا ہوں۔ میں تم سے کیسے شرم و
حیا کروں حالانکہ تم رب العزت سے شرم و حیا نہیں
کرتے ہو اور اس سے بے جا بیاں کہتے ہو اور اس
کی نظر اور اس کے ان فرشتوں کے ساتھ جو تم پر منظر ہیں
بے عزتی کرتے ہو۔ میرے پاس سچائی ہے جس سے میں
ہر وقت اس کا منہ اور منافق اور جھوٹے کا سر کاٹتا ہوں
جو نہ توبہ کرتا ہے اور نہ اپنے رب تعالیٰ کی طرف توجہ اور
عذر خواہی کے قدموں سے رجوع کرتا ہے بعض اولیاء اللہ
سے حکایت ہے کہ انہوں نے فرمایا سچائی زمین میں اللہ عز
وجل کی تلوار ہے وہ کسی چیز پر نہیں رکھی جاتی مگر اس کو
قطع کر دیتی ہے۔ میری بات تم قبول کرو۔ میں تمہارا خیر خواہ
ہوں۔ میں تم کو تمہارے ہی لیے چاہتا ہوں۔ میں تم سے
مردہ ہوں اور حق عز وجل کے ساتھ زندہ۔ جس نے

اے خدا کے تعالیٰ تم کو ہر حالت میں ہر جگہ دیکھتا ہے۔ فرشتے نامہ اعمال لکھنے والے تمہارے ساتھ بہتے ہیں پھر تم گناہ کرتے ہو۔ نہ خدا سے
شرم ہے نہ فرشتوں کا خیال۔ سوچو سمجھو کہ ہر وقت ہر جگہ وہ تم کو دیکھتا ہے۔ ۱۲۔ قادری غفرلہ سلمہ میں تم سے لاپرواہ ہوں، تم سے
جو کچھ کہتا ہوں وہ تمہارے نفع کے لیے تم سے میرا کوئی علاقہ نہیں جو تعلقات و علاقہ ہیں وہ سب خدا سے ہیں ۱۲۔ قادری غفرلہ سلمہ۔

میری صحبت اختیار کی اور اسے سچا جانا اس نے نفع حاصل کیا اور نجات پائی اور جس نے میری تکذیب کی اور میری صحبت کو جھٹلایا وہ محروم ہوا اور دنیا و آخرت میں عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ منجملہ معرفت الہی کے سببوں کے اللہ تعالیٰ سے منازعت جھگڑے کا چھوڑنا اور اس پر اعتراض نہ کرنا اور اس کی تدبیر پر راضی رہنا ہے اور اسی واسطے مالک ابن دینار علیہ الرحمۃ نے اپنے بعض مریدوں سے کہا، اگر تو معرفت الہی کا خواہشمند ہے پس تو اس کی تدبیر و تقدیر پر راضی رہ اور اپنے نفس و خواہش اور اپنی طبیعت اور ارادہ کو تدبیر و تقدیر میں خدا کا شریک نہ بنا، اے تندرست لوگو! اے عمل سے فارغ اور بے فکر ہو جانے والو! کیا کیا چیزیں تمہارے رب عزوجل سے ضائع ہو رہی ہیں اگر تمہارے قلوب اس پر آگاہ و خبردار ہو جائیں تو البتہ تم حسرت و ندامت کرو، ہر شیاء ہو جاؤ۔

اے قوم! تم غمگین مرنے والے ہو قبل اس کے کہ تم پر رویا جائے تم اپنے نفسوں پر رولو۔ تمہارے گناہ بکثرت ہیں اور انجام نامعلوم۔ تمہارے قلب دنیا کی محبت میں بیمار ہیں اور اس پر حرص کرنے والے۔ تم زہد اور ترک دنیا اور خدا کی طرف متوجہ ہونے کے ساتھ ان کا علاج کرو۔ دین کی سلامتی اصل مال ہے اور نیک عمل اس کا منافع۔ تم اس چیز کی طلب کرو جو تم کو سرکشی میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جو کچھ تمہیں کفایت کرے اس پر قناعت کرو۔ عقل مند کسی شے سے خوش نہیں ہوتا اس کا حلال حساب ہے اور اس کا حرام

صَدَقْتَنِي فِي الصُّحْبَةِ اَنْتَفَعْتُ وَ اَفْلَحْتُ
وَمَنْ كَذَّبَنِي وَ كَذَّبَ فِي صُحْبَتِي
حُرِمَ وَ عُوِقِبَ عَاجِلًا وَ اَجَلًا مِّنْ
جُمْلَةِ اَسْبَابِ مَعْرِفَتِهِ تَرَكْتُ الْمَنَازِعَةَ
لَهُ وَ اِلَا عِتْرًا حِضَّ عَلَيْهِ وَ الرِّضَا بِتَدْيِيرِهِ
وَلِهَذَا قَالَ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ لِبَعْضِ
مُرِيدِيهِ اِنْ ارَدْتَ مَعْرِفَةَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَارْضَ بِتَدْيِيرِهِ وَ تَقْدِيرِهِ
وَلَا تَجْعَلْ نَفْسَكَ وَ هَوَاكَ وَ طَبْعَكَ
وَ ارَادَتَكَ شُرَكَاءَ لَهُ فِيهِمَا يَأْ
أَصْحَاءُ الْأَجْسَادِ يَا مُتَفَرِّغِينَ مِّنْ
الْأَعْمَالِ الْيَشُ يُفَوِّتُكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَطْلَعْتَ قُلُوبَكُمْ عَلَى
ذَلِكَ لَتَحَسَّرْتُمْ وَ نَدِمْتُمْ اِنْتَبَهُوا
يَا قَوْمُ اَنْتُمْ عَنْ قَرِيبٍ مَوْتِي
اُبْكُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ قَبْلَ اَنْ يُبْكِيَ
عَلَيْكُمْ لَكُمْ ذُنُوبُكُمْ مُّرَدِّمَةٌ
عَلَى عَاقِبَةِ مُبْلَمَةٍ قُلُوبُكُمْ مَّرْضَى
مُحِبُّ الدُّنْيَا وَ الْحِرْصُ عَلَيْهَا
دَاوُودُهَا يَالْهُدَى وَ التَّرْكُ وَ الْاِقْبَالُ
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سَلَامَةُ الدِّينِ
رَأْسُ الْمَالِ وَ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ
هِيَ الْأَرْبَاحُ اُتْرَكُوا الطَّلَبَ لِمَا
يُطْعِمُكُمْ وَ اقْنَعُوا بِمَا يَكْفِيكُمْ
الْعَاقِلُ لَا يَفْرَحُ بِشَيْءٍ حَلَّ لَهُ

عقاب۔ تم میں سے اکثر منزاہ جزا کو بھولے ہوئے ہیں۔

اے غلام! جب تیرے سامنے دنیاوی کوئی چیز حاضر ہو اور تو اپنے قلب کو دیکھے کہ وہ اس سے منفصل ہوتا ہے پس تو اس کو چھوڑ دے اور لیکن تیرے تو قلب ہی نہیں تو تو مجسم نفس و طبیعت و خواہش بنا ہوا ہے۔ اہل دل ادیار اللہ کی صحبت میں رہ تاکہ تجھے دل مل جائے تیرے لیے ایک ایسے شیخ کی ضرورت ہے جو کہ حکیم ہو اور حکم الہی پر چلنے والا۔ وہ تجھے راستہ بتائے اور تسلیم دے اور تجھے نصیحت کرے۔ اے شے کو لاشے سے بیچنے والے اور لاشے کو شے سے خریدنے والے! تو نے دنیا کو آخرت کے بدلہ میں خرید لیا اور آخرت کو دنیا کے بدلہ میں بیچا۔ تو تو ہوس در ہوس، عدم در عدم، جہل در جہل ہے جسے چوپائے کھاتے ہیں ویسے ہی تو کھاتا ہے۔ نہ تفتیش ہے کہ آیا حلال ہے یا حرام اور نہ سوال ہے اور نہ حساب نہ پوچھ کچھ نہ نیت۔ نہ حکم کا انتظار ہے نہ فعل کا مسلمان بندہ مباح شرعی کو تلاش کر کے کھایا کرتا ہے اور ولی کو کھانے اور نہ کھانے کا قلب کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے جیسا حکم دینی ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہے اور ابدال کسی چیز کا اہتمام ہی نہیں کرتے بلکہ ان میں خود چیزیں اثر کرتی ہیں اور وہ غلام غیب میں اپنے رب عز و جل کے ساتھ اور اس میں فنا ہوتے ہیں انیس ماسوی اللہ سے کچھ سو کا ہی نہیں ہوتا۔ ولی حکم کے ساتھ اہل حلال کھانے والے سے قیامت میں سوال کیا جائے گا کہ ہم نے حلال روزی دی تھی تم نے اس پر کیا عمل کیے۔ حرام کھانے والے

حِسَابٌ وَحَرَامُهُ عِقَابٌ أَكْثَرُكُمْ قَدْ نَسُوا الْعِقَابَ وَالْحِسَابَ.

يَا غُلَامُ إِذَا حَضَرَ يَدَيْكَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَرَأَيْتَ قَلْبَكَ يَشْتَمِرُ مِنْهُ فَاتْرُكْهُ وَ لَئِنْ كَانَ قَلْبُكَ لَكَ كُلُّكَ نَفْسٌ وَطَبَعٌ وَهَوًى اصْحَبْ أَرْبَابَ الْقُلُوبِ حَتَّى يَصِيرَ لَكَ قَلْبٌ لَا يَبْدُ لَكَ مِنْ شَيْخٍ حَكِيمٍ عَامِلٍ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَهْدِيكَ وَيُعَلِّمَكَ وَيَنْصَحُكَ يَا مَنْ بَاعَ كُلَّ شَيْءٍ بِلَا شَيْءٍ وَ اشْتَرَى لَاشَيْءٍ بِكُلِّ شَيْءٍ قَدْ اشْتَرَيْتَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَ بَعْتَ الْآخِرَةَ بِالدُّنْيَا أَنْتَ هَوَسٌ فِي هَوَسٍ عَدَمٌ فِي عَدَمٍ جَهْلٌ فِي جَهْلٍ تَأْكُلُ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ مِنْ غَيْرِ تَفْتِيْشٍ وَ لَا احْتِسَابٍ وَ لَا سُؤَالَ مَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ مِنْ غَيْرِ أَمْرٍ مِنْ غَيْرِ فَعَلٍ الْمُؤْمِنُ يَا كُلُّ مُبَاهٍ الشَّرِّعِ وَالْوَلِيِّ يَوْمَ مَرٍّ بِالْأَكْلِ وَيُنْهَى عَنْهُ مِنْ حَيْثُ قَلْبُهُ وَ الْبَدَلُ لَا يَهْتَمُّ بِشَيْءٍ بَلْ يَفْعَلُ فِيهِ الْأَشْيَاءَ وَ هُوَ فِي غَيْبَتِهِ مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ فَنَائِهِ فِيهِ فَالْوَلِيُّ قَائِمٌ مَعَ الْأَمْرِ وَ الْبَدَلُ

وقت جمعہ کے دن مدرسہ قادریہ میں
ارشاد فرمایا :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے
ارشاد فرمایا کہ تحقیق یہ قلوب البستہ زنگ لاتے ہیں
اور تحقیق اس کی جلا و صیقل نہ آئے مگر پڑھنا اور سنت
کا یاد کرنا اور مجالس ذکر و وعظ میں حاضر ہونا ہے قلب
زنگ آلود ہوتا ہے۔ پس اگر اس قلب ولے نے مطابق
فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام، اس کی جلا کر لی
بہتر ورنہ وہ قلب سیاہی کی طرف رجوع کرتا ہے اور اپنے
نور سے دوری کی وجہ سے کالا ہو جاتا ہے نیز بوجہ حب
دنیا اور دنیا جمع کرنے کی وجہ سے جو کہ بغیر تقویٰ جمع کرتا ہے
کیوں کہ جس کے دل میں حب دنیا جگہ کر لیتی ہے اس کا
تقویٰ جاتا رہتا ہے۔ پس وہ حلال و حرام سے دنیا کو جمع کرتا
رہتا ہے۔ اس کی حلال و حرام کی تمیز جاتی رہتی ہے اس کی حیا
رب العزہ جل مجدہ سے اور اس کے ملاحظہ سے شرما سکتا رہتا ہے
اے قوم ! تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول
کو قبول کرو اور آپ نے جو تمہارے قلوب کے زنگ کے
دور ہونے کی دوا تجویز کی ہے اس سے اپنے قلوب کے
زنگ کا علاج کرو۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو جائے اور کوئی
طبيب اس کے لیے دوا تجویز کرے تو تا وقتیکہ وہ اس
دوا کا استعمال نہ کرے گا البتہ اس کا عیش و آرام خوشگوار نہ ہوگا
تم اپنی خلوتوں اور جلوتوں میں اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ ملاپ
کرنے والے رہو اس کو اپنا نصب العین بنا لو یہاں تک کہ
گویا تم اسے دیکھ رہے ہو پس اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو پس
وہ تم کو قیقا دیکھتا ہے جو شخص اللہ کا ذکر قلب سے کرے وہ حقیقی ذکر ہے

بِالْمَدْرَسَةِ ثَانِي عَشَرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ خَمْسٍ
وَأَرْبَعِينَ خَمْسٍ مِائَةٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ لَتَصْدَأُ وَإِنْ
جَلَاءَ هَاقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَذِكْرُ الْمَوْتِ
وَحُضُورُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْقَلْبُ
يَصْدَأُ فَإِنْ تَدَارَكَهُ صَاحِبُهُ يَمَّا
وَصَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْأَمْرُ إِلَى السَّوَادِ يَسُودُ لِبُعْدِهِ
عَنِ الشُّورِ يَسُودُ لِحَبِيهِ الدُّنْيَا وَ
الْجَرِيصُ عَلَى جَمْعِهِ مِنْ غَيْرِ وَمَرَحٌ يَدُ
مَنْ تَمَكَّنَ مِنْ قَلْبِهِ حُبُّ الدُّنْيَا
زَالٌ وَمَرَعُهُ فَيَجْمَعُهَا مِنْ حَلَالٍ وَ
حَرَامٍ يَزُولُ تَبَيُّرُهُ فِي جَمْعِهِ يَزُولُ
حَيَاءُهُ مِنْ رَبِّهِ عَرٌّ وَجَلٌّ وَمُرَاقِبَتُهُ
يَأْقُومُ أَقْبَلُوا رَبِّيكُمْ وَاجْلُؤُوا
صَلَاةً قُلُوبَكُمْ بِالذَّوَاءِ الَّتِي قَدْ
وَصَفَّهَ لَكُمْ تَوَّانَ يَأْخِذُكُمْ مَرَضًا
وَوَصَفَ بَعْضُ الْأَطْبَاءِ دَوَاءً لَهُ
لَمَّا أَهْنَاهُ الْعَيْشُ حَتَّى يَسْتَعْمِلَهُ
رَاقِبَةُ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَلَاوَاتِكُمْ
وَجَلَاوَاتِكُمْ اجْعَلُوهُ نُصْبَ أَعْيُنِكُمْ
حَتَّى كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا
تَرَوْنَهُ فَهُوَ يَرَاكُمْ مَنْ كَانَ ذَاكِرًا
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَغْلِبُهُ فَهُوَ الذَّاكِرُ

وَمَنْ لَّمْ يَذْكُرْهُ بِقَلْبِهِ فَلَيْسَ يَذْكُرْهُ
 اللِّسَانُ غَلَامُ الْقَلْبِ وَتَبِعْ لَهُ دَاوُدُ
 عَلَى سَمَاعِ الْمَوَاعِظِ عَنِ حَقِيقَةِ التَّوْبَةِ
 تَعْظِيمُ أَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَلِهَذَا
 قَالَ بَعْضُهُمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي كَلِمَتَيْنِ
 التَّعْظِيمُ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّقَاقَةُ
 عَلَى خَلْقِهِ كُلِّ مَنْ لَا يَعْظُمُ أَمْرَ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَشْفِقُ عَلَى خَلْقِ
 اللَّهِ فَهُوَ بَعِيدٌ مِّنَ اللَّهِ أَوْحَى اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اِرْحَمْ حَتَّى ارْحَمَكَ إِنِّي رَحِيمٌ مَنْ
 رَّحِمَ رَحِمْتُهُ وَأَدْخَلْتُهُ جَنَّتِي
 فَيَا طُوبَى لِلرَّحِمَاءِ ضَاعَ عَمْرُكُمْ فِي
 أَكْلُوا وَاشْرَبُوا وَاشْرَبُوا وَاشْرَبُوا
 وَلَيْسُوا وَلَيْسْنَا وَجَمَعُوا وَجَمَعْنَا
 مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ فَلْيَصْبِرْ نَفْسُهُ
 عَنِ الْمَحْرَمَاتِ وَالشُّبُهَاتِ وَالشَّهَوَاتِ
 وَيَصْبِرْ عَلَى آذَاءِ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَالْإِنْتِهَاءِ عَنْ تَهْيِئِهِ وَعَلَى الْمَوَافَقَةِ
 لِقَدَرِهِ الْقَوْمُ صَبَرُوا مَعَ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ وَلَمْ يَصْبِرُوا عَنْهُ صَبَرُوا
 لَهُ وَفِيهِ صَبَرُوا لِيَكُونُوا مَعَهُ طَلَبُوا
 لِيَحْصُلَ لَهُمُ الْقُرْبُ مِنْهُ خَرَجُوا
 مِنْ بُيُوتِ نَفْسِهِمْ وَآهْوِيَّتِهِمْ
 وَاسْتَضَحَبُوا الشَّرْعَ مَعَهُمْ وَسَارُوا

اور جو اس کا ذکر قلب سے نہ کرے وہ اس کا ذکر کرنے والا
 ہی نہیں۔ زبان قلب کی غلام اور اس کی تابع ہے۔ تو وعظ ہمیشہ
 سنا کر کیوں کہ قلب جب وعظوں سے غائب ہو جاتا ہے
 تو اندھا ہو جاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت تمام حالتوں میں امر الہی
 کی تعظیم کرنا ہے۔ اسی بنا پر بعض اہل اللہ نے فرمایا ہے رحمت
 اللہ علیہم، کل بھلائی دو کھوں میں ہے۔ ایک تعظیم امر الہی دوسرے
 مخلوق پر شفقت کرنا۔ جو شخص امر الہی کی تعظیم نہیں کرتا اس کو بڑا نہیں
 جانتا اور جو خلق الہی پر شفقت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے
 دور ہے۔ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی
 تو دوسروں پر رحم کرتا کہ میں تجھ پر رحم کروں۔ تحقیق میں رحم
 کرنے والا ہوں۔ جو رحم کرتا ہے میں اس پر رحم کرتا ہوں اور
 اس کو اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ رحم کرنے والوں کے
 لیے بڑی خوش خبری ہے تم نے تو اپنی عمر اس میں ضائع
 کی کہ انہوں نے یہ کھایا اور ہم نے یہ کھایا اور انہوں نے
 یہ پیا اور ہم نے یہ پیا اور انہوں نے یہ پینا اور ہم نے
 یہ پینا اور انہوں نے جمع کیا اور ہم نے جمع کیا (آہ صدآہ)
 جو شخص فلاح اور برتری چاہے وہ اپنے نفس کو حرام چیزوں
 اور شبہ والے امور اور غاہشات نفسانیہ سے روکے
 صبر کرے اور امر الہی بجالائے اور نواہی مانگے گئے امور
 سے بچے۔ محنت پر صبر کرے اور تقدیر الہی پر موافقت۔
 اہل اللہ نے اللہ کے ساتھ صبر کیا اور اس سے صبر نہ کیا۔ اسی کے
 واسطے اور اسی کے بارے میں صبر کیا تاکہ وہ معیت الہی میں لیں
 اور اللہ کو طلب کیا تاکہ اس سے ان کو نزدیکی حاصل ہو جائے
 وہ اپنے نفسوں اور خواہشوں اور طبیعتوں کے گھروں سے
 جدا ہو گئے اور اپنے ساتھ شریعت کو لے کر اللہ عزوجل کی طرف

چلے۔ راستہ میں ان کا آفتوں اور دہشتوں اور مصیبتوں اور غم و رنجوں اور بھوک اور پیاس اور بربہنگی اور ذلت و خواریوں نے استقبال کیا۔ پس انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی اور اپنے سیر رجوع نہ کیا اور جس ارادہ سے چلے تھے اس میں تغیر پیدا نہ کیا وہ آگے ہی بڑھتے رہے۔ ان کے سیر میں فتور نہ آیا وہ ہمیشہ اسی حالت پر رہے۔ یہاں تک کہ ان کو بقائے قلب و قالب حاصل ہو گئی۔

اے قوم! تم اللہ سے ملاقات کے لیے عمل کرو اور اس کی ملاقات سے پہلے اس سے شرم کرو۔ تمہیں اس کے روبرو جانا ہے۔ مسلمان کی جیا اولاً اللہ تعالیٰ سے ہے پھر اس کی مخلوق سے۔ مگر ایسے امر میں جو کہ دین کی طرف راجع ہوتا ہو اور اس میں حدود و شریعہ کا تہنک ہوتا ہو تو اس میں شرمانا، حیا کرنا حلال نہیں بلکہ امور دینیہ میں حیا نہ کرے اور حدود و شریعہ کو قائم کرے اور امر الہی کو بجالائے کہ اس نے فرمایا ہے کہ مجرموں کو سزا دینے میں دین الہی میں تم کو رافت و شفقت مانع نہ ہو جس کی تاب برداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درست ہو جاتی ہے اس کو حضور اپنی درہ و خود پہنا دیتے ہیں اور اپنی تلوار اس کے گلے میں ڈال دیتے ہیں اور اس کو اپنے طریقوں اور خصلتوں اور اخلاق سے آراستہ کر دیتے ہیں اور اپنی خلعتوں سے اسے خلعت دے دیتے ہیں اس بندہ کی ایسی حالت ہے حضور کی خوشی حد سے بڑھ جاتی ہے ایسی حالت کیونکر نہ ہو حالانکہ وہ حضور کا امتی ہے اس پر حضور اپنے رب کا شکر کرتے ہیں پھر حضور اس کو اپنی امت میں اپنا نائب اور نمائندہ اور مخلوق کا

إِلَىٰ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَقْبَلَتْهُمْ الْأَفَاتُ وَالْأَهْوَالُ وَالْمَصَائِبُ وَالْغُمُومُ وَالْهُمُومُ وَالْجُوعُ وَالْعَطَشُ وَالْعُرَىٰ وَالذُّلُّ وَالْمَهَانَةُ فَلَمَّا يَبْأُ لَوَابِهَا وَلَمْ يَرْجِعُوا عَنْ سَيْرِهِمْ وَلَمْ يَتَغَيَّرُوا عَنْهَا هُمْ عَلَيْهِ وَهُمْ إِلَىٰ قَدَامٍ لَا يَغْتَرُّ سَيْرُهُمْ لَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّىٰ يَتَحَقَّقَ لَهُمْ بَقَاءُ الْقَلْبِ وَالْقَالِبِ يَا قَوْمُ اعْبُدُوا لِلْفَتَاءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَحْيُوا مِنْهُ قَبْلَ لِفَاتِهِ حَيَاءُ الْمُؤْمِنِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا فِيمَا يَرْجِعُ إِلَىٰ الدِّينِ وَخَرَقَ حُدُودَ الشَّرْعِ فَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَسْتَحْيِيَ بَلْ يَتَوَاقَعُ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْخُذُكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ هُ مِنْ صَحَّتْ تَبَعِيَّتُهُ لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبَسَهُ دَرْعَهُ وَخُوْدَهُ وَقَلَدَهُ لِسِينَهُ وَيَحْلِيهِ مِنْ أَدْبِهِ وَشَمَائِلِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَخَلَعَ عَلَيْهِ مِنْ خَلْعِهِ وَاسْتَدَّ فَرْحَهُ بِهِ كَيْفَ هُوَ مِنْ أُمَّتِهِ وَكَيْشَرُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ ذَٰلِكَ ثُمَّ يَجْعَلُهُ نَائِبًا لَهُ فِي أُمَّتِهِ وَدَلِيلًا وَدَاعِيًا لَهُمْ إِلَىٰ بَابِ الْحَقِّ

۱۔ امور شرعیہ میں شرم جائز نہیں۔

عَزَّ وَجَلَّ كَانَ هُوَ الدَّاعِي وَالدَّلِيلُ
وَلَمَّا قَضَى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَبَضَهُ أَقَامَ
لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ مَنْ يَخْلُفُهُ فِيهِمْ وَهُوَ
أَحَادٌ أَفْرَادٍ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَلْفٍ -
إِلَى الْإِقْطَاعِ النَّفْسِ وَاحِدًا يَدُّوْنَ
الْخَلْقَ وَيَصْبِرُونَ عَلَى آذَاهُمْ مَعَ
دَوَامِ النَّصِيحِ لَهُمْ يَتَبَسَّمُونَ فِي وُجُوهِ
الْمُتَأَفِّقِينَ وَالْفَسَاقِ وَيَحْتَالُونَ
عَلَيْهِمْ بِكُلِّ حِيلَةٍ حَتَّى يَحْلُصُوهُمْ
مِمَّا هُمْ فِيهِ وَيَحْمِلُوهُمْ إِلَى بَابِ
رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَا يَصْحَكُ فِي وَجْهِ
الْفَاسِقِ إِلَّا الْعَارِفُ يَصْحَكُ فِي
وَجْهِهِ وَيُرِيهِ أَنَّهُ مَا يَعْرِفُهُ
وَهُوَ يَعْلَمُ بِخَدَائِبِ بَيْتِ دِينِهِ
وَسَوَادِ وَجْهِ قَلْبِهِ وَكَثْرَةِ وَعْلِهِ
وَكُدْرَتِهِ وَالْفَاسِقُ وَالْمُتَأَفِّقُ
يُظَنُّانِ أَتَّهُمَا قَدْ خَفِيََا عَلَيْهِ وَلَمْ
يَعْرِفْهُمَا لَا وَلَا كَرَامَةَ لَهُمَا
مَا يَخْفِيَانِ عَلَيْهِ يَعْرِفُهُمَا يَكْمُحُهُ
وَتَطْرَهُ وَكَلِمَةٍ وَحَرَكَتِهِ يَعْرِفُهُمَا
عِنْدَ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ وَلَا شَكَّ
وَلَيْكُمُ تَظَنُّونَ أَنَّكُمْ تَخْفُونَ عَلَى
الصِّدِّيقِينَ الْعَارِفِينَ الْعَامِلِينَ
إِلَى آتِي وَفَتٍ تُصَيِّعُونَ عَمْرَكُمْ فِي

داعی اللہ تعالیٰ کے دروازہ کی طرف مقرر فرما دیتے ہیں۔ اصل
رہنما اور داعی حضور تھے۔ جب اللہ کا حکم ہوا اور اس نے
حضور کو وفات دے دی تو آپ کے لیے آپ کی اُمت
میں سے وہ لوگ قائم کر دیے جو آپ کی سچی جانشینی کریں اور
وہ لاکھوں میں سے اکا و دکا ہی ہیں۔ وہ خلق کی رہنمائی کرتے
ہیں اور ان کی ہمیشہ خیر خواہی کرتے رہتے ہیں اور ان کی ایذا و
کو برداشت کرتے رہتے ہیں۔ وہ منافقوں اور فاسقوں
کے منہ پر تلبسم کرتے ہیں اور ہر قسم کا ان پر حیلہ کرتے
ہیں تاکہ ان کو ان کے نفاق اور فسق سے چھڑائیں اور
ان کو رب تعالیٰ کے دروازہ کی طرف لے جائیں۔
اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا کہ فاسق کے منہ پر
عارف باللہ ہی تلبسم کرتے ہیں۔ وہ اس کے منہ پر تلبسم کرتے
اس کو یہ دکھاتا ہے کہ گویا یہ اس کو جانتا ہی نہیں ہے۔
حالانکہ وہ اس کے دین کے گھر کی خرابی اور اس کے قلب
کی سیاہی اور اس کے کھوٹے پن اور میلے پن کو خوب
جانتا ہے اور فاسق و منافق دونوں یہ گمان کرتے ہیں کہ ان
کی حالت ان پر پوشیدہ ہے اور اس نے ان کو پہچانا ہی
نہیں۔ نہیں نہیں۔ ان دونوں کی کوئی عزت ہی نہیں کہ ان
کا حال چھپ سکے۔ وہ عارف سے چھپ نہیں سکتے
وہ ان کو اپنی نگاہ و نظر، کلام و حرکت سے پہچانتا ہے
وہ ان دونوں کے ظاہر و باطن کو خوب جانتا
ہے۔ اس میں شک ہی نہیں۔

تم پر افسوس! کہ تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم صدیقین
اور عارفین، عالمین سے مخفی رہ سکتے ہو۔ تم کب
تک اپنی عمروں کو فضول باتوں میں ضائع کرتے

رہو گے۔ کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو تمہیں آخرت کا راستہ بتلائے۔ اے گمراہو! اللہ تم سب سے بڑا ہے۔ اے مردہ دلوں والو! اے سبیلوں کو شریک خدا سمجھنے والو! اے اپنی قوت و طاقت اور اپنے معاش اور اس مال اور اپنے شہر کے بادشاہوں اور جن طرفوں کی طرف پہنچتے ہو ان کے بادشاہوں کے پہچاریو! تحقیق یہ سب اللہ عزوجل سے محبوب و دور ہیں۔ جو شخص نقصان و نفع کو غیر اللہ کی طرف سے سمجھے وہ اللہ عزوجل کا بندہ نہیں ہے وہ اسی غیر کا بندہ ہے جس کی طرف سے نفع و نقصان کو سمجھا وہ آج دنیا میں غفہ اور حجاب کی آگ میں ہے کل آخرت میں جہنم کی آگ میں ہوگا۔ اللہ عزوجل کی آگ سے متقی موصد، مخلص ثابت قدم لوگ ہی سلامت رہیں گے۔ تم اللہ کی طرف اتلا اپنے قلوبوں سے توبہ کرو۔ پھر اپنی نباذوں سے۔ توبہ دولت کا پلٹ دینا ہے وہ تیرے نفس و خواہش اور تیرے شیطان اور تیرے بے ہمتیوں کی دولت کو پلٹ دیتی ہے اور ان سب کو تیرا غلام بنا دیتی ہے۔ جب تو توبہ کرتا ہے تو اپنے کان اور آنکھ اور زبان اور قلب اور تمام اعضاء کو پلٹ دیتا ہے، اور اپنے کھانے پینے کو حرام و شبہ کی کدورتوں سے صاف کر لیتا ہے اور اپنی معیشت اور خرید و فروخت میں پرہیزگار بن جاتا ہے اور تو اپنا مقصود اصلی اپنے مولا عزوجل کو بنا لیتا ہے اپنی عادت کو زائل کر دیتا ہے اور اس کی جگہ پر عبادت کو رکھتا ہے اپنی معصیت کو زائل کر دیتا ہے اور اس کی جگہ طاعت کرنے لگتا ہے۔ پھر درستی شریعت

لَا شَيْءَ أَطْلُبُوا مِنْ يَدِ اللَّهِ عَلَى طَرِيقِ الْآخِرَةِ يَا ضَلَالًا عَنْهَا اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَيْكُمْ يَا مَوْتَى الْقُلُوبِ يَا مُشْرِكِينَ بِالْأَسْبَابِ يَا عَابِدِينَ أَصْنَامَ حَوْلِهِمْ وَقَوَاهُمْ وَمَعَايِشِهِمْ وَمَوَدِّسِ أَمْوَالِهِمْ وَسَلَاطِينَ بِلَادِهِمْ وَجِهَاتِهِمْ أَلَيْسَ يَنْتَهُونَ إِلَيْهَا أَنَّهُمْ مَعْجُرُونَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ مَنْ يَرَى الضَّرَّ وَالنَّفْعَ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَيْسَ بِعَبْدٍ لَهُ هُوَ عَبْدٌ مَنْ رَأَى ذَلِكَ مِنْهُ فَهُوَ الْيَوْمَ فِي نَارِ الْمَقْتِ وَالْحِجَابِ وَغَدًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ مَا يَسْلَمُ مِنْ نَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْمُتَّقُونَ الْمُؤَحِّدُونَ الْمُخْلِصُونَ الثَّابِتُونَ تَوَلَّوْا إِلَى قُلُوبِكُمْ لَمْ يَأْلَسْتِكُمْ التَّوْبَةُ قَلْبٌ دَوْلَةٍ تُقَلِّبُ دَوْلَةً لَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَأَقْرَانِكَ الشُّوْعُ إِذَا تَبَّتْ قَلْبَتْ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَلِسَانَكَ وَقَلْبَكَ وَجَمِيعَ جَوَارِحِكَ وَتَضَعِي طَعَامَكَ وَشَرَابَكَ مِنْ كَدَرِ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَةِ وَتَتَوَدَّعُ فِي مَعِيشَتِكَ وَبَيْعِكَ وَشَرَايِكَ وَتَجْعَلُ كُلَّ هَيْمَكَ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ تُزِيلُ الْعَادَةَ وَتُزِيلُ مَكَانَهَا الْعِبَادَةَ تُزِيلُ الْمُعَصِيَةَ وَتُزِيلُ مَكَانَهَا الطَّاعَةَ لَمْ تَتَحَقَّقْ

اور شہادت شریعت کے ساتھ تو حقیقتاً مضبوط ہو جاتا ہے
حقیقت پر پہنچ جاتا ہے کیونکہ جس حقیقت پر شریعت ثلثاً
نہ دے وہ زندہ بے دینی ہے۔ پس جب تجھ میں یہ امر
متحقق ہو جائے گا تو تجھے بُری عادتوں اور تمام خلق کی جانب
دیکھنے سے فنا حاصل ہو جائے گی۔ اس وقت تیرا ظاہر
محفوظ ہو جائے گا اور تیرا باطن رب عزوجل کے ساتھ
مشغول ہو گا۔ اور پس جب تیری یہ حالت کمال کو پہنچے
گی پس اگر تمام دنیا تیری طرف اُٹے گی اور وہ تجھے
اپنے اوپر پورے طور سے قدرت دے دے گی،
اور سب اگلی پچھلی مخلوق تیری تابعداری کرے گی تو تجھے
کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گی اور تجھ کو تیرے مولیٰ عزوجل کی
جانب سے نہ پٹا سکے گی کیوں کہ تو تو اس کے ساتھ قائم
ہے اسی کی طرف اور اسی کے ساتھ مشغول اس کے جلال و
جلال کی طرف دیکھنے والا ہے۔ جب تو اس کے جلال کی
طرف نظر ڈالتا ہے خوف الہی سے پارہ پارہ ہو جاتا
ہے اور جب اس کے جمال کو دیکھتا ہے تمتع ہو جاتا ہے
الہیان حاصل ہوتا ہے۔ جلال کے دیکھتے وقت ڈر رہتا ہے اور
جمال کو دیکھتے ہوئے امیدوار بن جاتا ہے جلال کے دیکھتے وقت
مخوف ہو جاتا ہے اور جمال کو دیکھ کر موجود ہو جاتا ہے۔ اس
ذائقہ کے چکھنے والوں کے لیے مبارک باد دی ہے۔

اے اللہ! ہم کو اپنے قرب کے طعام سے کھانا
دے اور اپنی شراب اس سے سیراب کر اور دنیا و
آخرت میں نکوئیاں دے اور دوزخ کے عذاب سے
بچا۔ آمین

فِي الْحَقِيقَةِ مَعَ صِحَّةِ الشَّرِيعَةِ وَ
شَهَادَتِهَا لَا تَكُنْ كُلَّ حَقِيقَةٍ لَا تَشْهَدُ
لَهَا الشَّرِيعَةُ فَهِيَ زَنْدَقَةٌ وَلَا دَا
تَحَقُّقَ لَكَ ذَلِكَ جَاءَكَ الْفَنَاءُ عَنِ
الْأَخْلَاقِ الْمَذْمُومَةِ عَنْ رُؤْيَةِ
سَائِرِ الْخَلْقِ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ ظَاهِرُكَ
مَحْفُوظًا وَبَاطِنُكَ بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
مَشْغُولًا فَإِذَا انْتَهَى لَكَ هَذَا فَلَوْجَاءَتْ
إِلَيْكَ الدُّنْيَا بِحَذَائِقِهَا وَمَكْنَتِكَ
مِنْهَا وَتَبِعَكَ الْخَلْقُ بِأَجْمَعِهِمْ مِنْ
تَقَدَّمَ وَمَنْ تَأَخَّرَ لَمْ يَصُفَّرَكَ وَذَلِكَ -
وَلَمْ يُعَيِّرْكَ عَنْ بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَ
جَلَّ لَا تَكُنْ قَائِمًا مَعَهُ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ
مَبْشُورٌ بِهِ تَاظُرٌ إِلَى جَلَالِهِ وَجَمَالِهِ
إِذَا نَظَرْتَ إِلَى جَلَالِهِ تَفَرَّقْتَ وَإِذَا
نَظَرْتَ إِلَى جَمَالِهِ اجْتَمَعْتَ تَخَافُ
عَنْ رُؤْيَةِ الْجَلَالِ وَتَرْجُو عِنْدَ رُؤْيَةِ
الْجَمَالِ تَنْمَحِي عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَلَالِ
وَتَشْتَبِثُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْجَمَالِ فَطُوبَى
لِمَنْ ذَاقَ هَذَا الطَّعَامَ .

اَللّٰهُمَّ اطْعِمْنَا مِنْ طَعَامِ قُرْبِكَ اَبْنِ
وَاسْقِنَا مِنْ شَرَابِ اُنْسِكَ وَالتَّنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَفِيْنَا عَذَابِ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْعَشْرُونَ

چوبیسویں مجلس

اس بیان میں کہ تدبیر و علم الہی میں دخل نہ دیا جائے اور اس کے سامنے تسلیم خم کر دیا جائے

۱۲ ذی حجہ ۱۲۵۵ھ ہجری کو صبح کے وقت اتوار

کے دن خاتقاہ شریف میں ارشاد فرمایا :

حق تعالیٰ کی تدبیر و علم میں اپنے نفسوں اور خواہشوں اور اپنی طبیعتوں کو شریک نہ بناؤ۔ اپنے اور غیر کے معاملات میں حق تعالیٰ کے ساتھ موافقت کرو۔ بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مخلوق کے بارے میں حق عز وجل کے ساتھ موافقت کرو اور اللہ کے بارے میں غلطی کی موافقت نہ کرو جو ٹوٹا ہوا ٹوٹ گیا۔ جوڑا جوڑ گیا۔ حق عز وجل کے ساتھ موافقت کرنا اس کے نیک بندوں کی موافقت کرنے والوں سے سیکھ۔ علم عمل کے لیے بنایا گیا ہے نہ محض یاد کرنے اور مخلوق کے سامنے پیش کرنے کے لیے خود علم سیکھ اور اس پر عمل کر بعدہ دوسروں کو سکھا۔ جب تو علم پڑھے گا پھر اس پر عمل کرے گا تو علم تیری طرف سے کلام کرے گا اگرچہ تو خاموش رہیگا تو عمل کی زبان سے اس سے زیادہ کلام کرے گا کہ زبان علم سے کلام کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض اہل اللہ نے فرمایا رحمتہ اللہ علیہم اجمعین جس کا دیکھنا تجھے نفع نہ دے اس کا وعظ تجھے نفع نہیں دے سکتا۔ جو شخص کہ اپنے علم پر عمل کرے والا ہوتا ہے تو وہ اس علم سے خود بھی نفع لیتا ہے اور دوسروں کو بھی نفع پہنچاتا ہے

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بُكْرَةُ الْأَحْدِيَا لِرَبِّهَا رَابِعَ عَشْرَ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ ثَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَتَمْسٍ مِائَةً لَا تَشَارِكُوا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي تَنْدِيرِهِ وَعَلَيْهِ يَنْفُوسُكُمْ وَأَهْوِيَتَكُمْ وَطَبَاعَكُمْ وَانْقُصُوا فِيكُمْ وَفِي غَيْرِكُمْ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ وَافِقِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تَوَافِقْهُ فِيهِ إِنْ كَسَرَ مِنْ إِنْ كَسَرَ وَانْجَبَرَ مِنْ إِنْجَبَرَ تَعَلَّمُوا مُوَافَقَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ الْمُوَافِقِينَ أَعْلَمُ جُوعِلَ لِلْعَمَلِ لَا لِمَجَرِدِ الْحِفْظِ وَإِيرَادِهِ عَلَى الْخَلْقِ تَعَلَّمُوا وَاعْمَلُوا ثُمَّ عَلِمُوا غَيْرَكُمْ إِذَا عَلِمْتُمْ ثُمَّ عَمِلْتُمْ تَكَلَّمُوا الْعِلْمُ عَنْكُمْ وَإِنْ سَكَتَ تَكَلَّمُوا بِلِسَانِ الْعَمَلِ أَكْثَرُ مِمَّا يَتَكَلَّمُ بِلِسَانِ الْعِلْمِ وَ لِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ مَنْ لَا يَنْفَعُكَ لِحُظُّهُ لَا يَنْفَعُكَ وَ عَظْمَةُ الْعَامِلِ يَعْلَمُهُ يَنْتَفِعُ يَعْلَمُهُ هُوَ غَيْرُهُ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُطِيعُنِي بِمَا يَشَاءُ

عَلَى قَدَرٍ أَحْوَالِ الْحُصُونِ عِنْدِي وَإِلَّا
فَبَيْنِي وَبَيْنَكُمْ عَدَاوَةٌ عَرَضِيٌّ لَكُمْ
مَبْدُوءٌ وَمَا لِي وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ وَإِنْ
كَانَ لِي شَيْءٌ فَهَذَا أَمْنُكُمْ مِنْهُ مَا
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ سِوَى التَّصِيحَةِ أَنْصَحُكُمْ
لِلْعَدُوِّ وَجَلَّ لَا لِي وَافَقَ الْقَدَرُ وَإِلَّا
يَقْصِمُكَ امْشِ مَعَهُ عَلَى اخْتِيَارِهِ وَ
إِلَّا نَحَرَكَ كُنْ بَارِكًا بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى
أَنْ تَرَحَّلَكَ وَيُرْدِفَكَ خَلْفَهُ
بِكَلَامِهِ أَمْرُ الْقَوْمِ الْكَسْبُ يَأْخُذُونَ
مِنَ الدُّنْيَا عَلَى قَدَرِ الْحَاجَةِ بِيَدِ
الشَّرْعِ حَتَّى إِذَا عَجَزَتْ مَبَانِيهِمْ عَنِ
الْكَسْبِ وَجَاءَ التَّوَكُّلُ فَخَلَّتْ عَلَى
قُلُوبِهِمْ وَقَيَّدَ جَوَارِحَهُمْ جَاءَتْهُمْ
أَقْسَامُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَهْنَةً مُكْفَأَةً
مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا عَنَاءٍ الْوَاحِدُ
مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فِي الْآخِرَةِ يَتَلَبَّسُ
بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ عَلَى غَيْرِ إِزَادَةٍ مِنْهُ
بَلْ يُوَافِقُ الْحَقَّ عَدُوًّا وَجَلَّ فِي ذَلِكَ
كَمَا وَافَقَهُ فِي التَّلَبُّسِ بِالْأَقْسَامِ
الَّتِي كَانَتْ فِي الدُّنْيَا يُوقِعُهُمْ
أَقْسَامُهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةً لِأَنَّهُ كَيْسٌ
يُظَلِّمُ الْعَبِيدَ

يَا عَلَامُ عَلَى قَدَرِ هِمَّتِكَ تُعْطَى
أَبَدًا عَمَّا سِوَى الْحَقِّ عَدُوًّا وَجَلَّ بِقَلْبِكَ

کیونکہ اللہ عزوجل میرے پاس حاضر ہونے والوں کے حالات
کے اندازہ کے موافق جو کچھ چاہتا ہے مجھ سے کلام کر دیتا
ہے ورنہ میرے اور تمہارے درمیان عداوت ہے۔ کیونکہ
تم میں عمل نہیں امیری اکبر و اور مال سب تمہارے واسطے خرچ
کی گئی ہے۔ میرے پاس کوئی چیز نہیں اگر میرے پاس کچھ ہے
تو میں اس کو تم سے روکتا نہیں ہوں میرے اور تمہارے درمیان
میں سوائے خیر خواہی و نصیحت کے اور کچھ نہیں ہے میں تم کو انحضرت
اللہ کے واسطے نصیحت کرتا ہوں نہ اپنے فائدہ کے لیے تو تقدیر
کے ساتھ موافقت کرو ورنہ وہ تیری گردن توڑ دے گی۔ تو اس
کے ساتھ اس کے اختیار پر چل ورنہ وہ تجھے ذبح کر ڈالے گی تو
اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا رہاں تک کہ وہ تجھ پر رحم
کرے اور تجھے اپنا ردیف بنا لے اور ادب اللہ کے معاملے
کی ابتدا کسب ہوتی ہے۔ وہ بمقدار حاجت دنیا کو شریعت
کے ہاتھوں سے لیتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ان کے
اعضاء ظاہری کسب سے عاجز ہو جاتے ہیں اور ان کو
توکل حاصل ہو کر ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور ان کے
اعضاء کو جگر بند کر دیتا ہے (وہ فکر دنیا سے قطعاً غافل ہواں
ہو جاتے ہیں) تو ان کو مقسوم دنیوی کفایت و خوشگوارمی کے ساتھ
بلا مشقت و تکلیف برابر اتار دیتا ہے مقررین خدا میں سے
ہر ایک آخرت میں بغیر اپنے ارادہ و خواہش کے جنت کی نعمتیں حاصل
کرے گا مثلاً دیگر امور کے وہ اس میں بھی حق عزوجل کی موافقت کرے
گا۔ جیسے کہ اس نے دنیا میں اقسام دنیوی کے حاصل کرنے میں خدا
کی موافقت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں ان کے پورے
پرے حصے دیتا ہے کیونکہ وہ بندوں پر ظلم نہیں لائیں ہے اے غلام تجھے تیرا
ہمت کی ملندار دیا جائیگا تو جتنی ہمت کر لیا اتنا پائے گا تو اپنی ہمت کو

حَتَّى تَقَرَّبَ مِنْهُ مِمَّنْ عِنْدَكَ وَ عَنِ
الْخَلْقِ وَقَدْ رَفَعْتَ الْحُجُبَ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ رَيْكَ عَمَّا وَجَلَّ قَالَ كَيْفَ
أَمُوتُ مِمَّنْ عَنْ مُتَابَعَةِ نَفْسِكَ وَهُوَ
هُوَ الْكَ وَطَبِيعِكَ وَعَادَاتِكَ وَ عَنِ
مُتَابَعَةِ الْخَلْقِ وَاسْبَابِهِمْ وَ أَلَيْسَ
مِنْهُمْ وَ انْتَرَكِ الشَّرْكَ بِهِمْ وَ عَنِ
طَلَبِ شَيْءٍ سِوَى الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ
اجْعَلْ أَعْمَالَكَ كُلَّهَا يَوْجُزُ اللَّهُ عَمَّا
جَلَّ لَا يَطْلُبُ نَعِيمَهُ إِرْضَى بِتَذْبِيرِهِ
وَقَضَائِهِ وَ أَعْمَالِهِ فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا
فَقَدْ مِمَّنْ عِنْدَكَ وَ كَيْفِيَّتِكَ بِهِ يَصِيرُ
قَلْبُكَ مَسْكَنَةً يُقْبَلُ فِيهِ كَيْفَ نِشَاءُ
يَصِيرُ فِي كَعْبَةٍ قُرْبِهِ مُتَمَسِّكًا
بِاسْتَارِهَا ذَاكِرًا لَهُ تَائِسِيًّا لِمَا سِوَاهُ
مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْيَوْمَ وَعَدْنَا بِفَنَائِكَ
عِنْدَكَ وَ عَنِ غَيْرِكَ وَ عَنِ كُلِّ مَا
سِوَاهُ مَعَ حِفْظِ حَدِّ وَدِ الشَّرْعِ قُرْبُ
الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ جَنَّةُ الْقَوْمِ وَ بَعْدَهُمْ
عَنْهُ تَارُهُمْ لَا يَرْجُونَ إِلَّا هَذِهِ
الْجَنَّةَ وَلَا يَخَافُونَ إِلَّا هَذِهِ النَّارَ
أَيُّ غِلٍّ لِلنَّارِ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَخَافُوا
مِنْهَا هِيَ تَسْتَعِيشُ مِنَ الْمُؤْمِنِ وَ
وَتَهْرَبُ مِنْهُ فَكَيْفَ لَا تَهْرَبُ مِنْ

قلب کے ساتھ ماسوی اللہ سے دُور کرے یہاں تک کہ تو حق
عزوجل سے نزدیک ہو جائے تو اپنی ذات اور مخلوق کی طوط
سے مر جائے کہ وہ پرے سے جو تیرے اور تیرے رب کے درمیان حائل
ہیں اٹھادیے جائیں۔ اگر کوئی کہے میں کیسے مروں تو جواب یہ
ہوگا کہ تو اپنے نفس و خواہش و طبیعتوں و عاداتوں اور خلق کی تابعداری
اور اسباب کی تابعداری سے مر جا۔ خودی چھوڑ دے اور ان سب
سے نا امید ہو جا اور ان کے ساتھ شرک کو چھوڑ دے اور غیر
خدا سے خواہشگاری کو چھوڑ دے۔ تو اپنے تمام کام خالصتہ
لوجہ اللہ کر۔ نہ طلبِ نعمت کے لیے۔ تو تدبیر و تقدیر و افعال
الہی پر راضی ہو جا۔ جب تو ایسا کرے گا تو تو اپنے نفس سے
مر جائے گا اور حق تعالیٰ کے ساتھ زندہ ہو جائیگا۔ تیرا
قلب اس کامسکن ہو جائے گا وہ اس کو جس طور سے چاہے
گا الٹ پلٹ کرے گا تو اس کے کعبہ قرب میں ٹھہر کر اس کے
پردوں کو کپڑے ہوئے اس کی یاد کرنے والا اس کے غیر کو
بھول جائے گا۔ آج جنت کی کجی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنا ہے
اور کل یہ تیرے اپنے وجود اور اپنے غیر کے وجود اور
کل ماسوی اللہ سے فنا ہو جانا ہے جو کہ حدود و شریعہ
کی حفاظت کے ساتھ ہو۔ اولیاء اللہ کی جنت
قرب الہی ہے اور ان کی دوزخ خدا سے دُوری
وہ سوائے اس جنت کے کسی شے کی امید داری
نہیں کرتے اور نہ وہ اس دوزخ کے سوا کسی آگ سے
ڈرتے ہیں ہر وقت وہ قرب الہی کے طالب رہتے ہیں ان
کے پاس کھوٹ ہی کیا ہے جو دوزخ سے دُریں دوزخ تو خود دوزخ
سے فریاد ہی کرتی ہے اور اس سے بھانپتی ہے پھر بھلا وہ مجبین مغرین

الْمُحْسِنِينَ الْمُخْلِصِينَ مَا أَحْسَنَ حَالَ
الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هُوَ فِي
الدُّنْيَا لَا يُبَالِي عَلَى آتِي حَالٍ كَانَ فِيهَا
بَعْدُ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَاضٍ
عَنْهُ أَيْنَمَا سَقَطَ لَقَطٌ قِسْمَةٌ وَرَضِيَ
بِهِ أَيْنَمَا تَوَجَّهَ تَنَظَّرَ بِرُؤُوسِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ لَا ظُلُمَةَ عِنْدَهُ كُلُّ إِشْرَافٍ
إِلَيْهِ كُلُّ اعْتِمَادٍ عَلَيْهِ كُلُّ تَوَكُّلٍ
عَلَيْهِ إِحْدَرُوا مِنْ آذَانِهِ الْمُؤْمِنِينَ
فَاتَّهَمُوا سَمًّا فِي جَسَدٍ مُؤْذِيٍّ وَسَبَبَ
لِفَقْرِهِ وَعُقُوبَتِهِ يَا جَاهِلًا يَا اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَيَخَوَّصِهِ لَا تَذُقْ طَعْمَ
غَيْبَتِهِمْ فَاتَّهَمُوا سَمًّا قَاتِلٌ إِيَّاكَ
ثُمَّ إِيَّاكَ إِيَّاكَ ثُمَّ إِيَّاكَ أَنْ تَتَّعِزَّضَ
لَهُمْ بِسُوءٍ فَإِنَّ لَهُمْ مَنْ يَخَارُ عَلَيْهِمْ
يَا مُنَافِقًا قَدْ عَلِقَ شَكُّ الْيَتَاقِ
فِي قَلْبِكَ وَقَدْ مَلَكَ ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ
اسْتَعْمِلِ التَّوْحِيدَ وَالْإِحْلَاصَ فِي
جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَقَدْ شَفِيتَ وَذَهَبَ
نَشْكُكَ مَا أَكْثَرَ مَا تَخْرُقُونَ حُدُودَ
الشَّرْعِ وَتُشْرِقُونَ ذُرُوعَ كُفْرِكُمْ وَ

وخلصین سے کیسے نہ بھاگے گی۔ مسلمان کا دنیا و آخرت میں
کیا کبھی اچھا حال ہے۔ وہ دنیا میں اس کے بعد کہ اسے
معلوم ہو جائے کہ خدا تعالیٰ اس سے راضی ہے کسی حالت
میں بھی ہے کچھ پرواہ ہی نہیں کرتا۔ وہ جہاں بھی اترتا ہے
اپنا مقسوم حاصل کر لیتا ہے اور اس پر راضی رہتا ہے
جدھر بھی اس کی توجہ ہوتی ہے وہ نور الہی سے سب کچھ
دیکھ لیتا ہے اس کے پاس ظلمت ہے ہی نہیں۔ اس کا
کل اشارہ خدا ہی کی طرف ہوتا ہے اور پورا پورا اعتماد و
توکل اسی خدا پر ہوتا ہے۔ تم مسلمانوں کو ایذا دینے سے
بچو کیوں کہ وہ ایذا دینے والے کے بدن میں زہر اور اس
کی محتاجی و سزا اور عذاب کا سبب ہے۔ اے اللہ عز
وجل اور اس کے مخصوص بندوں سے جاہل تو ان کی غیبت
و بدگوئی کا مزہ مت چکھو۔ پس وہ یقیناً قاتل زہر ہے
تو اپنے آپ کو ان کی بدگوئی سے بچا، پھر بچا، ڈر، پرہیز کر،
دور نہ تو ہلاک ہو جائے گا اور ان کا کچھ نہ بڑے گا کیونکہ ان کا ایسا
مددگار ہے جو ان پر نفیر کرتا ہے۔ اے منافق تیرے قلب
میں نفاق کا شک و البستہ ہو گیا ہے اور وہ تیرے ظاہر و باطن
کا مالک بن گیا ہے۔ تو توحید و اخلاص کو اپنی تمام حالتوں میں استعمال
کر تو شفا پالے گا اور نیراشک جاتا ہے گا تمیں کیا ہو گیا ہے کہ
تم بہت زائد حدود و شریعہ کو توڑتے ہو اور اپنے تقویٰ کی زنجیروں
کو پارہ پارہ کرتے اور اپنے توحید کے کپڑوں

اے حدیث صحیح میں وارد ہے من اذی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب جو میرے ولی کرتے ہیں اس کو اپنے سے دشمنی کرنے
کی اجازت دیتا ہوں یعنی ولی کرتے والا، ان کا ادب نہ کرنے والا، ان کا گستاخ خدا سے لٹنے والا عذاب سرمدی کا مستحق ہے، وہ
دنیا و آخرت میں رسوا و ذلیل ہے اولیاء و انبیاء کی گستاخی کرنے والے، ان کو اپنے جیسا سمجھنے والے ذرا سوچیں سمجھیں، توبہ کر لیں۔ اب
بھی وقت ہے واللہ الموتی ۱۲ قادری مغلہ

تَجَسُّوْنَ نِيَابَ تَوْحِيدِكُمْ وَتُطْفَعُونَ
نُورَ اِيْمَانِكُمْ وَتَتَبَعُضُونَ اِلَى
رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ اَفْعَالِكُمْ
وَ اَحْوَالِكُمْ اِذَا اَقْلَمَ الْوَاحِدُ مِنْكُمْ
وَعَمِلَ طَاعَةً فَهِيَ مَسْئُوبَةٌ بِالْعَجَبِ
وَرُؤْيَا الْحَقِّ وَطَلَبِ الْحَمْلِ مِنْهُمْ
عَلَيْهَا مَنْ ارَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَّعْبُدَ اللهَ
عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَدْتَرِلْ عَنِ الْخَلْقِ فَإِنَّ
رُؤْيَاهُمْ لِلْاَعْمَالِ مُبْطِلَةٌ لَهَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ
قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْعَزَلَةِ فَإِنَّهَا عِبَادَةٌ
وَ اِنَّهَا دَابُّ الصَّالِحِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
عَلَيْكُمْ يَا اِيْمَانِ ثُمَّ يَا اِيْدَانِ ثُمَّ
الْفَتَاءَ وَ التَّوَجُّودَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يَكُ وَلَا يَغْيُرُكَ مَعَ حِفْظِ الْحُدُودِ
مَعَ اِرْضَاءِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ رِضَا الْمَمْلُوكِ الْمَسْمُوعِ
الْمَقْرُوءِ لَا كَرَامَةٍ لِمَنْ يَقُولُ غَيْرَ
هَذَا هَذَا الَّذِي فِي الْمَصَاحِفِ وَ
الْاَكْوَادِ كَلَامُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَرَفٌ
بَيِّدُهُ وَ طَرَفٌ بِاَيْدِيْنَا عَلَيْكَ يَا اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَ اِلَّا نَقْطَاعُ اِلَيْهِ وَالتَّسَلُّقُ
بِهِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ مَوْدَّةَ الدُّنْيَا
وَ الْاٰخِرَةِ وَ يَحْفَظُكَ فِي الْحَيَاةِ وَ
الْمَمَاتِ وَيَدُبُّ عَنْكَ فِي جَمِيعِ

کو ناپاک کرتے اور اپنے نور ایمان کو بجھاتے ہو اور اپنی
تمام حالتوں اور فعلوں میں خدا کے دشمن بنے چلے جاتے ہو
تم میں سے جب کوئی فلاح پاتا ہے اور نیک عمل بھی
کرتا ہے تو وہ محب دریا اور مخلوق کے دکھاوے کے
ساتھ اور مخلوق سے تعریف کی طلب کے ساتھ ملا ہوا ہوتا
ہے آہ صد آہ۔ تم میں سے جو کوئی اللہ عزوجل کی عبادت
کا ارادہ کرے اس کو چاہیے کہ وہ خلق سے الگ ہے
مخلوق کا دکھاوا عملوں کو باطل کرنے والا ہے نبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے
ارشاد فرمایا تم تنہائی کو لازم پکڑو کیوں کہ وہ عبادت ہے
اور تم سے پہلوں کا جو کہ صاحبین تھے۔ یہی طریقت رہا
ہے۔

اے صاحبو! تم ایمان کو لازم پکڑو پھر یقین کرنے
کو پھر فنا کو اور وجود کو اللہ عزوجل کے ساتھ نہ کہ اپنے
اور اپنے غیر کے ساتھ۔ یہ سب حدود و شریعیہ کی حفاظت
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضامندی اور قرآن
مجید کی خوشنودی کے ساتھ ہو جو کہ سننا گیا ہے پڑھا
گیا ہے جو اس کے سوا کہے اس کے لیے عزت و کرامت
نہیں یہی قرآن جو کا غزول اور پٹھوں کے درمیان ہے
کلام الہی ہے جس کا ایک کنارہ اس کے ہاتھ میں ہے
اور ایک کمنہ رہا ہمارے ہاتھ میں اس میں تغیر و
تبدل نہیں ہو سکتا تو اللہ عزوجل کو لازم پکڑو اور سب سے
قطع کر کے اسی کی طرف جھک جا۔ اسی سے علاقہ پیدا
کر وہ تیرے لیے دنیا و آخرت کی مشقتوں سے کفایت کرے
گا اور موت و زندگی میں تیری حفاظت فرمائے گا اور تمام

الْأَحْوَالِ عَلَيْكَ بِهَذَا السَّوَادِ عَلَى
الْبَيَاضِ إِحْدَاهُمَا حَتَّى يَخْتَدِمَكَ
يَا خُذْ بِيَدِ قَلْبِكَ وَتَوَقَّعْ بَيْنَ
يَدَيْ رَبِّهِ عَمَّا وَجَلَ الْعَمَلُ بِهِ
يُرِيْشُ جَنَاحِي قَلْبِكَ فَيُطِيرُ بِهِمَا
إِلَى رَبِّهِ عَمَّا وَجَلَ يَا مَنْ قَدْ لَبَسَ
الصُّوْفَ الْبَسِ الصُّوْفَ لِيَسِرَّكَ ثُمَّ
لِقَلْبِكَ ثُمَّ لِنَفْسِكَ ثُمَّ لِبَدَنِكَ
بَدَايَةُ الزُّهْدِ مِنْ هُنَاكَ تَكُونُ
لَا مِنْ الظَّاهِرِ إِلَى الْبَاطِنِ إِذَا صَفَا
السِّرُّ تَعَدَّى الصَّفَاءُ إِلَى الْقَلْبِ وَ
النَّفْسِ وَ الْجَوَارِحِ وَالْمَاكُولِ وَ
الْمَشْبُورِ وَ تَعَدَّى إِلَى جَمِيعِ أَحْوَالِكَ
أَوَّلُ مَا يَعْمُرُ دَاخِلَ الدَّارِ فَإِذَا كَمَلَتْ
عِمَارَتُهَا أَخْرَجَ إِلَى عِمَارَةِ الْبَابِ لَا
كَانَ ظَاهِرٌ بِلَا بَاطِنٍ لَا كَانَ
بِلَا خَالِقٍ لَا كَانَ بَابٌ بِلَا دَارٍ لَا كَانَ
قِفْلٌ عَلَى خَرِيْبَةٍ يَا دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ يَا
خَلْقًا بِلَا خَالِقٍ جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ
لَا يَنْفَعُكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَلْ يَضُرُّكَ
هَذَا الْمَتَاعُ الَّذِي مَعَكَ مَا يُبْتَاعُ
مِنْكَ هُنَاكَ مَتَاعُكَ الرِّيَاءُ وَ النِّفَاقُ
وَ الْمَعَاصِي وَ هِيَ شَيْءٌ لَا يُنْفَقُ فِي سَوْقِ
الْآخِرَةِ صَلَّحَ الْإِسْلَامَ ثُمَّ تَأَوَّلَ الْإِسْلَامَ مَرْمُشَقٌ
مِّنَ الْإِسْلَامِ وَسَلَامٌ وَأَنْ تَسْلِمَ أَمَرَ اللَّهُ

حالتوں میں تجھ سے مصیبتوں کو دفع کرتا رہے گا تو اس بیابانی
کو جو سپیدی پر ہے لازم پکڑ یعنی لکھے ہوئے پر عمل کر تو
اس کی خدمت کرتا کہ وہ تیری خدمت کرے وہ تیرے
قلب کے ہاتھ کو پکڑ کر اپنے رب عزوجل کے رُوبرُو
لے جا کر کھڑا کرے۔ قرآن پر عمل کرنا تیرے قلب کے
دونوں بازوؤں پر پر لگا دے گا۔ پس تو ان کے ذریعہ سے
اپنے رب عزوجل کی طرف اڑ جائے گا۔ اے صوف پُش
تو اولاً اپنے باطن کو صوف پہنا پھر اپنے قلب کو پھر
اپنے نفس کو، پھر اپنے بدن کو۔ ابتدا زہد کی اسی طریقت
سے ہوتی ہے نہ کہ ظاہر سے طرف باطن کے جب باطن
صاف ہو جائے گا تو یہ صفائی قلب اور نفس اور اعضا
ظاہری اور طعام و لباس کی طرف متعدی ہو جائے گی اند
تیری تمام حالتوں کی طرف پہنچ جائے گی۔ اولاً گھر کا اندرونی
حصہ بنایا جاتا ہے۔ جب وہ تیار ہو جاتا ہے تو دروازہ
کی عمارت کی طرف توجہ کی جاتی ہے ظاہر بغیر باطن کے
کچھ نہیں۔ دروازہ بغیر عمارت اندرونی کچھ نہیں۔ یہ سچ ہے
قفل ویرانہ پر لگانا کچھ نہیں، یہ سچ ہے۔ اے دنیا کو
بغیر آخرت اور اے خلق کو بغیر خالق کے طلب کرنے
والے جس مشغلہ میں تو ہے یہ تجھے قیامت میں کچھ نفع
نہ دے گا بلکہ یہ تجھے ضرر پہنچائے گا۔ یہ سامان جو
تیرے پاس ہے وہاں تجھ سے خرید نہ کیا جائے گا۔
تیرا اسباب تو ریا اور نفاق اور گناہ ہیں اور یہ ایسی
چیز ہے جو آخرت کے بازاریں رواج نہ پاسے گی
اولاً تو اسلام کو درست کر لے پھر کچھ حاصل کر اسلام
استلام سے مشق ہے (جس کے معنی ہیں اپنے

عَزَّ وَجَلَّ إِلَى اللَّهِ تَسْلِمُ فَسَلِّ إِلَيْهِ
وَتَعْتَمِدْ عَلَيْهِ وَتَنْسِلْ حَوْلَكَ وَقُوَّتَكَ
وَمَا فِي يَدَيْكَ مِنَ الدُّنْيَا تَنْفِقُهُ فِي
طَاعَتِهِ تَعْمَلُ بِالطَّاعَاتِ وَتُسَلِّمُهَا
إِلَيْهِ وَتَنْسَاهَا كُلُّ سَمِيكَ جَوْزًا
فَارِغْ كُلَّ عَمَلِكَ لَا إِخْلَاصَ فِيهِ
فَهُوَ قَشْرٌ لَا لُبَّ فِيهِ خَشَبَةٌ مُمْدُودَةٌ
جَسَدٌ بَلَا دُورٍ صُورَةٌ بَلَا مَعْنَى وَ
هَذَا عَمَلُ الْمُنَافِقِينَ.

يَا غَلَامُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ إِلَهٌ وَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّانِعُ لَهَا وَ الْمُتَصَرِّفُ
فِيهَا فَمَنْ رَأَى هَذَا تَخَلَّصَ مِنْ
التَّقْيُّدِ بِالْأَلَةِ وَمَا يَ الْمُتَصَرِّفُ فِيهَا
الْوَقُوفُ مَعَ الْخَلْقِ بَعْضُهُ وَ كُفْلُهُ
وَكَرْبُ وَ الْوَقُوفُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فَرَحَهُ وَ طَيْبَهُ وَ نِعْمَهُ أَنْتَ
مُنْقِطِعٌ عَنْ جَادَّةٍ مَنْ تَقَدَّمَ لَا
تَسِبْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ قَدْ قَنَعْتَ بِرَأْيِكَ
وَلَمْ تَجْعَلْ لَكَ أَسْتَاذًا يَعْرِفُكَ وَ
يُؤَدِّبُكَ يَا مُنْقِطِعًا عَنِ الطَّرِيقِ
يَا مَنْ تَتَلَاعَبُ بِهِ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ
وَ الْجِنِّ يَا عَبْدَ النَّفْسِ وَالْهَوَى وَ الطَّبَعِ
وَ يَحْكُ قَدْ خَرَسْتَ اسْتَعِثْ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ارْجِعْ إِلَيْهِ بِأَقْدَامِ
السَّادِمِ وَ الْإِعْجَازِ حَتَّى يُخَلِّصَكَ مِنْ

آپ کو دوسرے کے حوالہ کر دینے کے، استسلام یہ ہے
کہ تو اپنے معاملہ کو اور نفس کو اللہ کی طرف سپرد کر دے اور اسی
پر بھروسہ کر لے اور اپنی طاقت اور قوت کو بھول جائے اور
جو کچھ دنیا سے تیرے پاس ہے اس کو طاعت الہی میں
خرچ کرے تیرا عمل تیری طاعتوں کے ساتھ ہو اور ان بات
کو تو اسی کی طرف سپرد کر دے اور ان کو بھول جائے۔ تیرا تو
کل عمل ایک خالی اخروٹ کی طرح ہے۔ تیرے جس
عمل میں اخلاص نہ ہو وہ بغیر مغز کا چھلکا ہے یا لکڑی ہے
جس کو کھینچ کر لایا گیا ہو۔ بلا روح کا جسم اور بغیر مٹی کی صورت ہے اور یہ
مناظروں کا مل ہے۔ اے غلام! کل مخلوق ایک آلہ ہے اور اللہ
عز و جل کا ریگڑ اور اس میں تصرف کرنے والا ہے پس جس نے
یہ اعتقاد رکھا اور سمجھا وہ آلہ کی قید سے رہا ہوا اور اس نے
تصرف کرنے والے پر نظر رکھی مخلوق کے ساتھ ٹھہرنا دشمنی
اور تکلیف اور مشقت ہے اور حق عز و جل کے ساتھ ٹھہرنا
فرحت اور خوشی اور نعمت ہے۔ تو اگلے بزرگوں کے
راستہ سے علیحدگی کرنے والا ہے اور جدا ہے۔ تیرے اور
ان کے درمیان میں کچھ نسبت ہی نہیں ہے۔ تو نے تو اپنی
رہے پر قناعت کر لی ہے اور اپنے لیے کوئی استاد مقرر
ہی نہیں کیا جو تجھے معرفت سکھائے اور طریقہ بتائے۔ اے
راستہ سے جدا ہو جانے والے اے وہ شخص جس کے ساتھ
شیطان انس و جن کے کھیل کرتے ہیں۔ اے نفس و خواہش
کے بندے تجھ پر افسوس ہے تو تو قطعی گونگا بن گیا ہے
اپنے حق عز و جل سے استغاثہ کر اس کی طرف نہایت
اور عذر کے قوتوں سے رجوع کر دوڑتا کہ وہ تجھ
کو تیرے دشمنوں کے ہاتھوں سے چھڑا دے۔

أَيُّدِي أَعْدَائِكَ وَيُذِجِيكَ مِنْ لُجَّةِ
بَحْرٍ هَلَكَكَ تَفَكَّرْ فِي عَاقِبَةِ مَا أَنْتَ
فِيهِ وَقَدْ سَهَلَ عَلَيْكَ تَرْكُهُ أَنْتَ
مُسْتَظِلٌّ بِشَجَرَةِ الْعَفْلَةِ أُخْرِجْ مِنْ
ظِلِّهَا وَقَدْ رَأَيْتَ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَ
عَرَفْتَ الطَّرِيقَ شَجَرَةُ الْعَفْلَةِ تُرْبِي
بِمَاءِ الْجَهْلِ وَشَجَرَةُ الْيَقَظَةِ وَ
الْمَعْرِفَةِ تُرْبِي بِمَاءِ الْفِكْرِ وَشَجَرَةُ
التَّوْبَةِ تُرْبِي بِمَاءِ التَّوْبَةِ وَشَجَرَةُ
السَّحْبَةِ تُرْبِي بِمَاءِ التَّوَاقُّفَةِ

يَا غُلَامُ قَدْ كَانَ لَكَ بَعْضُ الْعُدْرِ
وَأَنْتَ صَبِيٌّ وَ شَابْتُ إِلَى الْإِنِّ وَتَدُّ
قَارِبَتِ الْأَرْبَعِينَ أَوْ قَدْ جَاوَزْتَهَا وَ
أَنْتَ تَلْعَبُ بِمَاءِ لَعَبِ الصِّغَارِ أَحْذَرُ
مِنْ مُخَالَطَةِ الْجُهَالِ وَالْخُلُوعِ
بِالنِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ أَصْحَابِ الشُّبُوحِ
الْمُتَّقِينَ وَاهْرُبْ مِنَ الشَّيْبَابِ
الْجَاهِلِينَ فَمَنْ نَاحِيَةً عَنِ الْقَوْمِ
فَمَنْ جَاءَ مِنْهُمْ إِلَيْكَ فَكُنْ بِهِ
كَالطَّبِيبِ لَهُمْ كُنْ لِلْخَلْقِ كَالْأَبِ
الشَّافِعِ عَلَى أَوْلَادِهِ أَكْثَرُ مِنْ طَاعَةِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ طَاعَتَهُ ذَكَرَكَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
فَقَدْ ذَكَرَكَ وَإِنْ قَلَّتْ صَلَاتُهُ وَ

اور تجھ کو ہلاکت کے دریا کے بھنور سے نجات دے
دے۔ تو جس امر میں پھنسا ہوا ہے اس کا انجام سوچ۔
نیرے لیے اس کا چھوڑ دینا آسان ہے تو غفلت کے
پیڑ کے نیچے سایہ لینے والا ہے تو اس کے سایہ سے
ہٹ جا۔ بیشک تجھے آفتاب کی روشنی نظر آجائے
گی اور تجھے راستہ معلوم ہو جائے گا۔ غفلت کا جھاڑ
جہالت کے پانی سے پرورش کیا جاتا ہے اور معرفت
وبیداری کا جھاڑ فکر کے پانی سے اور محبت کا جھاڑ شوق
کے پانی سے پرورش کیا جاتا ہے۔

اے غلام! اس حالت میں کہ تو بچہ اور جوان تھا تجھے
کچھ عذر بھی تھا۔ اب کہ تو قریب چالیس برس کے ہو گیا یا
اس سے بھی کچھ بڑھ گیا ہے اور تو وہی کھیل کھیلے جاتا
ہے جو کہ بچے کھیلے ہیں۔ تو جاہلوں کے ساتھ میل جول
اور عورتوں اور بچوں کے ساتھ خلوت نشینی سے بچ۔
مثنائیں متیقن کی صحبت اختیار کر اور جاہل نوجوانوں کی صحبت
سے بھاگ۔ قوم سے ایک کنارہ ہو کہ کھڑا ہو جا
پس ان میں سے جو کوئی بھی تیری طرف آوے تو ان کا
طیب و معالج بن جا تو خلق کے لیے ایسا ہو جا
جیسا کہ شفیق باپ اپنی اولاد کے لیے۔ اللہ عز و جل کی
طاعت زیادہ کر۔ بے شک اس کی طاعت اس کا
یاد کرنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے
اللہ عز و جل کی اطاعت کی اس نے بے شک
اللہ کو یاد کیا۔ اگرچہ اس کی نماز اور روزہ

اور فرائض قرآن کم تر ہی ہوا اور جس نے اُس کی نافرمانی کی وہ بے شک اللہ کو بھول گیا اگرچہ اُس کی نماز اور روزہ اور قرأت قرآن بہت زیادہ ہو مومن اپنے رب عزوجل کے لیے تابع ہونا چاہیے اور اُس کے ساتھ موافقت کرنے والا صبر کرنے والا ہونا ہے۔ وہ اپنی لذتوں اور کلام اپنے طعام اور لباس اور تمام تصرفات کے وقت توقف کرتا ہے اور منافق ان تمام حالتوں میں کسی طرح بھی پروا نہیں کرتا۔

اے غلام تو اپنے معاملہ میں تفکر کر اور جو خوبی تجھ میں نہ ہو اُس کو اپنے نفس کے لیے ثابت و حاصل کرنے تو طلب میں سچا ہے اور نہ صدیق اور نہ محب نہ موافقت کرنے والا اور نہ راضی برضا اور نہ عارف باللہ تو معرفت الہی کا مدعی تو بن گیا یہ تو مجھے بتا اُس کی معرفت کی علامت کیا ہے تو اپنے قلب میں کون کون سی حکمتیں اور نور دیکھتا ہے۔ اولیاء اللہ اور انبیاء کرام کے جانشین ابدالوں کی کیا علامت ہے تیرا پرگمان ہے کہ ہر شخص جس چیز کا دعویٰ کرے گا وہ تسلیم کر لیا جائے گا۔ اور اُس سے گواہ اور دلیل کچھ طلب نہ کیے جائیں گے۔ اور اُس کی دنیا کو سوٹی پر نہ گھسا جائے گا۔ منجملہ عارف باللہ کی صفتوں کے ایک صفت اُس کی یہ ہے کہ تحقیق وہ تمام افسوس پر صبر کرتا ہے اور وہ تمام حالتوں میں قضاء و تقدیر الہی پر اپنے اور اپنے اہل و عیال اور تمام خلق کے لیے راضی رہتا ہے۔

اے غلام اللہ عزوجل اور اُس کے غیر کی محبت دونوں ایک قلب میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اللہ نے کسی آدمی کے درمیان

صیامہ و قراءتہ القرآن و من عَصَاہ قَدْ تَسْبِیْہٖ وَاِنْ کَثُرَتْ صَلَوتُہٗ وَصِیَامُہٗ وَقَرَأَتْہُ الْقُرْآنَ الْمُؤْمِنُ مُطِیْعٌ لِّرَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ مُوَافِقٌ لَّہٗ صَابِرٌ مَّعَہٗ یَقِیْعُ عِنْدَ حُطُوْطِہٖ وَکَلِیْمٌ وَّاٰکِلٌہٗ وَلَبِیْسٌ وَجَمِیْعٌ تَصَرُّفَاتِہٖ وَالْمُنَافِقُ لَا یَبْاٰی بِہِذِہٖ الْأَشْیَاءِ فِی جَمِیْعِ اَحْوَالِہٖ۔

یَا غَلَامُ تَفْکَّرْ فِیْ اَمْرِکَ وَحَاقِقْ نَفْسَکَ مَا لَیْسَ فِیْکَ مَا اَنْتَ صَادِقٌ وَلَا صَدِیْقٌ وَلَا مُحِبٌّ وَلَا مُوَافِقٌ وَلَا رَاجِحٌ وَلَا عَارِفٌ قَدْ اَدْعٰیتِ الْمَعْرِفَۃَ بِاللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قُلْ لِّیْ مَا عَلَٰمَہٗ مَعْرِفَۃِہٖ اَلِیْسَ تَرٰی فِیْ قَلْبِکَ مِنْ الْحِکْمِ وَالْاَنْوَٰرِ مَا عَلَٰمَہٗ اَوَّلِیَّآءِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاَبْدَالِ اَنْبِیَآئِہٖ تَطَنُّ اَنْ کُلٌّ مِّنْ اَدْعٰی شَیْئًا سَلِمَ اِلَیْہِ وَلَا یُطَالِبُ بِالْبَیِّنَۃِ وَلَا یُحَدِّثُ دِیْنََاذَہٗ عَلٰی الْحَدِّکَ مِنْ حُمْلَۃِ صَفَاتِ الْعَارِفِ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنّٰہٗ یَصِیْدُ عَلٰی الْاَفَاقِ وَیَرْضٰی بِجَمِیْعِ اَفْضِیَیَۃِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاَقْدَارِہٖ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ فِیْ نَفْسِہٖ وَاَهْلِہٖ وَسَائِرِ الْخَلْقِ۔

یَا غَلَامُ حُبُّ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ وَحُبُّ غَیْرِہٖ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ

میں دو قلب نہیں بنائے۔ دنیا اور آخرت دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور نہ خالق و مخلوق دونوں ایک قلب میں جمع ہو سکتے ہیں تو تمام فنا ہونے والی چیزوں کو چھوڑ دے تاکہ تجھے ایسی شے حاصل ہو جائے جس کے لیے فنا نہیں ہے۔ تو اپنے نفس اور مال کو خرچ کرتا کہ تجھے جنت حاصل ہو جاوے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے بے شک اللہ نے مسلمانوں ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلہ میں خرید لیا ہے۔ بعدہ اپنے قلب سے ماسوی اللہ کی رغبت دور کر دے تاکہ تجھے قرب الہی حاصل ہو جائے اور تو دنیا و آخرت میں اُس کی صحبت میں رہے۔ اے خدا کے دوست اور اُس کی تقدیر کے ساتھ جیسے وہ تجھے گھوماوے گھومتا رہ اور اپنے قلب کو جو کہ قرب الہی کا مسکن ہے پاک و ستھرا رکھ اُس کو ماسوی اللہ سے صاف کرے اور تو قرب کے دروازہ پر توجہ و اخلاص و سچائی کی تلوار لے کر بیٹھ جا اور اُس کو سوائے خدا کے کسی کے لیے نہ کھول۔ اور تو اپنے قلب کے گوشوں میں سے کسی گوشہ کو غیر اللہ کے ساتھ مشغول نہ کر۔ اے بہو و لعب میں مشغول ہونے والا میرے پاس بہو و لعب نہیں ہے۔ اے کھوکل چھلکا میرے پاس سوائے مغز کے کچھ نہیں ہے۔ میرے پاس تو بغیر نفاق کا اخلاص اور بغیر کذب کا صدق ہے۔ اللہ عزوجل تمہارے قلب سے تقویٰ و اخلاص چاہتا ہے۔ وہ تمہارے ظاہر اعمال کی طرف نظر نہیں کرتا اللہ عزوجل نے فرمایا اللہ کو قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز نہ پہنچیں گے اور لیکن اُس کو تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچے گا۔ تقویٰ و اخلاص اختیار کرو۔ اے اولاد آدم جو کچھ دنیا و آخرت میں ہے تمہارے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ پس تمہاری شکر گزاری اور تمہارا

مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ لَا يَجْتَمِعَانِ وَالْخَالِقُ وَالْمَخْلُوقُ لَا يَجْمَعَانِ اَمْثَلُكَ الْاَشْيَاءَ الْفَانِيَةِ حَتَّى يَحْصَلَ لَكَ شَيْءٌ لَا يَفْنَى اُبْدِلْ نَفْسَكَ وَمَالَكَ حَتَّى تَحْصَلَ لَكَ الْجَنَّةُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ ثُمَّ اُبْدِلْ مِنْ قَلْبِكَ الرَّغْبَةَ فِيمَا سِوَاهُ حَتَّى يَحْصَلَ لَكَ الْقُرْبُ مِنْهُ وَتَكُونَ فِي صُحْبَتِهِ دُنْيَا وَاٰخِرَةً يَا حُبُّ الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ دُرٌّ مَعَ قَدْرِهِ كَيْفَمَا دَارَ وَظَهَرَ قَلْبِكَ الَّذِي هُوَ مَسْكَنُ قُرْبِ الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ اَكُنْسُهُ عَمَّا سِوَاهُ وَاقْعُدْ عَلَى بَابِهِ يَسْتَعِثُّ التَّوْحِيدَ وَالْاِخْلَاصَ وَالصِّدْقَ وَلَا تَفْتَحْهُ لِاحِدٍ غَيْرِهِ وَلَا تَشْعَلْ رَاوِيَةً مِنْ ذَوَابِ قَلْبِكَ بِغَيْرِهِ يَا لَعَابِيْنَ مَا عِنْدِي لِعَبٍّ يَا فُشُوْرُ مَا عِنْدِي سِوَى اللّٰبِ عِنْدِي اِخْلَاصٌ يَلَا يَفَاقُ وَصِدْقٌ يَلَا كِذْبَ الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ يُرِيْدُ التَّقْوَى وَالْاِخْلَاصَ مِنْ قُلُوْبِكُمْ مَا يَنْظُرُ اِلَى ظَاهِرِ اَعْمَالِكُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَبَالُ اللَّهُ لِحُومِهَا وَلَا دِمَاؤِهَا وَلَكِنْ يَبَالُ لِهَ التَّقْوَى مِنْكُمْ يَا بَنِي اٰدَمَ كُلُّ مَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَخْلُوقٌ لَكُمْ فَاَيْنَ شُكْرُكُمْ فَاَيْنَ

تقویٰ اور تمسار اللہ کی طرف اشارہ اور تمساری خدمتیں کہاں
ہیں تم تھکتے نہیں۔ حالانکہ تم بغیر روح کے برابر عمل کر رہے ہو۔
عملوں کے لیے روحیں ہیں اور وہ روحیں اخلاص ہے۔

تَقْوَاكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي هُوَ أَعْلَمُ
بِمَا تَعْمَلُونَ وَتَعْمَلُوا أَعْمَالًا بِلَا أَرْوَاحٍ
الْأَعْمَالُ لَهَا أَرْوَاحٌ وَهِيَ الْإِخْلَاصُ

پچیسویں مجلس

المجلس الخامس والعشرون

زاہدوں کو دنیا سے کنارہ کرنے کے بیان میں

۱۹ ر ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ کو آپ نے ارشاد

فرمایا:

عبدی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب کوئی خوشنواپ
کی ناک میں پہنچتی تھی تو آپ ناک کو بند کر لیتے تھے اور فرماتے
تھے یہ بھی دنیا ہی سے ہے۔ اسے اپنے قول و فعل سے زاہد کا
دعویٰ کرنے والا یہ تم پر حجت ہے تم نے زاہدوں کے سے
پرٹے پہن لیے ہیں۔ اور تمہارے باطن رغبت اور دنیا پر حسرت
بھرے ہوئے ہیں۔ اگر تم ان کپڑوں کو اتار ڈالتے اور اس
رغبت کو جو تمہارے دلوں میں ہے ظاہر کر دیتے تو تمہارے
لیے البرز زیادہ اچھا تھا اور نفاق سے تم کو زیادہ دور لے
جانے والا ہوتا۔ جو شخص کہ اپنے زہد میں سچا ہوتا ہے۔
اُس کا مقصود اُس کی طرف اتنا ہے اور وہ اُس کو
لے لیتا ہے وہ اپنے ظاہر کو اُس سے آراستہ
کر لیتا ہے اور اُس کا قلب اُس کے اور اُس کے ہوا
دوسری چیزوں سے بے رغبتی میں بھرا ہوا ہوتا ہے۔
اسی واسطے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علیہ السلام اور تمام دیگر انبیاء علیہم السلام سے

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي تَاسِعِ عَشْرَةِ
الْحِجَّةِ سَنَةِ ثَمَانِ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ
عَنْ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ كَانَ
إِذَا سَنَّم رَأْيَ حَةٍ كَلْبِيَّةً سَدَّ أَنْفَهُ وَقَالَ
هَذَا مِنَ الدُّنْيَا هَذَا حِجَّةٌ عَلَيْكُمْ
يَا مَدَّ عَيْنَ الزُّهْدِ يَا قُوَايِكُمْ وَأَفْعَالِكُمْ
قَدْ تَلَبَّسْتُمْ بِثِيَابِ الزُّهَادِ وَكَبَوَاطِنِكُمْ
مَلَدَ رَغْبَةٍ وَحَسْرَةٍ عَلَى الدُّنْيَا لَوْ
خَلَعْتُمْ هَذِهِ الثِّيَابَ وَأَطَهَرْتُمُ الرِّغْبَةَ
الَّتِي فِي قُلُوبِكُمْ لَقَدْ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ
وَأَبْعَدَ لَكُمْ مِنَ النِّفَاقِ الصَّادِقِ فِي
زُهْدِهِ تَجِيءُ إِلَيْهِ أَقْسَامُهُ وَيَتَنَاوَلُهَا
يَتَلَبَّسُ بِهَا وَفِي غَيْرِهَا وَلِهَذَا نَبِيْنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ آزْهَدَ مِنْ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَبِيبَ إِلَى مِنْ دُنْيَاكُمْ
ثَلَاثُ الطَّيِّبِ وَالنِّسَاءِ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ
عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ أَحَبَّ ذَلِكَ مَعَ
زُهْدِهِ فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ لِأَنَّ ذَلِكَ كَانَ
مِنْ قَسَمِهِ قَدْ سَبَقَ بِهِ عِلْمُ رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ يَتَنَاءَلُهُ إِمْتِنَانًا
لِلْأَمْرِ وَامْتِنَالِ الْأَمْرِ طَاعَةً فَكُلُّ
مَنْ يَتَنَاءَلُ أَقْسَامَهُ عَلَى هَذِهِ
الصِّفَةِ فَهُوَ فِي طَاعَةٍ وَإِنْ كَانَ
مُتَكَبِّرًا بِالدُّنْيَا كِلَهَا يَا زُهَّادًا
عَلَى قَدَامِ الْجَهْلِ اسْمَعُوا وَصَدِّقُوا
وَلَا تُكْذِبُوا لَعَلَّكُمْ هَذَا حَتَّى لَا
تَرُدُّوا عَلَى الْقَدَرِ يَجْهَلِكُمْ كُلُّ مُجَاهِلٍ
بِالْعِلْمِ مُسْتَعِينٍ بِرَأْيِهِ قَابِلِ كَلَامِ
نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَشَيْطَانِهِ فَهُوَ عَبْدُ
إِبْلِيسَ تَابِعٌ لَهُ قَدْ جَعَلَهُ شَيْخَهُ -
يَا جُهَّالًا وَيَا مُنَافِقِينَ مَا أَظْلَمَ
قُلُوبَكُمْ وَمَا أَنْتُمْ رَوَّاحِكُمْ وَمَا
أَكْثَرَ لَقَافَةَ أَلْسِنَتِكُمْ ثُبُوبًا مِنْ
جَمِيعِ مَا أَنْتُمْ فِيهِ وَاتْرَكُوا الطَّعْنَ
فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي أَوْلِيَائِهِ الَّذِينَ
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ وَلَا تَتَعَدَّ ضُوءًا عَلَيْكُمْ
فِي تَنَاوُلِ الْأَقْسَامِ فَإِنَّهُمْ مُتَنَاءِلُونَ
يَا أَمْرًا لَا يَأْخُذُ عِنْدَهُمْ شِدَاةٌ فِي
جُحِيمِهِمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالشُّوقِ إِلَيْهِ

بہت زیادہ زاہد تھے۔ ہاں آپ نے خود ارشاد فرمایا۔
تمہاری دنیا میں سے میری طرف تین چیزیں محبوب بنائی
گئیں۔ خوشبو، عورتیں۔ اور نمازیں میری آنکھوں کی
ٹھنڈک بنائی گئی ہے۔ حضور نے باوجود اس کے کہ تمام
دنیوی چیزوں سے بے رغبتی تھی۔ ان چیزوں کو اسی لیے
محبوب سمجھا کہ آپ کے لیے یہ علم ازلی میں مقسوم ہو چکی
تھیں پس اُن کا لینا حکم کی تعمیل کرنا ہوا۔ اور تعمیل حکم طاعت و
عبادت ہے۔ پس ہر وہ شخص جو کہ اس طور پر اپنے مقسوم کو
لے پس وہ طاعت ہی میں ہے۔ اگرچہ کل دنیا سے نفع حاصل
کرنے والا ہی کیوں نہ ہو۔ اسے جہالت کے قدروں پر زاہد
نہنے والوں سنو اور تصدیق کرو اور تکذیب نہ کرو اس زاہد کو
نیکھو تا کہ تم اپنی جہالت کی وجہ سے تقدیر کا رد نہ کرنے لگو۔
جو شخص کہ علم سے جاہل ہو اور اپنی رائے پر استغناء کرنے
والا اور اپنے نفس و خواہش و شیطان کے کلام کو قبول کرنے
والا پس وہ ابلیس کا بندہ اور تابعدار ہے اُس نے شیطان کو اپنا
شیخ مرشد بنالیا ہے اسے جاہل اور اسے منافق و تہا ہے
قلب کس قدر تاریک ہو گئے اور تمہاری بوس کی قدر گھٹا ہو
گئیں۔ اور تمہاری زبان درازی کلام کی سختی کس قدر بڑھ گئی ہے۔
ان تمام فضول باتوں سے جن میں تم مبتلا ہو تو تبرک و اور اللہ تعالیٰ اور
اللہ تعالیٰ کے اُن ادویہ کے بارہ میں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے
اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں طعنہ کرنے کو چھوڑ دو۔ اُن پر
مقسوم دنیوی حاصل کرنے میں تم طعن سے پیش نہ آؤ کیونکہ وہ
اس مقسوم کو ماتحت اسراہلی حاصل کرتے ہیں نہ ساتھ خواہش
نفسانی کے اُن کے پاس اللہ عزوجل کی سخت تر محبت و دوستی ہے
اور اس کا اشتیاق اُن کے پاس ماسوائے اللہ سے بے رغبتی ہے

اور کل سے ظاہر و باطن کا رخ پھیر لینا۔ اور لیکن اُن کے واسطے مقسوم حصہ میں جن کا مطابق تقدیر الہی اُن کو لینا ضرور ہے اُن پر سخت تر بلا اُن کا دنیا میں ٹھہرنا اور اُس میں اُن کا باقی رہنا اور اپنے مقسوم کو اُس سے حاصل کرنا اور اُن لوگوں کا جو حکم اللہ عز و جل کی تکذیب کرنے والے ہیں دیکھنا ہے۔

وَالرُّهْدِ فِيمَا سِوَاهُ وَإِعْرَاضِ الظَّاهِرِ
وَالْبَاطِنِ عَنِ الْكُلِّ وَلَكِنْ لَهُمْ
أَفْسَاهُمْ قَدْ سَبَقَ بِهَا الْعِلْمُ لَا بُدَّ لَهُمْ
مِنْ تَنَاقُؤِهَا أَشَدُّ الْبَلَاءِ عَلَيْهِمْ فَيَأْتِيهِمْ
فِي الدُّنْيَا وَبَعَاثُهُمْ فِيهَا وَتَكَلُّبُهُمْ
بِأَفْسَادِهِمْ وَمُرُوءَتُهُمْ لِمَكْذِبِينَ لِلَّهِ
عَنَّا وَجَلَّ وَلَهُمْ۔

اے غلام تو جب تک اپنے نفس اور خواہشوں کا ساتھی ہے اور ان کے ساتھ قائم مخلوق سے کلام اُن کو وعظ کرنا اچھوڑ دے کلام سے مراد ہوا کہ کیونکر حق عز و جل جب تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا تو وہ اُس کو تیرے لیے مہیا کر دے گا۔ جب چاہے گا وہ تجھے زندہ کر دے گا۔ اور تجھے ثابت قدم کر دے گا اور تجھے کلام کا اہل بنا دے گا اُس صورت میں وہی خود ظاہر کرنے والا ہو گا نہ کہ تو۔ تو اپنے نفس اور اپنے کلام اور اپنی تمام حالتوں کو اُس کی طرف سپرد کر دے اور اُس کے کام میں مشغول ہو جا۔ تو عمل بغیر کلام۔ اخلاص بغیر ریا، توحید بلا شرک گناہی بلا ذکر خلوت بلا جلوت باطن بغیر ظاہرین جا اور تو باطن کے ساتھ مشغول رہ اے جھوٹے بیدار ہو جا۔ تو حق تعالیٰ کو مخاطب کرتا ہے اور اپنے قول ایک نعبہ دیا یک نستین میں تو اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے یہ خطاب کو تیری ہی عبادت کرتے اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں حاضر سے خطاب ہے گویا تو یوں کہتا ہے کہ اے میرے نزدیک تجھ کو جانے والے اے مجھ سے قریب اے میرے اوپر گواہ تم نماز اور غیر نماز میں اس نسبت اسی حالت پر خطاب کیا کرو دین نہ ہو کہ کچھ کہو کچھ اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يَا غُلَامُ اهْجُرِ الْكَلَامَ عَلَى
الْخَلْقِ مَا دُمْتَ قَائِمًا مَعَ نَفْسِكَ
وَهَؤَالِكَ مَثَ عَنِ الْكَلَامِ فَإِنَّ الْحَقَّ
عَنَّا وَجَلَّ إِذَا أَرَادَكَ لَا مِرْهَيْكَ لَهُ
إِذَا شَاءَ أَلْشَرَكَ وَأَهْلَكَ وَأَشْبَكَ
يَكُونُ هُوَ الْمُظْهِرُ لَا أَنْتَ سَلِمَ
نَفْسَكَ وَكَلَامَكَ وَجَمِيعَ أَحْوَالِكَ
إِلَى قَدِيرِهِ وَاسْتَعِزَّ بِالْعَمَلِ لَهُ كُنْ
عَمَلًا بِلَا شَرِكٍ حُمُولًا بِلَا ذِكْرِ
خَلْوَةً بِلَا جَلْوَةٍ بَاطِنًا بِلَا ظَاهِرٍ
وَاسْتَعِزَّ بِالْبَاطِنِ يَا بَاطِلًا تَنْبَهُ
أَنْتَ تُخَاطَبُ الْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ وَ
لُشِيرُ إِلَيْهِ بِهَوَاكَ إِيَّاكَ كَعَبْدُ وَإِيَّاكَ
تَسْتَعِينُ هَذَا اخْطَابُكَ لِخَاضِرِيَا
خَاضِرًا عِنْدِي يَا عَالِمًا بِي هِدْيَا مِيَّتِي
يَا شَاهِدًا عَلَيَّ خَاطِبُوهُ فِي صَلَاتِكُمْ
وغيرها بِهَذِهِ النِّيَّةِ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ
وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اعْبُدِ اللَّهَ كَمَا نَكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ
فَإِنَّهُ يَرَاكَ .

يَا غُلَامُ صُفِّ قَلْبَكَ بِأَكْلِ
الْحَلَالِ وَقَدْ عَمَفَتْ رَبِّكَ عَرٌّ وَجَلَّ
صُفِّ لُقْمَتِكَ وَخِرْقَتِكَ وَقَلْبِكَ وَ
قَدْ صِرْتَ صَافِيًا لِلتَّصَوُّفِ مُشْتَقٌّ
مِنَ الصَّفَاءِ يَا مَنْ كَيْسَ التَّصَوُّفِ
الصُّوْقِيُّ الصَّادِقُ فِي تَصَوُّفِهِ يَصِفُو
قَلْبَهُ عَمَّا سِوَى مَوْلَاهُ عَرٌّ وَجَلَّ
وَهَذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِتَغْيِيرِ الْخَرَقِ
وَتَصْفِيرِ الْوُجُوهِ وَجَمْعِ الْأَكْتَافِ
وَتَقْلِقَةِ اللِّسَانِ بِحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ
وَتَحْرِيكِ الْأَصَابِعِ بِالتَّسْبِيحِ وَ
التَّهْلِيلِ وَإِسْمَاعِيٍّ بِالصِّدْقِ فِي
طَلَبِ الْحَقِّ عَرٌّ وَجَلَّ وَالزُّهْدِ فِي
الدُّنْيَا وَالْخَرَايجِ الْخَلْقِ مِنَ الْقَلْبِ
وَتَجَرُّدِهِ عَمَّا سِوَى مَوْلَاهُ عَرٌّ وَجَلَّ
عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ
قُلْتُ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي إِلَهِي لَا تَبْتَعِي
مَا يَنْبَغِي وَلَا يَصُرُّكَ وَكَثُرَتْ
ذَلِكَ ثُمَّ بَسْتُ فَرَأَيْتُ فِي السَّمَامِ
كَأَنَّ قَائِلًا يَقُولُ لِي وَأَنْتَ أَيْضًا لَا
تَمْتَنِعْ مِنْ عَمَلٍ مَا يَنْفَعُكَ وَامْتَنِعْ
مِنْ عَمَلٍ مَا يَصُرُّكَ نَصَحُوا النَّسَابَكُمُ
مَنْ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو عبادت الہی اس طرح کیا کر گویا تو اُس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو
اُس کو نہیں دیکھتا پس وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔

اسے غلام تو اپنے قلب کی اکل حلال سے صفائی کرتا
اپنے رب کو پہچان لے گا۔ تو اپنے لقمہ اور اپنے لباس اور
قلب کو صاف کرے تو تصوف میں خود صاف ہو جائے گا
تصوف لفظ صفا سے مشتق ہے نہ کہ صوف پہن لینے سے،
سچا صوفی جو اپنے دعوائے تصوف میں صادق ہوتا ہے۔

اپنے قلب کو ماسوی اللہ سے صاف کر لیتا ہے اور یہ
تصوف ایسی چیز ہے جو محض کپڑے کے رنگ برنگ کرنے
اور چہرہ کو زرد کر لینے اور کندھوں کے ہلانے اور تیری
زبان سے صالحین کی حکایتیں بیان کر دینے اور تسبیح تہلیل
میں انگلیاں ہلانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے حصول

کے لیے حق عزوجل کی سچی طلب اور دنیا سے بے رغبتی اور
خلق کا قلب سے نکال ڈالنا اور اس کو ماسوی اللہ
سے خالی کر لینا ضروری ہے۔ بعض اولیاء اللہ

سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے
بعض راتوں میں یہ دعا کی اسے خدا مجھ کو ان چیزوں
سے جو مجھے نفع دیں اور تجھے ضرر پہنچیں محروم
نہ کر اور یہ چند بار کہا پھر میں سو رہا پس میں نے
خواب میں دیکھا کہ گویا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے۔

اور تو بھی اُس چیز کے کرنے سے جو تجھے نفع
دے باز نہ رہ اور جس چیز کا کرنا تجھے نقصان
کرے اُس سے باز رہ تم اپنی جستجو کو حضور
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

مَنْ صَحَّحَتْ تَبَعِيَّتُهُ لَهُ فَقَدْ صَحَّحَتْ نَسَبُهُ
وَأَمَّا بِقَوْلِكَ أَنَا مِنْ أُمَّتِهِ مِنْ غَيْرِ
مُتَابَعَةٍ لَا يَنْفَعُكَ إِذَا اتَّبَعْتُمُوهُ فِي
أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ كُنْتُمْ مَعَهُ فِي
صُحْبَتِهِ فِي دَارِ الْآخِرَةِ إِذْ سَمِعْتُمْ
قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَنَا كَمَا الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
امْتَثِلُوا مَا أَمَرَكُمْ وَانْتَهُوا عَمَّا نَهَاكُمْ
قَدْ قَرَّبْتُمْ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
فِي الدُّنْيَا بِعُلُوبِكُمْ وَفِي الْآخِرَةِ
بِنُفُوسِكُمْ وَأَجْسَادِكُمْ.

يَا زُهَّادُ أَمَا تَحْسِبُونَ

تَزْهَدُونَ بِأَنْفُسِكُمْ وَأَهْوِيَّتِكُمْ
تَسْتَقِلُّونَ بِرَأْيِكُمْ أَتْلَعُوا وَاصْحَبُوا
الْمَشَائِخَ الْعَارِفِينَ يَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
الْعَالِمِينَ الْعَامِلِينَ الْمُقْبِلِينَ عَلَى
الْخَلْقِ يَلْسَانِ النَّصِيحَةِ وَتَوَالِ
الطَّمَعِ مِنْ إِعْرَاضِ قُلُوبِهِمْ عَنْكُمْ
وَإِقْبَالِهَا عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ
عَلَيْهِ مُقْبِلُونَ وَعَنْ غَيْرِهِ مُعْرِضُونَ.

يَا غَلَامُ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ بِقَلْبِكَ

قَبْلَ أَنْ يَنْفَعَكَ خَلْفُكَ قَدْ قَنَعَتْ مِنْ أَحْوَالِ
الضَّالِّينَ بِالْكَلامِ فِيهَا وَالشَّيْءِ لَهَا كَالْعَابِضِ عَلَى
الْمَاءِ يَقْنَعُ يَدَهُ فَلَا يَبْرِي فِيهَا شَيْئًا.

وَيَحَاكَ الشَّيْءُ وَادِي الْحُمُقِ

صحیح کرو جس کسی کا اتباع آپ کے ساتھ درست ہو گیا اس کی
نسبت آپ کے ساتھ صحیح ہوئی لیکن تیرا محض یہ قول کہ میں حضور کا
امتی ہوں بغیر متابعت کے تجھے نفع نہ دے گا جب تم حضور
کی آپ کے اقوال و افعال میں تابعداری کرو گے تو تم دار آخرت
میں حضور کی محبت و مصاحبت میں رہو گے جب تم نے یہ
قول الہی سنا دھا انکم الرسول الخ جو تم کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دیں پس اس کو قبول کرو اور جس سے وہ تم کو منع
کریں پس اس سے باز رہو تو تم اس کے حکموں کی تعمیل کرو اور
ان کی منع کی ہوئی چیزوں سے باز رہو۔ ایسا کرنے پر بے شک تم
دنیا میں اپنے قلوب سے اور آخرت میں اپنے قلوب و اجساد
دونوں سے اپنے رب عزوجل سے قریب ہو جاؤ گے۔

اسے زابادو تم یہ اچھا نہیں کرتے کہ تم اپنے نفوس و
خواہشات سے زاہدیت ہو اور اپنی رائے پر اکتفا کرتے
ہو اس کو مستقل سمجھتے ہو تم تابعداری کرو اور ان مشائخین و
عارف باللہ حضرات کی محبت اختیار کرو جو کہ عالم باعمل ہیں
اور نصیحت کی زبان سے خلق پر توبہ کرنے والے۔ اور انہوں
نے اپنے قلوب کو تم سے پھیر کر اللہ کی طرف متوجہ کر کر طمع
دنیاوی کو زائل کر دیا ہے۔ وہ خدا ہی کی طرف متوجہ
ہونے والے ہیں۔ اور غیر اللہ سے روگردانی کرنے
والے۔

اسے غلام توانی ہستی سے فنا ہونے سے پہلے اپنے قلب کے

ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے محقق صالحین کے حالات

ان کے تذکرہ اور تمنا پر تناءت کر لی ہے نیری مثال ویسی ہی ہے

جیسے پانی کو مٹھی میں لینے والا جب ہاتھ کو اُس میں کچھ نہ پا، ایسا مت بن

تجھ پر افسوس محقق تمنا و آرزو تو رجحانیت کا جنگل ہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَيَاكُمْ وَالتَّوْبَتِي فَإِنَّهُ وَإِدَى الْحَقِيقِ
 تَعْمَلُ أَعْمَالِ أَهْلِ الشَّرِّ وَتَتَسَبَّئُ
 دَرَجَاتِ أَهْلِ الْخَيْرِ مَنْ غَلَبَ وَ
 جَاؤُهُ خَوْفُهُ تَزُنُّدَقِ وَمَنْ غَلَبَ
 خَوْفُهُ رَجَاءُهُ قَنَطُ وَالسَّلَامَةُ فِي
 إِعْتَدَالِهِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَفَّيْنَا خَوْفَ الْمُؤْمِنِ
 وَرَجَاءَهُ لَا عَتَدَلَا عَنْ بَعْضِهِمْ رَحْمَةُ
 اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ سَفِيَّانَ
 الثَّوْرَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بَعْدَ مَرَّتِهِ
 فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ بِكَ فَقَالَ وَضَعْتُ إِحْدَى
 قَدَمَيَّ عَلَى الصِّبْوَاطِ وَالْأُخْرَى فِي
 الْجَنَّةِ سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَلَقَدْ كَانَ
 فَقِيرًا زَاهِدًا وَرِعًا تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ
 عَمِلَ بِهِ أَعْطَاهُ حَقَّهُ بِالْعَمَلِ وَأَعْطَى
 الْعَمَلُ حَقَّهُ بِالْإِحْلَاصِ فِيهِ وَأَعْطَاهُ
 الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ رِضَاهُ بِالْقَصْدِ إِلَيْهِ
 وَأَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رِضَاهُ بِالْمُتَابَعَةِ لَهُ رَحْمَةُ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تم
 اپنے آپ کو آرزو سے بچاؤ کیونکہ وہ توحاقت کا جھگڑ ہے
 تو عمل تو بُرے لوگوں کے سے کرتا ہے اور اچھے لوگوں کے
 درجوں کا متمنی ہے جس کی آرزو و تمنا خوف پر غالب ہوئی بیدین
 بن گیا۔ اور جس کا خوف امید و تمنا پر غالب ہوا وہ
 ناامید ہوا جو کہ کفر سے سلامتی دونوں کی برابری میں ہے
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر
 ایمان دار کا خوف اور اُس کی امید کا وزن کیا جائے
 تو البتہ دونوں میں برابری ہونی چاہیے۔ بعض اولیاء اللہ
 سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت سفیان
 ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کی موت کے بعد خواب میں دیکھا
 میں نے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ
 کیا معاملہ کیا جواب دیا میں نے اپنے ایک پاؤں کو (بوجہ
 خوف) پلِ طرط پر رکھا اور دوسرے کو (براہمید رحمت)
 جنت میں سلام اللہ علیہ البتہ سفیان ثوری فقہ زاہد
 تھے۔ انہوں نے علم سیکھا اور اُس پر عمل کیا۔ علم کو اُس کا حق اخلاص
 کے ساتھ دیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کو اس وجہ سے انہوں
 نے اللہ کی طرف قصد کیا وہی اُن کا مقصد تھا اپنی رضامندی
 عطا فرمائی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی خوشنودی
 عطا کی اس وجہ سے کہ سفیان علیہ الرحمۃ نے آپ کی

یعنی خوف الہی اس کے غضب سے اور امید واری اُس کی رحمت سے دونوں ہونا چاہیے نہ
 صرف خوف نہ محض امید واری اسی وجہ سے فرمایا اگر اسے ایمان خوف ورجا کے درمیان میں ہے۔
 دل مسلم میں خوف و امید دونوں کی ضرورت ہے۔ تمارے غفلت ہر کہ ایمان از عذاب حق بود
 نیست مومن کافر مطلق بود

اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ جَمِيعِ الصَّالِحِينَ
وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ كُلٌّ مَّنْ لَّمْ يَتَّبِعِ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْخُذْ
شَرِيعَتَهُ فِي يَدِهِ وَالْكِتَابَ الْمُنْتَلَىٰ
عَلَيْهِ فِي الْبَيْلِ الْأُخْرَىٰ وَلَا يَصِلُ فِي
طَرِيقِهِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَهْلِكُ وَ
يُهْلِكُ يَصِلُ وَيُضِلُّ هُمَا دَلِيلَانِ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْفَرَّانِ دَلِيلُكَ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالسُّنَّةُ دَلِيلُكَ
إِلَى الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
نُفُوسِنَا وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَعَدَّ أَب
السَّارِ

متابعت کی۔ اُن پر اور تمام نیک بندوں پر اور اُن کی
میت میں ہم سب پر خدا کی رحمت نازل ہو جس
نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت نہ کی اور اُن
کی شریعت کو ایک ہاتھ میں اور قرآن مجید کو دوسرے
ہاتھ میں نہ لیا پس وہ اپنے راستہ میں خدا تک نہ
پہنچا۔ خود بھی ہلاک و گمراہ ہو گا۔ اور دوسروں کو
بھی ہلاک و گمراہ کرے گا قرآن و حدیث دونوں
دو دلیلیں ہیں۔ اللہ عز و جل کی طرف قرآن اللہ
کی طرف دلیل ہے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی طرف دلیل ہے۔ اے اللہ
تعالیٰ ہمارے اور ہمارے نفسوں کے درمیان
دوری ڈال دے اور ہم کو دنیا و آخرت میں
بھلائی عطا کر اور ہم کو عذاب ووزخ سے
بچا آمین۔

چھیسویں مجلس

المجلس السادس والعشرون

مصیبتوں کے چھپانے کے بیان میں

۲۰ ذی الحجہ ۱۲۵۵ھ ہجری کو صبح کے وقت ازار

کے دن خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق
اپنے ارشاد فرمایا کہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ
مصیبتوں کا چھپانا ہے۔ اے خلق کی طرف اپنی مصیبتوں
کی شکایت کرنے والے تجھ کو مخلوق سے شکایت

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا لِرَبِّاطٍ وَالْعَشْرَيْنِ
ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ كُنُوزِ الْعَرْشِ كَثَمَانِ
الْمَصَائِبِ يَا مَنْ يَشْكُو إِلَى الْخَلْقِ
مَصَائِبَهُ أَيْشٌ يَنْفَعُكَ شَكْوَاكَ

إِلَى الْخَلْقِ لَا يَنْتَعُونَكَ وَلَا يَصُرُونَكَ
وَأَذَا عَمَدَتْ عَلَيْكُمْ وَأَشْرَكَتْ
فِي بَابِ الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَّ يَبْعِدُ وَنَكَ
وَفِي سَخَطِهِ يُوقِعُونَكَ وَ عَنْهُ
يَحْجُبُونَكَ أَنْتَ يَا جَاهِلُ تَدَّعَى
الْعِلْمَ مِنْ جُمْلَةِ جَهْلِكَ طَبَّكَ
الدُّنْيَا مِنْ غَيْرِ رَبِّهَا عَرَّ وَ جَلَّ
تَطْلُبُ الْخَلَاصَ مِنَ الشَّدَايِدِ بِشُكَاكَ
إِلَى الْخَلْقِ.

وَيَحَاكَ إِذَا كَانَ هَذَا الْكَلْبُ
الشَّرُّهُ يَتَعَلَّمُ حِفْظَ الصَّيْدِ وَيَتْرُكُ
فَهْمَهُ وَطَبْعَهُ وَهَذَا الطَّائِرُ أَيْضًا
يَاتْلَعِلِمُ يُخَالِفُ طَبْعَهُ وَيَتْرُكُ مَا
كَانَ عَلَيْهِ مِنْ أَكْلِ الصُّيُودِ الَّتِي
تَجْعَلُ لَهُ فَنَفْسُكَ أَوَّلَى بِالتَّعْلِيمِ
عَلَيْهَا وَفِيهَا حَتَّى لَا تَأْكُلَ دِينَكَ
وَتَتَرَكَّ وَلَا تَخُونُ فِي أَمَانَاتِ
الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَّ الْمُودَعَةُ عِنْدَهَا
دَيْنُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ لَحْمُهُ وَدَمُهُ
لَا تُصَحِّبُهَا قَبْلَ تَعْلِيمِكَ لَهَا إِذَا
تَعَلَّمَتْ وَفَهَمَتْ وَاطْمَأَنَّتْ حِينَئِذٍ
أَسْتَصْحِبُهَا أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ لَا تُفَارِقُهَا
فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ إِذَا اطْمَأَنَّتْ صَارَتْ
حَلِيمَةً عَالِمَةً رَاضِيَةً بِمَا يَأْتِيهَا
الْقَدَرُ بِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَا تَعْرِقُ بَيْنَ

کرنا کیا نفع دے گا نہ وہ تجھے نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ
وہ تجھے نقصان دے سکتے ہیں۔ اور جب تو ان پر
اعتماد کرے گا پس مشرک ہو جائے گا اور وہ تجھے
اللہ تعالیٰ کے دروازہ سے دور کر دیں گے اور
تجھے کو اُس کے عذاب میں ڈال دیں گے اور اُس
سے تجھے حجاب میں، ڈال دیں گے تو خدا سے
محبوب ہو جائے گا۔ اسے جاہل تو علم کا دعویٰ کرتا ہے
تیرا دنیا کو غیر اللہ سے طلب کرنا منجلی تیری جہالتوں کے ایک جہات
تو اپنی مصیبتوں سے غلامی مخلوق کی طرف شکایت کر کر طلب کرتا ہے
تجھ پر افسوس جب کہ یہ حریص کتابت تعلیم پا کر شکار کی
حفاظت کرتا ہے۔ اور اپنی حرص و طبیعت کو چھوڑ دیتا ہے
اور یہ پردہ باز شکار بھی تعلیم کی وجہ سے اپنی طبیعت کی
مخالفت کرتا ہے اور اپنی شکار رکھ لینے کی عادت جو
پہلے سے تھی چھوڑ دیتا ہے پس تیرا نفس تو تعلیم
کے لیے زیادہ لائق ہے تو اپنے نفس کو سکھا اور
سمجھاتا کہ وہ تیرے دین کو نہ کھالے اور پارہ
پارہ نہ کر دے اور اللہ تعالیٰ کی اُن امانتوں
میں جو اُس کے پاس امانت رکھ دی گئی ہیں
خیانت نہ کرے۔ نفس کے پاس مومن کا دین
اُس کا گوشت و خون ہے تو نفس کی تعلیم دینے
سے پہلے مصاحبت نہ کر جب نفس تعلیم پا کر
اور سمجھنے لگے اور مطمئن ہو جائے اُس وقت
اُس کا ساتھ دے۔ جہاں کہیں بھی متوجہ ہو تمام حالتوں میں تو
اُس سجائی نہ کر اُس کے ساتھ رہ جب نفس مطمئن ہو بار عالم بن جائے گا۔
اور اُس تقدیر کا قسم پر جو اُن کی طرف آئے گا نفی ہو جائیگا تو گمبوں کے

لَبَّ الْحَقِطَةِ وَخَبَرَ الشَّعِيرِ تَرْتِفِعُ
لِلْحُطُوطِ تَصِيرُ لَنْ لَا تَأْكُلَ أَحَبَّ
أَلَيْهَا مِنْ أَنْ تَأْكُلَ مُسَاعَدَةً لَكَ
عَلَى فِعْلِ الْخَيْرِ وَالطَّاعَةِ وَالْإِيثَارِ
يَنْتَقِلُ طَبْعُهَا تَصِيرُ سَخِيَّةً كَرِيمَةً
زَاهِدَةً فِي الدُّنْيَا رَاغِبَةً فِي الْآخِرَةِ
نَحْمُ إِذَا زَهَدْتَ فِي الْآخِرَةِ وَطَلَبْتَ
الْمَوْلَى طَبِئَتْهُ مَعَكَ وَسَادَتْ مَعَهُ
قَلْبِكَ إِلَى بَابِهِ فَحِينَئِذٍ تَرَجِيئُهَا
السَّابِقَةُ تَقُولُ كُلُّ يَأْمَنْ لَمْ يَأْكُلْ
وَأَشْرَبَ يَأْمَنْ لَمْ يَشْرَبِ الْمَرِيضُ
الْعَاقِلُ لَا يَأْكُلُ إِلَّا يَدَ الطَّيِّبِ أَوْ
بِأَمْرِهِ مَعَ دَوَامِ آدِيهِ وَالْقَبُولِ مِنْهُ
وَتَرْكِ الشَّرِّ فِي حَضْرَتِهِ وَغَيْبَتِهِ
يَا شَرِيهَ يَا مُسْتَوْجِلَ طَعَامٍ قَدْ خُلِقَ
لَكَ مَنْ يَقْدِرُ يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ لِبَاسٍ
وَمَسْكَنٍ وَمَرْكُوبٍ وَمَنْكُوحٍ فَتَدْرُكُ
خُلُقَ لَكَ مَنْ يَقْدِرُ يَتَنَاوَلُهُ وَ
يَلْبَسُهُ غَيْرُكَ أَلَيْشَ هَذَا الْجَهْلُ
مَا لَكَ تَبَاتٌ وَلَا عَقْلٌ وَلَا إِيْمَانٌ
وَلَا تَصْدِيقٌ بِوَعْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَا ذُو كَارِيٍّ إِذَا عَمِلْتَ مَعَ رَجُلٍ
كَرِيمٍ فَتَأَدَّبْ وَلَا تَطْلُبِ التَّرَكُّو
الْأَجْرَةَ فَهُمَا يَحْصُلَانِ لَكَ مِنْ
غَيْرِ طَلَبٍ وَ سُوءِ آدَبٍ إِذَا رَاكَ

میدہ اور جو کی روٹی میں فرق نہ کرے گا۔ لذات نفسیانہ
اُس سے دور ہو جائیں گی۔ اُس کو فاقہ گزرا بہ نسبت کھانا
کے زیادہ محبوب ہو جائے گا۔ فعل خیر و طاعت پر اور
ایشیا پر وہ تیری موافقت کرنے والا ہو جائے گا اُس کی
طبیعت بدل جائے گی وہ سخی و کریم۔ دنیا میں۔ بے رغبتی
کرنے والا آخرت کی طرف راغب ہو جائے گا زال بعد
جب تو آخرت کا راغب ہو گا اور مولیٰ کو طلب کرے گا
تو وہ بھی تیرے ساتھ اُس کا طالب بنے گا اور اُس کے
دروازہ کی طرف چلے گا پس اُس وقت تیرے پاس سابقہ
الہی امر تقدیری اُسے گا تجھ سے کہے گا اے فاقہ کرنے
والے کھا اے پیاسا پی پی۔ عقل مند بعض طبیب کے ہاتھ
ایسا اُس کے حکم سے ہی کھاتا ہے اور ہمیشہ اُس کا ادب کرتا
اور اُس کی بات کو قبول کرتا اور اپنی حرص کو اُس کی موجودگی
اور رغبت میں چھوڑ دیتا ہے۔ اے حریص اور اے
اُس کھانے کے جلد طلب کرنے والے جو تیرے لیے
پیدا کر دیا گیا ہے تیرے سوا اُس کے کھانے کی کون
قدرت رکھتا ہے تیرے سوا اُسے کوئی نہیں کھا سکتا جو
لباس اور مکان اور سواری اور عورت تیرے لیے پیدا کیا
گیا ہے اُس کے استعمال اور لینے پہنے پر تیرے سوا کون
قدرت رکھتا ہے تیرا یہ جہل اور نادانی کیسی ہے۔ تجھے
ثبات و عقل اور ایمان اور وعدہ الہی کی تصدیق نہیں جس کا
اُس نے وعدہ کر لیا ہے۔ اے جلد باز مزدور جب تو کسی
کریم آدمی کے ساتھ معاملہ کرے پس اُس کا ادب کر اور
ترک و اجرت کو طلب نہ کر پس وہ دونوں تجھے بغیر طلب اور
غیر ادبی کے حاصل ہو جائیں گے جب وہ کریم تجھ کو دیکھے گا کہ

قَدْ تَرَكْتَ الْفَلَاحَ وَالظَّلَبَ وَسُوءَ
الْأَدَبِ مَيَّزَكَ عَلَى أَصْحَابِكَ الَّذِينَ
يَعْمَلُونَ مَعَكَ وَمَا فَعَلَكَ وَأَقْعَدَكَ
مُسْتَرْفًا عَلَيْهِمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَصْحَبُ
مَعَ الْإِعْتِرَاضِ وَالْمَنَادَةِ وَإِنَّمَا
يَصْحَبُ مَعَ حُسْنِ الْأَدَبِ وَسَكُونِ
الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْمُوَافَقَةِ الدَّائِمَةِ
كُلُّ مَنْ وَافَقَ الْقَدَارَ دَامَتْ لَهُ الصُّحْبَةُ
مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْعَارِفُ بِاللَّهِ
الْعَالِمُ بِهِ قَائِمٌ مَعَهُ لَا مَعَ غَيْرِهِ
مُوَافِقٌ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ حَتَّى بِهِ مَيِّتٌ
عَنْ غَيْرِهِ.

يَا غُلَامُ إِذَا تَكَلَّمْتَ فَتَكَلَّمْ
بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ وَإِذَا سَكَتَ فَاسْكُتْ
بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ كُلُّ مَنْ لَا يُقَدِّمُ
النِّيَّةَ قَبْلَ الْعَمَلِ فَلَا عَمَلَ لَهُ
أَنْتَ إِنْ تَكَلَّمْتَ أَوْ سَكَتَ فَانْتَ
فِي ذَنْبٍ لَا تَلْكَ لَا تُصَحِّحُ نِيَّتَكَ
سَكُوتَكَ وَكَلَامَكَ بِغَيْرِ الشَّرَافِ
عِنْدَ تَغْيِيرِ الْأَحْوَالِ وَصِفَةِ الْأَرْزَاقِ
تَتَغَيَّرُونَ عَلَيْهِ لِأَجَلِ لِقْمَةٍ وَعِنْدَ
كُسْرٍ مِنْ تَكْلُفٍ كُلُّ نِعْمَةٍ لِأَجَلٍ قَدْ نِعْمَةٍ
كَانَتْكُمْ جَبَّارُونَ تَتَحَكَّمُونَ عَلَيْهِ
إِفْعَلْ وَلَا تَفْعَلْ وَلَيْمَ فَعَلْتَ وَكَانَ
يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ كَذَا هَذَا بَعْدُ وَ

تو نے حرص اور طلب اور بے ادبی کو چھوڑ دیا ہے۔
تو وہ تجھ کو دو سو کمزوروں پر جو تیرے ساتھ کام کرتے
ہیں ممتاز بنائے گا اور تجھے خوش کر دے گا اور تجھ کو بہت
نسبت اُن کے بلند جگہ پر بٹھا دے گا۔ حتیٰ عزوجل اعتراف
اور منازعت کا ساتھی نہیں ہے وہ تو حسن ادب اور
سکون ظاہر و باطن اور موافقت دائمی کا ساتھ دینے والا
ہے۔ ہر وہ شخص جو تقدیر کی موافقت کرتا ہے اُس کو حتیٰ
عزوجل کی مصاحبت ہمیشہ نصیب رہتی ہے۔
عارف باللہ اللہ کا جاننے والا اُس کے ساتھ قائم رہنے
والا ہے ناس کے غیر کے ساتھ۔ اُسی کے ساتھ موافقت
کرنے والا ہے ناس کے غیر کے لیے۔ اُسی کے ساتھ
زندہ اور غیر اللہ سے مردہ۔

اے غلام جب تو کلام کرے تو نیک نیتی کے ساتھ
کلام کر اور جب تو سکوت کرے پس تیرا سکوت نیک نیتی
کے ساتھ ہو۔ جو نیت قبل عمل پہلے سے نہیں کر لیتا اس کا
کچھ عمل نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں جب تو کلام کرے گا۔
یا سکوت کرے گا پس تو گناہ میں مبتلا رہے گا۔ کیونکہ
تیری نیت درست ہی نہیں ہوتی۔ تیرا سکوت و کلام
دونوں بغیر نیت کے ہیں۔ حالتوں کے تغیر اور رزق کی
تغییر پر ایک لقمہ کی وجہ سے تم رنگ بدل ڈالتے ہو خدا سے
بگڑ جاتے ہو اور ایک غرض پوری نہ ہونے پر تمام نعمتوں
کی ناشکری کرنے لگتے ہو۔ گویا کہ تم اُس پر
جبر کرنے والے ہو اُس پر حکم دیتے ہو کہ ایسا
کر و اور ایسا نہ کر و اور ایسا کیوں کیا اور یوں
کرنا چاہیے تھا۔ یہی خدا سے دوری اور

غصہ اور راندہ درگاہ ہونا ہے تو کون ہے تو تو ایک ذلیل و حقیر
پانی سے پیدا کیا گیا ہے اپنی حقیقت دیکھ۔ اپنے رب
عزوجل کے لیے تواضع کرو اور اس کے سامنے جھک جا۔
جب تیرے پاس تقویٰ نہیں تو تو اللہ عزوجل کے نزدیک
اور اس کے نیک بندوں کے نزدیک کریم نہیں ذلیل ہے۔
دنیا حکمت ہے اور آخرت سراسر قدرت۔

اے قوم تمہارے اوپر نگہبان مقرر ہیں تم خدائے
تعالیٰ کی سپردگی میں ہو۔ اور تم کو خیر نہیں تم مائل ہوا اپنے دلوں
کی آنکھیں کھولو جب تمہارے گھر میں کوئی جماعت حاضر ہو
پس اہل خانہ کلام کا شروع کرنے والا نہ ہو بلکہ اس کا کلام
جواب ہو اور ایسا سوال نہ کرے جو مفید نہ ہو۔ خدا کا ایک
جاننا فرض ہے۔ حلال روزی طلب کرنا فرض ہے۔
ضروری علم کا طلب کرنا جس کے بغیر چارہ نہیں فرض ہے۔
عمل میں اخلاص کرنا فرض ہے۔ عمل پر معاوضہ کا چھوڑنا
فرض ہے کوئی عمل بدلہ کی نیت سے نہ کرے تو ناسقوں
اور منافقوں سے دور بھاگ اور نیک و سچے آدمیوں سے
میل کر جب کوئی امر تجھ پر مشکل ہو اور تو صالح اور منافق
کے درمیان فرق نہ کر سکے یہ نہ جانے کون صالح ہے کون
منافق۔ پس تو رات میں کھڑا ہو اور دو رکعت نماز نفل پڑھ
پھر یہ دعا مانگ یا رب دلنی الخ اے رب میرے مجھے
اپنی مخلوق میں سے صالح لوگوں کی طرف رہنمائی کر جو
کہ مجھ کو خیری طرف رہبری کریں اور وہ مجھ کو تیرے
کھانے سے

مَقَّتٌ وَ طَرْدٌ مِّنْ أَنْتَ يَا ابْنَ آدَمَ
أَنْتَ مَخْلُوقٌ مِّنْ هَآءِ قَهْلِينَ تَوَاضَعْ
لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَ ذَلِّ لَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ
تَقْوَى فَلَسْتَ بِكَرِيمٍ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَ لَا عِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ
الدُّنْيَا حِكْمَةٌ وَ الْآخِرَةُ كُلُّهَا قُدْرَةٌ
يَا قَوْمُ عَلَيْكُمْ رُقْبَاءُ أَنْتُمْ فِي
تَوَكُّيلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ مَا عَنْكُمْ
فِي خَبَرِ كُوتُوا عَقْلَاءَ انْفَحُوا أَعْيُنَ
قُلُوبِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ
جَمَاعَةٌ فَلَا يَكُنْ مُبْتَدِئًا يَا لَكَلَامٍ
بَلْ يَكُونْ كَلَامُهُ جَوَابًا وَ لَا يَسْأَلْ
عَمَّا لَا يَعْنِيهِ التَّوَحُّيدُ فَرَضٌ وَ طَلَبُ
الْحَلَالِ فَرَضٌ وَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنَ
الْعِلْمِ فَرَضٌ وَ الْإِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ
فَرَضٌ وَ تَرْكُ الْيَعُوزِ عَلَى الْعَجَلِ
فَرَضٌ أَهْرَابٌ مِنَ الْفَاسِقِينَ وَ
الْمُتَافِقِينَ وَ التَّحَقُّقُ بِالصَّالِحِينَ
الصِّدِّيقِينَ إِذَا أُشْغِلَ عَلَيْكَ
الْأَمْرُ وَ لَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَ الصَّلَاحِ وَ
الْمُتَافِقِ فَقُمْ مِنَ اللَّيْلِ وَ صَلِّ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْ يَا رَبِّ ذَلِّلْنِي عَلَى
الصَّالِحِينَ مِنْ خَلْقِكَ ذَلِّلْنِي عَلَى
مَنْ يَدُلُّنِي عَلَيْكَ وَيُطْعِمُنِي مِنْ
و ب۔ رفع مشکل کا عمل۔

طَعَامِكَ يَسْقِيَنِي مِنْ شَرَابِكَ وَيَكْفُلْ
عَيْنَ قَلْبِي بِرُفْقِكَ وَيُخَيِّرْ بَيْنِي بَيْنَ رَأْيِ
عِيَانَا لَا تَقْلِيدُنَا الْقَوْمَ أَكَلُوا مِنْ
طَعَامٍ فَضَّلَ اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ وَشَرَبُوا
مِنْ شَرَابِ أُنْسِهِمْ وَشَاهَدُوا بَابَ
قُدْرِهِ لَمْ يَقْنَعُوا بِالْخَيْرِ بَلْ جَاهَدُوا
وَصَابَرُوا وَسَافَرُوا عَنْهُمْ وَعَنِ الْخَلْقِ
حَتَّى صَارَ الْخَبَرُ عَنْهُمْ عِيَانًا لَنَا
وَصَلُّوا إِلَى رَبِّهِمْ أَذَبَهُمْ وَهَدَّاهُمْ
وَعَلَّمَهُمُ الْحِكْمَ وَالْعِلْمَ أَطْلَعَهُمْ
عَلَى مُلْكِهِ وَعَرَّفَهُمْ أَنَّ لَيْسَ فِي
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ غَيْرُهُ وَلَا مَعْطَى
غَيْرُهُ وَلَا مَانِعَ غَيْرُهُ وَلَا مُحَرِّكَ
وَلَا مُسَكِّنَ غَيْرُهُ وَلَا مُقَدِّرَ وَكَافٍ
غَيْرُهُ وَلَا مُعِزَّ وَلَا مُذِلَّ غَيْرُهُ وَلَا
مُسْلِطَ وَلَا مُسَخِّرَ غَيْرُهُ وَلَا قَاهِرَ
غَيْرُهُ يُرِيهِمْ مَا عِنْدَهُ فَيَذَرُونَهُ
بِأَعْيُنِ قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ فَلَا
يَبْقَى لِلدُّنْيَا وَ مُلْكِهَا عِنْدَهُمْ قَدَرٌ
وَلَا وَزَنٌ -

اللَّهُمَّ ارِنَا كَمَا أَرَيْتَهُمْ مَعَ الْعَفْوِ
وَالْعَافِيَةِ وَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ

ف: اویا، اللہ تمام موجودات پر خبردار ہوتے ہیں۔

کھانا کھلائیں۔ اور تیرے پانی میں سے پانی پلائیں اور
میرے قلب کی آنکھ میں تیرے قرب کے نور سے
سرمر لگائیں اور جو چیز کو ظاہر مشاہدہ غیبی سے دیکھتے
ہوں اُس سے مجھے خبردار کر دیں۔ محض تقلید سے نہیں۔
اہل اللہ نے فضل الہی کے طعام سے کھانا کھایا۔
اور اُس کے شراب اُنس سے انہوں نے پانی پیا اور
اُس کے باپ قرب کا مشاہدہ کیا۔ اور انہوں نے محض
خبر پر قناعت نہ کی بلکہ برابر مجاہدہ و ریاضت کرتے
رہے صبر کیا اور اپنے نفوس اور مخلوق سے مسافرت
کی اُن کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ سستی ہوئی خبر اُن کے
نزویک مشاہدہ بن گئی۔ جب وہ اپنے رب تک اس
طریقہ سے پہنچ گئے تو اُس نے اُن کو ادب اور تہذیب سکھائی
اور اُن کو کمیتیں اور علم سکھائے اور اپنے امور مملکت پر اُن کو آگاہ
کر دیا اور یہ بات پہنچا دی کہ زمین و آسمان میں سوا اُس کے کوئی
نہیں ہے اور نہ کوئی اُس کے سوا عطا کرنے والا اور منع کرنے والا
اور نہ کوئی اُس کی سوا حرکت و سکون دینے والا اور نہ کوئی اندازہ کرنے والا
اور حاکم اور نہ اُس کے سوا کوئی عزت و ذلت دینے والا اور نہ غلبہ اور خیر
کرنے والا اور نہ کوئی بغیر خدا قاهر و غالب ہے، وہ اُن کو تمام موجودات غیبیہ
دکھا دیتا ہے پس وہ اُس کو اپنے قلب و باطن کی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں پس
اویا، اللہ کے نزدیک دنیا اور اُس کی بادشاہت حکومت کی کچھ قدر وزن نہیں ہوتا۔
اسے اللہ تو ہم کو بھی عفو و عافیت کے ساتھ ویسا
ہی دکھا دے جیسا تو نے اُن کو مشاہدہ کرایا اور ہم
کو دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذاب
دوزخ سے بچا آمین۔

يَا قَوْمِ تَوُوبُوا مِنْ تَرْكِكُمْ التَّقْوَى
 دَوَّاءُ وَتَرْكِهَا دَاءٌ تُوبُوا فَإِنَّ التَّوْبَةَ
 دَوَّاءٌ وَالدُّنُوبَ دَاءٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ
 أَلَا أُعَلِّمُكُمْ مَا دَاءُكُمْ وَمَا دَوَّاءُكُمْ
 فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ دَاءُكُمْ
 الدُّنُوبُ وَدَوَّاءُكُمْ التَّوْبَةُ التَّوْبَةُ
 عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَوَاطِنَةُ عَلَى الْجَالِسِ
 الذِّكْرُ وَطَاعَةُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 شِفَاءٌ لَهَا تَوُوبُوا يَلِسَانَ الْإِيْمَانِ وَقَدْ
 جَاءَكُمْ الْفَلَاحُ كَلَّمُوا يَلِسَانَ التَّوْحِيدِ
 وَالْإِخْلَاصِ وَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَلَاحُ
 اجْعَلُوا الْإِيْمَانَ سِلَاحَكُمْ عِنْدَ مَجِيئِ
 الْآفَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ
 يَقُولُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي ابْتِدَاءِ كُلِّ
 مَجْلِسٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 يُكْرَمُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ يَسْكُتُ فِي
 عَقَبِ كُلِّ مَرَّةٍ لِحُظَّةٍ ثُمَّ يَقُولُ
 عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِزْقَ عَرْشِهِ وَرِضَاءَ
 نَفْسِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَ مُنْتَهَى عِلْمِهِ
 وَ جَمِيعَ مَا شَاءَ وَ خَلَقَ وَ ذَرَأَ وَ بَرَأَ
 عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ
 الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

اے قوم تم تقویٰ کو چھوڑ دینے سے توبہ کرو۔ تقویٰ
 پر بیزار گاری دوا ہے اور اس کا چھوڑ دینا بیماری تم توبہ کرو
 برحقین توبہ دوا ہے اور گناہ بیماری۔ ایک دن حضور نبی کریم
 علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کہا
 کیا میں تم کو یہ بات نہ بتاؤں کہ تمہاری بیماری کیا ہے اور
 تمہاری دوا کیا پس عرض کیا ہاں بتائیے پس ارشاد فرمایا گناہ
 تمہاری بیماری ہے اور توبہ تمہاری دوا۔ توبہ ایک درخت
 ہے اور زکوٰۃ کی مجلسوں میں ہمیشہ جانا اور حق کی طاعت میں پیشگی
 کہنا اس کو پانی دینا ہے۔ تم ایمان کی زبان سے توبہ کرو بیشک
 تمہیں نجات مل جائے گی۔ تم توحید اور اخلاص کی زبان سے کلام کرو
 بے شک تمہیں نجات مل جائے گی تم اللہ کی طرف سے اقوال
 کے آنے کے وقت ایمان کو اپنے ہتھیار بناؤ ایمان ہی تم کو
 بچانے والا ہے حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر ابن ابوالصالح
 ابن عبداللہ جیلانی رضی اللہ عنہ جب خطبہ پڑھتے تو ابتداً خطبہ
 میں ہر مجلس میں تین بار الحمد للہ رب العالمین کہاتے
 تھے اور ہر ایک مرتبہ کے بارے تھوڑی دیر سکوت فرماتے تھے
 پھر فرماتے تھے عدد خلق و حسن عبادت تک یعنی اتنی حمد جو
 اُس کی مخلوق کے شمار اور اُس کے عرش کے وزن کی برابر اور
 اُس کے نفس کی خوشنودی۔ اور اُس کے کلمات کی سیاہی اور اُس کے
 علم کی انتہا کی موافق اور ان تمام چیزوں کے برابر جو جس کو
 اُس نے چاہا اور پیدا و ظاہر کیا ہے۔ جو کہ حاضر و غائب کا
 جاننے والا عام و خاص پر رحم فرمائے والا ہے۔ بادشاہ غایت
 درجہ پاک غالب و حکمت والا ہے۔ اور میں اس بات کی
 گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس
 کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے حمد و ملک ہے۔

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ
بَيِّدُهُ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَقَالِيهِ الْمَصِيرُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظَاهِرَهُ عَلَى الدِّينِ وَلَوْ كَوَّهَ الْمُشْرِكُونَ ۚ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْ إِيْمَانَهُ وَالْأَمَّةَ وَ
الرَّاعِي وَالرَّعِيَّةَ أَلِفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ
فِي الْخَيْرَاتِ اذْفَعْ نَشْرَ بَعْضِهِمْ عَنْ
بَعْضٍ.

اللَّهُمَّ وَأَنْتَ الْعَالِمُ بِسَرَائِرِ قَاصِلِهَا
وَأَنْتَ الْعَالِمُ بِخَوَائِجِنَا فَاقْضِهَا وَ
أَنْتَ الْعَالِمُ بِدُئُوبِنَا فَاغْضِهَا وَأَنْتَ
الْعَالِمُ بِعُيُوبِنَا فَاسْتُرْهَا لَا تَرْنَا حَيْثُ
كُنْهِنَا لَا تَفْقِدْنَا حَيْثُ أَمَرْتَنَا لَا تُنْسِنَا
ذِكْرَكَ وَلَا تُؤْمِنَا مَكْرَكَ وَتُحَوِّجْنَا
إِلَى غَيْرِكَ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِينَ.

اللَّهُمَّ اٰلِهْمَنَا رُشْدَنَا وَاَعِدْنَا مِنْ
شَرِّ اَنْفُسِنَا اشْغَلْنَا بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ
اقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا عَنْكَ
اٰلِهْمَنَا ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَحُسْنَ
عِبَادَتِكَ ثُمَّ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِينِهِ وَ
يَقُولُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مَا شَاءَ اللهُ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
ثُمَّ يَقُولُ تَلَقَّاءُ وَجْهِهِ هَكَذَا ثُمَّ

وہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے اور وہی ایسا زندہ ہے جسے
موت نہیں خیر اسی کے قبضہ میں ہے اور وہی ہر شے پر قدرت
والا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے اور میں اس بات کی گواہی
دیتا ہوں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندہ اور رسول
ہیں جن کو اس نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اس کو
تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ وہ مشرکوں کو ناگوار کرے
اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اولاد پر درود بھیج اور
امام و امت اور اعلیٰ و رعیت کی حفاظت فرما اور تمام نیک
کاموں میں ان کے قلوب کو متفق کر دے بعض کی شر کو بعض
سے دفع فرما دے۔

اے اللہ اور تو ہمارے بھیدوں کا جاننے والا ہے پس تو ان
کی اصلاح کر دے اور تو ہماری حاجتوں کا جاننے والا ہے پس ان کو
بخش دے اور تمہارے علیوں کا جاننے والا ہے پس تو ان کو چھپانے
جہاں موجود ہونے سے تو نے ہمیں منع کیا ہے وہاں ہم کو موجود نہ کرنا اور
جہاں موجود ہونے کا حکم دیا ہے وہاں مستغفونہ کرنا تو ہمیں اپنی یا سے غافل نہ
کرنا اور ہم کو اپنی فحش سے مندر نہ کر دینا۔ ہم کو اپنے غیر کی طرف محتاج نہ
بانا اور ہم کو غافل قوم سے نہ کر دینا۔

اے اللہ ہم کو ہمارے سیدھے راستہ کا الہام کر اور ہم کو نفسوں
کی برائی سے پناہ میں رکھ اپنے ساتھ مشغول رکھ جو قطع کرنے والا ہمارے کج
بے قطع کرے اس کو ہم سے قطع کر دے ہم کو اپنے ذکر و شکر اور راہی عبادت کا الہام فرما
اس کے بعد آپ سیدھی جانب التفات فرما کر کہتے لا الہ الا اللہ آخر
تک کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے نہیں ہے جو وہ چاہتا
ہے وہ ہوتا ہے بغیر اللہ بزرگ و برتر کے عطا
کیے کوئی قوت و طاقت نہیں ہے۔ پھر منہ
سامنے کر کے ایسے ہی کلمات فرماتے :-

يَقُولُ لَا تَبْدِ أَحْبَابَنَا وَلَا تَهْتِكْ أَسْتَارَنَا
وَلَا تَوَاحِدْنَا بِسُوءِ أَعْمَالِنَا لَا تَخَيَّبِنَا
فِي عَفْلَةٍ وَلَا تَوَاحِدْنَا عَلَى غِرَّةِ رَيْبِنَا
لَا تَوَاحِدْنَا إِنْ شِئْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَيْبَنَا
وَلَا تَحِيلْ عَلَيْنَا رَحْمَةً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا
لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ
لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ هُ ثُمَّ يَشْرَعُ فِي الْكَلَامِ
بِمَا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ مِنْ فُتُوحِ
الْغَيْبِ مِنْ غَيْرِ تَقْرِيرٍ وَلَا تَعْيِيبَةٍ بِالْكَلامِ
وَفِي التَّأْدِيرِ مِنَ الْمَجَالِسِ يَكُونُ وَقَدْ
حَفِظَ خَبْرًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلِمَةً حِكْمَةٍ مِنْ
كَلَامِ الْحُكَمَاءِ مِنْ جُمْلَةٍ مَا يُفْتَرَأُ
عَلَيْهِ فَيَبْدَأُ بِذِكْرِ ذَلِكَ ثُمَّ يَكْثُرُ
وَيَشْرَعُ وَيَبْنِي الْكَلَامَ عَلَيْهِ

الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

اس بیان میں کہ عاقل بن اور جھوٹ نہ بول

۱۷ جمادی الآخری ۱۲۵۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت
مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :
عاقل بن اور جھوٹ نہ بول۔ تو کہتا ہے میں اللہ عزوجل

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ
سَابِعَةِ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةِ ثَمَانِينَ أَرْبَعِينَ وَتَمِيمًا بَعْدَ كَلَامِهِ
كُنْ عَاوِلًا وَلَا تَكُنْ ذِي تَقْوَلٍ أَنَا حَافِظٌ

مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ تَخَافُ مِنْ
غَيْرِهِ لَا تَخَفُ حِينَئِذَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا مَلَكًا
وَلَا تَخَفُ نَبِيًّا مِنَ الْحَيَوَانَاتِ النَّاطِقَةِ
وَالصَّامِتَةِ لَا تَخَفُ مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا
وَلَا تَخَفُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ وَإِنَّمَا
تَخَافُ مِنَ الْمُعَذِّبِ بِالْعَذَابِ الْعَاقِلِ
لَا يَخَافُ كَوْمَةً لَا يَمُوتُ فِي جَانِبِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ هُوَ أَصَمُّ عَنْ كَلَامِ غَيْرِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ أَلْخَلَقَ كُلَّهُمْ عِنْدَهُ عَجَزَهُ
مَرْضَى فَقَرَأَ هَذَا وَآمَنَ لَهُ هُمُ
الْعُلَمَاءُ الَّذِينَ يَنْتَفِعُونَ بِعِلْمِهِمُ الْعُلَمَاءُ
بِالشَّرْعِ وَحَقَائِقِ الْإِسْلَامِ هُمُ أَطْبَاءُ
الَّذِينَ الْجَائِرُونَ يَكْسِرُهُ يَأْمَنُ قَتْلُ
الْمَكْسُورِ دِينُهُ نَقَدَ مَرَّ إِلَيْهِمْ حَتَّى يَجُوبُوا
كَسْرَكَ الَّذِي أَنْزَلَ الدَّاءَ هُوَ الَّذِي
يُنْزِلُ الدَّاءَ هُوَ أَعْرَفُ بِالصِّلَحَةِ
مِنْ غَيْرِهِ لَا تَتَّبِعُ رِيكَ عَزَّ وَجَلَّ فِي
فَعْلِهِ نَفْسُكَ أُولَى بِاللَّهِمَّ وَاللَّوْمِ مِنْ
غَيْرِهَا قُلْ لَهَا الْعَطَاءُ لِمَنْ أَطَاعَ وَ
الْعَصَا لِمَنْ عَصَى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ يَعْصِدُ خَيْرًا سَكَبَهُ فَإِنْ صَبَرَ
دَفَعَهُ وَطَيَّبَهُ وَأَعْطَاهُ وَأَقْنَاهُ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْقُرْبَ مِنْكَ
بِلَا بَلَاءٍ الْطُفْ بِنَا فِي قَضَائِكَ وَ
قَدْ يَرَاكَ أَكْفُونَا شَرَّ الْأَشْرَارِ وَكَيْدَا

سے ڈرنے والا ہوں حالانکہ تو غیر خدا سے ڈرتا ہے تو کہی جن
اور انس اور فرشتہ سے نہ ڈرا اور نہ کسی بولنے والے اور چپ
رہنے والے حیوان سے ڈرا اور نہ عذاب دنیا اور عذاب آخرت
سے تیرا خوف تو محض عذاب دینے والے سے ہونا چاہیے۔
یعنی صرف خدا ہی سے ڈر۔ عقل نہ کسی ملامت کرنے والے کی
لامت سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں خوف نہیں کرتا ہے
ہر پہلو اسی سے ڈرتا رہتا ہے وہ تو غیر اللہ کے کلام کے
سننے سے بھرا رہتا ہے اس کے نزدیک تو تمام مخلوق عاجز و
بیمار محتاج ہیں۔ یہ اور اس جیسے دوسرے وہ علماء ہیں جن کے
علم سے دوسرے کو نفع حاصل ہوتا ہے جو شریعت اور
حقیقت اسلام کے عالم ہیں وہی دین کے معالج میں اور طبیب
دین کی شکستگی و خرابی کے جوڑنے والے ہیں۔ اے وہ شخص جس کا دین
شکستہ ہو گیا ہے تو ایسے عالموں کی طرف بڑھنا کہ وہ تیری شکستگی کو
جوڑ دیں جس ذات پاک نے بیماری اتاری ہے وہی دوا نازل کرتی ہے
یعنی وہی خدا بنسبت دوسروں کے مصلحت کا زیادہ جاننے والا ہے
تو اپنے رب کو اس کے فعل میں تہمت نہ لگانا تیرا نفس تہمت و ملامت
کے لیے بنسبت غیر کے زیادہ لائق و بہتر ہے تو نفس سے کہے جو کہ
اللہ کی اطاعت کرے اس کے لیے عطا ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے
اس کے لیے عطا و سزا ہے جب خدا کسی بندے کی بہتری چاہتا
ہے تو اس کے مال و عزت کو سلب کر لیتا ہے پس اگر وہ بندہ اس
پر صبر کر لیتا ہے تو وہ اس کو بلند کر دیتا ہے اور خوش کر دیتا ہے اور
عطیہ دیتا اور اپنے میں نفا کر لیتا ہے۔

اے اللہ ہم تجھ سے ایسا قرب چاہتے ہیں جو بغیر انائش
کے ہو تو اپنی قضاء و قدر میں ہم پر اپنی مہربانی رکھ اور تو ہم
کو شریر لوگوں کی شرارت اور بدکاروں کے

مکر سے بچا اور جس طور سے اور جس طریقہ سے تو چاہے ہماری صفات
فرما۔ ہم تجھ سے دین و دنیا اور آخرت کی عفو و عافیت چاہتے ہیں۔
اعمال صالحہ کی توفیق اور تمام عملوں میں توفیق طلب کرتے ہیں
قبول فرما۔

ایک شخص ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں داخل ہوا
پس دایں بائیں دیکھتا رہا۔ ابو یزید علیہ الرحمۃ نے فرمایا تمہارا
کیا حالت ہے کیا دیکھتے ہو کہا۔ اُس کا ارادہ ہے نماز کے
لیے پاک جگہ دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنے قلب کو پاک
کرا اور جہاں چاہے نماز پڑھ لے۔ ریاء کو مخلص ہی جانتا
ہے کیونکہ وہ اُس میں رہ کر اُس سے نجات پا چکا ہے۔

ریا اہل اللہ کے راستہ میں ایک گھاٹی ہے جس سے
اُنہیں عبور کرنا ضروری ہے ریا اور نفاق اور تکبر مجملہ شیطان
کے تیروں کے ہے جس سے وہ انسانی قلوب پر تیرا اندازی
کرتا ہے تم مشائخ کرام کی بات کو قبول کرو اور اُن سے سیکھو
وہ تم کو خدا کے رستہ کا چلنا بتائیں گے کیونکہ وہ اس راستہ
پر چل چکے ہیں۔ نفسوں اور خواہشوں اور طبیعتوں کی آفتوں کا

حال اُن سے دریافت کرو کیونکہ وہ اُن کا اندازہ کر چکے
ہیں۔ ایک زمانہ تک وہ اُن کی خرابیوں اور خبیثتوں کو پہچان
جان چکے ہیں آزمایا ہے۔ مدت کتنی مدت بعد اُن پر
غلبہ حاصل کر لیا اور اُن کو مغلوب کر کر اُن پر
غالب اور اُن کے مالک ہو گئے ہیں۔ شیطان کے
وسوسہ سے دھوکہ نہ کھا اُس کے پھونک مارنے پر
مغرور نہ ہوا اور تو نفس کے تیروں سے شکست
نہ کھا تحقیق وہ نفس تجھ پر شیطان کے تیر چلاتا
ہے۔ شیطان کو تجھ پر نفس ہی کے۔

الْعُبَّارِ رَحِمْنَا كَيْفَ شِئْتَ وَكَمَا شِئْتَ
نَسَأَكَ الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ فِي الدِّينِ وَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ نَسَأَكَ التَّوْفِيقُ لِلْأَعْمَالِ
الصَّالِحَةِ وَالْإِخْلَاصِ فِي الْأَعْمَالِ آمِينَ
دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَبِي يَزِيدَ الْبُسْطَامِيِّ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَبَقِيَ يَنْظُرُ يَمِينًا وَ
شِمَالًا فَقَالَ أَبُو يَزِيدَ لَهُ مَا لَكَ قَالَ
أُرِيدُ مَوْضِعًا نَظِيفًا أُصَلِّي بِهِ فَقَالَ
لَهُ طَهَّرْ قَلْبَكَ وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ
لَا يَعْرِفُ الرِّيَاءُ إِلَّا الْمُخْلِصَ كَانَ
فِيهِ وَتَخَلَّصَ مِنْهُ هُوَ عَقِبَهُ فِي طَرِيقِ
الْعَوْرِ لَا بُدَّ لَهُمْ مِنَ الْعَوْرِ عَلَيْهَا
الرِّيَاءُ وَالْعُجْبُ وَالنِّفَاقُ مِنْ جُمْلَةِ
سِهَامِ الشَّيْطَانِ الَّتِي يَرْمِي بِهَا إِلَى
الْقُلُوبِ اقْبَلُوا مِنَ السَّائِغِ وَكَلَمُوا
مِنْهُمْ الشَّيْرَ فِي الطَّرِيقِ الْمَوْصِلِ إِلَى
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ طَرِيقٌ قَدْ
سَكَّوْهُ سَلَوْهُمْ عَنْ أَفَاتِ النُّفُوسِ
وَالْأَهْوِيَةِ وَالطَّبَاعِ فَإِنَّهُمْ قَدْ قَاسَوْا
أَفَاتِهِمْ وَعَرَفُوا غَوَايِلَهُمْ وَمَخَائِلَهُمْ
بَقَوَانِي ذَلِكَ زَمَانًا فَبَعْدَكُمْ وَكَمْ حَتَّى
غَلَبُوا عَلَيْهِ وَغَلَبَوْهُمْ وَمَلَكَوْهُمْ
لَا تَغْتَرَّ بِنَفْعِ الشَّيْطَانِ فِيكَ وَلَا
تَنْهَزِمُ مِنْ سِهَامِ النَّفْسِ فَإِنَّهَا تَرْمِيكَ
بِسِهَامِهِ فَإِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا

يَطْرُقُهَا شَيْطَانُ الْجِنَّ لَا يَفْدِرُ عَلَيْكَ
 إِلَّا شَيْطَانُ الْإِنْسِ وَهِيَ النَّفْسُ وَ
 أَقْرَانُ السُّوءِ اسْتَوْثَ بِاللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَاسْتَعِزَّ بِهِ عَلَى هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 فَإِنَّهُ يُعِيتُكَ فَإِذَا وَجَدْتَهُ وَرَأَيْتَ
 مَا عِنْدَكَ وَحُطِيتَ بِهِ ارْجِعْ مِنْ
 عِنْدِهِ إِلَى الْعِيَالِ وَالْخَلْقِ وَخُذْهُمْ
 إِلَيْهِ قُلْ لَهُمُ اتَّوْنِي يَا هَيْلَكُمْ أَجْمَعِينَ
 يُوسَعْتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا ظَفَرَ بِالْمَلِكِ
 وَالْمَلِكِ قَالَ لَا هِلَهُ إِنِّي نُوْنِي يَا هَيْلَكُمْ
 أَجْمَعِينَ هُ الْمَحْرُومُ مِنْ حُرْمِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ وَقَاتَهُ الْقُرْبُ مِنْهُ دُنْيَا
 وَآخِرَةً قَالَ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ
 كُتُبِهِ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّ قُتْلَكَ قَاتَكَ
 كُلُّ شَيْءٍ كَيْفَ لَا يَقُوتُكَ الْحَقُّ عَزَّ
 وَجَلَّ وَأَنْتَ مُعْرِضٌ عَنْهُ وَعَنِ
 الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِبَادِهِ مُؤَذِّيًا لَهُمْ
 يَقُولُكَ وَفِعْلَكَ مُعْرِضًا عَنْهُمْ يَظَاهِرُكَ
 وَبَاطِنُكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ أَدِيكَ الْمُؤْمِنِينَ
 أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَقْضِ الْكَعْبَةِ
 وَالْيَبِيتِ الْمَعْمُورِ خَمْسَ عَشْرَةَ
 مَرَّةً

اسْمَعُ وَيْلَكَ يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ يُؤَذِّي
 فَقَرَأَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ

راستہ سے قدرت ہوتی ہے شیطان جن کوئی تجھ پر بغیر شیطان
 انس کے جو کہ تیرا نفس اور برے ہم نشین ہیں قدرت و قبالہ
 نہیں پاسکتا ہے اللہ تعالیٰ سے فریاد چاہ اور ان دشمنوں پر
 اُس سے مدد طلب کر پس تحقیقی وہ تیری فریاد کو پہنچے گا
 پس جب تو خدا کو پالے اور جو کچھ اُس کے پاس ہے
 اُسے دیکھ لے اور تو اُس سے بہرہ یاب ہو جائے تو
 تو اُس کے پاس سے اہل و عیال اور خلق کی طرف متوجہ
 ہو اور اُن کو خدا کی طرف لے جا اور اُن سے کہو کہ میری
 طرف اپنے لب کہ بتید کو لے آؤ۔ یوسف علیہ السلام نے
 جب ملک و سلطنت پر کامیابی پالی اُس وقت اپنے
 اہل سے فرمایا تمھارا تم میری طرف اپنے سب کنبے
 کو لے آؤ۔ وہ بڑا محروم ہے جو کہ حق عز و جل سے محروم
 رہا اور اُس سے دنیا و آخرت میں قرب الہی فوت ہو گیا
 اللہ عز و جل نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا ہے اے
 ابنِ آدم اگر میں تیرے ہاتھ سے فوت ہو گیا تو ہر چیز تجھ
 سے فوت ہو گئی۔ تجھ سے حق عز و جل کیسے فوت نہ ہو
 جبکہ تو اُس سے اور اُس کے ایمان دار بندوں سے
 روگردانی کرنے والا اور اُن کو اپنے قول و فعل سے تکلیف
 دینے والا ہے تو اُن سے ظاہر و باطن روگردانی کر لے والا
 ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے تحقیقی اپنے ارشاد
 فرمایا مسلمان کو تکلیف دنیا اللہ کے نزدیک بیت معمور اور
 کعبہ کے گرامینے سے پندرہ گنا زیادہ بڑا گناہ
 ہے۔

یہ سن اے فقراء الہی کو ہمیشہ سنانے والے
 جو کہ اُس پر ایمان لانے والے اور نیک

بِهِ الصَّالِحُونَ لَهُ الْعَارِفُونَ بِهِ الْمُتَوَكِّلُونَ
عَلَيْهِ وَبَيْتِكَ أَنْتَ عَنْ قَرِيبٍ مَحَبَّتِكَ
مَسْحُوبٌ مَخْرُوجٌ مِّنْ بَيْتِكَ وَمَالِكَ
الَّذِي تَفْتَحُ خَيْرُ يَدٍ مِنْهُوَ بَيْتٌ لَا يَفْعُلُكَ
وَلَا يَرُدُّ عَنْكَ

بندہ عارف باللہ اُس پر بھروسہ کرنے والے میں تجھ پر سخت
افسوس ہے تجھ پر افسوس تو عنقریب مرنے والا ہے کھینچ
کر اپنے گھر سے نکال دیا جائے گا اور تیرا وہ مال جس پر تو اترا تا
ہے لوٹ لیا جائے گا۔ تجھے وہ کچھ نفع نہ دے گا اور نہ تجھ سے
وہ کچھ دفع کر سکے گا۔

الْمَجْلِسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ

اٹھائیسویں مجلس

بلا پر صابر رہنے اور فقر کے اختیار کرنے کے بیان میں

۹۔ جمادی الآخری ۱۲۵۵ھ کو خالقہ شریف میں

ارشاد فرمایا:

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق ایک
شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ میں آپ کو
اللہ کے واسطے دوست رکھتا ہوں آپ نے یس کر اس سے
ارشاد فرمایا تو بلا اور فقری کو اپنی چادر بنا لے کیونکہ تو میری
صفت کے ساتھ متصف ہونا چاہتا ہے اور میری حالت
چاہتا ہے۔ اور تحقیقی محبت کی شرط مطلوب و محبوب کے ساتھ موافقت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب محبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میں سمجھتے تھے تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے آپ پر اپنا تمام مال خرچ کر دیا اور آپ کی صفت
کے ساتھ متصف ہو گئے اور فقر میں آپ کے شریک
ہو گئے یہاں تک کہ محض ایک عبا سے گذر فرماتے۔ آپ
کی ظاہری و باطنی خفیہ و علانیہ طرح سے موافقت کی۔ اور اسے
جھوٹے تو نیک بندوں اولیاء اللہ کی محبت کا تو دھڑکی کرتا ہے
اور ان سے اپنے درہم و دانیز رو پیدا شرفی کو چھپاتا ہے۔

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا زِيَادُ تَأْسِرَ حِمَارِي
الْآخِرَةَ مِنْ سَنَةِ تَحْسِسَ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِينَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ جَاءَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ
إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ
لَهُ إِنِّي أَخَذَ الْبَلَاءَ حُبًّا بَأْ أَخَذَ الْفَقْرَ
حُبًّا بَأْ لَا تَأْكُ تَرِيدُ تَتَّصِفُ بِصِفَتِي
تَتَّصِفُ بِي لِأَنَّ مِنْ شَرِّطِ الْمَحَبَّةِ
الْمُوَافَقَةَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا صَدَّقَ فِي مَحَبَّةِ الرَّسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّفَقَ عَلَيْهِ جَمِيعُ
مَالِهِ وَاتَّصَفَ بِصِفَتِهِ وَشَارَكَهُ فِي
الْفَقْرِ حَتَّى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ وَافَقَهُ
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَأَنْتَ
يَا كَذَّابُ تَدْعِي مَحَبَّةَ الصَّالِحِينَ
وَتَتَّبِعِي عَنْهُمْ ذُنُوبَكَ وَدَسَائِصَكَ

وَتُرِيدُ الْقُرْبَ مِنْهُمْ وَالْمَصَاحِبَةَ لَهُمْ
 كُنْ عَاقِلًا هَذِهِ حَبِيبَةٌ كَاذِبَةٌ الْمُحِبُّ
 لَا يَخْبَأُ عَنْ مَحْبُوبِهِ شَيْئًا يُؤْتِرُهُ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ كَانَ الْفَقْرُ مَلَاذِمًا لِلنَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَارِقُهُ
 وَلِهَذَا قَالَ الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ
 يُحِبُّنِي مِنْ سَبِيلِ الْمَاءِ إِلَى مُنْتَهَاهُ
 وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 مَا ذَلَّتِ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كِبَارَةً عُسْرَةً
 مَا دَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَلَمَّا قُبِضَ صَبَّتِ
 الدُّنْيَا عَلَيْنَا سَبًّا فَشَرُطَ حُبُّ الرَّسُولِ
 الْفَقْرُ وَشَرُطَ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 الْبَلَاءُ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ قَالَ وَكِلَا
 الْبَلَاءِ بِأَلْوَاءٍ كَيْلًا يَدْعَى مَحَبَّةَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ مَعَ كَيْدِهِ وَنِزَاقِهِ وَرِيَاءِهِ
 ارْجِعْ عَنْ دَعْوَاكَ وَكَيْدِكَ لَا تُخَاطِرُ
 بِرَأْسِكَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ تَصَدَّقُ وَ
 إِلَّا فَلَا تَتَمَعَّنَا لَا تَتَبَهَّرْ عَلَى الصَّغِيرِ
 فَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ وَيَقْضُحُكَ
 تَتَوَلَّى بِالْحَيَاةِ وَالسَّيِّئِ فَإِنَّهُمَا يَهْلِكُكَ
 إِنْ كُنْتَ حَوَاءً فَتَقَلَّامُ إِلَى الشُّبَّهِ طَرِيقِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَحْتَاجُ إِلَى الصِّدْقِ
 وَيَحْتَاجُ إِلَى
 نُورِ الْمَعْرِفَةِ بِهِ شَمْسُ الْمَعْرِفَةِ

اور اُن سے نزدیکی کی خواہش رکھنا اور دوستی چاہنا ہے۔ تو
 عقلمند بن ایسی محبت جھوٹی ہے۔ محب و عاشق اپنے محبوب کے
 کسی چیز کو چھپایا نہیں کرتا ہے بلکہ اُس کو ہر چیز پر ترجیح دیتا
 ہے۔ فقر و افلاس حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کے واسطے
 لازم تھا اُن کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ اور آپ سے جدا
 نہ ہوتا تھا اور اسی واسطے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص
 میری محبت کا دعویٰ کرے اُس کی طرف فقر اس سے
 زیادہ تیزی و جلدی کرتا ہے جیسے پانی کار واپنی انتہا
 کی طرف۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا
 جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں تشریف فرما ہے
 دنیا ہم پر تنگ اور مکرر رہی پس جب کہ آپ کی وفات
 شریف ہو گئی کثرت سے دنیا ہم پر ڈال دی بہت دنیا کمال
 دیا گیا۔ پس محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرط فقر ہے
 اور محبت الہی کی شرط بلا بعض اویاد اللہ سے موی کہ انہوں نے
 فرمایا بلا محبت کے ساتھ مسلط کر دی گئی ہے تاکہ کوئی شخص
 کذب و نفاق و ریا کے ساتھ محبت الہی کا دعویٰ نہ کر سکے۔ اے
 جھوٹے مدعی تو اپنے دعویٰ اور جھوٹ سے رجوع کر لے۔
 اپنے سر کو خطرہ میں نہ ڈال۔ اگر تو سچائی کے ساتھ اس میدان میں آیا
 ہے تو بہتر ورنہ ہمارے پھیلانے کہ اپنے کھوٹے دام مراک و دوبرو
 پیش نہ کر وہ یقیناً تجھ سے اُس کو قبول نہ کرے گا اور وہ تجھے سوا
 کر دے گا۔ تو سانپ اور درندہ پر فریقہ نہ کر وہ دونوں تجھ کو ہلاک
 کریں گے اگر تو سانپ کا زہر اُتارنے والا ہے پس سانپ کی طرف
 پیش قدمی کر اور اگر تجھ میں قوت ہے پس تو درندوں کی طرف بڑھ
 حق تعالیٰ کے راستہ کو سچائی کی حاجت ہے اور نور معرفت کی ضرورت
 بغیر اس کے منزل ملنا دشوار ہے۔ صدیقین کے قلب میں

معرفت کا آفتاب رات دن چمکتا رہتا ہے کسی وقت غروب نہیں ہوتا۔

اسے غلام تو منافقوں سے جو کہ غضب الہی کی طرف توجہ کرنے والے ہیں اپنے رخ کو پھیر لے عقلمند بن جا۔ ایسے کے پاس نہ جا۔ اس زمانہ کے اکثر لوگ بھیڑیے ہیں جن پر انسانوں کے سے کپڑے ہیں۔ تو فکر کا آئینہ لے اور اس میں دیکھ اور اللہ عزوجل سے سوال کر کہ وہ اُس میں تجھ کو اور اُن منافقوں کو دکھا دے تاکہ تجھے تمیز حاصل ہو جائے۔ میں نے بہ تحقیق خلق و خالق دونوں کو آزمایا ہے۔ پس خلق کے پاس شر اور برائی کو پایا اور خالق کے پاس بھلائی کو۔

اے اللہ تعالیٰ تو ہم کو مخلوق کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور دنیا و آخرت میں اپنی بھلائی عطا فرما میں تم کو اپنے لیے نہیں چاہتا بلکہ تمہارے ہی لیے چاہتا ہوں تمہاری رسیوں میں تمہارے لیے بل دیتا مضبوط کرتا ہوں۔ میں تم سے جو کچھ بھی لیتا ہوں وہ تمہارے ہی لیے مفید ہے نہ کہ مجھ کو میرے پاس جو مخصوص شے ہے وہ مجھے تمہاری چیزوں سے بے پروا کر رہی ہے میرے پاس کسب یا خدا پر بھروسہ ہے۔ میں تمہاری کسی چیز کے لانے کا ویسا منتظر نہیں رہتا جیسا کہ یہ منافق ریاکار تم پر بھروسہ رکھنے والا رب عزوجل کو بھول جانے والا انتظار کرتا رہتا ہے میں تو زمین والوں کے لیے ایک کسوٹی ہوں تم مائل ہو اور اپنے کھوٹے مال کو میرے روبرو پیش نہ کرو بہ تحقیق میں تمہارے کھرے کھوٹے کو بتوفیق الہی اُس کے اہل بنانے سے خوب بانتا پہچانتا ہوں۔ اگر تو اپنی نجات چاہتا ہے تو میرے

طَالِعَةً فِي قَلْبِ الصَّادِقِينَ لَا تَغِيبُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا۔

يَا غُلَامَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُنَافِقِينَ الْمُتَعَرِّضِينَ لِمَقَتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ عَاقِلًا وَلَا تَقْرُبْ اَكْثَرَ اَهْلِ الزَّمَانِ ذُنُوبٌ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُذْ مِرَاةَ الْفَكْرِ وَانْظُرْ فِيهَا وَاسْأَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُبَصِّرَكَ بِكَ وَبِهِمْ اِنِّي قَدْ خَبَرْتُ الْخَلْقَ وَالْخَالِقَ فَوَجَدْتُ الشَّرَّ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالْخَيْرَ عِنْدَ الْخَالِقِ۔

اللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا مِنْ شُرُورِهِمْ وَارْزُقْنِي خَيْرَكَ دُنْيَا وَآخِرَةً اِنِّي لَا اُرِيدُكُمْ لَكُمْ فِي حَبَالِكُمْ اَقِيلُ مَا اخَذُ مِنْكُمْ شَيْئًا اِلَّا لَكُمْ لَا لِيْ عِنْدِي فِيْهَا يَخْصِيْنِيْ غِنًى عَمَّا اخَذَهُ مِنْكُمْ مَا عِنْدِيْ اِلَّا الْكَسْبُ اَوْ التَّوَكُّلُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا اَسْتَظِرُّ مَا تَأْتُوْنِيْ بِهِ كَمَا يَنْتَظِرُكُمْ هَذَا الْمُنَافِقُ الْمُرَائِي الْمَتَوَكِّلُ عَلَيْكُمْ النَّاسِيُّ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا مَحِلُّ اَهْلِ الْاَرْضِ فَكُونُوا عَقْلَاءَ وَلَا تَتَّبِعُوْهُمُ جُوعًا عَلَيَّ فَاِنِّيْ اَعْرِضُ بِجِدِّكُمْ مِنْ رَدِّيْكُمْ بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَاْهِيلِهِ لِيْ اِنْ اَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَكُنْ

ہتھوڑے کا اہرن بن جاتا کہ میں تیرے نفس اور تیری خواہش اور طبیعت اور تیرے شیطان اور تیرے دشمنوں اور تیرے بُرے ہم نشینوں کے دماغ کو کوٹ ڈالوں۔ تم ان دشمنوں پر اپنے رب عزوجل سے مدد چاہو۔ فتح مند اور منصور وہ ہے جو ان پر مدد دیا جائے اور وہ محروم ہے جو ان کی طرف سپرد کر دیا جائے۔ آفتیں بہت ہیں اور ان کا نازل کرنے والا ایک مرض بہت ہیں اور ان کا طبیب ایک۔

اسے نفسوں کے بیمار و تم اپنے نفسوں کو طبیب کی طرف سپرد کر دو اور جو کچھ وہ کرے اس پر تہمت نہ دھرو۔ پس وہ تم پر تم سے زیادہ مہربان ہے تمہاری مہربانی اپنے نفسوں پر اتنی نہیں تم اس کے روبرو گنہگار بن جاؤ اور اس سے بھگڑنا کہ اس حالت میں تم دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی حاصل کر لو گے۔ اہل اللہ پر سکوت اور پوری افسردگی اور پوری مدہوشی میں رہتے ہیں جب ان کو درجہ بکمال حاصل ہو جاتا ہے اور وہ اس پریشانی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس طرح گویائی عطا فرمادیتا ہے جیسے کہ وہ قیامت کے دن جمادات کو گویائی عطا فرمائے گا۔ اہل اللہ بغیر اس کے کہ بولائے جائیں نہیں بولتے بغیر اس کے کہ وہ دیئے جائیں نہیں لیتے اور وہ بغیر اس کے کہ خوش کیے جائیں خوش نہیں ہوتے ان کا ہر کام مطابق مرضی الہی ہوتا ہے اور یا اللہ کے قلوب ان فرشتوں سے جاملے ہیں جن کے بارہ میں حق عزوجل نے ارشاد فرمایا لا یعصون اللہ فرشتے ان کاموں میں جن کا انہیں حکم دیا گیا ہے اللہ کی فرمائی نہیں کرتے وہی کرتے ہیں وہ فرشتوں سے جاملے ہیں اور فرشتوں سے مرتبہ میں بڑھ گئے ہیں۔ معرفت الہی اور اس کے علم میں

سَدَدًا أَنَا لِقَضِيَّتِي حَتَّى أَقْرَعَ دِمَاعَ نَفْسِكَ وَهُوَ أَكْ وَطَبْعُكَ وَشَيْطَانُكَ وَأَعْدَاؤُكَ وَأَقْرَانُكَ الشُّوْعَ اسْتَعِينُوا بِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هَؤُلَاءِ الْأَعْدَاءِ وَالْمَنْصُورِ مَنْ نَصَرَ عَلَيْهِمْ وَالْمَخْذُولُ مَنْ وُكِّلَ إِلَيْهِمُ الْأَفَاتُ كَثِيرَةٌ وَمَنْزِلُهَا وَاحِدٌ الْأَمْرَاضُ كَثِيرَةٌ وَطَبِيبُهَا وَاحِدٌ۔

يَا مَرْضَى النَّفْسِ سَلِّمُوا نَفْسَكُمْ إِلَى الطَّبِيبِ لَا تَتَّهَمُوهُ فِيمَا يَفْعَلُ بِكُمْ فَهُوَ أَدَاتُ بِكُمْ مِنْكُمْ عَلَى نَفْسِكُمْ اخْرُسُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا تُعَارِضُوهُ وَقَدْ رَأَيْتُمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْقَوْمُ فِي سَكُوتٍ وَجُودٍ كُلِّيٍّ وَدَهْشَةٍ كُلِّيَّةٍ فَإِذَا سَمِعْتُمْ ذَلِكَ وَدَامُوا عَلَيْهِ انْطَقْتُمْ كَمَا يُنْطِقُ الْحَمَادَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَنْطِقُونَ إِلَّا إِذَا انْطَقُوا يَأْخُذُونَ إِلَّا إِذَا أُعْطُوا لَا يَنْبَسِطُونَ إِلَّا إِذَا بَسِطُوا اِلْتَحَقَتْ قُلُوبُهُمْ بِقُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ هُ التَّحَقُّوا بِالْمَلَائِكَةِ وَرَأَدُ وَعَلَيْهِمْ بِالْمَنْزِلَةِ كَادُ وَعَلَيْهِمْ بِالْمَعْرِفَةِ يَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعِلْمِ بِهِ

وَالْمَلَائِكَةُ غِلْمَانُهُمْ وَاتَّبَعُوهُمْ
يَسْتَفِيدُونَ مِنْهُمْ لَئِنْ الْحَكَمَ نَصَبٌ
فِي قُلُوبِهِمْ صَبًا قُلُوبُهُمْ مَحْرُوسَةٌ
مِنْ جَمِيعِ الْأَقَاتِ تَأْتِي إِلَى جَوَارِحِهِمْ
وَمَبَانِيهِمْ وَنُفُوسِهِمْ أَمَّا قُلُوبُهُمْ
فَلَا إِنْ أَرَدْتَ الْوَصُولَ إِلَى مَنَازِلِهِمْ
فَعَلَيْكَ بِتَحْقِيقِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ تَرَكَ
الدُّنْيَا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ثُمَّ
الْوَرَعَ الشَّاقِي ثُمَّ الزُّهْدَ فِي مَبَاحِ
الدُّنْيَا وَحَلَّاهَا ثُمَّ الْإِسْتِعْنَاءَ
بِفَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ الزُّهْدَ
فِي فَضْلِهِ وَالْإِسْتِعْنَاءَ بِقُرْبِهِ
وَإِذَا صَحَّ لَكَ الْإِسْتِعْنَاءُ بِقُرْبِهِ
صَبَّ عَلَىكَ فَضْلُهُ وَقَتَّ عَلَىكَ
أَبْوَابُ أَقْسَامِهِ بَابُ لُطْفِهِ وَرَحْمَتِهِ
وَمِنْهُ قَبْضُ عَلَىكَ الدُّنْيَا ثُمَّ
بَسَطَهَا إِلَى نَهَائِيَّةٍ وَهَذَا لِأَحَادِ
أَفْرَادٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ
لِعَلِيهِ يَتَّقَوْنَهُمْ فَاتَّهَمُوا لَا تَشْتَغِلُونَ
عَنْهُ بِشَيْءٍ وَأَمَّا الْغَالِبُ مِنْهُمْ
فِي الدُّنْيَا عَنْهُ مَقْبُوضَةٌ لِأَنَّهُ يُحِبُّ
فَرَاغَهُمْ لَهُ وَدُخُولَهُمْ عَلَيْهِ وَ
طَلَبَهُمْ مِنْهُ وَلَوْ أَعْطَاهُمْ الدُّنْيَا
لَعَلَّمَهُمْ كَانُوا يَشْتَغِلُونَ بِهَا عَنْ
خِدْمَتِهِ وَيَقْعَدُونَ مَعَهَا هَذَا

فرشتوں پر وہ فائق ہو گئے ہیں اور فرشتے اُن کے خادم و تابع ہیں
ہیں وہ اولیاء اللہ سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کیونکہ اہل اللہ کے
قلب میں حکمتیں برابر اترتی رہتی ہیں اور ان کے قلوب تمام اُفتوں
سے محفوظ رہتے ہیں اور جو اُفتیں آتی ہیں تو اُن کے اعضاء اور
اجسام اور اُن کے نفسوں پر آتی ہیں۔ لیکن اُن کے قلوب محفوظ رہتے
ہیں۔ اگر تو ان کے مرنہوں کی طرف پہنچنا چاہتا ہے پس تو اولاً
حقیقت اسلام کو دریافت کر اسے لازم پکڑ پھر تمام ظاہری اور
باطنی گناہوں سے دوری اختیار کر پھر پورا تقویٰ پھر مباحات و
حلال دنیوی میں زہد پھر فضل الہی کے ساتھ استغنا اختیار کر پھر
اُس کے فضل میں بھی زہد کر اور اُس کے قرب کی وجہ سے دیرت
ہو جائے گا اُس وقت تجھے پھر فضل الہی کی بارش کی جائے گی وہ
تجھ پر اپنا فضل فرمائے گا۔ اور تیسرے اوپر ہر قسم کے دروازے
کھول دے گا۔ لطف کا دروازہ رحمت کا دروازہ اپنے احسان
کا دروازہ پھر وہ تجھ سے دیا کو تنگ کر دے گا پھر اُس کی انتہا
تک تجھے کشادہ فرما دے گا یہ وسعت اولیاء اللہ اور صدیقین میں
کسی کو ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کہ اللہ کو اُن کی قوت و جہت
کا علم ہے۔ اولیاء اللہ کسی شے میں مشغول ہو کر اللہ تعالیٰ سے غافل
جدا نہیں ہوتے یہی جہت پر دنیا تنگ کر دی جاتی ہے اس لیے کہ
خدا نے تعالیٰ اپنے ہی لیے اُن کے فارغ ہونے کو اور اُن کو اپنے
اوپر داخل ہونے اور اپنے ہی سے اُن کے مانگنے کو پسند فرمانا
دوست رکھنا ہے وہ اُسی کی طرف ہر دم راغب رہتے ہیں
ماسوائے اللہ سے اُن کو انقطاع لگا رہتا ہے اگر خدائے
تعالیٰ انہیں دنیا عطا فرماتا شاید وہ دنیا میں مشغول ہو
کر خدمت مولے تعالیٰ سے جدا ہو جاتے اور
دنیا کے ساتھ بیٹھ جاتے۔

یعنی اہل اللہ کے لیے تنگ دستی و فقر غالب و اکثر ہے۔ اور وہ یعنی فراخی نادر ہے اور نادر پر حکم نہیں دیا جاتا ہے وہ مثل معدوم کے ہوتا ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں لوگوں میں سے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی۔ پس آپ خدمت مولیٰ کی وجہ سے اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے کمال زہد و اعراض کی وجہ سے آپ نے مقسوم کی طرف بھی توجہ نہ کی۔ آپ پر زمین کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں تھیں پس آپ نے ان کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا اے رب میرے مجھ کو مسکین بنا کر زندہ رکھ اور مسکین رکھ کر موت دینا اور محتاجوں کے ساتھ قیامت کے دن حشر فرمانا۔ آپ کا زہد صالح اور کامل تھا۔ ورنہ اپنے مقسوم میں زہد کرنے پر کون قدرت رکھتا ہے مسلمان حرص کے بوجھ و گرائی سے راحت میں رہتا ہے رزق حرص کرتا ہے اور زہد جلد بازی کرتا ہے تمام اشیاء میں قلب سے زہد و بے رغبتی کر لی ہے اور باطن میں ان سے روگردانی کر لی ہے اور جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے اس میں مشغول ہے اور یہ جانے ہوئے ہے کہ اس کا مقسوم اس سے فوت نہ ہو گا۔ اس لیے اس نے طلب کو چھوڑ رکھا ہے مقسوم اس کے پیچھے دوڑتا اور عاجزی کرتا ہے اور اس سے قبول کر لینے کا سوال کرتا رہتا ہے۔

اے غلام تو ایسے ایمان کا محتاج ہے جو تجھ کو حق عزوجل کے راستہ پر چلائے اور ایسے یقین کا محتاج ہے جو تجھ کو اس راہ میں ثابت قدم رکھے اولاً اس راستہ میں چلنے کے لیے تجھے ہمیان کی ضرورت ہے جس میں مال و زر ہو۔ اور انجام کار میں ایمان کی حاجت۔ برخلاف راہ مکہ کے کہ بغیر ایمان و ہمیان کے جمع کیے فرض نہیں ہوتا اس میں ایمان کے بعد مال آنے پر چلنا ہوتا ہے بعض اہل اللہ نے فرمایا کہ راستہ ایمان پھر ہمیان کا محتاج ہے اور یہ

هُوَ الْأَعْلَبُ وَ ذَلِكَ نَادِرٌ وَ النَّادِرُ لَا يَتَعَلَّقُ عَلَيْهِ حُكْمٌ نَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُمْلَةٍ مَنْ عَرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَشْتَغَلْ بِهَا عَنْ خِدْمَتِهِ لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَى الْأَفْسَامِ مَعَ كَمَالِ الزُّهْدِ وَالْإِعْرَاضِ عَرِضَتْ عَلَيْهِ مَقَاتِلُهُ كُنُوزِ الْأَرْضِ فَزَدَهَا وَقَالَ رَبِّ أَحْبَبْنِي مَسْكِينًا وَ أَمَتْنِي مَسْكِينًا وَ أَحْشُرْنِي مَعَ الْمَسَاكِينِ الزُّهْدُ مِنْهُ صَالِحَةٌ وَ الْإِفْتِمَارُ بِأَحَدٍ أَنْ يَزْهَدَ فِي قِسْمِهِ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ ثِقَلِ الْحَرِصِ لَا يَشْرَهُ وَلَا يَسْتَعْجِلُ زَهْدٌ فِي الْأَشْيَاءِ بِقَلْبِهِ وَ أَعْرَضَ عَنْهَا بِسِرِّهِ وَ اسْتَعْلَى بِهَا أَمْرِهِ وَ عَلِمَ أَنَّ قِسْمَهُ لَا يَفُوتُهُ فَلَمْ يَطْلُبْهُ تَرَكَ الْأَفْسَامَ تَعَدُّوا خَلْقَهُ وَ تَذَلُّ وَ تَسْأَلُهُ قَبُولَهَا

بَيَا غَلَامُ تَحْتَاجُ إِلَى إِيْمَانٍ يُسِيرُكَ فِي طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِلَى إِيْقَانٍ يُثَبِّتُكَ فِيهَا تَحْتَاجُ فِي أَوَّلِ سُكُوكِكَ فِي هَذَا الطَّرِيقِ إِلَى هَمِيَانٍ وَ فِي آخِرِهِ إِلَى إِيْمَانٍ بِخِلَافِ طَرِيقِ مَكَّةَ بَعْضُهُمْ قَالَ طَرِيقُ مَكَّةَ يَحْتَاجُ إِلَى إِيْمَانٍ وَ هَمِيَانٍ وَ هَذِهِ

راستہ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا اتنا دور و آتماں ہیماں
اور ایمان کا حاجت مند ہے۔

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ سے مروی کہ جب
آپ ابتدا میں طلب علم کے لیے چلے تو آپ کی کمرب پانچ سو
دینار کی ایک ہیماں (تھیلی) تھی اس میں سے آپ خرچ کرتے
اور علم سیکھتے تھے اور اس پر ہاتھ مار کر فرماتے تھے اگر تو
نہ ہوتا تو لوگ مجھے پامال کر دیتے رد مال پونجھیں بنالیتے پس جب
آپ کو علم حاصل ہو گیا۔ اور آپ نے حق عزوجل کو پہچان لیا تو
تمام بقیہ مال ایک ہمدان میں فقیروں پر خیرات کر دیا اور
فرمایا کہ اگر آسمان لوہے کا بن کر مینہ نہ برسائے اور زمین
پتھر کی بن کر سبز نہ ادا گائے اور میں اپنی روزی کا اہتمام
کروں تو میں اپنے آپ کو کافر جانوں کیونکہ رزاق مطلق
پر اعتماد نہ رکھا، تو اس وقت تک کسب۔ اور سبب
کے ساتھ تعلق کو اپنے اوپر لازم پکڑ کر تیرا ایمان فوت پکڑ
لے پھر تو سبب سے سبب کی طرف منتقل ہو جا کر وہ
بلا سبب بھی دے سکتا ہے اس پر پورا بھروسہ کرے
انبیاء علیہم السلام نے ابتدا کسب بھی کیا اور قرض بھی لیا
اور سببوں کے ساتھ تعلق بھی رکھا۔ اور آخر میں صرف
توکل اختیار کیا۔ انہوں نے ابتدا و انتہا میں نہ رُخا اور حقیقت
کسب و توکل دونوں کو جمع کیا وہ دونوں کے جامع
رہے۔

الطَّرِيقُ الَّتِي قَدْ أَشْرْتُ إِلَيْهَا تَحْتَاجُ
إِلَى هَمِيَانٍ وَإِيمَانٍ بَدَايَةٍ وَنَهَايَةٍ۔
عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ أَنَّهُ أَوَّلُ مَا طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ
عَلَى وَسْطِهِ هَمِيَانٌ فِيهِ خَمْسُ مِائَةٍ
دِينَارٍ يُنْفِقُ مِنْهُ وَيَتَعَلَّمُ وَيَدْفَعُ
عَلَيْهِ بَيْدَاهُ وَيَقُولُ لَوْلَاكَ لَتَسَدَّلُوا
بِيَا فَلَمَّا حَصَلَ لَهُ الْعِلْمُ وَعَرَفَ
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفَقَ مَا بَقِيَ مَعَهُ
عَلَى الْفُقَرَاءِ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَقَالَ
لَوْ أَنَّ السَّمَاءَ حَدِيدٌ لَأَسْطَرُو
الْأَرْضَ صَخْرٌ لَأَتْنَبْتُ وَاهْتَمَمْتُ
بِرِزْقِي فِي الطَّلَبِ إِنِّي كَافِرٌ عَلَيْكَ
بِالْكُسْبِ وَالتَّعَلُّقِ بِالسَّبَبِ إِلَى
أَنْ يَقْوَى إِيْمَانُكَ ثُمَّ انْتَقَلَ مِنَ
السَّبَبِ إِلَى الْمُسَبَّبِ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ
السَّلَامُ اكْتَسَبُوا وَافْتَرَضُوا وَ
تَعَلَّقُوا بِالسَّبَبِ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِمْ
وَفِي الْآخِرِ تَوَكَّلُوا جَمَعُوا بَيْنَ
الْكُسْبِ وَالتَّوَكُّلِ جَمَعُوا بَيْنَ الْكُسْبِ
وَالتَّوَكُّلِ بَدَايَةٍ وَنَهَايَةٍ شَرِيعَةً
وَحَقِيقَةً۔

اے محروم تو اپنے ہاتھ سے کسب کو نہ چھوڑا اور لوگوں کے
پاس جو مال و اسباب اس پر بھروسہ کر کے ان سے بھیج کر مانگنے لگے
ایسا نہ کر ایسا کرنے سے تو مقدار نعمت کا ناشکر ابن جائے گا۔

يَا مَحْرُومٌ لَا تَحُلْ مِنْ يَدِكَ
الْكُسْبَ فِي التَّوَكُّلِ عَلَى مَا فِي أَيْدِي
النَّاسِ وَتَكْذِبْ مِنْهُمْ فَتَكْفُرَ نِعْمَةً

الْأَقْدَارِ فَيَمُوتُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يُبْعِدُكَ تَرْكُ الْكَسْبِ وَالْكَذِبِ مِنَ
النَّاسِ عُقُوبَةً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لِلْعَبْدِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا زَالَ
مُلْكُهُ عَاقِبَةً بِأَشْيَاءٍ مِنْ جُحْلَتِهَا
الْكَذِبُ مِنَ النَّاسِ كَانَ فِي أَيَّامِ
مَمْلُكَتِهِ يَكْتَسِبُ وَيَأْكُلُ فَلَمَّا
ضَيَّقَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ
مِنْ مَمْلُكَتِهِ وَضَيَّقَ عَلَيْهِ طُرُقَ
الْأَرْزَاقِ حَتَّى أَكْدَى مِنَ النَّاسِ
وَكَانَ سَبَبُ ذَلِكَ عِبَادَةً أَمْرًا
فِي بَيْتِهِ تَمَثَّلًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَبَقِيَ
فِي الْعُقُوبَةِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَوْمَ يَوْمٍ
الْقَوْمُ لَا فَرَحَةَ لَغِيْبِهِمْ وَلَا وَضْعَ
لِحَبِيْبِهِمْ لَا قَرَارَ لِعِيُوْبِهِمْ لَا سَلْوَةَ
لِمَصَابِيْهِمْ حَتَّى يَلْقَوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَقَاؤُهُمْ عَلَى صُرَبٍ يَنْقَعُ فِي
فِي الدُّنْيَا يَلْقَوْنَهُمْ وَأَسْرَارِهِمْ وَ
هُوَ نَادِرٌ وَلِقَاءُ فِي الْآخِرَةِ إِذَا لَقُوا
رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَهُمُ الْهَنَاءُ وَ
الْفَرَحُ أَمَّا قَبْلَ هَذَا فَمَصَابِيْهِمْ
دَائِمَةٌ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
بَعْدَ كَلَامِ النَّفْسِ -

يَا غَلَامُ اِمْنَعَهَا الشَّهَوَاتِ وَ
اللَّذَاتِ وَاطْعِمَهَا طَاهِرًا لَا يَكُونُ

پس اللہ عز و جل تجھ پر عذاب کرے گا اور تجھ کو اپنے قرب
سے دور کر دے گا۔ کسب کا چھوڑ دینا۔ اور لوگوں
سے بھیک مانگنا بندہ کے لیے عذاب الہی ہے۔
حضرت سلیمان علیہ السلام کی جب سلطنت جاتی رہی
تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو چند طریقوں سے آزمایا منجملہ اُس
کے دوسرے لوگوں سے سوال کرنا بھی تھا۔ اپنے
زمانہ سلطنت میں کسب کر کے کھاتے تھے پس جب
اللہ تعالیٰ نے اُن پر تنگی ڈالی اُن کو اُن کی حکومت سے
نکال دیا اور اُن پر رزق کے راستہ تنگ کر دیئے یہاں
تک کہ آدمیوں سے سوال کرنے لگے اور اس کا سبب
راپ کی لاعلمی میں آپ کے گھرمیں چالیس دن تک ایک
عورت کا بت پرستی کرنا ذکر کیا گیا ہے۔ پس اُس کی بت
پرستی کے عوض چالیس دن تک آپ کو عقوبت میں رکھا
ایک دن کا بدلہ ایک دن رکھا گیا۔ اہل اللہ جب تک خلا
سے ملاقات نہیں کر لیتے اُن کے غم کو فرحت اور اُن
کے بوجھ کو سر سے اتارنا اور اُن کی آنکھوں کو قرار اور اُن کی
مصیبتوں کو تسلی حاصل نہیں ہوتی۔ اور اُن کی ملاقات
رب تعالیٰ سے دو قسم کی ہے ایک ملاقات دنیوی
دل اور اسرار سے اور وہ نادر ہے اور دوسری ملاقات
اخروی آنکھوں سے۔ جب وہ خدا سے ملیں گے اُن
کو خوشی اور فرحت حاصل ہوگی۔ لیکن اس سے قبل پس اُن کی
مصیبتیں دائمی ہیں اس کے بعد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے
نفس کے بارے میں کچھ کلام فرما کر ارشاد کیا۔

اے غلام تو اپنے نفس کو شہوتوں اور لذتوں سے
روک اور اس کو پاک کھانا کھلا جو کہ پلید نہ ہو۔

حلال پاک ہے اور حرام ملیدہ ناپاک۔ پھر فرمایا تو حلال سے بھی
اُس کو کم غذا دے تاکہ نفس غرور نہ کرنے لگے اور اترا کر ادب کو
بھول جائے۔

اے اللہ ہم کو اپنی معرفت دے تاکہ ہم تجھ کو پہچان
لیں آمین۔

نَجَسًا ظَاهِرًا الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ الْيَحْسُ
ثُمَّ قَالَ قَلِيلٌ غِذَاءُهَا مِنَ الْحَلَالِ حَتَّى لَا
تَبْطُرَ وَتَشْتَمَحَ وَتَنْسَى الْأَدَبَ.
اللَّهُمَّ عَزِّ فُتْنَا بِكَ حَتَّى نَعْرِفَكَ
آمِينَ.

انتیسویں مجلس

المجلس التاسع والعشرون

دنیا دار کی تعظیم کرنے کے بیان میں

الرجادی الآخری ۵۴۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں
ارشاد فرمایا :

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے مروی ہے کہ حقیقی جو
کوئی غنی کی تعظیم کے لیے ہلا۔ اُس مال کی خواہش میں جو اُس
قبضہ میں ہے کھڑا ہو تو اُس کا دو تہائی دین چلا گیا۔ اے
منافق سنو یہاں کے لیے فرمایا جو امیروں کے لیے حرکت کرے
ہے۔ اُن کی امداد کی وجہ سے تعظیم کرے پس کیا حال ہو گا
اُس کا جو اُن کے لیے غارِ وزرہ حج کرے گا اور ان کی دہلیز
چومے گا۔ اے اللہ کے ساتھ شکر کرنے والو تم کو کچھ اللہ
اور اُس کے رسول سے خبر نہیں۔ تم مسلمان بنو اور توبہ کرو اور
توبہ میں اخلاص پیدا کرو تاکہ تمہارا ایمان ترقی کرے اور تمہارے
یقین میں نزول پیدا نہ ہو اور تمہاری توحید نشو و نما حاصل کرے
پس اُس کی شاخیں عرش الہی تک پہنچ جائیں۔

اے غلام جب تیرا ایمان ترقی کرے گا اور
اُس کا درخت اونچا ہو جائے گا تو غنی جو بل تجھ کو خود تجھ سے

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِالْمَدْرَسَةِ وَحَادِي عَشَرَ
بِحَادِي الْآخِرَةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَزَعَّرَ لِعَنِي طَلَبًا لِمَا فِي
يَدَيْهِ ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ اِسْمَعُوا يَا
مُتَافِقُونَ هَذَا لِمَنْ تَزَعَّرَ لِلْغَنِيَاءِ
فَكَيْفَ مَنْ صَلَّى وَصَامَ وَحَبَّ لَهُمْ
وَقَبِلَ أَعْتَابَهُمْ يَا مُشْرِكِينَ بِاللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ مَا عِنْدَكُمْ مِنْهُ وَلَا مِنْ
رَسُولِهِ خَبَرٌ أَسْلِمُوا وَتَوَبُوا وَاخْلَصُوا
فِي التَّوْبَةِ حَتَّى يَتَرَبَّى إِيْمَانُكُمْ وَلَا
يَتَزَعَّرُ إِيْقَانُكُمْ وَ يَنْشَوُ تَوْحِيدُكُمْ
فَتَصْعَدُ فَرْوَعُهُ إِلَى الْعَرْشِ.
يَا غُلَامُ إِذَا تَرَبَّى إِيْمَانُكَ وَ
صَعِدَتْ شَجَرَتُهُ أَعْنَاكَ الْحَقُّ عَمَّا جَلَّ

عَنْكَ وَ عَنِ الْخَلْقِ يُغْنِيكَ عَنْ
كَسْبِكَ وَعَنْ اِكْتِسَابِكَ الْحَقُّ عَزَّو
جَلَّ يُشْبِعُ نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ وَسِرَّكَ
يُوقِفُكَ عَلَى بَابِهِ وَيُعْنِي فِتْرَكَ
يَذْكُرُهُ وَقُرْبِهِ وَالْأَلْسِنَ بِهِ وَلَا
تُبَالِي بِمَنْ أَكَلَ مِنَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ
بِهَا لَا تُبَالِي بِمَنْ هِيَ فِي يَدِهِ فَتَصِيرُ
رُؤْيَاكَ لَهُ رَحْمَةً وَكَلْفَةً وَ
ظُلْمَةً يَا مَنْ يَدْعِي الْعِلْمَ وَيَطْلُبُ الدُّنْيَا
مِنْ اِبْنَاءِهَا وَيَذِلُّ لَهُمْ قَدْ اَصْلَحَكَ
اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ ذَهَبَتْ بَرَكَتُكَ عَلَيْكَ
ذَهَبَ لُبُّهُ وَبَقِيَ قَشْرُهُ وَأَنْتَ يَا
مَنْ يَدْعِي الْعِبَادَةَ وَقَلْبُهُ يَعْبُدُ
الْخَلْقَ وَ يَخَافُهُمْ وَيَرْجُوهُمْ ظَاهِرُ
عِبَادَتِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ بَاطِنُهَا
لِلْخَلْقِ كُلِّ طَلَبِكَ وَهَمِّكَ رَمَا
بِأَيْدِيهِمْ وَمِنَ الدِّدْهِمِ وَالِدِ الدِّتَارِ
وَالْحُطَامِ تَرْجُوا أَحْمَدَهُمْ وَتَنْتَاءَهُمْ
وَتَخَافُ ذَمَّهُمْ وَإِعْزَازَهُمْ تَخَافُ مِنْ مَعِيهِمْ وَتَرْجُوا
عَمَلَهُمْ بِشَرِّهِ تَمَادِيكَ وَتَخَافُ عَيْدَكَ وَلَيْلِكَ
كَلَامِكَ عَلَى آبَوَائِهِمْ -

وَيْلَكَ أَنْتَ مُشِيرُكَ مُنَافِقُ
مُرَائِي مَدَاحِلُ زِنْدِيقُ وَيْلَكَ
عَلَى مَنْ تَتَّبَعُ رَجُلٌ عَلَى مَنْ يَعْلَمُ خَائِنَةُ
الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ رَيْلَكَ

اور تمام خلق سے بے پروا کر دے گا۔ کسب و کسب سے
بے نیاز بنا دے گا۔ تیرے نفس اور تیرے قلب
اور تیرے باطن کو سیر کر دے گا۔ تجھ کو اپنے آستانہ
پر لا کر کھڑا کر دے گا اور تیرے فقر کو اپنے ذکر و قرب
اور اُنس سے دفع کر دے گا۔ اور تو اُن لوگوں سے جو
کو دنیا حاصل کرنے والے اور اُس میں مشغول رہنے والے
ہیں بے پروا ہو جائے گا تو کسی دنیا دار کی پروا نہ کرے
گا تجھ کو اُن کا دیکھنا سبب زحمت و کلفت اور موجب
ظلمت کا ہو جائے گا۔ اے علم کے دعوے دار دنیا کو
اہل دنیا سے طلب کرنے والے اے اُن سے عاجزی
کرنے والے حق تعالیٰ نے تجھے باوجود علم دینے کے گمراہ
بنا دیا تیرے علم کی برکت جاتی رہی اُس کا مغر جاتا رہا
پرست باقی رہ گیا۔ اے وہ شخص جو کہ عبادت کا مدعی ہے
اور اُس کا قلب خلق کی عبادت کرتا اور اُن سے امیدواری
کرتا ہے ظاہر میں تیری عبادت اللہ عزوجل کے لیے
ہے اور باطن میں خلق کے لیے۔ تیری تمام خواہش و ہمت
دنیا والوں کے درہم و دنیا ران کے مال و اسباب
سے ہے تو اُن کی حمد و ثنا کا امیدوار ہے اور اُن کی
برائی اور روگردانی سے ڈرتا ہے۔ تو اُن کے منع کرنے
سے ڈرتا ہے اور اُن کے دروازوں پر بار بار جانے
اور چاہی ہوئی کرنے اور مٹھی اور زم باتوں کے کرنے سے اُن کی بخشش کا امیدوار
تجھ پر افسوس ہے تو تو مشرک منافق ریاکار بے جا مدخل دینے
والا ہے دین ہے تجھ پر افسوس ہے تو اپنا کھوٹا مال کس پر
پیش کر رہا ہے اُس پر جو کہ آنکھوں کی خیانت
اور سینوں کے پوشیدہ امور کو جانتا ہے۔ تجھ پر افسوس

تَقِفُ فِي الصَّلَاةِ وَتَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَأَنْتَ تَكْذِبُ فِي قَوْلِكَ الْخَلْقُ فِي
قَلْبِكَ أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْمَلْ حَسَنَةً
لِغَيْرِهِ لَا لِلدُّنْيَا وَلَا لِآخِرَةٍ كُنْ
مِمَّنْ يَرْيَدُ وَجْهَهُ أَعْطِ الزُّبُيَّةَ
حَقَّهَا لَا تَعْمَلْ لِلْحَبِيدِ وَالشَّيْءِ لَا
لِلْعَطَاءِ وَلَا لِلْمَنْعِ وَيُحَكِّ رِزْقَكَ
لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ مَا قَدْ قَضَى
عَلَيْكَ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ لَا بُدَّ مِنْ
مَجِيئِهِ فَلَا تَسْتَقِيلُ بِشَيْءٍ قَدْ فُرِعَ
مِنْهُ

وَاسْتَقِيلْ بِطَاعَتِهِ قَلِيلَ حِرْصِكَ وَ
قَصْرَ أَمَلِكَ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ نَصَبَ
عَيْنِكَ بِمُوَافَقَةِ الشَّرْعِ فِي جَمِيعِ
أَحْوَالِكَ

يَا قَوْمُ أَلَيْسَ قَدْ بَقِيَ عِنْدَكُمْ
مِنْ مُوَافَقَةِ الشَّرْعِ قَدْ تَرَكْتُمُوهُ
مِنْ أَيْدِي ظُلَّاهِرِكُمْ وَبَوَاطِنِكُمْ وَ
تَبِعْتُمْ نَفُوسَكُمْ وَأَهْوَايَكُمْ وَ
اعْتَرَزْتُمْ بِحِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكُمْ
يَوْمًا بَعْدَ يَوْمٍ يَرْفَعُ الْعَذَابَ وَالنَّكَالَ
عَنْكُمْ وَفِي الْآخِرَةِ يُنْزِلُهُ عَلَيْكُمْ
مِنْ جَمِيعِ جَهَنَّمَ يَا خُذْكَ وَيَبْطِشْ
بِكَ ثُمَّ يَجْئُكَ الْمَوْتُ وَالتَّزْوِيلُ

تو نمازیں کھڑا ہوتا ہے اور اللہ اکبر کہتا ہے حالانکہ تو
اپنے پچھے قول اللہ اکبر میں جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ تیرے
قلب میں (مخلوق) اللہ عزوجل سے برتر ہے۔ تو بلکہ اللہ
کی طرف رجوع کر تو برکرا اور کوئی نیکوئی غیر اللہ کے لیے
نہ کرنے دنیا کے لیے اور نہ آخرت کے لیے تو ان لوگوں
سے ہو جا جو کہ محض ذات الہی کے طالب ہیں۔ ربوبیت
کا حق ادا کر۔ کوئی کام حمد و ثنا اور منع و عطاء کے لیے
نہ کر ہر عمل سے مقصود خدا ہی ہو تجھ پر افسوس تیرا مقدر
رزق تو گھٹنے بڑھنے والا نہیں جو کچھ بھلائی و برائی تیرے
مقدر میں لکھی جا چکی ہے اس کا آنا ضروری ہے تو
ایسی چیزیں جس سے فراغت حاصل ہو چکی ہے غول
رہ اپنی حرص کو کم دے اور آرزو کو کوتاہ کر اور موت کو
اپنے پیش نظر رکھ۔ تو یقیناً نجات پائے گا۔ تمام حالتوں
میں موافقت شریعت کو لازم پکڑ

ۛ

اے قوم کیا تمہارے پاس موافقت شریعت
باقی نہ رہی ہے تم نے اس کو اپنے ظاہر و باطن کے ہاتھوں
چھوڑ دیا اور اپنے نفسوں اور خواہشوں کے
مابعدار بن گئے۔ اور خدا کی برباداری سے دھوکہ
میں پڑ گئے وہ بیٹے بد دیگر سے دن بدلہ تم
سے عذاب و سزا کو اٹھا سکتا رہتا ہے آخر میں وہ
اُس کو تم پر ہر طرف سے اتار دے گا۔ کیا ایک
تم کو پکڑے گا۔ اور گرفتار کرے گا۔
پھر تمہیں موت آ جائے گی یا اور موت کے بعد قبر میں

إِلَى الْقَبْرِ فَتَلْقَى صَیْقُهُ وَعَدَا أَبَهُ فَتَبْقَى
فِي ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - ثُمَّ يَعَادُ
إِلَيْكَ يَنْبِتُكَ وَتُحْشَرُ إِلَى الْعَرْضِ الْأَكْبَرِ
فَتَحَاسِبُ عَلَى الذَّرَاتِ وَعَلَى جَمِيعِ مَا
عَمِلْتَ فِي السَّاعَاتِ تُسْأَلُ عَنِ الْقَلِيلِ
وَالْكَثِيرِ أَنْتَ صَنْمٌ بِلَا رُوحٍ جِلْدٌ
يَابِسٌ بِلَا مَعْنَى وَلَا قُوَّةٍ لَا تَصِلُهُ
إِلَّا لِلنَّارِ عِبَادَتُكَ لَا إِخْلَاصَ فِيهَا
قَادًا وَلَا رُوحَ فِيهَا لَا تَصِلُهُ أَنْتَ وَ
عِبَادَتُكَ إِلَّا لِلنَّارِ مَا تَحْتَاجُ تَتَعَبُ
إِنْ لَمْ تَخْلُصْ فِي الْأَعْمَالِ مَا يُفِيدُ
مِنْهَا شَيْءٌ أَنْتَ مِنَ الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ
عَامِلَةٌ فِي الدُّنْيَا نَاصِبَةٌ فِي النَّارِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ تَتُوبَ وَتَعْتَدِرَ
قَبْلَ يَحْيَى الْمَوْتِ ارْجِعْ إِلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ بِتَجَدِيدِ الْإِسْلَامِ وَ
حُسْنِ التَّوْبَةِ وَالْإِخْلَاصِ فِيهَا قَبْلَ
أَنْ يَحْيَى الْمَوْتُ فَيُغْلِقَ الْبَابَ فِي
وَجْهِكَ فَلَا تَقْدِرُ عَلَى الدُّخُولِ إِلَى
بَابِ التَّوْبَةِ ارْجِعْ إِلَيْهِ بِإِقْدَامٍ
قَلْبِكَ حَتَّى لَا يُغْلِقَ فِي وَجْهِكَ
بَابَ فَضْلِهِ وَيَكِلُكَ إِلَى نَفْسِكَ
وَحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَمَالِكَ وَكَأ
يُبَارِكُ لَكَ فِي جَمِيعِ مَا أَنْتَ فِيهِ -
وَيُحَكِّمُ مَا تَسْتَحْيِي مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ

اترنا ہو گا اُس وقت قبر کی تنگی اور اُس کا عذاب تجھ سے
ملے گا۔ بعد قیامت تک اسی حالت میں تو باقی رہے گا۔
پھر دوبارہ تیرا جسم پیدا کیا جائے گا اور تو بڑی پیشگی کی طرف
لایا جائے گا اور اُس وقت ذرہ ذرہ کا اور منٹ منٹ
میں جو کچھ تو نے کیا تھا سب کا حساب لیا جائے گا ہر
قلیل و کثیر کا تجھ سے سوال کیا جائے گا۔ تو بغیر روح کا
بت اور بغیر حقیقت و قوت کا سوکھا چڑا ہے۔ سوا جہنم
کے کسی امر کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ تیری عبادت میں
اخلاص نہیں پس جب تیری عبادت بغیر روح کی ہے
تو تو اور تیری عبادت جہنم کے سوا کسی چیز کی صلاحیت
نہیں رکھتی جب تو اپنے عمول میں اخلاص نہیں کرتا تو تجھے
اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کی کیا حاجت ہے تجھے اُن
میں سے کوئی شے فائدہ نہ دے گی تو اُس جماعت میں سے
ہے جن کے بارے میں ارشاد الہی ہے عالمہ ناصبہ عمل کرنے والی مشقت
نعم اٹھانے والی وہ دنیا میں عمل کرنے والی ہے قیامت کے دن دوزخ
میں مشقت اٹھانے والی ہاں موت کے آنے سے پہلے تو توبہ و معذرت کرے
تو نجات پاسکتا ہے تو موت کے آنے سے پہلے اسلام کی تجدید کر کے توبہ
اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرے موت کے آنے کے وقت
تیرے اوپر توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اُس وقت تو توبہ کے
دروازہ میں داخل ہونے پر تو قادر نہ ہو گا تو اپنے قلب کے
قدموں سے چل کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا کہ وہ
تیرے اوپر اپنے فضل کا دروازہ بند نہ کر دے اور وہ
تجھ کو تیرے نفس و طاقت و موت و مال کی طرف کہیں
حوالہ نہ کر دے اور پھر تجھے کسی حالت میں برکت نہ دے۔
تجھ پر افسوس تو اللہ عزوجل سے نہیں شرماتا۔

وَقَدْ جَعَلْتَ دِينَارَكَ رَبَّكَ وَدِرْهَمَكَ
هَمَّكَ وَنَسِيَّتَهُ بِالْكِلْيَةِ عَنْ قَرِيبٍ
تَرَى خَبَرَكَ

وَيَحْكُ إِجْعَلْ دُكَّانَكَ وَمَالَكَ
لِعِيَالِكَ تَكْسِبُ لَهُمْ بِأَمْرِ الشَّرْحِ وَ
يَكُونُ قَلْبُكَ مُتَوَكِّلًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ اُطْلُبْ رِزْقَكَ وَرِزْقَهُمْ
مِنْهُ لَا مِنَ الْمَالِ وَالْذُّكَّانِ فَيَجْرِي
رِزْقُكَ وَرِزْقُهُمْ عَلَى يَدِكَ وَيَجْعَلُ
فَضْلَهُ وَقُرْبَهُ وَالْأُنْسَ بِهِ لِقَلْبِكَ
يُغْنِي عِيَالَكَ عَنْكَ وَيُغْنِيكَ بِهِ
يُغْنِيهِمْ بِمَا شَاءَ وَكَيْفَ يَشَاءُ وَيُقَالُ
لِقَلْبِكَ هَذَا لَكَ وَهَذَا لِعِيَالِكَ كَيْفَ
تَصِلُ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ وَأَنْتَ عُمْرُكَ
كُلُّهُ مُشْرُوكٌ مَحْجُوبٌ مَطْرُودٌ لَا
تَشْبَعُ مِنَ الدُّنْيَا وَجَمِيعَهَا أَعْلَى بَابِ
قَلْبِكَ وَآيَتُكَ الْكُلُّ مِنَ الدُّخُولِ
إِلَيْهِ وَأَنْزِلُ فِيهِ ذِكْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ حَسْبُ وَتَبُ تَوْبَةً فِي إِثْرِ تَوْبَةٍ
مِنْ أَعْمَالِكَ وَنَدَامَةً فِي إِثْرِ نَدَامَةٍ
مِنْ نَحْوَتِكَ وَسُوءِ أَدَبِكَ وَكَثِيرِ
الْبُكَاءِ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَوَالِ الْفُقَرَاءِ
بِشَيْءٍ مِنْ مَالِكَ لَا تَبْخُلْ بِهِ فَعَنْ
قَرِيبٍ تُفَارِقُهُ أَلَمْؤُومٌ مِنَ الْمَوْقِنِ بِالْخَلْفِ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا يَكُونُ بَخِيلًا عَنْ

تو نے اپنے دینار کو اپنا رب اور اپنے درہم کو اپنا مقصود
بنالیا ہے۔ اور اللہ عزوجل کو کلیتہً مجھلا دیا ہے تجھے عنقریب
اپنی خبر معلوم ہوگی تو اپنا انجام دیکھے گا۔

تجھ پر افسوس تو اپنی دوکان اور اپنے مال کو اپنے
اہل و عیال کا حصہ بناؤں گے یہ موافق امر شرع کسب کر اور
تیرا قلب اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنے والا ہو۔ اپنا اور ان کا
رزق خدا ہی سے طلب کرنے کا مال دوکان سے۔ اہل حالت
میں وہ تیرا اور ان کا رزق تیرے ہاتھ پر جاری فرما دے گا
اور تیرے قلب میں اپنے فضل و قرب اور اس کو جگہ دے
دے گا تیرے اہل و عیال کو وہ تجھ سے بے نیاز کر دے گا
اور تجھ کو اپنی ذات کے ساتھ تو لگڑی بخشے گا۔ وہ ان کو جس طور
اور جس کیفیت سے چاہے گا تو مگر وہ بے نیاز بنا دے گا اور
تیرے قلب کے کہا جائے گا کہ یہ قلبی بے نیازی تیرے لیے ہے
اور یہ ظاہری مال تیرے اہل و عیال کے لیے تو اس مقام تک
کیسے پہنچ سکتا ہے حالانکہ تو اپنی تمام عمر میں شرک کرنے والا
اور محجوب و راندہ درگاہ رہا ہے۔ دنیا اور اس کے جمع کرنے
سے تیرا لپیٹ ہی نہ بھرا۔ تو اپنے قلب کے دروازہ کو بند کر اور ہر
ایک دنیوی شے کو اس کے اندر داخل ہونے سے ناامید
کر دے اور اس میں محض ذکر الہی کو جگہ دے اور اپنے برے
عملوں سے توبہ پر توبہ کر اور ندامت پر ندامت اور اپنے غرور
اور بے ادبی پر شرمندہ ہو اور جو کچھ تجھ سے ہوا اس پر اکثر
روتا رہ اور اپنے کسی قدر مال سے فقیروں کی غم خواری کرتا
رہ مال کے ساتھ غل نہ کر پس عنقریب تو اس سے جدا ہو جائے گا
ایمان و اطمینان رکھنے والا اس چیز سے غل نہیں کرتا جس کا عوض
دنیا و آخرت دونوں میں ملنے والا ہے اور وہ بھی نعم البدل

عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ لَا تَلْبِسَ
مَنْ أَحَبَّ الْخَلْقَ إِلَيْكَ قَالَ مُؤْمِنٌ
بِخَيْلٍ قَالَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ إِلَيْكَ قَالَ
فَاسِقٌ كَرِيهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ لِمَ ذَلِكَ
قَالَ لِأَنِّي أَرْجُو الْمَوْتَ مِنَ الْبَخِيلِ أَنْ
يُوقِعَهُ بِخُلَّةٍ فِي الْمَعْصِيَةِ وَآخِافُ
مِنَ الْفَاسِقِ الْكَرِيمِ أَنْ تَنْهَى سَيِّئَاتِهِ
بِكَرَمِهِ اسْتَعْلَ بِالدُّنْيَا لِلدُّنْيَا الشَّرُّ
إِنَّمَا شَرُّهُ الْكُسْبُ يَسْتَعَانُ بِهِ عَلَى
طَاعَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَمَا أَنْتَ إِذَا
الْتَسَبْتَ اسْتَعَنْتَ بِهِ عَلَى الْمَعْصِيَةِ
وَتَرَكْتَ الصَّلَاةَ وَفِعَلَ الْخَيْرِ وَلَمْ
تُخْرِجِ الزَّكَاةَ فَانْتِ فِي مَعْصِيَةٍ لَا
فِي طَاعَةٍ يَصِيرُ كَسْبُكَ كَقَطْعِ الطَّرِيقِ
عَنْ قَرِيبٍ يَجِيءُ الْمَوْتَ فَيَخْرُجُ بِهِ
إِلَى مَوْءِنٍ وَيَعْتَمِدُ بِهِ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يَتَنَبَّأُ أَنَّهُ
مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا وَلَا سَاعَةَ لِمَا يَرَى
مِنْ كَرَامَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ آيَةُ
النَّارِ الثَّابِتُ عَلَى تَوْبَتِهِ آيَةُ
الْمُسْتَحْيِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَأْقَبُ
لَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ آيَةُ الْمُتَعَفِّفِ
عَنِ الْمَحَارِمِ فِي خَلْوَتِهِ وَجَلْوَتِهِ إِنَّ
الْفَاضِلَ لَيَبْصُرُ قَلْبَهُ وَقَالِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ اپنے ابلیس بعین سے
دریافت کیا کہ مخلوق میں تجھ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے
جواب دیا بخیل مسلمان اور فرمایا سب سے زیادہ دشمن تیرا کون ہے
جواب دیا کہ میں بخیل مسلمان سے اس امر کی امید رکھتا ہوں کہ
اُس کا بخل اُس کو گناہ میں ڈال دے گا اور میں فاسق کریم سے
خوف کرتا ہوں کہ اُس کے کرم کی وجہ سے اُس کے گناہ چھو
کر دیئے جائیں گے۔ تو دنیا میں دنیا کے واسطے مشغول
نہ ہو، شرع مقدس نے کسب کو اس لیے مشروع کیا ہے
تاکہ اُس کے ذریعہ سے طاعت الہی پر مدد ملی جائے لیکن
تو نے جب کمائی کی معصیت پر مدد چاہی اور نماز اور
کار خیر کو چھوڑ دیا اور مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ پس تو
معصیت میں مصروف رہا نہ کہ طاعت میں۔ تیری کمائی
گو یا مثل رہزنی کے ہوگی تو ڈاکہ ڈالنے لگا۔ عنقریب موت
آئے گی پس مسلمان تو اُس سے خوش ہو گا اور کافر و
منافق غلیظ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی
ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بر تحقیق جس وقت مسلمان
مرتا ہے تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی کے
سوا مقیم نہ رہتا کیونکہ وہ وہاں اللہ کا فضل و کرم
دیکھتا ہے۔ کہاں ہے تو بہ کرنے والا اور اُس
پر قائم رہنے والا۔ کہاں ہے اللہ عز و جل سے
جیا کرنے والا۔ تمام حالتوں میں اُسی کی طرف
نظر رکھنے والا کہاں ہے حرام چیزوں سے
اور محارم سے خلوت و جلوت میں پارسائی
کرنے والا۔ کہاں ہے اپنے قلب و جسم
کی آنکھ کا پست نہ رکھنے والا۔ حضور نبی کریم

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ إِنَّ
الْعَيْنَيْنِ لَتَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ إِلَى
الْمَحْرَمَاتِ كَمَا تَزْنِي عَيْنَاكَ بِالنَّظَرِ
إِلَى الْمَحْرَمَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ
أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ
لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ
فَقَبِيرٌ صَبِرٌ عَلَى فَقْرِكَ فَإِنَّ فَقْرَ
الدُّنْيَا يَنْقُطُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا يَا عَائِشَةُ كَجَرَعِي مَرَارَةً
الدُّنْيَا لِلنَّعِيمِ الْآخِرَةِ مَا تَدْرِي مَا
اسْمُكَ مَعَ الْقَوْمِ شَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ
مَعْلُومٌ أَنَّ هَذَا فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَسَابِقَتِهِ لَكِنْ لَا تَتَزَكَّى الْخَوْفَ
وَتَتَكَلَّفُ عَلَى الْعِلْمِ وَالسَّابِقَةِ فَمَمَّقٌ
عَنْ حِدِّ الشَّرِّعِ إِجْهَدْ فِي فِعْلٍ مَا
أُمِرْتَ بِهِ وَمَا عَلَيْكَ مِنْ هَذَا الْعِلْمِ
السَّابِقِ هَذَا شَيْءٌ مَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَلَا
غَيْرُكَ هُوَ مِنْ جُمْلَةِ الْعُيُوبِ الْقَوْمُ
طَوَّافُوا فِي الدُّنْيَا وَتَنَحَّوْا عَنْهَا
وَقَامُوا بَيْنَ يَدَيْ مَوْلَاهُمْ وَاسْتَغْفَرُوا
بِحُدَامَتِهِ مَعَ خَدَمِهِ يَا خُدُونِ مِنْهَا
تَزُودُوا لَا تَتَعَبُوا بَلْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ
ضُرُورَةً يَقْوَمُونَ بِنِيَّانِهِمْ عَلَى
الْعِبَادَةِ وَيَحْصِنُونَ فُرُوجَهُمْ مَنْ

علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا
برحق دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ اور ان کا زنا جہنمی عورتوں
کا دیکھنا ہے۔ اسے مخاطب تیری آنکھیں اجنبی غیر محرم
عورتوں اور امر و نہیوں کو دیکھ کر کس قدر زنا کرتی ہیں۔ اُنہوں
نے اللہ عزوجل کا ارشاد سنا (یعنی نہیں سنا) کہ آپ
مسلمانوں سے فرمادیجیے کہ وہ اپنی آنکھوں کو پست بھکا
ہوا رکھیں۔ اسے فقیر تو اپنے دنیوی فقر و محتاجی پر مبر کر کہ وہ
ختم ہو جائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ آپ
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اسے عائشہ!
دنیا کی تلخی کے گھونٹ کو آخرت کی نعمتوں کے لیے اُن
کے شوق میں پیو۔ اسے مخاطب تو نہیں جانتا کہ قوم کی
معیت میں تیرا کیا نام ہے۔ شقی یا سعید یہ تو اللہ عزوجل کے
علم اور سابقہ تقدیر میں ہی لکھا جا چکا ہے لیکن تو اس پر
بھروسہ کر کے خوف الہی کو مت چھوڑو ورنہ تو حد شرعی
سے باہر نکل جائے گا۔ تجھے جو کچھ حکم ملا ہے اُس کی
بجا آوری میں کوشش کیے جا۔ تجھے علم سابق سے کیا
مطلب غرض یہ تو ایسے غیبی امور میں سے ہے جس کو نہ
تو جانتا ہے نہ کوئی دوسرا تیرے سوا۔ اہل اللہ نے
دنیا کے فرش کو لپیٹ دیا۔ اور وہ اُس سے علیحدہ ہو
گئے اور وہ اپنے مولیٰ کے حضور میں کھڑے ہو کر اُس کے
خادموں کے ساتھ ہیں اُس کی خدمت میں مشغول ہو گئے
وہ جو کچھ دنیا سے حاصل کرتے ہیں بطور زاد راہ یعنی
نہ کر مزے اڑانے کے لیے بلکہ وہ یہ ضرورت ایسا کرتے
ہیں کہ اپنے جسموں کو عبادت کے لیے قائم کر لیں
اور اپنی شرم گاہوں کو شیطان کے

کید و کمر سے محفوظ رکھ سکیں۔ وہ اس امر میں امر ربی کی
بجا آوری کرتے ہیں اور سنت نبوی کی پیروی کرتے ہیں
اسی کے متلاشی رہتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کا کامل
مشغلہ احکام کی بجا آوری اور اتباع سنت میں ہے وہ
باوجود اس کے کہ کل اشیاء میں نور ہمت و بلند حوصلگی اور قوت
زہد کے ساتھ ممکن ہوتے ہیں۔ اے اللہ ہم کو انہیں میں
بنا دے اور اُن کی برکتوں میں سے ہمیں بھی حصہ دے
آمین۔

اے غلام جب تک تیرے قلب میں دنیا کی
محبت رہے گی تو صالحین کے حالات کو ہرگز نہ پاسکے
گا جب تک تو خلق سے بھیک مانگتا رہے گا رنج اٹھاتا
رہے گا اُن کے ساتھ شرک کرتا رہے گا۔ تیرے قلب کی
آنکھیں نہ کھلیں گی جب تک تو دنیا و خلق سے زہد نہ
کرے گا بے نیاز نہ ہو گا تیرا کلام معتبر نہ ہو گا۔ کوشاں بن
سنا کہ وہ تجھے نظر آنے لگے جو تیرے غیر کو نظر نہیں آتا۔
خرق عادت ظاہر ہونے لگے تو صاحب کرامت ہو
جائے جب تو اُس چیز کو چھوڑ دے گا جو تیرے حساب
میں ہے تو تیرے پاس وہ آنے لگے گا جو تیرے حساب میں
نہیں۔ جب تو حق عزوجل پر بھروسہ کر لے گا۔ اور اُس سے
علوت و علوت میں ڈرتا رہے گا تو وہ تجھے ایسی جگہ رزق دے گا جہاں
تیرا گمان بھی نہیں اور آخر میں اُس کا لینا۔ ابتداء میں تلب
کو دنیا کے چھوڑنے میں اور خواہشوں کے چھوڑنے میں تکلیف میں
ڈالنا ہے اور آخر میں اُس کے حاصل کرنے میں تکلیف اٹھانا
اول حالت پر ہیز گاروں کے لیے ہے۔ اور دوسری
ابدال کے لیے جو طاعت الہی تک پہنچنے والے ہیں۔

كَيْدَ الشَّيْطَانِ وَمَكْرِهِ يَمْتَثِلُونَ فِي ذَلِكَ
أَمَرَ رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَيَتَّبِعُونَ سُنَّةَ
رَبِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ شُعْلِهِمْ فِي إِمْتِنَالٍ عَلَى الْأَقَامِرِ
وَاتِّبَاعِ السُّنَّةِ هُم مَعَ ذَلِكَ يَنْوِرُ لَهُمْ قُوَّةَ
الزُّهْدِ فِي كُلِّ الْأَشْيَاءِ اللَّهُمَّ
اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَأَعِدْ عَلَيْنَا مِنْ
بَرَكَاتِهِمْ آمِينَ

يَا غُلَامُ مَا دَامَ حُبُّ الدُّنْيَا
فِي قَلْبِكَ لَا تَرَى شَيْئًا مِنْ أَحْوَالِ
الصَّالِحِينَ مَا دُمْتَ مُكْدِيًا مِنَ
الْخَلْقِ مُشْرِكَابِهِمْ لَا تَنْفَعِي عَيْنَا
قَلْبِكَ لَا كَلَامَ حَتَّى تَزْهَدَ فِي الدُّنْيَا
وَالْخَلْقِ كُنْ مُجْتَهِدًا لِرَبِّكَ مَا لَا
يَرَاكَ غَيْرُكَ تَخْرُقُ لَكَ الْعَادَةُ إِذَا
تَرَكْتَ مَا هُوَ فِي حِسَابِكَ جَاءَكَ مَا
هُوَ فِي غَيْرِ حِسَابِكَ إِذَا اعْتَمَدْتَ
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّقَيْتَهُ خُلُوَّةً
وَجَلُوَّةً رَزَقَكَ مِنْ حَيْثُ لَا
تَحْتَسِبُ أَتُرِكَ أَنْتَ يُعْطَاكَ هُوَ
إِذَا هَذَا أَنْتَ يَرْغَبُكَ هُوَ فِي الْبَدَايَةِ
التَّرُكُ وَفِي الْآخِرَةِ الْإِخْدُ فِي بَدْءِ
الْأَمْرِ تَكَلَّفُ الْقَلْبُ يَتْرُكُ الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ
وَفِي آخِرِهَا تَتَاوَلَهَا الْأَوَّلُ
لِلْمُتَّقِينَ وَ الشَّانِي لِلْأَبْدَالِ الْوَاصِلِينَ

إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُرَائِي يَا
مُنَافِقُ يَا مُشِيرُكَ لَا تُزَاحِمُهُمْ فِيهِمَا
تُتْرَكُ هُمْ مَعْدُودُونَ لَا تَطْلُبُ أَحْوَالَهُمْ
فَمَا يَقَعُ بِبَيْدِكَ هُمْ خَرَقُوا الْعَادَاتِ
وَأَنْتَ حَفِظْتَهَا فَلَا جَرَمَ خَرَقْتَ لَهُمْ
الْعَادَاتِ وَلَمْ تُخَرِّقْ لَكَ قَامُوا عِنْدَ
نَوْمِكَ صَامُوا عِنْدَ افْطَارِكَ خَافُوا
عِنْدَ أَمْنِكَ آمَنُوا عِنْدَ خَوْفِكَ بَدَلُوا
عِنْدَ إِسْأَالِكَ عَمِلُوا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَمِلْتَ أَنْتَ لِغَيْرِهِ أَرَادُوا وَارَدَتْ
أَنْتَ غَيْرَهُ سَلَّمُوا الْأَمْرَ إِلَيْهِ وَجَادَلْتَهُ
أَنْتَ حَارَبْتَهُ فَغَتَّوْا بِفَضَائِهِ وَقَطَعُوا
الْيَسْتَنَّهُمْ عَنِ الشُّكْوَى إِلَى الْخَلْقِ
وَلَمْ تَفْعَلْ أَنْتَ كَذَلِكَ صَبَرُوا عَلَى
الْمَرَارَةِ فَأَنْقَلَبَتْ فِي حَقِّهِمْ حَلَاوَةٌ
سَكَكَيْنِ الْقُدَارِ تَقْطَعُ لِحُومَهُمْ
وَلَا يُبَالُونَ وَلَا يَتَأَلَّمُونَ وَ ذَلِكَ
لِرُدِّيَّتِهِمُ الْمُؤْلِمَ وَدَهْشَتِهِمْ بِهِ
الْخَلْقِ مِنْهُمْ فِي رَاحَةٍ لَا يَتَعَدَّى مِنْهُمْ
إِلَى أَحَدٍ أَلَمْ يَقُلْ إِنَّ الْأَبْرَارَ الَّذِينَ
لَا يُؤْذُونَ الدَّيَّةَ وَالذَّذْرَ وَهُوَ سَمْلٌ
صَغَاءٌ لَا يَكَادُ يُوَصِّلُونَ الْحَقَّ
عَزَّ وَجَلَّ بِالطَّاعَةِ وَالْخَلْقِ بِحُسْنِ
الْعُشْرَةِ وَالْأَهْلِ بِالصِّلَةِ هُمْ فِي بَعْثِ
دُنْيَا وَآخِرَى فِي الدُّنْيَا يَعْجِمُ الْقُرْبُ

اے ریاکار اے منافق۔ اے مشرک جس چیز کو ترک کیا جاتا
ہے اس میں تو ان سے مزاحمت و کردہ گنتی کے لوگ ہیں تو
ان کے عمل طلب نہ کروہ تیرے ہاتھ نہ آئیں گے انہوں نے
عادتوں کا خلاف کیا ہے اور تو نے ان کی حفاظت کی
ہے پس ضرور ان کے واسطے خرق عادات کیا گیا اور تیرے
لیئے نہ کیا گیا۔ انہوں نے تیرے سونے کے وقت قیام
کیا تیرے افطار کے وقت روزہ رکھا۔ تیرے امن کے
وقت خوف اور تیرے خوف کے وقت امن کیا۔ اور تیرے غل
کے وقت انہوں نے خرچ کیا۔ انہوں نے تمام عمل حق عزوجل
کے لیے کیے اور تو نے اپنے عمل غیر اللہ کے لیے کیے انہوں
نے اللہ کا ارادہ کیا اور تو نے غیر اللہ کا انہوں نے اپنا معاملہ اللہ
کی طرف سپرد کر دیا اور تو اس سے لڑائی اور جوا بدلتی کرتا رہا وہ
راضی برضا ہے پس حکم الہی وہ غنی ہو گئے اور انہوں نے اپنی
زیانوں کو کاٹ ڈالا غنی کی طرف گمراہیت نہ کی اور تو نے ایسا
نہ کیا۔ انہوں نے زمانہ کی سختی تلخی پر صبر کیا پس وہ سختی تلخی اس صبر
رضائی وجہ سے ان کے حق میں شیریں بن گئی۔ تقدیر کی چھریاں
ان کے گوشت کو قطع کرتی ہیں اور وہ اس سے لاپرواہ ہیں اور
وہ اس سے تکلیف نہیں پاتے کیونکہ وہ تو صرف رنج دینے والے
کو دیکھتے ہیں اور وہ اسی کے ساتھ مدد و نوش ہیں۔ ان سے
مخلوق راحت میں ہے۔ ان کی طرف سے کسی کو رنج نہیں پہنچتا
ہے۔ کہا گیا ہے کہ ابراہیمؑ میں ہو تو کو بھی تکلیف میں نہیں ڈالتے اور
ذرا اس چھوٹی چھوٹی کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں بھی نہ آئے۔ ابراہیمؑ
اللہ عزوجل سے طاعت کے ساتھ اتصال کرتے ہیں اور
خلق سے حسن معاشرت کے ساتھ اور اہل قربت صلہ رحم کے
ساتھ وہ دنیا و آخرت میں نعمتوں میں ہیں دنیا میں نعمت قرب حاصل ہے

اور آخرت میں نعمت جنت اور ان کے لیے دیدار الہی اور خدا سے نزدیک ہونا اور اس کے کلام کا سننا اور اس کے خلعت کا پہننا ان سے تجھے کوئی مشابہت نہیں۔ تو اپنے گناہوں اور خدا کے ساتھ بے شرمی کرنے اور اپنے نخوت و غرور سے تو بے مل مشغول ہو تو بہ کر۔

وَفِي الْآخِرَىٰ لَعْلِمَ الْجَنَّةِ وَرُؤْيَاهُمْ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذُكُّهُمْ مِنْهُ وَالسَّمَاءُ
يَكْلَمُهُمُ وَاللَّكَبُ يُخْلِعُهُ مَا عَلَيْكَ
مِنْهُمْ اِسْتَعِزَّ بِالتَّوْبَةِ مِنْ ذُنُوبِكَ
وَوَقَّاحَتِكَ عَلَىٰ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
نَحْوَتِكَ عَلَيْهِ.

تجھے پراسوس ہے حیا و شرم تو اللہ ہی سے ہوتی ہے نہ کہ خلق سے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر شے سے پہلے ہے پس تو مخلوق سے جو کہ حادث ہے شرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر جو کہ قدیم ہے بے شرمی کرتا ہے (تعجب و افسوس ہے)۔ اللہ کریم ہے اور اس کا غیر لایم بخیل۔ اللہ غنی ہے اور اس کا غیر محتاج و فقیر۔ اللہ کی عادت شیش ہے اور غیر اللہ کی عادت بخل و منع کرنا۔ تو اپنی تمام حاجتیں اسی کی طرف لے جاوہ تو غیروں سے بہتر ہے تو اس کی کاری گری سے اس پر دلیل پکڑ اس کی شرعی حدود پر مباح قنلت کر اور اس کے تقویٰ کو لازم پکڑ جب تو تقویٰ پر مداومت کرے گا بے شک وہ تجھ کو مل سکے گا۔ پس تو مصنوعات سے متنبہ ہو کہ اسی طرف غفلت ہو جائے گا تو اسی کی لادھونڈا اور اسی کو طلب کر اور دنیا و آخرت کو چھوڑ دے جو کچھ ان دونوں سے نیرے لیے مقدر ہو چکا ہے وہ تجھے ملے گا اور ضائع نہ ہو گا۔ تیرا ماسوی اللہ کو چھوڑ دینا تیرے قلب کو کہ درتوں سے صاف کر دے گا۔ اگر تیرا قلب اس کی طرف رہنمائی نہ کرے پس تو مثل چوپایوں کے بے عقل ہے تو دنیا سے اٹھ کھڑا ہو اور ان غفلتوں کی طرف جا ہی کی غفلت نے ان کو اللہ عز و جل کی طرف رہبری کی ہے۔ پس ان سے عقل سیکھ اور اس سے اپنے نفس

وَيْلَكَ الْحَيَاءُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَكُونُ لَا مِنْ الْخَلْقِ هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ
كُلِّ شَيْءٍ فَتَسْتَحْيِ مِنَ الْمُحَدَّثِ وَ
تَتَوَاقَعُ عَلَى الْقَدِيمِ هُوَ الْكَرِيمُ وَ
غَيْرُهُ لَيْيَمٌ هُوَ الْغَنِيُّ وَغَيْرُهُ الْفَقِيرُ
دَابُّهُ الْعَطَاءُ وَدَابُّ غَيْرِهِ الْكِنْعُ
ارْجِعْ بِحَوَائِجِكَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ أَوْلَىٰ مِنْ
غَيْرِهِ اِسْتَدِلَّ عَلَيْهِ بِصُنْعِيهِ حَافِظٌ
عَلَىٰ حُدُودِ شَرْعِهِ وَلَا يَزِمُ تَتَوَافَاةً فَإِنَّكَ
إِذَا دُمْتَ سَوَا تَقْوَاهُ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَ
اِسْتَعْلَتْ عَنِ الْمَصْنُوعِ اِسْتَدِلَّ
عَلَيْهِ وَاطْلُبْهُ وَانْزِلْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ
فَإِنَّ مَا لَكَ مِنْهَا يَأْتِيكَ وَلَا يَفُوتُكَ
بِقَوْلِكَ لِمَا سَوَاهُ يَصْفُو قَلْبَكَ مِنَ
الْكَدَارِ إِنْ لَمْ يَدْلِكَ قَلْبَكَ عَلَيْهِ
فَأَنْتَ كَالْبَهَائِمِ بِلَا عَقْلٍ ثُمَّ عَنِ
الدُّنْيَا وَتَقَالَ إِلَى الْعُقَلَاءِ الَّذِينَ
ذَلَمُوا عَقْلَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَتَعْلِمُ الْعَقْلُ مِنْهُمْ وَاعْرِفْ بِهِ نَفْسَكَ

وَرَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ -

وَيُحِبُّكَ عَمَّا كَ يَذُوبُ وَ مَا
عِنْدَكَ مَخْبَرٌ إِلَى مَتَى هَذَا إِلَّا عَرَا ضٌ
عَنِ الْآخِرَةِ وَ الْإِقْبَالُ عَلَى الدُّنْيَا
وَيُحِبُّكَ رِشْقُكَ لَا يَأْكُلُهُ غَيْرُكَ
مَوْضِعُكَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ لَا يَسْكُنُهُ
غَيْرُكَ قَدْ مَلَكَتْكَ الْغَفْلَةُ وَ أَسْرَكَ
الْهَوَى كُلُّ هَمِّكَ فِي الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ
وَ النِّكَاحِ وَ التَّوَمْرِ وَ بُلُوغِ أَعْمَارِكَ
هَمُّكَ هَمُّ الْكَفَّارِ وَ الْمُتَأَفِّقِينَ بَعْدَ
مَا تَشَبَعُ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ مَا عَلَى
قَلْبِكَ كَانَ لَكَ دِينٌ أَوْ لَا -

يَا مَسْكِينُ رَبُّكَ عَلَى نَفْسِكَ
يَمُوتُ وَلَكَ تَتَوَمُّ الْقِيَامَةُ عَلَيْكَ
وَيَمُوتُ دِينُكَ وَ لَا تَبَالِي وَ لَا تَبْكِي
عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ الْمُؤَكَّلُونَ بِكَ
يَبْكُونَ عَلَيْكَ لَمَّا يَرَوْنَ مِنْ خُسْرَانِكَ
فِي بَصَاعَةِ دِينِكَ مَا لَكَ عَقْلٌ لَوْ
كَانَ لَكَ عَقْلٌ بَكَيْتَ عَلَى ذَهَابِ
دِينِكَ مَعَكَ رَأْسُ مَالٍ وَ أَنْتَ لَا
تَتَجَرَّبُهُ هَذَا الْعَقْلُ وَ الْحَيَاءُ هُمَا
رَأْسُ الْمَالِ وَ أَنْتَ مَا تَحْسِنُ أَنْ
تَتَجَرَّبَهُمَا عِلْمٌ لَا تَعْمَلُ بِهِ وَ عَقْلٌ
لَا تَنْتَفَعُ بِهِ وَ حَيَاةٌ لَا تُفِيدُ كَيْبَتٌ لَا
يُسْكُنُ وَ كَنْزٌ يُعْرِفُ وَ طَعَامٌ لَا يُؤْكَلُ

اور اپنے رب عزوجل کو پہچان۔

تجھ پر افسوس تیری عمر ضائع ہو رہی ہے اور تجھے کچھ خبر
بھی نہیں ہے۔ تیری آخرت سے یہ روگردانی اور دنیا کی طرف
توجہ کب تک رہے گی۔

تجھ پر افسوس تیرے رزق کو کوئی دوسرا نہ کھائے گا تیری
جگہ جنت و دوزخ میں جہاں بھی ہے اس سے تیرے سوا
کوئی دوسرا سکونت نہ کرے گا۔ غفلت تیری مالک بن گئی ہے
اور غمازش نے تجھے قیدی بنالیا ہے تیرا سارا مقصد کھانے
اور پینے اور نکاح کرنے اور سونے اور اپنے اغراض کے حاصل
کرنے میں ہے تیرا مقصد کافرو منافقوں کا سا مقصد ہے۔
حلال یا حرام سے پیٹ بھر لینے کے بعد تیرے دل پر کچھ
اثر نہیں کہ تیرے لیے کوئی دین بھی ہے یا نہیں۔

اے مسکین اپنے نفس پر افسوس بہا (رو) تیرا بچہ مر جاتا ہے
تو تیرے اوپر قیامت قائم ہو جاتی ہے اور تیرا دین مڑتا
ہے تو تو پروا بھی نہیں کرتا اور نہ تو اس پر روتا ہے۔ وہ
فرشتے جو تجھ پر مقرر ہیں وہ دین کے بارے میں تیرے
نقصان کو دیکھ کر تجھ پر روتے ہیں کہ تو دین کے سرمایہ سے
بالکل لاپرواہ ہے۔ تجھے مطلق عقل نہیں۔ اگر تجھے کچھ بھی عقل ہوتی
تو تو اپنے دین کے چلے جانے پر پتھنار دیتا۔ تیرے پاس
اس المال ہے اور تو اس سے تجارت نہیں کرتا عقل و حیا یہ
دونوں اس المال میں لیکن تو ان سے اچھی طور پر تجارت کرنا
نہیں جانتا وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے اور وہ عقل جس سے نفع نہ
لیا جائے اور وہ زندگانی جو فائدہ نہ دے مانند اس گھر کے ہے
جو اجاڑ ہو اس میں سکونت نہ کی جائے اور اس خزانہ کے ہے بھلا پتہ
بھار اور اس کھانے کے ہے جو کھایا نہ جائے۔

جب تو اپنی حالت کو جس میں تجھے ہونا چاہیے نہیں جانتا پہچانتا پس میں اُسے جانتا ہوں تو مجھ سے دریافت کر میں تجھے بتا دوں گا میں سیکرپاس ایک شہرت کا آئینہ ہے جو کہ حکم ظاہر ہے اور ایک معرفت الہی کا آئینہ ہے جو کہ علم باطن ہے تو غفلت کی تیند سے بیدار ہو جا اور اپنے چہرہ کو بیدار ہی کے پانی سے دھو لے پھر دیکھ کہ تو کون ہے آیا مسلمان یا کافر مومن یا منافق موحدا یا مشرک ریاکار یا غلام و الاموات یا مخالف راضی ہے یا ناراض حق عزوجل تیری پروا نہ کرے گا خواہ تو راضی رہے یا ناراض اس کا نقصان نفع تیری ہی طرف لوٹنے والا ہے۔ پاک ہے کہیم و حلیم فضل فرمائے والا ہر چیز اس کے لطف و فضل کے ماتحت ہے اگر وہ ہم پر لطف نہ فرمائے البتہ ہم ہلاک ہو جائیں۔ اگر وہ ہم میں سے ہر ایک کا مقابلہ ہمارے قول و فعل پر کرے تو ہم یقیناً سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔

اے غلام تو اللہ تعالیٰ پر اپنی عبادت کا باوجود اپنے سہو اور ریاکاری اور اپنے نفاق کے احسان جتنا ہے اور اُس کی کرامت کو طلب کرتا ہے اور تو باوجود اپنی خرابی و تباہ کاری کے نیک بندوں سے مزاحمت کرتا ہے تجھے اے بھاگنے والے نافرمان غلام اٹھلے مخلصین و موحیدین کے دائرہ سے علیحدہ ہو جانے والے بندے ان صالحین سے کیا نسبت تجھے ان کے نوکر اور ان کے معرفت کے دعوے کے ذکر سے کیا غرض شرم کر۔

جھپرائسوں تو اس قدر رو کہ تیرے ساتھ رویا جاتے۔

إِذَا كُنْتَ لَا تَعْرِفُ مَا أَنْتَ فِيهِ قَانَا
أَعْرِفُ مَعِيَ مِرَاةَ الشَّرْحِ الَّذِي هُوَ
الْحُكْمُ الظَّاهِرُ وَ مِرَاةَ الْعِلْمِ بِاللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ الْعِلْمُ الْبَاطِنُ
إِنْكِبَهُ مِنْ تَوَرُّ الْعُقْلَةِ وَ اغْسِلْ
وَجْهَكَ بِمَاءِ الْيَقْظَةِ فَانْظُرْ مَا أَنْتَ
مُسْلِمٌ أَوْ كَافِرٌ مُؤْمِنٌ أَوْ مُنَافِقٌ
مُوحَّدٌ أَوْ مُشْرِكٌ مُرَائِيٌّ أَوْ مُخْلِصٌ
مُؤَافِقٌ أَوْ مُخَالِفٌ رَاضٍ أَوْ سَاخِطٌ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُبَالِي بِكَ رَضِيَتْ
أَمْ سَخِطَتْ صَرُّ هَذَا أَوْ مَنْفَعَتُهُ
عَائِدَةٌ إِلَيْكَ سُبْحَانَ الْكَرِيمِ
الْحَلِيمِ الْمُتَعَزِّلِ الْكُلُّ تَحْتَ
لُطْفِهِ وَ فَضْلِهِ تَوَلَّمْ يَلْطَفْ بِأَهْلِكَ
لَوْ قَابَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا حَقِيقَةً
الْمُقَابَلَةِ عَلَى فَعْلِهِ لَهْلَكْنَا أَجْمَعُ
يَا غُلَامُ تَمَنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ يَعْبادَتِكَ مَعَ سَهْوِكَ وَ رِيَاكَ
وَ نِفَاقِكَ وَ تَطَلُّبُ كَرَامَتِهِ لَكَ وَ
تُزَاجِمُ الصَّالِحِينَ مَعَ فَسَادِكَ فَالْكَ
وَ الذِّكْرُ لَهُمُ وَ الدَّعْوَى لِمَعْرِفَتِهِمْ
يَا ابْنُ يَا شَارِدُ يَا خَارِجُ عَنْ دَائِرَةِ
الْمُخْلِصِينَ الْمَوْحِدِينَ مِنْ هَذِهِ
الرَّمَّةِ

وَيُحَكِّمُ ابْنِكَ حَتَّى يُبْكِيَ مَعَكَ

أَتَعِدُّ فِي مُصِيبَتِكَ وَالْبَسُ ثِيَابَ
الْعَزَاءِ حَتَّى يُقَدَّرَ مَعَكَ أَنْتَ تَحْجُوبُ
وَمَا عَذَابُكَ خَيْرٌ قَالَ بَعْضُ الصَّالِحِينَ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَيْلٌ لِلْمُحْجُوبِينَ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ مَحْجُوبُونَ
وَيْلُكَ أَيُّ شَيْءٍ قَلْبُكَ أَيُّ شَيْءٍ
تَعُولُ إِلَى مَنْ تَشْكُو إِلَى مَنْ تَسْتَفِيتُ
مَعَ مَنْ تَتَّامُ إِذَا وَقَعَتْ فِي شِدَّةٍ بَيْنَ
تَيْنِ حَدِّتَنِي أَيُّ أَعْرِفُ كَذْبَكَ وَ
يَفَاكَكَ أَنْتَ الْخَبْرُ عِنْدِي مَالِكُ
الصَّبَادِقِ مِنْكُمْ أَنَا عَلَيْهِمُ وَخَادِمُهُ
إِنْ أَرَادَ أَنْ يَحْمِلَنِي إِلَى الشُّوقِ يَبِيعُنِي
أَوْ يَكَا تَبِينِي فَلْيَفْعَلْ إِنْ أَرَادَ أَنْ
يَأْخُذَ ثِيَابِي وَمَا بِيَدَيَّ أَوْ يَأْمُرَنِي حَتَّى
أَلْدِي فَلْيَنْعَلْ أَنْتَ لَا صِدْقَ لَكَ وَلَا
تَوْجِيدَ وَلَا إِيمَانَ آتَيْتُ أَعْمَلُ بِكَ
أَسْدُ بِكَ الشَّقَّ أَنْتَ خَشَبٌ خَيْرٌ
لَا تَصْلِحُ إِلَّا لِلنَّارِ

يَا قَوْمُ الدُّنْيَا تَذْهَبُ وَالْأَعْمَاءُ
تَقْنِي وَالْآخِرَةُ قَرِيبَةٌ مِنْكُمْ وَمَا
هَمُّكُمْ بِهَا بَلْ هَمُّكُمْ لِلدُّنْيَا وَ
جَمْعُهَا أَنْتُمْ أَعْدَاءُ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَجَلَّ إِنْ كَانَ مِنْهُ إِلَيْكُمْ شَرٌّ
تُظْهِرُونَ وَإِنْ كَانَ مِنْكُمْ إِلَيْكُمْ
خَيْرٌ تَكْتُمُونَ إِذَا كَتَمْتُمْ نِعَمَ اللَّهِ

دوسرے تجھ رو میں تو مصیبت میں ماتمی لباس پہن کر بیٹھا کہ
دوسرے تیرے ساتھ بیٹھیں تیری تعزیت کریں تو محروم ہے
اور تجھے خبر بھی نہیں بعض صالحین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان
محرومین پر سخت انوس ہے جو کہ اپنے کو محروم نہیں
جانتے۔

تجھ پر انوس تیرا دل کیا چیز ہے تو کیا بھتا ہے تو کس
کی طرف لگا کر تا ہے تو کس سے فریاد چاہتا ہے کس کے
ساتھ سوتا ہے جب تو مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو تو کس
پر بھروسہ کرتا ہے مجھے گفتگو کو تحقیق میں تیرے جھوٹ
اور لفاظی کو پہچانتا ہوں۔ تو اور تمام مخلوق میرے نزدیک مثل
مجھ کے ہے۔ تم میں سے جو سچا ہے میں اُس کا دانی علام
اور خادم ہوں وہ اگر مجھے اٹھا کر بازار میں لے جا کر بیچنا
چاہے یا مجھے مکاتب بنائے پس چاہیے کہ گزرے وہ اگر
میرے کپڑے اور جو کچھ میرے پاس ہے اُس کو لینا چاہے یا
مجھے محنت مزدوری کرنے کا حکم دے پس وہ کہ گزرے تجھ میں
تو نہ سچائی ہے اور نہ توحید اور نہ ایمان میں تجھے لے کر کیا کروں
کیا تجھے دیوار میں جو خرابی ہے اُس میں لگاؤں تو تو بیکار لکڑی ہے
جو بجز آگ کے کسی کام کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

اے قوم دنیا جا رہا ہے اور عمر میں فنا
ہو رہی ہیں اور آخرت تم سے قریب ہے اور تمہیں مطلق اس
کا غم اور فکر نہیں تمہاری توکل فکر اور تمام مقصد دنیا
اور جمع کرنا ہے تم اللہ عزوجل کی نعمتوں کے دشمن ہو۔
اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں برائی پہنچتی ہے تو اُس کو تم
ظاہر کرتے ہو اور اگر اُس کی طرف سے تم کو بھلائی اور اچھائی پہنچتی ہے تو
تم اُس کو چھپاتے ہو۔ جب تم اللہ کی نعمت کو

عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تَشْكُرُوهُ عَلَيْهَا سَلَبَهَا مِنْكُمْ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى
عَبْدِهِ نِعْمَةً أَحَبَّ أَنْ يَرَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ
جَعَلُوا لَهُمْ هَتًّا وَاحِدًا أَخْرَجُوا الْأَشْيَاءَ
عَنْ قُلُوبِهِمْ وَأَسْكَنُوا هَاشِيئًا وَاحِدًا
لَا كَالْأَشْيَاءِ أَخْلَصُوا عِبَادَتَهُمْ مِنْ
الرِّيَاءِ وَالتَّنَاقُ وَالسُّمْعَةِ حَقَّقُوا
الْعِبَادِيَّةَ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتُمْ
عَبِيدُ الْخَلْقِ عِبِيدُ الرِّيَاءِ وَالتَّنَاقُ
عَبِيدُ الْخَلْقِ وَالْأَهْوِيَّةِ وَالْحُظُوظِ
وَالْمَحْنُومَاتِ مَا فِيكُمْ مَنْ تَحَقَّقَتْ لَهُ
الْعِبَادِيَّةُ إِلَّا مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
أَحَادُ أَفْرَادٍ هَذَا يَعْبُدُ الدُّنْيَا وَ
يُحِبُّ دَوَائِقَهَا وَيَخَافُ زَوَالَهَا وَ
هَذَا يَعْبُدُ الْخَلْقَ يَخَافُ مِنْهُمْ وَ
يَرْجُوهُمْ هَذَا يَعْبُدُ الْجَنَّةَ يَرْجُو
نَعِيمَهَا وَلَا يَرْجُو خَالِقَهَا وَ هَذَا
يَعْبُدُ الْجَنَّةَ وَ هَذَا يَعْبُدُ النَّارَ يَخَافُ
مِنْهَا وَ يَخَافُ مِنْ خَالِقِهَا مَا الْخَلْقُ
وَمَا الْجَنَّةُ وَمَا النَّارُ وَمَنْ سِوَاهُ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا
لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حَقَّقَهُ
الْعَالَمُونَ الْعَالَمُونَ بِهِ عَبْدُكَ لَهُ لَا
لِغَيْرِهِ أَعْطُوا الرُّبُوبِيَّةَ وَالْعِبَادِيَّةَ

چھپاؤ گے اور اُس پر اللہ عزوجل کا شکر نہ کرو گے تو وہ اُس
نعمت کو تم سے چھین لے گا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے۔ یہ تحقیق اللہ حبیب اپنے بندہ پر انعام کرے
تو وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ بندہ پر اُس نعمت کا
اثر دیکھے اُس پر نعمت ظاہر ہو۔ اور یاد اللہ نے اپنا ایک
ہی مقصد بنا لیا ہے تمام چیزوں کو اپنے قلوب کمال کران
میں ایک ہی چیز کو آباد کر لیا ہے نہ اور چیزوں کی طرح انہوں
نے اپنی عبادتوں کو ریا اور نفاق اور سنانے سے خالص کر لیا
ہے۔ اپنی بندگی اپنے رب عزوجل کے لیے متقی و ثابت کر لی
ہے اور تم مخلوق کے بندہ بنے ہو گے تو تم ریا اور نفاق اور
وکھاوے سنانے کے بندہ ہو۔ خلق اور خواہشوں اور حظوظ
نفسانیہ اور حمد و ثناء کے غلام ہو تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کی عبودیت
عبادت خدا کے لیے ہو الا ماشاء اللہ چہ ہی افراد اس مستی میں
تم میں سے کوئی دنیا کی عبادت کرتا اور اس کی ہمیشگی چاہتا ہے
اور اس کے زوال سے ڈرتا ہے اور کوئی مخلوق کی عبادت کرتا اور
اُن سے ڈرتا ہے اور اُن سے امیدواری کرتا ہے اور کوئی
جنت کی عبادت کرتا اور جنت کی نعمتوں کی امیدواری کرتا ہے
اور جنت کے پیدا کرنے والے سے امیدواری نہیں کرتا اور کوئی
دوزخ کی عبادت کرتا اور اس سے ڈرتا ہے اور دوزخ کے پیدا
کرنے والے سے نہیں ڈرتا خلق اور دوزخ جنت اور ماسوی اللہ
کیا قدر و مرتبہ رکھتا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وما امر ولا الایہ
اور میں حکم دیئے گئے وہ مگر اللہ کی عبادت کے واسطے اُس کے لیے رہتی
کو خالص بنانے والے اور تمام دنیوں سے دین حق کی طرف مائل ہونے
والے۔ جو لوگ عارف باللہ عالم باعل ہیں وہ اسی کی عبادت
کرتے ہیں نہ اُس کے غیر کے لیے۔ انہوں نے عبودیت و

ربوبیت کا حق ادا کر دیا انہوں نے یہ تعمیل حکم اُس کی محبت میں اُس کی عبادت کی نہ کسی دوسری عرض سے اور انہوں نے اُسی کا ارادہ کیا نہ اُس کے بغیر کا اور ماسوی اللہ کو چھوڑ دیا۔ تم اسے اہل دنیا بلا روح کی تصویریں ہو تم ظاہر ہو اور اولیا اللہ باطن تم الفاظ ہو اور اولیا اللہ معنی تم ظاہر ہو اور وہ مخفی اور اولیا اللہ انبیاء کرام علیہم السلام کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے لشکر ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا بچا ہوا کھانا پانی انہیں اور یا اللہ کے لیے ہے وہی اسے استعمال کرتے ہیں اُن کے علوم پر یہ عمل کرتے ہیں پس انبیاء کرام اُن کو وارث ہونا صحیح و درست ہے یہی اولیا انبیاء کے سچے وارث ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عالم انبیاء علیہم السلام کے سچے وارث ہیں۔ جب ان علمائے علوم انبیاء علیہم السلام پر عمل کیا یہ اُن کے خلیفہ اور وارث اور قائم مقام جانشین بن گئے۔

تجھ پر انفسوں یہ مرتبہ محض علم پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتا جیسے کہ بغیر گواہوں کے دعویٰ نفع نہیں دیتا ایسے ہی علم بغیر عمل کے نفع نہیں پہنچاتا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا علم عمل کو پکارتا ہے پس اگر عمل اُس کو جواب دیتا ہے علم ٹھہر جاتا ہے ورنہ علم چلا جاتا ہے اُس کی برکت جاتی رہتی ہے اور محض پڑھنا پڑھانا باقی رہ جاتا ہے۔ اُس کا پوست باقی رہ جاتا ہے اور مغز علم چلا جاتا ہے۔ اے علم پر عمل نہ کرنے والے عالم تم میں کا ایک عبارت و فصاحت و بلاغت کے ساتھ شعر عمدہ بناتا ہے مگر عمل و اخلاص سے خالی ہوتا ہے اگر تیرا قلب ہند ہوا جاتا تو یقیناً تیرے تمام اعضاء ہند بن جاتے

حَقَّهَا عَبْدٌ وَهُوَ امْتِنَالٌ آمِرٌ وَمَحَبَّتُهُ لَهُ لَا لِمَعْنَىٰ اخْرَ وَعَدْوَابِهِ دُونَ غَيْرِهِ وَتَرَكُوا مَا سِوَاهُ أَنْتُمْ صَوْرٌ بِلَا أَمْرٍ وَارِحَ أَنْتُمْ ظَاهِرٌ وَالْقَوْمُ بَاطِنٌ أَنْتُمْ مَبَانِي وَالْقَوْمُ مَعَانِي أَنْتُمْ جَهْرٌ وَهُمْ سِرٌّ الْقَوْمُ رِجَالٌ الْأَنْبِيَاءُ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَشَمَائِلِهِمْ وَفُتْدَانِهِمْ وَوَسَائِلِهِمْ بِقَائِيَا طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ لَهُمْ يَعْمَلُونَ يَعْلَمُونَهُمْ فَصَحَّحْتَ الْوَرَاثَةَ لَهُمْ مِنْهُمْ فَتَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءُ وَرَثَتُهُ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا عَمِلُوا يَعْلَمُواهُمْ كَانُوا خَلَفَاءَ الْأَنْبِيَاءِ وَوُثَرَاءَهُمْ وَكُتُوبَهُمْ۔

وَيْلَكَ لَا تَجِيءُ بِمَحْضِ الْعِلْمِ فَحَسِبْ كَمَا لَا تَنْفَعُ دَعْوَىٰ بِلَا بَيِّنَةٍ لَا يَنْفَعُ عِلْمٌ بِلَا عَمَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَهْتَفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ وَالْأَمَلُ تَرْتَجِلُ بَرَكَتُهُ وَبَقِيَ وَرَاسَتُهُ وَبَقِيَ قُشُورُهُ وَيَذْهَبُ لُبُّهُ يَا تَارِكَ الْعَمَلِ بِالْعِلْمِ أَحَدُكُمْ يَحْدِثُ الشَّعْرَ بِعِبَارَتِهِ وَفَصَاحَتِهِ وَبَلَاغَتِهِ وَ لَيْسَ لَهُ عَمَلٌ وَلَا إِخْلَاصٌ لَوْ تَهَدَّبَ قَلْبُكَ لَتَهَدَّ بَتْ جَوَارِحُكَ

کیوں کہ قلب اعضا کا بادشاہ ہے۔ پس جب بادشاہ منہ بن جاتا ہے رعیت بھی منہ بن جاتی ہے۔ علم پوست ہے اور عمل مغز۔ پوست کی حفاظت مغز کے لیے کی جاتی ہے اور مغز کی حفاظت روغن نکالنے کے لیے۔ پس جب پوست میں مغز ہی نہ ہو بیکار ہے اس کا کیا کیا جائے۔ اور جب مغز میں روغن ہی نہ ہو اس کا کیا کیا جائے۔ علم تو چلا گیا کیوں کہ جب عمل ہی چلا گیا پس وہ علم کو بھی لے گیا۔ ایسے علم کا یاد کرنا پڑھنا پڑھانا جس پر عمل نہ کیا ہو کیا فائدہ دے گا۔

اے عالم! اگر تو دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے پس تو اپنے علم پر عمل کر اور آدمیوں کو علم سکھا اور اے امیر! اگر تو دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا ہے تو اپنے مال میں سے کچھ حصہ فقیروں کو دے، ان کی نحواری کر۔ حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی اللہ کے عیال ہیں۔ اور اللہ کو زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہو۔ پاک ذات ہے وہ جس نے بعض آدمیوں کو بعض آدمیوں کا حاجت مند بنا دیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت حکمتیں ہیں۔ اے غنی! تو مجھ سے بھاگتے ہیں کہ کہیں کچھ دینا نہ پڑے۔ میں تجھ سے تیرے نفع کے لیے لیتا ہوں۔ عنقریب میری طرف اللہ عز و جل کی جانب سے دولت آئے گی اور وہ مجھ کو تم سے بے پروا بنانے کی اور تم کو میرا حاجت مند بنائے گی۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ جب فقیروں کی بے صبری دیکھا کرتے تھے تو یوں دعا فرماتے تھے، اے اللہ! ہم کو دنیا میں وسعت دے دے اور اس میں ہمیں زہد عطا فرما اور اس کو ہم سے نہ کہہ اور ہم کو اس کی رغبت نہ دے ورنہ ہم اس کی طلب میں ہلاک ہو جائیں گے

لَا إِلَهَ إِلَّا مَلِكُ الْجَوَارِحِ فَإِذَا تَهَدَّبَ الْمَلِكُ تَهَدَّبَتِ الرَّعِيَّةُ يَعْلَمُ قَشْرُ وَالْعَمَلُ لُبُّ الشَّيْءِ يَحْفَظُ الْقَشْرُ حَتَّى يُحْفَظَ اللَّبُّ وَإِنَّمَا يُحْفَظُ اللَّبُّ حَتَّى يُسْتَحَرَبَ مِنْهُ الدَّهْنُ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْقَشْرِ لُبٌّ مَا يُصْنَعُ بِهِ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِي اللَّبِّ دُهْنٌ فَمَا يُصْنَعُ بِهِ الْعِلْمُ قَدْ ذَهَبَ لَا إِلَهَ إِذَا ذَهَبَ الْعَمَلُ بِهِ فَقَدْ ذَهَبَ الْإِشْيُ يَنْفَعُكَ حِفْظُهُ وَدِرَاسَتُهُ بِلَا عَمَلٍ يَا عَالِمُ إِنْ أَرَدْتَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاعْمَلْ بِعِلْمِكَ وَعِلْمِ النَّاسِ وَيَا غَنِيَّ إِنْ أَرَدْتَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَوَارِسِ الْفَقْرَ آءَ لَيْشَىءٍ مِنْ مَالِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّاسُ عِيَالُ اللَّهِ وَآحَبُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْفَقْرُ لِيَعِيَالِهِ سُبْحَانَ مَنْ أَحْوَجَ الْبَعْضَ إِلَى الْبَعْضِ لَهُ فِي ذَلِكَ حِكْمٌ يَا عَنِيَّ تَهَرَّبُ مِنِّي أَنَا اخْذُ مِنْكَ لَكَ سَيِّئَاتِي الْخَيْرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُعِينِي عَنْكُمْ وَيَحْوِجُكُمْ إِلَيَّ كَانَ إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا رَأَى قَلَّةَ صَبْرٍ الْفَقِيرِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ وَسِّعْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا وَرَهْدُنَا فِيهَا وَلَا تَزِرْ وَهْمًا وَكُرْهِيَةً فِيهَا فَتَهْلِكَ بِطَلِبِهَا

اللَّهُمَّ الطُّفُّ بِنَا فِي أَقْصِيَّتِكَ وَأَقْدَارِكَ
اے اللہ ہم پر اپنے احکام قضاوت دریں مہربانی فرما۔ آمین

تیسویں مجلس

المجلس الموفق للثلاثين

اقرارِ نعمت الہی کے بیان میں اور اس کے فوائد

۱۴ جمادی الآخری ۱۲۵۵ھ ہجری کو صبح کے وقت

خانقاہ شریف میں فرمایا :

اس بندہ کے لیے مبارکی ہے جس نے اللہ عزوجل کی نعمتوں کا اقرار کیا اور ان سب کو اللہ عزوجل کی طرف منسوب کیا اور اپنے نفس کو اور سب سببوں اور اپنی طاقت و قوت کو بیکار سمجھا۔ عقلمند وہی ہے جو خدا کے سامنے کسی عمل کو شمار و قطار میں نہ لائے (بیچ بچتا ہے) اور کسی حالت میں خدا سے بدلہ نہیں چاہے۔

تجھ پر افسوس کہ تو بغیر جانے ہوئے اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور بغیر علم زاہد بنتا ہے اور بغیر علم دنیا حاصل کر لیتا ہے۔ یہ حجاب در حجاب اور غصہ در غصہ ہے تو بھلائی و برائی میں تمیز نہیں کرتا اور نہ نفع و نقصان دونوں چیزوں میں جدائی و تفرقہ کرتا ہے۔ نہ یہ پہچانتا ہے کہ دوست کون ہے اور دشمن کون۔ یہ سب خرابیاں اس وجہ سے ہیں کہ تو حکم الہی سے جاہل ہے اور تو نے مشائخ کرام کی خدمت کو چھوڑ دیا ہے جو کہ مشائخ علم اور مشائخ عمل ہیں وہی تجھ کو اللہ کا راستہ دکھا سکتے ہیں تیرے رہنما بن سکتے ہیں۔ جو کوئی اللہ تک پہنچا علم کے ذریعہ ہی سے پہنچا ہے۔ دنیا میں بے رغبتی اور اس سے روگردانی جب قلب و جسم سے

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَكْرَةً بِالْبَابِ سَادِسَ
عَشَرَ جَمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمِيسَاءِ
يَا طُوبَى لِمَنْ اعْتَرَفَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
بِنِعْمِهِ وَاصْنَفَ الْكُلَّ إِلَيْهِ وَعَمَى
نَفْسَهُ وَأَسْبَابَهُ وَحَوْلَهُ وَقُوَّتَهُ
الْعَاقِلُ الَّذِي لَا يَحْسِبُ عَلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ عَمَلًا وَلَا يَطْلُبُ مِنْهُ
جَزَاءً فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ

وَيْلَكَ أَنْتَ تَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
بَغَيْرِ عِلْمٍ وَتَرْهَدُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَتَأْخُذُ الدُّنْيَا
بَغَيْرِ عِلْمٍ ذَلِكَ حِجَابٌ فِي حِجَابٍ مَقَّتْ
فِي مَقَّتٍ لَا تُبَيِّرُ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ لَا تَفَرِّقُ بَيْنَ
مَا هُوَ لَكَ وَمَا هُوَ عَلَيْكَ مَا تَعْرِفُ صَدِيقَكَ
مِنْ عَدُوِّكَ كُلُّ ذَلِكَ لِحَبْلِكَ بِحُكْمِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَتَرْكُوكَ لِخِدْمَةِ الشُّيُوخِ شَيْئًا الْعَمَلُ
وَالشُّيُوخُ أَعْلَمُ مِنْكَ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
الْقَوْلُ أَوْ لَا الْعَمَلُ ثَانِيًا وَيَبْتَغِي تَصِلُ إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَمَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ إِلَّا بِالْعِلْمِ
وَالرُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْإِعْرَاضِ عَنْهَا بِالْقَلْبِ

وَالْقَالِبِ الْمَتَزَهِّدُ يُخْرِجُ الدُّنْيَا مِنْ يَدِهِ
وَالزَّاهِدُ الْمُنْتَحِقُّ فِي زَهْدِهِ يُخْرِجُهَا مِنْ
قَلْبِهِ زَهْدًا وَافِي الدُّنْيَا يَقْلُوبُهَا فَمَصَارَ
الرَّهْدِ طَبَعًا لَهُمْ خَالِكٌ طَوَاهِرُهُمْ وَ
بَوَاطِنُهُمْ انْطَفَتْ نَارُهُ طَبَائِعُهُمْ انْكَسَرَتْ
أَهْوِيَّتُهُمْ اِطْمَأَنَّتْ نَفُوسُهُمْ وَاسْتَحَالَ
شَرُّهَا.

يَا غُلَامُ هَذَا الرَّهْدُ لَيْسَ هُوَ صَنَعَةٌ
تَعْمَلُهَا لَيْسَ هُوَ شَيْئًا تَأْخُذُكَ بِبَيْدِكَ
تَرْمِيهِ بَلْ هُوَ خُطَوَاتٌ أَوَّلُهَا التَّنَظُّرُ
فِي وَجْهِ الدُّنْيَا فَتَرَاهَا كَمَا هِيَ عَلَى
صُورَتِهَا عِنْدَ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
وَالرُّسُلِ وَعِنْدَ الْأَوَّلِيَاءِ وَالْآبِدَالِ
الَّذِينَ لَمْ يَخْلُ مِنْهُمْ ذِمَانٌ رَأَتْهَا
نُصْبُهُ رُؤْيُكَ لَهَا بِإِتِّبَاعٍ مَنْ تَقَدَّمَ
فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ إِذَا اتَّبَعْتُمْ رَأَيْتَ
مَا آوَا وَإِذَا كُنْتَ عَلَى أَثَرِ الْقَوْمِ
قَوْلًا وَفِعْلًا خَلَوَةً وَجَلَوَةً عِلْمًا وَ
عَمَلًا صَوْرَةً وَمَعْنَى تَصَوُّمٍ كَصِيَامِهِمْ
وَتَصَلَّى كَصَلَاتِهِمْ وَتَأْخُذُ كَأَخْذِهِمْ
وَتَتْرَكَ كَتَرْكِهِمْ وَتَجِبُهُمْ فَحَيْثُ نِيْدُ
يُعْطِيكَ اللَّهُ تَوَرًّا تَرَى بِهِ نَفْسَكَ
وَعَيْرَكَ يَتَبَيَّنُ لَكَ عِيْرُكَ عِيْرُوبُ الْخَلْقِ
فَتَزْهَدُ فِي نَفْسِكَ وَفِي الْخَلْقِ
أَجْمَعٍ فَإِذَا صَنَعَ لَكَ ذَلِكَ جَاءَتْ

کر لی تو اصل الی اللہ ہوا۔ تب تکلف زہد بننے والا دنیا کو اپنے
ہاتھ سے نکالتا ہے اور سچا زہد دنیا کو اپنے قلب سے نکال
دیتا ہے۔ اولیاء کرام نے دنیا سے قلب کے ساتھ تہہ رتی
کی۔ پس زہدان کی طبیعت بن گیا۔ ان کے ظاہر و باطن میں مخلوط
ہو گیا۔ ان کی طبیعت کا جوش بجھ گیا، ان کی خواہش ٹوٹ
گئیں۔ ان کے نفس مطمئن ہو گئے اور ان کی شرابی حالت
سے بدل گئی۔

اے غلام! یہ زہد کوئی کاریگری نہیں ہے جس کو تو خود
بنالے۔ نہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہے کہ جس کو تو اپنے ہاتھ میں
لے اور پھینک دے بلکہ وہ قدم ڈالنا اور دھڑا گزرا رہا ہے
اول اس کا دنیا کے چہرہ پر نظر ڈالنا ہے کہ تو اس کو اس
دنیا کی اصلی حالت پر جو کہ تجھ سے پہلے والوں، انبیاء و رسل
اور اولیاء و ابدال کے نزدیک جن سے کوئی زمانہ خالی نہیں
ہوتا دیکھ کے۔ تجھ کو ایسا دیکھنا گذشتہ بزرگوں کے
افعال و اقوال کی پیروی سے حاصل ہوگا۔ جب تو ان کے
سب اقوال و افعال میں پیروی کرے گا تو تو بھی وہی دیکھ
لے گا جو انہوں نے دیکھا تھا اور جب تو قول و فعل خلوت
و جلوت علم و عمل، صورت و معنی میں ان کے قدم بہت دم
چلے گا ان جیسے روزے رکھے گا اور ان کی سی نماز پڑھے
گا، ان کا سالینا لے گا اور ان کا سا چھوڑنا چھوڑے گا۔
اور تو ان کو دوست رکھے گا پس اس وقت تجھ کو اللہ عز و جل
ایسا نور عطا فرمائے گا جسے تو اپنے غیر کو صحیح طور پر دیکھنے
لگے گا۔ تجھے اپنے اور مخلوق کے عیب ظاہر ہو جائیں گے
پس تو اپنے نفس اور مخلوق سب سے لاپرواہ ہو جائے گا
پھر جب تیری ایسی حالت درست ہو جائے گی، تیرے

أَنوَارُ الْقُرْبِ إِلَى قَلْبِكَ صَدَرَتْ مُؤَمِّنًا
مُؤَمِّنًا عَارِفًا عَالِمًا فَتَرَى الْأَشْيَاءَ
عَلَى صُورِهَا وَمَعَانِيهَا تَرَى الدُّنْيَا
كَمَا رَأَاهَا مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الزَّاهِدِينَ
الْمُعْرِضِينَ تَرَاهَا فِي صُورَةِ عَجُوزٍ
شِبْهَاءَ قَبِيحَةٍ الْمُنْظَرِ فِي عِنْدَ هَؤُلَاءِ
الْقَوْمِ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ وَعِنْدَ الْمُلُوكِ
كَالْعُرُوسِ الْمَجْلِيَّةِ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ
رَهِى عِنْدَ الْقَوْمِ حَقِيقَةً ذَلِيلَةً

وَيَخْرِقُونَ نِيَابَهَا وَيَحْبِشُونَ
وَجْهَهَا وَيَأْخُذُونَ أَقْسَامَهُمْ مِنْهَا قَهْرًا
وَجَبْرًا عَلَى رَغْمِ أَثْنِهَا وَهُمْ رَفِئُ
صَحْبَةِ الْآخِرَةِ

يَا غُلَامُ إِذَا صَحَّ لَكَ الزُّهْدُ فِي
الدُّنْيَا فَانْزُهِدْ فِي اخْتِيَارِكَ وَفِي الْخَلْقِ
فَلَا تَخَافْهُمْ وَلَا تَرْجُوهُمْ وَفِي جَمِيعِ
مَا تَأْمُرُكَ بِهِ نَفْسُكَ فَلَا تَقْبَلْ مِنْهَا إِلَّا
بَعْدَ مَجِيئِ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعَالِبِ
لَكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ بِطَرِيقِ الْإِلَهَامِ
أَوْ الْمَنَامِ نَافِرًا مُعْرِضًا عَنْ جَمِيعِ
الْمَخْلُوقَاتِ وَإِنْ سَكَنْتَ جَوَارِحَكَ
فَلَا عِبْرَةَ لَا يَصْرُكَ ذَلِكَ الْعِبْرَةَ لَبْسُونَ
الْقَلْبِ هُوَ الدَّاهِيَةُ الْعُظْمَى لَا سَكُونَ
لَكَ حَتَّى تَمُوتَ نَفْسُكَ وَطَبْعُكَ وَهَوَاكَ
وَمَا سِوَى مَوْلَاكَ فَحِينَئِذٍ تَحْيَا

قلب کی طرف قرب الہی کے نور متوجہ ہو جائیں گے اور توجہ
ایماندار اور یقین والا عارف عارف بن جائے گا اور تمام چیزوں
کو تو ان کی صورتوں اور حقیقتوں پر دیکھنے لگے گا۔ تو دنیا کو وہ
ہی دیکھے گا جیسے کہ اس کو تجھ سے پہلے زاہدوں،
دنیا سے اعراض کرنے والوں نے دیکھا تھا۔ وہ دنیا تجھ کو
بدیہیت بڑھی عورت شوم کی صورت نظر آئے گی۔ ذیبا
گزشتہ بزرگوں کے نزدیک اسی صورت و صفت پر تھی اور
بادشاہوں کے نزدیک مثل آراستہ دلس کے اچھی صورت
میں۔ دنیا اہل اللہ کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے۔ وہ دنیا کے
کپڑوں کو بھاڑ ڈالتے ہیں اور اس کے چہرے کو نوچ کھسٹ
ڈالتے ہیں وہ اپنا مقسوم حصہ دنیا سے قہر و جبراً اس کو
ذلیل سمجھ کر غلاف مرضی لے لیتے ہیں اور آخرت کے
کاموں میں لگے رہتے ہیں۔

اے غلام! جب تیرا ذہنی زہد درست ہو جائے گا
پس اس وقت تو اپنی پسندیدگی اور مخلوق میں زہد کر کے
نہ ان سے خوف کرے گا اور نہ امید کرے گا اور جس چیز کا
نفس تجھ کو حکم کرے گا تو اس کو بغیر آنے حکم الہی کے قبول
نہ کرے گا اور اکثر یہ حالت قلبی حیثیت سے بطریق الہام
یا خواب کے جب ہوگی جب تو تمام خلق سے نفرت و
روگردانی کرنے والا ہوگا۔ اور اگر تیرے دوسرے اعضا
سوا قلب کے قرار پکڑیں گے تو اس کا اعتبار نہیں۔ تجھ کو
یہ امر نقصان نہ دے گا۔ اصل اعتبار تو قلب کے قرار پکڑنے
کا ہے۔ یہ تو بڑی سخت مصیبت ہے تجھے قرار نہیں آ
سکتا جب تک کہ تیرا نفس و طبیعت اور خواہش اور ماسوی
اللہ مر نہ جائے۔ اس کے بعد اس حالت میں تو قرب الہی

سے زندہ ہو جائے گا۔ اول موت ہے پھر زندہ ہونا، اٹھنا، پھر جب وہ چاہے گا تجھے اپنے لیے زندہ کرے گا اور خلق کی طرف تجھ کو لوٹا دے گا تاکہ تو ان کی مصلحتوں میں نظر کرے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے دروازہ کی طرف لوٹالے اس وقت تجھے دنیا و آخرت کی طرف توجہ آجائے گی تاکہ تو ان دونوں سے اپنا مقصود لے سکے۔ تجھے خلق کی کھلیت برداشت کرنے کی قوت آجائے گی پس تو اس قوت کے ذریعہ سے ان کو مگر اسی سے پھیر دے گا اور امر الہی کو ان کے بائے میں بجالائے گا اور اگر یہ منظور الہی نہ ہو پس تیرے لیے اس کے قرب میں کفایت ہوگی اور غیر اللہ سے بے نیازی جب کہ تجھے خالق حاصل ہوگی جو کہ تمام اشیاء کا بنانے والا اور ہر چیز کو عدم سے وجود میں لانے والا اور ہر چیز سے پہلے موجود ہونے والا اور ہر چیز کے بعد رہنے والا ہے۔ تو خلق کا کیا کرے گا۔ خالق تیرے لیے کافی ہے تیرے گناہ بارش کی طرح بکثرت ہیں۔ پس تیری توبہ بھی ہر خطلہ گناہوں کے مقابلہ میں ہونی چاہیے۔

تجھ پر انکسوس ہے۔ تو مغرور، نہایت حریص و شکیر سراپا ہوں ہے اور محض عبارت۔ تو پرانی بوسیدہ قبروں کی طرف دیکھ اور اہل قبر سے ایمان کی زبان سے بات چیت کر! پس تحقیق وہ تجھے اپنے حالات سے خبر دیں گے۔

اے غلام! تو حق عزوجل اور اولیاء اللہ کی ارادت کا دعویٰ کرتا ہے! محض دعویٰ بے فائدہ ہے دیباہیں ہیں تجھے چھوڑ دوں اور کسوٹی پر نہ کسوں اور تیرے اوپر غیرت نہ کروں۔ میں تو تمہارے اوپر بہ اذن الہی محتسب ہوں۔ اُن

بِقَرْبِهِ مَوْتُ شَمَّ نَشَرُ شَمَّ إِذَا شَاءَ
أَشْرَكَ لَهُ ذَكَ إِلَى الْخَلْقِ لِنَنْظُرَ
فِي مَصَالِحِهِمْ وَتَرُدَّهُمْ إِلَى بَابِهِ
يَجِيءُ لَكَ الْمَيْلُ إِلَى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
لِتَنَاولَ أَقْسَامَكَ مِنْهَا تَجِيءُ لَكَ
الْقُوَّةُ عَلَى مَقَاسَةِ الْخَلْقِ فَتَرُدَّهُمْ
مِنْ صَلَاحِهِمْ وَتَمْتَلِشْ أَمْرَهُ فِيهِمْ
إِنْ لَمْ تَشَأْ ذَلِكَ فَفِي قَرْبِهِ لَكَ كُنَايَةٌ
وَمَنْدُوحَةٌ عَنْ غَيْرِهِ مَا تَصْنَعُ بِالْخَلْقِ
بَعْدَ حُصُولِ الْخَالِقِ الْمَكُونِ لِلْأَشْيَاءِ
قَبْلَ وُجُودِهَا هُوَ الْكَائِنُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ
وَالْمَكُونُ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ
شَيْءٍ ذُنُوبُكُمْ كَالْأَمْطَارِ فَلْتَكُنْ
تَوْبَتُكُمْ كُلَّ لَحْظَةٍ فِي
مُقَابَلَتِهَا.

وَيَحْكُ أَنْتَ بَطَرُ أَنْتَ أَشَرُّ
أَنْتَ شَبَقُ أَنْتَ هَوَى أَنْتَ عِبَارَةٌ
أَنْظُرْ إِلَى الْقُبُورِ الدَّارِ سَةِ وَخَاطِبِ
أَهْلِهَا بِلِسَانِ الْإِيمَانِ فَإِنَّهُمْ يُجِيبُونَكَ
عَنْ أَحْوَالِهِمْ.

يَا غُلَامُ تَدَّعِي إِزَادَةَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَإِزَادَةَ أَوْلِيَائِهِ وَ
أَدْعَاكَ لَا أَحْكَمَكَ لَا أَعِيْزُ عَمَّا عَلَيْكَ
أَنَا مُحْتَسِبٌ عَلَيْكُمْ بِإِذْنِ الْحَقِّ

عَزَّ وَجَلَّ أَقْطَعُ أَقْفِيَةَ الْمُنَافِقِينَ
الْكَذَّابِينَ فِي أَقْوَالِهِمْ وَ
أَعْمَالِهِمْ فَدَاخَتْ سَبْتُ عَلَى
الشَّيْخِ وَمَرَأَتَا كَثِيرَةً حَتَّى
صَحَّتْ إِلَى الْحَسْبَةِ يَا أَهْلَ
الْأَرْضِ رِضْ رِغْبُوا أَعْمَالَكُمْ
بِلَا مِلْحٍ تَقَالُوا خُذُوا لَهُ
مِلْحًا يَا شَارِي الْمِلْحِ
تَقَدَّمُ

يَا مُنَافِقِينَ عَجِبْتُكُمْ بِلَا مِلْحٍ فُطِيرَ
هُوَ مُحْتَاكٍ إِلَى خَيْرِ الْعِلْمِ وَ مِلْحٍ
الْإِخْلَاصِ يَا مُنَافِقُ أَنْتَ مَعْجُونٌ بِالْإِنْفَاقِ
عَنْ قَرِيبٍ يَنْقَلِبُ عَلَيْكَ نَفَاكُكَ نَائِمًا
أَخْلَصَ قَلْبَكَ مِنَ الْبِقَاقِ وَ قَدْ
تَخَلَّصَ إِذَا أَخْلَصَ الْقَلْبُ أَخْلَصَتْ
الْجَوَارِحُ وَ تَخَلَّصَتْ الْقُلُوبُ مَرَاغِي
الْجَوَارِحِ فَإِذَا اسْتَقَامَ اسْتَقَامَتْ إِذَا
اسْتَقَامَ الْقَلْبُ وَالْجَوَارِحُ كُلُّ أَمْرٍ
الْمُؤْمِنِ وَ صَامِرٌ رَاعِيًا عَلَى أَهْلِهِ وَ
خَيْرَانِهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ يَرْفَعُ حَالَهُ عَلَى قَدْرِ
قُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَ قَرْبِهِ مِنْ مَوْلَاهُ

يَا قَوْمُ أَحْسِنُوا الْعِشْرَةَ مَعَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَحْدَرُوا مِثْلَهُ
اعْمَلُوا بِحُكْمِهِ فَإِنَّهُ كَلَّفَكُمْ
الْعَمَلَ بِحُكْمِهِ لَا الْإِسْتِغَالَ بِالْعِلْمِ

منافقوں کی جو کہ اپنے اقوال و افعال میں جھوٹے ہیں۔ گردن
کاٹتا ہوں میں نے بار بار بہت مشائخ پر اقتساب کیا ہے
یہاں تک کہ میرے لیے اقتساب کا مرتبہ درست ہو گیا
اے وہ زمین والو! جنہوں نے بغیر نمک کے اپنے اعمال
کا آٹا گندھا ہے اُو اس کے لیے نمک لے لو اے
نمک کے خریدارو! بڑھو۔ اے منافقو! تمہارا گندھا ہوا
آٹا بغیر نمک کے بلا خیر ہے۔ وہ علم کے خیر اور اخلاص کے
نمک کا محتاج ہے۔ عمل کی علم و اخلاص سے اصلاح کر
لو۔

اے منافق! تو نفاق سے گندھا گیا ہے۔ غم قریب
تیرا نفاق تجھ پر آگ بن کر ٹوٹ پڑے گا۔ تو اپنے قلب
کو نفاق سے خالص کر اس سے وہ یقیناً خلاصی پائے گا
جب کہ قلب مخلص ہو جائے گا تو تمام اعضاء بھی مخلص
بن جائیں گے اور خلاصی پائیں گے۔ قلب تمام دوسرے
اعضار کا نگہبان و چرواہا ہے پس جب قلب بیدھا ہو
جائے گا تو تمام اعضاء سیدھے ہو جائیں گے۔ جب مرد
مومن کا قلب اور اعضاء درست و سیدھے ہو جائیں گے تو
اس کا ہر معاملہ کامل ہو جائے گا اور وہ اپنے گھر والوں اور
پڑوسیوں اور شہر والوں کا محافظ و چرواہا بن جائے گا اس کا
حال مطابق اندازہ اس کی توبہ ایمانی و قرب الہی کے بلند
ہو جائے گا۔

اے قوم! تم اپنا معاملہ و برتاؤ اللہ عز و جل کے ساتھ
اچھائی کے ساتھ کرو اور حق عز و جل سے ڈرتے رہو اس کے
حکم پر عمل کرو۔ اس نے تحقیق تم کو اپنے حکم پر چلنے عمل
کرنے کی تکلیف دی ہے۔ نہ کہ اس علم میں مشغول ہونے کی

السَّابِقُ فَيَكْمُرُ بِهَذَا الْحُكْمِ
وَاقْضِ حَقَّهُ فَإِنَّكَ إِذَا عَمِلْتَ
بِهِ أَخَذَ الْعَمَلُ بِيَدِكَ وَأَدْخَلَكَ
عَلَى مَنْ عَمِلْتَ لَهُ فَتَسْتَهْدِيهِ مِنْهُ
عِلْمًا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُهُ فَتَكُونُ
مَعَهُ يَعْلَمُهُ وَمَعَ خَلْقِهِ يَحْكُمُهُ
أَنْتَ أَوَّلُ مَا عَمِلْتَ بِهِ تَطْلُبُ
الثَّانِي إِذَا اسْتَقَرَّتْ أَمْرُكَ
فِي الْأَوَّلِ حِينَئِذٍ أَطْلُبِ
الثَّانِي.

يَا عِلْمُ مَا لَقِيتَ كَيْفَ تَلَقَى
الْأُسْتَاذَ ارْجِعْ إِلَى وَرَائِكَ وَكُنْ
عَاقِلًا حَصِّلِ الْعِلْمَ ثُمَّ الْعَمَلَ وَ
اخْلُصْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَقَفَّهُ ثُمَّ اعْتَزَلَ الْمُؤْمِنُ
مَنْ يَتَعَلَّمُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَعْتَزِلُ
عَنِ الْخَلْقِ وَيَعْلُو بِعِبَادَةِ رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ عَمَّا فِى الْخَلْقِ فَيَبْعُضُهُمْ
وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَأْتِيهِ
طَلَبُهُ وَخَدَمَتُهُ يَتَعَهُ الْخَلْقُ
فَهَرَبَ وَطَلَبَ غَيْرَهُمْ زَهَدَهُمْ
وَسَارَعَ فِي غَيْرِهِمْ عَلِمَ أَنَّ
لَا ضَرَّ وَلَا نَفْعَ وَلَا خَيْرَ وَلَا شَرَّ
فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنْ جَزَى عَلَى
أَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ

جو کہ تمہاری نسبت پہلے ازل میں ہو چکا ہے تو اللہ کے حکم
پر عمل کرو اور اس کا پورا حق ادا کرو۔ یہ تحقیق جب تو اس حکم الہی پر
عمل کر لے گا پس وہ تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھ کو اس کے پاس
پہنچا دے گا جس کے واسطے تو نے عمل کیا تھا پس تو وہاں وہ
علم حاصل کر لے گا جو کہ اس سے قبل تجھے حاصل نہ تھا اور تو
خدا کی معیت میں اس کے علم کے ساتھ اور مخلوق کے ساتھ طاعت
اس کے حکم کے رہنے لگے گا۔ تو نے اول پر عمل ہی نہیں کیا
دوسرے کی طلب کرنے لگا۔ جب تیرے قدم اول دینی
علم ظاہر میں، جم جائیں۔ اس وقت تو دوسرے دینی علم باطن
ذات و صفات الہی کو طلب کر۔

اے غلام! تو نے یہ نہیں جانا کہ استاذ سے کیونکر ملاقات
کرتے ہیں پس تو اس سے کیسے ملے گا۔ جا اپنے پیچھے
لوٹ اور عاقل بن، علم حاصل کر پھر عمل کرو اور مخلص بن۔ حضور
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے فقہ حاصل کر
فقیم بن پھر کمال پکڑ۔ مسلمان آدمی اول ان چیزوں کو سیکھتا ہے
جس کا سیکھنا اس پر فرض ہوتا ہے پھر وہ مخلوق سے کمال
کر لیتا ہے اور اپنے رب عزوجل کی عبادت میں خلوت
گزین ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت پر پہنچ کر وہ خلق کو پہچان کر
ان سے عداوت کرنے لگا اور حق کو پہچان کر اس کو اپنا
محبوب بنا لیا اور اس کا طالب بن کر اس کی خدمت گزاری
کرنے لگا۔ خلقت اس کے پیچھے بڑی وہ بھاگا اور ان کے
غیر کو طلب کیا اور ان سے بے پروا بنا اور ان کے غیر میں
رغبت کی، یہ جان لیا کہ مخلوق کے ہاتھوں میں نقصان نفع اور
بھلائی بُرائی سے کچھ بھی نہیں ہے اور اگر ان چیزوں میں سے
کوئی چیز مخلوق کے ہاتھوں پر جاری بھی ہو جائے پس وہ

اللہ عزوجل کی جانب ہی سے ہے نہ کہ اس مخلوق سے پس اس نے سمجھ لیا کہ مخلوق کی نزدیکی سے دوری بہتر ہے اصل خدا کی طرف لوٹ آیا اور فرع کو چھوڑ دیا۔ مخلوق کو یہ جان لیا کہ فرع بہت ہے اور اصل ایک۔ پس اسی اصل کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیا۔ اس نے فکر کے آئینہ میں دیکھا پس معلوم کر لیا کہ بہت سے دروازوں پر کھڑے ہونے سے ایک ہی دروازہ پر کھڑا ہونا بہتر ہے۔ پس ایک دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور اسی کا ہو رہا۔ ایمان دار یقین رکھنے والا، اخلاص والا عاقل ہے اس کو تمام عقول کی عقل عطا کی گئی ہے اور اسی واسطے وہ آدمیوں سے بھاگا اور ان سے ایک کمت را ہو رہا۔

مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْهُمْ قَرَأَى اَنَّ الْبَعْدَ مِنْهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْقُرْبِ رَجَعَهُ اِلَى الْاَصْلِ وَتَرَكَ الْفَرَعَ عَلِيمًا اَنَّ الْفَرَاعَ كَثِيرٌ وَالْاَصْلُ وَاحِدٌ فَتَمَسَّكَ بِهِ نَظَرَ فِي مِرَاةٍ الْفِكْرِ قَرَأَى اَنَّ الْوُقُوفَ عَلَى بَابٍ وَاحِدٍ خَيْرٌ مِّنَ الْوُقُوفِ عَلَى اَبْوَابٍ كَثِيْرَةٍ قَوَّفَتْ عَلَيْهِ وَتَمَسَّكَ بِهِ الْمُؤْمِنُ الْمُؤَقِّنُ الْمَخْلِيصُ عَائِلٌ وَتَدُّ اُعْطِيَ عَقْلُ الْعُقُولِ وَلِهَذَا هَرَبَ مِنَ النَّاسِ وَاَخَذَ عَنْهُمْ جَانِبًا.

اکیسویں مجلس

الْمَجْلِسُ الْحَادِي وَالْثَلَاثُونَ

اس بیان میں کہ اللہ کے واسطے کسی سے غصہ کرنا اچھا ہے اور غیر اللہ کے واسطے بُرا

۱۸ جمادی الآخر ۵۴۵ھ ہجری کو شام کے

وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا غیظ و غضب جب اللہ

عزوجل کے واسطے ہو پس وہ اچھا و پسندیدہ ہے ، اور

جب غیر اللہ کے واسطے ہو تو غیظ و غضب بُرا ہے مگر

اللہ کے واسطے غصہ میں آتا ہے نہ کہ اپنے نفس کے لیے

وہ دین الہی کی مدد کے لیے بھڑکتا غصہ کرتا ہے نہ نفس کی

مدد کے لیے بھڑکتا ہے اس کو جب غصہ آتا ہے جب

اللہ کی مددوں سے کسی حد کی خلاف ورزی ہوتی ہے شل

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ عَشِيَّةَ ثَلَاثِينَ عَشْرًا
بِحَادِي الْاُخْرَى سَنَةِ ثَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ .

بَعْدَ كَلَامِهِ الْغَضَبُ اِذَا كَانَ بِاللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ مَحْمُودٌ وَاِذَا كَانَ لِغَيْرِهِ

فَهُوَ مَذْمُومٌ الْمُؤْمِنُ يَحْتَدُّ بِاللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ لَا لِنَفْسِهِ يَحْتَدُّ نَصْرَةً

لِدِينِهِ لَا نَصْرَةً لِنَفْسِهِ

يَغْضَبُ اِذَا خَرِقَ حَدُّ مِّنْ

حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا

يَغْضَبُ إِلَهُهُ إِذَا أَخَذُوا صَيِّدَهُ
فَلَا جَرَمَ يَغْضَبُ إِلَهُهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِغَضَبِهِ وَيَرْضَى لِرِضَاةٍ لَا تُظْهِرُ
الْغَضَبُ إِلَهُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لِنَفْسِكَ
فَتَكُونُ مُنَافِقًا وَأَشْبَهُ ذَلِكَ لِأَنَّ
مَا كَانَ إِلَهُهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ وَيُبْغِي وَ
يُزَادُ وَمَا كَانَ لِغَيْرِهِ يَتَغَيَّرُ وَ
يُزُولُ فَإِذَا فَعَلْتَ فِعْلًا فَأَرَلُ نَفْسِكَ
وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ مِنْهُ وَلَا تَفْعَلْهُ
إِلَّا بِإِذْنِ عَزَّ وَجَلَّ وَامْتِنَالًا لِأَمْرِهِ
لَا تَفْعَلْ شَيْئًا إِلَّا بِأَمْرِ حَزْمٍ مِنَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ إِمَّا بِوَاسِطَةِ الشَّرْعِ أَوْ
بِإِلْهَامٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَلْبِكَ مَعَ
مُوافقةِ الشَّرْعِ إِنْ هَدَىٰ فِيكَ وَفِي
الْخَلْقِ وَفِي الدُّنْيَا إِذْ هَدَىٰ مِنْ يُونُسَ وَ
يُرِيحُكَ مِنَ الْخَلْقِ وَارْغَبْ فِي الْأَنْسِ بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَالرَّاحَةِ بِقُرْبِهِ لَا أَنْسَ إِلَّا الْأَنْسُ
بِهِ وَلَا رَاحَةَ إِلَّا مَعَهُ بَعْدَ الصَّفَاءِ
مِنْ كُذُومَاتِ نَفْسِكَ وَهَوَاكَ وَ
وُجُودِكَ كُنْ مَعَ الْقَوْمِ فَتَتَأَيَّدُ
بِتَأْيِيدِهِمْ وَتَبْصُرَ بِبَصَرِهِمْ وَ
يُبَاهِي بِكَ كَمَا يُبَاهِي بِهِمْ
يُبَاهِي بِكَ إِلَيْكَ يَكُنْ بِقِيَّتِهِ
الْمَسَالِيكَ طَهِّرْ قَلْبَكَ مِنْ سِوَاكَ
فَاتَّكُفْ تَرَىٰ بِهِ مَا سِوَاكَ

چھتے کے کہ وہ جب غصہ کرتا ہے جب اس کے شرکار کو دوسرے
لے لیتے ہیں۔ پس یقیناً اس مرد خدا کے غضب سے اللہ تعالیٰ
غضب میں آتا ہے اور اس کی رضا پر راضی ہو جاتا ہے وہ
غضب اور امر جو تیرے نفس کے لیے ہو اس کو اللہ کے واسطے
ظاہر نہ کر۔ پس تو ایسا کرنے سے منافی ہو جائے گا اور یہ امر
پورا نہ ہوگا اس لیے کہ جو امر اللہ عزوجل کے لیے ہوتا ہے پورا
ہوا کرتا ہے اور باقی رہتا ہے اور زیادتی قبول کرتا ہے اور
جو کہ غیر اللہ کے لیے ہوتا ہے وہ بدل جاتا ہے اور زائل ہو
جاتا ہے پس جب تو کوئی کام کیا کرے تو اس وقت اپنے
نفس اور خواہش اور شیطان کو اس سے دور کر دیا کر اور نہ کہ اس
کو مگر اللہ عزوجل کے واسطے اور واسطے بجا آوری امر الہی کے
تو کوئی کام اللہ عزوجل کی طرف سے بغیر یقینی حکم کے نہ کیا کر
وہ یقینی حکم یا بواسطہ شرع کے ہوگا یا بذریعہ الہام کے جو تیرے
قلب کو منجانب الہی ہوگا اور موافق شرع ہوگا تو اپنے بارہ اور
تمام خلق و دنیا کے بارے میں نہ بہ اختیار کر تو اس ذات میں
نہد کہ جو کہ تجھ کو انس دے اور خلق سے راحت بخشے اور اللہ
عزوجل کے ساتھ انس پکڑے اور اس کے قرب کی راحت
میں رغبت پکڑے کیوں کہ مردان حق کو بغیر اس کے انس نہیں اور
نہ بغیر اس کی محبت کے راحت و آرام تو بعد اس کے کہ اپنے
نفس و خواہشات و وجود کی کدورتوں سے صفائی کرے تو اولیاً
اللہ کے ساتھ قیام کر پس توان کی تائید سے مدد لے گا اور ان
کی آنکھ سے دیکھنے لگے گا اور جیسا ان پر فخر کیا جاتا ہے
ویسا ہی تجھ پر بھی فخر کیا جائے گا۔ بادشاہ اپنی دوسری رعایا سے
متاثر بنا کر تیرے ساتھ فخر کرے گا تو اپنے قلب کو ماسوی
اللہ سے پاک کرے۔ پس بہ تحقیق تو اس سے اس کے ماسوا

فِي الْجَمَلَةِ تَرَاهُ ثُمَّ تَرَى بِهِ أَفْعَالَهُ
فِي خَلْقِهِ كَمَا لَا يَحِلُّ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى
الْمُلُوكِ مَعَ نَجَاسَةٍ ظَاهِرَةٍ لَمْ
تَدْخُلْ عَلَى صَالِكِ الْمُلُوكِ الَّذِي هُوَ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ نَجَاسَةٍ بَاطِنَةٍ
أَنْتَ خَاطِبُهُ مُلَانٌ دُرِّيٌّ أَيْشٌ
يَعْمَلُ بِكَ أَقْدَبَ مَا فِيكَ وَتَطَهَّرُ
وَبَعْدَ ذَلِكَ يَكُونُ الدَّخُولُ عَلَى
الْمُلُوكِ فِي قَلْبِكَ مَعَاصِي وَخَوْفٌ
مِنَ الْخَلْقِ وَرَجَاءٌ لَهُمْ وَحُبٌّ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَكُلُّ هَذَا مِنْ
نَجَاسَةِ الْقُلُوبِ لَا كَلَامَ حَتَّى تَمُوتَ
نَفْسُكَ وَتُحْمَلَ عَلَى نَعِيشٍ صَدْرِكَ
حِينَئِذٍ لَا تَبَالِي بِأَقْبَالِكَ عَلَى الْخَلْقِ
أَمَّا مَا دَامَ عِنْدَكَ وَجُودٌ لَهُمْ وَ
أَنْتَ تَرَاهُمْ فَلَا تَمُدُّ يَدَكَ إِلَيْهِمْ
حَتَّى يَقْبَلُوها لَا كَلَامَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَكَ
دَهْشَةٌ بِقُرْبِهِ فَيَكُونُ عِنْدَكَ شُغْلٌ
مَنْهُمْ وَمَنْ تَقْبِلُهُمْ يَدَكَ وَمِنْ عَظَائِمِهِمْ
وَمَنْعِهِمْ وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ إِذَا صَحَّتِ
التَّوْبَةُ صَرَّحَ الْإِيْمَانُ وَارْدَادُ عِنْدَكَ
أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ الْإِيْمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ
يَزِيدُ بِالنَّطَاعَةِ وَيَنْقُصُ بِالنَّعْصِيَّةِ هَذَا فِي
حَقِّ الْعَوَامِّ وَأَمَّا الْخَوَاصُّ فَيَزِيدُ إِيْمَانُهُمْ
بِحُزْنِهِمُ الْخَلْقِ مِنْ قُلُوبِهِمْ وَيَنْقُصُ

کوئی الجملہ دیکھنے لگے گا۔ اولاً تو اس کا مشاہدہ کرے گا۔ پھر
اس کے افعال کا جو کہ اس کی خلق میں جاری ہوتے ہیں جیسا
کہ تیرے لیے نجاست ظاہری کے ساتھ دنیوی بادشاہوں
پر داخل ہونا حلال نہیں ہوتا ویسا ہی مالک الملوک کے رو بہ
جو کہ حق عزوجل ہے نجاست باطنی کے ساتھ داخل ہونا منع
ہے۔ تو پچھٹ کا بھرا ہوا مٹکا ہے وہ تجھے لے کر کیا کرے
جو کہ تیرے اندر ہے اس کو پلٹ دے اور پاکیزگی حاصل کر
لے۔ اس کے بعد تیرا داخلہ بادشاہوں کے پاس ہو سکے گا۔
تیرے قلب میں گناہ ہیں اور مخلوق سے خوف اور انہیں سے
امیدواری اور دنیا و مافیہا کی محبت۔ اور یہ تمام باتیں قلوب کی
نجاستوں سے ہیں۔ تجھ کو وعظ کنابات کرنا جائز نہیں یہاں
تک کہ تیرا قلب مر جائے اور وہ تیری سچائی کی نش پر اٹھایا جائے
اس وقت مخلوق پر متوجہ ہونے میں تجھے کچھ حرج نہ ہوگا لیکن
جب تک تیرے نزدیک مخلوق کا وجود ہے اور تیری نظر
ان پر جاتی ہے پس تو اپنے ہاتھ کو ان کی طرف نہ بڑھاتا کہ
وہ اس کو بوسہ دیں۔ اس وقت تک کہ تجھے قرب الہی سے
مدہوشی حاصل ہو جائے خاموش رہ پس اس وقت تجھ کو مخلوق
سے بے خبری ہوگی اور ان سے ہاتھ چوموانے اور ان کے
ویسے اور منع کر دینے سے اور ان کی تعریف و برائی سے
روگردانی ہوگی۔ جب تو یہ صحیح ہو جائی ہے ایمان صحیح ہوتا ہے
اور ترقی قبول کرتا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک یہ مذہب
ہے کہ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے طاعت سے زیادہ
ہوتا ہے اور معصیت سے کم۔ یہ عوام کے حق میں ہے اور
لیکن خواص پس ان کا ایمان خلق کے قلوب سے نکل جانے
سے بڑھتا ہے اور قلب میں مخلوق کے داخل ہو جانے

عَلَى هَذَا الْقَدَمِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَقْسَامٌ
فِي الدُّنْيَا فَهِيَ تَجِيئُهُ فَيَتَلَبَّسُ بِهَا
ظَاهِرُهُ وَيَسْتَوِي فِيهَا بِنَفْسِهِ وَقَلْبِهِ
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْقَدَمِ الْأَوَّلِ لَمْ
يَتَغَيَّرْ لِأَنَّ الزُّهْدَ إِذَا تَمَكَّنَ فِي الْقَلْبِ
لَا يَغَيِّرُهُ مَجِيءُ الدُّنْيَا وَتَنَاولُ الْأَقْسَامِ
الْمُؤْمِنُ لَوْ كَانَ بِحُبِّ الدُّنْيَا وَآهَتِهَا
وَشَهَوَاتِهَا وَلَكِنَّهَا مَا كَانَ يَصْبِرُ عَنْهَا
لِحَظَّةٍ مَشْغُولًا بِهَا فِي لَيْلِهِ وَنَهَارِهِ
وَمَا كَانَ يَتَعَبَّدُ وَيَتَنَسَّكُ وَلَا يَدْكُرُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُطِيعُهُ فَبَصَرُهُ اللَّهُ
بُعُيُوبَ نَفْسِهِ فَتَابَ مِنْهَا وَنَدِمَ عَلَيْهَا
عَلَى مَا فَزَّطَ مِنْهُ فِي أَيَّامِهِ الْخَالِيَةِ
وَبَصَرُهُ بِعُيُوبِ الدُّنْيَا بِطَرِيقِ الْكِتَابِ
وَالشَّهَادَةِ وَالشُّيُورِ فَجَاءَهُ الزُّهْدُ
فِيهَا فَكَلَّمَا نَظَرَ إِلَى عَيْبِ أَبْصَرَ عُيُوبًا
أَخْرَفَ لِمَ أَتَتْهَا قَانِيَةٌ عُمُومًا إِلَى آمِدٍ
قَرِيبٍ لَعِينُهَا نَزَائِلُ وَحُسْنُهَا مُتَغَيِّرٌ
أَخْلَقَهَا شَرِّسَةً يَدُهَا ذَارِبَةٌ كَلَامُهَا
سَمُومٌ ذَوَاتُهُ مِطْلَاقَةٌ كَيْسُ لَهَا
مَرْجُومٌ وَلَا أَصْلٌ وَلَا عَهْدُ الْقِيَامِ
فِيهَا كَالْيَسَاءِ عَلَى الْمَاءِ فَلَا
يَأْخُذُهَا قَرَارًا لِقَلْبِهِ وَلَا
دَارًا لَهُ شَمُّ يَتَرَفَّى حَدَجَةً وَ
يَقْوَى تَمَكُّنُهُ فَيَعْرِفُ الْحَقَّ

عزم و قصد رکھتا ہے اور دنیا سے اس کی قسمت میں کچھ ہوتا ہے
پس وہ خود بخود اس کے پاس آجاتا ہے اور وہ اس میں اپنے
ظاہر سے ملتبس ہوتا ہے اور اس کو اپنے نفس کے لیے
اپنے لیتا ہے اور اس کا قلب اللہ عزوجل کے ساتھ اول قدم
پر مستقر رہتا ہے اس میں کچھ تغیر پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ جب زندہ
کسی دل میں جگہ کر لیتا ہے تب اس کو دنیا کا آنا اور اپنے مقسم
کا حاصل کرنا بدل نہیں سکتا ہے مومن اگر دنیا اور اہل دنیا اور دنیا
کی خواہشوں اور لذتوں کو محبوب سمجھنا ایک لمحہ کے لیے بھی اس
سے صبر نہ کر سکتا۔ اسی میں رات دن مشغول رہتا اور عبادت کر
سکتا اور نہ ریاضت اور نہ اللہ عزوجل کو یاد کرتا اور نہ اس کی اطاعت
اللہ تعالیٰ نے اس کے نفس کے عیب اس کو دکھائے پس
اس مومن نے ان عیبوں سے توبہ کر لی اور جو کچھ گزشتہ زمانہ
میں اس سے تصور واری ہوئی تھی اس پر نام ہو گیا اور اللہ تعالیٰ
نے اس کو دنیا کے عیبوں پر بطریق کتاب اور حدیث اور
بذریعہ مشائخ کے مطلع کر دیا پس اس کو دنیا و مافیہا سے بے
 رغبتی حاصل ہو گئی پس جب اس نے ایک عیب پر نظر ڈالی دوسرے
عیبوں کو معلوم کر لیا اور یہ جان لیا کہ دنیا فنا ہونے والی ہے
اور عمر غریب گزرنے والی ہے۔ دنیا کی نعمتیں زائل ہونے
والی اور اس کی رونق بدلنے والی اور اس کے اخلاق بُرے
ہیں۔ دنیا کا ہاتھ ذبح کرنے والا اور اس کا کلام زہر و مزہ
پچھنے والی پھر چھوڑ دینے والی ہے دنیا کا کوئی ٹھکانا اور
جڑ اور عمدہ نہیں۔ اس میں قیام ایسا ہے جیسے پانی پر عمارت
بنانا۔ لہذا مسلمان دنیا کو نہ اپنے قلب کا قرار دیکھتا اور نہ بنانا ہے
اور نہ گھر زائل بعد وہ مومن ایک درجہ اور ترقی کرتا ہے اور
اس کی مضبوطی قوت پکڑتی ہے پس وہ اپنے حق عزوجل

عَزَّوَجَلَّ فَلَا يَأْخُذُ الْآخِرَةَ أَيْضًا
 قَدْ أَرَأَى لِقَائِهِ بَلْ يَتَّخِذُ قُرْبَهُ مِنْ
 مَوْلَاهُ قَرَارًا لَهُ فِي دُنْيَاهُ وَأَخْرَجَهُ
 يَبْنِي لِسِرِّهِ وَقَلْبِهِ دَارًا هَتَاكَ
 فَحِينَئِذٍ لَا تَصُرُّهُ عِمَادَةُ الدُّنْيَا
 وَلَوْ بَنَى الْفَنَاءُ مِنَ الدُّوْرِ رِائِقَةً يَبْنِي
 لِغَيْرِهِ لَا لَهُ يَمْتَثِلُ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ فِي ذَلِكَ وَيُؤَافِقُ قَضَاءَهُ وَقَدَرَهُ
 يُقِيمُهُ فِي خِدْمَةِ الْخَلْقِ وَإِصْلَاحِ
 الرَّاحَةِ إِلَيْهِمْ يُؤَافِقُ الصَّيَاءَ
 بِالظَّلَامِ فِي الطَّبِخِ وَالْخُبْزِ وَلَا يَأْكُلُ
 مِنْ ذَلِكَ ذَرَّةً يَصِيرُ لَهُ طَعَامٌ يَخْصُهُ
 لَا يُشَارِكُهُ فِيهِ غَيْرُهُ فَيَكُونُ مُعْطَرًا
 عِنْدَ طَعَامِهِ مَائِيًا مَجْمُوعًا عِنْدَ
 طَعَامِ غَيْرِهِ الرَّاهِدُ مَائِيًا عَنِ الطَّعَامِ
 وَالشَّرَابِ وَالْعَارِفُ مَائِيًا عَنْ غَيْرِ
 مَعْرُوفِهِ فَهُوَ مَحْمُومٌ لَا يَأْكُلُ مِنْ
 غَيْرِ يَدِ طَبِخِهِ ذَائِعُهُ الْبُعْدُ وَ
 ذَوَاؤُهُ الْقُرْبُ صَوْمُ الرَّاهِدِ
 نَهَارًا وَصَوْمُ الْعَارِفِ نَهَارًا وَ
 لَيْلًا لَا يُطَرِّصُومِهِ حَتَّى يَلْقَى رَبَّهُ
 عَزَّوَجَلَّ الْعَارِفُ صَائِعُ الدَّهْرِ
 ذَائِعُ الْحَيِّ صَائِعُ الدَّهْرِ بِقَلْبِهِ
 مَحْمُومٌ بِسِرِّهِ قَدْ عَلِمَ
 أَنَّ شَفَاءَهُ كَقَوْلِهِ سَائِعُهُ وَ

کو پہچان لیتا ہے پس وہ آخرت کو بھی اپنے قلب کا قرار
 دیکھ کر نہیں بناتا بلکہ وہ دنیا و آخرت میں صرف خدا کے قرب
 کو اپنے لیے ٹھہرا کر دیتا ہے اور وہیں اپنے باطن و قلب
 کے لیے گھر بنا لیتا ہے۔ اس وقت اس کو دنیا کی عمارت
 اگرچہ وہ ہزار گھر بھی بنائے کچھ نقصان رساں نہیں کیوں کہ وہ
 اس کو اپنے غیر کے لیے بناتا ہے نہ خود اپنے واسطے
 اور وہ اس میں حکم الہی کو بجا لاتا ہے اور قصار و قدر کی موافقت
 کرتا ہے اس کی عمارت بنا کر خدمت خلق اور ان کو راحت
 پہنچانے کے لیے ہوتی ہے۔ وہ کھانا پکانے اور روٹی
 لگانے میں دن کو رات سے ملا دیتا ہے۔ دوسروں کو
 کھلا دیتا ہے اور خود اس میں سے ایک ذرہ بھی نہیں کھاتا۔
 اس کا طعام تو مخصوص ہے جس میں اس کا کوئی غیر شریک
 نہیں ہوتا۔ پس وہ اپنی خوراک اُن کے وقت انظار کرتا ہے
 اور تمام وقت جو کہ غیروں کے کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ وہ
 روزہ دار رہتا ہے۔ زاہد کھانے اور پینے سے روزہ دار
 ہوتا ہے اور عارف غیر معروف سے اپنے محبوب کے
 سوا سبے صائم رہتا ہے۔ وہ تو مبتلائے بخار ایسا مریض
 ہے جو طبیب کے ہاتھ کے سوا دوسرے ہاتھ سے کھاتا
 ہی نہیں۔ دوسری محبوب کے اس کی بیماری ہے اور قرب اس
 کی دوا۔ زاہد کا روزہ دن میں ہوتا ہے اور عارف کا روزہ
 دن رات۔ اس کے روزہ کا انظار بغیر اللہ کی ملاقات کے
 ہوتا ہی نہیں۔ عارف عمر بھر کا روزہ دار اور ہمیشہ تپ زور
 رہتا ہے۔ اپنے قلب سے ہمیشہ روزہ دار ہے اور
 اپنی باطن سے سراسر مبتلائے بخار۔ اس نے یقین جان
 لیا ہے کہ اس کی شفا رب عزوجل کی ملاقات اور اس کے

قُرْبِهِ مِنْهُ

يَا غُلَامُ إِنِ ارَدْتِ الْفَلَاحَ فَاخْرِجِ
الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ لَا تَخَفُهُمْ وَلَا تَرْجُمُهُمْ
وَلَا تَسْتَأْنِسْ بِهِمْ وَلَا تَكْسُنِ إِلَيْهِمْ هَرُولًا
عَنِ الْكُلِّ وَاسْمِعْهُمْ مِنْهُمْ كَأَنَّهُمْ مَيِّتَاتٌ
حَيِّفٌ فَإِذَا صَحَّ لَكَ هَذَا فَقَدْ صَحَّتْ لَكَ
الظَّمَانِيَّةُ عِنْدَ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
الْإِنِّ عَاجٍ عِنْدَ ذِكْرِ غَيْرِهِ

قرب میں ہے۔

اے غلام! اگر تو اپنی نجات و بہتری چاہتا ہے پس تو
اپنے قلب سے مخلوق کو نکال ڈال نہ ان سے ڈر اور نہ ان کا
امید وار بن اور نہ ان سے انس پکڑ اور نہ ان کا امید وار ٹھیکر
سکون لے۔ کل سے بھاگ اور دور ہو جا اور کل مخلوق کو جو کہ
اس راستہ سے دور ہیں یہ سمجھ لے کہ مردار ہیں۔ جب
تیرے لیے یہ حالت درست ہو جائے گی تو اللہ کی یاد کے
وقت اطمینان اور غیر اللہ کی یاد کے وقت تیری بے قراری
و نفرت درست و صحیح ہو جائے گی۔

الْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْثَلَاثُونَ

بتیسویں مجلس

أمر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر کرنے کے بیان میں

۲۱ جمادی الآخرہ ۵۴۵ھ ہجری کو جمعہ
کے دن صبح کے وقت مدرسہ قادریہ
میں ارشاد فرمایا :

اولاً کچھ ارشاد فرمایا گیا بعد ازیں یہ کہا۔ امر الہی کو بجالا اور
نہی سے باز رہ اور ان آفتوں پر صبر کرے اور نوافل کے
ذریعہ سے قرب الہی حاصل کر۔ نیرانام بیدار اور کار گزار رکھ
دیا جائے گا تو توفیق خیر کا رب عز و جل سے اپنے اجتہاد
و کوشش اور گنہوں کے چھوڑنے کے ساتھ خواہاں بن
تکلیف اٹھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ ہے اور وہی تجھ کو مائل
بنانے والا ہے۔ اسی سے سوال کر اور اس کے سامنے
ذلیل رہ یہاں تک کہ وہ تیرے واسطے اطاعت کے سبب

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَكْرَةً
فِي الْمَدْرَسَةِ حَادِي وَعِشْرِينَ جَمَادِي
الْآخِرَةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
بَعْدَ كَلَامِ آدِيَ الْأَمْرِ وَأَنْتَ عَنِ النَّهْيِ
وَاصْبِرْ عَلَى هَذِهِ الْأَفَاتِ وَتَقَرَّبْ
بِالنَّوْافِلِ وَقَدْ سَمِعْتَ مُسْتَقِظًا عَامِلًا
أُطْلِبُ التَّوْفِيقَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
مَعَ رَاجِحَتِهِادِكِ وَتَرْكِ تَكَلُّفِ
الْحُضُورِ بِبَابِ الْعَمَلِ وَهُوَ
الْمُسْتَعْمِلُ لَكَ سَلُهُ تَدْلُكُ بَيْنَ
يَدَيْهِ حَتَّى يُهَيِّئَ لَكَ أَسْبَابَ

الطَّاعَةِ فَإِنَّهُ إِذَا أَرَادَكَ لِأَمْرٍ هَيَّاكَ
لَهُ قَدْ أَمَرَكَ بِالْمُسَارَعَةِ مِنْ
حَيْثُكَ وَيُوجِبُهُ إِلَيْكَ التَّوْفِيقُ مِنْ
حَيْثُ يَهْدِيهِ إِلَّا مُوَظَّاهِرُهُ وَالتَّوْفِيقُ بَاطِنٌ
الْقَهْرُ عَنِ الْمَعَاصِي ظَاهِرٌ وَالْحَمِيَّةُ
عَنْهَا بَاطِنُهُ بِتَوْفِيقِهِ تَتَمَسَّكُ وَ
بِحَمِيَّتِهِ وَعِصْمَتِهِ تَتْرُكُ وَبِقُوَّتِهِ
تَضَيَّرُ أُخْصِرُ وَاعْتَدِي بِعَقْلِ وَ
ثَبَاتٍ وَنَبِيَّةٍ وَعَزِيمَةٍ وَإِذَا حَتَّ
الشَّهْمَةَ لِي وَحَسَّنَ الظَّنَّ فِيَّ وَقَدْ
نَفَعَكُمْ مَا أَقُولُ وَفِيهِمْ مَعَانِيهِ
يَا مُتَّهِمًا لِي عَذَا أَيَّتَبِتَن لَكَ كُلُّ مَا
أَنَا فِيهِ لَا تَزِجْ حِدِي فِيمَا أَنَا عَلَيْهِ
قَلْبِكَ يَتَقَهَّرُ وَتَغْلِبُ أَتَقَالُ الدُّنْيَا
عَلَى دَانِيٍّ وَأَتَقَالُ الْآخِرَةَ عَلَى
قَلْبِي وَأَتَقَالُ الْحَقَّ عَنِّي وَجَلَّ عَلَى
سِرِّي فَهَلْ لِي مِنْ مُعَاوِنٍ مِنْ
يَجْسِرُ يَتَقَدَّمُ إِلَيَّ وَيَخَاطِرُ بِرَأْسِهِ
يَحْمِدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَحْتَابُهُ
إِلَى مُعَاوَنَةٍ أَحَدٍ سِوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ كُونُوا عُقَلَاءَ وَاحْسِنُوا
الْأَدَبَ مَعَ الْقَوْمِ فَإِنَّهُمْ بَزَاءُ الْعَشَائِرِ
شَحْنُ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ بِهِمْ تُحَقِّظُ
الْأَرْضُ وَالْأَشْيَاءُ
يَحَقِّظُ بِرِيَاءِكُمْ وَنِفَاقِكُمْ وَ

میا کرے۔ تحقیق جب وہ تجھ سے کوئی کام کرانا چاہے گا
تو وہ اس کو تیرے لیے میا کرے گا اس نے تجھ کو تیری حیثیت
سے جلدی کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ تیری طرف اپنی جانب
سے توفیق کو متوجہ کر دے گا۔ امر ظاہر ہے اور توفیق باطن۔
گناہوں سے باز رہنا منع کرنا ظاہر ہے اور ان سے پرہیز
کرنا باطن۔ توفیق الہی سے تو احکام کو بجالاتا ہے اور اس کی
حفاظت و نگہداشت سے تو گناہوں کو چھوڑتا ہے اور
اس کی قوت و مدد سے تو صبر اختیار کرتا ہے۔ تم میرے
پاس عقل و ثبات قدمی اور نیت اور پختہ ارادہ سے اور مجھ
پر نعمت لگانے سے دوری کر کے اور مجھ میں نیک گمان
لے کر حاضری دو۔ اس وقت میرا کلام تم کو نفع دے گا اور تم
اس کے معنی سمجھو گے۔ اے مجھ پر نعمت لگانے والے
کل روز قیامت میری تمام حالت جس پر میں ہوں تجھ پر ظاہر
ہو جائے گی تو مجھے میرے حال پر مزارعت و جھگڑا نہ کر
تیرا قلب مقصور ہو جائے گا اور وہ غالب ہوگا۔ دنیا کے
بوجھ میرے سر پر ہیں اور آخرت کے بوجھ میرے قلب
پر اور حق عز و جل کے بوجھ (یعنی معرفت و قرب) میرے
باطن پر کوئی ہے جو میرا مددگار بنے۔ جرأت و بہادری کر کے
میرے آگے بڑھے اور اپنے سر کو خطرہ میں ڈالے۔ میں
اللہ عز و جل کی حمد کرتا ہوں کہ میں سوائے حق عز و جل کے
کسی کی مدد کا محتاج نہیں ہوں۔ تم عاقل بنو اور اولیاء اللہ
کے ساتھ اچھی طرح ادب سے پیش آؤ کیوں کہ قبیلوں میں
سے منتخب و برگزیدہ شہر دل اور بندوں کے محتسب جانچ
پڑتال کرنے والے ہیں۔ انہیں کی وجہ سے زمین کی حفاظت
کی جاتی ہے ورنہ کون ہے جو کہ تمہارے ریا اور نفاق

شُرُکُکُمْ۔

اور شرک کی حفاظت کرے۔

اے منافقو! اے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنو! اے دوزخ کا ایندھن بننے والو! سوچو۔ اے اللہ تعالیٰ مجھ پر اور ان سب پر توبہ ڈال۔ مجھ کو اور ان کو بیدار کر دے مجھ پر اور ان سب پر رحم فرما۔ ہمارے قلوب اور اعضاء کو اپنے لیے فارغ بنا اور اگر مشغولیت کے سوا علاج نہ ہو پس اعضاء کو امور دنیا میں بال بچوں کے لیے اور نفس کو آخرت کے لیے اور قلب و باطن کو اپنے لیے فارغ بنا۔ آمین

اے غلام! تجھ سے کوئی کام نہیں ہوتا حالانکہ بغیر کیے چارہ نہیں۔ تجھ سے تنہا کچھ نہ ہو سکے گا حالانکہ تیرے لیے حضوری نہایت ضروری ہے تو عمل کے دروازہ پر ثبات قدم رہ کھڑا رہ تاکہ مالک تجھے عمارت کے کام میں لگائے تیری اور توفیق کی مثال یوں ہے کہ تومز دور ہے اور توفیق کام لینے والی اور صاحب عمل اللہ عزوجل۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو اپنی اطاعت کا جلدی اور تیزی کے ساتھ کرنے کا حکم دیا اور یہی توفیق ہے (تو اسے پورا کر)

تیرے اوپر افسوس کہ تو نے اپنے نفس کو غفلت سے غفلت اور ان سے امیدواری پر متعین کر رکھا ہے تو ان قیدوں کو نفس کے پیروں سے نکال دے۔ وہ پیر اپنے رب کی خدمت کے لیے کھڑے ہو جائیں گے اور نفس خدا کی حضوری میں مطمئن ہو جائیگا تو دنیا اور اس کی خواہشوں اور دنیا کی عورتوں اور ہر اس چیز سے جو دنیا میں ہے اپنے نفس کو فارغ بنالے۔ زاہد ہو جا۔ پس اگر سابقہ الہی میں تیرے مقدم میں ان چیزوں میں سے کچھ مقدر ہو گیا ہے۔ پس وہ یقیناً تیری طرف بغیر تیرے دیکھے امر و طلب کے آجائے گا اور تو اللہ عزوجل کے حضور میں زاہد نام پائے گا اور

يَا مَنَافِقِينَ يَا اَعْدَاءَ اللّٰهِ عَدُوَّ وَجَلَّ
وَرَسُوْلِهِ يَا حَاطِبَ النَّبَاِ اللّٰهُمَّ تَبَّ
عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمُ اللّٰهُمَّ اَيُّقِطْطِيْ وَيَقْطُطْهُمْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالرَّحْمَةُ فَزَرَعُ قُلُوْبَنَا وَ
جَوَارِحَنَا لَكَ وَ اِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَالْجَوَارِحُ
لِلْعِيَالِ فِيْ اُمُوْر الدُّنْيَا وَالنَّفْسُ لِلْآخِرَةِ
وَالْقَلْبُ وَالتَّوْبَةُ اَمِيْنُ .

يَا غُلَامُ لَا يَجِيْءُ مِنْكَ شَيْءٌ وَلَا
بَدٌّ مِنْكَ وَحَدِّكَ لَا يَجِيْءُ مِنْكَ
شَيْءٌ وَلَا بُدٌّ مِنْ حُضُوْرِكَ اُنْتُبْتُ بَابَ
الْعَمَلِ حَتّٰى يَسْتَعْمِلَكَ لِلْبِنَاءِ اَنْتَ وَ
التَّوْفِيْقُ هَكَذَا اَنْتَ زُوْكَارِيْ وَالتَّوْفِيْقُ
مُسْتَعْمَلٌ وَصَاحِبُ الْعَمَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ قُلْ اَمْرُكَ يَا مُسَارِعَةً اِلَى طَاعَتِهِ
وَهُوَ مِنْهُ التَّوْفِيْقُ .

وَيُحَاكُ قَدْ قَيَّدَتْ نَفْسَكَ
بِالْخَوْفِ مِنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ لَهُمْ
اَزَلْ هَذِهِ الْقِيُوْدَ مِنْ رَّجْلَيْهَا وَقَدْ
قَامَتْ اِلَى خِدْمَةِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ
وَصَارَتْ مُطْمَئِنَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ
زُهْدُهَا فِي الدُّنْيَا وَشَهْوَايَهَا وَنِسَائِهَا
وَجَمِيْعُ مَا فِيْهَا فَاِنْ كَانَ لَهَا فِي السَّالِفَةِ شَيْءٌ
مِّنْ ذٰلِكَ فَهَوَ يَجِيْءُ اِلَيْهَا بِمَا اَمْرُكَ وَلَا
طَلِيْكَ وَنَسِيَ عِنْدَ الْحَقِّ عَمْرًا وَجَلَّ زَاهِدًا .

وہ تیری طرف نظر کرامت سے دیکھنے لگے گا اور جو کچھ مقوم ہو چکا ہے وہ سرگزشت نہ ہوگا۔ تو جب تک اپنی قوتِ طاقت اور اپنے مقبوضہ اشیاء پر بھروسہ کرنے والا ہے گا جب تک جیب میں کچھ ہے گا۔ اس وقت تک غیب سے کچھ نہ آئے گا۔ الٰہی ہم اباب پر بھروسہ کرنے اور ہوا و ہوس و عادتوں کے ساتھ کھڑے رہنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ تمام حالتوں کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اے رب ہمارے تو ہم کو دنیا و آخرت میں نیکوئی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

تینتیسویں مجلس

وَيَنْظُرُ إِلَيْكَ بَعَيْنٍ الْكَرَامَةِ وَالْقَسَمُ لَا يَهْوَتْ مَا دُمْتُ مُتَكِلًا عَلَى حَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ وَمَا فِي يَدَيْكَ لَا يَجِيئُكَ مِنَ الْغَيْبِ شَيْءٌ قَالَ بَعْضُهُمْ مَا دَامَ فِي الْغَيْبِ شَيْءٌ لَا يَجِيءُ مِنَ الْغَيْبِ شَيْءٌ - اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْإِسْكَالِ عَلَى الْأَسْبَابِ وَالْوُقُوفِ مَعَ الْهَوَاسِ وَالْأَهْوِيَةِ وَالْعَادَاتِ نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ -

المجلس الثالث والثلاثون

اس بیان میں کہ اولیاء اللہ کا دیکھنے والا خدا کا دیکھنے والا ہوتا ہے

۲۳ جمادی الآخرہ ۱۲۵۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت خانقاہ شریفین میں ارشاد فرمایا :

جس کسی نے اللہ کے محبوب کو دیکھ لیا پس یہ تحقیق اس نے اللہ کو دیکھ لیا جس نے اللہ عزوجل کو اپنے قلب سے دیکھ لیا وہ اپنے باطن سے اس کی حضوری میں داخل ہو گیا۔ ہمارا رب عزوجل ایک موجود شے ہے دیکھا جا سکتا ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ عنقریب تم اپنے رب کو ویسے ہی دیکھو گے جیسے کہ تم سورج و چاند کو دیکھتے ہو ازو عام اس کے دیکھنے سے روک نہیں سکتا۔ وہ آج بھی دیکھا جاتا ہے اور کل بھی دیکھا جاتا ہے اور کل بروز قیامت وہ سر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بُكَرَةً فِي الزَّيْبِ ثَالِثَ عَشْرِينَ مِنْ جَمَادَى الْاُخْرَةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَ اَرْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ مَنْ رَاى مُحِبًّا يَلُو عَزَّ وَ جَلَّ فَقَدْ رَاى مَنْ رَاى اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقْلِبُهُ دَخَلَ عَلَيْهِ بِسِرِّهِ بَسْرَةً بَسْرَةً وَ جَلَّ شَيْءٌ مَوْجُودٌ مَرِيٌّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا تَنْصَامُونَ فِي دُورِيَّتِهِ يُرَى الْيَوْمَ وَ عَدَا يُرَى الْيَوْمَ بِأَعْيُنِ الْقُلُوبِ وَ عَدَا بِأَعْيُنِ

الرُّؤُوسَ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ
السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْمُحِبُّونَ لَهُ رَضُوا
بِهِ دُونَ غَيْرِهِ اسْتَعَانُوا بِهِ وَ
انْتَصَرُوا عَمَّنْ سِوَاهُ صَارَتْ مِرَارَةً
الْفَقْرُ عِنْدَهُمْ حَلَاوَةً الْفَقْرُ مِنَ
الدُّنْيَا عِنْدَهُمْ وَالرِّضَا بِهِ عِنْدَهُمْ
وَالشُّعْمُ بِهِ عِنْدَهُمْ غِنَاهُمْ فِي
فَقْرِهِمْ نَعِيمُهُمْ فِي أَسْفَافِهِمْ اُنْسُهُمْ
فِي وَحْشَتِهِمْ وَقَرَّبَهُمْ فِي بُعْدِهِمْ
رَاحَتُهُمْ فِي تَعْيِهِمْ طُوبَى لَكُمْ يَا صَبَّارُ
يَا أَصْلِينَ يَا فَايِنِينَ عَنْ تَفَوُّسِهِمْ
وَأَهْوِيَتِهِمْ

يَا قَوْمُ وَافِقُوا وَادْخُلُوا بَأْفْعَالِهِ
فِيكُمْ وَفِي غَيْرِكُمْ لَا تَتَعَالَمُوا وَتَتَعَقَّلُوا
عَلَى مَنْ هُوَ أَعْقَلُ مِنْكُمْ فَسَالِ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُونَ هُ قِفُوا أَبْيَنَ يَدَيْهِ عَلَى أَقْدَامِ
الْإِفْلَاسِ مِنْ عُقُوبِكُمْ وَعُقُوبِكُمْ لَيْسَ أَلَا
عِلْمَهُ تَحَيَّرُوا وَلَا تَتَخَيَّرُوا وَافِقُوا تَحَيَّرُوا
يَأْتِيَكُمْ الْعِلْمُ بِهِ الذَّخِيرُ أَوْ لَا نَشَأَ
الْعِلْمُ ثَانِيًا ثُمَّ الْوُصُولُ إِلَى الْمَعْلُومَاتِ ثَالِثًا
الْقَصْدُ ثُمَّ الْوُصُولُ إِلَى الْمَقْصُودِ الرَّابِعُ
ثُمَّ حُصُولُ الْمُرَادِ اسْمَعُوا وَاعْمَلُوا فَإِنِّي أَقْبِلُ
فِي حَبَابِكُمْ أَقْبِلُ حَبَابَكُمْ الرِّحْوَةَ وَاصِلُ
الْمُقْطَعِ مِنْهَا لَيْسَ لِي هَمٌّ إِلَّا هَمُّكُمْ

کی آنکھوں سے دیکھا جائے گا۔ اس کی مانند و شاہ کوئی شے
نہیں ہے۔ وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ اس کے محبوب تھے
والے اس سے راضی ہیں نہ اس کے غیر سے وہ اسی سے مدد
چاہتے ہیں اور انہوں نے ماسوی اللہ سے کوتاہ نظری کر لی ہے
فقر کا کڑوا پن ان کے نزدیک میٹھا ہے۔ دنیا کا فقر اور اس
پر رضامندی اور اس کو نعمت سمجھنا ان کے نزدیک موجود ہے
ان کی تو نگری ان کے فقر میں ہے اور ان کی نعمت و لذت
ان کی بیماریوں میں اور ان کا انس ان کی وحشت میں اور ان کا
قرب ان سے دوری میں اور ان کی راحت ان کی تکلیف و
مشقت میں۔ اے بلاؤں پر صبر کرنے والو! اے راضی ہونا
پسنے والو! اے اپنے نفسوں اور خواہشوں سے فنا ہونے
والو تمہیں مبارک اور خوشخبری ہے۔

اے قوم! تقدیر کے ساتھ موافقت کرو اور جو کچھ افعال
الہی تمہارے اور دوسروں کے بارے میں ہو ان پر راضی رہو
جو ذات کہ تم سب سے زیادہ عاقل ہے تم اس پر اپنا علم و عقل
نہ بگھا رو۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے: اور اللہ جانتا ہے
اور تم نہیں جانتے ہو الایہ تم اس کے روبرو افلاس کے قدموں
پر اپنے عقل و علم سے مفلس بن کر جا کھڑے ہو۔ تم ہی دست
بن جاؤ تا کہ تم اس کے علم کو حاصل کر لو! تم متحیر بن جاؤ اور خود
پسند نہ ہو اور اس میں متحیر ہو یہاں تک کہ تم کو اس کا علم
ہو جائے۔ اول حیرت ہے پھر دوبارہ علم۔ پھر دوبارہ علم
الہی کی طرف پہنچد اول ارادہ ہے۔ پھر مراد کا حاصل ہونا۔ تم
سنو اور عمل کرو۔ پس تحقیق میں تمہاری رسیاں بٹا ہوں تمہاری
ڈھیلی رسیوں میں بل دیتا ہوں اور جو رسیاں تمہاری ٹوٹ
گئی ہیں ان کو جوڑتا ہوں۔ مجھے تمہارے سوا کوئی فکر نہیں۔

نہ تمہارے غم کے سوا دوسرا غم۔ میں تو ایک پرند کی مثال ہوں
جہاں کہیں گروں گا دانہ پک لوں گا۔ مجھے تو اے چھینک دے
گئے پتھر و اے اپا سجا، نفس و خواہشوں کے پابند و صرف
تمہاری ہی فکر ہے۔ اے اللہ مجھ پر اور ان پر رحم فرما

لَيْسَ لِي غَمٌ إِلَّا غَمُّكُمْ إِنِّي طَائِرٌ أَيْنَمَا سَقَطْتُ
لَقَطْتُ النَّشَانَ فَيَكُمُّ يَا أَحْجَارُ أَمْرٌ مَيِّةٌ يَا مُقْعِدِينَ
مُتَقِلِينَ يَا مُقْعِدِينَ يَا تَقْوُسَ يَا مُعْقِلِينَ يَا أَهْوِيَةَ
اللَّهُمَّ الرَّحْمَنِي وَارْحَمْنِي

چونتیسویں مجلس

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالثَلَاثُونَ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۲ رجب المرجب ۵۲۵ھ ہجری المقدس
کو منگل کے دن صبح کے وقت خاتقاہ شریف
میں ارشاد فرمایا :

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے بعد کچھ تقریر کے
ارشاد فرمایا اولیاء اللہ مردان خدا کا مشغلہ خرچ کرنا اور مخلوق
کے لیے راحت پہنچانا ہے۔ وہ لوٹنے والے، بچنے
والے ہیں۔ خدا کے فضل و رحمت سے ان کو جو کچھ ملتا ہے
اسے وہ لوٹ لیتے ہیں اور اس کو فقیروں اور مسکینوں پر جو کہ
تنگدست ہوتے ہیں بہرہ کر دیتے ہیں۔ قرضداروں کے قرضوں
کو جس کی ادا سے وہ خود عاجز ہوتے ہیں یہ اولیاء اللہ ادا کر
دیتے ہیں۔ وہ بھی بادشاہ ہیں لیکن نہ دنیا کے سے بادشاہ
کیوں کہ بادشاہان دنیا لڑتے ہیں اور قوم کو دیتے نہیں اس کو
لٹاتا ہیں۔ اولیاء اللہ موجودہ شے کو خرچ کر دیتے ہیں اور مفقود
شے کے حاصل ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ وہ جو کچھ لیتے
ہیں حق عزوجل کے ہاتھ سے لیتے ہیں نہ کہ مخلوق کے ہاتھوں سے
ان کے اعصار کی کماٹی خلق اللہ کے لیے ہوتی ہے اور قلب
کی کسب و کماٹی اپنی ذات کے لیے وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں
اللہ عزوجل کے لیے خرچ کرتے ہیں نہ کہ خواہش اور اعراض

بَعْدَ كَلَامٍ الْقَوْمُ شَغْلُهُمُ الْمَذَلُ
وَإِيجَادُ الرَّاحَةِ لِلْخَلْقِ تَهَابُونَ وَ
هَابُونَ يَنْتَهَبُونَ مِنْ دَضِلِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَرَحْمَتِهِ وَيَهْبُونَ لِلْفُقَرَاءِ
وَالْمَسَاكِينِ الْمُصْطَبِيِّ عَلَيْهِمْ يَقْضُونَ
الدُّيُونَ عَنِ الْمَدِينِينَ الْعَاجِزِينَ عَنِ
قَضَائِهِ هُمُ الْمُلُوكُ لَا مُلُوكُ الدُّنْيَا
فِي أَنْفُسِهِمْ يَنْتَهَبُونَ وَلَا يَهْبُونَ الْقَوْمُ
يُؤْخِرُونَ بِالْمَوْجُودِ وَيَنْتَظِرُونَ مِنَ
الْمُفْقُودِ يَأْخُذُونَ مِنْ يَدِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ أَيْدِي
الْخَلْقِ اكْتِسَابُ جَوَارِحِهِمْ
لِلْخَلْقِ وَ اكْتِسَابُ قُلُوبِهِمْ
لَهُمْ يُنْفِقُونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لِلْهَوَى وَاعْتِرَاضِ الشَّهْوَى

نفسانی اور حمد و ثنا کے لیے توحی عزوجل پر غرور کرنا چھوڑ دے
 کہوں کہ غرور ان منکروں کی صفوں میں سے ہے جن کو اللہ عز
 وجل دوزخ کی آگ میں منہ کے بل اٹھا کر ڈال دے گا جب
 کہ تو نے حق عزوجل کو غصہ میں کہا (اس کی مخالفت اختیار کی)
 پس بہ تحقیق تو نے اس پر تکبر کیا۔ جب مؤذن نے اذان دی
 اور تواذان پر نماز کے لیے نہ کھڑا ہوا پس تحقیق تو نے اللہ
 پر تکبر کیا اور جب تو نے کسی پر مخلوق الہی میں سے ظلم
 کیا پس تحقیق تو نے اللہ پر تکبر کیا۔ تو تو یہ کہ اور تو بہ یہ اخلاص کہ
 اس سے پہلے کہ خدا نے تعالیٰ تجھ کو مثل غرور وغیرہ بادشاہوں
 کے جب کہ انہوں نے خدا پر تکبر کیا تھا ضعیف و عاجز مخلوق
 کے ذریعہ سے ہلاک کر دے تو یہ یا خلاص کر لے۔ جب
 انہوں نے غرور کیا اللہ عزوجل نے ان کو عزت دینے کے
 بعد ذلیل کر دیا۔ امارت کے بعد انہیں فقیر بنا دیا۔ نعمت دینے
 کے بعد انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا۔ زندگی کے بعد انہیں
 موت دے دی تو شرک ظاہری و باطنی کے چھوٹے بڑے والوں
 پر ہنیز گاروں میں سے ہو جا۔ بتوں کی پرستش ظاہری شرک ہے
 اور مخلوق پر اعتماد کرنا اور ان کو ضرر رساں اور نفع رساں سمجھنا
 شرک باطنی ہے۔ شاذ و نادر دنیا میں وہ لوگ بھی ہیں کہ جن کے
 ہاتھ میں دنیا ہوتی ہے اور وہ اس کی محبت نہیں کرتے وہ
 دنیا کے مالک ہوتے ہیں اور دنیا اس کی مالک نہیں ہوتی
 دنیا اس کی محبت کرتی ہے اور وہ اس کی محبت نہیں کرتے
 دنیا ان کے پیچھے دوڑتی ہے اور وہ اس کے پیچھے نہیں
 دوڑتے۔ وہ دنیا کو خدمت گار بناتے ہیں اور دنیا ان کو
 گار نہیں بناتی وہ اس سے جدائی کرتے ہیں اور دنیا ان سے
 جدا نہیں ہوتی۔ انہوں نے اپنے قلب کو اللہ عزوجل کیلئے

لَا لِلْحَمْدِ وَالْفَنَاءِ دَعَّ عَنْكَ التَّكْبَرُ عَلَى
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الْخَلْقِ فَإِنَّهُ مِنْ
 صِفَاتِ الْجَبَابِرَةِ الَّذِينَ يَكْبَهُمُ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي تَارِ الْجَحِيمِ
 إِذَا غَضِبْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ
 تَكَبَّرْتَ عَلَيْهِ إِذَا أَذَنَ الْمُؤَذِّنُ فَلَمْ
 تُجِبْهُ بِقِيَامِكَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَدْ
 تَكَبَّرْتَ عَلَيْهِ إِذَا ظَلَمْتَ أَحَدًا مِنْ
 خَلْقِهِ فَقَدْ تَكَبَّرْتَ عَلَيْهِ تَبَّ إِلَيْهِ
 وَ اخْلِصْ فِي تَوْبِكَ قَبْلَ أَنْ يُهْلِكَ
 بِأَضْعَفِ خَلْقِهِ كَمَا أَهْلَكَ
 نَهْرُودَ وَ غَيْرَهُ مِنَ الْمُلُوكِ لَمَّا
 تَكَبَّرُوا عَلَيْهِ أَذَلَّهُمْ بَعْدَ الْعِزِّ
 أَفْقَرَهُمْ بَعْدَ الْغِنَى عَدَّ بِهِمْ بَعْدَ
 الْحَيَاةِ كَوْنُوا مِنَ الْمُتَّقِينَ
 الشِّرْكَ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ الظَّاهِرُ
 عِبَادَةُ الْأَصْنَامِ وَالْبَاطِنُ الْإِيمَانُ
 عَلَى الْخَلْقِ وَمَا يُنْتَهُمْ فِي الصُّبْرِ
 وَ التَّعَمُّعِ وَ فِي النَّاسِ مَنْ تَكُونُ
 الدُّنْيَا بَيْدَهُ وَ لَا يُحِبُّهَا يَمْلِكُهَا
 وَ لَا تَمْلِكُهُ يُحِبُّهَا وَ لَا يُحِبُّهَا
 تَعُدُّوا خَلْفَهُ وَ لَا يَعُدُّوْا
 خَلْفَهَا يَسْتَخْدِمُهَا وَ لَا
 يَسْتَخْدِمُهَا يُفَرِّقُهَا وَ لَا تُفَرِّقُهَا
 قَدْ صَدَحَ قَلْبُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

درست کریا ہے اور دنیا اُن کے فاسد کرنے پر قدرت نہیں رکھتی۔ وہ دنیا میں تصرف کرتے ہیں اور دنیا اُن میں تصرف نہیں کر سکتی اور اسی واسطے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے نیکو کار مرد کے لیے نیک مال اچھا ہے۔ نیز ارشاد فرمایا۔ دنیا اُسی کے لیے بہتر ہے جو کہ اُس کو اپنے دونوں ہاتھوں سے خرچ کرتا رہے اشارہ کر کے بتایا کہ ایسے اور ایسے اُس کی تقسیم نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ہو۔ تم دنیا کو مخلوق کی نفع رسانی کے لیے اپنے ہاتھوں میں لو اور اُس کو اپنے قلب سے نکال دو ایسی حالت میں یقیناً دنیا تم کو ضرر نہ پہنچا سکے گی اور نہ اُس کی نعمت و زینت تم کو دھوکہ دے سکے گی پس عنقریب دنیا سے تم بھی طے جاؤ گے اور وہ بھی تمہارے بعد فنا ہو جائے گی۔

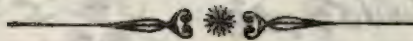
اے غلام اپنی رائے پر بھروسہ کر کے مجھ سے بے پروا نہ بن کیوں کہ تو گمراہ ہو جائے گا۔ جس نے اپنی رائے پر بھروسہ کیا وہ گمراہ ہوا اور ذلیل ہوا اور لغزش کھائی۔ جب تو اپنی رائے پر بھروسہ کر کے بے پروا ہو جائے گا تو تو ہدایت و حمایت سے محروم ہو جائے گا کیوں کہ تو نے ہدایت کو طلب ہی نہ کیا اور نہ تو اُس کے سبب میں داخل ہوا۔ تو کہتا ہے کہ میں عالموں کے علم سے بے پروا ہوں حالانکہ تو علم کا مدعی ہے یہ تو بتا عمل کہاں ہے اور اُس کا اثر اور سچائی کہاں ہے۔ تیرا دعویٰ علم کا صحیح ہونا۔ عمل اور اخلاص اور مصیبت پر صبر کرنے

عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَعْتَدِرُ الدُّنْيَا تُفْسِدُهَا فَيَتَصَرَّفُ فِيهَا وَلَا تَتَصَرَّفُ فِيهِ وَ لِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَالَ لَا خَيْرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا لِمَنْ قَالَ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَنَّهُ يُفَرِّقُهَا بِيَدَيْهِ فِي وُجُوهِ الْكَرِّ وَالصَّلَاحِ حُدُّوا الدُّنْيَا فِي أَيْدِيكُمْ لِمَصَالِحِ عِيَالِ الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ وَأَخْرِجُوهَا مِنْ قُلُوبِكُمْ فَلَا جَرَمَ لَا تَصُرُّكُمْ لَا يَغُرُّكُمْ نَعِيمُهَا وَزِينَتُهَا فَنَعْقَرِيْبٍ تَذْهَبُونَ وَ تَذْهَبُ بَعْدَكُمْ۔

يَا غُلَامُ لَا تَسْتَعْنِ عَنِّي بِرَأْيِكَ فَإِنَّكَ تَضِلُّ مَنِ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ ضَلَّ وَ ذَلَّ وَ نَزَلَ إِذَا اسْتَعْنَيْتَ بِرَأْيِكَ حَرُمْتَ الْهُدَايَةَ وَالْحِمَايَةَ لِأَنَّكَ مَا طَلَبْتَهَا وَلَا دَخَلْتَ فِي سَبِيلِهَا نَقُولُ أَنَا مُسْتَعْنٍ عَنْ عِلْمِ الْعُلَمَاءِ وَتَدْعِي الْعِلْمَ فَإِنَّ الْعَمَلَ وَمَا تَأْثِيرُهُ هَذِهِ الدَّعْوَى مَا مَصْدَقُهَا إِنَّمَا تَتَّبِعِينَ صِحَّةَ دَعْوَاكَ لِلْعِلْمِ بِالْعَمَلِ وَالْإِحْلَاصِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْبَلَاءِ

وَأَنْ لَا تَتَّخِذَ وَلَا تَجْزَعَ وَلَا تَشْكُوا
إِلَى الْخَلْقِ أَنْتَ أَعْلَى كَيْفَ تَدْعِي الْبَصَرَ
أَنْتَ سَقِيمُ الْفَهْمِ كَيْفَ تَدْعِي الْفَهْمَ
نُبِّإِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ دَعْوَاكَ
الْكَاذِبَةِ وَعَلَيْكَ بِهِ دُونَ غَيْرِهِ
تُعْرِضُ عَنِ الْكُلِّ وَتَطْلُبُ خَالِقَ
الْكُلِّ مَا عَلَيْكَ مِنْ أَنْكَسَرٍ وَ
أَنْجَبَرٍ وَهَلَكٍ أَوْ مَلَكٍ عَلَيْكَ
بِخَوِصَّتِهِ نَفْسِكَ إِلَى أَنْ تَطْمَئِنَّ
وَتَعْرِفَ مَا بَقِيََا عَزَّ وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ
الْتَفَتْ إِلَى غَيْرِكَ عَلَيْكَ بِجَادَةٍ
مُرَادِهِ أَطْلُبْ صُحْبَتَهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ عَلَيْكَ بِالتَّقْوَى وَ
التَّجَرُّبِ وَالتَّفَرُّدِ عَنْ سِوَاهُ
عَلَيْكَ بِأَلَمْخُو أَبَدًا لَا مُشَبِّهَتِ
نَفْسِكَ فِي شَيْءٍ إِلَّا فِي الْإِوَامِرِ
وَالنَّوََاهِي فَإِنَّهُ هُوَ أَثْبَتُكَ فِيهَا
يَا رَجَاؤَ وَيَا نِسَاءً قَدْ أَفْنَدَ
مِنْكُمْ مَنْ كَانَ مَعَهُ ذَرْبٌ مِنْ
الْإِخْلَاصِ ذَرْبٌ مِنَ التَّقْوَى ذَرْبٌ
مِنَ الصَّبْرِ وَالشُّكْرِ إِنِّي أَسْأَلُكُمْ
مَعَالِيْسَ -

سے ظاہر ہوگا اور اس سے کہ تیری حالت میں کبھی تغیر نہ
آئے اور تو بائے واسطے نہ کرے اور مصیبت پر خلق
سے شاکہ نہ بنے۔ تو اندھا ہو کر بینائی کا دعوے کس طرح
کرتا ہے۔ تو کم عقل و کم فہم ہو کر عقل و فہم کا کیسے دعویٰ
کرتا ہے۔ تو اپنے بھوٹے دعویٰ سے خدا کی طرف
سے توبہ کر جوع لا اور اس کے سوا سب کو چھوڑ
دے۔ تمام مخلوق سے اعراض کر اور کل کے خالق
کو طلب کر تجھے کیا کوئی ٹوٹے یا جڑے اور کوئی
ہلاک ہو یا مالک بنے تیری بلا سے تو صرف اپنے
نفس کی خبر لے یہاں تک کہ وہ مطمئن ہو جائے اور
رب عزوجل کی معرفت حاصل کرے اس وقت تو
غیر کی طرف متوجہ ہونا تو اپنے مقصود کے راستہ پر
چل خدا کو ڈھونڈ اسی کی صحبت دنیا و آخرت میں طلب
کر تقویٰ اور ماسوی اللہ سے یکسوئی و نہائی کو اختیار
کر تو ہمیشہ کے لیے محو ہو جا۔ تو اپنے نفس کو اوامر و
نواہی (احکام شرعی) کے سوا کسی چیز میں
موجود نہ سمجھ محویت میں رہ۔ کیوں کہ خدا نے
تعالیٰ نے تجھے اسی لیے قائم کیا ہے اے مردو!
اور اے عورتو! تم میں سے وہی نجات پائے گا
جس کے پاس ایک ذرہ اخلاص کا ایک اور ذرہ
تقویٰ کا اور صبر و شکر کا ہوگا میں تو تم کو مفلس و محتاج
دیکھتا ہوں۔



پینتیسویں مجلس

المجلس الخامس والثلاثون

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمعہ کے روز
بوقت صبح ۵ رجب ۵۲۵ھ کو مدرسہ قادریہ
میں فرمایا۔

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكْرَةَ الْجُمُعَةِ
بِالْمَدْرَسَةِ خَامِسَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَنِينَ
وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ

اے غور کرنے والو! تم پر افسوس ہے
تمہاری عبادتیں زمین میں داخل نہیں ہوتی ہیں بلکہ آسمان پر
چڑھتی ہیں۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے اِلَيْهِ رُجُوعُ الْاَشْيَاءِ
کھلا درمل صالح خدا ہی کی طرف چڑھتے ہیں۔ ہمارا رب عزوجل
عرش پرستوی اور ملک پر حاوی ہے اور اس کا علم چیزوں
کو اجاہ کرنے والا ہے وہ بغیر خاک کے ہر چیز کو پیدا کرنے والا
ہے سات آیتیں قرآن مجید میں اس مضمون کی ہیں تیری جہالت
اور عنوت کی وجہ سے مجھ کو حق کے محو کرنے کی طاقت و
قدرت نہیں ہے میں ان کو مٹا نہیں سکتا۔ تو اپنی تلوار سے
مجھے ڈراتا ہے میں نہیں ڈرتا تو مجھ کو اپنے مال کی رغبت یہ تیا ہے میں
رغبت کرتے والا نہیں ہوں میں تو صرف اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں اور اللہ کا
خوف نہیں کرتا خدا ہی امید رکھتا ہوں اور اس کے غیر کی عبادت نہیں کرتا کسی
کے لیے عمل کرتا ہوں اور اللہ کے لیے عمل نہیں کرتا میرا رزق اسی کے
پاس اور اسی کے قبضہ میں ہے ہر شے اسی کی ہے بندہ اور جس چیز کا وہ بندہ الگ
سب مولیٰ ہی کہے۔ اور ذکر فرمایا کہ ہر پانچ سو آدمی ایمان لائے اور میں ہزار
زیادہ نے میرے ہاتھ پر توبہ کی پھر فرمایا یہ سب کچھ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی برکتوں کی وجہ سے۔ اللہ غیب کا جاننے والا ہے وہ
اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا۔ سچ اس رسول کے جس کو وہ
ن رسول غیب جانتے ہیں اور علم غیب کی دو قسمیں ہیں حقیقی و اضافی حقیقی غیب خدا تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ۱۲۔

وَيُحْكَمْ بِأَمْرِ كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِكُمْ لَا
تَدْخُلُ الْأَرْضَ مِنْكُمْ إِلَّا بِطَأْثَتِ الْكَلِمِ
الطَّيِّبِ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ رَبُّنَا
عَنْ وَجَلٍ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ وَعَلَى الْمَلَائِكِ
اِحْتَوَىٰ وَعِلْمُهُ مُحِيطٌ بِالْأَشْيَاءِ مُبْدِئُ
سَبْعِ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ فِي هَذَا الْمَعْنَى
لَا يُبْكِنُنِي مَحْوُهَا لِأَجَلِ جَهْلِكَ وَ
رَعُوْنَتِكَ تَفَرُّعِي بِسَنِيْفِكَ مَا أَفْزَعُ
تَرْغِبُنِي فِي مَالِكَ مَا أَرْغَبُ إِنَّمَا أَخَافُ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَخَافُ غَيْرَهُ أَرْجُوهُ
وَلَا أَرْجُو غَيْرَهُ أَعْبُدُهُ وَلَا أَعْبُدُ
غَيْرَهُ أَعْمَلُ لَهُ وَلَا أَعْمَلُ لِغَيْرِهِ رَزَقُنِي
عِنْدَهُ وَبَيَّيْدَهُ كُلُّ لَهٍ الْعَبْدُ وَمَا يَمْلِكُ
لِمَوْلَاهُ وَذَكَرَ أَنََّّهُ أَسْلَمَ عَلَى يَدِهِ قَدَمَ
خَمْسِ مِائَةِ نَفْسٍ وَتَابَ الْكُفْرُ مِنْ عَشْرِينَ
الْعَا وَ قَالَ هَذَا مِنْ بَرَكَاتِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمُ الْغَيْبِ
فَلَا يُظَاهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ
ن رسول غیب جانتے ہیں اور علم غیب کی دو قسمیں ہیں حقیقی و اضافی حقیقی غیب خدا تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ۱۲۔

منتخب فرمائے اس کو علم غیب دیتا ہے غیب تحقیقی اسی کے پاس ہے پس تو اللہ سے قرب حاصل کر تا کہ تو اللہ کو بھی دیکھے اور ان چیزوں کو بھی جو اس کے پاس ہیں اور اپنے اہل و مال اور اپنے شہر اور جوہر اور اولاد سے علیحدہ ہو جائے کو اپنے قلب سے نکال دے۔ سب کو چھوڑ دے اور رب تعالیٰ کے دروازہ پر پہنچ جائے۔ پس تو اس کے غلاموں اور سلطنت اور ملک کی طرف مشغول نہ ہو اگر وہ تیرے سامنے ازخود طوق لائیں پس تو اس کو نہ کھا۔ اگر وہ تجھے کسی حجرہ میں ٹھہرائیں پس تو اس میں نہ ٹھہر۔ اگر وہ تیرا کماج کرنا پائیں پس تو کماج نہ کر تو ان میں سے کسی شے کو قبول نہ کر جب تک کہ تو اپنے سفر کے کپڑوں اور جوہریں اور غبار سفر اور اپنے پریشان بالوں کے ساتھ خدا سے ملاقات نہ کر لے کسی طرف توجہ نہ کر اس حالت پر خدا تعالیٰ ہی تیری حالت بدلنے والا بھلانے والا سیلاب کرنے والا تیری حشرت کا مونس تجھے خوش کر دینے والا تیری نکان کو رات سے بدلنے والا تیرے خوف کو امن سے بدلنے والا ہو جائے گا اس کا قرب تیرے لیے عطا اور اس کا دیدار تیرا کھانا اور پینا اور تیرا لباس بن جائے گا طاق سے دوستی رکھنے کے معنی یہ ہیں ان سے ڈرنا ان سے امید واری کرنا اور ان کی طرف جھکنا اور ان پر بھروسہ کرنا مخلوق سے دوستی رکھنے کا یہی مطلب ہے جس کی ممانعت ہے۔

چھتیسویں مجلس

منگل کے دن شام کے وقت دوسری جہ

مِنْ رَّسُولِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ فَاقْرُبْ مِنْهُ حَتَّى تَرَاهُ وَتَرَى مَا عِنْدَهُ دَعَا أَهْلَكَ وَمَالَكَ وَبَيْدَكَ وَذَوْجَكَ وَأَوْلَادَكَ وَأَخْرَجَ عَنْهُمْ بِقَلْبِكَ وَدَرَعَ الْكُلَّ وَسَوَّى إِلَى بَابِهِ إِذَا وَصَلْتَ إِلَى بَابِهِ فَلَا تَشْتَغِلْ بِعِلْمَانِيهِ وَسُلْطَانِيهِ وَصُلْبِيهِ إِنْ قَدَّمُوا لَكَ كَطَبَقًا فَلَا تَأْكُلْ إِنْ أَسْكَنُوكَ فِي حُجْرَةٍ فَلَا تَسْكُنْ إِنْ ذَوَّجُوكَ فَلَا تَتَزَوَّجْ لَا تَقْبَلْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى تَلْقَاهُ كَمَا أَنْتَ بِثِيَابِكَ وَنَعْلَيْكَ وَعُجْبَائِكَ سَفَرِكَ وَشَعْنِكَ فَيَكُونُ هُوَ الْمُغَيِّرُ عَلَيْكَ الْمُطْعِمُ الْمُسْقِي الْمُوَسِّسَ لَوَحْشَتِكَ الْمُقَرِّمَ لَكَ الْمَرِيحَ لِيَتَعَبِكَ الْمُؤْمِنُ لِيَخُوفِكَ يَكُونُ بِقُرْبِهِ لَكَ عِزَّاكَ وَبِرُؤُوسِهِ لَكَ طَعَامُكَ وَشَرَّابُكَ وَلِبَاسُكَ مَا مَعْنَى تَوَلَّى الْخَلْقَ هُوَ الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ لَهُمْ وَالسُّكُونُ إِلَيْهِمْ وَالثِّقَةُ بِهِمْ هَذَا مَعْنَى تَوَلَّى الْخَلْقَ

المجلس السادس والثلاثون

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ عَشِيرَةٍ فِي

۵۴۵۔ کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

اولاً کچھ کلام کیا پھر فرمایا گیا یہ دنیا بازار ہے۔ ایک ساعت کے بعد اس میں کوئی شخص بھی باقی نہیں رہے گا۔ رات کے آتے ہی سب بازار ولے اس سے چلے جائیں گے اس بات کی کوشش کرو کہ اس بازار میں تم ایسی خرید و فروخت کرو جو تمہیں آخرت کے بازار میں نفع دے عاقبت کا خیال رکھو۔ کیوں کہ پرکھنے والا خدا کے تعالیٰ ہے جو کہ بصیر ہے۔ آخرت کے بازار میں چلنے والا سکہ اللہ عزوجل کی توحید اور عملوں میں اخلاص ہے اور وہ تمہارے پاس بہت تھوڑا ہے۔ اسے غلام عاقل بن اور جلد بازی نہ کر کیوں کہ تیری عجلت سے تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا مغرب کا وقت صبح کے وقت نہیں آجاتا۔ پس تو صبر کیوں نہیں کرتا اور کسی کام میں مشغول کیوں نہیں ہو جاتا یہاں تک کہ مغرب کا وقت آجائے اور تو وقت پر نماز پڑھے اور جو تیرا ارادہ ہے تو اس کو پالے۔ عاقل بن اور حق عزوجل اور اس کے خلق کے ساتھ ادب سیکھ تو خلق پر ظلم کرتا ہے ان سے وہ چیز طلب کرتا ہے جو کہ ان کے پاس نہیں ہے ویل کی بات اس وقت تک مقبول نہیں ہوتی جب تک کہ اس کو وکالت کا پڑا نہ ملے پس اس کے بعد تو عطا و بخش دیکھے گا۔ قبل سند تجھے ایک ذرہ بھی نہ دیا جائے گا۔ وہ یعنی مخلوق تجھے ایک ذرہ اور نہ کوئی عقلی اور نہ دریا اور نہ قطرہ کچھ بھی بغیر اذن الہی اور بغیر امان الہی اور بغیر اس کے کہ وہ ان کے دلوں میں الہام کرے نہ دیں گے تو عاقل بن ہی عقل ہے تو اللہ کے روبرو اپنی جگہ پر جا رہے کیونکہ رزق تو اللہ کے نزدیک مقسوم ہے اور اسی کے قبضہ میں ہے۔

نچھ پرافسوس کل بروز قیامت تو خدا سے کس منہ سے ملے گا۔

الْمَدْرَسَةُ ثَانِي رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ تَحْمِيسٍ وَالْبَعِثُ وَالْحِسَابُ
بَعْدَ كَلَامٍ هَذِهِ الدُّنْيَا سُوقٌ بَعْدَ
سَاعَةٍ لَا يَبْقَى فِيهِ أَحَدٌ عِنْدَ حَيْثُ اللَّيْلِ
يَذْهَبُ أَهْلُهُ مِنْهُ اجْتَهِدُوا أَنْتُمْ لَا
تَبِيعُونَ وَلَا تَشْتَرُونَ فِي هَذَا السُّوقِ
إِلَّا مَا يَنْفَعُكُمْ عِنْدَ فِي سُوقِ الْآخِرَةِ فَإِنَّ
التَّائِقَ بَصِيرٌ تَوْحِيدُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
الْإِخْلَاصُ فِي الْعَمَلِ لَهُ هُوَ الْمُنَافِقُ هُنَاكَ
وَهُوَ قَلِيلٌ عِنْدَكُمْ يَا عَلَامُ كُنْ عَاقِلًا
وَلَا تَسْتَعْجِلْ فَإِنَّهُ مَا يَفْعَلُ بِبَيْدِكَ
شَيْءٌ بَعْجَلَتِكَ لَا تَحِيْ وَوَقْتُ الْعُرُوبِ
وَوَقْتُ الصُّبْحِ فَهَلَا صَبَرْتَ وَتَشَاغَلْتَ
حَتَّى تَحِيْ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ وَتَتَالَ مَا
تُرِيدُ كُنْ عَاقِلًا وَتَأَذَّبْ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَخَلْقِهِ تَطْلِمُ الْخَلْقَ وَتَطْلُبُ
مِنْهُمْ مَا لَيْسَ لَكَ عِنْدَهُمْ لَا كَلَامَ حَتَّى
يَأْتِيَ التَّوْقِيعُ إِلَى الْوَكِيلِ فَحِينَئِذٍ تَرَى
الْعَطَاءَ قَبْلَ التَّوْقِيعِ لَا تُعْطَى ذَرَّةً
لَا يُعْطُونَكَ ذَرَّةً وَبَدَنًا لَا تَجْرُؤُا قَطْرَةً إِلَّا بِإِذْنِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوْقِيعِهِ وَإِلَهَامِهِ
لِفُتُوْبِهِمْ كُنْ عَاقِلًا هَذَا هُوَ الْعَقْلُ اثْبَتْ
مَكَانَكَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَإِنَّ الرِّمَقَ مَقْسُومٌ عِنْدَهُ وَ
بَيِّدُهُ

وَيَحْكُ بِأَيْ وَجْهِهِ تَلْقَاهُ عِنْدًا

حالانکہ تو اس سے دنیا میں جھگڑتا ہے اس سے روگردانی کرنے والا اس کی مخلوق پر توجہ کرنے والا اس کے ساتھ شرک کرنے والا ہے اپنی حاجتوں کو تو مخلوق پر پیش کرتا ہے اور ان پر مصیبتوں میں مخلوق کی طرف حاجت لے جاتا اکثر سوال کے لیے عذاب ہے کیوں کہ وہ سوال کی طرف نہیں نکالے گئے مگر بسبب اپنے گناہوں کے اور ان میں سے بہت کم ایسے ہیں جن کے حق میں سوال مکروہ نہ ہو جب تو ایسی حالت میں سائل بنا کر تو مبتلا عذاب ہے تو تو محروم رہے گا اور وہ اپنی عطا کو تجھ سے روک لے گا۔

اے غلام میرے نزدیک یہ اولیٰ ہے کہ تو اپنے ضعف کی حالت میں کسی سے کچھ طلب نہ کرے اور نہ تیرے پاس کچھ ہو نہ تو کسی کو پہچانے اور نہ تجھے کوئی پہچانے نہ تو کسی کو دیکھے اور نہ تجھے کوئی دیکھے اور اگر تجھ میں قدرت ہو کہ تو دوسروں کو دے سکے اور خود نہ لے پس کر گزر۔ اور دوسروں کی خدمت کر کے اور دوسروں سے خدمت طلب نہ کرے پس ایسا کر اویار اللہ نے اللہ کے لیے اور اللہ کے ساتھ عمل کیا پس اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا و آخرت میں اپنے عجایب دکھائے ان کو اپنا لطف اور ان کو دوست رکھنا ملاحظہ کرادیا۔

اے غلام جب تیرے پاس اسلام نہ ہو گا پس تیرے پاس ایمان بھی نہ ہو گا اور جب ایمان نہ ہو گا پس تیرے پاس ایقان بھی نہ ہو گا

اور جب تجھے ایقان نہ ہو گا پس تجھے معرفت الہی اور خدا کا علم بھی حاصل نہ ہو گا یہ سب امور درجہ بدرجہ حاصل ہوتے ہیں ان کے درجہ اور طبقہ ہیں۔ جب تیرا ایمان

وَأَنْتَ تَنَازَعُهُ فِي الدُّنْيَا مُعْرِضٌ عَنْهُ مُقْبِلٌ عَلَى خَلْقِهِ مُشْرِكٌ بِهِ تُنْزِلُ حَوَائِجَكَ بِهِمْ وَتَتَّكِلُ فِي الْمُهَيَّمَاتِ عَلَيْهِمُ الْحَاجَّةُ إِلَى الْخَلْقِ عَقُوبَةٌ لَا كَثْرَ السَّائِلِينَ فَإِنَّهُمْ مَا خَرَجُوا إِلَى السُّؤَالِ إِلَّا يَذْكُوبُهُمْ وَالْأَقْلُ مِنْهُمْ يَكُونُ ذَلِكَ بِلَا كَرَاهَةٍ فِي حَقِّهِمْ إِذَا سَأَلْتَ وَأَنْتَ مُعَافٍ تَكُونُ مَحْرُومًا يَمْنَعُكَ الْعَطَاءُ يَا غُلَامُ الْأَوَّلَى عِنْدِي فِي حَالِ ضَعْفِكَ أَنْ لَا تَطْلُبَ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَأَنْ لَا يَكُونَ لَكَ شَيْءٌ لَا تَعْرِفُ وَلَا تَعْرِفُ لَا تَرَى وَلَا تَرَى وَإِنْ قَدَّرْتَ أَنْ تُعْطِيَ وَلَا تَأْخُذَ فَاَفْعَلْ وَتَتَخَذِمْ وَلَا تَطْلُبِ الْخِدْمَةَ مِنْ غَيْرِكَ فَاَفْعَلْ الْقَوْمُ عَمِلُوا لَهُ وَمَعَهُ فَأَرَاهُمْ عَجَائِبَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَرَاهُمْ لُطْفَهُ بِهِمْ وَكَوْلِيَهُ لَهُمْ

يَا غُلَامُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ إِسْلَامٌ فَمَا يَكُونُ لَكَ إِيمَانٌ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ إِيمَانٌ فَلَا يَكُونُ لَكَ إِيقَانٌ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ إِيقَانٌ فَمَا يَكُونُ لَكَ مَعْرِفَةٌ لَهُ وَعِلْمٌ بِهِ هَذِهِ دَرَاجَاتٌ وَطَبَقَاتٌ إِذَا صَحَّ لَكَ

إِلَّا سَلَامٌ صَدَقَ لَكَ الْإِسْتِسْلَامُ كُنْ
مُسْلِمًا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَبِينِهِ
أَحْوَالِكَ مَعَ حِفْظِ حُدُودِ الشَّرْعِ
وَالْمِلَاذِمَةِ لَهُ سَلِمَ لَهُ فِي حَقِّكَ
نَفْسُكَ وَغَيْرُكَ أَحْسَنَ الْأَدَبِ
مَعَهُ وَمَعَ خَلْقِهِ لَا تَظْلِمُ نَفْسُكَ
وَلَا غَيْرَكَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الظُّلْمُ يُظْلِمُ
الْقَلْبَ وَيُسَوِّدُ الْوَجْهَ وَالضَّحَايِفَ
لَا تَظْلِمُ وَلَا تُعَاوَنُ ظَالِمًا فَإِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ
يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ آيْنَ
الظُّلْمَةِ آيْنَ أَعْوَانُ الظُّلْمَةِ آيْنَ
مَنْ يَرَى لَهُمْ قَلَمًا آيْنَ مَنْ لَاقَ
لَهُمْ دَوَاةً أَجْمَعُوهُمْ وَاجْعَلُوهُمْ
فِي تَابُوتٍ مِّنْ تَابِرِ أَهْبَابٍ مِنَ الْخَلْقِ -
وَاجْهَدْ أَنْ لَا تَكُونَ مَظْلُومًا وَلَا
ظَالِمًا وَإِنْ قَدَرْتَ فَكُنْ مَظْلُومًا
وَلَا تَكُنْ ظَالِمًا مَقْهُومًا وَلَا قَاهِرًا
لِصِرَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَظْلُومِ وَلَا
يَسِيمًا إِذَا لَمْ يَجِدْ نَاصِرًا مِنَ الْخَلْقِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَتَلَ إِذَا ظَلِمَ مَنْ لَمْ يَجِدْ
نَاصِرًا غَيْرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ
يَقُولُ لَا تَصْرُوكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ

اسلام درست ہو جائے گا تو تیری فرماں برداری خدا کے
لیے درست ہو جائے گی جو کہ اسلام ہے تو اپنی تمام حالتوں
میں حدود شرعیہ کی محافظت اور اسی کی پابندی کے ساتھ
اپنے آپ کو خدا کے سپرد و حوالہ کر دینے والا ہو تو اپنا اور غیروں کا
معاملہ اسی کو سوپ دے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ
حسن ادب کر اپنے نفس اور اپنے غیر پر ظلم نہ کریں کہ ظلم دنیا و
آخرت میں اندھیروں کا مجموعہ ہے ظلم قلب کو تاریک کر دیتا
ہے اور چہرہ اور صحیفوں کو سیاہ بنا دیتا ہے تو نہ خود ظلم کرو نہ
کسی ظالم کی مدد کرو اس واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ قیامت کے دن ندا کرنے والا ندا کرے گا کہاں
ہیں ظالم کہاں ہیں ظالموں کے مددگار۔

کہاں ہیں وہ جنہوں نے ان کے لیے
قلم بنایا تھا کہاں ہیں وہ جنہوں نے ان کی دوات میں صوت
ڈالا تھا ان سب کو جمع کرو اور ان سب کو آگ کے تابوت
میں ڈال دے تو خلق سے بھاگ کر رات بھر رو کر اور اس بات
کی کوشش کر کہ تو نہ مظلوم ہو اور نہ ظالم اور اگر
تجربہ سے ہو سکے تو مظلوم بن دو دوسرے ظلم کریں
اُس پر صبر کرتا رہو اور ظالم نہ بن متہور ہو اور
قاہر نہ بن۔ مظلوم کے لیے حق عز و جل کی مدد ہے
خصوصاً جب کہ اس کا کوئی مخلوق میں سے مددگار نہ
ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ
نے فرمایا ہے جب اُس آدمی پر ظلم کیا جاوے جو کہ
خدا کے سوا اپنا کوئی اور مددگار نہیں پاتا پس تحقیق
اُس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے مظلوم بندہ میں
نیری ضرورت مدد کروں گا اگرچہ بعد کچھ عرصہ کے ہو۔

صبر مرد اور بلندی اور عزت حاصل کرنے کا سبب ہے۔

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے تیرے ساتھ صبر کا سوال کرتے ہیں اور تجھ سے پرہیزگاری اور کفایت اور ہر شے سے فراغت اور تیرے ساتھ مشغول ہونا اور اُن پر دوا کا جو ہمارے اور تیرے درمیان حائل ہیں اٹھ جانا طلب کرتے ہیں۔ اے بند و تمہارے اور خدا کے درمیان جو واسطے ہیں تم اُن کو اٹھا دو کیوں کہ اُن واسطے کے ساتھ ٹھہرنا ہوس ہی ہوس ہے۔ بادشاہت اور حکومت اور غنائی میری و منرت اللہ عزوجل کے واسطے ہی ہے۔

اے منافق تو کب تک ریاکاری کرے گا اور نفاق بڑھے گا جس کے واسطے تو منافق بنتا ہے اُس سے تجھے کیا فائدہ ملے گا تجھ پر افسوس کیا تو خدا سے تعالیٰ سے نہیں شرماتا اور اُس کے ملنے پر ایمان نہیں لاسنا جو کہ عنقریب ہونے والی بات ہے تو ظاہر میں اُس کے لیے عمل کر رہا ہے اور باطن میں اُس کے غیر کے لیے تو اُس کو دھوکہ دیتا ہے اور تو اُس سے اُس کے علم کی وجہ سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو ایسے عمل ہے باز آ اور اپنے عمل کی تلافی کر لے اور اپنی نیت کو اللہ تعالیٰ کے لیے درست کر لے اس بات کی کوشش کر کہ بغیر نیت صالح کے جو حق تعالیٰ کے لیے ہو تو نہ ایک لقمہ کھائے اور نہ ایک قدم چلے اور نہ کسی قسم کا کوئی عمل کرے جب تو ایرا کرنے لگے گا پس تو جو بھی عمل کرے گا خدا ہی کے واسطے ہو گا کہ اُس کے غیر کے لیے۔ تجھ سے گفت قطعاً نازل ہو جائے گی اور بریت صالح تیری نیت بن جائے گی جب کسی بندہ کی بریت اپنے رب عزوجل کے لیے صحیح ہو جاتی ہے تو وہ بندہ کسی چیز میں بھی شکست کی طرف حاجت مند

الصَّبْرُ سَبَبٌ لِلنُّصْرَةِ وَالرَّفْعَةِ وَالْعِزَّةِ.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الصَّبْرَ مَعَكَ وَنَسْأَلُكَ التَّقْوَى وَالْكَفَايَةَ وَالْفَرَاعَ مِنَ الْكُلِّ وَالْإِشْتِغَالَ بِكَ وَدَفْعَ الْحُجُبِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ إِنْ نَعُوذُ الْوَسَائِلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ فَإِنَّ وَفُوقَكُمْ مَعَهَا هُوَسٌ لَا مَلِكَ وَلَا سُلْطَانَ وَلَا غِنَى وَلَا عِزَّ إِلَّا لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ.

يَا مُنَافِقُ إِلَى مَتَى تُرَائِي وَتُنَافِقُ أَيْشَ يَقَعُ بِيَدِكَ مِمَّنْ تُنَافِقُ إِنْ جِلَّهُ وَبِكَ أَمَا تَسْتَحْيِي مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَصَاوُ مِنْ بِلَقَائِهِ عَنْ قَرِيبٍ تَعْمَلُ عَمَلًا لَهُ وَبَاطِنُهُ لِغَيْرِهِ نَحَادِثُهُ وَتَسْتَجِدِّي بِحِلْمِهِ بِكَ إِنْ جَعَلَ تَدَارَكَ أَمْرَكَ وَأَصْلَحَ نَيْتَكَ لَهُ أَجْهَدَ أَنْ لَا تَأْكُلَ كُلَّ لُقْمَةٍ وَلَا تَمْشِيَ خُطْوَةً وَلَا تَعْمَلَ شَيْئًا فِي الْجُمْلَةِ إِلَّا بِنِيَّةٍ صَالِحَةٍ تَصُدُّهُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا صَدَّكَ هَذَا فَكُلْ عَمَلٍ تَعْمَلُهُ يَكُونُ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ تَزُودُ عَنْكَ الْكُلْفَةَ وَتَصِيرُ هَذِهِ النِّيَّةُ طَبْعًا لِلْعَبْدِ إِذَا صَحَّتْ عَبْدُ اللَّهِ يَرْبِيهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَحْتَاجُ إِلَى تَكَلُّفٍ

فِي شَيْءٍ لَّا تَهَيَّؤُا لَهُ وَإِذَا تَوَلَّاهُ أَغْنَاهُ
وَحَبَّيْهِ عَنِ الْخَلْقِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِمْ
فَالْتَعَبَ مَا دُمْتَ مُرِيدًا قَاصِدًا
سَائِرًا إِذَا وَصَلْتَ وَانْقَطَعَتْ مَسَافَةٌ
سَمِعَكَ فَصَدَّتْ فِي بَيْتِ قُرْبٍ رَيْكَ
عَزَّ وَجَلَّ ذَالِ التَّكَلُّفِ فَيَنْبُتُ الْإِنْسُ
بِهِ فِي قَلْبِكَ وَيَزِدُّ إِدْحَاقِي يَا خُذْ
بِحِرَائِيهِ يَكُونُ أَوْ لَا صَغِيرًا ثُمَّ يَكْبُرُ
فَإِذَا اكْبُرَ اِمْتَلَأَ الْقَلْبُ بِاللَّهِ عَمَلًا
وَجَلَّ فَلَا يَبْقَى لغيرِهِ طَرِيقٌ إِلَيْهِ
وَلَا زَاوِيَةٌ فِيهِ إِنْ أَرَدْتَ الْوُصُولَ
إِلَى هَذَا فَكُنْ مَعَ امْتِنَالِ أَمْرِهِ وَالْإِنْتِهَاءِ
عَنْ تَهْمِهِ وَالتَّسْلِيلِ إِلَيْهِ فِي الْخَيْرِ
وَالشَّرِّ وَالْإِغْيَا وَالْعِيْرَ وَالذَّلَّ عِنْدَ
يُكْوِغِ الْأَعْرَاضَ وَكُسْرَهَا فِي أُمُورِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَعْمَلُ لَهُ وَلَا تُطَالِبُ
بِدَّرَجَةٍ مِنَ الْأَجْرِ تَعْمَلُ وَيَكُونُ
قَصْدُكَ رِضَا الْمُسْتَعْمِلِ وَتُزِيهِ
فَالْأَجْرُ تَكُونُ رِضَاهُ عِنْدَكَ وَ
قُرْبِكَ مِنْهُ دُنْيَا وَآخِرَةً فِي الدُّنْيَا
لِقَلْبِكَ وَفِي الْآخِرَةِ لِقَالِكَ إِعْمَلْ وَلَا
تُنَافِسْ لَا عَلَى دَرَجَةٍ وَلَا عَلَى بَدْرَةٍ
لَا تَنْظُرْ إِلَى عَمَلِكَ بَلْ تَكُونُ جَوَاحِدَكَ
تَتَحَرَّكَ بِالْعَمَلِ وَقَلْبِكَ مَعَ الْمُسْتَعْمِلِ
فَإِذَا شِئْتَ لَكَ هَذَا صَارَ لِقَلْبِكَ عُيُونٌ

نہیں ہوتا کیوں کہ خدا اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کی
کار سازی فرماتا ہے۔ اور جب خدا اس کا دوست بن جاتا ہے
تو اس بندہ کو وہ غنی کر دیتا ہے اور مخلوق سے محبوب کر دیتا
ہے پس وہ بندہ مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا۔ تعب و مشقت
اسی وقت تک ہے جب تک کہ تو مرید قاصد اور سالک ہے
لیکن جب تو اس کی طرف پہنچ جائے گا اور تیرے سفر کی مسافت
منقطع ہو جائے گی اور تو قرب الہی کی منزل پر پائے گا اس میں
رہنے لگے گا تو اس وقت تیرا تکلف دور ہو جائے گا اور اس
کا اس تیرے قلب میں جگہ پکڑ لے گا اور وہ اس روز بروز بڑھتا
رہے گا یہاں تک کہ وہ تیرے قلب کے تمام طرفوں کو گھیر لے گا۔
اولاً یہ چھوٹا ہوتا ہے پھر بڑھتا جاتا ہے پس جب بڑھ جاتا ہے تو قلب اللہ
عز و جل کے قرب بھر جاتا ہے اس میں غیر کا راستہ نہیں رہتا اور نہ غیر
کی گنجائش اگر تو اس طرف پہنچنا چاہتا ہے تو تو خدا کے احکام کی تعمیل
کرے اور اس کے منوعات سے باز رہنے اور بھلائی و برائی اور
- امیری و فقر کی عزت و ذلت اور فقیل و کثیر اغراض کے دنیا و آخرت
میں پورا ہونے میں اور نہ ہونے میں اپنے آپ کو اسی کے حوالہ کرنے
وہ جو چاہے کرے تو تسلیم سمجھکا ہو کہ تیرا عمل اس کے لیے ہوا اور
اس پر ایک ذرہ برابر بدل طلب نہ کرے بلکہ جہاں اس سے تیرا مقصد
کام لینے والے کی رضامندی اور نوازی ہو پس اللہ کی رضامندی اور قرب
الہی تیرے قلب کے لیے اور آخرت میں تیرے قابل کے لیے ہو گا مل کر اور نہ اور
تھیلی کی رغبت نہ کر اپنے عمل کی طرف نظر نہ ڈال بلکہ ایسا ہو کہ تیرے
اعضاء عمل کی وجہ سے حرکت کریں اور تیرا دل کام لینے والے کے
ساتھ متوجہ ہو۔ جب تو اس مرتبہ پر پہنچ جائے
گا تو تیرے قلب کے واسطے بہت سی
انکسیں ہو جائیں گی جہی سے تو دیکھے گا

معنی صورت اور طلب ماضی اور خبر معائنہ بن جائے گی۔ وہ جب اللہ کے لیے صلاحیت پیدا کرتا ہے اس کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ تمام حالتوں میں اس کے ساتھ ہو جاتا ہے اس کو خدا تغیر و تبدل کرتا ہے اور اس کو ایک حالت دوسرے حال کی طرف نقل کرتا رہتا ہے وہ ستر پانچ معنی اور ایمان اور ستر پانچ ایمان و معرفت اور قرب و مشاہدہ بن جاتا ہے وہ دن بغیر رات کے روشنی بغیر تاریکی کے صفائی بلا میلہ اپنی کے قلب بغیر نفس کے اور باطن بغیر قلب کے بغیر وجود کے غیبت بغیر حضور کے بن جاتا ہے۔ وہ مخلوق اور اپنے نفس سے غائب ہو جاتا ہے۔ اس سب کی بنیاد اللہ عزوجل کے ساتھ اس کو ملتا ہے جب تک کہ ایسا اس تیرے اور خدا کے درمیان میں حاصل نہ ہو کلام نہ کر مخلوق سے ایک قدم لگے بڑھان کا نقصان و نفع کوئی چیز نہیں ہے تو مخلوق کو جانچی چکا ہے اور نفس سے ایک قدم پر سے ہٹ آگے بڑھ اور اس کی موافقت نہ کر بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے نفس سے دشمنی کر تو نفس کو ازما چکا ہے خلق و نفس دو الگ کے سمندر اور دو ہلاکتیں جنگل ہیں تو قصد مصمم کر اور اس جائے ہلاکت سے جلد عبور کر جا لیا کرنے سے بچنے بادشاہت مل جائے گی اول (یعنی مخلوق و نفس کے ساتھ ابتلا) بیماری اور دوسرا یعنی ان کو ترک کر کے خلا سے ملنا دوا ہے۔ اللہ عزوجل نے بیماری بھی اتاری ہے اور دوا بھی برپا کی ہے لیے اللہ کے نزدیک اور اس کے قبضہ میں دوا ہے جس کا اس کے سوا کوئی مالک نہیں جب تو وحدت پر جمار ہے گا تو تجھ کو واحد حقیقی کے ساتھ اس حاصل ہو جائے گا۔ جب تو فقر پر صبر کرے گا۔ تجھ کو غنا حاصل ہو جائے گی اور اگر تو دنیا کو چھوڑ

تَنْظُرُ بِهَا صَارَ السَّعْيُ صُورَةً وَالْغَائِبُ حَاضِرًا وَالْخَبَرُ مُعَايَنَةً الْعَبْدُ إِذَا صَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ مَعَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ بُغْيَرَةٌ وَيُبَدِّلُهُ وَيَقْلُدُهُ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ يَصِيرُ كُلُّهُ إِيْمَانًا وَإِيْقَانًا وَمَعْرِفَةً وَقُرْبًا وَمُشَاهَدَةً يَصِيرُ تَهَارًا بِلَا لَيْلٍ ضِيَاءًا بِلَا ظَلَامٍ صَفَاءً بِلَا كَدٍّ بِهَاطِلًا بِلَا نَفْسٍ وَسِدًّا بِلَا قَلْبٍ فَنَاءً بِلَا وُجُودٍ غَيْبَةً بِلَا حُضُورٍ يَصِيرُ غَائِبًا عَنْهُمْ وَعِنْدَهُ كُلُّ هَذَا أَسَاسُهُ الْإِنْسُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا كَلَامَ حَتَّى يَكْتُمَ هَذَا الْإِنْسُ بَيْتَكَ وَبَيْتَهُ أَحْطَ عَنِ الْخَلْقِ خُطْوَةً لَا ضَرَّهُمْ وَلَا نَفْعَهُمْ فَقَدْ خَبَرْتَهُمْ وَأَحْطَ عَنِ النَّفْسِ خُطْوَةً وَلَا تَوَّافَقَهَا وَعَادَهَا فِي رِضَا رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ خَبَرْتَهَا فَالْخَلْقُ وَالنَّفْسُ بِحَرَانِ نَارٍ وَإِدْيَانٍ مُهْلِكِينَ إِعْزَمُ وَجَزُّ هَذَا الْمَهْلِكِ وَقَدْ وَقَعَتْ فِي الْمُلْكِ الْأَوَّلِ دَاءٌ وَالثَّانِي دَاءٌ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَاللِّدَاءَ وَالْأَمْرَاضُ كُلُّهَا لَهَا أَدْوِيَةٌ عِنْدَهُ وَبَيِّدَهُ لَا يَمْلِكُهَا أَحَدٌ سِوَاهُ إِذَا صَبَرْتَ عَلَى الْوَحْدَةِ جَاءَكَ الْإِنْسُ بِالْوَاحِدِ إِذَا صَبَرْتَ عَلَى الْفَقْرِ جَاءَكَ الْغِنَى أَنْزَلَ الدُّنْيَا

پھر آخرت کو طلب کر چھوڑا آخرت کو چھوڑا اور
قرب مولیٰ طلب کر غلق کو چھوڑا پھر غلق کی
طرف لوٹا۔

تجھ پر افسوس سوچتا نہیں خلق اور خالق دینا و آخرت
دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے ہیں رات اور دن
سیاہی و پیدیدی دونوں ایک جا جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ دونوں جمع
ہی نہیں ہو سکتے نہ اس کا تصور ہو سکتا ہے اور نہ یہ درست ہو سکتا
اور نہ اس کا کچھ ماحصل ہے یا تو غلق کو اختیار کر لے اور یا خالق
کو اور یا دنیا کو لے لے اور یا آخرت کو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ
خلق تیرے ظاہر میں ہو اور خالق تیرے باطن میں دنیا تیرے
ہاتھ میں ہو اور آخرت تیرے قلب میں لیکن دونوں تیرے
قلب میں جمع ہو جائیں پس یہ غیر ممکن ہے تو اپنے نفس کے لیے
دونوں میں سے جس کو چاہے دیکھ کر پسند کر لے۔ اگر دنیا مطلوب
ہے قلب آخرت کو نکال دے اور اگر آخرت مطلوب ہے تو
قلب دنیا کو نکال ڈال اور اگر مولیٰ تعالیٰ تیرا مقصود ہے پس
تو دنیا و آخرت کو ماسوائے اللہ سب کو اپنے قلب سے
نکال دے کیونکہ جب تک تیرے قلب میں ایک ذرہ بھی ماسوائے
کا ہو گا تو اپنے پاس قرب الہی کو نہ دیکھ سکے گا۔ نہ اس
کے ساتھ تجھے انس ثابت ہو گا اور نہ اس کی طرف
تجھے کون مل سکے گا اور جب تک تیرے قلب
میں ذرہ دنیا سے ہو گا تو آخرت کو نہ دیکھ سکے گا اور
جب تک تیرے قلب میں ایک ذرہ آخرت سے ہو
گا تو قرب الہی حاصل نہ کر سکے گا۔ تو عاقل بن خدا کے
دروازہ پر بغیر سچائی کے قدموں کے تو نہیں پہنچ سکتا ہے کیوں کہ
پرکھنے والا داننا و بخیر ہے۔

ثُمَّ أَطْلُبُ الْآخِرَةَ ثُمَّ أَتْرُكُ الْآخِرَةَ وَأَطْلُبُ الْفُرْقَانَ
مِنَ الْمَوْتِ أَتْرُكُ الْخَلْقَ ثُمَّ أَرْجِعُ
إِلَى الْخَالِقِ۔

وَبِحَاكِ خُلُقٍ وَخَالِقٍ لَا يَجْتَمِعَانِ هَذَا إِنْ لَا يَجْتَمِعَانِ
لَيْلٌ وَنَهَارٌ وَسَوَادٌ وَبَيَاضٌ لَا يَجْتَمِعَانِ
لَا يُتَصَوَّرُ لَا يَصِفُ لَا يَجِيءُ مِنْهُ شَيْءٌ
إِنَّمَا الْخَلْقُ وَرَأْسُ الْخَالِقِ إِنَّمَا الدُّنْيَا
وَرَأْسُ الْآخِرَةِ وَقَدْ يُتَصَوَّرُ أَنْ تَكُونَ
الْخَلْقُ فِي ظَاهِرِكَ وَالْخَالِقُ فِي بَاطِنِكَ
وَالدُّنْيَا فِي يَدِكَ وَالْآخِرَةُ فِي قَلْبِكَ
أَمَّا فِي الْقَلْبِ فَلَا يَجْتَمِعَانِ أَنْ تُظَرَّ
لِنَفْسِكَ وَاخْتَرَلَهَا فَإِنْ أَرَدْتَ الدُّنْيَا
فَأَخْرِجِ الْآخِرَةَ مِنْ قَلْبِكَ وَإِنْ أَرَدْتَ
الْآخِرَةَ فَأَخْرِجِ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِكَ وَ
أَرَدْتَ الْمَوْتِ فَأَخْرِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ
وَمَا سِوَاهُ مِنْ قَلْبِكَ لِأَنَّ مَا دَامَ فِي
قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِمَّا سِوَى الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ
لَا تَرَى قُرْبَهُ عِنْدَكَ وَلَا يَتَحَقَّقُ لَكَ
الْإِنْسُ وَالسُّكُونُ إِلَيْهِ مَا دَامَ فِي
قَلْبِكَ ذَرَّةٌ مِّنَ الدُّنْيَا لَا تَرَى الْآخِرَةَ
بَيْنَ يَدَيْكَ وَمَا دَامَ فِي قَلْبِكَ ذَرَّةٌ
مِّنَ الْآخِرَةِ لَا تَرَى بِقُرْبِ الْحَقِّ
عَمَّ وَجَلَّ لَكَ كُنْ عَاقِلًا لَا تَأْتِيَ إِلَى بَابِهِ
إِلَّا بِأَقْدَامِ الصِّدْقِ فَإِنَّ التَّائِبَ
بَصِيرٌ۔

وَيَحْكُ تَسْتَرَتْ عَنِ الْخَلْقِ لَا
عَنِ الْخَالِقِ كَيْفَ تَسْتَرُ عَنْ قَرِيبٍ
تُسْتَهْمَكُ عِنْدَ الْخَلْقِ وَتَأْخُذُ الْعَمَلَةَ
مِنْ جَنِينِكَ وَبَيْنِكَ يَا تَارَكَ الرَّجَاهِ
الْمَكْسَرِ عِنْدَ أَكْلِكَ فِي قَتِينَتِكَ يَبِينُ لَكَ
الْخَبْرُ يَا أَكِلَ السَّوِّ عَنْ قَرِيبٍ يَتَبَيَّنُ
فِعْلُهُ فِي جَسَدِكَ أَكُلَ الْحَذَامِ
سَمَّ لَجَسَدٍ دِيْنِكَ تَرَكُ الشُّكْرَ عَلَى
التَّعَمُّ سَمَّ لِدِيْنِكَ عَنْ قَرِيبٍ يُعَاقِبُكَ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفَقْرِ وَالشُّوَالِ
لِلْخَلْقِ وَرَفَعَ الرَّحْمَةَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَ
وَأَنْتَ يَا تَارَكَ الْعَمَلِ بِعِلْمِهِ عَنْ
قَرِيبٍ يُنْسِيكَ الْعِلْمَ وَيَذْهَبُ
بِرَكَتِهِ مِنْ قَلْبِكَ يَا جَاهِلًا لَوْ عَرَفَتْهُ
عَرَفَتْهُ عَقُوبَاتِهِ أَحْسِنُوا الْأَدَبَ مَعَهُ
وَمَعَ خَلْقِهِ قَلِّلُوا مِنَ الْكَلَامِ فِيهِ مَا لَا
يُعْنِيكَ عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِينَ أَنَّهُ قَالَ
رَأَيْتُ شَابًّا يُكْدِي فَقُلْتُ لَهُ لَوْ عَلِمْتَ
كَأَنَّ أَحَبَّ إِلَيْكَ فَعَوْقَبْتَ بِأَنْ حُرِمْتَ
قِيَامَ اللَّيْلِ سَيِّئَةً أَشْهَرًا

يَا غَلَامُ فِيهِمَا يُعْنِيكَ شُغْلُ عَمَّا
لَا يُعْنِيكَ أَحْرَجَ نَفْسَكَ مِنْ قَلْبِكَ وَ
قَدْ جَاءَكَ الْخَيْرُ فَأَتَهَا هِيَ الْكَدَرُ لَا
الْمَكْدَرُ بَعْدَ خُرُوجِهَا يَجِيءُ الصَّفَاءُ
غَيْرَ وَقَدْ غَيَّرْتَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

تجھ پر افسوس ہے تو نے خلق سے پردہ کر لیا ہے خالق
سے پردہ نہیں کیا۔ تجھے خلق سے پردہ کیا فائدہ دے گا عنقریب
تو خلق کے نزدیک رسوا ہو جائے گا اور تیرے اسباب
معیشت تیری جیب اور گھر سے بے لیے جائیں گے بے رجز
نیشتر کے ٹکڑے کو اپنے کھانے کے برتن میں چھوڑ دینے
والے کھانے کے وقت تجھے خبر پڑ جائے گی اس زہر
کے کھانے والے عنقریب تجھے زہر کا فعل ظاہر ہو جائے
گا کہ وہ تیرے جسم میں کیا اثر کرے گا حرام کا کھانا تیرے
دین کے جسم کے لیے زہر ہے نعمت پر تیرا شکر کا چھوڑ دینا
تیرے دین کے لیے زہر ہے ترک شکر پر عنقریب حتی عزوجل
تجھے محتاجی اور خلق سے سوال کرنے اور ان کے دلوں سے
تیرے واسطے نرمی و مہربانی کے اٹھالینے کے ساتھ نرا
دے گا اور اسے اپنے علم پر عمل کے چھوڑنے والے عنقریب
تجھ کو علم بھٹکا دے گا۔ اور اس کی برکت تیرے قلب سے جاتی ہے
گی۔ اسے جاہلوں اگر تم خدا کو پہچانتے تو تم اس کی جزا و سزا
کو جان لیتے تم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھے اور برا
برتاؤ کرو اور بے فائدہ کلام کو کم کرو بعض صالحین سے مروی ہے
کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک جوان کو گواہی کرتے ہوئے دیکھا جس نے
اس سے کہا تیرے لیے کیا اچھا ہوتا اگر تو محنت و مزدوری کرتا پس مجھ سے
کی یہ مزدوری کی کہ میں چھ مہینہ تک تیرے نماز پڑھنے سے محروم کر دیا گیا۔

اے غلام کلام بد باتوں میں مشغول ہے جو بیکار بانوں میں نہیں تپنے
نفس کو اپنے قلب کے نکال ڈال تجھے بھلائی حاصل ہو جائے گی کیونکہ یہی
نفس ایسی کدورت ہے جو دوسرے کو مکدر بنانے والی ہے اس کے
نکلنے کے بعد صفائی آجائے گی تو اپنی حالت کو بدل ڈال
تحقیق تو بدل دیا جائے گا۔ ارشاد الہی ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِتَوْ مَرَحَتِي يُغَيِّرُ مَا
 بِأَنْفُسِهِمْ يَا نَسَانُ اسْمَعُوا يَا نَسَانُ اسْمَعُوا
 يَا مُتَكَلِّفِينَ اسْمَعُوا يَا بَلَّغُ يَا عَقْلُ كَلَامِ آبَائِي عَزَّ وَجَلَّ
 وَأَخْبَارُهُ وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ غَيْرُهُ
 لَهُ مِنْ تَقْوَى سِكْمٍ مَا يَكُرُّ حَتَّى يَأْتِيَكُمْ
 مَا تُحِبُّونَ الطَّرِيقُ وَاسِعٌ أَيْشٍ بِكُمْ
 يَا ذِمَّتِي قَوْمُوا وَتَشَبَّهُوا أَعْمَلُوا
 لَا تَفْعَلُوا مَا دَامَ الْحَبْلُ بِطَرَفِيهِ بِأَيْدِيكُمْ
 اسْتَعِينُوا بِهِ عَلَى مَا يَصُدُّكُمْ
 تَقْوَى سِكْمٍ أَدْبُوها وَإِلَّا ذَكَيْتُمْ هِيَ
 أَمَّا هِيَ بِالسُّوءِ فِي الدُّنْيَا وَلَوَامَةٍ
 فِي الْآخِرَةِ اهْرُبُوا مِمَّنْ يَشْغَلُكُمْ
 عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَهَرِيكُمْ مِنَ السَّبْعِ
 عَامِلُوا فَإِنَّهُ مَنْ عَامَلَهُ رَبِّهِ مَنْ
 أَحَبَّهُ أَحَبَّهُ مَنْ أَرَادَهُ مَنْ تَقَرَّبَ
 إِلَيْهِ قَرَّبَ مِنْهُ مَنْ تَعَرَّفَ إِلَيْهِ عَرَفَهُ
 نَفْسُهُ اسْمَعُوا صَوْتِي وَاقْبَلُوا قَوْلِي فَمَّا
 عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَنْ يَتَكَلَّمُ عَلَى
 النَّاسِ عَلَى حَالَتِي غَيْرِي أُمُرٌ يَدُ الْخَلْقِ
 لَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا الْآخِرَى طَلَبَتْهَا
 لَهُمْ كُلُّ كَلِمَةٍ أَنْتَكُمُ بِهَا لَا
 أُمُرٌ يَدُهَا إِلَّا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ أَيْشٍ
 عَلَى مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَى وَمَا فِيهِمَا
 وَهُوَ يَعْلَمُ صِدْقِي لِأَنَّهُ عَلَّامُ الْغُيُوبِ
 تَعَالَوْا إِلَيَّ أَنَا مَحِلُّ أَنْصَابِ

إِنَّ اللَّهَ الْإِلَهَ تَحْقِيقُ اللَّهُ تَعَالَى كَسَى قَوْمِ كِي حَالَتِ نَحْنُ بَدَلَتِ
 یہاں تک کردہ اہل قوم اپنی حالت کو بدل ڈالیں۔ اس آدمی
 کن۔ اسے جماعت والو سنو! اسے مکلفین شرع اسے عاقلو!
 اسے بالغو! سنو! اللہ عزوجل کے کلام اور اس کی خبروں کو اور
 اللہ عزوجل تمام کلام کرنے والوں سے زیادہ سچا ہے۔ تم اللہ
 کے لیے اپنے نفسوں سے اس امر کو جس کو وہ ناپسند کرتا ہے
 بدل ڈالو تاکہ وہ تمہارے لیے وہ چیزیں جن کو تم پسند کرتے
 ہو عطا فرمادے۔ راستہ کھلا ہوا وسیع ہے پھر اس پر
 کیوں نہیں چلتے تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ اسے لوے نکلنے والے آپا بھڑ
 کھڑے ہو جاؤ اور خدا کا دامن پکڑ لو عمل کرو اور غافل نہ رہو
 جب تک دین متین کی رسی کے دونوں کنارے تمہارے ہاتھ میں ہیں اس ایسی
 مدد و جو کہ تمہارے نفسوں کی اصلاح کرنے سے تم نفسوں پر سوار ہو جاؤ ورنہ
 وہ تم پر سوار ہو جائیں گے نفس دنیا میں برائی کا حکم دینے والا ہے اور آخرت
 میں طاعت کرنے والا ان لوگوں سے جو تم کو اللہ عزوجل سے روکیں ایسے بھگا
 جیسے کہ تم درندہ مارنے کے واسطے سے بھاگتے ہو ان عزوجل کے ساتھ معاملہ
 کر پس تحقیق جو اس سے معاملہ کرتا ہے وہ نفع حاصل کرتا ہے جو اس کو دوست
 رکھتا ہے اللہ اس کو دوست رکھتا ہے جو اللہ کا ارادہ کرتا ہے اللہ اس کا ارادہ
 کرتا ہے جو اس کی طرف نزدیک کرتا ہے اللہ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے جو اس
 کی معرفت کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ویسی ہی اس کو اپنی معرفت عطا فرماتا ہے
 وہ موجود برحق ہے میں جو کچھ کہتا ہوں اسے سوار میرے زان کو قبول کر دے زین پر کوئی ایسا
 نہیں ہے جو میری حالت پر کلام کرنا ہو میرے ایک مات پر کلام میں مخلوق کا خیر خواہ ہونا
 ذکر اپنا اگر آخرت کو طلب کرتا ہوں تو مخلوق ہی کے لیے نہ کہ اپنے لیے ہر وہ کلمہ جو میں بتاتا
 ہوں اس سے میرا مقصود اللہ عزوجل ہی ہوتا ہے۔ مجھے دنیا و آخرت اور اُن کی چیز سے جو کہ ان
 دونوں میں ہے کچھ غرض نہیں۔ اللہ عزوجل میری سچائی کو جانتا ہے کیونکہ وہ تمام شےوں
 کا جانتے والا ہے میری طرف بڑھو آؤ۔ میں کسوٹی ہوں۔

میں بھٹی اور سکڑ جانے کی کمال کاماک ہوں۔
 اسے منافق تو کیا ہے، بودہ گوئی کر رہا ہے تیری پیودہ گوئی
 بے معنی ہے تو کب تک اما میں (کتنا ہے) گاتو ہے کون
 تجھ پر افسوس ہے تیری نظر تو غیر خدا پر ہے اور تو
 کہتا ہے یہی کہ میں خدا کو دیکھتا ہوں تو یہ خدا سے اس پچھلنا
 ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا سے اس کو تا ہوں اور تو اپنے
 نفس کو راضی برضا رہنے والا بتاتا ہے حالانکہ وہ جھگڑا رہے
 تو اپنے نفس کو صابر بتاتا ہے حالانکہ ایک مچھر تجھ کو مضطرب دیتا
 اور ناشکر بنا دیتا ہے تو اس رقت تک کلام نہ کو تا وقتیکہ تیرا
 گوشت مصائب و تکالیف کی کثرت سے مردہ نہ ہو جائے کہ
 آنٹوں کی قینچیاں اس کو کاٹ ہی نہ سکیں۔ ایسی حالت میں تو
 سزا پا غلوت بن جائے گا تیرا قلب دنیا و آخرت دونوں سے
 خالی ہو جائے گا تو ان کی نسبت اور ان کی چیزوں کی نسبت
 جو ان دونوں دنیا و آخرت میں ہیں معدوم ہو جائے گا اور
 احکام کی بجا آوری اور ممنوعات سے باز رہنے میں موجود
 ہو گا۔ خدا کا فعل تجھ کو موجود کر دے گا اور تجھے حرکت
 و سکون میں لائے گا۔ اور تو اس کی معیت میں اپنے
 سے غائب رہے گا۔ جب تک تیرے لیے کوئی
 مرتبہ ثابت نہیں ہو گا حتیٰ عزوجل بندہ سے اس کی
 صورت ظاہری کو طلب نہیں کرتا ہے بلکہ اس کا مطلوب
 تو حقیقت ہے حقیقت توحید الہی اور اخلاص اور دنیا و
 آخرت کی محبت کا قلب سے نائل کر دینا اور تمام چیزوں
 سے یکسو ہو جانے کا نام ہے۔ جب کسی بندہ کو کامل طور سے
 یہ مرتبہ حاصل ہو جائے گا تو اس کو اللہ اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے
 اس کو نزدیک کرے گا اور غیروں پر اس کو بلندی عطا فرمائے گا۔

الْكُورَةِ وَذَارِ الصَّرْبِ
 يَا مَنَافِقُ آيَشْ تَهْدِي هَذَا يَانَكَ
 فَارْهَعْ كَمْ تَقُولُ أَنَا وَمَنْ أَنْتَ
 فَبِكَ تَرَى غَيْرَهُ وَتَقُولُ أَنَا أَرَاهُ وَتَأْسُ
 بِغَيْرِهِ تَقُولُ أَنَا أَرَاهُ بِهِ سَمِعِي نَفْسَكَ رَاضِيَةً بِنِكَ
 مَعَا رِضَتَهُ تَسْمِيَهُمَا صَابِرَةً وَ
 بَقِيَّةً تُزَعِّجُكَ وَتَكْفُرُكَ لَا
 كَلَامَ حَتَّى يَصِيرَ لَحْمُكَ مَيْتًا
 بِكَثْرَةِ الْأَلَامِ وَالْأَفَاتِ فِيهِ فَلَا
 تَوَلِيَهُ مَقَارِيضُ الْأَفَاتِ فَتَصِيرُ
 كُوكُ خَلْوَةٍ بِهِ يَخْلُوا قَلْبُكَ
 عَنِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَتَكُونُ فِي
 عَدَمٍ يَا لِمَنَافِقَةٍ إِلَيْهِمَا وَ إِلَى مَا
 فِيهِمَا وَ وُجُودَكَ عِنْدَ امْتِثَالِ
 الْأَمْرِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَنِ النَّهْيِ فَإِنَّ فِعْلَهُ
 يُوجِدُكَ وَ فِعْلُهُ يُحَرِّكُكَ وَيُسْكِنُكَ
 وَأَنْتَ فِي غَيْبَةٍ مَعَهُ لَا تَثْبُتُ
 لَكَ مَقَامٌ حَتَّى يَصِيرَ لَكَ هَذَا الْمَقَامُ
 الْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ لَا يَطْلُبُ مِنَ الْعَبْدِ
 صُورَتَهُ إِنَّمَا يَطْلُبُ مَعْنَاهُ وَهُوَ
 تَوْحِيدُهُ وَ إِخْلَاصُهُ وَ إِتْرَالُهُ
 حُبُّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ قَلْبِهِ
 وَ أَنْ تَصِيرَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ فِي
 مَعْزِلٍ عَنْهُ فَإِذَا تَمَّ لَهُ هَذَا
 أَحَبَّهُ وَ قَرَّبَهُ وَ رَفَعَهُ عَلَى غَيْرِهِ

يَا وَاحِدًا وَجَدْنَا لَكَ خَلِصًا
مِنَ الْخَلْقِ وَاسْتَخْلِصْنَا لَكَ صَدِّجًا
دَعَاوِينَا بِبَيْتِنَا فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ
طَيِّبٌ قُلُوبُنَا وَيَسِّرْ أُمُورَنَا
اجْعَلْ أُنْسَنَا بِكَ وَحِشْنًا مِمَّنْ
سِوَاكَ اجْعَلْ هُمُومَنَا هَمًّا
وَاحِدًا وَهُوَ الْهَمُّ بِكَ وَالْقُرْبُ
مِنْكَ دُنْيَانَا وَآخِرَانَا
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ

المجلس السابع والثلاثون

بیماروں کی عیادت و شرکت جنازہ کے بیان میں

جمعہ کے دن صبح کے وقت پانچویں رجب ۱۲۵۵ھ
کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :
حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم سے مروی ہے
کہ آپ نے ارشاد فرمایا بیماروں کی عیادت
کیا کرو اور جنازوں کے ساتھ جایا کرو ایسا کرنا
تم کو آخرت کی یاد دلائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس ارشاد سے یہ قصد کیا کہ تم آخرت
کو یاد کیا کرو اور تم آخرت کی یاد سے
بھاگتے اور دنیا کو دوست رکھتے ہو عنقریب

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكْرَةً الْجَمْعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ هَذَا
رَجَبَ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ عُوذُوا لِمَنْ صَلَّى وَشَيَّعُوا
الْجَنَائِزَ فَإِنَّهُ يُدْخِلُكُمْ الْآخِرَةَ
قَصَدَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ أَنْ تُذَكِّرُوا
الْآخِرَةَ وَأَنْتُمْ تَهْمِلُونَ مِنْ
ذِكْرِهَا وَتُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ عَنْ

قَرِيبٌ يُحَالُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا بَلَا أَهْرَمُ
يُؤْخَذُ مِنْ أَيْدِيكُمْ الَّذِي أَنْتُمْ
فَرِحُونَ بِهِ تَجِيئُكُمْ الْبَغْضَةُ يُجَيِّئُكُمْ
الْتَّرَحُّهُ بَدَلُ الْفَرَحَةِ -

يَا عَافِلُ يَا هَبِجْ أَنْتَبَهُ مَا
خُلِقْتَ لِلدُّنْيَا وَإِنَّمَا خُلِقْتَ لِلْآخِرَةِ
يَا عَافِلًا عَمَّا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ وَقَدْ
جَعَلْتَ هَمَّكَ لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ
وَجَمَعَ الدِّينَارَ فَوْقَ الدِّينَارِ وَ
اشْغَلْتَ جَوَارِحَكَ بِاللَّيْبِ إِنَّ
ذِكْرَكَ مُذَكِّرُ الْآخِرَةِ وَالْمَوْتِ
تَقُولُ نَغَضْتُ عَلَى عَيْشِي وَتَلَوْتُ
بِرَأْسِكَ هَكَذَا وَهَكَذَا قَدْ جَاءَكَ
نَذِيرُ الْمَوْتِ وَهُوَ الشَّيْبُ فِي
شَعْرِكَ وَأَنْتَ تَقْصُصُهُ أَوْ تَقْصِرُهُ
بِالسَّوَادِ إِذَا جَاءَ أَجَلَكَ أَيْشٍ
تَعْمَلُ إِذَا جَاءَكَ مَلَكُ الْمَوْتِ وَ
مَعَهُ أَعْوَانُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَرُدُّهُ
إِذَا الْقُطْعَ رُمُقَكَ وَانْقَضَتْ مُدَّتُكَ
بِأَيِّ حِيلَةٍ تَحْتَالُ دَعُ عَنْكَ هَذَا
الْهَوَسَ الدُّنْيَا مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْعَمَلِ إِذَا
عَمِلْتَ فِيهَا أُعْطِيتَ الْآخِرَةَ وَإِنْ
لَمْ تَعْمَلْ فَمَا تُعْطَى هِيَ دَارُ الْأَعْمَالِ
وَالصَّبْرُ عَلَى الْأَفَاتِ هِيَ دَارُ النَّعْبِ
وَالْآخِرَةُ دَارُ الرَّاحَةِ الْمُؤْمِنُ

تمہارے اردو دنیا کے درمیان بغیر تمہارے اختیار کے اڑنا
وہی جائے گی تمہارے انھوں سے وہ چیزیں جن کی وجہ تم خوش
ہوتے ہو لے لی جائیں گی۔ جن چیزیں کو تم ناپسند و مکرہ سمجھتے ہو وہ
تمہارے پاس آجائیں گی اور خوشی کے بدلے میں رنج و ناخوشی ہوگا۔

اے غافل اے نادان ہوشیار ہو جا تو دنیا
کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا ہے بلکہ تو آخرت کے
لیے پیدا کیا گیا ہے۔ اے ضروریات سے غافل
تو نے تو اپنا مقصد شہوتوں اور لذتوں اور دنیا
کے اوپر دنیا ر جمع کرنے کو بنا لیا ہے اور اپنے
اعضاء کو کھیل کود میں مشغول کر دیا ہے۔ اگر کوئی
واعظ تجھے آخرت و موت کی یاد دلاتا ہے تو تو کہہ
دیتا ہے کہ اے واعظ تو نے تیرے اوپر میرے عیش کو
خراب کر دیا اور اپنے سر کو ایسے ایسے ہلاتا ہے۔
تیرے پاس موت کا ڈر آنے والا جو تیرے بالوں کی
پسیدی ہے اچکے اور تو ان سپید بالوں کو
ترشوا دیتا ہے یا سیاہی سے غضاب کر کے بدل دیتا
ہے جب تجھے موت آجائے گی تو تو کیا کرے گا جب
تیرے پاس ملک الموت اپنے مددگاروں کے ساتھ آئیں گے
کون سی چیز سے تو ان کو واپس کرے گا جب تیرا رزق
منقطع ہو جائے گا اور تیری مدت تمام ہو جائے گی کون سی
جیل بازی کرے گا۔ تو اس ہوس کو چھوڑ دے دنیا کی
بنیاد عمل پر ہے جب تو اس میں عمل کرے گا تجھ کو
آخرت عطا فرمائی جائے گی اور اگر عمل نہ کرے گا
پس تجھے کچھ نہ دیا جائے گا۔ دنیا عمل کا گھر ہے اور آخرتوں
پر مہر کرنا مشقت کا گھر اور آخرت راحت کا گھر ہے۔

سچا مسلمان اپنے نفس کو دنیا میں شقت میں ڈال دیتا ہے۔ پس ضرور اُسے راحت ملے گی اور یکن تو اے بواہوس راحت جلد طلب کرتا ہے اور تو بر میں تاخیر کرتا ہے اور دنوں مہینوں اور برسوں میں آج کل کرتا چلا جاتا ہے حالانکہ تیری زندگی ختم ہو رہی ہے عنقریب تو نادام ہو گا پشیمانی اٹھائے گا کہ نصیحت کیوں نہ قبول کی تھی اور آگاہ و خبہ دار کیوں نہ ہوا تھا۔ اور تجھے بچا راستہ بتایا گیا تھا پس تو نے اُسے سمجھ نہ جانا تھا۔ تجھ پر افسوس تیری زندگی کی چھت کی کڑیاں ٹوٹ چکی ہیں اے مغرور تیری زندگی کی دیواریں گر رہی ہیں۔ یہ کہ جس میں تو آباد ہے ویرانہ ہو جائے گا تو اُس سے دوسرے گھر کی طرف تحویل کرے گا تو تو دار آخرت کو طلب کر اور اُس کی طرف اپنے سامان روانہ کر یہ سامان عمل صالح ہے دنیا میں عمل صالح کر تو اپنے مال کو آخرت کی طرف اپنے سے پہلے بھیج دے تاکہ اُس کی طرف پہنچنے پر تو اُس کو پالے۔ اے دنیا پر مغرور ہونے والے اے ناچیز چیزوں میں مشغول ہونے والے۔ اے وہ شخص جس نے بیوی کو چھوڑ رکھا ہے اور فادمر کے ساتھ مشغول ہے۔

تجھ پر افسوس ہے آخرت اُس کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی کیوں کہ آخرت دنیا کو جو کہ فادمر کی مانند ہے پسند نہیں کرتی ہے تو دنیا کو اپنے قلب سے نکال دے پھر دیکھ کہ تجھے آخرت کیسے ملتی ہے تیری طرف کیسے آتی ہے اور کیسے تیرے قلب پر غلبہ کرتی ہے پس جب تیری حالت ایسی ہو جائے گی تجھے قرب الہی آواز دے گا۔ پس اُس وقت تو آخرت کو چھوڑ دینا اور مولیٰ کو طلب کرنا وہیں پزیرے قلب کی نندہی اور

يُتَوَّبُ نَفْسَهُ فِيهَا فَلَا جَرَمَ كَيْسَرِيحُ
وَأَمَّا أَنْتَ تَعَجَّلْتَ بِالزَّاحَةِ وَ
تُمَاطِلُ بِالتَّوْبَةِ وَتُسَوِّفُ يَوْمًا بَعْدَ
يَوْمٍ وَشَهْرًا بَعْدَ شَهْرٍ وَسَنَةً بَعْدَ
سَنَةٍ وَقَدْ انْقَضَى أَجَلَكَ عَنْ
قَرِيبٍ تَتَذَمَّرُ كَيْفَ مَا قِيلَتِ النَّصِيحَةُ
وَكَيْفَ مَا انْتَبَهَتْ وَصَدَقَتْ فَمَا
صَدَقَتْ وَبِحَاكٍ جَذَعُ سَقْفِ حَيَاتِكَ
قَدْ انْكَسَرَ آيَتُهَا الْمَخْرُورُ حَيْطَانُ
حَيَاتِكَ تَتَوَاقَعُ هَذِهِ التَّادِاتُ الَّتِي
أَنْتَ بِهَا تَتَحَرَّبُ تَحْوِلُ مِنْهَا إِلَى
الْأُخْرَى أَطْلُبْ دَارَ الْآخِرَةِ وَانْقُلْ
رِحْلَكَ إِلَيْهَا مَا هَذِهِ الرِّحْلُ هِيَ
الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ قَدْ مَ مَالَكَ إِلَى
الْآخِرَةِ حَتَّى تَجِدَهُ وَقَدْ وَصُولِكَ
إِلَيْهِ يَا مَغْرُورًا يَا لِدُنْيَا مُشْتَغِلًا
بِلَا شَيْءٍ يَا مَنْ تَرَكَ السِّرِّيَّةَ وَاسْتَعْلَى
بِالْخَدَامَةِ.

وَبِحَاكٍ الْآخِرَى لَا تَجْتَمِعُ مَعَهَا
لَا تَهْتَأُ لَا تَرْضَاهَا خَادِمَةٌ أَخْرِجْهَا
مِنْ قَلْبِكَ وَقَدْ رَأَيْتَ الْآخِرَةَ كَيْفَ
تَبْجِي وَتَسْتَوِي عَلَى قَلْبِكَ قَدْ أَتَتْكَ
لَكَ هَذِهِ آدَاكَ الْقُرْبُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ فَحِينَئِذٍ خَلَّ الْآخِرَى وَالْأُخْرَى
فَهَذَا لَكَ تَكْمِلُ صِحَّةَ الْقَلْبِ وَ

وَصَفَاءُ السِّرِّ

يَا غَلَامُ إِذَا صَحَّ قَلْبُكَ شَهِدَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ يُقِيمُ
لَكَ مَدِينًا يَدْرِي وَيَشْهَدُ هُوَ لَكَ فَمَا
تَحْتَاجُ أَنْ تَشْهَدَ بِصِحَّتِهِ لِنَفْسِكَ
فَإِذَا اتَّمَّ لَكَ هَذَا تَصِيرُ جَبَلًا لَا تَزِيلُهُ
الرياحُ وَلَا تَنْقُصُهُ الرِّمَاحُ وَلَا تَوَثِّرُ
فِيكَ دُويَّةُ الْخَلْقِ وَتُخَالِطُهُمْ وَلَا
تَخْدُشُ خَدَشَةً فِي قَلْبِكَ وَلَا يَكْدُرُ
صَفَاءُ سِرِّكَ

يَا قَوْمُ خَلُّوا مَنْ يَعْمَلُ عَمَلًا
يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ الْخَلْقِ وَقَبُولِهِمْ لَهُ
فَهُوَ عَبْدُ ابْنِ عَدُوٍّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
كَافِرٌ بِهِ وَبِنِعْمَتِهِ مَحْجُوبٌ مَقُوتٌ
مَلْعُونٌ الْخَلْقُ يَسْلُبُونَ الْقَلْبَ وَ
الْخَيْرَ وَالَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَشْرُكَ بِهِمْ
نَاسِيًا لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ وَنَكَ
لَهُمْ لَا لَكَ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُكَ
لَكَ لَا لَهُ فَاطْلُبْ مَنْ يُرِيدُكَ لَكَ
وَاسْتَغْلُ بِهَ فَإِنَّ الْإِسْتِغَالَ بِهِ أَوْلَى
مِمَّنْ يُرِيدُكَ لَهُ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ
لَكَ مِنَ الطَّلَبِ فَاطْلُبْ مِنْهُ لَا مِنْ
خَلْقِهِ فَإِنَّ أَبْغَضَ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَطْلُبُ الدُّنْيَا مِنْ
خَلْقِهِ اسْتَغْنَتْ بِهِ إِلَيْهِ هُوَ الْغَنِيُّ

باطن کی صفائی کامل ہو جائے گی۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا۔

اے غلام جب تیرا قلب تندرست ہو جائے گا اُس
وقت اللہ عزوجل اور فرشتہ اور صاحب علم قلب کی
صحّت کے گواہ ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تیرے لیے
ایک دوائی کرنے والے کو قائم کر دے گا۔ وہ دوائی کرے گا اور
خود تیری گواہی دے گا۔ پس تجھے اپنے نفس کے لیے کسی گواہ کی
ضرورت نہ ہوگی جب یہ کامل تجھے مل جائے گا اُس وقت تو
ایسا پہاڑ ہو جائے گا جس کو ہوائیں زائل نہ کر سکیں گی اور نہ اس کو نیرے توڑ
سکیں گے نہ تجھ میں خلقت کا دیکھنا اور اُن کا مل جوں اُن کرے گا اور نہ کوئی
خدر تیرے قلب میں گزرے گا اور نہ کوئی تیرے باطن کی صفائی کو مکدر کر سکے گا۔

اے قوم تم اُس شخص کو چھوڑ دو جو کائنات کے لیے اور اُن
میں مقبولیت کے لیے عمل کرتا ہے۔ وہ تو اللہ عزوجل کا دشمن اور
بھاگا ہوا غلام ہے۔ اللہ کے ساتھ کفر کرنے والا اور اُس کی
نعمت کا ناشکر ہے۔ محبوب مردود ملعون ہے مخلوق تیرے قلب
اور خیر اور دین سب کو چھین لے گی تجھ کو اپنے ساتھ شُرک کرنے والا
اور خدا کو بھول جانے والا بنائے گی تو اُن کو شریک خدا سمجھنے لگے گا
وہ تجھ کو اپنے نفع کے لیے چاہتے ہیں نہ کہ تیرے نفع کے لیے۔ اور حق
عزوجل تجھ کو اپنے لیے نہیں چاہتا بلکہ تجھ کو تیرے نفع کے لیے چاہتا ہے
پس تو ایسے کو طلب کر اختیار تیرے لیے خواہاں ہو۔ اور اسی کے
ساتھ مشغول ہو جا اُس کے ساتھ تیرا مشغول ہونا اُن سے
بہتر ہے جو تجھ کو اپنے لیے چاہنے والے ہیں۔ اگر قرب الہی
کے سوا تجھ کو کسی چیز کی طلب ضروری ہے۔ پس اُس کو
حق عزوجل ہی سے طلب کرو نہ کہ اُس کی مخلوق سے کیونکہ اللہ کے
کے نزدیک مخلوق میں سب سے بدتر وہ ہے جو دنیا کو مخلوق سے
طلب کرتا ہے اُس کے دربار میں اُسی سے فریاد چاہ وہی غنی ہے۔

وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ فُقَرَاءٌ لَا يَمْلِكُونَ
 أَنْفُسَهُمْ وَلَا يَغْنِيهِمْ صَدْرًا وَلَا
 نَفْعًا أَطْلُبُهُ وَوَدَّاهُ فَاتَّاهُ يُرِيدُكَ
 فِي الْبَدَايَةِ تَكُونُ مُرِيدًا وَهُوَ
 الْمُرَادُ وَفِي الْتَهَايَةِ تَكُونُ مُرَادًا
 وَهُوَ الْمُرِيدُ الصَّغِيرُ فِي حَالِ صَغَرِهِ
 يَطْلُبُ أُمَّتَهُ فَإِذَا كَبُرَ تَطْلُبُهُ أُمَّتَهُ
 إِذَا عَلِمَ صِدْقَ إِرَادَتِكَ لَهُ أَرَادَكَ
 إِذَا عَلِمَ صِدْقَ مَحَبَّتِكَ لَهُ أَحَبَّكَ
 وَذَلِكَ قَلْبُكَ وَقَرَّبَكَ مِنْهُ كَيْفَ
 تُفْلِحُ وَقَدْ تَرَكْتَ يَدَ نَفْسِكَ وَ
 هَوَاكَ وَطَبْعَكَ وَشَيْطَانِكَ عَلَى
 حَيْثُ قَلْبِكَ تَنَجَّ هَذِهِ الْأَيْدِي
 وَقَدْ رَأَيْتَ الْأَشْيَاءَ كَمَا هِيَ تَنَجَّ
 نَفْسَكَ بِمَجَاهِدَتِكَ لَهَا وَتَحَالَفَتِكَ
 تَنَجَّ يَدَ هَوَاكَ وَطَبْعِكَ وَشَيْطَانِكَ
 فَإِنَّكَ تَجِدُهُ تَنَجَّ هَذِهِ الْأَيْدِي وَ
 قَدْ ارْتَفَعَتِ الْحُجُبُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
 رَبِّكَ عَمَّا وَجَلَّ فَتَنْظُرُ بِهِ مَا سِوَاكَ
 تَرَى نَفْسَكَ وَتَرَى غَيْرَكَ تَرَى
 عُيُوبَكَ فَتَجْتَنِبُهَا وَتَرَى عُيُوبَ
 غَيْرِكَ فَتَتَهَرَّبُ مِنْهَا فَإِذَا لَمْ تَلِكْ
 هَذَا قَرَّبَكَ وَأَعْطَاكَ مَا لَا عَيْنٌ
 رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ
 عَلَى قَلْبٍ بِشَرِّ حَيٍّ دُ سَمِعَ قَلْبِكَ

اور مخلوق تمام کی تمام محتاج مخلوق اپنے اور غیر کو نقصان و نفع
 پہنچانے میں بغیر حکم الہی کچھ مالک نہیں تو خدا کو طلب کر اور
 اس سے دوستی کر پس تحقیق وہ تجھے چاہنے لگے گا۔ ابتدا میں تو
 چاہنے والا ہو گا اور وہ چاہیگا اور انتہا میں تو چاہیگا ہو گا اور وہ چاہنے والا ہو
 گیچین کی حالت میں اپنی مال کو طلب کرنا ہے پس جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو مال اک
 کی طالب بن جاتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے لیے تیرے
 ارادہ کی سچائی کو جان لے گا وہ تجھے چاہنے لگے گا وہ اپنے لیے
 تیری محبت کی سچائی معلوم کرے گا تو وہ تجھے اپنا دوست بنا
 لے گا اور تیرے قلب کی رہنمائی کرے گا اور تجھے اپنے
 سے قریب کر لے گا۔ تو ایسی حالت میں جب کہ تو اپنے نفس
 اور خواہش اور طبیعت اور اپنے شیطان کے ہاتھ کو قلب کی
 دونوں آنکھوں پر چھوڑ دے گا کیسے نلاج و نجات پائے گا قلب
 کی آنکھوں سے ان ہاتھوں کو علیحدہ ہٹا لے بیشک تجھے تمام چیزوں
 کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ تو سب چیزوں کو اصلی حالت پر دیکھنے
 لگے گا نفس کو ریاضت میں ڈال کر اداس کی مخالفت کر کے علیحدہ کرانی
 خواہش اور طبیعت اور شیطان کے ہاتھ کو قلب سے دور
 کرے پس بہ تحقیق تو خدا کو پائے گا تو ان ہاتھوں کو قلب سے
 علیحدہ کرے وہ پردہ جو تیرے اور رب تعالیٰ کے درمیان
 میں حائل ہیں دور ہو جائیں گے پس تو اس سے ماسوی اللہ کو
 دیکھنے لگے گا۔ اپنے نفس کو بھی دیکھ لے گا۔ اور اپنے
 غیر کو بھی دیکھنے لگے گا۔ تو اپنے عیبوں کو دیکھ کر ان سے
 بچنے لگے گا اور غیب کے عیب دیکھ کر ان سے بھاگے گا۔
 جب تجھے یہ کمال کامل طور سے حاصل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ
 تجھ کو اپنا مقرب بنائے گا اور وہ تجھ کو ایسے عطیہ
 دے گا جو نہ کبھی تیری آنکھ نے دیکھے اور نہ کانوں نے

وَسَرِّكَ وَبَصَرِهِمَا وَيُصَوِّجُهُمَا وَ
يَكْسُوهُمَا وَيَخْلَعُ عَلَيْهِمَا خَلْعَ كَرَامَتِهِ
يُؤَلِّيكَ بَوْلَانِيَّتِهِ وَيُعِينُكَ وَيُسَيِّطُكَ
وَيُمَلِّكُكَ وَفِي سَائِرِ خَلْقِهِ يَشْرَحُكَ
يَجْعَلُكَ حَادِسَ قَلْبِكَ وَيَخْدُمُ لَكَ
مَلَائِكَتَهُ وَيُرِيكَ أَرْوَاحَ أَنْبِيَائِهِ
وَرُسُلِهِ فَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ مِنَ
الْخَلْقِ خَافِيَةٌ.

يَا غُلَامُ أَطْلُبُ هَذَا الْمَقَامَ وَ
تَتَنَاهَ وَاجْعَلْهُ هَمَّكَ وَدَعِ الْإِسْتِغَالَ
بِطَلَبِ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا لَا تَشْبَعُ وَمَا سِوَى الْحَقِّ لَا يَشْبَعُ
فَاسْتَعِلْ بِهِ فَإِنَّهُ يَشْبَعُكَ إِذَا
حَصَلَ لَكَ حَصَلَ الْغِنَى دُنْيَا وَآخِرَةً
يَا غَارِظًا أَرَدُ مَنْ يُحِبُّكَ إِشْتَقُّ إِلَى
مَنْ يَكْشَتَانِي إِلَيْكَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَهُ
عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ وَقَوْلَهُ
فِيمَا تَكَلَّمَ بِهِ وَإِنِّي إِلَى لِقَائِكَ
لَا شَوْقُ فَدَخَلَ خَلْقَكَ يِعْبَادِيهِ فَلَا
تَلْعَبُ أَرَادَكَ لِصُحْبَتِهِ فَلَا تَشْغَلُ
بِغَيْرِهِ لَا تَحِبُّ مَعَهُ فِي مَحَبَّتِهِ أَحَدًا
إِنْ أَحَبَبْتَ غَيْرَهُ حُبَّ رَافَةِ وَرَحْمَةٍ
وَلَطْفٍ يَجُوزُ حُبَّ النَّفْسِ يَجُوزُ
أَمَّا حُبُّ الْقُلُوبِ فَلَا يَجُوزُ حُبُّ
السِّرِّ لَا يَجُوزُ أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَمَا اسْتَفَلَ قَلْبُهُ بِحُبِّ الْجَنَّةِ وَآحَبَتْ

سُنَّے اور نہ کسی بشر کے قلب پر گزرتے تیرے قلب دسر کے کان اور
آنکھوں کو تیرے گزرنے کا اور اُن کو صبح کرنے کا اور اُن کو کرامت کے
ظلعوں سے آراستہ کرنے کا اور اپنی ولایت سے تجھ کو حاکم و مالک
بنانے کا اور اپنی تمام مخلوق میں تیرے حال کو ظاہر کرنے کا تجھ کو
اپنے قرب کا محافظ و نگہبان بنانے کا اور اُس کے فرشتے تیری
خدمت کریں گے اور وہ تجھ کو اپنے انبیاء و مرسلین کی رحمتیں دکھائے گا
پس تجھ سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہ رہے گی۔

اے غلام اس مقام کو طلب کر اور اُس کا متمنی بن اور اسی کو اپنا
مقصد بنا اور دنیا طلبی کے شغل کو چھوڑ دے کیوں کہ وہ تیرے پیٹ
کو اگھا مانہ کرے گی تجھے اُس سے کبھی سیری نہ ہوگی اور نہ خدا کے سوا کوئی
دوسری چیز تجھے اگھا مانہ کرے گی پس تو خدا کے ساتھ مشغول ہو وہی تیرا
پیٹ بھرے گا جب تجھ کو میر مرتبہ حاصل ہو جائے گا دنیا و آخرت میں
تجھے عذاب و بے نیازی حاصل ہو جائے گی اے غافل اُس کو چاہ جو تجھ
کو چاہتا ہے اسی کو طلب کر جو تجھ سے طلب کرتا ہے اسی کو دوست رکھ
جو تجھے دوست رکھتا ہے اسی کا اشتیاق کر جو تیری طرف مشتاق ہے
کیا تیرے اللہ عز و جل کا قول نہیں سنا اللہ اُن کو دوست رکھتا ہے
وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں اور کیا اُس کا قول حدیث قدسی میں نہیں
سنا کہ تحقیق میں اُن کی ملاقات کا زیادہ مشتاق ہوں۔ اس نے تجھے
اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے پس تو کھیل کود میں مشغول
نہ ہوا دے تجھے اپنی مصاحبت کے لیے بنایا ہے پس تو اس کے
غیر کے ساتھ مشغول نہ ہو تو اُس کی محبت میں کسی کو شریک نہ کر اگر تو
کسی غیر کی محبت بطور رافت و رحمت و لطف کے رکھے تو محبت نفس
جائز ہے مگر غیر اللہ سے محبت قلب و باطن جائز نہیں قلب و باطن
میں اس کی محبت اور حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں مشغول ہوئے اور

الْعَمَامَ فِيهَا فَذَقَ بَيْتَهُ وَ بَيْنَهَا وَ
 أَخْرَجَهُ مِنْهَا بِطَرِيقٍ أَكْلَ تِلْكَ الثَّمَرَةِ
 مَا لَ قَلْبُهُ إِلَى حَوَاءَ فَذَقَ بَيْتَهُ وَ
 بَيْنَهَا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةً ثَلَاثَ
 مِائَةِ سَنَةٍ هُوَ بِسَرْدِيَّابٍ وَ هِيَ
 بِجَدَّةٍ يَعْقُوبَ لَمَّا سَكَنَ إِلَى وَلَدِهِ
 لَمَّا سَكَنَ إِلَى وَلَدِهِ يُوسُفَ عَلَيْهِمَا
 السَّلَامُ وَصَلَّمَهُ إِلَيْهِ فَذَقَ بَيْتَهُ وَ
 بَيْنَهُ وَنَيْبِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَمَّا مَالَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَوَّعَ مِيلَ جَرَى عَلَيْهَا
 مَا جَرَى مِنَ الْقَذْفِ وَ الْبُهْتَانِ وَ
 بَقِيَ أَيَّامًا لَا يُبْصِرُهَا فَاشْتَغَلَ
 بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَغْيِرُهُ لَا قَسَاتِنُ
 يَغْيِرُهُ اجْعَلِ الْخَلْقَ خَارِجَ قَلْبِكَ
 تَا حِيَّةَ مِنْهُ فَذَرْنِي لَهُ يَا بَطَّالُ
 يَا كَسَلَانُ يَا قَلِيلَ الشُّبُولِ إِنْ قَبِلْتُ
 مِثِّي وَعَمِلْتُ بِمَا أَقُولُ فَلْيَنْفُسِكَ
 تَعْمَلُ وَ أَنْ لَمْ تَعْمَلْ فَعَلَى نَفْسِكَ
 الْمَقْتُ وَ الْحِرْمَانُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ
 جَلَّ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا
 اكْتَسَبَتْ هُ وَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ أَحْسَنْتُمْ
 أَحْسَنْتُمْ لَا نَفْسُكُمْ وَ إِنْ أَسَأْتُمْ
 فَلَهَا هِيَ تَكْفِي عَنَّا ثَوَابَ الْأَعْمَالِ
 فِي الْجَنَّةِ وَ عِقَابَ الْأَعْمَالِ فِي

جنت میں قیام پسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اور جنت کے
 درمیان میں جدائی کر دی اور جنت سے بذریعہ کھالینے اس
 پھل کے باہر نکال دیا۔ جب آدم علیہ السلام کا قلب حوا علیہا السلام
 کی طرف مائل ہوا تو ان دونوں کے درمیان تین سو سال کی مسافت
 کا فاصلہ ڈال دیا حضرت آدم سر سندیاب میں اور حضرت حوا جدہ
 میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا دل جب اپنے صاحبزادہ حضرت
 یوسف علیہ السلام کی طرف جا کر ٹھرا اور انہوں نے یوسف علیہ السلام کو گلے
 لگایا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کر دی چنانچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کسی
 قدر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہوئے تو ان پر تہمت و
 بہتان جو کچھ لگا لگا جو کچھ قصہ پیش آیا اور حضور ایک عرصہ تک
 انہیں نہ دیکھ سکے پس نوائے مخاطب خدا کے ساتھ مشغول ہو
 غیر اللہ سے قطع تعلق کر کے کسی کے ساتھ سوا خدا کے انس نہ
 کر مخلوق کو قلب سے نکال دے۔ ایک گوشہ
 قلب کا اس کے لیے خالی کر۔ اسے جھوٹے اسے
 کابل اسے قول کے کم قبول کرنے والے اگر تو میری بات کو
 قبول کرے گا اور میرے کہنے پر عمل کرے گا تو تیرا عمل
 تیرے نفس کے فائدہ کے لیے ہو گا اور اگر تو اس پر عمل نہ
 کرے گا تو تیرے نفس کا ہی نقصان ہے اور اس پر عذاب
 محرومی ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ نفس کے لیے یہ ہے
 جو کچھ وہ بھلا عمل کرے اور اسی پر وبال جو رہے برا
 عمل کرے نیز ارشاد فرمایا اگر تم نے اچھے عمل
 کئے تو اپنے ہی نفس کے لیے اور اگر برے
 عمل کیے تو اپنے لیے۔ نفس ہی جو کل بروز
 قیامت جنتوں میں نیک عملوں
 کے ثواب اور دوزخ میں برے عملوں کے

فِي النَّبِيِّ اِنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَطَعُوا طَاعَاكُمْ
الْاَتَقِيَاءَ وَاَعْطُوا اخْرَاقَكُمْ الْمُؤْمِنِينَ
اِذَا اَطَعْتُمْ طَاعَاكُمْ لِلْمُتَّقِي وَسَاعَدْتَهُ
فِي اَمْرٍ دُنْيَا هُ كُنْتَ شَرِيكًا فِيمَا يَعْمَلُ
وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ لَا تَكُ
عَاوَنَتَهُ فِي قَصْدِهِ وَرَفَعَتْ عَنْهُ
اَلْقَالَهَ وَاَسْرَعَتْ خَطَاةً اِلَى رَبِّهِ
عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا اَطَعْتُمْ طَاعَاكُمْ
لِلْمُتَّقِي مَرَاءٍ عَاصٍ وَسَاعَدْتَهُ فِي
اُمُورٍ دُنْيَا هُ كُنْتَ شَرِيكًا فِيمَا يَعْمَلُ
وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عَقُوبَتِهِ شَيْءٌ لَا تَكُ
اَعْنَتَهُ عَلَى مَعْصِيَةِ الْحَقِّ عَزَّوَجَلَّ
فَيَرْجِعُ شَرُّهُ اِلَيْكَ يَا جَاهِلًا تَعْلَمُ
الْعِلْمَ فَلَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ بِلَا عِلْمٍ
وَلَا خَيْرَ فِي اِيْقَانٍ بِلَا عِلْمٍ تَعْلَمُ وَ
اَعْمَلُ فَاِنَّكَ تُفْلِحُ دُنْيَا وَاُخْرَى اِذَا
لَمْ يَكُنْ لَكَ صَبْرٌ عَلَى تَحْصِيلِ الْعِلْمِ
وَالْعَمَلِ بِهِ كَيْفَ تُفْلِحُ الْعِلْمُ اِذَا
اَعْطِيَتْكَ كَلَّكَ اَعْطَاكَ بَعْضُهُ قَبْلَ
بَعْضِ الْعُلَمَاءِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ
بِمَ بَلَّتْ هَذَا الْعِلْمَ الَّذِي مَعَكَ
فَقَالَ يَبَاكُومَاةَ الْعَرَابِ وَيَصْبِرُ
الْجِمَارِ وَيَحْزَنُ الْحِزْبُ وَيَتَمَلَّقُ
الْكَلْبُ كُنْتُ اَبْكُرُ عَلَى اَبْوَابِ الْعُلَمَاءِ

عذاب بھگتے گا۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے
مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اپنا کھانا متقی پرہیزگاروں
کو کھلاؤ اور اپنا کپڑا مسلمانوں کو دیا کر جب تو اپنا
کھانا متقی کو کھلائے گا اور امور دنیوی میں تو اس
کی مدد کرے گا تو تو اس کے عمل میں شریک ہو
جائے گا اور اس کے اجر میں سے کچھ کم نہ کی جائے
گا کیونکہ تو نے اس کے مقصود میں اس کی مدد کی اور
اس کے دنیوی بوجھ کو اس سے اٹھایا اور اس
کے قدم جلد رب عزوجل کی طرف چلائے اور
جب تو اپنا کھانا کسی منافق یا کارگناہ گار کو کھلا دے
گا اور امور دنیوی میں تو اس کی مدد کرے گا تو تو اس کا
شریک عمل ہو جائے گا اور اس کے عذاب میں سے
کچھ کمی نہ ہوگی کیونکہ تو نے اس کی معصیت الہی
میں مدد کی پس اس کی برائی تیری طرف لوٹے گی
اے جاہل علم سیکھ عبادت میں بغیر علم کے خیر نہیں
ہے اور نہ بغیر علم ایقان میں خیر و خوبی۔ علم سیکھ
اور عمل کر ایسا کرنے سے بر تحقیق تو دنیا و آخرت میں
فلاح پائے گا اگر علم کے حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے
پر تو صبر نہ کرے گا تو فلاح و نجات کیسے پائے گا جب
تو اپنے آپ کو سرتاپا علم کے حوالے کر دے گا تو علم
تجھے اپنا بعض حصہ حوالہ کر دے گا۔ بعض علماء کرام
رحمۃ اللہ علیہم سے دریافت کیا گیا کہ جو عالم آپ کو حاصل ہے
وہ کیوں کر ملا جواب دیا کہ کتنے کے علم الصباح اٹھنے اور
گرہے کے صبر اور سوز کی حرص اور کتنے کی چالوسی سے سبق حاصل
کرتے ہیں علماء کرام کے دروازوں پر سوسے ویسے ہی پیک جاتا تھا

جس طرح سویرے اول وقت کو پرواز کرتا ہے اور ان کے
ڈالے ہوئے بوجھوں پر ویسے ہی صبر کرتا تھا جیسا اگر گدھا
بوجھ اٹھانے پر صبر کرتا ہے اور طلب علم پر ویسے ہی
حرص کرتا تھا جیسے سو اپنے کھانے کی چیز پر حرص
ہے اور استادوں کی آستانہ بوسی و بسی ہی کرتا تھا جیسے کہ
کتا کھانے کے لیے اپنے مالک کے دروازہ پر چا پلوسی
کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کو کھانا کھلا دیتا ہے اسے
طالب علم اگر تو علم سیکھنا فلاج و نجات چاہتا ہے تو اس
عالم کے مقولہ کو سن اور اس پر عمل کر علم
زندگی ہے اور حیات موت جو عالم کو اپنے علم پر عامل اور
عمل میں غفلت اور تلبی تعلیم پر صابر ہو اس کے لیے موت نہیں
ہے کیونکہ جب وہ مرنے لے اپنے رب عزوجل سے جا
مٹتا ہے اس کی دائمی زندگی خدا کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

اے اللہ ہم کو علم اور اس میں اخلاص نصیب کر۔

اُتریسویں مجلس

المجلس الثامن والثلاثون

شیطان حملوں کے روکنے کے بیان میں

۵۵۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت

خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے
کہ تحقیق آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لا ادرالا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھ کر شیطانوں کو دبا لیا کرو کیونکہ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَكْرَةُ الْأَحَدِ فِي الرِّبَاطِ
سَائِعِ رَجَبِ سَنَةِ ثَمِنِ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ أَصْنُوا شَيْئًا طِينَكُمْ يَقُولُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَإِنَّ

شیطان اس کلمہ طیبہ سے ویسا ہی دُلا و حقیر ہو جاتا ہے تم میں سے کوئی اپنے اونٹ کو اس پر بکثرت سوار کرنے اور زیادہ بوجھ لادنے سے دُلا کر دیتا ہے۔

اے قوم صبر لا الہ الا اللہ کہنے سے اپنے شیطانوں کو دُلا نہ کرو بلکہ اس کو اخلاص کے ساتھ کہہ کر شیطانوں کو لاغر بناؤ توحید الہی انس و جن کے شیطانوں کو جلا دیتی ہے کیوں کہ توحید شیطانوں کے لیے آگ اور اہل توحید کے لیے نور ہے۔ تو ایسی حالت میں تیسرے قلب میں بہ کثرت معبود وجود ہیں کیسے لا الہ الا اللہ کہتا ہے۔ اللہ کے سوا ہر وہ چیز جس پر تیرا اعتماد و وثوق ہو وہ تیرا رب ہے تجھ کو زبانی توحید و شرک قلبی کے ساتھ نفع نہ دے گی۔ دل کی نجاست کے ساتھ جسم کی طہارت تجھ کو نفع نہ دے گی موحدا اپنے شیطان کو لاغر بنا دیتا ہے۔ اور مشرک کو اس کا شیطان لاغر بنا دیتا ہے اخلاص اقوال و افعال کا مغز و اصل ہے کیونکہ جب اقوال و افعال اخلاص سے خالی ہوں گے تو وہ بلامغز چھلکارہ جائیں گے چھلکا صرف آگ کی صلاحیت رکھتا ہے جلانے کے قابل ہوتا ہے اسے مخاطب تو میرے کلام کو سن اور اس پر عمل کر تحقیق یہ عمل تیری طبیعت کی آگ کو بجھاؤ گا اور تیرے نفس کی شورت کو توڑ دے گا ایسی جگہ حاضر نہ ہو جہاں تیری طبیعت کی آگ بجھ کر پس وہ آگ تیرے دین و ایمان کے گھر کو ویران کر دے گی طبیعت اور خواہش اور شیطان جبر تک جائیں گے۔ پس وہ تیرے دین و ایمان کو اور ایمان کو لے جائیں گے تو ان منافقوں بناوٹ کرنے والوں

الشَّيْطَانُ يُضْنِي بِهَا كَمَا يُضْنِي أَحَدُكُمْ بَعِيرَهُ بِكَثْرَةِ رُكُوبِهِ وَ شَيْلِ أَحْمَالِهِ عَلَيْهِ۔

يَا قَوْمُ أَضْنُوا شَيْئًا طَيِّبًا كُمْ بِالْإِحْلَاصِ فِي قَوْلٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يُمَجِّدُ اللَّفْظُ التَّوْحِيدُ يُحْرِقُ شَيْئًا طَيِّبًا إِلَّا نَسْ وَ الْجِنَّ لَا تَأْكُلُ لِلشَّيْءِ طَيِّبٍ وَ نُورٌ مِنَ الْمُؤَحِّدِينَ كَيْفَ تَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ فِي قَلْبِكَ كَمَالٌ كُلُّ شَيْءٍ تَعْتَمِدُ عَلَيْهِ وَ تَتَوَكَّلُ بِهِ دُونَ اللَّهِ فَهُوَ صَنَمُكَ لَا يَنْفَعُكَ تَوْحِيدُ اللِّسَانِ مَعَ شُرْكَ الْقَلْبِ لَا يَنْفَعُكَ طَهَارَةُ الْقَالِبِ مَعَ نَجَاسَةِ الْقَلْبِ الْمُؤَحِّدُ يُضْنِي شَيْطَانَهُ وَ الْمُشْرِكُ يُضْنِيهِ شَيْطَانُهُ الْإِحْلَاصُ لُبُّ الْأَقْوَالِ وَ الْأَفْعَالِ لَا تَهَارِ إِذْ اخَلَّتْ مِنْهُ كَانَتْ قَشْرًا بِلَالٍ وَ الْقَشْرُ لَا يَصِلُهُ إِلَّا لِلنَّارِ اسْمَعْ كَلَامِي وَ اعْمَلْ بِهِ فَإِنَّهُ يُجَاهِدُ نَارَ طَبْعِكَ وَ يَكْسِرُ شَوْكَ نَفْسِكَ لَا تَحْضُرْ مَوْضِعًا تَشُورُ فِيهِ نَارَ طَبْعِكَ فَتُخَرِّبُ بَيْتَ دِينِكَ وَ إِيْمَانِكَ يَتَوَرَّ الطَّبَعُ وَ الْهَوَى وَ الشَّيْطَانُ فَيَذْهَبُ بِدِينِكَ وَ إِيْمَانِكَ وَ إِيْقَانِكَ لَا تَسْمَعُ كَلَامَ هَؤُلَاءِ

الْمُتَصَنِّعِينَ الْمُزْخَرِفِينَ
فَإِنَّ الطَّبْعَ يَسْكُنُ إِلَى طَعَامٍ مُزْخَرَفٍ
مُصَنَّعٍ هَوَسٍ كَعَجِينٍ وَطَيْرٍ بِلَا
وَلَدٍ يُؤْذِي بَطْنَ أَكِلِهِ وَيَهْدِمُ بَنِيَّتَهُ
أَلْعَلُّهُ يُؤْخَذُ مِنْ أَفْوَاهِ الرِّجَالِ لَا
مِنَ الصُّحُفِ مَنْ هُوَ لَاءِ الرِّجَالِ
يَجَالُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُتَّقُونَ
النَّارُ كُونَ التَّوَارِثُونَ الْعَايِرُونَ
الْعَايِلُونَ الْمُخْلِصُونَ مَا هُوَ غَيْرُ
التَّقْوَى هَوَسٌ وَبَاطِلٌ الْوَلَايَةُ
لِلْمُتَّقِينَ دُنْيَا وَآخِرَةٌ الْأَسَاسُ وَ
الْبِنَاءُ لَهُمْ دُنْيَا وَآخِرَةٌ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ إِنَّمَا يَحِبُّ مِنْ عِبَادِهِ الْمُتَّقِينَ
الْمُحْسِنِينَ الصَّابِرِينَ لَوْ كَانَ لَكَ
خَاطِرٌ صَحِيحٌ عَرَفْتَهُمْ وَأَحْبَبْتَهُمْ
وَصَحِبْتَهُمْ إِنَّمَا يَصِغُ الْخَاطِرُ إِذَا
تَنَوَّاهُ الْقَلْبُ بِمَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا تَسْكُنُ إِلَى خَاطِرِكَ حَتَّى تَصِحَّ
الْمَعْرِفَةُ وَيَتَبَيَّنَ لَكَ مِنْهُ الْخَيْرُ
وَالصِّحَّةُ غَضُّ بَصَرِكَ عَنِ الْمَحَارِمِ
وَأَمْسِكَ نَفْسَكَ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَ
عَوِّدْ نَفْسَكَ أَكْلَ الْحَلَائِلِ وَاحْفَظْ
بَاطِنَكَ بِالْمُرَاقَبَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
ظَاهِرَكَ بِاتِّبَاعِ الشُّنَّةِ وَقَدْ صَامَ
لَكَ خَاطِرٌ صَحِيحٌ مُصِيبٌ وَتَصِحَّ

لمع سازدن کے کلام کو ذہن طبیعت کا میلان ایسے کھانے
کی طرف جو کہ طمع کیا ہو بناوٹی سرتاپا ہوس ہو بہت ہوتا
ہے اس کی مثال بے نمک خیر کی روٹی کی سی ہے کہ وہ اپنے کھانے والے
کے پیٹ کو تکلیف دیتی ہے اور اس کی بنیاد کو گرا دیتی ہے علم کتابوں کا حاصل نہیں کیا
جاتا ہے بلکہ مردان خدا اہل علم کے موعظوں سے لیا جاتا
ہے یہ اہل علم مردان حق متقی تارک دنیا وارث انبیا
عارف عامل اہل اخلاص ہیں ماسواء تقویٰ کے
جو چیز ہے ہوس باطل ہے ولایت دنیا و آخرت
میں پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے بنیاد اور عمارت
دونوں جہاں میں انہیں کا حصہ ہے اللہ عز و جل
اپنے بندوں میں سے متقی موحیدین صابریں کو ہی
دوست رکھتا ہے اگر تیری خاطر و طبیعت درست
ہوتی تو تو مردان حق کو پہچانتا اور ان کو دوست رکھتا
اور ان کی مصاحبت اختیار کرتا خاطر و طبیعت
اسی وقت درست ہو سکتی ہے جب قلب
معرفت الہی سے منور ہو جب تک کہ معرفت
الہی درست نہ ہو جائے اور اس سے
خیر و صحت ظاہر نہ ہو اس وقت تک
مطمئن خاطر نہ ہو غارم سے اٹھ بیچی کر اور
اپنے نفس کو خواہشات سے روک اور
حلال کھانے کی عادت ڈال اور اپنے باطن کی
مراقبہ الہی سے اور اپنے ظاہر کی اتباع سنت
کے ساتھ حفاظت کر ایسی حالت میں تجھ
کو صحت فاعل اور صاحب الراء حاصل ہو
جائے گی اور تیرے لیے معرفت الہی

لَكَ الْمَعْرِفَةُ يَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَبْهَأُ
 أَسْرَاقِي الْعُقُولَ وَالْقُلُوبَ أَمَّا الثَّقُوسُ
 وَالطَّبَاعُ وَالْعَادَاتُ فَلَا وَلَا كَرَامَةِ -
 يَا غُلَامُ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَأَخْلَصَ
 حَتَّى تَخْلَصَ مِنْ شَبَكَةِ النِّفَاقِ وَ
 قَيْدِهِ أُطْلِبِ الْعِلْمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
 لَا يَخْلُقُهُ وَلَا يَدُنْيَاهُ عِلَامَةً
 طَبِيعِكَ الْعِلْمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَوْفَكَ
 وَجَلَّتْ مِنْهُ عِنْدَ مَجِيئِ الْأَمْرِ
 النَّهْيِ تُرَاقِبُهُ وَتَذِلُّ لَهُ فِي نَفْسِكَ
 وَتَتَوَاضَعُ لِلْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ
 إِلَيْهِمْ لَا طَمَعًا فِيْمَا آيَدِيْهِمْ وَ
 تَصَادِقُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتُعَادِي
 فِيْهِ لِأَنَّ الصَّدَاقَةَ فِي غَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ
 وَجَلَّ عَدَاوَةٌ الشُّبُهَاتُ فِي غَيْرِهِ
 ذَوَالُ الْعَطَاءِ فِي غَيْرِهِ حِزْمَانُ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
 الْإِيْمَانُ بِضَفَتَانِ بَضْفٌ صَبْرٌ وَبَضْفٌ
 شُكْرٌ إِذَا لَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْقَمَرِ وَلَمْ
 تَشْكُرْ عَلَى النِّعَمِ فَلَسْتَ بِمُؤْمِنٍ
 حَقِيقَةٍ إِلَّا سَلَامٌ إِلَّا سَتَسْلَامُ -

اَللّٰهُمَّ اٰحْيِ قُلُوْبَنَا بِالتَّوَكُّلِ
 عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ لَكَ بِالذِّكْرِ لَكَ
 بِالْمُؤَاقَفَةِ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ لَكَ كُو
 لَا رِجَالٌ فِي قُلُوْبِهِمْ هَذِهِ الْحَيَاةُ

حاصل ہوگی جزایں نصیبت کر میں تو عقل و قلوب کی
 تربیت کرتا ہوں لیکن نفسوں اور طبیعتوں اور
 عادتوں سے مجھے علاقہ نہیں اور زبان میں کوئی خوبی ہے۔
 اسے غلام علم سیکھ اور اخلاص کرتا کہ تو نفاق
 کے جال و قید سے چھوٹ جائے تو علم کو صرف
 اللہ عز و جل کے واسطے سیکھ نہ مخلوق الہی اور
 دنیا کے لیے۔ اللہ کے واسطے تیرے طلب علم
 کی علامت امر و نہی کے آنے کے وقت تیرا اللہ
 سے ڈرنا اور خوفناک ہونا ہے اللہ تنہا کا دھیان
 رکھ اور اپنے نفس کو اس کے واسطے ذلیل کر اور
 مخلوق کے روبرو بغیر اس کے تو اس کی طرف ماحتمد
 ہو اور ان کے مال کی طمع کرے تو اضع کر اور اللہ ہی
 کے واسطے دوستی کر اور اسی کی راہ میں دشمنی کر کیوں کہ
 غیر اللہ کے لیے دوستی عداوت ہے غیر اللہ کے لیے
 ساتھ ثابت قدمی زوال ہے اور غیر اللہ کے لیے
 دنیا محرومی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایمان
 کے دو حصہ ہیں ایک حصہ صبر میں اور دوسرا شکر
 میں جب تو مصیبتوں پر صبر اور نعمتوں پر شکر نہ کرے
 گا پس تو حقیقتہً مومن نہیں ہے۔ اسلام کی حقیقت
 فرمانبرداری اور سر جھکا دینا ہے۔

اے اللہ ہمارے قلوب میں اپنے اوپر
 توکل اور اپنی طاعت اور اپنے ذکر اور اپنی موافقت
 اور اپنی توحید کے ساتھ زندہ کر دے اگر
 ایسے مردان خدا جن کے قلوب میں ایسی زندگی ہے

روئے زمین میں پھیلے ہوئے نہ ہوتے تو یقیناً تم سب ہلاک ہو جاتے۔ کیوں کہ حق عزوجل اپنے عذاب کو اہل زمین سے انہیں کی دعاؤں سے پلٹ دیتا ہے ظاہری صورت نبوت کی اٹھ گئی ہے اور اس کے معنی قیامت تک باقی ہیں ورنہ کیوں ٹکرا اور کس طرح زمین باقی رہتی زمین میں چالیس ابدال ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن میں نبوت کے معنی میں سے معنی پائے جاتے ہیں اُن کا دل ایسا ہے جیسے ایک بنی کا۔ بعض ان میں سے اللہ اور اس کے رسولوں کے زمین میں ظیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے علماء کو نیابت میں استادوں کا قائم مقام بنا دیا ہے اور اسی واسطے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں وہ حفاظت اور عمل اور قول و فعل میں انبیاء کے سچے وارث ہیں کیونکہ قول و فعل کے کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور محض دعوے بغیر گواہوں کے کچھ قدر و مرتبہ نہیں رکھتا۔

هُم مَعْدُودُونَ فِي الْأَرْضِ لَهَكْتُمْ لَأَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ عَذَابَهُ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ بِدُعَائِهِمْ صُورَةُ النَّبُوَّةِ ارْتَفَعَتْ وَمَعْنَاهَا بَاقٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِلَّا فَعَلَىٰ أَيْ شَيْءٍ كَانَ يَبْقَىٰ فِي الْأَرْضِ مِنْ أَتْبَعُونَ أَبَدًا مِنْهُمْ مَنْ فِيهِ مَعْنَىٰ مِنْ مَعْنَى النَّبُوَّةِ قَلْبُهُ كَقَلْبِ وَاحِدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْهُمْ خُلَفَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فِي الْأَرْضِ أَقَامَ الْعُلَمَاءُ فِي النَّبِيَّةِ عَنِ الْأُسْتَاذِينَ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ هُمْ وَرَثَةُ حِفْظًا وَعَمَلًا وَقَوْلًا وَفِعْلًا لِأَنَّ الْقَوْلَ بِلا فِعْلٍ لَا يُسَاوِي شَيْئًا وَالسَّعْيُ الْمُجَرَّدُ بِلا بَيِّنَةٍ لَا يُسَاوِي شَيْئًا - يَا غُلَامُ إِنِّي أُنَمِّيَنَّكَ مُلَازِمَةَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْعَمَلِ بِهِمَا وَالْإِحْلَاصِ فِي الْعَمَلِ إِنِّي أُمِّي عُلَمَاءُ كُمْ جُفَاءً زُهَاذِكُمْ طَالِبِي الدُّنْيَا وَتَارِغِبِينَ فِيهَا مَتَوَكِّلِينَ عَلَى الْخَلْقِ نَاسِينَ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الثِّقَةَ بِغَيْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ سَبَبُ اللَّعْنَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهُ

اسے غلام اپنے گواہوں قرآن و سنت کی پابندی اور ان دونوں پر عمل اور عمل میں اخلاص کو لازم پکڑیں تمہارے علماء کو جاہل تمہارے زاہدوں کو دنیاس کا طلب گار اور دنیا میں رغبت کرنے والا۔ خلق پر بھروسہ کرنے والا حق عزوجل کو بھول جانے والا پاتا ہوں عیذاً باللہ پر اعتماد لعنت کا سبب ہے۔ جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا جس کا بھروسہ اپنے جلیج مخلوق پر ہو وہ

ملوں سے نیز ارشاد فرمایا جس نے مخلوق کے ذریعے عزت چاہی پس بر تحقیق وہ ذلیل ہوا۔

تجھ پر افسوس ہے جب تو خلق سے جدا ہو جائے گا خالق کے ساتھ ہو جائے گا تجھے نفع و نقصان کی چیزوں کو معلوم کرادے گا اس وقت تو اس چیز میں جو تیرے لیے ہے اور اس چیز میں جو تیرے غیر کے لیے ہے تمیز کرنے لگے گا تو اللہ کے دروازہ پر ثابت قدمی اور دوام اور دل سے قطع اسباب کو لازم پکڑے دنیا و آخرت کی بھلائی کو دیکھ لے گا یہ مرتبہ تیرے لیے بغیر اس کے حاصل نہ ہو گا کہ تو خلق اور ریاکاری اور آخرت اور ماسوے اللہ کو اپنے قلب سے نہ نکال دے اور ان چیزوں میں سے تیرے دل میں ذرہ برابر موجود نہ ہو جب تو مصائب پر صبر نہ کرے گا نہ تجھے دین ہو گا نہ اصل ایمان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے صبر کو ایمان سے وہ علاقہ ہے جو سر کو جسم سے صبر کے معنی ہیں کہ تو کسی سے گلہ و شکوہ نہ کرے اور نہ کسی سبب سے علاقہ رکھے اور نہ بلاؤں کے آنے کو ناپسند کرے اور نہ ان کے زوال کو دوست رکھے جب بندہ اپنی حالت فقر و فاقہ میں اللہ کے واسطے تواضع کرتا ہے۔ اور اپنی مراد پر اسی کے ساتھ صبر کرتا ہے اور کسی مباح پیشہ سے عار و انکار نہیں کرتا اور دن کو عبادت و کعب طلال میں رات کے ساتھ ملا دیتا تو اللہ اس بندہ کی نظر رحمت دیکھتا ہے اور اس کو مصیبت و سختی سے پروا کر دیتا ہے

يَمْخُلُوقٍ مِّثْلِهِ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ مَنْ تَعَزَّزْنَا بِمَخْلُوقٍ فَقَدْ
ذَلَّ

وَيُحَكِّ اِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْخَلْقِ
صِرْتَ مَعَ الْخَالِقِ يُعَرِّفُكَ مَا لَكَ وَمَا
عَلَيْكَ تُمَيِّزُ بَيْنَ مَا لَكَ وَبَيْنَ مَا
لِغَيْرِكَ عَلَيْكَ بِالثَّبَاتِ وَالِدَّوَامِ
عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَطْعِ
الْأَسْبَابِ مِنْ قَلْبِكَ وَقَدْ رَأَيْتَ
الْخَيْرَ عَاجِلًا وَ أَجَلًا هَذَا شَيْءٌ لَا
يَتَعَزَّ وَ الْخَلْقُ وَ الرِّيَاءُ فِي قَلْبِكَ
وَ الْآخِرَى وَ مَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فِي قَلْبِكَ وَلَا مَقْدَارَ ذَمِّهِ مِنْ ذَلِكَ
إِذَا لَمْ تَصْبِرْ لَا دِينَ لَكَ لَا سَأْسَ
لِإِيْمَانِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّبْرُ مِنَ الْإِيْمَانِ كَالرَّأْسِ
مِنَ الْجَسَدِ مَعْنَى الصَّبْرِ أَتَكَ لَا
تَشْكُو إِلَى أَحَدٍ وَلَا تَتَعَلَّقُ بِسَبَبٍ
وَلَا تَكْرَهُ وَجُودَ الْبَلِيَّةِ وَلَا تُحِبُّ
ذَوَالَهَا الْعَبْدُ إِذَا تَوَاضَعَ لِلَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي حَالِ فَقْرِهِ وَفَاقَتِهِ وَصَبَرَ
مَعَهُ عَلَى مُرَادِهِ وَ لَمْ يَسْتَنْكِفْ مِنَ
الصَّنْعَةِ الْمُبَاحَةِ وَوَاصَلَ الصَّنِيَاءَ
بِالظُّلَامِ بِالْعِبَادَةِ وَ الْكَسْبِ يُنْظَرُ
إِلَيْهِ بِعَيْنِ الرَّحْمَةِ يُغْنِيهِ وَ يُغْنِي

عِيَالَهُ مِنْ جَهَنَّمَ لَمْ تَكُنْ فِي حِسَابِهِ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ
يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ هَ أَنْتَ كَالْحِجَامِ
تُخْرِجُ الدَّمَاعَ مِنْ غَيْرِكَ وَفِيكَ دَاءٌ
مَجْضُ مَا تُخْرِجُهُ إِنِّي أَرَاكَ تَزْدَادُ
عِلْمًا ظَاهِرًا وَجَهْلًا بَاطِنًا مَكْتُوبٌ
فِي التَّوْحِيدِ مَنْ ارْتَدَّ أَدْعِيَاءُ فَلْيَزِدْ
وَجْعًا مَا هَذَا التَّوَجُّعُ هُوَ الْخَوْفُ مِنَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالذُّلُّ لَهُ وَلِوَلَدِهِ
إِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ عِلْمٌ تَعْلَمُ إِذَا لَمْ
يَكُنْ لَكَ عِلْمٌ وَلَا عَمَلٌ وَلَا إِخْلَاصٌ
وَلَا آدَبٌ وَلَا حُسْنُ خَلْقٍ بِالشُّيُوعِ
تَنَكَّفَتْ يَجِيءُ مِنْكَ شَيْءٌ قَدْ جَعَلَتْ
هَمَّكَ الدُّنْيَا وَحَطَّ مَهَا عَنْ قَرِيبٍ
يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا أَنْتَ مِنَ الْقَدَمِ
الَّذِينَ هَمُّهُمْ هَمٌّ وَاحِدٌ يُرَاقِبُونَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَوَائِبِهِمْ كَمَا
يُرَاقِبُونَ فِي ظَوَاهِرِهِمْ يُهَيِّبُونَ
الْقَلْبَ كَمَا يُهَيِّبُونَ الْجَوَارِحَ حَتَّى
إِذَا اتَّخَذُوا هَذَا أَكْفَاهُمْ هَمُّ
الشَّهَوَاتِ بِأَسْرِهَا فَلَا يَبْقَى فِي قُلُوبِهِمْ
إِلَّا شَهْوَةٌ وَاحِدَةٌ وَهِيَ طَلِبُ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُرْبُ مِنْهُ وَمَحَبَّتُهُ
فَحَسْبُ حِكْمَى أَنْ بَنَى إِسْرَائِيلَ

اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اس طرح سے غنی کر دیتا
ہے کہ جو اس کے حساب میں بھی نہیں آتا ہے اللہ عزوجل
نے ارشاد فرمایا ہے جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے تو اللہ اس
کے لیے کنائش کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے اس کو روزی
دیتا ہے کہ بندہ کو گمان بھی نہیں ہوتا تیری مثل مانند پچھنے
لگانے والے کی ہے کہ تو دوسری بیماری کو نکالتا ہے اور
تیرے اندر جو خالص بیماری موجود ہے اس کو نہیں نکالتا
بر تحقیق میں تجھ کو دیکھتا ہوں کہ تو ظاہر علم کو اور باطنی جہل
کو بڑھا رہا ہے۔ تو ریت میں لکھا ہوا ہے کہ جس کا علم بڑھے
اس کا درد بھی بڑھنا چاہیے یہ درد کیا ہے خدا کا خوف اس
اور اس کے بندوں کے واسطے عاجزی کرنا اگر تو عالم نہیں
ہے علم سیکھ جب تجھے علم عمل اخلاص و ادب اور مشائخ کے
ساتھ حسن ظن نہ ہو پس تجھے کوئی شے کیسے حاصل ہو سکتی
ہے تو نے تو اپنا مقصد صرف دنیا و متاع دنیا کو بنا رکھا
ہے۔ تجھ میں اور ان میں عنقریب کیا نسبت جن کا مقصد
صرف ایک ہی ہے جو اپنے باطن میں اللہ کا مراقبہ اسی طور
سے کرتے ہیں جیسے کہ مراقبہ الہی ان کا ظاہر میں ہوتا ہے
وہ جس طرح اعضا ظاہری کی تہذیب کرتے ہیں ویسے
ہی قلب کی تہذیب کرتے ہیں اس کو مہذب بناتے
ہیں یہاں تک کہ جب وہ اس مرتبہ میں کامل ہو جاتے
ہیں تو جملہ خواہشات کے غم سے ان کو کفایت ہو
جاتی ہے اور ان کے دلوں میں سوا ایک خواہش
کے کہ وہ طلب و قرب و محبت الہی ہے کوئی
خواہش باقی نہیں رہتی۔ اسی میں ان کے لیے کفایت
ہے منقول ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل

أَصَابَتْهُمْ شِدَّةٌ فَأَجْتَمَعُوا إِلَى نَبِيِّ
مِنْ أَنْبِيَائِهِمْ فَقَالُوا لَهُ أَخْبِرْنَا
بِمَا يَرْضَىٰ الْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ حَقُّ نَبِيِّهِ
فَيَكُونُ سَبَبًا لِدَفْعِ هَذِهِ الشَّدَّةِ عَنَّا
فَسَالَ الْحَقُّ عَنَّا وَجَلَّ عَنَّا ذَلِكَ
فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ قُلْ لَهُمْ إِنْ أَرَدْتُمْ
رِضَائِي فَأَرْضُوا الْمَسَاكِينَ فَكَانَ
أَرْضِيئَهُمْ وَرَضِيَتْ رِزَاتُ
سَخَطُئِهِمْ سَخَطُتْ أَسْمَعُوا
يَا عَقْلَ أَنْتُمْ مَا تَزَالُونَ تُسَخِطُونَ
الْمَسَاكِينَ وَتُرِيدُونَ رِضَا اللَّهِ عَنَّا
وَجَلَّ مَا يَقَعُ بِأَيْدِيكُمْ رِضَاً بَلْ
أَنْتُمْ مُتَقَلِّبُونَ فِي سَخَطِهِ أَثْبَتُوا
عَلَى خُشُوعِهِ كَلَامِي وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ
الشُّبَابُ بَنَاتٌ مَا كُنْتُ أَهْرَبُ مِنْ
كَلَامِ الشُّيُوخِ وَفَضْلُ طَيْبِهِ وَخُشُوعِيَّتِهِ
بَلْ كُنْتُ أَحْرَسَ أَعْلَى الْأَقَاتِ تَنْزِيلُ
عَلَيَّ مِنْهُمْ وَأَنَا سَاكِتٌ وَأَنْتَ لَا
تَصْبِرُ عَلَى كَلَامِهِمْ وَتُرِيدُ تَفْلِيحَهُ
لَا وَكَرَامَةً لَا تَفْلِيحُ حَتَّى تَوَافِقَ
الْقَدَرَ لَكَ وَعَلَيْكَ وَتَصْحَبَ الشُّيُوخَ
مَعَ إِمْرَالَةِ التَّهْمِ فِي حِطِّكَ وَنَمِيصِكَ
وَتَتَّبِعُهُمْ وَتَوَافِقُهُمْ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
وَقَدْ جَاءَكَ دُنْيَا وَآخِرَةٌ رَافِعُهُمَا
مَا أَقُولُ وَاعْمَلُوا بِهِ أَلْفَهُمْ يَلَا

کسی مصیبت و سختی میں مبتلا ہوئے اور اس حالت میں اپنے
انبیاء کرام میں سے کسی نبی کی طرف جمع ہو کر آئے اور کہنے
لگے ہمیں ایسے امر سے خبردار کیجئے جس سے حق عزوجل راضی
ہو جائے تاکہ ہم حق تعالیٰ کی تابعداری کریں اور وہ ہمارے
لیے اس سختی کے دفع ہو جانے کا سبب بن جاوے۔ اُن
نبی علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے اس معاملہ میں سوال کیا پس
اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ آپ بنی اسرائیل سے
کہہ دیں کہ اگر تم میری رضا مندی چاہتے ہو پس مسکینوں کو راضی کرو
اگر تم ان کو راضی کر لو گے میں تم سے راضی ہو جاؤں گا اور اگر
تم نے ان کو ناراض کیا تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا۔
اے غافلو! سنو تم تو ہمیشہ مسکینوں کو ناراض کرتے رہتے ہو
اور اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہو ایسی حالت میں اللہ کی خوشنودی
تمہارے ہاتھ نہ آئے گی بلکہ تم اس کی ناراضی میں پہلو بدلتے
رہو گے تم میری سخت کلامی پر ثابت قدم رہو نجات حاصل
کر لو گے۔ ثبات بمنزل نبات ہے میں مشائخ کے
کلام اور ان کی سختی و درشتی سے کبھی نہ بھاگتا تھا بلکہ گونگا
اور اندھا بنا رہتا تھا۔ ان کی طرف سے مجھ پر اُفتیں
ٹوٹی تھیں اور میں ساکت رہتا تھا۔ تو تو ان کے کلام
پر بھی صبر نہ کرتا اور چاہتا یہ ہے کہ فلاح مل جائے۔ یہ ہرگز
ہونے والا نہیں اور اس میں کوئی کرامت نہیں جب
تک تو اپنے نفع و نقصان کے معاملات میں تدبیر کی
موافقت نہ کرے گا اور جب تک اپنے حصہ و نصیب میں
ہمتوں کو زائل کر کے مشائخ کی صحبت اور ان کا اتباع و موافقت میں
حالات میں نہ کرے گا تجھے فلاح ملے گی۔ ایسا کرنے ہی سے دونوں
جہاں کی فلاح مل سکتی ہے جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں اس کو سمجھو اور اس پر عمل کرنا شروع کر دو

عَمَلٍ لَا يُسَاوِي شَيْئًا الْعَمَلُ إِلَّا بِإِخْلَاصٍ
 طَمَعٌ فَأَرِغِ الطَّمَعُ كُلُّ حُرُوفِهِ فَارِعَةٌ
 مَجُوفَةٌ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ الْعَوَامُ كَالْ
 يَعْرِفُونَ بَهْرَ جَنَّتِكَ الصَّيْرُ فِي يَعْرِثُ
 بَهْرَ جَنَّتِكَ ثُمَّ يَعْلِمُ الْعَوَامُ حَتَّى
 يُحْدِثُوكَ كَوْصَبَتْ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ كَرَأَيْتَ عَجَائِبَ مِنْ لُطْفِهِ يُوسَعُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا صَبَرَ عَلَى الْآخِذِ وَ
 الْعَبُودِيَّةِ وَالسَّجْنِ وَالذُّلِّ وَدَافَقَ
 فِعْلَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَحَّتْ نَجَابَتُهُ
 وَصَامَ مِثْلًا نَقَلَ مِنَ الذُّلِّ إِلَى الْعِزِّ
 مِنَ الْمَوْتِ إِلَى الْحَيَاةِ فَهَكَذَا أَنْتَ
 إِذَا اتَّبَعْتَ الشَّرْعَ وَصَبَرْتَ مَعَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَخِفْتَ مِنْهُ وَمَرَجَوْتَهُ
 وَخَالَفْتَ نَفْسَكَ وَهَوَاكَ وَشَيْطَانَكَ
 نَقَلْتَ مِنْ هَذَا الَّذِي أَنْتَ فِيهِ إِلَى
 غَيْرِهِ تُنْقَلُ مِمَّا تَكْرَهُ إِلَى مَا تُحِبُّ
 إِنْجَهْدُ وَاجْتَهِدْ فَإِنَّكَ بِكَ لَا تَجُودُ
 وَلَا بُدَّ مِنْكَ إِنْجَهْدُ وَقَدْ جَاءَكَ
 الْغَيْرُ مِنْ طَلَبٍ وَجَدَّ وَجَدَّ إِنْجَهْدُ
 فِي أَكْلِ الْحَلَالِ فَإِنَّهُ يَتَوَرَّقُ قَلْبَكَ
 وَيُخْرِجُكَ مِنْ ظُلُمَاتِهِ أَنْتَ الْعَقْلُ
 مَا عَزَّ فَكَ رِعَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 أَقَامَكَ فِي شُكْرِهَا وَأَعَانَكَ عَلَى
 الْإِعْتِرَافِ بِهَا وَيَبْقَدُ أَرْهَآ.

کسی بات کا سمجھنا کچھ قدر نہیں رکھتا عمل بغیر اخلاص کے
 خالی لالچ ہے۔ طمع کے کل حرف خالی کھوکھے ہیں ان میں
 کوئی نقطہ نہیں عام لوگ تیری کھوٹ کو نہیں پہچان سکتے لیکن
 صراف تیری کھوٹ کو پہچان کر عوام کو مطلع کر دے گیایاں
 تک کہ عوام تجھ سے پرہیز کرنے لگیں گے۔ اگر تو اللہ عزوجل
 کی معیت میں صبر کرے گا اس کے عجیب عجیب لطف مائے
 کرے گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب گرفتاری
 اور غلامی اور قید خانہ اور ذلت پر صبر کیا اور اپنے رب عزوجل
 کے فعل کی موافقت کی نجات و شرافت صحیح رہی اور
 بادشاہ بن گئے ذلت سے عزت کی طرف۔ موت سے زندگی
 کی طرف نقل کیے گئے۔ پس اسی طرح جب تو شرع متدی
 کا اتباع کرے گا اور اللہ عزوجل کے ساتھ صبر کرے
 گا اور اسی سے ڈرے گا اور امید واری کرے گا
 اور اپنے نفس و خواہش و شیطان کی مخالفت کرے
 گا تو تو اپنی موجودہ حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل
 کر دیا جائے گا مکروہات سے ایسی حالت کی طرف
 منتقل کر دیا جائے گا جسے تو پسند کرتا ہے۔ کوشش وہی کرنے
 سے کچھ ہو نہیں سکتا ہے اور تیرے لیے ضرورت ہے
 کوشش کر تجھے بھلائی حاصل ہو جائے گی جو کوئی طالب
 ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے پالیتا ہے۔ طلال غذا کھانے
 کی کوشش کر تحقیق وہ تیرے قلب کو منور کر دے گی اور
 دل کو اس کی تاریکیوں سے نکال دے گی۔ جو عقل خدا کی
 نعمتوں کی شناخت کرے اور مقام شکر میں تجھے کھڑا کرے
 اور نعمتوں کے اقرار اور ان کے مقدار کے اقرار پر تیری مدد کرے
 وہ بہت نافع عقل ہے۔

اے غلام جو شخص عین یقین سے یہ امر جان لیتا ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام چیزوں کو تقسیم کر دیا ہے اور اس سے فارغ ہو چکا ہے وہ اللہ سے حیا کر کے کچھ اس سے طلب نہیں کرتا۔ ذکر الہی اس کو مطالبہ سے باز رکھتا ہے ذرہ اپنے مقسوم کو جلد مل جانے کے لیے سوال کرتا ہے اور نہ اس امر کا اس کو غیر مقسوم حصہ مل جائے اس کا طریقہ گم نامی اور سکون اور حسن ادب اور اعتراض کا چھوڑ دینا ہو جاتا ہے۔ وہ مخلوق سے کمی و بیشی کا گوشہ نہیں کرتا ہے۔ قلباً مخلوق سے گداگری دلی ہے جیسے زبان سے ان سے گداگری کرنا۔ میں سے نزدیک حقیقتہً ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے۔

تجھ پر انہوں نے شرم نہیں آتی کہ تو غیر اللہ سے طلب کرتا ہے حالانکہ وہ نسبت غیر کے تجھ سے بہت قریب ہے۔ تو مخلوق سے وہ چیز طلب کرتا ہے جس کی تجھے مطلقاً حاجت نہیں۔ تیرے پاس چھپا ہوا خزانہ موجود ہے اور پھر بھی تو ایک داد اور ایک ذرہ کے لیے فیروزوں سے مزاحمت کرتا ہے جب تجھے موت آئے گی رسوا ہو نا پڑے گا۔ تیرے دیے چھپے عیب ظاہر ہو جائیں گے اور تجھے چاروں طرف لعنت گھیرے گی۔ اگر تو عاقل ہوتا تو ایک ذرہ ایمان سے ضرور حاصل کر لیتا اور اس کے ذریعہ خدا سے مل جاتا اور نیکیوں کی مصاحبت میں رہتا اور ان کے اقوال و افعال سے ادب سیکھتا۔ یہاں تک کہ جب تیرا ایمان قوی اور تیرے ایمان کی بنیاد مضبوط ہو جاتی۔

يَا غُلَامُ مَنْ عَرَفَ بَعَيْنِ الْيَقِينِ
أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ
وَفَرَعُ مِنْهَا لَا يَطْلُبُ مِنْهُ شَيْئًا حَيًّا
مِنْهُ يَشْتَعِلُ بِذِكْرِهِ عَنْ مَطَالِبَتِهِ
لَا يَسْأَلُهُ تَعْجِيلُ قَسَمِهِ وَلَا أَنَّ
يُعْطِيَهُ قَسَمَ غَيْرِهِ ذَابَهُ الْحُمُولُ
وَالشُّكُوتُ وَحُسْنُ الْأَدَبِ وَتَرْكُ
الْإِعْتِرَاضِ لَا يَشْكُو إِلَى الْخَلْقِ فِي
قَلِيلٍ وَلَا كَثِيرٍ الْكَدِيَّةُ مِنَ الْخَلْقِ
بِالْقَلْبِ كَالْكَدِيَّةِ مِنْهُمْ بِاللِّسَانِ
عِنْدِي لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا مِنْ حَيْثُ
الْحَقِيقَةُ.

وَيْلَكَ مَا تَسْتَحْيِ تَطْلُبُ مِنْ
غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَقْرَبُ
إِلَيْكَ مِنْ غَيْرِهِ تَطْلُبُ مِنَ الْخَلْقِ
مَا لَا حَاجَةَ إِلَيْكَ إِلَيْهِ مَعَكَ كَنْزٌ
مَكْنُونٌ وَأَنْتَ تَزْأَحِمُ الْفُقَرَاءَ عَلَى
حَبَّةٍ وَذَرَّةٍ إِذَا مَتَّ افْتَضَحَتْ
تَظْهَرُ مَخَابِيئُكَ وَكُمَاتُكَ وَتَأْخُذُكَ
الْلَعْنَةُ مِنْ جَوَانِبِكَ كَوُكُنْتَ عَاقِلًا
اِكْتَسَبْتَ ذَرَّةً مِنَ الْإِيمَانِ تَلْقَى اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَلَكِنْ تَصْحَبُ
الصَّالِحِينَ وَتَتَأَدَّبُ بِهِمْ بِأَقْوَالِهِمْ
وَأَفْعَالِهِمْ حَتَّى إِذَا تَزَعَرَعَ إِيْمَانُكَ
وَبَنَاءُ إِيْقَانِكَ اسْتَحْلَصَكَ اللَّهُ -

تو تجھ کو اللہ عزوجل اپنے لیے خالص کر لیتا اور خود تیرے
ادب اور تیرے امر و نہی کا تیرے قلب کی حیثیت سے
متولی و والی بن جاتا۔ اسے ریاکاری کے بت کے پجاری
تو حق تعالیٰ کے قرب کی دنیا و آخرت میں بوجہ نہ سونٹکے
گا۔ اسے مخلوق کو شریک خدا سمجھنے والے ان پر اپنے
قلب متوجہ ہونے والے تو مخلوق سے اپنا منہ پھیرے
تجھے ان سے نقصان ہے اور نہ نفع اور نہ دنیا اور نہ منع کرنا تو اللہ
کی توحید کا اس حالت میں کہ تیرے قلب میں شرک پٹا ہوا ہے دعو
نہ کر اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ اٹے گا ایسا دعویٰ بے سود ہے

عَزَّوَجَلَّ لَهُ وَتَوَلَّى أَدَبَكَ وَآمَرَكَ وَ
نَهَيْكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ يَا عَابِدَ صَنِيعِ
الرِّيَاءِ مَا تَشَهُ قُرْبَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
لَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةَ يَا مُشْرِكَ يَا لَخْلُقِ
مُقْبِلًا عَلَيْهِمْ بِقَلْبِهِ أَعْرِضْ عَنْهُمْ
فَلَيْسَ مِنْهُمْ ضَرَرٌ وَلَا نَفْعٌ وَلَا عَطَاءٌ
وَلَا مَنَعٌ لَا تَدْعُ تَوْحِيدَ اللَّهِ عَزَّو
جَلَّ مَعَ الشِّرْكِ الْمَلَانِيهِمْ لِقَلْبِكَ
فَمَا يَقَعُ بِيَدِكَ مِنْهُ شَيْءٌ

انتالیسویں مجلس


المجلس التاسع والثلاثون

اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کے حوالہ کر دینے کے بیان میں

۱۲ رجب ۱۰۴۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت
خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:
اگر تو دنیا و آخرت کی بادشاہت چاہتا ہے تو اپنے
کو سزا پانا خدا کے حوالے کر دے۔ پس اس حالت میں تو امیر ابو
جائے گا۔ اور اپنے نفس اور غیروں پر حاکم میں تجھے نصیحت کرنا ہوں
تو میری نصیحت کو قبول کر میں تجھ سے سچ کہتا ہوں پس تو میری
تصدیق کر۔ جب تو جھوٹ بولے گا اور دوسروں کو جھٹلائے
گا تو تو جھوٹا بتایا جائے گا اور تجھ کو جھٹلایا جائے گا اور جب تو
سچ بولے گا اور دوسروں کو سچا بتائے گا تو تجھ سے سچ بولا جائے گا
اور تیری تصدیق کی جائے گی تو بدیا کرے گا دیا ہی بھرے گا تو
اپنے دین کے مرض کی مجھ سے دوائے اور اس کا استعمال کر

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَرْكَ الْجُمُعَةِ فِي الرِّبَاطِ ثَانِيًا
عَشَرَ رَجَبٍ مِنْ سَنَةِ تَحْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَتَحْسِيَانِ
إِنْ أَرَدْتَ الْمُلْكَ دُنْيَا وَآخِرَةَ
فَاجْعَلْ لَكَ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَصِدُّ أَمِيرًا
وَرِئِيسًا عَلَى نَفْسِكَ وَعَلَى غَيْرِكَ إِيَّيْ
قَدْ نَصَحْتُكَ فَاقْبَلْ نَصِيحِي وَتَد
صَدَّقْتُكَ فَصِدِّقْنِي إِذَا كَذَبْتُ وَ
كَذَبْتُ كُنْ بَتَّ وَكَذَّبْ لَكَ وَإِذَا
صَدَّقْتُ وَصَدَّقْتُ صَدِّقْتُ وَ
صَدِّقْ لَكَ كَمَا تَدِينُ تَدَّ أَنْ خُلِدْمِي
دَوَاءً لِمَرَضِ دِينِكَ وَاسْتَعْمِلْهُ وَ

قَدْ جَاءَتْهُ الْعَافِيَةُ مَنْ تَقَدَّمَ
كَانُوا يَطُوفُونَ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ
فِي طَلَبِ الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ
الَّذِينَ هُمْ أَطْبَاءُ الْقُلُوبِ وَالِدِّينِ
فَإِذَا حَصَلَ لَهُمْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ
طَلَبُوا مِنْهُ دَوَاءً لِأَذْيَانِهِمْ وَ
أَنْتُمْ الْيَوْمَ أَبْغَضُ إِلَيْكُمْ الْفُقَهَاءُ
وَالْعُلَمَاءُ وَالْأَوْلِيَاءُ الَّذِينَ هُمْ
الْمُؤَدَّبُونَ وَالْمُعَلَّمُونَ فَلَا جَرَمَ
لَا يَقَعُ بِأَيْدِيكُمْ الدَّوَاءُ أَيْشَ يَنْفَعُ
عِلْمِي وَطِبِّي مَعَكَ فَكُلُّ يَوْمٍ أَبْنَى
لَكَ أَسَاسًا وَأَنْتَ تَنْقُصُهُ أَصِفُ
لَكَ دَوَاءً وَلَا تَسْتَعْمِلُهُ أَقُولُ لَكَ
لَا تَأْكُلْ هَذِهِ اللَّقْمَةَ فِيهَا سَمٌّ كُلُّ
هَذِهِ فِيهَا دَوَاءٌ فَتَخَالِفْنِي وَتَأْكُلُ
الَّتِي فِيهَا السَّمُّ عَنْ قَرِيبٍ يَظْهَرُ ذَلِكَ
فِي بُنْيَةِ دِينِكَ وَإِيمَانِكَ إِنْ
أَنْصَحَكَ وَلَا أَفْرَعُ مِنْ سَيْفِكَ
وَلَا أُرِيدُ ذَهَبَكَ مَنْ يَكُونُ مَعَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَفْرَعُ مِنْ أَحَدٍ
فِي الْجُمْلَةِ لَا مِنْ جِنٍّ وَلَا مِنْ إِنْسٍ
وَلَا مِنْ حَشَرَاتِ الْأَرْضِ وَسِبَائِعِهَا
وَهَوَاقِفِهَا وَلَا مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْمَخْلُوقَاتِ
بِأَسْرِهِا لَا تَزِدْهُوا بِالشُّيُوخِ الْعَمَلِ
بِأَعْلَمِ أَنْتُمْ جُهَالٌ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

تھے صحت و ندرستی حاصل ہو جائے گی اگلے لوگ اور اولیاء اللہ
اور صالحین کی طلب میں جو کہ دلوں اور دین کے
طبيب تھے شرق و غرب میں گھوما کرتے تھے
پس جب ان میں سے کوئی ایک ان کو مل جاتا
تھا اس سے اپنے دینوں کی دوا طلب کرتے تھے
اور تم آج ایسے ہو کہ تمہارے نزدیک سب زیادہ آج
مبغوض فقیہ اور عالم اور اولیاء اللہ جو کہ ارب
کھانے والے اور تعلیم دینے والے ہیں۔ ہیں۔
پس یقیناً اس حال میں تمہارے ہاتھ دوانہ آئے گی۔
میرا علم اور میری طب تم کو کیا نفع دے گی۔ ہر دن میں
تمہارے لیے ایک بنیاد قائم کرتا ہوں اور تو اس کو گنا
دیتا ہے برابر تیرے لیے دوا بتاتا ہوں اور تو  اس کا استعمال نہیں کرتا تجھ سے کتنا ہوں کہ تو یہ لقمہ نہ
کھا اس میں زہر ہے وہ لقمہ کھا اس میں دوا ہے
لیکن تو میری مخالفت کرتا اور وہی لقمہ کھاتا ہے۔
جو کہ زہر آلود ہے۔ عنقریب اس کا اثر تیرے دین
و ایمان کی عمارت میں ظاہر ہو گا یہ تحقیق میں تجھے
نصیحت کرتا ہوں اور نہ تیری تلوار سے ڈرتا ہوں
اور نہ تیرے سونے کا خواہش مند ہوں جو کہ تو نے
اللہ تعالیٰ کی معیت میں ہوتا کہ وہ نے الجملہ کسی
سے نہیں ڈرتا نہ جن سے نہ انسانوں سے اور
نہ زمین کے کیرے مکوڑوں اور اس کے
درندوں اور زہریلے جانوروں سے اور نہ تمام
مخلوقات میں سے کسی چیز سے۔ تم ان مشائخ کو جو کہ عالم
باعتل ہیں حقیر نہ سمجھو۔ تم اللہ عز و جل اور اس کے

وَرُسُلِهِ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ
الْوَاقِعِينَ مَعَهُ الرَّاغِبِينَ بِأَفْعَالِهِ
كُلُّ السَّلَامَةِ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ
وَقَصْرِ الْأَمَلِ وَالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا
فَإِذَا دَايَمْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ضَعْفًا
فَدَاوَنْتُمْ بِذِكْرِ الْمَوْتِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ
قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِكَايَةُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَقَرَّبَ
الْمُتَقَرَّبُونَ إِلَيَّ بِأَفْضَلِ مَا آدَاءَ مَا
أَفْتَرَضْتُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي
يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالتَّوَّافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ
فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا
وَيَدًا وَمَوْيِدًا حَتَّى يَسْمَعُ وَرِي
يُبْصِرُ وَرِي يَبْطِشُ يُبْصِرُ بِجَمِيعِ أَفْعَالِهِ
يَا اللَّهُ تَعَالَى وَبِهِ يَخْرُجُ مِنْ حَوْلِهِ وَ
هُوَيَّةُ وَمَوْيِدَةُ نَفْسِهِ وَغَيْرُهُ
تَصِيرُ حَرَكَاتُهُ وَحَوْلُهُ وَقُوَّتُهُ يَا اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَا بِهِ وَلَا بِسَائِرِ الْخَلْقِ
يَعِزُّ نَفْسَهُ وَدُنْيَاةً وَآخِرَاةً كُلَّهُ
طَاعَةً فَلَا جَرَمَ تَقَرُّبُهُ طَاعَتُهُ
تَكُونُ سَبَبًا لِمَحَبَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُ بِالطَّاعَةِ يُحِبُّ وَيُقَرِّبُ وَ
بِالْمَعْصِيَةِ يُبْغِضُ وَيُبْعِدُ بِالطَّاعَةِ
يَحْصُلُ الْإِنْسُ وَبِالْمَعْصِيَةِ تَحْصُلُ
وَت: اور یہ اللہ کے قرب و مراتب کا بیان مرتبہ کن فیكون پر فائز ہونا۔

رسولوں علیہم السلام اور اس کے نیک بندوں سے جو کمیت الہی
میں رہنے والے ہیں اور اس کے افعال سے راضی ہیں رحمۃ اللہ
علیہم جاہل ہو پوری سلامتی تفسار الہی پر رہنے اور از رو کو تہا کرنے
اور دنیا سے بے رغبتی کرنے میں ہے جب تم دربارہ ان امور
کے اپنے نفسوں میں کمزوری پاؤ پس تم موت کی یاد اور از رو کی کوتاہی
کو لازم پکڑو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات میں
اللہ عزوجل سے حکایت ہے کہ میرے قرب حاصل کرنے والوں نے
اداء فی الرض سے بڑھ کر اور کسی چیز کے وسیلے سے میرا قرب حاصل
نہیں کیا میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے ہمیشہ مجھ سے قریب ہوتا
رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں۔
پس جب میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی آنکھ
اور کان اور دید اور مددگار بن جاتا ہوں پس وہ مجھ سے سنتا ہے
اور مجھ سے دیکھتا ہے۔ اور مجھ سے پھر کتاب ہے وہ اپنے تمام
افعال کو حق تعالیٰ ہی سے دیکھتا سمجھتا ہے اور اسی کی مدد سے
اپنی طاقت و قوت اور اپنی ذات اور غیر کے دیکھنے سے باہر
آ جاتا ہے اس کی تمام حرکتیں اور قوت و طاقت و زور عزوجل
سے ہی ہوتا ہے نہ کہ اس کے نفس اور تمام مخلوق سے۔ وہ
اپنے نفس اور دنیا و آخرت ہر ایک سے کھینچے علیحدہ ہو جاتا ہے
سزا پا طاعت بن جاتا ہے اور یقیناً اس سے نزدیک ہو جاتا ہے
اس کی طاعت محبت الہی کا اس کے لیے سبب بن جاتی ہے طاعت
کے سبب سے اللہ اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور قرب
عطاء کرتا ہے۔ اور معصیت کی وجہ سے اس کو مبغض بنا لیتا ہے
اور رحمت دور کر دیتا ہے طاعت کے سبب سے اس بندے
کو اس حاصل ہوتا ہے اور معصیت کے سبب سے حشر حال ہوتا ہے
و ت: اور یہ اللہ کے قرب و مراتب کا بیان مرتبہ کن فیكون پر فائز ہونا۔

الْوَحْشَةُ لِأَنَّ مَنْ أَسَاءَ اسْتَوْحَشَ
يَمْتَنِبُ بَعْدَ الشَّرِّ يَحْصُلُ الْخَيْرُ وَ
يَمْتَنِبُ بَعْدَهُ يَحْصُلُ الشَّرُّ مَنْ لَمْ يَكُنْ
الشَّرُّ دَفِيقَهُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ فَهُوَ
هَذَا لَمْ يَكُنْ مَعَ الْهَالِكِينَ إِعْمَلْ وَاجْتَنِبْ
وَلَا تَتَكَلَّفْ عَلَى الْعَمَلِ فَإِنَّ النَّارَ
لِلْعَمَلِ طَامِعٌ وَالْمَتَكِلِ عَلَى الْعَمَلِ
مُعْجِبٌ مَعْرُودٌ قَوْمٌ قِيَامٌ بَيْنَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَقَوْمٌ قِيَامٌ بَيْنَ
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَوْمٌ بَيْنَ الْخَلْقِ
وَالْخَالِقِ إِنْ كُنْتَ زَاهِدًا فَإِنَّكَ
قَائِمٌ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ
كُنْتَ حَائِفًا فَإِنَّكَ قَائِمٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ وَإِنْ كُنْتَ عَادِيًا فَإِنَّكَ
قَائِمٌ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ تَنْظُرُ
إِلَى الْخَلْقِ تَنَاسَلُ إِلَى الْخَالِقِ أُخْرَى
تُبْلَغُ الْقَوْمَ وَتَعْرِفُهُمْ أَحْوَالُ
الْآخِرَةِ وَحَسَابَتُهَا وَجَمِيعُ مَا فِيهَا
لَا يَلُكُ تَخْبِيرُ بِمَا قَدْ شَاهَدْتَ وَرَأَيْتَ
لَيْسَ الْخَبِيرُ كَالْمُعَايَنَةِ الْقَوْمُ
مُنْتَظَرُونَ لِقَاءَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقْتُونَهُ
فِي جَمِيعِ أَوْقَاتِهِمْ لَا يَخَافُونَ مِنَ
الْمَوْتِ لِأَنَّهُ سَبَبٌ لِلِقَاءِ حُبُّهُمْ
فَارِقٌ قَبْلَ أَنْ تُفَارِقَ وَدَعَا قَبْلَ
أَنْ تَوَدَّعَ أَهْجُرَ قَبْلَ أَنْ يَهْجُرَكَ

کیونکہ جو نگاہ گاربد کار ہو تا ہے وہ وحشت میں پڑ جاتا ہے
شرع مقدس کی متابعت سے بھلائی حاصل ہوتی ہے اور
اس کی مخالفت سے برائی جس کسی شخص کی تمام حالتوں میں
شرع مقدس رفیق نہ ہو پس وہ منجملہ ہلاک ہونے والوں کے ایک
ہلاک ہونے والا ہے۔ عمل کراور سعی کراور عمل پر بھروسہ نہ کر۔
کیوں کہ عمل کا چھوڑنے والا محض لالچی ہے اور عمل پر بھروسہ
کرنے والا خود پسند و مغرور۔ ایک جماعت وہ ہے جو کہ
درمیان دنیا و آخرت کے قائم ہے اور ایک قوم وہ جو درمیان
جنت و دوزخ کے قائم ہے اور ایک قوم وہ جو کہ درمیان مخلوق
و خالق کے قائم ہے۔ اگر تو زاہد ہے پس تو درمیان دنیا و آخرت
کے قائم ہے۔ اور اگر تو عادی ہے پس تو درمیان
جنت و دوزخ کے قائم ہے۔ اور اگر تو عارف
ہے پس تو درمیان مخلوق و خالق کے قائم ہے۔
کبھی تو مخلوق کی طرف دیکھتا ہے۔ اور کبھی خالق
کی طرف۔ تو قوم کو تبلیغ کرتا ہے اور ان کو
آخرت کے حالات اور حسابات اور تمام وہ
احوال جو کہ آخرت میں ہونے والے ہیں۔
بلکہ وہ تمام ان امور کی جس کا تو نے مشاہدہ کیا اور دیکھا ان
کی خبر دے دیتا ہے خبر مثل معائنہ کے نہیں ہے اہل اللہ لقاء
الہی کے منتظر رہتے ہیں تمام حالات میں اس کے متمنی
رہتے ہیں موت سے خوف نہیں کرتے کیونکہ موت تو ان
کے محبوب کی ملاقات کا سبب ہے۔ اس سے قبل کہ
دنیا تجھ سے مفارقت کرے تو دنیا سے جدا ہو جا اور اس
سے قبل تو اس کو رخصت کر کہ وہ تجھے رخصت کرے اور
اس سے قبل تو اس کو چھوڑ کر وہ تجھے چھوڑ دے

تیرے اہل و عیال اور تمام خلق تجھے کچھ نفع نہ دیں گے
جب کہ تو قبر میں داخل ہوگا تو مباح شے کے لینے سے جو کہ
خواہش نفسانی کی وجہ سے ہو تو برکے۔

اسے قوم تم تمام حالت میں تقویٰ کے قولے کو اختیار
کرو۔ تقویٰ دین کا لباس ہے تم مجھ سے اپنے دین
کا لباس مانگو میری پیروی کرو بہ تحقیق میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر ہوں کھانے پینے
نکاح اور تمام حالات و اشارات میں میں انہیں کا پیرو
ہوں۔ میں ہمیشہ اسی طرح رہوں گا۔ جب تک کہ
اللہ تعالیٰ اپنا ارادہ مجھ سے پورا کر لے بہ تحقیق
میں اسی طریقہ پر ہوں خدا کو تعریف اور اس کا
شکر ہے کہ تمہاری تعریف اور برائی اور تمہارے
دینے اور نہ دینے اور تمہاری بھلائی و برائی
اور تمہارا قتال و ادبار کی کچھ فکر نہیں کرتا تو تو جاہل ہے
اور جاہل کی کچھ پروا نہیں کی جاتی ہے تو جب جہالت
کی حالت میں خدا کی عبادت کرے گا تیری عبادت
رد کر دی جائے گی۔ کیونکہ وہ ایسی عبادت
ہے جو جہالت سے ملی ہوئی ہے اور جہالت سزا پانا ساز
ہے جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا
سے کہ جو شخص جہالت جہالت خدا کی عبادت کرتا ہے
اس کا فساد بہ نسبت اس کی اصلاح کے زیادہ ہوتا ہے
جب تک تو کتاب و سنت کا اتباع نہ کرے گا تجھے فلاح نہ
ملے گی بعض صوفیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے مروی
ہے کہ تحقیق انہوں نے فرمایا جس کا کوئی پیرو نہیں
ہوتا پس اس کا پیرو شیطان ہے۔

أَهْلَكَ وَسَائِرُ الْخَلْقِ مَا يَنْفَعُونَكَ إِذَا
وَحَلَّتْ فِي الْقَبْرِ تُبَّ مِنْ تَنَاولِ الْمُبَاحِ
بِشَهْوَةٍ

يَا قَوْمُ تَوَدَّعُوا فِي جَبِيْعِ أَحْوَالِكُمْ
الْوَمْرُ كِسْوَةُ الدِّينِ اُطْلُبُوا مِنِّي
كِسْوَةَ لَدُنِّيَا نِكُمْ اَتَّبِعُونِي فَيَأْتِي عَلَى
جَادَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَا تَابِعٌ لَهُ فِي أَكْلِهِ وَشُرْبِهِ وَنِكَاحِهِ
وَأَحْوَالِهِ وَمَا كَانَ يَشِيرُ إِلَيْهِ لَا
أَخَالُ كَذَلِكَ حَتَّى وَقَعَ بِمَرَادِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ مِنِّي فَيَأْتِي عَلَى ذَلِكَ وَلَا
أَفَكِّرُ بِحَمْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا أَفَكِّرُ
بِحَمْدِكَ وَلَا ذِمَّتِكَ بِعَطَائِكَ وَمَنْعِكَ
بِخَيْرِكَ وَشَرِّكَ يَا قَبَائِكَ وَإِذْبَارِكَ
أَنْتَ جَاهِلٌ لَا يُبَالِي بِهِ إِذَا أَفْلَحْتَ
وَعَبَدْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَأَنْتَ
عِبَادَتُكَ مَرْدُودَةٌ عَلَيْكَ لَا تَنْهَا
عِبَادَةً مَقْرُونَةً بِالْجَهْلِ وَالْجَهْلُ
كَلْبُهُ مُفْسِدَةٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ عَلَى جَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ
أَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى
تَتَّبِعَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ عَنْ بَعْضِهِمْ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ
مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْخٌ فَلَيْسَ شَيْخُهُ

اتَّبِعِ الشُّيُوخَ الْعُلَمَاءَ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
الْعَامِلِينَ بِهَا وَ أَحْسِنِ الظَّنَّ بِهِمْ وَ
تَعَلَّمْ مِنْهُمْ وَ أَحْسِنِ الْأَدَبَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَالْعِشْرَةَ مَعَهُمْ وَ قَدْ أَفْلَحْتَ إِذَا لَمْ
تَتَّبِعِ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَلَا الشُّيُوخَ
الْعَارِفِينَ بِهِمَا فَلَا تُفْلِحُ أَبَدًا أَمَا
سَمِعْتَ مَنْ اسْتَعْتَى بِرَأْيِهِ ضَلَّ
هَدْيَ نَفْسِكَ بِصُحْبَةِ مَنْ هُوَ
أَعْلَمُ مِنْكَ اسْتَغْلُ بِأَصْلَاحِكَا شَمَّ
انْتَقِلْ إِلَى غَيْرِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْدَأْ بِنَفْسِكَ شَمَّ
بِمَنْ تَعُولُ وَقَالَ لَا صَدَقَةَ وَ
ذُو رَحِمٍ مُّحْتَاجٍ۔

تو ایسے مشائخ کی پیروی کرو جو کتاب و سنت کے عالم اور ان پر
عمل کرنے والے ہیں اور ان کے بارہ میں حسن ظن کرو اور ان سے
علم سیکھو اور ان کے روبرو ادب پیش کرو اور ان کے ساتھ اچھے
طریقے سے معاشرت کرو فلاح پائے گا۔ اور جب تو کتاب و سنت اور
مشائخ عارفین کتاب و سنت کی پیروی نہ کرے گا تجھے کبھی فلاح نہ
ملے گی۔ کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ جس نے اپنی رائے پر اتنا کیا۔ وہ
مگراد ہوا تو اپنے نفس کی ایسوں کی صحبت میں رہ کر جو تجھ سے زیادہ
علم والے ہوں اصلاح و تہذیب کرو ان نفس کی اصلاح میں مشغول
ہو پھر غیر کی طرف چلنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا ہے اپنے نفس کی اولاً اصلاح کر پھر اپنے اہل و عیال
کی۔ نیز ارشاد فرمایا ہے غیر کو صدقہ دینے میں ثواب نہیں جب کہ
تیرے قریب دار محتاج ہوں۔

چالیسویں مجلس

المجلس الموفقى للإمام ربیعین

تفقه فی الدین کے بیان میں

۱۲ رجب ۱۲۵۵ھ کو اتوار کے دن صبح کے وقت

خانقاہ شریعت میں ارشاد فرمایا :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنے ارشاد فرمایا

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے

تو اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور اس کے عیوب ذاتی

اس کو معلوم کرا دیتا ہے دین کی سمجھ معرفت نفس کا سبب ہے جو کوئی اپنے

رب عزوجل کو پہچان لیتا ہے وہ تمام چیزوں کو پہچان لیتا ہے خدا کے لیے اس کی بندگی

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحَدِ بُكْرَةً فِي الْبَاطِ
رَابِعَ عَشَرَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَاسٍ وَارْبَعِينَ وَتَمَسَّائَةِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ خَيْرًا
فَقَهَهُ فِي الدِّينِ وَبَصَّرَهُ بِمُؤَيِّبِ نَفْسِهِ
الْفَقْهُ فِي الدِّينِ سَبَبٌ لِمَعْرِفَةِ النَّفْسِ مِنْ عَرَفَ رَبَّهُ
عَرَفَ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا بِمِ تَصَيُّحُ لَهُ

الْعُبُودِيَّةُ وَالْعِثْقُ مِنْ عِبَادِيَّةٍ غَيْرِهِ
لَا فَلَاحَ لَكَ لَا نَجَاةَ لَكَ حَتَّى تُؤْشِرَكَ
عَلَى غَيْرِهِ تُؤْشِرُ دِينَكَ عَلَى شَهَوَاتِكَ
وَأَخْرَجَكَ عَلَى دُنْيَاكَ وَخَالِقَكَ عَلَى
خَلْقِكَ هَلَاكُكَ فِي تَقْدِيرِ شَهَوَاتِكَ
عَلَى دِينِكَ وَدُنْيَاكَ عَلَى أَخْرَجَتِكَ وَ
الْخَلْقُ عَلَى خَالِقِكَ اَعْمَلْ بِهَذَا وَقَدْ
كَفَاكَ أَنْتَ مَحْجُوبٌ عَنِ الْخَالِقِ عَزَّ
وَجَلَّ لَا إِبَابَةَ لَكَ إِلَّا جَابَةُ آتَمًا
تَكُونُ بَعْدَ الْإِسْتِجَابَةِ إِذَا أَجَبْتَهُ
بِالْعَمَلِ أَجَابَكَ فِي وَفَّتْ سُؤَالَكَ لَهْ
وُجُودُ الزَّمَرِ إِثْمًا يَكُونُ بَعْدَ الزَّرَاعَةِ
إِذَا مَرَّ حَتَّى تَحْصُدَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مَرْمَرَةٌ عَمَّا
الْآخِرَةُ إِذَا مَرَّ هَذِهِ الزَّرَاعَةُ بِالْقَلْبِ
قَالِبٌ هُوَ الْإِيمَانُ وَالْإِحْدَاثُ
لَهَا وَجَلْبُ الْمَاءِ إِلَيْهَا وَسَقْيُهَا
بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ إِذَا كَانَ هَذَا
الْقَلْبُ فِيهِ لِينَةٌ وَرَافَةٌ وَرَحْمَةٌ
نَبَتْ فِيهِ وَإِذَا كَانَ قَاسِيًا قَطُلًا
غَلِيظًا كَانَتْ أَرْضُهُ سَيِّحَةً وَالسَّيِّحُ
لَا يَنْبُتُ الزَّمَرُ إِذَا زَرَعْتَ عَلَى
رَأْسِ جَبَلٍ لَا يَنْبُتُ فِيهِ قَهْلُو إِلَى
الْهَلَاكِ أَفْزَرْتُ تَعْلَمُ هَذِهِ الزَّرَاعَةُ
مِنَ الزَّرَارِعِ لَهَا لَا تَنْفِرُ دِينَارُكَ قَالَ

اور غیر اللہ کی بندگی سے آزادی درست و صحیح ہو جاتی ہے
جب تک تو اللہ تعالیٰ کو غیر اللہ پر اور اپنے دین کو اپنی
خواہشوں پر اور اپنی آخرت کو اپنی دنیا پر اور اپنے خالق
کو اس کے مخلوق پر ترجیح نہ دے گا۔ تجھے فلاح نہ ملے گی۔
اپنی خواہشوں کو اپنے دین پر اور اپنی آخرت پر اور مخلوق
کو اپنے خالق پر مقدم کرنے میں تیری ہلاکت ہے تو اس
پر عمل کر بے شک خدا تعالیٰ تجھ کو ہر امر میں کفایت
کرے گا تو تو خالق عز و جل سے محبوب ہے تیری دعا
کو قبولیت ہئیں۔ قبولیت تو بعد تعمیل حکم ہو جاتی ہے
جب تو مطابق حکم الہی عمل کرے گا تو وہ تیرے
سوال کے وقت تیرے سوال کو قبول کرے گا۔
کھیتی کا وجود بعد کھیتی کرنے کے ہوتا ہے۔
کھیتی کرنا کہ تجھے کھیت کا ٹنا نصیب ہو۔ نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ دنیا
آخرت کی کھیتی ہے۔ تو یہ کھیتی کر۔ اس کھیتی کے لیے
زمین قلب ہے اور بیج ایمان ہے اور اس کی بھجائی
اور پانی دینا اور اس کھیت کا سیراب کرنا ساتھ
اعمال صالحہ کے ہے جب اس قلب میں نرمی
اور رافت و رحمت ہوگی تو اس میں کھیتی اگے گی اور جب
وہ قلب سخت اور بد خلعت ہوگا تو اس کی زمین کھارو
شور ہوگی۔ اور کھار زمین کھیتی کو نہیں اگاتی ہے جب تو
کھیت کو ایسے پہاڑ کی چوٹی پر بوندے گا جہاں کھیتی نہیں
اگتی پس وہ بربادی کی طرف قریب تر ہوگا۔ تو
یہ کھیتی کرنا اس کے کاشتکاروں سے سیکھ تنہا
اپنی رائے سے کام نہ لے۔ نبی صلی اللہ

الَّذِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسْتَعِينُوا عَلَى كُلِّ صُنْعَةٍ بِصَالِحِ
أَهْلِهَا أَنْتَ مَشْغُولٌ بِزَمَرِ الدُّنْيَا
لَا بَزْمَ مِنَ الْآخِرَةِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ طَالِبَ
الدُّنْيَا لَا يُفْلِحُ مَعَ الْآخِرَةِ لَا يَرَى الْحَقَّ
عَمَّا وَجَلَ إِنْ أَرَدْتَ الْآخِرَةَ فَعَلَيْكَ
بِتَرْكِ الدُّنْيَا وَإِنْ أَرَدْتَ الْحَقَّ
عَمَّا وَجَلَ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحُطُوطِ وَالْخَلْقِ

طَوَعًا وَكَرْهًا لِأَنَّ الْأَصْلَ مَعَكَ
وَكُلُّ الضَّرْوِعِ تَبَعٌ لِهَذَا الْأَصْلِ كُنْ
عَاقِلًا لَا إِيْمَانَ لَكَ لَا عَقْلَ لَكَ لَا
تُبَيِّدُ لَكَ أَنْتَ قَائِمٌ مَعَ الْخَلْقِ مُشْرِكٌ
بِهِمَا أَنْتَ هَالِكٌ إِنْ لَمْ تَتَّبِ تَتَّبِ عَنْ
طَرِيقِ الْقَوْمِ تَتَّبِ عَنْ بَابِهِمْ لَا
تُزَاجِمُهُمْ بِكِتَابِ بَيْنِكَ دُونَ
قَلْبِكَ لَا تُزَاجِمُهُمْ بِعَاقِلِكَ وَدَعَاؤِكَ
هَوَسِكَ لَسَمَا تُزَاجِمُ الْقَوْمَ بِالْقُلُوبِ
الْأَسْرَارِ بِكِتَابِ الشَّوْكَلِ وَاصْبِرْ
لِلْأَقَاتِ وَالرِّضَا بِالْأَقْسَامِ

يَا غُلَامُ كُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ وَالْأَقَاتِ تَنْزِلُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ
قَائِمٌ عَلَى قَدَمِ مَحَبَّتِهِ لَا تَتَغَيَّرْ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہر پیشہ میں اس کے
صالح لوگوں سے جو کہ ماہر ہوں مدد لیا کرو۔ تو دنیا
کی کھیتی میں مشغول ہے۔ نہ کہ آخرت کی کھیتی کیا تجھے
اس کا علم نہیں ہے کہ دنیا کا طلب گار فلاح نہیں پاتا
ہے۔ طلب آخرت کے ساتھ حق عزوجل کی رویت
نہیں ہو سکتی اگر تیرا ارادہ آخرت کا ہے پس تو ترک دنیا
کو لازم پکڑو اور اگر تو خدا کو چاہتا ہے تو تو خطوط
دنیا اور مخلوق کو غوثی اور ناغوثی سے چھوڑ دے۔
کیونکہ اصل تیرے ساتھ ہے اور ہر فرع اس اصل کی
تابع ہے۔ تو مائل بن جاؤ تیرے پاس ایمان ہے
نہ عقل اور تمیز تو تو مخلوق کے ساتھ قائم ہے اور اس
کے سبب سے شرک کرتے والہ۔ اگر تو توبہ کرے
گا ہلاک ہو جائے گا۔ توبہ نہ کرنے کی صورت میں
تو مردان خدا کے راستہ سے الگ ہٹ ان
کے دروازہ سے دور ہو۔ اپنے بدن کے موناہوں
کو ہلا کر قلب کو چھوڑ کر ان کی صف میں نہ گھس
اپنے نفاق اور جھوٹے دعووں اور خواہشوں
کے ساتھ ان میں شامل نہ ہو۔ تو ان میں
قلب اور باطن کے ذریعہ سے توکل کے
کاندھوں پر سوار ہو کر اور اُفتول پر صبر کر
کے اور مقسوم پر راضی ہو کر شام مل ہو
سکتا ہے۔ اے غلام حق عزوجل کے روبرو
تو ایسا بن جا کہ آنکھیں تیرے اوپر اترتی
رہیں اور تو اپنی محبت کے قدم پر ویسے
ہی قائم رہے تجھ میں کچھ تغیر پیدا نہ ہو۔

تجھ کو ہوائیں اور بارشیں تیری جگہ سے نہ ہٹا سکیں
اور نہ نیزے تجھے زخمی کر سکیں تو ظاہراً اور باطناً
ثابت رہے اور ایسے مقام پر قائم جہاں نہ خلق
ہو۔ اور نہ دنیا اور نہ آخرت اور نہ وہاں حقوق ہوں
نہ مخلوق نہ کچھ چون و چرا ہو نہ ماسوی اللہ۔ وہاں تجھ
کو نہ مخلوق کی دیکھ بھال مگر کر کے اور نہ اہل و
عیال کی فکر معاش اور نہ کمی بیشی سے تیرے دل میں
تغیر پیدا ہو نہ بد سبب برائی اور جہالت کے اور
نہ کسی کی توجہ اور عدم توجہی سے تیری معیت خدا
کے ساتھ اس حیثیت سے ہو جو کہ نہ انسان کی سمجھ
میں آئے نہ جن و فرشتہ کے اور نہ تمام مخلوق کی عقلوں
میں۔ بلکہ سب کی عقلوں سے ماورا ہو۔ بعض بزرگوں
نے کیا ہی اچھا کہا ہے اگر تو اپنے طلب و قصد میں
سچا ہے تو بہتر ورنہ ہمارے ساتھ نہ ہو میرا خلاص
تمام ان چیزوں کی جو میں نے بیان کیں بنیاد ہیں تو
مجھ سے یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے نفاق برتوں
اور نرم گفتگو کروں تو اپنے نفس میں خوش ہوتا
ہے اور اتراتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ تو کچھ نہیں
نہیں تجھے کچھ عزت نہیں۔ میں آگ ہوں۔ اور آگ پر
سمندل ہی ٹھہر سکتا ہے جو کہ آگ میں رہتا ہے اور وہیں
انڈے بچے دیتا ہے اور اسی میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ تو
اس بات کی کوشش کر کہ تو مصیبتوں اور مجاہدوں اور
سختیوں کی آگ میں سمندل بن جا اور قصار قدر کے گرزوں کے
نیچے صابر بن۔ تاکہ تو میری ہم نشینی اور میرے کام کے سنے
اور اس کی سختی و دشواری پر ظاہراً و باطناً اور علانیہ و خفیہ طور پر

لَا تُزِيلُكَ الرِّيحُ وَالْأَمْطَارُ وَلَا
تُخْرِقُكَ الرِّمَاحُ تَكُونُ ثَابِتًا ظَاهِرًا
وَبَاطِنًا قَاتِلًا فِي مَقَامٍ لَا خَلْقَ فِيهِ
لَا دُنْيَا فِيهِ وَلَا آخِرَةَ فِيهِ لَا حُقُوقَ
فِيهِ لَا حُطُوطَ فِيهِ لَا لِمَ فِيهِ لَا كَيْفَ
فِيهِ لَا مَاسِي سِوَى الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ فِيهِ
لَا تُكْدِرُكَ دُؤْيَةُ الْخَلْقِ وَ مَوْتُهُ
الْعَبَالِ وَلَا تَتَغَيَّرُ بِالْقِتْلَةِ وَالْكَثْرَةِ
لَا بِالذَّمِّ وَلَا بِالْحَمْدِ لَا بِالْإِقْبَالِ
وَلَا بِالْإِدْبَارِ تَكُونُ مَعَهُ مِنْ وَرَاءِ
مَعْقُولِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكِ وَ
الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ
بَعْضُهُمْ إِنَّ كَيْتَ تَصَدَّقْ وَلَا فَلا
تَتَّبِعْنَا الصَّبْرَ وَالْإِحْلَاصَ أَسَاسُ
لِمَا قَدْ شَرَحْتُ لَكَ تُرِيدُنِي أَنَا فَعَلْتُ
وَأَلَيْسَ لَكَ فِي الْكَلَامِ تَفَرُّحُ نَفْسِكَ وَ
تَعْجِبُ وَ تَطْنُ أَنْهَا عَلَى شَيْءٍ لَا وَلَا
كَرَامَةٍ لَهَا أَنَا أَنَا وَلَا يَعْجِبُ عَلَى
التَّارِ إِلَّا السَّمْدَلُ الَّذِي يَبْيَضُ وَ
يَفْرَحُ وَيَقُومُ وَيَقْعُدُ فِي التَّارِ اجْتَهَدُ
أَنْ تَكُونَ سَمْدَلًا فِي تَارِ الْأَفَاتِ وَ
الْمَجَاهِدَاتِ وَالْمُكَابِدَاتِ وَالصَّبْرِ
عَلَى مَطَارِقِ الْأَقْصِيَةِ وَالْأَقْدَارِ حَتَّى
تَصِيرَ عَلَى مُصَاحَبَتِي وَسَمَائِعِ كَلَامِي
وَحُشُونَتِي وَالْعَدَلِ بِهِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا

سِرًّا وَعَلَانِيَةً فِي خَلْقِكَ أَوَّلًا وَفِي
 جَلْوَتِكَ ثَانِيًا وَفِي جُودِكَ ثَالِثًا فَإِنْ
 صَحَّ لَكَ هَذَا أَجَاءَكَ الْفَلَاحُ دُنْيَا وَ
 آخِرَةً بِمَشِيئَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 تَعْدِيرِهِ أَنَا لَا أَحْبَابِي أَحَدًا مِمَّنْ الْخَلْقِ
 فِي شَيْءٍ هُوَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ حَقِّهِ
 لَا أَتَوَقَّعُ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ
 بِلَا أَمْرِهِ بَلْ أَتَقَوَّى بِهِ فِي اسْتِيفَاءِ
 حَقِّهِ مِنْ خَلْقِهِ وَلَا أَضْعَعُ وَأُقَوِّ
 مَعَ نَفْسِي وَأُؤَافِقُهَا فِيهِمْ عَنْ بَعْضِهِمْ
 رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ وَافَقَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تَوَافَقَ الْخَلْقُ
 فِي اللَّهِ انْكَسَرَ مِنَ انْكَسَرَ وَانْجَبَرَ مِنَ
 النُّجْبَرِ كَيْفَ أُبَالِي وَأَنْتَ عَاكِسٌ لِلَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَرِيدٌ بِأَوَامِرِهِ وَ
 نَوَاهِيهِ مُتَابِعٌ لَهُ فِي أَقْضِيَّتِهِ وَ
 أَفْعَالِهِ مَعَادِلُهُ فِي كَيْلِكَ وَ
 نَهَائِكَ فَأَنْتَ مَقْشُودُهُ وَمَلْعُونُهُ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ
 إِذَا أُطِيعْتُ رَضِيتُ وَإِذَا رَضِيتُ
 بَارَكْتُ وَلَيْسَ لِبِرْكَتِي نِهَايَةٌ وَإِذَا
 غَضِبْتُ غَضِبْتُ وَإِذَا غَضِبْتُ لَعَنْتُ
 وَتَبَلُّمُ لَعْنَتِي إِلَى الْوَلَدِ السَّابِعِ هَذَا
 زَمَانُ بَيْعِ الدِّينِ بِالدِّينِ زَمَانُ
 طُولِ الْأَمَلِ وَقُتُورَةِ الْحَرَمِ إِجْهَدُ

عمل کرنے پر مہم کر کے۔ اولاً اپنی خلوت و تنہائی میں۔ ثانیاً
 اپنی جلوت میں۔ ارشاداً اپنے وجود میں۔ پس اگر اس طور پر تیری
 حالت درست ہو جائے گی تو تجھے دیند آخرت کی فلاح مل
 جائے گی۔ جو کہ بیشیت و تقدیر الہی ہوگی۔ میں اس چیز میں جو کہ
 اللہ کے واسطے ہوا اور اس میں کوئی حق اللہ برتر کا ہو کسی کی رویت
 نہیں کرتا۔ میں مخلوق میں سے کسی کی طرف بغیر امر الہی کے توجہ
 نہیں کرتا، ہوں بلکہ مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے حق کے حاصل کرنے
 میں اللہ تعالیٰ سے قوت حاصل کرتا ہوں اور کسی طرح کی کمزوری
 نہیں پاتا۔ میں اپنے نفس کے ساتھ قوی ہوں اور خلق کے معاملے
 میں نفس کی موافقت کرتا ہوں۔ بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ
 بر تحقیق انہوں نے فرمایا کہ مخلوق کے متعلق اللہ عزوجل کی موافقت
 کر اور اللہ تعالیٰ کے متعلق خلق کی موافقت نہ کر خدا کے ہی ساتھ
 موافق بنادہ جو ٹوٹے وہ ٹوٹ جاتے اور جو جڑا رہے وہ جڑا رہے
 میں تیری پروا کیسے کروں تو تو خدا کا گناہ گار اور اس کے ادا و نواہی
 کو حقیر سمجھنے والا اور اس کی تضاد قدرت میں اس سے جھگڑنے والا اور
 اپنے رات دن میں اس سے دشمنی کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ
 کے غضب و لعنت میں ہے اللہ عزوجل نے اپنے بعض
 کلام میں ارشاد فرمایا ہے۔ جب میری اطاعت کی جاتی ہے
 تو میں راضی ہوتا ہوں اور جب میں راضی ہوں برکت دے
 دیتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہا نہیں ہے اور
 جب میری نافرمانی کی جاتی ہے تو میں غصہ میں آجاتا ہوں
 اور جب میں غصہ میں آجاتا ہوں تو اپنی رحمت سے دور کر
 دیتا ہوں اور میری لعنت ساتری پشت تک پہنچتی ہے
 یہ زمانہ دین کو انجمیر کے بدلے نیچے گا اور آرزوؤں کے
 طویل کرنے اور حرص کے قوی کرنے کا ہے۔ تو ان

أَنْ لَا تَكُونَ مِمَّنْ قَالَ فِيهِمْ وَقَدْ مَنَّا
إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَنَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً
مَّنْثُورًا كُلُّ عَمَلٍ يُدَادُّ بِهِ غَيْرُ رَجَاءِ اللَّهِ
عَمَّا وَجَلَ فَهُوَ هَبَاءٌ مَّنْثُورٌ -

وَيُحَلِّكَ إِنْ خِفَى أَمْرُكَ عَلَى
الْعَوَامِّ فَمَا يَخْفَى عَلَى الْخَوَاصِّ السَّوَادِي
يَخْفَى عَلَيْهِ بَهْرُكَ الظَّنِّ فِي كَلَامِ
الْجَاهِلِ يَخْفَى عَلَيْهِ الْعَالِمُ لَا أَعْمَلُ
وَأَخْلِصُ فِي عَمَلِكَ وَاشْتَغَلْ بِاللَّهِ عَمَّا
وَجَلَ وَدَعِ إِلَّا شْتَغَالَ بِمَا لَا يَعْنِيكَ
غَيْرُكَ وَمَا لَا يَعْنِيكَ فَلَا تَشْتَغَلْ بِهِ
عَلَيْكَ بِخَوَاصِّهِ تَفْسِيكَ حَتَّى تَقْهَرَهَا
وَتُدَلِّهَا وَتَسْتَأْسِرَهَا وَتَجْعَلَهَا
مَطِيْعَكَ فَتَقْطَعُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى
تَصِلَ إِلَى الْآخِرَةِ تَقْطَعُ بِهَا الْخَلْقَ
حَتَّى تَصِلَ إِلَى الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ حَتَّى
إِذَا اسْتَمَرَّ لَكَ وَقَوِيَتْ أَدَدُكَ غَيْرُكَ
وَمِنَ الدُّنْيَا أَخْرَجْتَهُ وَإِلَى الْمَوْلَى
فَتَدْمُنُهُ وَلَهُمُ الْحُكْمُ لَقِنْتَهُ عَلَيْكَ
بِمِصْدَقِ الْحَدِيثِ لَا تَتَأَوَّلْ فَإِنَّ الْمَتَأَوَّلَ
عَادُوٌّ لَا تَخَفِ الْخَلْقَ وَلَا تَرْجُحْهُمْ فَإِنَّ
ذَلِكَ مِنْ ضَعْفِ الْإِيمَانِ عَلَى هِمَّتِكَ
وَقَدْ عَكُوتَ إِنَّ اللَّهَ عَمَّا وَجَلَ يُعْطِيكَ
عَلَى قَدَرِ هِمَّتِكَ وَصِدْقِكَ وَإِخْلَاصِكَ
إِجْتِهَدُكَ وَتَعَزُّضُكَ وَاطْلُبْ فَإِنَّ يَدَكَ لَا

لوگوں میں سے مت ہو جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
وَقَدْ مَنَّا إِلَیْهِ اور ہم ان کے عملوں کی طرف متوجہ ہو گئے جو کہ
انہوں نے کیے تھے پس ہم نے ان کے عملوں کو اڑے ہوئے غبار
کی مانند بنا دیا یہ وہ عمل جس سے غیر اللہ کا اللہ کیا جائے پس وہ مثل اڑے ہوئے غبار کے ہے
تجھ پر افسوس اگر تیرا معاملہ عام لوگوں پر پرورشیدہ بھی
رہے گا پس وہ خواص پر پرورشیدہ نہیں رہ سکتا دیہاتی پر
تیرا کھوٹا پن چھپ سکتا ہے لیکن صراط پر پرورشیدہ نہیں
رہ سکتا جاہل سے تیرا حال چھپ سکتا ہے عالم سے
نہیں تو عمل کر اور اپنے عمل میں اخلاص کر اور اللہ کے
ساتھ مشغول ہو جا بیکار و لایینی چیزوں سے مشغول چھوڑے
تیرا غیر بیکار و لایینی ہے پس تو اس کے ساتھ مشغول نہ ہو تو
اپنے خاص نفس کی اصلاح لازم پکڑ تاکہ تو اس پر غالب
آجائے اور اس کو ذلیل و تہید کر کے اس کو اپنی سواری بنائے
پس تو اس پر سوار ہو کر دنیا کے میدانوں کو قطع کر کے آخرت
کی طرف پہنچ جائے خلق سے قطع تعلق کرے یہاں تک کہ تو
حق کی طرف پہنچ جائے جب تو اس حالت پر پہنچ جائے
گا اور قوت حاصل کرے گا تو دوسروں کو بھی اپنے پیچھے بٹھائے گا
اور اس کو دنیا سے علیحدہ کر کے مولى تعالیٰ کی طرف پیش کر
دے گا اور حکمت کے لقول سے اس کو توالد دے سکے گا تو سچی بات
کو لازم پکڑ تاویل نہ کر تجھ پر تامل کرنے والا دھوکہ باز، ہوتا ہے
تو نہ خلق سے ڈر اور نہ ان کا امید واری کیوں کہ یہ ضعف ایمان کی
علامت سے تو اپنی ہمت بلند کر تجھے رفعت و بلندی مل جائے گی
اللہ عزوجل تجھ کو مطابق تیری ہمت اور تیری سچائی و اخلاص کے
عطیہ دے گا عطا فرمائے گا کوشش کر رہے ہو اور طلب کر
تجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔ حالانکہ کچھ نہ کچھ ہونا ضروری ہے

يَجْعَلُ شَيْءٌ وَلَا بَدَأَ مِنْكَ تَكَلَّفَ فِي
تَحْصِيلِ الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ كَمَا تَكَلَّفَ
فِي تَحْصِيلِ الرِّزْقِ الشَّيْطَانُ يَلْعَبُ
بِعَوَارِثِ النَّاسِ كَمَا يَلْعَبُ الْفَنَاسُ
بِكُرْتِهِ يُدِيرُ أَحَدَهُمْ فِيْمَا يَشَاءُ
كَمَا يُدِيرُ أَحَدَكُمْ دَابَّةً فِيْمَا يَشَاءُ
يَضْرِبُ أَقْفِيَةً فَلَوْ بِهِمْ وَكَيْسَخِدُهُمْ
كَيْفَ أَرَادَ يَحْطُمُهُمْ مِنَ الصَّوَامِعِ وَ
يُخْرِجُهُمْ مِنَ الْحَارِيِبِ وَيُوقِفُهُمْ
فِي خُدَمَتِهِ وَالنَّفْسُ تُعِينُهُ عَلَى ذَلِكَ
وَتَهْتِكُ لَهُ أَسْبَابَهُ.

يَا غُلَامُ اضْرِبْ نَفْسَكَ بِسَوْطِ
الْجُوعِ وَالْمَنَمِ مِنَ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَاتِ
وَالشُّرْهَاتِ وَاضْرِبْ قَلْبَكَ بِسَوْطِ
الْخَوْفِ وَالْمُرَاقَبَةِ اجْعَلِ الْإِسْتِغْفَارَ
دَابَّ نَفْسِكَ وَقَلْبِكَ وَسِرِّكَ فَإِنَّ
لِكُلِّ مِنْهُمْ ذَنْبًا يَخْصُهُ الزَّمَهُمْ
بِالْمُؤَافَقَةِ وَالْمُتَابَعَةِ لَهُ فِي جَمِيعِ
الْأَحْوَالِ يَا قَلِيلَ الدَّرَاسَةِ إِذَا كَانَ
الْقَدَرُ لَا يُمْكِنُكَ دَدُّهُ لَا تَغْيِرُهُ
وَمَحْوُهُ وَمُخَالَفَتُهُ فَلَا تَرُدُّ غَيْرَ
مَا يُرِيدُ إِذَا كَانَ لَا يُرِيدُ شَيْئًا لَا يَتِمُّ
فَلَا تَتَعَبْ نَفْسَكَ وَقَلْبَكَ فِيهِ سَلِّمْ
الْكُلَّ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَتَعَلَّقُ بِذَيْلِ
رَحْمَتِهِ بِمِدْقَتِ رَبِّكَ إِلَيْهِ فَإِذَا دُمْتَ

اعمال صالحہ کے حاصل کرنے میں ویسا ہی تکلف کر جیسا کہ رزق
کے حاصل کرنے میں تکلف کرتا ہے شیطان عوام الناس کے
ساتھ ویسا ہی کھیلتا ہے جیسا کہ سوار اپنی گیند سے جس طرح تم میں
سے ہر ایک اپنے ارادہ کے مطابق اپنے گھوڑے کو گھوماتا ہے
ویسے ہی شیطان تم میں سے ہر ایک کو جیسا چاہتا ہے گھوماتا ہے
انسانوں کے دلوں کے گدھے پر حملہ کرتا ہے اور جس طور سے
چاہتا ہے ان سے خدمت لیتا ہے مخلوقوں سے ان کو نیچے اتارتا
ہے اور محرابوں سے باہر نکالتا ہے اور ان کو اپنی خدمت میں لاکر
کھڑا کر لیتا ہے اس امر میں نفس شیطان کا مددگار بن جاتا
ہے اور اس کے سبب ہتیا کر دیتا ہے

اے غلام تو اپنے نفس کو بھوک اور خشوع و خضوع اور
لذات اور فضولیات کے روکنے کے چابک سزا دے اور
اپنے قلب کو خوف اور مراقبہ کے چابک سے پیٹا استغفار کو اپنے
نفس اور قلب اور باطن کی عادت قرار دے۔ کیوں کہ ان میں
سے ہر ایک کے لیے مخصوص گناہ ہے ان پر ہر حالت
میں موافقت و متابعت الہی کو لازم کر دے۔ اے
نادان جب کہ تقدیر کا رد کرنا بدلتا اور اس کا مٹا ڈالتا
اور اس کی مخالفت کرنا تیرے اسکان میں نہیں ہے پس تو
اس کے خلاف ارادہ نہ کر جب تقدیر کا چاہا ہی ہوتا ہے
پس تو ارادہ ہی نہ کر جب تو کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے
اور پورا نہیں ہوتا پس تو اس میں اپنے نفس و قلب کو
مشقت میں کیوں ڈالتا ہے تو سب کچھ اپنے رب
عز و جل کی طرف سونپ دے اور اس کی طرف اپنے
توبہ کے ہاتھ سے اس کے دامن رحمت کو پکڑ لے پس جب تیرا

عَلَىٰ هَذَا أَتَدُولُ الدُّنْيَا مِنْ عَيْنِ قَلْبِكَ
وَدَايِكَ وَتَهْوُونَ عَلَيْكَ مَصَابِيهَا وَ
تَرْكُ شَهْوَاتِهَا وَكَذَابِهَا وَلَا تَشْكُوا
مِنْ قَرَصَاتِهَا وَلَسَعَاتِهَا تَصِيرُ نَفْسُكَ
فِي أَلَمِ الْبَلَاءِ كَالسَّيَةِ دَخَلَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا زُجْجَةً وَزِعُونَ لَهَا تَحَقَّقَ أَنَّهَا
مَوْمِنَةٌ يَا اللَّهُ عَمَّ وَجَلَّ أَمْرُهَا
فَضَرَبَ فِي يَدَيْهَا وَرَجَلَيْهَا أَوْتَادًا
مِنْ حَدِيدٍ وَجَعَلَ يُعَاقِبُهَا بِالسَّيَاطِ
دَفَعَتْ دَأْسَهَا إِلَى السَّمَاءِ فَرَأَتْ
أَبْوَابَ الْجَنَّةِ مُفْتَحَةً وَالْمَلَائِكَةَ
تَبْنِي فِيهَا بَيْتًا وَجَاءَهَا مَلَكُ الْمَوْتِ
لِيَقْبِضَ دُوحَهَا فَقَالَ لَهَا هَذَا الْبَيْتُ
لَكَ فَصَحِيحَتُ وَذَهَبَ عَنْهَا أَلَمُ الْعُقُوبَةِ
وَقَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي
الْجَنَّةِ هَ فَهَكَذَا تَصِيرُ أَنْتَ لَا تَنَظُرُ
بِعَيْنِ قَلْبِكَ وَبِعَيْنِكَ إِلَى مَا
نَحْنُ فَتَصِيرُ عَلَى مَا لَهْرُنَا مِنَ الْبَلَاءِ
وَالْأَفَاتِ وَتَخْرُجُ مِنْ حَوْلِكَ وَ
قُوَّتِكَ وَلَا تَأْخُذُ وَلَا تُعْطِي وَلَا
تَتَحَدَّ وَلَا تَسْكُنُ إِلَّا بِحَوْلِ اللَّهِ
وَقُوَّتِهِ تَفْنِي بَيْنَ يَدَيْهِ تَسْلَمُ
أَمْرَكَ إِلَيْهِ تُوَافِقُهُ فِيكَ وَفِي الْخَلْقِ
فَلَا تَدِيرُ مَعَ تَدْبِيرِهِ وَلَا تَحْكُمُ
مَعَهُ حُكْمِهِ وَلَا تَخْتَارُ مَعَ اخْتِيَارِهِ

حالت پر ہمیشگی کرے گا تو دنیا تیرے قلب و سر کی آٹھ سے دور
ہو جائے گی اور اس کی خواہشوں اور لذتوں کا چھوڑنا تجھے آسان
ہو جائے گا اور اس کے ڈس لینے اور ڈنک مارنے کی شکایت
نہ کرے گا اور تیرا نفس بلا کی تکلیفوں میں مثل حضرت اسید
زور جو فرعون علیہ السلام کے صابر ہو جائے جب فرعون کو
اپنی زور جو اسید کا مسلمان ہونا متحقق ہو گیا تو اس نے ان کو
تکلیف پہنچانے کا حکم دیا ان کے دونوں ہاتھ پیروں میں
لوہے کی میخیں ٹھونک دیں اور کوڑوں سے سزا دینا شروع
کی اسید نے یہ حال دیکھ کر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پس
جنت کے دروازہ کھولے ہوئے دیکھے اور رشتوں کو دیکھا کہ جنت
میں گھر تعمیر کر رہے ہیں اور ان کے پاس ملک الموت روح نبض
کرنے کے لیے آئے اور ان سے کہا یہ گھر تمہارا ہی ہے
یہ کہ حضرت اسید سنیں اور ان سے سزا کی تکلیف دور
ہو گئی اور کہنے لگیں اے رب میرے لیے جنت میں
اپنے پاس گھر بنا دے۔ پس اسی طور سے ہر جبروت
بھی ایسا ہو جائے گا۔ کیونکہ تو اس جگہ کی نعمتوں کو اپنے
قلب و یقین کی کونٹھ سے دیکھنے لگے گا پس یہاں کی
آفتوں اور بلاؤں پر صبر کرے گا اور تو اپنی طاقت و قوت
سے باہر نکل جائے گا اور تیرا لینا دینا اور تیری حرکت
و سکون سب اللہ تعالیٰ کی قوت و طاقت سے ہو گا
تو اس کے روبرو فنا ہو جائے گا اپنے سب امراں کی
طرف سوئپ دے گا اور اپنے متعلق اور مخلوق کے متعلق
اس کی موافقت کرے گا پس نہ تو اس کی تدبیر کے ساتھ
اپنی تدبیر کو داخل کر دے گا اور نہ اس کے حکم کساتھ اپنا
حکم چلائے گا اور نہ اس کے اختیار کے ساتھ اپنے اختیار کو کچھ بچے گا

مَنْ عَرَفَ هَذَا الْحَالَ لَا يَطْلُبُ غَيْرَهُ
لَا يَكُونُ لَهُ أُمْنِيَّةٌ سِوَاكَ كَيْفَ لَا
يَتَمَتَّى الْعَاقِلُ هَذَا الْحَالَ وَمُحِبَّةُ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَمَرَّ إِلَّا بِهِ.

المجلس الحادى والرابعون

اکتالیسویں مجلس

وَقَالَ دَخَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ:-

بَعْدَ كَلَامِهِمْ إَعْلَمُوا أَنَّ الْأَشْيَاءَ
كُلَّهَا مُحَرَّكَةٌ بِتَحْرِيكِكُمْ وَمَسْكِينَةٌ
بِتَسْكِينِكُمْ إِذَا اثْبَتَ هَذَا لَهُ اسْتِرَاحَ
مَنْ يَقْتُلِ الشَّرَّكَ بِالْخَلْقِ وَاسْتِرَاحَ
الْخَلْقُ مِنْهُ لِأَنَّهُ لَا يَعِيبُ عَلَيْهِمْ
وَلَا يُطَالِبُهُمْ بِشَيْءٍ مِمَّا يَدِيهِ إِثْمًا
يُطَالِبُهُمْ بِمَا طَالِبُهُمْ بِهِ الشَّرُّعُ
فَحَسْبُ يَطَالِبُهُمْ شَرْعًا وَيَعْدُرُهُمْ
عَدَمًا جَمْعًا بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ دُؤْيَةٌ
فَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ عَقِيدَةً
لَا يَنْقُصُ بِهَا الْحُكْمُ هُوَ الْمُقَدَّرُ وَهُوَ
الْمُطَالِبُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ
يُسْأَلُونَ هَذَا مُعْتَقَدٌ كُلُّ مُسْلِمٍ
مُسَوِّقٍ مُوَحَّدٍ رَاجِعٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ مُوَافِقٌ لَهُ فِي أَقْضِيَّتِهِ وَأَقْدَارِهِ

جو اس حالت کو پہچان لے گا وہ غیر اللہ کو طلب نہ کرے
گا نہ اس کی ماسومی اللہ کی آرزو کرے گا غفلت اس حال کی
تمنا کیسے نہ کرے حالانکہ حق عزوجل کی مصائبت بغیر اس
کے پوری نہیں ہوتی

بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا کہ وہ بندہ یہ جان لیتا ہے تمام
چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کے حرکت و سکون دینے سے حرکت
و سکون کرتی ہیں اور جب بندہ کو یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ
جاتا ہے تو وہ شرک کی گرائی سے جو کہ اس مخلوق کی
وجہ سے ہوئی تھی راحت پالیتا ہے اور خلق اس سے
راحت پالیتی ہے کیوں کہ وہ ان پر نہ عیب لگاتا ہے اور
ان پر انہی ذات کے متعلق کوئی مطالبہ کرتا ہے اس کا مطالبہ تو مخلوق
سے محض مطالبہ شرعی ہوتا ہے جس کا کہ شرع نے اس کو
حکم دیا ہے۔ اور بس وہ شرع کی رو سے ان سے مطالبہ کرتا
ہے اور علم کے اعتبار سے انہیں معذور سمجھتا ہے تاکہ
حکم و علم کے درمیان میں جمع کر دے مخلوق کے بار میں
فعل خداوندی پر نظر کرنا ایک ایسا عقیدہ ہے جس سے
حکم نہیں ٹوٹتا۔ وہ تقدیروں کا مقدر کرنے والا وہی مطالبہ کرنے
والا ہے جو کچھ کرے اس سے سوال نہیں اور وہ لوگ سوال کئے
بائیں گے ہر مسلمان ایمان دار ایقان واسے موحّد کا جو کہ
اللہ عزوجل سے راضی اور اس کے قضاء قدر و کار پر گامی میں

وَصُنْعِهِ فِيهِ وَفِي غَيْرِهِ هُوَ عَنِّي عَنْ
نَفْسِكَ وَصَبْرِكَ وَلَكِنْ يَنْظُرُ كَيْفَ
تَعْمَلُ فِي دَعْوَاكَ هَلْ تَصَدُقُ أَوْ تَكْذِبُ
الْمُحِبُّ لَا يَمْلِكُ شَيْئًا يُسَلِّمُ الْكَلَّ إِلَى
مَحْبُوبِهِ مَحَبَّةً وَتَمَلُّكَ لَا يَجْتَنِعَانِ
الْمُحِبُّ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّادِقُ فِي
مَحَبَّتِهِ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَمَالَهُ
وَعَاقِبَتَهُ وَيَتْرُكُ اخْتِيَارَهُ فِيهِ وَ
فِي غَيْرِهِ لَا يَتَّهَمُهُ فِي كَصْرُوفِهِ لَا
يَسْتَعْجِلُهُ لَا يَبْخُلُهُ يَخْلُوَاعِنْدَهُ
كُلُّ مَا يَصُدُّ إِلَى اللَّهِ مِنْهُ تَنْسَدُ
جِهَاتُهُ لَا يَبْقَى لَهُ إِلَّا جِهَةٌ وَاحِدَةٌ
يَا مَنْ يَدْعُو مَحَبَّةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا تَكْمُلُ لَكَ مَحَبَّتُكَ إِلَّا هَٰذَا حَتَّى
تَنْسَدَ الْجِهَاتُ فِي حَقِّكَ لَا يَبْقَى لَكَ
إِلَّا جِهَةٌ وَاحِدَةٌ مَحْبُوبُكَ يُخْرِجُ
الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى
الْثَرَى فَلَا تُحِبُّ الدُّنْيَا وَلَا الْآخِرَةَ
تَسْتَوْحِشُ مِنْكَ وَتَسْتَأْنِسُ بِهَا
كَصِيْرٍ كَمَجْنُونٍ لِيَلِيَ لِمَا تَكُنْتَ مِنْهُ
الْمَحَبَّةُ خَرَجَ مِنْ بَيْنِ الْخَلْقِ وَ
رَضِيَ بِالْوَحْدَةِ وَخَالَطَ الْوَحْشَ
خَرَجَ مِنَ الْعُمَانِ وَرَضِيَ بِالْخَرَابِ
خَرَجَ مِنْ مَدَارِجِ الْخَلْقِ وَذَقَّ قِيَمَهُ
صَامًا كَلَامُهُمْ وَسُكُونُهُمْ عِنْدَهُ

اپنے اور غیر کے معاملہ میں اس کی موافقت کرنے والا ہے
کا ہی عقیدہ ہے وہ تیرے نفس و صبر سے بے پروا ہے
لیکن وہ یہ دیکھتا ہے کہ تیرے عمل کیسے ہیں کیا تو اپنے دعویٰ
میں سچا ہے یا جھوٹا سچا محبوب و عاشق کسی چیز کا مالک نہیں
ہو تا وہ تو ہر چیز کو اپنے محبوب و مشوق کے حوالہ کر دیتا ہے
محبت و ملکیت دونوں جمع نہیں ہو سکتے اللہ کا سچا محبوب
صادق المحبت اپنے نفس و مال اور اپنے انجام کو اسی کی طرف
پہرہ کر دیتا ہے اور وہ اپنے اور غیر کے بارے میں اپنے
اختیار کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے محبوب کو اس کے تصرفات
میں ہمت نہیں لگاتا ہے نہ اس کی محبت چاہتا ہے اور نہ اس
کو بخیل بتاتا ہے بلکہ جو چیز بھی اس کے محبوب سے صادر ہوتی
ہے وہ اس کو محبوب و شیریں سمجھتا ہے اس کی تمام جہتیں
ممدود ہو جاتی ہیں اسی کے لیے صرف ایک جہت محبوب
ہی باقی رہ جاتی ہے اسے محبت الہی کے دعوے دار
تیری محبت اس وقت تک کامل نہ ہوگی جب تک کہ تیرے
حق میں تمام جہتیں بند نہ ہو جائیں گی اور صرف ایک جہت تیرے
محبوب کی باقی رہے گی اس حالت میں تیرا محبوب تمام مخلوق
کو عرش سے لے کر زمین تک تیرے قلب سے نکال دے گا پس نہ
تجھے دنیا کی محبت رہے گی اور نہ آخرت کی تو اپنے سے
وحشت کرے گا اور خدا اتنا لے سے اس کو لیلے کے
عاشق مجنون کی طرح ہو جائے گا جب مجنون کے دل
میں لیلے کی محبت جاگزیں ہو گئی تو وہ مخلوق سے علیحدہ
ہو گیا اور گوشہ نشینی پسند کی اور وحشی جانوروں میں
جا ملا۔ آبادی سے باہر نکل گیا اور ویرانہ کو پسند
کیا۔ مخلوق کی تعریف و مذمت سے علیحدہ ہو گیا

وَاحِدًا رِضَاهُمْ عَقِبَهُ وَ سَخَطُهُمْ
عِنْدَهُ وَاحِدًا قِيلَ لَهُ بَعْضُ الْأَيَّامِ
مَنْ أَنْتَ قَالَ لَيْلَى وَ قِيلَ لَهُ أَيْضًا
مِنْ آيِنَ جِئْتَ قَالَ لَيْلَى قِيلَ لَهُ رَأَى
آيِنَ تَمُرُّ قَالَ لَيْلَى عَمَّا سِوَاهَا
وَ ظَهَرَ شَيْءٌ عَنْ سَمَاعٍ غَيْرِ كَلَامِهَا لَمْ
يَرْجِعْ عَنْهَا يَحْذِلُ عَادِلٍ مَا أَحْسَنَ
مَا قَالَ بَعْضُهُمْ

وَإِذَا تَسَاعَدَتِ النَّفُوسُ عَلَى الْهَوَى
فَالْخَلْقُ يَضْرِبُ فِي حَدِيدٍ بَارِدٍ
هَذَا الْقَلْبُ إِذَا عَرَفَ الْخَلْقَ عَرَّ وَجَلَّ
وَ أَحَبَّهُ وَ قَرُبَ مِنْهُ يَسْتَوْحِشُ مِنَ
الْخَلْقِ وَ السَّكُونِ إِلَيْهِمْ

يَسْتَوْحِشُ مِنَ الْعُمَرَاءِ وَ
يَهَيِّمُ عَلَى وَجْهِهِ إِلَى الْخَرَابِ لَا
يُقَيِّدُهُ شَيْءٌ سِوَى أَمْرِ الشَّرِّعِ يَقْيِدُهُ
فِي الْأَمْرِ وَ النَّهْيِ وَ الْفَعْلِ يَقْيِدُهُ إِلَى
وَقْتُ مَرَجِيءِ الْقَدَرِ اللَّهُمَّ لَا تَدْعَنَا
مِنْ يَدِ رَحْمَتِكَ فَتَغْرَقَ فِي بَحْرِ
الدُّنْيَا وَ بَحْرِ الْوُجُودِ يَا مَانِعَ الْكَرَمِ
وَالْأَرَآءِ وَ السَّابِقَةِ أَذِيكُنَا

يَا غَلَامُ مَنْ لَا يَعْمَلُ يَمَّا أَقُولُ
لَا يَفْهَمُ مَا أَقُولُ فَإِذَا عَيْلَ فِيهِمْ
إِذَا لَمْ نَحْسِنِ الظَّنَّ بِي وَ لَا تَوْ مِنْ

اس کے نزدیک مخلوق کلام و سکوت اور ان کی رضامندی اور
غضبیکیاں ہو گیا۔ بعض دنوں میں اس سے دریافت کیا گیا
تو کون ہے جواب دیا ییلے پھر پوچھا گیا تو کہاں سے آیا
کہا ییلے پھر سوال کیا گیا کہاں جائے گا جواب دیا ییلے وہ ییلے
کے اسوا سے اندھا اور اس کے نیز کے کلام سے بہرہ ہو
گیا کسی ناصح اور ملامت کرنے والے کی نصیحت و ملامت
سے ییلے سے نہ پھر کسی شاعر نے کیا اچھا کلام کہا ہے اور
جب نفسوں پر محبت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو گویا خلق کی
نصیحت ایسی معلوم ہوتی جیسے سردی ہے پر چوٹ مارنا
محبت جب کہ رچ جاتی ہے دل میں بڑی ملامت کب اثر
کرتی ہے دل میں یہ قلب جب حق عزوجل کو پہچان لیتا
ہے اور اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے اور اس کا مقرب
ہو جاتا ہے تو خلق اور ان کے پاس ٹھہرنے سے وحشت
کرنے لگتا ہے اس کو آبادی سے وحشت ہو جاتی ہے
اور پریشان حیران ہو کر منہ اٹھا کر ویرانہ کی طرف
چلا جاتا ہے بجز شرع کے اسے کوئی چیز مقید
نہیں کرتی شرع اس کو امر و نہی اور دیگر افعال میں نردل
امر و تقدیری تک مقید کر لیتی ہے اسے اللہ ہم کو اپنی رحمت
کے ہاتھ سے چھوڑ نہ دینا ورنہ ہم دنیا اور وجود کے دریا میں
غرق ہو جائیں گے۔ اسے کہیم اور عقل اور تقدیر کے
بخشنے والے ہماری مدد فرما۔

اسے غلام جو میرے قول پر عمل نہ کرے گا میرے قول کو نہ
سمجھے گا جب عمل کرے گا تب ہی سمجھے گا۔ جب میرے ساتھ
اس کا نیک گمان نہ ہو گا اور وہ میرے قول کی تصدیق

بِمَا أَقُولُ وَلَا تَعْمَلُ بِهِ كَيْفَ تَقُولُ
 أَنْتَ جَائِعٌ تَقِفُ بِحَدِّ آتِيٍّ وَلَا تَأْكُلُ
 مِنْ طَعَامِي كَيْفَ تَشْبَعُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَنْ مَرِضَ كَيْلَةً وَاحِدَةً وَهُوَ
 رَاضٍ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَابِرٌ عَلَى
 مَا نَزَلَ بِهِ خَيْرٌ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ
 وَلَدَتْهُ أُمُّهُ بِكَ لَا يَجِيءُ شَيْءٌ وَلَا
 بَلٌّ مِنْكَ كَانَ مُعَاذُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ يَقُولُ لِلصَّحَابَةِ قُومُوا نَوْمٌ مِنْ
 سَاعَةٍ إِلَى قُومُوا ذُقُوا سَاعَةً
 قُومُوا ادْخُلُوا الْبَابَ سَاعَةً رَفُفًا
 بِهِمْ كَانَ يُشِيرُ إِلَى الْإِطْلَافِ عَلَى أَشْيَاءَ
 عَامِصَةٍ يُشِيرُ إِلَى النَّظَرِ بَعَيْنِ الْيَقِينِ
 لَيْسَ كُلُّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنًا وَلَا كُلُّ مُؤْمِنٍ
 مُؤَقَّتًا وَلِهَذَا قَالَ الصَّحَابَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُعَاذًا يَقُولُ لَنَا
 تَعَالَوْا نَوْمٌ مِنْ سَاعَةٍ أَسْنَا مُؤْمِنِينَ
 فَقَالَ دَعُوا مُعَاذًا أَوْ شَانَهُ يَأْخُذُ
 لَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبِيعَهُ وَشَيْطَانَهُ
 وَدُنْيَاهُ لَا قَدْرَ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ وَ
 عِنْدَ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ مَنْ يُعْبَدُ
 الدُّنْيَا -

نہ کرے گا اور اس پر عمل نہ کرے گا تو میرے کلام کو کیسے سمجھے
 گا تو بھوک کی حالت میں میرے روبرو کھڑا ہوا ہے مگر کچھ کھانا
 نہیں کھاتا پھر تیرا پیٹ کیسے بھرے گا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 سنا جو ایک رات ایسی حالت میں بیمار رہا کہ وہ اللہ عزوجل
 سے راضی اور اس کی اتاری ہوئی ہلا پر صابر تھا تو وہ اپنے
 گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس دن
 پاک تھا جب کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا تجھ سے کچھ
 نہیں ہوتا حالانکہ تیرے لیے ضرورت ہے معاذ رضی اللہ عنہ
 صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے تھوڑی دیر ٹھہرے رات کو
 ایمان تازہ کریں یعنی ٹھہر جاؤ ایک ساعت ڈالو چھلکیں ٹھہر
 جاؤ ایک ساعت کے لیے بابِ قرب میں داخل ہو جاؤ یہ
 فرمانا بریناء خیر خواہی ہوتا تھا دقیق باتوں کے اور خبردار
 کرنے کی طرف اشارہ فرماتے تھے اور یقین کی آٹھ سے
 دیکھنے کی طرف ایمان فرماتے تھے ہر مسلمان مومن اور ہر مومن اہل
 یقین نہیں ہوتا ہے اور اسی واسطے جب کہ صحابہ نے حضور
 علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ تحقیق حضرت معاذ ہم سے کہتے
 ہیں کہ ایک ساعت ٹھہرو ایمان لائیں کیا ہم ایمان والے
 نہیں ہیں پس ارشاد نبوی ہوا تم معاذ کو اس کی حالت پر
 چھوڑ دو اسے اپنے نفس اور خواہش اور طبیعت و
 شیطان و دنیا کے بندے اللہ اور اس کے نیک بندوں
 کے نزدیک تیری کچھ تذرو منزلت نہیں ہے جو کہ آخرت
 کے لیے عبادت کرتا ہے میں اس کی طرف ہی متوجہ نہیں
 ہوتا چہ جائیکہ وہ شخص جو دنیا کے لیے عابد ہے۔

وَيَحْكُمُ أَيُّشَ تَعْمَلُ بِقَلْقَلَةِ اللِّسَانِ
بِلَا عَمَلٍ أَنْتَ تَكْذِبُ وَعِنْدَكَ أَتَّكَ
تَصَدُقُ تُشْرِكُ وَعِنْدَكَ أَتَّكَ تُوَحِّدُ
تَبْطُلُ وَتَعْتَقِدُ الصَّحَّةَ مَعَكَ بِالْفُتُوحِ
وَتَعْتَقِدُ أَنَّ جَوْهَرَ شُغْلِي مَعَكَ أَنْ
أَمْنَكَ مِنَ الْكُذْبِ وَأَمْرَكَ بِالصِّدْقِ
وَيَبْدِي ثَلَاثَ مَحَكَّاتٍ أَعْرِفُ بِهَا
الْكِتَابَ وَالشُّنَّةَ وَقَلْبِي الْمَحَكَّ الْخَيْرُ
يَتَبَيَّنُ فِيهِ الْأَشْبَاحُ لَا يَبْلُغُ الْقَلْبُ
إِلَى هَذِهِ الْمَنْزِلَةِ حَتَّى يَتَحَقَّقَ لَهُ
الْعَمَلُ بِالْكِتَابِ وَالشُّنَّةِ الْعَمَلُ
بِالْعِلْمِ تَابِعِ الْعِلْمِ الْعَمَلُ بِالْعِلْمِ نُوْدُ
الْعِلْمِ صَفَاءُ الصَّفَاءِ جَوْهَرُ الْجَوْهَرِ
لُبُّ اللَّبِّ أَعْمَلُ بِالْعِلْمِ يُصَحِّحُ الْقَلْبَ
وَيُطَهِّرُهُ فَإِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَحَّتِ
الْجَوَارِحُ إِذَا طَهَّرَ الْقَلْبَ طَهَّرَتِ
الْجَوَارِحُ إِذَا أَخْلَعَ عَلَيْهِ خُلِعَ عَلَى
الْجَنَّةِ إِذَا صَلَحَتِ الْمُضْعَةُ صَلَحَتِ
الْبُنْيَةُ صِحَّةُ الْقَلْبِ مِنْ صِحَّةِ السِّرِّ
الَّذِي بَيْنَ الْأَدَمِيِّ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ السِّرُّ طَائِرٌ وَالْقَلْبُ قَفْصُهُ وَ
الْقَلْبُ طَائِرٌ وَالْبُنْيَةُ قَفْصُهُ وَ
الْبُنْيَةُ طَائِرٌ وَالْقَبْرُ قَفْصُهَا وَهُوَ
قَفْصُ الْخَلْقِ الَّذِي لَا بُدَّ لَهُمْ مِنَ
الدُّخُولِ إِلَيْهِ

تجھ پر افسوس ہے تو بغیر عمل کیے محض زبان زوری سے کیا
حاصل کرے گا تو جھوٹ تو بولتا ہے اور تیرا خیال ہے کہ تیرا
ہے تو شرک کرتا ہے اور اپنے نزدیک تو اس کو توحید سمجھتا
ہے تو باطل پر ہے اور اس کی صحت کا اعتقاد رکھتا ہے
تیرے پاس کھوٹ ہے اور تیرے اعتقاد میں وہ جو ہر
میرا مشغلہ تیرے ساتھ ہی ہے کہ میں تجھے جھوٹ سے
رکوں اور بیحکم دوں اور میرے ہاتھ میں تین کسوطیاں
ہیں جن سے میں قرآن و حدیث اور اپنے قلب کی شناخت
کرتا ہوں اخیر کسوٹی میں تمام شکلیں ظاہر و منکشف ہو جاتی ہیں
قلب اس مرتبہ پر اس وقت تک نہیں پہنچتا جب تک کہ وہ
کتاب و سنت پر حقیقہً عامل نہ بن جائے علم پر عمل علم کا تاج
ہے۔ علم کا نور صفائی باطن کی صفائی ہے جو ہر کا جو ہر
مغز کا مغز ہے علم پر عمل قلب کو درست کر دیتا ہے۔
اور پاک بنا دیتا ہے پس جب قلب صحیح ہو جاتا ہے
تمام اعضا صحیح ہو جاتے ہیں جب قلب پاک ہو جاتا ہے
تمام اعضا پاک ہو جاتے ہیں جب قلب پر خلعت
پہنایا جاتا ہے۔

جسم کو خلعت پہنایا جاتا ہے جب مضغہ گوشت صالح ہو جاتا ہے
تمام بدن صالح ہو جاتا ہے قلب کی صحت و درستی اور مردانہ
کی درستی کا باعث بن جاتی ہے کہ درمیان آدمی اور اس
کے رب کے ہے ہر ایک پرند ہے اور قلب اس کا
پنجرہ قلب ایک پرند ہے اور جسم اس کا پنجرہ۔ اور جسم
ایک پرند ہے اور قلب اس کا پنجرہ اور قبر مطلق کا ایک
ایا پنجرہ ہے جس میں بغیر داخل ہوئے چارہ نہیں۔

الْمَجْلِسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

بیالیسویں مجلس

وعظ، تقویٰ، توکل اور وثوق الی اللہ کے بیان میں

۱۹ رجب ۱۲۵۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا جو اس بات کو دوست رکھے کہ وہ سب آدمیوں سے زیادہ مکرم ہو پس اس کو اللہ عزوجل سے تقویٰ اختیار کرنا چاہیے اور جو کوئی اس بات کو دوست رکھے کہ وہ سب آدمیوں سے زیادہ قوی تر ہو جائے پس اس کو اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنا چاہیے اور جو کوئی اس بات کو دوست رکھے کہ وہ سب آدمیوں سے زیادہ غنی ہو جائے پس وہ اپنی مقبوضہ چیزوں کی نسبت ان چیزوں پر جو خدا کے قبضہ میں ہیں زیادہ تر بھروسہ کرنے والا ہونا چاہیے جو کوئی دنیا و آخرت کی کرامت و بزرگی چاہے پس اس کو اللہ عزوجل سے تقویٰ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ تحقیق تم میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ کرامت والا وہ ہے جو کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے کرامت اللہ کے تقوالے میں ہے اور ذلت و روائی خدا کی معصیت میں اور جو کوئی دین الہی میں فوت چاہے پس اس کو چاہیے کہ وہ خدا پر بھروسہ نہ توکل کرے کیونکہ توکل قلب کو دوست رکھتا ہے اور تقویٰ و مہذب بنادیتا ہے اور اسے عجاہیات کا مشاہدہ کراتا ہے اور اپنے دہم و دنیا راہ راہ باب پر بھروسہ نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا تجھ کو عاجز و ضعیف بنادینگا اور اللہ عزوجل پر بھروسہ کر پس تحقیق وہ تجھے قوی کرے گا اور تیری مدد فرمائے گا

وَقَالَ رَبِّي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكْرَةً فِي الْمَدْرَسَةِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجَبَ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ أَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ وَائْتِئَابًا فِي يَدِ اللَّهِ أَوْثَقَ عَلَى مَا فِي يَدِهِ مَنْ أَحَبَّ الْكِرَامَةَ دُنْيَا وَآخِرَةً فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَأَيْتُهُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتَقَاتُمْهُ الْكِرَامَةُ فِي تَقْوَاهُ وَالْمُهَانَةُ فِي مَعْصِيَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ الْقُوَّةَ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّ التَّوَكُّلَ يَهْدِيهِ الْقَلْبَ وَيَقْوِيهِ وَيَهْدِيهِ وَيُزِيلُهُ الْعَجَائِبَ لَا تَشْكِلُ عَلَى ذَرْهِيكَ وَلَا دِينَارِكَ وَأَسْبَابِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ يُعْجِزُكَ وَيُضْعِفُكَ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهُ يَقْوِيكَ وَيُعِينُكَ

اور تجھ پر لطف کرے گا اور جہاں سے گناہ بھی نہیں تیرے لیے
فتح باب فرمائے گا تیرے قلب کو مضبوط کرنے کا تو دنیا کے اُنے
جانے مخلوق کی توجہ اور بے خی کی کچھ پروا نہ کرے گا۔ اور جب تو اپنے
مال و جاہ اور اہل و اسباب پر بھروسہ کرنے لگے گا پس بلا شک تو
غضب الہی اور ان چیزوں کے زوال کا نشانہ بن جائے گا کیونکہ
اللہ تعالیٰ نہایت غیرت والا ہے وہ اس بات کو پسند نہ کرے
گا کہ وہ تیرے قلب میں غیر اللہ کو دیکھے اور جو شخص دنیا و آخرت
دونوں میں امیر بننا چاہے پس اُس کو اللہ عز و جل سے ڈرنا چاہیے
غیر اللہ سے اور اسے اللہ کے دروازہ پر کھڑا ہونا چاہیے اور
اس بات سے حیا کر وہ غیر اللہ کے دروازہ پر جائے اور اپنی دوزل
آنکھوں کو غیر اللہ کی طرف نظر ڈالنے سے بند کرنا چاہیے
میری مراد ان آنکھوں سے قلب کی آنکھیں ہیں نہ کہ بدن
کی آنکھیں تو اپنے مقبوضہ اشیاء پر کیوں کر بھروسہ
کرتا ہے مالائم وہ معرض زوال میں ہیں اور خدا پر
بھروسہ کو چھوڑتا ہے مالائم اُسے کبھی زوال نہ ہو گا
تیرا جمل خدا کے ساتھ تجھے غیر امت پر بھروسہ کرنے
پر برا بیگنہ کر رہا ہے خدا پر تیرا پورا بھروسہ کامل
تو نگر ہی ہے اور تیرا بھروسہ اس کے غیر پر تمام تر
محتاجی اسے تقویٰ و پرہیزگاری کے چھوڑنے والے
تو دونوں جہاں میں بزرگی و کرامت سے محروم کر دیا۔
گیا اور اسے خلق و اسباب پر بھروسہ کرنے والے تو دونوں
جہاں میں حق تعالیٰ کی قوت و بھروسہ سے محروم
کر دیا گیا اور اسے اپنی مقبوضہ چیزوں پر بھروسہ
کرنے والے تو دونوں جہاں میں حق تعالیٰ
کے ساتھ تو نگر ہی سے محروم کر دیا گیا۔

وَيَلْطِفُ بِكَ وَيَقْتَرِبُ لَكَ مِنْ حَيْثُ
لَا تَحْتَسِبُ يَقْوَىٰ قَلْبَكَ وَلَا نُبَالِي
يَبْجِيءُ الدُّنْيَا وَذَهَابَهَا بِأَقْبَالِ الْخَلْقِ
وَإِذَا بَايَرَهُمْ فَحِينَئِذٍ تَكُونُ أَصْوَى
النَّاسِ وَإِذَا تَوَكَّلْتَ عَلَىٰ مَالِكَ وَ
جَاهِكَ وَأَهْلِكَ وَأَسْبَابِكَ فَتَقْدُ
تَعْدَرُصَتْ لِمَقْتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
لِزَوَالِ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ لِأَنَّهُ عَيُّوهُ
لَا يُحِبُّ أَنْ يَرَىٰ فِي قَلْبِكَ غَيْرَهُ وَ
مَنْ أَحَبَّ الْغِنَىٰ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ دُونَ غَيْرِهِ وَلْيَقِفْ
عَلَىٰ بَايِهِ وَيَسْتَعِجْ مِنْهُ أَنْ يَأْتِيَ بَابُ
غَيْرِهِ وَيُعْصِ عَيْنِيهِ عَنِ النَّظَرِ إِلَىٰ
غَيْرِهِ أَعْيَىٰ عَيْنِي الْقَلْبَ لَا عَيْنِي
الْقَالِبَ كَيْفَ تَشْقُ بِمَا فِي يَدَيْكَ وَ
هُوَ مُعْرِضٌ لِلزَّوَالِ وَتَتْرُكُ الشَّقَّةَ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ لَا يَزُولُ جَهْلَكَ
بِهِ يَحْمِلُكَ عَلَى الشَّقَّةِ بِغَيْرِهِ ثَقَّتَكَ
بِهِ كُلُّ الْغِنَى ثَقَّتَكَ بِغَيْرِهِ كُلُّ الْفَقْرِ
يَأْتِيكَ الْقُتُوبُ قَدْ حُرِمْتَ الْكَرَامَةَ
دُنْيَا وَآخِرَةً وَيَا مَتَوَكِّلًا عَلَى الْخَلْقِ
وَالْأَسْبَابِ قَدْ حُرِمْتَ الْقُوَّةَ وَ
الشَّقَّةَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً
وَيَا وَانْفَعًا بِمَا فِي يَدَيْهِ قَدْ حُرِمْتَ
الْغِنَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ دُنْيَا وَآخِرَةً۔

يَا غَلَامُ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَكُونَ
مُتَّقِيًا مُتَوَكِّلًا وَاثِقًا فَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ
فَإِنَّهُ أَسَاسُ كُلِّ خَيْرٍ إِذَا صَحَّتْ لَكَ
الْيَقِينَةُ فِي الصَّبْرِ فَصَبَرْتَ يَوْجَهُ اللَّهِ
عَمَّا وَجَلَ كَانَ جَزَاءُكَ لَكَ أَنْ يَدْخُلَ
قَلْبُكَ حُبَّهُ وَقُرْبُهُ دُنْيَا وَآخِرَى الصَّبْرِ
مُوَافَقَةُ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ فِي قَضَائِهِ وَ
قُدْرَةِ الَّذِي سَبَقَ بِهِ عِلْمُهُ وَلَا يَقْدِرُ
أَحَدٌ مِمَّنْ خَلَقَهُ عَلَى مَحْوِهِ ثَبَتَ هَذَا
عِنْدَ الْمُؤْمِنِ الْمُؤَقِّنِ فَصَبِرَ عَلَى مَا
قُدِّرَ عَلَيْهِ اخْتِيَارًا إِلَّا اضْطِرَارًا لِأَنَّ
الصَّبْرَ فِي أَوَّلِ قَدَمٍ اضْطِرَارٌ وَفِي
ثَانِي قَدَمٍ اخْتِيَارٌ كَيْفَ تَدْعِي الْإِيمَانَ
وَلَا صَبْرَ لَكَ كَيْفَ تَدْعِي الْمَعْرِفَةَ وَ
لَا رِضًا لَكَ هَذَا الشَّيْءُ لَا يَجِيءُ بِمَجَرَّدِ
الدَّعْوَى لَا كَلَامَ حَتَّى تَرَى الْبَابَ وَ
تَتَوَسَّلَ بِالْعَتَبَةِ وَتَصْبِرَ عَلَى دُوسِ
أَقْدَامِ الْقَدِيرِ وَأَقْدَامِ الصَّبْرِ وَالْفَقْرِ
يَدُوسُ جَسَدَ قَلْبِكَ لَا جَسَدَ قَلْبِكَ
وَأَنْتَ فِي مَكَانِكَ لَا تَبْدَحُ كَأَنَّكَ
مُبْتَلًى كَأَنَّكَ جَسَدٌ بِلَا رُوحٍ هَذَا الْأَمْرُ
يَحْتَاجُ إِلَى سُكُونٍ بِلَا حَرَكَةٍ وَخَوَلٍ
بِلَا ذِكْرِ غَيْبَةٍ عَنِ الْخَلْقِ بِلَا حُضُورٍ
مَعَهُ مِنْ حَيْثُ الْقَلْبُ وَالسِّرُّ وَالْبَاطِنُ
وَالْمَعْنَى مَا أَكْثَرَ مَا أَصِفُ وَلَا

اے غلام اگر توفیقی متوکل خدا پر بھر دوسرے رکھنے والا بننا
چاہتا ہے پس تو صبر کو لازم پکڑ کیوں کہ صبر ہر بھلائی کی
بنیاد ہے جب تیری نیت صبر میں درست ہو جائے گی اور
تو جو جبر اللہ صبر کرے گا پس تیری اس صبر کی جزا یہ ہوگی کہ تیرے
قلب میں محبت و قرب الہی دونوں جہاں دنیا و آخرت میں
داخل ہو جائے گی۔ صبر اللہ عزوجل کی اس قضا و قدر کے
ساتھ موافقت کرنے کا نام ہے جس کے متعلق علم الہی سابق
ہو چکا ہے اور کوئی مخلوق الہی میں سے اس کے محو کرنے پر
قادر نہیں۔ ایمان دار یقین کرنے والے کے نزدیک یہ امر
مستحق ہو گیا پس اس نے مقدرات پر با اختیار خود صبر کر لیا نہ
کہ مجبوراً کیوں کہ صبر اول قدم شروع حالت میں مجبور ہی
ہوتا ہے اور دوسرے قدم میں بحالت اختیار۔ تو ایمان
کا بغیر صبر کے کیسے دعوائے کرتا ہے تو معرفت کا بغیر رضا
الہی کے کیسے دعویٰ بن گیا ہے یہ چیز محض دعوائی ہی
دعوائے سے حاصل نہیں ہو سکتی ہے تیرا کلام اس وقت
تک معتبر نہیں کہ تو جب تک خدا کے دروازہ کو نہ دیکھ
لے اور اس کے آستانہ پر نہ سر نہ رکھ دے۔ اور تقدیر کے تدبیر
کے روز نہنے پر صابر نہ بن جائے اور معرفت و منفعت کے
قدم تیرے قلب کے جسم کو روند ڈالیں نہ کہ تیرے بدن کی کھال
کو اور نہ اپنی جگہ پر ڈھٹا رہے گویا کہ تو ایک مست و موالا ہے
گویا کہ تو بغیر روح کا جسم ہے۔ یہ امر ایسے سکون کا مختلج ہے
کہ جس میں حرکت نہ ہو ایسی کم نانی کا محتاج ہے۔ جس کا ذکر
نہ ہو اور تلب و باطن روح معنی کی حیثیت سے ایسی غیبت کا مختلج
جس میں خلق کے ساتھ مطلقاً حضور موجودگی نہ ہو میں تم سے بہت
کچھ کہتا سنتا ہوں اور تم اس پر عامل نہیں ہوتے میری بتائی

تَسْتَعْمِلُونَ مَا أَكْثَرَ مَا أَطْوَلَ وَ
 أَعْرَضَ وَ شَرَحَ وَلَا تَفْهَمُونَ مَا أَكْثَرَ
 مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا تَأْخُذُونَ مَا أَكْثَرَ
 مَا أَعْطَاكُمْ وَلَا تَتَعَطَّوْنَ مَا أَقْسَى
 قُلُوبِكُمْ وَمَا أَجْهَلُهَا بِدَبِّهَا عَزَّ وَ
 جَلَّ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَهُ وَتَوْمِنُونَ
 بِلِقَائِهِ وَتَذْكُرُونَ الْمَوْتَ وَمَا
 وَرَاءَ كَمَا كُنْتُمْ كَذَلِكَ أَمَا شَهِدْتُمْ
 مَوْتَ آبَائِكُمْ وَأَقْهَاتِكُمْ وَأَهْلَائِكُمْ
 أَمَا شَهِدْتُمْ مَوْتَ مُلُوكِكُمْ فَهَلَّا
 اتَّعَظْتُمْ بِهِمْ وَزَجَرْتُمْ أَنْفُسَكُمْ عَنْ
 طَلَبِ الدُّنْيَا وَحَيْثُ الْبَقَاءِ فِيهَا هَلَّا
 غَيْرْتُمْ قُلُوبَكُمْ وَبَدَّلْتُمْوهَا وَأَخْرَجْتُمْ
 الْخَلْقَ مِنْهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ
 اللَّهُ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا
 بِأَنْفُسِهِمْ تَفْعَلُونَ وَلَا تَعْمَلُونَ وَكُمْ
 تَعْمَلُونَ وَلَا تُخْلِصُونَ كُفُوتُوا عَقْلَاءَ
 وَلَا تَسِيئُوا أَدَبَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ تَأَيَّدُوا وَتَحَقَّقُوا أَلَيْسَ بَوا
 وَتَفَكَّرُوا هَذَا الَّذِي أَنْتُمْ فِيهِ لَا
 يَنْفَعُكُمْ فِي الْآخِرَةِ أَنْتُمْ بَخْلَاءُ عَلَى
 أَنْفُسِكُمْ لَوْ كَرِهْتُمْ عَلَيْهَا حَصَلْتُمْ
 لَهَا مَا يَنْفَعُهَا فِي الْآخِرَةِ أَنْتُمْ اسْتَغْلَمْتُمْ
 بِهَا يَزُولُ وَقَاتِكُمْ مَا لَا يَزُولُ لَا
 تَسْتَغْلُوا بِجَمْعِ الْأَمْوَالِ وَالْأَدْوَابِ

دوا کا استعمال نہیں کرتے بہت کچھ لمبی چوڑی شرح کے ساتھ
 کلام کرتا ہوں لیکن تم اس کو نہیں سمجھتے بہت کچھ دینا چاہتا
 ہوں لیکن تم نہیں لیتے تم کو بہت کچھ نصیحت کرتا ہوں لیکن تم
 نصیحت قبول نہیں کرتے کس چیز نے تمہارے دلوں کو سخت
 بنا دیا اور اس کو اس کے پروردگار سے جاہل بنا دیا کس قدر
 سخت دل اور جاہل ہو اگر تم خدا کو پہچانتے ہو تے اور اس
 سے ملاقات پر تمہارا ایمان ہو تا اور تم موت کو اور اس کے
 مابعد کو جو کہ بعد موت سے یقینی طور سے ہونے والا ہے یاد
 کرتے تو البتہ تم ایسے نہ ہوتے کیا تم نے اپنے ماں و
 باپ اہل و عیال کی موت کا مشاہدہ نہ کیا کیا تم اپنے ماکوں
 بادشاہوں کی موت میں حاضر نہ ہوئے پھر تم نے ان
 سے نصیحت کیوں نہ کی اور اپنے نفسوں کو دنیا طلبی اور
 ہمیشہ دنیا میں ٹھہرنے کی محبت سے کیوں نہ جھڑکا تم نے
 اپنی قلوبوں کی حالتوں کو کیوں نہ پلٹا اور ان میں کیوں تبدیلی
 نہ کی اور اپنے قلوب سے خلق کو کیوں باہر نہ کر دیا اللہ عزوجل نے
 ارشاد فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک اپنی حالت
 کو بدل نہیں دیتے تم تو کہتے ہو مگر کرتے نہیں اور بسا اوقات کرتے
 بھی ہو لیکن تمہارا عمل اخلاص سے خالی ہوتا ہے عقل مند
 بنو۔ اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں گستاخ نہ بنو ادب کے ساتھ ہو
 مدد چاہو مستعد رہو جانچ کرو اور ثبات قدم رہو اور غور سے کام
 لوجس حالت میں کہ تم مشغول ہو یہ تم کو آخرت میں نفع نہ دے
 گی تم تو اپنے نفسوں کے لیے بھی سخیل بنے ہوئے ہو اگر تم
 اپنے نفسوں پر سخاوت کرتے تو ضرور ان کے لیے آخرت
 کے منافع حاصل کر لیتے تم زائل ہونے والی چیزوں کے
 ساتھ مشغول ہو اور جس کو زوال نہیں وہ تم سے فوت ہو گئی تم مال بینی

وَالْأَوْلَادُ فَعَنْ قَرِيبٍ يُحَالُ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ جَمِيعِ ذَلِكَ لَا تَشْتَعِلُوا بِطَلَبِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِالْخَلْقِ فَإِنَّهُمْ لَا
يُعْنُونَ عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا قَلْبُكَ
نَجَسٌ بِالشِّرْكِ شَاكٌ فِي اللَّهِ عَمَّا وَجَلَ
مِنْهُمْ لَهُ مُعْتَرِضٌ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ
أَحْوَالِكَ فَلَمَّا عَلِمَ مِنْكَ ذَلِكَ بَعْضُكَ
وَأَلْقَى فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ الضَّالِحِينَ
بَعْضُكَ كَانَ بَعْضُكَ رَحْمَةً اللَّهِ عَلَيْهِ
لَا يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا مُعْصَبٌ
الْعَيْنَيْنِ يَفُودُهُ ابْنُهُ فَقِيلَ لَهُ فِي
ذَلِكَ فَقَالَ حَتَّى لَا أَبْصُرَ كَافِرًا يَا اللَّهُ
عَمَّا وَجَلَ فَنَقَى بَعْضُ الْإِيمَانِ خَرَجَ مِنْ
بَيْتِهِ مَحْلُولَ الْعَيْنَيْنِ فَذَا فِي فَوْقَهُ
مَعْشَرًا عَلَيْهِ مَا أَشَدَّ مَا كَانَتْ غَيْرُهُ
يَلَهُ عَمَّا وَجَلَ كَيْفَ تَعْبُدُ غَيْرَهُ وَتُشْرِكُ
بِهِ كَيْفَ تَأْكُلُ نِعْمَتَهُ وَتَكْفُرُ بِهِ وَ
أَنْتُمْ لَا تُحْسِنُونَ بِذَلِكَ بَلْ تَوَاقِلُونَ
الْكُفْرَ وَتَقْعُدُونَ مَعَهُمْ لِأَنَّ مَا فِي
قُلُوبِكُمْ إِيْمَانٌ وَلَا غَيْرُهُ لِلْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ عَلَيْكُمْ بِالسُّبُوحَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ
وَالْحَيَاءِ مِنْهُ اخْلَعُوا رِثْيَابَ الْوَفَاحَةِ
عَلَيْهِ وَالتَّجَرُّى بَيْنَ يَدَيْهِ تَجَنَّبُوا
حَرَامَ الدُّنْيَا وَشُبُهَاتِهَا ثُمَّ تَجَنَّبُوا
مُبَاحَاتِهَا بِهَوَى وَشَهْوَةٍ لِأَنَّ تَنَاوُلَكُمْ

بچوں کے جمع کرنے میں مشغول نہ ہو پس عنقریب تمہارے
اور ان سب کے درمیان میں اُڑ ڈال دی جائے گی تم
دنیا طلبی اور مخلوق سے عزت چاہنے میں مشغول مت ہو
پس برحقیت یہ تم کو اللہ سے کچھ بھی بے پروا نہ کر سکیں گے اور
کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ نیز اقلب شرک سے جس ہے اور
اللہ عزوجل کے بارے میں شک کرنے والا اس کو تہمت لگانے
والا اس پر اپنی تمام حالتوں میں اعتراض کرنے والا ہے پس
جب حق عزوجل نے تیری اس حالت کو جان لیا تجھے اپنا
دشمن سمجھا اور اپنے نیک بندوں کے قلوب میں تیری عداوت
ڈال دی۔ ایک بزرگ سے مروی ہے کہ جب وہ اپنے
گھر سے نکلتے تھے تو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیتے تھے اُن کا
رہا کا ان کا ہاتھ چڑے چلتا تھا ان سے اس کی وجہ دریافت
کی گئی پس جواب دیا یہ حالت یوں پسند ہے تاکہ اللہ عزوجل
کے ساتھ کفر کرنے والے کو نہ دیکھوں پس ایک دن وہ آنکھوں
کھولے گھر سے باہر نکل آئے ایک کافر پر نگاہ پڑ گئی
پس وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ سبحان اللہ اللہ عزوجل
کے واسطے ان کی کیسی غیرت تھی تو غیر خدا کی کیسی پریش
کرتا ہے اور خدا کے ساتھ شرک کرتا ہے کیسے اس کی
نعمت کھاتا ہے اور ناشکر بنا ہوا ہے تم اسے محسوس بھی
نہیں کرنے بلکہ تم تو کافروں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہو
اس لیے کہ نہ تمہارے دلوں میں ایمان ہے اور نہ اللہ عزوجل
غیرت۔ تو توبہ واستغفار اور اللہ عزوجل سے جفا وغیرت کو لازم کر لے اس کے
رد و ربوبے شرمی اور جرأت کے لباس کو اتار پھینکو، دنیا کی
حرام چیزوں اور شبہات سے بچو۔ پھر دنیا کی مباح چیزوں سے
بھی جو کہ خواہش و شہوت کے ساتھ حاصل ہوں بچو کیونکہ مباحات کا

اور حق عزوجل کا راستہ دکھا دوں اور ان لوگوں کے ساتھ تم کو ملا دوں جو ذات الہی کے طلب گار ہیں تم تو سراپا ہوس بنے ہوئے ہو میرے کلام کو سنو اور عمل کرو۔ اور عمل باخلاص کرو جب تم میرے کہنے پر عمل کرو گے اور عمل ہی پر جاؤ گے تو تم اعلیٰ علیین کی طرف بلند مرتبوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے پس جب وہاں نظر ڈالو گے میرے کلام کی اصل و حقیقت کو پہچان کر میرے لیے دعا کرو گے اور جس کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں اس کی اصل حقیقت معلوم کر لو گے۔

اے قوم تم اپنے دلوں سے میرے اوپر تمہمت لگاؤ دور کر دو میں کھیل کود کرنے والا اور طالب دنیا نہیں ہوں میں تو جو کچھ بھی کہتا ہوں سچ ہی کہتا ہوں اور سچ ہی کی طرف اشارہ کرتا ہوں میں اپنی مدت العمر صلوات کے ساتھ حسن ظن کرتا رہا اور ان کا خادم بنا رہا اور یہی وہ چیز ہے جو مجھے نفع دے رہی ہے میں جو تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور وعظ سنا تا ہوں میں تم سے اس کی اجرت نہیں چاہتا میرے کلام و وعظ کی قیمت محض اس پر عمل کرنا ہے اور وہ خلوت و اخلاص کی صلاحیت رکھنا ہے اور اسی کے نمایاں مثال ہے نفاق تو حیلوں اور سببوں کے منقطع ہو جانے کے وقت منقطع ہو جایا کرتا ہے ایمان و ایقان کی تربیت کی جاتی ہے اور وہی نشوونما پاتے ہیں نہ کہ نفس اور خواہشوں کی جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے وہ ایمان داری پر کیا جاتا ہے نہ کہ منافق پر

اے قوم تم جھوٹی ابرسون کو قطعاً چھوڑ دو اور ذکر الہی جل مجدہ میں مشغول ہو جاؤ نفع دینے والی چیزوں کے ساتھ کلام کرو اور ضرر رسان چیزوں سے خاموشی اختیار کرو اگر کچھ کلام کرنا چاہو

عَلَى طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأُلْحَقَكُمْ بِالَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ اسْمَعُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ وَاعْمَلُوا بِهِ وَاخْلَصُوا بِالْعَمَلِ إِذَا عَلِمْتُمْ مَا أَقُولُ وَمُتَّمَّ عَلَى الْعَمَلِ إِلَى عِلِّيِّينَ فَتَنْظُرُونَ إِلَى هُنَاكَ فَتَرَوْنَ أَصْلَ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ هُنَاكَ فَتَدْعُونَ لِي وَتُسَيِّدُونَ عَلَى تَحَقُّقِ حَقِيقَةِ مَا أُشِيرُ إِلَيْهِ.

يَا قَوْمُ أَذِيلُوا التُّهْمَةَ لِي مِنْ قُلُوبِكُمْ فَلَسْتُ بِلَعَّابٍ وَلَا طَالِبِ الدُّنْيَا إِنَّمَا أَقُولُ الْحَقَّ وَأُشِيرُ إِلَى الْحَقِّ مَا بَرَأْتُ فِي عَمْرِي كَلِمَةً أَحْسَنَ الظَّنِّ فِي الصَّالِحِينَ وَأَخَذَ مِنْهُمْ وَذَلِكَ الَّذِي يُنْفَعُنِي لَا أُرِيدُ مِنْكُمْ أَجْرَةً عَلَى نُصْحِي لَكُمْ وَكُلَّ أَحَدٍ عَلَيْكُمْ شَنْنٌ كُلَّ أَحَدٍ بِالْعَمَلِ بِهِ وَهُوَ كَلَامٌ يُصْلِحُ لِلْخُلُوعِ وَالْإِحْلَاصِ الْإِتِّفَاقُ يَنْقُطِعُ عِنْدَ انْطِاعِ الْحِيلِ وَالْأَسْبَابِ تُرَبِّي الْإِيمَانَ وَالْإِيْقَانَ لَا التُّغَوُّسَ وَالْأَهْوِيَةَ يُنْفِقُ عَلَى الْمُؤْمِنِ لَا عَلَى الْمُنَافِقِ.

يَا قَوْمُ دَعُوا عَنْكُمْ الْهَوَسَاتِ وَالْأَمَانِي النَّبَاطَةَ وَاسْتَغْلُوا بِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَكَلَّمُوا بِمَا يَنْفَعُكُمْ وَاسْكُتُوا عَمَّا يَضُرُّكُمْ أَنْ أَرَدْتُ أَنْ تَتَكَلَّمُوا

فَفَكِّرْ فِيمَا تُرِيدُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ وَحَصِّلْ
فِيهِ النِّيَّةَ الصَّالِحَةَ ثُمَّ تَكَلَّمْ وَلِهَذَا
قِيلَ لِسَانُ الْجَاهِلِ آمَامَ قَلْبِهِ وَلِسَانُ
الْعَاقِلِ الْعَالِمِ وَرَأَى قَلْبُهُ اخْرُسَ أَنْتَ
فَإِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكَ النُّطْقَ
فَهُوَ يُنْطِقُكَ إِذَا أَرَادَكَ لَا مِرْهَبَ لَكَ
لَمْ تُحِبِّتْهُ خَرَسَ كُلُّي فَنَإِذَا نَتَمَّ
الْخَرَسُ يَجِيءُ النُّطْقُ مِنْهُ إِنْ شَاءَ
أَوْ يُدِيئُكَ ذَلِكَ إِلَى حَيْنٍ إِلَّا تَصَالٍ
يَا لِحِرَّةٍ وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كَلَّ
لِسَانُهُ يَكَلُّ لِسَانُ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ
عَلَى إِلَّا عَتَرَ اضْ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ
الْأَشْيَاءِ يَصِيرُ مَوْافِقَةً بِلَا مُنَادَعَةٍ
يُعِيئُ عَيْنِي قَلْبُهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَى غَيْرِهِ
يَتَمَرَّقُ سِرُّهُ وَيَتَلَا شَيْءَ أَمْرُهُ وَيَتَفَرَّقُ
مَالُهُ وَيَخْرُبُ مِنْ وُجُودِهِ وَيَخْرُبُ مِنْ
الْعُنْيَا وَآخِرَتِهِ يَذْهَبُ اسْمُهُ وَرَسْمُهُ
ثُمَّ إِذَا انْشَاءَ أَنْشَرَهُ يُوجِدُهُ بَعْدَ الْفَقْدِ
يُعِيدُهُ خَلْقًا آخَرَ يُعِيدُهُ بِيَدِ الْفَنَاءِ ثُمَّ
يُعِيدُهُ بِيَدِ الْبَقَاءِ لِيُطْلَبَ الْبَقَاءُ ثُمَّ
يُعِيدُهُ لِيُذْعُوا الْخَلْقَ مِنَ الْفَقْرِ إِلَى
الْغِنَى الْغِنَى هُوَ الْغِنَى يَا لَلْغِنَى وَجَلَّ

عہ اول حالت بدل جاتی ہے ثانی فی اللہ ہو کر مرتبہ بقایاں آجاتا ہے ماشاں اس کا مطلب تنازع و اوگوں نہیں ہے وہ تو محض ایک
باطل شرکیہ عقیدہ ہے اتنا درمی عطا۔

تو اولاً اس میں غور و فکر کریا کرو اور اس میں ایک نیتی قائم کریا کرو زبان
بعد کلام کیا کرو اور اسی واسطے کہا گیا ہے کہ جاہل کی زبان اس کے قلب کے
اگلے ہے اور عاقل عالم کی زبان اس کے قلب کے پیچھے۔ تو گونا گوں جا
پس اگر اللہ عز و جل تیرا بولنا چاہے گا پس وہ تجھے گویا کرے گا اور
جب وہ تجھ سے کوئی کام کرنا چاہے گا تو وہ اس امر کو تیرے
سے ہمیا کر دے گا معیت و مصاحبت الہی میں کیونکہ گونا گوں لازم ہے
پس جب گونا گوں پورا ہو جائے گا اس وقت اگر وہ چاہے گا اس کی طرف سے
گویائی آجائے گی اور اگر اس کو تیرا گویا کرنا مقصود نہ ہوگا تو آخرت سے ملے تک وہ
تجھے گونا گوں کہے گا اور یہی معنی ہیں ارشاد نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ
جو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ پر
اعتراض کرنے سے ہر شے میں اس کی ظاہر و باطن کی زبان بند ہو جاتی ہے
وہ مرا پر افقت بن جاتا ہے منازعت و مخالفت کا نام و نشان بھی نہیں ہوتا
ہر حال میں راضی برضا رہتا ہے۔ نیز اللہ کی طرف نظر کرنے سے اس کی قلب کی
دونوں آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اس کا سر ٹکڑا ٹکڑا ہو جاتا ہے اور اس کے
معاملات تتر بتر ہو جاتے ہیں اس کا مال پرانگندہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے
وجود سے باہر ہو کر دنیا و آخرت دونوں سے باہر ہو جاتا ہے اس کا نام اور
نشان چلا جاتا ہے بعدہ جب منظور الہی ہوتا ہے پھر وہ اس کو زندہ کر دیتا
مفقود ہو جانے کے بعد دوسرے جنم میں اس کو موجود کر دیتا ہے فنا کے ہاتھ سے
اس کو فنا کر کے دوبارہ تھار کے ہاتھ سے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے تاکہ وہ طالب بقا الہی
ہو جائے پھر اس کو مخلوق کی طرف واپس کر دیتا ہے تاکہ وہ مخلوق کو محتاجی سے
نکال کر امیری و غنا کی طرف پہنچائے حقیقۃً غنا حق تعالیٰ کی ذات سے متصل
ہونے کا نام ہے اور اللہ عز و جل سے دوری اور غیر اللہ سے غنا طلب کرنا
فقر و محتاجی ہے غنی و تر نگردہ ہے جس کا قلب قرب الہی سے
ایک

وَالْإِصْصَالُ بِهِ وَالْفَقْرُ هُوَ الْبُعْدُ عَنِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِسْتِغْنَاءُ بِغَيْرِهِ الْغِنَى
مَنْ ظَفَرَ قَلْبُهُ بِقُرْبِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْفَقِيرُ مَنْ عَدِمَ ذَلِكَ مَنْ أَرَادَ هَذَا
الْغِنَى فَلْيَتْرِكِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَى وَمَا
فِيهَا وَمَا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ يُخْرِجُ الْأَشْيَاءَ
مِنْ قَلْبِهِ شَيْئًا فَشَيْئًا لَا تَقْتَدِرُ وَابْهَذَا
الْيَسِيرِ الْمَوْجُودِ عِنْدَكُمْ إِنَّمَا جَعَلَ
هَذَا الْيَسِيرَ الَّذِي عِنْدَكُمْ مَرَادًا
فَتَزَوَّدُونَ بِهِ فِي طَرِيقِ الْيَسِيرِ
جَعَلَ لَكُمْ الِئِمَّةَ لِتُخَفِّفُوا إِلَيْهِ وَ
تُسْتَدْتُوا بِهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَ لَكُمْ الْعِلْمَ
لِتَعْلَمُوا بِهِ وَتَهْتَدُوا بِإِنبُؤِهِ اللَّهُمَّ
اهْدِ قُلُوبَنَا إِلَيْكَ وَائْتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّكَارِ

فتح یاب ہوا اور فقیر و محتاج وہ جو قرب الہی کے دروازہ
سے دور پڑا جو کوئی اس غنا کا طالب ہو اس کو دنیا و
آخرت اور اس میں جو کچھ بھی ہے اس کا اور اسوی اللہ
کا سب کا چھوڑ دینا لازم ہے وہ تمام چیزوں کو ایک
ایک کر کے اپنے قلب سے نکال دے۔ جو قلیل
چیزیں تمہارے پاس موجود ہیں اس کے پابند نہ بنو۔
یہ موجودات جو تمہارے پاس ہیں اس کو تو اللہ نے
تمہارے لیے زاد راہ بنا دیا ہے تاکہ تم اس کو اس
کے راستہ کے چلنے میں اپنا توشہ بناؤ اس نے اپنی
نعمتیں تم کو اس لیے دی ہیں تاکہ تم ان نعمتوں کو خدا کی
طرح نسبت کرو اور ان سے وجود الہی پر استدلال
کرو اور تمہیں علم اس لیے عطا فرمایا ہے تاکہ تم اس علم
پر عمل کرو اور نور علم سے ہدایت لو۔ اے اللہ تعالیٰ تو
ہمارے قلوب کو اپنا راستہ بتا دے اور ہم کو دنیا و آخرت
میں نہ کوئی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے
بچاؤ آمین۔

المجلس الثالث والاربعون

تینتالیسویں مجلس

فلاح و نجات حاصل کرنے کے بیان میں

اتوار کے دن ۲۱ رجب ۱۲۴۵ھ کو صبح کے وقت
خاتماہ شریف میں ارشاد فرمایا :
اے غلام جب تو فلاح و نجات کا قصد کرے پس تو
موانعت الہی میں اپنے نفس کی مخالفت کر اور طاعت الہی

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الْاِحْدِ بُكْرَةً فِي الْيَاثِ
حَادِي عَشَرَ شَهْرَ رَجَبِ سَنَةِ ثَمْنِينَ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِ
يَا غُلَامُ إِذَا أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَخَالِفْ
نَفْسَكَ فِي مُوَافَقَةِ دِيكَ عَزَّ وَجَلَّ وَ

وَاقْفُهَا فِي طَاعَتِهِ وَخَالِقُهَا فِي مَعْصِيَتِهِ
 نَفْسُكَ حِجَابُكَ عَنْ مَعْرِفَةِ الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ حِجَابُكَ عَنِ
 مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا دُمْتَ مَعَ نَفْسِكَ لَا
 تَعْرِفُ الْخَلْقَ وَمَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ
 لَا تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ مَا دُمْتَ
 مَعَ الدُّنْيَا لَا تَعْرِفُ الْآخِرَةَ وَمَا
 دُمْتَ مَعَ الْآخِرَةِ لَا تَرَى رَبَّ الْآخِرَةِ
 مَالِكَ وَمَمْلُوكٍ لَا يَجْتَمِعَانِ كَمَا لَا
 تَجْتَمِعُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فَهَكَذَا لَا
 تَجْتَمِعُ الْخَالِقُ وَالْمَخْلُوقُ النَّفْسُ
 أَمَّا سِرُّهُ بِالشُّعْرِ هَذِهِ حَبْلَتُهَا فَبَعْدُكُمْ
 وَكُمُ حَتَّى تَأْمُرَ بِمَا يَأْمُرُ بِهِ الْقَلْبُ
 جَاهِدْهَا فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَلَا تَحْبُجْ
 لَهَا بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَالْهَمَّهَا فُجُودُهَا
 وَتَقْوَاهَا ذَوْبُهَا بِالدَّجَاهَةِ فَإِنَّهَا
 إِذَا أَبَتْ وَفَنِيَتْ اِطْمَأَنَّتْ إِلَى الْقَلْبِ
 ثُمَّ يَطْمَئِنُّ الْقَلْبُ إِلَى السِّرِّ ثُمَّ
 يَطْمَئِنُّ السِّرُّ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَيَكُونُ
 شَرْبُ الْجَمِيعِ مِنْ هُنَالِكَ إِذَا تَمَّ
 تَذَوُّبُكَ لَهَا تَنَادَى مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ
 وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ
 رَحِيمًا إِنَّمَا يَجِيءُ هَذَا الْخَطَابُ مِنْ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ طَرَاهَا نَهَا مِنْ
 الْأَكْدَارِ وَذَوْبِ بَابِ شَرِّهَا وَتَسْمِينِ
 الْقَلْبِ بِذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَطَاعَتِهِ

میں نفس کی موافقت اور معصیت الہی میں اس کی مخالفت
 کر تیرا نفس مخلوق کے پہچاننے سے تیرا حجاب ہے
 اور خلق معرفت الہی سے حجاب ہے پس جب تک
 تو اپنے نفس کے ساتھ رہے گا تو مخلوق کو نہ پہچانے
 گا۔ جب تک تو مخلوق کے ساتھ رہے گا تو حق عزوجل
 کو نہ پہچانے گا۔ جب تک تو دنیا کے ساتھ رہے گا
 آخرت کو نہ دیکھے گا اور جب تک تو آخرت کے ساتھ
 رہے گا تو رب آخرت کو نہ دیکھے گا۔ جیسے کہ دنیا و
 آخرت دونوں جمع نہیں ہو سکتے ویسے ہی مالک و مملوک
 دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ اسی طور سے خالق و مخلوق
 دونوں کا اجتماع غیر ممکن ہے۔ نفس برائی کا حکم دینے والا
 ہے یہ اس کی جلی عادت ہی ہے پس بعد مدت
 اصلاح پذیر ہو گا اس کی اصلاح اس وقت تک کرتا رہ
 یہاں تک کہ وہ قلب کے موافق ہو جائے نفس سے تمام
 حالتوں میں جہاد و مقابلہ کرتا رہے اور اس کو ارشاد الہی
 فَالْهَمَّهَا فُجُودُهَا وَتَقْوَاهَا سے دلیل و محبت نہ سکھا۔ یعنی
 اللہ نے ہر نفس کو اس کی بدکاری اور پرہیزگاری کا البام کر دیا
 ہے۔ نفس کو مجاہدہ کی آگ سے بچھلا دے پس تحقیق جب نفس
 بچھل جائے گا اور فنا ہو جائے گا اس وقت وہ قلب کی طرف
 قرار پکڑے گا پھر قلب باطن کی طرف اور باطن حق عزوجل کی
 طرف مطمئن ہو کر قرار پکڑے گا پس اسی جگہ سے سب کی یرانی
 ہو جائے گی جب تیرا اپنے نفس کو بچھلنا ختم ہو جائے گا اس
 وقت جانب قلب تجھے آواز دے گی کہ اپنے نفس کو قتل نہ کرو بیشک تمہارا
 خدائے پرہیزگار ہے یہ خطاب منجانب الہی جب آئے گا جبکہ فی کدورتوں سے
 پاک کر لیا جائے گا اور شر کو دے گا اور قلب ذکر الہی اور کی مانتی مٹا ہو جائے گا

اِذَا لَمْ يَحْصُلْ لَهَا هَذَا فَلَا تَطْمَعُ فِي
تَقَرُّبِهَا مَعَ كَدِّهَا وَشَرِّهَا كَيْفَ
يَحْصُلُ لَهَا الْقُرْبُ مِنَ الْمَلِكِ مَعَ
عَدَمِ الظَّهَارَةِ مِنَ الْأَنْجَاسِ قَصِيرُ -
أَمَلَهَا وَقَدْ أَطَاعَتْكَ إِلَى مَا تُرِيدُ
مِنْهَا عِظْهَا بِمَوْعِظَةِ الرَّسُولِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُهُ إِذَا
أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ
وَلَا إِذَا مَسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ
بِالصَّبَاحِ بِأَنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اسْمُكَ
غَدًا أَنْتَ أَشْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِكَ
وَقَدْ ضَيَّعَتْهَا فَكَيْفَ يُشْفِقُ عَلَيْهَا
غَيْرُكَ وَيَحْفَظُهَا قُوَّةُ أَمْلِكَ وَحِرْمُكَ
حَمَلًا لَكَ عَلَى تَضْيِيعِهَا إِجْهَدْ فِي تَقْصِيرِ
الْأَمَلِ وَتَقْذِيلِ الْحِرْمِ وَذِكْرِ
الْمَوْتِ وَمُزَاقَبَةِ الْحَقِّ عَرَّ وَجَلَّ
وَالْتَدَاوِي بِالنِّفَاسِ الصِّدِّيقِينَ وَ
كَلِمَاتِهِمْ وَالدِّكْرِ الصَّافِي مِنَ التَّكْذِبِ
فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ قُلْ لَهَا لَكَ مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْكَ مَا اكْتَسَبْتَ أَحَدٌ مَّا يَعْمَلُ
مَعَكَ وَلَا يُعْطِيكَ مِنْ عَمَلِهِ شَيْئًا وَلَا
يُدَّ مِنْ الْعَمَلِ وَالْمُجَاهِدَةِ صِدِّيقُكَ
مَنْ تَهَانَكَ عَدُوُّكَ مَنْ أَعْوَالَكَ لَوْ
أَرَاكَ عِنْدَ الْخَلْقِ لَا عِنْدَ الْخَائِي عَرَّ
وَجَلَّ تَوَدَّى حَقَّ النَّفْسِ وَالْخَلْقِ وَ

اور جب تک اس کو یہ بات حاصل نہ ہو تو باوجود کدورت و
خرابی نفس کے قرب الہی کی امید نہ رکھنا چاہیے کیوں کہ
جب نفس نجاتوں سے پاک نہ ہوگا تو اس کو حضرت
بادشاہ کا قرب کیوں کر حاصل ہو سکے گا تو نفس کی آرزو کو
کو تاہ کر دے تو وہ تیری مرضی کے مطابق تیرا مطیع ہو
جائے گا اسے مطابق نصیحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے وعظ سنا آپ کا ارشاد مبارک ہے جب تو
صبح کرے تو اپنے دل میں شام کے آنے کا خیال نہ کر
اور جب تو شام کرے تو صبح کے آنے کی امید نہ رکھ
کیوں کہ تو نہیں جانتا ہے کہ کل تیرا نام زندوں میں ہوگا۔ یا
مردوں میں تو بہ نسبت غیروں کے اپنے نفس پر بہت
زیادہ مہربان ہے حالانکہ تو نے اس کو خراب کر رکھا ہے پس
اس پر تیرا غیر کیسے مہربان ہوگا اور اس کی حفاظت کیوں کر
کرے گا تیری آرزو حرص کی قوت نے تجھ کو نفس کے نتائج
کرنے پر ابھار رکھا ہے تو آرزو کے کو تاہ کرنے اور
حرص کے کم کر دینے اور موت کے یاد کرنے اور مراقبہ
الہی اور صدیقین کے انفاس و کلمات سے علاج کرنے اور
ایسے ذکر میں جو کدورت سے صاف ہو رات دن
کوشش کر۔ نفس سے کہہ دے کہ تیری نیک کمائی تیرے
نفع کے لیے اور بری کمائی تیرے نقصان کے لیے
سے ذرا سوچ سمجھ کر عمل کر کوئی دوسرا تیرے ساتھ
نہ عمل کرے گا اور نہ وہ تجھ کو اپنے عمل میں سے کچھ دے
گا عمل و مجاہدہ ضروری چیزیں ہیں تیرا دوست وہ ہے جو
تجھے برائی سے روکے اور وہ تیرا دشمن ہے جو تجھے گمراہی
بتائے میں تو تجھے مخلوق کے پاس دیکھ رہا ہوں۔

تُسْقِطُ حَقَّ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ تَشْكُرُ غَيْرُهُ
 عَلَى نِعَمِهِ مَنْ أَعْطَاكَ مَا أَنْتَ فِيهِ مِنَ
 النِّعَمِ غَيْرُهُ حَتَّى تَشْكُرَهُ وَتَعْبُدَهُ إِنَّ
 كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَكَ مِنَ النِّعَمِ
 مِنَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ فَأَيُّ شُكْرُهُ وَ
 إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّكَ خَلَقْتَ فَأَيُّ عِبَادَتِهِ
 فِي أَمْتِنَالِ أَوَامِرِهِ وَإِلْتِهَاءِ عَنِ
 تَوَاهِيهِ وَالصَّبْرِ عَلَى بَلَاءِهِ جَاهِدْ نَفْسَكَ
 حَتَّى تَهْتَدِيَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ
 جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَقَالَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ تَتُصَّرُوا اللَّهُ يَنْصُرْكُمْ
 وَيُخْرِجَ أَفْئِدَافَكُمْ لَا تَرْخَصْ لَهَا
 وَلَا تَطْعَمْهَا وَقَدْ أَفْلَحَتْ لَا تَتَبَسَّمْ
 فِي وَجْهِهَا وَجَاوِبُهَا عَنْ كُلِّ أَلْفِ
 كَلِمَةٍ كَلِمَةً إِلَى أَنْ تَهْتَدَبَ وَتُظْمِئَ
 وَتَقْنَعُ إِذَا طَلَبَتْ مِنْكَ الشَّهَوَاتُ
 وَاللَّذَاتُ فَنَا طَلُمَا وَاجْزَهَا وَقُلْ
 لَهَا مَوْعِدُكَ الْجَنَّةُ صَبِّرْهَا عَلَى
 مَرَارَةِ الْمَنَعِ حَتَّى يَجِيئَهَا الْعَطَاءُ
 إِذَا صَبَّرَتْهَا وَصَبَّرْتَ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَ
 جَلَّ مَعَهَا لِأَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَعَ
 الصَّابِرِينَ لَا يَقْبَلُ لَهَا قَوْلًا فَإِنَّهَا لَا
 تَأْمُرُ إِلَّا بِالنَّشْرِ إِنْ أَحْبَبَتْهَا فَخَالَعَهَا
 فِيهِ خَلَا فِيهَا صَدَاحٌ لَهَا يَا مَنْ يَدْعُو
 إِذَا دَاةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ وَاقِفٌ

نہ کہ خالق عزوجل کے نزدیک تو نفس و خلق کے حق کو ادا
 کر رہا ہے اور خالق عزوجل کے حق کو نظر انداز کر رہا
 ہے خدا کی نعمتوں پر تو غیر اللہ کا شکر گزار بنا ہوا ہے۔
 تیرے پاس جو نعمتیں ہیں وہ تجھے کس نے دی ہیں کیا غیر اللہ
 نے دی ہیں ہاں تو اس کا شکر کرے اور اس غیر کی عبادت
 کرے اگر تو جانتا ہے کہ تمام موجودہ نعمتیں خدا کی طرف
 سے ہیں پس تیرا شکر کہاں ہے اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ
 اس نے تجھے پیدا کیا ہے پس تیری عبادت اس کے
 حکموں کے بجالانے اور اس کے ممنوعات سے باز
 رہنے میں اور اس کی بلا پر صبر کرنے میں کہاں ہے اپنے نفس
 سے اتنا جہاد کر کہ وہ سیدھے راستہ پر آجائے اللہ عزوجل
 نے ارشاد فرمایا ہے وہ لوگ جو کہ ہمارے راستہ میں جہاد
 کرتے ہیں البتہ ہم ان کو اپنے راستے دکھا دیتے ہیں اور
 نیز ارشاد فرمایا ہے اگر تم خدا کی مدد کرو گے وہ تمہاری مدد
 کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو مضبوط کر دے گا۔ تو نفس کو
 بے کار مت چھوڑ دے اور نہ اس کا سالہ دار بن تجھے نجات مل
 جائے گی اور اس کے رد و تبسم نہ کر اور اس کی ہزار باتوں
 میں سے ایک بات کا جواب دے یہاں تک کہ نفس مہذب
 بن جائے جب نفس تجھے خواہشات و لذات کی خواہش کرے
 پس ڈھیل دے اور ناخیر کر اور کہے کہ تیرے ایفاء و عہد کا مقام جنت ہے انکار کی
 تلخی پر تو نفس کو صابر بنایا تاکہ تجھے عطا الہی آجائے جب تو نفس کو صابر بنائے گا
 اور وہ صبر کرنے لگے گا اللہ عزوجل ان کا ساتھی ہو جائے گا نیز بخار اس کا ارشاد ہے کہ تحقیق
 اللہ صابروں کا ساتھی ہے تو نفس کے قول کو قبول نہ کر کیونکہ وہ تو برا ہی کا حکم دے گا اگر
 تو نفس کو درست رکھتا ہے پس اس کی مخالفت کیا کہ نفس کی درستی اس کے
 ظلمات کرنے ہی میں ہے اسے نفس کے ساتھ ٹھہرنے والے اور معرفت الہی کے

مَعَ نَفْسِهِ كَذَبْتَ فِي دَعْوَاكَ النَّفْسُ
وَالْحَقُّ لَا يَجْتَمِعَانِ مَنْ وَقَفَ مَعَ
نَفْسِهِ فَإِنَّهُ الْوُقُوفُ مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ مَنْ وَقَفَ مَعَ الدُّنْيَا فَإِنَّهُ الْوُقُوفُ
مَعَ الْآخِرَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَا أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ
وَ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَا لَهُ أَضِيدُ
كَأِذَا اتَّمَعْتُمْ صَبْرَكُمْ تَمَرَّ صَدَاكُ جَهَاكَ
فَنَاؤُكَ فَيُضِيرُ الْكُلَّ عِنْدَكَ طَيِّبًا
يَنْقَلِبُ الْكُلُّ شُكْرًا يَصِيرُ الْبُعْدُ قُرْبًا
يَصِيرُ الشُّرُكُ تَوْحِيدًا أَفَلَا تَرَى مِنَ
الْخَلْقِ صَنَاعًا وَلَا تَعْمَلُ لَا تَرَى أَصْدَادًا
بَلْ تَتَّحِدُ الْأَبْوَابُ وَالْجِهَاتُ فَلَا تَرَى
الْأَرْجَهِتَ وَاحِدَةً حَالَةً لَا يَعْقِلُهَا
كَثِيرٌ مِنَ الْخَلْقِ بَلْ هِيَ لِأَحَادٍ أَفْرَادٍ
مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَلْفٍ إِلَى الْقِطَاعِ النَّفْسِ
وَاحِدًا

يَا غَلَامُ أَجْهَدُ أَنْ تَمُوتَ هُنَا
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَجْهَدُ أَنْ
تَمُوتَ نَفْسُكَ قَبْلَ أَنْ تُخْرِجَ رُوحَكَ
مِنْ بَدَنِكَ مَوْتُهَا بِالصَّبْرِ وَالْمُخَالَفَةِ
فَعَنْ قَرِيبٍ تَحْمَدُ عَاقِبَةَ ذَلِكَ
صَبْرُكَ يَفْنَى وَجَزَاءُكَ لَا يَفْنَى إِنِّي
ضَبَرْتُ وَرَأَيْتُ عَاقِبَةَ الصَّبْرِ مَحْمُودَةً
مَتَّ شَمَّ أَحْيَانِي شَمَّ أَمَاتَنِي وَغَبْتُ

بدی تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے نفس حق دونوں جمع
نہیں ہوتے ہیں۔ دنیا و آخرت دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں
جو اپنے نفس کے ساتھ ٹھہر گیا اس کو اللہ عز و جل کے ساتھ
ٹھہرنا جاتا رہے گا اور جو دنیا کے ساتھ ٹھہر اس کو آخرت
کے ساتھ ٹھہرنا جاتا رہے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
فرمایا ہے جس نے اپنی دنیا کو دوست رکھا اس نے اپنی آخرت
کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی آخرت کو دوست رکھا اس
نے دنیا کو نقصان پہنچایا صبر اختیار کر جب تیرا صبر کامل ہوگا
تو تیری رضا کامل ہو جائے گی فنا تجھے نصیب ہوگی پس ہر
چیز تیرے نزدیک خوشگوار ہو جائے گی سب تیرے نزدیک
شکر بن جائے گا دوری قرب ہو جائے گی شرک تو حید بنے
گا پس تو خلق کی طرف سے نقصان دیکھے گا نہ نفع۔ تجھے ہم صدظری
نہ آئیں گے سب دروازہ اور جہتیں متحد ہو جائے گی پس تو
ایک جہت کے سوا کچھ نہ دیکھے گا یہ ایسی حالت ہے کہ بہت
سے مخلوق اس کو سمجھ ہی نہیں سکتی۔ بلکہ یہ حالت لاکھوں
میں سے کسی کسی کو ہی نصیب ہو جاتی ہے۔

اے غلام تو اس بات کی کوشش کر کہ تو اللہ عز و جل
کے سامنے یہیں مرے۔ تیری کوشش یہ ہو کہ بدن سے
روح نکلنے کے قبل تیرا نفس مرے۔ نفس کی
موت صبر و مخالفت سے ہو سکتی ہے۔ عنقریب
اس کا انجام سراہا ہو جائے گا اور اس کا بدلہ
تیرے لیے فنا نہ ہوگا۔ میں نے بہ تحقیق صبر کیا ہے
اور اس کا انجام بہتر دیکھا ہے۔ میں مر چکا ہوں اس نے
مجھے زندہ کیا ہوں اس نے مجھے مارا اور میں غائب ہو گیا۔

ثُمَّ أَوْجَدَنِي مِنْ غَيْبَتِي هَلَكْتُ مَعَهُ
وَمَلَكَتْ مَعَهُ جَاهَدْتُ نَفْسِي فِي تَرْكِ
الِاخْتِيَارِ وَالْإِرَادَةِ حَتَّى حَصَلَ لِي
ذَلِكَ فَصَارَ الْقَدَرُ يَقُودُنِي وَالْيَسَنَةُ
تَنْصُرُنِي وَالْفِعْلُ يُحَرِّكُنِي وَالْغِيَرَةُ
تَعْصِرُنِي وَالْإِرَادَةُ تُطِيعُنِي وَالسَّابِقَةُ
تُقَدِّمُنِي وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُنِي -
وَلِيْحَاكَ تَهَرُّبُ مِثِّي وَأَنَا لَمْ تَحْتَكْ
أَحْفُظْهَا مَكَانَكَ عِنْدِي وَإِلَّا فَانَتْ
هَالِكٌ يَا جُوهِلُ حُبِّهِ إِلَى أَوْ لَا ثُمَّ
حُبِّهِ إِلَى الْبَيْتِ ثَانِيًا أَنَا بَابُ الْكُفَّةِ
تَعَالَى حَتَّى أَعْلَمَكَ كَيْفَ تَحُبُّهُ أَعْلَمَكَ
خِطَابًا تَحَاطَبُ بِهِ رَبُّ الْكُفَّةِ سَوَّ
تَرَوْنَ إِذَا انْجَلَى الْغُبَارُ أَقْعَدُوا يَا
سَيَّاسُ احْتَمُوا بِي فَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ
الْقُوَّةَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمُ
يَأْمُرُونَكَ بِمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَيَنْهَوْنَكُمْ
عَمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ قَدْ سَلِمَ إِلَيْهِمُ
التَّصَحُّمُ لَكُمْ فَهُمْ يُؤَدُّونَ الْإِمَانَةَ
فِي ذَلِكَ اْعْمَلُوا فِي دَارِ الْحِكْمَةِ
حَتَّى تَصِلُوا إِلَى دَارِ الْقُدْرَةِ الدُّنْيَا
حِكْمَةً وَالْآخِرَةِ قُدْرَةً الْحِكْمَةُ
تَحْتَاجُ إِلَى أَدْوَاتٍ وَالْأَدْوَاتُ تَحْتَاجُ
وَالْقُدْرَةُ لَا تَحْتَاجُ إِلَى ذَلِكَ وَإِنَّمَا
فِعْلُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لِيُمَيِّزَ دَارَ

پھر اس نے میری غیبت سے مجھے موجود کر دیا میں اس کی
معیت میں ہلاک ہوا اور اسی کی معیت میں مالک بن گیا میں
نے اختیار و ارادہ کے چھوڑ دینے میں نفس سے جدا کیا
یہاں تک کہ مجھ کو یہ طہیت الہی حاصل ہو گئی پس اب تقدیر
الہی میرا ماتھہ تھامتھی ہے اور احسان خداوندی میری مدد
کرتا ہے اور اس کا فعل مجھے چلاتا پھرتا ہے اور غیرت
الہی میری حفاظت کرتی ہے اور مشیت الہی میری اطاعت
کرتی ہے اور سابقہ قضا و قدر مجھے آگے بڑھاتا ہے اور
اللہ عزوجل مجھے بلند کر رہا ہے۔ تجھ پر انوس تو مجھ سے
بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا محافظ و کوتوال ہوں میں
تیرے نفس کی حفاظت کرتا ہوں تیری جگہ میرے پاس
ہے یہاں قرار لے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا اسے جاہل
بیوقوف حج کے لیے تو ازل میرے پاس آپھرتی اللہ عزوجل
کا حج کرنا میں تو کعبہ کا دروازہ ہوں میرے پاس آتا کریں
تجھ کو حج کا طریقہ بتاؤں کہ کیسے حج کیا جاتا ہے اور
خطاب کا طریقہ بتاؤں جس سے تو رب کعبہ سے خطاب
کر سکے جب مطلع صاف ہو گا غبار اٹھ جائے گا۔
تو تم حقیقت کو دیکھو گے۔ اسے سیاست دانو! میری
حفاظت میں آ جاؤ یہ تحقیق مجھے اللہ عزوجل کی طرف سے توفیق
عطا فرمادی گئی ہے۔ اولیاء اللہ کو یہ حکم دیتے ہیں جیسا کہ حکم الہی
میں تم کو حکم دیتا ہوں اور جس سے منع کرتا ہوں وہ بھی تم کو منع کرتے ہیں
ان کی طرف تمہاری غیر غمائی پروردگار کی گئی ہے پس وہ اس امانت کو ادا کرتے
رہتے ہیں۔ تم دارحکمت دنیا میں کام کیے جاؤ یہاں تک کہ دار قدرت آخرت
کی طرف پہنچ جاؤ دنیا دارحکمت ہے اور آخرت دار قدرت و حکمت اور ارواات و اسباب
کی باجھند ہے اور قدرت اس کی طرف محتاج نہیں اور عزائم و عزوجل غیبیوں کی

الْقُدْرَةِ مِنْ دَارِ الْحِكْمَةِ الْآخِرَةِ فِيهَا
تَكُونُ بِلَا سَبَبٍ تَنْطِقُ بِهَا جَوَاحِرُ حُكْمٍ
وَتَشْهَدُ عَلَيْكُمْ بِمَا عَمِلْتُمْ مِنْ مَعَاصِي
الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَنْكَشِفُ
الْأَسْتَارُ وَتُظْهِرُ الْمُخْبَيَاتُ إِنْ نَسِيتُمْ أَوْ
أَبَيْتُمْ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ النَّارَ
إِلَّا بِقَلْبٍ بَارِدٍ لِيَمْسَكَ بِكُتُبِ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ
رَأْدُ الْكُتُبِ بِالسَّنَةِ فَيَكْرَهُ فِيهَا
ثُمَّ تَوْبُوا مِنَ السَّيِّئَاتِ وَاشْكُرُوا عَلَى
الْحَسَنَاتِ أَجْزَلُ وَكُتِبَ الْمَعَاصِي وَ
أُضِرُّوا عَلَى سَطُورِهَا بِالتَّوْبَةِ

يَا غُلَامُ قَدْ ثَبَّتَ عَلَى يَدَايِ وَ
صَحْبَتِي إِذَا لَمْ تَقْبَلْ مِنِّي مَا أَقُولُ
لَكَ أَيْشَ يَنْفَعُكَ ذَلِكَ رَغِبْتَ فِي الصُّورَةِ
دُونَ الْمَعْنَى مَنْ يُرِيدُ يَصْحَبُنِي يَقْبَلُ
مَا أَقُولُ لَهُ وَيَعْمَلُ بِهِ يَدُورُ كَيْفَ
دُرْتُ وَإِلَّا فَلَا يَصْحَبُنِي فَنَابَةٌ
يُخْسِرُ أَكْثَرُ مِمَّا يَرْبِحُ أَنَا سَمَاطُ
مُهَذَّبٌ وَمَا أَحَدٌ يَأْكُلُ مِنِّي شَيْئًا
بَابُ مَفْتُوْحٍ لَا يَدْخُلُهُ أَحَدٌ أَيْشَ
أَعْمَلُ بِكُمْ كَمْ أَقُولُ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لَا
تَسْمَعُونَ مِنِّي فَإِنِّي أُرِيدُكُمْ لَكُمْ
لَا لِي إِنِّي لَا أَخَافُكُمْ وَلَا أَرْجُوكُمْ لَا
أَخْزَقُ بَيْنَ الْخَرَابِ وَالْعُمُرَانِ بَيْنَ
الْبَاقِي وَالْمَيِّتِ بَيْنَ الْعَنِيِّ وَالْفَقِيرِ

قدرت کو دار الحکمت سے تمیز دیکھ کر جدا جدا کر دے۔ دار
آخرت میں وجود اشیاء بلا سبب ہو گا۔ وہاں تمہارے اعضاء
بولنے لگیں گے اور جو کچھ تم نے نافرمانیاں حق عزوجل کی کی ہیں
اس پر قیامت کے دن تمہارے اعضاء گواہی دیں گے
تمام راز فاش ہو جائیں گے اور تمام پوشیدہ امور ظاہر خواہ
تم چاہو یا انکار کرو تمہاری منیت کام نہ لے گی کوئی شخص
مخلوق میں سے دوزخ میں بغیر قلب سرد کے داخل نہ ہو گا چونکہ اس
پر دلیل قائم ہو گی کچھ عذر نہ کر سکے گا ٹھنڈے دل داخل ہو
جائے گا تم اپنے نامہ اعمال کو فحش کی زبانوں سے پڑھو پھر
گناہوں سے توبہ کرو اور غویوں پر شکرا ادا کرو گناہوں کے دفتروں کو
جمع کر کے دیکھو اور ان کی سطروں پر توبہ کا قلم پھیر دو ان سطروں کو کڑکڑ
اے غلام تو نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور میری صحبت
میں رہا لیکن جب تو نے میرے قول کو نہ مانا جو کہ میں تجھے کہتا
ہوں پس تجھے اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ تو نے محض ظاہر پرستی
کی اس کا رغب ہوا حقیقت کی طرف متوجہ نہ ہوا جو کہ میری
مصاحبت چاہے وہ میرے قول کو قبول کرے اس پر عامل ہو
جس طور سے میں پھروں وہ بھی پھرے ورنہ میری صحبت میں
نہ رہے ایسی حالت میں وہ بہ تحقیق نفع کی نسبت زیادہ نقصان
اٹھائے گا میں ایک مہذب دسترخوان ہوں اور کوئی مجھ سے کچھ
کہنا نہیں چاہتا۔ میں کھلا ہوا دروازہ ہوں لیکن اس میں کوئی
داخل نہیں ہوتا میں تمہارے ساتھ کیا عمل کروں کسی قدر کہوں
حالانکہ تم تو میری بات کو سننا ہی نہیں چاہتے میں تو تم کو تمہارے
ہی لیے چاہتا ہوں نہ کہ اپنے فائدہ کے لیے میں تم سے ڈرتا
ہوں اور نہ تم سے کچھ امید رکھتا ہوں اور نہ میرا شو باری
میں تفریق کرتا ہوں رہا باقی زندہ اور مردہ امیر و فقیر

بَيْنَ الْمَلِكِ وَالْمَمْلُوكِ الْأَمْرُ بِدَا
غَيْرِكُمْ كَمَا أَخْرَجْتَ حُبَّ الدُّنْيَا مِنْ
قَلْبِي صَدَّقَ لِي هَذَا كَيْفَ يَصِحُّ لَكَ
التَّوْحِيدُ وَفِي قَلْبِكَ حُبُّ الدُّنْيَا أَمَا
سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ
مَا دُمْتَ مُبْتَدِّهَا مُتَوَعِّدًا يَا طَالِبًا
سَالِمًا فَحُبُّ الدُّنْيَا فِي حَقِّكَ رَأْسُ
كُلِّ خَطِيئَةٍ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ سَبْرُ قَلْبِكَ وَ
وَصَلَّ إِلَى قُرْبِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ حَبِيبُ
إِلَيْكَ فَسَمَّكَ مِنَ الدُّنْيَا وَيُغْنِ عَنْكَ
فَسَمُّ غَيْرِكَ يُحِبُّكَ إِلَيْكَ أَفَسَامَكَ
حَتَّى تَسْتَوْفِيهَا تَحْقِيقًا لِعَلِمِ السَّابِقِ
فِيكَ فَتَقْنَعُ بِهَا وَكَأَنَّكَ تَلْتَوِي إِلَى غَيْرِهَا
وَقَلْبِكَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ يَتَعَلَّبُ فِي
الدُّنْيَا كَنَفْلِكَ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ
فَجَمِيعُ مَا يَجْرِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ
عَنْ وَجَلَّ مَحْبُوبُكَ لَا تَكُ تُرِيدُ بِإِرَادَتِهِ
وَتَخْتَارُ بِاخْتِيَارِهِ تَدَاوَمَ مَعَهُ وَتَدَاوَمَ
وَقَطْعَ عَنْ قَلْبِكَ جَمِيعَ مَا سِوَاهُ
تَنَحَّى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ عَنْكَ فَيَصِيرُ
تَنَاوُلَكَ لِلْأَقْسَامِ وَحُبُّكَ لَهَا بِهَ لَا يَكُ
السَّافِقُ الْمَرَاتِي الْمُعْجَبُ بِعَمَلِهِ يُدِيمُ
صِيَامَ الشَّهَارِ وَقِيَامَ اللَّيْلِ وَيَحْشُرُ
مَأْكُولَهُ وَمَلْبُوسَهُ وَهُوَ فِي ظِلِّهِ بَاطِنًا

بادشاہ و رعایا کے درمیان میں کچھ فرق نہیں سمجھتا ہوں حکم تو
تمہارے غیر کے قبضہ میں ہے جب میں نے دنیا کی محبت
اپنے قلب سے نکال ڈالی تو مجھے یہ کمال حاصل ہو گیا جب
تیرے دل میں دنیا کی محبت موجود ہے پھر تیری توحید کیسے
درست ہو سکتی ہے کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
نہیں سنا کہ دنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ ہے۔ جب تک تو ان
ابتدائی میں عبادت گزار طلب کار و سالک رہے گا پس دنیا
تیرے حق میں خطا کی جڑ رہے گی پس جب تیرے قلب کا
سیر ختم ہو جائے گا اور وہ قرب الہی سے فائز ہو جائے گا۔ تو
مقسوم دنیا جو تیرے حصہ کا ہے تجھے محبوب بنا دیا جائے گا۔
اور غیر مقسوم کی تیرے دل میں عبادت ڈال دی جائے گی تیرا مقسوم اس لیے
محبوب بنا دیا جائے گا تاکہ تو اپنے مقسوم اہل کا جو قصہ و قدر میں زیر ہے باقی
ہو چکا ہے تاہن ہو جائے پس تو اس پر تامل نہ کر اور غیر کی طرف تیری
توجہ نہ ہو اور تیرا قلب اللہ کے حضور میں قائم رہے دنیا
کے مقسوم میں تو ویسا ہی تصرف کرے جیسے جنتی اس کو استعمال
کریں گے پس تمام وہ احکام جو حق عزوجل کی طرف سے
جاری ہوں گے تیرے محبوب بن جائیں گے کیونکہ تو ارادہ الہی
قصہ کرتا اور اس کے اختیار سے تو اشیاء کو اختیار کرے گا اور
اسی کی تقدیر کے ساتھ گھومتا رہے گا تیرا دل ماسوی اللہ سے جدا
ہو گا۔ دنیا و آخرت تجھ سے دور ہو جائے گی پس تیرا اپنے مقسوم
کو لینا اور اسے محبوب رکھنا خدا کے حکم کے ماتحت ہو
گا نہ کہ اپنی طرف سے۔ منافق ریاکار اپنے عمل
پر مغرور ہمیشہ دن میں روزہ رکھتا ہے اور راتوں
کو شب بیدار کرتا ہے موطا سوتا کھاتا پیتا ہے
اور حقیقہً باطن و ظاہر میں تارکی میں ہی ہے۔

وَّظَاهِرًا لَا يَتَقَدَّمُ مِنْ قَلْبِهِ خُطْوَةً إِلَى
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ مِنَ الْعَامِلَةِ النَّاصِبَةِ
سِرِّيَّتُهُ ظَاهِرَةٌ عِنْدَ الصِّدِّيقَيْنِ وَ
الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ الْوَاصِلِينَ إِلَى
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْيَوْمَ يَعْرِفُهُ الْخَوَاصُّ
مِنَ الْخَلْقِ وَعِنْدَ يَعْرِفُهُ الْعَوَامُّ بِحَبِيصِهِمُ
الْخَوَاصُّ إِذَا دَاوَهُ مَقْتُوهُ بِقُلُوبِهِمْ
وَالِكَلَامُ يَسْتَرْوَنَّهُ يَسْتَرِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَا تَزَاجِمُ الْقَوْمَ بِمَقَافِكَ فَإِنَّكَ مَا
تَعْلَمُ الْكَلَامَ حَتَّى تَقْطَعَ الرُّثَاءَ وَتُجِدَّ
الْإِسْلَامَ وَتُحَقِّقَ التَّوْبَةَ بِقَلْبِكَ وَتَخْرِجَ
مِنْ بَيْتِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَوُجُودِكَ
وَجَذِبِ النَّفْعَ إِلَيْكَ وَدَفْعِ الضَّرِّ عَنْكَ
لَا كَلَامَ حَتَّى تَخْرِجَ عَنْكَ بِتَرْكِ نَفْسِكَ
وَهَوَاكَ بِطَبْعِكَ عَلَى الْبَابِ وَتَتْرَكَ
فِي الدَّهْلِيزِ وَتَتْرَكَ سِرَّكَ فِي الْمَخْدَعِ
عِنْدَ الْمَلِكِ اسْرِعْ إِلَى الْأَسَاسِ فَإِذَا
حَكَمْتَهُ اسْرِعْ إِلَى الْإِنْسَاءِ مَا الْأَسَاسُ
الْفِقْهُ فِي الدِّينِ فِقْهُ الْقَلْبِ
لَا فِقْهُ اللِّسَانِ

وَفِقْهُ اللِّسَانِ يَقْرَبُكَ
إِلَى الْخَلْقِ وَمُكْرَمِهِمْ فِقْهُ الْقَلْبِ يُدْرِكُكَ
فِي مَدْرَ مَجْلِسِ الْقُرْبِ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ يُصْدِرُكَ وَيَرْفَعُكَ وَيُقَرِّبُ
خُطَاكَ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ

اپنے قلب سے رب عزوجل کی طرف ایک قدم بھی نہیں بڑھتا ہے پس
وہ عمل کرنے والوں غم اٹھانے والوں میں سے ہے جن کے بارہ
میں عاقلانہ ناصبتہ فرمایا گیا ہے اس کی چھپی ہوئی حالت مدقیقین اور
اولیاء اللہ اور صالحین پر جو کہ حاصل الی اللہ ہیں آج بھی ظاہر
اس کو مخلوق میں سے آج خاص لوگ جانتے پہانتے ہیں
کل اس کو جلد عوام بھی پہچان لیں گے۔ خواص جب اس کو
دیکھتے ہیں اپنے دلوں سے اس پر غیظ و غضب کرتے ہیں
اور کہیں وہ اللہ کی پردہ پوشی سے اس کی عیب پوشی فرماتے
ہیں اسے عالم میں آشکار نہیں کرتے تو اپنے نفاق کے ساتھ
اولیاء اللہ کی جماعت میں داخل نہ ہو جب تک کہ تو اپنی
زنا رکھ نہ موڑ دے اور اسلام کی تجدید نہ کرے اور تیرے
دل میں توبہ متحقق نہ ہو جائے اور تو اپنی طبیعت و خواہش اور
اپنے وجود اور تحصیل منفعت اور دفع ضرر کے گھر سے باہر
نہ ہو جائے واعظ نے بن اولیاء اللہ کے حالات نہ سنا۔
جب تک کہ تو اپنے آپ سے باہر نہ ہو جائے اپنے
نفس و خواہش و طبیعت کو دروازہ پر نہ چھوڑ دے اور
قلب کو دلیز میں اور باطن کو بادشاہ کے حضور میں تمام خلوت
میں نہ چھوڑے تیرا کلام نامسموع ہے زبان نہ ہلا۔
اولاً جلد تو بنیاد کو مضبوط کر لے پس جب تو اسے مضبوط
کرے تو عمارت کی طرف دوڑ۔ بنیاد کیا ہے دین
اور دل کی سمجھ و علم و فقہ نہ محض زبان زور می و فقہ سانی کہ
وہ تو تجھ کو محض مخلوق اور ان کے بادشاہوں سے نزدیک
کرے گی اور فقہ قلبی تجھ کو قرب الہی کی صدر مجلس میں لے
جا کر چھوڑے گا اور تجھے صدر مجلس بنائے گا اور تجھے بلندی
دے گا اور تیرے قدم خدا کی طرف بڑھائے گا اس کو اختیار کر

وَيَحْكُ تَضَيُّعَ زَمَانِكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ
وَلَا تَعْمَلْ بِهِ فَأَنْتَ عَلَى قَدَمِ الْجَهْلِ فِي
هَؤُلَاءِ تَخْدِيمُ أَعْدَاءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَكُثْرُكَ بِهِمْ هُوَ غَيٌّ عَنْكَ وَعَنْ أَشْرُكَتِ
بِهِ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ شَرِيكًا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ
عَبْدُ مَنْ زَمَانُكَ بِيَدِهِ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ
فَانْزِلْ زَمَانَ قَلْبِكَ بِبَيْدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَكَوَكُلْ عَلَيْهِ حَقِيقَةَ التَّوَكُّلِ وَ
اِخْدِمْهُ بِظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ وَلَا تَنْهَمُهُ
فَاتَّاهُ غَيْرُ مَتَّبِعِهِ هُوَ أَعْرِفُ مِنْكَ
بِمَصْلَحَتِكَ وَهُوَ يَعْلَمُ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ
عَلَيْكَ بِالسُّكُونِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْخُمُولِ
وَالْتَعَمُّصِ وَالْإِطْرَاقِ وَالْحَرَسِ إِلَى أَنْ
يَأْتِيَكَ الْأَذُنُ مِنْهُ بِالطُّقِ فَتَنْطِقُ وَ
تَنْطِقُ بِهِ لَا يَكُ فَيَكُونُ نُطْقُكَ دَوَاءً
لِمَرَاضِ الْقُلُوبِ وَشِفَاءً لِدَسَرَارِ
وَضِيَاءٍ لِلْعُقُولِ اللَّهُمَّ تَوَمَّلْ قُلُوبَنَا وَ
ذُكُّهَا عَلَيْكَ وَصِفْ أَسْرَارَنَا وَقَرِّبْنَا
مِنْكَ وَاتِّبْنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

الْمَجْلِسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

مومنین کا ملین کے بیان میں !

۲۳ رجب ۱۳۵۵ھ کو منگل کے دن شام کے وقت مدرسہ

وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ يَوْمَ الْفَتْحِ عَشِيَّةً فِي الْمَدْرَسَةِ

تجھ پر افسوس تو اپنے زمانے کو علم کی طلب میں نہایت کرنا
ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا پس تو جہالت کے قدم پر ہوس
میں مبتلا ہے دشمنان خدا کی خدمت میں لگا ہوا ہے اور ان
کو شریک خدا سمجھتا ہے خدا تعالیٰ تو تجھ سے اور تیرے شرک
سے بے پروا ہے وہ اپنے ساتھ کسی شرک کو قبول نہیں
کرتا ہے کیا تجھے اس کا علم نہیں کہ تحقیق تو اس کا بندہ ہے جس
کے ہاتھ میں تیری باگ ہو۔ اگر تو اپنی بھلائی چاہتا ہے پس
تو اپنے قلب کی باگ کو حق عزوجل کے ہاتھ میں حوالہ کرنے
اور اس پر تحقیق مجھ دے کہ اور ظاہر باطن میں اسی کی خدمت
کرا اور اس پر تہمت نہ لگا کیونکہ وہ تو ہر تہمت سے بری ہے
وہ تیری مصلحت کو تجھ سے زیادہ سمجھتا ہے وہ جانتا ہے
اور تو نہیں جانتا۔ تو اس کے سامنے سکون اور گم نامی اور اٹھیل
بند کر لینے اور سر جھکانے اور گونگانے کو لازم پکڑ لیا یہاں تک کہ
تجھ کو اللہ کی طرف بولنے کا حکم آجائے اب تو اس کے ارادہ سے
بول نہ کر اپنے قصد سے پس اس حالت میں تیرا بولنا امراض قلبی
کی دوا اور باطن کی شفا اور عقول کی روشنی و ضیاء بن جائے گا۔
اے اللہ تعالیٰ تو ہمارے قلوب کو منور کر دے اور ان کو
اپنا راستہ بنا اور ہمارے اسرار کو صاف بنا اور اپنی تائید سے
قلوب کو قوی کر دے اور ہم کو دنیا و آخرت دونوں میں
بھلائی نصیب کرا اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آمین

چوالیسویں مجلس

تقدیر میں ارشاد فرمایا :

مسلمان دنیا میں غریب ہے اور زاہد آخرت میں اور مال
زاہد ماسوی اللہ میں مسلمان دنیا میں ایک قیدی ہے اگرچہ دنیا
میں اس کو وسعت رزق و فراخی مکان و کثرت اہل ہوا، اہل
عیال اس کے مال و مرتبہ میں ہر طرح اکڑتے پھرتے خوش ہوتے
ہیں اور اس کے ارد گرد ہنستے پھرتے ہیں لیکن وہ باطنی قید خانہ
میں رہتا ہے اس کی بشارت و خوشی محض چہرہ پر ہوتی ہے
اور غم اس کے قلب میں رہتا ہے اس نے دنیا کی حقیقت کو
پہچان کر دنیا کو اپنے قلب سے طلاق دے دی ہے۔ اولاً
اس نے دنیا کو ایک طلاق رجعی دی کیوں کہ اس کو خوف تھا کہ کب
انکار ارادہ کو پٹ نہ دیں پس وہ اس حال میں تھا کہ آخرت نے
اس پر اپنا دروازہ کھول دیا اور اس کے چہرہ کی چمک دمک کی
بجلی اس پر ظاہر ہوئی اس وقت اس نے دنیا کو دوسری طلاق اور
دے دی بعدہ آخرت اس کے پاس آکر اس کے گلے سے پٹ
گئی پس اس نے دنیا کو تیسری طلاق دے دی اور کلیتہً اس نے
آخرت کا ساتھ پکڑ لیا بعدہ وہ اسی حالت میں تھا کہ نگاہ اس
پر قرب الہی کی بجلی چمکی قرب مولیٰ کا نور چمکا پس اس نے آخرت کو
بھی طلاق دے دی قرب الہی کے مضامین لگا دینا نے سوال کیا
تم نے مجھے کیوں طلاق دی جواب دیا کہ میں نے تجھ سے اچھی چیز دیکھ
لی تھی پھر آخرت طلاق کی وجہ دریافت کی جواب دیا کہ تو توہم
خدا کی صورت دی ہوئی بنائی ہوئی ہے تیرا وجود اسی سے ہے
لیکن تو جب غیر خدا کا وجود ہے پس تجھے کیسے طلاق نہ دیتا پس اہل
بندہ مومن کو معرفت الہی متحق ہو گئی اور وہ ماسوی اللہ سے آزاد اور دنیا
و آخرت میں غریب ہو گیا اور ہر ایک سے غائب ہر چیز سے محفوظ ہو گیا
پس ایسی حالت فانیں دنیا اسکی خدمت میں اکھڑی ہوتی ہے وہ دنیا

ثَلَاثَ عَشَرَ رَجَبَ سَنَةِ ثَمَسٍ وَادْبَعِينَ وَخَمْسَ يَأْتِيهِ
الْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فِي الدُّنْيَا وَالزَّاهِدُ
غَرِيبٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْعَادِلُ غَرِيبٌ فِيهِمَا
يَسُوَّى الْمَوْلَى الْمُؤْمِنُ مَسْجُونٌ فِي الدُّنْيَا
وَإِنْ كَانَ فِي سَعَةِ الرِّزْقِ وَالْمَنْزِلِ أَهْلُهُ
يَتَقَلَّبُونَ فِي مَالِهِ وَجَاهِهِ وَكَيْفَرُ حَوْنٍ
وَيَصْحَكُونَ حَوْلَ إِلَيْهِ وَهُوَ سَجِينٌ بَاطِنٌ
بِشْرُهُ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ عَرَفَ
الدُّنْيَا فَطَلَّقَهَا بِقَلْبِهِ أَوَّلَ مَا طَلَّقَهَا
طَلْقَةً وَاحِدَةً لِأَنَّهُ خَافَ مِنْ تَقْلِيلِ
الْأَعْيَانِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا فَتَحَتْ
الْآخِرَةُ بَابَهَا فَجَاءَ بَرَقٌ حُسْنٌ وَجْهِهَا
فَطَلَّقَ الدُّنْيَا طَلْقَةً أُخْرَى فَجَاءَتْهُ
الْأُخْرَى فَعَاثَقَتْهُ فَطَلَّقَ الدُّنْيَا الطَّلْقَةَ
الثَّالِثَةَ وَوَقَفَتْ مَعَ الْآخِرَةِ بِكَيْلَتَيْهِ
فَبَيْنَمَا هُوَ مَعَهَا إِذَا بَرَقَ نُورٌ قَرِيبٌ الْحَقِّ عَرَفَ
وَجَلَّ فَطَلَّقَ الْآخِرَى قَالَتْ لَهُ الدُّنْيَا
لِمَ طَلَّقْتَنِي قَالَ لَهَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْكَ
وَقَالَتْ لَهُ الْآخِرَى لِمَ طَلَّقْتَنِي قَالَ لَهَا
لِأَنَّكَ مُصَدَّتُهُ مُصَوَّرَةٌ أَمَا أَنْتِ
غَيْرُهُ فَكَيْفَ لَا أُطَلِّقُكَ وَحِينَئِذٍ تَحْقُقُ
مَعْرِفَتَهُ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَارَ حُرّاً مِمَّا
سِوَاهُ غَرِيباً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي غَيْبَةِ
عَنِ الْكُلِّ فِي مَحْوِ الْكُلِّ فَتَقَفَ الدُّنْيَا
فِي خِدْمَتِهِ يُرَى خَدَّامَهُ لَا سِرِّيَّةَ تَقَفَ

بَصَدَدِ الْعَمَلِ خَالِيَةً عَنْ زِينَتِهَا الَّتِي
تُظَاهَرُ بِهَا عَنْدَ آبْنَائِهَا وَإِنَّمَا جُعِلَتْ
كَذَلِكَ لَعَلَّ لَا يَكُونُ الْتِفَاتٌ إِلَيْهَا
السَّيْلَكَةُ إِذَا أَحَبَّتْ شَخْصًا نَفَذَتْ
هَذَايَاهَا إِلَيْهِ عَلَى يَدِ الْعَجَائِزِ وَ
الْجَوَارِي الرَّبِيعِ حِفْظًا لَهُ وَغَيْرَهُ
عَلَيْهِ أَقْبَلُ عَلَى رَبِّكَ بِكُلِّ يَتَرَكُ
أُنْزَلَ غَدَا إِلَى جَنْبِ أُمِّس لَعَلَّ
غَدَا يَأْتِي وَأَنْتَ مَيِّتٌ وَ أَنْتَ
يَا غَنِي لَا تَشْتَغِلْ بِفَنَّاكَ عَنْهُ
لَعَلَّ غَدَا يَأْتِي وَأَنْتَ فَتَقِيرَ لَا تَكُنْ
مَعَ شَيْءٍ بَلْ كُنْ مَعَ خَالِقِ الْأَشْيَاءِ
الَّذِي هُوَ شَيْءٌ لَا يَشَبَّهُهُ شَيْءٌ
لَا تَسْتَرْيِجُ إِلَى غَيْرِهِ رَاحَةً قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا رَاحَةَ لِمُؤْمِنٍ مِنْ دُونِ رِفْقَاءِ
رَبِّهِ إِذَا خَرِبَ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ
الْخَلْقِ وَعَمَّ مَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ
فَقَدْ اخْتَارَكَ فَلَا تَكْرَهُ خَيْرَتَهُ
مَنْ صَبَرَ مَعَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ رَأَى
عَجَائِبَ مِنْ الطَّائِفَةِ مَنْ صَبَرَ
عَلَى الْفَقْرِ جَاءَهُ الْغِنَى أَكْثَرَ مَا
جُعِلَ السُّبُوحُ فِي الرُّعَاةِ وَالْوَلَايَةِ
فِي الْمَوَالِي وَالْعُرَبَاءِ كُلَّمَا ذَلَّ
الْعَبْدُ لِمَا أَعَزَّهُ كُلَّمَا تَوَاصَعَ

کو اپنا خادم جانتا ہے نہ کہ حرم دنیا اس کے رو برو اپنے حسن جمال
سے خالی ہو کر جس کو کہ وہ ابنار دنیا کے لیے ظاہر کرتی رہتی ہے
ہاتھ جوڑے کھڑی رہتی ہے یہ حالت اس لیے بنا دی گئی
ہے تاکہ مسلمان کی توجہ دنیا کی طرف نہ ہو پائے شاہنشاہ
بگیم جب کسی کو چاہئے لگتی ہے تو اپنے تھے ہدیہ اس محبوب
کی طرف بڑھیں اور سیاہ نام جشن عورتوں کی معرفت اس محبوب
کی حفاظت اور اس پر بغیرت کی وجہ سے بھیجی رہتی ہے تو اپنے
رب کی طرف کلیتہ متوجہ ہو جائے کہ گزشتہ کل کے پاس
اس کے پہلو پر چھوڑے کیا خبر ہے کہ کل کا دن تجھے ایسی حالت
میں آئے کہ تو مر چکا ہو اے امیر تو اپنی امارت کی وجہ سے
خدا سے غافل نہ ہو کیا خبر کہ کل تو فقیر ہو جائے تو کسی شے کے
ساتھ مت رہ بلکہ تمام چیزوں کے پیدا کرنے والے کے ساتھ
جس کا کوئی نظیر و شاہد نہیں ہے قرار پڑے اس کے غیر سے
کسی قسم کی راحت نہ چاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا ہے خدا کی ملاقات کے
بغیر مسلمان کے لیے راحت نہیں جب وہ تیرے اور
مخلوق کے درمیان میں خرابی و دیرانہ پن ڈال دے اور
تیرے اور اپنے درمیان میں آبادی کر دے پس تو سمجھ
لے کہ اس نے تجھے پسند کر لیا پس تو اس کی پسندیدگی
کو بڑا نہ سمجھ جو اللہ برتر کے ساتھ صبر کر لے گا وہ الطاف
الہی کے عجائبات دیکھنے لگے گا اور جو فقر پر صابر ہو جائے
گا اس کو امیری حاصل ہو جائے گی اکثر مرتبہ نبوت بکریاں
چرانے والوں کو اور مرتبہ ولایت غلاموں اور غریبوں کو
عطا فرمایا گیا ہے جس قدر بندہ خدا خدا کے سامنے جھکتا
ہے اسی قدر اللہ اس کو عزیز بنا لیتا ہے اور جھکا اس کے رو برو

لَهُ رَفَعَهُ هُوَ الْمُعِزُّ وَالْمُنِزِّلُ الرَّافِعُ وَ
 الْوَاضِعُ الْمُؤَفِّقُ وَالْمُسَيِّدُ لَوْلَا مَا
 عَزَمْنَاهُ يَا مُعْجِبِينَ بِأَعْمَالِهِمْ مَا
 أَجْهَلَكُمُ لَوْلَا تَوْفِيقُهُ مَا صَلَّيْتُمْ
 وَقَامَسْتُمْ وَمَا صَبَرْتُمْ أَنْتُمْ فِي مَقَامِ
 الشُّكْرِ لَا فِي الْمَقَامِ الْعَجَبِ الْكَثْرَ الْعِبَادِ
 مُعْجِبُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَأَعْمَالِهِمْ
 طَالِبُونَ لِلْحَمْدِ وَالْتِنَاءِ مِنَ الْخَلْقِ
 رَاغِبُونَ فِي إِقْبَالِ الدُّنْيَا وَآرِبَابِهَا
 عَلَيْهِمْ وَسَبَبُ ذَلِكَ وَفَوَظُهُمْ مَعَ
 نَفْسِهِمْ وَأَهْوِيَّتِهِمُ الدُّنْيَا مَحْبُوبَةٌ
 النَّفْسُ وَالْأُخْرَى مَحْبُوبَةُ الْقُلُوبِ
 وَالْحَقِّ عَتَرٌ وَجَلَّ مَحْبُوبُ الْأَسْرَارِ
 إِنَّمَا قَدَفَ الْحُكْمَ إِلَى قُلُوبِهِمْ بَعْدَ
 أَحْكَامِ الْحُكْمِ قَدَمُ هَذَا الْأَمْرِ فَمَنْ
 ادَّعَى مِنْهُ شَيْئًا مَعَ عَدَمِ أَحْكَامِ
 الْحُكْمِ فَقَدْ كَذَبَ لِأَنَّ كُلَّ حَقِيقَةٍ
 لَا تَشْهَدُ لَهَا الشَّرِيعَةُ فَرِيضَةٌ تَدْفَعُ
 وَطَرُ إِلَى الْحَقِّ عَتَرٌ وَجَلَّ بِجَنَاحِي الْكِتَابِ
 وَالْمُسْتَنَةِ أَدْخَلَ عَلَيْهِ وَيَدَاكَ فِي يَدِ
 الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَجْعَلُهُ وَرَازِيكَ وَمُعَلِّمَكَ دَعَا يَدَا
 تَرْبَتِكَ وَتَشْطُكَ وَتُعْرِضُكَ عَلَيْهِ
 هُوَ الْحَاكِمُ بَيْنَ الْأَمْرَ وَاجِ الْمَمَارِ
 لِلْمُرِيدِينَ جَهْدُ الْمَرَادِينَ أَمِيرُ

عاجزی کہ ہے اسی اللہ اس کو بلند دیتا ہے۔ اللہ ہی عزت دینے والا، اُن
 دینے والا، پست و بلند کرنے والا، توفیق دینے والا، اور
 ہر امر کا آسان کرنے والا ہے اگر وہ ایسا نہ ہوتا ہم اس کو ہرگز
 نہ پہچانتے۔ اے اپنے عملوں پر غرور کرنے والو تم کس قدر جاہل ہو
 اگر توفیق الہی نہیں ہوتی تو تم نہ نماز پڑھتے اور نہ روزہ رکھتے اور
 نہ صبر کر سکتے تم تو مقام شکر میں ہو نہ کہ غرور کے مقام میں اکثر بندہ
 اپنی عبادتوں، عملوں پر غرور اور مخلوق سے اپنی حمد و ثنا کے
 طالب اور دنیا میں اہل دنیا میں راغب و متوجہ ہیں اور اس کا
 سبب محض اپنے نفسوں اور خواہشوں میں وابستگی ہے۔ دنیا
 نفسوں کی محبوب اور آخرت قلوب کی محبوب ہے اور حق
 عز و جل باطن و اسرار کا محبوب اور قاعدہ ہے کہ ہر شخص اپنے
 محبوب کی طرف جھکتا ہے ان کے قبول میں حکم کا ڈان حکم
 کی مضبوطی کے بعد کھاتا ہے کیوں کہ حکم شرعی اس امر کا پہلا قدم
 ہے علم باطن بغیر مضبوطی علم شریعت حاصل نہیں ہو سکتا ہے
 پس جو شخص علم باطن کا بغیر مضبوطی علم شرعی کے دعوے کرے
 وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اس لیے کہ ہر وہ حقیقت
 جس کی شہادت شریعت مطہرہ نہ دے پس وہ بے دینی و الحاد
 ہے تو کتاب اور حدیث شریعت کے بازوؤں سے
 جناب باری کی طرف پرواز کرے تو اس کی حضوری میں ایسی حالت
 میں حاضر ہو کہ تیرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہاتھ میں ہو تو حضور کو اپنا وزیر و استاد بنائے اور تو
 آپ کے ہاتھ کو اختیار دے کہ وہ تیرا بنائے و سنگھار
 کریں اور تمہارے بار الہی میں پیش فرما دیں۔ حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم ہی روحوں کے حاکم اور مریدوں
 کے مربی و سرپرست اور مرادوں کے سرور و صاحبین کے

الصَّالِحِينَ قَسَامُ الْأَحْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ
 بَيْنَهُمْ لَإِنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ قَوَّضَ
 إِلَيْكَ إِلَيْهِ جَعَلَهُ أَمِيرُ الْكُلِّ الْخَلْقِ
 إِذَا خَرَجْتَ مِنْ عِنْدَ الْمَلِكِ لِلْجُنْدِ
 إِنَّمَا تُقَسِّمُ عَلَى يَدِ أَمِيرٍ هُمَا التَّوْحِيدُ
 عِبَادَةً وَالشَّرْكَ بِالْخُلُقِ عَادَةً فَالْزَمِ
 الْعِبَادَةَ وَاتْرِكِ الْعَادَةَ إِذَا خَرَقْتَ
 الْعَادَةَ خَرَقْتَ فِي حَقِّكَ الْعَادَةَ غَيْرَ
 حَتَّى يُعَيِّرَ اللَّهُ لَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ
 جَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى
 يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ أَخْرِجْ نَفْسَكَ وَ
 الْخَلْقَ مِنْ قَلْبِكَ وَأَمْلَأْهُ بِمُكُونِهِمَا
 حَتَّى يَرُدَّ إِلَيْكَ التَّكْوِينُ مَا هَذَا شَيْءٌ
 يَجِيءُ بِصِيَامِ النَّهَارِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ لَكِنْ
 بِطَهَارَةِ الْقُلُوبِ وَصَفَاءِ الْأَسْرَارِ
 عَنْ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ
 الصِّيَامُ وَالْقِيَامُ خَلٌّ وَبَقْلٌ عَلَى الْمَائِدَةِ
 وَالطَّعَامُ غَيْرُهُمَا صَدَقَ هُمَا أَوَّلُ
 الطَّعَامِ ثُمَّ يَجِيءُ كَوْنٌ بَعْدَ كَوْنٍ مِنَ
 الْأَطْعِمَةِ ثُمَّ الْأَكْلُ ثُمَّ غَسْلُ الْأَيْدِي
 ثُمَّ يَجِيءُ لِقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ
 الْخَلْعُ وَالْإِقْطَاعُ وَالْإِمَارَةُ وَالنِّيَابَةُ
 وَتَسْيِيمُ الْبِلَادِ وَالْقِلَاعِ إِذَا صَلَّيْتَ
 قَلْبَ الْعَبْدِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَمَكَّنَ
 مِنْ قُرْبِهِ أَعْطَى الْمَمْلُوكَةَ وَالسُّلْطَنَةَ

بادشاہ اور حالات و مقامات کے مخلوق کے درمیان تقسیم
 فرمانے والے ہیں اس واسطے کہ اللہ عزوجل نے ان کو سب کا
 امیر بنایا ہے اور یہ تمام امور آپ کے سپرد فرمائیے ہیں
 جب بادشاہ کے دربار سے خلعت دیے جاتے ہیں تو اس
 کی تقسیم سپہ سالار افسر کے ہاتھ سے کرائی جاتی ہے توجید
 عبادت ہے اور شرک نفس کی عادت، پس تو عبادت کو
 لازم پکڑ اور عادت کو چھوڑ دے۔ جب تو خلعت عادت
 کرے گا تو تیرے حق میں بھی خدا کی طرف سے خلاف عادت
 برتاؤ ہوگا۔ تو اپنی حالت میں تغیر کرتا کہ حق عزوجل تیری حالت
 میں تغیر فرمادے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے بیشک اللہ تعالیٰ
 قوم کی حالت کو نہیں بدلتا ہے تاوقتیکہ وہ اپنے
 نفسوں کی حالت کو نہ بدل ڈالیں تو نفس و مخلوق کو اپنے
 قلب سے نکال ڈال اور ان دونوں کے خالق و موجد
 سے قلب کو لبریز کرے تاکہ وہ منصب تکوین تجھ کو عطا
 فرمادے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے جو کہ دن کے روزوں اور
 رات کے ذکر و نماز سے حاصل ہو جائے اس کے لیے
 قلوب کی طہارت اور باطن کی صفائی کی ضرورت ہے۔
 بعض اہل اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ بے شک
 صیام و قیام اس دسترخوان کا سرکہ اور ترکاری ہے :-
 اصل کھانا تو ان دونوں کے ماسوا ہے۔ سچ فرمایا یہ دونوں اول
 تو طعام ہیں ان کے بعد رنگ برنگ کا کھانا آتا ہے بعد کھانا
 کھانا زائل بعد ہاتھوں کا دھونا پھر تعارالی پھر خلعت جاگیر ملنا اور اللہ
 و نیابت اور ممالک و قلعوں کا سپرد فرمانا۔ جب بندہ کا قلب
 حق عزوجل کے واسطے قابل ہو جاتا ہے اور بندہ قرب الہی میں
 جاگزیں ہو جاتا ہے تب اس کو سلطنت بادشاہت اطراف زمین کی

فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ نَشْرُ
الدَّعْوَةَ مِنَ الْخَلْقِ وَالصَّبْرَ عَلَى
أَذَاهُمْ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ تَغْيِيرُ الْبَاطِلِ وَ
إِظْهَارُ الْحَقِّ يُعْطِيهِ وَيُعِينُهُ لِأَنَّهُ إِذَا
أَعْطَى أَغْنَى يَمْلَأُ بَطْنَهُ حِكْمًا الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ فَذَا جَعَلَ مِنْ خِلَالِ أَرْضِي
قُلُوبَ عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ لَهُ الْعَارِفِينَ
بِهِ أَتَهَارَ الْحِكْمِ تَذَبُّعٌ مَنْ وَادَى عَلَيْهِ
مَنْ عِنْدَ عَرْشِهِ وَلَوْحِهِ تَجَرُّنِي إِلَى
أَرْضِي الْقُلُوبِ الْمَيِّتَةِ الْجَاهِلَةِ
بِهِ الْمُعْرِضَةِ عَنْهُ.

يَا غَلَامُ أَكُلِ الْحَرَامَ يُمِيتُ
قَلْبَكَ وَ أَكُلِ الْحَلَالَ يُحْيِيهِ لَقْمَةٌ
تُنَوِّرُ قَلْبَكَ وَ لَقْمَةٌ تُظْلِمُهُ لَقْمَةٌ
تُشْغِلُكَ بِالدُّنْيَا وَ لَقْمَةٌ تُشْغِلُكَ
بِالْآخِرَةِ وَ لَقْمَةٌ تُزْهِدُكَ فِيهِمَا وَ
لَقْمَةٌ تُرْغِبُكَ فِي خَالِقِهِمَا الطَّعَامُ
الْحَرَامُ يُشْغِلُكَ بِالدُّنْيَا وَيَحْبِيبُ
إِلَيْكَ الْمَعَاصِيَ وَالطَّعَامُ الْمُبَاحُ
يُشْغِلُكَ بِالْآخِرَةِ يُحْبِيبُ إِلَيْكَ
الطَّاعَاتِ وَالطَّعَامُ الْحَلَالَ يُقَرِّبُ
قَلْبَكَ مِنَ الْمَوْلَى هَذِهِ الْأَطْلَعَةُ لَا
تُعَرِّفُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَمَعْرِفَتُهُ إِنَّمَا تَكُونُ فِي الْقَلْبِ
لَا فِي الدَّعَاتِ مِنْهُ تَكُونُ لَا مِنْ خَلْقِهِ

عطا فرمائی جاتی ہے مخلوق کی ایذا رسانیوں پر صبر کرنے
کے ساتھ کا ترتیبیغ اس کے سپرد ہو جاتا ہے۔ باطل کا پلٹ
دینا اور حق کا ظاہر کرنا اس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
ہی ان کو عطا فرماتا ہے اور وہی غنی بنا دیتا ہے کیوں کہ
جب وہ دیتا ہے تو یقیناً غنی بنا دیتا ہے۔ اس کے
پیرٹ کو حکمتوں سے بھر دیتا ہے حق عزوجل نے اپنے نیک
بندوں اور عارفوں کے دلوں کی زمین سے ایسی حکمت کی نہریں
جاری فرمادی ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے علم کی وادی سے عرشِ عظیم
و لوح محفوظ سے جوش مارتی ہیں اور ان دلوں کی طرف جو کہ
مردہ اور خدا سے جاہل اور روگردانی کرنے والے ہیں
پہنچتی ہیں۔

اے غلام! حرام کا کھانا تیرے قلب کو مردہ کر دے گا
اور حلال کا کھانا اس کو زندہ بنا دے گا۔ ایک لقمہ ایسا ہے جو
تیرے قلب کو منور کرتا ہے۔ ایک لقمہ وہ ہے جو قلب کو
تاریک کر دیتا ہے، ایک لقمہ وہ ہے جو دنیا کے ساتھ
مشغول کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو تم کو آخرت کے ساتھ مشغول
کر دیتا ہے اور ایک لقمہ وہ جو تجھ کو خالق کا راغب بناتا
ہے۔ حرام کھانا تجھے دنیا کے ساتھ مشغول کرتا ہے اور
تیری طرف گنہگاروں کو محبوب کر دیتا ہے۔ اور مباح
کھانا تجھے آخرت کی طرف مشغول کرتا ہے اور تیری طرف
طااعت و عبادت کو محبوب کر دیتا ہے اور حلال کھانا تیرے
قلب کو مولیٰ تعالیٰ سے نزدیک کرتا ہے۔ ان غذاؤں کی
شناخت بغیر معرفت الہی نہیں ہو سکتی ہے اور معرفت الہی
قلب میں ہوتی ہے نہ کہ دفتروں میں وہ اللہ ہی کی طرف
سے حاصل ہوتی ہے، نہ کہ مخلوق الہی سے

إِنَّمَا تَحْصُلُ مَعْرِفَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 بَعْدَ الْعَمَلِ بِحُكْمِهِ بَعْدَ التَّصَدِّيقِ وَ
 الصِّدْقِ بَعْدَ التَّوْحِيدِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 الثِّقَةِ بِهِ بَعْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْخَلْقِ فِي
 الْجُمْلَةِ كَيْفَ تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَلَسْتَ تَعْرِفُ إِلَّا مَا تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ
 وَتَلْبَسُ وَتَنْكِيهِ وَلَا تُبَالِي مِنْ أَيِّ وَجْهِ
 كَانَ أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ أَيَّنَ
 مَطْعَمُهُ وَمَشْرَبُهُ لَمْ يُبَالِ اللَّهُ
 مِنْ أَيِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ النَّارِ أَدْخَلَهُ
 (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ
 كَلَامِهِ) فَلَا تُبَالِ بِجَمِيعِ الْأَشْيَاءِ
 وَلَا تَتَمَنَّ شَيْئًا يَشْغُوكَ عَنْهُ شَيْئًا
 لَا تُقَيِّدُكَ الْخَلْقُ عَنْهُ غَيْرَ أَنَّكَ
 تُحَدِّثُهُمْ بِمَا يَعْقِلُونَ وَتَتَصَدَّقُ
 عَلَيْهِمْ بِالْمَدَارِإِ تَعْمَلُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَارِإُ النَّاسِ
 صَدَقَةٌ تُعْطِيهِمْ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ
 عَزَّ وَجَلَّ تَتَكَبَّرُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ مِّنْ
 كَرَامَتِهِ لَكَ تَرْفُقُ بِهِمْ تَلْطِفُ بِهِمْ
 وَتَلِينُ جَانِبَكَ لَهُمْ يَصِيرُ خَلْقُكَ
 مِنْ أَحْلَاقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِعْلُكَ
 مِنْ أَمْرِ الشُّيُوخِ أَثْنَانِ شَيْخُ الْحَكِيمِ
 وَشَيْخُ الْعُلَمَاءِ شَيْخُ الْحَكِيمِ يَدُلُّكَ عَلَى

معرفت الہی کا حصول اس کے حکم پر عمل کرنے کے بعد ہوتا ہے
 خدا کو سچا سمجھنے اور سچا ماننے کے بعد خدا تعالیٰ کو مکتبہ سمجھنے
 اور اس پر بھروسہ کرنے کے بعد اور ساری مخلوق سے
 جدا ہو جانے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ تو حق عزوجل کو کیسے
 پہچان سکتا ہے حالانکہ تجھے تو کھانے اور پینے اور
 صحبت کرنے کے سوا کسی اور شے کی شناخت ہی نہیں ہے
 تو اس میں حلال و حرام کی پروا نہیں کرتا، یہ مزہ میں گو کسی کی طرح
 سے ہوں کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا کہ جس نے
 اپنے کھانے پینے میں حلال و حرام کی پروا نہ کی اللہ تعالیٰ
 بھی اس کی کچھ پروا نہ کرے گا اس کو وہ دوزخ کے کس دروازے
 سے دوزخ میں داخل کرے۔

آپ نے پھر بعد کلام کے فرمایا: پس تو تمام چیزوں
 سے بے پروا ہو جا اور کسی چیز کی پروا نہ کر اور نہ کوئی چیز تجھے
 رب تعالیٰ سے روکے اور نہ اس کی مخلوق تجھے پابند
 کرے سوا اس کے کہ تو ان سے ان کی سمجھ کے مطابق
 بات چیت کرے اور مدارات کے ساتھ ان پر صدقہ کرے
 تیرا عمل مطابق ارشاد نبوی ہو صلی اللہ علیہ وسلم کہ آدمیوں کیساتھ
 مدارات کرنا صدقہ ہے تو مخلوق کو عطیات الہی میں سے
 کچھ دیتا ہے اور ان پر کرامت الہی سے جو تیرے
 ساتھ ہے کرم کرتا ہے۔ ان کے ساتھ تیرا نرمی و
 لطف کا برتاؤ ہو اور ان کے سامنے تیرا پہلو جھکا ہے
 تیرا خلق من جسدہ اخلاق الہی کے ہو جائے گا اور
 تیرا کام امر الہی سے ہوگا۔ مشائخ دو قسم کے
 ہیں۔ ایک مشائخ شریعت اور ایک مشائخ طریقت
 و معرفت۔ مشائخ شرع تجھ کو مخلوق کے

بَابُ الْخَلْقِ وَشَيْئُهُ الْعِلْمُ يَدُلُّكَ عَلَى
بَابِ قُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بَابَانِ لَا
بَدَلَ لَكَ مِنَ الدُّخُولِ فِيهِمَا بَابُ الْخَلْقِ
وَبَابُ الْخَالِقِ بَابُ الدُّنْيَا وَبَابُ
الْآخِرَةِ أَحَدُهُمَا تَبَعٌ لِلْآخَرِ بَابُ الْخَلْقِ
أَوَّلًا وَبَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ ثَانِيًا مَا
تَرَى الْبَابَ الْآخِرَ حَتَّى تَجُوزَ مِنْ
الْبَابِ الْأَوَّلِ أُخْرِجْ بِقَلْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا
حَتَّى تَدْخُلَ إِلَى الْآخِرَى إِخْدِمْ شَيْئَهُ
الْحَكِيمَ حَتَّى يَدْخُلَ بِكَ إِلَى شَيْئِهِ الْعِلْمُ
أُخْرِجْ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى تَعْرِفَ الْحَقَّ
عَزَّ وَجَلَّ هِيَ دَرَجَاتٌ دَرَجَةٌ بَعْدَ
دَرَجَةٍ وَهِيَ صِدَائِنُ لَا يَجْتَمِعَانِ هَذِهِ
الْأَشْيَاءُ أَصْدَادٌ فَلَا تَطْلُبُ الْجَمْعَ
بَيْنَهُمَا يَقَعُ بِيَدِكَ فَزَعْ قَلْبِكَ الَّذِي
هُوَ بَيْتُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَدَاعُ فِيهِ
غَيْرُهُ إِذَا كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ فَكَيْفَ يَدْخُلُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى قَلْبِكَ وَفِيهِ صُورَةٌ
وَأَصْنَامٌ كُلُّ مَا سِوَاهُ صَنَمٌ فَتَكْسِرُ
الْأَصْنَامَ وَظَهَرَ هَذَا الْبَيْتُ وَفِيهِ
رَأَيْتَ حُصُورًا صَاحِبِيهِ فِيهِ تَرَى مِنَ
الْعَجَائِبِ مَا لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ مِنْ قَبْلُ
اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا يُرْضِيكَ عَنَّا وَاتِّمْنَا
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

دروازے پر لے جائے گا اور شیخ طریقت قرب
الہی کے دروازہ پر۔ دو دروازہ ہیں جس میں تجھے داخل
ہونا ضروری ہے ایک خلق کا دروازہ اور ایک خالق کا دروازہ
ایک دنیا کا دروازہ اور ایک آخرت کا دروازہ ،
ایک دوسرے کے تابع ہے۔ اول خلق کا دروازہ
ہے اور دوبارہ حق عزوجل کا دروازہ جب تک تو
پہلے دروازہ سے نہ گزرے گا دوسرے دروازہ کو
نہ دیکھ سکے گا۔ اپنے دل کے ساتھ تو دنیا سے باہر
آتا کہ تو آخرت کی طرف داخل ہو۔ شیخ شریعت کا
خدمت گزار بن تاکہ وہ تجھ کو شیخ طریقت کی طرف
پہنچا دے تو مخلوق سے علیحدہ ہوتا کہ تو حق عزوجل کو
پہچانے یہ درجہ میں ایک درجہ کے بعد دوسرا درجہ
اور وہ دونوں آپس میں ضد و مخالفت ہیں کہ باہم جمع
نہیں ہو سکتے۔ یہ چیزیں ضدین و مخالفت میں پس تو
ان کے جمع کرنے کا طالب نہ بن تیرے ہاتھ کچھ نہ
آئے گا تو اپنے قلب کو جو کہ خدا کا گھر ہے غیر اللہ سے
خالی کرے اس میں ماسوی اللہ کو جگہ نہ دے جب کہ فرشتہ
ایسے گھر میں جس میں کہ تصویر ہو داخل نہیں ہوتے پس تیرے
قلب میں جب کہ اس میں تصویر اور بت بکثرت ہیں، حق
عزوجل کیسے داخل ہوگا ہر ماسوی اللہ بت ہے پس تو
ان بتوں کو توڑ اور اس گھر کو پاک و ستھر کرے اس وقت تو
گھر والے کو گھر میں دیکھے گا اور وہ وہ عجائبات تجھے نظر
آئیں گے جو پہلے کبھی تو نے دیکھے بھی نہ ہوں گے
اے اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی
توفیق دے اور وارین کی نگوں سبب نصیب کر اور

وَقَدْ نَاعَذَابُ النَّارِ

ہم کو دوزخ کی آگ سے بچا۔ آمین۔

الْمَجْلِسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ

پنٹا لیسویں مجلس

اس بیان میں کہ غیر اللہ پر وثوق کرنے والا ملعون ہے

۲۶ رجب ۱۲۵۵ھ کو صبح کے وقت مدرسہ قادریہ

میں ارشاد فرمایا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے بیشک وہ ملعون و راندہ و گاہ الہی ہے جس کا بھروسہ اپنے جیسی مخلوق پر ہو کتنی کثرت سے وہ لوگ ہیں جو اس لعنت میں شامل ہیں، اکثر مخلوق میں سے ایک ہی ہے جس نے اللہ عز و جل پر بھروسہ کیا۔ بلا شک اس نے مضبوطی کو کھڑا کیا اور جس نے اپنے جیسے مخلوق پر بھروسہ کیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پانی مٹھی میں بند کرے اور ہاتھ کھولنے پر کچھ نہ پائے

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بُكْرَةً فِي الْمَدْرَسَةِ سَادِسَ عَشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمِيسَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهُ بِمَخْلُوقٍ مِثْلِهِ مَا اكْتَرَّ الَّذِينَ كَخَلَوْا فِي هَذِهِ اللَّعْنَةِ مِنْ خَلْقٍ كَثِيرٍ وَاحِدٌ يَثِقُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ وَثِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَمَنْ وَثِقَ بِمَخْلُوقٍ مِثْلِهِ فَهُوَ كَالْقَابِضِ عَلَى الْمَاءِ يَفْتَحُ يَدَهُ لَا يَبْقَى فِيهَا شَيْئًا.

تیرے اوپر افسوس ہے! مخلوق تیری حاجتوں کو ایک دن، دو دن، تین دن اور ایک مہینہ، سال، دو سال پورا کر دیں گے آخر میں تجھ سے تنگ آکر روگردانی کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ کی صحبت اور اسی پر اپنی حاجتوں کا پیش کرنا لازم کھڑا کیونکہ یقیناً وہ تجھ سے تنگ آئے گا اور نہ دنیا و آخرت میں تیری حاجت روائی سے گھبرائے گا۔ موعد کے لیے اس کی توحید کی قوت کی وجہ سے نہ ماں باپ باقی رہتے ہیں اور نہ

وَيُحَلِّكُ الْخَلْقُ يَقْضُونَ حَوَائِجَكَ يَوْمًا أَوْ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً أَوْ سَنَتَيْنِ وَفِي الْآخِرِ يَضْجُرُونَ مِنْكَ عَلَيْكَ بِصُحْبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَانْزَالِ حَوَائِجِكَ بِهِ فَإِنَّكَ لَا يَضْجُرُ مِنْكَ وَلَا يَسْأَمُ مِنْ حَوَائِجِكَ نَبِيًّا وَآخِرَةً الْمَوْحِدُ عِنْدَ قُوَّةِ تَوْحِيدِهِ لَا يَبْقَى لَهُ أَبٌ وَلَا أُمٌّ وَلَا أَهْلٌ وَلَا

صَدِيقٌ وَلَا عَدُوٌّ لَا مَالٌ وَلَا جَاةٌ وَلَا
 سُكُونٌ إِلَى شَيْءٍ فِي الْجُمْلَةِ لَا يَبْقَى لَهُ
 سِوَى التَّعَلُّقِ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 وَمِنْهُ يَا وَاشْفَا بِالَّذِينَ نَارًا وَالَّذِينَ
 الَّذِينَ فِي يَدِكَ عَنْ قَرِيبٍ يَذْهَبَانِ
 مِنْ يَدِكَ عِقُوبَةً لَكَ كَمَا بَغِيتَهَا قَدْ
 كَانَا فِي يَدَا غَيْرِكَ فَسَلِّبَا مِنْهُ وَسَلِّمَا
 إِلَيْكَ لَتَسْتَعِينَنَّ بِهِمَا عَلَى طَاعَةِ مَوْلَاكَ
 عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَتْهُمَا صَنْمَكَ يَا جَاهِلُ
 تَعْلَمُ الْعِلْمَ لِرُوحِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 أَعْمَلَ بِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدِّبُكَ الْعِلْمُ حَيَاةً
 وَالْجَهْلُ مَوْتٌ الصِّدِّيقُ إِذَا خَرَجَ مِنْ
 تَعْلَمُ الْعِلْمَ الْمُسْتَرَكِ أُدْخِلَ فِي الْعِلْمِ
 الْخَاصِّ عِلْمُ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ فَإِذَا
 تَمَكَّنَ فِي هَذَا الْعِلْمِ صَارَ سُلْطَانُ
 دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا مَرْوُيْنَهِي وَ
 يُعْطِي وَيَمْنَعُ بِأَذْنِ مُسْطَظِنِهِ يَصِيرُ
 سُلْطَانًا فِي الْخَلْقِ يَا مَرْوُيْنَهُ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ وَيَنْهَى عَنْ تَهْنِئِهِ يَأْخُذُ مِنْهُمْ
 بِأَمْرِهِ وَيُعْطِيهِمْ بِأَمْرِهِ فَيَكُونُ مَعَهُمُ
 بِالْحُكْمِ وَمَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعِلْمِ
 الْحُكْمُ بَرَاءَتٌ عَلَى الْبَابِ وَالْعِلْمُ دَاخِلُ
 الْبَابِ الْحُكْمُ عَامٌّ وَالْعِلْمُ خَاصٌّ
 الْعَارِفُ وَاقِفٌ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ وَقَدْ سَلَّمَ إِلَيْهِ عِلْمُ الْمَعْرِفَةِ

دوست اور نہ دشمن اور نہ مال اور نہ مرتبہ اور نہ فی الجملہ
 کسی شے کی طرف سکون و قرار اس کا تعلق تو سوا اللہ کے
 دروازہ اور احسانات کے کہی شے سے چلے جائیں
 گے۔ اے اپنے مقبوضہ درہم و دینار پر بھروسہ کرنے
 والے عنقریب وہ دونوں سزا دینے کے لیے تیرے
 ہاتھ سے چلے جائیں گے جیسے کہ تو نے ان کو طلب
 کیا تھا وہ درہم و دینار تیرے غیر کے قبضہ میں تھے
 ان سے چھین کر تیرے قبضہ میں اس لیے دیے
 گئے تھے تاکہ تو ان دونوں سے اطاعت الہی پر
 مدد لیتا۔ پس تو نے ان دونوں کو اپنا بت بنالیا۔
 اے جاہل! اللہ واسطے علم سیکھ اور اس پر عمل کر
 وہ تجھے ادب و دان بنائے گا علم حیوۃ ہے اور جمالت
 موت، صدیق جب کہ علم مشترک کے سیکھنے سے فارغ
 ہو جاتا ہے تو اس کو علم خاص میں جو کہ علم قلوب و علم باطن
 ہے داخل کر دیا جاتا ہے پس جب تو اس علم میں مہارت
 حاصل کر لیتا ہے تو وہ دین الہی کا بادشاہ ہو جاتا ہے اور
 اپنے بادشاہ بنانے والے کی اجازت سے حکم کرتا
 باز رکھتا ہے۔ منع کرتا ہے اور دیتا ہے وہ مخلوق کا
 بادشاہ بن جاتا ہے۔ حق تعالیٰ کے حکم سے حکم دیتا
 ہے اور اس کے منع فرمائیے سے منع کرتا ہے
 مخلوق سے بامر الہی لین دین کرتا ہے پس حکم کے اعتبار
 سے وہ مخلوق کے ساتھ بڑا ہے اور علم کے اعتبار سے حق عزوجل کے ساتھ کم
 دربار الہی کے دروازہ کا دربان ہے اور علم گھر کا داخل و اندرون۔ حکم تمام
 ہے اور علم خاص۔ عارف دروازہ خداوندی پر
 اس حالت میں کھڑا رہتا ہے کہ اس کی طرف علم

وَالْإِطْلَاقَ عَلَى أُمُورٍ لَمْ يَطْلُبْ غَيْرَهُ
عَلَيْهَا يُؤْمَرُ بِالْعَطَاءِ فَيُعْطَى وَيُؤْمَرُ
بِالْمَسَاكِ فَيُمْسِكُ يُؤْمَرُ بِالْأَكْلِ
فَيَأْكُلُ وَيُؤْمَرُ بِالْجُرْعِ فَيَجُوعُ وَيُؤْمَرُ
بِالْقِتَالِ عَلَى شَخْصٍ وَبِالْإِعْرَاضِ
عَنِ الْآخَرِ يُؤْمَرُ بِالْأَخْذِ مِنْ شَخْصٍ
وَبِالْوَرْدِ إِلَى الْآخَرِ الْمَنْصُورِ مَنْ نَصَرَكَ
وَالْمُخَذُّوْلُ مَنْ خَذَلَهُ الْقَوْمُ يَأْتُونَ
إِلَيْكُمْ وَلِيَنْفَعَتِكُمْ لَا لِخَوَائِجِهِمْ لَا
حَاجَةَ لَهُمْ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ فِي
حَبَالِ الْخَلْقِ يَفْتَلُونَ وَلِبُنْيَا بِهِمْ
يَشْكُونَ وَعَلَيْهِمْ يَشْفِقُونَ هُمْ
جَهَابُ الدُّنْيَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ أَيْشٌ يَأْخُذُونَ مِنْكُمْ لَكُمْ
لَا لَهُمْ شُعْلُهُمْ النَّصَحُ لِلْخَلْقِ وَالذَّوَامُ
عَلَيْهِ لِأَنَّ مَا كَانَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَهُوَ بَدْوٌ وَمُؤَيَّدٌ وَمَا كَانَ مِنْ
غَيْرِهِ فَلَا يُخْدِمُ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَاءُ
الْعُتَالُ وَاصْبِرْ عَلَى ذَلِكَ إِذَا صَبَرْتَ عَلَى خِدْمَةِ
الْعِلْمِ أَوْ لَا كَبَدَّ أَنْ يَخْدِمَ تَأْنِيًا يَصْبِرُ عَلَى خِدْمَتِهِ كَمَا
صَبَرْتَ عَلَى خِدْمَتِهِ إِذَا صَبَرْتَ عَلَى خِدْمَةِ الْعِلْمِ أَعْطَيْتَ
فِيهِ الْقَلْبَ وَتَوَرَّابًا يَأْخُذُ بِكَ سَلَامًا إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ مِنْكُمْ أَنْتَظِرُوا
فَرَجَهُ فَإِنَّهُ مِنْ سَاعَةٍ إِلَى سَاعَةٍ فَرَجًا
إِخْدِمْوْا الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَفْتَحُوا

معرفت سپرد کر دیا ہے اور ایسے حالات پر خبردار کر دیا گیا ہے
کہ دوسرے اس سے واقف نہیں عطا فرمانے کا حکم دیا
جاتا ہے پس لوگوں کو عطا کرتا ہے اور جب روک لینے کا
حکم دیا جاتا ہے پس روک لیتا ہے کھانے کے حکم ملنے پر
کھا لیتا ہے بھوکے رہنے کے حکم پر بھوکا رہتا ہے۔
کسی شخص پر توبہ ہونے کا حکم دیا جاتا ہے اور کسی سے لعن
کا کسی سے نذرانہ لینے کا حکم دیا جاتا ہے اور کسی پر غرچ
کر لینے کا جو اس کی مدد کرتا ہے وہ منصور ہوتا ہے اور جو
اس کو حقیر سمجھتا ہے وہ رسوا ہوتا ہے اولیا راشد تھاری
طرف محض تھارے واسطے اور تھارے نفع کے لیے آتے
ہیں نہ ان کی حاجتوں کے واسطے ان کی مخلوق میں سے
کسی کی طرف کوئی حاجت ہی نہیں وہ مخلوق کی رسیوں میں بل
جیتے ہیں ان کی عمارتوں کو مضبوط کرتے ہیں اور ان پر شفقت
و مہربانی کرتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں خدائی سردار ہیں
وہ جو کچھ تم سے لیتے ہیں تمہارے ہی لیے لیتے ہیں نہ کہ
اپنے لیے۔ مخلوق کی خیر خواہی اور اس پر ہمیشگی ان کا مشغلہ ہے
کیوں کہ جو چیز خدا کی طرف ہوتی ہے پس وہ دائم و قائم رہتی ہے
اور جو چیز غیر اللہ کی طرف ہوتی ہے پس اس کیلئے دوام نہیں ہوتا تو
علم اور علماء عالمین کی خدمت کر اور اس پر صبر کر جب تو خدمت
علم پر اذرا صبر کر لیا ضرور ہے کہ علم زائل بعد تیری خدمت کر لیا
اور وہ تیری خدمت پر ویسا ہی صابر ہوگا جیسا کہ تو اس کی خدمت پر صابر
رہا جب خدمت علم پر صبر کر لیا تو تجھ کو نعم قلبی اور نور باطن عطا فرمایا
جائز گاہے تو تم اپنے تمام امور حق و عروبل کے سپرد فر دے وہ
تمہارے ساتھ تم سے بہت علم والا ہے تم اس کی کشائش کا انتظا
کر لو ایک پل سے دو سر پل تک بہتری کشائش ہے تم حق و عروبل

بَابُهُ وَاعْلَمُوا أَبْوَابَ الْخَلْقِ فَإِنَّهُ يُرِيكُمْ
عَجَائِبَ مَا لَيْسَ فِي حِسَابِكُمْ
وَيَحْكُ إِن أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
أَنْ يَنْفَعَكَ عَلَى أَيْدِي الْخَلْقِ نَفْعَكَ وَ
إِنْ أَرَادَ أَنْ يُضْرَكَ عَلَى أَيْدِيهِمْ كَانَ
ذَلِكَ هُوَ الْمُسَخَّرُ وَالْمَلِيْنُ وَالْمُعْطَى
يَقْلُوبُهُمْ هُوَ الْمُدْحِي وَالْمُمِيتُ هُوَ
الْمُعْطَى وَالْمَمَانِعُ هُوَ الْمِعْزُ وَالْمُنَالُ
هُوَ الْمُرْعَى وَالْمُعَافَى هُوَ الْمُسْتَبْعُ
وَالْمَجْرُوعُ هُوَ الْمَكْسِيُّ وَالْمُعْرَى هُوَ
الْمُحْسِنُ وَالْمُوحِشُ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ كُلُّ ذَلِكَ هُوَ لَا
غَيْرُكَ اعْتَقِدْ هَذَا بِقَلْبِكَ وَ أَحْسِنْ
مُعَاشِرَةَ الْخَلْقِ بِظَاهِرِكَ وَهَذَا اشْغَلُ
الصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ يَتَّقُونَ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِمْ وَيُكْدِرُونَ
الْخَلْقَ يُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا يَعْقِلُونَ
بِقُلُوبِهِمْ بِخَلْقِ حَسَنِ الْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ وَيَأْمُرُونَهُمْ بِمَا فِيهِمَا فَرِيقَانِ
قِيلُوا اشْكُرُوا لَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَ إِنْ
خَرَجُوا مِنْهُمَا فَلَا يَبْقَى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ
صَدَاقَةٌ وَلَا مُحَابَاةٌ يَتَوَاقَحُونَ عَلَى
الْخَلْقِ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ تَهْيِئِ
إِجْعَلْ قَلْبَكَ مَسْجِدًا لَا تَدَّءُ مَعَ اللَّهِ
أَحَدًا كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَنْ

کی خدمت کرو اور اس کا دروازہ کھلاؤ اور مخلوق کے دروازوں کو
بند کرو و تمہیں خدائے تعالیٰ تم کو ایسے ایسے عجائبات دکھائے گا جو کہ
تمہارے شمار میں بھی نہ آسکیں گے۔ تجھ پر انیس: اگر اللہ عزوجل تجھ کو
مخلوق کے ہاتھوں سے نفع دینا چاہے گا تو نفع پہنچا دیگا اور اگر
وہ ان کے ہاتھوں سے تجھے نقصان پہنچانا چاہے گا تو دیسا ہی ہوگا
وہی مسخر کرنے والا وہی نرم دل اور سخت دل کرنیوالا ہے وہی
زندہ کرنے والا ہے اور مارنیوالا ہے وہی دینے والا اور نہ
دینے والا ہے وہی عزت و ذلت دینے والا ہے، وہی
بیمار بنانے والا ہے اور عافیت دینے والا ہے، وہی
پیٹ بھرنے والا اور بھوکا رکھنے والا ہے، وہی کپڑا پہنانے
والا اور ننگا پھرانے والا ہے اور وہی وحشت میں ڈالنے
والا ہے۔ وہی اول و آخر اور ظاہر و باطن ہے سب کچھ
وہی ہے نہ کہ کوئی دوسرا اس بات کا اپنے دل سے اعتقاد
رکھ اور مخلوق کے ساتھ اچھائی کیساتھ ظاہر و اندگانہ بسر کر
اور یہی نیکو کار متقیوں کا مشغلہ ہے وہ تمام حالتوں میں اللہ
عزوجل سے ڈرتے رہتے ہیں اور مخلوق کے ساتھ خاطر و
مدارات سے پیش آتے ہیں مطابق اخلاق قرآن و حدیث
کے اخلاقِ حسنہ سے ان سے ایسی گفتگو کرتے ہیں جو
ان کے دلوں میں بیٹھ جائے اس کو سمجھ لیں ان کو مطابق قرآن
و حدیث حکم دیتے ہیں پس اگر وہ اس کو قبول کر لیتے ہیں تو ان کا
شکر یہ ادا کرتے ہیں اور اگر تعمیل حکم نہیں کرتے ہیں تو مخلوق اور
اولیاء اللہ کے درمیان میں مطلقاً دوستی اور محبت نہیں
رہتی وہ اللہ تعالیٰ کے اسرونی کے معاملہ میں مخلوق کا لحاظ
نہیں کرتے تو اپنے قلب کو مجذبنائے اور خدا کے ساتھ کسی
کو نہ پکار، نہ اس میں غیر اللہ کو جگہ دے پس

الْمَسْجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا
فَإِذَا تَرَفَّتْ دَرَجَةُ هَٰذَا الْعَبْدِ مِنَ الْإِسْلَامِ
إِلَى الْإِيمَانِ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِيْقَانِ مِنَ
الْإِيْقَانِ إِلَى الْمَعْرِفَةِ مِنَ الْمَعْرِفَةِ إِلَى
الْعِلْمِ مِنَ الْعِلْمِ إِلَى الْمَحَبَّةِ مِنَ الْمَحَبَّةِ
إِلَى الْمَحَبُّوبَةِ مِنْ طَلَبِهِ إِلَى مَطْلُوبَتِهِ
فَجِيئَتْ إِذَا غَفَلَ لَمْ يُتْرَكْ وَإِذَا نَسِيَ
ذُكِّرُوا وَإِذَا نَامَ أَتَتْهُ وَإِذَا غَفَلَ أُوقِفُوا وَإِذَا وَلَّى أُقْبِلُوا
وَإِذَا اسْكَنْتْ نَظْمٌ فَلَا يَزَالُ أَبَدًا مُسْتَقِيمًا
صَافِيًا لِأَنَّهُ قَدْ صَغَتْ إِلَيْهِ قَلْبُهُ يُرَى
مِنْ ظَاهِرِهَا بَاطِنُهَا وَرِثَتْ الْيَقُظَّةُ مِنْ
نَبِيِّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَتْ
تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَانَ يُرَى
مِنْ وَرَائِهِ كَمَا يُرَى مِنْ أَمَامِهِ كُلُّ
أَحَدٍ يَقْظُتُهُ عَلَى قَدَرِ حَالِهِ فَالْحَبِيبُ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ أَحَدٌ
إِلَى يَقُظَتِهِ وَلَا يَقْدِرُ أَنْ يُشَارِكَ أَحَدٌ
فِي خَصَائِصِهِ غَيْرَ أَنَّ الْأَبْدَالَ وَالْأَوْلِيَاءَ
مِنْ أُمَّتِهِ يَرُدُّونَ عَلَى بَقَايَا طَعَامِهِ وَ
شَرَابِهِ يُعْطَوْنَ قَطْرَةً مِنْ بَحَارِ مُفَاكَمَتِهِ
وَذَرَّةً مِنْ جَبَالِ كَرَامَاتِهِ لَا تَمُوتُ وَرِثَتُهُ
الْمُتَمَسِّكُونَ بِدَائِيهِ النَّاصِرُونَ لَهُ
الدَّائِمُونَ عَلَيْهِ النَّاشِرُونَ لِعِلْمِ دِينِهِ
وَشَرْعِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اللَّهُ وَتَحِيَّاتُهُ
وَعَلَى الْوَارِثِينَ لَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جب اس بندے کا درجہ اسلام سے ایمان کی طرف
ایقان سے معرفت کی طرف، علم سے محبت کی طرف
محبت سے محبوبیت کی طرف، طالبیت سے مطلوبیت
کی طرف ترقی کرتا ہے تو اس وقت جب غافل ہوتا تو
غفلت پر چھوڑ نہیں دیا جاتا ہے اور جب بھول واقع ہوتی
ہے یاد دلا دیا جاتا ہے اور جب سو جاتا ہے بیدار
کر دیا جاتا ہے اور غفلت سے بیدار کر دیا جاتا ہے
اور جب وہ میٹھ پھیرتا ہے متوجہ کر لیا جاتا ہے اور جب
سکوت کر لیتا ہے تو بلوا دیا جاتا ہے پس وہ ہمیشہ بیدار
اور صاف رہتا ہے۔ کیوں کہ اس کے قلب کا آئینہ ایسا
صاف ہو گیا کہ اس کا اندرونی حصہ باہر سے دکھایا جاتا ہے
وہ بیداری و ہوشیاری کا نبی علیہ السلام سے وارث ہو گیا ہے
آپ کی آنکھیں سب کچھ دیکھتی ہیں اور آپ کا قلب بیدار رہتا
تھا اور آپ جس طرح سامنے سے دیکھتے تھے ویسے ہی
پچھے سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ ہر ایک کی یہ بیداری اس
کی حالت کے مطابق ہوتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیداری تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا اور نہ کسی کو آپ کے
خصوصیات میں شرکت کی قدرت ہے ہاں اتنی بات ہے
کہ ابدال و اولیاء امت محمدیہ آپ ہی کے بچے ہوئے
کھانے اور پینے کے گھاٹ پر آتے ہیں ان کو ایک
قطرہ حضور کے مراتب کے سمندر میں سے ایک ذرہ آپ کے
کرامت و بزرگی کے پہاڑوں سے عطا فرما دیا جاتا ہے کیونکہ
وہ آپ کے وارث اور آپ کے دین کو مضبوطی سے پکڑنے والے اور اس
مددگار اور آپ کی طرف سپہنہ کا راستہ بتانے والے دین دنیا اور حضور کے علم پرستی،
کے پیالے سے پانی پینے والے ان پر اللہ کی سلامتی اور ان کے وارثوں پر قیامت تک نازل ہوتی رہے

الْمُؤْمِنِينَ لَمَعَ الدُّنْيَا فَاسْرَادَهَا وَطَلَبَهَا
وَأَمْتَلَا قَلْبَهُ بِهَا فَأَمَاتَتْ تَمْلِكُهُ
فَطَلَقَهَا ثُمَّ طَلَبَ الْآخِرَةَ حَتَّى وَجَدَهَا
فَأَمْتَلَا قَلْبَهُ بِهَا فَخَافَ مِنْ تَغْيِيدِهَا
وَحَبَسَهَا لَهُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَطَلَقَهَا
وَأَقْعَدَهَا إِلَى جَنبِ الدُّنْيَا وَأَدَّى قَرْضَهَا
وَلَحِقَ بِبَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحَكِيمٌ
عِنْدَكَ وَتَوَسَّدَ بِعَتَبَتِهِ اتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ
الْحَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الزَّاهِدِ فِي النَّجْمِ
ثُمَّ فِي الْقَمَرِ ثُمَّ فِي الشَّمْسِ ثُمَّ قَالَ لَا
أُحِبُّ الْأَحْلِيْنَ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ
فَطَرِ السُّلُوتِ وَالْأَرْضِ حَبِيقًا وَمَا أَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا دَامَ تَوَسَّدُكَ بِالْعَتَبَةِ
وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ صِدْقَهُ فِي
الطَّلَبِ فَتَحَ الْبَابَ وَأَذِنَ لِقَلْبِهِ فِي
الدُّخُولِ عَلَيْهِ فَاسْتَخْبَرَ عَنْ حَالِهِ
وَمَا جَدَى عَلَيْهِ مَعَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَهُوَ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْهُ وَقَضَتَهُ فَتَرَبَّهَ
وَأَنَسَهُ وَحَدَّثَهُ وَخَلَعَ عَلَيْهِ خِلْعَةً
رِضَاً وَآمَلَاكَ مِنْ حِكْمِهِ وَعِلْمِهِ
وَدَّ عَلَى يَدَيْ طَلَقَتِيهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ
وَجَدَّ لَهُ الْعَقْدَ عَلَيْهِمَا وَكُتِبَ بَيْنَهُ
وَبَيْنَهُمَا قَضِيَّةٌ وَشَرَطَ عَلَيْهِمَا تَرْكَ
الْأَدِيَّةِ وَجَعَلَ لَهُمَا حَادِمَتَيْنِ لِمَا
يُؤْتِيَانِهِ أَفْسَاحَهُ مِنْهُمَا وَالْقَفَى

۴۰۸

آمین: مسلمان نے دنیا پر نظر ڈالی پس اس کو چاہا اور طلب کیا
اور اپنے قلب کو اس سے بھر لیا پس دنیا نے اس پر ملکیت
کا ارادہ کیا اس پر اس مسلمان بندہ خدا نے دنیا کو طلاق دے
دی بعد اُخرت کو طلب کیا یہاں تک کہ اس کو بھی پالیا
اور اپنے
دل کو بھی اس سے بھر لیا تب اس کو ڈھوا کہ کس اُخرت اس کو
مقیمہ کرے اور رب عزوجل سے نہ روک لے پس اُخرت
کو بھی طلاق دے دی اور اس کو دنیا کے پہلو پر بٹھا دیا اور اُخرت کا
فرض ادا کر دیا اور خدا کی دروازہ پر پہنچ کر وہاں خیمہ کاڑ دیا اور اس
آستانہ کو تکیہ بنا لیا ملت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی پیروی جو کہ تاروں
پھر چاند پھر آفتاب بے توجہی کر نیوالے ہوئے پھر فرما دیا میں ڈوب
جانیاں اس سے محبت نہیں کرتا میں نے اپنی ذات کو اس کی طرف
متوجہ کر دیا جو کہ آسمان زمین کا پیدا کر نیوالا ہے اور میں مذہب حق
کا پیرو ہوں اور میں مشرکین سے نہیں ہوں پس جب آستانہ الہی
پر اس کا تکیہ لگانا بند ہو گیا اور حق عزوجل نے اس کی سچی طلب
کو ظاہر طور سے جان لیا تو اس پر دروازہ قرب کھول دیا اور اس کے
قلب کو حضوری کی اجازت دے دی اور اس کے حالات واقعات
جو دنیا و اُخرت کے ساتھ گزے تھے دریافت فرمائے حالانکہ وہ اس
سے زیادہ خبردار ہے پس اس نے اپنا سارا ماجرا کہہ کر دنیا پس اس پر
حق تعالیٰ نے اس کو اپنے سے قرب کر لیا اور موانعت فرمائی۔
ہر کامی سے شرف دیا اور اپنی رضامندی کا خلعت مرحمت فرمایا اور
اس کو اپنی محنت و علم سے مالا مال کر دیا

اور اس کے دونوں طلاق دی ہوئی دنیا و اُخرت کو بھلا کر
ان دونوں سے اس کا اصرار نہ عقد کر دیا اور اس کے اور ان دونوں
کے درمیان میں شرط نامہ لکھ دیا اور ایذا رسانی سے باز رہنے کی شرط

عَلَيْهِمَا مَحَبَّتَهُ وَانْقَلَبَ الْأَمْرُ فِي حَقِّهِ
صَارَ مَقَامُ قَلْبِهِ عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَنَحَّى مَا سِوَاهُ عَنْهُ صَارَ عَبْدًا حُرًّا
عَبْدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حُرًّا مِمَّا سِوَاهُ
مُطْلَقًا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا يَمْلِكُهُ
شَيْءٌ وَهُوَ يَمْلِكُ الْأَشْيَاءَ صَارَ مَلِكًا
لَا يَمْلِكُهُ سِوَى الْمَلِكِ الْبَابُ مُشْرَعٌ
فِي وَجْهِهِ بِإِذْنِ مُطْلِقِ لَا بَوَّابٍ وَلَا
حَاجِبٍ

يَا غُلَامُ كُنْ غُلَامَ الْقَوْمِ فَإِنَّ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ نَخِذٌ لَهُمْ أَمَّا وَقْتُ
تَنَاوُلِ أَخَذُوا مِنْهَا بِإِذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ يُعْطُونَكُمْ صُورَةً مِنَ الدُّنْيَا مَعَهُ
فِي الْآخِرَةِ

اللَّهُمَّ عَرِّفْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ دُنْيَا
وَاخِرَةً

کی اور ان دونوں کو اس کا خادم بنادیا تاکہ وہ اس کے حق پر سے
طور سے اس کو ادا کرتی رہیں اور دونوں کے دلوں میں اس کی
محبت ڈال دی اور اس کا معاملہ پلٹ گیا اس کے قلب قیام رب
عز و جل کے حضور میں قرار پایا اور ماسوی اللہ اس سے سب علیمہ
ہو گئے آزاد بندہ ہو گیا صرف اللہ کا غلام رہا اور ماسوی اللہ سے
آزاد زمین و آسمان میں بے قید اس کی کوئی شے ناکہ نہیں اور وہ
تمام اشیا کا مالک بن گیا بادشاہ ہو گیا سوا خدا کے اس کا کوئی
مالک نہ رہا قرب الہی کا دروازہ اجازت عامہ کیساتھ اس کے لیے
مفتوح ہے نہ کوئی دربان ہے اور نہ روک ٹوک کرنے والا۔

اے غلام! تو اولیاء اللہ کا خادم بن جا کیوں کہ دنیا و آخرت
دونوں ان کی خدمت گزار ہیں جس وقت جو کچھ ان دونوں سکینا
چاہتے ہیں باذن اللہ لے لیتے ہیں وہ تم کو ظاہر دنیا و دیکیں
گے اور باطن آخرت۔

اے اللہ! ہمارے اور ان کے درمیان میں دنیا و آخرت
دونوں میں معرفت کرا دے۔ آمین۔



المجلس السادس والأربعون

چھالیسویں مجلس

دنیا کے چھوڑ دینے کے بیان میں

انوار کے دن ۲۸ رجب ۱۲۵۵ھ کی صبح کو خانقاہ شریف میں ارشاد فرمایا:

دنیا ایک بازار ہے جو عنقریب بند ہو جائے گا تم مخلوق کے فضل پر نظر ڈالنے کے دروازوں کو بند کر لو اور فضل الہی پر نظر ڈالنے کے دروازے کو کھول لو تم صفائی قلب اور مقرب سیر کی حالت میں اپنے مخصوص امور میں کھب اور اسباب کے دروازہ بند کر لو نہ کہ ان امور میں جو کہ تھکے اہل و عیال متعلقین کے ساتھ عام ہیں پس تمہاری کمائی اور نفع اور تحصیل معاش دوسروں کے لیے ہو۔ اور تم مخصوص اپنے لیے فضل الہی کے طبق سے طالب ہو اور اپنے نفسوں کو دنیا کے ساتھ بٹھا دو اور اپنے قلوب کو آخرت کے ساتھ اور اپنے باطن کو مولے عزوجل کے ساتھ اور کہتے رہو کہ اسے مولے تو ہمارے ارادوں کو جانتا ہے۔

اور اپنے ابدال انبیاء یعنی اولیاء اللہ کے بارہ میں فرمایا کہ وہ جو کچھ تمہیں حکم دیں اسے اُن سے قبول کر دو کیوں کہ وہ تم کو اللہ و رسول کے امر و نہی کے مطابق کرنے نہ کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب انہیں بلوایا جاتا ہے پس وہ بولتے ہیں دیئے جاتے ہیں پس اس کو قبول کر لیتے ہیں۔ ان کی حرکت اپنی طبیعتوں اور نفسوں کے مطابق نہیں ہوتی ہے وہ دین میں اپنی خواہشوں کی وجہ سے کسی کو خدا کا شریک نہیں بناتے ہیں انہیں تمام احوال

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَكْرَةَ الْاَحَدِ تَامِنَ عَشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ ثَمَانِ وَارْبَعِينَ خَمْسَةَ اَلْفِ دِيْنَارًا عَنْ قَرِيْبٍ يَنْبَغِي اَعْلَقُوا اَبْوَابَ رُوِيَةٍ فَضِلَّ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ بَابَ رُوِيَةٍ فَتَمَرَلُ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ اَعْلَقُوا اَبْوَابَ الْاِكْتِسَابِ وَالْاَسْبَابِ فِي حَالِ صِقَاةِ الْقُلُوبِ وَقُرْبِ الشَّيْرِ فِيْ مَا يَخْصُكُمْ لَا فِيْ مَا يَعْمُ غَيْرَكُمْ مِنَ الْاَهْلِ وَالْاَنْبِيَاءِ فَلْيَكُنِ الْكَسْبُ لِغَيْرِكُمْ وَالتَّغْنَى لِغَيْرِكُمْ وَالتَّحْصِيلُ لِغَيْرِكُمْ وَاطْلُبُوا مَا يَخْصُكُمْ مِنْ حَبِيْقِ فَضْلِهِ وَاَقْبِلُوا اَنْفُسَكُمْ مَعَ الدُّنْيَا وَقُلُوبَكُمْ مَعَ الْاُخْرَى وَاَسْرَأْرَكُمْ مَعَ الْمَوْلَى اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا تُرِيدُ (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) فِيْ اَبْدَالِ الْاَنْبِيَاءِ فَاقْبِلُوا مِنْهُمْ مَا يَمُرُّوْنَ بِهِ فَاِنَّهُمْ يَأْمُرُوْكُمْ بِاَمْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ وَيَنْهَوْنَ عَنْ مَعْصِيَةِ الْاَيْتُظَوْنَ يَعْطُوْنَ فَيَاخْذُوْنَ لَا يَتَحَرَّكُوْنَ حَرَكَةً يَطْبَاعِيَةً وَنَفْسِيَّةً لَا يَشَارَكُوْنَ الْحَقَّ عَزَّوَجَلَّ فِيْ دِيْنِهِ يَأْهْوِيْتُمْ اِتَّبِعُوا

الرَّسُولَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ سَمِعُوا قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا
وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا اتَّبِعُوا الرَّسُولَ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
يُخْرِجَكُمْ إِلَى الْمَرْبِ قَبُولُ أَمْنِهِ فَكَقَرَّبَهُمْ
إِلَى الْخَلْقِ عَزَّ وَجَلَّ أَخْرَجَ لَهُمُ الْآلِفَابَ
وَالْحِكْمَ وَالْإِمَارَةَ عَلَى الْخَلْقِ.

يَا مَنْ أَفْقُونَ حَسِبْتُمْ أَنَّ الْيَّيْنَ
مُسْمَرٌ وَأَنَّ الْأَمْرَ سُدِّي لَا كَرَامَتَ لَكُمْ
وَلَا لَشَيْءٍ طِينَكُمْ وَلَا لِقُرْبَاءِ كُفِّ السُّوءِ
اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَى وَعَلَيْهِمْ وَخَلِّصْهُمْ مِنْ
ذُلِّ الْيَفَاقِ وَقَيْدِ الشِّرْكِ اُعْبُدُوا اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعِينُوا عَلَى عِبَادِهِ
يَكْسِبُ الْخَلَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ
عَبْدًا مَوْمِنًا مَطِيعًا أَكْلًا مِنْ حَلَالِهِ
يُحِبُّ مَنْ يَأْكُلُ وَيَعْمَلُ وَيَبْغِضُ
مَنْ يَأْكُلُ وَلَا يَعْمَلُ يُحِبُّ مَنْ يَأْكُلُ
يَكْسِبُهُ وَيَبْغِضُ مَنْ يَأْكُلُ يَبْغِضُهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْخَلْقِ يُحِبُّ الْمَوْحِدَ
لَهُ وَيَبْغِضُ الْمُشْرِكَ بِهِ يُحِبُّ الْمُسْلِمَ
إِلَيْهِ وَيَبْغِضُ الْمُنَافِقَ لَهُ مِنْ شَرِّطِ
الْمَحَبَّةِ الْمَوَافَقَةِ وَمِنْ شَرِّطِ الْعَدَاوَةِ
الْمُخَالَفَةِ سَلِّمُوا إِلَى رَيْكُمْ عَزَّ وَ
جَلَّ وَارْضُوا بِتَدْيِيرِهِ فِي الدُّنْيَا وَ

افعال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کر لیا ہے انہوں نے
اللہ عزوجل کا قول مآتاکم الرسول الایہ جو کچھ تم کو رسول
دیں پس اس کو لے لو اور جس سے منع کریں پس اس سے باز
رہو سن لیا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی پیروی کی یہاں تک کہ حضور نے ان کو اپنے بھیجے
والے کی طرف پہنچا دیا وہ حضور سے قریب ہوئے پس حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اللہ عزوجل سے ان کو قریب کر دیا ان کو دربار الہی سے
لقب اور خلعت اور مخلوق پر حکومت دلا دی۔

اسے منافق! تم نے یہ خیال کر لیا ہے کہ دین تصدیکہانی
ہے اور تحقیق امر دینی بیکار ہے اور محل تمہیں اور تمہارے
شیطانوں اور تمہارے برے ہم نشینوں کی کوئی عزت نہیں
اسے اللہ مجھ پر اور ان پر توبہ ڈال دے اور ان کو نفاق کی
ذلت اور شرک کی قید سے غلامی دیدے۔ تم اللہ عزوجل کی عبادت
کو۔ حلال کمائی سے اس کی عبادت پر مدد چاہو۔ یہ تحقیق اللہ
عزوجل سلطان تابعدار حلال کمائی کھانے والے بندہ کو دوست
رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس منہ سے سے محبت کرتا ہے جو
کھائے اور کام کرے اور اس کا دشمن ہے جو کر کھائے اور
کام نہ کرے وہ اس کو دوست رکھتا ہے جو کر کھائے
اور اس سے دشمنی رکھتا ہے جو کر نفاق سے اور مخلوق پر توکل کرے
کھاتا ہے۔ وہ موحد کو دوست رکھتا ہے اور مشرک
کو دشمن۔ وہ تسلیم و رضا والے کو دوست رکھتا ہے۔
اور جھگڑنے والے کو دشمن۔ دوستی کی شرط سے
موافقت کرتا ہے۔ اور دشمنی کی شرط سے مخالفت
کرتا ہے۔ تم اپنے کو رب عزوجل کی طرف سپرد کردو۔ اور
دنیا و آخرت میں اس کی تدبیر پر!

الْآخِرَةِ مِنْ آيَامِ ابْنِ لَيْثٍ بَيْلِيَّةٍ فَسَالَتْ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُشْفَهَا فَذَا ذِي بَيْلِيَّةٍ
أُخْرِى فَوْقَهَا فَتَحَيَّرْتُ فِي ذَلِكَ وَإِذَا
قَائِلٌ يَقُولُ لِي أَلَمْ تَقُلْ لَنَا فِي حَالِ
بَدَايِكَ أَنَّ حَالَتِكَ حَالَةُ التَّسْلِيمِ
فَتَاذَيْتُ وَسَكْتُ .

وَيُحَاكَ تَدْعَى مَحَبَّةَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَتُحِبُّ غَيْرَهُ هُوَ الصَّفَاءُ وَ
غَيْرُهُ الْكَدْرُ فَإِذَا كَدَرَتِ الصَّفَاءُ
بِمَحَبَّةٍ غَيْرِهِ كَدَمَا عَلَيْكَ يَفْعَلُ بِكَ
كَمَا فَعَلَ بِأَبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ وَيَعْقُوبَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ كَمَا مَالَ إِلَى وَلَدَيْهِمَا
بِجُزْءٍ مِنْ قُلُوبِهِمَا ابْتَلَاهُمَا فِيهِمَا وَ
نَبَّيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَا مَالَ إِلَى وَلَدَيْ ابْنَتَيْهِ الْحُسَيْنِ وَ
الْحُسَيْنِ جَاءَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ أَتُحِبُّهُمَا فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَمْ
أَحَدُهُمَا فَيُسْقَى الشَّمُّ وَأَمَّا الْآخَرُ
فَيُقْتَلُ فَخَرَجَ مِنْ قَلْبِهِ وَخَرَّغَهُ
لِمَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَلْبَ الْفَرَحُ
بِهِمَا حُزْنًا عَلَيْهِمَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
غَيُورٌ عَلَى قُلُوبِ أَنْبِيَائِهِ وَأَوْلِيَائِهِ
وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ يَا طَالِبَ الدُّنْيَا
بِنَفَاقَتِهِ افْتَحَرَّ يَدَكَ فَمَا تَرَى فِيهَا شَيْئًا
وَيْلَكَ زَهَدَتْ فِي الْكُسْبِ وَقَعَدَتْ

راضی ہو جاؤ۔ ایک زمانہ میں میں بتلاہ بلارہا پس میں نے اللہ عزوجل
سے اس کے دفع فرمانے کا سوال کیا پس اس نے دوسری بتلاہ
اس سے زیادہ مجھ پر اور بڑھادی پس میں حیرت میں پڑ گیا اور نگاہ
ایک کہنے والے کی اور ان کی کہہنا سے کہ کیا ہم نے تجھ سے حالت
ابتدائی میں یہ نہ کہہ دیا تھا کہ تیری حالت تسلیم کی حالت ہونا چاہیے
پس میں نے ادب کیا اور ساکت رہ گیا۔

تجھ پر انہوں نے تو دعویٰ تو محبت الہی کا کرتا ہے اور بغیر اللہ کو دوست رکھتا ہے
وہ سراپا منافق ہے اور اس کا بغیر سزا نہ کہہ دیت پس جب تو صغیر کو بغیر اللہ کی
دوستی سے مل کر کر دے گا۔ وہ تجھ پر کہ دوستی لڑا دے گا اور وہ میرے ساتھ وہ
معاشرہ کرے گا۔ جو کہ اس نے ابراہیم خلیل اللہ اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ کیا تھا
جب وہ دونوں حضرات تھوڑی سی محبت نبوی کے ساتھ اپنے صاحبزادوں کی طرف
مائل ہوئے تو دونوں کا ان بچوں ہی کے ساتھ امتحان لیا۔ اور ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے دونوں اہل حق و ایمان حسین
رضی اللہ عنہما کی طرف مائل ہوئے تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام
آئے اور دریافت کیا کہ کیا آپ ان کو دوست رکھتے ہیں فرمایا ہاں
یہ کہ جبریل علیہ السلام نے کہا ان میں سے ایک کو زہر ملا یا جائے گا
اور دوسرے کو قتل کیا جائے گا پس وہ دونوں آپ کے قلب سے
نکل گئے اور آپ نے اپنے قلب کو مولے عزوجل کے لیے
خالی کر لیا اور وہ خوشی ان پر غم سے تبدیل ہو گئی۔ حق عزوجل
اپنے انبیاء اور اولیاء اور اپنے نیک بندوں کے دلوں پر بڑی
عزت رکھنے والا ہے کہ غیب کی طرف متوجہ نہیں ہونے
دیتا ہے۔ اسے لفاق سے دنیا کے طالب تو اپنا ہاتھ
کھول پس اس میں تو کچھ بھی نہ پائے گا۔ تجھ پر انہوں
کو تو نے کمائی کو چھوڑ دیا۔ اور دین کے بدلہ لوگوں کے

تَأْكُلُ أَمْوَالَ النَّاسِ بِإِذْنِكَ الْكَسْبُ
صَنَعَهُ الْإِنِّيَاءُ جَمِيعُهُمْ مَا مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ
كَانَ لَهُ صَنَعَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ أَخَذُوا
مِنَ الْخَلْقِ بِأَذْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا
سَكْرَانُ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَبِشَرِّهَا هَوَا
هُوَ أَسَارَتُهَا عَنْ قَرِيبٍ تَصْخُوفِي لِحَدِّكَ

مال کھانے بیٹھ گیا۔ محنت مزدوری کمائی تمام انبیاء کرام علیہم السلام
کا پیشہ تھا۔ اس میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو کوئی نہ کوئی پیشہ نہ کرتا تو
اور آخر میں باذن الہی مخلوق سے انہوں نے کچھ یا اسے دنیا کی
شراب اور اس کی شہوتوں اور ہوسوں سے نشہ میں پڑ جانے والے
معتقرب تجھے اپنی گوری ہوش آئے گا سمجھ جا۔

الْمَجْلِسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ

سینا یسوی مجلس

علم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ فِي الْمَدْرَسَةِ
مُسْتَهْلٌ شَعْبَانِ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَتِسْمِائَةٍ
تَعَلَّمْ شَيْئًا أَعْمَلْ أَحْلِصْ وَتَجَرَّدْ
عَنْكَ وَعَنِ الْخَلْقِ وَقُلِ اللَّهُ شَيْءٌ ذَرَهُمْ
فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ قُلْ كَمَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا سَرَبَ
الْعَالَمِينَ أَهْجَرَ الْخَلْقِ وَأَبْغَضَهُمْ
مَا دُمْتُ تَرَاهُمْ فِي الضَّرِّ فَإِذَا أَصَحَّ
تَوَحَّيْتُكَ وَخَرَجَ خَبِثُ الشِّرْكِ مِنْ
قَلْبِكَ عُدَّ إِلَيْهِمْ وَخَالَطَهُمْ وَانْفَعَهُمْ
بِمَا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ وَدُرِّهِمْ عَلَى بَابِ
رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَوْتُ الْخَوَاصِّ مَوْتُ
عَنِ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ مَوْتُ عَنِ الْإِرَادَةِ
وَالْإِخْتِيَارِ مَنْ صَدَحَتْ لَهَا هَذِهِ الْمَوْتَةُ

یکم شعبان ۵۴۵ھ کو مدرسہ تادریہ میں منگل کے دن
ارشاد فرمایا :
علم سیکھ پورا عمل کرو اور اخلاص کرو اور اپنے نفس اور جو مخلوق سے
مجرد ہو جاؤ اور اللہ اللہ کو بھران سب کو چھوڑ دے کوہ اپنے
بیہودہ خیالات میں کھیلنے رہیں۔ ویسا ہی کہو جیسا کہ ابراہیم علیہ
السلام نے کہا تھا۔ تحقیق یہ سب سوا رب العالمین کے میرے
دشمن ہیں جب تک تیری نظر نقصان و نفع میں مخلوق پر پڑتی رہے
تو ان کو چھوڑ دے اور ان کو دشمن سمجھ پس جب تیری توحید
درست ہو جائے اور خباثت شرک کی تیرے قلب سے
نکل جائے تو تو مخلوق کی طرف لوٹ آ اور ان سے میل جول کر
اور جو کچھ تیرے پاس علم ہو اس سے ان کو نفع پہنچا۔ اور ان کو
پروردگار عالم کے دروازہ کا راستہ بتا۔ خاص لوگوں
اہل اللہ کی موت فی الجملہ تمام مخلوق سے مر جانا۔ ارادہ
اختیار سے مر جانا ہے۔ جس کو یہ موت حاصل ہوئی۔

صَحَّتْ لَهُ الْحَيَاةُ الْأَبَدِيَّةُ مَعَ رَبِّهِ
عَزَّ وَجَلَّ تَصِيرُ مَوْتُهُ الظَّاهِرَةُ سَكْنَةً
لِحُطَّةٍ غَشِيَةٍ لِحُطَّةٍ غَيْبَةٍ لِحُطَّةٍ نَوْمَةٍ ثُمَّ
يَقُطُّهُ إِنْ أَرَدْتَ هَذِهِ الْمَوْتَةَ فَعَلَيْكَ
بِتَنَادُلِ بَنِي الْمَعْرِفَةِ وَالْقُرْبِ وَالنَّوْمِ
عَلَى عَتَبَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَأْخُذَكَ
بَيْدَا الرَّحْمَةِ وَالْمَيْتَةِ فَيُحْيِيكَ حَيَاةً
أَبَدِيَّةً لِلنَّفْسِ طَعَامٌ وَلِلْقَلْبِ طَعَامٌ
وَلِلسَّرِّ طَعَامٌ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَيْتُ عِنْدَ
رَبِّي فَيُطْعِمُنِي وَيَسْقِيَنِي يَعْنِي يُطْعِمُ
سِرِّي مَعَانِي يُطْعِمُ رُوحِي الرُّوحَانِيَّةَ
يُعَذِّبُنِي يَغْذِي أَوْ يَخْصُنِي فِي الْأَوَّلِ عُرْجٍ
يَقَالِيهِ وَقَلْبِي ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَعُ الْقَالِبِ
وَصَارَ يَعْرِضُ بِقَلْبِهِ وَسِرِّهِ وَهُوَ خَاصِرٌ
بَيْنَ النَّاسِ وَهَكَذَا أَوْثَرُ أَثَرُهُ عَلَى
الْحَقِيقَةِ الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ
وَالْإِخْلَاصِ وَالتَّعَلُّمِ لِلْخَلْقِ
يَا قَوْمُ كُلُّوْا بَقَايَا الْقَوْمِ اشْرَبُوا
مَا قَدْ بَقِيَ فِي أَوَانِيهِمْ يَا مَنْ يَدْعِي الْعِلْمَ
لَا عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ وَلَا
عِبْرَةَ بِعِلْمِكَ مِنْ غَيْرِ إِخْلَاصٍ لِأَنَّهُ
جَسَدٌ بِلَا رُوحٍ عَلَامَةُ إِخْلَاصِكَ
أَنَّكَ لَا تَلْتَفِتُ إِلَى حَمْدِ الْخَلْقِ وَلَا إِلَى
ذَمِّهِمْ وَلَا تَطْمَعُ فِيمَا آتَيْنَاهُمْ بَلْ تُعْطَى

اس کو اپنے رب عزوجل کے ساتھ حیوۃ ابدی ہمیشہ کی زندگی کا نال
گئی۔ اس کی ظاہری موت صرف ایک لمحہ کا سکتہ ایک لمحہ کی غشی
ایک لمحہ کی غیب و ناموجودگی ہے۔ ذرا سی دیر کا سونا ہے۔ پھر
ہمیشہ کی بیداری۔ اگر تو ایسی موت مرنا چاہتا ہے پس تو معرفت و
قرب الہی کی شراب نوشی کر اور اس کے آستانہ پر پڑ جانا سوجانا
اختیار کرنا کہ وہ تجھ کو اپنی رحمت اور احسان کے ہاتھ سے پکڑے
پس وہ تجھ کو حیوۃ ابدی کی زندگی عطا فرما دے نفس کا علیحدہ کھانا ہے
اور قلب کا جلا۔ اور سر و باطن کا جلا۔ اور اسی واسطے حضرت نبی کریم علیہ
الصلوة والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔ تحقیق میں اپنے رب کے پاس رہنا
ہوں پس وہ تجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے مطلب یہ کہ وہ میرے باطن کو
حقیقت کی غذا اور میری روح کو روحانیت کی غذا کھلاتا ہے مجھ کو
ایسی غذا دیتا ہے جو میرے ساتھ مقصود ہے ابتداء اپنے قلب و جسم
دونوں کے ساتھ معالج کیا۔ ترقی و معراج حاصل کی بعدہ قالب و جسم کو
روک لیا۔ اور ایسی حالت میں کوہ آدمیوں میں موجود و حاضر رہتے
تھے۔ قلب و باطن سے عروج و معراج فراتے رہتے تھے۔
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہی حال آپ کے ان حقیقی وارثوں کا ہے۔
جنہوں نے علم عمل اور اخلاص اور مخلوق کی تعلیم و تلقین کو جمع
کر لیا ہے۔

اے قوم۔ ادب اللہ کا سچا کچا کھاؤ جو کچھ ان کے
برتنوں میں باقی رہا ہے اسی کو پیو۔ اے مدعی علم
تیرے حکم کا بغیر عمل کے اور تیرے عمل کا بغیر اخلاص کے
کچھ اعتبار نہیں ہے۔ کیوں کہ علم بلا عمل اور عمل بغیر اخلاص
جسم بلا روح ہے۔ تیری اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو مخلوق
کی تعریف اور ان کی مذمت و برائی کی طرف توجہ نہ کرے اور
ان کے مال و اسباب کی طرف لالچ و طمع۔ بلکہ تو ربوبیت

الرَّبُّ بِبَيَّةٍ حَقَّقَهَا تَعْمَلُ لِلْمُنْعِمِ لَا لِلنَّعْمَةِ
لِلْمَالِكِ لَا لِلْمَلِكِ يُلْحِقُ لَا لِلْبَاطِلِ مَا عِنْدَ
الْخَلْقِ قَشَرُ وَمَا عِنْدَ الْخَالِقِ لُبٌّ فَإِذَا
صَحَّ صِدْقُكَ فِيهِ وَإِخْلَاصُكَ لَهُ وَ
دَامَ وَفَوْقُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ أَطْعَمَكَ مِنْ
دَهْنِ هَذَا اللَّبِّ وَأَطْلَعَكَ عَلَى لُبِّ
اللَّبِّ وَسِرِّ السِّرِّ وَمَعْنَى الْمَعْنَى فَحِينَئِذٍ
تَتَعَذَّى عَمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ التَّعَرَّى
لِلْقَلْبِ لَا لِلْجَسَدِ الزُّهْدُ لِلْقَلْبِ لَا لِلْجَسَدِ
الْإِعْرَاضُ لِلْسِرِّ لَا لِلظَّاهِرِ النَّظَرُ إِلَى الْبَاطِنِ
لَا لِلْمُبَاطَنِ النَّظَرُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِلْخَلْقِ
الْدَائِرَةُ عَلَى أَنْ تَكُونَ مَعَهُ لَامَعَ الْخَلْقِ
تَعْدِمُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ بِأَلْضَافَةِ إِلَيْكُمْ
كَانَ لَا دُنْيَا وَلَا آخِرَةَ كَانَ لَا نَنْتَى سِوَاهُ
تَنْعَمُ الْمُحِبُّونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ هُمْ
خَوَاصُّهُ مِنْ خَلْقِهِ لِابْتِلَاءِ أَجْسَادِهِمْ
الشَّهْدَاءُ الَّذِينَ قَتَلُوا بِسُيُوفِ الْكُفَّارِ
لِابْتِلَاءِ أَجْسَادِهِمْ فَكَيْفَ الشَّهْدَاءُ
الَّذِينَ قَتَلُوا بِسُيُوفِ الْمَحَبَّةِ إِنَّهُمْ
يَكْسَلُ الْخَرَابَ عَلَى الْآبِيَةِ وَالْمُبَاطَنِ
بِالْمَعَاصِي أَمَا تَرَى الْمَوَاضِعَ الْخَرَابَ
مَعَاصِي أَهْلِهَا خَرَبَتْهَا لِأَنَّ الْمَعَاصِي
تُخَرِّبُ الْبِلَادَ وَتُهْلِكُ الْعِبَادَ هَكَذَا أَنْتَ
بِنَيْتِكَ بَكَدَّةٌ إِذَا عَصَيْتَ فِيهَا جَاءَهَا
الْخَرَابُ إِذَا عَصَيْتَ يَجِيئُكَ الْخَرَابُ

کو اس کا حق ادا کرتا ہے۔ تیرا عمل نعمت دینے والے کے
واسطے تیرے عمل مالک کے لیے ہو نہ کہ ملک کے لیے حق کے
لیے ہو نہ کہ باطل کے واسطے مخلوق کے پاس جو کچھ ہے۔ محض یہ
چھلکا ہے اور خالق کے پاس جو کچھ ہے وہ سراپا مغر جب اللہ
کے بارہ میں تیری سچائی اور اس کے واسطے تیرا اخلاص اور اس
کے روبرو تیری حضوری درست ہو جائے گی۔ پس وہ تجھ کو اس مغز
کے روغن سے کھانا کھلائے گا اور وہ تجھے مغز کے مغز اور باطن
کے باطن اور حقیقت کی حقیقت پر خبردار کر دے گا پس اس وقت
تو اسوائے اللہ سے برہنہ ہو جائے گا۔ فی الجملہ یہ برہنگی دل کی ہرے
نہ کہ جسم کے لیے زہر کا تعلق قلب سے ہوتا ہے نہ کہ جسم سے روگردانی
باطن سے ہوتی ہے نہ کہ ظاہر سے۔ نظر معانی کی طرف معتبر ہوتی
ہے کہ الفاظ پر دیکھنا اللہ عزوجل کا ہے نہ کہ مخلوق کا۔ دار و مدار
اس پر ہے کہ تو خالق تھے ساتھ ہو نہ کہ مخلوق کے ساتھ دنیا و آخرت
تمہارے اعتبار سے دونوں معدوم ہو جائیں۔ گویا نہ دنیا ہے
اور نہ آخرت گویا کوئی شے خدا کے سوا ہے ہی نہیں اللہ کی
مخلوق میں سے مخصوص اس کے محب جو کہ اعلاء کلمۃ اللہ
کے لیے کافروں کی تلواروں سے شہید ہوتے ہیں بدنی تکلیفیں
اٹھا کر کے کیسے خوش ہوتے ہیں۔ لہٰذا میں پاتے ہیں پس کیا حال
ہو گا ان شہیدوں کا جو کہ محبت کی تلواروں سے قتل کیے گئے
ہیں۔ گناہوں کی وجہ بجائے بدنوں اور جسموں پر بربادی مسلط
کی جاتی ہے کیا تو نے وہ دیرانے جن کو ان کے رہنے والوں
کے گناہوں نے خراب و برباد کر دیا نہ دیکھے کیوں کہ گناہی شہروں
کو خراب اور بندوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اسی طرح تیری حالت ہے
تیرا جسم ایک شہر ہے جب تو اس میں گناہ نافرمانی کرے گا
اس میں خرابی آجائے گی۔ جب تو گناہ کرے گا۔ اولا خرابی

إِلَى جَسَدِكَ شَمَّ إِلَى جَسَدِ دِينِكَ يَجِيئُكَ
 الْعَمَى وَالزَّمَنُ وَالظَّرَنُ وَذَهَابَ الْقُرَّةُ
 تَجِيئُكَ الْأَمْرَاضُ الْمُخْتَلِفَةُ تَجِيئُكَ
 الْفَقْرُ فَيَخْرُبُ بَيْتَ مَالِكَ وَيُخْرِجُكَ
 إِلَى أَصْدِ قَائِمِكَ وَأَعْدَاءِكَ وَبِكَ يَأْمَنُ
 لَا تَخَادِعِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ تَعْمَلْ عَمَلًا
 وَتُظْهِرْ أَنَّهُ لَكَ وَهُوَ لِلْخَلْقِ تَزَايَاهُمْ
 وَتَنَافِيهِمْ وَتَمَلُّقَ لَهُمْ وَتَنَسُّيَ رَبِّكَ
 عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَرِيبٍ تَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا
 مُفْدِيًا مَرِيضَ الْبَاطِنِ عَلَيْكَ بِالْذَّوَاءِ
 وَهَذَا الدَّوَاءُ لَا يَكُونُ عِنْدَ الصَّالِحِينَ
 مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذِ الدَّوَاءَ مِنْهُمْ
 وَاسْتَعْمِلْهُ وَقَدْ جَاءَتْكَ الْعَافِيَةُ
 الدَّائِمَةُ وَالصِّبْغَةُ الْأَبَدِيَّةُ لِمَعْنَاكَ
 وَلِفَيْلِكَ وَلِسِرِّكَ وَلِخَلْقِكَ مَعَ رَبِّكَ
 عَزَّ وَجَلَّ تَنْفَعِيهِمْ عَيْنَا فَيْلِكَ فَتُظْهِرُهَا
 إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَصِيرُ مِنَ الْمُجْتَبَيْنِ
 الْوَقُوفِ عَلَى بَابِ الدِّينِ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى
 مَا سِوَاهُ ذَلِكَ فِيهِ يَدْعُهُ كَيْفَ يَنْظُرُ إِلَى
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ .

يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا وَلَا تَبْتَدِعُوا وَاقِفُوا
 وَلَا تُخَالِفُوا أَطِيعُوا وَلَا تَعْصُوا اخْلَصُوا
 وَلَا تُشْرِكُوا وَحْدَ الْوَحْدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَعَنْ
 بَابِهِ فَلَا تَبْرَحُوا اسْأَلُوهُ وَلَا تَسْأَلُوا غَيْرَهُ
 اسْتَعِينُوا بِهِ وَلَا تَسْتَعِينُوا بِغَيْرِهِ تَوَكَّلُوا

تیرے بدن کی طرف اُسے کی پھر تیرے دین کے جسم کی طرف راہیت
 کرے گی تجھے اندھا پن اپا جہن بہر اپن حاصل ہوگا اور تیری قوت
 جاتی رہے گی۔ تجھے طرح طرح کے مرض اُکھیریں گے۔ تجھے
 محتاجی اُسے کی پس وہ تیرے مال کے گھر کو ویران و برباد کرے
 گی اور وہ تجھے تیرے دوستوں اور دشمنوں کے طرف لے جائے
 گی اور در بدر پھرائے گی اسے منافق تیرے اوپر نفوس ہے
 حق عزوجل کے ساتھ مکرو فریب نہ کر اسے دھوکہ نہ دے تو
 عمل کرتا ہے اور اظہار کرتا ہے کہ وہ خدا کے لیے کیا ہے۔
 حالانکہ وہ مخلوق کے لیے ہوتا ہے تو ان سے ریا و نفاق کرتا
 ہے اور ان کے واسطے چلو سنی و خوشامد کرتا ہے اور تو اپنے
 رب عزوجل کو بھلا دیتا ہے عنقریب تو دنیا سے نفلس و محتاج ہو کر
 نکلے گا۔ سوچ غور کر اسے باطن کے مریض تو اپنا علاج کو دے کر۔
 اور اس کی دوا تجھے اللہ عزوجل کے نیک بندوں ہی کے پاس ملے گی
 ان سے تو دوا لے کر استعمال کر۔ اس سے تجھے عافیت دائمی۔
 اور صحت ابدی حاصل ہوگی تیری حقیقت اور قلب اور باطن سب
 کا علاج ہو جائے گا نیز تیری اس غلوت کا اللہ عزوجل کے ساتھ
 ہوگی تیرے قلب کی دونوں آنکھیں کھل جائیں گی پس تو ان سے اپنے
 رب عزوجل کو دیکھنے لگے گا۔ تو ان محبوبان الہی سے ہو جائے گا جو کہ
 استاذ الہی پر پڑھنے والے ہیں اسوے اللہ کی طرف نظر بھی نہیں ڈالتے جس
 قلب میں بدعت ہو وہ حق عزوجل کی طرف کیسے نظر کر سکتا ہے۔

اسے قوم تم شریعت کے متبع بنو اور بدعتی نہ کرو موافقت
 کرو اور مخالفت نہ بنو طاعت کرو اور نافرمانی نہ کرو مخلص بنو اور
 مشرک نہ ہو حق عزوجل کی وحدانیت پر عمل کرو و موحد بنو اور اس
 کے استاد سے ہرگز نہ ہٹو اسی سے سوال کرو اس کے غیر سے سائل
 نہ بنو اسی سے مدد چاہو اور اس کے غیر سے مدد نہ چاہو اسی پر توکل

عَلَيْهِ وَلَا تَتَوَكَّلْ عَلَى غَيْرِهِ وَآنْتُمْ
يَا خَوَاصُّ سَلَمُوا أَنْفُسَكُمْ إِلَيْهِ وَارْضُوا
بِتَدْبِيرِهِ فَيْكُمْ وَاسْتَغْلُوا بِذِكْرِهُ دُونَ
مَسْئَلَتِهِ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي
بَعْضِ كُتُبِهِ مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْئَلَتِي
أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ الْمَسْأَلِينَ يَا بَنِي
اسْتَغْلِ بِذِكْرِهِ وَانْكَسِرْ قَلْبَكَ لِاجْلِهِ
أَمَا تَرْضَى مِنْ عَطَايِهِ أَنْ يَكُونَ جَلِيلًا
لَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ
أَنَا جَلِيلٌ مَنْ ذَكَرَنِي وَقَالَ أَنَا عِنْدَ
الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوبُهُمْ مَنْ أَجَلَنِي

يَا غُلَامُ بِذِكْرِكَ لَكَ يَقْرُبُ قَلْبُكَ
مِنْهُ وَيُدْخِلُ إِلَى بَيْتِ قُرْبِهِ وَتَصِيرُ
صَيفًا لَكَ الصَّيْفُ يُكْرِمُ وَلَا سَيْفًا ضَيِّفُ
الْمَلِكِ إِلَى مَعِي تَشْتَغِلُ عَنْ هَذَا الْمَلِكِ
بِالْمَلِكِ وَالْمَلِكِ عَنْ قَرِيبٍ تَعَايَرُ
مُلْكُكَ وَمُلْكُكَ عَنْ قَرِيبٍ يَحْصُلُ
فِي الْآخِرَةِ وَتَرَى كَأَنَّ الْمُلْكَ لَمْ تَكُنْ
وَالْآخِرَةُ لَمْ تَكُنْ لَا تَهْرَبُوا مِنِّي لَنْفَعُ
يَدَايَ فَإِنَّ عِنْدِي غَنَى عَنْكُمْ وَعَنْ أَهْلِ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِنَّمَا أُرِيدُكُمْ لَكُمْ
فِي حَبَالِكُمْ أَفْتَلُ لَا تَبْتَدِعْ وَلَا تُحْدِثْ
فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ إِيَّاهُ
الشَّاهِدِينَ الْعَادِلِينَ لَكِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَنَةَ
فَاتَّهَمَا يُؤْصِلَانِكَ إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا

کہ وہ اس کے غیر پر تمہارا توکل نہ ہو اور تم اپنے مخصوص لوگوں اپنے
نفسوں کو اس کی طرف سپرد کر دو اور اس کی تدبیر پر جو کہ تمہارے اور
تمہارے غیروں کے لیے ہے راضی ہو جاؤ اور اس کے ذکر میں
مشغول ہو جاؤ نہ کہ سوال میں کیا تم نے قول الہی جو کہ اس نے اپنی بعض
کتابوں میں فرمایا نہیں سنا جس کو میرا ذکر سوال کرنے سے باز رکھے گا
میں اس کو ایسا عظیمہ دے گا جو کہ سائلین کی نسبت بہت بزرگ و بہتر
ہو گا اسے ذکر الہی میں مشغول ہونے والے اور اسی کے لیے اپنے قلب
کو منکر بنادینے والے کیا تو اس کی اس عطا سے راضی نہیں کہ وہ تیرا
جلس و ہم نشین ہو جائے۔ اللہ عزوجل نے اپنے بعض کلام میں ارشاد فرمایا
ہے۔ اور میں اس کا جلس ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے اور نیز فرمایا میں ان کے
پاس ہوں جن کا دل میرے لیے شکستہ ہو رہا ہے۔

اے غلام تیرے خدا کو یاد کرنے سے تیرا قلب خدا سے
نزدیک ہو جائے گا اور وہ تجھے خدا کے قریب کے گھر میں داخل کر
دے گا اور تو خدا کا مہمان ہو جائے گا۔ مہمان کی عزت کی جاتی ہے
خصوصاً بادشاہ کے مہمان کی۔ تو کب تک اس بادشاہ سے
ملک و سلطنت میں مشغول رہ کر روگردانی کرتا رہے گا غریب
تو اپنی سلطنت و حکومت سے جدا کی کرے گا اور غریب
تو آخرت میں موجود ہو گا اور خیال کرے گا کہ گویا دنیا تھی ہی
نہیں اور آخرت ہمیشہ سے ہے۔ تو میرے ہاتھ کو خالی دیکھ کر
مجھ سے نہ بھاگ پس تحقیق مجھے تو تجھ سے اور تمام مشرق و مغرب
والوں سے بے پڑا ہی ہے میں تجھ سے تیرے ہی نفع کے لیے چاہتا
ہوں تمہاری ہی ریسماں بننا رہتا ہوں۔ تو بدعت نہ کر اور دین الہی
میں کوئی نئی بات جس کی اصل نہ ہو مت نکال۔ تو دو عادل گواہوں
قرآن و حدیث کی پیروی کرتا رہو۔ پس تحقیق وہ دونوں تجھ کو
تیرے رب عزوجل کی طرف پہنچا دیں گے۔ اور لیکن

إِنْ كُنْتَ مُبْتَدِعًا فَشَاهِدَكَ عَقْلَكَ وَ
هَوَاكَ فَلَا جَوْرَ يُؤْصِلُكَ إِلَى الثَّارِ وَ
يُلْحِقُكَ بِفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُودِهِمَا
تَحْتَجُّجٌ بِالْقُدْرِ فَلَا يَقْبَلُ مِنْكَ لَابِدٌ
لَكَ مِنَ الْخَوَلِ إِلَى دَارِ الْعِلْمِ وَالْعِلْمُ نَسَمُ
الْعَمَلِ ثُمَّ الْإِحْلَاصُ بِكَ لَا يَتَجَنَّبُ شَيْءٌ
وَلَا بَدَأَ مِنْكَ اجْعَلْ سَعْيَكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ
وَالْعَمَلِ وَلَا تَجْعَلْهُ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا عَنْ
قَرِيبٍ يَنْقُطِعُ سَعْيُكَ فَاَجْعَلْ سَعْيَكَ
فِيمَا يَنْفَعُكَ فَإِنَّ إِلَهَ رَجُلٍ وَتَوَاجَدَ
وَقَالَ مَا كَانَ مُقَدَّرَ مَعَهُ هَذِهِ الْعُرُوسُ
حَتَّى كَانَ لَهَا الْبَحْثُ فَتَالَ كَمَحَّةٌ مِّنَ
السَّكَاةِ قَبْلَ الثَّرَافِ.

يَا عِلْمًا تَعَرَّضْ وَتَوَصَّلْ إِلَى يَمِينِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ فَإِنَّهُ إِذَا رَضِيَ عَنْكَ
أَحَبَّكَ نَحْمُ غَيْرِ الرِّمْقِ عَنْ قَلْبِكَ وَقَدْ جَاءَكَ
الرِّمْقُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ
مِّنْكَ وَلَا عَنَاءٍ نَحْمُ الْهُمُومَ عَنْ قَلْبِكَ وَ
اجْعَلْهَا وَاحِدًا وَهُوَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
يَا إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كَفَاكَ الْهُمُومُ كُلُّهَا هَمُّكَ
مَا أَهَمَّكَ إِنْ كَانَ هَمُّكَ الدُّنْيَا فَإِنَّكَ
مَعَهَا وَإِنْ كَانَ هَمُّكَ الْخَلْقُ فَإِنَّكَ
مَعَهُمْ وَإِنْ كَانَ هَمُّكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
فَإِنَّكَ مَعَهُ دُنْيَا وَآخِرَةً

اگر تو بدعتی ہو جائے گا پس تیرے دو گواہ تیری عقل و خواہش ہوں
گی پس یقیناً وہ دونوں تجھ کو دوزخ میں پہنچا دیں گے۔ اور تجھے فرعون
ہامان اور اس کے لشکر کے ساتھ ملا دیں گے نفوذ بالذکر تو تقدیر الہی کے
ساتھ حجت کرتا ہے جو تجھ سے قبول نہ کی جائے گی تیرے لیے
علم و تدریس عمل و اخلاص کی درس گاہ میں داخل ہونا لازمی ہے اول
علم ہے پھر عمل بعد از اخلاص تجھ سے کچھ ہوتا نہیں حالانکہ ہونا
ضروری ہے۔ تیری تمام تر سعی علم و عمل کی طلب میں ہونی چاہیے
نہ کہ طلب دنیا میں مغرب تیری سعی کشش منقطع ہو جائے گی پس
اپنی سعی ایسے کام میں کر جو کہ تجھے نفع دے۔ ایک شخص آپ کے
روبرو کھڑا ہوا اور وجد ظاہر کیا اور دریافت کرنے لگا کہ اس دین کا
پیش خیمہ کیا تھا جو اس کا ایسا نصیب ہو گیا۔ پس جواب میں ارشاد فرمایا
کرشب وصال سے قبل بادشاہ و مالک کی ایک نظر لطف۔

اے غلام آگے بڑھ اور رضا الہی تک پہنچ جاتا کہ وہ تجھ
سے راضی ہو جائے۔ پس بہ تحقیق جب وہ تجھ سے راضی ہو جائے
گا تو وہ تجھے اپنا محبوب بنائے گا۔ تو رزق کے غم کو اپنے قلب
سے دور کر دے۔ تیرے پاس رزق اللہ عزوجل کی طرف سے
بغیر مشقت و تکلیف اٹھانے کے آجائے گا۔ تو تمام غموں کو
اپنے قلب سے نکال ڈال اور اس کو ایک بنائے اور وہ حق عزوجل کا غم
ہے پس جب تو ایسا کرے گا وہ تیرے تمام غموں کو کافی ہو گا تیرا
کفیل بن جائے گا۔ تیرا غم وہ ہے جو تجھے بے چین بنادے گا تیرا
دنیا کے لیے غم ہے پس تو دنیا کا ساتھی ہے اور اگر تیرا غم آخرت کے لیے
تو تو آخرت کا ساتھی ہے اور اگر تیرا غم مخلوق کے لیے ہے پس تو ان کے ساتھ ہے اور
اگر تیرا غم حق عزوجل کے لیے ہے پس تو دنیا و آخرت میں اس کے ساتھ ہے۔

اثر تالیسویں مجلس

المجلس الثامن والأربعون

غضب الہی سے بچنے کے بیان میں

۸ شعبان ۱۲۵۵ھ کو منگل کے دن مدرسہ قادریہ
میں ارشاد فرمایا :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مروی ہے تحقیق آپ
نے ارشاد فرمایا جس نے اپنا بناؤ نگھارا اس چیز سے کیا جس کو مخلوق
پسند کرتی ہے۔ اور اللہ سے اس چیز کے ساتھ مقابل کیا جس کو
وہ ناپسند فرماتا ہے تو وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ
اس پر غضبناک ہوگا تم کلام نبوت کو سن لو۔ اسے منافقو!۔ اسے
آخرت کو دنیا کے عوض بخینے والا اسے حق کو مخلوق کے عوض اور باقی کو
فانی کے بدلہ بیچنے والا۔ تمہارے کاروبار تجارت میں ٹوٹا ہے۔
اور تمہارا اصل مال بھی غارت ہو گیا تم پر افسوس کہ تم اللہ کے غضب اور
غصہ کا اپنے کو نشانہ بنانے والے ہو کیوں کہ جو ایسی چیز سے اپنا بناؤ
نگھارا کرتا ہے جو اس میں نہیں ہوتی اس پر اللہ عزوجل غصہ فرماتا ہے تو
مکاری ذکر۔ اپنے ظاہر کو آداب شریعت سے اور اپنے باطن کو اس
میں سے مخلوق کے نکال دیتے سے آراستہ کر مخلوق کے دروازوں کو بند کر دے
اور ان کو تو اپنے قلب سے فنا کر دے یہاں تک کہ تو یہ سمجھ لے کہ گویا
مخلوق پیدا ہی نہیں ہوئی ہے۔ تو ان کے ہاتھوں پر نفع و نقصان کا
کچھ خیال نہ کر تحقیق تو تو بدن کی آراستگی میں مشغول ہو گیا اور تو نے
قلب کی آراستگی کو چھوڑ رکھا ہے قلب کی آراستگی توحید و اخلاص اور ضلہ
پر سمجھ و سر کرنے اور اس کی یاد غیر اللہ کے بھلا دینے میں ہے
عسے ابن مریم علیہما السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ الثَّلَاثَا عَشْرَةِ فِي الْمَدِينَةِ
ثَامِنَ شَعْبَانَ سَنَةِ ثَمَانٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ مَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يُحِبُّونَ وَبَارَزَ
اللَّهُ بِمَا يَكْرَهُ لِقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ
عَلَيْهِ غَضَبَانُ اسْتَمْعُوا كَلَامَ التَّوْبَةِ يَا
مُتَافِقُونَ يَا بَايَعِينَ الْآخِرَةَ بِالدُّنْيَا
يَا بَايَعِينَ مَا يَبْقَى بِمَا يَفْنَى خَسِرْتُمْ
بِجَارَتِكُمْ وَذَهَبَتْ دُرُوسُ أَمْوَالِكُمْ
وَيَكُفُّكُمْ أَنْتُمْ مُتَعَرِّضُونَ لِمَقْتِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَسَخِطِهِ لِأَنَّ مَنْ تَزَيَّنَ
لِلنَّاسِ بِمَا لَيْسَ فِيهِ مَقْتُهُ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ زَيَّنَ ظَاهِرَكَ بِآدَابِ الشَّرِّعِ وَبَاطِنَكَ
بِاخْتِلَاجِ الْخَلْقِ مِنْهُ سَرَدَ أَبْوَابُهُمْ أَفْزَحَهُمْ
مَنْ حَيَّتْ قَلْبَكَ حَتَّى كَانَتْهُمْ لَمْ يُحَلِّسُوا
لَا تَرَى عَلَى أَيْدِيهِمْ صَبْرًا وَلَا نَفْعًا قَدْ
اشْتَغَلَتْ بِزِينَةِ الْقَالِبِ وَلَا تَرَكْتَ رَبِّيَّةَ
الْقَلْبِ بِالتَّوَحُّدِ وَالْإِخْلَاصِ وَالتَّقَاتِ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِذِكْرِهِ وَنِسْيَانِ غَيْرِهِ
عَنْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ

الْعَمَلُ الصَّالِحُ هُوَ الَّذِي لَا حِجْبَ أَنْ تَحْصِدَ
عَلَيْهِ يَا بُلَّةُ يَا مَجَانِيْنُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى الدُّنْيَا
هَذَا عَقْلٌ لَا يَنْفَعُكُمْ إِجْهَدْ فِي تَحْصِيلِ الْإِيمَانِ
وَقَدْ حَصَلَ لَكَ الْإِيمَانُ تُبِّ وَاعْتَدِمْ وَ
انْدَمْ وَأَمْرٌ بِسَلْ دُمُو عَيْنَيْكَ عَلَى حَدِّكَ
فَإِنَّ الْبُكَاءَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
يُطْفِئُ نِيرَانَ الْمَعَاصِي يُطْفِئُ نِيرَانَ
غَضَبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تُبَّتْ بِفَتْلِكَ
فَإِنَّ نُورَ الثَّوْبَةِ الصَّادِقَةِ يُضِيءُ عَلَى
الْوَجْهِ

يَا غُلَامُ إِجْهَدْ فِي حِفْظِ سِرِّكَ
مَهْمَا فَتَدَرَّتْ عَلَى الْحِفْظِ فَإِذَا جَاءَتْكَ
الْغَلْبَةُ فَإِنَّتَ مَعْدُودٌ الْحَبِّ يُخَرِّبُ
حَيْطَانَ الْخُدُورِ وَالسُّرَّ حَيْطَانَ الْحَيَاءِ
حَيْطَانَ الْوُجُودِ حَيْطَانَ رُؤْيَا الْخَلْقِ
الْمُنَكَّلِ الْمَغْلُوبِ الْتَّحِلِ بُرَابِ قَدَمِ
لَا هَذَا نَفْسِي وَهَذَا خَلْبِي هَذَا خَلْقِي
وَهَذَا رَبِّي اجْتَهِدْ أَنْ لَا تَكُونَ أَنْتَ بَلْ
يَكُونَ هُوَ اجْتَهِدْ أَنْ لَا تَتَحَرَّكَ فِي دَفْعِ
الصَّبْرِ عَنْكَ وَكَاجَلِبِ النِّعَمِ إِلَيْكَ فَإِنَّكَ
إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ أَقَامَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
إِلَيْكَ مَنْ يَخْدُمُكَ وَيُدْخِي الْأَذَى عَنْكَ
كُنْ مَعَ كَالْمَيْتِ مَعَ الْغَائِلِ وَكَاهِلِ
الْكُفِّ مَعَ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُنْ مَعَ
بَلَا وَجُودٍ وَلَا اجْتِيَارٍ وَلَا تَدْبِيرٍ

کہ نیک عمل وہ ہے جس پر تو تعریف کو دوست نہ رکھے کہ اگر
تیری تعریف کریں اسے اختر کے اعتبار سے ہو تو وہ
دیوانو اور دنیا کے اعتبار سے عاقلو یا ایسی عقل ہے
جو تم کو نفع نہ دے گی۔ تو ایمان کے حاصل کرنے میں کوشش
کر تحقیق تجھے ایمان حاصل ہو جائے گا۔ تو بہرہ اور معذرت
چاہ اور نام نہادوں و دونوں آنکھوں سے آنسو اپنے دونوں
رخساروں پر بہا۔ کیوں کہ اللہ عزوجل کے خوف سے روزا۔
گناہوں اور غضب الہی کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جب تو دل
سے توبہ کر لے گا یقیناً سچی توبہ کا نور چہرہ پر چمکنے لگے گا۔ تیرا چہرہ
منور ہو جائے گا۔

اے غلام۔ اپنے راز کے چھپانے میں جب تک کہ تو
اس کی حفاظت پر قادر ہو کوشش کرتا رہ۔ پس جب تو مغلوب ہو جائے
اور راز ظاہر ہو جائے پس اُس وقت تو معذور ہے۔ محبت
پروہ اور ستر کی دیواروں حیا کی دیواروں وجود اور مخلوق کی
نظر کرنے کی دیواروں کو خراب دیران کر دیا کرتی ہے۔ بناوٹی
ادبی کی نکال دینے کا حکم دیا گیا ہے اور جس پر کہ بے اختیاری سے
وجد طاری ہو اس کے قدموں کی خاک کا سرمہ بنایا جاتا ہے کیوں کہ
بناوٹ انسانی امر ہے اور غلبہ بے اختیاری امر ہے وہ مخلوق کے
دکھانے کا ہے اور رب والا۔ تواہات کی کوشش کر کہ تو نہ رہے
بلکہ صوف وہی رہ جائے۔ تو اس کی کوشش کر کہ نہ اپنے سے نقصان
کے رفع کرنے میں تو حرکت کرے اور نہ اپنے لیے نفع حاصل کرنے میں
پس تحقیق جب تو ایسا کرے گا تو حق عزوجل تیرے لیے ایک خدمت کا دفتر کر دے گا
جو کہ تیری خدمت کیا کرے گا اور تجھے تنگدست نہ کرے گا۔
تو حق تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہو جاوے گا کہ وہ ہر لمحے کے ساتھ جیسے چاہے پڑے اور جیسے
محباب بہمن جبریل کے ساتھ تو حق تعالیٰ کی محبت میں فی الجملہ فی وجود اور بلا اختیار اور بغیر

الْجُمْلَةِ اُثْبِتْ يَدَيْهِ عَلٰی قَدْحِي
 اِيْمَانِكَ يَفْعَلُكَ وَفَتْ تَرْوُلِ اَتَقْتَالِ
 اَقْضِيَّتِهِ وَاَفْتَدَارِهِ اِلَيْمَانُ يَفْعَلُ وَ
 يَثْبُتُ مَعَ الْقَدْرِ وَالْيَقَانُ كَيْفَ بُنِ
 الْمَنَافِقُ كَلَّمَ امَضَّتْ عَلَيْهِ الْاَيَاتُ وَ
 وَاللَّيَالِي هَزَلَتْ بَنِيَّتُهُ وَسَمِنَتْ نَفْسُهُ
 وَهَوَاكَ وَطَبْعُهُ وَعَمِيَّتْ عَيْنَا سِرِّهِ وَ
 قَلْبُهُ بَابُ دَارِهِ عَامِرٌ دَاخِلُ الدَّارِ الْخَوْبِ
 ذِكْرُهُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَلْسَانُهُ لَا يَقْتُلُهُ
 غَضَبُهُ يَنْفُسُهُ لَا يَرِيهِ عَزَّ وَجَلَّ يَلْسَانُهُ
 وَيَقْتُلُهُ وَفِي اَكْثَرِ اَوْقَاتِهِ يَكُونُ قَلْبُهُ
 ذَاكِرًا وَلِسَانُهُ سَاكِنًا غَضَبُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَلِرَسُولِهِ لَا يَنْفُسُهُ وَهَوَاكَ وَطَبْعُهُ وَ
 دُنْيَاكَ لَا يَحْسُدُ وَلَا يَتَنَزَّعُ اَهْلُ
 الْحُطُوطِ فِي حُطُوطِهِمْ .

يَا عَلَامُ اِيَّاكَ وَاِيَّاكَ اَنْ تُتَايَرَعَ
 مَحْطُوطًا فَاَنْتَ يَسْكُمُ وَيَرْتَفِعُ وَاَنْتَ
 تَهْلِكُ وَتَنْحُطُ وَتَذِلُ وَتَفْتَضِضُ كَيْفَ
 تُغَيِّرُ حَظَّهُ بِمَتَانَةِ عَتِكَ وَقَدْ سَبَقَ عَلَيْهِ
 اللَّهُ بِمَا هُوَ فِيهِ اِذَا اَنَا نَعَمْتُ الْحَقُّ عَزَّ وَ
 جَلَّ فِي عِلْمِهِ السَّابِقِ فِيكَ وَفِي غَيْرِكَ
 سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِكَ وَلَا يَنْفَعُكَ عَنْكَ
 كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَامِلَةٌ تَأْصِبُهُ
 ثُبُ اَلْاَنَ اِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَعْصُومُ
 كَيْسٌ لَا تَرْجِعُ عَنِ الْقَصْدِ اِلَيْهِ لَا جَلَّ

تدبیر کے ٹھہرا رہا۔ تو خدا کے حضور میں تضاد و قدر کے بوجھوں
 کے اترنے کے وقت اپنے ایمان و یقین کے قدموں
 پر ٹھہرا رہا کہ ایمان تقدیر کے ساتھ ٹھہرا رہتا ہے اور
 ثابت رہتا ہے۔ اور نفاق بھاگتا ہے۔ منافق پر جب چند
 دن اور رائیں گزرتی ہیں اس کا جسم ڈبلا ہو جاتا ہے اور اس کا
 نفس اور خواہش اور طبیعت موٹی ہو جاتی ہے اور اس کے باطن
 قلب کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں اس کے گھر کا دروازہ آباد
 ہوتا ہے اور اندرونی حصہ ویران اس کا خدا کا ذکر محض زبان
 سے ہوتا ہے ورنہ قلب سے اس کا فقرہ خدا اپنے نفس کے لیے
 ہوتا ہے نہ کہ رب عزوجل کے لیے اور مومن اس کے برعکس
 ہوتا ہے۔ مومن کا ذکر زبان و قلب دونوں سے ہوتا ہے اور اکثر
 اوقات میں اس کا قلب ذکر کرتا ہے اور زبان سکون میں مومن کا فقرہ
 غضب اللہ و رسول کے واسطے ہوتا ہے نہ کہ اپنے نفس و خواہش و طبیعت
 دنیا کے لیے نہ وہ حسد کرتا ہے اور نہ خوشحالوں سے ان کی خوشحالی پر
 جھگڑتا ہے۔

اے غلام تو اس بات سے اپنے کو بچا اور پہر بچا کہ تو کسی
 خوشحال سے جھگڑے کیونکہ وہ تو سلامت رہے گا اور تیرا ہوجائے
 گا اور تو دشمنی و جھگڑے سے ہلاک ہو جائے گا اور گزنا جائے گا اور
 ذلیل و رسوا ہو گا تو اپنے جھگڑے سے اس کی خوشحالی کے حصہ کو کیسے
 بدل سکتا ہے مالائمہ علم الہی پہلے ہی سے اس کی خوشحالی کے متعلق
 ہو چکا ہے جب تو اللہ عزوجل کے علم سابق کے متعلق جو تیرے اور
 دوسروں کے بارہ میں سابق ہو چکا ہے اللہ سے جھگڑے گا تو تو نظر الہی سے
 گر جائے گا اور تجھ کو تیرا عمل کچھ نفع دے گا مگر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
 ہے عمل کرنے والے رنج اٹھانے والے ہیں۔ تو ابھی
 اللہ عزوجل کی طرف توبہ کر کے معصوم دانا ہو شیار ہے اس بلا

بَلَاءٍ أَنْزَلَهُ بِكَ لِنَتَظِرَ كَشْفَةَ عَنْكَ وَلَا
تَيَّاسٌ فَإِنَّ مِنْ سَاعَةٍ فَرَجًا كُلُّ يَوْمٍ
هُوَ فِي شَأْنٍ يَنْقُلُ مِنْ قَوْمٍ إِلَى قَوْمٍ
إِصْبِرْ مَعَهُ دَامَ رُضٌ بِتَقْدِيرِهِ فَإِنَّكَ
لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ
أَمْرًا إِذَا صَبَرْتَ خَفَّفَ عَنْكَ الْبَلَاءُ
وَاحْدَثَ لَكَ أَمْرًا يُحِبُّهُ وَتُحِبُّهُ وَ
إِذَا جَزَعْتَ وَاعْتَرَضْتَ أَثْقَلَ عَلَيْكَ
الْبَلَاءُ وَزَادَكَ مِنْهُ عِقُوبَةٌ لَاعْتِرَاضَكَ
عَلَيْهِ يَأْقُومُ يَنْزِلُ الْبَلَاءُ عَلَيْكُمْ
لِيَسَبِّبَ إِعْتِرَاضَكُمْ عَلَيْهِ عَنَّا وَ
جَلَّ وَ مُنَادَعَتَكُمْ لَهُ وَ قُوفَكُمْ مَعَ نَفْسِكُمْ
وَ أَهْوِيَّتَكُمْ وَاعْتَرِاضَكُمْ وَ حَيْبَكُمْ لِدُنْيَاكُمْ
يَأْقُومُ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَتَكُونُ
نَفُوسُكُمْ عَلَى بَابِ الْآخِرَةِ وَ أَسْرَارُكُمْ
عَلَى بَابِ الْمَوْتِ إِلَى حَيٍّ تَنْقَلِبُ
النَّفْسُ قَلْبًا وَ تَدُوقُ مِمَّا دَاقَ وَ يَنْقَلِبُ
الْقَلْبُ سِرًّا وَ يَدُوقُ مِمَّا دَاقَ وَ يَنْقَلِبُ
السِّرُّ فَنَاءً فِيهِ لَا يَدُوقُ وَلَا يَدَانِ
ثُمَّ يُحْيِيهِ لَهُ لَا لِغَيْرِهِ فَحَيِّدْ
يَصْمِيذُ كَيْمِيَاءَ كُلِّ وَ دِهِم مِّنْهُ
يَقَعُ فِي أَلْفٍ مُّتَقَالٍ مِّنَ الشَّيْءِ
يَجْعَلُهَا ذَهَبًا فَهَذَا هُوَ الْعَايَةُ
الْكَلِيَّةُ الْآصِلِيَّةُ الْبَاقِيَّةُ طُوبَى
لِمَنْ عَرَفَ مَا أَقُولُ وَ آمَنَ بِهِ

کی وجہ سے جس کو اللہ نے تجھ پر اتارا ہے وہ خدا کی طرف قصد کرنے
سے باز نہیں رہتا۔ تو اس بلا کے اپنے سے ٹل جانے کا منتظر
رہو اور خدا سے ناامید نہ ہو کیوں کہ ایک ساعت کے بعد دوسری
ساعت میں کشادگی ہے ہر روز وہ جدا نشان میں ہے۔ وہ ایک
قوم سے دوسری قوم کی طرف منتقل کرتا ہے تو خدا کے ساتھ صبر کرو
اور اس کی تقدیر پر راضی رہو کیوں کہ تو نہیں جانتا ہے کہ شاید اللہ تعالیٰ
اس کے بعد کوئی اور امر پیدا کر دے جب تو بلا پر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ
تجھ سے بلا کو ہٹا کر دے گا اور تیرے لیے دوسرا ایسا امر پیدا کر دے
گا کہ وہ بھی اُس کو پسند کرے گا اور تو بھی اسے محبوب سمجھے گا اور جب تو
جزع فزع کرے گا اور تقدیر پر متعرض ہو گا تو وہ تیرے اوپر بلا کو بھاری کرنے
گا اور اس پر حیرت و غصہ کی وجہ سے اپنا غلاب و غصہ زیادہ کرے گا۔ اے قوم تم پر
بلا اس وجہ سے اترتی ہے کہ تم اللہ کو بلالہ اعتراض کرتے ہو۔ اور اس سے چھوٹنے کے باوجود
اپنے نفسوں اور خواہشوں اور غرضوں کے ساتھ قائم ہو اور دنیا میں پسند اور کینہ نہ کرنا چاہو
اے قوم اگر بغیر دنیا چارہ نہیں اُس کا ہونا ہی ضرور ہے پس
تمہارے نفس دنیا کے دروازے پر ہیں اور تمہارے باطن مولا
قلب آخرت کے دروازے پر اور تمہارے باطن مولا
کے دروازہ پر یہاں تک کہ نفس قلب بن جائے اور وہ ذائقہ
پکھلے جو کہ قلب نے چکھا ہے اور باطن تنافی اللہ ہو جائے
جس کے پکھنے پکھانے کی ضرورت نہ رہے پھر اللہ اس کو اپنے
لیے زندہ کرے نہ غیر کے لیے اس وقت وہ ایسی کیمیا
بن جائے گا کہ اس میں کا ایک درم جب ہزار
شمال تا بنے میں ڈالا جائے گا تو وہ تانبے کو سونا بنانا
دے گا پس اصلی غایت کلی یہی ہے
جو کہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ خوشخبری ہے اس کے لیے
جو میرے قول کو سمجھے اور اس پر ایمان لائے

خوشخبری ہے اس کے لیے جو کرم مل کو اپنے ہاتھ میں لے اور وہ اس کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے۔

اے غلام جب تو مر جائے گا تو مجھے دیکھے گا اور اپنے دائیں بائیں سے پہچانے گا میں تیرا بوجھ اٹھاؤں گا اور تجھ سے ضرر کو دفع کروں گا اور تیرے لیے سوال کرتا رہوں گا تو کب تک خلق کے ساتھ مشترک اور ان پر بھروسہ کرنے والا رہے گا تجھ پر یہ واجب ہے کہ تو یہ جان لے کہ نہ کوئی تجھے ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے نہ ان کا فقیر اور نہ غنی نہ کوئی عزت والا نہ کوئی ذلیل تو اللہ عزوجل کو لازم پکڑ خلق پر بھروسہ نہ کر۔ اور نہ اپنی کمائی اور طاقت و قوت پر۔ صرف اللہ عزوجل کے فضل پر بھروسہ کر اس پر بھروسہ کر جس نے تجھے کمائی کرنے پر قدرت دے دی اور اسے تیری روزی بنا دیا پس جب تو یہ کرے گا۔ تو وہ تجھے اپنے ساتھ میر کرائے گا اور تجھے اپنے عجائبات قدرت و ! عجائبات علم ازلی دکھائے گا اور تیرے قلب کو اپنی طرف ملائے گا پھر اس ملاقات کے بعد وہ تجھ کو کچھلے زمانے کی یاد دلانے گا۔ جیسے کہ وہ جنت میں اہل جنت کو دنیا یاد دلانے کا حربہ تو سب کے بال کو توڑ دے گا تو سب پیدا کرنے والے کی طرف پہنچ جائے گا۔ جب تو اپنی عادت کے خلاف کرے گا عادت تیرے لیے خلاف کرے گی۔ جو خدمت کرتا ہے مخدوم بنایا جاتا ہے اور جو تا بعد ارمی کرتا ہے وہ مطاع بنایا جاتا ہے اور جو اکرام کرتا ہے اس کا اکرام کیا جاتا ہے اور جو نزدیک ہوتا ہے نزدیک کیا جاتا ہے اور جو تواضع کرتا ہے بلند کیا جاتا ہے اور جو احسان کرتا ہے اس پر احسان کیا جاتا ہے اور جس نے خیر ادب کیا وہ مقرب بنایا گیا احسان

طوبی لِمَنْ أَخَذَ الْعَمَلَ بِبَيِّدِهِ فَقَرَّبَهُ إِلَى الْمَعْمُولِ لَهُ۔

يَا غُلَامُ إِذَا مِتُّ تَرَانِي وَتَعْرِفُنِي تَرَانِي عَنْ يَمِينِكَ وَشِمَالِكَ أَحْمِلْ وَادْفَعْ عَنْكَ وَاسْأَلْ فِيكَ إِلَى مَتَى أَنْتَ مُشْرِكٌ بِالْخَلْقِ مَتَّكِ عَلَيْهِمْ يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَيَتَرُكُهُمْ وَغِيَّهُمْ عَزِيزُهُمْ وَذَلِيلُهُمْ عَلَيْكَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَتَّكِلْ عَلَى الْخَلْقِ وَلَا عَلَى كَسْبِ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ

إِنَّكَ عَلَى فَضْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّكَ عَلَى الَّذِي أَقْدَرَكَ عَلَى الْكَسْبِ وَرَمَقَكَ رِيحًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ سَيَرَكَ مَعَهُ وَأَمَّاكَ عَجَائِبُ قُدْرَتِهِ وَسَابِقَتِهِ يُوصِلُ قَبْلَكَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَذْكُرُكَ بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ أَيَّامَهُ السَّابِقَةَ كَمَا يَتَذَكَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ أَيَّامَ الدُّنْيَا إِذَا اخْرَقْتَ شَبَكَةَ السَّبَبِ صَلَّتْ إِلَى الْمُسْتَبِ إِذَا اخْرَقْتَ الْعَادَةَ خَرَقْتَ لَكَ الْعَادَةَ مَنْ خَدَمَ يُخْدَمُ مَنْ أَطَاعَ يُطَاعُ مَنْ أَكْرَمَ يُكْرَمُ مَنْ تَقَرَّبَ قَرُبَ مَنْ تَوَاضَعَ رُفِعَ مَنْ تَكْرَمَ تُكْرَمُ عَلَيْهِ مَنْ أَحْسَنَ الْأَدَبَ قَرُبَ حُسْنُ الْأَدَبِ

يُقَرِّبُكَ وَسَوْءُ الْأَدَبِ يَبْعِدُكَ حَسَنُ
 الْأَدَبِ طَاعَةُ اللَّهِ وَسَوْءُ الْأَدَبِ مَعْصِيَتُهُ
 يَأْقُوْمُ لَا تَوَخَّروا الْعَرْضَ لِأَنْفُسِكُمْ
 وَالْمَحَاسِبَةَ لَهَا عَجَلُوا بِذَلِكَ عَلَى
 أَنْفُسِكُمْ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَحْيِي أَنْ يُحَاسِبَ الْمُتَوَرِّعِينَ
 مِنْ عِبَادِهِ فِي الدُّنْيَا عَلَيْكَ بِالْوَرَعِ وَإِلَّا
 فَالْخُذْ لَانَ فِي رُبْعِكَ تَوَرَّعْ فِي تَصَوُّفِكَ
 فِي الدُّنْيَا وَإِلَّا انْقَلَبَتْ شَهْوَاؤُكَ حَسَرَاتٍ
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَلَيْسَ نَارُ الدَّارِ النَّارِ
 وَاللَّيْزُ لَهُمْ دَارُ الْهَمِّ لَا سِيَمَاءَ إِذَا اخْتَدَتُمَا
 مِنْ وَجْهِ حَرَامٍ وَصَرَفْتَهُمَا فِي وَجْهِ
 حَرَامٍ عِنْدَا يُبَيِّنُ لَكَ هَذَا الَّذِي أَقُولُ
 الْيَوْمَ أَنْتَ أَعْلَى وَأَصَمُّ قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّكَ الشَّيْءَ
 يُعْبِي وَيُصِصُّ عَرِّ قَلْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا
 وَأَجْعُهُ وَأَظْمِئُهُ حَتَّى يَكْسُوهُ الْحَقُّ
 عَزَّ وَجَلَّ وَيُطْعِمُهُ وَيَسْقِيهِ سَلِمَ
 ظَاهِرُكَ وَبَاطِنُكَ إِلَيْهِ وَلَا تَدْرُبْ بِلْ
 تَكُونُ هَوْبِلًا أَنْتَ كُنْ أَيْدًا وَكَارِيًا
 لِرَبِّكَ الدُّنْيَا دَارُ الْعَمَلِ وَالْآخِرَةُ دَارُ
 الْأَجْرِ دَارُ الْعَطَاءِ دَارُ الْمُوهَبَةِ هَذَا
 هُوَ الْأَغْلَبُ فِي حَقِّ الصَّالِحِينَ وَأَمَّا
 الْقَادِرُ مِنْهُمْ مَنْ يُخْرِجُهُ مِنَ الْعَمَلِ

تجھ کو خدا کے قریب پہنچا دے گا اور بے ادبی تجھ کو خدا دور کرے گی
 حسن ادب اللہ عزوجل کی طاعت ہے اور بے ادبی اس کی نافرمانی کرنا۔
 اے قوم تم اللہ کے سامنے اپنے نفسوں کے پیش کرنے اور
 ان کی جانچ پڑتال میں تاخیر نہ کرو اس بارے میں اپنے نفسوں پر
 قبل آخرت کے دنیا ہی میں جلدی کرو حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُن نیک
 بندوں پر جنہوں نے دنیا میں پرہیزگاری کی ہے حساب کرتے
 شرم فرمائے گا حساب نہ لے گا۔ تو تقویٰ اختیار کرو درکل تیرے گلے
 میں رسوائی کی رہی ہوگی۔ تو اپنے تصرفات و بنوی میں تقویٰ
 کرو روز تیری خواہشیں دنیا و آخرت میں سر تا پا حصر تیں
 بن جائیں گی۔ وینار دوزخ کی آگ کا گھر ہے اور درہم
 غم کا گھر ہے۔ خصوصاً جب کہ تو درہم و دینار کو حرام
 طریقہ سے حاصل کرے اور حرام طریقہ میں ان کو صرف
 کرے جو کچھ میں تجھ سے کہہ رہا ہوں کل تجھے معلوم ہو
 جائے گا آج تو تو اندھا بہا رہا ہے۔ جناب نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تیرا کسی چیز کو دوست رکھنا
 تجھے اندھا رہا بنا دیتا ہے تو اپنے قلب کو دنیا کی محبت
 سے خالی کر لے برہنہ ہو جا اور اس کو بھوکا پیاسا رکھ تاکہ خود
 حق عزوجل اُس کو ڈھانپے اور کھلائے پلاسے۔ تو اپنے
 ظاہر و باطن کو اسی کی طرف سپرد کر دے اور تیرا چھوڑ دے
 وہی وہ رہ جائے تو کچھ بھی نہ ہو تو ہمیشہ مزدور کام کرنے
 والا بنا رہ کیوں کہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت اجرت و
 عطاء و بخشش کا گھر صالح بندوں میں یہی طرز عمل اکثر ہے یہاں
 عمل کریں وہاں بدلہ پائیں اور لیکن انہیں نیک بندوں میں سے
 شرافت و تادروہ بھی ہیں۔ جن کو دنیا میں کام کرنے سے وہ

نکال دیتا ہے اور ان پر احسان و رحمت فرماتا ہے۔ اور آخرت کے آنے سے پہلے دنیا میں بھی ان کو راحت بخشتا ہے اور ان کے صرف فرائض ادا کر لینے پر اتنا قناعتا ہے۔ اور ان کو نوافل سے راحت دے دیتا ہے کیوں کہ فرض تو تمام مالتوں اور مرتبوں میں ساقط ہی نہیں ہوتا۔ اور ایسا مرتبہ ہزاروں ہند گان الہی میں سے کسی ایک ہی کا ہوتا ہے اور وہ بہت ہی کمیاب ہیں۔

اسے غلام تو زہد کر اور دنیا سے رخ پھیر لے ایسا کرنے سے تو دنیا ہی میں راحت پائے گا اور اگر دنیا سے کچھ حصہ تیرے مقوم کا ہو گا پس وہ ضرورتی طور پر تیرے مقوم کا تیرا مقوم بغیر تیرے پاس آئے نہ رہے گا۔ درآنحالیکہ تو عزیز و مذکورم سوال کیا گیا ہو گا اس حالت میں خود مقوم تجھ سے قبول کی درخواست کرے گا۔ تو اپنے نفس اور خواہش نفس کے ساتھ نہ لکھا ہو کہ یہ ایک پردہ ہے جو تیرے قلب کے لیے تیرے پردہ کا رے حاجب ہو گا۔ مومن کامل تو نہ نفس کی خاطر سے اور خواہش نفس سے کھاتا ہے اور نہ اس غرض سے کہ نفس پلے پھتا اور نفع اٹھاتا ہے بلکہ اس سے یہ فعل طاعت الہی پر قوت حاصل کرنے کے لیے ہوتے ہیں اس کا کھانا مطابق شرع صرف اس قدر ہوتا ہے جو کہ اس کے ظاہر کے قدموں کو خدا کے روبرو جواد اسے خواہش انسانی سے علاقم نہیں ہوتا۔ اور ولی امر الہی سے کھانا کھاتا ہے اور بدل جو کہ قطب کا وزیر ہے خدا کے نعل سے کھایا کرتا ہے۔ اور قطب کا کھانا اور تمامی تصرف مثل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا کرتے ہیں اور ایسا کیسے نہ ہو قطب تو نبی کریم علیہ السلام کا نظام اور نائب اور امت مرحومہ کے لیے آپ کا جانشین ہوا کرتا ہے۔ وہ تو رسول کریم اور حق عزوجل کا خلیفہ ہے قطب خلیفہ

فِي الدُّنْيَا وَيَمُنُّ عَلَيْهِ وَيَرْحَمُهُ وَيُعْجَلُ لَهُ الرَّاحَةُ قَبْلَ مَجِيئِهِ الْآخِرَةِ يَنْتَصِرُ مِنْهُ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَيُرِيحُهُ مِنَ التَّوَابِلِ فَإِنَّ الْفَرَاضَ لَا يَسْقُطُ فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ وَالْمُقَامَاتِ وَهَذَا فِي حَقِّ الْحَادِ أَحْرَادٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ نَادِرٌ مِّنْ كُلِّ نَادِرٍ

يَا غُلَامُ اذْهَبْ وَاعْرِضْ فَتَسْتَرِيحَ بِالْعَاجِلِ وَإِنْ كَانَ لَكَ فَتَسْمُ مِنَ الدُّنْيَا فَلَا بُدَّ مِنْ وُضُولِهِ إِلَيْكَ تَأْتِيكَ أَفْسَاؤُكَ وَأَنْتَ عَزِيزٌ مُّكْرَمٌ مُّسْئِلٌ لَا تَأْكُلُ بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ فَإِنَّ ذَلِكَ حِجَابٌ يَحْجُبُ قَلْبَكَ عَنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنُ لَا يَأْكُلُ لِنَفْسِهِ وَبِنَفْسِهِ وَلَا يَكْسِبُ لَهَا وَلَا يَسْتَمْتِعُ بِهَا يَتَّقُوهُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَأْكُلُ مَا يَشَاءُ أَفْدَامَ ظَاهِرِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ يَأْكُلُ بِالشَّرْعِ لَا بِالْهَوَى وَالْوَلَى يَأْكُلُ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْبَدَلُ الَّذِي هُوَ وَزِيرُ الْقُطْبِ يَأْكُلُ بِفِعْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُطْبُ أَكْلُهُ وَتَصَرُّفُهُ كَأَكْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصَرُّفِهِ كَيْفَ لَا يَكُونُ فِيهِ كَذَلِكَ وَهُوَ عِلَا مَهُ وَتَأْيِيبُهُ وَخَلِيفَتُهُ فِي أُمَّتِهِ هُوَ خَلِيفَةُ الرَّسُولِ خَلِيفَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا أَخِي خَلِيفَةُ

باطنی ہے۔ اور مسلمانوں کا امام جو کہ ان کا بادشاہ ہے خلیفہ ظاہر۔ اور یہ وہی ہے جس کی مسلمانوں میں سے کسی کو تابع داری و فرمان برداری کا چھوڑنا حلال نہیں یہ بھی منقول ہے کہ جب بادشاہ عادل ہو تو وہ قلعہ زمازہ ہوتا ہے۔ تم یہ مت خیال کر لینا کہ ولایت و طاعت کوئی آسان امر ہے تمہارے افعال ظاہری کے شمار و گنہداشت کے لیے فرشتہ مقرر ہیں اور تمہارے افعال باطنی کی وہ خود گنہداشت فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو قیامت کے دن حاضر نہ کیا جائے حاضر کیا جائے گا اور اس کے ساتھ وہ فرشتے ہوں گے جو کہ دنیا میں اس کی برائیاں جھلایا لکھنے پر مقرر تھے اور فرشتوں کے ساتھ نینا نوے دفتر ہوں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہو گا جہاں تک نظر جا سکے اس میں ہر ایک کی بھلائی برائی اور جو کچھ اس سے دنیا میں صادر ہوا ہے موجود ہو گا۔ ہر ایک کو ان سب کو پڑھنے کا حکم دیا جائے گا اور وہ اس کو پڑھے گا اگرچہ اس نے دنیا میں اچھی طرح لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو گا کیوں کہ دنیا دار حکمت ہے اور آخرت دار قدرت۔ دنیا اسباب و ذرائع کی حاجت مند ہے اور آخرت میں ان کی حاجت نہیں جب تم میں سے کوئی دفتر میں لکھنے کا انکار کرے گا تو اس کے اعتنا اس کے مطابق بولیں گے ہر عضو علیحدہ علیحدہ تمام دنیا کے ملول کے موافق بول دیں گے۔ یہ تحقیق تہ بڑے امر کے واسطے پیدا کیے گئے ہو اور تمہیں خبر نہیں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کیا تم نے یہ خیال کر لیا ہے کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تحقیق تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤ گے

بَاطِنٌ وَ اِمَامٌ الْمُسْلِمِيْنَ السَّيِّدُ الْمُتَقَدِّمُ عَلَيْهِمْ
خَلِيْفَتُهُ ظَاهِرٌ وَ هُوَ الَّذِي لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُ مُتَابَعَتِهِ وَ طَاعَتِهِ
وَ قَدْ قِيلَ اِنَّ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ اِذَا كَانَ
عَادِلًا هُوَ قُطْبُ الزَّمَانِ لَا تُحْسِبُوْا اَنَّ
الْاَمْرَ هِيْنٌ قَدْ وُكِّلَ بِكُمْ مِّنْ يُحْصِيْ
اَفْعَالَكُمْ الظَّاهِرَةَ وَ هُوَ يُحْصِيْ اَفْعَالَكُمْ
الْبَاطِنَةَ مَا مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ يُورِثُ بِهٖ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَ مَعَهُ مَلَكٌ يُّكْتَبُ الَّذِيْنَ كَانُوْا
مُؤْكِلِيْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا يَكْتُبُوْنَ عَلَيْهِ
حَسَنَاتِهِ وَ سَيِّئَاتِهِ وَ مَعَهُمْ نُسْعَةٌ وَ
تَسْعُوْنَ سِجْلًا كُلُّ سِجْلٍ مِنْهَا مَدَّ الْبَصَرِ
فِيْهَا حَسَنَاتٌ وَ سَيِّئَاتٌ وَ جَمِيْعٌ مَّا صَدَرَ
مِنْهُ فَيُكْتَفَقَرُ اَعْوَانُهَا جَمِيْعًا فَيَقْرَءُهَا
وَ اِنْ كَانَ فِي الدُّنْيَا كُمْ يُحْسِنُ يَكْتُبُ
وَ كُمْ يَقْرَأُ لِاَنَّ الدُّنْيَا دَارُ حِكْمَةٍ
وَ الْاٰخِرَةُ دَارُ قُدْرَةٍ الدُّنْيَا تَحْتَاجُ
اِلَى اَسْبَابٍ وَ اَلَا تِ وَ الْاٰخِرَةُ لَا تَحْتَاجُ
اِلَى ذٰلِكَ اِذَا جَعَلَ اَحَدُكُمْ مَا فِي سِجْلَاتِهِ
تَطَقَّتْ جَوَارِحُهُ بِهَا فَيَمَّا تَنْطِقُ كُلُّ
جَارِحَةٍ عَلٰى حِدَةٍ بِجَمِيْعِ مَا عَمِلَتْهُ فِي
الدُّنْيَا قَدْ خُلِقْتُمْ لِاَمْرِ عَظِيْمٍ وَ مَا
عِنْدَكُمْ خَبْرٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَفَحَسِبْتُمْ
اَنْتُمْ اَخْلَقْتُمْكُمْ عَبَثًا وَاَنْتُمْ اِلَيْنَا
لَا تُرْجَعُوْنَ

المجلس التاسع والاربعون

انچاسویں مجلس

اولیاء اللہ کے بیان میں

۲۱ شعبان ۱۲۵۵ھ کو جمعہ کے دن مدرسہ قادریہ

میں ارشاد فرمایا :

عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعض دنوں میں ان کے پاس ایک سائل نے آکر کھانا مانگا اس وقت آپ کے یہاں سوا دس انڈوں کے کچھ حاضر تھا آپ نے اپنی خادمہ کو حکم دیا کہ وہ دسوں انڈے سائل کو دیدے اس نے نو انڈے سائل کو دے دیئے اور ایک چھپایا۔ پس جب کہ مغرب کا وقت ہوا ایک مرد نے آکر دروازہ کھٹکا اور کہا یہ ٹوکرے لے جاؤ۔ پس آپ دروازہ پر گئے اور اسے لے کر دیکھا تو اس میں انڈے تھے شمار کرنے سے معلوم ہوا نوے انڈے ہیں پس اپنی خادمہ سے دریافت کیا دسواں انڈا کہاں ہے اور تو نے سائل کو کتنے دیئے تھے خادمہ نے کہا میں نے نو سائل کو دیدیئے تھے اور ایک آپ کے روزہ کے انطار کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ پس عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا تو نے میں دس انڈوں کا نقصان دیا۔ او ایسا کہ اپنے رب عزوجل کے ساتھ ایسا معاملہ ہو اگر تاسے جو کچھ بھی قرآن و حدیث میں وارد ہے اس پر ایمان رکھتے تھے اور اس کی تصدیق کرتے تھے قرآن کے بندے تھے وہ اپنی حرکات و سکنات اور اپنے لین دین میں سراسر احکام شرعی کی

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَدَّثَنِي عَنْهُ شُعْبَانُ سَنَةَ خَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ حُكِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ جَاءَ الْبَيْتَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ سَائِلٌ يُسْأَلُهُ شَيْئًا مِنَ الطَّامِرِ فَلَمَّا يَحْضُرُ عِنْدَهُ شَيْءٌ سِوَى عَشْرَةِ بَيْضَاتٍ فَأَمَرَ جَارِيَتَهُ بِأَنْ تُعْطِيَهُ إِيَّاهَا فَأَعْطَتْهُ تِسْعَةً وَخَبَاطٌ وَاحِدَةً فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ غُرُوبِ الشَّمْسِ جَاءَ رَجُلٌ وَدَفَعَ الْبَابَ وَقَالَ خُذْ أَوْجِيْ هَذِهِ السِّتَّةَ فَخَرَجَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ أَخَذَهَا مِنْهُ فَرَأَى فِيهَا بَيْضًا فَحَدَّثَ فَإِذَا هُوَ تِسْعُونَ بَيْضَةً فَقَالَ لِجَارِيَتِهِ أَيْنَ الْبَيْضَةُ الْآخَرُ كَمَا أَعْطَيْتِ السَّائِلَ فَقَالَتْ أَعْطَيْتُهُ تِسْعَةً وَتَرَكْتُ وَاحِدَةً تُقْطِرُ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا عَمَّ مَتِينًا عَشْرَةَ أَهَكَذَا كَانُوا فِي مَعَامِلَتِهِمْ لِيَرْبِهِمْ عَمَّ وَجَلَّ كَانُوا يَوْمُئِذٍ وَيُصَدِّقُونَ بِمَا وَرَدَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ كَانُوا أَحَبَّيْدَ الْقُرْآنِ لَا يَخَالِفُونَهُ فِي

مخالفت نہیں کرتے تھے ان کا معاملہ رب عزوجل کے ساتھ تھا اس معاملہ میں نفع حاصل کے اس کو لازم پکڑ لیا تھا۔ آستانہ الہی کا دروازہ کھلا ہوا دیکھا پس اس میں گھس گئے اور غیر اللہ کا دروازہ بند پایا۔ پس اس کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے غیر اللہ کے مقابلہ میں خدا کی موافقت کی۔ اور خدا کے مقابلہ میں غیر کی موافقت نہ کی اس کے دشمنوں سے اس کی موافقت میں بغض کیا اور اس کے دوستوں سے دوستی برتی۔ اسی واسطے بعض اولیاء اللہ نے فرمایا تو خلق کے مقابلہ میں اللہ کی موافقت کر اور اللہ کے مقابلہ میں خلق کی موافقت نہ کر جو ٹوٹے ٹوٹ جاتے اور جو جڑا رہے کچھ پروانہ کر۔ اولیاء اللہ ہمیشہ حق عزوجل کی جانب میں اپنے اور غیر کے مقابلہ پر حق کی مدد فرمایا کرتے تھے۔ ان کو کسی طاعت کرنے والے کی طاعت نہیں پکڑتی تھی اور نہ وہ حدود الہی میں اور شریعت کے قائم کرنے میں کسی ایک حد کی مخالفت کرتے تھے۔

حَرَكَاتِهِمْ وَسَكَنَاتِهِمْ وَأَخَذَ مِنْهُمْ وَعَظَاهُمْ
عَامِلُوا دِينَهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فَزَيَّجُوا فِي مَعَالِيَتِهِ
فَلَمَّا مَوْهَرَا أَوْ بَابَهُ مَفْتُوحًا فَدَخَلُوهُ
وَأَوْ بَابَ غَيْرِهِ مَغْلُوقًا فَهَجَرُوهُ
وَوَافَقُوهُ فِي غَيْرِهِ وَلَمْ يُوَافِقُوهُ غَيْرَهُ
فِيهِ وَافَقُوهُ فِي بَعْضِهِ لَمْ يَبْغُضْ فِي
حُبِّهِ لَمْ يَحِبَّ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ
وَافِقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تَوَافِقِ
الْخَلْقَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ انْكَسَرَ مِنَ الْكُسْرِ
وَالْجَبَرِ مِنَ الْجَبَرِ الْقَوْمُ لَا يَزَالُونَ
فِي جَلَنِيبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَنْصَرُونَ لَهُ
عَلَى نَفْسِهِمْ وَعَلَى غَيْرِهِ لَا تَأْخُذْهُمْ
فِيهِ كَوْمَةٌ لَا يَحِبُّوهُ لَا يَخَافُونَ أَحَدًا فِي
حُدُودِهِ وَفَاتَمَاتِ شَرْعِهِ

يَا غَلَامُ دَع عَنْكَ الْهَوَسَ الَّذِي
أَنْتَ فِيهِ وَعَلَيْهِ وَاتَّبِعِ الْقَوْمَ فِي أَقْوَالِهِمْ
وَأَعْمَالِهِمْ لَا تَطْلُبِ الْوَصُولَ إِلَى مَا وَصَلُوا
إِلَيْهِ لَوْلَا الْبَلَاءُ لَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ
عِبَادًا أَذْهَابًا وَلَكِنَّهُمْ تَجِيبُهُمُ الْبَلَاءُ
فَلَا يَصْبِرُونَ عَلَيْهَا فَتَحْجُبُهُمْ عَنْ بَابِ
رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ لَا يَصْبِرُ لَهُ لَا عِطَاءَ
لَهُ إِذَا عِدِمَتْ الصَّبْرُ وَالرِّضَا كَانَ ذَلِكَ
سَبَبًا لَخُرُوجِكَ مِنْ عِبُودِيَّتِكَ لِلْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي بَعْضِ كُتُبِهِ
مَنْ لَمْ يَرْضَ بِفَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَيَّ

اے غلام وہ ہوا دوس جس میں تو مبتلا ہے اور وہ تیرے
اوپر مسلط ہے اس کو چھوڑ اور اولیاء اللہ کا ان کے اقوال و افعال میں
پیروی و محض جھوٹے دعوے ان کے درجوں پر جس پر وہ پہنچے ہوئے
ہیں پہنچنا طلب نہ کر جیسا کہ انہوں نے ہلا ہوا کیا ہے تو بھی صبر کیا کرتا
کہ ان کے درجوں پر پہنچ جائے۔ اگر بلا و مصائب نہ ہوتے تمام
اُدویہ مابہد فراہم ہو جاتے۔ لیکن انسانوں پر جب بلا آتی ہے اور وہ اس پر
صبر نہیں کرتے پس وہ آستانہ الہی سے محجوب ہو جاتے ہیں اور محروم رہتے
ہیں جو صبر نہیں کرتا وہ عطیہ نہیں پاتا۔ تاہم جب صبر و رضا نہ ہوگا
اس کی عبودیت سے تیرے ٹکڑے ٹکڑے کا سبب بن جائے
گا۔ اللہ عزوجل نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرمایا ہے جو
کوئی میری قضاء و قدر پر راضی نہ ہو اور میری حکمت پر

مِنْ حَبِثٌ لَا تَدْرُونَ وَلَا تَعْقِلُونَ النَّفْسُ
حِجَابُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا أَمَّا التَّوَسُّطُ
زَالَ الْحِجَابُ وَلِهَذَا قَالَ أَبُو يَزِيدَ
الْبُسْطَامِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ رَأَيْتُ سَائِلًا
فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ الطَّرِيقُ إِلَيْكَ
يَا بَارِي خُذَا فَقَالَ دَعِ نَفْسَكَ وَتَعَالَ
فَأَنْسَلَخْتُ مِنْهَا كَمَا تَنْسَلِخُ الْحَيَّةُ مِنْ
جِلْدِهَا لِاتِّمَاعَيْنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى
النَّفْسِ دُونَ غَيْرِهَا وَأَمَرَهُ بِتَرْكِهَا لِأَنَّ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي الْجُمْلَةِ تَابِعٌ لِلنَّفْسِ الدُّنْيَا لَهَا
وَهِيَ مَحْبُوبَتُهَا وَالْآخِرَةُ لَهَا أَيْضًا فَإِنَّ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ
الْأَنْفُسُ وَتَكْتُمُ الْأَعْيُنُ .

(وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِهِ)
هُمْ بِأَلْسِنَاهُمْ فِي مَصَالِحِ الْخَلْقِ وَالْعِيَالِ
وَفِي اللَّيْلِ فِي خِدْمَتِهِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْخَلْوَةِ مَعَهُ هَكَذَا الْمُلُوكُ طُولَ
النَّهَارِ مَعَ الْعُلَمَاءِ وَالْحَوَاشِي وَقَضَاءِ
حَوَائِجِ النَّاسِ فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ خَلَوْا
بِوَرَرَاتِهِمْ وَخَوَاصِرِهِمْ اسْمَعُوا رَحِمَكُمُ
اللَّهُ تَعَالَى مَا أَقُولُ يَا سَمَاعُ قُلُوبِكُمْ
وَاحْفَظُوا وَاعْمَلُوا بِهِ مَا أَنْطِقُ إِلَّا
بِالْحَقِّ مِنَ الْحَقِّ مَا أَنْطِقُ إِلَّا بِصِفَةٍ
طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَصِفُهَا حَتَّى

اس حیثیت سے کھانے گو کے کہ تمہیں علم و فہم بھی نہ ہوگی۔ نفس
مخلوق کے لیے خدا سے حجاب بنا ہوا ہے پس جب وہ نفس
درمیان سے اٹھ جائے گا حجاب زائل ہو جائے گا اور اسی
غرض سے ابو یزید بسطامی علیہ الرحمۃ نے فرمایا میں نے خواب میں
اپنے رب تمہارے کو دیکھا پس عرض کیا اے بار خدا تیری
طرف پہنچنے کا طریقہ کیا ہے ارشاد باری براہ اپنے نفس کو چھوڑ
دے اور آجائیں میں نفس سے ایسے علیحدہ ہو گیا جیسے !
مانپ اپنی کچھلی سے اس واقعہ میں خدا تعالیٰ نے صرف
نفس سے جدا ہونے کا ہی تین کیا اور اسی کے چھوڑنے کا
حکم اس لیے دیا کہ دنیا اور اسوائے اللہ فی الجملہ نفس کے
تا بعد اسی میں دینا نفس کے لیے ہے اور اسی کی محبوب
اور آخرت بھی اسی کی ہے۔ بہ تحقیق اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔
اور جنت میں ہر وہ چیز موجود ہوگی جس کی نفس خواہش کریں گے
اور انھیں ان سے لذت پائیں گی۔

اور آپ نے بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ
ابراہیم میں خلعت اور بال سچوں کی مصلحتوں میں مشغول !
رہتے ہیں اور رات میں رب تعالیٰ کی خدمت اور
اس کے ساتھ خلوت و تنہائی میں اسی طور سے بادشاہ دلی
بھر غلاموں اور خدمت گاروں اور آدمیوں کی حاجت روائی
میں رہتے ہیں پس جب رات آجاتی ہے تو اپنے وزیروں
اور مخصوص لوگوں سے خلوت کرتے ہیں۔ تم پر خدا رحم کرے
میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو تلب کے کانوں سے سنو اور اس کو یاد کرو
اور اس پر عمل کرو۔ میں حق ہی کہتا ہوں اور حق کی جانب
ہی سے کہتا ہوں میں جو کچھ بھی کہتا ہوں۔ حتیٰ تعالیٰ
کے راستہ کی کیفیت جانتا ہوں تاکہ تم

بَلَاغٍ فَلْيَتَّخِذْ الْهَاسِلَ سَوَاقٍ اِقْنَعُوا اِيَّاهُ دُونَ
غَيْرِهِ وَالْمَقْدَمُ كَاثِرٌ لَكُمْ وَعَلَيْكُمْ
حَقُّقُوا الْاِسْلَامَ حَتَّى تَصِلُوا اِلَى الْاِيْمَانِ
ثُمَّ حَقِّقُوا الْاِيْمَانَ حَتَّى تَصِلُوا اِلَى
الْاَيِّقَانِ فَحِينَئِذٍ تَرَوْنَ مَا لَمْ تَرَوْهُ
مِنْ قَبْلُ الْاَيِّقَانُ يُرِيكُمْ الْاَشْيَاءَ كَمَا
هِيَ عَلَى صُورَةٍ فَهَا يَصِيرُ الْخَبَرُ مَعَايِنَةً هُوَ
يُوقِفُ الْقَلْبَ عَلَى الْحَقِّ عَتَّةً وَجَلًّا وَ
يُرِيهِ الْاَشْيَاءَ مِنْهُ اِذَا وَقَفَ الْقَلْبُ
عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَتَّةً وَجَلًّا خَرَجَتْ اِلَيْهِ
يَدُ الْكَرَامَةِ فَتَكْرَمُ عَلَيْهِ فَيَصِيرُ
كَرِيمًا مُؤْتَرًّا بِتَكْرَمِهِ عَلَى الْخَلْقِ وَكَ
يَبْخُلُ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ الْقَلْبُ الصَّابِحُ
الَّذِي صَدَّقَهُ بِهِ عَتَّةً وَجَلًّا كَرِيمًا وَالْيَسْرُ
الَّذِي قَدْ صَفَا عَنْ الْكَدَمِ كَرِيمًا وَ
كَيْفَ لَا يَكُونَانِ كَذَلِكَ وَقَدْ تَكْرَّمُ
عَلَيْهِمَا اَكْرَمُ الْاَكْرَمِينَ .

يَا قَوْمُ عَلَيْكُمْ بِالْكَرَمِ وَالْاِيْثَارِ
فِي طَاعَةِ الْحَقِّ عَتَّةً وَجَلًّا لَافِي مَعْصِيَتِهِ
كُلُّ نِعْمَةٍ تُصْرَفُ فِي الْبَعْصِيَةِ هِيَ
مَعْرِضَةٌ لِلزَّوَالِ تَنْشَأُ عَنْ اِيَادِ الْكَيْسَابِ
مَعَ مَلَا تَرَامَةِ الطَّاعَةِ اِلَى اَنْ يَأْتِيَكُمْ
الْغُرْبُ مِنْهُ فَتَجْتَمِعُ هُمُومُكُمْ بِهِ وَ
مَعَهُ لَا يَغِيْرُهُ وَلَا مَعَ غَيْرِهِ فَحِينَئِذٍ
يَصِيرُ اَكْلُكُمْ مِنْ طَبَقِ فَضْلِهِ وَكَرَمِ

صبر نہ کرے پس اس کو چاہیے کہ وہ میرے سوا دوسرے معبود بنائے
تم اسی پر تناصرت کرو غیر اللہ کو چھوڑ دو۔ اور مقدر جو کچھ بھی نفع و
نقصان والا ہے یقیناً ہونے والا ہے۔ تم سلام میں راسخ الاعتقاد
ہو جاؤ تا کہ تم ایمان تک پہنچ سکو پھر ایمان کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو
تا کہ تم درجہ یقین تک پہنچ جاؤ پس اس وقت تمہیں وہ چیزیں
نظر آئے لگیں گی جو اس سے قبل تم نے دیکھی بھی نہ سہی گئیں۔ تم کو
تمام اشیاء کی حقیقی صورتوں پر ملاحظہ کرادے گا خبر معائنہ بن
جائے گی۔ وہ یقین قلب کو حق عزوجل کے حضور میں لے جا کر
کھڑا کر دے گا اور سب چیزوں کو اسی کی طرف سے دکھائے گا پھر جب
قلب حق عزوجل کے دروازہ پر کھڑا ہو جائے گا تو دیگر امت اسی قلب
کی طرف بڑھ کر اس پر کرم فرمائے گا۔ پس یہ خود کریم و صاحب
ایشا بنا دیا جائے گا مخلوق پر کرم کرے گا اور کسی چیز سے ان پر
بخل نہ کرے گا۔ وہ قلب صحیح جو اللہ کے قابل بن جاتا ہے
کرم والا ہو جاتا ہے اور ایسے ہی وہ باطن جو کہ ورت سے
سے صاف ہو جائے اور وہ دونوں کیسے صاحب کرم و کریم نہ
ہو جائیں گے حالانکہ ان پر اکرم الاکرمین نے کرم فرمایا
ہو گا۔

اے قوم تم طاعت الہی میں کرم و ایثار سخاوت و عطا
کو لازم پکڑو نہ کہ معصیت الہی میں کہ ایسا کرم معرض زوال
میں و بال کا باعث ہے۔ تم طاعت الہی کو لازم پکڑ
کر حلال کمائی میں اس وقت تک مشغول رہو کہ تمہیں
قرب الہی حاصل ہو جائے۔ پس تمہارے تمام
ختم و ہم اسی کی معیت میں اس کے سبب
جمع ہو جائیں نہ کہ اس کے غیر کی معیت میں پس
اس وقت تم خدا کے طبق نفل و کرم سے !

تَسْلُكُوْهَا مَا أَفْتَحُ مِنْكُمْ بَانَ تَقُولُوا لِي
أَحْسَنْتَ بَلْ قُولُوا لِي يَا أَلْسِنَةَ قُلُوبِكُمْ
أَحْسَنْتَ وَاعْمَلُوا بِمَا أَقُولُ وَاخْلُصُوا
فِي أَعْمَالِكُمْ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ ذَلِكَ مِنْكُمْ
قُلْتُ لَكُمْ أَحْسَنْتُمْ مَتَى يُصَلِّي عَلَى
نَفْسِكَ وَعَلَى دُنْيَا وَأُحْرَاكَ وَعَلَى
الْخَلْقِ وَمَا سِوَى الْحَقِّ عَذَّ وَجَلَّ فِي
الْجَمَلَةِ الْخَلْقُ جِجَابُ نَفْسِكَ وَنَفْسُكَ
جِجَابُ قَلْبِكَ وَقَلْبُكَ جِجَابُ سِرِّكَ
فَمَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ لَا تَرَى نَفْسَكَ
فَإِنْ تَرَكْتَهُمْ رَأَيْتَهَا تَرَاهَا عَذَّةً لِرَبِّكَ
عَذَّ وَجَلَّ وَلَكَ فَلَا تَزَالُ تُحَارِبُ بِهَا
حَتَّى تَطْمَئِنَّ إِلَى رَبِّهَا عَذَّ وَجَلَّ وَ
تَطْمَئِنَّ إِلَى وَعِيدِهِ وَتَخَافَ مِنْ وَعِيدِهِ
تَمَثَّلْ أَمْرَهُ وَتَنْتَهِي عَنْ نَهْيِهِ وَ
تُؤَافِقْهُ فِي قَدَرِهِ فَحِينَئِذٍ تَزُولُ الْمُحِبُّ
عَنِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ يَرِيَانِ مَا لَمْ يَرِيَاهُ
مِنْ قَبْلُ يَعْرِفَانِ رَبَّهُمَا عَذَّ وَجَلَّ وَ
يُحِبَّانِ بِهِ وَلَا يَقِفَانِ مَعَ شَيْءٍ سِوَاهُ
الْعَارِثِ لَا يَقِفُ مَعَ شَيْءٍ بَلْ يَقِفُ مَعَ
خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ لَا تَوْمَلَهُ وَلَا يَسْتَلَهُ
لَا قَبِيلَ لَهُ عَنْ تَرَاتِبِهِ عَذَّ وَجَلَّ وَالْمُحِبُّ
لَا وَجُودَ لَهُ هُوَ فِي قَادِي الْقَدَارِ وَالْعِلْمِ
يَرِيَهُ عَذَّ وَجَلَّ أَمْوَاجُ بَحْرِ الْعِلْمِ تَرْفَعُهُ
وَتُحْطُهُ وَتَرْفَعُهُ إِلَى الْجَوْشَمِ تَحْطُهُ إِلَى

اس پر چلو۔ میں صرف اس بات پر تم سے قناعت کرنے والا
نہیں ہوں کہ تم میرا وعظن کریں کہ دو احسننت خوب بیان
کیا۔ بلکہ تم اپنے قلب کی زبانوں سے احسننت کہو اور
میرے کہنے پر عمل کرو۔ اور اپنے عملوں میں اخلاص پیدا کرو یہاں
تک کہ میں جب تم سے عمل یا اخلاص دیکھوں تو میں تم سے کہوں
تم نے بہت خوب کیا تو کب تک اپنے نفس اور دنیا اور آخرت
اور مخلوق اور ماسوائے اللہ پر نماز پڑھتا رہے گا۔ مخلوق تیرے
نفس کا حجاب ہے اور تیرا نفس تیرے قلب کا حجاب اور تیرا
قلب تیرے باطن کا حجاب جب تک تو مخلوق کا ساتھ رہے
گا تو اپنے نفس کو نہ دیکھ سکے گا پس اگر تو مخلوق کو چھوڑ دے گا تو
تو اپنے نفس کو دیکھنے لگے گا وہ تجھے تیرے رب تعالیٰ کا اور تیرا
دشمن نظر آئے گا اور تو نفس سے ہمیشہ روتا رہے گا یہاں تک کہ نفس
پروردگار کے ساتھ قرار پڑے گا اور اس کے وعدے سے مطمئن ہو
جائے گا اور اس کی وعید سے ڈرنے لگے گا امر الہی کو بجالائے گا۔
اور اس کی نہی سے باز رہے گا اور تقدیر الہی سے موافقت کرنے
لگے گا پس اس وقت تیرے قلب و باطن سے حجاب اٹھ جائیں
گے اور تجھے ان کے ذریعہ سے وہ چیزیں نظر آنے لگیں گی جو تو
نے پہلے سے نہ دیکھی تھیں۔ وہ دونوں خدا کو پہچان لیں گے۔ اور
اس کو محبوب رکھیں گے اور غیر خدا کے ساتھ قرار نہ لیں گے۔
عارف باللہ کسی چیز کے ساتھ نہیں ٹھہرتا وہ تو ہر چیز کے پیدا کرنے والے
کے ہی ساتھ قرار پڑتا ہے۔ خدا سے پیدا ہوتا ہے اور خدا کا درجہ اس کو تعالیٰ
سے کوئی درجہ کم نہ ہے اور محبوب کے لیے نہ کوئی وجود ہی نہیں ہے وہ تو
تقدیر و علم الہی کے جھلک میں پھرتا رہتا ہے۔ علم کے دریا کی موجیں
اس کو چڑھاتی گزرتی رہتی ہیں۔ کبھی اس کو عالم بالا
کی طرف ادنجا کرتی ہیں۔ اور کبھی زمین پر !!!

التَّخُومَ وَهُوَ غَائِبٌ مَّبْهُوتٌ لَا يَعْقِلُ
أَصْحَابُكُمْ لَا يَسْعُهُ مِنْ غَيْرِ الْحَقِّ عَمَلٌ وَ
جَلَّ وَلَا يَرَى غَيْرَهُ وَهُوَ مَيِّتٌ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَإِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ إِذَا أَرَادَ أَوْجَدَهُ هُمْ
أَبَدًا فِي سُرَادِقِ الْقُرْبِ فَإِذَا جَاءَتْ
تَوْبَةُ الْحُكْمِ كَانُوا فِي صَحْنِ الْحُكْمِ
إِذَا جَاءَتْ تَوْبَةُ الْخُرُوجِ كَانُوا عَلَى
الْبَابِ يَأْخُذُونَ الْقَصَصَ مِنَ الْخَلْقِ
يَصِيرُونَ وَسَائِطَ بَيْنَهُمْ وَيَكُنُّ الْحَقُّ
عَمَّا وَجَلَّ هَذِهِ أَحْوَالُهُمْ وَلَكِنْ مِنْ
حَالٍ مَا يَكُونُ.

يَا قَوْمِ آيَشَ هَذَا أَنْتُمْ فِي هَوَسٍ
أَنْتُمْ فِي ضَيَالِ الرَّمَانِ بِلَا شَيْءٍ إِصْبِرُوا
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رَأَيْتُمْ الْخَيْرَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحْقِيقَ
الْإِسْلَامِ فَعَلَيْكُمْ بِالْإِسْتِسْلَامِ وَإِنْ أَرَدْتُمْ
الْقُرْبَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيْكُمْ بِالْإِسْطِرَاحِ
بَيْنَ يَدَيِ قَدْرِهِ وَفَعَلِهِ بِلَا لَاحِ وَلَا كَيْفٍ
فَبِذَلِكَ تَقْرُبُ مِنْهُ لَا تَشَاءُ شَيْئًا فَإِنَّهُ
مَا يَصْلِحُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا تَشَاءُونَ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِذَا كَانَ لَا يُتِمُّ لَكُمْ مَا
تَشَاءُ فَلَا تَشَاءُ لَا تَنْزِعُهُ فِي أَعْمَالِهِ
إِذَا أَخَذَ عِمْرُ ضَنْكَ وَمَالُكَ وَهَافَيْتَكَ
وَوَلَدَكَ وَكَسْرَ أَعْرَاضِكَ فَتَبَسَّمُ فِي
وَجْهِهِ قَدْرِهِ وَإِرَادَتِهِ وَتَبْدِيلِهِ كُنْ

گرا دیتی ہیں اور وہ غائب اور حیرت زدہ ہے سمجھ کو نگاہ ہرا
رہتا ہے نہ غیر اللہ کی سنتا ہے اور غیر اللہ پر نظر ڈالتا ہے وہ
تو حضور الہی میں مثل دودھ کے ہوتا ہے پس جب خدا چاہتا ہے
اس کو اٹھاتا ہے اور جب چاہتا موجود کر دیتا ہے اولیاء اللہ
ہمیشہ قرب کے سراپروں میں رہتے ہیں پس جب حکم کی نوبت
آتی ہے تو وہ حکم کے صحیح میں موجود ہوتے ہیں اور جب منکسر
کی نوبت آتی ہے تو وہ دروازہ پر ہوتے ہیں مخلوق کے واقعات
معلوم کرتے ہیں اور مخلوق اور خالق کے درمیان واسطہ بن جاتے
ہیں یہی ان کے حالات ہیں۔ اور لیکن بعض حالات ان کے مخفی
بھی رہتے ہیں۔

اے قوم پر کیا معاملہ ہے تم سراپا ہوس بنے ہوئے ہو۔
تم بے فائدہ زادہ کو ضائع کر رہے ہو تم حتی تعالیٰ کے ساتھ
صابر بنو تمہیں دنیا و آخرت کی خوبیاں مل جائیں گی۔ اگر تو حقیقی
اسلام حاصل کرنا چاہتا ہے پس تو سر تعلیم جھکا دے راضی برضاد
اور اگر تیرا ارادہ قرب الہی حاصل کرنے کا ہے پس تو اپنے آپ کو
اس کے قدر و فضل کے روبرو دبلا چوں و چسرا کے!
پیش کر دے اس طریقہ سے تجھے قرب الہی حاصل ہو جائے
گا تجھ کو کچھ چاہنا کہ ایسا ہونہ چاہیے کیونکہ یہ بات ٹھیک
نہیں ہے اللہ عز و جل نے فرما دیا ہے اور بغیر مشیت
الہی کے تم نہیں چاہ سکتے۔ جب کہ معاملہ ایسا ہے کہ تمہارا
اپنے ارادہ سے پا با پورا نہیں ہو سکتا تو اللہ سے اس کے فعلوں
میں تم جھگڑانا نہ کرو وہ جب تمہاری آبرو اور تمہارے
مال و عافیت اور اولاد کو لے لے۔ اور تمہاری آبرو و ریزی
کرے پس تو اس کے قضاء و قدر اور ارادہ اور تبدیلی کے

عَلَى ذَلِكَ إِنْ أَرَدْتَ قُرْبَهُ إِنْ أَرَدْتَ
الصَّفَاءَ مَعَهُ إِنْ أَرَدْتَ وَصُولَ قَلْبِكَ
إِلَيْهِ وَأَنْتَ فِي الدُّنْيَا أَنْتُمْ حُزْنُكَ وَ
أَطْرَهُ بِشْرَكَ خَالِقِ النَّاسِ يَخْلُقُ حَسَنَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشْرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ
لَا تَشْكُوا إِلَى أَحَدٍ فَإِنَّكَ إِنْ شَكَوْتَ مِنْ
الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ سَقَطَتْ مِنْ عَيْنِهِ وَمَعَ
ذَلِكَ لَا يَزُولُ مِنْ عَيْنِكَ مَا شَكَوْتَ مِنْهُ
وَلَا تُعْجِبَنَّ بِشَيْءٍ مِنْ أَعْمَالِكَ فَإِنَّ
الْعُجْبَ يُفْسِدُ الْعَمَلَ يُهْلِكُهُ مَنْ رَأَى
تَوَفِيقَ اللَّهِ عَنَّا وَجَلَّ لَهُ أَنْفَعِيَ عَنْهُ الْعُجْبُ
بِشَيْءٍ مِنَ الْأَعْمَالِ اجْعَلْ كُلَّ قَصْدِكَ
إِلَيْهِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ رَحْمَتَهُ لَكَ وَيُهَيِّئُ
لَكَ أَسْبَابَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ كَيْفَ تَقْدِرُ أَنْ
تَجْعَلَ قَصْدَكَ إِلَيْهِ وَأَنْتَ كَاذِبٌ فِي
أَفْرَاكَ وَأَفْعَالِكَ طَالِبُ الْحَمْدِ مِنَ
الْخَلْقِ خَائِفٌ مِنْ ذَرَمِ طَرِيقِ الْحَقِّ
عَرَّوَجَلَّ كُلُّهَا صِدْقٌ بِلَا كَذِبٍ صِدْقٌ
بِلَا ظُهُورٍ أَعْمَالُهُمْ أَكْثَرُ مِنْ إِقْبَالِهِمْ
هُوَ سَوَابُ الْحَقِّ عَرَّوَجَلَّ فِي خَلْقِهِ وَ
خَلْقَاءُ عَلَيْهِمْ وَجْهًا بَدَنَهُ وَشَحْنَهُ
فِي أَرْضِهِ هُمْ مُفَرَّدُونَ وَخَوَاصُّهُ أَنْتَ
يَا مُنَافِقُ أَيْشَ عَلَيْكَ مِنْهُمْ لَا تُزَاجِرُهُمْ
بِنِفَاقِكَ هَذَا أَشْنَى لَا يَجِيءُ بِالْخَوَلَى وَ

روبرو سکلاتارہ۔ اگر تو قرب الہی چاہتا ہے تجھے اس کے ساتھ
صفائی مقصود ہے تو اپنے قلب کو اس تک دنیا میں رہ کر پہنچانا
چاہتا ہے تو تو ایسی حالت بنا کر اپنے غم کو چھپا تارہ ادراختی تارہ
روئی ظاہر کرتارہ آدمیوں سے خندہ پیشانی اخلاق حسرت کے ساتھ
میل جول رکھ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے
مسلمان کے چہرہ پر نشانہ ہوتی ہے اور قلب میں غم تو کسی طرف
شکایت نہ لے جا لیا کرنے سے تو اس کی نظر سے گر
جائے گا اور جس امر کا تو نے شکوہ و گلہ کیا ہو گا وہ بھی تجھ سے
دور نہ ہو گا۔ اور اپنے غلوں سے کسی عمل پر عجب و غرور نہ کر
کیوں کہ عجب عمل کو فاسد اور عجب کرنے والے کو ہلاک کر دیتا
ہے جس شخص کی نظر توفیقی الہی پر ہوتی ہے اس کا اپنے کسی عمل پر
عجب و غرور دور ہو جاتا ہے۔ تو اپنا تمام مقصود اسی کو پنا
پس اس حالت میں یقیناً وہ اپنی رحمت تیری طرف متوجہ کرے گا۔
اور اپنی طرف پہنچا دینے کے سبب تیرے لیے مہیا کرنے کا
جب کہ تو اپنے اقوال و افعال میں جھوٹا ہو گا تو اس بات پر کہاں
قدرت رکھے گا کہ تو رب تعالیٰ کو اپنا مقصود کلی بنا کے مخلوق سے
تعریف کا طلب گار۔ اور ان کی برائی سے ڈرنے والا طالب
مولا نہیں بن سکتا ہے۔ حتیٰ اللہ عزوجل کا راستہ تو سرتاپا سچ
ہی سچ ہے اور یا اللہ کے لیے تو سرتاپا بغیر کذب کے سچائی
اور بلا ظہور کے سچائی ہے ان کے فعل ان کے قولوں سے
بہت زیادہ ہوتے ہیں وہ مخلوق الہی میں خدا کے نائب اور
ان پر خلیفہ ہوتے ہیں اور خدا کی زمین میں سردار و کواحل حفاظت
کرنے والے۔ وہ تو اس کے کینہ و مخصوص بندہ ہوتے ہیں اسے منافق
تجھ کو ان سے کیا نسبت ان کا تجھ میں کیا نشان ہے تو اپنے نفاق سے
ان میں نہ گھس ان کی صف سے علیحدہ رہ و ولایت محض ظاہری ٹیپ ٹاپ اور

الْشَّيْءِ وَالْقَالِ وَالْقِيلِ

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّادِقِينَ
وَائْتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ۔

صرف آرزو و قبل و قال سے نہیں مل سکتی ہے قابلیت پیدا کر۔
اے اللہ تعالیٰ ہم کو اپنے سچے بندوں میں سے
کردے اور ہم کو دنیا و دین میں نیکیاں عطا فرما اور دوزخ
کے عذاب سے بچا۔

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا تَقْنَعُ مَنْ أَحْوَالِهِمْ بِالْأَسْمِ
وَالْتَّزْيِ بِزَيِّهِمْ وَالتَّشْدُقِ
بِكَلَامِهِمْ لَا يَنْفَعُكَ ذَلِكَ
مَعَ مُخَالَفَتِكَ لِأَفْعَالِهِمْ
أَنْتَ كَدُّ بِلَا صَفَاءِ خَلْقٍ
بِلَا خَالِقٍ دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ بَا طِلْ
بِلَا حَقِيقَةٍ ظَاهِرٍ بِلَا بَاطِنٍ
قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ عَمَلٍ بِلَا إِخْلَاصٍ إِخْلَاصٍ
بِلَا صَابَةِ السُّتَةِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا
يَقْبَلُ قَوْلًا بِلَا عَمَلٍ وَلَا عَمَلًا بِلَا إِخْلَاصٍ
وَلَا يَقْبَلُ شَيْئًا مِّنَ الْجُمْلَةِ غَيْرَ مُوَافِقٍ
بِكِتَابِهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ دَعْوَى بِلَا بَيِّنَةٍ فَلَا
جَزْمَ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ شَيْئًا إِنْ حَصَلَ لَكَ
قُبُولُ الْخَلْقِ مَعَ كَذِبِكَ كَمَا حَصَلَ لَكَ
قُبُولُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الْعَالِمُ بِمَا
فِي الْقُلُوبِ فَلَا تَبْهَرْهُ فَإِنَّ الشَّاقِدَ بَصِيرٌ
إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْظُرُ إِلَى مَا وَدَّ الْغِيَابِ

تو محض نام لینے پر اللہ والوں کے حالات جانے اور
ان کے لباس پہن لینے اور ان کا سا کلام کرنے سے اتفانہ
کو تجھے ایسا کرنا ان کے افعال کی مخالفت کرتے ہوئے
فائدہ نہ دے گا۔ تو تو بلا صفائی کے سر اپا کرورت اور مخلوق
بغیر خالق دنیا بغیر آخرت باطل بلا حقیقت۔ ظاہر بلا باطن تول
بلا عمل اور عمل بلا اخلاص اور اخلاص بلا سوافقت سنت کے ہے
تحقیق اللہ عزوجل ایسے قول کو جس پر عمل نہ ہوا اور ایسے
عمل کو جس میں اخلاص نہ ہو قبول نہیں فرماتا ہے۔ کوئی
چیز بھی کیوں نہ ہو جو چیز بھی مخالفت کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی مقبول نہ
ہوگی۔ تیری یہ بناوٹ بغیر ثبوت کا دعویٰ ہے
پس یقیناً اس میں سے تجھے کچھ بھی اللہ تعالیٰ قبول نہ
فرمائے گا۔ اگر جھوٹ کے ساتھ تجھے مخلوق کی قبولیت
حاصل بھی ہو جائے پس تیرے لیے حق عزوجل کی
قبولیت ہرگز حاصل نہ ہوگی وہ تو دونوں کے اندر کی
باتیں جاننے والا ہے تو اپنے کھوسٹے دام پیش نہ کر
کیوں کہ پرکھنے والا دانہ خبردار ہے تحقیق اللہ عزوجل تیرے
قلب کی طرف نظر کرتا ہے نہ تیری صورت کی طرف وہ تیرے کپڑوں

وَالْجُلُودَ وَالْعِظَامَ يَنْظُرُ إِلَى خَلْقِكَ لِإِلَى
 خَلْقِكَ أَمَا تَسْتَحْيِي جَعَلْتَ مَنْظَرَ الْخَلْقِ
 مُزْنَيْنَا وَمَنْظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مُنْجَسًا
 إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ قَتُبْ مِنْ جَمِيعِ ذُنُوبِكَ
 وَأَخْلَصْ فِي تَوْبَتِكَ ثُبَّ مِنْ شُرَكَكَ
 يَا خَلْقُ لَا تَعْمَلْ شَيْئًا إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 إِنْ آتَاكَ كَلَّكَ خَطَاءٌ لَا تَكُ مَعَ النَّفْسِ
 وَالْهَوَىٰ وَالنُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَالذَّلَاتِ
 تُحَرِّدُكَ بِقَتَّةٍ شَخِطُكَ لِقَمَّةٍ تَرْضَى
 بِرِضَا نَفْسِكَ وَتَسْخَطُ لِسَخَطِهَا فَإِنَّتَ
 عَبْدُهَا زِمَا مَكَ يَبِيدُهَا إِنْ أَدَّتْ مِنْ
 عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ تَحَقَّقَتْ
 لَهُمُ الْعُبُودِيَّةُ لَهُ وَالرِّضَا بِأَفْعَالِهِ
 أَلَا فَاتُ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُوَ قَعُودٌ
 كَالْجِبَالِ الرُّوَاسِي تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ وَهُمْ
 يَنْظُرُونَ إِلَيْهَا بَعَيْنِ الصَّبْرِ وَالْمُؤَافَقَةِ
 تَرَكُّوا الرِّجْسَ لِبَلَايَا وَطَارُوا إِلَى الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ يَتَلَوُّ بِهِمْ فَهُمْ خِيَمٌ بِلَا رِجَالٍ
 أَقْفَاصٌ بِلَا طُيُورٍ وَأَمَّا وَاحِدُهُمْ عِنْدَهُ
 وَاجْتِسَادُهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ يَا مُعْرِضِينَ
 عَنْ بَرِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُسْتَوْحِشِينَ
 مِنْهُ تَعَدَّ مُوَالِي حَتَّى أَصْلَحَ بَيْنَكُمْ
 وَبَيْنَهُ أَسْأَلُهُ فَبَيْنَكُمْ أَخَذَ لَكُمْ
 الْأَمْنَ مِنْهُ أَنْتَضَرَّ عَمَّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى
 يَهَبَ لَكُمْ حَقُوقَهُ الَّتِي لَكُمْ عَلَيْكُمْ

اور کھانوں اور ہڈیوں کے اندر رونی حالت پر نظر رکھتا ہے وہ تیری
 خلوت کو دیکھتا ہے نہ تیری جلوت کو کیا تو اس سے نہیں شرماتا کہ
 تو نے خلق کے منظر کو مزین و آراستہ بنالیا ہے اور منظر حق کو
 نجس بنالیا ہے اگر تو فلاح کا خواہشمند ہے پس تو اپنے تمام گناہوں
 سے توبہ کر اور اپنے توبہ میں اغلاص پیدا کر خلق کو شریک خدا بنانے
 سے توبہ کر تیرا کوئی عمل خدا کے سوا دوسرے کے لیے نہ ہو میں تو
 تجھ کو کلیتہً سر ازنا پا خطا کار ہی دیکھتا ہوں کیوں کہ تو نفس و ہوا سے
 اور دنیا اور شہوتوں اور لذتوں کا ساتھی بنا ہوا ہے ایک مچھر تجھے
 غصہ میں ڈالتا ہے اور ایک لقمہ تجھے غضب ناک بنا دیتا ہے
 تو نفس کی رضامندی سے راضی ہوتا ہے اور اس کی ناراضی سے
 ناراض پس تو نفس کا بندہ ہے تیری لگام اسی کے ہاتھ میں ہے
 تجھے خدا کے ان مخصوص بندوں سے کیا نسبت جن کے لیے
 خدا کی بندگی متحقق ہوتی ہے۔ اور وہ اس کے افعال پر راضی رہتے
 ہیں ان پر اُتتیں اترتی ہیں اور وہ مثل مضبوط پہاڑوں کے اپنی
 جگہ پر قائم رہتے ہیں صیتیں ان کی طرف اور ان پر اترتی رہتی ہیں
 اور وہ ان پر صبر و موافقت کی نظر سے دیکھتے رہتے ہیں۔ انہوں
 نے جموں کو بلاؤں کے لیے چھوڑ دیا ہے اور وہ اپنے دلوں سے حق
 عزوجل کی طرف پرواز کر گئے ہیں۔ پس وہ بغیر آدمیوں کے
 خیمہ اور ہلا پر بندوں کے خالی پنجرہ ہیں ان کی روحیں خدا کے حضور
 ہیں ہیں اور ان کے جسم خدا کے روبرو اپنے رب
 روگردانی کرنے والے اور اسے خدا سے وحشت کرنے والے
 میری طرف بڑھو تاکہ میں اس کا اور تمہارے درمیان میں اصلاح کر دوں
 خدا سے تمہارے بارے میں درخواست کروں اس سے تمہارے
 لیے امن لے لوں اس کے روبرو میں عاجزی کروں تاکہ
 وہ تم کو وہ حق جو اس کے تم پر ہیں ہمہ کر دے۔

اللَّهُمَّ رَدَّنَا إِلَيْكَ وَادْفِنْنَا عَلَى بَيْتِكَ
اجْعَلْنَا لَكَ وَفِيكَ وَمَعَكَ إِسْرَافًا
يُجْزِيكَ اجْعَلْ أَخْذَنَا وَعَطَاءَنَا
لَكَ طَهْرًا بَوَاطِنًا عَنْ غَيْرِكَ لَا تَرْنَا
حَيْثُ نَهَيْتَنَا لَا تَفْقِدْنَا حَيْثُ أَمَرْتَنَا
لَا تَجْعَلْ ظَوَاهِرَنَا فِي مَعَاصِيكَ وَ
بَوَاطِنَنَا فِي الشُّرُكِ بِكَ خُذْنَا مِنْ
تُفُوسِنَا إِلَيْكَ اجْعَلْ كُلَّنَا لَكَ أَغْنِيَاءَ
بِكَ عَنْ غَيْرِكَ تَبَهَّنَا مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْكَ
أَمْرًا بِطَاعَتِكَ وَمُنَاجَاةً لَكَ لَدُّ
قُلُوبِنَا وَأَسْرَارَنَا بِقُرْبِكَ أَجَلْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ كَمَا أَحَلَّتْ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَقَرَّبَنَا إِلَى طَاعَتِكَ كَمَا قَرَّبَتْ
بَيْنَ سَوَادِ الْعَيْنِ وَبَيَاضِهَا أَجَلْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ مَا تَكْرَهُهُ كَمَا أَحَلَّتْ بَيْنَ يُونُسَ
وَزَلْيَخَانِي مَعْصِيَتِكَ (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)
ذُوبُوا تُفُوسَكُمْ وَأَهْوِيَّتَكُمْ وَطَبَاعَكُمْ
بِالصَّوْمِ الدَّائِمِ وَالصَّلَاةِ الدَّائِمَةِ
وَالصَّبْرِ الدَّائِمِ إِذَا صَحَّ لِلْعَبْدِ
ذُوبَانُ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَطَبْعُهُ بَقِيَ هُوَ
وَمَوْلَاهُ يَلَا نَحْمَةً بَقِيَ قَلْبًا وَسِرًّا
وَمَوْلَى سَعَةً يَلَا ضَيْقًا عَافِيَةً يَلَا
سُقْمًا كُونُوا عَقْلَاءَ وَتَعَلَّمُوا وَاعْلَمُوا
وَاحْلُصُوا.

يَا غُلَامُ تَعَلَّمْ مِنَ الْخَلْقِ شَيْئًا مِنْ

اے اللہ تو ہم کو اپنی طرف لوٹالے۔ اور تو ہم کو اپنے دروازہ
پر رکھ کر لے تو ہم کو اپنا بنالے اور اپنی خدمت میں لے لے
اور اپنی معیت میں رکھ اور اپنی خدمت گاری میں رکھ اور راضی رہ
ہمارا لینا اور دینا سب اپنے لیے کر لے۔ ہمارے باطنوں
کو اپنے غیب سے پاک کر دے جہاں کی کو تو نے ممانعت فرمادی
ہے وہاں تو ہم کو نہ دیکھ اور جہاں حاضر رہنے کا تو نے حکم دیا
ہے وہاں سے ہم کو غیر حاضر نہ کر۔ ہمارے ظاہر کو اپنے
گناہوں میں اور ہمارے باطن کو شرک میں مبتلا نہ کر۔ ہمارے
نفسوں سے ہم کو اپنی طرف کھینچ لے۔ ہم کو از سر تا پا تو اپنا بنا
لے تیرے سبب سے تیرے غیر سے ہم غنی ہو جائیں اپنی طرف
غفلت کرنے سے ہم کو بیدار کر دے ہم سے اپنی طاعت
و مناجات کا ارادہ فرما اور اپنے قرب سے ہمارے قلوب و
باطن کو لذت دے۔ تو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان
حائل ہو گیا تو آسمان و زمین کے درمیان حائل و فاضل ہے۔ اور ہم کو اپنی
طاعت کی طرف و سیاہی قریب کر لے جیسے کہ تو نے آنکھ کی سیاہی
و سپیدی میں نزدیکی کر دی ہے تو ہمارے اور اپنے ناپسندیدہ
امور کے درمیان میں و سیاہی حائل ہو جا جیسے کہ تو اپنی مصیبت کے متعلق
حضرت یوسف اور زلیخا کے درمیان حائل و آئین گیا تھا اسے قوم و اہل قریب
نفسوں اور خواہشوں اور طبیعتوں کو دائمی روزہ اور دائمی نماز اور دائمی صبر سے بچھلا
ڈالو جب بندہ اپنے نفس و خواہش و طبیعت کو صحیح طور سے بچھلا لیتا ہے
تو وہ ہی اور اس کاموں کی تعالیٰ بلانہ امت غیرے باقی رہ جاتا ہے قلب
باطن اور موملے اور بغیر کی خدمت اور بغیر بے پارگی کے عافیت
ہی باقی رہ جاتی ہے تم مائل بنو اور علم بیکھو اور اخلاص کے ساتھ
عمل کرو۔

اے غلام تو اول خلق سے بندہ خالق بل مجدد سے

الْخَالِقِ قَالَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ أَوْ مَا تَعْلَمُ اللَّهُ عِلْمُ
مَا لَمْ يَعْلَمْ لَا بُدَّ مِنَ التَّعَلُّمِ مِنَ الْخَلْقِ
أَوَّلًا وَهُوَ الْحُكْمُ شَعْرٌ مِنَ الْخَالِقِ ثَانِيًا وَ
هُوَ الْعِلْمُ الَّذِي عِلْمُهُ يَخْصُ الْقُلُوبَ
بِسِرٍّ يَخْصُ الْأَسْرَارَ كَيْفَ تَقْدِرُ تَتَكَلَّمُ
شَيْئًا يَلَا أُسْتَاذَ أَنْتَ فِي دَارِ الْحُكْمِ
أُطْلِبِ الْعِلْمَ فَإِنَّ طَلَبَهُ فَرِيضَةٌ قَالَ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُطْلِبُوا
الْعِلْمَ وَكُوْكَانَ بِالْصَّبْرِ

يَا غُلَامُ اصْحَبْ مَنْ يُعَاوَنُكَ
عَلَى جَهَادِ نَفْسِكَ لَا مَنْ يُعَاوَنُهَا
عَلَيْكَ إِذَا صَحِبْتَ شَيْخًا جَاهِلًا
مُتَأَفِّكًا صَاحِبَ طَبَعٍ وَهَوًى كَانَ
مُعَاوِنًا لَهَا عَلَيْكَ الشُّيُوءُ لَا يَصْحَبُونَ
لِلدُّنْيَا بَلْ يَصْحَبُونَ لِالْآخِرَةِ إِذَا كَانَ
الشَّيْخُ صَاحِبَ طَبَعٍ وَهَوًى صَحِبَ لِلدُّنْيَا وَإِذَا كَانَ مَدِينًا
قَلْبُ صَحِبَ الْآخِرَةِ وَإِذَا كَانَ صَاحِبَ سِرٍّ صَحِبَ
لِلْمَوْلَى يَا مَنْ تَمْشِيَّتُهُ وَتَصَدَّرُ وَرَاحَتُهُ
الشُّيُوءُ الْمَخْلُصِينَ فِي أَحْوَالِهِمْ مَا
دُمْتَ تَطْلُبُ الدُّنْيَا بِنَفْسِكَ وَهَوَاكَ
فَإِنَّتَ صَبِيٌّ ذَلِكَ طَبَعُ مَحْضِ التَّأْدُرِ
مِنْ كُلِّ نَادٍ نَفْسُ تُعْرِضُ عَنِ
الدُّنْيَا وَتَتَوَكَّلُ اخْتِيَارًا لَا اضْطِرَارًا
وَكُوْنُ النَّفْسُ تَطْمَئِنُّ وَتَصِيرُ قَلْبًا

علم سیکھ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتعلیم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ
جو کوئی اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ علم
عطا فرمادیتا ہے جس کو یہ جانتا بھی نہ تھا اور لاکھ خلق سے
علم سیکھنا ضروری ہے اور وہ علم شرعی ہے اس کے بعد
دوسرے نمبر پر خالق سے اور وہ علم لدنی ہے جو کہ باطن و
اسرار کے ساتھ مخصوص ہے اور غیب و استاد کے کسی علم
کے حاصل کر لینے پر تو کیسے قادر ہو سکتا ہے تو تودارالحکم
میں ہے علم طلب کر کیوں علم کا طلب کرنا فرض ہے حضور
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتعلیم نے ارشاد فرمایا ہے تم علم کو طلب کرو
اگرچہ وہ ملک چین میں ہی ملے۔

اسے غلام تو ایسے شخص کی مصاحبت کر جو کہ جہاد نفس پر
تیری مدد کرے نہ اس کی جو کہ تیرے مقابل میں نفس کا مددگار
بنے۔ جب تو کبھی ایسے شخص کی مصاحبت کرے گا جو کہ جاہل و
منافی ہے اور پیرو نفس و طبیعت ہے تو وہ تیرے مقابل میں
نفس کا مددگار ہو گا۔ مشائخ کی صحبت دنیا کے لیے اختیار
نہیں کی جاتی ہے بلکہ ان کی مصاحبت سے مقصود آخرت
ہوتی ہے۔ جب کوئی شیخ پیر و خواہش و طبیعت ہو گا۔
تو اس کی مصاحبت دنیا کے لیے کی جائے گی اور جب وہ
صاحب قلب ہو گا تو اس کی مصاحبت آخرت کے واسطے کی جائے
گی اور جب کہ وہ صاحب باطن ہو گا تو اس کی مصاحبت مولیٰ تعالیٰ کے لیے
اختیار کی جائے گی اسے جھوٹے مشیخت و صدارت کے دعوے دار اور مخلص
سچے مشائخوں کے حال میں گھسنے والے جب تک کہ تو اپنے نفس و
خواہش کی پیروی میں دنیا کو طلب کرتا رہے گا پس تو ایک بچہ ہے محض
ایک طبیعت ہے بہت ہی کم یاب ایسا نفس ہو گا جو دنیا و دنیا خواہش کرے اور
دنیا کو اختیار سے بغیر اضطرار کے چھوڑ دے۔ ایسا مطمئن بن کر شل قلب ہو سکتا ہے۔

كَادِمًا مِّنْ كُلِّ نَازِعٍ بَعِيدٍ مِّنْ كُلِّ بَعِيدٍ
لَا تَمَآ يَكُونُ فِي حَقِّهَا إِذَا عَمِيَتْ عَيْنُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا سَوَى السَّوْلِ
كُلَّمَا قَرَّبَ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَمَّ وَجَلَّ
كَثُرَ خَطَرُهُ وَاشْتَدَّ خَوْفُهُ وَلِهَذَا
أَخْطَرُ النَّاسِ مِنَ الْمَلِكِ وَزَيْرُهُ
لَا تَنَّهُ أَقْرَبُهُمْ مِنْهُ مَا يَصِلُ إِلَيْهِ
الْمُؤْمِنُ إِلَّا بِإِخْلَاصٍ فَجَيِّنِيذِ هُوَ
عَلَى خَطَرِ الْقَوْمِ عَلَى خَطَرِ عَظِيمٍ
لَا يَسْكُنُ خَوْفُهُمْ حَتَّى يَلْقَوْا مَا بِهِمْ
عَمَّ وَجَلَّ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَمَّ وَجَلَّ
اشْتَدَّ خَوْفُهُ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْرَفُكُمْ
بِاللَّهِ وَأَشَدُّكُمْ لَهُ خَوْفًا الْحَقُّ عَمَّ
وَجَلَّ يَخْتَارُ أَوْلِيَاءَهُ لِيُصْفِيَهُمْ فَهُمْ
أَبَدًا عَلَى قَدَمِ الْخَوْفِ مِنَ التَّغْيِيرِ
وَالشُّبْدِ يَلِ يَخَافُونَ وَإِنْ كَانَ حَالُهُمْ
الْأَمِنْ يَنْزِعُ عَجُونَ وَإِنْ كَانُوا أُعْطُوا
السُّكُونُ يُنَاقِشُونَ أَنْفُسَهُمْ عَلَى ذِكْرِهِ وَ
خَوْدِهِ وَكَفَتِهِ وَأَذَى عَفْلِهِ كَلَّمَا
أَسْكَنَهُمْ طَارُوا كُلَّمَا أَعْنَاهُمْ أَفْتَرُوا كُلَّمَا أَمَنَهُمْ خَافُوا
كُلَّمَا أَعْطَاهُمْ امْتَنَعُوا كُلَّمَا أَحْدَحَكُمُ
بَكُوا كُلَّمَا فَرَّحَهُمْ حَزَنُوا يَخَافُونَ مِنْ
تَغْلِبِ الْأَعْيَارِ وَسُوءِ الْعَاقِبَةِ
فَتَدْعُوا أَلَا تَرَى بِهَمِّ عَمَّ وَجَلَّ

ایسا ہونا تو بہت ہی نادر اور دراز و در ہے یہ تو نفس کے حق
میں جیہی درست ہو سکتا ہے جب کہ وہ دنیا اور آخرت اور اس
اللہ سب سے اندھا ہو جائے گا جب کوئی بندہ اپنے
رب عزوجل سے قریب ہو جاتا ہے اس کا خطرہ بڑھ جاتا
ہے اور اس کا خوف بے حد زیادہ ہو جاتا ہے اس وجہ
سے وزیر بادشاہ سے بہت زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ
وہ بادشاہ سے بہت ہی قریب ہوتا ہے۔ کوئی مومن خدا تک
بغیر خلاص کے پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اس مرتبہ پر پہنچ کر وہ بڑے
خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اور ایسا کلام بڑے خطرہ میں رہتے ہیں
ان کے خوف کو جب تک کہ وہ اپنے رب عزوجل سے طاقاً
و کرباً مسکون ہی نہیں ہوتا جس نے اللہ عزوجل کو پہچانا اس کا خوف زیادہ
بڑھ گیا اور اسی واسطے حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اللہ کو تم
میں سب سے زیادہ پہچاننے والا اور تم سب سے اس سے زیادہ خوف
کرنے والے ہوں حتیٰ عزوجل اپنے اولیاء کو جانچتا رہتا ہے تاکہ ان
کو صاف بنا دے پس وہ ہمیشہ خوف کے قدم پر کھڑے رہتے ہیں
تغیر و تبدل سے ڈرتے رہتے ہیں اگر ان کی حالت میں ان پایا جاتا ہو
اگرچہ ان کو کون عطا فرمایا جاوے۔ وہ مضطرب ہی رہتے ہیں وہ
اپنے نفسوں سے ایک دوسرا ایک راہی کے دائرہ اور غریبی طرف ادنیٰ
توجہ اور غفلت پر توجہ کرتے رہتے ہیں جب جس قدر ان کو سکون ملتا ہے
اسی قدر وہ اور ڈرتے ہیں جس قدر ان کو غنا عطا ہوتا ہے اتنے ہی محتاج
ہوتے ہیں خلا سے ان کی حاجت بڑھ جاتی ہے جس قدر ان کو امن عطا ہوتا ہے اتنے
زیادہ غم ان کو ہوتے ہیں ان پر جس قدر عطا الہی ہوتی ہے رکتے ہیں وہ جس قدر ان کو
ہنسنا ملے وہ روتے ہیں جس قدر وہ ان کو رحمت دیتا ہے وہ غمناک ہوتے ہیں وہ
دوروں کی طرح حالت کے پلٹ جانے اور انجام کار کے خراب ہونے سے ڈرتے
رہتے ہیں انہوں نے اس بات کو جان لیا ہے کہ رب عزوجل کے کس فعل سے

لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ وَ
 أَنْتَ يَا عَافِيْلُ تَبَارِكُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 بِالْعَصِيَّةِ وَالْمُخَالَفَةِ شَحَرَتْ مَمْنَهُ
 عَنْ قَرِيبٍ يَنْقَلِبُ أَمْنُكَ خَوْفًا سَعَتَكَ
 ضَيْقًا عَافِيَّتَكَ مَرَضًا عِزُّكَ دُلَّارُفَعَكَ
 وَضَعًا غِنَاكَ فَقْرًا إَعْلَمُ أَنَّ أَمْنَكَ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ عَلَى قَدَرِ خَوْفِكَ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا
 وَخَوْفِكَ فِي الْآخِرَةِ عَلَى قَدَرِ أَمْنِكَ
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ غَايِصُونَ فِي
 بَحْرِ الدُّنْيَا سَاكِتُونَ فِي قَعْرِ بَيْتِ
 الْغَفْلَةِ فَلَا جَرَمَ عَيْشِكُمْ كَعَيْشِ
 الْمَهَاجِمِ لَا تَعْرِفُونَ سِوَى الْأَكْلِ
 وَالشُّرْبِ وَالتَّكَاكِحِ وَالتَّوَرُّمِ أَحْوَالَكُمْ
 ظَاهِرَةٌ عِنْدَ أَرْبَابِ الْعُلُوبِ الْخُصُ
 عَلَى الدُّنْيَا وَجَمْعُهَا وَطَلَبُ الْأَذْذَاقِ
 قَدْ حَجَبَكُمْ عَنْ طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَ عَنْ بَابِهِ يَا مَنْ قَدْ فَتَحَهُ
 جَوْهَرُهُ لِيَوَاجِئْتُمْ أَنْتَ وَ أَهْلُ
 الْأَرْضِ مِنْ عَلَى أَنْ يَجْلِبَ لَكَ شَيْئًا
 لَمْ يُقَسِّمُ لَكَ لَمْ تُقَدِّرْ قَدْرَ عِنْدَكَ
 الْخُصُصَ عَلَى طَلَبِ مَا قَدْ قَسَّمَهُ
 لَكَ وَ طَلَبِ مَا لَمْ يُقَسِّمُ لَكَ
 كَيْفَ يُحْسِنُ لِعَاقِلٍ أَنْ يَضَيِّعَ
 زَمَانَهُ فِيمَا قَدْ فَتَرَ مِنْهُ أَخْرِجْ

سوال نہ کیا جائے گا اور وہ سوال کیے جائیں گے ان سے باز پرس
 ہوگی اور تو اسے غافل حتیٰ عزوجل سے گناہ و مخالفت کر کے لٹتا
 رہتا ہے اور پھر نڈر رہتا ہے عنقریب تیرا امن خوف سے
 اور تیری وسعت تنگی سے اور تیری عافیت بیماری
 سے اور تیری عزت ذلت سے اور تیری بلندی
 پستی سے اور تیری امیری محنت جہاں سے بدل
 جائے گی۔ تو بہ تحقیق اس بات کو جان لے کہ قیامت
 کے دن تجھے امن و امان عذاب الہی سے بمقدار تیرے
 خوف دینی کے ہوگا جتنا قیامت ڈرا ہے اتنا وہاں نڈر ہو
 گا اور تیرا خوف آخرت میں بمقدار تیرے امن و دینوی کے
 ہوگا۔ لیکن تم تو دنیا کے دریا میں غوطہ زن اور غفلت کے
 کنویں کی تہ میں ساکن ہو اسی وجہ سے تمہارا عیش چرپایوں
 کا سا عیش بنا ہوا ہے تم تو کھانے پینے اور نکاح اور
 سونے کے سوا کسی بات کو سمجھتے ہی نہیں۔ تمہاری
 حالتیں اہل دل اولیاء اللہ پر ظاہر ہیں۔ تم کو دنیا اور
 اس کے جمع کرنے کی حرص اور طلبی رزق کی ہوس نے
 اللہ عزوجل کے راستہ اور اس کی آستان بوسی سے
 روک رکھا ہے اسے وہ شخص جس کو اس کی حرص نے روکا
 کر دیا ہے اگر تو تمام زمین والے اس لیے جمع ہو
 جائیں کہ تیری طرف ایسی چیز کو کھینچ لائیں جو کہ تیرے
 مقصود میں نہیں ہے تو اس پر قدرت نہیں رکھتے تو مقصود
 اور غیر مقصود کی طلب پر حرص کرنے کو چھوڑ دے۔
 عقلمند کے لیے یہ امر کیوں کہ ہنزا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے
 زمانہ کو ایسے امر میں ضائع کرے کہ جس سے
 فراغت حاصل کر لی گئی ہے۔ تو اپنے قلب سے

الْخَلْقِ مِنْ قَبْلِكَ وَلَا تَرَاهُمْ فِي الصُّرَى
وَالنَّفْعِ فِي الْعَطَاءِ وَالنَّمْعِ فِي الْحَمْدِ
وَالدَّمِ فِي الْإِكْرَامِ وَالْإِهَانَةِ فِي
الْإِقْبَالِ وَالْإِدْبَارِ وَاعْتَقِدْ أَنَّ الصُّرَى
وَالنَّفْعَ مِنَ اللَّهِ عَمَّ وَجَلَّ وَ أَنَّ
الْحَيَرَ وَالشَّرَّ بِيَدِهِ يُجَرِّهُمَا عَلَى
أَيِّدِي الْخَلْقِ فَإِذَا تَحَقَّقَتْ حِرَّتُ
سَفِيرَا بَيْنِ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ اخْتِارًا
بِأَيِّدِيهِمْ إِلَى بَابِهِ تَرَاهُمْ كَأَنَّهُمْ
مَعْدُومُونَ بِالْإِصْنَانِ إِلَيْكَ تَرَى
الْعَصَاةَ لِرَبِّهِمْ عَمَّ وَجَلَّ بِعَيْنِ
الْجُنُونِ وَالْجَهْلِ فَتَدَاوِيهِمْ وَ
تَطِيئُهُمْ وَتَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ وَ
جَهْلِهِمُ الظَّالِمُونَ لِرَبِّهِمْ عَمَّ وَ
جَلَّ هُمْ الْعُلَمَاءُ الْعُقَلَاءُ وَالْعَاصُونَ
لِرَبِّهِمْ عَمَّ وَجَلَّ هُمُ الْجُهَالُ الْجَائِنُونَ
الْعَاصِي جَهْلَ رَبِّهِ عَمَّ وَجَلَّ فَعَصَاةُ
وَتَابِعَ شَيْطَانَهُ وَوَافَقَهُ فَكَوْكُمْ
يَجْهَلُ لَمَّا عَصَى كَوَفَرَتْ نَفْسُهُ
وَعَلِمَ أَنَّهَا تَأْمُرُهُ بِالشُّرِّ لَمَّا
وَافَقَهَا كَمُ أَحَدِمَاكَ مِنْ إِبْلِيسَ
وَأَعْوَانِهِ وَأَنْتَ تَصْحَبُهُ وَتَقْبَلُ
مِنْهُ أَعْوَانُهُ النَّفْسُ وَالْدُّنْيَا وَالْقَوَى
وَالطَّبَعُ وَآخِرَانِ الشُّرِّ أَحَدًا الْجَمِيعُ
فَيَا كَلِمَهُمْ أَعْدَاؤُكَ وَكَيْسَ لَكَ

کلیتاً مخلوق کو نکال ڈال نفع اور نقصان دینے اور لینے
تقریف اور برائی عزت و دولت اقبال و ادبار میں مخلوق
کی طرف نظر نہ کر۔ اور اس بات کا معتقد ہو جا کہ نقصان
و نفع سب خدا ہی کی طرف سے ہے اور بھلائی
برائی سب اس کے قبضہ میں ہے وہ ان دونوں کو
مخلوق کے ہاتھوں پر چلاتا ہے۔ جب یہ حالت
متحقق ہو جائے گی تو تو مخلوق و خالق کے درمیان
سفیر اور مخلوق کے ہاتھوں کو پکڑ کر آستانہ الہی کی
طرف سے جانے والا ہو جائے گا۔ تو ان کو گویا
باعتبار اپنی نسبت کے معدوم و مفقود جانے لگے
گا۔ خدا کے نافرمانوں کو تو جنہیں جمالت کی آنکھ سے
دیکھے گا پس تو ان کا علاج و معالجہ کرنے لگے گا اور ان
کی تکلیف دہی اور جمالت پر صابر بن جائے گا۔ اپنے
پروردگار جل جلالہ کے فضل پرور عالم اہل عقل ہی ہیں
اور نافرمان گناہ گار جاہل و مجنون گناہ گار نے اپنے
پروردگار کو نہ جانا پس اس کی نافرمانی کی اور اپنے
شیطان کی پیروی و موافقت۔ اگر وہ خدا
سے جاہل نہ ہوتا ہرگز اس کی نافرمانی نہ کرتا۔ اگر وہ
اپنے نفس سے واقف ہوتا اور یہ جانتا ہوتا کہ وہ برائی
کا حکم دیتا ہے تو کبھی نفس کی موافقت نہ کرتا میں تجھے
کس قدر شیطان اور اہل کے مددگاروں سے ڈراتا رہتا ہوں
لیکن تو اس کو صاحب بنائے ہوئے ہے اور اسی کی بات کو
قبول کرتا رہتا ہے شیطان کے مددگار نفس اور دنیا اور خواہشات
اور طبیعت اور برے ہم نشین ہیں تو ان سب سے
بہتر ہو کر کیونکہ یہ سب تیرے دشمن ہیں اور تیرا محب خدا کے

مُحِبِّ سَيِّئَاتِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَاتَهُ
يُرِيدُكَ لَكَ وَغَيْرُهُ يُرِيدُكَ لَمْ
إِذَا فَتَدَّتْ نَفْسُكَ فِي حَالِ خَلُوتِكَ
وَطَلَبَتْهَا مَعَ الظَّالِمِينَ حِينَئِذٍ
صَارَتْ خَلُوتُكَ أُنْسًا بِالْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ إِذَا تَرَكْتَ نَفْسَكَ مَعَ الدُّنْيَا
وَقَلْبِكَ مَعَ الْأُخْرَى وَ سَتَرَكَ
مَعَ النَّوَلِيِّ حِينَئِذٍ صَارَتْ خَلُوتُكَ
أُنْسًا بِاللَّهِ وَ أَمَّا مَعَ وَجُودِهَا
وَوُجُودِ غَيْرِهَا مِنْ الْأَنْفُسِ
لَا يَكُونُ لَكَ خَلْوَةٌ إِلَّا خَلْوَةٌ مَعَهُ
إِنَّمَا تَكُونُ مَعَ الْوَحْدَةِ مِنْ غَيْرِهِ
إِنَّمَا تَجِدُهُ بَعْدَ بُغْضِ غَيْرِهِ
مَتَى تَصِفُو حَتَّى تَرَى الصِّفَا وَ أَهْلَهُ
مَتَى تَصْدُقْ حَتَّى تَرَى الصِّدْقَ وَ
أَهْلَهُ مَتَى تُخْلِصْ حَتَّى تَرَى بَابَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَهْلَهُ إِذَا حَقَّقْتَ
حَالَكَ رَأَيْتَ رَجَالَ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ إِذَا رَأَيْتَ بَابَ الْمَلِكِ رَأَيْتَ
خَدَمَهُ وَ قُرُوبًا هُنَاكَ بَابَ الْمَلِكِ
مَا دَسَّتْهُ مَا لَمْ حَتَّى كَيْفَ تَرَى
عِلْمَانَهُ لَا كَلَامَ حَتَّى تَرَى الْبَابَ
فَحِينَئِذٍ تَرَى الْعِلْمَانَ لَا كَلَامَ
حَتَّى تَرَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ
تَرَى صِدْقًا وَ قَدْ رَأَيْتَ هُنَاكَ

سو کوئی بھی نہیں ہے کیوں کہ وہ تجھ کو صرف تیرے نفع کے
لیے ہی چاہتا ہے اور دوسرے تجھے اپنے لیے چاہتے
ہیں جب تو اپنے نفس کو اپنی خلوت و تنہائی کی حالت میں
مفقود کر دے گا دوسرے طلب کاروں کے ساتھ میں ہو کر
اس کو طلب کرے گا اُس وقت تیری تنہائی و خلوت خدا کے
ساتھ مانوس بن جائے گی۔ جب تو اپنے نفس کو دنیا کے
ساتھ اور اپنے قلب کو آخرت کے ساتھ اور اپنے باطن
کو مولے تعالیٰ کے ساتھ چھوڑ دے گا پس اس وقت تیری
خلوت انس بختی بن جائے گی۔ لیکن جب تک تیرے نزدیک
نفس اور اغیار کا وجود رہے گا تجھے خلوت حاصل نہ ہوگی تیری
خلوت نشینی بے کار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی معیت میں خلوت
جب ہو سکتی ہے جب غیر اللہ سے کلیتہً انقطاع ہو۔ اس کو
تو جب ہی پاسکتا ہے جب کہ اس کے غیر کو تو دشمن بنالے
تجھے صفائی جب ہی مل سکتی ہے جب کہ تو صفائی و اہل صفا
پر توجہ کرے۔ تو مخلص جب ہی بن سکتا ہے۔ جب کہ
تو استناد الہی کو دیکھے اور اہل اللہ کے ساتھ رہے جب
تو اپنی حقیقتاً ایسی حالت بنالے گا تو مردانِ خدا کو دیکھ
کے گا جب تو بادشاہ کے دروازہ پر پہنچے جائے گا اس وقت اس کے
نوکر چاکر دریاں کھڑے ہوئے تجھے نظر آئیں گے تو نے بادشاہ کے
دروازہ کو ٹھوکا ہی نہیں ہے اس کو دیکھا ہے پھر تو کیسے
اس کے نوکر چاکر کو دیکھ سکتا ہے۔ تیرے کلام کا اعتبار نہیں
جب تک کہ تو اس کے دروازہ کو نہ دیکھ لے اسی وقت تجھ کو
اس کے غلام نظر آئیں گے۔ تیرا کلام معتبر ہی نہیں جب تک
کہ تو اللہ عزوجل کو نہ دیکھے اسی وقت تو سچائی دیکھ
سکے گا۔ وہیں تجھے معلوم ہوئے گا۔ کہ

الصِّدْقَ يَحْبِلُكَ وَيُعِدُّكَ وَيُؤْتِيكَ
وَالْكَذِبَ يَرُدُّكَ وَيُؤْتِيكَ كُنْ
مَعَ الصَّادِقِينَ حَتَّى تَعْمَلَ بِمَا
عُومِلُوا بِهِ أَصْدَقُ فِي أَقْوَالِكَ
وَأَفْعَالِكَ وَأَصْبِرْ فِي جَمِيعِ
أَحْوَالِكَ الصِّدْقُ هُوَ التَّوْحِيدُ وَ
الْإِحْلَاصُ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ حَقِيقَةُ التَّوَكُّلِ قَطْعُ الْأَسْبَابِ
وَالْإِسْرَافِ وَالْخُرُوجِ مِنْ حَوْلِكَ
وَحَوْلِكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ وَسِرِّكَ
إِنْ أَرَدْتَ الْإِلْتِمَالَ بِهِ فَاقْطَعْ
كُلَّ مَوْصُولٍ غَيْرَهُ وَاعْرِضْ عَنْكَ
وَعَنْهُمْ أَعْرِضْ عَنِ الْمُحَدَّثِ حَتَّى
تَقُولَ إِلَى الْمُحَدَّثِ مَا دُمْتَ مَعَكَ
وَمَعَهُمْ لَا تُفْلِحْ قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ لَا يَحْتَمِلُ الرَّحْمَةَ مِنْ كُلِّ
أَلْفِ أَلْفٍ مِنْكُمْ إِلَى انْقِطَاعِ النَّفْسِ
وَاحِدٌ يَعْمَلُ مَا أَقُولُ وَيَعْمَلُ
بِهِ وَبِأَقْيَمُكُمْ يَدْخُلُونَ فِي عَمَارَةٍ
وَيَسْتَبْرَكُونَ بِحَضُورِهِمْ مَعَهُ
إِنِّي أَرْجُوا لَكُمْ الْخَيْرَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ الدُّنْيَا سَجْنُ الْمُؤْمِنِ
فَإِذَا تَمَيَّ سَجْنُهُ جَاءَهُ الْفَرَجُ
الْمُؤْمِنُونَ فِي سَجْنٍ وَالْعَارِفُونَ
فِي سَكْرَتِهِمْ عَائِمُونَ عَنِ السَّجْنِ

سچائی تجھے اٹھائے گی اور آگے بڑھائے گی اور تجھے بیدار
بنادے گی اور جھوٹ تجھ کو واپس کر دے گا۔ اور تجھے خال
بنادے گا۔ تو سچے لوگوں کی معیت اختیار کرنا کہ تیرے ساتھ
بھی انہیں جیسا معاملہ کیا جائے۔ تو اپنے اقوال و افعال میں
سچائی اختیار کر اور اپنی تمام حالتوں میں صابر بنارہ۔ سچائی
کیا ہے خدا کا ایک جاننا۔ اور اخلاص اور امانت پر توکل کرنا
توکل کی حقیقت سببوں اور دوستوں و ارباب سے قطع
تعلق کر لینا۔ اور قلب و باطن کی حیثیت سے اپنی قوت
و طاقت سے علیحدہ و دور ہو جانا ہے۔ اگر تو اپنا اتصال
خدا کے ساتھ چاہتا ہے تو ہر ملاقاتی سے جو کہ اسے اللہ
ہے قطع تعلق کر لے اور اپنے سے اور ان سب سے
روگردانی کر لے۔ تو تمام حادث چیزوں سے روگردانی
کر لے تاکہ تو ان کے موجد کی طرف پہنچ جاسے۔
جب تک کہ تو اپنے اور ان کے ساتھ رہے گا۔
نور و فلاح نہ پاسکے گا۔ قرب الہی از و حام و اجتماع کو برداشت
نہیں کر سکتا۔ وہ تو یگانگت کو چاہتا ہے۔ تم میں سے لاکھوں
کوڑوں میں سے آخر دم تک ایک آدمی ہی ہو گا۔
جو کہ میری بات کو سمجھے گا۔ اور اس پر عمل کرے گا۔ اور
باقی تم لوگ تو عمارت میں محض برکت لینے کے لیے
حاضری دیتے ہو۔ میں تو تمہارے لیے داریں کی
بھلائی کا امیدوار ہوں۔ دنیا مسلمان کے لیے
قید خانہ ہے۔ پس جب وہ اپنے قید خانہ
کو بھول جائے گا تب اس کو کشادگی ملے گی۔
مسلمان قید خانہ میں ہیں اور عارف باللہ مستی و
حدت میں پس وہ قید خانہ سے غائب ہیں،

قَدْ سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابَ الشُّوقِ إِلَيْهِ
 شَرَابَ الْأَنْسِ بِهِ وَشَرَابَ الطَّلِبِ لَهُ شَرَابُ
 الْغَفْلَةِ عَنِ الْخَلْقِ وَالْيَقْظَةِ بِهِ سَقَاهُمْ
 هَذِهِ الْأَشْرَبَةَ فَسَحَّوْا عَنِ الْخَلْقِ وَاقْفُوا
 بِهِ وَمَعَهُ غَابُوا عَنِ السَّجْنِ وَالسَّجُونِ
 قَدْ عَجَّلَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا نَارَهُمْ وَجَنَّتَهُمْ
 الْمَنَاسَرَةُ نَارُهُمْ وَالرِّضَابُ الْقَصَاءُ
 جَنَّتَهُمُ الْغَفْلَةُ نَارُهُمْ وَالْيَقْظَةُ جَنَّتَهُمُ
 الْقِيَامَةُ فِي حَقِّ الْعَوَامِ الْمُحَاسَبَةُ
 وَفِي حَقِّ الْحَقِّ الْخَوَاصِّ الْمَعَايِنَةُ كَيْفَ
 لَا يَكُونُ كَذَلِكَ وَقَدْ أَقَامُوا الْقِيَامَةَ
 عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَهُمْ فِي الدُّنْيَا بِكُورٍ
 قَبْلَ الضَّرْبِ فَفَعَلَهُمُ الْبُكَاءُ وَقَتَّ
 حُضُورِ الضَّرْبِ رَوَى سَفِيَانُ الشَّوْمِيُّ
 رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الْمَنَامِ فَقِيلَ
 لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ قَالَ أَوْقَفَنِي
 بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ يَا سَفِيَانُ
 أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَفْوَكَ رَحِيمٌ بِكَ
 ذَلِكَ الْبُكَاءُ كُلُّهُ مِنْ خَوْفِي أَمَا
 اسْتَحْيَيْتَ مِنِّي أَهْجَرَ طَبْعَكَ وَ
 هَرَاكَ وَشَيْطَانَكَ وَلَا تَرَكُنْ إِلَيْنِمْ
 إِذَا ثَبَتَ هَذَا فَاجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ
 أَقْرَانِ الشُّوْعِ عَدَاوَةً وَلَا تُصَادِقْهُمْ
 حَتَّى يُوَافِقُوكَ فِي حَالِكَ التَّوْبَةِ
 قَلْبُ دَوْلَةٍ مِنْ تَابٍ وَلَمْ يُغَيَّرْ

ان کو ان کے رب نے اپنے شوق کی شراب اپنے
 انس اور طلب کی شراب اور خلق سے غفلت اور اپنے
 ساتھ بیداری کی شراب پلا دی ہے جب رب تعالیٰ
 نے ان کو یہ شرابیں پلا دیں پس وہ مخلوق سے علیحدہ ہو گئے
 اور خدا سے تعالیٰ کے ساتھ اس کی معیت میں مدہوش ہو
 گئے قید خانہ اور قیدیوں سے غائب ہو گئے۔ ان کے
 لیے ان کی جنت و دوزخ دنیا ہی میں بے محنت بنا دی گئی
 اللہ تعالیٰ سے منازعت و مخالفت ان کے واسطے دوزخ
 ہے اور راضی برضار ہونا ان کی جنت خدا سے غفلت ان
 کی دوزخ ہے اور بیداری جنت عوام کے حق میں قیامت
 حساب و کتاب دینے کا نام ہے اور خواص کے حق میں
 مشاہدہ و معائنہ کا دن یہ کیوں کر نہ ہو۔ انہوں نے تو دنیا ہی
 میں اپنے نفسوں پر قیامت قائم کر لی ہے قبل پٹنے ہی
 کے روچکے ہیں۔ پس بار کے حاضر ہونے کے دن ان
 کا پہلے کا روزانہ کو نفع دے گا۔ حضرت سفیان ثوری
 رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا گیا اور آپ سے دریافت
 کیا گیا کہ آپ کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا
 کہ اس نے مجھے اپنے رب و بروکھڑا کر کے ارشاد فرمایا اے
 سفیان کیا تجھے یہ معلوم نہ تھا کہ میں بخشش و رحمت کرنے والا
 ہوں تو بکثرت میرے خون سے روتا رہا۔ کیا مجھ سے
 تجھے شرم نہ آئی۔ تو اپنی طبیعت اور خواہش اور اپنے شیطان
 کو چھوڑ دے اور ان کی طرف مائل نہ ہو۔ جب یہ امر ثابت
 ہو جائے پس تو اپنے اور برے ہم نشینوں کے درمیان
 میں عداوت پیدا کر لے اور تا وقتیکہ وہ تجھ سے موافقت
 نہ کریں تو ان سے دوستی نہ کر تو بر دولت کا کاپلٹ

کرنا ہے جس نے توبہ کی اور قبل توبہ کے جو اس کی حالت تھی اس کو نہ بدلا۔ پس وہ اپنی توبہ کرنے میں جھوٹا ہوا جب تو اپنی حالت کو بدلے گا تیرے اوپر تبدیلی کی جائے گی۔ ارشاد الہی ہے کہ تحقیق اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا تاوقتیکہ وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدلیں دنیا میں تو کسی پر ظلم نہ کریں کہ تو ظلم کرنے پر آخرت میں پکڑا جائے گا۔ دنیا میں عدل و انصاف کرنا کہ وہ تجھ کو جنت کے راستہ سے منحرف نہ کر دے۔ ظالموں نے جب انصاف کو چھوڑ دیا ان کو جنت کے راستہ سے دور کر دیا گیا جو کہ انصاف والوں کا گھر ہے ہر چیز کو تو اس کی جگہ پر چھوڑ دے تاکہ تجھے اللہ کے نزدیک مرتبہ مل جائے۔ یہ آخر زمانہ ہے تحقیق میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اپنے آپ کو بدل ڈالا ہے پس میں تمہارے اوپر خدا کی طرف سے تغیر و تبدل سے ڈر رہا ہوں۔ اشیاء میں تغیر و تبدل ضروری ہے۔ لیکن بعض حال مخفی رکھے جاتے ہیں اسے مخلوق الہی میں فی الجملہ میں تمہاری بہتری اور نفع کا خواہاں ہوں میں دوزخ کے دروازوں کے بند ہو جانے اور اس کے بالکیتہ معدوم ہو جانے اور اس بات کا کہ کوئی بھی مخلوق الہی سے اس میں نہ جائے اور جنت کے کھولنے اور اس بات کا کہ اس میں جانے سے مخلوق میں سے کوئی بھی نہ روکا جائے۔ متنبی ہوں۔ اور میری یہ تمنا محض اس وجہ سے ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس رحمت و شفقت پر مطلع ہو چکا ہوں جو کہ اس کو اپنی مخلوق پر ہے۔ میرا وعظ کے لیے بیٹھنا محض تمہارے قلوب کی مصلحتوں اور تہذیب کے لیے ہے نہ کہ وعظ و تقریر میں الٹ پھیر کرنے کے لیے

مَا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّوْبَةِ فَقَدْ كَذَبَ فِي تَوْبَتِهِ إِذَا غَيَّرْتَ غَيْرَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ لَا تَظْلِمُ أَحَدًا فِي الدُّنْيَا فَإِنَّكَ تَتَّخِذُ بِهِ فِي الْآخِرَةِ إِعْدِلُ فِي الدُّنْيَا حَتَّى لَا يَعْدِلَ بِكَ عَنْ طَرِيقِ الْجَنَّةِ الظَّالِمَةُ لَمَّا تَرَكَوْا الْعَدْلَ عَدَلَ بِهِمْ عَنْ طَرِيقِ دَارِ أَهْلِ الْعَدْلِ أَتْرُكُ كُلَّ شَيْءٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى يَصِيرَ لَكَ مَوْضِعٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا اخِرُ الزَّمَانِ إِنِّي آدَاكُمْ قَدْ غَيَّرْتُمْ وَبَدَلْتُكُمْ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنَ التَّغْيِيرِ وَالتَّبْدِيلِ لَا بَدَأَ مَا يُغَيِّرُ أَشْيَاءَ وَيُبَدِّلُ وَلَكِنْ مِنَ الْحَالِ مَا يُكْنَمُ يَا خَلْقَ اللَّهِ إِنِّي أَطْلُبُ صَلَاحَكُمْ وَمَنْفَعَتَكُمْ فِي الْجُمْلَةِ أَتَمَنَّى غَلَقَ أَبْوَابِ النَّارِ وَعَدَمَهَا يَا كَلِيَّةُ وَأَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَتَحَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَأَنْ لَا يُمْنَعَ مِنْ دُخُولِهَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّمَا تَمَثَّلَتْ هَذِهِ الْأُمْنِيَّةُ لِأُطْلَاعِي عَلَى رَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَفَقَتِهِ عَلَى خَلْقِ قَعُودِي لِمَصَالِحِ قُلُوبِكُمْ وَتَهْدِيئِهَا لِاتِّغْيِيرِ الْكَلَامِ

وَقَهْدِيْبِهِ لَا تَهْرَبُوا مِنْ خُشُوْنَةِ كَلَامِي
فَمَا تَبَاْنِي اِلَّا الْخَشِيْنُ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ كَلَامِيْ خَشِيْنٌ وَ طَعَامِيْ
خَشِيْنٌ فَمَنْ هَرَبَ مِنِّيْ وَمِنْ اَمْثَالِيْ
لَا يُفْلِحُ اِذَا اَسَاءَتْ اَلْاَدَبُ فِيْمَا
يَرْجِعُ اِلَى الدِّيْنِ لَا اَتْرُكُكَ وَلَا
اَتُوْلُ اَفْعَلُ ذٰلِكَ وَلَا اُبَالِيْ حَضْرَتِ
عِنْدِيْ اَمْرٌ غَيْبٌ لَا اَطْلُبُ الْحِيَالَ
اِلَّا بِاَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهُ لَا مِنْكُمْ
اِنِّيْ نَاجِيْهِ عَنْ عَدَدِكُمْ وَ
حَسَابِكُمْ مَا اَنَا فِيْهِ لَا يُعْبَرُ
بِاللِّسَانِ اِنَّمَا يُعْبَرُ بِالْجَنَانِ
لَا يَمِيْنُ وَلَا شِمَالُ وَلَا وَرَاءَ
بَلْ قُدَّ اَمْرٌ حَسْبُ صَدْرِيْ لَا ظَهْرِيْ
تَابِعُ لِلْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
وَالسَّلَفِ لَا اَنْزَالُ عَنْهُمْ فِيْ
عَدُوْكُلِّيْ اِلَى دَارِ قُرْبِهِ تُوْبُوا
مِنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ سُوْءِ اَدَبِكُمْ هٰذِهِ
التَّوْبَةُ غَمْرِيْ فِيْ اَرْضِ قُلُوْبِكُمْ بِنَاءُ
اَبْنِيْهِ عِنْدَكُمْ اَلْقُضْ بِنَاءُ الشَّيْطَانِ
وَ اَبْنِيْ بِنَاءَ الرَّحْمٰنِ وَ اَلْحَقُّكُمْ
بِمَوْلَاكُمْ وَ سَرِّبَكُمْ عَزَّ وَجَلَّ اِنِّيْ
قَابِلٌ مَّعَ اللّٰهِ لَا مَعَ الْفَشْرِ هٰذَا
الظَّاهِرُ قَشْرٌ لَا اَتَعْبُ فِيْ تَرْبِيَّتِهِ اِنَّمَا اَرَبِيْ
اَبَابَكُمْ وَ اُنْحِيْ قَشُوْرَكُمْ وَ اَسْرَبِيْكُمْ

تم میری سخت کلامی سے نہ بھاگو میری تربیت و پرورش ایسے
ہی لوگوں نے فرمائی ہے جو کہ دین الہی کے بارہ میں سخت
تجھے میرا عظم بھی سخت ہے اور میرا کھانا بھی کھڑا معمولی
پس جو کوئی مجھ سے اور مجھ جیسوں سے بھاگے گا فلاح
نہ پائے گا جب تو دینی معاملہ میں بے ادبی برتے
گامیں تجھے چھوڑنے والا ہوں اور نہ تجھ سے یہ کہوں
گا کہ تو ایسا کیئے جا اور مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ تو میرے
پاس آئے یا نہ آئے میں قوت کا طالب صرف خدا سے
ہوں نہ کہ تم سے۔ میں تمہاری گنتی و شمار سے اور تمہارے
حساب سے علیحدہ ہوں جس حال میں کہ میں ہوں وہ زبان
سے بیان نہیں کیا جاسکتا پس وہ دل سے بیان ہو سکتا
ہے میرا دھیان یمن و شمال اور پیچھے کو نہیں ہوتا ہے بلکہ
صرف اگے ہوتا ہے۔ میں بغیر پشت کا سینہ ہوں۔
انبیاء و مرسلین اور سلف صالحین کا پیرو۔ میں کبھی اُن کے
استاذ الہی کی دوڑ میں اُن کے پاس سے علیحدہ نہیں ہوتا
ہوں۔ تم اپنے گناہوں اور بے ادبی سے توبہ کرو۔ یہ
توبہ تمہارے دلوں کی زمین میں میرا نہ سچا بونا ہے یہ ایک
عمارت ہے جس کی میں تمہارے لیے بنیاد ڈالتا ہوں
شیطان کی عمارت کو ڈھا رہا ہوں اور رحمن کی عمارت
بنارہا ہوں۔ اور تم کو تمہارے مولیٰ اور رب عزوجل سے
ٹار رہا ہوں بہ تحقیق میں مغز کے ساتھ قائم ہوں نہ کہ چھلکے
کے ساتھ۔ بہ ظاہر تو ایک چھلکا ہے میں اُس کی پرورش میں
مشقت اٹھانا نہیں چاہتا میں تو تمہارے مغز کی پرورش
کرتا ہوں اور تمہارے چھلکوں سے دور رہتا ہوں اور میں
تمہاری پرورش اُس وقت تک کروں گا تمہارے سب سے

حَتَّى تَقَرَّ عَيْنُ نَبِيِّكُمْ بِكُمْ .

يَا عِلْمَانُ لَا تَصْحَبُونِي لِلدُّنْيَا وَ
اصْحَبُونِي لِلْآخِرَةِ فَخَسِبَ إِذَا اصْحَبْتُ
صُحْبَتَكُمْ لِي لِلْآخِرَةِ جَاءَتْكُمْ الدُّنْيَا
تَبَعًا وَضَمِنًا فَتَأْخُذُ وَنَهَا عَلَى قَدَرِ
الزُّهْدِ فِيهَا وَآتَا صَانِعٌ لَكُمْ أَنْتُمْ
لَا تَحَاسِبُونَ عَيْهَا قَدَرُ مَوَا الْآخِرَةِ
عَلَى الدُّنْيَا الْبَاطِلِ عَلَى الظَّاهِرِ
الْحَقُّ عَلَى الْبَاطِلِ الْبَاقِي عَلَى الْفَائِي
أُتْرِكُوا ثُمَّ خُذُوا أُتْرِكُوا الْآخِذُ
مِنْ أَيْدِي الطَّبِيعِ وَالْهَوَى وَالنَّفْسِ
وَخُذُوا مِنْ يَدِ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ
أُتْرِكُوا الْآخِذُ مِنْ أَيْدِي الْخَلْقِ وَ
خُذُوا مِنْ يَدِ الْخَائِبِ أَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَاقْبَلُوا مِنْهُ مَا يَأْتِيكُمْ بِهِ مِنْ
الْأَمْرِ وَالتَّهْيِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا
أَنَا كُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا وَمَا نَهَاكُمْ
عَنْهُ فَانْتَهُوا هُوَ كُونُوا سَبَاعًا عِنْدَ
أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ وَمَرْضَى
عِنْدَ تَهْيِهِمَا مَوْتِي عِنْدَ حَيِّهِ الْأَقْصَبِيَّةُ
وَالْأَقْدَارُ وَمَعَ هَذَا عَاشَرُوا النَّاسَ
بِخُلُقٍ حَسَنٍ لَا تَطْلُبُوا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَغِيرَ
عَلَيْهِ فَيَكُفُّكُمْ وَوَأَقْفُوهُ فِي حَكِيمِهِ وَقَدَرِهِ فَيَكُفُّكُمْ
فَيَكُفُّكُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا خَلَقَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَلَمَ قَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ

تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیں
اے غلامو! میری مصاحبت دنیا کے لیے نہ کرو بلکہ
محض آخرت کے لیے کرو جب تمہاری مصاحبت
مجھ سے آخرت کے لیے صحیح ہو جائے گی تو تبعاً و ضمناً
دنیا بھی تمہارے پاس آجائے گی پس تم اُس کو زہد کے
قدم پر یعنی بے رغبتی کے ساتھ بقدر ضرورت لو گے اور
میں تمہارے لیے اس کا ضامن ہوں اُس پر تم سے
حساب کتاب نہ کیا جائے گا۔ تم آخرت کو دنیا پر باطل
کو ظاہر پر حق کو باطل پر باقی کو فانی پر مقدم کرو اور لا چھوڑو
پھر نور طبیعت اور خواہش اور نفس کے ہاتھوں سے لینا
چھوڑ دو اور قلب و باطن کے ہاتھ سے نور تم خلق کے
ہاتھوں سے لینا چھوڑ دو اور خالق کے ہاتھ سے لینا اختیار
کرو۔ تم رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اور وہ جو
کچھ بھی امر و نہی فرمائیں اُس کو قبول کرو۔ اللہ عزوجل کا ارشاد
ہے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں پس تم
اُس کو لو۔ اور وہ جس چیز سے تمہیں منع کریں پس تم اُس سے
باز رہو۔ تم اللہ و رسول کے حکم کو وقت و رندہ بہادر بنے
رہو اور اُس کی مانعت کے وقت بیمار و لاچار اور تقدیر
تضاد کے آنے کے وقت مردہ بن جاؤ سر جھکا دو اور
اس کے ساتھ آپس میں اچھے اخلاق برتو۔ تم اللہ عزوجل
سے اپنے لیے وہ چیز جو اس کے علم کے خلاف ہو طلب
کرو اور تمہارے اور دوسروں کے بارے میں
جو احکام تضاد قدر کے ہوں اُس کی موافقت کرو۔ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا جب اللہ
عزوجل نے قلم کو پیدا فرمایا ارشاد کیا اے قلم لکھ۔ قلم نے

دریافت کیا کیا لکھوں ارشاد ہوا مخلوق کے بارے میں
قیامت تک میرے حکم میں سب لکھ دے۔

اے قلب کے مردو! نفسوں سے زندہ رہنے
والو تمہارے قلب مردہ ہو گئے ہیں۔ پس تم اُس کی غم
مصیبت میں بہ نسبت غیروں کے غم کے زیادہ تر متوجہ
ہو۔ قلبوں کی موت اللہ عزوجل اور اُس کے ذکر سے
غافل ہو جانا ہے پس تم میں سے جو کوئی اپنے قلب
کو زندہ کرنا چاہے پس اُس کو ذکر الہی کے لیے چھوڑے
اور اُس کے اُس کے لیے اور اُس کی حکومت و عظمت
اور مخلوق کی طرف تصرفات کرنے میں توجہ کے لیے متوجہ
کر دے۔

اے غلام تو اول اپنے قلب سے حق عزوجل کا
ذکر کر بعد ازاں اپنے بدن سے۔ تو اپنے قلب سے اُس
اُس کا ذکر ہزار مرتبہ کر۔ اور اپنی زبان سے ایک مرتبہ۔
انقول کے آنے کے وقت خدا کا ذکر صبر سے کیا کر اور
دنیا کے آنے کے وقت ترک سے اور آخرت کے
آنے کے وقت توحید کے ساتھ اور ماسوائے اللہ کے
آنے کے وقت اُن سے منہ پھیر لینے سے ذکر کیا کر۔
جب تو اپنے نفس کی باگ کو ڈھیلا کر دے گا تو وہ تجھ
میں لایح کرنے لگے گا۔ اور تجھے گرا دے گا۔ تو نفس کے
تقویٰ کی باگ ڈال اور یہودہ قیل وقال کو چھوڑ دے
موت کا ذکر تیرے قلب کو صفائی بخشنے کا اور دنیا کو تیرا
مبغوض بنا دے گا تیرے قلب پر وہ کو کھول دے گا۔
پس تو مخلوق کو فانی مردہ ہلاک شدہ عاجز دیکھنے لگے گا کہ اُن
میں نہ نقصان ہے اور نہ نفع۔

مَا الَّذِي كَتَبَ قَالَ كَتَبَ حُكْمِي فِي
خَلْقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔

يَا مَوْتِ الْقُلُوبِ يَا أَحْيَاءَ النَّفُوسِ
قُلُوبُكُمْ قَدْ مَاتَتْ فَكُونُوا فِي مُصِيبَتِهَا
أَوَّلَى مَا تَكُونُونَ فِي مُصِيبَةِ غَيْرِكُمْ
مَوْتُ الْقُلُوبِ الْغَفْلَةُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَعَنْ ذِكْرِهِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ
يُحْيِيَ قَلْبَهُ فَلْيَتْرِكْ فِيهِ ذِكْرَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْأَنْسَ بِهِ وَ
النَّظَرَ إِلَى سُلْطَانِهِ وَعَظَمَتِهِ وَتَصَرُّفِهِ
فِي خَلْقِهِ۔

يَا عَلَّامُ أَذْكَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَوَّلًا
بِقَلْبِكَ ثُمَّ بِغَالِبِكَ ثَانِيًا أَذْكَرًا
بِقَلْبِكَ أَلْفَ مَرَّةٍ وَبِلِسَانِكَ مَرَّةً أَذْكَرًا
عِنْدَ مَبِجَى الْأَفَانِ بِالصَّبْرِ وَعِنْدَ مَبِجَى
الدُّنْيَا بِالتَّوَكُّلِ وَعِنْدَ مَبِجَى الْآخِرَى بِالتَّقْوَى
وَعِنْدَ مَبِجَى الْخَالِقِ بِالتَّوْحِيدِ وَعِنْدَ
مَبِجَى غَيْرِهِ فِي الْجُمْلَةِ يَا أَعْرَاجِنَ عَنَّا
إِذَا أَرَحَيْتَ عَنَّا نَفْسَكَ طَعَمَتْ فِيكَ
وَأَدَمَّتْ بِكَ أَلْبَحْمَهَا بِلِجَامِ السَّوْمِ
وَدَعَمَ عَنْكَ الْقَالَ وَالْقِيلَ ذَكَرُ الْمَوْتِ
يُصْفِي قَلْبَكَ وَيُبْغِضُ الدُّنْيَا وَالْخَلْقَ
إِلَيْكَ يَنْكَشِفُ الْغُطَاءَ عَنْ قَلْبِكَ فَتَرَى
الْمَخْلُقَ فَانِينَ مَوْتِي هَكَذَا عَجْزِي لَا
ضَرَّ فِيهِمْ وَلَا نَفْعَ۔

المجلس الخمسون

پچاسویں مجلس

اپنی اور مخلوق کی اصلاح کے بارے میں

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَكْرَةُ الْجَمْعَةِ فِي الْمَدَارِسَةِ ثَابُونَ
عَشَرَ شَعْبَانَ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ
بَعْدَ كَلَامِهِ اسْتَغْلِبَ بِاصْلَاحِكَ وَ
صَلَاحِهِمْ وَدَعُ عَنْكَ الْقَالَ وَالْقِيلَ
وَهَوَسَ الدُّنْيَا تَفَرَّغُ مِنْ هُمُومِهَا مَا
اسْتَطَعْتَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ تَفَرَّغُوا مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا
اسْتَطَعْتُمْ يَا جَاهِلًا بِالدُّنْيَا لَوْ عَرَفْتُمْهَا
مَا طَلَبْتُمْهَا إِنْ جَاءَتْ إِلَيْكَ اتَّعَبْتُكَ
وَرِنْ تَوَلَّيْتُ حَسْرَتَكَ لَوْ عَرَفْتُ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ لَعَرَفْتُ بِهِ غَيْرَهُ وَلَكِنَّكَ
جَاهِلٌ بِهِ وَرَبُّ سُلَيْمٍ وَآيِبَاءَهُ وَ
أَوْلِيَائِهِ

وَيَحَاكَ مَا تَتَوَعَّظُ بِمَا جَارَى عَلَى مَنْ
تَقَدَّمَ مِنَ الْخُلُقِ مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا أُطْلِبُ
الْخَلَاصَ مِنْهَا إِخْلَعُ لِبَاسَهَا وَاهْرُبْ مِنْهَا
إِخْلَعُ لِبَاسَ النَّفْسِ وَسِرْ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ إِذَا انْخَلَعْتَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَدْ
انْخَلَعْتَ بِمَا رَسَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ
كَانَ مَا سِرَاكَ تَابِعًا لِلنَّفْسِ فَتَسْخَرُ

۱۸ شعبان ۵۴۵ھ کو صبح کے وقت جمعہ کے دن مدرسہ
قادییہ میں ارشاد فرمایا:

بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا۔ تو اپنی اور دوسروں کی
اصلاح و درستی میں مشغول رہ اور وہ فضول قیل و قال اور دنیا کی
ہوس کو چھوڑ دے اور جہاں تک ہو دنیا کے غموں سے
فارغ البالی اختیار کر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد
فرمایا کرتے تھے تم جہاں تک ہو سکے دنیا کے غموں سے
فارغ ہو جاؤ۔ اے دنیا سے ناواقف اگر تو دنیا کو پہچان
لیتا ہرگز تو اس کا طالب نہ بنتا اگر وہ تیری طرف آئے گی
تو تجھے مصیبت میں ڈالے گی اور اگر وہ تجھ سے پیٹھ پھیر لے
گی تو وہ تجھے حسرت میں ڈالے گی۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا تو
البتہ تو اس وجہ سے غیر اللہ کو بھی پہچان لیتا لیکن تو تو اللہ اور اس
کے رسولوں نبیوں اور اولیاء اللہ ہی سے جاہل ہے۔

تجھ پر انہوس ہے تو ان چیزوں سے جو پہلے لوگوں
پر دنیا کی طرف سے گزری ہیں نصیحت ہی نہیں پکڑ سکتا۔ تو
دنیا سے خلاصی طلب کر تو دنیا کے لباس کو اتار پھینک اور
اُس سے دور بھاگ۔ نفس کے لباس کو اتار دے اور
استاذ الہی کی طرف دوڑ۔ جب تو اپنے نفس سے علیحدہ
ہو جائے گا پس تو یقیناً ماسوئے اللہ سے علیحدہ ہو سکے
گا۔ اس لیے کہ ماسوئے اللہ نفس کا تابع ہے پس تو اپنے

عَنْ نَفْسِكَ وَقَدْ رَأَيْتَ رَبَّكَ عَمَّ وَجَلَّ
 سَلَّمَ إِلَيْهِ وَقَدْ سَلِمْتَ جَاهِدَ فِيهِ وَقَدْ
 اهْتَدَيْتَ وَاشْكُرْهُ وَقَدْ نَادَكَ سَلَّمَ
 إِلَيْكَ وَالْخَلْقَ إِلَيْهِ لَا تَعْتَرِضُ عَلَيْهِ فَيْكُ
 وَلَا فِي غَيْرِكَ الْقَوْمُ لَا يُرِيدُونَ مَعَ اللَّهِ
 عَمَّ وَجَلَّ إِرَادَةً وَلَا يَخْتَارُونَ مَعَهُ
 اخْتِيَارًا لَا يَحْرِصُونَ عَلَى طَلَبِ أَقْسَامِهِمْ
 وَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَقْسَامِ غَيْرِهِمْ إِنْ أَرَدَتْ
 صَحْبَةُ الْقَوْمِ دُنْيَا وَآخِرَةً فَوَافِقُهُ فِي
 أَقْوَالِهِ وَأَفْعَالِهِ وَإِرَادَتِهِ إِنْ أَرَادَكَ
 قَدْ عَكَسَتْ الْأَمْرَ وَجَعَلَتْ مُخَالَفَتَهُ
 وَمُنَافَقَتَهُ ذَابَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ
 لَكَ رَافِعٌ وَلَا تَفْعَلْ كَأَنَّهُ هُوَ الْعَبْدُ وَ
 أَنْتَ الْمَعْبُودُ سُبْحَانَهُ مَا أَحْلَمَهُ لَوْلَا
 حِلْمُهُ لَرَأَيْتَ ضَلَامًا عِنْدَكَ إِنْ أَرَدْتَ
 الْفَلَاحَ فَمَعْلِكَ يَا السُّكُونُ بَيْنَ يَدَيْهِ
 سُكُونُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ سُكُونُ الْغَايِبِ
 عَنِ الْحَرَكَاتِ وَسُكُونُ الْبَاطِنِ عَنِ الْخَطَرَاتِ
 اللَّهُ قَالَ سَوَاءُ الْأَدَبِ عِنْدِي وَإِنَّمَا أَعْدَدْتُ رَحْمَةً
 أَدَّ الْأَمْرَ وَأَنْتَ عَنِ اللَّهِ وَافِقٌ الْقَدَرُ وَسَدِيدٌ
 ظَاهِرٌ وَبَاطِنٌ عَنِ الْكَلَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 وَقَدْ رَأَيْتَ الْخَيْرَ دُنْيَا وَآخِرَةً
 لَا تَسْأَلُ الْخَلْقَ شَيْئًا وَإِنَّهُمْ
 عَجَزَةٌ فَقَرَأْ لَا يَمْلِكُونَ
 لَا لِنَفْسِهِمْ وَلَا لِغَيْرِهِمْ صَرًّا

نفس سے دوری کر لے تحقیق تو اپنے رب عزوجل کو دیکھ
 لے گا۔ تو اپنے کو اُس کے سپرد کر دے یقیناً سلامتی مل جائے
 گی۔ تو اُس کے راستے میں مجاہدہ کر بلا شک تو ہدایت پا
 لے گا اور تو اُس کا شکر کرو وہ تیرے لیے نعمت بڑھائے
 گا۔ تو اپنے آپ کو اور خلق کو اُنسی کی طرف حوالہ کر دے۔
 تو اُس پر اپنے اور غیر کے بارے میں کسی طرح کا اعتراض نہ کر
 اولیاء اللہ کی معیت میں نہ کوئی ارادہ کرتے ہیں۔ اور نہ کوئی اپنا
 اختیار برتتے ہیں نہ وہ اپنے مقسوم کی طلب پر حرص کرتے
 ہیں اور نہ غیروں کے مقسوم کی طرف نظر ڈالتے ہیں۔ اگر تو
 دنیا و آخرت میں اولیاء اللہ کی مصاحبت کا خواستگار ہے
 پس تو اُن کے تمام اقوال و افعال اور ارادوں میں اُن کی
 موافقت کر میں تو سمجھ کر دیکھ رہا ہوں کہ تو نے معاملہ کو متعکس
 کر دیا ہے تو نے اللہ کی مخالفت اور اُس سے جھگڑنے کو
 رات دن کا اپنا طریقہ بنالیا ہے۔ تو اللہ سے کہتا ہے ایسا
 کر اور انسان نہ کر گویا کہ وہ بندہ ہے اور تو معبود اس کی ذات نہایت
 پاک ہے وہ بڑا بڑا رہا ہے اگر اُس کو ربوباری نہ ہوتی تو تو اپنی
 حالت کے برخلاف جس پر کہ تو ہے اپنا حال دیکھتا اگر تجھے
 اپنی بھلائی درکار ہے پس تو اُس کی حضوری میں ظاہری و باطنی
 سکون کو لازم پکڑ لے۔ ظاہری سکون حرکتوں سے اور باطنی سکون
 خطروں سے ہو۔ میرے نزدیک سوال کرنا بے ادبی ہے۔ اور میں
 اُس کو محض رخصت شمار کرتا ہوں تو امر کو بجالا اور نہی سے باز
 رہ اور تقدیر کی موافقت کر لے اور اپنے ظاہر اور باطن کو اُس
 کے ربوب و کلام کرنے سے روک لے تحقیق تو دنیا و آخرت
 کی بھلائی کو پالے گا مخلوق سے کسی قسم کا سوال نہ کر کیوں کہ وہ
 تو عاجز و محتاج ہیں اپنے اور دوسروں کے لیے کسی نقصان

وَلَا تَفْعًا رَاصِدٌ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تَسْتَعِجِلْهُ وَلَا تَسْتَبْخِلْهُ وَ
تَتَّهِمُهُ عَلَيْهَا هُوَ اسْتَفْحَقَ عَلَيْكُمْ مِنْكُمْ
وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ آيَشَ
عَلَى مِرِّي عَلَيْكُمْ بِالْمَوَاقِفَةِ لَهُ عَزَّ
وَجَلَّ فَهُوَ أَعْلَمُ مِنْكُمْ بِكُمْ لَيْسَ كُلُّ
مَا فِيهِ مَصْلَحَةٌ لَكُمْ يَطَّلِعُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى أَنْ تَكْمُرُوا شَيْئًا وَ
هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَلَى أَنْ تُجَبُّوا شَيْئًا وَهُوَ
شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ه
وَقَالَ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْدُونَ ه وَقَالَ وَهَآ
أَوْتَيْنَاكَ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ه مَنْ أَرَادَ سُلُوكَ
طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَهْدِ بِنَفْسِهِ قَبْلَ
سُلُوكِهِ هِيَ سَبِيلُهُ الْآدِيبُ لِأَنَّ النَّفْسَ
أَمَّارَةً بِالسُّوءِ آيَشَ تَعْمَلُ عِنْدَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ تَصْغِبُهَا فِي سَيْرِكَ إِلَيْهِ
جَاهِدْهَا حَتَّى تَطْمَئِنَّ فَإِذَا اطْمَأَنَّتِ
اسْتَصْحِبْهَا مَعَكَ إِلَى بَابِهِ لَا يُوَافِقُهَا
إِلَّا بَعْدَ الرِّيَاضَةِ بَعْدَ التَّحْلِيلِ وَحُسْنِ
الْآدِيبِ وَالطَّمَأْنِينَةِ إِلَى وَعْدِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَوَعِيدِهِ هِيَ عَمِيَاءُ
خُرْسَاءُ طَرِيقُهَا مَحْبَلَةٌ جَاهِلَةٌ
بِرَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ عَدُوٌّ لَهَا
فَبَدَّ أَمْرَ الْمُجَاهِدَاتِ تَنْفَتِحُ
عَيْنَاهَا وَيَنْطِنُ لِسَانُهَا وَتَسْمَعُ أَذُنُهَا

نفع کے مالک نہیں۔ تو اللہ عزوجل کے ساتھ صابر بنارہ اور اس
سے عجلت طلب نہ کرو اور اس کو خیل بنا اور نہ مفادات پر تولت
تہمت لگاؤ تو تم پر تم سے زیادہ شفقت فرمائے والا ہے
اسی واسطے بعض اہل اللہ نے فرمایا مجھ پر میری طرف سے ہے
بھی کیا۔ تم اللہ عزوجل کے ساتھ موافقت کو لازم پکڑو پس وہ
تمہاری حالت کو تم سے زیادہ جاننے والا ہے۔ ایسی بات
نہیں ہے کہ جس امر میں تمہاری مصلحت ہو تمہیں وہ مطلع ہی
کر دیا کرے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے ہو سکتا ہے کہ تم کسی شے
کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے کہ
تم ایک شئی کو دوست رکھو اور وہ تمہارے لیے بدتر ہو اور
اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور نیز ارشاد فرمایا اور خدا
وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جن کو تم نہیں جانتے نیز ارشاد فرمایا تمہیں
تو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے جو کوئی اللہ عزوجل کے راستہ
پر چلنا چاہے پس اُس کو چاہیے کہ اُس راہ پر چلنے سے پہلے
وہ اپنے نفس کو مہذب بنائے کیونکہ نفس بے ادب برائی کا
کا حکم دینے والا ہے۔ وہ حق تعالیٰ کی حضوری میں کیا عمل کرے
گا۔ تو اُس کو اپنے اس میر میں کیسے ہمراہ لے سکتا ہے۔ تو
اولاً نفس سے جہاد کر کے اُس کو مطمئن بنالے پھر تو اُس کو
استناء الہی کی طرف اپنے ہمراہ لے کر جا۔ تو نفس کے
موافقت اُس وقت کرنا کہ جب وہ ریاضت کر لے تعلیم و حسن
ادب حاصل کر لے اور خدا تعالیٰ کے وعدہ و وعید سے مطمئن ہو
جائے بغیر اس کے تو نفس کی موافقت نہ کرنا وہ تو اے جاگوں گا
بہر مغبوط الحواس اپنے پروردگار سے جاہل اُس کا دشمن ہے
ہمیشہ کے مجاہدوں اور ریاضتوں سے اُس کی آنکھیں کھلیں
گی اور اُس کی زبان گویا ہوگی اور اس کے کان سننے لگیں گے اور

وَيَزُولُ خَبْلُهَا وَجَهْلُهَا وَعَدَاوَتُهَا
لِرَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَهَذَا يَحْتَاجُ إِلَى حِجَالٍ
وَرِجَالٍ وَدَوَامِ سَاعَةٍ بَعْدَ سَاعَةٍ
وَيَوْمٍ بَعْدَ يَوْمٍ وَسَنَةٍ بَعْدَ سَنَةٍ مَا
يَجِيءُ هَذَا إِلَّا بِمَجَاهِدَةٍ سَاعَةٍ وَيَوْمٍ وَشَهْرٍ
إِصْرٍ بِهَا يَسُوطُ الْجُوعُ إِمْنَعُهَا حَظَهَا وَ
أَوْفِرْهَا حَقَّهَا إَحْمِلْ عَلَيْهَا وَلَا تَحْتَ مِنْ
سَيْفِهَا وَسَيْكِنِهَا سَيْدُهَا خَشَبٌ مَا هُوَ حَرِيدٌ
لَهَا كَلَامٌ بَلَا أَفْعَالٍ كِتَابٌ بِلَا صِدْقٍ عَهْدٌ
بِلَا وَفَاءٍ لَا مَوَدَّةَ لَهَا جَوْلَةٌ بِلَا دَوْلَةٍ
إِبْلِيسُ الَّذِي هُوَ أَمِيرُهَا لَا قُوَّةَ لَهُ
عِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ الصَّادِقِينَ فِي عِدَاوَتِهِ
وَمُخَالَفَتِهِ فَكَيْفَ هِيَ لَا تَنْظُرُ أَنَّهُ دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَآخَرَجَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنْهَا بِقُوَّتِهِ وَإِنَّمَا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
قَوَّالٌ عَلَى ذَلِكَ وَجَعَلَهُ سَبَبًا لَا أَصْلًا
بِأَقْبَلِ الْعَقْلِ لَا تَهْرُبُ مِنْ بَابِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ لَا جُلَّ بِلَيْتِهِ يَنْتَلِيكَ بِهَا فَإِنَّهُ
أَعْرَفُ مِنْكَ بِصَلِحَتِكَ مَا يَنْتَلِيكَ
إِلَّا لِعَارِئَةٍ وَحِكْمَةٍ إِذَا ابْتَلَاكَ
فَانْتَبَتْ وَارْجِعْ إِلَى ذُنُوبِكَ وَكَثِيرِ
الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ وَاسْأَلْهُ الصَّبْرَ وَالثَّبَاتَ
عَلَيْهَا وَقِفْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَعَلَّقْ بِذِيْلِ رَحْمَتِهِ
وَاسْأَلْهُ كَشَفَ ذَلِكَ عَنْكَ وَبَيَانَ وَجْهِهِ
الْمُصَلِّحَةِ فِيهِ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاصْبِرْ شَجَاعًا لِلْإِحْكُمْ

اور اُس کا غلط زکلی ہو جائے گا اور اُس کی عداوت و جہالت
رب عزوجل سے جاتی رہے گی اور یہ نفس رسول اور مردانِ خدا
کی صحبت اور پیشگی اور ساعت بساعت اور روز بروز اور سال
بسال اس میں قائم رہنے کا محتاج ہے۔ یہ صرف ایک ساعت
اور ایک دن اور ایک مہینہ کے مجاہدہ سے حاصل نہ ہو گا۔ اُس
کو بھوک کے کوٹے سے مارا اس نفس کو اُس کے جھڑ سے
روک اور اُس کا حق اُس کو پورے طور سے دے تو اُس پر حملہ
کر اُس کی تلوار کو طے ہے نہ کہ لوہا۔ اُس کی صرف باتیں یا نہیں
کام کچھ بھی نہیں صرف جھوٹ ہے سچ کا پتہ بھی نہیں اُس کا وعدہ
ہے وفاق نہیں وہ دوستی جانتا ہی نہیں ہے بغیر دولت کے گھومنا
ہے۔ اُس ابلیس کو جو کہ اُس کا سردار ہے کچھ سالوں پر عداوت
و مخالفت میں کوئی طاقت و قوت نہیں تو پھر نفس کی کیفیت کیا
ہو گی۔ تو یہ گمان نہ کر کہ شیطان اپنی قوت سے جنت میں گیا
اور اُس نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوا دیا۔ بلکہ حق عزوجل نے
اُس پر اُس کو قوت دے دی اور اُس کو سب گردان دیا نہ کہ
اصل۔ اسے کم عقل تو کسی امتحان کی وجہ سے جس میں کہ بتلایا ہو
اللہ عزوجل کے دروازہ سے دور نہ بھاگ۔ کیوں وہ تیری مصلحت
کو سمجھ سے زیادہ جانتے پہچانتے والا ہے وہ تیرا امتحان کسی
فائدہ حکمت سے کیا کرتا ہے جب وہ تیرا کسی بلا کے ساتھ
امتحان لے پس تو ثابت قدم رہ اور اپنے گناہوں کی طرف رجوع
کر اور استغفار و توبہ زیادہ کیا کر۔ اور اُس سے صبر و ثابت قدمی کا
سوال کرتا رہ اور اُس کے روبرو کھڑا رہ اور اسی کے واسطے رحمت
سے پلٹا رہ اور اسی سے اُس کی دفع کا سوال کر اور اُس کی مصلحت
کے اظہار فرما دینے کا اسی سے حاجت مند ہو۔ اگر تجھے انہی
نجات درکار ہے۔ پس تو ایسے شیخ کی صحبت میں رہ جو کہ حکم

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْهِ وَيُعَلِّمُكَ وَيُؤَدِّبُكَ
وَيُعَرِّفُكَ الطَّرِيقَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُرِيدُ
لَا بُدَّ لَهُ مِنْ قَائِدٍ وَدَلِيلٍ لَاتَهُ فِي بَرِّيَّةٍ
فِيهَا عَقَارِبٌ وَحَيَّاتٌ وَأَفَاتٌ وَعَطَشٌ وَسَيَّامٌ
مُهْلِكَةٌ فَيَحْتَرِدُ مِنْ هَذِهِ الْأَفَاتِ وَيَدُلُّهُ عَلَى
مَوْضِعِ الْمَاءِ وَالْأَشْجَارِ الْمُشْرِقَةِ فَإِذَا كَانَ وَحْدَهُ
مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ وَقَعَ فِي أَرْضٍ مُسْبِعَةٍ وَعَرَّةٍ كَثِيرَةٍ
السَّيَّارِ وَالْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ وَالْأَفَاتِ يَا مُسَافِرُ أَفِي
طَرِيقِ الدُّنْيَا لَا تَفَارِقِ الْقَائِلَةَ وَالذَّلِيلَ الرَّفِيقَ
وَالْأَذْهَبَ مِنْكَ مَالُكَ وَرُوحَكَ وَأَنْتَ يَا
مُسَافِرُ أَفِي طَرِيقِ الْآخِرَةِ كُنْ أَبًا مَعَ الدَّلِيلِ
إِلَى أَنْ يُوصِلَكَ إِلَى الْمَنْزِلِ اخْدُمُهُ فِي
الطَّرِيقِ وَاحْسِنُ أَدَبَكَ مَعَهُ وَلَا تَخْرُجْ
عَنْ رَأْيِهِ فَيُعَلِّمُكَ وَيُقَرِّبُكَ إِلَيْهِ شَمَّ
يَسْتَنْبِيحُكَ فِي الطَّرِيقِ لِرُؤْيَيْهِ نَجَابَتِكَ وَ
وَصِدْقِكَ وَحَدِّقْكَ فَيَصِيرُكَ أَمِيرًا فِيهَا وَ
سُلْطَانًا عَلَى أَهْلِهَا يَسْتَخْلِعُكَ فِي مَوَاقِبِهِ فَلَا
تَزَالُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ بِكَ إِلَى نَبِيِّكَ صَلَّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْلِمَكَ إِلَيْهِ فَيُقَرِّبُكَ عَيْنًا
شَمَّ يَسْتَنْبِيحُكَ عَلَى الْقُلُوبِ وَالْأَحْوَالِ وَ
الْمَعَانِي فَيَنْصِيرُ سَفِيرًا بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ بَيْنَ خَلْقِهِ عِلْمًا مَابَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّكَ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي رَأْيَ
الْخَلْقِ وَالْخَائِبِ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ
هَذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِأَلْتَحَبُّهُ وَالتَّهْتِي

علم الہی کا جاننے والا ہو کہ وہ تجھے علم پڑھائے اور ادب سکھائے
اور خدا کا راستہ پہچانوائے ہمید کے لیے دستگیر رہنما کی ضرورت
ہے۔ کیوں کہ وہ ایک ایسے جنگل میں ہے جس میں گمراہی بہت ہے اور
آزاد ہے اور آفتیں اور بیماریاں ہیں اور ہلاک کرنے والے دندے
ہیں پس وہ دستگیر اس کو ان آفتوں سے بچائے اور اس کو پانی اور
پھل دار درختوں کی جگہ بتائے پس جب وہ مرید بغیر رہنما
کے وحشیوں اور سانپ بھجڑوں اور آفتوں سے بھرے ہوئے
میدان میں پلے گا نقصان اٹھائے گا اسے دنیا کے راستہ کے
مسافر تو قافلہ اور رہنما اور رفیقوں سے جدا نہ ہو ورنہ تجھ سے تیرا
مال اور روح سب چلے جائیں گے اور آخرت کے راستہ کے
مسافر تو ہمیشہ مرشد رہنما کے ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ تجھ کو
منزل مقصود تک پہنچا دے تو اس کی راہ میں خدمت کرتا رہ اور
اُس کے ساتھ حسن ادب کو ملحوظ رکھ اور اُس کی رائے سے جدا
نہ ہو وہ تجھے علم سکھائے گا اور اللہ سے تجھے نزدیک کرے گا
پھر وہ تجھ کو تیری شرافت اور سچائی اور دانائی دیکھ کر
راستہ میں تجھ کو اپنا قائم مقام کر دے گا تجھ کو راستہ میں
امیر اور راہ چلنے والوں کا حاکم بنا دے گا اور اپنے لشکر کا تجھ
کو خلیفہ و جانشین کر دے گا پس تو اسی حالت پر رہے گا۔
یہاں تک کہ وہ مرشد تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک لا کر حضور
کے سپرد کر دے گا پس آپ کی آنکھیں تجھ سے ٹھنڈی ہوں
گی پھر آپ تجھ کو قلوب و احوال و معانی پر اپنا نائب بنادیں گے
پس تو اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان میں سفیر و قاصد اور رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آپ کا غلام بن کر رہے گا غنی و
خالی کی طرف آمد و رفت کرے گا کبھی ادھر کبھی اُدھر یہ ایسی
چیز ہے کہ طوالت نشینی و محض آرزو سے حاصل نہیں ہوتی ہے

وَلَكِنْ بَشِيءٌ وَقَرَّ فِي الصُّدُورِ فَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ
الْقَوْمُ نِزَاعَ الْعَشَائِرِ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ أَلْفٍ إِلَى الْقِطَاعِ
النَّفْسِ وَاحِدٌ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُولُ بِهِمْ وَمَعَانِيهِمْ وَيُصَدِّقُونَ ذَلِكَ
السَّمَاءَ بِأَعْمَالٍ جَوَارِحِهِمْ يَا جَبَّالُ تَوَبُّوْا إِلَى
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَارْجِعُوا إِلَى جَادَّةِ
الصِّدِّيقِينَ وَاتَّبِعُواهُمْ فِي أَقْوَالِهِمْ وَ
أَفْعَالِهِمْ وَلَا تَتَّبِعُوا بَنِيَاتِ الطَّرِيقِ الْمُنَافِقِينَ
الظَّالِمِينَ الدُّنْيَا الْمُعْرِضِينَ عَنِ الْآخِرَةِ الْتَارِكِينَ
لِجَادَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا مَنْ
تَفَقَّهَ أَخَذُوا أَيْبِيئًا وَشِمَالًا وَرَاءَ طَلَبُوا
طَرِيقَ الْكُسَالَى وَلَمْ يَبْزُوا بِجَادَّةِ نَبِيِّهِمْ فِي الْجَادَّةِ
الصَّحِيحَةِ الَّتِي هِيَ الطَّرِيقُ إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ.

يَا غُلَامُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِينَ تَعَاشَرُ هُنَّ فِي
الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا عَدَا لَا تَرَاهُمْ تُقَطِّعُ بَيْنَكُمْ
كَيْفَ لَا تُقَطِّعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَقْرَانِكَ
السُّوءِ الَّذِينَ عَاشَرْتَهُمْ فِي غَيْرِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ لَكَ مِنْ
مُعَاشَرَةِ الْخَلْقِ فَعَاشِرِ الْمُتَوَرِّعِينَ
الْمُتَزَهِّدِينَ الْعَافِينَ الْعَامِلِينَ
مُرِيدِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ مُرَادِيهِ
عَاشِرِ مَنْ يَأْخُذُ مِنْكَ الْخَلْقَ وَيُعْطِيكَ
قُرْبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَأْخُذُ مِنْكَ الضَّلَالُ وَ
يُعْطِيكَ عَلَى الْجَادَّةِ يُعْصِبُ عَيْنِكَ عَنِ الدُّنْيَا

بل ایسی چیز سے حاصل ہوتی ہے جو کہ سینوں میں جگ پائے ہوئے
ہے اور عمل نے اُس کی تصدیق کر دی ہے اور یہاں اللہ تمام
قبیلوں میں منتخب لاکھوں کروڑوں میں سے آخر دم تک
ایک ہی آدمہ ہو تا ہے جو کہ کلام الہی کو اپنے قلوب اور باطن
سے سنتے ہیں اور اُس سننے کی تصدیق ان کے تمام اعضاء
کے عمل کرنے میں سر مو حکم الہی سے تجاوز نہیں کرتے۔
اسے جاہلو تم اللہ عزوجل کی طرف توبہ کرو اور صدیقین و سلف
صالحین کے طریقہ پر چلو اور ان کے تمام اقوال و افعال میں ان
کی پیروی کرو اور منافقوں کے راستوں پر نہ چلو جو کہ دنیا کے
طالب اور آخرت سے روگردانی کرنے والے۔ حتی عزوجل
کے راستہ کو چھوڑ دینے والے ہیں جس پر کہ اگلے نیک بندے
چلے تھے۔ یہ منافق دایم بائیں اور چپے کی طرف چلے کاہلوں
کا راستہ ڈھونڈا اور صحیح راستہ پر جو کہ حتی عزوجل کا راستہ تھا
جس پر کہ اگلے چلے تھے ہو کر بھی نہ گزرے۔

اے غلام یہ لوگ جن سے تو آج دنیا میں دنیا کے
لیے ملتا ہے کل قیامت کے دن تجھے نظر بھی نہیں پڑیں گے
تمہارے درمیان میں دوستی قطع کر دی جائے گی تیرے
اور تیرے برے ہم نشینوں کے درمیان میں جی سے کہ
تو نے اسے اللہ کے لیے دوستی کی ہے کیسے دوستی متقطع
کر دی جائے گی اگر تجھے خلق کی دوستی بغیر چارہ ہی نہیں ہے پس
تو پر ہیز گاروں زاہدوں خدا کے پچاننے والوں عاملوں سے
دوستی و ملاقات کر جو کہ خدا کے چاہنے والے اور اس کے
مطلوب ہیں۔ ایسوں سے میل جول کر جو تجھ سے خلق لیے اور
تجھے خدا سے قریب کر دے جو تجھ سے گمراہی کو لیے اور
مراط مستقیم پر مٹھہر دے جو تیری اٹھول پر دنیا سے پٹی

باندھ دے پھر اس کو آخرت پر لے جا کر کھول دے تیرے
 سامنے سے دنیا کے طبق کو ہٹا کر اس کے بدلے آخرت
 کا طبق لا کر رکھ دے۔ ننگے پہیوں کا تجھ سے دور کر دے
 اور اس کے بدلے تجھے جڑا ب پھنا دے تجھ سے اژدھوں
 اور بچھوؤں اور درندوں کے درمیان میں سے کھڑا کر کے
 امن اور راحت میں اور سنہری جگہ بٹھا دے تو ایسے سے
 میل جول کر جس میں یہ صفت ہو اور اس کی تلخ کلامی پر صبر کر اور
 اور اس کے امر و نہی کو قبول کر ایسی حالت میں تجھے جلد دنیا ہی
 میں بھلائی مل جائے گی آخرت کا انتظار کرنا نہ پڑے گا۔
 بہادر ی ایک ساعت کے صبر ہی کا تو نام ہے۔ انتقال
 سے کام لے۔ تجھ سے کچھ ہو بھی نہیں سکتا اور تیری ضرورت
 بھی ہے تو کید اور زنجیل خریدا و عمل کے دروازہ پر بیٹھ جا
 پس اگر تیرے لیے کوئی کام مقدر ہو چکا ہے پس قریب ہے
 کہ تو کام پر لگ جائے گا تو سب کو اس کا حق ادا کر اور
 بھر دے کر کے عمل کے دروازہ پر بیٹھ جا۔ پس اگر وہاں سے
 دوسرے مزدوروں کو لیں اور تجھے نہ بے جائیں تو تو اپنی
 جگہ سے مت ہٹ ڈٹا بیٹھا رہ یہاں تک کہ تجھے ہر ایک
 سے کامل ناامیدی ہو جائے کہ اب تجھے کوئی کام پر نہ
 بلائے گا اس وقت تو اپنے نفس کو توکل کے سمندر میں
 ڈال دے پس تو سبب اور سبب پیدا کرنے والے دونوں
 کو جمع کر لے گا تو اپنے استاد کے روبرو حسن ادب
 اختیار کر اور تیری خاموشی تیرے بولنے سے زیادہ ہو
 کیونکہ ایسا کرنا تیری تعلیم کا اور استاد کے دل میں تیری نزدیکی

ثُمَّ يَفْتَحُهَا عَلَى الْآخِرَةِ يُنْجِي مَنْ
 بَيْنَ يَدَيْكَ طَبَقَ الدُّنْيَا وَيَتْرُكُ
 بَدَلَهُ طَبَقَ الْآخِرَةِ يُنْجِي عَنْكَ الْخَفَايَةَ
 وَيَتْرُكُ بَدَلَهَا الْجَوْرَ بَعْدَ يَقِيْمُكَ مِنْ
 بَيْنِ الْحَيَاتِ وَالْعَقَابِ وَالسَّبَاعِ وَ
 يَقْعِدُكَ فِي الْأَمْنِ وَالرَّاحَةِ وَ
 الطَّيْبَةِ عَاشِرُ مِنْ هَذِهِ صِفَتُهُ وَ
 اصْبِرْ عَلَى كَلَامِهِ وَاقْبَلْ أَمْرَهُ
 وَنَهْيَهُ وَقَدْ سَأَلْتَ الْخَيْرَ عَاجِلًا
 غَيْرَ أَنْ أَجَلَ الشَّجَاعَةِ صَبْرُ سَاعَةٍ
 بِكَ لَا يَجِيءُ شَيْءٌ وَلَا بُدٌّ مِنْكَ اشْتَرِ
 الْمَكْتَلَ وَالزَّنْجِيلَ وَاقْعُدْ عَلَى
 بَابِ الْعَمَلِ فَإِنْ قَدَّرَ عَمَلُكَ
 فَسَوْفَ تَعْمَلُ أَعْطِ السَّبَبَ حَقَّهُ
 وَتَرْكُضْ وَاقْعُدْ عَلَى بَابِ الْعَمَلِ
 فَإِنْ أَخَذُوا الزُّوْكَارِيَّةَ وَكَمْ
 يَأْخُذُوكَ لَا تَبْرَحْ مِنْ مَكَانِكَ
 حَتَّى تَبْأَسَ مِنْ أَحَدٍ يَدْعُوكَ
 إِلَى عَمَلِهِ فَإِذَا نَعِدَ أَنْتَ نَفْسَكَ
 فِي بَحْرِ التَّوَكُّلِ فَتَجْمَعُ بَيْنَ السَّبَبِ
 وَالْمُسَبَّبِ أَحْسِنْ أَدَبَكَ بَيْنَ يَدَيْ
 مُعَلِّمِكَ وَلِيَكُنْ صَمْتُكَ أَكْثَرَ مِنْ
 نُطْقِكَ فَإِنَّ ذَلِكَ سَبَبٌ لِعِلْمِكَ وَقُدْرِكَ إِلَى قَلْبِهِ

عہ مطلب یہ ہے کہ تقدیر پر ایمان لا کر تدبیر سے

کاسیب بن ہائے گار جن ادب تجھے مقرب بنا دے گا
ادبے ادبی تجھے دور کر دے گی تجھے جن ادب کیسے آ
سکتا ہے حالانکہ تو ادب وال لوگوں سے ملا ہی نہیں ہے
تجھے علم کیسے آسکتا ہے حالانکہ تو اپنے استاد سے راضی
ہی نہیں ہے اور نہ تیرا گمان اس کے بارے میں نیک ہے

حَسَنُ الْأَدَبِ يُقَرِّبُكَ وَسُوءُ الْأَدَبِ
يُبْعِدُكَ كَيْفَ يُحَسِّنُ أَدَبُكَ وَأَنْتَ
لَا تَخَالِطُ الْأَدَبَاءَ كَيْفَ تَتَعَلَّمُ وَ
أَنْتَ لَا تَرْضَى بِمُعَلِّمِكَ وَلَا تُحَسِّنُ
ظَنَّاكَ فِيهِ .

اکیانویں مجلس

المجلس الحادی والخمسون

دنیا و آخرت کے بیان میں

بسیوں شبان کو اسی سال میں مدرسہ قادریہ
میں ارشاد فرمایا :

دنیا از سر تا پا حکمت و عمل ہے اور آخرت کل کی کل
قدرت پس دنیا کی بنا حکمت پر ہے اور آخرت کی بنا
قدرت پر پس تو دارالعمل دارحکمت (دنیا میں) عمل کو چھوڑ
عمل کیسے جا اور اس کی قدرت کو دار قدرت میں عاجز نہ سمجھ
دارحکمت میں عمل کیسے جا اور اس کی قدرت پر بھروسہ کر کے
بڑیٹھ جا تو قدرت کو اپنے نفس کے لیے عذر نہ بنائے کیونکہ
نفس اس کو حجت بننے کا اور عمل کرنا چھوڑ دے گا۔ تقدیر
کا عذر قرار دینا کاہلوں کی دلیل ہے۔ تقدیر کا عذر بنانا غیر اولیٰ و
نوامی میں ہو سکتا ہے نہ کہ عبادت و فرائض میں۔ آپ نے
کچھ کلام کے بعد ارشاد فرمایا جو کہ مومن ہے وہ نہ تو اس دنیا
کی طرف سكون کرتا ہے اور نہ اس چیز کی طرف جو کہ دنیا
میں ہے دنیا سے اپنا مقسوم لے لیتا ہے اور قلب سے
حق تبارک کی طرف تخیسوی کر لیتا ہے۔ یہاں پہنچ کر ٹھہر جاتا

وَقَالَ رَحِمَى اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِي عِشْرِينَ
مِنْ شَبَّانٍ مِنَ السَّنَةِ .
الدُّنْيَا كُلُّهَا حِكْمَةٌ وَعَمَلٌ وَالْآخِرَةُ
كُلُّهَا قُدْرَةٌ فَهَذِهِ مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْحِكْمَةِ
وَتِلْكَ مَبْنِيَّةٌ عَلَى الْقُدْرَةِ فَلَا تَتْرُكِ
الْعَمَلَ فِي دَارِ الْحِكْمَةِ وَلَا تَعْجِزْ
قُدْرَتَهُ فِي دَارِ الْقُدْرَةِ اِعْمَلْ فِي
دَارِ الْحِكْمَةِ بِحِكْمَتِهِ وَلَا تَتَّكِلْ
عَلَى قُدْرَتِهِ لَا تَجْعَلَ الْقُدْرَةَ عُدَّةً
لِنَفْسِكَ فَإِنَّهَا تَحْتَجُّ بِهِ وَتَتْرُكُ الْعَمَلَ
الْعُدَّةُ بِالْقُدْرِ حُجَّةٌ الْكُسَالَى إِنَّمَا يَكُونُ
الْعُدَّةُ بِالْقُدْرِ فِي غَيْرِ الْأَوَامِرِ وَالنَّوَاحِي وَ
قَالَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامِ الْمُؤْمِنِ لَا يَسْكُنُ إِلَى
هَذِهِ الدُّنْيَا وَلَا إِلَى مَا فِيهَا يَأْخُذُ قِسْمَهُ مِنْهَا
وَيَتَنَحَّى بِقَلْبِهِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَقِفُ هُنَاكَ

حَتَّىٰ يَبْلُغَ عَنْهُ وَهَجَ الدُّنْيَا وَيُؤَدِّنَ
 لِقَلْبِهِ يَا الدُّخُولُ عَلَيْهِ سَفَارَةٌ سِيرَةٍ
 يُخْرِجُ السِّرَّ إِلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ إِلَى
 النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَالْجَوَارِحِ الطَّائِعَةِ
 فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا أَعْيَىٰ عِيَالُهُ
 عَنْهُ وَحِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ يَكْفِيهِ
 شُرُورُ الْخَلْقِ وَيُطِيعُهُمْ لَهُ وَيُحِيلُ
 بَيْنَ قَلْبِهِ وَقُلُوبِهِمْ وَيَبْقَىٰ وَحْدَهُ مَعَ
 رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ الْخَلْقُ لَهُ يُخَلِّقُ
 بِأَلَا ضَافَةً إِلَيْهِ كَانَ لَا خَلْقَ لِرَبِّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ سِرًّا لَا يَبْقَىٰ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 فَاعِلًا وَهُوَ مَفْعُولٌ فِيهِ يَبْقَىٰ مَطْلُوبُهُ
 وَهُوَ طَالِبُهُ يَبْقَىٰ أَصْلُهُ وَهُوَ
 فَرْعُهُ لَا يَعْرِفُ غَيْرَهُ وَلَا يَدْرِي
 غَيْرَهُ يَطْوِيهِ عَنِ الْخَلْقِ شَمًّا
 إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ لَهُمْ يُوجِدُهُ
 بَيْنَهُمْ لِمَصَالِحِهِمْ وَلِهَذَا آيَتُهُمْ
 وَتَصِيرُ عَلَىٰ أَذَاهُمْ لِمَرْضَاةِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمُ حُرَّاسُ
 الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ قَائِمُونَ مَعَ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَعَ غَيْرِهِ
 عَامِلُونَ لَهُ لِعَبِيرِهِ يَا مَنْ فَتَنُ
 مَا عِنْدَكَ مِنْ هَلْوَ لَا أَعْمِ الْقَوْمُ
 خَبَرٌ وَلَا مِنْ إِلَّا يَمَانٌ خَبَرٌ وَلَا
 مِنَ الْإِنْسِ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَبَرُ

ہے یہاں تک کہ اُس سے دنیا کی سوزش دور کر دی جاتی
 ہے اور اُس کے قلب کو دربار الہی میں داخل ہونے کی
 اجازت دے دی جاتی ہے۔ اُس کے باطن کی سفارت
 اُس کے باطن کو قلب کی طرف اور قلب کو نفس مطمئنہ اور
 فرماں بردار اعضاء کی طرف لے جاتی ہے تمام اعضاء پر
 اسے قابو مل جاتا ہے وہ اسی حال میں ہوتا ہے کہ یکایک
 اُس کو اُس کے متعلقین سے بے نیاز بنا دیا جاتا ہے اور
 درمیان میں اگر کدوہ بجاتی ہے رب تعالیٰ اس کو خلق کی برائیوں
 سے کفایت کرتا ہے اور سب کو اُس کا تابعدار بنا دیتا ہے
 اور اس کے اور اُن کے قلوب میں خود مائل ہو جاتا ہے یہ بندہ
 خدا تھا اپنے رب تعالیٰ کی معیت میں باقی رہ جاتا ہے گویا
 مخلوق اس کے اعتبار سے پیدا ہی نہیں کی گئی تھی گویا سوا
 اس کے رب عزوجل کی کوئی اور مخلوق ہی نہیں ہے اس کا
 پروردگار ماضی و مستقبل و ہر حال کا مصلیٰ خدا اس کا طالب وہ اس
 کی اصل اور پر اُس کی فرع باقی رہتے ہیں یہ غیر اللہ کو پہچانتا ہی
 نہیں اور نہ اُس کے ماسوا کو دیکھتا ہے۔ جب پھر چاہے گا
 اس کو مخلوق سے مخفی کر دیتا ہے۔ جب پھر چاہے گا اس
 کو مخلوق کے لیے کھڑا کر کے درمیان میں انہیں کی مصلحتوں
 اور ہدایت کے لیے اُس کو موجود کر دے گا اور یہ بندہ
 رضاے الہی کے لیے مخلوق کی تکلیفوں پر مبرا اختیار کرتا ہے
 گا۔ اولیاء اللہ قلوب اور اسرار کے محافظ و نگہبان ہیں حتیٰ
 عزوجل کی معیت میں قائم غیر اللہ کی معیت سے جدا اُن کا ہر
 عمل خدا کے لیے ہوتا ہے نہ کہ غیر اللہ کے لیے۔ اسے
 منافی تیرے پاس تو اس قوم کی کوئی خیر ہی نہیں ہے اور نہ
 ایمان سے کوئی خبر اور نہ اللہ کے اُنس سے کچھ خیر تو تو محض

عَنْ قَرِيبٍ تَمُوتُ وَتَبْدَأُ بَعْدَ الْمَوْتِ
قَدْ قَبِلْتَ بِفَصَاحَةِ اللِّسَانِ مَعَ عَجَمَةِ
الْجَنَانِ وَهَذَا لَا يَنْفَعُكَ الْفَصَاحَةُ لِلْقَلْبِ
لَا لِلِّسَانِ إِبْرُكٌ عَلَى نَفْسِكَ أَلْفًا وَعَلَى
غَيْرِكَ مَرَّةً يَا مَيِّتَ الْقَلْبِ يَا بَإِغْيَا
عَنِ الْقُرُومِ يَا مَبِيدَ رَايَا مَحْجُوبًا يَكُ
وَبِالْخَلْقِ عَنِ الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ إِلَهُي
إِنِّي كُنْتُ أَخْرَسَ فَتَأَنَّقَطْتُ نِي
فَتَأَنَّمَ الْخَلْقَ بِنُطْقِي وَكَيْمَلُ لَهُمْ
الصَّلَاحَ عَلَى يَدَيَّ وَإِلَّا مُدَنِّي إِلَى
الْخَرَسِ .

يَا قَوْمُ إِنِّي أَدْعُوكُمْ إِلَى الْمَوْتِ
الْأَحْمَرِ وَهُوَ مُخَالَفَةُ النَّفْسِ وَالْهَوَىٰ وَ
الطَّبَعِ وَالشَّيْطَانِ وَالْدُنْيَا وَالْخُرُوجِ عَنِ
الْخَلْقِ وَتَرْكُ مَا سِوَى الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ
فِي الْجُمْلَةِ جَاهِدُوا فِي هَذِهِ الْأَحْوَالِ وَ
لَا تَبْأَسُوا فَإِنَّ الْحَقَّ عَمَّ وَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ
هُوَ فِي شَأْنٍ اسْأَلُوهُ عَلَى قَدَرِ قُدْرَتِهِ
اسْأَلُوهُ مِنْ حَيْثُ الْقُدْرَةُ لَا مِنْ حَيْثُ
الْحِكْمَةُ اسْأَلُوهُ مِنْ عَلَيْهِ لَا مِنْ حَيْثُ
عَلَيْكُمْ اسْأَلُوهُ بِقُلُوبِكُمْ وَأَسْرَارِكُمْ لَا بِفَلَاحِ
اللِّسَانِ اسْأَلُوهُ مِنْ وَرَاءِ تَجَوُّزِ عَلَيْكُمْ وَقُدْرَتِكُمْ
تَقَوُّبَيْنِ يَدَيْهِ عَلَى قَدَامِ الْأَفْلاَسِ مِنْ جَمِيعِ
الْأَشْيَاءِ لَا تَتَعَامَلُوا عَلَيْهِ وَلَا تَتَمَقَّدَرُوا عَلَيْهِ وَلَا
تَتَمَقَّلُوا عَلَيْهِ وَلَا تَرُدُّوا قَدِيرَهُ بِتَدْبِيرِكُمْ لَا تَقْلَقُوا

بے خبر ہے عنقریب تو مرے گا اور بعد موت کے شرمندہ
ہو گا۔ تو نے محض زبان کی فصاحت پر قناعت کر لی ہے دل
کو گونگا بنا رکھا ہے یہ تیرے لیے نافع نہیں ہے۔ فصاحت
قلبی کی ضرورت ہے نہ کہ فصاحت زبانی کی۔ تو اپنے نفس پر
ہزار بار رد اور دوسروں پر ایک مرتبہ اسے مردہ دل اسے
اویسا اللہ سے بغاوت کرنے والے اسے مسرت اسے
خودی و ماسوسے اللہ میں مشغول ہو کر حتیٰ سے دور ہو جانے
والے اس طور سے رویا کلمہ خدا میں گونگا تھا پس تو نے
مجھے گویائی بخشی پس میری گویائی سے مخلوق کو نفع دے
اور میرے ہاتھ پر ان کی کامل اصلاح کر دے ورنہ مجھ کو
میرے گونگاپن کی طرف لوٹا دے۔

اسے قوم میں تجھ کو خونی موت کی طرف بلاتا ہوں اور
خونی موت کیا ہے نفس اور خواہش اور طبیعت اور شیطان
اور دنیا کی مخالفت کرنا اور خلق سے علیحدگی کر لینا اور
ماسوسے اللہ کافی الجملہ چھوڑ دینا۔ تم سب ان حالتوں میں
جہاد کرو اور ناامید نہ ہو کیوں کہ حق عزوجل ہر دن ایک جلا
شان میں ہوتا ہے۔ اُس سے مقدر کے مطابق سوال کرو
اُس سے تمہارا سوال بحیثیت قدرت ہو نہ کہ بحیثیت حکمت
ہمارا سوال باعتبار اُس کے علم کے ہو نہ کہ باعتبار تمہارے
علم کے تم اُس سے قلوب و اسرار کے ساتھ سوال کیا کرو
نہ کہ زبان کی تیزی و طراری سے تمہارا سوال تمہارے
علم و قدرت کے سمندروں سے ہٹ کر ہو تم اس کی
حضوری میں تمام چیزوں سے مفلس ہو کر قیام کرو۔ تم اُس
پر عامل و حاکم نہ بنو اور نہ اس پر اپنا مرتبہ اور عقلمندی بگھاڑو
اور نہ اپنی تدبیروں سے اس کی تدبیر کو رد کرو تم جاہلوں کی

إِلَى الْجَهْلِ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ فَهُوَ جَاهِلٌ
وَإِنْ كَانَ مُتَقِنًا لِحِفْظِهِ وَالْعِلْمُ بِمَعْنَاهُ
تَعَلُّمُكَ لِلْعِلْمِ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ يَرُدُّكَ إِلَى
الْخَلْقِ وَعَمَلُكَ بِالْعِلْمِ يَرُدُّكَ إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَيُزِيلُكَ فِي الدُّنْيَا وَيُبْصِرُكَ
بِبَاطِنِكَ يُشْفِئُكَ عَنْ تَزْيِينِ الظَّاهِرِ وَ
يُلْهِمُكَ بِتَزْيِينِ الْبَاطِنِ وَفِي حِينَئِذٍ يَقُولُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكَ قَدْ صَلَّحْتَ لَهُ قَالَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَقُولُ الصَّالِحِينَ هُ
يَتَوَلَّى ظَوْرَهُمْ هُ وَبَوَاطِنُهُمْ يَرَى ظَاهِرَهُمْ
يَبْدِي حِكْمَتَهُ وَبَوَاطِنُهُمْ يَبْدِي عَلَيْهِمْ فَلَا يَخْفُونَ
مِنْ غَيْرِهِ وَلَا يَرْجُونَ غَيْرَهُ وَلَا يَخْذُلُونَ
إِلَّا مِنْهُ وَلَا يَعْطُونَ إِلَّا فِيهِ يَسْتَوْحِشُونَ
مَنْ غَيْرِ كَيْسَتَا نَسُونَ بِهِ وَيَسْكُنُونَ إِلَيْهِ
هَذَا اخِرُ الزَّمَانِ قَدْ كَثُرَ فِيهِ التَّغْيِيرُ
وَالْتَبْدِيلُ هُوَ مَا نِ الْفِتْرَةِ نَمَا نِ
النِّفَاقِ وَنِفَاقِهِ يَا مُنَافِقُ أَنْتَ عَبْدُ
الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ تَرَاهُمْ وَتَعْمَلُ
لَهُمْ وَتَتَسَلَّى نَظَرَ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ إِلَيْكَ تُظَاهِرُ أَنَّكَ تَعْمَلُ
وَكُلُّ عَمَلِكَ وَقَصْدِكَ لِلدُّنْيَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَالِاهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ فَتَالَ
إِذَا تَزَيَّنَ الْعَبْدُ بِعَمَلٍ
لَا خَيْرَ وَهُوَ لَا يُرِيدُ هَا

طرف التفات نہ کرو جو کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ جاہل
ہے اگرچہ کیسا ہی زبردست حافظ اور معنی و مطلب کا جاننے
والا ہو۔ تیسرا علم سیکھنا بغیر عمل کے سمجھ کو مخلوق کی طرف لوٹائے
گا اور تیسرا علم پر عمل کرنا سمجھ کو حق تعالیٰ کی طرف پہنچائے گا
اور سمجھ دینا سے بے رغبت کر دے گا اور باطن سے
خبردار بنادے گا۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ سمجھے باز رکھے گا اور
باطن کی لاشنگی کا سمجھے انعام کرے گا۔ ایسا ہونے پر حق عزوجل
تیسرا کار ساز و متولی ہو جائے گا کیوں کہ سمجھ میں ایسی صلاحیت
پیدا ہو جائے گی ارشاد الہی ہے اور خدا ٹیکوں کا دالی ہو جاتا
ہے۔ ان کے ظاہر و باطن دونوں کی کار سازی فرماتا ہے ان
کے ظاہر کی حکمت کے ہاتھوں سے اور باطن کی اپنے
علم کے ہاتھوں سے تربیت فرماتا ہے۔ نہ تو وہ غیر اللہ
سے خوف کرتے ہیں اور نہ غیر خدا سے امیدواری کرتے
ہیں ان کا تمام لین دین خدا سے اور اسی کے راستہ میں ہوتا
ہے۔ وہ غیر اللہ سے وحشت کرتے ہیں اور اسی سے مانوس
رہتے ہیں اور اسی سے سکون حاصل کرتے ہیں یہ آخر زمانہ ہے
اس میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہو گیا ہے نبوت کا زمانہ دور
چلا گیا ہے یہ زمانہ نفاق اور اس کے چلن کا ہے۔ اسے
منافق تو دنیا اور مخلوق کا بندہ ہے ان کے دکھاوے کے
لیے تمام عمل کرتا ہے اور اپنی طرف حق تعالیٰ کی توجہ و نظر
کو بھلا دیا ہے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ تیسرے عمل آخرت
کے واسطے ہیں حالانکہ تیسرا عمل اور قصد محض دنیا کے
لیے ہے۔ نبی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
جب بندہ اپنے آپ کو عمل آخرت سے مزین کرتا ہے
اور اس کا مقصد وارادہ آخرت کا نہیں ہوتا تو اس کے نام

وَلَا يَطْلُبُهَا لَعْنٌ فِي السَّمَوَاتِ بِأَسْمِهِ وَنَسَبِهِ إِنِّي
أَعْرِضُكُمْ يَا مَعْشَرَ فَتَوْنَ مِنْ طَرِيقِ الْعُتَى وَالْعِلْمِ
وَلَكِنْ أَسْتَرْكُمْ بِسِتْرِ اللَّهِ عَنِّي وَجَلَّ

وَيُحَاكُّ مَا تَسْتَحْيِي جَوَارِحُكُمْ فَاطْمَئِنُّوا
مِنَ الْمَعَاصِي وَالنَّجَاسَاتِ الظَّاهِرَةِ تَتَّعَى
ظَهَارَةَ الْبَاطِنِ طَهَارَةُ الْقَلْبِ فَاصْحَحْ
فَكَيْفَ السِّرِّ مَا تَاذَبْتَ مَعَ الْمَخْرُوقِ
وَتَتَّعَى الْأَدَبَ مَعَ الْخَائِنِ الْمُعَلِّمِ مَا
رَضِيَ عَنْكَ وَلَا تَاذَبْتَ مَعَهُ وَلَا قِيلَتْ
مِنْهُ أَوْ أَمَرَ أَنْ تَقْعُدَ فِي ابْتِدَاسٍ وَتَقْعُدَ
لَا كَلَامَ حَتَّى يَقْدُمَ تَوْحِيدُكَ عَلَى رَجُلِهِ
وَيُثَبَّتَ بَيْنَ يَدَيْ الْحَقِّ عَنِّي وَجَلَّ وَ
تَخْرِجُ مِنْ بَيْضَةِ وَجْهِكَ وَتَقْعُدَ فِي
حَجَرِ اللَّطِينِ وَتَتَكَنَّ تَحْتَ جَنَاحِ الْأَنْسِ
بِهِ وَتَلْقُطَ حَبَّ الْإِخْلَاصِ وَتَشْرَبَ
مَاءَ الْمُشَاهَدَةِ ثُمَّ تَبْقَى عَلَى ذَلِكَ
إِلَى تَصَيُّرِ دِيكَ فَيُحْيِي نَبِيَّ تَصِيُّرِ
حَافِظًا لِلدَّجَارِجِ مُؤَيَّدًا لَهَا بِالْحَقِّ
مُؤَيَّدًا مِنْبَهًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ تَنْتَبِهُ هَدًى إِلَى طَاعَةِ رَبِّهِمْ
عَنِّي وَجَلَّ يَا جَاهِلُ أَتُرِكَ الدَّفْنَ تَوَ
مِنْ يَدِكَ وَتَعَالِ أَقْعُدْ هَاهُنَا بَيْنَ
يَدَيَّ عَلَى رَأْسِكَ الْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ
أَفْوَاهِ الرِّجَالِ لَا مِنَ الدَّفَنِ يُؤْخَذُ
مِنَ الْحَالِ لَا مِنَ الْمَقَالِ يُؤْخَذُ

اور نسب پر آسمانوں میں لعنت کی جاتی ہے۔ اے منافقو! میں تم کو شریعت و طریقت کے طریقوں سے پہچانتا ہوں لیکن میں تمہاری حق کی پردہ پوشی سے پردہ داری کرتا ہوں تجھ پر انوس کو حیا نہیں کہ تا تیرے اعضاء ظاہری گناہوں اور نجاست ظاہری سے پاک نہیں ہوئے اور تو طہارت باطنی کا دعویٰ کرتا ہے قلب کی پاکیزگی ابھی درست ہی نہیں ہوئی اور باطن کی پاکی کا تو مدعی ہے مطلق کے ساتھ تیرا طریقہ ادب درست ہی نہ ہوا اور تو خالق کے ساتھ ادب کا دعویٰ دار ہے معلم و استاد تجھ سے لاشعری نہ ہوا اور نہ تو نے اس کے ساتھ ادب برتا اور نہ تو نے اس کے حکموں کو قبول کیا اور تو منبر پر بیٹھ کر صدر بن گیا۔ وعظ شروع کر دیا تجھے وعظ کہنا جائز نہیں یہاں تک کہ تو توحید کے قدم پر کھڑا ہو اور اللہ کی حضوری میں ثبات قدم رہے اور اپنی ہستی کی خودی سے جدا ہو کر لطف الہی کے پہلو میں بیٹھ جائے اور اُنس کے بازو کے نیچے چھپ جائے اور اخلاص کا دانہ چگنے لگے اور مشاہدہ الہی کا پانی پیئے بعدہ تو اسی حالت پر باقی رہے یہاں تک کہ تو ہی شاہی مرغ بن جائے۔ پس اس حالت پر پہنچ کر نور عوں کا نگہبان بن جائے گا اور ان پر دانہ کا ایشا رکرنے والا۔ بانگ دینے والا آدمیوں کو رات دن ہوشیار کرنے والا ہو جائے گا۔ رب تعالیٰ کی اطاعت کی طرف اُن کو جگاتا رہے گا۔ اے جاہل تو دفتر کو اپنے ہاتھ سے پھینک دے اور میری حضوری میں سر کے بل اگر با ادب ہو کر بیٹھ جا۔ علم مردان خدا کے ہونہوں سے حاصل کیا جاتا ہے نہ کہ دفنوں سے علم حال سے حاصل کیا جاتا ہے نہ کہ محض قبال سے۔ اُن سے حاصل

مِنَ الْغَائِبِينَ عَنْهُمْ وَعَنِ الْخَلْقِ الْبَاقِينَ
 بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الدَّائِرَةُ عَلَى فَنَائِكَ عَنكَ
 وَعَنْهُمْ ثُمَّ وَجُودَكَ بِهِ مَتَّ عَنْ غَيْرِهِ
 ثُمَّ أَحْيَى بِهِ وَلَهُ اصْحَابُ خَدَمِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ لَا تَبْرَحُونَ عَلَى بَابِهِ
 شُعْلُهُمْ إِلَّا مِثَالُ لَامِرَةٍ وَالْإِنْتِهَاءُ
 عَنْ تَهْيِئِهِ وَالْمُوَافَقَةُ لِقَدَرِهِ يَدُورُونَ
 مَعَ إِرَادَتِهِ فِيهِمْ وَفِعْلِهِ بِهِمْ لَيْسَ عَنْهُمْ
 مُنَازَعَةٌ لَهُ فِيهِمْ وَلَا فِي غَيْرِهِمْ لَا
 يَعْزِضُونَ عَلَيْهِ فِي الْقَلِيلِ وَلَا فِي الْكَثِيرِ
 لَا فِي الْعَالِي وَلَا فِي الدَّائِي لَا تَشْتَغِلُ عَنْ
 خِدْمَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِخِدْمَةِ نَفْسِكَ
 بِالْخُرُوجِ عَلَى بُلُوغِ أَعْرَاضِهَا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ فِي تَكْلِيفِ الطَّلَبِ مِنَ الْخَلْقِ مِنْ
 غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَيْهِمْ وَلَكِنْ يُلْهِمُهُمْ بِذَلِكَ
 رَحْمَةً لِلْخَلْقِ لَا يَطْلُبُ مِنْهُمْ بِنَفْسِهِ نَفْسَهُ
 قَدِ اطْمَأَنَّتْ وَلَمْ يَبْقَ لَهَا إِرَادَةٌ وَشَهْوَةٌ
 فِيمَا يَكِلِي الدُّنْيَا تَحْسَبُ أَنَّ نَفْسَهُ
 كَنَفْسِكَ الْجَاهِلِيَّةِ الَّتِي قَدْ أَدْفَنْتَكَ
 فِي خِدْمَتِهَا وَتَصَرُّفِكَ فِي
 إِرَادَتِهَا وَشَهْوَاتِهَا لَوْ كَانَ
 لَكَ عَقْلٌ لَا نَصَرَ فِتْمَنَ خِدْمَتِهَا
 وَاسْتَعْلَتْ بِخِدْمَةِ رَبِّهَا عَزَّ
 وَجَلَّ عَدُوَّةً لَكَ الصَّوَابُ لَكَ
 السُّكُوتُ عَنْ جَوَابِهَا وَأَنْ تَضْرِبَ

کیا جاتا ہے جو کہ اپنے وجود اور تمام خلق سے غائب اور
 باقی باللہ ہوں۔ داؤدار دلایت کا تیری فنا پر ہے تو خود ہی
 سے اور مخلوق سے فنا کر موجود ہو جا غیر اللہ سے ہٹا کر
 اللہ کے ساتھ اُسی کے واسطے زندگی کر۔ تو اللہ تعالیٰ
 کے اُن خادموں کی صحبت اختیار کر جو اُس کے دروازہ سے
 کبھی مٹتے ہی نہیں۔ جن کا مشغلہ خدا کے حکموں کا بجالانا اور
 اس کے ممنوعات سے باز رہنا اور قضا و قدر میں خدا کے
 ساتھ موافقت کرنا ہے جو کہ خدا کے ارادہ و فعل کے
 ساتھ گھومتے رہتے ہیں اُن کو اپنے اور غیر کے بارے میں
 خدا سے کسی قسم کا جھگڑا ہی نہیں نہ وہ اُس پر قلیل و کثیر ارادے
 و اعلیٰ پر اعتراض کرتے ہیں۔ جو اپنے نفس کی خدمت کے
 سبب ہے کہ اُس کی خواہش و حرص اپنی غرضوں کا حاصل
 کر لینا ہے حق عزوجل کی خدمت سے روگردانی نہ کر۔
 اللہ والے مخلوق سے بلا ضرورت نہ تکلف طلب کرتے
 ہیں اُن کی طلب حرص سے نہیں ہوتی بلکہ اُن کو اس کا خلق
 پر شفقت کرنے کی غرض سے اللہ ہوتا ہے تو بوجہ
 طلب کرتے ہیں نہ کہ نفس کی پیروی سے اُن کا نفس و طمع
 ہو گیا ہے اُس کا کوئی ارادہ اور شہوت دنیا کے متعلق باقی
 ہی نہیں رہا ہے۔ تو گمان کرتا ہو گا کہ ان کا نفس تیرے
 جاہل کی طرح سے ہے جس نے تجھے اپنا خدمت گار بنالیا
 اور تجھ کو اپنے ارادہ اور خواہشوں کے مطابق چکر دیتا رہتا
 ہے۔ اگر کاش تجھے کچھ عقل ہوتی تو تو اُس کی خدمت گاری
 سے منحرف ہو کر اپنے پروردگار عزوجل کی خدمت میں مشغول
 ہو جاتا۔ تیرا نفس تیرا دشمن ہے تیرے لیے اُس کی جواب
 دہی سے سکوت بہتر ہے۔ اور یہ کہ تو اُس کے کلام کو

يَكْلَامُهَا الْحَاكِمُ اِسْمَعُ مِنْهَا كَمَا
تَسْمَعُ مِنْ مَّجْنُونٍ قَدْ زَالَ عَقْلُهُ
لَا تَلْتَمِثْ اِلَى قَوْلِهَا وَطَلِبِهَا
لِلشَّهَوَاتِ وَاللَّذَاتِ وَالشُّرُكَاتِ
هَلَاكُكَ وَهَلَاكُهَا فِي قَبُولِكَ مِنْهَا
وَمَلَا حُكَّ وَصَلَا حُكَّ فِي مُخَالَفَتِهَا
النَّفْسُ اِذَا كَانَتْ طَارِعَةً لِلَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ اَتَاهَا رَنُ قَهْرٍ اَعْدَا مِنْ كُلِّ
مَكَانٍ قَدْ اَعَصَتْ وَتَجَبَّرَتْ قُطِعَ
عَنْهَا الْاَسْبَابُ وَسُلِطَ عَلَيْهَا الْاَذْيَا
فَهَلَكَتْ وَهِيَ خَاسِرَةٌ لِلدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ الطَّائِعَةُ الْقَائِنَةُ
صَاحِبُهَا مَخْدُومٌ اَيْنَمَا تَوَجَّهَ
لَقَطَ قَسْمُهُ مِنَ الرِّضَا بِهِ يُوَدِّي
الْفَرَضَ الَّذِي عَلَيْهِ مَعَ طِيبَةِ
الْقَلْبِ بِلَا كُفْلَةٍ فَارِغَ الْقَلْبِ
مِمَّا سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاكِنُ
الْجَوَارِحِ عَنِ التَّعَبِ فِي تَحْصِيلِ
الدُّنْيَا وَفَضْلُهَا يَا مُنْعَمًا عَلَيْهِ
اَشْكُرُ النِّعَمَ وَالْاَسْلَبْتُ مَنْ يَدِيكَ
فَقُصَّ جَنَاحُ النِّعَمِ بِالشُّكْرِ وَالْاَسْلَبْتُ
كَارَتُ مَنْ عِنْدَكَ النِّيَّةُ مَنْ مَاتَ عَنْ
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كَانَ حَيًّا فِي الدُّنْيَا
الْيَشَّ تَنْفَعُهُ حَيَاتُهُ وَهُوَ يَصْرِفُهَا فِي تَحْصِيلِ
شَهَوَاتِهِ وَلَذَاتِهِ وَتَرْكِهِ هُوَ مَيِّتٌ مَعْنَى

دیوار پر مار دے اُس کے قول کو ایسا سن جیسے کوئی
مجنون لایقفل کا کلام سنتا ہے تو نفس کے قول کی طرف
توجہ ہی نہ کر اور نہ اُس کی طلب خواہشات و لذات و
خوافات پر نظر ڈال تیری اور اُس کی ہلاکت ال میں ہے
تو نفس کے قول کو سنئے اور تیری اور اُس کی اصلاح اُس کی مخالفت
کرنے میں ہے جب نفس اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو جائے
اور اُس کو ہر جگہ سے رزق ملتا ہے اور جب نفس خدا کی نافرمانی
کرتا ہے اور شکیبہ بن جاتا ہے تو اُس سے سبب منقطع کر
دیئے جاتے ہیں اُس پر طرح طرح کی تکلیفیں مسلط کر دی
جاتی ہیں پس تیری اور اُس کی ہلاکت کا سبب ہو جاتا ہے
اور نفس دنیا و آخرت میں ٹوٹا پانے والا ہو جاتا ہے
جس کسی کا نفس نابعدار اور قناعت کرنے والا ہو جاتا ہے
اپنی مقسوم روزی رضامندی کے ہاتھ حاصل کر لیتا ہے۔
تمام فرائض کو جو کہ اُس کے ذمہ ہیں۔ خوش دلی کے ساتھ
بغیر تکلیف کے اسوئے اللہ سے فارغ البال ہو کر
دنیا و نفسویات دنیا اور تمام مشغول سے سکون حاصل
کر کے ادا کرتا رہتا ہے۔ اسے دولت مند و میر نعمتوں
پر شکر ادا کر دینا وہ نعمتیں تیرے ہاتھ سے ملی جاتیں گی۔
اور ادائے شکر سے نعمت کے بازو تراش دے
ورنہ وہ نعمت تیرے پاس سے اڑ جائے گی جو اپنے
پروردگار عزوجل کی طرف سے مرا ہوا ہے وہ مردہ
ہے اگرچہ دنیا میں اُس کا زندوں میں شمار کیا جاتا ہے
اُس کی زندگی اُس کو کیا نفع پہنچائے گی جب کہ وہ اُس
کو خواہشات و لذات و نفسویات نفسانیہ کے حاصل
کرنے میں مرن کرے گا ایسا شخص حقیقتہً مردہ ہے

اگرچہ صورتہ مردہ ہو۔

اے اللہ تو ہم کو اپنے ساتھ زندہ رکھ اور اپنے غیر سے ہم کو موت دیدے آمین اسے عمر کے بوٹھے طبعیت کے بچے تو کب تک دنیا کے فضولیات کے درپے اپنی طبعیت کے بچنے سے دوڑتا رہے گا۔ تو نے تو اسی دنیا کو اپنا مقصود اعظم بنالیا ہے کیا تو یہ نہیں جانتا کہ تیرا مقصود وہ ہے جو تجھے غم میں ڈالتا ہے اور تحقیق تو اس کا بندہ ہے جس کے ہاتھ میں تیری لگام ہے۔ اس اگر تیری لگام دنیا کے ہاتھ میں ہو تو اس کا بندہ ہے اور اگر تیری لگام آخرت کے ہاتھ میں ہو تو اس کا بندہ ہے اور اگر تیری لگام خدا کے ہاتھ میں ہو پس تو اس کا بندہ ہے اور اگر تیری لگام تیرے نفس کے ہاتھ میں ہو پس تو اپنے نفس کا بندہ ہے اور اگر تیری لگام تیری خواہش کے ہاتھ میں ہو پس تو اپنی خواہش کا بندہ ہے۔ اگر تیری لگام مخلوق کے ہاتھ میں پس تو مخلوق کا بندہ ہے۔ پس تجھے نظر کرنا چاہیے کہ تو نے اپنی لگام کس کے سپرد کی ہے۔ اکثر داعیوں تو تم میں سے وہی ہیں جو کہ دنیا کے خواہش مند ہیں اور تھوڑے تم میں سے آخرت کے خواہاں ہیں اور شاذ و نادر تم میں سے وہ ہیں جو کہ دنیا و آخرت کے مالک کو چاہتے ہیں تو ایسوں ہی کی صحبت حسن ادب کے ساتھ اختیار کر اور ان سے جھگڑا قصہ نہ کرو اور نہ ان کے نقصان کے درپے ہو ورنہ تو نقصان اٹھائے گا ان کے ساتھ گستاخ نہ بن ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ تم عقلمند ہو۔ تم تو اپنے غلوں سے حق عزوجل کے ساتھ دشمنی کر رہے ہو اس کے نزدیک تمہارے عمل مجھ کے پر کی برابر بھی قدر نہیں رکھتے ہیں البتہ اگر تم اپنی

لَا صَوْرَةَ۔

اللَّهُمَّ احْبِبْنَا بِكَ وَامْتِنَا عَنْ غَيْرِكَ
يَا شَيْخًا فِي السِّنِّ صَبِيًّا فِي الطَّبْعِ
إِلَى مَتَى تَعُدُّوْا لِصَبَوَةِ طَبْعِكَ وَ
خَلْفَ سَخَاكَ الدُّنْيَا فَتَدَّ جَعَلَتْهَا
لَكَ هَمَّكَ أَمْ مَا تَعْلَمُ أَنَّ هَمَّكَ مَا
أَهَمَّكَ وَ أَنَّكَ عَبْدٌ مَرُؤِيٌّ مَا مُمْكَ
بِيَدِهِ إِنْ كَانَ مِنْ مَّا مُمْكَ بِيَدِ الْآخَرَى
فَأَنْتَ عَبْدٌ لَهَا وَ إِنْ كَانَ مِنْ مَّا مُمْكَ
بِيَدِ الْآخَرَى فَأَنْتَ عَبْدٌ لَهَا وَ إِنْ
كَانَ مِنْ مَّا مُمْكَ بِيَدِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
فَأَنْتَ عَبْدٌ لَهُ وَ إِنْ كَانَ مِنْ مَّا مُمْكَ
بِيَدِ نَفْسِكَ فَأَنْتَ عَبْدٌ نَفْسِكَ وَ
إِنْ كَانَ مِنْ مَّا مُمْكَ بِيَدِ هَوَاكَ فَأَنْتَ
عَبْدٌ هَوَاكَ وَ إِنْ كَانَ مِنْ مَّا مُمْكَ
بِيَدِ الْخَلْقِ فَأَنْتَ عَبْدٌ الْخَلْقِ فَانْظُرْ
إِلَى مَنْ تُسَلِّمُ مِنْ مَّا مُمْكَ أَكْثَرُ وَالْأَغْلَبُ
مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَالْقَلِيلُ مِنْكُمْ
مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ وَالتَّادِرُ مِنْكُمْ مَنْ
يُرِيدُ وَجْهَ رَبِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اصْصَبْهُمْ
بِحُسْنِ الْأَدَبِ وَلَا تُعَارِضْهُمْ وَلَا تُنَازِعْهُمْ
وَلَا تُنَاقِضْهُمْ فَتَقْصُ لَا تُسَيِّئِ الْأَدَبَ عَلَيْهِمْ
فَتَهْلِكَ كَوْنُكَ عَقْلًا أَنْتُمْ تُعَادُونَ الْحَقَّ
عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَا لَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا تُسَوِّ
عِنْدَكَ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ إِلَّا أَنْ تُخْلِصُوا

لَهُ فِي خَلْقَاتِكُمْ وَجَمِيعِ أَحْوَالِكُمْ الْكَفَرُ
الَّذِي لَا يَنْبَغِي هُوَ الصِّدْقُ وَالْإِخْلَاصُ
وَالْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّجَاءُ
لَهُ وَالرَّجُوعُ إِلَيْهِ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ عَلَيْكَ
بِالْإِيمَانِ فَإِنَّهُ يُلْحِقُكَ إِذَا رَأَيْتَ وَاحِدًا
مِنْهُمْ فَأَخْفِضْ لَهُ جَنَاحَكَ وَسَلِّمْ
إِلَيْهِ حَالَهُ وَلَا تَنَازَعْهُ فِيهِ اسْكُتْ
عَنْهُ وَلَا تَوَدِّهِ بِسُوءِ أَدَبِكَ التَّكْوُتُ
عَمَّا لَا تَعْلَمُ عِلْمُكَ وَالشَّيْءُ فِيهِمَا لَا
تَعْلَمُ سَلَامٌ يَا ضَعِيفَ الْيَقِينِ لَا دُنْيَا
عِنْدَكَ وَلَا آخِرَةَ وَذَلِكَ بِسُوءِ أَدَبِكَ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَتَهْمَتِكَ لِأَوْلِيَاءِهِ
وَأَبْدَالِ أَنْبِيَائِهِ الَّذِينَ أَقَامَهُمُ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مَقَامَهُمْ حَمَلَهُمُ
مَا حَمَلَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ سَلَّمَ
إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ وَعَلَمَهُمْ أَفْنَاهُمْ
عَنْ نَفْسِهِمْ وَأَهْوِيَّتَهُمْ وَأَوْجَدَ
هُمْ بِهِ وَأَقَامَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ
طَهَّرَ قُلُوبَهُمْ عَمَّا سِوَاهُ وَجَعَلَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْخَلْقَ فِي أَيْدِيهِمْ
أَمَّا هُمْ فَتَدَارَكُهُ وَعَلَمَهُمْ حُكْمُهُ
وَعِلْمُهُ وَأَعْطَاهُمْ الْقُوَّةَ بِهِ لَهُمْ
صَمٌّ قَوْلٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَدَقُوا فِي هَذَا الْقَوْلِ
فَأَفْنَوْا أَحْوَالَهُمْ وَقُوَاهُمْ وَقَوَى الْخَلْقَ

خلوتوں اور جلوتوں میں اور تمام حالتوں میں مخلص بن جاؤ تو کچھ
مرتبہ پاسکتے ہو۔ ایسا خزانہ جس کے لیے فنا نہیں سچائی اور
اخلاص اور خوف الہی۔ اور اس سے اُمید داری اور اُسی کی
طرف ہر حال میں رجوع کرنا ہے۔ تو ایمان کو لازم پکڑو وہ
مجھے اویاء اللہ سے ملا دے گا۔ جب توان میں سے کسی
ایک کو بھی پاپے پس تو اپنا بازو اس کی طرف بٹھکا دے اور
اپنی حالت کو اس کے سپرد کر دے اور پھر اس سے کبھی
قسم کا جھگڑا نہ کر چپ ہو جا اور اپنی بے ادبی سے اس کو
تکلیف نہ پہنچا۔ ایسی چیز سے سکوت کرنا جس کا تجھے علم نہیں
ہے۔ اور جس کو تو جانتا نہ ہو اس کا تسلیم کرنا ہی اسلام ہے
اسے ضعیف الیقین نہ تیرے پاس دنیا ہی ہے اور نہ آخرت
اور یہ سب تیری اللہ کے ساتھ ہے ادبی اور اس کی اویاء
و ابدال انبیاء پر تہمت لگانے کی وجہ سے ہے جن کو حق تعالیٰ
نے انبیاء علیہم السلام کا قائم مقام بنا دیا ہے اُن پر وہی بوجھ
رکھ دیا ہے جو کہ خدا کے نبی اور صدیقوں پر رکھا تھا۔ انبیاء کرام
کے علم و عمل کو انھیں کے جوار فرما دیا ہے اُن کو اُن کے نفسوں
اور خواہشوں سے نفا کر کے اپنے ساتھ موجود کر دیا ہے
اور اپنی حضور کی میں اُن کو جگہ مرحمت فرما دی ہے اُن کے
قلوب کو ماسوائے اللہ سے پاک کر دیا اور دنیا و آخرت
اور تمام مخلوق اُن کے قبض میں دے دی ہے اُن کو اپنی
قدرت دکھا دی ہے اور اُن کو اپنی حکمت و علم سکھا دیا
ہے اور اپنی طاقت و قوت عطا فرما دی ہے اُن کو خدائی
قوت ہے اُن کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم کہنا۔ صحیح ہے وہ اس قول میں سچے بنے پس انہوں
نے اپنی اور مخلوق کی تمام طاقتوں اور قوتوں کو فنا کر دیا

وَأَسْتَسْكِرُوا بِقُوَّةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
كَانَ مُعَاذُ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ
إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي مَا أُرِيدُ فَصَبِّرْ نِي عَلَى
مَا تُرِيدُ.

يَا غَلَامَ الرِّمَاءِ بِالْقَضَاءِ أَطِيبُ مِنْ
تَنَاوُلِ الدُّنْيَا مَعَ الْمُنَانَةِ حَلَاوَتُهُ
أَحْلَى فِي قُلُوبِ الصَّابِقِينَ مِنْ تَنَاوُلِ
الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَاتِ هُوَ أَحْلَى عِنْدَهُمْ
مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعِهَا وَمَا فِيهَا لَا تَهْطِ
بِطَيْبِ الْعَيْشِ فِي الْجُمْلَةِ فِي سَائِرِ
الْأَحْوَالِ عَلَى اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا
تَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ بِلِسَانِ الْعِلْمِ وَ
الْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ وَلَا تَكَلَّمَ عَكْسَهُمْ
بِلِسَانِ الْعِلْمِ بَلَا عَمَلٍ فَإِنَّهُ لَا
يَنْفَعُكَ وَلَا يَنْفَعُكَ مَنْ عِنْدَكَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ
يَهْتِمُّ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ أَجَابَهُ
وَلَا أُرْتَحِلَ عَنْهُ تَرْتَحِلَ بَرَكَتُهُ وَ
تَبْقَى عَلَيْكَ حُجَّتُهُ تَصِيرُ عَالِمًا مَفْقُودًا
بِعِلْمِهِ تَبْقَى عِنْدَكَ شَجَرَتُهُ وَتَذْهَبُ عَنْكَ
شَرَّتُهُ سَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرْمِقَكَ
حَالًا وَمَقَامًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا رَزَقَكَ ذَلِكَ
سَلِّهِ كَيْتَمَانَ ذَلِكَ وَأَنْ لَا تُحِبَّ إِظْهَارَ
شَيْءٍ مِنْهُ إِذَا أَحْبَبْتَ إِظْهَارَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ ذَلِكَ سَبَبًا لِهَلَاكِكَ

اور قوت الہی کے ساتھ متمسک ہو گئے حضرت معاذ رحمۃ اللہ علیہ
دعا کرتے تھے اے اللہ اگر تو وہ نہ کرے جو کہ میں چاہتا
ہوں پس تو تو مجھ کو اس پر صابر بنا دے جس کو کہ تو
چاہتا ہے۔

اے غلام قضا الہی کے ساتھ راضی رہنا دنیا حاصل
کرنے سے جو کہ منازعت الہی کے ساتھ ہو بدرجہا اچھا
ہے۔ راضی بقضا رہنے کی شیریں صدیقیوں کے قلوب میں تمام
شہوتوں و لذتوں کے حاصل کرنے سے زیادہ میٹھی ہے
اُن کے نزدیک تو یہ مقام دنیا اور ما فیہا سے زیادہ
شیریں ہے کیوں کہ وہ فی الجملہ تمام حالتوں میں باوجود مختلف
حالات کے اُن کو خوش عیشی میں رکھتی ہے تو آدمیوں سے
علم و عمل اور اخلاص کی زبان سے بات چیت کیا اگر ایسی زبان
سے جو کہ بلا عمل ہے بات چیت نہ کر کیوں کہ وہ منجھ اور تیرے
پاس بیٹھنے والوں کو کچھ نفع نہ دے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ علم عمل کو پکارا
کرتا ہے۔ پس اگر وہ اس کے بلانے پر آ جاتا ہے فیہا
ورنہ علم رخصت ہو جاتا ہے۔ علم کی برکت چلی جاتی ہے
اور اُس کی حجت تجھ پر باقی رہ جاتی ہے۔ تو خلق پر علم سے
شیقتہ عالم رہ جاتا ہے تیرے پاس محض علم کا درخت رہ
جاتا ہے اور اُس کا پھل چلا جاتا ہے اللہ عز و جل سے
یہ دعا کر کہ وہ تجھے اپنے دربار کی حضور می اور ادب عطا
فرما دے اُس وقت یہ دعا کر کہ وہ اپنے پردہ میں رکھے
اور تو اس میں سے کسی چیز کے ظاہر کرنے کو پسند و محبوب
نہ رکھے۔ جب زُاس معاملہ کے اظہار کو پسند کرے گا جو کہ
تیرے اور حق عز و جل کے درمیان میں ہے تو یہ تیری ہلاکت

إِيَّاكَ وَالْعُجْبَ بِالْأَحْوَالِ وَالْأَعْمَالِ فَإِنَّهُ
مُطَهَّرٌ مُسْقِطٌ لِصَاحِبِهِ مِنْ عَيْنِ الْحَقِّ عَمَّا
وَجَلَّ إِيَّاكَ وَمَحَبَّةُ الْكَلَامِ عَلَى الْخَلْقِ
وَالْقَبُولِ عِنْدَهُ هُمْ فَإِنَّ ذَلِكَ يَضُرُّكَ وَلَا
يَنْفَعُكَ لَا تَتَكَلَّمُ بِكَلِمَةٍ حَتَّى تَحْمِلَ لَهَا رُكَّ
وَيَأْتِيكَ مِنْ حَيْثُ قَلْبُكَ أَمْرٌ جَزْمٌ
مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ تَدْعُو
النَّاسَ إِلَى بَيْتِكَ وَمَا هَيَّيْتَ لَهُمْ طَعَامًا
هَذَا الْأَمْرُ يَحْتَاجُ إِلَى آسَاسٍ ثُمَّ يَكُونُ
بَعْدَ ذَلِكَ الْبِنَاءُ إِحْفَازٌ مِنْ قَلْبِكَ
إِلَى أَنْ يَتَّبِعَ فِيهِ مَاءُ الْحِكْمَةِ ثُمَّ
ابْنُ بَالٍ خَلَاصَ وَالْمُجَاهَدَاتِ وَ
الْأَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ إِلَى أَنْ يَرْتَفِعَ
قَصْرُكَ ثُمَّ ادْعُ النَّاسَ إِلَيْهِ بَعْدَ
ذَلِكَ اَللَّهُمَّ أَحْيِ اجْسَادَ أَعْمَالِنَا
بِرُوحِ إِخْلَاصِكَ أَلَيْشَ تَنْفَعُكَ الْخَلْقُ
عَنِ الْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ لَا وَ لَا
كَرَامَةٌ لَكَ وَلَا يَخْلُوكَ إِذَا اخْلُوتَ
وَالْخَلْقُ فِي قَلْبِكَ فَإِنَّكَ قَاعِدٌ وَحَدَكُ
يَلَا حُظُوْبَ الرُّنَنِسَ بِاللهِ عَمَّا وَجَلَّ
بَلِ النَّفْسِ وَالشَّيْطَانِ وَالْهَوَايِ
قُرْنًا وَكَذَا إِذَا كَانَ قَلْبُكَ مَسْتَأْنَسًا
بِاللهِ عَمَّا وَجَلَّ فَإِنَّتَ خَالٍ عَنِ الْخَلْقِ
وَإِنْ كُنْتَ بَيْنَ أَهْلِكَ وَعَشِيرَتِكَ إِذَا
تَمَكَّنَ الْأُنْسُ فِي قَلْبِكَ هَذَا حَيْطَانُ

کا سبب بن جائے گا تو اپنے احوال و اعمال پر تنبہ کرنے سے
بچتا رہے کیونکہ میرا اپنے صاحب کو کشتی میں ڈالنے والا اور اس
کو خدا کی نظر سے گرا دینے والا ہے۔ تو خلق کو عطا فرمانے
اور ان سے قبولیت پر فریقہ ہونے سے بچتا رہے اس کو پسند
نہ کرے تیرے لیے نقصان رساں ہے نہ کر نافع۔ اور تو ایک کلمہ
بھی نہ کہہ یہاں تک کہ تیرا معاملہ درست ہو جائے اور تیرے
لیے حق تعالیٰ کی طرف سے یقینی امر صادر ہو جائے۔ تو لوگوں
کو ایسی حالت میں کر ابھی تو نے ان کے لیے کھانا بھی تیار
نہیں کیا ہے اپنے گھر کی طرف کیسے دعوت دیتا ہے۔ پیام
اور لایا دعا حاجت مند ہے اس کے بعد عمارت بنے
گی۔ تو اولاً اپنے قلب کی زمین کو اس وقت تک کھودتا رہ کر
اس میں حکمت کا چشمہ جوش مارنے لگے۔ پھر اخلاص اور مجاہدوں
اور نیک عملوں سے تعمیر شروع کر۔ یہاں تک کہ تیرا محل بن کر بلند
ہو جائے اس کے بعد لوگوں کو اس کی طرف آنے کی دعوت
دے۔ اے اللہ تو ہمارے عملوں کے جموں کو اپنے اخلاص
کی روح سے زندہ رکھ۔ تجھ کو خلق سے خلوت ایسی حالت
میں کہ خلق تیرے قلب میں موجود ہو کیا فائدہ دے گی ہرگز
نہیں نہ تیری عزت و وقعت ہو گی اور نہ تیری خلوت نشینی کی۔
جب تو خلق کو قلب میں لیے ہوئے خلوت کرے گا پس
تو تنہا بغیر انس الہی کے بیٹھنے والا ہو گا تیری خلوت نشینی بیکار
ہو گی بلکہ اس حالت میں نفس و شیطان اور خواہشات نفسانیہ
تیرے ہم نشین ہوں گے۔ جب کہ تیرا قلب اللہ عزوجل کے
ساتھ انس پکڑنے والا ہو گا پس تو اگرچہ اہل و عیال خوش
و اقارب کے درمیان میں ہی کیوں نہ ہو خلق سے خالی ہو گا
جب انس الہی تیرے قلب میں جگہ پکڑے گا تو وہ تیرے وجود

وَجُودِكَ وَبَصَرَ بَصِيرَتِكَ فَتَبَصَّرَ
فَضْلَهُ وَفَعَلَهُ فَتَرَضَى بِهِ دُونَ غَيْرِهِ
مَنْ كَانَ فِي حَالَةٍ مِنَ الْأَحْوَالِ مَعَ
مِلَّةٍ مِمَّا الشَّرْعُ وَلَمْ يَتَمَنَّ مَا
قَوَّقَهَا وَلَا مَا تَحْتَهَا وَلَا نَدَاَهَا وَ
لَا بَقَاءَ هَا فَقَدْ حَصَلَ لَهُ شَرُطُ
الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ وَالْعُبُودِيَّةِ -

وَيْلَكَ لَا تَكْذِبُ تَدْعِي الرِّضَا
وَتَغَيِّرُكَ بَقَّةً وَلُفْمَةً وَكَلِمَةً
وَكَسْرُ عِزٍّ مِنْ لَا تَكْذِبُ مَا أَسْمَعُ
كَذَبَكَ وَلَا أَعْمَلُ بِهِ وَلَا أُصَدِّقُكَ
عَلَيْهِ أَحَادُ أَفْرَادٍ مِنَ الْخَلْقِ
يُوحِي إِلَى قُلُوبِهِمْ يُقَدِّفُ إِلَيْهَا
كَلِمَاتٌ يَخْصُصُهَا يُعَدِّفُونَ
النَّحِيرَ وَيُوقِفُونَ عَلَيْهِ كَيْفَ
لَا يَكُونُ كَذَلِكَ وَهُمْ عَلَى
مُتَابَعَةِ الرَّسُولِ فِي أَقْوَالِهِ وَ
أَفْعَالِهِ وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْحَى إِلَيْهِ
ظَاهِرًا وَهُمْ يُوحِي إِلَى قُلُوبِهِمْ بَاطِنًا
لَا تَقْهَمُ وَتَرَاثُهُ وَاتَّبَاعُهُ فِي جَمِيعِ
مَا أَمَرَهُمْ بِهِ إِنْ أَرَادَتْ أَنْ تَنْصَحَ
لَكَ هَذِهِ الْمَتَابَعَةُ فَكَثِيرٌ مِنْ ذِكْرِ
الْمَوْتِ فَإِنَّكَ ذَكَرَهُ يُعِينُكَ عَلَى نَفْسِكَ
وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَإِنَّمَا إِلَهُكَ عَنْ دُنْيَا
مَنْ لَمْ يَتَوَعَّظْ بِالْمَوْتِ فَمَا إِلَى وَعْظِهِ

کی دیوار کو ڈھادے گا اور تیری بصیرت کی آنکھ کو بینا کرے
گا پس تو اللہ تعالیٰ کے فعل وفضل کو دیکھنے لگے گا غیر اللہ کو چھوڑ کر
اسی سے راضی رہے گا۔ جو شخص پابندی شرع کے ساتھ
کسی ایک حال میں ہوا اور اس سے تو ادنیٰ اور نیچے
تتمنا نہ کرے نہ اس کے زوال و بقا کا خواہش مند ہو پس
اُس نے بحقیق رضا و موافقت و عبودیت الہی کی شرط کو
حاصل کر لیا۔

تجھ پر افسوس ہے تو تو جھوٹ بولتا ہے دعوائے تو
حصول رضا کا کرتا ہے اور تیری حالت ایک مچھر اور ایک لقمہ اور
ایک کلمہ اور ذرا سی ابرو چلے جانے سے بدلتی رہتی ہے۔
تو جھوٹ نہ بول نہ میں تیرے جھوٹ کو سنوں گا اور نہ میں
اُس پر عمل کروں گا اور نہ میں اُس پر تیری تصدیق کروں گا خلق
میں سے چند ہی افراد ہوتے ہیں جن کے قلوب کی طرف الہام
کیا جاتا ہے یہی خصوصیات اُن کی طرف ڈال دیئے جاتے
ہیں بھلائی پر اُن کو خبردار کر دیا جاتا ہے اور اُسی پر ٹھہرا
دیئے جاتے ہیں ایسا کیوں کر نہ ہو گا وہ تو تمام اقوال و افعال
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو ہوتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر اوحی بھیجی گئی تھی اور اُن کے قلوب
کی طرف باطن اوحی بھیجی جاتی ہے کیوں کہ یہ اولیاء الہی حضور
کے وارث اور تمام حکموں میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کے تابعدار ہوتے ہیں۔ اگر تو ایسی تابعداری کو درست و صحیح
طور سے حاصل کرنا چاہتا ہے تو موت کو زیادہ یاد کیار کیوں کہ
موت کا ذکر تیرے نفس اور خواہش اور تیرے شیطان اور
تیرے دنیا سے علیحدہ ہونے پر تیز آمد و گار بن جائے گا جس
نے موت سے نصیحت نہ لی پس اُس کے لیے نصیحت کا کوئی

سَبِيلَ قَالَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُنْ يَا مَوْتُ وَاَعْظَا قَسْمُكَ يَا تَيْكَ إِنَّ
زَهْدَاتٍ أَوْ سَاعِبَاتٍ فَإِذَا زَهْدَاتٍ وَصَلَّ
إِلَيْكَ قَسْمُكَ وَأَنْتَ عَزِيزٌ وَإِذَا
رَغِبَاتٍ وَصَلَّ إِلَيْكَ وَأَنْتَ غَيْرُ عَزِيزٍ
الْمُنَافِقُ يُسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفَتَّ
حُضُورًا الْخَلْقِ عِنْدَكَ وَيَتَوَاقَحُ عَلَيْهِ
وَفَتَّ خَلْقِيَّتَهُ

وَيْلَكَ لَوْ مَرَّ إِيْمَانُكَ بِهِ وَ
اِعْتَقَادُكَ أَنَّهُ نَاطِلُ إِلَيْكَ قَرِيبٌ
مِنْكَ رَقِيبٌ عَلَيْكَ لَا سَتَجِيئَتْ مِنْهُ
إِنِّي أَقُولُ لَكُمْ الْحَقَّ وَلَا أَخَافُ
مِنْكُمْ وَلَا أَرْجُوكُمْ أَنْتُمْ وَ أَهْلُ
الْأَرْضِ عِنْدِي كَالْبَقِ وَ كَالذُّبَابِ إِنْ
أَرَى الصَّيْرَ وَ النَّفْعَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَا مِنْكُمْ الْمَمَالِيكُ وَ الْمُلُوكُ
عِنْدِي سَوَاءٌ أَنْ تَكُونُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ
وَعَلَى غَيْرِكُمْ بِالشَّرْعِ لَا بِالْهَوَى وَ
النَّفْسِ وَ الطَّبْعِ مَا سَكَتَ الشَّرْعُ عَنْهُ
فَوَاقِفُوهُ فِي سُكُوتِهِ وَ مَا نَطَقَ بِهِ
فَوَاقِفُوهُ فِي نُطْقِهِ

يَا غَلَامَ لَا تُنْكِرْ عَلَى غَيْرِكَ بِنَفْسِكَ
وَهُوَ أَكْبَرُ أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِ يَا مَمَالِيكَ

طریقہ نہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تیرے لیے نصیحت کرنے کو موت کافی ہے۔ اگر تو رغبت
کرے یا بے رغبتی تیرا مقوم حصہ تجھے ضرور پہنچے گا۔ پس
جب تو بے رغبتی کرے گا تیرا مقوم عزت کی حالت میں تجھے
پہنچے گا اور جب تو اس کی طرف رغبت کرے گا تیرا مقوم
تجھ کو ایسی حالت میں پہنچے گا کہ تیری کچھ عزت نہ ہوگی۔ منافق
جب کہ اس کے پاس مخلوق موجود ہوتی ہے اللہ سے شرم
کرتا ہے۔ اور جب وہ مخلوق سے جدا ہو جاتا ہے
بے حیائی کرتا ہے خدا سے شرم نہیں کرتا۔

تجھ پر افسوس ہے اگر خدا کے ساتھ تیرا ایمان اور یہ
اعتقاد کہ وہ بر تحقیق تجھے دیکھنے والا ہے تجھ سے نزدیک
ہے تیرے اوپر محافظ ہے درست و صحیح ہوتا تو یقیناً تو اس
سے جیا کرتا شرا تھا۔ بر تحقیق میں تجھ سے حق بات کہتا ہوں
اور مجھے تم سے نہ کچھ خوف ہے اور نہ کسی قسم کی آرزو
تم اور تمام زمین کے رہنے والے میرے نزدیک مثل مچھر
اور چوٹی کے ہو۔ نفع و نقصان کو اللہ کی طرف سے جانتا
ہوں نہ کہ تمہاری طرف سے رعایا اور بادشاہ میرے
نزدیک سب برابر ہیں اگر تم اپنے نفسوں اور دوسروں
پر اعتراض کرو تو وہ شریعت کے ماتحت ہونہ کو خواہش و
نفس و طبیعت کے کہنے سے۔ جس سے شرع مقدس
ساکت ہو پس تم اس کے سکوت میں اس کی موافقت کرو۔
اور جس چیز پر شرع مقدس ناطق ہو پس تم اس میں اس
کی موافقت کرو۔

اے غلام تو دوسروں پر اپنے نفس و خواہش کے
درغلانے سے اعتراض نہ کیا کہ بلکہ ایمان کے حکم کے

الْإِيمَانُ هُوَ الْمُنْكَرُ وَالْيَقِينُ هُوَ
الْمُزِيلُ وَالرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ النَّاهِي
يَنْصُرُكَ وَيُبَاهِي بِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ إِنْ يَنْصُرْكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ
لَكُمْ إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ
وَيُخْزِئِ أَقْدَامَكُمْ إِذَا أَنْكَرْتَ
مُنْكَرًا غَيْرَهُ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ آمَانَكَ
عَلَى رِزَالَتِهِ وَنَصْرِكَ عَلَى أَهْلِهِ وَ
ذَلِكَ لَكَ وَإِذَا أَنْكَرْتَ نَفْسِكَ
وَهَوَاكَ وَشَيْطَانِكَ وَطَبْعَكَ
خَذَلَكَ وَلَمْ يَنْصُرْكَ عَلَى أَهْلِهِ
وَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى إِمَانِهِ الْإِيمَانُ
هُوَ الْمُنْكَرُ فَكُلُّ مُنْكَرٍ لَا يَكُونُ
إِنْكَارُهُ بِإِلَافِيَّاتٍ فَلَيْسَ بِمُنْكَرٍ
إِلَّا نِكَارٌ بِلَا أَنْتَ تَرِيدُ أَنْ يَكُونَ
بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا لِخَلْقِهِ لِدِينِهِ لَا
لِنَفْسِكَ لَهُ لَا لَكَ دَعُ عَنْكَ الْهَوَى
وَإِخْلِصْ فِي أَعْمَالِكَ الْمَوْتُ عَلَى
رَصْدٍ مِنْكَ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الْعُبُورِ
عَلَى قَنْطَرَتِهِ دَعُ عَنْكَ هَذَا الْحَرِصَ
الَّذِي قَدْ فَضَحَكَ مَا هُوَ لَكَ لَا بُدَّ
أَنْ يَأْتِيَنَّكَ وَمَا هُوَ بِغَيْرِكَ لَا يَأْتِيَنَّكَ
فَأَسْتَغْلِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّكُ
طَلَبَ مَا لَكَ وَمَا لِيْغَيْرِكَ قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مطابق تیرا اعتراض ہو۔ اعتراض کرنے والا حقیقتہً ایمان ہی
ہے اور یقین اُس کا زائل کرنے والا ہے اور رب تعالیٰ
مددگار ہے وہ تیری مدد کرے گا اور تجھ پر فخر کرے گا۔
اللہ عزوجل کا ارشاد ہے اگر اللہ عزوجل تمہاری مدد کرے
گا پس کوئی تمہیں مغلوب کرنے والا نہ ہو گا اگر تم اللہ کی مدد
کرو گے وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثبات قدم رکھے گا
جب تو کسی بُرے امر پر اللہ سے غیرت کر کے اعتراض کرے
گا اللہ تعالیٰ اُس کے دور کردینے پر تیری مدد فرمائے گا
اور اُس کے کرنے والے پر تجھے نصرت دے گا اور اُن
سب کو تیرے لیے جھکا دے گا۔ اور جب تیرا اعتراض تیرے
نفس و خواہش اور شیطان اور تیری طبیعت کے درغلانے
سے ہو گا تو خدا تجھے ذیل کرے گا اور اُن پر تیری نصرت نہ
فرمائے گا اور تو اُس امر کے دور کردینے پر قدرت نہ پائے
گا حقیقتہً ایمان ہی معترض ہو سکتا ہے۔ پس ہر وہ معترض
جس کا اعتراض ایمان کی بنا پر نہ ہو معترض نہیں۔ لفظ لا سے
(نہیں) اعتراض کر کے اگر تو یہ چاہتا ہے کہ یہ محض اللہ کے
واسطے ہو دو کہ مخلوق کے واسطے دین کے واسطے ہو نہ کہ
تیرے نفس کے لیے اللہ واسطے ہو نہ کہ تیرے لیے پس تو
اپنی ہوس کو چھوڑ دے اور اپنے عملوں میں اخلاص پیدا کر
تیرے گھات میں لگی ہوئی ہے تجھے اُس کے پل پر چلنا ضرور
ہے تو اس حرص کو جس نے تجھے ذلیل بنا رکھا ہے چھوڑ دے
جو کچھ کہ تیرے مقصوم کا ہے تجھے ضرور ملے گا اور جو کہ تیرے بغیر کا
مقصوم ہے وہ تجھے ملنے والا نہیں ہے۔ اور تو اللہ عزوجل
کے ساتھ مشغول ہو جا اور دوسروں کے مقصوم کی طلب کو
چھوڑ دے۔ اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

وَلَا تَصُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ
 أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
 لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ أَشَدُّ الْأَشْيَاءِ عَلَىٰ مَنْ
 عَرَفَ ۚ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْتَطَّقْ مَعَ الْخَلْقِ
 وَالْقَعُودُ مَعَهُمْ وَهَذَا يَكُونُ أَلْفُ عَارِفٍ
 وَالْمُتَكَلِّمُ فِيهِ وَاحِدٌ ۚ لَا آتَاكَ يَحْتَاجُ
 إِلَىٰ قُوَّةٍ إِلَّا نَبِيَّاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَكَيْفَ
 لَا يَحْتَاجُ إِلَىٰ قُوَّتِهِمْ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ
 يَقْعُدَ بَيْنَ أَجْنَاسِ الْخَلْقِ يَحَارِطُ
 مَنْ يَعْقِلُ وَمَنْ لَا يَعْقِلُ يَقْعُدُ مَعَ
 مُنَافِقٍ وَمُؤْمِنٍ فَهُوَ عَلَىٰ مُقَاسَاةٍ
 عَظِيمَةٍ صَابِرٌ عَلَىٰ مَا يَكْرَهُ وَمَعَ
 ذَلِكَ فَهُوَ مُحْفَوظٌ فِيهَا هُوَ فِيهِ
 مُعَانٌ عَلَيْهِ لَا تَبَةَ مُمْتَثِلٌ لَا مَرِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي كَلَامِهِ عَلَى الْخَلْقِ
 لَهُ يَتَكَلَّمُ بِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَارْتِيَاةٍ
 وَإِرَادَةٍ ۚ إِنَّمَا أُجِبَ عَلَى الْكَلَامِ فَلَا
 جَرَمَ يُحْفَظُ فِيهِ إِنْ أَرَادَتْ أَنْ تَعْرِفَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْقِطْ قَدْرَ الْخَلْقِ مِنْ
 قَلْبِكَ فِيمَا بَيْنِي الظُّرِّ وَالنَّفْعِ فَذَلِكَ مَا
 تَعْرِفُهُ إِلَّا بِذَلِكَ ۚ

وَيَحَاكُ الدُّنْيَا فِي الْيَدِ يَجُوزُ فِي
 الْجَبِيبِ يَجُوزُ إِذْ خَارَهَا سَبَبٌ بَيْنِيَّةٍ صَالِحَةٍ
 يَجُوزُ أَمَا فِي الْقَلْبِ فَلَا يَجُوزُ وَفَوْقَهَا
 عَلَى الْبَابِ يَجُوزُ أَمَا دُخُولُهَا إِلَى وَدَائِ

ارشاد فرمایا اور آپ ہرگز ان چیزوں کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا کر
 نہ دیکھئے جو کہ ہم نے کافروں کی متفرق جماعتوں کو زندگی دنیا کی
 بہار کے لیے کافروں کی آزمائش کی غرض سے متعین بنا دیا
 ہے۔ عارف باللہ لوگوں پر سب چیزوں سے زیادہ سخت
 گواہ مخلوق کے ساتھ کلام کرنا اور ان کے ساتھ بیٹھنا ہے
 اور اسی واسطے ہزار عارفوں کی جماعت میں کلام کرنے والا
 صرف ایک ہی ہوتا ہے۔ کیوں کہ یر انبیا علیہم السلام کی قوت
 کی طرف محتاج ہوتے ہیں اور عارف ان کی سہی قوت کے
 محتاج کیوں نہ ہوں جب کہ وہ قسم قسم کی مخلوق میں بیٹھنے کا ارادہ
 رکھتے ہیں سمجھ داروں سے بھی ملتے ہیں منافق اور مومن
 کے ساتھ بھی بیٹھتے ہیں پس وہ بڑے سخت امتحان و
 تکلیف میں ہیں مکروہات پر صبر کرنے والے ہیں اور باوجود
 اس کے عارف اپنے حالات میں منجانب اللہ محفوظ ہوتا
 ہے اُس کی مدد کی جاتی ہے کیوں کہ وہ امر الہی کو ہمیشہ بجا لانا
 رہتا ہے وہ جب مخلوق سے کلام کرتے ہیں اُن کا کلام اپنے
 نفس و خواہش اور اپنے اختیار و ارادہ سے نہیں ہوتا ہے
 بلکہ اُن کو خدا کی طرف سے کلام پر مجبور کیا جاتا ہے اسی وجہ سے
 اُن کی منجانب اللہ حفاظت کی جاتی ہے۔ اگر تیرا ارادہ ہے
 کہ تو معرفت الہی حاصل کرے پس تو مخلوق کی قدر اپنے قلب
 سے نفع و نقصان رساں امور کے متعلق نکال دے کیونکہ
 تو بغیر اس کے خدا کو پہچان ہی نہ سکے گا۔ تیرے اوپر انفس
 ہے دنیا کا ہاتھ میں رکھنا جائز ہے حبیب میں رکھنا جائز
 ہے اُس کا کسی سبب سے نیک نیتی کے ساتھ رکھنا جمع
 کرنا جائز ہے لیکن دیا کا قلب میں رکھنا جائز نہیں ہے
 اُس کا دروازہ پر کھڑا رہنا جائز ہے لیکن دروازہ سے اُگے

الْبَابِ لَا وَلَا كَرَامَةً لَكَ إِذَا فَنِيَ هَذَا الْعَبْدُ
عَنْهُ وَعَنِ الْخَلْقِ صَامًا كَأَنَّهُ مَفْقُودٌ
مَمْحُودٌ لَا يَتَغَيَّرُ بَاطِنُهُ عِنْدَ مَجِيءِ الْأَفَاتِ
يُوجَدُ عِنْدَ مَجِيءِ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْزِلُهُ
وَعِنْدَ مَجِيءِ نَهْيِهِ فَإِنَّهُ لَآتِيَتْهُ
شَيْئًا وَلَا يَحْرُصُ عَلَى شَيْءٍ يَرُدُّ
الشَّكُورِينَ إِلَى قَلْبِهِ يُسَلِّمُ إِلَيْهِ تَقْلِيْبُ
الْأَعْيَانِ أَيْنَ أَنْتُمْ وَهَهُ يَا خَوْنَهُ فِي
الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ يَا أَعْدَاءَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
يَا قَا طِرْعِي عِبَادَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتُمْ فِي
ظُلْمٍ ظَاهِرٍ وَنِفَاقٍ ظَاهِرٍ هَذَا التَّفَاقُّ
إِلَى مَتَى يَا عُلَمَاءَ وَيَا زُهَّادَ كُمْ تَتَأَفَّقُونَ
الْمُلُوكَ وَالسَّلَاطِينَ حَتَّى تَأْخُذُوا مِنْهُمْ
حُطَامَ الدُّنْيَا وَشَهْوَاتِهَا وَكَذَاتِهَا أَنْتُمْ
وَكَثُرَ الْمُلُوكُ فِي هَذَا الزَّمَانِ ظَلَمَةٌ
خَوْنَةٌ فِي مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي عِبَادِهِ
اللَّهُمَّ اكْثِرْ شَوْكَةَ الْمُنَافِقِينَ وَأَحْذِلْهُمْ
أَوْ تَبَّ عَلَيْهِمْ وَأَقْهَمِ الظَّالِمَةَ وَظَهِّرِ
الرُّمُضَ مِنْهُمْ أَوْ أَصْلِحْهُمْ أَمِينُ
(وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) يَا مُلُوكُ وَيَا مَمَالِكُ
يَا ظَالِمُونَ وَيَا عَادُونَ يَا مُنَافِقُونَ وَ
يَا مُخْلِصُونَ، الدُّنْيَا إِلَى أَمِكِ وَالْآخِرَةُ
إِلَى أَبِكِ فَارِقُ مَنْ يَسُوءِ الْحَقِّ عَمَّ وَ
جَلَّ بِسَجَا هَدَيْتِكَ وَرَهْدِكَ لَطَفْتَ قَلْبَكَ مِنْ
غَيْرِ مَالِكَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَدٌ أَنْ يَصْطَلِدَكَ شَيْءٌ أَوْ

بڑھنا جائز نہیں نہیں نہیں اس میں تیری کچھ عزت نہیں۔ جب یہ
بندہ اپنے وجود اور مخلوق سے فنا ہو جاتا ہے تو گویا وہ
موجود نابود ہو جاتا ہے اُس کا باطن اُنقوں کے اُنے کے
متغیر نہیں ہوتا ہے وہ امر و نہی الہی کے اُنے کے وقت
موجود کر دیا جاتا ہے پس امر کو بجالاتا ہے اور نہی سے باز
رہتا ہے نہ کسی شے کی وہ تمنا کرتا ہے اور نہ وہ کسی شے
پر حرصیں ہوتا ہے۔ اُس کے قلب کی طرف تکوین وارد ہوتی
ہے اور تمام اشیاء میں تصرف کا اختیار اُس کے حوالہ کر دیا جاتا
ہے تم میں اور ان میں اسے علم و عمل میں خیانت کرنے والوں
اسے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں اللہ
عز و جل کے مخصوص بندوں سے قطع تعلق کرنے والوں
کیا نسبت ہے تو تو ظاہری ظلم و ظاہری نفاق میں مبتلا ہو رہا
ہے یہ نفاق کب تک کرے گا اے عالموں اے زاہدوں
تم کب تک بادشاہوں اور حاکموں کے لیے نفاق برتتے
رہو گے جب تک کہ ان سے دنیا کا اسباب اور اُس کی شہوتیں
اور لذتیں پاتے رہو گے۔ تم اور اس زمانے کے اکثر بادشاہ
ظالم اور اللہ و بندوں کے مال میں خیانت کرنے والے ہو
اے اللہ تو منافقوں کی شوکت و بددہ کو توڑ دے اور ان کو
ذلیل کر دے یا ان پر تو یہ ڈال دے اور ظالموں کا قلع قمع
کر دے اور زمین کو ان سے پاک کر دے یا ان کی اصلاح
فرما دے آمین۔ اے بادشاہوں اے رعایا اے ظالموں
اے منافقوں اور اے مخلصوں دنیا ایک مدت تک ہے
اور آخرت ہمیشہ کے لیے تو ماسوائے اللہ سے اپنی ریاضت و
زہد کے ذریعے بھلائی کر لے اپنے قلب کو غیر اللہ سے
صاف و پاک کر لے اس سے ڈر کر تیرا کوئی شکار نہ کرے یا

يَجِبُ سَكَ شَيْءٍ يُوقِفُكَ شَيْءٌ عَنْ مَوْلَاكَ عَزَّ
وَجَلَّ فَإِذَا جَاءَتْ الْأَقْسَامُ تَنَادَوْا لَهَا بَيِّدِ
الْأَمْرَ بَيِّدِ الْمَوَافَقَةَ عَلَى قَدَمِ الزُّهْدِ فِيهَا
لَا بَيِّدِ إِلَّا خِيَارًا لَهَا وَالْحُبَّ لَهَا الزُّهْدُ إِذَا
دَامَ عَيْلٌ فِي الْبَدَنِ فَيُورِثُ فِي الْقَلْبِ حُزْنَ
وَفِي النَّبِيَّةِ نُحُولًا فَإِذَا تَحَقَّقَ هَذَا الْحُزْنُ
وَالنُّحُولُ جَاءَ الْفَرَحُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
بِالْفَرَجِ بِهِ وَالْمَعْرِفَةِ لَهُ فَيَذْهَبُ الْحُزْنُ
وَالْهَمُّ الْمُؤْمِنُ مُنْقَطِعٌ الْقَلْبُ عَنِ الْخَلْقِ
وَعَنِ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَإِنَّمَا يَتَشَاغَلُ
بِهِمْ وَقَلْبُهُ مُنْتَظِرٌ لِمَجِيءِ رَسُولِ الْمَلِكِ وَصَلَّ
بَابُ الْبَلَاءِ وَقَدْ دَعَا أَهْلَهُ وَهَوَاتَاءَهُ
بَيْنَهُمُ الْمُؤْمِنُ أَبَدًا أَمُودًا عَمَّ هُوَ بَيْنَ الْخَلْقِ
وَقَدْ دَعَا عَنْهُمْ دُرَّكَامًا مَعَ الْخَلْقِ وَحَبْلَهُ
مَعَ الْخَالِقِ إِذَا وَقَّرَ التَّوَحُّدَ فِي الْقَلْبِ
صَتَمَ الْعَمَلُ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ لِأَنَّهُ يَسْتَوِي
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا غِنَاكَ وَقَفَرَكَ أَقْبَالَ
الْخَلْقِ وَإِذَا رَاهُمْ ذَمُّهُمْ لَكَ وَمَدْحُهُمْ
كَيْفَ لَا تُخْرِجُهُمَا وَقَدْ صَافَتْ مُضْغَتُكَ
عَنْهُمَا يَمَّا رَحَبَتْ وَامْتَلَأَ قَلْبُكَ بِاللهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَبِذِكْرِهِ وَالشُّوقِ إِلَيْهِ
فَجِيئُكَ هُنَاكَ الْوَلَايَةِ لِلَّهِ الْحَقِّ طَبْعُ
مُحِبِّ حَقًّا عَالِمًا مُعَلِّمًا حَكِيمًا مُحْكَمًا
قَرِيبًا مُقَرَّبًا أَدَبِيًّا مُؤَدَّبًا مُعْنَى عَنْ
الْخَلْقِ يُغْنَى مَكْفِيًا عَنْهُمْ بِكِفَايَةِ

تجھے قیدی بنا لے یا تجھے کوئی چیز تیرے مولیٰ تعالیٰ سے
روک دے۔ جب تیرے مقسوم حصہ تیرے پاس آئیں تو ان
کو حکم و موافقت الہی کے ہاتھوں سے زہد کے قدم پر کھڑے
ہو کر لے کر اختیار اور محبت و نیوی کے ہاتھوں سے زہد
کی ہمیشگی بدن میں کام کرتی ہے قلب میں غم اور بدن میں کمزوری
و دُبلایاں پیدا کر دیتی ہے جب یہ غم اور کمزوری متحقق ہو جاتی
ہے تب حق عزوجل کی طرف سے اس کو فرحت آجاتی ہے
اس کی فرحت و معرفت الہی اس کے رنج و غم کو زائل کر دیتی
ہے۔ ایمان والا خلق و اہل و عیال سے مال و اولاد سے
دل برداشتہ رہتا ہے بدن سے ان کے ساتھ مشغول
رہتا ہے اس کا قلب بادشاہ کے قاصد کے آنے کا
منتظر رہتا ہے۔ وہ شہر کے دروازہ پر پہنچ گیا ہے اہل و
عیال سے رخصت ہو چکا ہے اگرچہ ان میں بیٹھا ہوا ہے
ایمان والا خلق کے درمیان میں رہتا تو تاہم ان سے رخصت
ہو گیا ہے۔ اس کی بود و باش خلق کے ساتھ ہے اور اس کی
اصل رگ خالق کے ساتھ۔ جب توحید قلب میں جگہ پکڑ لیتی
ہے کیوں کہ توحید الہی تیرے ظاہر و باطن تیری امیری و
فقیری خلق کی توجہ و رو کو ان کی برائی و بھلائی کو برابر کر
دیتی ہے تو ان کو اپنے قلب سے کیسے نہ نکال دے
گا جب کہ تیرا مضغہ گوشت ان سے باوجود وسعت تنگ
ہو چکا ہے اور اس میں اللہ عزوجل اور اس کا ذکر اور اس کا
اشتیاق بھر گیا ہے پس اس وقت تو بمصداق آیت کریمہ
هَذَا لَكَ الْوَلَايَةُ بِاللهِ سچا محب عالم استاد حکیم و نا قریب
و مقرب ادیب و مؤدب۔ مخلوق سے بے نیاز کفایت
کے ساتھ ان سے باز رکھا گیا اور مستغنی بنا دیا جاتا ہے

اسے جاہل تو جہالت چھوڑ علم پڑھ تحقیق تو نے خود سیکھا پڑھا
چھوڑ دیا اور تعلیم دینے میں دوسروں کو مشغول ہو گیا ہے
تو شقت نہ اٹھا تجھے اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا اور نہ
کوئی تیرے ہاتھ پر فلاح پائے گا۔ کیونکہ جو خود اپنے نفس
کا معلم و استاد نہیں ہو سکتا۔ پس وہ دوسروں کا استاد کیسے
بنے گا۔

اسے قوم تم اللہ کی قدرت کو عاجز نہ سمجھو وہ قادر و عزیز
ہے ورنہ تم کافروں میں شامل ہو جاؤ گے۔ تم حکم الہی کے
مطابق عمل کرو تا کہ یہ عمل تم کو علم سے ملا دے۔ پس جب
تمہارے پاس علم متحقق ہو جائے گا۔ تم قدرت کو دیکھ
لو گے۔ اس وقت تمہارے قلوب و اسرار کے ہاتھوں
میں مرتبہ تکوین دے دیا جائے گا تم جو چاہو گے وہ ہونے
لگے گا۔ جب تمہارے اور خدا کے درمیان میں قلمی حیثیت
سے کوئی حجاب باقی نہ رہے گا قادر مطلق تمہیں تکوینی قدرت
دیدے گا اور اپنے بھید کے خزانوں پر تجھے خبردار کرے
گا اور اپنے فضل کے طعام سے تجھے کھانا دے گا اور
اپنے انس کا شربت تجھے پلا دے گا اور خجہ کو اپنے قرب
کے دسترخوان پر بٹھائے گا یہ سب کا سب قرآن وحدیث
کے علم اور اس پر عمل کا نتیجہ و ثمرہ ہے تو ان دونوں پر عمل کر
اور ان سے علیحدہ نہ ہو یہاں تک کہ تیرے پاس علم کا مالک
اللہ عزوجل آجائے پس تجھ کو اپنی طرف ہلے۔ جب
شریعت کا استاد اپنی طرف میں تیرے ماہر ہونے کی
گواہی دے دے گا تب وہ تجھ کو کتاب علم طریقت
کی طرف منتقل کرے گا۔ پس جب تو اس میں بھی پورے طور
سے ماہر ہو جائے گا اس وقت تیرے قلب و باطن کو

يَا جَاهِلُ تَعْلَمُ مَنْ جَهْلُكَ إِنَّكَ قَدْ
تَرَكَتَ التَّعْلَمَ وَاسْتَقَلْتَ بِالتَّعْلِيمِ
لَا تَتَعَبْ وَ مَا يَجِيئُ مِنْكَ شَيْءٌ وَ لَا
يُعْلِمُ عَلَى يَدَايِكَ أَحَدٌ لِأَنَّ مَنْ لَا
يُحْسِنُ أَنْ يَكُونَ مُعَلِّمَ نَفْسِهِ فَكَيْفَ
يَكُونَ مُعَلِّمَ غَيْرِهِ۔

يَا قَوْمُ لَا تَعْجَزُوا وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَدْ مَرَّ فَتَلَحُّقُوا بِالْكَتَابِ اعْمَلُوا
بِالْحُكْمِ حَتَّى يُدْحِقَكُمْ ذَلِكَ الْعَمَلُ
بِالْعِلْمِ فَإِذَا تَحَقَّقَ عِنْدَكُمْ الْعَمَلُ
رَأَيْتَ الْقُدْرَةَ فَحِينَئِذٍ يُجَمِّلُ التَّكْوِينَ
فِي أَيْدِي قُلُوبِكُمْ وَ اسْرَارِكُمْ إِذَا
لَمْ يَبْقَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ
مَنْ حَيْثُ قَلْبُكَ أَقْدَرَكَ عَلَى خَزَائِنِ
التَّكْوِينِ وَ أَطْلَعَكَ عَلَى خَزَائِنِ
سِرِّهِ وَ أَطْعَمَكَ طَعَامَ فَضْلِهِ
وَ سَفَاكَ شَرَابَ الْأُنْسِ وَ أَقْعَدَكَ
عَلَى مَا بَدَدَهُ الْقُرْبُ مِنْهُ وَ كُلُّ
هَذَا شَمَاطَةُ الْعِلْمِ بِالْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ
إِعْمَلْ بِهِمَا وَ لَا تَخْرُجْ عَنْهُمَا حَتَّى
يَأْتِيَنَّكَ صَاحِبُ الْعِلْمِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَيَأْخُذُكَ إِلَيْهِ إِذَا شَهِدَا لَكَ
مُعَلِّمُ الْحُكْمِ بِالْحَدِثِ فِي
كِتَابِهِ نَقَلَكَ إِلَى كِتَابِ الْعِلْمِ
فَإِذَا تَحَقَّقَتْ فِيهِ أَرْقِيَهُ قَلْبُكَ

وَمَعَنَّاكَ وَالنَّبِيَّ فِي صُحْبَتِهِمَا اخِذْ
بِأَيْدِيهِمَا وَيُدْخِلْهُمَا إِلَى الْمَلِكِ وَ
يَقُولُ لَهُمَا هَا أَنْتُمَا وَرَبُّكُمَا۔

قائم کر دیا جائے گا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن دونوں
کا ہاتھ پکڑے ہونے سے ہمراہ ہوں گے اور ان کو بادشاہ متقی
علم کے مالک کے دربار میں لے جا کر کھڑا کر دیں گے اور
اُن سے فرمائیں گے اب تم دونوں ہو اور تمہارا رب تعالیٰ
وہ جانے اور تم۔

المجلس الثاني والخمسون

باونویں مجلس

خدا کی طرف متوجہ ہونے کے بیان میں

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بُكَرَةُ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ
ثَلَاثَ شَهْرٍ مَضَى مَنَهُ خَمْسٌ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةً
يَا قَوْمُ فِرُّوا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
أَهْرُبُوا إِلَيْهِ مِنَ الْخَلْقِ وَالْدُنْيَا وَ
مِمَّا سِوَاهِ فِي الْجُمُعَةِ سِيرُوا إِلَيْهِ
يَقُولُ بِكُمْ أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ
إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ۔

يَا عَلَامَ لَا تَنْظُرُوا إِلَى الْخَلْقِ يَعْزِينَ
الْبَقِيَّةُ بَلْ أَنْظُرُوا إِلَيْهِمْ يَعْزِينَ الْفَنَاءُ
لَا تَنْظُرُوا إِلَيْهِمْ يَعْزِينَ الضَّرَّ وَ
السَّعْيَ بَلْ أَنْظُرُوا إِلَيْهِمْ يَعْزِينَ الْعُجْزَ
وَالذَّلَّ وَجِدِ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
تَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَلَا تَهْزَيْ فِيمَا قَدْ فَرَّغَ مِنْهُ
الدُّنْيَا وَجَمِيعَ مَا يَطُفُّ فِيهَا قَدْ فَرَّغَ

۳ رمضان ۱۰۱۰ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت

مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

اے قوم والو! تم اللہ عزوجل کی طرف دوڑو اور
تمام مخلوق و دنیا اور ماسوائے اللہ سے قطع تعلق کر کے اسی
کی طرف بھاگو! فی الجملہ اپنے قلوبوں سے اسی کی طرف سیر
کر دو چلو! کیا تم نے ارشاد الہی نہیں سنا۔ خیردار ہو جاؤ
تمام امور اللہ ہی کی طرف لڑتے ہیں۔

اے علامہ! مخلوق کی طرف بقاء کی آنکھ سے نہ دیکھ
بلکہ اُن کی طرف فنا کی نظر ڈال کر سب فانی ہیں۔ اُن کی طرف
نفع اور نقصان کی آنکھ سے نہ دیکھ بلکہ قرآن کی طرف عاجزو
ذلیل نگاہ سے متوجہ ہو کہ خدا کے مقابل سب عاجز و ذلیل
ہیں خدا کو ایک جان اور اسی پر بھروسہ کر اور جس سے فراغت
حاصل کر لی ہے۔ اُس میں بھروسہ نہ کر دینا اور جو کچھ دنیا
میں ظاہر ہو گا اُس سے فراغت حاصل کر لی گئی ہے مخلوق

مِنْهُ وَالْخَلْقُ وَجَمِيعُ مَا يَنْقَلِبُونَ فِيهِ
 قَدْ فَارَغَ مِنْهُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فَارَغٌ مِّنْ
 هَذَا كُلِّهِ لَا سَبَبَ إِذَا كَانَ مُتَجَرِّدًا
 عَنِ الْأَسْبَابِ فَهُوَ كَدُّ بِحَالِهِ
 وَإِنْ جَاءَتْهُ الْأَسْبَابُ وَالْعِيَالُ
 فَيَعَانُ عَلَيْهِمْ وَيُعْطَى الْقُوَّةَ عَلَى
 مُقَاسَاةِهِمْ فَقَلْبُهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ
 فَارِغٌ عَمَّا سِوَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 لَا يَبْرُمُ فِي غَيْبِيَّتِهِ وَلَا يَزُولُ لَا
 يَطْلُبُ مِنْهُ التَّغْيِيرَ وَالتَّبْدِيلَ لِأَنَّهُ
 يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي قَدْ فَضَى لَا يَتَغَيَّرُ
 وَالْقَسَمُ قَدْ فَارَغَ مِنْهُ لَا يَزِيدُ وَلَا
 يَنْقُصُ فَلَا يَطْلُبُ زِيَادَةً وَلَا نُقْصَانًا لَا يَطْلُبُ
 تَأْخِيرَ قَسِيدِهِ وَلَا إِسْرَاعَ فِي جَمِيعِهِ لِأَنَّهُ قَدْ
 تَحَقَّقَ أَنَّ لَهُ وَقْتًا مُّثَقَّدًا
 مَّخْصُوصًا فَهُوَ أَمْنَالُهُ هُمْ
 الْعُقُلُ مِنَ الْخَلْقِ وَالْقَلَابُونَ
 لِلزِّيَادَةِ وَالتَّنْقِصَانِ وَالْإِسْرَاعِ
 وَالتَّأْخِيرِ هُمْ الْمُبْجَانِينَ مَنِ
 رَضِيَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَافْتَقَ
 فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَفِي غَيْبِهِ
 أَحَبَّهُ وَعَرَفَهُ إِيَّاهُ وَاسْتَصْحَبَهُ
 بَقِيَّةَ عُمْرِهِ عَلَى جَادَةِ مَرَادِهِ
 يَوْفَقُهُ ثُمَّ يَقْرَبُهُ وَيَقُولُ لَهُ أَنَا رَبُّكَ عِنْدَ
 تَحْبِيرِهِ وَتَقْطِيعِهِ كَمَا قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور اُن کے تمام انقلابات و تغیرات سے فراغت حاصل
 کر لی گئی ہے۔ مسلمان کا قلب ان سب جھگڑوں سے
 خالی ہے۔ خاص کر حجب کو وہ تمام سببوں سے خالی و کھو
 ہو جائے پس وہ اپنی حالت میں زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔
 اگر اس کے پاس سبب اور اہل و عیال آجاتے ہیں پس اُن
 پر اس کی مدد کی جاتی ہے اور ان کے تحمل و برداشت کی اس
 کو قوت عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس کا قلب تمام حالتوں
 میں ماسوے اللہ سے فارغ اور ہمیشہ مخلوق سے غائب
 اور دور رہتا ہے وہ اس سے تغیر و تبدل کا خواہشگاہ نہیں
 ہوتا کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ جو شے مقدر ہو چکی ہے وہ بدل
 نہیں سکتی۔ اور مقسوم سے فراغت ہو چکی ہے اُس میں کبھی شے
 نہ ہوگی پس وہ نہ زیادتی کو طلب کرتا ہے اور نہ کمی کو اُس
 میں تاخیر چاہتا ہے اور نہ اُس کے آنے میں جلدی کا خواہش
 ہوتا ہے کیوں کہ ہر شے کے لیے ایک وقت مخصوص ہو گیا
 گا ہونا متفق ہو گیا ہے پس یہ اور اس جیسے دوسری مخلوق میں
 سے وہی مائل و موثر یا نہیں اور زیادتی و کمی جلدی اور
 تاخیر کے طلب گار مجنون یا گل ہیں۔ جو شخص اللہ عزوجل
 سے راضی ہوگا وہ اپنی اور غیر کی تمام حالتوں میں اُس کی!
 موافقت کرے گا اور اس کو اپنا محبوب بنے گا۔ اور وہ اپنی معرفت اُس کو عطا
 فرمائے گا اور باقی عمر اس کی راہ مقصود پر اس کا ساتھ دے گا۔ اور لا وہ اُس کو توفیق
 دیتا ہے پھر اُس کو اپنا مقرب بنا لیتا ہے اور اُس کی حیرت و
 پریشانی کے وقت فرماتا ہے اَنَا رَبُّكَ میں تیرا رب ہوں
 جیسا کہ اُس نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا۔ اَنَا رَبُّكَ
 يَا اِيَّيْ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْنَا نَعْلَيْكَ تحقیق میں تیرا رب ہوں
 پس تو اپنی جوتیاں اتار ڈال رب العزت نے موسیٰ علیہ السلام

سے بظاہر طور سے ارشاد فرمایا تھا اور اس عارف کے قلب سے بطور باطن ارشاد فرماتا ہے اس بندہ پر رحمت و لطف کے طریقہ سے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجاہد کی وجہ سے ارشاد فرمایا بھی دیتا ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کے معجزے ظاہر ہو جاتے ہیں اور اولیاء اللہ کی کرامتیں باطن اور اس کی شیاطین انس و جن سے حفاظت فرماتے ہیں۔ تو تو اللہ عزوجل اور اس کے رسولوں سے جاہل ہے علیہم السلام اور اولیاء اللہ سے ناواقف۔ اسے منافق تھے کیسے معلوم ہو کر اولیاء اللہ کس حالت اور کس مرتبہ پر ہیں۔ تو قرآن مجید پڑھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کیا پڑھتا ہے تو عمل کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ کیسے عمل کرتے ہیں۔ یہ کرنا تو بغیر آخرت کی دنیا ہے پھر تو اولیاء اللہ پر اعتراض کرتا ہے رحمۃ اللہ علیہم۔ تو عقلمند بن اور ادب سیکھ اور توبہ کر اور گونگا بن جلد تجھے خدا عزوجل سے خبر ہے اور اس کے رسولوں سے اور اس کے اولیاء سے اور اس کے عمل سے خبر ہے

کودہ تیرے اور مخلوق کے ساتھ کیا کرے گا۔ تو توبہ کو لازم پکڑ اور سکون اختیار کر اور اپنی عزت کے مطابق قبر میں جانے کو سوچا کر۔ شریعت کے مطابق عمل کر یہاں تک کہ تو علم سیکھ لے اللہ عزوجل کے ساتھ معاملہ کرنا کہ وہ تجھ کو ایسا نور عطا فرمادے جس کے ذریعہ سے تو دنیا و آخرت دونوں کو دیکھنے لگے۔ میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو تم قبول کر و اور اس میں کوشش کرتے رہو۔ اور جو کچھ تقدیر میں سا بقاء ہو چکا ہے اس میں تعلق و غم چھوڑ دو کیوں کہ یہ محض تمہاری ہوس اور کمی کا باعث اور کاہل کی حجت ہے۔ ہمارے اوپر لازم

أَنَا رَبُّكَ وَفِي رِوَايَةٍ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاحْتَمِلْ تَعْلِيكَ قَالَ
مُوسَى عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ طَاهِرًا أَوْ يَقُولُ
لِقَلْبِ هَذَا الْعَارِفِ بَاطِنًا يُسْمِعُهُ ذَلِكَ
رَحْمَةً لَهُ وَلُطْفًا بِهِ وَكَرَامَةً لِنَبِيِّهِ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُعْجَزَاتُ الْأَنْبِيَاءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ظَاهِرَةٌ وَكَرَامَةُ الْأَوْلِيَاءِ
بَاطِنَةٌ هُمْ الْوَارِثُونَ لِلْأَنْبِيَاءِ يُقِيمُونَ
دِينَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَحْفَظُونَ دِينَ
شَيْطَانِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ أَنْتَ جَاهِلٌ
يَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْئَلُهُمْ مَا
يُذِيرُكَ يَا مُنَافِقُ مَا الْقَوْمُ فِيهِ وَ
عَلَيْهِ أَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَمَا تَدْرِي مَا
تَقْرَأُ أَعْمَلُ وَمَا تَدْرِي أَيْشَ تَعْمَلُ ذَلِكَ
دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ تَعْرِضُ عَلَيْهِمْ
كُنْ عَاقِلًا وَتَأَذَّبْ وَتُبْ وَأَخْرِسْ مَا
عِنْدَكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَبْرٌ وَلَا
مِنْ سُلَيْهِ خَبْرٌ وَلَا مِنْ أَوْلِيَاءِهِ
خَبْرٌ وَلَا مِنْ عَلَيْهِمْ فِيكَ وَفِي خَلْقِهِ
خَبْرٌ أَلِزِمِ التَّوْبَةَ وَالسَّكُوتَ وَتَفَكَّرْ
فِي مَوْتِكَ وَكَوْنِكَ إِلَى الْقَبْرِ مَحْمُولًا
حَتَّى تَعْلَمَ الْعِلْمَ رَاعِمٌ مَعَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ حَتَّى يُعْطِيكَ نُورًا اسْتَغْنَى بِهِ
دُنْيَا وَآخِرَةً أَقْبَلُوا مَا أَقُولُ لَكُمْ وَاجْتَنِبُوا
فِيهِ وَدَعُوا الْفُلُقَ بِالسَّابِقَةِ فَإِنَّهُ هُوَ مَنْكُمْ
وَحَظُّ وَحُجَّةُ الْكَسَالَى مَا عَلَيْنَا مِنْ

ہے کہ ہم تقدیر میں حصص نہیں نہ کریں بلکہ ہم کریں باندھیں اور کوشش کر کے عمل کیا کریں اور یہ نہ کہیں کہ ایسا کیوں کہا اور ایسا کیوں اور کس واسطے کیا چوں و چرا چھوڑ دیں اور علم الہی میں دخل نہ دیں ہمارا کام کوشش سے عمل کرنا ہے اور خدا جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ارشاد الہی ہے اُس کے کسی فعل پر سوال نہ ہو گا مخلوق سے سوال ہوں گے۔ جب تیرا یہ معاملہ ختم ہو جائے اور حق عزوجل تیرے قلب کو اپنی طرف نزدیک کر لے اور تیرا زہد دنیا میں صحیح ہو جاوے اور آخرت میں تو رغبت کرنے لگے تو تیرا نام قرب الہی کے دروازہ پر لکھا ہوا ملے گا فلاں شخص فلاں کا بیٹا اللہ عزوجل کے آزاد شدہ بندوں میں سے ہے پس یہ ایسی چیز ہے کہ اس میں نہ کسی قسم کا تغیر ہو گا اور نہ تبدیل اور نہ اس میں کمی کی جائے گی۔ اس حالت میں تیرا شکر پروردگار کے لیے اور بہتری کے کام اور طاقتیں اُس کے حضور میں زیادہ ہو جائیں گی۔ اور اس کے ساتھ میں تو اپنے قلب سے خدا کے خوف کو نہ چھوڑ اور نہ اُس کی قدرت کو عاجز سمجھ اور ارشاد الہی کو بحوالہ باریت الایہ۔ اللہ جو کچھ چاہتا ہے محض کتاب جو چاہتا ہے ثابت کر دیتا ہے اور اُسی کے پاس اصل کتاب ہے اور لایسا لایسا مافیض کو پڑھ اور غور کر۔ جس مکتوب کو اُس نے لکھ لیا ہے اُس پر ٹھہرنے جا کیوں کہ جس نے اُس کو لکھا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ اُس بنے ہوئے کو بگاڑ دے وہ اُس کے توڑ ڈالنے پر غالب ہے۔ تو ہمیشہ طاعت اور خوف اور دہشت اور بجاؤ کے قدم پر کھڑا رہ یہاں تک کہ تجھے موت آجائے اور تو دنیا سے بخیر سلامتی کے ساتھ آخرت کی طرف چلا جائے پس اُس وقت مجھے تغیر و تبدیل سے امن و امان ہو جائے گا

السَّابِقَةِ بَلْ نَشْأُ الْأَوْسَاطَ وَنَجْتَهُدُ وَنَسْمَلُ وَلَا تَقُولُ قَالَ وَقُلْنَا وَلِمَ وَكَيْفَ لَا نَدْخُلُ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نَحْنُ نَجْتَهُدُ وَهُوَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ط إِذَا أَنْتَهَى أَمْرُكَ وَقَرَّبَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ قَلْبَكَ إِلَيْهِ وَصَلَّكَ لَكَ هَذَا زَهْدُكَ فِي الدُّنْيَا وَرَغْبَتُكَ فِي الْآخِرَةِ لَقِيتَ إِسْمَكَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِ قُرْبِكَ مِنْ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يُنْزِلُ ابْنُ فَلَانٍ مِنْ عَتَقَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَذَلِكَ الَّذِي لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا يَزِيدُ وَحِينَئِذٍ يَرَى ذَاكَ شُكْرَكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَفِعْلَكَ لِلْخِيَارَاتِ وَالطَّاعَاتِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمَعَ ذَلِكَ لَا تَتَرَكُ الْخُوفَ مِنْ يَدِ قَلْبِكَ وَلَا تَعْجُزُ قُدْرَتَهُ وَأَقْبِرْ أَقْوَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ وَقَوْلُهُ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ لَا تَقِفْ مَعَ ذَلِكَ الْمَكْتُوبِ فَإِنَّ الَّذِي كَتَبَهُهُ الْقَادِرُ عَلَى مَحْوِهِ الَّذِي بَنَاهُ هُوَ الْقَاهِرُ عَلَى تَقْصِيهِ كُنْ أَبَدًا عَلَى قَدَمِ الطَّاعَةِ وَالْخُوفِ وَالْوَجَلِ وَالْحَذَرِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَكَ الْمَوْتُ وَتَعْبُرَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَى الْآخِرَةِ عَلَى قَدَمِ السَّلَامَةِ وَحِينَئِذٍ تَأْمَنُ مِنَ التَّغْيِيرِ وَالتَّبْدِيلِ

يَا مَنْ يُزَاحِمُ بِجَهْلِهِ وَيَفْاقِهَ وَطَلَبِهِ
لِلدُّنْيَا وَمَزَاحَمَتِهِ عَلَيْهَا تَأْكُلُ الْحَرَامَ
كَيْفَ تَقْطَعُ فِي نُورِ الْقَلْبِ وَصَفَاءِ السِّرِّ
وَالْتَّطَبُّقِ بِالْحِكْمَةِ الْقَوْمُ كَلَامُهُمْ
صُرُودٌ مَرَّةً وَنَوْمُهُمْ نَوْمُ الْعَرَقِ أَكَلَهُمْ
أَكَلَ الْمَرْضَى فَمَنْ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ
يَبْلُغَ الْكِتَابَ أَحَلَّه قَدْ شَبَّهُوا الْمَلَكَةَ
الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ لَا
يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا
يُؤْمَرُونَ شَبَّهُوا بِهِمْ وَمَا أَدْوَا عَلَيْهِمْ
فَاللَّامِيكَ غُلْمًا نُهُمْ يَحْمِلُونَ الْغَوَاشِي
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ دُنْيَا وَآخِرَةً.

يَا قَوْمُ إِنْ لَمْ يَبْلُغْ كَلَامِي حَالَكُمْ
فَاسْمَعُوهُ بِالْإِيمَانِ وَالتَّصَدِيقِ كَلَامِي وَجْهٌ
لِلْقُلُوبِ فَاسْمَعُوهُ يَفْتَوِيكُمْ وَأَسْرَارَكُمْ
وَقَدْ تَرَوْا حَتَّى ظَوَّاهُمْكُمْ وَبَوَّاهُمْكُمْ
وَتَنَكَّرُ شَوْكَةُ نَفْسِكُمْ وَأَهْوَيْتَكُمْ
وَتَنَطَّيْنُ نِيرَانُ شَهْوَايَكُمْ أَشْرَ عَلَيْكُمْ
الشَّهَوَاتُ الَّتِي تَحْبِبُ إِلَيْكُمْ الدُّنْيَا
وَتُبْغِضُ إِلَيْكُمْ الْفَقْرَ وَتَوْقِعُكُمْ فِي
الْمَهَالِكِ عَنْ بَعْضِهِمْ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
عَلَيْهِ أَنْتَ قَالَ حَقِيقَةُ التَّقْوَى أَنَّكَ
لَوْ جَمَعْتَ مَا فِي قَلْبِكَ وَتَرَكْتَهُ فِي
طَبَقٍ مَكْشُوفٍ وَطُفْتُ بِهِ فِي السُّوقِ

اے اپنی جمالت اور نفاق اور دنیا طلبی اور اس کی کشش کی
وجہ سے اللہ تعالیٰ سے مزاحمت کرنے والے تو تو حرام
کھا رہا ہے پھر تجھے قلب کی نورانیت اور باطن کی صفائی اور
کلام کی دانائی کے ساتھ کرنے کی کیسے تمنا اور آرزو ہے۔
اویا اللہ کا کلام ضرورہ ہوتا ہے اور ان کی نیند ڈوبنے
والوں کی سی اور ان کا کھانا بیماریوں کا سا کھانا ہوتا ہے پس
وہ اپنی موت کے آنے کے وقت تک اسی حالت پر
رہتے ہیں۔ اُن کو اُن فرشتوں کے ساتھ جن کے بارے میں
اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ خدا کے حکموں میں خدا کی
نافرمانی نہیں کرتے اور اُس کے حکموں کو بجالاتے رہتے ہیں
مشابہ ہو گئے ہیں۔ یہ فرشتوں سے مشابہ ہو کر فرشتوں سے بڑھ
گئے ہیں فرشتے اُن کے خادم ہیں اور وہ فرشتے دنیا و آخرت
میں اُن کی ناشید برداری میں رہیں گے۔

اے قوم اگر میری گفت کو تمہارے حال کے موافق
نہ ہو پس تم اس کو ایمان و تصدیق کے ساتھ سنو میری گفتگوؤں
کے لیے باعث عزت و وجاہت ہے تم اس کو اپنے
قلوب و باطن سے سنا کرو۔ تمہارے ظاہر و باطن راحت
پائیں گے اور تمہارے نفسوں اور خواہشوں کی شوکت ٹوٹ
جائے گی اور تمہاری شہوتوں کی آگ بجھ جائے گی۔ سب
بدلتے تمہارے حق میں شہوتیں جو کہ تمہارے لیے دنیا کو دوست
بناتی ہیں اور فقر کو تمہارے لیے دشمن ٹھہرتی اور تم کو ہلاکت
میں ڈال دیتی ہیں بعض اویا اللہ سے منقول ہے۔ رحمۃ اللہ
علیہ کہ تقوایے کی حقیقت یہ ہے کہ تحقیق تو اگر تمام اُن
چیزوں کو جو تیرے قلب میں ہیں جمع کرے اور اُس کی ایک
کھلے ہوئے طباق میں رکھ کر تمام کے تمام کو بازاریں پھرائے

لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ يَسْتَجِي مِنْهُ يَا جَاهِلٌ مَا
يَكْفِيكَ أَتَكَ غَيْرَ مُتَّقٍ حَتَّى إِذَا قِيلَ لَكَ
إِنَّ اللَّهَ تَغَضَّبَ إِذَا قِيلَ لَكَ الْحَقُّ
تَسْمَعُ وَتَنْتَهَا وَنُ شَمَّ إِذَا أَنْكَرَ عَلَيْكَ
مُنْكَرٌ تَغْتَاطُ عَلَيْهِ وَ تَشْفِي غِيظَكَ
مِنْهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَمْرَ ابْنِ
الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ لَا يَشْفِي
غِيظُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي
بَعْضِ كَلَامِهِ كُنْتُ أُحِبُّكُمْ لَمَّا
أَطَعْتُمُونِي فَكَمَا عَصَيْتُمُونِي
بَغَضْتُكُمْ الْحَقُّ عَمَّ وَجَلَّ يُحِبُّكُمْ
لَا لِحَاجَةٍ إِلَيْكُمْ بَلْ رَحْمَةٌ
لَكُمْ فَهُوَ يُحِبُّكَ لَكَ لَا لَهُ
يُحِبُّ طَاعَتَكَ لَهُ لِأَن تَفْعَلَهَا
عَائِدٌ إِلَيْكَ عَلَيْكَ بِإِلَاحِ شَيْعَالٍ
وَالْإِقْبَالِ عَلَى مَنْ يُحِبُّكَ
وَالْإِعْرَاضِ عَمَّنْ يُحِبُّكَ لَهُ
الْمُؤْمِنُ نَسِيَ كُلَّ الْأَشْيَاءِ وَ
ذَكَرَ مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ فَحَصَلَ لَهُ
قُرْبُهُ وَالْحَيَاةُ بِهِ وَ مَعَهُ
صَمْتٌ تَوَكَّلُهُ فَلَا جَرَمَ كَفَاةُ
الْمَهَامِ دُنْيَا وَ آخِرَةً إِذَا صَمَّتْ
تَوَكَّلُ الْمُؤْمِنُ وَ تَوَحَّيدُهُ
عَامِلُهُ الْحَقُّ عَمَّ وَجَلَّ بِمَا عَمِلَ

تو اُس میں ایک چیز بھی ایسی نہ ہو جس سے تو شرمندہ ہو اسے
جاہل کیا تیرے لیے غیر متقی ہونا کفایت نہیں کرتا یہاں تک کہ
جب تجھ سے کہا جاتا ہے خدا سے ڈر تو تو غصہ کرتا ہے۔
غضب میں آجاتا ہے جب تجھ سے حق بات کہی جاتی
ہے تو تو اسے سن کر کستی کرتا ہے پھر جب کوئی تجھ پر
اعتراف کرتا ہے تو تو اُس پر غیظ و غضب کرتا ہے اور اپنا
غصہ اُس سے نکالتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر ابن خطاب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ
سے ڈر کر کتاب ہے تو وہ اپنا غصہ و بخار نہیں نکالا کرتا ہے۔
اللہ عز و جل نے اپنے بعض کلام میں ارشاد فرمایا ہے میں
تمہاری اطاعت کی وجہ سے تمہیں دوست رکھتا تھا پس
جب تم نے میری نافرمانی کی میں تم سے بغض رکھنے لگا۔
حق عز و جل تمہیں اپنی رحمت کی وجہ سے دوست رکھتا ہے
نہ کہ کسی حاجت و غرض کی وجہ سے۔ اُس کی محبت تمہارے
ہی لیے ہے نہ کہ اپنے لیے کروہ۔ تمہاری اطاعت کو
جو کہ اُس کے لیے کرتے ہو دوست رکھتا ہے کیوں کہ
اُس کا نفع تمہاری طرف لوٹنے والا ہے۔ مجھے چاہیے
کہ تو ایسے کی طرف مشغول و متوجہ ہو جو کہ مجھے تیرے ہی لیے
دوست رکھتا ہو اور ایسے اعراض و روگردانی کر جو کہ تجھے
اپنے لیے دوست رکھتا ہو۔ ایمان دار نے سب کو جھکا کر
خدا کے لیے کوئی یاد کیا پس اُس کو قرب الہی اور اُس کے
ساتھ زندگی حاصل ہو گئی اُس کا خدا کے ساتھ توکل و دردت
ہو گیا پس داریں کے مصائب سے اُس کے لیے اللہ تعالیٰ
ضامن بن گیا اور کفایت کی جب مسلمان کا توکل اور توحید و دردت
ہو جاتی ہے تب خدا اُس کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہے جو کہ

اُس نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا تھا اُس کو خدا ابراہیم علیہ السلام کے سے معنی و حالت عطا فرمادیتا ہے نہ کہ اُن کا لقب اور ہم کو اپنے طعام و شراب سے ویسا ہی کھلاتا اور پلاتا ہے اور اپنے آستانہ کی درہیز پر ویسے ہی رکھتا ہے کہ اُن کو کھلایا پلایا ٹھہرایا تختانہ کر دہ اُن کو عین مقام ابراہیمی عطا فرمادیتا ہے پس اُس وقت اُس مومن کی نسبت اپنے معنی صحیح ہو جاتی ہے نہ کہ بہ حیثیت صورت و حقیقت کیا تجھے شرم نہیں آتی تجھے تیری حرص نے یقیناً ظالموں کا خدمت گار بنا رکھا ہے اور تو حرام کھائے چلا جاتا ہے تو کب تک حرام کھاتا رہے گا اور اُن بادشاہوں کی جن کی حکومت عنقریب زائل ہو جائے گی۔ خدمت گاری کرتا رہے گا اور حق عزوجل کی خدمت سے جس کی حکومت کو کبھی زوال نہیں تو بیٹھ پھرتا رہے گا۔ ذرا عاتق بن اور تھوڑی سی دنیا پر قناعت کرتا رہتا کہ تجھے آخرت کا کثیر حصہ ملے اپنے مقسوم حصول کو زہد کے ہاتھ سے کھاتا رہ۔ اور آستانہ الہی کے دروازہ پر تیرا کھانا پینا قدرت الہی اور اس کے فعل کے ہاتھ سے ہو اسی کی معیت میں نہ کہ دنیا کی معیت میں دنیا کے ہاتھ سے اور نہ بادشاہوں کے دروازوں پر طبیعت اور خواہش اور شیاطین و عوام کے ہاتھ رکھ کر ہوتا ہے۔ جب کہ تو دنیا کو ایسی حالت میں لے گا اور اُس سے خورد و نوش کرے گا کہ تیرا قلب آستانہ الہی کے دروازہ پر ہو گا تو فرشتہ اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام تیرے ارد گرد رہیں گے۔ پس ان دونوں مرتبوں اور مالوں کے درمیان میں کس قدر بڑا فرق ہے قابل غور ہے اولیاء اللہ بڑے عقلمندوں انھوں نے کہہ دیا ہے ہم اپنے دنیوی حصہ راستہ میں اور اپنے گھروں میں نہ کھائیں گے ہم تو

بِهِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعْطِيهِ مَعْنَاهُ وَحَالَهُ لَا لَقَبَهُ يُطْعِمُهُ مِنْ طَعَامِهِ وَيَسْقِيهِ مِنْ شَرَابِهِ وَ يَسْكُنُهُ فِي دَهْلِيْزٍ دَارِيَاهُ لَا اَنْتَهُ يُعْطِيهِ عَيْنَ مَقَامِهِ فَحِينَئِذٍ يَصِحُّ شَبَهُ مِنْهُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى لَا مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةِ اَمَّا تَسْتَحْيِ قَدْ حَمَلَكَ حِرْصُكَ عَلَى اَنْتَ تَخْدِمُ الظُّلْمَةَ وَتَاْكُلُ الْحَرَامَ اِلَى مَتَى تَاْكُلُ وَتَخْدِمُ الْمُلُوكَ الَّذِيْنَ تَخْدِمُهُمْ يَزُوْلُ مُلْكُهُمْ عَنْ قَرِيْبٍ وَتَتَوَلَّى خِدْمَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي لَا يَزُوْلُ كُنْ عَاقِلًا وَ اَقْنَعُ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَكَ الْكَثِيْرُ مِنَ الْاٰخِرَةِ تَنَادُلُ الْاَقْسَامَ بِبَيْدٍ نُهُدَكَ وَ يَكُوْنُ تَنَادُلُكَ عَلَى بَابِ مَوْلَاكَ عَزَّ وَجَلَّ بِبَيْدٍ قَدْ سَرَبَتْهُ وَ فَعَلَهُ وَمَعَهُ لَا مَعَ الدُّنْيَا وَبَيْدِهَا وَ لَا عَلَى اَبْوَابِ السَّلَاطِيْنِ فِي حُجْبَةِ الطَّبَعِ وَ الْهَوَى وَ الشَّيْطَانِ وَ الْعَوَامِ اِذَا تَنَاوَلَتْ الدُّنْيَا وَ قَبْلَكَ عَلَى بَابِ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ تَكُوْنُ الْمَلِيْكَةُ وَ اَرْوَاحُ الْاَنْبِيَاءِ حَوْلَكَ فَتَشَانُ مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ وَ الْحَالَيْنِ الْقَوْمُ عَقَالٌ قَالُوْا لَا نَاْكُلُ اَقْسَامًا مِنَ الدُّنْيَا فِي الْطَّرِيقِ وَ لَا فِي مَوَاقِفِ

وَلَا نَأْكُلُ إِلَّا عِنْدَهُ الْزَّاهِدُونَ يَأْكُلُونَ
 فِي الْجَنَّةِ وَالْعَارِفُونَ يَأْكُلُونَ عِنْدَهُ
 وَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْمُحِبُّونَ لَا
 يَأْكُلُونَ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ
 طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ أُنْسُهُمْ فِي
 قُرْبِهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 نَظَرُهُمْ إِلَيْهِ بَاعُوا الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ
 ثُمَّ بَاعُوا الْآخِرَةَ بِوَجْهِهِ وَآرَادُوا
 دُونَ غَيْرِهِ فَلَمَّا تَمَّ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ
 غَلَبَ الْكِرَامُ فَدَرَدَ عَلَيْهِمُ الدُّنْيَا وَ
 الْآخِرَةُ مَوْهِبَةً وَأَمَرَهُمْ بِتَنَاقُلِهَا
 فَآخَذُوا هُمَا بِمَجَرِّدِ الْأَمْرِ مَعَ
 الشَّيْبِ بَلْ مَعَ التَّخَمُّمَةِ وَالْغِنَى عَنْهُمَا
 فَعَلُوا ذَلِكَ مَوَافَقَةً لِلْقَدَرِ وَحُسْنَ
 آدَبٍ مَعَ الْقَدَرِ قَبِلُوا وَآخَذُوا وَهُمْ
 يَقُولُونَ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ تَعْلَمُ
 أَنْ قَدْ رَضِينَا بِكَ دُونَ غَيْرِكَ وَ
 رَضِينَا بِالْجُوعِ وَالْعَطَشِ وَالْعُرَى
 وَالذَّلِّ وَالْمُهَانَةِ وَأَنْ تَكُونَ عَلَيَّ
 بِأَبْكَ مَطْرُوحِينَ لَمَّا رَضُوا بِذَلِكَ
 وَقَرَرُوا مَعَ نُفُوسِهِمُ الظَّمَانِ يَنِينَةً
 عَلَيْهِ نَظَرَ إِلَيْهِمْ نَظَرَ الرَّحْمَةِ
 فَأَعَزَّهُمْ بَعْدَ ذُلِّهِمْ وَأَغْنَاهُمْ
 بَعْدَ فَقْرِهِمْ وَمَنَحَهُمْ بِغَيْرِهِمْ
 مِنْهُ دُنْيَا وَآخِرَةً

اسی کی حضوری میں اُس کے سامنے کھائیں گے۔ نہاد جنت
 میں کھاتے ہیں اور عارف باللہ اُس کے حضوری میں حالانکہ
 وہ دنیا ہی میں سکون پذیر ہوتے ہیں اور محبوبان الہی نہ دنیا میں
 کھاتے ہیں اور آخرت میں کھائیں گے اُن کا کھانا اور عینا
 پروردگار عالم جل جلالہ سے اُن کا قرب و انس اور اسی کی
 طرف دیکھتے رہنا ہے انھوں نے دنیا کو آخرت کے بدلے
 بعدہ آخرت کو قرب رب تعالیٰ سے جو کہ دنیا و آخرت کا مالک
 ہے فروخت کر دیا ہے۔ جو لوگ کہ محبت الہی میں پختے ہیں۔
 انھوں نے دنیا و آخرت کو خدا کے واسطے فروخت کر دیا ہے
 اور اسی کو چاہتے ہیں غیر سے انھیں تعلق ہی نہیں پس جب کہ اُن
 کی خرید و فروخت ختم و پوری ہوگئی بخشش الہی نے عطا کیا اور
 اُن پر دنیا و آخرت کو بطور ہبہ واپس دے دیا اور اُن کو دونوں
 کے لیے لینے کا حکم دیا پس ان مہمان الہی نے اُن کو محض حکم کی
 وجہ سے باوجود پیٹ بھرے ہوئے ہونے بلکہ تخمہ کے
 ہونے کی صورت میں اور عدم حاجت کی صورت میں تعمیلاً
 للحکم قبول کر لیا تقدیر کے ساتھ موافقت و حسن ادب
 کر کے قبول کیا اور لے لیا اور کہتے رہے کہ تحقیق تو ہمارے
 ارادوں کو جانتا ہے اور ہم تجھ سے راضی ہیں تیرے غیر
 سے راضی نہیں اور بھوک و پیاس اور بربکی اور ذلت و
 رسوائی سے جو تیری طرف سے پہنچے اُس پر ہم راضی ہیں اور
 اس سے رضا مند کہ تیرے ہی دروازہ پر پڑے رہیں جب
 وہ اس پر راضی ہو گئے اور اُن کے نفس اس پر مطمئن ہو گئے تو
 رب تعالیٰ نے اُن کی طرف نظر رحمت فرمائی اور بعد اُن
 کی ذلت کے اُن کو عزیز بنا دیا اور بعد فقری کے اُن کو غنی
 کر دیا اور دنیا و آخرت میں اپنے قرب سے اُن کو معزز فرمایا۔

مومن دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے پس وہ نہ اس کے باطن کے میل کچل اور خرابی کو زائل کر دیتا ہے اس وقت آخرت آجاتی ہے جس سے اس مومن کا قلب سکون کر لیتا ہے اس کے بعد یہ غیرت ظاہر ہو کر آخرت کو قلب مومن سے زائل کر دیتا ہے اور عجب کر دیتا ہے کہ آخرت قرب الہی سے روکنے والی چیز ہے اس وقت یہ مومن فی الجملہ مخلوق کو چھوڑ دیتا ہے اور احکام شریعہ کو بجالاتا ہے اور ان حدود کی جو کران کے اور عوام کے درمیان میں منترک ہیں حفاظت کرتا ہے۔ اسی کی بصیرت کی آنکھیں کھل جاتی ہیں جس سے وہ اپنے نفس اور مخلوقات کے عیبوں کو دیکھنے لگتا ہے اور غیر اللہ کی طرف وہ نہ سکون کرتا ہے اور نہ وہ غیر کی بات پر کان دھرتا ہے اور نہ غیر اللہ کو سمجھتا ہے اور نہ اس کے سوا دوسروں کے وعدوں سے مطمئن ہوتا ہے اور نہ اس کے غیر کی دہمکی سے ڈرتا ہے اللہ کے ساتھ مشغول ہو کر غیر اللہ کے ساتھ مشغول نہیں ہوتا ہے۔ جب یہ مسلمان یہ کمالات حاصل کر لیتا ہے تو وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جو کہ انکھ نے دیکھا ہے اور نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی بشر کے قلب پر خطہ بن کر گزرا ہے۔

اسے غلام اولاً تو اپنے نفس کی طرف مشغول ہو پہلے تو اپنے نفس کو نفع دے پھر دوسروں کو تو مثل شمع کے ذبن کہ وہ خود کو جلا رہا ہے۔ اور غیر کو روشن کرتا رہتا ہے تو کسی شے میں اپنی خودی اور خواہش و نفس کے ساتھ داخل نہ ہو کر حق عز وجل جب تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا تو تجھ کو اس امر کے لیے مستعد کرے گا اگر اس کا ارادہ تجھ سے مخلوق کو نفع پہنچانا ہو گا تو وہ تجھ کو ان کی

الْمُؤْمِنِينَ يَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا فَيُزِيلُ
الزَّهْدَ وَسَعَةً بَاطِنِهِ وَدَرَنِيهِ وَكَدَرِيهِ
فَيَأْتِي الْآخِرَةَ فَيَسْكُنُ قَلْبُهُ شَهْرًا
ثَانِيًا يَدُ الْغَيْرَةِ فَتُزِيلُهَا عَنْ قَلْبِهِ
وَيَعْلِمُهُ أَنَّ حِجَابًا عَنْ قُرْبِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ يَتْرُكُ الْإِسْتِغَالَ
بِالْمَخْلُوقِ فِي الْجُمْلَةِ وَيَمْتَنِثِلُ أَفْوَاجَ
الشَّرِّ وَيَحْفَظُ حُدُودَهُ الْمَشْتَرَكَةَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَوَامِ تَنْفَتِحَ عَيْنًا
بَصِيرَتِهِ فَيَبْصُرُ عُيُوبَ نَفْسِهِ وَ
عُيُوبَ الْمَخْلُوقَاتِ فَلَا يَسْكُنُ إِلَى
غَيْرِ رَأْيِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَسْمَعُ مِنْ
غَيْرِهِ وَلَا يَعْقِلُ عَنْ غَيْرِهِ وَلَا
يَسْكُنُ إِلَى غَيْرِهِ وَعَدِيدًا وَلَا
يَخَافُ مِنْ غَيْرِهِ وَعِيدًا كَمَا يَتْرُكُ الشُّغْلَ
يَخِيرُهُ وَيَشْتَغِلُ بِهِ فَإِذَا اسْتَهْذَأَ أَفْهَرُ
فِيهِمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ
وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ

يَا غُلَامُ اسْتَغْلِ بِنَفْسِكَ لِنَفْعِ
نَفْسِكَ ثُمَّ عَيِّرَكَ لَا تَكُنْ كَالشَّمْعَةِ
تُحْرِقُ هِيَ نَفْسَهَا وَتُخَيِّرُ لِغَيْرِهَا
لَا تَدْخُلُ فِي شَيْءٍ بِكَ وَبِهَوَاكَ
وَنَفْسِكَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا
أَرَادَكَ لِمَرْهَاتِكَ لَهُ إِنْ أَرَادَكَ
لِنَفْعِ الْخَلْقِ مَرَدَكَ إِلَيْهِمْ وَأَعْطَاكَ

ثَبَاتًا وَمُدَارَةً لَهُمْ وَقُوَّةً عَلَى مَقَالَتِهِمْ
يُوسِّعُ قَلْبَكَ لِلْخَلْقِ وَيَشْرَحُ صَدْرَكَ
وَيَعِزُّ فِيهِ الْحِكْمَ يَلْحِظُ بَاطِنَكَ
وَيُسِّرُ إِلَى سِرِّكَ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ هُوَ
لَا أَنْتَ أَمَّا سَمِعْتَ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ
إِعْتَبِرْ قَوْلَهُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً مَا
قَالَ أَنْتَ جَعَلْتَ نَفْسَكَ خَالِتُومَ لَا
إِرَادَةَ لَهُمْ وَلَا إِحْتِيَازَ بَلْ هُمْ فِي
مُجَرَّدِ أَمْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفَعَلِهِ
وَتَدْبِيرِهِ وَإِرَادَتِهِ يَا مُنْعِزًا
عَنِ الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمَةِ لَا تَحْتَجُّ
بِشَيْءٍ فَمَا لَكَ حُجَّةٌ الْجَادَّةُ بَيْنَ
يَدَايِكَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ
مَا أَوْحَاكَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَا أَقَلَّ خَوْفَكَ مِنْهُ مَا أَكْثَرَ
تَهَاوُنَكَ بِرُؤُوسِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَفْتُ
مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَأَنَّكَ تَرَاهُ
فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ
يَرَاكَ أَهْلُ الْيَقَظَةِ سَأَوْا
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَلُوبِهِمْ
فَأَجْتَمَعَ شَتَاؤُهَا اسْكَبَتْ
فَصَبَاتُ شَيْئًا وَاحِدًا
تَتَسَاقَطُ الْحَبَابُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ

ہر طرف لوٹا دے گا اور تجھ کو ثابت قدمی اور اُن کے ساتھ
مدارات اور اُن کی تکلیفوں کی برداشت کرنے کی قوت عطا
فرما دے گا تیرے قلب میں مخلوق کے لیے وسعت دے
دے گا اور تیرے سینہ کو کشادہ کر دے گا اور اس کے اندر
حکمت و دانائی بھر دے گا وہ تیرے باطن کا ملاحظہ فرماتا
رہے گا اور تیرے باطن کی رازداری کرے گا پس اُس
وقت وہی وہ ہو جائے گا نہ کہ تو کیا تو نے ارشاد الہی دُنا
يَا دَاوُدُ الْاِيَه اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں تحقیق
خلیفہ بنا دیا۔ اے مخاطب تو قول الہی انا جعلناك الخ
ہم نے تحقیق تم کو خلیفہ بنایا پر غور کی نظر سے دیکھ یوں نہیں
فرمایا کہ تو نے اپنے نفس کو خود خلیفہ بنا لیا پس اویسا اللہ کا نہ
کوئی ذاتی ارادہ ہو تا ہے اور نہ کوئی اختیار بلکہ وہ تمام کام
امر و فعل و تدبیر و ارادہ الہی کے ماتحتی میں کیا کرتے ہیں۔
اے سیدھے راستے سے ہٹ جانے والے تو کبھی
شے کے ساتھ جہت نہ پکڑ پس تیرے لیے اس کمی کی کوئی
دلیل نہیں ہے شاہراہ تیرے سامنے ہے۔ حلال و حرام
دونوں واضح ہیں۔ تو اللہ پر کس قدر بے حیا بنی گیا ہے۔ تیرا
خوف خدا سے کس قدر کم ہو گیا ہے کون سی چیز نے تجھے
نڈر بنا دیا ہے اُس کی رویت و نظر کو تو کس قدر ہلکا سمجھے
ہوئے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے
کہ آپ نے ارشاد فرمایا تو اللہ عز و جل سے ایسا ڈر کر گویا
تو اُس کو دیکھ رہا ہے پس اگر تو اُس کو نہیں دیکھتا ہے پس وہ
تجھے دیکھتا ہے۔ بیدار لوگوں نے اللہ عز و جل کو اپنے
دلوں سے دیکھ لیا پس اُن کی پر اگندگی مجتمع ہو گئی پھیل کر
ایک ہی چیز بن گئی۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے درمیان سے

مُحِيتِ الْمَبَالِي وَبَقِيَّتِ الْمَعَانِي وَتَقَطَّعَتْ
الْأَوْصَالُ وَانْخَلَعَتْ الْأَرْبَابُ فَلَمْ يَبْقَ
لَهُمْ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا كَلَامَ لَهُمْ
وَلَا حَرَكَةَ وَلَا قَرَارَ شَيْءٍ حَتَّى يَصِفَهُ
كُلُّهُمْ هَذَا فَإِذَا صَفَّهُ فَقَدْ نَمَّ الْأَمْرُ فِي حَقِّهِمْ
أَوَّلَ مَا خَرَجُوا مِنْ دَرَجِ الدُّنْيَا وَالْعُبُودِيَّةِ
لَهُمْ ثُمَّ مِمَّا سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي
الْجُمْلَةِ لَا يَزَالُونَ فِي مَعَاصِلِهِ وَفِي تَقْصِيهِ
فِي ابْتِلَاءٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ فَالِيسَرُ هُوَ
الْمَلِكُ وَالْقَلْبُ وَزِينَةُ وَالتَّقْصِي وَاللِّسَانُ
وَالْجَوَارِحُ خَدَمٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا الْيَسَرُ
يَسْتَقِي مِنْ بَحْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقَلْبُ
يَسْتَقِي مِنَ الْيَسَرِ وَالتَّقْصِي الْمُطْمَئِنَّةُ تَسْتَقِي
مِنَ الْقَلْبِ وَاللِّسَانُ يَسْتَقِي مِنَ الْقَلْبِ وَ
الْجَوَارِحُ تَسْتَقِي مِنَ اللِّسَانِ إِذَا كَانَ
اللِّسَانُ صَادِقًا صَدَقَ الْقَلْبُ وَإِذَا كَانَ
فَاسِدًا فَسَدَ يَحْتَاجُ لِسَانُكَ إِلَى لِحَامِ
التَّقْوَى وَكُوبَةِ عَيْنِ الْكَلَامِ بِإِهْدِيَانِ
وَالْبِقَاقِ فَإِذَا مَتَّعَ عَلَيْكَ لَكَ انْقَلَبَتْ فَصَاةُ اللِّسَانِ
إِلَى فَصَاةِ الْقَلْبِ فَإِذَا تَمَّ لَهُ هَذَا تَنَوَّرَ
وَأَظْهَرَ النُّورَ مِنْهُ إِلَى اللِّسَانِ وَالْجَوَارِحِ
فَجَبَّئِيذٍ يَكُونُ النُّطْقُ بِاللِّسَانِ الْمُقَرَّبِ وَ
فِي حَالَةٍ قَرِيبَةٍ لَا لِسَانَ لَهُ لَا دُعَاءَ لَهُ
وَلَا ذِكْرَ لَهُ الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ وَالْكَلَامُ فِي
الْبُعْدِ أَمَا فِي الْقُرْبِ السُّكُوتُ وَالْجُمُودُ وَ

پردہ گر گئے بنیادیں مٹ گئیں اور معانی باقی رہ گئے جو پڑھیں
مقطع ہو گئے اور درست جدا ہو گئے پس اُن کے لیے سوا
رب تعالیٰ کے کچھ باقی نہ رہا۔ نیز اس کے زبان کے لیے کچھ
کلام تھا نہ حرکت نہ کسی شے سے خوشی یہاں تک کہ اُن کا یہ
معاطر درست ہو گیا پس جب یہ معاطر اُن کا درست ہو گیا
تو یہ کامل بن گئے۔ اول یہ دنیا کی غلطی اور بندگی سے باہر
نکلنے کی الجھ پھر تمام ماسوسے اللہ سے علیحدہ ہو گئے
یہ لوگ خدا کے معاطر اور ذات میں ہمیشہ امتحان میں ہی رہتے
ہیں تاکہ خدا ان کے عملوں کو دیکھے کہ یہ کیسے عمل کرتے ہیں پس
باطن کو یا بادشاہ ہے اور قلب اس کا وزیر اور نفس و زبان اور
دیگر اعضا ان دونوں کے حاضر باش و خادم۔ باطن دریا راہی
سے سیراب ہوتا ہے اور قلب باطن سے اور نفس مطہر قلب
سے۔ اور زبان نفس سے سیرابی حاصل کرتی ہے اور اعضا
زبان سے۔ جب زبان صالح ہو جاتی ہے قلب صالح
ہو جاتا ہے اور جب زبان فاسد ہوتی ہے قلب بھی فاسد
ہو جاتا ہے۔ تیسری زبان تقولے کی لکام اور فضول و فساد
کی باتوں سے توبہ کی محتاج ہے۔ پس جب تو اس پر
مداومت کرے گا تو زبان کی فصاحت قلب کی فصاحت
کی طرف لوٹ آئے گی پس جب قلب کو یہ کمال حاصل ہو
جائے گا وہ منور ہو جائے گا اور قلب سے زبان اور اعضا
کی طرف وہ نور ظاہر ہو جائے گا تو اسی حالت پر پہنچ کر
قرب والی زبان سے بولا کرے گا اور اس کی قرب کی حالت
میں نہ اس کی زبان ہوگی اور نہ اس کی دعا اور نہ ذکر دعا و ذکر
کلام تو دور ہی کی حالت میں ہوتا ہے لیکن قرب کی حالت میں
تو محض سکون اور گرم نامی اور نظارہ اور اس سے نفع حاصل

کرنے میں قناعت ہو کر تھی ہے اللہ تو ہم کو ان لوگوں میں سے
کر دے جو تجھ کو دنیا میں قلب کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور
آخرت میں سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے اور ہم کو دنیا و آخرت میں
بھلائیاں دے اور دوزخ کے عذاب سے بچاؤ۔ آمین۔

الْقَنَاقَةَ بِالنَّظَرِ وَالتَّمَتُّعِ بِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا
مِمَّنْ يَرَاكَ فِي الدُّنْيَا بَعِيْنٍ قَلْبِهِ وَلَا فِي
الْآخِرَةِ بَعِيْنٍ رَأْسِهِ وَاتِّفَاقِ الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ

ترسیوں مجلس

المجلس الثالث والخمسون

امتحان وابتلا کے بیان میں

۵ رمضان ۱۳۵۵ھ کو منگل کے دن شام کے وقت
مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

بغیر آزمائش و جانچ پڑتال کے چارہ کار نہیں خصوصاً
دعوائے کرنے والوں کے لیے۔ اگر جانچ پڑتال آزمائش کا
معاملہ نہ ہوتا تو بہت مخلوق ولایت کی مدعی ہو جاتی۔ اسی
واسطے بعض اولیاء اللہ نے فرمایا ہے ولایت پر بلاؤ اور آزمائش
کو مسلط فرمایا گیا ہے تاکہ عموماً ولایت کا دعویٰ نہ کی جائے
مخلوق کی علامتوں کے ایک علامت اُس کا مخلوق کی ایذا
رسانی پر صبر کرنا اور اُن سے درگزر کرنا ہے۔ اولیاء اللہ جو کچھ
حالات مخلوق سے دیکھتے ہیں اُن سے اندھے بن جاتے
ہیں اور جو کچھ اُن سے سنتے ہیں اُس سے بہرے بن جاتے
ہیں بہ تحقیق انھوں نے مخلوق کے لیے اپنی ابروؤں کو ہمہ کر
رکھا ہے۔ مشہور ہے کہ تیرا کسی شے کو محبوب رکھنا اندھا
اور بہرا بنا دیا کرتا ہے اولیاء اللہ نے حق عزوجل کو اپنا
محبوب بنالیا پس وہ غیر اللہ سے اندھے اور بہرے ہو

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَشِيَّةَ الثَّلَاثَاءِ فِي الْمَدْرَسَةِ
سَابِعَ عَشَرَ مَضَانِ سَنَةِ حَقِيقِ الرَّبِّ عِصْمَانَةَ
لَا بُدَّ مِنَ الْإِخْتِبَارِ وَالْإِبْتِلَاءِ
وَلَا يَسْبِقُهَا لِلْمُدَّعِيْنَ كَوْلَا الْإِبْتِلَاءِ
وَالْإِخْتِبَارِ مَا لَا ذَعَى الْوِلَايَةِ خَلْقٌ
كَثِيرٌ وَلِهَذَا قَالَ بَعْضُهُمْ وَكَلَّ
الْبَلَاءُ بِالْوِلَايَةِ كَى لَا تُدَّعَى
وَمِنْ جُمْلَةِ عَلَامَةِ الْوَلِيِّ صَبْرُهُ
عَلَى إِذْيَةِ الْخَلْقِ وَالتَّجَاوُزُ عَنْهُمْ
الْأَوْلِيَاءُ يَتَعَامُونَ عَمَّا يَرَوْنَ
مِنَ الْخَلْقِ وَ يَتَطَارَشُونَ عَمَّا
يَسْمَعُونَ مِنْهُمْ قَدْ وَهَبُوا
لَهُمْ أَعْدَاءَ صَرَفَهُمْ حُبَّكَ الشَّيْءُ
يُعِيْنُ وَيُصِمُّ أَحَبُّوا الْحَقَّ
عَمَّ وَجَلَّ فَعَمُوا وَصَمُّوا عَنْ غَيْرِهِ

يَلْقَوْنَ الْخَلْقَ يَالْكَلامِ الطَّيِّبِ وَالرِّفْقِ
وَالْمَدَارَةِ وَتَارَةً يَغْضَبُونَ عَلَيْهِمْ
غَيْرَةُ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَوَافَقَةٌ فِي
عَظْمِيهِ هُمْ أَطِبَّاءٌ قَدْ عَلِمُوا أَنَّ كُلَّ
مَرِيضٍ دَوَاءٌ الطَّيِّبُ لَا يَدَاوِي كُلَّ
الْمَرِيضِينَ يَدَاوِيهِ وَاحِدٌ هُمْ مِنْ حَيْثُ
قُلُّو بِهِمْ وَمَعَانِيهِمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ كَمَا صَحَابُ الْكُهْنِ أُولَئِكَ كَانُوا
جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقْلِبُهُمْ وَهُوَ لَا يَدْرِي
يَدُ الْقُدْرَةِ وَالرَّحْمَةِ وَاللُّطْفِ تَقْلِبُهُمْ
يَدُ الْمَحَبَّةِ تُقَلِّبُ قُلُوبَهُمْ وَتَنْقُلُهُمْ
مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ دُنْيَا هُمْ لَطَائِفُ الدُّنْيَا
وَأُخْرَاهُمْ لَطَائِفُ الْآخِرَةِ وَرَبُّهُمْ
عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَبْخَلُونَ بِشَيْءٍ إِذَا طَلَبَتْ
الدُّنْيَا مِنْهُمْ وَهِيَ عِنْدَهُمْ بَدَلُ لَوْهَا
وَإِذَا طَلَبَ مِنْهُمْ ثَوَابُ الْآخِرَةِ بَدَلُ لَوْهُ
يُعْطُونَ الدُّنْيَا لِلْفَقْرَاءِ مِنْهُمْ وَ
يُعْطُونَ ثَوَابَ الْآخِرَةِ لِلْمُقَصِّرِينَ
فِي طَلِبِهَا يَتَرَكُونَ الْمُحَدَّثَاتِ
لِلْمُحَدَّثِ وَيَتَرَكُونَ الْمُحَدَّثَاتِ لَهُمْ
يَقْبَلُونَ الْقَشَرَ لِأَنَّ مَا سِوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ قَشَرٌ وَالطَّلَبُ لَهُ وَ
الْقَرَبُ مِنْهُ هُوَ اللَّبُّ عَنْ بَعْضِهِمْ
رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ لَا يَصْحَكَ
فِي وَجْهِهِ الْفَاسِقُ إِلَّا الْعَارِفُ نَعَمْ

گئے ہیں اُن کی ملاقات مخلوق سے شیریں کلامی اور نرمی اور
مدارات کے ساتھ ہوا کرتی ہے اور کبھی اللہ واسطے کی
غیرت کر کے غضب الہی سے مشتق ہو کر مخلوق پر غصہ و غضب
بھی کرتے ہیں۔ ادیباء اللہ طیب میں انھوں نے ہر مرض
کی دوا کو پہچان لیا ہے طیب ہر ایک مرض کا علاج ایک
ہی دوا سے کیا کرتا ہے ادیباء اللہ مثل اصحاب کھف کے
قلب اور معنی کی حیثیت سے پروردگار عالم کی حضوری میں
رہا کرتے ہیں اُن کو جبرئیل علیہ السلام کوٹھلانے ہیں اور اُن کو
قدرت و رحمت و لطف کا ہاتھ لوٹ پوٹ کرتا رہتا ہے
محبت کا ہاتھ اُن کو پھلتا ہے اُن کے دلوں کو پلٹے دیتا
ہے اور اُن دلوں کو ایک حالت سے دوسری حالت کی
طرف منتقل کرتا ہے۔ اُن کی دنیا دنیا کے طلب گاروں
کے لیے ہے اور اُن کی آخرت آخرت کے طلب گاروں
کے لیے اُن کا مالک جل مجدہ اُن سے کسی چیز کا بدلہ نہیں لیتا
ہے جو چاہتے ہیں وہ دیتا رہتا ہے۔ جب تو اُن سے
دنیا طلب کرتا ہے اور وہ اُن کے پاس ہوتی ہے تو وہ
اُس کو خرچ کر دیتے ہیں اور جب اُن سے آخرت کا ثواب
طلب کیا جاتا ہے تب وہ اُس کو خرچ کر دیتے ہیں۔
فقرا طالبان دنیا کو دیا عطا کرتے رہتے ہیں اور جو دنیا کی
طلب میں کمی کرنے والے ہیں اُن کو ثواب آخرت عطا کرتے
رہتے ہیں۔ مخلوق کو مخلوق کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور خالق
کو اپنے لیے چھلکے کو ہر کرتے ہیں۔ کیونکہ ماسوے اللہ
چھلکا ہے اور طلب مولیٰ اور قرب الہی اُن کے نزدیک
مغز ہے۔ بعض اہل اللہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا
ناسخ کے منہ پر عارت ہی ہنسا کرتا ہے ہاں کبھی اُس کو

يَأْمُرُهُ وَيَنْهَاهُ وَيَتَحَمَّلُ أَذَاهُ وَلَا يَقْدِرُ
عَلَى هَذَا إِلَّا الْعَارِفُونَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ أَمَّا الزُّهَادُ وَالْعَبَادُ وَالْمُرِيدُونَ
لَا كَيْفَ لَا يَرْحَمُونَ الْعَصَاةَ وَهُمْ
مَوْضِعُ الرَّحْمَةِ مَقَامُ التَّوْبَةِ وَالْإِعْتِزَارِ
الْعَارِفُ خُلُقُهُ مِنْ أَخْلَاقِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ فَهُوَ يَجْتَهِدُ فِي تَخْلِيصِ الْعَامِي
مِنْ يَدِ الشَّيْطَانِ وَالنَّفْسِ وَ الْهَوَى
إِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ وَلَكَدَا أَسِيرًا فِي
يَدِ كَافِرٍ أَلَيْسَ يَجْتَهِدُ فِي تَخْلِيصِهِ
فَلِهَذَا الْعَارِفُ الْخَلْقُ جَمِيعُهُمْ
كَأَلَّا وَلَادَ يُخَاطَبُ الْخَلْقُ بِلِسَانِ الْحُكْمِ
ثُمَّ يَرْحَمُهُمْ لِإِظْلَاجِهِ عَلَى الْعِلْمِ
فَيَرَى أَعْمَالَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ
يَنْظُرُ إِلَى خُرُوجِهِ الْأَقْصَى وَالْأَقْدَامِ
مِنْ بَابِ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ وَلِكِنَّةِ
بِكُمْ ذَلِكَ يُخَاطَبُ الْخَلْقُ بِالْحُكْمِ
الَّذِي هُوَ الْأَمْرُ وَالنَّهْيُ وَلَا يُخَاطَبُهُمْ
بِالْعِلْمِ الَّذِي هُوَ الْبَيِّنُ الْحَقُّ عَزَّ وَ
جَلَّ أَرْسَلَ الرُّسُلَ وَأَنْزَلَ الْكُتُبَ وَ
حَدَّثَنَا وَأَنْذَرَنَا لَتَرْكِبِ الْحُجَّةِ عَلَى
الْخَلْقِ وَعِلْمُهُ فِيهِمْ لَا يَدْخُلُ فِيهِ وَلَا
يُخْرِجُهُ مِنْهُ فِيهِ الْحُكْمُ فِيهِ كُرُوفَتُهُ وَالْعِلْمُ
فِيهِ ثَبَاتُهُ تَحْتَاجُ إِلَى الْحُكْمِ الْمُسْتَرِدِّ لَكَ
وَلِغَيْرِكَ وَتَحْتَاجُ إِلَى الْعِلْمِ الْخَافِضِ لَكَ

حکم دیتا ہے اور منع کرتا ہے اور وہی اس کی تکلیف کو رواشت
کرتا رہتا ہے اور اس پر عارف باللہ ہی قادر ہیں لیکن زہاد
عابد و مرید ایسے نہیں۔ یہ اللہ والے ماصیوں پر کیسے رحم کریں
وہ بیچارے تو رحم کے قابل تو یہ معذرت کے مقام میں ہی
ہیں۔ عارف باللہ کے اخلاق مجملہ اخلاق الہی کے ہوتے
ہیں۔ پس وہ گناہ گار کو شیطان اور نفس و خواہش کے ہاتھ سے
چھوڑانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ جب تم میں سے
کوئی اپنے بچہ کو کسی کافر کے ہاتھ میں قیدی دیکھتا ہے
تو اس کے چھوڑانے کی کوشش نہیں کرتا ہے۔ پس اس
عارف کے لیے تمام مخلوق مثل اولاد کے ہوتی ہے وہ اولاد
مخلوق سے بزبان شریعت خطاب کرتا ہے احکام بتاتا
ہے۔ پھر علم ازلی پر آگاہ ہونے کی وجہ سے ان پر رحم کرتا
ہے۔ ان میں افعال الہی کو جاری و ساری دیکھتا ہے۔ وہ
قضاء و قدر کے امور کے صادر ہونے کی طرف جو کہ علم الہی
کے دروازہ سے نکلتے ہیں نظر رکھتا ہے اور لیکن اس کو چھپاتا
رہتا ہے اور مخلوق سے موافق شرع امروہی کے ساتھ خطاب
کرتا رہتا ہے اور اس علم کے ساتھ جو کہ ستر الہی ہے
مخلوق سے خطاب نہیں کرتا حتیٰ عزوجل نے رسول کو
کو علیہم السلام بھیجا اور کتابیں نازل کیں اور ڈرایا دہم کیا کہ
خلق پر رحمت قائم ہو جائے رہا ان کے بارے میں علم الہی تو
اس میں نہ تو دخل دیا جاسکتا ہے اور نہ خدا پر اس کے بارے
میں اعتراض کیا جاسکتا ہے حکم کے اندر کہ و فر ہے اور علم کے
اندر محض ثبات و استقلال۔ تو لکھی حکم کی طرف محتاج ہے
جو کہ تیرے اور دوسروں کے درمیان مشترک ہے اور تو
اپنے لیے فقط ایسے علم خاص کا محتاج ہی ہو کہ تیرے لیے

ذَحَسْبُ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ بِالْعِلْمِ
الظَّاهِرِ ذَقَّهَ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِلْمِ الْبَاطِنِ يَزُقُّهُ
الْحُكْمُ الْبَاطِنُ كَمَا يَزُقُّ الطَّيْرُ بَوْلَهُ
يَفْعَلُ ذَلِكَ مَعَهُ لِأَجْلِ تَصْدِيقِهِ وَ
عَمَلِهِ يَقُولُ الظَّاهِرِ وَهُوَ شَرِيعَتُهُ
ابْنُ آدَمَ إِذَا صَامَ فَلَا صَاحِبَ مِثْلَهُ
إِذَا صَفَا فَلَا صَفَاءَ مِثْلَهُ إِذَا اقْتَرَبَ
فَلَا قَرِيبَ مِثْلَهُ الْجَاهِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ
رَأْسِهِ وَالْعَاقِلُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ عَقْلِهِ
وَالْعَارِفُ يَنْظُرُ بِعَيْنِ قَلْبِهِ مَجْهُورًا
عَالِمًا فَيَلْقَاهُ الْخَلْقُ بِأَسْرِهِمْ فَيَعِينُونَ
فِيهِ لَا يَبْقَى عِنْدَهُ شَيْءٌ سِوَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ يَقُولُ هُوَ
الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
يَصِيرُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرًا
وَبَاطِنًا وَأَوَّلًا وَآخِرًا وَصُورَةً
وَمَعْنَاهُ لَا شَيْءَ غَيْرُهُ عِنْدَهُ فَحِينَئِذٍ
يُذَرِّيهِمْ صُحْبَتَهُ مَعَهُ دُنْيَا وَآخِرَةً
مُؤَافِقًا لَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ يَخْتَارُ
بِمُضَاهَاةٍ وَسُخْطٍ غَيْرِهِ لَا تَأْخُذُهُ
فِيهِ لَوْمَةٌ لَا تَجِدُ كَمَا قَالَ
بَعْضُهُمْ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَافَقَ اللَّهُ

مقدور کو چکا ہے جب تم میں سے کوئی علم ظاہر پر عمل کرتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو علم باطن سے ہی چکا دیتے
ہیں جیسے کہ پرند اپنے بچہ کو چکا دیتا ہے۔ حضور کا فعل اس
بندہ کے ساتھ محض اس کی تصدیق اور شریعت ظاہری پر
عمل کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ابن آدم جب صحیح و
درست ہو جائے پس اس کی مثل کوئی صحیح و درست نہیں
اور جب وہ صفائی حاصل کر لے تو اس کے مثل کوئی!
صفائی حاصل کرنے والا نہیں اور جب وہ قریب و مقرب
ہو جائے تو کوئی دوسرا اس کے مثل مقرب نہیں۔ جاہل اپنے
سر کی آنکھ سے دیکھا کرتا ہے اور عاقل اپنی دل کی آنکھ سے
اور عارف اپنے قلب کی آنکھ سے ظاہر طور سے علم کے
ساتھ دیکھا کرتا ہے۔ تمام مخلوق اس کا لقمہ بن جاتی ہے
سب کے سب اس میں غائب ہو جاتے ہیں۔ اس
کے پاس سوی عز و جل کے کوئی دوسری شے باقی نہیں
رہتی پس وہ اسی وقت کہتا ہے وہی اول ہے اور وہی
آخر اور وہی ظاہر ہے اور وہی باطن اس کے ظاہر و باطن
اور اول و آخر اور صورت و معنی میں حق عز و جل ہی جلوہ گر ہوتا
ہے اس کے نزدیک غیر اللہ کوئی شے ہی نہیں ہوتی ہے
اسی حالت میں یہ بندہ ہمیشہ دنیا و آخرت میں خدا کی معیت
میں اور تمام مانتوں میں اسی کے موافق رہتا ہے خدا کی
رضامندی اور اس کے غیر کے غصہ کو پسند کرتا ہے۔ کسی
طاعت کرنے والے کی طاعت اس کو نہیں پکڑتی ہے
بعض اہل اللہ نے رحمۃ اللہ علیہ فرمایا تو اللہ عز و جل کی ہی!

سہ یعنی تو شرعی حکم کا بھی ما جہت ہے جو کہ تیرے اور دوسرے مکلفین کے درمیان مشترک ہے اور اپنے
اپنے محض حکم تقدیری کا منہ قادی نغزل

عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ وَلَا تَوَافِقِ الْخَلْقِ
 فِي اللَّهِ تَعَالَى اِنْكَسَرَ مِنْ اِنْكَسَرَ وَانْجَبَرَ
 مِنْ اِنْجَبَرَ شَيْطَانُكَ وَهَوَاكَ وَطَبْعُكَ
 وَاقْرَأْ اِنَّكَ السُّوءُ اَعْدَاؤُكَ فَاحْذَرُهُمْ
 حَتَّى لَا يُؤَقِعُوا فِي الْهَلَاكِ تَعَلَّمَ
 الْعِلْمَ حَتَّى تَعْلَمَ كَيْفَ تَعَادِيهِمْ وَ
 تَحَذَرُ مِنْهُمْ ثُمَّ تَدْرِي كَيْفَ تَعْبُدُ
 رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ اَلْبَاهِلُ لَا يَقْبَلُ
 مِنْهُ عِبَادَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ عَبْدَ اللَّهِ بِجَهْلٍ
 كَانَ مَا يَفْسُدُ أَكْثَرُ مِمَّا يَصْلِحُ اَلْبَاهِلُ
 لَا تُسَوِّى عِبَادَتُهُ شَيْئًا بَلْ هُوَ فِي فَسَادٍ
 كُلِّيٍّ وَظُلْمَةٍ كُلِّيَّةٍ وَالْعِلْمُ لَا يَنْفَعُ
 إِلَّا بِإِلَاحِلَا مِنْ رَفِيهِ كُلُّ عَمَلٍ بِلَا
 اِخْلَاصٍ لَا يَنْفَعُ وَلَا يَقْبَلُ مِنْ عَامِلِهِ
 اِذَا عَمِلْتَ وَلَمْ تَعْمَلْ كَانَ الْعِلْمُ
 حُجَّةً عَلَيْكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَلْبَاهِلُ يُعَذَّبُ مَرَّةً
 وَالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَلْبَاهِلُ لَمْ يَتَعَلَّمْ
 وَالْعَالِمُ لَمْ يَكُنْ يَعْمَلْ بِعِلْمِهِ تَعَلَّمَ
 وَاعْمَلْ وَعَلِمَ فَإِنَّ ذَلِكَ يَجْعَلُ لَكَ
 الْخَيْرَ بِأَسْرِهِ اِذَا سَمِعْتَ كَلِمَةً مِنْ
 الْعِلْمِ وَعَمِلْتَ بِهَا وَعَلِمْتَهَا غَيْرَكَ كَانَ
 لَكَ ثَوَابَانِ ثَوَابُ الْعِلْمِ وَثَوَابُ التَّعَلُّمِ
 الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ وَالْعِلْمُ نُورٌ فِيهَا

موافقت کر اور اللہ کے بارے میں خلق کی موافقت نہ کرے
 جو ٹوٹے اور جڑے جو جڑے تو کسی کی پروا نہ کر تیرا شیطان
 اور تیری خواہش اور تیری طبیعت اور تیرے برے ہم نشین
 سب تیرے دشمن ہیں ان سے بچتا رہ تاکہ تیرے کھلم کھلا میں
 نہ ڈال دیں۔ تو علم سیکھ تاکہ تو ان سے دشمنی کرے اور ان سے
 بچاؤ کا طریقہ جان لے بعد ازاں یہ معلوم کر سکے کہ خدا کی کیسے
 عبادت کرتے ہیں تبھی کیسے عبادت کرنا چاہیے جاہل کی
 عبادت قبول نہیں کی جاتی حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
 مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی عبادت جاہل
 سے کرتا ہے اس کے مفسداات اصلاح سے زیادہ ہوا کرتے
 ہیں جاہل کی عبادت کچھ بھی قدر نہیں رکھتی بلکہ وہ سرتاپا فساد اور
 پوری ظلمت میں ہوتا ہے اور علم بھی بغیر عمل کے نفع نہیں
 دیتا اور عمل بھی بغیر اخلاص کے نافع نہیں ہوتا۔ کوئی عمل بغیر
 اخلاص کے نفع نہیں دیتا اور نہ اس کے کرنے والے سے
 وہ عمل قبول کیا جاتا ہے جب تو علم پڑھے اور اس پر عمل نہ
 کرے تو علم تیرے اوپر حجت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ جاہل ایک
 درجہ عذاب دیا جائے گا اور عالم سات درجہ زیادہ جاہل
 سے پرچھا جائے گا کہ کیوں نہ سیکھا اور عالم سے سوال ہو گا
 کہ علم پر کیوں نہ عمل کیا۔ تو اولاً علم پڑھ اور عمل کر اور دوسروں
 کو علم سکھا۔ یقیناً تیرے لیے تمام بھلائیوں کو جمع کر دی
 گی۔ جب تو ایک کلمہ علم کا سنتے گا اور اس پر عمل کرے گا
 اور دوسروں کو سکھا دے گا تو تیرے لیے دو ثواب ہوں
 گے ایک ثواب سیکھنے کا اور ایک
 ثواب سکھانے کا۔ دنیا ماری کی ہے۔ اور علم دنیا میں نور

فَمَنْ لَا عِلْمَ لَهُ فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِي هَذِهِ
الظُّلُمَةِ وَيُفْسِدُ أَكْثَرِمَا يَصْلِحُ يَا مَنْ
يَدْعِي الْعِلْمَ لَا تَأْخُذْ مِنْ يَدِ نَفْسِكَ
وَطَهْرِكَ وَشَيْطَانِكَ لَا تَأْخُذْ مِنْ يَدِ
وَجُودِكَ لَا تَأْخُذْ مِنْ يَدِ رِيَاءِكَ وَ
يَفَاقِكَ وَمِنْ هَذَا ظَاهِرٌ وَمِنْ غَيْبِكَ
بَاطِنٌ هَذَا زُهْدٌ بَاطِلٌ أَنْتَ مُعَاقِبٌ
عَلَيْهِ تَدْلِسُ عَلَى الْحَقِّ عِزٌّ وَجَلٌّ وَهُوَ
يَعْلَمُ مَا فِي خَلْقِكَ وَمَا فِي جَلْوَتِكَ وَمَا
فِي قَلْبِكَ لَيْسَ عِنْدَكَ خَلْقٌ وَلَا جَلْوَةٌ
وَلَا سِتْرٌ قُلْ وَاحْيَاءُ هُوَ وَأَوَّلًا هُوَ
وَأَفْضَلُ حَتَّى أَهْ فَكَيْفَ يَطْلِعُ الْحَقُّ عِزٌّ وَ
جَلٌّ عَلَى جَمِيعِ أَفْعَالِي فِي لَيْلِي وَنَهَارِي
وَهُوَ نَاطِقٌ وَأَنَا لَا أَسْتَحْيِي مِنْ تَنْظِيرِهِ
تُبُّ مِنْ وَقَاتِكَ عَلَيْهِ وَتَقَرَّبَ إِلَيْهِ
بَادِئُ الْفَرَائِضِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَنِ التَّوَاهِي
أُتْرِكَ الدُّنُوبَ الظَّاهِرَةَ وَالْبَاطِنَةَ وَ
أَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ الظَّاهِرَةِ فَبِذَلِكَ تَصِلُ
إِلَى بَابِهِ وَتَقَرَّبُ مِنْهُ وَيُحِبُّكَ دُونَ
خَلْقِهِ ثُمَّ يَنْقُلُ ذَلِكَ إِلَى خَلْقِهِ
إِذَا أَحَبَّكَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ
أَحَبَّكَ جَمِيعُ الْخَلْقِ سِوَى
الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ فَذَلِكَ
لَا يُؤَافِقُونَ اللَّهَ عِزٌّ وَجَلٌّ
فِي حُبِّكَ كُلُّ مَنْ رَفِيَ قَلْبُهُ

پس جسے علم نہیں ہے پس وہ اس تاریکی میں متحیر پھرتا رہتا
ہے اور اس کے فساد اس کی اصلاح سے بہت زیادہ
ہوتے ہیں اسے علم کے دعوے دار تو دنیا کو اور مافیہا
کو اپنے نفس و طبیعت اور اپنے شیطان اور اپنے وجود
کے ہاتھ سے نہ لیا کر نہ اپنے ریا و نفاق سے لے۔ تیرا
زہد صرف ظاہری ہے اور تیری رغبت باطنی ایسا زہد لغو ہے
تجھے اس پر عذاب دیا جائے گا تو غرور و بل پر فریب و مکر کرتا
ہے حالانکہ وہ تیری خلوت و جلوت کے معاملات اور ان
چیزوں کو جو کہ تیرے دل کے اندر ہیں سب کو جانتا ہے
اُس کے پاس نہ خلوت ہے اور نہ جلوت اور نہ پردہ و حجاب
سب برابر ہیں کہو ہائے شرم ہائے انسو ہائے
رسوائی اللہ تعالیٰ دن رات میرے تمام افعال کو کس
طرح دیکھتا رہتا ہے اور اس پر خبر دار ہے اور میں اس
کی نظر سے نہیں شرماتا۔ تو خدا پر اپنی بے حیائی سے شرم
کرا اور فرائض ادا کرنے اور ممنوعات سے باز رہنے کے
ساتھ اُس سے نزدیکی حاصل کر مقرب بن جا ظاہری و
باطنی گناہوں کو چھوڑ دے اور کھلی ہوئی بھلائیاں کرتا رہ پس
اُس سے تو اُس کے دروازہ تک پہنچ جائے گا اور اُس
سے نزدیک ہو جائے گا اور وہ تجھے مخلوق کی طرف اپنا
دوست بنائے گا اور تجھ سے محبت کرنے لگے گا پھر اُس
کو اپنی مخلوق کی طرف نقل کر دے گا۔ جب اللہ اور اُس کے
فرشتے تجھے اپنا محبوب بنالیں گے تو تمام مخلوق کافروں
و منافقوں کے سوا تجھ سے محبت کرنے لگے گی تحقیق کافر
و منافق تیری اس محبت میں اللہ سے موافق نہیں گے۔ ہر
وہ شخص جس کے دل میں ایمان ہے ایمان والوں کو دوست

نَفَاقٍ يُبْغِضُهُ فَلَا تَكْرَهُ بِبُغْضِ
الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَالشَّيَاطِينَ
وَالْأَبَالِسَةِ الْمُنَافِقُونَ وَالْكَافِرُونَ
هُمْ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ الْمُؤْمِنُ الْمُؤَقِّنُ
الْعَارِفُ فِي مَعَزِلٍ عَنِ الْخَلْقِ يَقْلِبُهُ
وَسِيرَهُ وَمَعْنَاهُ يَصِلُ إِلَى حَالَةٍ لَا
يَقْدِرُ أَنْ يَدْفَعَ عَنْ نَفْسِهِ ضَرًّا وَ
لَا نَفْعًا يَجْلِبُ عَلَيْهَا يَصِيرُ مُسْتَظَرًّا
بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْقَى
لَهُ حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ فَإِذَا صَبَّحَ لَهُ
هَذَا جَاءَهُ الْخَيْرُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
لَا تَزَاحِمُ الْقَوْمَ يُمَجِّدُ الدَّعْوَى
وَالْتَّخَلَّى وَالتَّسَمَّى مَا يَجِيءُ مِنْ
هَذَا شَيْءٍ لَا كَلَامَ حَتَّى تَعْلَى عَنْ
الْأَسْبَابِ لَا كَلَامَ حَتَّى تَزَمَنَ وَ
تَنْقُطَ رَجُلًا كَ عَنِ السَّعْيِ إِلَى أَبْوَابِ
النَّاسِ لَا كَلَامَ حَتَّى يَنْقَلِبَ قَلْبُكَ
وَعَقْلُكَ وَ وَجْهُكَ عَنِ الْخَلْقِ إِلَى
الْخَالِقِ فَيَصِيرُ ظَهْرُكَ إِلَى الْخَلْقِ وَوَجْهُكَ
إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيرُ ظَاهِرًا كَ وَ
صُورًا تَكُنْ إِلَى الْخَلْقِ وَبَاطِنًا كَ وَ لَيْتَكَ
وَمَعْنَاهُ رَأَى الْخَالِقَ فَحِينَئِذٍ يَصِيرُ قَلْبُكَ
كَفَلُوبِ الْمَلَايِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ يُطْعَمُ قَلْبُكَ
وَيَسْقَى مِنْ طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ هَذَا أَمْرٌ تَعَلَّقُ
بِالْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ وَالْمَعَانِي لَا بِالْأُصُولِ اللَّهُمَّ طَيِّبْ

رکھتا ہے اور ہر وہ شخص جس کے دل میں نفاق ہے ایمان والوں
سے دشمنی رکھتا ہے پس تو کافروں اور منافقوں اور شیطانوں
اور ابلیسوں کی دشمنی کو برامت سمجھ منافق و کافرانوں میں کے
شیطان ہیں۔ ایمان دار یقین رکھنے والا عارف باللہ مخلوق
سے اپنے قلب و سر و باطن سے علیحدہ رہا کرتا ہے ایسی حالت
پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے نفس سے نقصان کے دفع کرنے
پر اور اس کی طرف نفع کھینچنے پر قدرت ہی نہیں رکھتا ہے
خدا کی حضوری میں برابر پڑا رہتا ہے اس کو کسی قسم کی طائف و
توت باقی ہی نہیں رہتی جب اس کا خدا کے ساتھ یہ معاملہ
درست ہو جاتا ہے تو اس کے پاس ہر طرف سے خیر ہی
خیر آنے لگتی ہے۔ تو اسے مخاطب اہل اللہ سے محض دعویٰ
اور خلوت نشینی اور آرزو کی وجہ سے مزاحمت نہ کران کی صفت
میں نہ محض دعویٰ اور آرزو سے کچھ بھی حاصل نہ ہوگا تجھے
بات چیت مناسب نہیں جب تک کہ تو بسوں سے امداد
نہ ہو جائے اور اپاہج نہ بن جائے اور تیرے دونوں پیر
آدمیوں کے دروازوں کی طرف دوڑنے سے کٹ دجائیں
اور تیرا قلب اور تیری عقل اور تیرا چہرہ مخلوق کی طرف سے
پورے طور سے خالق کی طرف پھرنے جائے۔ تیری پیٹھ مخلوق
کی طرف ہو جائے اور تیرا چہرہ حتیٰ عزوجل کی طرف
ظاہر اور تیری صورت مخلوق کی طرف ہو جائے اور تیرا
باطن و مغز حقیقت خالق کی طرف پس اس حالت پر پہنچ کر
تیرا قلب فرشتوں اور نبیوں کا سا قلب بن جائے گا علیہم السلام
تیرے قلب کو انھیں کے طعام و شراب سے کھانا پانی عطا
فرمایا جائے گا۔ یہ ایک ایسا امر ہے جس کا تعلق قلوب و اسرار و
معانی سے ہے نہ کہ صورتوں سے۔ اے اللہ تو ہمارے

قُلُوبَنَا وَاخْلَعْ عَلَيَّ اسْرَارِنَا وَصِفْ
عُقُولَنَا فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مِنْ ذَرَاءِ
عُقُولِ الْخَلْقِ وَعُقُولِنَا
عَجَبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِنِّي أَنَا ظُرِّي فِي حَقِّ الْمُنَافِقِينَ فَكَيْفَ
فِي حَقِّ الْمُؤْمِنِينَ اَللّٰهُمَّ اٰغْنِنِيْ عَنِ
الْكُلِّ اٰغْنِنِيْ بِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ عَنِ
الْمَعْلَمِ وَعَنِ الضُّبْيَانِ وَعَمَّا فِيْ بُيُوتِهِمْ
وَاجْعَلْ دَارَكَ دَارَ السَّعَادَةِ مَعَ التَّعْلِيمِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْكَلَامَ قَدْ
عَلَبَ عَلَيَّ فَاَعِذْنِيْ فِيْهِ جَا مَكِّي قَدْ
تَمَّتْ وَحَصَلْتُ لِيْ مِنْكَ بَقِيَّةُ جَا مَكِّيَّةٍ
الْأَطْفَالِ وَالْإِتْبَاعِ وَالطَّوَارِقِ فَاسْأَلُكَ
تَسْهِيلَ ذَلِكَ مَعَ طَيْبَةِ قَلْبِي وَصَفَاءِ
سِرِّيْ -

قلوب کو پاکیزہ کر دے اور ہمارے اسرار کو خلعت معرفت
عطا کر اور ہماری عقول کو اُن حالتوں میں جو کہ ہمارے اور
تیرے درمیان میں ہیں وہ صفائی عطا کر جو کہ ہماری اور تمام
مخلوق کی عقول سے ماوراء ہو۔ آمین۔ تعجب ہے کہ قیامت کے
دن میں منافقوں کے حق میں بحث و مناظرہ کروں گا پھر سالوں
کے حق میں کیوں کرنے جھگڑوں گا غور کرو اسے اللہ تو مجھے تمام
مخلوق سے غنی کر دے مجھے اپنے ساتھ رکھ کر تمام ماسوا
سے بے نیاز بنا دے معلم سے بچوں سے اور ہر اس
چیز سے جو کہ اُن کے گھروں میں ہے بے نیاز کر دے اور
میرے گھر کو تعلیم کے ساتھ مہمان خانہ بنا دے اسے
اللہ پر تحقیق تو جانتا ہے کہ یہ کلام مجھ سے غلبہ مالی میں کل
گیا ہے پس اس میں مجھے معذور رکھ میرا پیالہ پر ہو گیا ہے
اور تیری طرف سے مجھ کو بچوں اور خادموں اور مہمانوں کے
پیالوں کا بقیہ ہی حاصل ہو گیا ہے کہ اُن کو بھروں پس میں تجھے
اُس کے اُسان کرتے کا قلب و باطن کی پاکیزگی و صفائی کے ساتھ
سائل ہوں۔

اے قوم تم پر گمان کرتے ہو کہ میں تم سے لیتا ہوں
اور میں تم کو کچھ دیکھتا ہوں نہیں نہیں اس میں کوئی گرامت نہیں ہے
میں تو اللہ ہی سے لیتا ہوں نہ کہ تم سے بلکہ وہی تمہارے ہاتھوں
پر جاری کرنے والا اور متصرف ہے۔ جب تک کہ میں تمہارے
ساتھ تھا تم کو پہچانتا ہی نہیں پس جب کہ میں تم سے علیحدہ ہو
گیا تم کو پہچاننے لگا تحقیق میں منافقوں کا کھوج لگانے والا
اور عار قوں کا جانچنے والا ہوں۔ میں منافقوں کو منہ پر بات
کہہ کر اُتاتا ہوں نہ کہ دُکھ سے میرا ستر خزان تمہارے
لیے کشادہ ہے اور میرا کھانا تمہاری فراغت کے بعد ہوگا۔

يَا قَوْمُ تَتَّظُنُّونَ إِنِّي أَخَذْتُ مِنْكُمْ وَ
أَنَا أَرَاكُمْ لَا وَلَا كَرَامَةٍ رَأَيْتُمَا أَخَذْتُ
مِنَ اللَّهِ عِزًّا وَجَلَّ لَا مِنْكُمْ بَلْ هُوَ
مُنْقِذٌ عَلَى أَيْدِيكُمْ لَمَّا كُنْتُ
مَعَكُمْ مَا كُنْتُ أَعْرِضُكُمْ فَلَمَّا خَرَجْتُ
مِنْكُمْ عَرَفْتُكُمْ إِنِّي دَاخِرُ الْمُنَافِقِينَ
وَحُبَّةُ الْعَارِفِينَ لَا أَضْرِبُ
الْمُنَافِقِينَ إِلَّا بِقَطَا طَيْسٍ لَا يَقْضِي
سِمَاطِي لَكُمْ دَاخِلِي بَعْدَ فَرَاغِكُمْ

لِي نَوَالَهُ مِّنْ غَيْرِكُمْ لِيْ طَبَقَ بَعْدَ
خُرُوجِكُمْ مِّنْ صَاحِبِي الَّذِي اَنَا قَدَّامُهُ
اَحَدِمُهُ اَمَا تَرَوْنَ يَا اَهْلَ الْبَصَائِرِ
كَيْتِيْ مُشَمَّرًا وَوَسْطِيْ مُشْدُوْدًا سَاَلَ
سَاَئِلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
اِلَى اَنْبِيَآئِهِ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَنْ
رَسُوْلُهُ اِلَى اَوْلِيَآئِهِ فَقَالَ هُوَ رَسُوْلُهُ
اِلَيْهِمْ رِبْلًا وَاسْطَةً بِرَحْمَتِهِ وَ
لُطْفِهِ وَمِنْهُ وَارْتِهَامِهِ وَنَظَرَاتِهِ
اِلَى قُلُوْبِهِمْ وَاسْرَارِهِمْ وَتَحْنُنِهِ
عَلَيْهِمْ يَرُوْنَهُ يَقْظَةً وَمَتَاعًا بِاعْيُنِ
قُلُوْبِهِمْ وَصَفَاءِ اسْرَارِهِمْ وَدَوَامِ
يَقْظَتِهِمْ۔

يَا قَوْمُ اِنَّهَا يَقْطَعُكُمْ عَنْ مَعْرِفَةِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ مَعْرِفَةِ اَوْلِيَآئِهِ حُبُّكُمْ
لِلدُّنْيَا وَحِرْصُكُمْ عَلَيْهَا حُبُّ الشَّكْرِ
بِهَا وَمِنْهَا اذْكُرُوا الْاٰخِرَةَ وَدَعُوْا
الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ حُسْنَ الْكُرَمِ وَحُسْنَ
الْجُوْدِ مِنْ صِفَاتِكَ وَنَحْنُ عَبْدُكَ
فَاعْطِنَا ذِمَّةً مِنْهُمَا اٰمِيْنَ۔

میرے لیے نواہ تمھارے غیر سے ہے۔ میرے لیے
طبیق تمھارے چلے جانے کے بعد اس میرے دوست
کی طرف سے آتا ہے جس کے روبرو میں رہتا ہوں اور اس
کی خدمت کرتا ہوں اسے اہل بصیرت کیا تم نہیں دیکھتے کہ
میری آستین پڑھی راتی ہے اور میری کمر بندھی ہوئی راتی ہے
کسی سائل نے آپ سے سوال کیا کہ خدا کا پیغام رساں
انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف جبریل علیہ السلام ہیں پس ادیاء اللہ
کی طرف اس کا پیغام پہنچانے والا کون ہے ارشاد فرمایا ادیاء
کی طرف وہ بلا واسطہ خود ہی پیغام رساں ہے وہ اس کی رحمت
ولطف و احسان والہام اور اس کی توجہات مخصوصہ سے
جو کہ وہ اولیاء کے قلوب و اسرار کی طرف رکھتا ہے اور
اُن پر مہربانیاں فرماتا ہے خدا کو خواب و بیداری میں
اپنے قلوب کی آنکھوں اور اپنے باطن کی صفائی اور ہر
وقت کی بیداری سے برابر دیکھتے رہتے ہیں۔

اسے قوم کہتے ہیں کہ تمھاری دنیا کی محبت اور اس پر حرص
اور اس کی زیادتی و بڑھانے کی الفت خدا تعالیٰ اور اس
کے ادیاء اللہ کی معرفت سے روکتی رہتی ہے۔ تم
آخرت کو یاد کرو اور دنیا کو چھوڑ دو۔ اسے
اللہ تحقیق حسن کرم و سخاوت تیری صفوں میں سے ہے
اور ہم تیرے بندے ہیں پس تو ہم کو اُن دونوں میں سے
ایک ذرہ عطا فرما دے آمین۔

المجلس الرابع والخمسون

چونویں مجلس

اس بیان میں کہ دنیا و آخرت دو قدم ہیں

دوہیں رمضان المبارک ۱۲۵۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں صبح کے وقت بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا :

اسے غلام دو قدم میں اٹھیں تو نے اٹھایا اور پہنچا۔ ایک قدم دنیا سے اور دوسرا آخرت سے ایک قدم اپنے نفس سے اور دوسرا قدم مخلوق سے۔ تو اس ظاہر کو چھوڑ یقیناً تو باطن تک پہنچ جائے گا۔ ہر کام کے لیے ابتداء اتنا ہے تو ابتداء کرنا اتنا پر پہنچا دینا خدا کا کام ہے تیرا کام شروع کرنا ہے اور اللہ کا کام اتنا پر پہنچانا توڑ کر دیکھو اور عمل کے دروازہ پر جا کر بیٹھ جاؤ تا کہ جب تجھے ڈھونڈا جائے تو تو کام لینے والے سے نزدیک ہو۔ تو اپنے بچھرنے پر لحاظ میں دبا ہوا پر دوں قفلوں کے اندر بیٹھا ہوا ہے پھر عمل اور عمل کی طرف بلائے جائے کو طلب کر رہا ہے تو اپنے دل کو نصیحت سے قریب کر اور اس کو زیادت کا دن یاد دلا اور پورانی دوسرے بیدہ فہموں پر سیاہ ڈال کر سوچ بچار کر۔ اس کو سوچ کر حق عزوجل تمام مخلوق کو تیا ممت کے دن کیسے جمع کرے گا اور اپنے رب بروان کو کیسے مگر کرے گا جب تو اس پر ہمیشہ غور و فکر کرتا رہے گا تو تیرے دل کی قساوت دور ہو جائے گی۔ اور اس کی کدورت اسے صفائی حاصل ہو جائے گی۔ جب عمارت بنیاد پر بنائی جاتی ہے۔ پائیدار و مضبوط رہتی ہے اور جس رقت وہ بنیاد پر نہیں بنائی ہے تو

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَكْرَةُ الْجَمْعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ عَاشِرَ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةِ وَخَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ يَا غُلَامُ خُطْوَتَانِ وَقَدْ وَصَلْتَ خُطْوَةً عَنِ الدُّنْيَا وَخُطْوَةً عَنِ الْآخِرَى خُطْوَةً عَنِ نَفْسِكَ وَخُطْوَةً عَنِ الْخَلْقِ اُنْزَلُكَ هَذَا الظَّاهِرَ وَقَدْ وَصَلْتَ إِلَى الْبَاطِنِ بَدَايَةِ نَهْجِيَّةٍ اسْتَبْدِئِي أَنْتَ وَالتَّمَامُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ النِّهَايَةَ خُذِ الْمَرَّةَ الزَّيْنِيلَ وَاقْعُدْ عَلَى بَابِ الْعَمَلِ حَتَّى إِذَا طَلَبْتَ تَكُونُ قَرِيبًا مِنَ الْمُسْتَعْمِلِ وَلَا تَقْعُدْ عَلَى فِرَاشِكَ وَتَحْتَ لِحَافِكَ وَمِنْ دَوَارِ أَعْلَاقِ نَفْسِكَ تَطْلُبِ الْعَمَلَ وَالْإِسْتِعْمَالَ أَدْنَى قَلْبِكَ مِنَ الذِّكْرِ وَذِكْرُهُ يَوْمَ النُّشُورِ تَفَكَّرْ فِي الْقُبُورِ الدَّوَارِيسِ تَفَكَّرْ كَيْفَ يَحْشُرُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ الْخَلْقِ وَيُقِيمُهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذَا دُمَّتْ عَلَى هَذَا التَّفَكُّرِ رَأَيْتَ قَسَاوَةً قَلْبِكَ وَصَفَاءً مِنْ كَدِّهَا إِذَا كَانَ الْإِنْسَاءُ عَلَى أَسَاسٍ ثَبَتَ وَدَسَنَ وَإِذَا الْمَكِينُ عَلَى أَسَاسٍ

تَعَجَّلْ وَقُوعُهُ إِذَا بَنَيْتَ حَالَكَ عَلَى أَحْكَامِ
الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ مِنَ الْخَلْقِ عَلَى
نَقْضِهِ وَإِذَا لَمْ تَبْنِهِ عَلَى ذَلِكَ لَا يَثْبُتَ لَكَ حَالٌ
وَلَا تَصِلَ إِلَى مَقَامٍ وَلَا تَزَالَ قُلُوبُ الصَّادِقِينَ
تَمُتُّكَ وَتَتَمَتَّى أَنْ لَا تَرَكَ -

وَيَحَاكَ يَا جَاهِلُ الدِّينِ لَيْعَبُ هُوَ
تَنْبِيْشٌ هُوَ لَا وَلَا كَرَامَةٌ لِقَفَاكَ
يَا مُتَنَبِّسُ قَدْ أَهَلَّتْ نَفْسُكَ لِكَلَامِ
عَلَى الْخَلْقِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيَّةٍ فَبِكَ إِشْمَا
يَكُونُ ذَلِكَ لِأَحَادٍ مِّنَ النَّاسِ أَفْرَادٍ
مِّنَ الصَّالِحِينَ وَإِلَّا فَالْخَرَسُ دَأْبُهُمْ
وَالْإِشَارَةُ لَهُمْ دُونَ الْكَلَامِ أَتَا دِرْ
مِنْهُمْ مِّنْ يُّومٍ مَّرُّ بِالنُّطْقِ قَبِيْكَ كَلَمٌ
عَلَى الْخَلْقِ عَلَى الْكُرْهِ مِنْهُ بَعْدَ كَلَامِ
يَصِيْرُ الْخَبْرُ مَعَايِنَةً يَنْقَلِبُ الْأَمْرُ بِإِضَافَةٍ
إِلَى قَلْبِكَ وَصِفَاءِ سِرِّكَ وَلِهَذَا قَالَ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ
تَعَالَى وَجْهَهُ وَرَحِمَهُ عَنْهُ لَوْ كَشَفَ الْغَطَاءُ
مَا أَرَدَدْتُ يَقِيْنًا وَقَالَ لَا أَعْبُدُ رُبًّا
لَّمَّا أَرَاكَ وَقَالَ أَرَأَيْتَ قَلْبِي سَرَبِي يَا
جَهْلًا خَالِطُوا الْعُلَمَاءَ وَاخْذِ مِنْهُمْ
وَتَعَلَّمُوا مِنْهُمْ الْعِلْمُ يُؤْخَذُ مِنْ أَفْوَاهِ
الرِّجَالِ جَالِسُوا الْعُلَمَاءَ يَحْسُنِ
الْأَدَبُ وَتَمُوتُ الْإِعْزَازُ عَلَيْكَ وَطَلَبِ
الْعَالِمَةِ مِنْهُمْ كَيْتَا لَكُمْ مِنْ عُلُومِهِمْ وَتَعَوُّدِ

وہ جلد کرنے کے قابل ہوتی ہے جب تو اپنے حال کی حالت
کو حکم ظاہر پر تعمیر کرے گا کوئی مخلوق میں سے اُس کے توڑ ڈالنے
پر قابو نہ پائے گا اور جب اُس کی تعمیر ایسی نہ ہوگی تو تیرا حال ثابت
نہ رہے گا اور نہ تو کسی مرتبہ پر پہنچ سکے گا۔ اور صدیقین کے قلوب
ہمیشہ تجھ پر غصہ کرتے رہیں گے اور اُرزو کریں گے کہ وہ تجھے
نہ دیکھیں۔ اسے جاہل تیرے اوپر افسوس کیا دین کھیل کود
اور مکاری ہے کیا وہ کھیل ہے نہیں نہیں۔ اس میں تیرے
بھٹکنے سے تیری گردن کو کوئی عزت نہیں اسے مکاری تو نے
اپنے نفس کو بغیر اہلیت کے مخلوق سے وعظ کہنے کا اہل سمجھ
لیا ہے۔ یہ اہلیت تو صالحین میں سے بھی اکادو کا لوگوں کو بھی
ہوتی ہے۔ ورنہ اُن کا طریقہ تو گونا گوار ہونا اور اشارہ سے
بات کرنا ہے نہ کہ بولنا۔ ان میں سے وہ نادر ہے جس کو بولنے
کا حکم دیا جاتا ہے پس وہ مجبوراً اگر انی خاطر کے ساتھ مخلوق کو
وعظ کرنے لگتا ہے۔ بعد کچھ کلام کے فرمایا خیر معاشرہ بن جاتی
ہے باعتبار تیرے نسبت قلب اور صفائی باطن کے امر
مستقبل ہو جاتا ہے اور اسی واسطے حضرت امیر المومنین علی
ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہے اگر پردہ
اٹھا دیا جائے تو میرے یقین میں زیادتی نہ ہوگی اور نیز فرمایا
میں جب تک اُس کو دیکھ نہیں لیتا، توں رب تعالیٰ کی
عبادت نہیں کرتا، توں۔ نیز فرمایا میرے قلب نے میرے
رب کو مجھے دکھا دیا ہے۔ اسے جاہلوں، عالموں سے ملو
اور اُن کی خدمت کرو اُن سے علم حاصل کرو علم مردوں کے منہ پر
ہی سے حاصل کیا جاتا ہے تم علماء کی صحبت میں حسن ادب
کے ساتھ اور اُن پر اعتراض چھوڑ کر اور اُن سے فائدہ لینے کے
لیے بیٹھا کرو تاکہ تم کو اُن کے عملوں سے فائدہ ملے اور اُن کی

عَنْكُمْ بَرَكَاتُهُمْ وَتَشْمِكُمْ قَوَائِدُهُمْ
وَجَالِسُوا الْعَارِفِينَ بِالصَّمْتِ وَجَالِسُوا
الزَّاهِدِينَ بِالرَّعْبَةِ فِيهِمُ الْعَارِفُ هُوَ
فِي كُلِّ سَاعَةٍ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مِمَّا كَانَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا رَفِيَ
كُلُّ سَاعَةٍ يَتَجَدَّدُ خُشُوعُهُ لِرَبِّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَذَلِكَ لَهُ يَخْشَعُ مِنْ حَاضِرٍ لَا
مِنْ غَائِبٍ زِيَادَةُ خُشُوعِهِ عَلَى قَدَرِ
زِيَادَةِ قُرْبِهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
زِيَادَةُ خَرَسِهِ عَلَى قَدَرِ زِيَادَةِ
مُشَاهَدَةِ هِدَايَتِهِ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَ
جَلَّ خَرَسَ لِسَانُ نَفْسِهِ وَطَبَعَهُ وَ
هَوَاؤُهُ وَعَادَتُهُ وَوُجُودُهُ أَمَّا
لِسَانُ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ وَحَالِهِ وَمَقَامِهِ
عَظَائِمُهُ فَيَنْطِقُ بِأَطْهَارِ التَّعْبِيدِ الَّتِي عِنْدَهُ فَلِهَذَا
يَجَالِسُونَ بِالصَّمْتِ لِيَنْتَفِعَ بِهِمْ وَيَتَرَبَّعُوا
مِنَ الشَّرَابِ الَّذِي يَنْضَمُّ مِنْ قُلُوبِهِمْ
مَنْ أَكْثَرُونَ مُخَالَطَةَ الْعَارِفِينَ يَا اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ عَرَفَ نَفْسَهُ ذَلَّ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلِهَذَا إِقْبَلَ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ عَرَفَ رَبَّهُ هِيَ
الْحِجَابُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ
عَرَفَ نَفْسَهُ تَوَاضَعَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
وَلِخَلْقِهِ إِذَا عَرَفَهَا حَيَّرَهَا وَاشْتَغَلَ
بِشُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى مَعْرِفَتِهَا وَعَلِمَ
أَنَّهُ مَا عَرَفَهَا إِلَّا هَا هِيَ وَلَا هُوَ يُرِيدُ لَهُ الْخَيْرَ دُنْيَا

برکتیں تمہاری طرف عود کریں اور اُن کے فائدے تمہیں شامل
ہوں۔ اور تم عارفین کی صحبت میں خاموشی کے ساتھ بیٹھا کرو اور
زاہدین کے پاس رغبت کے ساتھ۔ عارف کا قرب ہر ساعت
میں برکت پہلی ساعت کے برابر ہوتا ہے ہر ساعت میں اُس
کا خشوع و خضوع رب عزوجل کے ساتھ جدید و تازہ ہوتا رہتا ہے
وہ حاضر سے دُور رہتا ہے و ک غائب سے جس قدر اُس کے
قرب میں زیادتی ہوتی جاتی ہے اتنا ہی اُس کا خشوع بڑھتا رہتا
ہے جس قدر اُس کے مشاہدہ میں ترقی ہوتی ہے اتنا ہی اُس کا کونکا
پن زیادہ ہوتا ہے جو اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے اُس کے
نفس و طبیعت اور خواہش اور عادت و وجود کی زبان ستر پانگوٹی
ہو جاتی ہے لیکن اُس کے قلب و باطن اور حال و مقام اور عطا و
بخشش کی زبان پس گویا ہو جاتی ہے وہ اس سے انعام الہی
کو جو اُس کو عطا ہوا ہے ظاہر کرتا رہتا ہے۔ پس اسی واسطے
اُن کی حضوری میں خاموشی سے بیٹھا جائے تاکہ اُن سے نفع حاصل
کیا جائے اور اُس شراب وحدت سے جو اُن کے سینوں سے
جوش مارے پیا جائے جو کوئی عارف باللہ لوگوں کے پاس زیادہ
اٹھتا بیٹھتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے اور رب تعالیٰ
کے سامنے جھک جاتا ہے۔ اسی واسطے کہا گیا ہے جو کوئی
اپنے نفس سے واقف ہو گیا پس تحقیق اُس نے اپنے رب
عزوجل کو پہچان لیا۔ نفس ہی بندہ اور اُس کے رب کے درمیان
میں ایک بڑا حجاب ہے جو اپنے نفس سے واقف ہو جائے
گا وہ اللہ اور اُس کی مخلوق کے واسطے تواضع کرنے لگے گا۔
جب وہ نفس سے واقف ہو جائے گا اس سے بچنے لگے گا اور
اُس واقفیت پر خدا کے شکر میں مشغول ہو جائے گا اور یہ جان
لے گا کہ اس کی معرفت کرا دینے میں رب تعالیٰ نے اُس کے لیے

وَآخِرُهُ فَظَاهِرُهُ مَشْغُولٌ بِشُكْرِهِ وَبَاطِنُهُ
 مَشْغُولٌ بِحَمْدِهِ ظَاهِرُهُ مُتَعَرِّقٌ وَبَاطِنُهُ
 مُجْتَمِعٌ فَزَحْنُهُ فِي بَاطِنِهِ وَحُزْنُهُ فِي
 ظَاهِرِهِ سِتْرًا لِلْحَالِ وَالْعَارِفُ عَلَى الْعَكْسِ
 مِنَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّ حُزْنَهُ فِي قَلْبِهِ وَبَشَرُهُ
 فِي وَجْهِهِ هُوَ عَلِيمٌ وَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ
 لَا يَدْرِي مَا يُؤَادِبُهُ هَلْ يَقْبَلُ أَوْ يَرُدُّ
 هَلْ يَفْتَحُ الْبَابَ فِي وَجْهِهِ أَوْ يَدْوُمُ
 غَلْقُهُ كَمَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ كَانَ عَلَى الْعَكْسِ
 مِنَ الْمُؤْمِنِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ الْمُؤْمِنُ
 صَاحِبُ مَقَامٍ وَالْمَقَامُ ثَابِتُ الْمُؤْمِنِ خَائِفٌ
 مِنْ انْتِقَالِ حَالِهِ وَتَوَالٍ إِيْمَانِهِ فَحُزْنُهُ
 دَائِمٌ فِي قَلْبِهِ وَبَشَرُهُ دَائِمٌ فِي وَجْهِهِ
 سَائِرٌ لِحُزْنِهِ تَكَلُّمُهُ يَتَبَسَّمُ فِي وَجْهِهِ
 وَقَلْبُهُ يَتَقَطَعُ بِحُزْنِهِ وَالْعَارِفُ حُزْنَهُ
 فِي وَجْهِهِ لِأَنَّهُ يَلْقَى الْخَلْقَ بِوَجْهِهِ النَّذَارَةِ
 يُحَذِّرُهُمْ وَيَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ بِنْيَابَةٍ
 عَنِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ الْقَوْمُ عَمِلُوا بِمَا سَمِعُوا فَقَرَّبَهُمْ
 الْعَمَلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي عَمِلُوا
 لَهُ فَسَمِعُوا مَوَاعِظَهُ مِنْ غَيْرِ وَاسْطَةِ
 بِأَسْمَاعٍ فَتَوَرَّبَهُمْ ذَلِكَ عِنْدَ الْغَيْبَةِ
 وَالنُّومَةِ عَيْنَ الْخَلْقِ وَالْحُضُورِ وَالْيَقِظَةِ
 يَا خَالِقُ إِذَا صَبَّ قَلْبُكَ كُنْتُ أَبَدًا فِي غَيْبَةٍ
 عَنِ الْخَلْقِ وَتَوَمَّ عَنْهُمْ وَيَقِظَةُ يَا خَالِقُ

دُنیا و آخرت کی بہتری چاہی ہے۔ پس اس بندہ کا ظاہر اس کے
 شکر میں مشغول ہوگا اور اس کا باطن حمد الہی میں اس کا ظاہر پر اللہ ہوگا اور باطن متبع اس کی امرت
 باطن میں ہوگی اور غم ظاہر میں حال چھپا رہے عارف کا حال مومن کے
 برعکس ہوتا ہے کیوں کہ اس کا غم قلب میں ہوتا ہے اور امرت
 چہرہ پر۔ وہ تو ایک ادنیٰ غلام ہے دروازہ پر کھڑا ہوا ہے یہ بھی
 نہیں جانتا کہ اس سے مقصود کیا ہے آیا مقبول کیا جائے گا یا نواہی
 جائے گا یا اس کے لیے دروازہ کھولا جائے گا یا ہمیشہ بند رہے
 گا پس جو اپنے نفس سے واقف ہو جاتا ہے وہ اس مومن سے
 تمام حالتوں میں برعکس ہو جاتا ہے۔ مومن صاحب حال ہوتا ہے
 اور حال الٹ پلٹ ہوتا رہتا ہے۔ اور عارف صاحب مقام ہوتا
 ہے اور مقام ثابت رہتا ہے مومن اپنے حال کے منتقل ہونے
 اور ایمان کے چلے جانے سے ہر وقت خائف رہتا ہے پس
 ہمیشہ اس کا قلب تلکین رہتا ہے اور وہ چہرہ پر غم چھپانے کے
 لیے خوشی ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اس کا کلام تیرے ساتھ تبسم
 کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کا قلب غم کی وجہ سے ٹوٹے ٹوٹے
 ہوتا رہتا ہے۔ برخلاف عارف کے کہ اس کا غم چہرہ پر ہوتا
 ہے کیوں کہ وہ خلق سے ڈرانے والے چہرہ کے ساتھ ملتا جلتا ہے
 اور ان کو ڈراتا رہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی نیابت میں ان کو شرعی احکام و شرعی منوعات بتاتا رہتا ہے
 اولیاء اللہ نے سُننے پر عمل کیا پس ان کے عمل نے ان کو حق عزوجل
 سے قریب کر دیا انھوں نے اللہ کے واسطے عمل کیا پس بلا واسطہ
 خدا کے وعظ اپنے قلب کے کانوں سے ایسی حالت میں کہ
 مخلوق غائب اور سونے والی تھی اور یہ خالق کی حضوری میں بیدار
 تھے۔ یعنی جب تیرا قلب صحیح و درست ہو جائے گا تو ہمیشہ
 خلق سے غائب اور بے خبر اور خالق سے باخبر ہو کر بیدار رہے گا

فَلَا تَزَالُ فِي الْخَلْقِ وَأَنْتَ فِي الْجَبُوتِ فَلَا تَزَالُ
 هَوَادُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحِكْمَتُهُ تَرُدُّ عَلَيْكَ عَلَى السَّيْرِ
 وَالسَّيْرِ يُبْلِي عَلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبُ يُمِيطُ
 عَلَى النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَالنَّفْسُ تُبْلِي عَلَى
 اللِّسَانِ وَاللِّسَانُ يُمِيطُ عَلَى الْخَلْقِ مَنْ تَكَلَّمَ
 عَلَى الْخَلْقِ بِهَذِهِ الصِّفَةِ إِلَّا فَلَا يَنْتَكُمُ
 جُنُودُ الْقَوْمِ تَزَالُ الْعَادَاتُ الطَّبِيعِيَّةُ وَ
 الْأَفْعَالُ النَّفْسِيَّةُ الْهَوَايَا وَالْتَعَايِي عَيْنِ
 الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَاتِ لَا تَنْهَمُ جُنُودًا كَجُنُودِ
 الْمَجْرَانِينَ الَّذِينَ ذَهَبَتْ عُقُولُهُمْ قَالَ الْحَسَنُ
 الْبَصْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَوْ دَأَى نَمُوهُمْ لَقَلَّمُ
 مَجَانِينَ وَلَوْ رَأَوْكُمْ لَقَالُوا مَا امْتَنَاهُوا لَاءِ
 بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ طَرَفَهُ عَيْنِ خَلُوتِكَ مَا صَحَّتْ
 لِأَنَّ الْخَلُوتَ عِبَارَةٌ عَنِ التَّعَرُّي مِنْ حَيْثُ
 الْقَلْبُ عَنْ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ يَتَعَرَّى بِأُطْنُوكِ
 فَيَكُونُ مُتَجَرِّدًا إِلَّا دُنْيَا وَلَا آخِرَةً وَلَا مَا
 سَرَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجُمْلَةِ وَهَذَا هُوَ
 جَادَّةٌ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 وَالْأَوْلِيَاءِ الصَّالِحِينَ إِلَّا مَرِيًا لِمَعْرُوفٍ وَ
 النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَلْفِ
 عَابِدٍ فِي الصَّوَامِ نَظَرَ النَّفْسِ أَغْيَضَهُ
 وَقَصْرَهُ وَمَرَدَّهُ حَتَّى لَا يَكُونَ نَظَرُهَا
 سَبَبًا لِهَلَاكِهَا إِلَّا أَنْ تَصِيرَ تَابِعَةً
 لِلْقَلْبِ وَالسَّيْرِ مِنْ جُمْلَةٍ اتَّبَاعِهَا لَا تَخْرُجُ
 لَهَا عَنْ رَأْيٍ وَتَتَّخِذُ مَعَهَا فَلَا يَكُونُ

خلوت میں بھی تو غفلت نشین ہی ہو گا اور ہمیشہ حتیٰ عزوجل کے
 واردات کرم اور اس کی حکمت تیسرے باطن پر نازل ہوتی ہے
 گی اور تیسرا باطن اس کو قلب پر ظاہر کرتا رہے گا۔ اور قلب
 نفس مطمئنہ پر اور نفس مطمئنہ زبان پر اور زبان اس کو مخلوق پر ظاہر
 کر دے گی جو مخلوق سے اس حالت سے کلام کرے وہ غفلت
 کہے ورنہ ہرگز کلام و وعظ نہ کرے۔ اولیاء اللہ کا جنونی مشہور
 ہے وہ طبعی عادتوں کا نفسانی خواہشوں کے فعلوں کا چھوڑ دیتا اور
 لذتوں اور شہوتوں سے اندھا ہو جاتا ہے زیر کہ ان کو ایسا جنون
 ہو جاتا ہے جیسا کہ مجنوںوں کو جن کی عقلیں جاتی رہتی ہیں، ہوتا ہے۔
 حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اگر تم اولیاء اللہ کو دیکھو
 البتہ کہہ دو کہ مجنوں ہیں اور اگر وہ تم کو دیکھیں تو البتہ کہیں کہ یہ لوگ
 ایک لمحہ کے لیے بھی اللہ پر ایمان نہیں لائے ہیں۔ تیسری خلوت
 صحیح و درست ہی نہیں ہوتی کیوں کہ خلوت تو اسے کہتے ہیں کہ انسان
 قلبی حیثیت سے تمام چیزوں سے برہنہ ہو جائے۔ تیسرا باطن
 کلیۃً خالی ہو جائے محض برہنہ بغیر دنیا و بلا آخرت اور بغیر
 ماسوائے اللہ کے ہو جاوے اس میں اللہ کے سوا کچھ بھی
 نہ رہے اور یہی راستہ اگلے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کا اور
 اولیاء و صالحین رحمۃ اللہ علیہم کا رہا ہے۔ میرے نزدیک ہزار
 عابدوں سے جو کہ خلوت خانوں میں بیٹھ کر عبادت کرنے
 والے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر زیادہ پسندیدہ ہے۔
 تو اپنے نفس کی نظر کو بچا کر لے اور اس کو کم
 کر لے تاکہ وہ نظر ملاکت نفس کا سبب نہ بن جائے مگر جب کہ
 نفس قلب و باطن کا تابع ہو کر مغلجہ ان کے تابع اور غلاموں
 کے بن جائے کوئی راستے نفس کی دونوں کے خلاف نہ کھلے
 اور نفس ان دونوں کے ساتھ متحد ہو جائے نفس اور ان

بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهُمَا حَرْقٌ تَأْمُرُ بِمَا يَأْمُرُ
 بِهِ وَتَنْهَى عَمَّا يَنْهَى عَنْهُ وَيَخْتَارُ
 مَا يَخْتَارُ أَيْنَهُ فَحِينَئِذٍ تَصِيرُ نَفْسًا
 مُطَهَّرَةً فَيَتَوَافَقُونَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ
 وَمَقْصُودٍ وَاحِدٍ إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ
 إِلَى هَذَا الْحَالِ اسْتَحَقَّتِ التَّقْصِيرَ
 مِنْ مُجَاهَدَتِهَا لَا تُنَازِلُ ظِلَّ الْحَقِّ عِزَّ
 وَجَلَّ فِيهَا يَفْعَلُ فِيكَ وَفِي الْخَلْقِ
 أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا
 يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ هُوَ
 أَيْنَ مُتَابِعَةُ الْحَقِّ عِزَّ وَجَلَّ مِنْكَ
 إِنْ لَمْ تُحْسِنِ الْآدَبَ وَإِلَّا أُخْرِجَتْ
 مِنَ الدَّارِ مُهَانًا وَإِنْ أَحْسَنْتِ
 الْآدَبَ وَوَافَقْتِ أَقْبَدْتِ وَأَكْرَمْتِ الْحَبِيبُ
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ضَيْفٌ عِنْدَكَ وَالضَّيْفُ لَا
 يَتَخَيَّرُ عَلَى أَصْحَابِ الدَّارِ مَا كُؤِلَ وَ
 مَشْرُوبُهُ وَمَلْبُوسُهُ وَجَمِيعُ أَحْوَالِهِ
 بَلْ لَا يَزَالُ مُوَافِقًا صَابِرًا رَاضِيًا فَلَا جَرَمَ
 يُقَالُ لَهُ ابْنُ بَشَرٍ مَا تَرَى وَتَلْكُنِي مَنْ عَرَفَ
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَابَتِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ
 وَمَا سِوَى الْحَقِّ عِزَّ وَجَلَّ عَنْ قَلْبِهِ
 يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ كَلَامُكَ لِلَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَإِلَّا فَالْخَرَسُ أَحَبُّ إِلَيْكَ لِتَكُنْ
 حَيًّا تَكُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَّا فَالْمَوْتُ
 أَحَبُّ إِلَيْكَ أَلَلَمْ أَحْيِنَا فِي طَاعَتِكَ وَأَحْشَرْنَا مَعَ

دونوں کے درمیان میں فرق نہ رہے جس کا یہ دونوں حکم دیں
 نفس بھی وہی حکم دے جس سے یہ منع کریں نفس بھی اسی سے
 منع کرے اور جس کو یہ دونوں پسند کریں نفس بھی اسی کو پسند کرے
 پس ایسی حالت میں نفس مطہر بن جائے گا اور تینوں کی طلب
 اور مقصود ایک ہی ہو جائے گا۔ جب نفس اس حالت پہنچ جائے
 گا اپنے مجاہدوں میں کمی کر دینے کا مستحق بن جائے گا تیرے
 ساتھ اور مخلوق کے ساتھ جو کچھ بھی خدا نے تعالیٰ معاملہ کرے
 اس میں تو خدا سے منافہ نہ کر کیا تو نے اللہ عزوجل کا قول
 نہیں سنا لایسال الا یہ جو کچھ بھی خدا کرتا ہے اس میں اُس
 سے پوچھ گچھ نہیں اور مخلوق سے پوچھ گچھ کی جائے گی اگر تو نے
 حسن ادب کا برتاؤ نہ کیا تو تیری تابعداری خدا کے لیے کب
 صحیح ہوگی بغیر برتاؤ حسن ادب کے تجھے ذلیل کر کے گھر سے
 نکال دیا جائے گا اور اگر تو حسن ادب کرے گا اور تقدیر کے
 ساتھ موافقت کرے گا تجھے عزت کے ساتھ بٹھایا جائے
 گا اللہ کا محبوب خدا کا مہمان ہے اور مہمان اپنے کھانے اور پینے
 اور لباس میں اور اپنی تمام حالتوں میں گھر والوں پر اپنا اختیار نہیں
 چلاتا ہے خود مختار نہیں بنتا ہے بلکہ ہمیشہ اُن سے راضی موافقت
 کرنے والا صابر بن رہتا ہے پس ایسی حالت میں اس سے
 یقیناً کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے اور پاتا ہے اُس سے
 خوش رہ جو کہ اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے اُس کے قلب سے
 دنیا و آخرت اور اس سے اللہ سب غائب ہو جاتے ہیں۔
 تیرے اوپر واجب ہے کہ تیری گفتگو اللہ عزوجل ہی کے لیے
 ہو ورنہ سکوت تجھے پسند نہ لانا چاہیے۔ تیری زندگی اللہ عزوجل
 کی اطاعت میں ہی ہو ورنہ تجھے موت محبوب ہوئی چاہیے
 اسے اللہ تو تم کو اپنی اطاعت میں زندہ رکھنا اور اپنے تابعداروں

أَهْل طَاعَتِكَ أَمِينٍ (وَقَالَ رَحِمَى اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ) الْمُؤْمِنُ هَاجِرٌ لِنَفْسِهِ يَصْحَبُ شَيْخًا يُؤَدِّبُهُ وَيُعَلِّمُهُ لَا يَزَالُ فِي التَّعْلِيمِ مِنْ حَالٍ صَغِيرَةٍ إِلَى أَنْ يَمُوتَ فِي أَذَلِّ حَالِهِ الْمَمَرُ يُحْفَظُهُ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي ثَانِي حَالِهِ الْعَالِمُ يُعَلِّمُهُ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ ذَلِكَ التَّوْفِيقَ مَلَكًا لَهُ يَعْمَلُ بِمَا يَعْلَمُ فَيَقَرُّ بِهِ الْعَمَلُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّمَا عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ أَوْرَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِلْمًا مَّا لَمْ يَعْلَمْ يُعَلِّمُهُمُ الْقَلْبُ عَلَى قَدَمَيْهِ وَالْإِخْلَاصُ يُقَرِّبُ مِنْهُ خَطَاهُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا عَمِلْتَ وَمَا آيَتْ أَنْ قَلْبُكَ لَا يَدُلُّوْا مِنْ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجِدْ حَلَاوَةً الْعِبَادَةِ وَالْأَنْسُ قَاعَكُمْ أَتَّكَ لَسْتَ بِعَامِلٍ وَأَنْتَ مَحْجُوبٌ لِجَلِّ الْخَلِّ الَّذِي فِي عَمَلِكَ مَاذَا! الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ وَالْعُجْبُ يَا عَامِلُ عَلَيْكَ بِالْإِخْلَاصِ وَإِلَّا فَلَا تَتَعَبُ عَلَيْكَ بِالْمُرَاقَبَةِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخُلُوةِ وَالْجُلُوءَةِ الْمُرَاقَبَةُ فِي الْجُلُوءَةِ لِلْمُنَافِقِينَ وَفِي الْجُلُوءَةِ وَالْخُلُوةِ لِلْمُخْلِصِينَ.

وَوَحَكَ إِذَا رَأَيْتَ مُسْتَحْسِنًا أَوْ مُسْتَحْسَنَةً فَعِدْ مِنْ عَيْنِكَ وَعَيْنِي نَفْسِكَ وَهَوَاكَ طَبِيعَكَ وَادْكُرْ نَظَرَ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكَ وَاقْرَأْ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنِ الْآلِيَةِ

کے ساتھ میں ہمارا شکر کرنا! میں مومن اپنے نفس کو چھوڑنے ہوئے شیخ کامل کی خدمت میں رہتا ہے وہ اس کو ادب سکھاتا اور تعلیم دیتا رہتا ہے۔ وہ بچپن کے شروع سے موت کے وقت تک ہمیشہ علم سکھنے ہی میں رہتا ہے ابتدائی حالت میں حافظ اس کو قرآن مجید پڑھاتا حفظ کراتا ہے بعدہ دوبارہ دوسری حالت میں اس کو عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث و سنت کی تعلیم دیتا رہتا ہے اور اسی کے ساتھ توفیق خیر اس کے لازم رہتی ہے وہ علم پر عمل کرتا رہتا ہے پس اس کا عمل اس کو حق تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔ جب کوئی اپنے علم پر عمل کرے گا اللہ عزوجل اس کو ایسے علم کا جو کہ اس کو معلوم نہیں ہے وارث بنا دے گا جو کہ اس کے قلب کو قدموں کے بل کھڑا کر دے گا اور خلاص اس کے قدموں کو حق عزوجل سے قریب کر دے گا۔ جب تو عمل کرے اور اپنے قلب کو تو حق عزوجل سے نزدیک نہ دیکھے اور عبادت و انس کی شیرینی تجھے حاصل نہ ہو پس تجھے جاننا چاہیے کہ تحقیق تو عامل نہیں ہے بلکہ کسی ایسے عمل کی وجہ سے جو کہ تیرے عمل میں ہے محبوب ہے وہ عمل کیا ہے یا۔ نفاق اور خود پسندی۔ اس عمل کرنے والے تو خلاص کو لازم پکڑو رزق اپنے آپ کو شقت میں نہ ڈال تو حق عزوجل کے یہ خلوت و جلوت میں مراقبہ کو لازم پکڑ جلوت میں مراقبہ کرنا منافقین کا طریقہ ہے اور جلوت و خلوت دونوں میں مراقبہ کرنا خلاص دلوں کا طریقہ ہے۔

تجھ پر انوس ہے جب تو کسی حسین مرد یا حسین عورت کو دیکھے پس تو اپنے نفس اور خواہش اور طبیعت کی آنکھ کو بند کرے اور خدا کی نظر جو کہ تیری طرف آیا دکر اور آیر کرے و مَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ أَنْ تَمُوتَ بِرُوحٍ رَجَسٍ كَمَا مَطْلَبُ يَرْهَبُ

أَحَدٌ مِّنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَضَّ عَيْنَيْكَ
عَنِ النَّظَرِ إِلَى الْمُحَرَّمِ وَإِذْ كُرِّ نَظَرَ مَنْ لَا
تُبْرَحُ مِنْ تَنْظِرِهِ وَعَلَيْهِ إِذَا لَمْ تُنَظِرِ الْحَقَّ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ تُنَازِعْهُ تَتَّ عُبُودِيَّتِكَ
لَهُ وَصِرْتَ عَبْدًا أَحَقًّا وَتَدْخُلُ فِي رُمُورِهِ
مَنْ قَالَ فِي حَقِّهِمْ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ
عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ هُ إِذَا تَحَقَّقَ شُكْرُكَ لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ أَلْهَمَ قُلُوبَ الْخَلْقِ وَأَلَيْسَتْ لَهُمْ
بِالشُّكْرِ لَكَ وَالتَّوَدُّدِ إِلَيْكَ فَحَبِّدْ لَكَ
طَرِيقَ لِلشَّيْطَانِ وَأَعْوَانِهِ عَلَيْكَ تَرُكُ
الدُّعَاءَ عَزِيمَةً وَالْإِسْتِعَاذَ بِهِ رُخْصَةً
الدُّعَاءَ نَفْسٌ لِلْغَرِيقِ وَرُوحٌ لِّلْمُحْبُوسِ
إِلَى أَنْ يَأْتِيَ الْقَرْبُ مِنَ الْحَبْسِ وَالْخُوفِ
عَلَى أَلْيَلِكَ كُونُوا عُقَدَاءَ أَنْتُمْ مَا تُحْسِنُونَ
تَتَرَكُونَ الدُّعَاءَ وَلَا تُحْسِنُونَ تَدْعُونَ
مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَيَحْتَاجُ إِلَى نِيَّةٍ وَعَقْلٍ
وَعِلْمٍ وَارْتِبَاعٍ لِّمَنْ يَعْرِفُ أَنْتُمْ مَا
تَعْقِلُونَ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا عِنْدَ
عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ وَلِهَذَا أَسَأْتُمْ ظُنُونَكُمْ
فِيهِمْ لَا تَخَاطَرُوا بِرُؤْسِ أَدْيَاكُمْ وَ
أَحْوَالِكُمْ مَعَهُمْ لَا تَعْتَزُّوا عَلَيْهِمْ فِي جَمِيعِ
تَصَادِيْقِهِمْ إِذَا لَمْ يَعْتَزَّ الشَّرُّ عَلَيْهِمْ
لَا تَعْتَزُّوا عَلَيْهِمْ هُمْ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ وَ
الْبَاطِنِ مَا يَسْكُنُ قُلُوبَهُمْ مِنَ الْخَوَافِ

کہ تو کسی شان میں بھی ہو تیرا رب تجھ کو دیکھتا ہے تو حق عزوجل
سے ڈرا اور اپنی آنکھوں کو لازم پر حرام چیز پر نظر ڈالنے سے بچھکا
لے اور اس کو یاد کر جس کی نظر علم سے تو کبھی جدا نہیں ہو سکتا
ہے جب تو حق تعالیٰ سے مناظرہ و جھگڑا کرنا ترک کر دے گا۔
تیری بندگی اس کے لیے پوری ہو جائے گی اور تو اس کا سچا
بندہ بن جائے گا اور اس گروہ میں داخل ہو جائے گا جن کے
حق میں فرمایا گیا ہے إِنَّ عِبَادِيَ الْإِلَهِ اسے شیطان
میرے بندوں پر تیری حکومت نہیں جب نیزا شکر کرنا خدا
کے لیے متحقق ہو جائے گا تب اللہ تعالیٰ مخلوق کے قلوب
اور ان کی زبانوں پر تیری شکر گزاری و دوستی کا السلام کر دے گا
پس اس وقت میں شیطان اور اس کے مددگاروں کو تیرے اوپر
کوئی راستہ نہ رہے گا۔ دعا کا چھوڑ دینا عزیمت (بڑا درجہ)
ہے اور اس میں مشغول ہونے کی اجازت ہے دعا کرنا ڈوبتے کا
سہارا ہے اور قیدی کا روشن دان یہاں تک کہ وہ قید سے رہائی
پالے اور اس کو بادشاہ کی حضوری حاصل ہو جائے تم عقلمند بنو۔
تم تو نہ اچھے طور سے دعا کا چھوڑنا جانتے ہو اور نہ دعا کا کرنا۔
کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو کنیت اور عقل اور علم کی محتاج نہ
ہو نیز اس کی پیروی کی جس کا کپہچا نہ لازم ہے۔ تم ہی نہیں سمجھتے
کہ خدا کے نیک بندوں کے پاس کیا کیا ہے اور اسی وجہ سے
ان کے بارہ میں تمہارے بُرے خیالات ہیں۔ تم اپنے
دین اور حالتوں کے سروں کو ان کے ساتھ الجھ کر خطرہ
میں نہ ڈالو تم ان کے تمام تصرفات میں ان پر کسی قسم کا اعتراض
نہ کر دو جب ان پر شرع مقدس اعتراض نہ کرے تم بھی ان پر
اعتراض نہ کرو۔ وہ بحیثیت ظاہر و باطن کے خداوند عزوجل کی
حضور میں رہتے ہیں ان کے قلب کو خود سے جب تک کہ خدا

حَتَّىٰ تُبَيِّنَ وَيُضْمِنَ لَهُ السَّلَامَةَ تَعَالَوْا يَا
 عِبَادَ اللَّهِ عَتَرُ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ وَيَا ذَهَادَهَا تَعَالَوْا
 شَيْئًا مَا عِنْدَكُمْ مِنْهُ خَبْرًا دَخَلُوا كِتَابِي حَتَّىٰ
 أَعْلِمَكُمْ شَيْئًا لَا تَجِدُونَهُ عِنْدَكُمْ لِلْقُلُوبِ
 كِتَابٌ وَلَا سِرَّارَ كِتَابٍ وَلِلْفُتُوسِ كِتَابٌ
 وَلِلْجَوَارِحِ كِتَابٌ هِيَ دَرَجَاتٌ وَمَقَامَاتٌ
 وَأَقْدَامٌ مَعْدُودَةٌ الْقَدَمُ الْأَوَّلُ مَا
 صَحَّ لَكَ كَيْفَ نَصَلَ إِلَى الشَّانِ الْإِسْلَامِ
 مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ نَصَلَ إِلَى الْإِيمَانِ الْإِيمَانُ
 مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ نَصَلَ إِلَى الْإِيْقَانِ الْإِيْقَانُ
 مَا صَحَّ لَكَ فَكَيْفَ نَصَلَ إِلَى الْمَعْرِفَةِ وَ
 الْوَلَايَةِ كُنْ عَاقِلًا مَا أَنْتَ عَلَى شَيْءٍ كُلِّ
 مِنْكُمْ يُطَلِّبُ الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ بِأَلَةٍ
 فِيهِ إِتِمَاتًا تَصِفُ الرِّيَاسَةَ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ
 الزُّهْدِ فِيهِمْ وَفِي الدُّنْيَا وَالنَّفْسِ وَالْهَوَىٰ
 وَالصَّبْرِ وَالْإِرَادَةِ الرِّيَاسَةُ مِنَ السَّمَاءِ
 تَنْزِلُ مِنَ الْأَرْضِ الْوَلَايَةُ مِنَ الْحَقِّ
 عَتَرُ وَجَلَّ لَا مِنْ الْخَلْقِ كُنْ أَبَدًا
 تَابِعًا لَا مُتَبَوِّعًا صَاحِبًا لَا مَصْحُوبًا إِرَاقَ
 بِالذِّلِّ وَالْخُضُوعِ فَإِنْ كَانَ لَكَ عِنْدَ
 الْحَقِّ عَتَرُ وَجَلَّ صَدِّ ذَلِكَ فَهُوَ حَقِّكَ
 فِي وَقْتِهِ عَلَيْكَ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّغْوِيضِ
 وَتَرْكِ حَوْلِكَ وَفُوتِكَ وَإِعْزَازِكَ
 وَشُرْحِكَ بِالْخَلْقِ وَبِقَفْسِكَ
 عَلَيْكَ بِصِحَّةِ الْعُبُودِيَّةِ وَهِيَ إِمْتِنَالُ

کی طرف سے تسکین نہ دی جائے اور ان کی سلامتی کی ضمانت نہ
 مل جائے بے قراری رہتی ہے۔ اسے تمام روئے زمین
 پر رہنے والے بندو اور زاهدو اور وہ چیزیکھو جس کی تمہیں
 کچھ خبر نہیں تم میرے مکتب میں داخل ہو جاؤ تاکہ میں تم کو
 ایسی تعلیم دوں جس سے تمہارے دل خالی ہیں دلوں کا مکتب
 جدا ہے اور باطن کا مکتب جدا اور نفوس کا علیحدہ اور اعضاء
 کا علیحدہ ان کے لئے علیحدہ علیحدہ چند درجہ اور مقام اور قدم
 ہیں۔ ابھی تو تیرا پہلا ہی قدم درست نہیں ہوا ہے دوسرے
 قدم تک تو کیسے پہنچے گا۔ تیسرا اسلام ہی درست نہیں ہوا ہے
 تو ایمان تک کیسے پہنچے گا۔ تیسرا ایمان ہی درست نہیں ہوا ہے
 تو ایقان تک کیسے پہنچے گا۔ تیسرا ایقان ہی درست نہیں ہوا ہے
 تو معرفت و ولایت تک کیسے پہنچے گا۔ تو غفلت مند۔ تو کچھ بھی
 نہیں ہے۔ تم میں سے ہر ایک بغیر سامان و اسباب کے مخلوق
 پر حکومت و سرداری کا طالب بنا ہوا ہے مخلوق پر حکومت و
 ریاست جب ملتی ہے جب کہ ان میں دنیا و نفس و خواہش و طبعیت
 ارادہ میں بے رغبتی ہو تو پہلے زاہد بنی پھر حکومت ملے گی۔ ریاست
 حکومت آسمان سے اتر کر قی ہے نہ کہ زمین سے ولایت حق
 عزوجل کی طرف سے ملا کرتی ہے نہ کہ مخلوق کی جانب سے
 تو ہمیشہ تابعدار اور سامتھی بنارہ نہ کہ متبوع و مصحوب (مقتدا و امام)
 تجھے ذلت و گم نامی پر راضی رہنا چاہیے اگر علم الہی میں تیرے
 لئے اس کی ضد مقدور ہوئی ہے پس وہ اپنے وقت پر یقیناً اُ
 جائے گی۔ تو اپنے کو خدا کے حوالہ و سپرد کر دے اور اپنی
 طاقت و قوت کو چھوڑ دے اور تیرا کوئی اعتراض خدا پر نہ
 ہوا اور مخلوق کو اور اپنے نفس کو خدا کا شریک نہ بناا نہیں لازم پکڑ
 اور اپنی بندگی خدا کے لئے درست کرا اور وہ کیا ہے خدا کے

الرَّمْرِ وَالْإِنْتِهَاءِ عَنِ الذَّهْيِ وَالصَّبْرِ عَلَى
الْأَقَاتِ آسَاسٌ هَذَا الرَّمْرِ التَّجَرُّدُ الْإِنْبَاءُ وَالْبِنَاءُ
عَلَيْهِ الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ الْآسَاسُ مَا
أَحْكَمْتَهُ عَلَى آتِي شَيْءٍ تَبْنِي الْبَنِيَّةَ مَا
صَحَّحْتَ لَكَ كَيْفَ تَتَكَلَّمُ سَكُوتُكَ
مَا تَمَّ لَكَ كَيْفَ تَنْطِقُ هَذَا الْكَلَامُ
عَلَى الْخَلْقِ نِيَابَةٌ عَنِ الرُّسُلِ لِأَنَّهُمْ
هُمْ الَّذِينَ كَانُوا خُطَبَاءَ الْخَلْقِ فَلَمَّا
ذَهَبُوا أَقَامَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الْعُلَمَاءَ
الْعُمَلَاءَ يَعْلِمُهُمْ مَقَامَهُمْ وَجَعَلَهُمْ
وَرَثَهُمْ مَنْ يَرِيدُ أَنْ يَكُونَ فِي
مَقَامِ الرُّسُلِ يَكُونُ أَطْهَرُ مِنَ الْخَلْقِ
فِي دَمَانِهِ وَأَعْلَمُهُمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَعَلَيْهِ تَحْسَبُونَ أَنَّ هَذَا
الرَّمْرِ هَيِّئْ وَيَلْجَأُ بِاللَّهِ وَيَرْسُلُهُ
وَأُولِيَاءَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ
يَا جُفَاءً يَسْفُدُ سِرَّهُمْ وَطَبَاعَهُمْ وَ
دُنْيَاهُمْ وَأُخْرَاهُمْ وَيَحْكُمُ الْخُرُسُوا
وَأَسْكُتُوا حَتَّى تَنْطَقُوا وَتُنْعَشِرُوا
وَتَقَامُوا وَتُحْيُوا مَنْ غَلَبَ عَلَيْهِ هَوَاهُ
فَذَلِكَ أَعْلَمُ النَّافِعُ كَيْفَ لَا يَكُونُ نَافِعًا وَقَدْ
أَغْلَقَ أَبْوَابَ الْخَلْقِ وَقَدْ تَمَّ بَابُ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ الَّذِي هُوَ الْبَابُ الْأَكْبَرُ فَأَصَحُّ هَذَا الْفَلَقُ
وَالْفَتْحُ لِعَبْدٍ ذَهَبَتْ عَنْهُ الرَّحْمَةُ وَجَاءَتْهُ الْخُلُوعُ
جَاءَتْ الرُّحْمَةُ إِلَى قَلْبِهِ وَالتَّشَادُّعُ عَلَيْهِ جَاءَتْهُ اللَّغَائِبُ

حکوں کا بجالانا اور اُس کے ممنوعات سے باز رہنا اور اُنہوں پر
صبر کرنا۔ ان کی بنیاد و تجدید اور اُس پر ثابت رہنا ہے۔ اور اُس کی
عمارت اعمالِ صالحہ ہیں ابھی تو نے بنیاد کو تو مضبوط ہی نہیں کیا
ہے عمارت کس چیز پر بنائے گا۔ تیری نیت درست ہی نہیں
ہوئی ہے تو کلام کیسے کرے گا۔ تیرا سکوت تمام ہی نہیں ہوا
ہے تو گفتگو کیسے کرے گا۔ یہ وعظ و کلام مخلوق سے کرنا پیغمبروں
کی نیابت کا انجام و نیا ہے کیوں کہ پیغمبر علیہم السلام خلق کے لیے
خطیب و واعظ تھے جب وہ دنیا سے تشریف لے گئے
تب حق عزوجل نے علماءِ عاقلین کو اُن کا قائم مقام بنادیا اور
علماءِ عاقلین کو اُن کا وارث قرار دے دیا جو اُن کا قائم مقام
بنا چاہے اُس کا تمام مخلوق سے اپنے زمانہ میں زیادہ پاکیزہ
ہونا اور احکام و علم الہی کا زیادہ جاننے والا ہونا چاہیے۔
اسے اللہ و رسول اور اُس کے اولیاء اور نیک بندوں سے
جاہلو! تم نے تو سمجھ لیا ہے کہ تحقیق و وعظ و معرفت و ولایت
اُسان کام ہے۔ اپنے نفسوں اور طبیعتوں اور اپنی دنیا و آخرت
سے جاہلو! تمہارے اوپر افسوس ہے تم تو گو گنگے بن جاؤ اور
اس وقت تک سکوت اختیار کرو کہ تمہیں بلوایا جائے اور اٹھایا
جائے اور کھڑا کیا جائے اور تم زندہ کئے جاؤ۔ جس کا علم اُس
کی خواہش پر غالب آجائے پس یہ علم نافع علم ہے۔ اور کیوں کہ
یہ علم نافع نہ ہو گا اس علم نے تو مخلوق کے دروازوں کو بند کر دیا
ہے اور حق عزوجل کے دروازہ کو جو کہ بہت بڑا دروازہ ہے
کھول لیا ہے۔ جب یہ بند کرنا اور کھولنا کسی کے لیے درست
ہو جاتا ہے اس سے کیتہ زحمت جاتی رہتی ہے اور اسے
ظورتِ فطری لگ جاتی ہے اُس کے قلب کی طرف طلعت اُٹنے
لگتی ہیں اور اُس پر بچھاؤ اور سونے لگتی ہے اُس کو کنبیاں دے

تَمَازَعْنَهُ الْقُتُورُ وَبَقِيَ اللَّذْبُ التُّسَدَ طَرِيقُ
 الْهَوَى وَانْقَلَبَ وَانْقَهَرَ وَانْفَتَحَتْ الطَّرِيقُ
 إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هِيَ جَادَةٌ مَنْ تَقَدَّمَ مَنْ
 الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَوْلِيَاءُ مَا يَتْلُكَ
 الْجَادَةُ جَادَةُ الصَّفَاءِ بِلَا كَدٍّ جَادَةُ
 التَّوْحِيدِ بِلَا شُرْكَ جَادَةُ الْأَسْتِسْلَامِ بِلَا
 مُنَادَعَةٍ جَادَةُ الصِّدْقِ بِلَا كَذِبٍ جَادَةُ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِلَا خَلْقٍ جَادَةُ الْمُسْتَبِ
 بِلَا سَبَبٍ هَذِهِ الْجَادَةُ الَّتِي عَلَيْهَا مَرَاءُ
 الْيَدَيْنِ وَسَلَاطِينُ الْمَعْرِفَةِ وَمُلُوكُهَا
 الَّذِينَ هُمْ رِجَالُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْلِيَاءُ
 وَنُجَبَاؤُهُ النَّاصِرُونَ لِدِينِهِ الْمَعَادُونَ
 فِيهِ وَالْمُحِبُّونَ

وَبِحَاكْ كَيْفَ تَدْعَى طَرِيقَ
 هُوَ لَا آءِ الْقَوْمِ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ وَبِغَيْرِكَ
 مِنَ الْخَلْقِ لَا إِيْمَانُ لَكَ وَعَلَى وَجْهِ
 الْأَرْضِ مَنْ تَخَافُهُ وَتَرْجُوهُ لَا زُهْدَ
 لَكَ وَفِي الدُّنْيَا شَيْءٌ تُرِيدُكَ لَا
 تَوْحِيدَ لَكَ وَأَنْتَ تَرَى غَيْرَكَ
 فِي طَرِيقِكَ إِلَيْهِ الْعَارِفَاتُ غَرِيبٌ فِي
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَنَاهِدٌ فِيهِمَا وَفِيهِمَا
 سِرُّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ لَا رَغْبَةَ
 لَهُ فِي غَيْرِهِ

يَا قَوْمِ اسْمَعُوا مِنِّي وَادْبِلُوا التُّهْمَةَ إِلَى

دی جاتی ہیں اس سے چپکے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور مغز ہی مغز
 باقی رہ جاتا ہے۔ خواہشات کا راستہ بند ہو جاتا ہے اور
 ٹوٹ جاتا ہے اور مغلوب ہو جاتا ہے اور حق عزوجل کی
 طرف راہ کشادہ ہو جاتی ہے۔ اور شاہراہ جو کہ اس کی مراد
 مقصود کا اصل راستہ اور اگلے لوگوں حضرات انبیاء و مرسلین
 علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم رحمۃ کا راستہ ہے ظاہر ہو جاتا ہے
 یہ شاہراہ کیا ہے بغیر کدورت کے صفائی کا راستہ بغیر شرک
 توحید کا راستہ بغیر منازعت کے سر جھکا دینے کا راستہ بغیر
 جھوٹ کے سچائی کا راستہ بغیر مخلوق کے خالق کا راستہ بغیر
 سبب کے سبب پیدا کرنے والے کا راستہ یہی وہ شاہراہ
 ہے جس پر دین کا دار مدار ہے اور جس پر ہمیشہ معرفت کے
 وہ سلاطین و بادشاہ جو کہ مردانِ خدا اور اس کے برگزیدہ و
 منتخب اور دین الہی کے مددگار اور دین کے واسطے محبت
 دشمنی رکھنے والے تھے چلا گئے ہیں۔

تجھ پر افسوس ہے کہ تو ان حضرات کے راستہ پر چلنے کا
 مدعی ہے حالانکہ تو اپنے نفس کو اور مخلوق میں سے دوسروں
 کو خدا کا شریک بنائے ہوئے ہے تیرے پاس ایمان
 ہی نہیں جب تک کہ تو کسی زمین والے سے خائف و امیدوار
 بنا رہے۔ تجھے زہد ہی نہیں جب تک کہ تو دنیا میں کمی چیز
 کو چاہتا رہے۔ تجھے توحید کا ذائقہ ہی نہیں جب تک کہ تو
 خدا کے راستہ میں کمی غیر پر نظر ڈالے۔ عارف تو دنیا و آخرت
 میں مسافر اور ان دونوں اور اسوے اللہ سے بے رغبتی کرنے
 والا ہوتا ہے فی الجملہ اس کو غیر اللہ کی طرف رغبت ہی نہیں
 ہوتی ہے۔

اے قوم تم میری باتیں سنو اور اپنے دلوں سے میرے

مَنْ قُلُوْ بِكُمْ كَيْفَ تَتَّبِعُوْنِي وَتَقْتَابُوْنِي
وَ اَنَا شَافِیْتُ عَلَیْكُمْ اَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ وَ
اَخِیْطُ قُتُوْیَ اَعْمَالِكُمْ وَ اَشْفَعُ اِلٰی حَسَنَاتِكُمْ
وَالْتَجَا وَرَا عَنْ سَبَابِكُمْ مِنْ عَرَفَتْنِیْ مَا
یَبْرَحُ مِنْ عِنْدِنِیْ اِلٰی اَنْ یَّمُوْتَ یَجْعَلْنِیْ
شَهِیْدًا لِّهِ وَ لَدَّ اِیَّهِ وَ طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ
وَلِبَاسُهُ یَسْتَغْنِیْ بِنِیْ عَنْ غَیْرِیْ -

اور پتہ دھرنے کو نکال دو میں تو تمہارا شفیع ہوں پھر تم مجھ پر کیسے
تہمت رکھتے ہو اور میری غیبت کرتے ہو میں تو تمہارے
بوجھ اٹھاتا اور تمہارے عملوں کی پھٹنوں میں بوجھ لگاتا رہتا
ہوں۔ اور تمہاری خوبیوں کے قبول کرنے اور تمہارے برائیوں
کے دفع فرما دینے کی حق عزوجل سے سفارش کرتا رہتا ہوں
جس نے مجھے پہچان لیا ہے وہ میرے پاس سے مرنے
کے وقت تک نہیں ملتا۔ اُس نے اپنی خواہشیں اور لذتیں
اور اپنا کھانا پینا اور لباس مجھ کو بنا رکھا ہے میری وجہ سے دوسروں
سے بالکل مستغنی ہے۔

يَا غُلَامُ كَيْفَ لَا تُحِبُّنِي وَ اَنَا
اُرِيْدُكَ لَكَ لَا لِيْ اُرِيْدُكَ مِّنْفَعَتِكَ وَ
تَعْلِيْمِكَ مِنْ يِّدِ الدُّنْيَا الْقَتَالَةِ الْغَدَاةِ
اِلٰی مَتٰی تَعْدُوْنَ خَلْفَهَا عَنْ قَرِيْبٍ
تَلْتَمِصُ اِلَيْكُمْ وَ تَقْتُلُكَ الْحَقُّ عَزَّ
وَجَلَّ لَا يَبْرُكُ مُجِيبُهُ مَعَ الدُّنْيَا
وَلَحْظَةً لَا يَأْمَنُهَا عَلَيْهِمْ وَ لَا
يَبْرُكُهُمْ مَعَهَا وَ لَا مَعَ غَيْرِهَا
فِي الْجُمْلَةِ بَلْ هُوَ مَعَهُمْ وَ هُمْ
مَعَهُ قُلُوْبُهُمْ اَبَدًا لَّهٗ ذَاكِرَةٌ
بَيْنَ يَدَيْهِ حَاضِرَةٌ وَ عَنْ غَيْرِهِ
مُعْرِضَةٌ وَ عَلَيْهِ مُقْبِلَةٌ فَهُوَ مَعَهُمْ
حَافِظٌ لَهُمْ وَ لَهُمْ مُؤَيِّدٌ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَ احْفَظْنَا كَمَا
حَفِظْتَهُمْ وَ اِنْتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً
وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَ قَنَا عَذَابَ

اے غلام تو مجھے کیوں محبوب نہ بنائے گا میں تو تجھے تیرے
ہی لیے چاہتا ہوں نہ کہ اپنی منفعت کی غرض سے تیری منفعت
کا خواستگار ہوں اور تجھے دنیا کے ہاتھ سے جو کہ تجھے قتل کر ڈالنے
والی دھوکہ دینے والی ہے چھوڑنا چاہتا ہوں۔ تو اس کے
پیچھے کب تک دوڑتا رہے گا۔ عنقریب دنیا تیری طرف متوجہ
ہوگی اور وہ تجھے قتل کر دے گی۔ حق عزوجل اپنے محبوبوں کو
دنیا کے ساتھ ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں چھوڑتا ہے وہ دنیا
سے ان پر مطمئن نہیں ہے وہ اسی وجہ سے اپنے دوستوں کو دنیا اور
غیر اللہ کے ساتھ فی الجملہ نہیں چھوڑتا ہے۔ بلکہ وہ اُن کی معیت
میں اور یہ اُس کی معیت میں ہمیشہ رہتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے قلوب
ہمیشہ خدا کے ذکر کرنے والے اس کے روبرو حاضر اور غیر اللہ
سے اعراض کرنے والے اور خدا کی طرف متوجہ رہنے والے
ہیں پس خدا اُن کا ساتھی اور اُن کا محافظ اور اُن سے اُنس پکڑنے
والا ہے اے اللہ تو ہم کو انھیں میں سے کرے اور ہماری
ویسی ہی حفاظت فرما جیسی کہ تو نے اُن کی حفاظت فرمائی ہے
اور ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں دے اور ہم کو دوزخ کے

النَّارُ ۚ وَقَالَ رَحِمَى اللّٰهُ عَنْهُ يَا مَنْ أَفَقَ اللّٰهُ
عَمَّ ۚ وَجَلَّ ۚ هُوَ الْمُظْهِرُ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
هُوَ الْمُنَادِي عَلَيْهِمْ هُوَ الْجَامِعُ لِقُلُوبِ
الْخَلْقِ عَلَى مَنْ يُرِيدُ مِنْ عِبَادِهِ هُوَ
الْمُسَخِّرُ تَرِيدُ أَنْتَ بِفَعْلِكَ قَدْ نَجَّمَ قُلُوبَ
الْخَلْقِ عَلَيْكَ لَا يَجِيءُ مِنْ هَذَا شَيْءٌ
يَا غُلَامُ أَتَرَكُ شَهْوَانِكَ تَحْتَ أَقْدَانِكَ
وَأَعْرِضُ عَنْهَا بِكُلِّ قَلْبِكَ فَإِنْ كَانَ
لَكَ شَيْءٌ مِّنْهَا فِي سَابِقَةِ عَلِيمِ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ فَهُوَ يَجِئُكَ فِي وَقْتِهِ لَأَن تَتَّبِعَ
السَّابِقَةَ لَا يَصْنَعُ الزُّهْدَ فِيهَا وَعِلْمُ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ يَجِئُكَ
الْقَسْمُ فِي وَقْتِهِ مَهْنَاءً مُّكْفًى مُّطِيبًا
فَتَأْخُذْهُ بِبَيْدِ الْوَعْدِ لَا يَبِيدُ الذَّلَّ وَمَعَ
ذَلِكَ قَدْ حَصَلَ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
ثَوَابُ الزُّهْدِ فِيهِ وَنَظَرَ إِلَيْكَ بِعَيْنِ
الْكَرَامَةِ لِأَنَّكَ لَمْ تَشْرِكْ وَتَلَبَّسْ فِي
طَلَبِهِ كَمَا هَرَبْتَ مِنَ الْإِفْسَامِ تَعَلَّقَتْ
بِكَ وَعَدَتْ خَلْفَكَ فَالْزُّهْدُ فِيهَا لَا يَنْفَعُ
وَلَكِنْ لَا يَبْدَأُ مِنَ الْإِعْرَاضِ عَنْهَا قَبْلَ تَجَنُّبِهَا قَلَمُ
مِنَى الزُّهْدِ وَالْتِنَالُ لَا تَقْعُدُ فِي رِوَابِكَ مَعَ جَهْلِكَ
تَفَقَّهُ ثُمَّ اعْتَزِلْ تَفَقَّهُ فِي حُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمُ
بِهِ ثُمَّ اعْزَلْ عَنِ الْكُلِّ إِلَّا أَحَادَ أَفْرَادٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِاللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَمَحَا لَطْمَتَكَ لَهُمْ وَسَمَاعَكَ مِنْهُمْ أَفْضَلُ مِنْ
إِعْزَالِكَ إِذَا آيَتٌ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَالزُّهْدُ

عذاب سے بچائیں۔ اسے منافق اللہ عزوجل ہی ہے جو کہ اپنے
بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے ظاہر فرما دیتا ہے وہی ان کو
مخلوق پر شہرت دیتا ہے وہی مخلوق کے قلوب پر اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہے جمع کر دینے والا اور تابدل بنا دینے والا
ہے۔ تو اپنے نفاق کی چال سے مخلوق کے دلوں کو اپنی طرف
متوجہ کرنا چاہتا ہے اس سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

اسے غلام تو اپنی شہوتوں کو اپنے تدموں کے نیچے چھوڑنے
اور پورے طور سے اپنے قلب کو ان سے موڑ لے اگر ان میں سے
کوئی شے علم الہی میں تیرے لیے ساقی ہو چکی ہے پس وہ یقیناً اپنے
وقت پر تیرے پاس آجائے گی کیوں کہ تقدیر امر میں نہدوست
نہیں ہوتا ہے اور علم الہی میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا ہے تیرا مقدر
مقسم اپنے وقت مقدر پر خوشگوار ہی و کفایت و پاکیزگی کی حالت
میں تجھے پہنچے گا پس تو اس کو عزت کے ہاتھ سے لے گا نہ کدورت
کے ہاتھ سے اور باوجود اس کے تجھے اللہ کے نزدیک سے
اس میں زہد کا ثواب ملے گا۔ اور وہ تیری طرف کرامت کی نظر سے
دیکھے گا اس لیے کہ تو نے مقسم شے کی طلب میں حرص اور الحاح
نہیں کیا ہے۔ جتنا بھی تو مقسم و مقدرات سے بھاگے گا وہ
تجھے چٹیں گے اور تیرے پیچھے دوڑیں گے لہذا اس میں زہد
کرنا صحیح و درست نہیں لیکن ان سے قبل ان کے آنے کے
اعراض ضرور ہی ہے تو مجھ سے زہد بنا اور لینا دینا سیکھا بھی
جہالت کے ساتھ اپنے گوشہ میں نہ بیٹھ۔ دینی مسئلہ سیکھ پھر
گوشہ نشین بن حکم خداوندی سیکھ اور اس پر عمل کر پھر سب سے رخص
پھیر لے اور علیحدہ ہو جا کر چند علماء ربانی میں سے متارہ پس ان
سے تیرا ملنا اور ان کا کلام سننا تیری گوشہ نشینی سے زیادہ اچھا
ہے۔ جب تو ان علماء میں سے کسی ایک کو بھی دیکھے پس اس کو

وَعَلَّمَهُ مِنْهُ النَّبِيُّ فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعُرْفِ
 بِهِ نَسَقَهُ فِيهِ بِسْمَاعِكَ لَهُ مِنْ أَفْوَاحِهِمُ الْعِلْمُ
 يُؤْخَذُ مِنْ أَفْوَاحِ الرِّجَالِ مَنْ هُوَ لِأَوَّلِ الرِّجَالِ
 الْعِلْمَاءُ بِحَاكِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَيْهِمْ فَإِذَا
 صَمَّ لَكَ ذَلِكَ انْعُرْ وَحَدِّثْ بِلَا نَفْسٍ فِي شَيْطَانٍ
 وَهَوًى وَطَبِيعٍ وَعَادَةٍ وَمُرُوءِيَةٍ لِلْخَلْقِ إِذَا
 صَمَّ لَكَ هَذَا إِلَّا يُعْزَلُ كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ
 وَأَرْوَاحُ الصَّالِحِينَ وَهَمَّهُمْ حَرْلُكَ إِنْ
 انْعَزَلْتَ عَنِ الْخَلْقِ عَلَى هَذِهِ الْقَاعِدَةِ وَإِلَّا
 فَأَنْعَزَ لَكَ نِفَاقٌ وَتَضْيِيعُ زَمَانِكَ فِي لَا شَيْءٍ
 وَتَكُونُ فِي النَّارِ دُنْيَا وَآخِرَةً فِي الدُّنْيَا
 فِي تَارِ الْأَقَاتِ وَفِي الْآخِرَةِ فِي النَّارِ الْمُعَذَّةِ
 لِلْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ اللَّهُمَّ عَفِّوْا وَ
 عَفِّوْنَا وَسَتِّرُوا وَتَجَاوَزُوا وَتَوَبُّوْا لَا تَهْتِكْ
 اسْتَارَنَا لَا تَوُاْخِذْ بَدُنِي يَا اللَّهُ بَا
 كِرِيْمُ أَنْتَ قُلْتَ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
 عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْنُوْا عَنِ السَّيِّئَاتِ تُبَّ عَلَيْنَا
 وَاعْفُ عَنَّا وَآمِينَ

وَيُحْكَمْ تَدْرِي الْعِلْمَ وَتَفْرَحُ كَفَرَجِ
 الْجَهْلَ وَتَعْصِبُ كَغَضَبِهِمْ فَزَحْكَ يَالدُّنْيَا
 وَمَا قَبَالَ الْخَلْقِ عَيْنِكَ يُنْسِيكَ الْحِكْمَةُ
 وَيُنْسِي قَلْبَكَ الْمُؤْمِنُ لَا يَفْرَحُ إِلَّا بِاللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ لَا يَغِيْرُهُ إِنْ كَانَ وَلَا بَدُّ مِنْ
 الْفَرَحِ فَافْرَحْ إِذَا كَانَ دُنْيَا وَبَدُّ لَهَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ تَنْفَعُ بِهَا خِدَامُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

لازم پڑے اور علم و معرفت الہی میں اُسی سے تفقہ حاصل کر ان
 کے منہوں سے احکام سن کر فقیرین علم مردوں کے منہوں سے
 لیا جاتا ہے یہ مرد کون ہیں۔ اللہ عزوجل کے حکم و علم کے بانی
 والے پس جب یہ حالت تیری درست ہو جائے اس وقت
 تو تنہا بغیر نفس اور بغیر شیطان اور بغیر خواہش و طبیعت و عادات
 اور بغیر مخلوق کی طرف نظر کرتے کے گوشہ میں بیٹھ جا۔ جب یہ
 گوشہ نشینی تیری درست ہو جائے گی اُس وقت فرشتہ تارا ارواح
 صالحین اور ان کی تمہیں تیرے ارد گرد ہوں گی۔ اگر مخلوق سے
 تیری تنہائی و علیحدگی و گوشہ نشینی اس قاعدہ پر تو بہتر ہے ورنہ
 یہ سب نفاق اور فضولیات میں زمانہ کا ضائع کرنا ہے اور دنیا و
 آخرت میں تو اگ میں رہے گا۔ دنیا میں انہوں کی آگ میں اور آخرت
 میں اُس آگ میں جو کافر و کافروں کے لیے بنائی گئی ہے
 اے اللہ میں معافی اور مغفرت اور پردہ پوشی اور تجاؤز اور توبہ
 کو طلب کرتا ہوں۔ تو ہماری پردہ دری نہ کر نہ ہمارے گناہوں
 پر مواخذہ فرمانا۔ اے اللہ اے کریم تو نے ارشاد فرمایا ہے۔
 وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ الْإِیْمَةِ وَهُوَ الَّذِي يَهْدِي السَّبِيلَ
 بَعْدَ ذَلِكَ كِتَابُ تَوْبَةِ الْإِیْمَةِ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ
 عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْنُوْا عَنِ السَّيِّئَاتِ تُبَّ عَلَيْنَا
 وَاعْفُ عَنَّا وَآمِينَ

اور اُن کی طاقتوں پر تو اُن کی مدد کرے۔ تو شب و روز خوفِ الہی لازم پکڑ دیاں تک کہ تجھے مثلِ موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے کہا جائے۔ لا تخافا انہی معکم الا ید تم و ڈرو مت میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا ہوں تو تو اُن ڈرنے والوں میں سے نہیں ہے کیوں کہ تیرے پاس تو محض علمِ کارِ طینا بغیرِ عمل کے ہے۔ پس یقیناً تو وارثِ انبیاء نہیں ہو سکتا وراثت تو جب درست ہو سکتی ہے جب علم و عمل و اخلاص سب ہوں۔ تو اپنے مرتبہ کو پہچان اور کھائی ایسی چیز کی طرف جو تیرے مقسم میں نہیں ہے پیش قدمی نہ کر۔ حتیٰ عزوجل کی تقدیر فرمائی، کوئی چیزوں میں حتیٰ تعالیٰ سے موافقت کر وہ تیری موافقت کرے گا اور وہ تیرے ساتھ مہربانی فرمائے گا اور تجھ سے بوجھ اٹھائے گا اور تیرے ساتھ دنیا و آخرت میں نرمی کرے گا۔ مسلمان کا جب ایمان قوی ہو جاتا ہے اُس کو مومن صاحبِ ایقان کہا جاتا ہے پھر جب اُس کا ایقان قوی ہو جاتا ہے اُس کا نام عارف رکھا جاتا ہے۔ پھر جب اُس کی معرفت قوی ہو جاتی ہے اُس کا عالم نام رکھا جاتا ہے۔ پھر اُس کا علم قوی ہو جاتا ہے اُس کا محبوب نام رکھا جاتا ہے اور جب اُس کی محبت قوی ہو جاتی ہے اُس کو محبوب کہہ کر پکارا جاتا ہے اور جب وہ صحیح معنوں میں محبوب ہو جاتا ہے اُس کا نام غنی و مقرب و متانس رکھا جاتا ہے۔ وہ قربِ الہی سے اُنس پکڑنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی حکمتوں اور علم اور اپنے اگلے پچھلے کلمے ہونے اور اپنی قضاء و قدر کے بھیدوں پر مطلع فرادیتا ہے اور یہ مطالب اُس کے حوصلہ اور اُس قوتِ قلبی اور وسعت کے جو کہ اُس کو خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے ہوا کرتا ہے۔ وہ اپنے رب عزوجل کی محبت میں قائم اور مخلوق سے قلباً غارج ہوتا ہے۔ جب رب تعالیٰ کا علم سابق آتا ہے اور

وَعَيْنُهُمْ عَلَى طَاعَاتِهِمْ أَلْزِمَ الْخَوْفَ فِي لَيْلِكَ وَتَهَارَكَ حَتَّى يُقَالَ بِقَبْلِكَ وَسِرِّكَ لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمْ أَسْمَعُ وَأَرَى كَمَا قَالَ ذَلِكَ لِمُوسَى وَهَارُونَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَا أَنْتَ مِنْهُمْ لَإِنَّ مَعَكَ حِفْظَ الْعِلْمِ بِلا عَمَلٍ فَلَا جَرَمَ لَا تَكُونُ وَارِثًا أَلَوْ رَأَيْتَ أَنَّهَا تَهَيَّأُ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالْإِحْلَاصِ إِعْرِفْ قَدْرَكَ وَلَا تَتَطَاوَلْ إِلَى شَيْءٍ لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ وَافِقَ الْحَقَّ عَمَّا وَجَلَ فِي مَقْدُورِهِ فَلَا جَرَمَ يُوَافِقُكَ وَيَكْطِفُ بِكَ وَ يَحْمِلُ عَنْكَ الْأَثْقَالَ وَيَرْفُقُ بِكَ ذُنُوبًا وَآخِرَةً الْمُؤْمِنُ إِذَا قَوِيَ إِيْقَانُهُ سَيَّي مُوقِنًا ثُمَّ إِذَا قَوِيَ إِيْقَانُهُ سَيَّي عَارِفًا ثُمَّ إِذَا قَوِيَ مَعْرِفَتُهُ سَيَّي عَالِمًا وَإِذَا قَوِيَ عِلْمُهُ سَيَّي مُحِبًّا وَإِذَا قَوِيَ مَحَبَّتُهُ سَيَّي مَحْبُوبًا وَإِذَا صَحَّ لَكَ ذَلِكَ سَيَّي غَنِيًّا مُعَرَّجًا مُسْتَأْنَسًا يَسْتَأْنِسُ بِقُرْبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلِعُهُ عَلَى أَسْرَارِ حِكْمِهِ وَ عَلَيْهِ وَ سَائِقِيهِ وَلَا حِقَّتِهِ وَ آثِرِهِ وَ قَدَرِهِ وَ يَكُونُ ذَلِكَ عَلَى قَدَرِ حَوْصَلَةٍ وَ مَا يُعْطِيهِ مِنْ قُوَّةٍ قَلْبِيهِ وَ سَعْيِهِ قَالِمٌ مَعَ تَرِيهِ عَزَّ وَ جَلَّ تَخَارِجُ بِقَلْبِهِ عَنِ الْخَلْقِ إِذَا جَاءَ عِلْمُهُ تَرِيهِ عَمَّا وَجَلَ السَّابِقُ

وَمَعَهُ قِسْمٌ مِّنَ الْمَأْكُولِ وَالْمَشْرُوبِ
وَالْمَلُوبِيسِ وَالْمَتَكُونِ لَا يَجِدُ مَن يَتَنَاوَلُهُ
مِنَهُ لَغَيْبَةِ الْمُنْفَذِ بِهِ فَيُوجِدُهُ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ لِيَتَنَاوَلَ لَيْسَ لَا يَبْطُلُ عِلْمُهُ وَ
يَتَنَجَّى فَيَخْلُقُهُ خَلْقًا آخَرَ وَيُنْشِئُهُ
لَيْسَ لَا يَنْتَقِضُ مَا بَنَاهُ فِي سَابِقِ عَلَيْهِ
فَيَبْتَلِقُهُ الْأَقْسَامُ كَمَا يَلْقُمُ الصَّبِيُّ
الصَّغِيرُ وَكَمَا تَضَعُ الْأُمُّ الدِّبْسَ فِي
فَمِ وَلَدِهَا الرَّضِيعُ تَنْزِلُ الْأَقْسَامُ فِي
فِيهِ وَيَكْزُمُ بِأَكْلِهَا كَمَا يَكْزُمُ الْمَرْيَضُ
بِتَنَاوُلِ الْأَشْرِبَةِ وَيَحْفَظُ قُوَّتَهَا بِهَا
لَا اخْتِيَارَ مِنْهُ فِي ذَلِكَ بَلِ السَّابِقَةُ
تُرَبِّيَ هَذَا الْمُؤْمِنَ الْمُؤَقِّنَ الْعَارِفَ
الْعَارِيَّ عَنِ جَلْبِ الْمَصَالِحِ إِلَى نَفْسِهِ
وَدَفْعِ الْمَضَارِّ عَنْهَا يَدُ الرَّحْمَةِ
تَقْلِبُهُ ذَاتُ الْيَسِيرِ وَذَاتُ الشِّمَالِ
بَلِ اللُّطْفُ يُشِيلُهُ وَيَحْطُلُهُ يَا خَيِّبَةُ
مَنْ لَمْ يَعْرِفِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ
يَتَعَلَّقْ بِدَيْلِ رَحْمَتِهِ يَا خَيِّبَةُ
مَنْ لَمْ يُعَاوِلْهُ وَيَنْقُطِعْ إِلَيْهِ
بِقَلْبِهِ وَيَتَعَلَّقْ بِهِ بِسِرِّهِ وَيَتَمَسَّكْ
بِلُطْفِهِ وَمِنْهُ -

يَا قَوْمَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَتَوَلَّى تَرْبِيَةَ
قُلُوبِ الصِّدِّيقِينَ مِنْ حَالِ صُغُرِهِمْ إِلَى كِبَرِهِمْ
كُلَّمَا اخْتَبَرَهُمْ لِبَشْيَةٍ مِّنَ الْبَلَايَا وَمَا لِي

اُس کے ہمراہ کھانے پینے لباس و نکان کا حصہ ہوتا ہے اور اُس
کو بے سبب اُس کے غائب ہونے کے نہیں پاتا ہے پس
حق تعالیٰ اُس کے لینے کے لئے اپنے اس محبوب کو ظاہر و
پیدا کرتا ہے تاکہ علم ازلی باطل و محو نہ ہو جائے پس حق تعالیٰ
اُس کو دوسری زندگی کے ساتھ پیدا فرماتا ہے تاکہ تقدیری
نہی ہوئی عمارت مہندم نہ ہو جائے پس اُس محبوب کو اُس کے
مقسوم حصہ کے ایسے لقمہ کھلائے جاتے ہیں جیسے کہ چھوٹے
بچہ کو لقمہ دیئے جاتے ہیں اور جیسے کہ مال اپنے شیر خوار بچہ کے
منہ میں چھوارے کا شیرہ لگا دیتا ہے۔ اُس کے منہ میں اُس کو
مقسوم رکھ دیتے ہیں اور وہ اُسے ایسے کھاتا رہتا ہے جیسے
کہ مریض شربتوں کو پیتا ہے اور اُن کے ذریعہ سے اپنی قوت کی
بغیر اپنے اختیار کے حفاظت کرتا ہے۔ بلکہ سابقہ تقدیر الہی
ایسے مومن صاحب الیقان عارف باللہ فانی کی جو کہ اپنی طرف نفع
کھینچنے اور اپنے سے منفرت رساں چیزوں کے دفع کرنے
سے قنا کو چکا ہے پرورش فرماتا ہے۔ رحمت کا ہاتھ اسے
دائیں بائیں کوٹ دلاتا رہتا ہے اور مہربانی کا ہاتھ اسے اٹھاتا
بٹھاتا رہتا ہے واسطے ناکافی اُس شخص کی جس نے کہ اللہ عز و جل
کو نہ پہچانا اور اُس کے دامن رحمت سے نہ چپٹاوائے ناکافی
اس کی جس نے خدا سے معاملہ نہ کیا اور وہ اس کی طرف اپنے قلب
سے متوجہ نہ ہوا اور اپنے سر سے اُس کے ساتھ اُس نے
تعلق پیدا نہ کیا اور احسانات و لطف خداوندی سے وابستہ
نہ ہوا۔

اے قوم صدیقین کے قلوب کی ترتیب کا اُن کے صغریٰ
سے اُن کے بڑھاپے تک اللہ تعالیٰ ضامن و کفیل رہتا ہے جب
ہی کسی بلا سے اُس کو جانچتا ہے امتحان لیتا ہے اور اُس پر

صَبَرَهُمْ اَزْدَادَ قُرْبِهِمْ مِنْهُ الْبَلَا يَا
لَا تَقْهَرُهُمْ وَلَا تُلْحِقُهُمْ كَيْفَ
تُلْحِقُهُمْ وَهِيَ مَا شِئْتَ وَقُلُوبُهُمْ
عَلَى اَجْنَحَةِ الطَّيُورِ الطَّائِرَةِ يَا
خَبِيَّةٌ مَنْ يُوْذِي قُلُوبَهُمْ يَا مَقَّتَ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَا غَضَبَ اللّٰهِ عَزَّ
وَجَلَّ لَهُ يَا حِرْمَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
لَهُ

يَا غَلَامُ كُنْ غُلَامَ الْقَوْمِ وَارْضَا
لَهُمْ وَخَادِمًا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ فَاِذَا
وُتِّ عَلَى ذَلِكَ صِرْتَ سَيِّدًا
مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
لِعِبَادَةِ الصَّالِحِينَ رَفَعَهُ اللّٰهُ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اِذَا احْتَمَلْتَ
الْقَوْمَ وَخَدَمْتَهُمْ مَا فَعَلَ اللّٰهُ
اِيْهِمْ وَجَعَلَكَ رَئِيسَهُمْ فَكَيْفَ
اِذَا خَدَمْتَ خَوَاصَّهُ مِنْ خَلْقِهِ
اللّٰهُمَّ اَجْرِ الْخَيْرَاتِ عَلَى اَيْدِيْنَا
وَالسِّنِّيْنَا وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ
لُطْفِكَ وَعِنَايَتِكَ

اُن کا صبر معائنہ کرتا ہے اُن کی نزدیکی اُس سے زیادہ ہوتی
ہے مصیبتیں نہ ان کو مغلوب کرتی ہیں اور نہ اُن تک پہنچتی ہیں
مصیبتیں ان کو کیسے لاتی ہوں جب کہ مصیبتیں تو پیادہ ہیں
اور ان اولیاء الہی کے دل اُڑانے والے پرندوں
کے بازوؤں پر ہوتے ہیں۔ واسطے ناکامی اُس کی
جو کہ ان کے دلوں کو شائے ہائے اللہ عزوجل کا غمد اس کے لیے ہائے اللہ عزوجل
کا عذاب اُس کے لیے ہوا اور یہ نہ سمجھے اسے واسطے اس
کی محرومی پر جو کہ اللہ کی جانب ہے۔

اسے غلام تو اولیاء اللہ کا غلام و خادم اور اُن
کے سامنے کی خاک پا بن جا۔ پس جب تو اس پر ہنسی
کرے گا تو سردار بن جائے گا۔ جو کوئی اللہ عزوجل اور
اُس کے نیک بندوں کے سامنے جھکتا ہے اللہ تعالیٰ
اُس کو دنیا و آخرت میں بلندی دیتا ہے جب عام قوم کی
خدمت کرے گا اور تکلیفیں برداشت کرے گا۔ تو تجھ
کو اللہ اُن پر بلند کر دے گا اور تجھ کو اُن کی سرداری
عطا فرمائے گا۔ پس کیا حالت ہوگی اُن کی جو کہ مخلوق
میں سے خواص اولیاء اللہ کی خدمت کرے گا۔ یا
اللہ ہمارے ہاتھوں پر اور زبانوں پر نگوئیوں کا
اجرا فرما اور ہم کو اپنے لطف و عنایت کا اہل بنا
لے۔ آمین۔

پچنویں مجلس

المجلس الخامس والخمسون

رضاء الہی کے بیان میں

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو مدرسہ قادریہ میں صبح کے وقت ارشاد فرمایا:

کچھ کلام کے بعد فرمایا جو کوئی یہ چاہے کہ اس کو تقدیر الہی پر رضا حاصل ہو جائے اُس کو چاہیے کہ ہمیشہ موت کا ذکر کیا کرے کیوں کہ موت کا ذکر مصیبتوں اور آفتوں کو آسان کر دیا کرتا ہے اور اپنے نفس اور مال اور اولاد کے متعلق تقدیر پر ہمت نہ لگا بلکہ یہ کہا کر کہ میرا رب مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے پس خجب تو اسی حالت پر ہیشگی کرے گا تجھے رضا و موافقت الہی کی لذت حاصل ہو جائے گی تمام آفتیں مع اپنے فروع و اصول کے چلی جائیں گی اور اس کے بدلہ میں نعمتیں اور پاکیزہ چیزیں تیرے پاس آئیں گی جب بھی تو حالتِ بلا میں رضاء الہی سے موافقت کرے گا اور اس سے لذت پکڑے گا تجھے ہر جانب سے نعمتیں آنے لگیں گی۔ تجھ پر اسے غافل افسوس ہے تو غیر اللہ کی طلب میں اللہ سے لاپرواہی نہ کر اللہ تعالیٰ سے اُس کے غیر کی طلب نہ کر۔ تو تک اُس سے وسعت رزق پا رہتا رہے گا ہو سکتا ہے کہ یہ طلب تیرے لیے نذر ہو اور تجھے علم نہ ہو۔ جب تجھے یہ خبر نہیں کہ بھلائی کس چیز میں ہے۔ پس سکوت اختیار کر اور تقدیر سے موافقت کر اور خدا سے اُس کے افعال پر رضامندی کی اور تمام حالتوں میں شکر کی طلب کرتا رہہ شکر نہ ہونے کی صورت میں وسعت رزق نذر ہے اور صبر نہ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِكَرَّةِ الْجَمْعَةِ فِي الْمَدَارَسَةِ سَابِعَ عَشْرَةَ هِيَ رَمَضَانَ سَنَةِ خَمْسٍ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامٍ مِّنْ أَرَادَ أَنْ يَحْصُلَ لَهُ الرِّضَا بِقَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيُذَكِّرْ الْمَوْتَ فَإِنَّ ذِكْرَهُ يُهَيِّئُ الْمَصَائِبَ وَالْأَفَاتِ لَا تَنْتَهِي عَنْهُ عَلَى نَفْسِكَ وَعَلَى قَالِكَ وَعَلَى وَلَدِكَ بَلْ قُلْ سَرِيحِي أَعْلَمُ بِمِجْنِي فَإِذَا دُمْتُ عَلَى ذَلِكَ جَاءَتْكَ لَذَّةُ الرِّضَا وَالْمُوَافَقَةِ فَتَذْهَبُ الْأَفَاتُ بِأَصُولِهَا وَفُرُوعِهَا وَيَجِيئُكَ بِدَلَامَا النِّعَمِ وَالطَّيِّبَاتِ لَمَّا وَافَقْتَ وَتَلَذَّذْتَ بِالرِّضَا فِي حَالِ الْبَلَاءِ جَاءَتْكَ النِّعَمُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَمَكَانٍ وَيُحَلِّقُ بِأَعَاظِكَ وَلَا عَنْهُ لَا تَشْتَغِلُ عَنْهُ بِطَلَبِ غَيْرِهِ كَمَا تَطْلُبُ مِنْهُ سَعَةَ الرِّزْقِ وَلَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكَ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ مَا تَدَارِي الْحَبِيرَةُ فِي آيِ شَيْءٍ فَاسْكُتْ وَوَارِقْ وَأَطْلُبْ مِنْهُ الرِّضَا بِأَفْعَالِهِ وَالشُّكْرَ فِي سَائِرِ الْأَحْوَالِ سَعَةُ الرِّزْقِ فِتْنَةٌ مَعَ عَدَمِ الشُّكْرِ وَصَبْقُ الرِّزْقِ فِتْنَةٌ مَعَ عَدَمِ الصَّبْرِ

الشُّكْرُ يَزِيدُكَ مِنَ التَّعَمُّ وَ يُقْتَرِبُكَ
إِلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّبْرُ يُثَبِّتُ
أَقْدَامَ قَلْبِكَ وَيُبْصِرُكَ وَيُؤَيِّدُكَ وَ
يُظْفِرُكَ وَ عَاقِبَتُهُ مَحْمُودَةٌ دُنْيَا وَ
آخِرَةً الْإِعْتِرَاضُ عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
حَرَامٌ يُظْلَمُ بِهِ الْقَلْبُ وَالْوَجْهُ
وَيُحَاكُ يَا جَاهِلُ بَدَلٌ مَا تَشْتَدُّ
نَفْسُكَ يَا لِعِترَاضِ أَشْنَلِهَا يَا لِسُّؤَالِ
بَلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ شَاغِلُهَا بِهِ حَتَّى تَذْهَبَ
أَوْقَاتُ الْبَلَايَا وَتَنْطَفِئَ رَسِيرَاتُ
الْأَفَاقِ وَأَمَّا أَنْتَ يَا مُدَّعِي إِرَادَةٍ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُطْلِعُ عَلَى خَزَائِنِ
رَحْمَتِهِ وَمَحَبَّتِهِ فَسَلِّهِ إِذَا كُنْتَ فِي
الطَّرِيقِ قَبْلَ الرُّصُولِ إِلَيْهِ إِذَا
تَحَيَّرْتَ قُلْ يَا ذَلِيلٌ وَعَجَزْتُ عَيْنِ
الصَّدْرِ قُلْ إِلَهِي أَعْيَى وَصَيَّرَنِي وَ
اكَشَفَ عَيْنِي وَأَمَّا إِذَا وَصَلْتَ وَ
أَدْخَلَ قَلْبَكَ وَقَرَّبَ مِنْهُ فَلَا
سُؤَالَ وَلَا لِسَانًا بَلْ سَكُوتًا وَمُشَاهَدَةً
لِصَيْرِ ضِعْفًا وَالضَّعِيفُ لَا يَتَشَهَّى بَلْ
يُحَسِّنُ الْأَدَبَ وَيَأْكُلُ مَا يُقَدَّمُ
لَهُ وَيَأْخُذُ مَا يُعْطَى إِلَّا أَنْ يُقَالَ لَهُ
تَشَهُ فَيَتَشَهَّى امْتِثَالِ أَمْرٍ لَا اخْتِيَارًا
مِنْهُ السُّؤَالُ عِنْدَ الْبُعْدِ وَالسُّكُوتُ عِنْدَ
الْقُرْبِ الْقَوْمُ لَا يَعْرِفُونَ عَمِيرَ الْحَقِّ

ہونے کی صورت میں رزق کی تنگی قذیب ہے شکر تیری نعمتوں کو
بڑھائے گا اور تجھے رب عزوجل سے نزدیک کر دے گا اور
اور صبر تیرے قلب کے قدموں کو ثبات قدمی دے گا اور اس کی
مدد و تائید کرے گا اور منظر و منور ہائے گانجام کار صبر کا دنیا و
آخرت میں عمدہ و محمود ہے حق عزوجل پر اعتراض کرنا حرام ہے
اس سے قلب و چہرہ دونوں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ تجھ پر انفس ہے
جس اعتراض میں تو اپنے نفس کو مشغول کر رہا ہے اس کے عوض
حق عزوجل سے سوال کرنے میں اسے مشغول کر اسی مشغولیت نفس
کو لگا تا کہ تیری بلاؤں کے وقت ٹل جائیں اور انتوں کی آگ بجھ
جائے۔ اور تو اے طلب الہی کے مدعی اور اس کے محبت
کے خزانوں پر خبردار ہونے والے سب تک راستہ میں
رہے اس کی طرف پہنچنے سے پہلے اس سے سوال کرتا رہ
جب تو راستہ میں متحیر ہو کہو اے حیرت زدہ لوگوں کے رہنما
میری رہنمائی کر۔ اور جب تو مصیبت میں مبتلا کیا جائے اور صبر
سے عاجز ہو کہو اے اللہ میری مدد کر اور مجھے صابر بنا اور اس
مصیبت کو مجھ سے کھول دے۔ اور لیکن جب تو منزل مقصود
پر پہنچ جائے اور تیرے قلب کو بارگاہ الہی میں داخل دے دیا
جائے اور قرب کا درجہ مل جائے تو اس وقت نہ سوال ہو اور
نہ زبان بلکہ محض سکوت و مشاہدہ ہو۔ تو جہان ہی جائے گا اور جہان
کسی چیز کا خواہاں نہیں ہوا کرتا ہے بلکہ اس ادب کا برتاؤ کی کرتا
ہے اور جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اسے کھاتا ہے اور کچھ دیا جاتا ہے اسے لیتا
ہے۔ مگر جب کہ میزبان کی طرف سے اسے کہا جاتا ہے کہ
فرائش کر پس اس وقت وہ بتیل کم بغیر خود اقداری کے فرمائش
کر دیتا ہے۔ دوری کے وقت سوال اور قرب کے وقت
سکوت لازم ہے۔ اللہ والے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں

پہنچاتے ہیں اُن کے یار و احباب اُن سے منقطع ہو جاتے ہیں اور اُن کے دلوں سے سب اسباب جدا ہو جاتے ہیں اگر اُن سے کھانا پینا چند دنوں یا چند مہینوں بند کر دیا جاوے جب وہ پروانہ کریں اور نہ اُن میں تغیرات پیدا ہوں کیوں کہ حق عزوجل اُن کا غذا دینے والا ہے جو چاہتا ہے اُن کو غذا دیتا رہتا ہے۔ جو کوئی محبت الہی کا دعویٰ کرے اور اللہ سے غیر اللہ کو طلب کرے پس وہ یقیناً اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ ہاں جب کہ وہ سچا محبوب واصل الی اللہ گمان و مقرب بارگاہ الہی ہو جائے گا اُس سے کہا جاتا ہے مانگ اور خواہش کر اور جو کچھ تو چاہے وہ کہو کیوں کہ عزت دے دیا گیا ہے محب حالت قبض میں ہوتا ہے اور محبوب حالت بسط میں اور محب ناکافی میں اور محبوب عطا میں ہوتا ہے جب تک بندہ محب بن رہا ہے پس وہ حیرت انگیز اور پراگندگی میں اور گذراؤنات کے لئے فو معاش میں رہتا ہے۔ اُس کے بعد جب حالت پلٹتی ہے اور وہ محبوب بن جاتا ہے تو اُس کے حق میں معاملہ پلٹا جاتا ہے ناز و نیاز اور فراخ عیشی اور الطمینان اور وسعت رزق اور مخلوق کا مسخر ہو جانا حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ کُل اُس کے صبر اور حالت محبت میں ثابت قدمی کی برکت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ بندہ کی خدا سے مصاحبت اور خدا کی بندہ سے محبت ایسی نہیں ہوتی ہے۔ جیسی کہ مخلوق کی محبت مخلوق سے۔ ہمارے رب عزوجل کی مانند مشابہ کوئی چیز نہیں ہے وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اُس نے مثالیں تو آدمیوں کے واسطے بیان فرمائی ہیں تم اس سے فہم و دانش اور اُس کی معیت میں خوش دلی کو طلب کرو پس بر تحقیق وہ جس کے لئے چاہتا ہے خوش دلی کو وسیع کر دیتا ہے دلوں

عَزَّ وَجَلَّ تَقَطَّعَتْ الْأَرْبَابُ عَنْهُمْ وَ
انْخَلَعَتِ الْأَسْبَابُ مِنْ قُلُوبِهِمْ كَوَانْقَطَعُ
عَنْهُمْ الطَّلَامُ وَالشَّرَابُ أَيَّامًا وَ أَشْهُرًا
لَا يَبَالُونَ وَلَا يَغَيِّرُونَ لِأَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
مُعَذِّ يَوْمِهِمْ يُغَذِّيهِمْ بِمَا يُرِيدُ مِنْ أَدْعَى
مَحَبَّتِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَطَلَبَ مِنْهُ غَيْرُهُ
فَقَدْ كَذَبَ فِي مَحَبَّتِهِ أَمَّا إِذَا صَارَ مُحِبُّوًّا
وَاصِلًا ضَيْفًا مُقَرَّبًا يُقَالُ لَهُ أَطْلَبُ وَتَشْتَهُ
وَقُلْ مَا تَرِيدُوا فَاتُّكُ مُمْكِنُ الْحَبِّتِ مَقْبُوضُ
وَالْمُحِبُّونَ مَبْسُوطُ الْحُرْمَانِ لِلْحَبِّ
وَالْعَطَاءِ لِلْمُحِبِّ مَا ذَا أَمَ الْعَيْدُ مُحِبًّا
فَهُوَ فِي الْهَيْمَانِ وَالتَّقْطَعُ وَالتَّمَرُّقُ وَ
الْكَسْبُ لِأَجْلِ الْقُوتِ فَإِذَا انْقَلَبَتِ
التَّوْبَةُ فَصَارَ مُحِبُّوًّا انْقَلَبَ الْأَمْرُ
فِي حَقِّهِ وَجَاءَ الدَّلَالُ وَالِزْفَانِيَّةُ
وَالسُّكُونُ وَسَعَةُ الرِّزْقِ وَتَسْخِيرُ
الْخَلْقِ كُلُّ هَذَا بِبَرَكَةِ صَبْرِهِ وَتَبَاتِهِ
فِي حَالِ مَحَبَّتِهِ صَحْبَةِ الْعَبْدِ لِلَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَمَحَبَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ لَبِستُ
كَمَحَبَّةِ الْمَخْلُوقِ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ
كَمَثَلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ه
أَضْرَبَ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ أُطْلِبُوا مِنْهُ
الْفَهْمَ عَنْهُ أُطْلِبُوا مِنْهُ طِبَّةُ الْقُلُوبِ عَلَى
مَنْ كَيْشَاءُ يُكْثِرُ أَمْرَاقَ الْقُلُوبِ

عہ قبض و بسط دونوں تصوف کی اصطلاحیں ہیں اول کا تعلق خون سے دوسرے کا تعلق رحمت و وسعت سے ہوتا ہے۔

لَمْ يَشَأْ الْوَاحِدُ مَنْ لَهُ لَاءُ الْقَوْمِ
يَسْمُ قَلْبَهُ أَهْلُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَصِيرُ قَلْبَهُ كَعَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
كَانَتْ عَصَا مُوسَى فِي ابْنِ آدَمَ أَمْرَهَا
حِكْمَةٌ ثُمَّ صَارَتْ قُوَّةً كَمَا كُنْتَ
تَحْمِلُ مَا دَكَ إِذَا لَمْ يَتَّخِذْ عَلَى
حَمْلِهِ وَيَرْكَبُهَا إِذَا عَجَزَ عَنِ الْمَشْيِ
وَتَدْفَعُ عَنْهُ الْأَذَى وَهُوَ قَائِدٌ
وَنَاصِيَةٌ وَتُشِيرُ لَهُ شَيْئًا رَأَوْنَ كُنْ
جَنَسٍ وَتُظِلُّ عَلَيْهِ إِذَا قَعَدَ أَمَّا
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَتَدْفَعُ فِيهَا
فَاسْتَأْنَسَ بِالْقُدْرَةِ بِرَاسِطَةِ الْعَصَا
فَلَمَّا جَعَلَهُ نَبِيًّا وَقَرَّبَهُ وَكَلَّمَهُ
وَكَلَّمَهُ قَالَ مَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا
مُوسَى قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّلُ عَلَيْهَا
وَأَهْشُ بِهَا عَلَى غَنِيِّ دَلِي فِيهَا
مَا رَبُّ الْخَرَى فَقَالَ لَهُ أَلْقِهَا
يَا مُوسَى فَالْقَاهَا فَصَارَتْ حَبَّةً
عَظِيمَةً فَهَرَبَ مِنْهَا فَقَالَ لَهُ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ
سَنُعِيدُهَا فَكَانَ الْمَقْصُودُ مِنْ ذَلِكَ
أَنْ يُطْلِعَهُ عَلَى الْقُدْرَةِ حَتَّى
يَهْوَنَ فِي عَيْنَيْهِ مُلْكُ فِرْعَوْنَ
وَيَعْلَمَهُ الْحَرْبُ بِفِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ
هَبَّاهُ لِقَاتِلِهِمْ وَأَظْلَمَهُ عَلَى خَرَقِ

رزقوں کو جس کے لیے چاہتا ہے بڑھاتا رہتا ہے۔ اویام اللہ
میں سے ہر ایک کے قلب میں تمام آسمان وزمین والوں کی گنجش
ہوا کرتی ہے اُن کا قلب مثل عصا موسوی کے ہو جاتا ہے علیہ السلام
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ابتداء حال میں حکمت تھا بعدہ
سہرا قدرت بن گیا تھا۔ وہی عصا جب کہ موسیٰ علیہ السلام اپنے
تو شر کو داٹھا سکتے تھے اُس کا حال بن جاتا تھا۔ اور وہی عصا
آپ کی سواری بن جاتا تھا جب کہ آپ چلنے سے عاجز ہو جاتے
تھے اور آپ کے بیٹھنے اور سونے کی حالت میں وہی عصا
مکلفیت دہ چیزوں کو رفع کرتا رہتا تھا۔ اور وہی بوقت ضرورت
درخت بن کر آپ کے لیے ہر قسم کے پھل پیش کر دیتا تھا۔ اور
جب آپ بیٹھا کرتے تھے قواب پر سایہ کو لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ
نے عصا میں اُن کو اپنی قدرت کا ملاحظہ کرا کر بواسطہ عصا کے
اپنی قدرت سے موسیٰ علیہ السلام کو انوس بنایا اور اُن سے کلام
فرمایا اور اُن پر احکام جاری کئے ارشاد فرمایا اے موسیٰ میرے
ہاتھ میں کیا ہے جواب دیا وہ میرا عصا ہے جس پر میں نیکہ لگایا
کرتا ہوں اور اُس سے اپنی بچیوں کے لیے تیرے جھاڑ لیتا ہوں
اور اس میں میرے لیے دوسری ضروریات بھی ہیں۔ پس ارشاد
الہی ہوا اے موسیٰ ذرا اس کو ہاتھ سے ڈال دو پس اُس وقت
عصا کو ہاتھ سے گرادیا اُس وقت وہ بڑا اثر دیا بن گیا پس موسیٰ
علیہ السلام اُس سے ڈر کر بھاگنے لگے تب ارشاد الہی ہوا کہ اے
موسیٰ اُس کو ہاتھ میں لے اور ڈر مت۔ اس سے مقصود یہ
تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کو قدرت پر خبردار کر دیا جاوے تاکہ وہ
نگاہ موسوی میں حکومت فرعون کو ذیل کرے اور اُن کو فرعون
اور اُس کے شکوت سے رونا سکھاوے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام
کو فرعونوں کے قتال کے لیے آمادہ کر دیا اور اُن کو خرق عادات

كَانَ فِي ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ ضَيْقُ الْقَلْبِ وَ
الضَّدُّ بِرُشْدٍ وَسَعَةِ قَدْبِهِ وَاعْطَاكَ
الْحُكْمَ وَالشُّوْرَةَ وَالْعِلْمَ

يَا جَاهِلُ مَنْ هَذِهِ قُدْرَتُهُ
يُنْسِي وَيُعْطِي لَا تَنْسَ مَنْ لَا يَنْسَاكَ
وَلَا تَغْفُلْ عَنْ مَنْ لَا يَغْفُلُ عَنْكَ اذْكُرْ
الْمَوْتَ فَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ مُؤَكَّلٌ
بِأَرْوَاحِهِمْ لَا يَغْفُلُكَ شَبَابُكَ وَمَلَكَ
وَجَمِيعُهُ مَا أَنْتَ فِيهِ قَرِيبٌ يُؤْخِذُ
مِنْكَ جَمِيعُهُ مَا أَنْتَ فِيهِ وَتَذَكَّرُ
تَغْرِيطُكَ وَتَضْيِيعُكَ لِهَذِهِ الْأَيَّامِ
فِي الْبَطَالَاتِ فَتَتَدَمَّرُ وَلَا يَنْفَعُكَ النَّدَمُ
عَنْ قَرِيبٍ تَمُوتُ وَتَذَكَّرُ كَلَامِي وَنُصْحِي
لَكَ تَتَمَسَّحُ فِي قَبْرِكَ أَنْ تَكُونَ عِنْدِي
وَتَسْمَعُ مِنِّي اجْتَهِدْ أَنْ تَقْبَلَ قَوْلِي
وَتَعْمَلَ بِهِ حَتَّى تَكُونَ مَعِيَ دُنْيَا وَآخِرَةً
أَحْسِنْ ظَنَكَ رَبِّي حَتَّى تَنْتَفِعَ بِقَوْلِي
أَحْسِنْ ظَنَكَ بِغَيْرِكَ وَاسْتَنْفِظْ ظَنَكَ بِنَفْسِكَ
إِنْ فَعَلْتَ هَذَا انْتَفَعْتَ وَانْتَفَعْتَ غَيْرُكَ بِكَ
مَا دُمْتُ مَعَ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْتَ فِي
هَمٍّ وَعَظْمٍ وَشِدْكَ وَثِقَلٍ أَخْرِجْ مِنْ
الْخَلْقِ بِقَلْبِكَ وَالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَقَدْ رَأَيْتَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَدُنُ سَمِعَتْ وَلَا
خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ كَبَشْرَ هَذَا الَّذِي أَنْتَ فِيهِ لَا يَصِفُهُ
وَلَا يَنْقُصُهُ لِأَنَّ أَسَاسَهُ وَآيَهُ مَا هُوَ مُحْكَمٌ هُوَ

پر مطلع کر دیا اور ابتدا میں قلب و سینہ کی تنگی مٹی بھربھرتی تھی
اُس کے قلب و سینہ میں وسعت دے دی۔ اور اُن کو شہادت و
شہادت تھی عطا فرمادی اور اُن کے ہاتھ میں قدرت رکھ دی
اُن کو حکم و نبوت و علم عطا کر دیا۔ اسے جاہل جس کی قدرت ایسی ہو
کیا وہ بھلا دینے اور نافرمانی کے قابل ہے تو اسے نہ بھلا ہو کہ
تجھے نہیں بھلا تا اور تو اس سے غافل نہ ہو جو کہ تجھ سے غفلت نہیں
فرماتا ہے موت کو یاد کئے جائیوں کہ ملک الموت روحوں پر
سلط کر دیئے گئے ہیں تیرا اسباب اور تیرا مال اور جو کچھ بھی تیری
ملکیت میں ہے تجھے دھوکہ میں نہ ڈال دے۔ عنقریب یہ سب
تجھ سے لے لیا جائے گا۔ اور تو اپنی تصور داری اور ان ایام کی
فطوریات میں ضائع کر دینے کو یاد کر کے نادم و شرمندہ ہو گا اُس
وقت کی ندامت تجھے کچھ نفع نہ دے گی۔ عنقریب تو مرے گا اور
میرے وعظ و نصیحت کو یاد کرے گا اور اپنی قبر میں تنہا کرے گا
کہ تو میرے پاس ہی ہوتا اور میرے وعظ کو مجھ سے سُننا تو اس
بات کی کوشش کر کہ تو میرے قول کو قبول کرے اور اُس پر عمل کرے تاکہ
تو دنیا و آخرت میں میرے ساتھ رہے۔ تو میرے ساتھ کُن کُن
رکھ تاکہ تجھ کو میرا قول نفع دے۔ دوسروں کے ساتھ تو نیک گمان
رکھ اور اپنے نفس سے بدگمان رہ اگر تو ایسا کرے گا تو خود بھی
نفع پائے گا دوسرے بھی تجھ سے نفع پائیں گے۔ جب تک تو
غیر اللہ کی معیت میں رہے گا پس تو رنج و غم اور شرک و گناہ میں مبتلا
رہے گا تو دل سے مخلوق سے علیحدہ ہو جا اور حق عزوجل سے
مل جا اس حالت میں تو وہ دیکھے گا جو کہ نہ اُنکھتے دیکھا ہے۔
اور زندگانوں سے سنا ہے اور جو نہ کسی انسان کے قلب میں خطرہ
بن کر گزرا ہے جس حالت میں کہ تو ہے یہ تو درست و تمام ہی نہیں رہا
پرہیزی ہے کیوں کہ اُس کی بنیاد سست و کمزور ہے مضبوط نہیں وہ

تو گر جانے والی ہے تو نے تو اونچے ٹیلہ پر عمارت بنا رکھی ہے
تو اللہ کی طرف رجوع لا تو بر کر اور اس حالت کی جس میں کہ تو ہے۔
بدل دینے کی خدا سے تمنا کر دنیا کی طلب اور آخرت سے روگردانی
جو دل میں گھسی ہوئی ہے اُسے وہ دور کر دے۔

تجھ پر انسوس ہے خدا نے تیرے لیے محتاجی کو پسند کیا
ہے اور تو اس سے امیری طلب کرتا ہے کی تو نے نہ جانا کہ وہ
جسے تیرے لیے پسند کرتا ہے تو اس کو ناپسند کر رہا ہے۔ تو خدا کے
پسند کی ہوئی چیز کو ناپسند ٹھہرا رہا ہے۔ تیرا نفس اور تیری خواہش اور
تیری طبیعت اور تیرا شیطان اور تیرے بسے ہم نشین سب کے
سب اختیار الہی کو ناپسند کرتے ہیں۔ پس تو ان کی موافقت نہ کر اور
تو ان کی طرف متوجہ ہو اور نہ تو ان کے اعتراض اور خدا پر غصہ
کی طرف توجہ کر۔ تو قلب و باطن کے حکم کو فقط سنا کر کیوں کر یہ دونوں
خیر کا حکم دیتے ہیں اور شر سے روکتے ہیں۔ تو اپنی محتاجی پر راضی
رہ کیوں کر اس پر تیری رضامندی وہی بعینہ امیری و دولت ہے یہ
بھی منجملہ حفاظت الہی کے ہے کہ تو غلات تقدیر پر قدرت نہیں
رکھتا ہے کیوں کہ جس وقت رب تمنا لے اس پر تجھے قدرت ملے
وینا تو غالب و ظاہر تری ہی ہے کہ اپنے گناہوں کے سبب سے
ہلاک ہو جاتا ہے اور جب کہ اس نے تجھے محتاج و عاجز بنا دیا ہے
تو غالب و ظاہر تری ہی ہے کہ وہ تیرے گناہوں سے محافظت
فرما رہا ہے پس جب تو خدا کے اختیار پر صبر اختیار کر لے گا تو تیرے
لیے اس کے پاس اسنا ثواب ہو گا کہ تو اور تمام زمین والے اس
کے شمار کرنے کی طاقت نہ رکھیں گے تو تو جلد باز ہے اور
جلد باز کے ہاتھ میں اس کے خواہشات میں سے کچھ بھی نہیں آتا
جلد بازی شیطان کا کام ہے اور اطمینان و توقف رحمن کی طرف
سے ہوتا ہے۔ جب کہ تو جلد بازی کرے گا تو شیطان کے لشکر سے

مُزِيكَهُ وَقَدْ بَنَيْتَ عَلَى رُبُوبَةٍ ثُبَّ إِلَهِي
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْأَلْهُ تَغْيِيرُ مَا أَنْتَ
عَلَيْهِ وَفِيهِ مِنْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَالْإِعْرَاضِ
عَنِ الْآخِرَةِ.

وَبِحَاكٍ قَدْ اخْتَارَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَكَ الْفَقْرَ وَأَنْتَ تُرِيدُ الْغِنَى أَمَا عَلِمْتَ
أَنَّهُ يَخْتَارُ لَكَ وَأَنْتَ كَارِهٌ إِشْمَا تَكْرَهُ
إِخْتِيَارَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نَفْسِكَ وَهُوَ الْكَ
وَطَبْعُكَ وَشَيْطَانُكَ وَأَفْرَانُكَ الشُّعُوبُ جَمِيعٌ
هُوَ لَا يَكْرَهُونَ إِخْتِيَارَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَلَا تُؤَافِقُهُمْ وَلَا تَتَلَفِتْ إِلَيْهِمْ وَإِلَى عِتْرَاتِهِمْ
وَتَسْخِطُهُمْ عَلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ اسْمَعْ مَا
يَأْمُرُ بِهِ الْقَلْبُ وَالسِّرُّ فَإِنَّهُمَا يَأْمُرَانِ
بِالْخَيْرِ وَيَنْهَيَانِ عَنِ الشَّرِّ ارْضَ بِفَقْرِكَ
فَإِنَّ رِضَاكَ بِهِ هُوَ الْغِنَى بَعِيْنُهُ مِنَ الْعِصْمَةِ
أَنْ لَا تَقْدِرَ لَاتَهُ إِذَا اخْتَارَكَ الْعَالِبُ وَالْأَظْهَرُ
أَنَّكَ تَهْلِكُ بِمَعَاصِيهِهِ وَإِذَا أَفْقَرَكَ وَأَجْزَلَكَ
الْعَالِبُ وَالْأَظْهَرُ أَنَّهُ يَعِصُكَ مِنْ
الْمَعَاصِي فَإِذَا صَبَرْتَ عَلَى إِخْتِيَارِهِ كَانَ
لَكَ عِنْدَهُ كُتُوبٌ لَا تَقْدِرُ أَنْ تُحْصِيَهُ
أَنْتَ وَآهْلُ الْأَرْضِ أَنْتَ مُسْتَعَجِلٌ وَ
الْمُسْتَعَجِلُ لَا يَقَعُ بِبَيِّدِهِ شَيْءٌ
مِنَ الَّذِي يُرِيدُ الْعُجْلَةَ مِنَ
الشَّيْطَانِ وَالشُّؤْدَةِ مِنَ الرَّحْمَنِ
إِذَا اسْتَعَجَلْتَ كُنْتَ مِنْ جُنْدِ الشَّيْطَانِ

وَمَعَهُ وَإِذَا تَوَفَّيْتُمْ وَتُبَّتْ وَكَادَبَتْ
وَصَبَرَتْ كُنْتُمْ مِنْ جُنْدِ الرَّحْمَنِ وَمَعَهُ
حَقِيقَةُ التَّوْحِيدِ فَعَلْ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ بِفِعْلِهِ وَتَزَكَّ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ بِتَزَكُّهِ
وَالصَّبْرَ عَلَى أَعْمَالِهِ وَمَقْدُورَاتِهِ وَسَائِرِ
بَلَايَاهُ وَإِذَا يَتَمَنَّاهُ أَنْتُمْ خُشُّوا كُلِّي نَفْسٍ كُلِّي
هُوَى كُلِّي غَيْبَةٍ كُلِّيَّةٍ كُلِّي مَا عِنْدَكُمْ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا مِنَ الْعَارِفِينَ بِهِ
خَبَرًا أَنْتُمْ مَجَانِبِينَ بِالْإِصْنَاءِ إِلَيْهِمْ هُمُ
الْعُقَدَاءُ إِذَا تَمَجُّنُونَ مَجُنُونِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ حَانَ خُرُوجُهُ مِنَ الْجُنُونِ الْحَرَكَةُ
بِدَايَةُ وَالسُّكُونُ نِهَآيَةُ يَزُولُ الدَّرَجُ
وَيَتَّبِعُهُ حَسْمَةٌ

يَا غَلَامُ أَنْتَ قَارِعٌ مِنَ الْآخِرَةِ
مَلَانُ بِاللَّيْنِ وَأَيُّكُمْ حَالِكٌ وَيَعْمَى
فِرَاقُكَ الصَّالِحِينَ وَالْأَوْلِيَاءَ وَتَزَكُّ
مَجَالَسَتِهِمْ وَإِسْتِعْنَاؤُكَ بِرَأْيِكَ
أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ مَنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ
ضَلَّ مَا مِنْ عَالِمٍ إِلَّا يَحْتَاجُ إِلَى زِيَادَةٍ
عِلْمِهِ مَا مِنْ عَالِمٍ إِلَّا وَغَيْرُهُ أَعْلَمُ مِنْهُ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَوْتَيْنَاكَ مِنَ
الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا عَلَيْكَ بِالْجَهْدِ هُوَرٌ عَلَيْكَ
بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ عَلَيْكَ بِالْجَادَةِ

اور اس کا ساتھی ہو جائے گا اور جب کہ تو توقف کرے گا اور توبہ
کرے گا اور ادب برائے گا اور صبر کرے گا تو تو خدا کے لشکر
میں سے اور اُس کا ساتھی ہو گا۔ حقیقت نفوس یہ ہے کہ جن باتوں
کا خدا نے حکم کیا ہے اُن کو کیا جائے اور جن سے بچنے کا حکم دیا
ہے اُن کو چھوڑ دیا جائے اور اُس کے افعال و مقدرات اور تمام
بلاؤں اور آفات پر صبر کیا جاوے۔ تم سرتاپا خلق اور نفس اور
خواہش اور سرتاپا غیر حاضر اور محض طبیعت بن گئے ہو تمہیں اللہ
اور اُس کے سچان والوں سے کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ تم تو باعتبار
اُن کے بالکل پاگل و مجنون جیسے ہو وہ تو عامل ہیں جب خدا کے
دیوانہ کا جنون کامل ہو جاتا ہے تو اُس کا دیوانہ پن سے نکلنے کا وقت
قریب آ جاتا ہے۔ ابتداء حرکت ہوتی ہے اور انتہاء سکون ملی
اُس کا مرض زائل ہو جاتا ہے اور حکمت اُس کی تابعدار بن
جاتی ہے۔

اے غلام تو تو آخرت سے خالی اور دنیا سے بھرا ہوا
ہے اور مجھ کو تیرا مال اور تیری صاحبین و اولیاء اللہ سے بدائی
اور تیرا اُن کی خدمت میں حاضر نہ رہنا اور اپنی رائے پر تیرا بھروسہ
کر کے بے پردہ ہو جانا غم میں ڈالتا رہتا ہے۔ کیا تو نے یہ نہ
جانا چچا نا کہ جو اپنی رائے کو کافی سمجھ کر اُس پر بھروسہ کرتا ہے۔
گمراہ ہو جاتا ہے۔ کوئی عالم ایسا نہیں جو کہ علم کی زیادتی کا محتاج
نہیں ہے۔ کوئی عالم ایسا نہیں ہے جس سے اُس کا غیر زیادہ علم
والانہ ہو۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔ وَمَا أَوْتَيْنَاكَ مِنَ
الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا تو بہت تھوڑا سا علم دیا گیا ہے تو صبر کر کے اتباع کو لازم
پکڑ تو بڑی جماعت سے علیحدہ نہ ہو تو شاہراہ اعظم کو پکڑے راہ

ف۔ سواد اعظم کا اتباع لازمی ہے۔

عَلَيْكَ يَا لِمَتَابَعَةٍ وَتَرَكِ الْمَفَادِقَةَ لَا دَاءَ
الطَّرِيقِ إِلَّا تَمُوتُوا وَلَا تَبْتَغُوا قَدْ لَقِيتُمْ
هَذِهِ الطَّرِيقَ لَا تَسْلُكُ مَعَ النَّفْسِ الْهَوَى
بَلْ مَعَ الْحُكْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ وَتَرَكِ الْحَوْلَ
وَالْقُوَّةَ وَالْجَلَادَةَ وَأَخَذَ الْإِسْنَسْلَامَ
وَالْإِسْخَطْرَاجَ وَتَرَكِ الْعُجْلَةَ وَأَخَذَ
التَّوَدَّةَ هَذَا شَيْءٌ لَا يَجِيءُ بِعُجْلَتِكَ
يَحْتَاجُ إِلَى جِبَالٍ وَرِجَالٍ وَصَبْرٍ وَمَعَانِيَةٍ
وَمُجَاهَدَةٍ وَأَنْ تَصْحَبَ بَعْضَ مُلُوكِ
الْمَعْرِفَةِ حَتَّى يَدُلَّكَ وَيَعْرِفَكَ وَيَحْمِلَ
عَنْكَ ثِقْلَكَ تَنْشِيءُ فِي رِكَابِهِ فَإِذَا تَعَبْتَ
أَمْرِي بِحَمْلِكَ أَوْ أَرَدَ فَكَ خَلْقَهُ إِنْ كُنْتَ
مُحِبًّا أَرَدَ فَكَ خَلْقَهُ وَإِنْ كُنْتَ كُحْبُوبًا
أَرَكَبَكَ فِي سَرَجِهِ وَرَيْبَ هُوَ خَلْقَكَ مَنْ
ذَاقَ هَذَا فَقَدْ عَرَفَهُ الْقُحُودَ مَعَ أَهْلِ
الْأَهْلِيَّةِ نِعْمَةً وَمَعَ الْأَعْيَانِ الْمَكْذُوبِينَ
الْمُتَأَفِّقِينَ نِقْمَةً عَلَيْكَ يَا لِمَا أَقْبَلَ إِلَهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَالْمُطَالَبَةَ لِنَفْسِكَ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهَا
مِنْ حَقَّقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَقَّقِ خَلْقَهُ
إِنْ أَرَدْتَ الْخَيْرَ دُنْيَا وَآخِرَةً فَارْقُبْ
عِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَبِكَ وَطَالِبِ نَفْسِكَ
يَا لِمَلِّ تَطَلُّبِهَا بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
تَنَهَّاهَا عَنْ إِرْتِكَابِ مَعَاصِيهِ تَلْزِمُهَا
بِالصَّبْرِ عِنْدَ بَحْيِ الْأَفَانِ وَالرِّضَا عِنْدَ
مَرِيحِ الْأَقْصِيَّةِ وَالْإِقْدَارِ وَالشُّكْرِ

تو شریعت کی تابعداری کرو اور اس سے جدا نہ ہونا اللہ تعالیٰ تمہیں
رسائی ہوگی تم سب اتباع کرو اور بدعت کے راستے نہ نکالو
پس تم تقیاً مقصود پاؤ گے اس راستہ پر نفس و خواہش کی معیت
میں چلنا نہیں ہو سکتا ہے بلکہ حکم کی معیت میں عمل کر کے اپنی
طاقت و قوت اور بہادری کو اور سر تسلیم جھکا کر اور سر اٹھانے کی
اختیار کر کے جلدی بازی چھوڑ کر استیغاثی اختیار کر کے
یہ راستہ طے ہو سکتا ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں ہے تیری جلد بازی
سے آجائے۔ یہ تو بڑی سیول اور مردان خدا کی معیت اور
صبر اور شقت و مجاہدہ سے اس بات سے کہ تو بعض بادشاہان
معرفت الہی کے دربار میں رہے تاکہ وہ تجھے راستہ بتائیں اور
معرفت کا سبق دیں اور تیرے بوجھ کو تجھ سے اٹھالیں تو
ان کی ہر کامیابی میں پس جب تو تھک جائے وہ تیرے
اٹھالینے سوار کرنے کا حکم دیں اور اپنے پیچھے لے لیں حاصل
ہو سکتا ہے۔ اگر تو محب ہو گا تو تجھے اپنی زین پر سوار کر کے
خود تیرے پیچھے سوار ہو کر چلیں گے۔ جس نے یہ ذائقہ چکھا پس
اُس نے اُس کو پہچانا۔ اہل اللہ کے پاس بیٹھنا جو کہ اس کے اہل
ہیں ایک نعمت ہے اور انبیاء کے پاس بیٹھنا جو کہ جھوٹے اور
منافق ہیں ایک عذاب ہے۔ تو اللہ کے واسطے مراقبہ اور اپنے
نفس سے ان چیزوں کا مطالبہ جو کہ اُس پر حقوق الہی اور حقوق العباد
سے واجب ہیں لازم پکڑ۔ اگر تو دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتا
ہے پس تو علم الہی میں جو کہ تجھ سے متعلق ہے مراقبہ کیا کرو اور اپنے
نفس سے عمل طلب کر اس کا مطالبہ کر کہ وہ نفس امر الہی کو بجالائے
اور گناہ اختیار کرنے سے باز رہے۔ اور آفت نازل ہونے
کے وقت اُس پر صبر کرو اور احکام تنہا و تندر اترنے کے
وقت رضامندی کرو اور نعمت ملنے کے وقت اُس پر شکر

عِنْدَ مَجِئِ النَّعِيمِ فَإِذَا فَعَلْتَ هَذَا زَالَتْ
عَنْكَ الْمَوَانِعُ وَاسْتَقَامَتْ لَكَ الصُّلُوحُ
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَقَعَتْ بِالرَّفِيقِ فِي
الطَّرِيقِ وَوَقَعَتْ بِالْعَيْنِ وَلَجَعَتْ
بِالْكُنْزِ الَّذِي يَتَّبِعُكَ أَبْنَمَا تَوَجَّهْتَ لَا
تُبَالِي أَيْنَ كُنْتَ وَأَيْنَ حَلَلْتَ لِأَنَّكَ أَيْنَمَا
سَقَطْتَ لَقَطْتَ بِخِدْمِكَ الْحُكْمُ وَالْإِلَهُ
وَالْقُدْرَةُ وَالْإِلَاسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَكُ
يَخَافُ مِنْكَ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا عَتَاكَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ مَنْ خَافَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَافَ
مِنْهُ كُلُّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَخَفْ مِنْهُ أَخَافَهُ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَنْ خَدَمَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
أَخْدَمَ لَهُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسَهُ لَا يُخَيِّمُ
مِنْ عَمَلٍ أَحَدٌ مِنْ عِبَادِهِ ذَرَّةً كَمَا تَدِينُ
حَدَانِ كَمَا تَكُونُوا يُؤْتَى عَلَيْكُمْ
اللَّهُمَّ عَامِلُنَا يَكْرَمِكَ وَاحْسَانِكَ
وَتَجَاوُزِكَ وَطُفْلِكَ بِنَا فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَابْتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝

کو لازم کرو سے پس جب توبہ کرے گا تجھ سے موانعات
زائل ہو جائیں گے اور تیری مصاحبت اللہ عزوجل کے ساتھ
درست ہو جائے گی اور راستہ میں تجھے تیرا رفیق مل جائے
گا اور حقیقہ معرفت پائے گا اور ایسا خزانہ تیرے ہاتھ آجائے
گا کہ جہاں کہیں تو جائے گا وہ تیرے پیچھے پیچھے چلے گا تو
اس کی کچھ پروا نہ کرے گا کہ کہاں اُترا کیوں کہ تو جہاں کرے
گا اُٹھایا جائے گا۔ حکم و قدر اور انسان اور فرشتہ
سب تیرے خادم بن جائیں گے۔ تجھ سے ہر چیز ڈرنے
لگے گی کیوں کہ تو اللہ عزوجل سے ڈرنے والا بن گیا ہے اور
ہر چیز تیری فرمانبرداری کرنے لگے گی کیونکہ تو اللہ عزوجل کا
فرمانبردار ہو گیا ہے۔ جو کہ اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے ہر چیز
اُس سے ڈرنے لگتی ہے اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا اُس کے
دل میں ہر چیز سے خوف ڈال دیا جاتا ہے جو کوئی اللہ کا خادم
بن جاتا ہے ہر چیز کو خدا اس کا خادم بنا دیتا ہے اس واسطے
کہ اللہ اپنے بندوں میں سے کسی کا ذرہ بھر بھی عمل ضائع نہیں فرماتا
جیسا کہ تو کرے گا بدلہ پائے گا جیسے تم ہو گے ویسا ہی تم پر
حاکم مسلط کیا جائے گا اسے اللہ تو دنیا و آخرت میں ہم سے
اپنے کرم و احسان اور درگزر کرنے اور لطف کے ساتھ
معاملہ فرمانا اور ہم کو دنیا و آخرت کی نیکیاں دینا اور عذاب
دوزخ سے بچانا آمین۔

چھپنویں مجلس

المجلس السادس والخمسون

موت کے یاد کرنے کے بیان میں

۱۹ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو خانقاہ شریف میں ارشاد

فرمایا:

اے غلامِ حقیقی میں تیرے کاروبار کو ان لوگوں کے خلاف پانا ہوں جو کہ خدا کا دھیان رکھنے والے اُس سے ڈرنے والے ہیں تو اہل شر و فساد سے ملتا جلتا ہے اور اولیاء اللہ اور برگزیدہ لوگوں سے دور بھاگتا ہے تو نے اپنے قلب کو حق عزوجل سے خالی کر لیا ہے اور اُس کو دنیا اور اہل دنیا اور اسباب دنیا کی خوشی سے پُر کر لیا ہے کیا تجھے یہ معلوم نہیں کہ خوفِ الہی قلب کا کوئی واسطہ ہے اور وہی اس کو نورانی کرنے والا اور اس کی وضاحت و تفسیر کرنے والا۔ اگر تو نے اس حالت پر ہوشی کر لی پس یقیناً تو نے دنیا و آخرت میں سلامتی کو نصرت کر دیا۔ اگر تو موت کو یاد کرتا رہتا تو دنیا کے ساتھ تیری مسرت کم ہو جاتی اور تیرا زہد اُس میں بڑھ جاتا جس کا انجام کامریت ہے وہ کسی چیز سے کیسے خوش ہو سکتا ہے بحضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ہر سعی کرنے والے کی ایک انتہا ہے اور ہر زندہ کی غایت و انتہا موت ہے۔ آخر و انجامِ خوشیوں اور غموں اور امیری و فقری اور سختی اور نرمی اور مرضوں اور درویشی کا موت ہی ہے جو ہر اُس کی نیامت قائم ہو گئی اور جو چیز اُس کے حق میں بعید تھی قریب ہو گئی۔ تمام وہ چیزیں جن میں تو مبتلا ہے سر نہ پاتا ہوں میں۔ تو ان سب سے اپنے

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بُكَرَةُ الْأَحَدِي فِي الرِّبَاطِ تَاسِعَ عَشَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ سَنَةِ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ يَا غُلَامُ إِنِّي أَرَى تَصَارِيْفَكَ عَزِيزَ تَصَارِيْفِ الْمُرَاقِبِينَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَائِفِينَ مِنْهُ تَوَاصِلُ أَهْلِ الشَّرِّ وَالْفُسَادِ وَتَفَارِقُ الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَصْفِيَاءِ قَدْ فَرَعْتَ قَلْبَكَ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَكَتَهُ مِنَ الْفَرَحِ بِاللَّذِيئِ وَأَهْلِيهَا وَحُطَّامِهَا أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْخَوْفَ شَحْنَةٌ فِي الْقَلْبِ وَمُتَوَسِّرَةٌ وَمُبَيِّنَةٌ وَمُقَيِّرَةٌ إِنْ دُمْتَ عَلَى هَذَا أَفَقَدْتَ دَعَتَ السَّلَامَةِ دُنْيَا وَآخِرَةً لَوْ ذَكَرْتَ الْمَوْتَ قَلَّ فَحَلْكَ بِاللَّذِيئِ وَكَثُرَتْ هَذَلِكَ فِيهَا مِنْ آخِرَةِ الْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ بِشَيْءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ سَاعٍ عَايَةٍ وَعَايَةٍ كُلِّ حَيٍّ الْمَوْتُ أَخْرِجِيهِمُ الْآخِرَانِ وَالْأَوَّلَانِ وَالْغَنَى وَالْفَقْرَ وَالنِّدَّةَ وَالرِّخَاءَ وَالْأَمْرَاضَ وَالْأَوْجَاعَ الْمَوْتُ مَنْ مَاتَ قَامَتْ قِيَامَتُهُ وَقَرَّبَ الْبُعِيدُ فِي حَقِّهِ جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ هَوَسٌ تَفَرَّدَ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ جَمِيعَةً

بِقَلْبِكَ وَسِرِّكَ وَبَاطِنِكَ الدُّبِّيَّ إِلَى أَمَدٍ
مَعْلُومٍ وَالْآخِرَةَ إِلَى أَبَدٍ غَيْرِ مَعْلُومٍ

إِجْهَدْ أَنْ تَكُونَ كُلَّكَ
طَاعَةً فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ صِرْتَ بِجُحُودِكَ
لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ الْمَعْصِيَةَ وَجُودُ النَّفْسِ
وَالطَّاعَةِ فَقَدْ أَتَى تَنَاوُلَ الشَّهَوَاتِ
وَجُودُ النَّفْسِ وَالْإِمْتِنَاعِ عَنْهَا فَقَدْ أَتَى
إِمْتِنَاعِ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَلَا تَنَاقُضَ لَهَا إِلَّا مُوَافَقَةً
لِقَدَرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِاخْتِيَارِكَ وَشَهَوَاتِكَ
تَنَاوُلَ الشَّهَوَاتِ بِيَدِ الزُّهْدِ فِيهَا فَهَرَا
وَجَبَرًا تَحَوَّلَ يَدَ الزُّهْدِ فَتَنَاقُضَ
الشَّهْوَةِ فَتَبَلَّغَهَا إِلَى النَّفْسِ الزُّهْدُ لَا بُدَّ
مِنْهُ يُحْتَاجُ إِلَيْهِ قَبْلَ الْعِلْمِ بِحَالَاتِكَ
الزُّهْدُ فِي الظُّلْمَةِ وَالتَّنَاقُضُ وَالرَّغْبَةُ
فِي الصَّبِيَاءِ ذَلِكَ ظُلْمَةٌ فَأَخْرِجْ عَنْكَ
فَقَدْ رَأَيْتَ الصَّبِيَاءَ الْقَدَرَةَ ظُلْمَةٌ وَوَقَوْلُكَ
مَعَ الْقَدَرِ صَبِيَاءَ أَوَّلَ أَمْرِكَ ظُلْمَةٌ فَإِذَا
جَاءَ الْكُشْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَثَبَتَ
بَيْنَ يَدَيْهِ مَا رَأَى أَمْرَكَ صَبِيَاءَ إِذَا جَاءَ
نُورُ قَمَرِ الْمَعْرِفَةِ كُشِفَ ظُلْمَةُ بَيْلَةِ الْقَدَرِ
فَإِذَا طَلَعَتِ شَمْسُ الْعِلْمِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
ذَلَّتِ الْأَكْدَارُ وَالظُّلْمَةُ فِي الْجُمْلَةِ يَتَبَيَّنُ
لَكَ مَا حَوْلَكَ وَمَا هُوَ بَعِيدٌ عَنْكَ بَيِّنٌ لَكَ
وَيَبْصُرُ مَا كَانَ مُشْكِكًا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ

قلب دسرو باطن کے ساتھ علیحدہ ہو جا۔ دنیا کا تیاام ایک معین
مدت تک ہے اور آخرت ابد الابد تک کے لیے جس کی کوئی
مدت معین نہیں ہے تو اس کی کوشش کر کہ تو سرا پا طاعت بن
جاے پس تو ایسا کرے گا تو تو پورے طور سے رب عزوجل
کا بن جاے گا۔ نفس کا وجود معصیت ہے اور اس کا کم کر
دینا طاعت خواہشوں پر عمل کرنا نفس کا وجود ہے اُن سے
باز رہنا نفس کا کم کر دینا ہے۔ تو خواہشات نفسانیہ سے
باز رہ اور بغیر موافقت اور تقدیر الہی کے خواہشات کو حاصل
ہی نہ کر تو اپنی خود مختاری سے اور نہ اپنی خواہش سے تو زہد
کے ہاتھ سے جبراً تہراً خواہشوں کو استعمال کرتا رہ۔ زہد و
یہ رغبتی کے ہاتھ کو ہا کہ مقدر خواہشات کو حاصل کر کے
اُن کو نفس تک پہنچا دے زہد بغیر چارہ نہیں اپنی حالت پر مطلع
ہونے سے قبل اس کی ضرورت و حاجت ہے زہد بے نتیجی
تاریکی کی حالت میں ہوتی ہے اور رغبت و زہد روشنی کی
حالت میں۔ یہ ابتدائی حالت تاریکی ہے پس تو اس کو اپنے
سے دور کر دے روشنی نظر آنے لگے گی۔ قدرت تاریکی ہے
اور تیرا قدرت والے کے ساتھ ٹھہرنا روشنی تیرا اول معاملہ
تاریکی ہے پس جب اندر عزوجل کی طرف سے اس کا کشف
ہو جائے گا اور تو اس کے روبرو ثابت قدم ہو کر ٹھہر جائے
گا جب تیرا معاملہ روشن ہو جائے گا جب عمر معرفت
کی روشنی ظاہر ہوتی ہے شب قدر کی تاریکی کو دور کر دیتی ہے
پس جب معرفت الہی کا آفتاب چمک جائے گا تمام کمزوریاں
اور اندھیریاں زائل ہو جائیں گی۔ فی الجملہ تمام وہ چیزیں جو
تیرے ارد گرد ہیں اور جو کہ تجھ سے دور ہیں تجھ پر ظاہر ہو
جائیں گی اور جو حالات کا اس کے قبل تجھ پر مشکل تھے سب کے سب

يُمَيِّزُ لَكَ بَيْنَ الْخَبِيثِ وَالطَّيِّبِ مَا
لِغَيْرِكَ وَمَا لَكَ تُفَرِّقُ بَيْنَ مَرَادِ الْخَلْقِ
وَمَرَادِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَرَى بَابَ
الْخَلْقِ وَبَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَتَرَى
هُنَا لَكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ
سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرِيًّا كُلُّ
قَلْبِكَ مِنْ طَعَامِ الْمُسَاهَدَةِ وَكَيْشْرَبُ
مِنْ شَرَابِ الرُّنُسِ وَيُخَلِّمُ عَلَيْهِ خَلْعُ
الْقَبُولِ شَعْرٌ يُرَدُّ إِلَى الْخَلْقِ لِمَصَالِحِهِمْ
وَرَدُّهُمْ مِنْ ضَلَالِهِمْ وَهَجْرِهِمْ لِرَبِّهِمْ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَصِيَاءُ بِهِمْ لَهُ يُرَدُّ مَعَ
الْحَصْنِ الْحَصِينِ وَالْحَفِظِ الدَّائِمِ
وَالسَّلَامَةِ الدَّائِمَةِ يَا مَنْ لَا يَعْقِلُ
هَذَا وَلَا يُؤْمِنُ بِهَذَا أَنْتَ قَسْرُ بِلَا
لَيْتَ خَشْيَةً مُسْتَدَلَّةً تُخَرِّقُ تَصَلُّحُ لِلتَّوْبَةِ
إِلَّا أَنْ تَتُوبَ وَتُؤْمِنَ وَ
تُصَدِّقَ -

وَيُحَايِ إِنْ تَبَّتْ وَآمَنْتَ وَ
صَدَّقْتَ وَوَأَقْنَتْ فِي فَنِيَّتِكَ تَجِدُ الْخَيْرَ
وَالسَّلَامَةَ وَالْحِلَالَ وَوَ إِنْ لَمْ
تَفْعَلْ تَجِدْ فِيهِ الزُّجَاجَ يَعْطُطُ
بِسَا نَكَ وَلَهُوَ أَيْكَ وَكِبْدَاكَ إِقْبَلْ
قَرِيَّ فَإِنِّي فِي حَبَا لَكَ
أَقْبَلُ أَقْبَلْ لَا تَعْلَوِيْنِي فَإِنْشَ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ مِنَ الْعِدَاوَةِ أَنَا

واضح ہو جائیں گے تجھے جہیث و پاک میں تمیز ہو جائے گی
اور دوسروں کے اور اپنے معاملات میں فرق معلوم ہو جائے
گا تو مخلوق واقعی عزوجل کی مراد میں فرق کرنے لگے گا مخلوق و
خالق کے دروازہ کو علیحدہ علیحدہ دیکھے گا۔ پس تو خالق
کے دروازہ پر وہ چیزیں دیکھے گا جو کہ آنکھ نے دیکھیں
اور کانوں نے سُنیں۔ اور نہ کسی بشر کے قلب پر خطرہ بن کر
گزرے۔ تیرا قلب وہاں مشاہدہ الہی کے طعام کو کھائے گا
اُنس کی شراب پیے گا اور اُسے قبول کے غلت عطا فرمائے
جائیں گے۔ پھر اُس کو مخلوق کی مصلحتوں کے لیے اور اُن کو
مگر ابھی سے واپس لانے کے لیے اور رب کے چھوڑنے
سے لوٹانے کے لیے اور گناہوں سے بچانے کے
لیے مخلوق کی طرف لوٹا دیا جائے گا اور اس کا یہ لوٹنا سخت
مضبوطی اور حفاظت و سلامت دائمی کے ساتھ ہوتا ہے۔
اے ان امور سے جاہل اور ان پر ایمان نہ رکھنے والے تو تو
بغیر مغز کا چھلکا ہے اور محض ایک ٹیک کی کوڑھی ہے کوڑھی بھی
بوسیدہ جو فقط جلنے کے ہی قابل ہے مگر توبہ کرنے اور اس پر
ایمان لانے اور تصدیق کرنے سے نجات ہو سکتی ہے تجھ
پر افسوس اگر توبہ کرے گا اور ایمان لے آئے گا اور تصدیق
کرے گا اور تقدیر کے ساتھ موافقت کرے گا پس تو اپنی
طرف میں بھلائی اور سلامتی اور شیرینی پائے گا اور اگر تو نے
ایسا نہ کیا تو تو اُس میں شیشہ کے ٹکڑے پائے گا اور جو کہ تیری
زبان کو کاٹ ڈالیں گے اور تیرے تالو اور جگر کو پارہ پارہ
کر دیں گے۔ تو میری بات کو مان لے پس تحقیق میں تیری!
رسیوں میں بل دیتا ہوں۔ میری بات مان مجھ سے دشمنی و دُک
میرے اور تیرے درمیان میں دشمنی کی کیا وجہ ہے۔ میں تو

مَسْجِدًا يَصَلُّونَكَ وَلَا نَمَالَهٖ بِجَاسَتِكَ
وَأَوْسَاحِكَ أَطْرُقُ لَكَ الطَّرِيقُ
وَأَهْدِفْ لَكَ فِيهَا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ
أَفْعَلْ ذَلِكَ مَعَكَ وَلَا أُرِيدُ مِنْكَ
جَزَاءً عَلَى ذَلِكَ جَائِمِيَّتِي عَلَى غَيْرِكَ
شُعْلِي خِدْمَتِهِ الطَّالِبِينَ لِلْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ إِذَا صَدَّ طَلَبُكَ لِلْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ سَخِرْتُ لِيَخْدُمَتِكَ إِذَا أَنْتَ قَصَدُ
الْعَبْدِ وَطَلَبُهُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ
الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا مُسَخَّرَةً لَهُ۔

تیری عبادت اور تیری خجاست اور سیلوں کے دور کرنے کے
لیے ایک مسجد بنائیں اور تیرے لیے راستہ صاف کرتا ہوں
اور تیرے لیے اُس میں کھانے پینے کا سامان مہیا کرتا ہوں
میں تیرے ساتھ ہر سب کچھ کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس
کا کچھ معاوضہ بھی طلب نہیں کرتا ہوں میری ضروری !
میرے پیالہ کا بھرنے تو کسی دوسرے پر ہے نہ کہ تجھ پر
میرا مشغلہ تو طالب علموں کی خدمت محض اللہ واسطے
ہے۔ جب تیری حق عزوجل کے لیے طلب درست
ہو جائے گی تو میں تیری خدمت کے لیے مسخر کر دیا
جاؤں گا۔ جب بندہ کا قصد اور اُس کی طلب اللہ کے
لیے کامل طور پر ہو جاتی ہے تو تمام چیزیں اُس کی مسخر کر
دی جاتی ہیں۔

يَا غُلَامُ كُنْ أَنْتَ وَاعِظْ نَفْسِكَ
وَلَا تَحْتَبِزْ إِلَىٰ إِلَىٰ غَيْرِي
وَعِظِي عَلَىٰ ظَاهِرِكَ وَوَعِظُكَ عَلَىٰ
بَاطِنِكَ عِظْ نَفْسَكَ بِدَوَامِ ذِكْرِ
الْمَوْتِ وَقَطِّعِ الْعَلَاقَ وَالْأَسْبَابَ
تَعَلَّقْ بِرَبِّ الْأَرْبَابِ الْخَلَاقِ الْعَظِيمِ
الْعَلِيمِ تَعَلَّقْ بِذِيلِ رَحْمَتِهِ وَتَعَلَّقْ
بِرَأْفَتِهِ لَا تَشْتَغِلْ بِغَيْرِهِ عَنْهُ فَنَانَهُ
يَحْجُبُكَ عَنْهُ إِذَا أَفْلَحَ وَاحِدٌ مِنْكُمْ
عَلَىٰ يَدَيَّ فَرَحْتُ لَهُ وَإِذَا قُلْتُ لَهُ
وَلَمْ يَقْبَلْ حَزَنْتُ عَلَيْهِ الْمَوْتُ مِنْ
يَدَيَّ وَمَتَّى وَالْمَنَافِقُ يَهْمُ رَبِّ مَتَّى يَا
مَنَافِقُونَ أَنَا مَنَافِقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي

اے غلام تو خود اپنے نفس کا واعظ و ناصح بن
اور میرا اور کسی دوسرے کا حاجت مند نہ بن۔ میرا واعظ
تیرے ظاہر کی بنا پر ہو گا اور تیرا خود واعظ تیرے باطن
کے حال پر۔ تیرا واعظ نفس سے یوں ہو کہ ہمیشہ تو موت کو
یاد کیا کر اور تمام علاقوں اور سببوں سے قطع تعلق کرے
تمام مالکوں کے مالک پیدا کرنے والے عظیم و عظیم سے
تعلق رکھے اُسی کے دامن رحمت سے اور اسی کی رافت سے
چٹا رہے تو اُس کی غیر کی طرف توجہ نہ کر وہ غیر تجھ کو اُس سے
دور ڈال دے گا۔ تم میں سے ایک بھی اگر میرے ہاتھ
پر فلاح پالیتا ہے میں خوش ہو جاتا ہوں اور جب میں کسی کو
نقصیت کرتا ہوں اور وہ اُسے قبول نہیں کرتا ہے تو میں
اُس پر غمگین ہوتا ہوں مسلمان مجھ سے قریب ہوتا ہے اور
منافق مجھ سے دور بھاگتا ہے۔ اے منافقو! تم اللہ عزوجل

غَضِبَهُ عَلَيْكُمْ قَدْ جَعَلَنِي نَارًا مُوقَدَةً
عَلَيْكُمْ فَإِنْ تَبْتُمْ وَقَبِلْتُمْ مَا أَقُولُ
لَكُمْ وَصَبْرُكُمْ عَلَى خُشُونَةِ كَلَامِي
كُنْتُ عَلَيْكُمْ بَرْدًا وَسَبَلًا مَّا وَيْلَكُمْ
مَّا تَسْتَحْيُونَ طَاعَتَكُمْ طَاهِرَةً
وَمَعَاصِيَكُمْ بَاطِلَةً أَنْتُمْ عَنْ
قَرِيبٍ مَّا خُذُوا وَنَبِيٍّ الْمَوْتِ
وَالسَّقِيمِ ثُمَّ تَسْجُدُونَ فِي سَجْدِ
نَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتُمْ يَا مَعْصِرُونَ
فِي الْأَعْمَالِ مَا تَسْتَحْيُونَ قَدْ رَحِمْتُمْ
بِالْبَطَالَةِ فِي نَهَارِكُمْ وَيَكُمُ تَرْيَدُونَ
مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ التَّقْصِيرِ
اهْجُمُوا عَلَى الْأَعْمَالِ وَتَدَّ
تَمَوَّدَتْهَا نَفْسُكُمْ لِكُلِّ دَاخِلٍ
دَهْشَةٍ وَفِي الْآخِرِ تَقْصَعُونَ
وَتَزُولُ الْأَكْدَادُ إِذَا اتَيْتُمْ لَا
بَدَّ بَدَايَةَ وَنَهَايَةَ يَا أَبَائِي
عَنْ خِدْمَةِ سَيِّدِهِمْ يَا مُسْتَفْتِينَ
يَا رَأَيْتُمْ عَنْ رَأْيِ الْأَصْفِيَاءِ وَالْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّالِحِينَ يَا وَاثِقِينَ
بِالْخَلْقِ دُونَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَمَا
سَمِعْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهُ
بِمَخْلُوقٍ مِثْلِهِ لَا تَطْلُبُ الدُّنْيَا وَلَا
تَغْضَبُ لَشَيْءٍ مِنْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُفْسِدُ قَلْبَكَ

سے اُس کے غضب میں موافقت کرنے والا ہوں۔ اُس نے
مجھے تمہارے اوپر جھڑکتی ہوئی آگ بنا دیا ہے پس اگر تم توبہ
کرو گے اور جو کچھ میں کہوں اُسے قبول کرو گے اور میری
سخت کلامی پر صبر کرو گے تو میں تمہارے اوپر سلاستی کے
ساتھ ٹھنڈا بن جاؤں گا۔ تم پراسوس ہے نہیں شرم نہیں آتی
تمہاری اطاعت و تابعداری ظاہر میں ہے اور تمہارے
گناہ باطن میں۔ تم عنقریب موت اور بیماری کے پنجہ میں
گر قرار کیے جاؤ گے بعدہ تم دوزخ کے قید خانہ میں قید
کر دیئے جاؤ گے۔ تم اسے علموں میں تفصیر کرنے والو!
ذرا بھی شرمندہ نہیں ہو تے دن رات تمہیں فضول باتیں
بیکاری پسندیدہ ہے اور باوجود عمل کی تصور داری کے
حق تبار کی نعمتوں کے طلب گار بنے ہوئے ہو تم علموں
پر جمع ہو جاؤ تمہارے نفس علموں کے عادی ہو جائیں گے
ابتداء ہر کام میں داخل ہونے والے کے لئے دہشت
ہوتی ہے آخر میں تم صاف و خالص ہو جاؤ گے اور تمام
کدورتیں تمہاری زائل ہو جائیں گی۔ اور جب تم آؤ گے تو اس
کے لئے ابتداء و انتہا دونوں کی ضرورت ہے معرفت الہی
کے میدان میں آؤ مقرب بن جاؤ گے۔ اسے اپنے سردار
کی خدمت سے بھاگنے والو اسے اصفیا و انبیاء اور رسولوں
اور صالحوں کی رائے سے بوجہ اپنی راؤں کے بے پروا
ہونے والو! اسے خالق کو چھوڑ کر مخلوق پر بھروسہ کرنے
والو! کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے جس میں کسی کا بھروسہ اپنے جیسے مخلوق پر ہو وہ ملعون
ہے ملعون ہے۔ تو دنیا کو طلب کر اور نہ دنیا میں سے کسی
چیز کے واسطے غصہ کر کیوں کہ یہ تیرے قلب کو ویسے ہی خراب

كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ وَيَحْكُ قَدَّ
 جَمَعَتْ بَيْنَ حُبِّ الدُّنْيَا وَبَيْنَ التَّكْبُرِ
 وَهَاتَانِ خَصْمَتَانِ لَا يُبْلِغُ صَاحِبُهُمَا
 إِنْ لَمْ يَتَّبِعْ مِنْهُمَا كُنْ عَاقِلًا مَتَى
 أَنْتَ مِنْ آتَى شَيْءٍ خُلِفْتَ وَلَا تَى شَيْءٍ
 خُلِفْتَ لَا تَتَكَبَّرْ فَمَا يَتَكَبَّرُ إِلَّا جَاهِلٌ
 يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِرَّ سُؤْلِهِ وَالصَّالِحِينَ
 مِنْ عِبَادِهِ يَا قَلِيلَ الْعَقْلِ تَطْلُبُ الرِّفْعَةَ
 بِالتَّكْبُرِ عَكِيسُ نُصَبُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ
 رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تَكَبَّرَ
 وَضَعَهُ اللَّهُ مِنْ رَضِيَ بِالْآخِرَةِ صَارَ فِي
 الْأُولَى وَمَنْ رَضِيَ بِالْقَبِيلِ جَاءَهُ الْكَثِيرُ مَنْ رَضِيَ
 بِالذَّلِّ جَاءَهُ الْغِنَى أَرْضُ الْإِنْسَانِ حَتَّى يُقْلِبَ الْأَمْرَ
 فِي حَقِّكَ مَنْ ذَلَّ لِلْقَدَرِ وَمَا ضَعِيَ بِهِ
 رَفَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَادِرُ عَلَى
 جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ التَّوَّاضَعُ وَحُسْنُ
 الْأَدَبِ يُقَرِّبُكَ وَالتَّكْبَرُ وَسُوءُ
 الْأَدَبِ يُبْعِدُكَ الطَّاعَةُ تُصْلِحُكَ وَ
 تَعْتَرِبُكَ وَالْمَعْصِيَةُ تُفْسِدُكَ وَتُبْعِدُكَ

يَا غُلَامُ لَا تَتَّبِعِ الدِّينَ بِالدِّينِ لَا
 تَتَّبِعْ دِينَكَ بِدِينِ السَّلاطِينِ وَالْمُلُوكِ
 وَالْأَعْدِيَاءِ وَكَفَلَةِ الْحَرَامِ إِذَا
 أَكَلْتَ بِدِينِكَ إِسْوَدَ قَلْبُكَ وَكَيْفَ لَا يَسْوَدُ

کردے گا جیسے کہ سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ تجھ پر انوس
 ہے کہ تو نے دنیا کی محبت اور غرور دونوں کو جمع کر لیا ہے یہ
 دونوں خصمیتیں ایسی ہیں کہ اگر اس خصمت والے نے توہ نہ کی تو
 نجات نہیں ملے گی۔ تو عاقل بن تو ہے کون اور کیا چیز ہے اور
 کس چیز سے تو پیدا کیا گیا ہے سوچ۔ تو غرور نہ کر غرور تو دہی
 کرتا ہے جو کہ اللہ و رسول اور اللہ کے نیک بندوں سے
 جاہل ہوتا ہے۔ اسے کم عقل تو غرور سے ہندی کا خواہشمند
 ہے۔ معاملہ کو برعکس کر تو بلندی پاسے گا۔ تحقیقی نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو کوئی اللہ کے لیے تواضع
 کرتا ہے اسے بلند کر دیتا ہے اور جو کوئی غرور کرتا ہے
 اسے پست کر دیتا ہے۔ جس نے اخت کو پسند کیا وہ
 پہلی جماعت میں ہوا اور جس نے تھوڑے کو پسند کیا اس کو
 بہت کچھ ملا جس نے ذلت پر رضامندی لی اس کو عزت
 حاصل ہوئی تو کم تر درجہ کو پسند کر لے معاملہ تیرے حق میں
 پلٹ جائے گا۔ جو تقدیر کے سامنے سر جھکا دیتا ہے اور
 اس پر راضی ہوتا ہے اللہ عز و جل اس کو بلند کر دیتا ہے جو کہ
 تمام چیزوں پر قدرت والا ہے۔ تواضع اور حسن ادب
 تجھ کو خدا سے نزدیک کر دے گا اور غرور بے ادبی تجھے خدا
 سے دور کر دے گی اطاعت فرمانبرداری تیری اصلاح کرے
 گی اور تجھے مقرب بنا دے گی اور معصیت تجھے خراب کر
 دے گی اور قرب الہی سے دور ڈال دے گی۔

اے غلام تو دین کو ایک انجیر کے عوض فروخت نہ کر تو
 اپنے دین کو بادشاہوں حاکموں امیروں کے انجیر اور لقمہ حرام
 کے عوض فروخت نہ کر۔ جب تو دین کے عوض دنیا خرید کر
 کھائے گا تو دل سیاہ ہو جائے گا۔ اور تیرا دل کیسے سیاہ نہ پڑے گا

وَأَنْتَ تَعْبُدُ الْخُلُقَ يَا مَحْذُولُ لَوْ كَانَ فِي
 قَلْبِكَ شَوْءٌ تَفَرَّقَتْ بَيْنَ الْحَرَامِ وَالشَّهْوَةِ
 وَالْبَنَاءِ وَبَيْنَ مَا يَسُودُ قَلْبَكَ وَيُنْزِرُهُ وَ
 بَيْنَ مَا يُفَرِّقُ قَلْبَكَ وَيُبْعِدُهُ يَا جَاهِلُ
 مَا أَعْرِضْتَ إِلَّا الْكَسْبَ أَوْ التَّوَكُّلَ عَلَى
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْأَخْذُ بِالْكَسْبِ فِي بَدَايَةِ
 الْإِيمَانِ لَنَحْرَ عِنْدَ قُوَّةِ الْإِيمَانِ الْأَخْذُ
 مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْوَسَائِطِ
 بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ إِذَا قَرَى الْقَلْبُ أَخْذَ مِنَ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَيْدِي الْخُلُقِ يَا مَرْ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَعْنَى قَوْلِي ارْتِفَاعِ
 الْوَسَائِطِ يَعْنِي ارْتِفَاعُ وَقُوفُ الْقَلْبِ مَعَ
 الْوَسَائِطِ وَالشَّرْكَ بِمَا يَمْتَثِلُ أَمْرَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ فَيَأْخُذُ مِنْهُمْ وَيَتَطَارَشُ عَنْ
 مَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ وَقُبُولِهِمْ وَرَدِّهِمْ إِنْ أُعْطُوا
 رَأَى فِعْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ وَإِنْ مَنَعُوا ذَلِكَ
 الْقَوْمَ مَصْرُومٌ بِكُمْ عَمِّي عَنْ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ مَا عِنْدَهُمْ إِلَّا هُوَ نَا صِرْهُمُ وَخَاذِلُهُمْ
 مُعْطِيَهُمْ وَمَا نِعْمُ مَنَّا لَهُمْ وَنَا فِعْمُهُ عِنْدَهُمْ
 نَبِّ يَلَا قِشْرَ صِفَاءٍ يَلَا كَدَ رِصْفَاءٍ عَلَى صِفَاءٍ طَيِّبٍ عَلَى طَيِّبٍ
 فَذَلِكَ الَّذِي يُخْرِجُ جَمِيعَ الْخَلَائِقِ مِنْ قُلُوبِهِمْ لَا
 يَبْقَى فِيهَا سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَبْقَى فِيهَا الذِّكْرُ
 الْحَقُّ لَهُ لَا يَغَيِّرُهُ اللَّهُ إِنْ مَقَّتْ الْعِلْمُ بِكَ
 وَيُحَاكَ إِنَّكَ تَطْلُقُ أَنَّكَ تَقْدِيرُ
 تَبْهَرُجُ عَلَى كَوَلَا الْحُكْمَ لَنَزَلَتْ إِلَيْكَ يَا

تو تو خلق کا پہچاری ہو گیا ہے۔ اسے رسوا و ذلیل اگر تیرے دل
 میں نور ہو تا تو حرام و مشتبہ اور مباح میں اور اس چیز میں جو کثیر
 دل کو سیاہ اور روشن بنانے والی اور اس کو خدا سے نزدیک
 دور کرنے والی ہے فرق و جدائی کر سکتا ہے۔ اسے جاہل
 میں تو رسوا کسب یا تو کل علی اللہ کے دوسری چیز کو پہچانتا
 ہی نہیں ہوں۔ ابتدا ایمان میں بذریعہ کسب لین دین ہوتا ہے
 بعدہ ایمان کے مضبوط ہو جانے کے وقت اللہ تعالیٰ سے اُن
 واسطوں کے اٹھ جانے کے جو کثیر ہے اور اس کے درمیان
 میں حائل ہیں جب قلب مضبوط ہو جاتا ہے تو وہ مخلوق کے
 ہاتھ پر خدا سے بحکم خداوندی لیا کرتا ہے۔ اور میرے
 قول ارتفاع الوسط کے معنی یہ ہیں کہ دل کا ٹھہراؤ و وسائط و شرک
 کی معیت میں نہ رہے۔ اللہ عزوجل کے حکم کو بجالائے پس
 اللہ کے بندوں سے لین دین کرے اور اُن کی تعریف و برائی
 اور قبول و رد سب سے بہرہ اُن جائے۔ اگر وہ دیں تو بھی اُن
 میں وہ اس کو فعل الہی سمجھے۔ او بیاد اللہ تو غیر اللہ سے گونگے
 بہرے ہیں اُن کے نزدیک تو صرف اللہ ہی مخلوق کا مددگار
 اور رسوا کرنے والا ہے دینے والا نقصان پہنچانے والا اور
 نفع دینے والا ہے۔ اُن کے پاس تو بلا چھلکے کا مغز اور بغیر
 کدورت کی صفائی صفائی پر صفائی پاکیزگی پر پاکیزگی ہے پس
 یہی بات ہے جو کہ تمام مخلوق کو اُن کے قلوب سے نکال
 باہر کر دیتی ہے اُن کے قلوب میں سوا حق عزوجل کوئی باقی ہی
 نہیں رہتا۔ اُن کے قلوب میں صرف خدا ہی کا ذکر خفی باقی رہتا
 ہے نہ کہ غیر اللہ کا۔ اسے اللہ تو ہم کو اپنی معرفت عطا فرما
 تجھ پر افسوس تو یہ گمان کرتا ہے کہ اپنی کھوٹ کے چلانے
 پر تو میرے اوپر قادر ہے اگر شریعت کا حکم نہ ہوتا تو اسے

مُنَافِقٌ وَفَضَحْتُكَ لَا تُخَاطِبُكَ بِرَأْسِكَ مَعِيَ
فَإِنِّي لَا أَسْتَجِي إِلَّا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ
عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ الْعَبْدُ إِذَا عَرَفَ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ سَقَطَ الْخَلْقُ عَنْ قَلْبِهِ وَ
تَنَاسَرُوا عَنْهُ كَمَا يَتَنَاسَرُ الرَّمْلُ

الْيَابِسُ مِنَ الشَّجَرِ فَيَبْقَى بِلَا خَلْقٍ فِي
الْجُمْلَةِ يَعْنِي عَنْ دُرُوبِهِمْ وَيَصُومُ عَنْ
سَمَاعٍ كُلِّهِمْ مِنْ حَبِثُ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ
إِذَا صَادَتِ النَّفْسُ مُطْمَئِنَّةً سَلَّمَ إِلَيْهَا
حِفْظُ الْجَوَارِحِ ثُمَّ يُسَافِرُ الْقَلْبُ إِلَى
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلُبُ مَا عِنْدَكَ ثُمَّ
تَأْتِي الدُّنْيَا فَتَصِيرُ سَائِسَةً لِلنَّفْسِ
قَائِمَةً بِمَصَالِحِهَا هَذَا ذَابَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَصُنْعُهُ فِي حَقِّ الظَّالِمِينَ لَهُ
تَأْيِيهِمْ الدُّنْيَا وَقَتِ اسْتَيْفَافِهِ
الْأَقْسَامِ فِي صُورَةِ عُجُوْنٍ شَمَطَاءٍ
شَعَرَهَا فَتُوقِيهِمْ أَقْسَامُهُمْ تَكُونُ
خَادِمَةً سِرِّيَّةً يَأْخُذُونَ مِنْهَا
مَا لَهُمْ عِنْدَهَا وَلَا يَكْتَفَتُونَ
إِلَيْهَا

يَا غُلَامُ فَرَّغْ قَلْبَكَ لِرَبِّكَ عَزَّ وَ
جَلَّ وَاشْغُلْ جَوَارِحَكَ وَنَفْسَكَ بِالْكَدِّ
عَلَى الْعِبَالِ فَتَعْمَلْ بِأَمْرِهِ وَتَكْتَسِبَ عَلَيْهِمْ
بِفِعْلِهِ السُّكُوتَ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَرْكُ السُّؤَالِ لَهُ مَعَ الصَّبْرِ وَالرِّضَا

مناقی میں تیری طرف اُترتا اور تجھے رسوا کر دیتا۔ تو میرے ساتھ
الُجھ کر اپنے سر کو خطہ میں ڈال کیوں کریں اللہ عزوجل اور اس
کے نیک بندوں کے سوا کسی سے شرم و حیا نہیں کرتا ہوں
بندہ مخصوص جب خدا کو پہچان لیتا ہے تو تمام مخلوق اُس کے
قلب سے گر جاتی ہے اور سب اُس سے ایسے جھڑ جاتے
یہیں جیسے کنشک پتہ درخت سے موسم خزاں میں۔ پس وہ
تہا بے مخلوق کے رہ جاتا ہے وہ اُن کے دیکھنے سے
ناہینا اور ان کی بات سننے سے اپنے قلب و باطن کے
اعتبار سے بہرہ ہو جاتا ہے۔ نفس جب کو اطمینان والا ہو جاتا
ہے تو اس کی طرف اعضاء کی حفاظت سپرد کر دی جاتی ہے
بعدہ قلب حق عزوجل کی طرف سفر کر جاتا ہے اور جو چیزیں
اُس کے پاس ہیں اُس کو طلب کرتا ہے۔ پھر دنیا اُس کی
طرف آتی ہے اور نفس کی خادم بن کر اُس مصلحتوں کے لئے
قائم ہو جاتی ہے۔ جو خدا کے طالب ہیں اُن کے واسطے
یہی برتاؤ اور طریقہ اللہ عزوجل کا ہوتا ہے اپنے مقسوم
حاصل کرنے کے ذمت دنیا اُن کے پاس بشکل بڑھیا
کی شکل میں بال بکھیرے ہوئے آتی ہے اور اُن کو اُن کے
پورے حصہ دے جاتی ہے اور اُن کی خادمہ و لوٹدی بن
جاتی ہے وہ اولیاء اللہ دنیا سے اپنے مقسوم کو لیتے رہتے
ہیں۔ اور اس کی طرف مطلق التفات نہیں کرتے ہیں۔

اے غلام تو اپنے قلب کو اپنے رب عزوجل کے
واسطے فارغ کر لے اور اپنے اعضاء اور نفس کو بال بچوں
پر شفقت و محنت کے لئے مشغول کر دے پس یہ اُس کے حکم
کے مطابق عمل کرے اور اُس کے فعل سے اُن کے لئے
کما فی کرے۔ اللہ کے روبرو سکون اور صبر و رضا کے ساتھ

أَوَّلَىٰ مِنَ الدُّعَاءِ وَالسُّؤَالِ وَالِاحْتِاجِ أُمَّ
عِلْمَكَ لِعِلْمِهِ وَنَجَّ تَدْبِيرَكَ لِتَدْبِيرِهِ
دَا قَطَمَ إِرَادَتَكَ لِإِرَادَتِهِ وَاعْزَلَ عَقْلَكَ
عِنْدَ مَبْجَىٰ أَقْصِيَّتِهِ وَاقْتَدَارَهُ إِفْعَلَ
ذَلِكَ مَعَهُ إِنْ أَرَدْتَ رَبًّا وَ مُعِينًا وَ
مُسْلِمًا عَلَيْكَ بِالسُّكُونِ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ
أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُ اتَّحَدَّثَ
خَوَاطِرُهُ وَهَمَمُهُ لَمْ يَبْقَ لَهُ سِوَا
خَاطِرٍ يَخْطُرُ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى
قَلْبِهِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَىٰ بَابِ قُرْبِهِ مِنْ
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا تَمَكَّنْتَ مَعْرِفَتَهُ
لَهُ فَتَسَرَ الْبَابُ فِي وَجْهِهِ فَحَصَلَ مِنْ
قَرَائِنِهِ قَرَأَىٰ مَا لَا يَفْقَهُ عَلَىٰ وَصْفِهِ
الْخَاطِرُ لِلْقَلْبِ وَالْإِشَارَةُ كَلَامُ خَفِيِّ
لِلسِّرِّ الْغَافِي عَنْ نَفْسِهِ وَهَوَاكَ وَ
أَخْلَاقِهِ الْمَذْمُومَةِ وَعَنْ سَائِرِ الْخَلْقِ
فِي عَافِيَةٍ وَ طَبِيبَةٍ وَ نِعْمَةٍ هُوَ مُتَكَلِّفٌ
مُصْتَرِفٌ فِيهِ كَأَصْحَابِ الْكَرْهِفِ قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّهِمْ وَ لِقَبْلِهِمْ ذَاتِ الْيَمِينِ
وَذَاتِ الشِّمَالِ ۝

يَا غَلَامُ اسْمُكَ هَذَا وَ أَمِنْ بِهَذَا
لَا تُكْذِبُهُ لَا تَحْرِمْ نَفْسَكَ الْخَيْرُ مِنْ كُلِّ
وَجْهِ ۝

سوال کا ترک کر دینا دعا و سوال اور الحاج سے بہتر ہے تو
اپنے علم کو اُس کے علم کے سامنے محو کر دے اور اپنی تدبیر
کے آگے علیحدہ رکھ دے اور اپنے ارادہ کو اُس کے ارادہ کے
واسطے منقطع کر دے اور اپنی نقل کو اُس کی قضاء و قدر کے نازل
ہونے کے وقت علیحدہ کر دے۔ تو خدا کو اگر پروردگار اور
مددگار اور سلامتی دہندہ سمجھتا ہے تو تو اُس کے ساتھ بھی معاملہ
کر اُس کے روبرو تجھے سکوت لازم ہے اگر تو اُس تک پہنچنا چاہتا
ہے مومن کا دل اُس کے خیالات و مقاصد متعدد رہتے ہیں اُس
کے پاس سوا اُس خیال کے جو کہ اُس کے قلب پر اللہ عز و جل
کی طرف سے اُتر رہا ہے کوئی خیال بھی باقی نہیں رہتا ہے وہ
قرب الہی کے دروازہ پر اطمینان کے ساتھ کھڑا رہتا ہے۔
پس جب معرفت الہی اس کے دل میں شگن ہو جاتی ہے تو اُس
کے سامنے کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے پس وہ اندر داخل ہو
کر وہ چیزیں دیکھنے لگتا ہے جس کے بیان پر قدرت نہیں۔
خطرہ و خیال قلب کے نیلے ہے۔ اور اشارہ ایک کا ختم بھی ہے
باطن کے واسطے جو شخص کو اپنے نفس و خواہش اور بد اخلاقیوں
اور تمام مخلوق سے فناء ہو جاتا ہے وہ بڑے آرام اور
خوشی و نعمت میں رہتا ہے۔ اور اُسے اس حالت میں ویسی
ہی کروٹیں دلائی جاتی ہیں جیسے کہ اصحاب کہف کو جہی کے
بارے میں ارشاد الہی ہے وَ نَقَلْنَاهُم بِاللَّيْلِ إِلَىٰ مَوْجِدٍ مِنْ
أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ وَ نَحْنُ بِأَعْيُنِنَا ۝

اے غلام تو میرے کلام کو سن اور اُس پر ایمان لا اور اُس
کی تکذیب نہ کر اپنے نفس کو ہر طریقہ سے بھلائی سے محروم نہ
رکھ۔

ستاؤں میں مجلس

المجلس السابع والخمسون

سچائی اور قناعت اور توکل کے بیان میں

۲۴ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے

وقت مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا:

اولاً کچھ کلام کیا پھر فرمایا اسے غلامو! میرے اوپر ایک ذرہ سچائی کا صدقہ کرو باقی تمہارے تمام مال اور وہ چیزیں جو کہ تمہارے گھروں میں ہیں تمہیں سب معاف ہیں میں تم سے صرف صدقہ و اخلاص ہی چاہتا ہوں اور اس کا نفع تمہارے ہی لئے ہے۔ میں تم کو تمہارے ہی لیے چاہتا ہوں نہ کہ اپنے لیے تم اپنی ظاہری و باطنی زبانوں کے لفظوں کو مفید کر لو کیوں کہ تمہارے اوپر نگہبان مقرر نہیں۔ فرشتے تمہارے ظاہر کی نگہبانی کرتے ہیں اور حق عزوجل تمہارے باطنوں کی نگہبانی فرماتا ہے۔ اسے دنیا میں محل اور گھر بنانے والے اور اسے وہ شخص جس کی عمر دنیا کی عمارت میں جا رہی ہے تو کوئی عمارت بغیر نیت صالحہ کے نہ بنا۔ پس دنیا میں عمارت کی بنیاد نیک نیتی ہے تیری عمارت نفس و خواہش کی موافقت میں نہ ہوتی چاہیے۔ دنیا میں جاہل بموافقت نفس و خواہش طبعیت عادت بغیر حکم شرعی اور بلا موافقت قضا و قدر الہی کے عمارت بنالیکر تباہ پس یقیناً اس کے لئے نیت صالحہ درست نہیں ہوتی اور نہ اس کے لیے اس کی عمارت مبارک ہوتی ہے اور اس میں دوسرے لوگ بسیں گے۔ اور اس بنانے والے سے قیامت دن کہا جائے گا کہ یہ عمارت کیوں

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكَرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدِينَةِ الرَّابِعَةِ وَالْعِشْرُونَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سِتَّةَ خَمْسِينَ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ بَعْدَ كَلَامِهِ يَا غُلَامَانِ تَصَدَّقُوا عَلَيَّ بِذَرَّةٍ مِنَ الصَّدَقِ أَنْتُمْ فِي حَرٍّ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَمَتَاعٍ فِي بَيْتِكُمْ مَا أَسْرَيْدُ مِنْكُمْ إِنْكَارَ الصَّدَقِ وَالْإِخْلَاصِ وَنَعْتُمْ ذَلِكَ لَكُمْ إِيَّائِي قَيْدٌ وَالْأَفْطَاحُ السَّيِّئُ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَإِنَّ عَلَيْكُمْ رِقَبَاءَ أَسْلَافِكُمْ يُرَاقِبُونَ طَوَاهِرَكُمْ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يَرِاقِبُ بَوَاطِنَكُمْ يَا مَنْ يُبْنِي الْقُصُودَ وَالْأَدْوَارَ وَيَذْهَبُ عَمَّا فِي عَتَمَاتِ الدُّنْيَا لَا تَبْنِ شَيْئًا بَغَيْرِ نِيَّةٍ صَالِحَةٍ فَاسَاسُ الْبِنَاءِ فِي الدُّنْيَا النِّيَّةُ الصَّالِحَةُ لَا يَكُونُ بِنَاؤُكَ بِنَفْسِكَ وَكَلْوَاكَ الْجَاهِلُ يَبْنِي فِي الدُّنْيَا بِنَفْسِهِ وَهُوَ أَهْلُ وَطْئِهِ وَعَادَتِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِ الْحُكْمِ وَمُؤَافَقَةِ قَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِعْلِهِ فَلَا جَرَمَ كَأَنْ تَصِفَ لَهُ نِيَّةً صَالِحَةً وَلَا تَتَهَنَّأَ بِمَا بَنَاهُ وَكَيْسَكُنَّ غَيْرُهُ وَيُقَالُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَ

بَنِيَتْ وَمِنْ آيِنَ انْفَقَتْ وَلِمَ انْفَقَتْ
يُحَاسِبُ عَلَى الْجَبِيْعِ اُطْلُبُ الرِّضَا وَ
المُؤَافَقَةَ وَاقْنَعْ بِفَقْسِكَ وَلَا تَطْلُبْ
مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ اَشَدُّ عُقُوبَاتِ اللهِ عَذْرًا
وَجَلَّ لِعَبْدِهِ فِي الدُّنْيَا طَلْبُهُ مَا لَمْ
يُقَسِّمْ لَهُ (وَقَالَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)
تَجِيْ رَايَ وَمَا عِنْدَكَ حُسْنٌ ظَنِّ فِيْ فَنَمَا
تُفْلِحُ بِكَلَامِيْ -

وَيُحَكِّ تَدْعِيْ اِنَّكَ مُسْلِمٌ وَابْتِ
مُعْتَرِضٌ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ عَلَى
الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهِ كَذَبَتْ فِيْ دَعْوَاكَ
اِلَاسْلَامُ مُشْتَقٌّ مِّنَ اِلَاسْتِسْلَامِ لِقَضَاءِ
اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْرِيَّةِ وَالرِّضَا بِاَفْعَالِهِ
مَعَ حِفْظِ حَدُودِ كِتَابِهِ وَسُنَنِ رَسُوْلِهِ
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيْنِيْدُ يَهْمُ
لَكَ اِلَاسْلَامُ شُوْمٌ طُوْلُ الْاَمَلِ هُوَ الَّذِي
يُوقِعُكَ فِيْ مَعَاصِيِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
مُخَالَفَتِهِ مَتَى مَا قَصُرَتْ اَمْلَكَ جَاءَكَ
الْخَيْرُ فَمَسَّكَ بِهِ اِنْ اَرَادَتْ الْفَلَاحُ
اَلْمُسْلِمُ اَيُّ شَيْءٍ جَاءَ بِهِ الْقَدَرُ اَخَذَهُ
مِنْ يَدِهِ وَرَضِيَ بِهِ مَعَ مُؤَافَقَةِ الشَّرْعِ وَ
رِضَا عَنْهُ لَا نَفْسَ لَهُ وَلَا هَوًى وَلَا
طَبْعَ لَهُ وَلَا شَيْطَانَ اَعْيَى اِنَّهُ قَدْ اُعِيْنَ
عَلَيْهِمْ لَا اَنْهُمْ قَدْ اُنْعَدَ مُؤَامِنٌ كُلِّ وَجْهِ

بنائی تھی اور کمال سے اور کیوں اس پر خرچہ کیا تھا تمام چیزوں
پر حساب لیا جائے گا۔ اسے بندہ خدا تو رضاء و موافقت الہی
طلب کر اور اپنے مقصود پر رناعت کر اور جو چیز کہ تیرے مقصود
کی نہیں ہے اسے طلب نہ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تحقیق سخت تر عذاب
اللہ کا دنیا میں بندہ کے واسطے اس چیز کا طلب کرنا ہے جو
اس کے مقصود میں نہیں حضور و سنگیر عالم رضحی اللہ عنہ نے فرمایا
تو تو میرے پاس اس حالت میں آتا ہے کہ تجھے میرے
ساتھ حسن ظن نہیں پس تو میرے کلام سے کیا نفع پاسکتا
تجھ پر افسوس تو مسلمان ہونے کا مدعی ہے حالانکہ تو
اللہ عزوجل اور اس کے نیک بندوں پر مقرر ض ہے۔
تو اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اسلام تو استسلام
سے بنایا گیا ہے جس کے معنی میں تضاد و قدر کا ماننا اور اللہ
کے افعال پر قرآن و حدیث کی حدوں کی حفاظت کے
ساتھ راضی رہنا۔ پس اس وقت جب کہ تو ایسا کرے
گا تو تیرا اسلام صحیح ہو گا تیری آرزو کی درازی کی نحوست
جھے اللہ تعالیٰ کے گنہگاروں میں اور اس کی مخالفت میں
گرا رہی ہے۔ جب کہ تو آرزو کو کم کرے گا تیرے پاس
بھلائی آجائے گی پس تو اگر نفع چاہے تو اس پر چنگل مار
لینا۔ بھلائی کے پاس جب کوئی چیز مقدرات سے آتی
ہے وہ اس کو تقدیر کے ہاتھ سے لے لیتا ہے اور
موافقت شرع اور رضامندی کے ساتھ اس پر راضی
ہو جاتا ہے۔ نہ اس کے نفس ہوتا ہے اور نہ خواہش اور
نہ طبیعت اور نہ شیطان۔ یعنی ان سب پر مسلمان کی مدد
کی جاتی ہے نہ یہ کہ وہ سب ہر طرح سے مدد دے ہی ہو گئے

لَيْسَ لَنَا مَعْصُومٌ بَعْدَ ذَهَابِ الْإِنْسِيَاءِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لِنَفْسِهِ مُظْمِيَّةٌ وَهُوَ أَهْلُ
مَغْلُوبٍ وَنَائِرَةٌ طَبِيعِهِ مَحْمُودَةٌ وَ
شَيْطَانُهُ حَائِسٌ مَا يَقَعُ بِيَدِهِ مِنْهُ شَيْءٌ
يُطَوِّفُ عَلَيْهِ لَا يَجِدُهُ التَّوَكُّلُ لَيْسَ فِيهِ
وُقُوفٌ مَعَ سَبَبٍ وَالتَّوْحِيدُ لَيْسَ فِيهِ
رُويَةُ الصِّرِّ وَالنَّفْعُ مِنْ أَحَدٍ أَنْتَ نَفْسُ
كَلْبِيَّةٍ هُوَ يَحْلِي عَادَةً كَلْبِيَّةً مَا عِنْدَكَ
مِنَ التَّوَكُّلِ وَالتَّوْحِيدِ خَيْرٌ مَرَارَةً كَمْ
حَلَاوَةً كَسَرْتَهُ جَبَرْتَهُ مَوْتٌ
ثُمَّ حَيَاةٌ دَائِمَةٌ ذُلٌّ ثُمَّ عِزٌّ فَقَرْتَهُ
غَنَى لِنِعْدَامِ ثَمَرِ إِبْجَادِهِ لَا يَكُ إِنْ
صَبَرْتَ عَلَى هَذَا صَبَرَ لَكَ مَا تَرِيدُ
مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَّا فَمَا يَصْنَعُ لَكَ
شَيْءٌ كُلُّ مَا اشْتَغَلَكَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَهُوَ عَلَيْكَ مَسْئُومٌ وَإِنْ كَانَ الصَّوْمُ وَ
الصَّلَاةُ بَعْدَ آدَاءِ الْفَرَائِضِ وَالسَّنَةِ
إِذَا آذَيْتَ الْفَرَضَ مِنَ الصَّوْمِ ثُمَّ
اشْتَغَلَكَ بَعْدَ ذَلِكَ الْجُوعُ وَالْعَطَشُ فِي
صَوْمِ النَّافِلَةِ عَنْ حُضُورِ قَلْبِكَ بَيْنَ
يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُرَاقَبَةِ لَهُ
وَطِبَابَةِ الْعَيْشِ بِهِ وَمَعَهُ الدَّائِرَةُ عَلَى
مُجِبَّةٍ وَالْقُرْبِ مِنْهُ أَنْتَ عَبْدُ الْحِجَابِ عَبْدُ
الْخَلْقِ وَنَفْسِكَ وَهُوَ الْكَارِثُ قَائِمٌ مَعَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ لَوَاءِ قُرْبِهِ مَعَ عَلَيْهِ

ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے تشریف لے جانے کے بعد ہم
میں کوئی بھی معصوم رہے گا نہیں ہے۔ مسلمان کا نفس مطمئن اور
اُس کی خواہش مغلوب اور اُس کی طبیعت کا جوش بچھا ہوا ہونا
ہے اور اُس کا شیطان مقید رہتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں
اس مرد مسلمان سے کوئی چیز بھی نہیں آتی شیطان ہر چند اُس پر
چکر لگاتا ہے لیکن وہ کچھ بھی نہیں پاتا۔ توکل میں سبب کے
ساتھ ٹھہراؤ نہیں ہوتا ہے اور توحید میں کسی سے نفع و
نقصان کا معاملہ اور غیر اللہ پر نظر رکھنا نہیں ہوتا ہے۔
تو تو سراپا نفس اور سراسر خواہش اور عادت بنا ہوا ہے۔
تجھے نہ توکل کی کچھ خبر ہے اور نہ توحید سے ادراک و
پہنچ ہے پھر مٹھاس پھر ٹوٹنا پھر جڑنا پھر مرنے کی پھینک دینے کی!
زندگی اول ذلت ہے پھر عزت ہے اول محتاجی ہے
پھر امیری۔ اول ناپید ہوتا ہے پھر ذات حق سے وجود
پانا مذکر اپنے اختیار سے اگر تو اس پر صبر کرے گا تو جو
کچھ تو خدا سے چاہے گا وہ تیرے لیے صحیح و درست
ہو جائے گا ورنہ کچھ بھی نہیں۔ ہر وہ چیز جو کہ تجھ کو اللہ عزوجل
کی طرف سے روکے وہ تیرے لیے منحوس ہے خواہ
اداء الفرائض و سنن کے بعد روزہ نماز ہی کیوں نہ ہو۔ جب
تو فرض روزہ ادا کر لے۔ پھر اُس کے بعد نفل کے روزہ
میں تجھے بھوک اور پیاس نیز سے قلب کو اللہ عزوجل کی!
حضور ہی اور اُس کے مراقبہ اور اُس کے ساتھ خوش عیشتی
سے روک دے جس پر کہ صحبت و قرب الہی کا دار مدار
ہے پس تو حجاب کا بندہ خلق اور اپنی خواہش و نفس کا بندہ
ہے نہ کہ بندہ خدا۔ عارف باللہ تو اللہ عزوجل کی معیت میں
اُس کی قوت کے چھنڈے کے نیچے اپنے علم و باطن کے

وَسَيَرَهُ يَدُومُ مَعَ قَضَاءِهِ وَقَدَرِهِ
 إِذَا عَجَزَ دُورُ بِلَا تَدْوِيرٍ مِنْهُ حُرُكٌ
 بِلَا تَحْرِيلٍ مِنْهُ سَكَنٌ بِلَا تَسْكِينٍ
 مِنْهُ يَصِيرُ مِنْ جُمْلَةِ الَّذِينَ قَالَ
 اللَّهُ فِي حَقِّهِمْ وَتَقَبَّلَهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ
 وَذَاتَ الشِّمَالِ هُ لَمَّا جَاءَ الْعِجْزُ مِنْهُمْ
 حَزَبُوا الْحَرَكَةَ مَعَ الْقُدْرَةِ وَالسُّكُونِ
 وَالتَّسْلِيمِ عِنْدَ الْعِجْزِ الْحَرَكَةُ عِنْدَ
 وَجُودِكَ وَالسُّكُونُ عِنْدَ فَعْلِكَ الْحَرَكَةُ
 فِي الْحَكْمِ وَالسُّكُونُ فِي الْعِلْمِ إِنَّمَا نَصَحُ
 قَلْبُكَ بَعْدَ خُرُوجِكَ مِنَ النَّفْسِ وَ
 الْهَوَى وَالطَّبْعِ وَالْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ
 لَا تَتَّقِيْدُ بِالْخَلْقِ فَمَا يَمْلِكُ
 حَزْرَكَ وَكَأَنْفَعَكَ وَكَأَنْفَعَكَ
 عَزِيْزَتِكَ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ أَبَدًا
 فِي طَاعَتِهِ وَآمَرِهِ وَتَهْنِئِهِ
 لَا يَبْقَى بِبَيْدِكَ شَيْءٌ سِوَى
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَصَيِّرْ أَعْنَى
 الْخَلْقِ وَاعْزَهُمْ فَتَصَيِّرْ
 بَكَادَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَ
 الْأَشْيَاءَ بِالسَّجْدِ لَهُ وَهَذَا
 مِنْ وَرَاءِ عُمُودِ الْخَلْقِ
 الْقَوَائِمِ مِنْهُمْ وَكَثِيرٌ
 مِنَ الْخَوَاصِّ فَهُوَ ذَرَّةٌ
 أَدَمَ مِنْ جُودَةِ لَبِّهِ يَأْتِلِلُ الْعِلْمَ تَفَقَّهُ

ساتھ کھڑا رہتا ہے اسی کی قضاء و قدر کے ساتھ گھومتا ہے
 اور جب کروہ عاجز ہو جاتا ہے تو بغیر اس کے کہ وہ خود گھومے
 گھوایا جاتا ہے بغیر اس کی تحویل کے اور بغیر اس کی
 حرکت کے اس کو تحویل و حرکت دی جاتی ہے۔ بغیر
 اس کے سکون کے اس کو سکون عطا فرمایا جاتا ہے وہ بخل
 ان لوگوں کے ہو جاتا ہے جن کے حق میں ارشاد الہی ہے۔
 وَنَقْلُهُمُ الْاِلَیْہِمْ اُنْ کُو سیدھی اور الٹی جانب
 کروٹیں بدلاتے رہتے ہیں جب کہ ان کا عاجز ہونا ظاہر
 ہوا ان کو منجانب اللہ حرکت دی گئی۔ حرکت قدرت کی
 میعت میں ہوتی ہے اور سکون و تسلیم عاجزی کے وقت
 حرکت تیرے وجود کے وقت ہوتی ہے اور سکون تیرے
 گم ہو جانے کے وقت۔ حرکت شروع کی مانتی میں ہے
 اور سکون علم میں کفایت و قدر میں و م نہ مارے۔ تیرا قلب جب
 درست ہو گا جب کہ تو اپنے نفس و خواہش اور طبعیت اور
 تمام خلق سے علیحدہ ہو جائے گا۔ تو فی الجملہ مخلوق کا مقید نہ
 بن۔ سوائے رب تعالیٰ کے کوئی بھی تیرے نقصان و نفع
 اور رزق کا مالک نہیں ہے تو ہمیشہ اسی کی اطاعت اور امر و نہی
 کی بجا آوری میں مشغول رہ تیرے ہاتھ میں سوائے حق عزوجل
 کے کچھ باقی نہ رہے پس تو اس وقت تمام مخلوق سے زیادہ
 امیر اور زیادہ عزت والا بن جائے گا۔ اس وقت تیری
 مثال آدم علیہ السلام جیسی ہو جائے گی کہ اللہ نے تمام
 چیزوں کو ان کے سامنے بھٹکنے اور سجدہ کا حکم دیا تھا۔
 اور یہ بات عام مخلوق اور بہت سے خاص لوگوں کی عقل
 سے بھی پر ہے۔ عارف باللہ آدم علیہ السلام کا ایک
 ذرہ اور انھیں کا خلاصہ ہے۔ اسے کم علم پہلے علم دین سیکھ

ثُمَّ أَعَزَّلَ الْمُتَرَمِّمَ تَفَقَّهُوْا ثُمَّ أَعَزَّلُوا
عَنِ الْخَلْقِ يَقُولُ بِهِمْ ظَوَاهِرُهُمْ
مَعَ الْخَلْقِ لِإِصْلَاحِهِمْ وَبَوَاطِنُهُمْ
مَعَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي خِدْمَتِهِ وَ
صُحْبَتِهِ فَهُمْ كَانُوا يَتَوَنَّبُونَ
كَانُوا يَتَوَنَّبُونَ فِي الْحُكْمِ وَيَتَوَنَّبُونَ
عَنْهُمْ يَقُولُ بِهِمْ بَابُهُمْ مُفْتَرِزَةٌ
عَنِ الْأَشْيَاءِ جَمِيعًا شَغْلُهُمْ فِي
الظَّاهِرِ أَحْكَامُ الْحُكْمِ كُلُّ مَا يَدْنُسُ ثَوْبَهُمْ
عَسَلُوهُ وَطَيَّبُوهُ بَخَّرُوهُ كُلَّمَا تَخَرَّقَ
مِنْهُ شَيْءٌ رَفَعُوهُ وَخَيَّطُوهُ هُمْ
رُؤَسَ الْخَلْقِ ذُرَّاهُ مِنْهُمْ كَالْجِبَالِ
الرَّوَايَةُ قُلُوبُهُمْ مَعَ سَرَبِهِمْ
عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَطَرِّحُونَ بَيْنَ
يَدَيْهِ مُرَاقِبُونَ لَهُ عَائِضُونَ فِي
عِلْمِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ غَدَاؤَنَا ذِكْرَكَ
وِغْنَانَا قُرْبَكَ أَمِينَ أَنْتَ مَيْتُ الْقَلْبِ
وَصُحْبَتُكَ أَيْضًا لِمَوْتِ الْقُلُوبِ عَلَيْكَ
بِالْأَحْيَاءِ النُّجَبَاءِ الْبُدَلَاءِ أَنْتَ
قَبْرُ تَائِي قَبْرُ امْتَلَكَ أَنْتَ مَنْ
يَقُودُكَ مَنْ مِنْ مِثْلِكَ أَعْلَى
يَقُودُكَ أَعْلَى مِثْلِكَ أَصْحَابُ
الْمُؤْمِنِينَ الْمُؤْمِنِينَ الصَّالِحِينَ
وَأَصْبِرْ عَلَى كَلَامِهِمْ وَ
أَقْبِلْهُ وَأَعْمَلْ بِهِ وَقَدْ أَفْلَحْتَ

بدلہ گوشتہ نشینی اختیار کرے اور یا اللہ نے پہلے علم دین سیکھا
پھر اپنے قلوبوں سے مخلوق سے جدا کر لی ان کے ظاہر
مخلوق کی اصلاح کے لیے مخلوق کی معیت میں رہے اور
ان کے باطن حق عزوجل کی معیت میں اُس کی خدمت و صحبت
میں مشغول رہے پس اور یا اللہ موجود بھی ہیں جدا و علیحدہ بھی
علم میں مخلوق کے ساتھ موجود ہیں اور اپنے قلبی تعلقات
سے ان سے جدا و علیحدہ ان کے قلب تمام چیزوں سے
جدا اور کنار کرنے والے ہوتے ہیں۔ ظاہر میں ان کا
مشغلہ حکم شرع کا مضبوط بنانا ہے۔ جب کبھی ان کے
کپڑے میلے ہو جاتے ہیں وہ اُس کو خود دھو لیتے اور
پاک کرنے اور خوشبو میں بسا لیتے ہیں جب ان کے کپڑے
کا کوئی حصہ پھٹ جاتا وہ اُس میں پوند لگا لیتے اور اُس کو
وہ سخی لیتے ہیں۔ وہی مخلوق کے سردار ہیں ان میں سے ایک ذرہ
مثل بلند پہاڑوں کے ہے۔ ان کے دل خدا کی معیت میں
اُس کے روبرو پھڑپھڑے ہوئے اُس کے خیال میں ڈوبے
ہوئے اُس کے علم میں غوطہ زن رہتے ہیں۔ اسے اللہ
ہماری خدا اِپنا ذکر اور اپنا قرب ہماری تو مگر ہی نادے
آمین۔ تو مردہ دل ہے تیری صحبت ہی مردہ دلوں سے
ہے تو زندہ دلوں نے خدا و ابدال کی صحبت اختیار کر۔ تو قبر
ہے اپنی جیسی قبر کے پاس آمد و رفت کرتا ہے تو مردہ ہے
اپنے جیسے مردہ کے پاس آتا جاتا ہے تو پاہنج ہے
تجھے تجھ جیسا پاہنج کھینچ کر لے جاتا ہے تو اندھا ہے
تجھے تجھ جیسا اندھا کھینچتا ہے۔ تو مسلمانوں یقین رکھنے
والوں کیسے لوگوں کی صحبت میں رہے اور ان کے کلام پر صبر کر
اور اس کو قبول کر کے اُس پر عمل کر تو نجات پائے گا۔ تو

لَسَمِعَ قَوْلَ الشَّيْطَانِ وَأَعْمَلَ بِهِ وَ
 احْتَرَمَهُمْ إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ كَانَ رِي
 شِيخٍ كُلَّمَا أَشْكَلَ عَلَى وَخَطَرَ يَقْلِبِي
 بِحَدِيثِي بِهِ وَلَا يُخَوِّجُنِي إِلَى الْكَلَامِ
 فَكَانَ ذَلِكَ لِاحْتِرَامِي وَحُسْنِ آدِبِي مَعَهُ
 مَا صَحَبْتُ قَطُّ الشَّيْطَانَ إِلَّا بِالِاحْتِرَامِ
 وَحُسْنِ الْأَدَبِ الصُّوفِيِّ لَا يَكُونُ بِخِيلًا
 لِأَنَّهُ مَا بَقِيَ لَهُ شَيْءٌ يَبْخُلُ بِهِ وَفَدِ
 الدَّعَى تَرَكُ الْكُلَّ إِنْ أُعْطِيَ شَيْئًا أَخَذَهُ
 لِغَيْرِهِ لَا لَهُ قَدْ صَنَعَ قَلْبُهُ عَنِ الْمَوْجُودَاتِ
 وَالمُصَوِّرَاتِ إِنَّمَا يَبْخُلُ مِنْ تِلْكَ مَالٍ وَ
 الصُّوفِيُّ قَدْ صَارَتْ الْأَشْيَاءُ لِغَيْرِهِ فَكَيْفَ
 يَبْخُلُ بِمَالٍ غَيْرِهِ لَا عَدُوَّ لَهُ وَلَا صَدِيقَ
 وَلَا إِلَهَاتٍ إِلَى سَمَاعِ الْحَمْدِ وَالذِّمْرِ
 لَا يَرَى الْعَطَاءَ وَالْمَنْعَ وَالضَّرَّ وَالنَّفْعَ
 مِنْ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَفْرَحُ بِالْحَيَاةِ
 وَلَا يَحْزَنُ بِالمَوْتِ مَوْتُهُ سَخِطَ رَبُّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَحَيَاتُهُ رِضَاةُ عَدُوِّهِ
 وَحَشَنَتُهُ فِي الْجَلْوَةِ وَأُنْسُهُ فِي الْخَلْوَةِ
 طَعَامُهُ ذِكْرُ مَرَاتِبِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَشَرَابُهُ مِنْ
 شَرَابِ الْأَنْسِ بِهِ لَا جَرَمَ لَا يَكُونُ بِخِيلًا
 بِحُطَامِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لِأَنَّهُ عِنْدَهُ غِنَى
 عَنِ الْجَمِيمِ رَبَّنَا إِنَّمَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
 وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ بَدَأْنَا عَذَابَ
 النَّارِ

مشائخوں کے قول کو سن اور اس پر عمل کرو اور ان کا احترام سجالا اگر
 تجھے اپنی فلاح مقصود ہے یہ کہ ایک شیخ تھے جب کبھی
 مجھ پر شکل پڑتی اور میرے دل میں خطرہ گزرتا تھا وہ خود بخود
 مجھ سے بیان کر دیا کرتے تھے اور مجھے بات چیت !
 کرنے کی تکلیف نہ دیتے تھے یہ اس لیے تھا کہ میں ان
 کا احترام اور ان کے ساتھ حسن ادب ملحوظ رکھتا تھا میں کبھی
 مشائخ کی صحبت میں بغیر احترام اور حسن ادب کے نہ رہا صوفی جمیل
 نہیں ہوتا ہے کیوں کہ جب اس نے ہر چیز کے چھوڑ دینے
 کا دعویٰ کیا اس کے پاس کوئی چیز رہتی نہ رہی جس سے بخل
 کرے۔ اگر اس کو کوئی چیز رہی جاتی ہے تو وہ اس کو دوسروں
 کے لیے لے لیتا ہے نہ اپنے لیے اس کا دل تو تمام ہو جاتا
 اور صورتات سے پاک ہو چکا ہے۔ بخل تو وہ کرے جس کے
 پاس مال ہو اور صوفی کی تو تمام چیزیں غیر کی ملک ہو جاتی ہیں پس وہ
 غیر کے مال میں کیسے بخل کرے۔ نہ اس کا کوئی دشمن ہوتا ہے۔
 اور نہ کوئی دوست اور اس کی تو ہر کسی سے تعریف و بڑائی سنانے
 کی طرف نہیں ہوتی ہے۔ وہ عطاء و منع کو بجز خدا کے کسی اور
 کی طرف سے نہیں خیال کرتا ہے نہ وہ زندگی سے خوش ہے اور
 نہ اسے موت کا غم اس کی موت اللہ کا اس پر غصہ و ناراض
 ہونا ہے اور اس کی زندگی خدا کا اس سے راضی ہونا ہے۔
 جلوت میں اسے وحشت رہتی ہے اور خلوت میں اسے
 انس رہتا ہے خدا کا ذکر اس کی غذا ہے اور شراب
 انس الہی اس کا پانی ایسی حالت میں وہ یقیناً دنیا و مافیہا
 سے کیسے بخل کر سکتا ہے کہوں کہ اس کے نزدیک تو تمام
 چیزوں سے لاپرواہی ہے اسے رب تو ہم کو دنیا و آخرت
 میں ٹھوکیاں عطا فرماتا۔ اور عذاب دوزخ سے بچاتا ہے۔

المجلس الثامن والخمسون

اٹھاونویں مجلس

علم پڑھ کر اس پر باخلاص عمل کرنے کے بیان میں :

یکم ثوال ۱۲۵۵ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت مدرسہ

قادریہ میں ارشاد فرمایا :

کب تک تو علم پڑھے گا اور عمل نہ کرے گا تو علم کے دفتر کو لپیٹ دے پھر عمل کے دفتر کے کھولنے میں اخلاص کے ساتھ مشغول ہو جاو ورنہ تجھے فلاح نہ ملے گی تو تو محض علم سیکھنے میں مشغول ہے تو اپنے فعلوں سے اللہ عزوجل پر دلیر نہا ہوا ہے تو نے اپنی دونوں آنکھوں پر سے حیا کا پردہ اتار دیا ہے اور خدا کی نظر کو بر نسبت دوسرے ناظرین کی نظر سے ہلکا جان لیا ہے تو اپنی خواہش سے لین دین کرنے والا اور اپنی خواہش سے منع کرنے والا اور حرکت کرنے والا ہے پس یقیناً تیری خواہش تجھے ہلاک کر دے گی۔ تو تمام حالتوں میں اللہ عزوجل سے حیا کر اور اس کے حکم پر عمل کر۔ جب تو ظاہر حکم پر عامل بن جائے گا تو وہ عمل تجھ کو معرفت الہی کے قریب کر دے گا۔ اسے اللہ تو ہم کو غافلوں کی خواب سے بیدار فرما دے آمین جب کہ تو گناہ کرے گا تجھ اُنقیتیں آکر گر پڑیں گی پس اگر تو توبہ کرے گا اور اپنے رب سے اُن گناہوں سے مغفرت چاہے گا اور اس سے مدد طلب کرے گا تو وہ اُنقیتیں تیرے سے علیحدہ تیرے آس پاس کریں گی۔ نہ کہ تجھ پر۔ تیرے اوپر ہلاک آنا ضروری ہے پس تو خدا سے دعا کر کہ وہ مصیبت کے ساتھ تجھ کو صبر و موافقت عطا فرما دے

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكَرًا الْجَمْعَةَ فِي الْمَدْرَسَةِ مُسْتَهْلًا
سُئِلَ سَنَةَ خَمْسٍ قَامَ بَعِيْنٌ وَخَمْسٍ مِائَةٍ
بَعْدَ كَلَامٍ كَمْ تَتَعَلَّمُ وَلَا تَعْمَلُ أَطْوِ
دِيَوَانَ الْعِلْمِ ثُمَّ اسْتَعْلَ بِنَشْرِ دِيَوَانِ
الْعَمَلِ مَعَ الْإِحْلَاصِ وَإِلَّا فَلَا فَلَاحَ لَكَ
تَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ فَحَسْبُ أَنْتَ مُجْتَرِدٌ
عَلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا فَعَالِكَ قَدْ أَقْبَيْتَ
جُنُبَابَ الْحَيَاءِ مِنْ عَيْنَيْكَ وَقَدْ جَعَلْتَهُ
أَهْوَنَ النَّظَرَيْنِ إِلَيْكَ أَنْتَ أَخِذْ بِهِمَا
وَمَنْعَهُ بِهِمَا لَكَ وَتَتَحَرَّكَ بِهِمَا لَكَ فَلَا
جَرَمَ بِهَيْلِكَ هَوَالِ اسْتَجِي مِنَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ وَاعْمَلْ بِحُكْمِهِ
إِذَا عَمِلْتَ بِظَاهِرِ الْحُكْمِ أَذْنًا لَكَ
الْعَمَلُ إِلَى الْعِلْمِ يَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اللَّهُمَّ
نَبِّهْنَا مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِينَ آمِينَ
إِذَا ارْتَكَبْتَ الذُّنُوبَ جَاءَتْ الْأَفَاتُ
وَوَقَعَتْ عَلَيْكَ فَإِنْ تَبَّتْ وَاسْتَغْفَرْتَ
رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعْنَتْ بِهِ وَفَعَلْتَ
حَوَالِيكَ لَا بُدَّ لَكَ مِنْ يَلِيَّةٍ فَاسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ أَنْ يَأْتِيَكَ مَعَهَا بِالصَّبْرِ وَالْمُوَافَقَةِ

حَتَّى يَسْلَمَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فَيَكُونُ الْخَدِشُ
 فِي الْقَلْبِ لَا فِي الْقَلْبِ فِي الظَّاهِرِ لَا فِي الْبَاطِنِ
 فِي الْمَالِ فِي الدِّينِ فَحَيْثُكَذَا تَكُونُ الْبَلِيَّةُ
 نِعْمَةً لَا نِقْمَةً يَا مُنَافِقُ قَدْ قَنَعَتْ مِنْ
 اتِّبَاعِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَيْسَ سَوْلُهُ بِالْإِسْمِ
 لَا يَا لِمَعْنَى ذَلِكَ كَذِبُ ظَاهِرِكَ وَبَاطِنِكَ
 فَلَا جَرَمَ أَنْتَ ذَلِيلٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 الْعَاصِي ذَلِيلٌ فِي نَفْسِهِ وَالْكَذَّابُ ذَلِيلٌ
 فِي نَفْسِهِ يَا عَالِمًا لَا تَدْرُسُ عِلْمَكَ عِنْدَ
 أَبْنَاءِ الدُّنْيَا لَا تَتَّبِعْ عَزِيزًا يَذِلُّ الْعَزِيزُ
 الْعِلْمُ وَالذَّلِيلُ هُوَ الذِّي فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ
 الدُّنْيَا الْخَلْقُ لَا يَغْدِرُونَ أَنْ يُعْطَوْكَ
 مَا لَيْسَ لَكَ مَقْسُومًا إِنَّمَا قَسَمَكَ يَجْرِي
 عَلَى أَيْدِيهِمْ فَإِذَا صَبَرْتَ جَاءَ قَسَمُكَ
 عَلَى أَيْدِيهِمْ وَأَنْتَ عَزِيزٌ وَمِجْكُ مَنْ
 يَذَرُكَ لَا يَزْنِقُ مَنْ يُعْطَى لَا يُعْطَى شَتَلُ
 بِطَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاتْرُكِ الظَّلْبَ
 مِنْهُ فَمَا يَحْتَاجُ تَعْلَمُهُ وَتَعْرِضُ بِمَصْلَحَتِكَ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كَلَامِهِ
 مَنْ سَأَلَكَ ذِكْرِي عَنْ مَسْئَلَتِي أَعْطَيْتُهُ
 أَفْضَلَ مَا أَعْطَى السَّائِلِينَ ذِكْرُ اللِّسَانِ
 يَلَا قَلْبَ لَا كَرَامَةَ وَلَا عَزَاذَةَ لَكَ بِهِ
 أَلِ ذِكْرُهُ ذِكْرُ الْقَلْبِ وَالسِّرِّ ثُمَّ ذِكْرُ
 اللِّسَانِ إِذَا صَحَّ ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعَبْدِ
 ذِكْرُ الْحَقِّ كَمَا قَالَ فَادْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَ

تاکر وہ معاملہ جو کہ تیرے اور خدا کے درمیان میں ہے محفوظ رہے
 پس اُس وقت خدشہ بدن پر ہو گا نہ کہ قلب میں ظاہر میں ہو گا نہ کہ
 دین میں پس اُس وقت وہ مصیبت نعمت ہو جائے گی نہ کہ
 عذاب۔ اسے منافق تو نے خدا اور رسول کے اتباع میں صرف
 نام پر قناعت کر لی ہے۔ تو حقیقت معنی سے لا پر وہ ہے
 یہ تیرا ظاہر و باطن بھوٹ ہے پس تو اس وجہ سے دنیا و آخرت
 میں یقیناً ذلیل ہے۔ گناہ گاری فی غمہ ذلیل ہے اور بھوٹ برتنے
 والا بھی اسے عالم تو اپنے علم کو اہل دنیا کے روبرو میل کھیلانہ
 کر تو عزیز بننے کو ذلیل بننے کے عوض فروخت نہ کر علم عزیز ہے
 اور وہ دنیا جو کہ دنیا داروں کے ہاتھ میں ہے ذلیل ہے مخلوق
 میں یہ قدرت نہیں کہ وہ تجھے وہ چیز جو کہ تیرے مقسوم میں نہیں
 ہے دے سکیں تیرا مقسوم بے شک اُن کے ہاتھوں سے تجھے
 پہنچتا ہے پس جب تو صابر بنا رہے گا تیرا مقسوم اُن کے
 ہاتھوں سے تجھے پہنچے گا اور تو عزیز کا عزیز بنا رہے گا۔
 تجھ پر انوس جو کہ خود رزق دیا جاوے گا وہ دوسروں کو رزق
 نہیں دے سکتا ہے۔ تو اللہ عزوجل کی اطاعت میں مشغول ہو
 اور اُس سے مانگنا چھوڑ دے پس وہ اس کا محتاج نہیں ہے
 کہ تو اُس کو انہی مصلحت بنلائے اور پہنچوائے۔ اللہ تعالیٰ
 نے اپنے بعض کلام میں ارشاد فرمایا ہے جس کو میرا ذکر مجھ سے
 سوال کرنے سے باز رکھے گا میں اُس کو اُس سے زیادہ دوں
 گا۔ چنانکہ مانگنے والوں کو دوں گا بغیر قلب کے ذکر کے محض
 زبانی ذکر میں کوئی کرامت ہے اور نہ تیری کوئی بزرگی ذکر الہی
 قلب و باطن کا ذکر ہے پھر زبان کا ذکر جب کسی بندہ کا ذکر الہی
 درست ہو جاتا ہے پس حق عزوجل اُس کا ذکر کرتا ہے جیسا کہ
 اُس نے ارشاد فرمایا تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور تم میرا

اَشْكُرُوْنِي وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۚ اُذْكُرْهُ حَتّٰى
يَذْكُرَكَ اُذْكُرْهُ حَتّٰى يَحْطَ الذِّكْرُ
عَنْكَ اَوْ زَادَكَ تَبَقٰى خَالِيًا عَنْ وَرَثَةٍ
تَصِيْرُ طَاعَةٍ بِلَا مَعْصِيَةٍ فَيَحْبِبْنِيْ
يَذْكُرَكَ فَيَمُنُّ بِكَ كُفْتَشْتَعِلُ بِهِ
عَنْ خَلْقِهِ وَ يَشْتَغِلُ ذِكْرَهُ عَنْ مَسْئَلَتِهِ
يَصِيْرُ كُلُّ مَقْصُوْدِكَ هُوَ فَتَشْتَغِلُ
عَنْ جَمِيْعِ مَقَاصِدِكَ اِذَا صَارَ هُوَ كُلُّ
مَقْصُوْدِكَ جَعَلَ مَعَايِشَ خَزَائِنِ الْمَلِكِ
فِي يَدِ قَلْبِكَ مَنْ أَحَبَّ اِلٰهَهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَا يُحِبُّ غَيْرَهُ يُزِيْلُ مِنْ قَلْبِهِ حُبَّ
مَا سِوَاهُ اِذَا تَمَكَّنَ حُبُّ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ مِنْ قَلْبٍ عَبْدٍ خَرَجَ مِنْ قَلْبِهِ
حُبُّ غَيْرِهِ يَسْتُرُ اَعْصَاؤُهُ وَيَشْتَغِلُ
بِهِ ظَاهِرُهُ وَبَاطِنُهُ صُورَتُهُ وَمَعْنَاهُ
فِيهِمِيْمَةٌ وَيُخْرِجُهُ عَنِ الْعَادَةِ
وَيُخْرِجُهُ عَنِ الْعُمَرَانِ فَاِذَا تَحَرَّ
لَهُ هَذَا أَحَبَّهُ اِلٰهَهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا لَكَ
عَقْلٌ تَنْظُرُ بِهِ وَتَعْقِلُ بِهِ اَمَّا
حَضَرَتَ مَرْزُوْلًا بِهِ فَتَقْطُ
سَتَائِيْكَ تَوْبَتِكَ وَ يَفْرَعُ
مِنْكَ مَلِكُ الْمَوْتِ بَابَ حَيَاتِكَ
فَيَقْلَعُهَا مِنْ مَكَانِهَا وَ يَفَرِّقُ
بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اَهْلِكَ وَ مَحَاطِكَ
اَجْتَهِدْ اَنْ لَا تُقْبَضَ وَاَنْتَ كَايِدٌ

شکر کرو اور ناشکری نہ کرو تو خدا کا ذکر یہاں تک کر کہ وہ تیرا ذکر
کرے تو اُس کا ذکر یہاں تک کر کہ ذکر کی وجہ سے تیرے سب
گناہ جھڑ جائیں تو گناہ سے خالی باقی رہ جائے اور طاعت
بلا معصیت ہو جائے پس وہ اس وقت نیز انجمل ان لوگوں کے
جن کا کہ وہ ذکر کرتا ہے ذکر کرے گا پس تو اُس کی مخلوق سے
غافل ہو جائے گا اور اُس کا ذکر خجہ کو اُس کے سوال سے باز
رکھے گا تیرا کل مقصود ہی ہو جائے گا اور تو اپنے تمام مقاصد
سے غافل ہو جائے گا جب کہ خدا تیرا کل مقصود ہو جائے گا
وہ تیرے قلب کے ہاتھ میں اپنی حکومت کے خزانوں
کی کنجیاں دیدے گا جو کوئی اللہ عزوجل کو دوست رکھتا ہے
اور اُس کے غیر کو دوست نہیں رکھتا اللہ عزوجل اُس کے قلب
سے اپنے ماسوا کی محبت کو زائل کر دیتا ہے جب کسی بندہ
کے دل میں حق عزوجل کی محبت جاگزیں ہو جاتی ہے تو اُس کے
دل سے غیر اللہ کی محبت نکل جاتی ہے اُس کے تمام اعضاء
میں اس وجہ سے مسرت پیدا ہو جاتی ہے اُس کا ظاہر و باطن صورت
و معنی خدا کے ساتھ مشغول ہو جاتے ہیں پس خدا اُس کو دیوانہ
بنالیتا ہے اور اُس کو اُس کی عادت آبادی سے باہر کر دیتا
ہے پس جب بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے خدا اُس کو
اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ کیا تجھے اعتقل نہیں ہے جو تو دیکھے
اور سمجھے۔ کیا تو کبھی ایسے شخص کے پاس حاضر نہ ہوا جس پر
موت اتاری گئی ہو تو قریب ہے کہ تیری بھی نوبت آئے گی
اور ملک الموت تیری زندگی کے دروازہ کو اکڑٹھوٹھکیں گے
اور اُس کو اُس کی جگہ سے اکھیر پھینکیں گے وہ تیرے اور
تیرے اہل و عیال اور دوستوں میں تفریق و جدائی کر دیں گے
تو اس بات کی کوشش کر کہ تیرا قبض روح اس حال میں نہ ہو کہ تو

يَلْقَاءَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ دَمَ مَا لَكَ إِلَى الْآخِرَةِ
وَأَنْتَظِرِ الْمَوْتَ فَإِنَّكَ تَرَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ خَيْرًا مِمَّا تَرَاهُ فِي الدُّنْيَا. رَبَّنَا آتِنَا فِي
الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝

لقاء الہی کو ناپسند کرنے والا ہو تو اپنا مال آخرت کی طرف پہلے
سے روانہ کر دے۔ اور موت کا انتظار کر۔ تحقیق تو اللہ عزوجل
کے پاس اس سے بہتر معاملہ دیکھے گا جو کہ تو نے دنیا میں دیکھا ہے
اے رب ہمارے ہیں دنیا و آخرت میں بھلائیوں نصیب کر
اور دوزخ کے عذاب سے بچانا۔ آمین۔

انسٹھویں مجلس ۵۹

المجلس التاسع والخمسون

لاچی کے وعظ کے بیان میں

۹ رجب ۱۲۷۶ ہجری کو بعد کچھ کلام کے مدرس
قادریہ میں ارشاد فرمایا:

طمع کرنے والے کا کلام دو غلط خود غرض اور مد اہمت
سے خالی نہیں ہوتا اس کو مخالفت سامعین کی طاقت نہیں ا
حق گوئی غیر ممکن ہے اس کا کلام خالی بلا مغز کا چمچکا اور لفظ
بلا معنی ہوا کرتا ہے جس طرح طمع کے حرف نقطوں سے خالی ہیں
ایسے ہی لفظ طامع (یعنی لالچی شخص) خالی ہے طمع کے حرف
ط۔ م۔ ع۔ میں ان میں ہر ایک نقطہ سے خالی ہے۔ اے اللہ
کے بندو! تم ہر بے شک علاج پا لو گے سچے کی
ہمت آسمان میں بلند ہے اس کو کسی قائل کا قول ضرر نہیں دیتا
ہے تحقیق اللہ عزوجل اپنے امر پر غالب ہے جب وہ تجھ سے
کسی امر کا ارادہ کرے گا تجھ کو اس کے لیے تیار کر دے گا
کسی بے ادب سے کچھ کلام نکلا اور یہ اس کا جواب ہے
تمہاری مالتوں کی سچائی مجھے گویا کر دیتی ہے اور تمہارا جھوٹ
مجھے ساکت کر دیتا ہے تمہاری خریداری کے مطابق میں تم

وَقَالَ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَاسِعَ رَجَبٍ مِنْ
سَنَةِ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ (بَعْدَ كَلَامِ)
كَلَامُ الطَّامِعِ لَا يَخْلُو مِنْ دَرَجَةٍ وَ
مُدَاهَنَةٍ لَا يَبْكِيهِ الْمُعَالَفَةُ يَكُونُ
كَلَامُهُ قَشْرًا فَإِنَّمَا لَبَّ فِيهِ مَوْرَثَةٌ بَلَا
مَعْنَى الطَّامِعِ فَايَسَّرْ كَالطَّمْعِ لِأَنَّ حُرُوفَ
الطَّمْعِ كُلَّهَا فَايَسَّرْ الطَّاءُ وَالْيَمِيمُ
وَالْعَيْنُ يَا عِبَادَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَصْدُقُوا
وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ الصَّادِقُ هَمَّتْهُ عَلَيْهِ
فِي السَّمَاءِ لَا يَصْرُكَ قَوْلُ قَائِلٍ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٌ عَلَى أَمْرِهِ إِذَا أَرَادَكَ
لَا مَرَهِيًا لَكَ لَهُ كَلَامٌ جَزَى مِنْ سَيِّئِ
الْأَذْيَابِ وَهَذَا جَوَابُهُ صِدْقُ
أَحْوَالِكُمْ تُنْطِقُنِي وَكَذِبُكُمْ
يُسْكِنُنِي عَلَى قَدَرٍ مَا تَشْتَرُونَ

اَبِيعُكُمْ

فروخت کرتا ہوں۔

يَا عَلَامُ كَوَّانٍ عِنْدَكَ شَمْرَةُ الْعِلْمِ
وَبَرَكَتُهُ لِمَا سَعَيْتَ إِلَىٰ أَبْوَابِ السَّلَاطِينِ
فِي حُطُوطِ نَفْسِكَ وَشَهَوَاتِهَا الْعَالِمُ لَا
يَجْلِيَنَّ لَهُ يَسْعَىٰ بِهِمَا إِلَىٰ أَبْوَابِ الْخَلْقِ وَ
الزَّاهِدُ لَا يَدِينُ لَهُ يَأْخُذُ بِهِمَا أَمْوَالُ
النَّاسِ وَالْمُحِبُّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا عَيْنَيْنِ
لَهُ يُنْظَرُ بِهِمَا إِلَىٰ غَيْرِهِ أَتُحِبُّ الصَّادِقَ
فِي مَحَبَّتِهِ كَوَيْفَىٰ الْخَلْقِ كُلَّكُمْ مَا حَلَّ لَهُ
النَّظَرُ إِلَيْهِمْ لَا يُنْظَرُ إِلَىٰ غَيْرِ مَحْبُوبِهِ
لَا تَكْبُرُ فِي عَيْنِي رَأْسُهُ الدُّنْيَا وَلَا تَكْبُرُ
فِي عَيْنِي قَلْبُهُ الْآخِرَىٰ وَلَا يَكْبُرُ فِي
عَيْنِي سِرُّهُ غَيْرُ الْمَوْلَىٰ كَوْنُوا عَقْلَاءَ
مَا أَنْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ إِلَّا كَثُرَ مِنْكُمْ يَتَّبِعُونَ
كُلَّ نَرَاعِي وَنَاعِي الْأَكْثَرُ مِنْ
الْمُتَكَلِّمِينَ كَلَامُهُمْ مِنْ أَلْسِنَتِهِمْ
لَا مِنْ قُلُوبِهِمْ نَرَعَقَاتُ الْمُنَافِقِ
مِنْ لِسَانِهِ وَرَأْسِهِ وَنَرَعَقَاتُ الصَّادِقِ
مِنْ قَلْبِهِ وَسِرُّهُ قَلْبُهُ عَلَىٰ بَابِ
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسِرُّكَ دَاخِلٌ عَلَيْهِ
لَا يَزَالُ يَصْرُخُ عَلَىٰ الْبَابِ حَتَّىٰ يَدْخُلَ الدَّارَ
أَنْتَ كَذَّابٌ وَاللَّهُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكَ مَا تُعْرِفُ
الطَّرِيقَ إِلَىٰ بَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ تَدُلُّ عَلَيْهِ
أَنْتَ أَعْنَىٰ كَيْفَ تَقُودُ غَيْرَكَ فَتَدَّ أَعْمَاكَ
هُوَ أَلَا وَطَبْعُكَ وَمَتَابَعَتُكَ لِنَفْسِكَ

اے غلام اگر تیرے پاس علم کا پھل اور اُس کی برکت
ہوتی تو تو ہرگز اپنے حطوط و خواہشات نفسانی کے لئے بادشاہوں
کے دروازوں پر نہ دوڑتا عالم کے پاس وہ دوپیر ہی نہیں ہوتے
جن سے وہ مخلوق کے دروازوں پر دوڑے اور زاہد کے پاس
وہ دو ہاتھ ہی نہیں ہوتے جن سے وہ آدمیوں کا مال لے۔
اور اللہ کے محب کے پاس وہ دو آنکھیں ہی نہیں ہوتی ہیں
جن سے وہ غیر اللہ کی طرف دیکھے۔ سچا محب جو کہ اپنی محبت
میں سچا ہے اگر تمام مخلوق سے بھی ملاقات کرے تو
مخلوق کی طرف اُس کو نظر کرنا علال نہ ہو وہ تو اپنے محبوب کے
سوا کسی کو دیکھتا ہی نہیں ہے اُس کے سر کی آنکھوں میں دنیا کی
اور اُس کے قلب کی آنکھوں میں آخرت کی قدر ہی نہیں ہوتی ہے
اور زہاد اُس کے باطن کی آنکھوں میں خدا کے سوا کسی کی عظمت و
قدر ہوتی ہے۔ تم قائل ہو تمہاری کچھ حقیقت نہیں ہے تم
میں سے اکثر چھٹنے چلانے والوں کا اتباع کرتے لگتے ہیں۔
بہت سے واعظوں کا وعظ زبانی ہوتا ہے دلوں سے
نہیں ہوتا منافق کی سردائیں زبان دے کر ہوتی ہیں اور سچے
شخص کی اُس کے قلب و باطن سے۔ سچے شخص کا قلب رب عزوجل
کے دروازہ پر اور اُس کا باطن اُس کے روبرو ہوتا ہے وہ
ہمیشہ اُس کے دروازہ پر چمچ بکار کرتا رہتا ہے یہاں تک
کہ وہ چیتے چیتے گھڑیل داخل ہو جاتا ہے۔ تو تو قسم بخدا
اپنی سب حالتوں میں جھوٹا ہے تو اللہ عزوجل کے دروازہ
کا راستہ بھی نہیں سمجھتا ہے تو دوسروں کو اُسی پر کیسے
رہنمائی کرے گا۔ تو خود اندھا ہے دوسروں کا ہاتھ کیسے
پکڑے گا۔ تجھے تیری خواہش و طبیعت اور نفس کی تابعداری

وَمَحَبَّتِكَ لِدُنْيَاكَ وَيَا سَيِّدَكَ
 شَهَوَاتِكَ تَقْدَرُ إِلَى مَا دَامَ الْمَعَاشُ
 عَلَى ظَاهِرِكَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَى قَلْبِكَ
 فَتَصِيرَ مُصِيرًا ثُمَّ يَنْتَقِلُ الْأَصْرَارُ فَيُصَيِّرُ
 كُفْرًا مَنْ تَحَقَّقَتْ طَاعَتُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَعِبُودِيَّتُهُ لَهُ قَدَرًا عَلَى سَمَاعٍ كَلَامِهِ
 وَذَكَرَ السَّبْعِينَ الْمِثْقَالَ مِنْ قَوْمٍ مُوسَى
 لِسَمَاعٍ الْكَلَامَ وَقَالَ فَخَاطَبَهُمُ الْجُبُّ عَزَّ
 وَجَلَّ فَصَوَّغُوا لَهُمْ وَبَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَحْدَهُ وَلَمَّا أَحْيَاهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا
 لَا طَاقَةَ لَنَا عَلَى سَمَاعٍ كَلَامِ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ فَكُنْ أَنْتَ الْوَاسِطَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ
 فَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى وَهُوَ
 يَسْمَعُهُمْ وَيُعِيدُ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُ إِنْ تَمَاقَدَرُ
 عَلَى سَمَاعٍ كَلَامِهِ لِقُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَتَحَقُّقِ
 طَاعَتِهِ وَعِبُودِيَّتِهِ وَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَسْمَعُوا
 مِنْهُ لِضَعْفِ إِيْمَانِهِمْ فَلَوْ أَقْبَلُوا مِنْهُ مَا
 جَاءَهُمْ بِهِ فِي التَّوَمُّارَةِ وَأَطَاعُوا فِي الْأَمْرِ
 وَالنَّهْيِ وَتَادَبُوا وَلَمْ يَتَجَرَّؤْا عَلَى مَا قَالُوا
 لَقَدَرُوا عَلَى سَمَاعٍ كَلَامِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 (وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) إِنِّي مُسَلِّطٌ عَلَى كُلِّ
 كَذَّابٍ مُنَافِقٍ دَجَالٍ مُسَلِّطٌ عَلَى كُلِّ عَاصٍ
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَكْبَرُهُمْ إِبْلِيسُ وَأَصْغَرُهُمْ
 النَّفَاسُ إِنِّي مُعَارِبٌ لِكُلِّ ضَالٍّ مُضِلٍّ
 ذَا عِرَاقٍ الْبَاطِلُ مُسْتَعِينٌ

اور دنیا و ریاست اور شہوتوں کی محبت کے اندھا بنا دیا ہے تو
 میرے سامنے آج تک کو گناہ تیرے ظاہر پر ہی ہیں اس
 سے قبل کہ وہ گناہ تیرے قلب تک پہنچیں بڑھو رنہ تو گناہ پر
 اصرار کرنے والا ہو جائے گا پھر وہ اصرار منتقل ہو کر کفر بن جائے
 گا جس کی تابعداری اور بندگی خدا کے لیے مستحق ہو باقی ہے
 وہی خدا کے کلام سننے پر قدرت پالیتا ہے۔ اس کے بعد
 اپنے رب ان موسائیوں کا جن کو کلام الہی سننے کے لیے منتخب
 کیا گیا تھا ذکر کیا اور فرمایا پس اللہ نے ان موسائیوں سے خطاب
 کیا وہ سب کے سب بے ہوش ہو گئے اور نہا موسیٰ علیہ السلام
 باقی رہ گئے پھر جب ان بے ہوشوں کو اللہ عز و جل ہوش میں لایا
 کہنے لگے ہم میں کلام الہی سننے کی طاقت نہیں ہے اے موسیٰ
 تم ہمارے اور خدا کے درمیان میں واسطہ بن جاؤ پس موسیٰ
 علیہ السلام سے اللہ عز و جل نے کلام کیا اور وہ ان لوگوں کو کلام
 الہی سناتے تھے اور اس کا قول ان پر لڑتے تھے موسیٰ علیہ السلام
 بسبب اپنی قوت ایمانی اور حقیقی طاعت و عبودیت الہی کے
 ذریعہ سے کلام باری سننے پر قادر ہوئے۔ اور یہ موسائی اپنے
 ضعف ایمان کی وجہ سے اس پر قدرت نہ پاسکے۔ اگر وہ موسیٰ
 علیہ السلام کے احکام کو جو کہ قوت میں تھے قبول کر لیتے اور امانت
 نواہی میں ان کی اطاعت کر لیتے اور ادب و لے بن جلتے
 اور اپنے خود ساختہ اقوال پر جرات نہ کرتے تو البتہ یہ کلام الہی
 کے سننے پر قدرت پالیتے اور آپ تھے ارشاد فرمایا تحقیق
 میں ہر جھوٹے منافق و جال پر مسلط ہوں۔ ہر اندک گناہ کا زانفرمان
 پر میں مسلط ہوں۔ نافرمانوں میں سب سے بڑا ابلیس ہے۔
 اور ان سب کا چھوٹا قاتل ہے تحقیق میں ہر گمراہ اور گمراہ کن
 باطل کی طرف دعوت دینے والے سے لڑائی کرنے والا اور

عَلَى ذَلِكَ بِلَا حَوْلٍ وَلَا قُوَّةٍ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ الْيَتَاقُ قَدْ تَبَتَّ عَلَى قَلْبِكَ
 تَحْتَاجُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّوْبَةِ وَ قَطْعِ
 الرِّيَاءِ وَإِنْ كَانَ هَذَا الَّذِي أَنَا فِيهِ مِنَ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَسَيَكْبُرُ وَيَكْثُرُ وَيَعْظُمُ
 وَعَلَى رَجُلِيهِ يَقُومُ وَيَأْخُذُ بِطَبِيرِ عَلَى
 سُطُوحِ الْخَلْقِ وَيَدْخُلُ دُورَهُمْ وَ
 يَرُونَهُ يَحْيَوْنَهُمْ وَهَلُو بِهِمْ وَإِنْ كَانَ
 مِنْ نَفْسِي وَهَوَايَ وَطَبْعِي وَشَيْطَانِي وَ
 بَاطِلِي فَسُحْقًا وَبُعْدًا عَنْ قَرِيبٍ يَصْغُرُ
 وَيَذُوبُ وَيَنْقَلِبُ وَيَنْفَرُ وَيَنْقَطِعُ
 لِأَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُؤَيِّدُ كَذَّابًا وَلَا
 يَنْصُرُ مُنَافِقًا وَلَا يُعْطِي جَائِدًا وَلَا يَزِيدُ
 تَارِكًا لِلشُّكْرِ كُلُّ مَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ
 مِنَ الْيَتَاقِ لَا يَجِيءُ مِنْهُ شَيْءٌ بَلْ يَكُونُ
 نِفَاقُهُ سَبَبَ إِحْتِرَاقِ دِينِهِ يَا
 مُرِيدُ ذَنْ قَدْ نَطَقْتَ وَلَكِنْ أَنتُمْ
 قَهْرُ بُونَ وَلَا تَعْمَلُونَ إِسْمِي فِي سَائِرِ
 الْبِلَادِ أَحْرَسُ كُنْتُ أَتَجَانُّ وَ
 أَتَخَارَسُ وَأَتَعَاَجَمُ وَلَكِنْ مَا صَحَّ
 لِي أَخْرَجَنِي وَآقَعَنِي عَلَى الْكُفْرِي لَا
 تَكْذُوبُ فَمَا لَكَ قَلْبَانِ بَلْ هُوَ فَتْلُكَ
 وَاحِدٌ يَا أَيُّ شَيْءٍ اِمْتَلَا فَمَا يَسَعُ شَيْئًا
 أَحَرَّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللَّهُ
 لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي حَرْفِهِ هُ فَتْلُكَ

اس پر لا حول و قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے ساتھ
 مدد چاہنے والا ہوں اتفاق تیرے دل میں جما ہوا ہے تو اسلام
 اور توبہ کرنے اور زنا کفر کے توڑ ڈالنے کا محتاج ہے اسے قطع کر
 توبہ کر کے مسلمان بن جس مشغلہ میں میں ہوں اگر یہ اللہ عزوجل کی طرف
 سے ہے پس یہ تقریب بزرگ و کثیر و عظمت والا ہو جائے گا
 اور اپنے دونوں پیروں پر کھڑا ہو گا اور اپنے بازوؤں سے خلق
 کی چھتوں پر اڑے گا اور ان کے گھروں میں داخل ہو گا اور وہ اس
 کو اپنی آنکھوں اور اپنے دلوں سے دیکھ لیں گے اور اگر میرا مشغلہ
 منجانب سے نفس و خواہش و طبیعت کے اور میرے شیطان و باطل
 کی طرف سے ہے پس اس کے لیے خرابی و دوری ہوگی اور تقریب
 چھوٹا پڑ جائے گا اور سچل جائے گا اور لوٹ جائے گا اور
 متفرق و منقطع ہو جائے گا کیوں کہ اللہ عزوجل جھوٹے کی مدد و
 تائید اور منافق کی مدد گاری نہیں فرماتا ہے اور منکر کو کچھ نہیں دیتا
 ہے اور ناشکر کی نعمت کو نہیں بڑھاتا ہے۔ ہر وہ نفس کہ جس
 کے دل میں کچھ حصہ بھی اتفاق کا ہے اس سے کوئی کام بھی نہیں
 ہو سکتا ہے بلکہ اس کا اتفاق اس کے دین کے جلا دینے کا سبب
 بن جائے گا۔ اسے میرے سر پر دیا میں نے تو کلمہ دیا اور لیکن
 تم بھاگ رہے ہو تم سنتے ہو اور عمل نہیں کرتے۔ میرا نام تمام
 شہروں میں گونگا مشہور تھا میں مجنون اور گونگا اور خاموش بنا ہوا
 تھا لیکن یہ بات نبھہ دسکتی تھا و قدرت نے نکال کر تمہاری طرف
 ڈال دیا۔ میں ترخانوں میں تھا تقدیر نے باہر نکالا اور مجھ کو کسی
 پر لا کر بٹھا دیا۔ تو جھوٹ نہ دل تیرے پاس دو دل نہیں ہیں
 بلکہ ایک ہی دل ہے وہ جب چیز سے بھی بھرا بھرا اس میں دوری
 چیز کی گنجائش نہیں ہوتی ہے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اللہ
 نے کسی مرد کے لیے دو دل نہیں بنائے۔ ایک ہی قلب

يُحِبُّ الْخَائِقَ وَالْخَلْقَ لَا يَصِفُهُ قَلْبٌ
 تَكُونُ فِيهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ لَا يَصِفُهُ
 إِذَا كَانَ الْقَلْبُ لِلْخَائِقِ وَالْوَجْهَ إِلَى
 الْخَلْقِ يَجُوزُ لَفَتْهُ إِلَى الْخَلْقِ نَظَرًا فِي
 مَصَارِيحِهِمْ وَرَحْمَةً لَهُمْ يَجُوزُ
 الْجَاهِلُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرَأِي وَيُنَافِقُ
 وَالْعَالِمُ بِهِ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ إِلَّا حَقَّقُ
 يَعْنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْعَاقِلُ يُطِيعُهُ
 الْحَرِيصُ عَلَى جَمِيعِ الدُّنْيَا يَرَأِي وَ
 يُنَافِقُ وَالْقَصِيرُ إِلَّا مَلَّ لَا يَفْعَلُ
 ذَلِكَ الْمُؤْمِنُ يَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ بِأَدَاءِ الْفَرَائِضِ وَيَتَحَبَّبُ
 إِلَيْهِ بِالتَّوَافُلِ وَاللَّهُ عِبَادٌ لَا تَوَافُلُ
 لَهُمْ بَلْ يَأْتُونَ الْفَرَائِضَ ثُمَّ يَفْعَلُونَ
 التَّوَافُلَ وَيَعُولُونَ هَذِهِ فَرَائِضُ عَالِمِنَا
 لِجَلِّ أَقْدَارِنَا عَلَيْهَا لِنَتَّعَلَمَ بِالْعِبَادَةِ
 أَبَدَ الدَّاهِرِ فَرَضٌ عَلَيْكَ لَا يَعْدُونَ
 لِنَفْسِهِمْ نَافِلَةٌ فِي الْجُمْلَةِ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ مَنِيَّةٌ يَنْبَغُهُمْ مَعَهُمْ
 يَعْلَمُهُمْ يَهَيِّئُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ
 أَسْبَابُ التَّعَلُّمِ قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَانِ الْمُؤْمِنِ عَلَى
 قَلَّةٍ جَبَلٍ لَقِيقِ اللَّهِ لَهُ عَالِمًا يَعْلَمُهُ
 لَا تَسْتَعِزُّ كَلِمَاتِ الصَّالِحِينَ وَتَتَكَلَّمُ
 بِهَا وَتَدْعُهَا لِنَفْسِكَ الْعَارِيَّةُ

خالق و مخلوق دونوں کو دوست رکھے ہونے میں سکتا ایک ہی قلب میں
 دنیا و آخرت دونوں جمع ہو جائیں ہر نہیں سکتا جب کہ قلب خالق
 کی طرف ہو اور چہرہ مخلوق کی طرف ایسا ہو سکتا ہے خلق کی طرف متوجہ
 ہونا بہ نظر ان کی مصلحتوں کے اور بغرض ان پر رحمت کے جائز ہے
 دل کا لگاؤ خالق ہی سے رہے جو اللہ سے جاہل ہے وہ ریاکاری
 کرتا ہے اور لفاق برتا ہے اور جو کہ اللہ کا جاننے والا ہے وہ
 ایسا نہیں کرتا ہے الحق اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے۔ ریاکار
 منافق بنتا ہے اور عالم کی شان سے یہ بعید ہے الحق اللہ کی
 نافرمانی کیا کرتا ہے اور عاقل اُس کی تابعداری کرتا ہے اور دنیا
 جمع کرنے پر چلیں ریاکاری کرتا اور لفاق برتا ہے اور جو حریص
 نہیں امید کو کوتاہ کرنے والا ہے وہ ایسا نہیں کرتا مومن فرض
 ادا کر کے اللہ عزوجل سے قریب ہو جاتا ہے اور نقلیں پڑھ
 کر اُس کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور اللہ عزوجل کے کچھ ایسے
 بند بھی ہیں جو کہ نفل کو جانتے بھی نہیں بلکہ وہ فرض ادا کرتے
 ہیں پھر نفل پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ہمارے ادنیٰ وجہ سے
 فرض ہے کہ ہم کو ان کے پڑھنے پر قدرت عطا فرمادی ہے
 ہمارا جیسا عبادت میں مشغول رہنا ہم پر فرض ہے وہ فی الجملہ اپنے
 حق میں کسی چیز کو نفل نہیں سمجھتا ہر عبادت کو فرض ہی سمجھتا ہے۔
 اولیاء اللہ کے لیے ایک آگاہ کر دینے والا ہے جو ان کو آگاہ
 کرتا رہتا ہے ایک معلم ہے جو ان کو تعلیم دیتا رہتا ہے حق
 عزوجل ان کے لیے تعلیم و تعلم کے سبب مہیا فرماتا رہتا ہے۔
 حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اگر کوئی
 مسلمان پہاڑ کی چوٹی پر ہوتا ہے اللہ عزوجل اُس کے لیے ایک
 بتاؤں والا مقرر کر دیتا ہے جو اُس کو سکھاتا رہتا ہے۔ تو اچھے
 لوگوں کے کلمے لے کر ان سے دوسروں کو نصیحت کرتا ہے

لَا تُخْفِي كُنْهِسَ مِنْ مَّا لَكَ لَا مِنَ الْعَارِيَةِ
 اَزْ مَرَعِ الْقُطْنِ بَيْدِكَ وَاسْقِهِ بَيْدِكَ
 وَتَرَبِّهِ بِجَهْدِكَ ثُمَّ السُّجَّةُ وَخَيْطُهُ
 وَالبُسَّةُ لَا تَفْرَحُ بِمَالٍ غَيْرِكَ وَثِيَابُ
 غَيْرِكَ اِذَا اَخَذَتْ كَلَامَ غَيْرِكَ وَ
 تَكَلَّمَتْ بِهِ وَاَدْعِيَّتُهُ مَقْتَتَلُكَ قُلُوبُ
 الصَّالِحِينَ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَكَ فِعْلٌ
 فَلَا قَوْلٌ كُلُّ الْأَمْرِ مُعَلَّقٌ عَلَى الْعَمَلِ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ
 يَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اُجْتَهِدُوا فِي
 تَحْصِيلِ مَعْرِفَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّهَا
 غَيْبَةٌ مَعَهُ وَرِقْيَا مَعَ قُدْرِهِ وَقُدْرَتِهِ
 وَعَلَيْهِ هِيَ فَنَاءٌ كُلِّيٌّ فِي أَفْعَالِهِ وَ
 قَضَايَا كَلَامِكَ يَدُلُّ عَلَى مَا فِي
 قَلْبِكَ اللِّسَانُ تَرْجُمَانُ الْقَلْبِ فَإِذَا
 كَانَ الْقَلْبُ مُخْتَلِطًا فَنَاءٌ يَصِحُّ
 الْكَلَامُ وَتَأْتِي تَبْطُلُ تَارَةً لَا تَقْدِرُ
 تَعْبُرُ الشَّيْءَ عَمَّا هُوَ وَآخَرَى تَعْبُرُ
 وَإِذَا زَالَ تَخْذِيضُهُ صَحَّ اللِّسَانُ وَ
 إِذَا أَشْرَكَ بِقَيْدِ الْخَلْقِ وَتَغَيَّرَ
 وَتَبَدَّلَ وَتَعَثَّرَ وَكَذَّبَ مِنْ
 التَّكَلِّمِينَ مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ قَلْبِهِ وَ
 مِنْهُمْ مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ سِرِّهِ وَمِنْهُمْ
 مَنْ يَتَكَلَّمُ عَنْ نَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَ
 شَيْطَانِهِ وَعَادَتِهِ اَللَّهُمَّ اجْعَلْنَا

اور اپنے نفس کو چھوڑ دیتا ہے خود کچھ فائدہ نہیں لیتا سنگینی کی چیز چھپتی
 نہیں ہے تو اپنے مال کا لباس پہن نہ کر عاریت و نگینی کا اپنے ہاتھ
 سے کپاس بواور اُسے پانی دے اور اپنی کوشش و محنت سے
 اس کی پرورش کر پھر اُس کو بن اور سی اور پہن غیر کے مال پر اور غیر
 کے کپڑوں پر خوش نہ ہو۔ جب کہ تو دوسروں کے کام کو لے کر کام کرے
 گا اور اُس کو اپنا بتائے گا تیرے اور نیک لوگوں کے قلب
 غصہ کریں گے جب تجھ سے عمل نہ ہو سکے پس کچھ کہہ بھی مت
 ہر امر عمل پر مشتمل ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اپنے عمل کے
 باعث جنت میں داخل ہو جاؤ (تیرا امت کے دن فرمایا جائے گا)
 تم معرفت الہی حاصل کرنے کی کوشش کرو معرفت الہی اُس کے ساتھ
 غائب ہو جانے اور اُس کے تضاد و قدر اور علم و قدرت کے
 ساتھ قائم ہو جانے کا نام ہے۔ معرفت افعال و مقدرات
 الہی میں فنا ہو جانا ہے۔ تیرا کلام اُس چیز پر جو تیرے دل میں
 ہے رہنمائی کرے گا زبان قلب کی ترجمان ہے پس جب قلب
 اختلاط والا ہو گا حق و باطل میں تمیز نہ کرے گا پس کبھی کلام درست
 نکلے گا اور کبھی باطل۔ کبھی ترشے کی کہ حقہ حقیقت کو بیان کر
 سکے گا اور کبھی اُس پر قدرت نہ پائے گا اور جب قلب کا یہ
 اختلاط جاتا رہے گا زبان ٹھیک ہو جائے گی جب قلب سے
 شرک جاتا رہے گا زبان ٹھیک ہوگی اور جب وہ شرک
 کرنے والا ہو گا تو وہ مخلوق کے ساتھ پابند ہوگا اُس میں تغیر و
 تبدیل ہوتا رہے گا لغزش واقع ہوگی جھوٹ بڑے گا۔ بعض
 واعظین کلام کرنے والوں میں سے وہ ہیں جو کہ اپنے قلب سے
 کلام کرتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو اپنے سر و باطن سے کلام کرتے
 ہیں اور بعض اُن میں سے وہ ہیں جو کہ اپنے نفس و خواہش و شیطان
 اور عادت کی پیروی سے کلام کرتے ہیں اسے اللہ تو ہم کو

مُؤْمِنِينَ وَلَا تَجْعَلْنَا مُتَافِفِينَ إِذَا
وَقَعَ حُبُّ رَجُلٍ وَبُغْضُ آخَرَ فَلَا
تُحِبُّ هَذَا وَتُبْغِضُ هَذَا بِغُفْسِكَ
وَبِطَبْعِكَ بَلْ حَكِّمُهُمَا كِلَيْهِمَا عَلَى
الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَإِنْ وَافَقَا الَّذِي
أَحَبَبْتَهُ فَدُمَّ عَلَى مَحَبَّتِهِ وَإِنْ
خَالَفَا فَارْجِعْ عَنْ مَحَبَّتِهِ وَإِنْ
خَالَفَا الَّذِي أَبْغَضْتَهُ فَارْجِعْ عَنْ
بُغْضِهِ وَإِنْ وَافَقَا فَدُمَّ عَلَى
بُغْضِهِ وَإِنْ لَمْ يَقْنَعَكَ ذَلِكَ
وَلَمْ يَبَيِّنْ لَكَ فَارْجِعْ إِلَى قُلُوبِ
الصَّادِقِينَ وَسَلِّ عَنْهُمَا ارْجِعْ
إِلَى قُلُوبِهِمْ فَهِيَ الصَّحِيبَةُ لِأَنَّ
الْقُلُوبَ إِذَا صَحَّ كَانَ أَقْرَبَ الْأَشْيَاءِ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْقُلُوبُ إِذَا عَمِلَتْ
بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَرُبَتْ وَإِذَا قَرُبَتْ
عَلِمَتْ وَأَبْصَرَ مَا لَهُ وَعَلَيْهِ وَمَا لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَمَا لِعَبِيدِهِ وَمَا لِلْحَقِّ
وَمَا لِلْبَاطِلِ إِذَا كَانَ الْمُؤْمِنُ لَهُ
نُورٌ يَنْظُرُ بِهِ فَكَيْفَ لَا يَكُونُ
لِلْمُصْذِيقِ وَالْمَقَرَّبِ الْمُؤْمِنُ لَهُ
نُورٌ يَنْظُرُ بِهِ وَلِهَذَا حَدَّثَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَظَرَهُ فَقَالَ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ
فَرَاتُهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ایمان والا بنانہ کہ منافقوں میں سے آئین۔ جب کہ قلب میں ایک
شخص کی محبت اور دوسرے کی عداوت واقع ہو جاوے
پس تو اس سے دوستی اور اس سے دشمنی اپنے نفس و طبیعت
کی پیروی نہ کر بلکہ اُن دونوں کے معاملہ میں کتاب و سنت کو
حکم بناوے پس اگر وہ دونوں تیرے محبوب کی موافقت کریں
پس تو ہمیشہ اس کی محبت میں ڈٹا رہو اور اگر وہ دونوں اس کی مخالفت
کریں پس تو اس کی محبت سے علیحدہ ہو جا۔ اور اگر وہ دونوں تیرے
دشمن کی جس کو تو نے دشمن سمجھا ہے مخالفت کریں پس تو اس کے
بغض سے علیحدہ ہو جا اور اگر وہ دونوں اس کی موافقت کریں پس تو
اس کی دشمنی پر ڈٹا رہو اور اگر اس سے تجھے مناسبت حاصل نہ ہو اور
معاملہ واپس نہ ہو پس تو صدیقین کے قلوب کی طرف رجوع لا اور
ان سے دریافت کروہ فیصلہ فرما دیں گے۔ تو انھیں کے قلوب
کی طرف رجوع کر پس ہی قلب درست ہیں کیوں کہ جب قلب
درست ہو تا ہے تو وہ اللہ کی طرف تمام چیزوں سے زیادہ
قریب ہو جاتا ہے۔ قلب جب قرآن و حدیث پڑھ کر
لگتا ہے اللہ سے قریب ہو جاتا ہے اور جب وہ اللہ سے
قریب ہو جاتا ہے تو وہ دانا و بصیر ہو جاتا ہے تمام وہ چیزیں
جو کہ اس کے نفع و نقصان کی ہیں اور جو چیزیں اللہ کے واسطے اور
غیر اللہ کے واسطے ہے اور جو کہ حق و باطل ہے وہ سب کو
پہچان لیتا ہے جب کہ ایمان دار کے لیے ایسی نظر حاصل
ہو جاتی ہے پس صدیقین و مقربین کی کیا حالت ہوگی۔ کامل!
ایمان دار کے لیے منجانب اللہ ایک نور ہوتا ہے جس سے
وہ دیکھا کرتا ہے اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اس کی نظر سے ڈرایا ہے اور ارشاد فرمایا مسلمان کی فراست
سے ڈرا کرو کیوں کہ وہ نور الہی سے دیکھا کرتا ہے اور ہر ایک

وَالْعَارِفُ الْمُقَرَّبُ يُعْطَى أَيْضًا نُورًا يَرَى
بِهِ قُرْبَهُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَرَى
أَرْوَاحَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ وَقُلُوبَ
الصَّادِقِينَ وَآرَ وَاحِهِمْ يَرَى أَحْوَالَهُمْ
وَمَقَامَاتِهِمْ كُلُّ هَذَا فِي سُورِدِ قَلْبِهِ
وَصَفَاءِ سِرِّهِ هُوَ أَبَدًا فِي قَرَحِهِ
مَعَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ وَاسِطَةٌ
يَأْخُذُ مِنْهُ وَيُفَرِّقُ عَلَى الْخَلْقِ مِنْهُمْ
مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمُ اللِّسَانُ وَالْقَلْبُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمُ الْقَلْبُ الْكَفَرُ
اللِّسَانُ وَامَّا الْمُنَافِقُ فَهُوَ عَلَيْهِمُ اللِّسَانُ
الْكُنُ الْقَلْبُ كُلُّ عَلَيْهِ فِي لِسَانِهِ وَ
لِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي مُنَافِقٌ
عَلَيْهِمُ اللِّسَانُ لَا تَغْتَرَّ بِشَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ
فَعَالَ لِمَا يُرِيدُ وَلِهَذَا الْحِكْمِيُّ عَزَّ
بَعْضُ الصَّالِحِينَ أَنَّهُ زَادَ أَخَاكَ فِي
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ يَا أَخِي تَعَالَ
حَتَّى نَبْكِي عَلَى عِلْمِ اللَّهِ فَبَيْنَا مَا
أَحْسَنَ مَا قَالَ هَذَا الصَّالِحُ قَدْ كَانَ
عَارِفًا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ سَمِعَ قَوْلَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ بِعَمَلِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَبْقَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا
ذِرَاعٌ أَوْ بَاعٌ فَتُدْرِكُهُ الشَّقَاوَةُ فَتَصِيرُ مِنْ
أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ أَحَدُكُمْ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى

کو تاثر لیتا ہے اور عارف مقرب کو بھی ایک نور و عطا فرمایا جاتا
ہے جس سے وہ اپنے قرب الہی کو دیکھتا ہے اور اس قرب کی
وجہ سے وہ اپنے قلب سے کشتوں اور نیبوں کی روحوں اور
صدقین کے قلوب و روحوں کا ملاحظہ کرتا ہے اور ان کے احوال و
مقامات دریافت کرتا رہتا ہے یہ تمام چیزیں اس کے سواد
قلب اور صفائی باطن کے اندر ہوتی ہیں اور وہ ہمیشہ فرحت کے
ساتھ معیت الہی میں بسر کرتا رہتا ہے۔ وہ خالق و مخلوق کے درمیان
ایک واسطہ ہو جاتا ہے خالق سے لے کر مخلوق میں تقسیم کرتا رہتا ہے
بعض اُن میں سے زبان و قلب دونوں کے دانا ہو جاتے ہیں اور بعض
اُن میں سے قلب کے دانا ہوتے ہیں اور اُن کی زبان کفایت والی
ہوتی ہے لیکن منافق پس پردہ زبان زور ہوتا ہے اور اس کا قلب کفایت
والا ہوتا ہے اس کا تمام علم زبان ہی پر ہوتا ہے اور اسی واسطے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے سب سے زیادہ
خوفناک جس سے میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں منافق زبان زور
طراز ہے۔ تو کسی چیز پر غور نہ کر کیوں کہ اللہ عزوجل جو چاہتا ہے وہ
کرتا ہے۔ اور اسی واسطے بعض صالحین سے حکایت ہے کہ انھوں
نے اپنے ایک دینی بھائی سے ملاقات کی پس اس سے کہا ہے
برادر! تو کہہ ہم اس علم الہی کے بارے میں جو ہمارے متعلق ہو چکا
ہے روئیں۔ اس نیک بندہ نے کیا ہی اچھا قول کہا۔ بے شک
عارف باللہ تھا اور اس نے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول سنا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے تم میں سے ایک شخص جنتیوں
کا سائل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان
میں صرف ایک ہاتھ یا ایک گز سے زیادہ کا فاصلہ باقی نہیں رہتا
ہے پس اس کی شفاعت غالب آتی ہے اور وہ دوزخی ہو جاتا
ہے اور تم میں سے ایک شخص اہل دوزخ کے ملتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ

لَا يَبْقَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ أَوْ بَاعٌ
فَتَذَرِكُهُ السَّعَادَةُ فَيَصِيرُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
قِيلَ لِبَعْضِ الصَّالِحِينَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ
فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَرَاهُ لَقَطَعْتُ مَكَانِي إِنْ
كَانَ قَائِلٌ كَيْفَ تَرَاهُ فَاقُولْ إِذَا اخْرَجَ
الْخَلْقُ مِنْ قُلُوبِ الْعَبْدِ وَلَمْ يَبْقَ فِيهِ
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيهِ وَيَقْرِبُهُ
كَمَا يَشَاءُ يُرِيهِ بَاطِنًا كَمَا أَرَى عِيْرَهُ
ظَاهِرًا يُرِيهِ كَمَا أَرَى بَيْنَنَا مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ بَيْلَةً
الْبُعْدِ كَمَا يَرَى هَذَا الْعَبْدُ نَفْسَهُ وَ
يُقَرِّبُهُ وَيُحَدِّثُهُ مَنَا مَا قَدْ يُحَدِّثُ
قَلْبُهُ إِلَيْهِ يَقْطَعُهُ يُغِيصُ عَيْنِي
وَجُودُهُ فَيَرَاهُ بِعَيْنَيْهِ كَمَا هُوَ
عَلَيْهِ مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرِ وَيُعْطِيهِ
مَعْنَى آخَرَ فَيَرَاهُ بِهِ يَرَى قُرْبَهُ
يَرَى صِفَاتِهِ يَرَى كَرَامَاتِهِ وَفَضْلَهُ
وَرِاحَتَهُ وَاللَّطْفَ بِهِ يَرَى بَرَّكَ
وَكَفَّةً مَنْ تَحَقَّقَتْ عِبُودِيَّتُهُ وَ
مَعْرِفَتُهُ لَا يَقُولُ أَرِنِي وَلَا تَوَنَّنِي
لَا أَعْطِنِي وَلَا تَعْطِنِي يَصِيرُ
فَإِنِّي مُسْتَغْرِقًا وَبِهَذَا
كَانَ يَقُولُ بَعْضُ مَنْ وَصَلَ
إِلَى هَذَا الْمَقَامِ أَلَيْشَ عَلَى
مِثْلِي أَحْسَنَ مَا قَالَهُ أَنَا

کے درمیان میں ایک ہاتھ یا ایک گز سے زیادہ کا فاصلہ باقی نہیں
رہتا ہے پس اُس کی سعادت غالب آتی ہے اور وہ منجربندیوں
کے ہو جاتا ہے۔ بعض صالحین سے دریافت کیا گیا کہ کیا تم نے
اپنے رب کو دیکھا ہے پس جواب دیا کہ اگر میں اُس کو نہ دیکھ لیتا
تو البتہ میں اپنی جگہ پر ٹکڑا ٹکڑا ہو جاتا اگر کوئی سائل دریافت
کرے تو خدا کو کیسے دیکھ سکتا ہے پس میں اُس کا جواب دوں گا
کہ جب بندہ کے دل سے غلطی نکل جاتی ہے اور اُس میں اللہ
کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جس طور سے چاہتا
ہے اپنے کو اُسے دکھا دیتا ہے اور نزدیک کر لیتا ہے جس
طرح اُس کو اور چیزیں ظاہر دکھاتا ہے اور اُسے اپنے کو بالذات
دکھا دیتا ہے۔ جیسے کہ اس نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو شب معراج میں اپنی زیارت کرائی جیسے چاہی۔ جیسے کہ
یہ بندہ اُس کی ذات کو خواب میں دیکھتا ہے اور اس سے نزدیک
ہو جاتا ہے اور بات چیت کرتا ہے یونہی کبھی اس کا قلب خدا
سے بیداری میں بات چیت کرتا ہے اور اسی کی طرف نزدیک
ہو جاتا ہے۔ یہ اپنے وجود کی دونوں آنکھیں بند کر لیتا ہے پس خدا
جس حالت پر کر وہ ہے بحیثیت ظاہر اپنی دونوں آنکھوں سے
دیکھ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کو ایک معنوی صفت عطا فرماتا
ہے جس سے یہ بندہ اُس کو دیکھتا ہے اُس سے قریب ہو جاتا ہے
اس کی صفوں اُس کی کرامتوں اور فضل و احسان اور اُس کے لطف و
نعمت کو اور بڑی شفقت و بندہ نوازی کو دیکھتا رہتا ہے۔ جس کی
معرفت و عبودیت الہی متفق ہو جاتی ہے وہ اُپنی اور لا ترقی
دکھا۔ نہ دکھا اور اعظمی دے اور لا غلطی دے کچھ نہیں کہتا ہے
وہ تو فانی و مستغرق ہو جاتا ہے اور اسی واسطے بعض واصیلین الی اللہ
نے فرمایا ہے مجھ پر مجھ سے ہے ہی کیا۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہا میں تو

عَبْدُكَ وَكَيْسٌ لِّلْعَبْدِ مَعَ سَيِّدِهِ اِخْتِيَاً
وَلَا اِرَادَةً اِشْتَرَى رَجُلٌ مَّمْلُوكًا وَكَانَ
ذَلِكَ الْمَمْلُوكُ مِنْ اَهْلِ الدِّينِ وَالصَّلَاحِ
فَقَالَ لَهُ يَا مَمْلُوكُ اَيْشُ تُرِيدُ تَأْكُلُ
فَقَالَ مَا تُطْعِمُنِي فَقَالَ لَهُ مَا الَّذِي تُرِيدُ
اَنْ تَلْبَسَ فَقَالَ مَا تَلْبِسُنِي فَقَالَ لَهُ اَيْشُ
تُرِيدُ اَنْ تُقْعَدَ مِنْ دَاوِي فَقَالَ مَوْضِعَ مَا
تُقْعَدُنِي فَقَالَ لَهُ مَا الَّذِي تُحِبُّ اَنْ
تَعْمَلَ مِنْ الْاَسْتِنَالِ فَقَالَ مَا تَأْمُرُنِي
فَبَكَى الرَّجُلُ فَقَالَ طُرْبِي لِي لَوْ كُنْتُ مَعَرُوفِي
عَمَّ وَجَلَّ كَمَا اَنْتَ مَعِي فَقَالَ الْمَمْلُوكُ
يَا سَيِّدِي وَهَلْ لِّلْعَبْدِ مَعَ سَيِّدِهِ
اِرَادَةٌ وَ اِخْتِيَاً فَقَالَ لَهُ اَنْتَ حُرٌّ
لِّوَجْهِ اللهِ وَ اُرِيدُ اَنْ تُقْعَدَ عِنْدِي
حَتَّى آخُذَ مِنْكَ بِنَفْسِي وَ مَالِي كُلِّ مَنْ
عَرَفَ اللهُ عَمَّ وَجَلَّ لَا يَبْقَى لَهُ اِرَادَةٌ وَلَا
اِخْتِيَاً وَ يَقُولُ اَيْشُ عَلَيَّ مِثِّي لَا تُزَاجِمِ
الْقَدَرَ فِي اُمُورِهِ وَلَا فِي اُمُورِ غَيْرِهِ
اَحَادُ اَفْرَادٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ عَمَّ وَجَلَّ
يَزْهَدُونَ فِي الْخَلْقِ وَيَسْتَأْذِنُونَ بِقِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ وَ يَقْرَأُونَ كَلَامَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَا جَرَمَ تَصِيرُ لَهُمْ قُلُوبٌ مُسْتَأْذِنَةٌ بِالْخَلْقِ
قَرِيبٌ مِنْهُ يَرَوْنَ فِيهَا نَفْسَهُمْ وَ نَفْسَ غَيْرِهِمْ
تَصِيرُ قُلُوبُهُمْ فَلَا يَخْفَى عَلَيْهِمْ شَيْءٌ مِمَّا اَنْتُمْ
عَلَيْهِ يَتَكَلَّمُونَ عَلَى خَوَاطِرِكُمْ وَ يَخْبِرُونَكُمْ

خدا کا بندہ ہو کر اور بندہ کو اپنے سید و مولیٰ کے ساتھ اختیار و
ارادہ ہی کیا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے ایک غلام خرید کیا اور برہنہ
دینا شروع کر لوگوں میں سے ٹھکانے پر خریدار نے غلام سے کہا
اے غلام تو کیا کھانا چاہتا ہے اس نے جواب دیا ہونو صلاکے
پس دریافت کیا تو کیا پہننا چاہتا ہے جواب دیا جو کچھ کہو پہنا رہا
پس دریافت کیا میرے گھر میں تو کہاں بیٹھنا چاہتا ہے پس جواب
دیا جہاں کہیں کہو مجھے بٹھا دے پس دریافت کیا تو کس کام کرنے کو
اور کس مشغول پسند کرتا ہے پس جواب دیا جو کچھ کہو مجھ کو اس کا حکم
دے پس یہ کہ کر مالک رو دیا اور کہا میرے لیے کیا ہی مبارک ہوتا
اگر میں خدا کے ساتھ میں ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تو میرے ساتھ ہے
یہ کہ کر غلام نے کہا اے میرے آقا کیا غلام کو اپنے آقا کے ساتھ
کچھ ارادہ و اختیار ہوتا ہے۔ پس آقا نے جواب دیا واللہ واسطے
آزاد ہے بل جلالہ و رحمہ نوالہ ادریں چاہتا ہوں کہ تو میرے پاس
بیٹھتا کہ میں تیری خدمت کروں اپنا مال و جان تجھ پر قربان کروں
ہر وہ شخص جو کہ اللہ عز و جل کو پہچان لیتا ہے اس کے لیے کوئی
ارادہ و اختیار باقی ہی نہیں رہتا ہے اور کتاب ہے مجھ پر مجھ سے
ہے ہی کیا۔ وہ اپنے اور غیروں کے معاملہ میں قصار و تدر کے
ساتھ مزاحمت نہیں کرتا ہے بندگان الہی میں سے اکادہ کا ہی
بندہ ہیں جو کہ مخلوق میں بے رغبتی کرتے ہیں اور مخلوق میں اس پر ہوتے
ہیں اور قرآن و حدیث کی نزالت سے مانوس ہوتے ہیں پس ایسی
حالت میں ان کے قلب حق کے ساتھ مانوس ہو کر اس سے
تربیب ہو جاتے ہیں جن سے وہ اپنے اور غیروں کے نفسوں کو
دیکھنے لگتے ہیں ان کے قلب صمیم و درست ہو جاتے ہیں پس
تمہارے امور میں سے ان پر کوئی چیز مخفی نہیں رہتی ہے۔ وہ
تمہارے خطرات تم کو بتا دیتے اور جو چیزیں تمہارے گھروں

بِمَا فِي بَيْتِكَ

وَيَحْكُ كُنْ عَاقِلًا لَا تُزَاجِرِ الْقَوْمَ
بِحُكْمِكَ بَعْدَ مَا خَرَجْتَ مِنَ الْكِتَابِ
صَدَقَتْ تَنَكُّمٌ عَلَى النَّاسِ هَذَا أَمْرٌ
يَحْتَاجُ زَوْاحِمًا الظَّاهِرَ وَالْحَاكِمَ
الْبَاطِنَ لَنْدُ الْغِي عَنْ أَنْكُرٍ لَنْدُ بَحْتَا جُ أَنْ
تَقَعُ فِي ضَرْوٍ مَرْتَبِينَ الْأَوْجُ أَنْ لَا يَبْقَى فِي بَدَنِكَ
غَيْرُهُ فَتَنَكُّمٌ عَلَى النَّاسِ ضَرْوٌ مَرَّةً وَالْأُخْرَى
أَنَّكَ تَوَمَّرَ بِالْكَلامِ مِنْ حَيْثُ قَلْبِكَ يَحْبِسُ
تَرْقِي إِلَى هَذَا الْمَقَامِ لِدَرَةِ الْخَلْقِ إِلَى
الْخَالِقِ

وَيْلَكَ تَدْعِي إِلَيْكَ صُوفِيٌّ وَأَنْتَ
كَيْدُ الصُّوفِيٍّ مَنْ صَفَا بَاطِنُهُ وَظَاهِرُهُ
يَسْتَأْتِيهِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُئِلَ
رَسُولُهُ فَكَلَّمَا أَرَادَا صَفَا وَكَأَخْرَجَ
مِنْ بَحْرِ جُودِهِ وَيَتْرُكُ إِرَادَتَهُ وَ
إِحْتِيَازَهُ وَمُشَبَّهَتَهُ مِنْ صَفَاءِ قَلْبِهِ
أَسَاسُ الْخَيْرِ مُتَابَعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفِعْلِهِ كُلَّمَا
صَفَا قَلْبُ الْعَبْدِ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهِ يَا مُرَّةَ بِشَى عُرْوِيهَا
عَنْ نَمِيٍّ يَصِيرُ كُلُّهُ قَلْبًا وَتَنْعَزِلُ بِمَنْتَهُ
يَصِيرُ سِرًّا بِإِلَاحِظِهِ صَفَا بَلَا كِدَرٍ يَنْتَحِي عَنْهُ فَشَرَّ ظَاهِرُهُ
إِلَى نَاحِيَةٍ وَيَبْقَى لُبًّا يَلَا قَشْرَ يَصِيرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ مَعْنَاهُ يَتَرَقَّى قَلْبُهُ مَعَهُ

میں کوئی ہیں اس سے تمہیں خبر دے رہے ہیں۔

تمہیں پراسوس مائل بن اپنی جمالت کی وجہ سے ادب سے
مزاحمت دیکر مکتب سے نکلنے ہی تو نمبر پر چڑھ بیٹھا لوگوں کو دنا
کنے لگا۔ اسے سوچ یہ ایسا امر ہے جو کہ ظاہر و باطن دونوں
کے استحکام کا محتاج ہے پھر ہر ایک سے لٹا ہو جانے کا اس کے
بعد دو ضرورتوں میں سے ایک ضرورت واقع ہونے کا اس
دست تھے و عطا کوئی جائز ہوگی پہلی ضرورت یہ ہے کہ تیرے
سوا تیرے گھر میں کوئی دافعہ نہ رہے پس تو اس وقت ضرورت لوگوں
سے و عطا کہہ اور دوسری ضرورت یہ ہے کہ منجانب قلب تجھے
و عطا کوئی کا سم دیا جاوے پس اس وقت تو نمبر پر مطلق کو خالق
کی طرف روانے کے لیے چڑھ اور و عطا کہہ

تمہیں پراسوس دھوئے تو یہ ہے کہ تحقیق تو صوفی ہے اور
ہے تو سراپا کدورت صوفی رہ ہوتا ہے جس کا باطن ظاہر نہ آن
و حدیث کی تابعداری کی وجہ سے بالکل سفا برابر جس قدر اس کی
صفائی بڑھتی جائے وہ اپنے وجود کے دریا سے باہر آتا جائے
اور اپنی صفائی قلب سے اپنے اختیار و ارادہ اور اپنی چال و حال
کو چھوڑتا جائے بھلائی کی بنیاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اُن کے تمام اقوال و افعال میں پیروی کرنا ہے۔ جب کسی بندہ کا
قلب سات ہو جائے گا وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
میں دیکھے گا کہ وہ اُس کو بعض چیزوں کا حکم دے رہے ہیں اور
بعض چیزوں سے منع فرما رہے ہیں وہ شخص ستر ہا یا قلب بن جائے
گا اور اُس کا جسم ایک کنارہ ہو جائے گا اور وہ سر بلا جہر اور صفائی
بلا کدورت ہو جائے گا اُس سے ظاہر کا چسکا علیحدہ ہو جائے
گا اور وہ ستر ہا یا مغربا رہ جائے گا۔ وہ مغربی سمالت سے حضور کی
معیت میں رہنے لگے گا اور اُس کا قلب حضور کی معیت میں آپ کے

وَبَيْنَ يَدَيْهِ يَصِيرُ يَدُهُ فِي يَدِهِ يَكُونُ
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَاطَبُ
عَنْهُ الْحَاجِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِخْرَاجُ الْكُلِّ
مِنَ الْقَلْبِ قَلْعُ الْجِبَالِ وَالْوَأْسَى يَحْتَجِرُ
إِلَى مُعَاوِلِ الْمَجَاهِدَاتِ وَالصَّبِيرِ عَسَى
أَمَّا كِبَادَاتُ وَنَزُولِ الْأَفَاتِ لَا تَطْلُبُوا مَا
لَا يَفْعَلُ بِأَيْدِيكُمْ هُوَ لَكُمْ إِنْ عَمِلْتُمْ بِهَذَا
السَّوَادِ عَلَى الْبَيَاضِ وَكُنْتُمْ مُسْلِمِينَ طُوبَى
لَكُمْ تَكُونُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زَمْرَةِ الْمُسْلِمِينَ
وَلَا تَكُونُوا فِي زَمْرَةِ الْكَافِرِينَ طُوبَى
بِالْفَعُولِ فِي أَرْضِ الْجَنَّةِ أَوْ عَلَى بَابِهَا وَلَا
تَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ الدَّارِ كَاتِ تَوَاضَعُوا
وَلَا تَتَكَبَّرُوا التَّوَاضَعُ يَرْفَعُ وَالتَّكَبُّ يَضَعُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ إِذَا دَامَ الْقَلْبُ عَلَى
ذِكْرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَتْ إِلَيْهِ الْمَعْرِفَةُ
وَالْعِلْمُ وَالتَّوْحِيدُ وَالتَّوَكُّلُ وَالْإِعْرَاضُ
عَمَّا سِوَاهُ فِي الْجُمْلَةِ دَوَامُ الذِّكْرِ سَبَبُ
لَدَوَامِ الْخَيْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِذَا حَمَّ
الْقَلْبُ صَارَ الذِّكْرُ دَائِمًا فِيهِ يُكْتَبُ
فِي جَوَانِبِهِ وَعَلَى جُمْلَتِهِ فَتَنَامُ عَيْنَاهُ
وَقَلْبُهُ ذَاكِرٌ لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَرِثُ ذَلِكَ
عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
بَعْضُ الصَّالِحِينَ يَتَكَلَّفُ النَّوْمَ فِي بَعْضِ
الَلَّيْلِ وَيَنْتَهِي لَهُ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَى

روبرد تربیت پائے گا اور اُس کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہو گا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اُس کی جانب سے مخاطب اور اُس کے
روبرو واجب و نگہبان ہوں گے کل کا قلب سے نکل ڈالنا
مضبوط سپاڑوں کا اکھاڑنا ہے جس کے لیے مجاہدوں کے کلاں
اور شمشیر اور آنتوں کے نازل ہونے پر بڑے صبر کرنے کی
حاجت و ضرورت ہے جو پیر تمھارے ہاتھ رنگے تم اُس کی
جستجو کرو۔ اگر تم اس سیاہی پر جو کہ پسیدی پر ہے یعنی مکے ہوئے
پر عمل کرو گے تو تمھارے لیے خوش خبری ہے تم مسلمان ہو جاؤ
گے۔ تمھارے لیے مبارک ہے کہ تم قیامت کے دن
مسلمانوں کے گروہ میں ہو اور کافروں کے گروہ میں نہ ہو تمھارے
سب کے لیے مبارک ہے کہ ہم جنت کی زمین میں یا اُس کے
دروازہ پر ہوں اور تم و جنوں میں سے نہ ہو۔ تم تواضع فروختی کرو
اور تکبر و غرور نہ کرو تواضع سر بلند کرتی ہے اور تکبر پست و ذلیل کر
دیتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو تواضع
کرے گا اللہ اُس کو سر بلند کر دے گا جب قلب ذکر الہی پر
مداومت کرتا ہے تو اُس کو معرفت الہی اور علم خداوندی اور توحید
و توکل اور ماسوائے اللہ سے روگردانی حاصل ہو جاتی ہے
فی الجملہ ذکر الہی پر مداومت کرنا دنیا و آخرت میں ہمیشہ بھلائی
حاصل ہونے کا سبب ہے۔ جب قلب صحیح ہو جاتا ہے
تو اُس میں ذکر عیشگی کر لیتا ہے اُس کی تمام طرفوں اور تمام بدن پر
وہی لکھ دیا جاتا ہے پس اُس کی دونوں آنکھیں سویا کرتی ہیں اور
اُس کا قلب ذکر الہی میں مشغول رہتا ہے۔ یہ اُس کو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے دراصلت حاصل ہو جاتا ہے۔ صالحین میں سے
کوئی بزرگ رات میں بہ تکلف سویا کرتے اور بغیر حاجت
کے اُس کے لیے تیاری کیا کرتے تھے اُن سے اُس کا سبب

دریافت کیا گیا پس جواب دیا کہ میرا قلب اس حالت میں خدا کو دیکھا کرتا ہے وہ اپنے اس قول میں پیچ بولا کیوں کہ سچا خواب منجانب اللہ وحی ہوا کرتا ہے۔ لہذا اس کی آنکھ کی ٹھنڈک بند میں ہی تھی

فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَرَى قَلْبِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ
صَدَقَ فِي قَوْلِهِ لِأَنَّ الْمَنَامَ الصَّادِقَ وَحْيٌ
مِّنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ قُرْءَةً عَيْنِهِ فِي نَوْمِهِ

ساٹھویں مجلس

المجلس الستون

بے فائدہ چیزوں کے چھوڑ دینے کے بیان میں

۱۳ رجب ۵۴۶ھ کو منگل کے دن شام کے وقت
ارشاد فرمایا :

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي عَشِيَّةِ الثَّلَاثِ عَاثِلَ عَشْرِ شَهْرِ
رَجَبٍ مِّنْ سَنَةِ سِتٍّ وَارْبَعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ فِي الْمَدْرَسَةِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامٍ الْمَرْءُ تَرَكَهُ
مَا لَا يَعْنِيهِ كُلُّ مَنْ حَسَنَ إِسْلَامُهُ
وَتَحَقَّقَ أَقْبَلَ عَلَى مَا يَعْنِيهِ وَأَعْرَضَ
عَمَّا لَا يَعْنِيهِ إِلَّا شَتَّغَلَ بِمَا لَا يَحْتَغِي
شُغْلُ الْبَطَالِينِ الْمُهَوَّسِينَ الْمَحْرُومِ
رِضًا مَوْلَاهُ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِمَا أَمَرُوا
اِسْتَعْلَ بِمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ هَذَا هُوَ الْحَرَمَانُ
بَعِيْنُهُ وَالْمَوْتُ بِعَيْنِهِ وَالْقَرْدُ بِعَيْنِهِ
اِسْتِغْلَاكَ يَا لَدُنْيَا يَحْتَاجُ إِلَى نِيَّةٍ صَالِحَةٍ
وَالْإِقَانَتِ مَقْنُونَةٍ اِسْتِغْلَاكَ بِطَهَارَةٍ قَلْبِكَ
أَوْ لَا فَإِنَّهُ فَرِيضَةٌ لِّمَنْ تَعَرَّضَ لِلْمَعْرُوفَةِ
إِذَا صَبَّحْتَ الْأَصْلَ لَا يَقْبَلُ مِنْكَ إِلَّا اِسْتِغْلَاكَ
بِالْفَرْدِ لَا تَنْفَعُ طَهَارَةُ الْجَوَارِحِ مَعَ تَجَاسُّةِ
الْقَلْبِ طَهْرُ جَوَارِحِكَ بِالسُّنَّةِ وَقَلْبُكَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ
اُدنی کے اسلام کی خوبیوں سے میں بے فائدہ چیز کا چھوڑ دینا ہے
جس کی کاسلام تحسن و تحقیق ہو جاتا ہے وہ فائدہ کی چیزوں پر اُغلب
ہو جاتا ہے اور بے فائدہ چیزوں سے اعراض کر لیتا ہے
بے فائدہ چیزوں میں مشغول ہونا بیکار ہوا ہوس لوگوں کا مشغلہ ہے
اپنے مولے کی رضامندی سے وہ محروم ہے جو اس کے حکم
پر عمل نہ کرے اور اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا اسے حکم نہیں
دیا گیا ہے۔ یہی اصل محرمانہ اور اصلی موت اور
اصلی چٹکار ہے۔ تیرا دنیا میں مشغول ہونا نیک نیتی کا محتاج ہے
ورنہ تیرے اوپر غضب الہی اترے گا۔ اولاً تو اپنے قلب
کی طہارت میں مشغول ہو کیوں کہ یہ ایک بڑا فرض ہے بعد
معرفة کی طرف قدم بڑھانا۔ جب کہ تو اصل کو ضائع کر دے
گا تیرا فزع کے ساتھ مشغول ہونا تجھ سے قبول نہ کیا جائے گا۔
یا وجود نجاست قلب کے اعضا کی طہارت تجھے کیا فائدہ
دے گی۔ تو اپنے اعضا کو حدیث کے ساتھ اور اپنے قلب

يَا لَعَمْرِي يَا لَقْرَابِ احْضِطْ قَلْبَكَ حَتَّى
تَذْخِظَ جَوَارِحَكَ كُلَّ إِنَاءٍ يَنْضَحُ بِهَا
فِيهِ أَمْرٌ شَرٌّ كَانَ فِي قَلْبِكَ يَنْضَحُ مِنْكَ
عَلَى جَوَارِحِكَ كُنْ عَاقِلًا مَا هَذَا عَمَلُ
مَنْ يُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُوقِنُ بِهِ مَا هَذَا
عَمَلُ مَنْ يَرْتَقِبُ لِقَاءَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
يَخَافُ مِنْ مُحَاسَبَتِهِ وَمُنَا فَشْتِهِ الْقَلْبُ
الضَّرْحِيُّ مُمْتَلِئٌ تَوْحِيدًا وَتَوْكَلًا وَ
يَقِينًا وَتَوْفِيقًا وَعِلْمًا وَرَأْيَانًا وَمَنْ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَرُبًا يَرَى الْخَلْقَ كُلَّهُمْ
بَعَيْنِ الْعَجْزِ وَالذُّلِّ وَالْفَقْرِ وَمَعَ ذَلِكَ
لَا يَتَكَبَّرُ عَلَى طَائِفٍ صَغِيرٍ مِنْهُمْ يَصِيرُ
كَالسَّبْعِ وَفَتَّ لِقَاءَ الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِينَ
وَالْعَصَاةِ عِزَّةً لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَصِيرُ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَقِطْعَةً لَحْمٍ مُلْقَاةً وَتَوَاضَعُ
وَيَدُلُّ لِلصَّالِحِينَ الْمُتَّقِينَ الْوَسْرَعَيْنِ وَقَدْ
وَصَفَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقَوْمَ الَّذِينَ هَذِهِ صِفَاتُهُمْ فَقَالَ
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۝

وَيْلَكَ يَا مُبْتَدِعُ مَا يَعْتَدِرُ
أَنْ يَقُولَ إِنِّي أَنَا اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ رَبُّنَا
عَزَّ وَجَلَّ مُتَكَلِّمًا لَيْسَ
بِأَخْرَسٍ وَبِهَذَا أَكَلَّ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ الْأَمْرَ فِي كَلَامِهِ
لِمُوسَى فَقَالَ وَكَلَّمَ اللَّهُ
مُوسَى تَكَلِيمًا لَهُ كَلَامٌ

کو قرآن پر عمل کے ساتھ پاک کر تو اپنے قلب کی یہاں تک حفاظت
کو کر تیرے اعضا کی حفاظت کی جائے ہر برتن میں جو کچھ تیرے
وہی اُس سے ٹپکا کر تیرے جو نہی چیز تیرے قلب میں ہو گی وہی تیرے
اعضا پر ٹپکے گی۔ تو عاقل و ہوشیار بن جو موت پر ایمان لاتا ہے
اور اس پر یقین کرتا ہے اُس کے لیے عمل نہیں ہوتے جو عقائد الہی
کا منتظر رہتا ہے اور اُس کے محاسبہ و مناقشہ سے ڈرتا ہے
اُس کے لیے عمل نہیں ہوتے ہیں صحیح قلب تو حید اور توکل اور
یقین و توفیق اور علم و ایمان اور قرب الہی سے چُرا کر تیرا ہے۔
یہ تمام مخلوق کو عاجزی اور ذلت اور محتاجی کی آنکھ سے دیکھا کرتا
ہے اور باوجود اس کے ان میں سے ایک چھوٹے سچ پر بھی تجھ
نہیں کیا کرتا ہے جس وقت کافروں اور منافقوں اور گناہگاروں
سے ملتا ہے تو وہ غیرت الہی کے ان پر مثل و زندہ کے ہو جاتا
ہے اور یہ سب اُس کے رو برو مثل گوشت کے پڑے ہوئے
ٹکڑے کے ہو جاتے ہیں اور جو لوگ ک صالح منتفی پر ہیزگار
ہوتے ہیں اُن کے رو برو تو وضع کرتا ہے اور اپنے کو ذلیل
بنالیتا ہے۔ اللہ عز و جل نے اُن قوم والوں کی جن کی یہ منتیں ہیں
تعریف فرمائی ہے پس ارشاد فرمایا کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمت
مشقت کرنے والے ہیں۔

اے بدعتی تیرے اوپر افسوس ہے تو اس بات پر تیار
نہیں ہے کہ کہے اے خدا! میں ایسا خدا ہوں کہ میرے
سوا کوئی معبود نہیں یہ نشان تو خدا کی ہی ہے۔ ہمارا رب عز و جل
کلام فرمانے والا ہے گونگا نہیں ہے اور اسی واسطے اپنے
کلام کے بارے میں جو کہ اُس نے موسیٰ علیہ السلام سے
کیا تھا تاکید فرمائی۔ پس ارشاد کیا و کَلَّمَ اللَّهُ الْآيِدَا
اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے حقیقی کلام کیا خدا کے لیے

يَسْمَعُ وَيُفْهِمُ قَالَ لِمُوسَى يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا
 اللَّهُ ذُبِّ الْعَالَمِينَ يَعْنِي يَقُولُهُ أَنَا اللَّهُ إِنِّي
 لَسْتُ بِمَلَكٍ وَلَا جِنِّي وَلَا إِنْسِي رَبُّ الْعَالَمِينَ
 أَيْ كَذَبَ فِرْعَوْنُ فِي قَوْلِهِ أَنَا رَبُّكُمْ الْأَعْلَى
 وَفِي إِدْعَائِهِ إِلَهِيَّةَ دُؤُنِي أَنَا اللَّهُ مَا إِلَهُكُمْ
 فِرْعَوْنُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْخَلْقِ لَمَّا وَقَعَ مُوسَى
 فِي ذَلِكَ الْكُرْبِ وَالْحَبِيثِي بَرْنًا إِيْمَانُهُ وَإِقَانُهُ
 لَمَّا وَقَعَ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَظُلْمَةِ الْعَمَةِ عَلَى
 الرُّوحَةِ لِاجْتِلِ الْكُرْبِ الَّذِي هِيَ فِيهِ أَظْهَرَ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ نُورًا أَقْطَالَ وَعِيَالِهِ
 وَحَوَّلَهُ دَقْوَتِهِ وَاسْبَابِهِ امْكُثُوا إِنِّي
 أَنَسْتُ نَارًا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ نُورًا أَقْطَالَ رَأَى
 سِرِّي وَقَلْبِي مَعْنَى دِلِّي نُورًا قَدْ جَاءَتْهُ
 سَابِقَتِي وَهَدَايَتِي وَجَاءَ فِي الْغَيْهِ عَرْنُ
 الْخَلْقِ جَاءَتْهُ الْوَلَايَةُ وَالْخِلَافَةُ
 جَاءَ فِي الْأَصْلُ وَذَهَبَ عَيْنِي الْفَرْعُ
 جَاءَ فِي الْمَلِكِ وَذَهَبَ إِلَيْكَ ذَهَبَ الْخَوْفُ
 مِنْ فِرْعَوْنَ وَانْتَقَلَ الْخَوْفُ إِلَيْهِ
 وَدَعَا أَهْلَهُ وَسَلَّمَهُمْ إِلَى رَيْهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَسَارَ فَلَا جَرَمَ خَلَفَهُ فِيهِمْ
 هَكَذَا الْمُؤْمِنُ إِذَا اقْرَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَدَعَا إِلَى قُرْبِهِ يَنْظُرُ قُبْلَهُ يَمِينًا
 وَشِمَالًا وَوَسْرَاءً وَآمَّا مَا فَبَرَى الْجِهَاتِ
 كُلَّهَا مَسْدُودَةً غَيْرَ جِهَةِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ فَيُحَاطَبُ نَفْسَهُ وَهَوَاهُ

کلام ہے جو سنا اور سمجھا جا سکتا ہے اس نے موسیٰ علیہ السلام
 سے فرمایا اسے موسیٰ حقیق میں رب العالمین ہوں یعنی اس نے
 اپنے کلام سے کہا کہ بلا شک میں ہی خدا ہوں نہ کوئی فرشتہ اور جن اور
 آدمی نہیں ہوں تمام جہان کا پروردگار ہوں۔ یعنی فرعون اپنے قول
 میں انار بحکم الاعلیٰ (میں تمہارا بڑا رب ہوں) اور خدائی
 دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ خدا مہود و برحق میں ہی ہوں مخلوق میں سے
 فرعون وغیرہ کوئی تمہارا معبود نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام جب اس
 مصیبت و تکلیف میں پڑے تو ان کا ایمان و ایقان ظاہر ہوا۔ جب
 وہ اپنی بری کے اس کرب کی وجہ سے جس میں وہ مبتلا ہو گئی تھی
 یعنی دروزہ وغیرہ لات اور غم کی اندھیری میں مبتلا ہوئے اللہ عزوجل
 نے ان کے واسطے اپنا نور ظاہر کیا پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنے
 اہل و عیال اور قوت و اسباب سے کما تم یہاں ٹھہرے
 رہو تحقیق میں نے آگ روشن دیکھی ہے یہ تحقیق میں نے ایک نور
 دیکھا ہے میرے باطن و قلب اور حقیقت اور مغز نے ایک نور
 دیکھا ہے۔ سابقہ ازلی اور ہدایت میرے دربر و آئی ہے۔
 خلق سے لاپرواہی مجھے حاصل ہو گئی ہے ولایت و خلافت مجھے
 ملی ہے فرع ہا کر اصل آگئی ہے۔ ملکیت ہا کر مجھ سے بادشاہ
 مل گیا ہے فرعون کا خوف چلا گیا ہے اور اس کی لڑت خون منتقل
 ہو گیا ہے۔ یہ کہہ کر اپنے اہل و عیال سے رخصت ہو گئے اور
 ان سب کو رب عزوجل کی طرف پیر و کردیا اور چل دیئے۔ پس
 بلا شک ان کے متعلق رب عزوجل نے کار خلافت انجام دیا۔
 اسی طور پر جب مسلمان کو اللہ عزوجل اپنا مقرب بنا لیتا ہے اور
 وہ اس کو اپنے قرب کے دروازہ کی طرف مائل ہوتا ہے تو وہ
 مسلمان دائیں بائیں آگے پیچھے نظر ڈالتا ہے پس تمام جہتوں کو
 وہ سوا درجہت الہی کے بند پاتا ہے اس وقت وہ اپنے نفس

وَجَوَارِحَهُ وَعَادَتَهُ وَاهْلَهُ وَجَمِيعَ مَا
كَانَ عَلَيْهِ اِنِّي اَنْتَسْتُ نُوْرَ الْقُرْبِ مِنْ رَقِيٍّ
عَزَّ وَجَلَّ فَانَا سَاوِيْ اِلَيْهِ وَانْ كَانَ لِيْ
عَوْدَةٌ رَّجَعْتُ اِلَيْكُمْ يُوْدِعُ الدُّنْيَا وَمَا
فِيْهَا وَالْاَسْبَابَ وَالشَّهَوَاتِ يُوْدِعُ الْخَلْقَ
كُلَّهُمْ يُوْدِعُ كُلَّ مُحَدِّثٍ وَكُلَّ
مَصْنُوْعٍ وَيَسْبِرُ اِلَى الصَّارِغِ فَلَا جَرَمَ
يَتَوَلَّى الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ اَهْلَهُ وَوَلَدَهُ
وَجَمِيعَ اَسْبَابِهِ مِنَ الْحَالِ مَا يَكُنْتُمْ
عَنِ الْبُعْدِ اَرَأَيْتَ الْقُرْبَاءَ عَنِ الْمُغْضِبِينَ
لَا عَنِ الْمُحِبِّينَ يَكُنْتُمْ عَنِ الْاَعْدِبِ لَأَعِنَ
التَّادِيْ هَذَا الْقَلْبُ اِذَا صَحَّ وَصَفًا سَمِعَ
مُنَادَاةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جِهَاتِ الْبَسِيتِ
يَسْمَعُ مُنَادَاةَ كُلِّ نَبِيٍّ وَرَسُوْلٍ وَوَيْدِيٍّ
وَوَلِيٍّ فَحَيْنَئِذٍ يَقْرُبُ مِنْهُ فَيُصَيِّرُ حَيَاتُهُ
الْقُرْبَ مِنْهُ وَمَوْتُهُ الْبُعْدَ عَنْهُ يَصِيِّرُ رِضَاةً
فِيْ مَنْ جَاتِهِ لَهٗ يَقْنَعُ بِذَلِكَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ لَا
يُبَالِيْ بِذَهَابِ الدُّنْيَا عَنْهُ لَا يَبَالِيْ بِالْجُوعِ
وَالْعَطَشِ وَالْعُرْيِ وَكُسْرِ الْأَعْرَاجِ
رِضًا لِّمُرِيْدٍ فِي الطَّاعَاتِ وَرِضًا لِّلْعَارِفِ
الْمُرَادِ فِي الْقُرْبِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا
مُتَصَبِّعُ مَا هَذَا مَا اَنْتَ عَلَيْهِ مَا يَكُنْتُمْ
هَذَا اَلَا مُرِيْصِيَّامُ الشَّهَارِ وَرَقِيَّارُمُ
النَّاسِ وَالتَّحْشِيْنُ فِي الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ
مَعَ كِبَرِهِ النَّفْسِ وَالْهَوَىٰ بِأَلْطَبِ

اور خواہش و اعضا اور عادت اور اہل و عیال اور تمام چیزوں سے
جن سے اس کا تعلق تھا خطاب کرتا ہے کہ میں نے رب تعالیٰ
کا نور قرب دیکھ لیا ہے پس میں اس کی طرف جانے والا
ہوں اگر لوٹنے کی اجازت ملی تو تمھاری طرف لوٹوں گا۔ وہ
دنیا و مافیہا اور تمام اسباب و شہوتوں کو رخصت کر دیتا ہے
وہ تمام مخلوق اور ہر ممکن مصنوعی چیز کو رخصت دے دیتا ہے اور
صانع کی طرف راستہ لے لیتا ہے پس یقیناً حق عزوجل اس کی
جو رد و بال بچوں اور اسباب کی نگہداشت فرماتا ہے اور ان کا
متولی ہو جاتا ہے بعض حال وہ ہیں جو دوری رکھنے والوں سے
چھپائے جانے ہیں مذکور نزدیک ہونے والوں سے دشمنوں
سے چھپائے جاتے ہیں مذکور دشمنوں سے۔ اکثر لوگوں سے مخفی
رہتے ہیں مذکور ناروگوں سے۔ یہ قلب جب درست و صاف
ہو جاتا ہے تو چھوٹ جاتا ہے حق عزوجل کی پکار و دعوت کو سنتا
ہے ہر نبی و رسول اور صدیق و ولی کی آواز دینے کو سنتا ہے پس
ایسی حالت میں یہ خدا سے نزدیک ہو جاتا ہے قرب الہی اس
کی زندگی بن جاتی ہے اور اس سے دوری موت ٹھہرتی ہے
خدا سے مناجات کرنے میں اس کی رضامندی ہوتی ہے
وہ اسی پر ہر چیز سے تناعت کر لیتا ہے۔ اسے دنیا کے
چلے جانے کی پروا نہیں ہوتی ہے زدہ بھوک و پیاس اور
نگھے ہونے کی پروا کرتا ہے اور نہ اسے اپنی ابر و ریزی
کی پروا ہوتی ہے۔ مرید کی رضا طاعات میں ہوتی ہے اور
عارف کی رضا جو کہ مراد میں گیا ہے قرب الہی میں۔ جل جلالہ اسے
بناوٹی زاہد رکال تیری موجودہ حالت سے حاصل نہیں ہو سکتا۔
اور نہ یہ امر دن کے روزہ اور رات کے قیام کرنے اور ٹوٹا
سوٹا کھانے اور پہننے سے نفس و طبیعت و جہالت اور مخلوق

پر نظر ہونے کے ساتھ تمام ہو سکتا ہے اس سے تجھے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

تیرے اوپر افسوس ہے تو اخلاص پیدا کر اور سب سے علیحدہ ہو جا۔ صبح بول اس مقام پر پہنچ جائے گا اور مقرب الہی بن جائے گا اپنی ہمت کو بلند کر تو تیری پائے گا۔ احکام الہی کو مان لے تجھے سلامتی مل جائے گی۔ قضا و قدر سے موافقت کر تجھے لوئیک دے دی جائے گی تو راضی برضا ہو جا تجھ سے رضامندی کر لی جائے گی شروع تو کر دے اتمام پر حق عزوجل پہنچا دے گا۔ اے اللہ دنیا و آخرت میں تو ہمارے امور کا متولی بن با اور اپنی مخلوق میں سے کسی کے اور ہمارے نفسوں کی طرف ہمیں سپرد کر آئیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے اے جبریل فلاں شخص کو سلا دے اور فلاں شخص کو بیدار کر دے اس کے دو مطلب و شرح ہیں۔ ایک یہ کہ اے جبریل فلاں محب کو عبادت کے لیے بیدار کر دے اور فلاں محبوب کو سلا دے۔ اس نے میری محبت کا دعویٰ کیا ہے اس لیے ضرور ہے کہ میں اس کی آزمائش کروں اور اس کو اس کی جگہ پر اس وقت تک کھڑا رکھوں کہ اس کے وجود کے پتے میرے غیر کے ساتھ میں جھڑ جائیں۔ تو اس کو کھڑا رکھ تا کہ اور اس کے دعوے کی دلیل ظاہر ہو جائے اور اس کی حقیقی محبت ثابت ہو جائے اور اے جبریل تو فلاں کو سلا دے کیوں کہ وہ محبوب ہے اس نے دراز مدت تک مشقت اٹھائی ہے اور اس کے پاس کوئی چیز میرے سوا باقی نہیں رہی ہے اس کی محبت میرے ساتھ متحد ہو چکی ہے اور اس کا دعویٰ و دلیل اور میرے ہمد کا پورا کر دینا پایہ ثبوت کو پہنچ لیا ہے اب میری باری اور میرے

وَالْجَهْلِ وَرُؤْيَا الْخَلْقِ لَا يَجِيْ بِهَذَا شَيْءٌ

وَيْلَكَ اَخْلَصَ وَتَخَلَّصَ اُصْدَقَ وَقَدْ وَصَلْتَ وَ قَرُبْتَ عَلَيَّ هَتَمَكَ وَقَدْ عَلَوْتَ سَلَمُ وَقَدْ سَلِمْتَ وَافِقٌ وَقَدْ وَفَّقْتَ اَرْضَ وَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ اِشْرَعُ اَنْتَ وَقَدْ تَتَمَّ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ اَللّٰهُمَّ تَوَلَّ اُمُوْرَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَا تَكِلْنَا اِلَى نَفْسِنَا وَلَا اِلَى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ قَالِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْبِرِيْلُ يَا جِبْرِيلُ اَنْتُمْ فُلَانًا وَاَقْرَبُ فُلَانًا هَذَا عَلَيَّ وَجْهَيْنِ اَنْتُمْ فُلَانًا الْمُحِبَّ وَ اَنْتُمْ فُلَانًا الْمُحْبُوْبَ هَذَا قَدْ اَدْعَى مَحَبَّتِيْ لَا بُدَّ اَنْ اُنْقِشَ وَاُقِيْمَ مَقَامُهُ حَتَّى يَنْسَاقَ عَنْهُ اَوْ رَاقٍ وُجُوْدُهُ مَعَ غَيْرِيْ اَقِمُّهُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ بُرْهَانُ دَعْوَاهُ حَتَّى تَحَقِّقَ مَحَبَّتَهُ وَاَنْتُمْ فُلَانًا لِاَنَّهُ مَحْبُوْبٌ طَالَ مَا تَوَبَّ مَا بَقِيَتْ عِنْدَكَ بَقِيَّةٌ مِّنْ غَيْرِيْ اَتَحَدَّثُ مَحَبَّتَهُ لِيْ وَتَحَقَّقَتْ دَعْوَاهُ وَبُرْهَانُهُ وَوَقَاؤُهُ يَعْبُدُنِيْ جَاءَتْ التَّوْبَةُ اِلَيَّ

وَوَقَّارِي رَحْمَةً هُوَ صَافِيَةٌ وَ الصَّيْفُ
لَا يَسْتَحْدَمُ وَيَتَعَبُ أَرْمَهُ فِي حَجَرٍ
لُطْفِي وَأَقْعِدَاهُ عَلَى مَائِدَةٍ فَضِلِّي
أَيْسَهُ بِقُرْبِي وَ غَيْبَهُ عَنْ غَيْرِي قَدْ
صَحَّحْتُ مَوَدَّتَهُ فَإِذَا صَحَّحْتُ الْمَوَدَّةَ
زَالَ التَّمَكُّتُ الْوَجْهَ الْآخِرَانِ فَلَانَا
فَأَنِّي أَكْرَهُ مَوْتَهُ وَأَيْسَهُ وَلَانَا
فَأَنِّي أَحَبُّ سَمَاءَ هَوَاتِهِ إِنَّمَا يَصِيرُ
الْمُحِبُّ مَحْبُوبًا إِذَا طَهَّرَ قَلْبَهُ
عَمَّا سِوَى مَوْلَاهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا
نَسَّ تَرْجِيْدَهُ وَتَوَكَّلَهُ وَ إِيْمَانَهُ
وَإِيْتَانَهُ وَ مَعْرِفَتَهُ صَارَ حَيْنُودٍ
مَحْبُوبًا يَذْهَبُ الشَّقَاءُ وَ تَجِيئُهُ
الرَّاحَةُ مَنْ أَحَبَّ بَعْضَ الْمُلُوكِ
وَبَيْتَهُ مُسَافَهَةً بَعِيدَةً غَلَبَ عَلَيْهِ
الْحُبُّ حَرَجَ هَارِثًا عَلَى وَجْهِهِ
فَاصْبَا إِلَى بَيْتِهِ بِوَاصِلِ الصَّبِيَاءِ
بِالظَّلَامِ فِي السَّيْرِ يَتَحَمَّلُ الشَّقَاةَ
وَالنَّحَاوِفَ لَا يَهْنَأُ بِأَكْلٍ وَ لَا
شُرْبٍ حَتَّى يَصِلَ إِلَى بَابِ دَارِهِ
وَعِنْدَ الْمَلِكِ خَبْرٌ يَحَالِيهِ فَيُحْرِمُ
لَهُ غِلْمَانَهُ فَيُرَجِّبُونَ بِهِ وَ
يُحِيلُونَ إِلَى الْحَمَامِ فَيُرِيْلُونَ
وَسَخَهُ وَبَلِيْسُونَهُ أَحْسَنَ الثِّيَابِ وَ
يُطَيَّبُونَهُ وَ يُحْضِرُونَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

پورا کرنے کا وقت آگیا ہے وہ میرا ہاں ہے اُس سے خدمت نہ
لی جائے اور اُس کو شفقت میں نہ ڈالا جائے اس کو تو میری لطف
کی گود میں سلا دے اور میرے فضل کے دسترخوان پر بٹھا دے
اور اس کو میرے قرب سے مانوس کر دے اور اُس کو میرے
غیر سے غائب کر دے اُس کی دوستی صحیح ہو چکی ہے پس جب
دوستی صحیح ہوئی تکلیف میں ڈالنا زائل ہو گیا۔ دوسری شرح یہ
ہے کہ اسے جبریلِ نلال کو سلا دے کیوں کہ میں اُس کی آواز کو
ناپسند کرتا ہوں اور نلال کو بیدار کر دے کیوں کہ میں اُس کی آواز
سننے کو درست رکھتا ہوں جب محب اپنے قلب کو ماسے
اللہ سے پاک کر لیتا ہے اُس میں غیر اللہ باقی نہیں رہتا ہے تو وہ
محبوب بن جاتا ہے جب اُس کی توحید اور اُس کا توکل اور ایمان
وایقان اور معرفت پوری ہو جاتی ہے اُس وقت وہ محبوب
ہو جاتا ہے شفاعت زائل ہو کر اُس کے پاس راحت آ جاتی
ہے جب کوئی شخص بعض بادشاہوں کو درست رکھتا ہے اور
اُن دونوں کے درمیان میں مسافت بعید ہوتی ہے تو اُس پر محبت
غالب آ جاتی ہے اور اس کو سرا سیم و حیران بنا کر اس بادشاہ کے
شہر کی طرف متوجہ کر دیتی ہے یہ دن کو رات سے ملتا ہوا برابر
چلا جلتا ہے مشقتیں اور خطرات جھیلنا رہتا ہے اُس کو کھا نا پینا
کچھ بھی اچھا نہیں لگتا ہے یہاں تک کہ وہ اُس بادشاہ کے
دروازہ پر پہنچ جاتا ہے اور اس بادشاہ کو بھی اس کے حال
کی خبر ہوتی ہے پس اس بادشاہ کے خدمت گار اُس عاشق کے
استقبال کے لیے نکلتے ہیں اور مر جاتا ہے اُس کو حمام
کی طرف لے جاتے ہیں اور اُس کی میل کھیل دور کرتے ہیں
اور اس کو اچھے اچھے کپڑے پہناتے ہیں اور خوشبو لگاتے ہیں
اور اس کو بادشاہ کے دربار میں حاضر کر دیتے ہیں پس وہ اس

فِيَوْمِئِذٍ وَيَكِيدُهُ وَيَسْأَلُهُ عَنْ حَالِهِ
وَيُزَوِّجُهُ بِأَحْسَنِ جَوَارِيهِ وَيَنْعِمُ عَلَيْهِ
مِنْ مُلْكِهِ وَيَصِيرُ مُحِبُّوهُ فَهَلْ يَبْقَى
بَعْدَ ذَلِكَ خَوْفٌ أَوْ تَعَبٌ أَوْ يَتَمَتَّى
الْعُودَ إِلَى بَلَدِهِ كَيْفَ يَتَمَتَّى فِرَاقَهُ
وَقَدْ صَامَ عِنْدَكَ وَمَكِينًا أَمِينًا هَذَا
الْقَلْبُ إِذَا وَصَلَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
صَامَ مُمَكِّنًا مِنْ قُرْبِهِ وَمُنَاجَاتِهِ
أَمِنًا عِنْدَكَ فَلَا يَتَمَتَّى الرَّجُوعَ عَنْهُ
إِلَى غَيْرِهِ وَدُخُولَ الْقَلْبِ إِلَى هَذَا
الْمَقَامِ يَأْدَاءُ الْفَرَاحُ وَالصَّبْرُ عَنِ
الْحَرَامِ وَالشَّهَوَاتِ وَتَنَادُلِ الْمَبَاحِ وَ
الْحَلَالِ لَا يَأْتِيهِمْ وَالشَّهْوَةُ وَالْوُجُودُ
وَأَسْتَعْمَالِ التَّوْبَةِ الشَّافِي وَالزُّهْدِ الْكَامِلِ
وَهُوَ تَرْكُ مَا يَسُوَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَحَالُفَةُ
النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالشَّيْطَانِ وَطَهَارَةُ
الْقَلْبِ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُبْدَةِ وَاسْتِوَاءُ
الْحَمْدِ وَالذِّمِّ وَالْعَطَاءِ وَالنِّعَمِ وَالْحُجَرِ
وَالْمَدَارِ أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ شَهَادَةٌ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنْتِهَاءُ وَاسْتِوَاءُ الْحُجَرِ وَالْمَدَارِ
مِنْ صَفَةِ قَلْبِهِ وَانْقِصَالُ بَرِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْتَوَى
عِنْدَهُ الْحُجَرُ وَالْمَدَارُ وَالْحَمْدُ وَالذِّمُّ السَّقَمُ
وَالْعَارْفِيَةُ الْغَنَى وَالْفَقْرُ اقْبَالَ الدُّنْيَا وَ
إِدْبَارُهَا مَنْ صَحَّ لَهُ هَذَا أَمَاتَتْ نَفْسُهُ وَ
هَوَاهُةً أَنْخَدَتُ نَائِرَةُ طَبِيعِهِ وَذُلَّ شَيْطَانُهُ

سے انس پکڑنا بات چیت کرتا ہے اور اُس کا حال دریافت
کرتا ہے بعدہ اپنی حسین سی حسین لونڈی سے اس کا نکاح کر
دیتا ہے اور اس کو ملک سے جاگیر عطا فرماتا ہے اور وہ
اس کا محبوب بن جاتا ہے پس آیا اس کے بعد کچھ خوف یا
تکلیف باقی رہے گی یا وہ اپنے شہر کی طرف لوٹنے کی تمنا
کرے گا۔ یہ جانے والا اُس بادشاہ کی جدائی کیوں کر چاہے
گا وہ تو اُس کے دربار کا مقرب اور صاحب مرتبت و مستند بن
چکا ہے۔ اسی طرح یہ قلب جب کہ حق عزوجل کی طرف پہنچ جاتا
ہے تو وہ قرب الہی اور اُس کی مناجات سے صاحب مرتبہ
اور امن والا ہو جاتا ہے پس اُس کی طرف سے اُس کے غیر کی
طرف رجوع کرنے کی تمنا نہیں کرتا۔ اور اس مقام تک قلب
کا پہنچنا فراموشی کے ادا کرنے سے اور حرام اور شہوات سے
صبر کرنے مباح و حلال کے لینے سے ہو گا نہ خواہش و شہوت
و وجود سے اور کامل تقویٰ اور پورے زہد سے ہو گا اور
یہ ماسو سے اللہ کا چھوڑنا اور نفس و خواہش اور شیطان کی مخالفت
کرنا اور قلب کا فی الجملہ مخلوق سے پاک کر لینا اور اچھائی و برائی
اور عطا و منع اور تجھ اور ڈھیلے کا اُس کے نزدیک برابر ہونا
ہے۔ ابتداء زہد و ورع کی خدا کی وحدانیت کی گواہی دینا ہے
اور اُس کی انتہا اس کی نظر میں تجھ و ڈھیلے کا برابر ہونا ہے
جس کا قلب صحیح ہو جاتا ہے اور جو اپنے رب عزوجل سے
متصل ہو جاتا ہے اُس کے نزدیک تجھ اور ڈھیلہ اور تعریف
برائی بیماری و عافیت امیری و فقری اور دنیا کی توجہ اور
اعراض سب برابر ہو جاتے ہیں جس کی حالت درست ہو
جاتی ہے اُس کا نفس و خواہش مرجاتی ہے اور اُس کی طبیعت
کی آگ بجھ جاتی ہے۔ اور اُس کا شیطان ذلیل ہو جاتا ہے

لَهُ تَحْتَقِرُ السَّمِيَّةُ وَارْبَابُهَا عِنْدَ قَلْبِهِ
وَتَعْظُمُ الْآخِرَةُ وَارْبَابُهَا عِنْدَكَ لَمْ
يَعْرِضْ عَنْهُمَا وَيُقِيلْ عَلَى مَوْلَاهُ عَزَّ
وَجَلَّ يَصِيرُ لِقَلْبِهِ دَرَبٌ فِي وَسْطِ
الْخَلْقِ يَجُوزُ فِيهِ إِلَى الْحَقِّ يَتَغَرَّدُونَ
لَهُ يَبِينُنَا وَشِمَالًا يَتَنَحَّوْنَ
وَيُخَلِّتُونَ السَّطْرَ لِقَلْبِهِ يَفْتَرُونَ
مَنْ تَأَرَّ صِدْقِهِ وَهَيْبِهِ سِرِّهِ
مَنْ صَحَّ لَهُ لَا يُوَدُّكَ مَرَادٌ وَلَا
يَصُدُّكَ صَادٌ عَنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ لَا تَوَدُّ رَأْيَتَهُ وَلَا يَهْزَمُ
جَيْشُهُ وَلَا يُسْكِنُ طَلَبُهُ وَلَا
يَكِلُ سَيْفُ تَوْحِيدِهِ وَلَا تَعْيَا
حُطَرَاتُ اخْلَاصِهِ وَلَا يَعْسُرُ عَلَيْهِ
أَمْرُهُ وَلَا يَثْبُتُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَابٌ
وَلَا عَلَى تَطْيِيرِ الْأَبْوَابِ وَ
الْأَعْلَاقِ وَتَشْفِيقِ الْجَهَنَّمَاتِ
لَا يَقِفُ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ
حَتَّى يَقِفَ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ
فَهَذَا يَلْطَفُ إِلَيْهِ وَيُنَوِّمُهُ فِي
حِجْرِهِ فَيُطَوِّمُهُ الْفَضْلُ وَتُسْقِيهِ
الْأَنْسُ فَحَيِّئْ لِي مَا لَا عَيْنٌ
رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرٌ
عَلَى قَلْبٍ بِشَرِّ جَوْعٍ هَذَا الْعَبْدُ إِلَى
الْخَلْقِ سَبَبٌ هَذَا يَتَرَدَّدُ وَمَلِكُهُمْ وَنَعِيمُهُمْ

اُس کے قلب میں دنیا اور رب دنیا والے خفیہ ہو جاتے ہیں اور
آخرت اور اہل آخرت اُس کے نزدیک با عظمت بن جاتے
ہیں پھر وہ ان دونوں سے اعراض کر لیتا ہے اور اپنے مولیٰ
عزوجل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اُس کے قلب کے لیے
خلق کے درمیان میں راستہ ہو جاتا ہے وہ اُس پر سے گزرتے
ہوئے حتی عزوجل کی طرف پہنچ جاتا ہے۔ مخلوق اُس کے
واسطے دائیں بائیں ہو جاتے ہیں اور کنارہ ہو کر اُس کے لیے
راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور اُس کی سچائی کی آگ اور اُس کے باطن
کی ہیبت سے جھگکتے ہیں۔ جن کی ایسی حالت درست ہو
جاتی ہے اُس کو کوئی ٹوٹنے والا اللہ کے دروازہ سے لٹا
نہیں سکتا اور نہ کوئی روکنے والا اس کو روک سکتا ہے اور نہ
اُس کا جھنڈا پٹایا جا سکتا ہے اور نہ اس کے لشکر کو شکست
دی جاتی ہے اور نہ اُس کی طلب کو کون ہو سکتا ہے۔ اور ملائکہ
کی توحید کی تلوار کند ہوتی ہے اور ملائکہ کے اخلاص کے قدم
تھکتے ہیں اور نہ اُس کے کسی امر میں ٹکی ہوتی ہے نہ اُس کے
روبرو کوئی دروازہ اور قفل قائم رہ سکتا ہے دروازہ اور قفل
سب اڑ جاتے ہیں اور تمام جہتیں کشادہ ہو جاتی ہیں اُس کے
روبرو کوئی چیز بھی نہیں ٹھہرتی یہاں تک کہ اُس کے روبرو
قرب الہی اگر کھڑا ہو جاتا ہے پس لطف الہی اُس کو اپنی طرف
کھینچ لیتا ہے اور اُس کو اپنی گود میں سلا لیتا ہے اور اپنے
خزان فضل سے اُس کو کھانا کھلاتا اور شراب اُس سے اُس کو
سیراب کرتا ہے اس وقت میں یہ وہ چیزیں دیکھنے لگتا ہے
جو کہ نہ آنکھوں نے دیکھیں اور نہ کانوں نے سنیں اور نہ کسی
بشر کے قلب پر خطرہ بن کر گزریں۔ اس بندہ کا مخلوق کی طرف
لوٹنا اُن کی ہدایت اور اُن کی بادشاہت اور نعمت کا سبب

مَلَكَ هَذَا الْعَبْدَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيْهِ وَ
الَّذِي تَأَهُ وَمَا سِوَاهُ شَعْلُ الْخَلْقِ يَصِيرُ
مُطَرَّقًا لِلْخَلْقِ جَهْدًا سَفِيرًا دَا إِلَى
بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ يُدْعَى
فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا يَكُونُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ
تَحْتَ أَقْدَامِ قَدِيمِهِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِظِلِّهِ
لَا تَهْدِي أَنْتَ تَدْعِي مَا لَيْسَ لَكَ وَمَا
لَيْسَ عِنْدَكَ أَنْتَ نَفْسُكَ مُسْتَوَلِيَّةٌ
عَلَيْكَ وَالْخَلْقُ وَالْدُنْيَا كُلُّهَا فِي
قَلْبِكَ أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتَ
خَارِجٌ عَنْ حِدِّ الْقَوْمِ وَعَدِيهِمْ إِنْ
أَرَدْتَ الْوُصُولَ إِلَى مَا أَشَرْتَ إِلَيْهِ
فَأَسْتَعِزَّ بِطَهَارَةِ قَلْبِكَ عَنِ الْأَشْيَاءِ
كُلِّهَا أَمْتِثِلِ الْأَوَامِرَ وَأَنْتَ عَرَبُ
النَّوَاهِي وَاصْبِرْ مَعَ الْقَدَرِ وَآخِرِجْ
الدُّنْيَا عَنْ قَلْبِكَ وَبَعْدَ هَذَا تَعَالَى إِلَى
حَتَّى أَتَكَلَّمَ مَعَكَ وَأُخْبِرَكَ بِمَا وَرَاءَ
ذَلِكَ إِنْ فَعَلْتَ هَذَا حَصَلَ لَكَ الَّذِي
تُرِيدُ وَقَبِلْ هَذَا فَالْكَلَامُ هَذَا

وَيَحْكُ أَنْتَ تُعَوِّزُكَ لِقَدَمِهِ تَضَيِّعُ
مِنْكَ حَبَّةٌ أَوْ يَنْكَسِرُ لَكَ عِرْصُ
تَقُومُ قِيَامَتِكَ وَتَعْتَزُّ عَلَى
اللَّوَعَةِ وَجَلَّ تَنْخَرِجُ غَيْظَكَ فِي
ضَرْبِ زَوْجَتِكَ وَذَلِكَ وَتَسْبُ

بن جاتا ہے۔ اس بندہ کی جو کہ اللہ کی طرف پہنچ چکا ہے اور اس کو
اور اس کے ماسوا کو دیکھ چکا ہے بادشاہت غنی کی ہدایت میں
مشغول ہوتا ہے وہ غنی کے لیے ایک آلہ کار اور نہایت
باخبر سفیر و دروازہ الہی کی طرف رہنمائی کرنے والا بن جاتا ہے
پس اسی حالت میں وہ ملکوت اعلیٰ میں عظیم کے نام سے
ا۔ (بڑا عظمت) پکارا جاتا ہے تمام مخلوق اس کے قلب کے
قدموں کے ماتحت ہو جاتی ہے اور اس کے سایہ سے
سایہ لینے لگتے ہیں۔ اسے نالائق و اعظیٰ تو جو اس نہ کر تو ایسی
چیز کا مدعی ہے جو تجھے حاصل نہیں ہے اور نہ وہ تیرے پاس
ہے تیرے اوپر تو تیرا نفس غالب ہے۔ اور خلق و دنیا تیرے
قلب میں گھسے ہوئے ہیں۔ وہ دونوں تیرے دل میں (معاذ اللہ)
اللہ سے بھی زیادہ بڑے ہیں تو تو دیا را اللہ کی صدارت ان کے
شمار سے خارج ہے اگر اس چیز کی طرف جس کا میں نے اشارہ
کیا تیرا پہنچنے کا ارادہ ہے پس تو تمام چیزوں سے اپنے
قلب کو پاک کرنے میں مشغول ہو جاؤ اور مگر بجا لا اور نواہی
سے بچو اور فضلا و قدر پر صبر کرو اور دنیا کو اپنے قلب سے نکال
دے۔ اس کے بعد میرے پاس آتا کہ میں تجھے سے بات
چیت کروں اور اس سے پرے کی باتیں تجھے بتاؤں۔
اگر تو یہ کام کرے گا اس وقت تجھے تیرا مقصود حاصل ہو جائے
گا اس سے پہلے تیرا کلام کرنا بزدلانہ و بجا اس ہے۔

تجھ پر افسوس اگر تیرے پاس ایک لقمہ نہ پہنچے یا تیرے
پاس سے ایک دانہ جاتا رہے یا تیرا آبرو میں کچھ بڑھ سکے
تو تیرے اوپر قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ اور تو اللہ عز و جل
پر اعتراض کرنے لگتا ہے اور تیرا غصہ بیوی اور بچوں کی
مار وھاٹ میں اتر آتا ہے اور تو اپنے دین و نبی کو گالیاں دینے

دِينِكَ وَنَبِيِّكَ لَوْ كُنْتَ عَاقِلًا مِّنْ أَهْلِ
الْيَقَظَةِ وَالْمُرَاقِبَةِ لَخَرَسْتَ بَيْنَ يَدَيِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَرَأَيْتَ جَمِيعَ أَفْعَالِهِ
نِعْمَةً فِي حَقِّكَ وَنَظَرًا لَّكَ إِذَا وَقَفْتَ
وَلَمْ تُتَنَارِعْ وَتُكْرَرْ وَلَمْ تُكْفَرْ وَ
رَضِيتَ وَلَمْ تُسْخَطْ وَسَكَتَ وَلَمْ
تُشْكُ يُقَالُ لَكَ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَانٍ عَبْدَهُ
يَا مُسْتَعِجِلُ اصْبِرْ وَقَدْ أَكَلْتَ طَيِّبًا
هَبِيئًا أَنْتَ مَا تَعْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ
عَرَفْتَهُ وَمَا شَكُوتَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ لَوْ
عَرَفْتَهُ لَخَرَسْتَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَمْ تُطَلِّبْ
مِنْهُ وَلَمْ تُدَلِّمْ عَلَيْهِ يَدَ عَاثِكَ بَلْ كُنْتَ
تَوَافِقْتَهُ وَتَصْبِرُ مَعَهُ كُنْ عَاقِلًا مَا حَتَّاجُ
إِلَى تَرْكِيهِ كُلُّ فِعْلِهِ مَصْلَحَةٌ يَبْتَغِيكَ
لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُ يَخْتَبِرُكَ هَلْ أَنْتَ
وَأَتَيْتَ بِوَعْدِهِ هَلْ أَنْتَ عَالِمٌ بِأَنَّهُ نَاطِقٌ
إِلَيْكَ وَعَدِيمٌ بِكَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الزُّكَاةَ
إِذَا كَانَ فِي دَارِ مَلِكٍ وَطَلَبَ الثَّرَاكَ كَانَ
سَفَاهَةً مِنْهُ وَشَرًّا يُخْرِجُ فِي الْحَالِ
مِنَ الدَّارِ وَيُقَالُ لَهُ هَذَا يَحْتَاجُ إِلَى
الطَّلَبِ لَا يَكْمُلُ إِلَّا بِمَانِ الْمُؤْمِنِ وَفِي قَلْبِهِ
حِرْصٌ وَلَا شَرَّةٌ وَلَا طَلَبٌ وَلَا مَنَ يَخَافُهُ وَيَرْجُوهُ
مِنَ الْخَلْقِ هَذَا يَصِفُهُ لَهُ بِالْفِكْرِ الدَّالِّ عَلَيْهِ
وَالنَّظَرِ إِلَى الْأَصُولِ وَالْمُرُوءِ بِالْتَفَكُّرِ فِي
أَحْوَالِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالضَّالِّينَ

لگتا ہے۔ اگر تو عاقل و ہوشیار صاحب مراتب ہوتا تو تجھے خدا کے
روبرو گونگ بنانا چاہیے تھا اور تو اس کے تمام فعلوں کو اپنے
حق میں نعمت سمجھتا اور باعث شفقت بنانا جب تو قضا ر
قدر کے ساتھ موافقت کرتا اور جھگڑا نہ کرتا ناشکرا نہ بننا راضی
بر رضا ہو جاتا اور غصہ نہ کرتا ساکوت کرتا اور دل میں شک نہ لاتا
تیرے لیے کہا جاتا۔ ایسا اللہ بکاف عبدہ کیا اللہ
اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں ہے۔ اسے جلد باز سبر کر۔
تجھے خوشگوار نعمت ملے گی۔ تو نے خدا کو پہچانا ہی نہیں ہے
اگر تو اس کو پہچان لیتا تو تو اس کی شکایت اس کے غیر سے نہ
کرتا۔ اگر تو اس کو پہچان لیتا تو تو اس کے روبرو بے زبان بن
جاتا اور اس سے کچھ طلب نہ کرتا اور اپنی دعائیں اس کے روبرو
نہ گڑ گڑاتا بلکہ تو اس کی موافقت کرتا اور اس کے ساتھ سبر کرتا تو عاقل
بن جب تک کہ تو ترکہ نفس کا محتاج ہے۔ اس کا ہر فعل سراپا
مصلحت ہے وہ تجھے آزماتا ہے تاکہ وہ تیرے کثرت
دیکھے۔ وہ تجھے جانچ رہا ہے کہ آیا تو اس کے وعدہ پر بھروسہ
کرنے والا ہے یا نہیں آیا تو اس بات کا جاننے والا ہے
یا نہیں کہ وہ تیرے مال سے دانا اور تیری طرف دیکھنے والا
ہے۔ آیا تو اس بات کو نہیں جانتا کہ تحقیق جب مزدور شاہی محل
میں کام کو رہا ہو اور مزدوری طلب کرے تو یہ اس کی جمالت
اور حرص بھی جاتی ہے۔ اور وہ فوراً اس محل سے نکال دیا جاتا
ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ کیا یہ جگہ تقاضا کی محتاج تھی
جب کہ سوس کے دل میں حرص و طمع اور غفلت سے خوف و ہراس
تو اس کا ایمان درجہ کمال پر نہیں پہنچتا ہے یہ بات خود واقعی
اور اصول و فروع میں کامل غور و غوض کرنے اور انبیاء رسل اور
ارباب اللہ کے حالات میں توجہ سے حاصل ہوا کرتی ہے۔

وَكَيْفَ اسْتَفْتَدَهُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
 اَيْدِي الْاَعْدَاءِ وَنَصَرَهُمْ عَلَيْهِمْ وَجَعَلَ
 لَهُمْ مِنْ اُمُورِهِمْ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا
 يَا لِفِكَرِ الصَّاحِبِ يَصِيرُ الشَّرُّ كُلُّ
 وَ تَغِيْبُ الدُّنْيَا عَنِ الْقَلْبِ وَيُنْشَى
 الْحَقُّ وَالْاِنْسَ وَالْمَلَكُ وَ جَمِيعُ
 الْخَلْقِ وَيَذْكُرُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ
 يَصِيرُ صَاحِبُ هَذَا الْقَلْبِ كَأَنَّهُ لَمْ
 يُخْلَقْ غَيْرُهُ لَا يَصِيرُ كَأَنَّهُ الْمَأْمُورُ
 دُونَ الْخَلْقِ كَأَنَّهُ السُّنْهِيُّ دُونَهُمْ
 هُوَ الْمُنْعَمُ عَلَيْهِ دُونَهُمْ كَانَ
 التَّكَلُّفُ كُلُّهَا عَلَى عُنُقِ سَيِّدِهِ وَ
 قَلْبُهُ يَرَى جِبَالَ التَّكَلُّفِ عَلَى
 اِخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا اَنَّهُ بِمَا سَأَلَهُ
 مِنَ الْمَكَلِّفِ فَيَحْمِلُهَا تَحْقِيقًا
 لِلْعَبُودِيَّةِ وَالطَّرَاعِيَّةِ يَصِيرُ حَامِلًا
 لِلْخَلْقِ وَالْخَالِقِ يَحْمِلُهُ يَصِيرُ طَيِّبًا
 لَهُمْ وَرَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَيِّبُهُ يَصِيرُ
 بَابُ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ
 سَفِيرًا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ يَصِيرُ شَمْسًا
 يَسْتَضِيئُونَ بِهِ فِي طَرِيقِهِمْ إِلَيْهِ يَصِيرُ
 طَعَامَ الْخَلْقِ وَشَرَابَهُمْ فَلَا يَغِيْبُ عَنْهُمْ
 يَصِيرُ كُلُّ هَيْبَةٍ مَصَالِحَهُمْ وَيُنْشَى نَفْسَهُ
 يَصِيرُ كَأَنَّهُ لَا نَفْسَ لَهُ وَلَا طَعْمَ وَلَا هَوَى يَنْشَى
 كُلَّ مَكَّةٍ وَشَرَابِهِ وَبِأَسَهِ يَصِيرُ نَاسِيًا لِنَفْسِهِ

اور اس غور کرنے سے کہ خدا نے ان دشمنوں کے ہاتھوں سے
 کیسے بچایا اور ان پر ان کی کیسے مدد فرمائی اور ان کے لیے ان کے
 تمام امور میں کیسے کشادگی اور وسعت عطا فرمائی صحیح فکر و غور سے
 توکل درست ہوتا ہے اور دنیا قلب سے غائب ہو جاتی ہے
 اور وہ جن و انسان اور فرشتوں اور تمام مخلوق کو بھلا دیا کرتا ہے
 اور صرف خدا کی یاد میں شامل و ذرا کرتا ہے ایسے قلب اپنے
 کی گویا ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ گویا اس کے سوا کوئی پیدا ہی
 نہیں کیا گیا ہے۔ گویا دی صورت باسور رہے اور وہی ہی عزت و
 دوسرے مخلوق اسی پر انعام کیا گیا ہے نہ اوروں پر۔ گویا تمام
 تکلیفوں کا بوجھ اسی کے باطن و قلب کی گردن پر ہے وہ تمام
 تکلیف کے پہاڑوں کو باوجود مختلف الاجناس ہونے کے
 یہ سمجھتا ہے کہ یہ سب تکلیف دینے والے کی طرف سے پیغام
 ہیں پس یہ ان تمام تکلیف کو اپنی بندگی و فرمان برداری ثابت
 کرانے کے لیے برداشت کرتا ہے یہ خلق کا حامل بن جاتا
 ہے اور خالق اس کا مال ہو جاتا ہے یہ مخلوق کا طیب ہو جاتا
 ہے اور رب عز و جل اس کا طیب ہوتا ہے یہ مخلوق کے لیے
 حق عز و جل کی طرف پہنچانے کا دروازہ اور مخلوق و خالق کے
 درمیان کا سفیر ہو جاتا ہے یہ مخلوق کے لیے مثل اُن تائب
 کے ہو جاتا ہے وہ اس کے ذریعے اپنی راہ روی میں خدا
 تک پہنچنے میں مدد ملتی حاصل کرتے ہیں یہ مخلوق کا کھانا پینا بن جاتا
 ہے ان سے کسی دقت غائب نہیں ہوتا۔ اس کی ساری فکر
 مخلوق کی مصلحتوں کے لیے ہوتی ہے اور اپنے نفس کو قطعاً بھلا
 دیتا ہے۔ یہ اسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ گویا اس کے واسطے
 نفس و طبیعت و خواہش کچھ ہے ہی نہیں یہ اپنے کھانے پینے
 اور لباس سب کو بھول جاتا ہے۔ یہ اپنے نفس کو بھلا کر صرف

ذَكَرَ الْخَلْقَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَخْرُجُ بِقَلْبِهِ
عَنْ نَفْسِهِ وَالْخَلْقَ وَيَبْقَى بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
كُلُّ طَلَبٍ نَفْعَ الْخَلْقِ قَدْ سَلَّمَ نَفْسَهُ إِلَى
يَدِ فَضَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ هَوْنًا حَيَّةً عَنْهُ
بِكَلِّيَّتِهِ هَذِهِ صِفَةُ مَنْ يُرِيدُ الْوُقُوفَ
فِي اسْتِجْلَابِ الْخَلْقِ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ أَنْتَ مُهَيَّوْسٌ جَاهِلٌ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَبِرَسُولِهِ وَأَوْلِيَّائِهِ وَخَوَاصِّهِ مِنْ خَلْقِهِ
تَدَّاعَى الرُّهْدُ وَأَنْتَ رَاغِبٌ زُهْدُكَ نَرَمٌ
لَا قُدَامَ لَهُ كُلُّ رَغْبَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْخَلْقِ
لَا رَغْبَةَ لَكَ فِي سِرِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ذُوْنَكَ وَ
الْقِيَامُ بَيْنَ يَدَيَّ قَدْ مَحْسُنُ الظَّنِّ وَالْأَدَبِ
حَتَّى أَذْلَكَ عَلَى رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْرَفَكَ
الطَّرِيقَ إِلَيْهِ ائْزَعُ عَنْكَ لِبَاسُ الْكِبَرِ وَالْبَسُ
لِبَاسِ التَّوَاضُعِ ذَلِكَ حَتَّى تُعَرِّدَ وَتَوَاضَعَ
حَتَّى تَرْتَفِعَ جَمِيعُ مَا أَنْتَ فِيهِ وَعَلَيْهِ
كُلُّهُ هَوَسٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ
هَذَا الْأَمْرُ لَا يَجِيءُ بِأَعْيَالِ الْجَسَدِ بَيْنَنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ
الرُّهْدُ لِهَؤُلَاءِ التَّقْوَى هَؤُلَاءِ الْإِحْلَامُ هَؤُلَاءِ
وَيُسَيِّرُ إِلَى صَدْرِهِ مَنْ أَرَادَ الْفَلَاحَ
فَلْيَصِدْ أَرْضًا تَحْتَ أَقْدَامِ
الشَّيْوَرِ مَا صِفَتُهُ هُوَ لَا أَرْءُ الشَّيْوَرِ
هُمْ التَّارِكُونَ لِلدُّنْيَا وَالْخَلْقِ
الْمُؤَدِّعُونَ لَهَا الْمُوَدِّعُونَ

خدا کا یاد کرنے والا رہ جاتا ہے۔ قلباً اپنے نفس اور تمام مخلوق
سے علیحدہ ہو کر صرف اپنے رب عزوجل کے ساتھ باقی رہ
جاتا ہے ہر وہ شخص جو مخلوق کی منفعت طلب کرے گا۔
اپنے نفس کو تضاد و تدرالہی کے ہاتھوں میں حوالہ کر دے گا۔
اور اپنے آپ سے بالکل جدا و کنارہ ہو جائے گا۔ جو مخلوق
کو خدا کے دروازہ کی طرف کھینچنا چاہے اس میں یہ تمام صفات
ہونا لازمی ہیں۔ تو تو بولنا ہوس ہے۔ تو تو اللہ عزوجل اور اس کے تمام
رسولوں اور اولیاء اور اس کے مخصوص بندوں سے جاہل ہے
تو دعوے تو زہد کا کرتا ہے اور تو سراپا رغبت بنا ہوا ہے۔
بیزاد ہدایا ہج ہے جس کے پیرو نہیں ہیں۔ تیری تمام تر رغبت
دنیا و مخلوق میں ہے نہ کہ رب تعالیٰ کی طرف۔ تو میرے رد و
حسن ظن اور حسن ظن کے قدم سے کھڑا ہونا لازم پکڑ تا کہ میں
تیری تیرے رب کی طرف رہنمائی کروں اور تجھ کو اس کا راستہ
بتا دوں۔ تو اپنے بدن سے غرور و تکبر کے لباس کو اتار دے
اور تواضع و انکسار کا لباس پسینے نوپست ہو جاتا کہ تو عزت
پائے اور تواضع کر تا کہ تو بلند کیا جاوے۔ تمام وہ چیزیں جس میں
کہ تو مبتلا ہے اور جس حالت پر کہ تو ہے تمام کی تمام ہوسیں
میں کہ حق تعالیٰ اُن کی طرف دیکھتا بھی نہیں ہے۔ یہ کام صرف
بدنی عملوں سے حاصل نہیں ہوا کرتا ہے بلکہ پہلے قلبی عمل ہوں
بعدہ بدنی عمل۔ ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا
کرتے تھے۔ زہد اس جگہ ہے۔ تقوا اس جگہ ہے اخلاص
اس جگہ ہے اور سبب کی طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ جو
کوئی شخص فلاح و نجات چاہے وہ ایسے مشائخ کرام کے
قدموں کی خاک بن جائے۔ جن مشائخ کی یہ حالت ہو کہ وہ دنیا
و مخلوق کے چھوڑنے والے ہوں اور اُن دونوں کے رخصت

لِمَا نَحْتَتِ الْعَرْشَ إِلَى الثَّرَى الَّذِينَ تَرَكُوا
الْأَشْيَاءَ وَوَدَّعُوهَا وَدَاعَ مَنْ لَا يَعُودُ
إِلَيْهَا قَطُّ وَدَعُوا الْخَلْقَ كُلَّهُمْ وَكَفُّوا عَنْهُمْ
مِنْ جُمْلَتِهِمْ وَجُودُهُمْ مَعَ مَا بَرَّاهُمْ عَنْ وَجَلِّ
فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِمْ كُلُّ مَنْ يَطْلُبُ
مَحَبَّةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ وَجُودِ
نَفْسِهِ فَهُوَ فِي هَوَاسٍ وَهَذَا يَنْ أَلَا كَثُرُ
مِنَ الْمُتَزَهِّدِينَ الْمُتَعَبِّدِينَ عَبْدُ الْخَلْقِ
مُشْرِكُونَ بِهِمْ لَا تَتَكَلَّمُوا عَلَى الْأَسْبَابِ
وَتُشْرِكُوا بِهَا وَتَعْتَمِدُوا عَلَيْهَا فَيَغْضَبُ
عَلَيْهِمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ مُسَبِّبُ
الْأَسْبَابِ الْخَالِقُ لَهَا الْمُتَصَرِّفُ فِيهَا
إِعْتِقَادُ الْمُتَبِعِينَ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَسُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ السَّيْفَ لَا يَقْطَعُ بِطَبْعِهِ بَلِ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ يَقْطَعُ بِهِ وَإِنَّ النَّارَ لَا تُحْرِقُ
بِطَبْعِهَا بَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُحْرِقُ بِهَا وَ
إِنَّ الطَّعَامَ لَا يَشْبَعُ بِطَبْعِهِ بَلِ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ يَشْبَعُ بِهِ وَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُرْوِي بِطَبْعِهِ بَلِ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُرْوِي بِهِ وَهَكَذَا جَمِيعُ
الْأَسْبَابِ عَلَى اخْتِلَافِ أَجْنَاسِهَا اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ الْمُتَصَرِّفُ فِيهَا وَبِهَا وَهِيَ أَلَهُ
بَيْنَ يَدَيْهِ يَفْعَلُ بِهَا مَا يَشَاءُ إِذَا كَانَ هُوَ
الْفَاعِلُ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَلِمَ تَرْجِعُونَ إِلَيْهِ
فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ وَتَتَرَكُونَ حَوَاجَتَكُمْ

کر دینے والے۔ زیر عرش سے لے کر فرش تک کے رخصت
کر دینے والے ہوں تمام چیزوں کو انہوں نے چھوڑ دیا ہو
اور ایسا رخصت کیا ہو کہ یہ اس کی طرف کبھی لوٹیں گے ہی نہیں۔
تمام مخلوق کو رخصت کر دیا ہو اور ان کے نفس بھی انھیں میں شامل
ہیں۔ ان کا تمام تردد و دہر حالت میں خدا ہی کے ساتھ ہو۔ جو
کوئی اللہ کی محبت اپنے وجود و نفس کے ساتھ طلب کرے پس
وہ سراسر اس میں رہے۔ اکثر زاہد و عابد بننے والوں
میں سے خلق کے بندہ اور ان کو شریک خدا سمجھنے والے ہیں
تم سبوں پر بھروسہ نہ کرو اور نہ ان کو شریک خدا بناؤ اور نہ تم ان پر
اعتماد کرو پس وہ حق تعالیٰ کے سبب الاسباب اور تمام سببوں کا
پیدا کرنے والا ان میں ہر قسم کا تصرف کرنے والا ہے تم پر
غضب کرے گا۔ جو لوگ قرآن و حدیث کی متابعداری کرنے
والے ہیں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ تلوار اپنی طبیعت سے کسی چیز
کو نہیں کاٹتی ہے بلکہ حق تعالیٰ بذریعہ تلوار کے کاٹتا ہے اور
اگ اپنی طبیعت سے کسی کو نہیں جلاتی ہے بلکہ اللہ عز و جل
ہی اس کے ذریعے سے جلاتے والا ہے اور برحق کھانا اپنی
طبیعت سے کسی کو سیر نہیں کرتا ہے بلکہ اللہ عز و جل ہی اس کے
ذریعہ سے پیٹ بھر دیتا ہے اور برحق پانی اپنی طبیعت
سے کسی کو سیراب نہیں کرتا ہے بلکہ اللہ عز و جل ہی پانی سے
سیراب کرنے والا ہے۔ اور ایسے ہی تمام سبب کسی جنس کے
ہی کیوں نہ ہوں اللہ عز و جل ہی ان میں اور ان کے ساتھ تصرف
کرنے والا ہے۔ اور سبب اس کے حضور میں ایک آلہ و ذریعہ
ہیں جن کے ساتھ جو کچھ وہ چاہتا ہے وہی کرتا ہے جب کہ
حقیقتہً وہی ہر کام کا کرنے والا ہے تو پھر کیوں تم اپنے
تمام امور میں اس کی طرف رجوع نہیں لاتے اور اپنی ضروریات

اسی پر کیوں نہیں چھوڑ دیتے اور اپنی تمام حالتوں میں نہ کسی کن توجید
کو لازم کیوں نہیں پکڑتے اسے فرد کی تہت بھو اس کا معاملہ ظاہر
ہے کسی مانل پر بھی منفی دل پوشیدہ نہیں ہے۔ غلام لاٹھی سے
مارا جاتا ہے اور آزاد شخص کے لیے اشارہ کافی ہوتا ہے۔ تم
اُسی کی اطاعت کرو پس وہ بے شک اپنے مطیع کو عزت دیتا
ہے تم اس کی نافرمانی نہ کرو پس تہتقی وہ نافرمان کو ذلیل و خوار کر
دیتا ہے۔ مدد کرنا اور محروم و رسوا کرنا اُسی کے اختیار میں
ہے جس کو وہ چاہتا مدد فرما کر عزت دے دیتا ہے اور جس کو وہ
چاہتا ہے محروم رکھ کر ذلیل کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے علم کی
وجہ سے عزت دے دیتا ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے
جمالت سے ذلیل کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے ترب
سے عزت دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے دور رکھ
کر ذلیل کر دیتا ہے۔

وَتَلْزَمُونَ تَوْحِيدَ لَهُ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكُمْ
أَمْرُهُ ظَاهِرٌ لَا يَخْفَى عَلَى كُلِّ عَاقِلٍ الْعَبْدُ
يُضْرَبُ بِالْعَصَا وَالْحُرُّ تَكْفِيهِ إِلَّا بَشَارَةً
أُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ يُعَزِّى مَنْ أَطَاعَهُ لَا تَعْصُوهُ
فَإِنَّهُ يُذِلُّ مَنْ عَصَاهُ النَّصْرُ وَالْخُذْلَانُ
يُبِيدُ ۚ يُعَزِّى بِالنَّصْرِ مَنْ يَشَاءُ وَيُذِلُّ بِالْخُذْلَانِ
مَنْ يَشَاءُ يُعَزِّى بِالْعِلْمِ مَنْ يَشَاءُ وَيُذِلُّ
بِالْجَهْلِ مَنْ يَشَاءُ يُعَزِّى بِالْقَرَبِ مَنْ يَشَاءُ
وَيُذِلُّ بِالْبَعْدِ مَنْ يَشَاءُ۔

اکسٹھویں مجلس

المجلس الحادى والستون

مختلف فوائد قطع تعلقات وزہد کے بیان میں

۲۰ رجب ۱۲۷۶ ہجری کو مدرسہ قادریہ میں ارشاد

فرمایا:

قدرے کلام کے بعد آپ سے کسی نے خواطر یعنی اُن
ظہروں کے متعلق جو دل میں گزرتے ہیں سوال کیا پس آپ نے
جواب دیا تو کیا جانے خواطر کیا چیز ہیں۔ تیرے دل میں شیطان
اور طبیعت اور خواہش اور دنیا کی طرف سے خطرہ آتے ہیں
تیری فکر وہی ہے جو تجھے غم میں رکھے۔ تیری خواطر بھی تیری

وَقَالَ رَحِمَى اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ فِي عَشْرِ بَنٍ مِنْ شَهْرِ
رَجَبِ سَنَةِ سِتٍّ وَارْبَعِينَ وَخَمْسٍ مِائَةٍ۔
سَأَلَهُ سَائِلٌ عَنِ الْخَوَاطِرِ فَقَالَ
مَا يَدْرِيكَ مَا الْخَوَاطِرُ خَوَاطِرُكَ
مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّطْبَعِ وَ
الْهَوَىٰ وَالدُّنْيَا هَمُّكَ مَا
أَهَمَّكَ خَوَاطِرُكَ مِنْ جُنُسٍ

هَيْمَكَ مَا تَعْمَلُ خَاطِرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا
يَجِيءُ إِلَّا إِلَى قَلْبٍ خَالٍ عَمَّا سِوَاهُ كَمَا قَالَ
لَا تَأْخُذْ إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مُتَاعِنًا عِنْدَهُ إِذَا
كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَذِكْرُهُ عِنْدَكَ فَلَا
جَرَمَ يَمْتَلِي قَلْبَكَ مِنْ قُرْبِهِ وَتَهْمُ بِ
خَوَاطِرِ الشَّيْطَانِ وَالْهَوَى وَاللُّذْنِيَا
مِنْ عِنْدِكَ لِلدُّنْيَا خَاطِرٌ وَلِلْآخِرَةِ خَاطِرٌ
وَلِلْمَلِكِ خَاطِرٌ وَلِلنَّفْسِ خَاطِرٌ وَلِلْقَلْبِ
خَاطِرٌ وَلِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خَاطِرٌ فَيَحْتَاجُ
أَيُّهَا الصَّادِقُ إِلَى دَفْعِ جَمِيعِ الْخَوَاطِرِ
وَالسُّكُونِ إِلَى خَاطِرِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
إِذَا أَعْرَضْتَ عَنْ خَاطِرِ النَّفْسِ وَ
خَاطِرِ الْهَوَى وَخَاطِرِ الشَّيْطَانِ وَخَاطِرِ
الدُّنْيَا جَاءَكَ خَاطِرُ الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَكَ
خَاطِرُ الْمَلِكِ ثُمَّ خَاطِرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَخِيرًا
وَهُوَ الْغَايِبَةُ إِذَا صَغُرَ قَلْبُكَ وَقَفَّ عِنْدَ الْخَاطِرِ
وَقَالَ لَهُ أَيْ خَاطِرِ أَنْتَ وَمِمَّ أَنْتَ فَيَقُولُ
لَهُ أَنَا خَاطِرُكَ ذَاكَ وَأَنَا خَاطِرُ حَقِّ مَنْ
الْحَقُّ أَنَا نَاصِيحٌ مُحِبٌّ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّكَ
فَإِنَّا أُحِبُّكَ أَنَا السَّيْفِيُّ أَنَا حَطُّكَ مِنْ حَالِ
النُّبُوَّةِ.

يَا غُلَامُ تَعَرَّضْ لِمَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَإِنَّهَا أَصْلُ كُلِّ خَيْرٍ إِذَا كَثُرَتْ مِنْ طَاعَتِهِ
أَعْطَاكَ مَعْرِفَتَهُ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَاعَ الْعَبْدُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

فکر کی جنس سے ہیں جیسے تو عمل کرے گا ویسا ہی خطرہ پیدا ہوگا
حق عزوجل کا خطرہ اُسی دل میں آتا ہے جو کہ ماسو سے اللہ سے
خالی ہو جیسا کہ ارشاد الہی ہے ہم اُسی کو پکڑتے ہیں جن کے
پاس اپنا اسباب پاتے ہیں جب تیرے پاس اللہ عزوجل
اور اُس کا ذکر ہوگا پس ضرور کہ نیز اول اُس کے قرب سے بھر
جائے گا اور شیطان اور خواہش اور دنیا کے خطرہ تیرے پاس
سے بھاگ جائیں گے دنیا کا ایک خطرہ جدا ہے اور آخرت
کا دوسرا خطرہ علیحدہ اور فرشتہ کا خطرہ جدا اور نفس کا خطرہ جدا اور
قلب کا خطرہ اور حق عزوجل کا خطرہ جدا ہے سچے طلب گار
تو تمام خطروں کے دفع کرنے اور خطرات حق کی طرف سکون
پکڑنے کا محتاج ہے جب تو نفس اور خواہش اور شیطان و
دنیا کے خطرات سے اعراض کر لے گا تو تیرے پاس اُس
وقت آخرت کا خطرہ آجائے گا بعدہ فرشتہ کا خطرہ اور رب
آخر میں حق عزوجل کا خطرہ دل میں جاگزیں ہو جائے گا اور وہی
مقصود اصلی ہے۔ جب تیرا قلب درست ہو جائے گا تو وہ
خاطر کے پاس اگر ٹکھڑے گا۔ اور اُس سے دریافت کرے
گا کہ تو کون سی خاطر اور کس کی طرف سے ہے۔ پس اس وقت
جواب ملے گا میں فلاں فلاں خاطر ہوں میں خاطر حق ہوں جو کہ اُس نے
بھیجا ہے میں تیرا خیر خواہ دوستدار ہوں حق عزوجل تجھے دوست
رکھتا ہے۔ پس میں بھی تجھے دوست رکھتا ہوں۔ میں سفیر ہوں۔
اور نبوت کے حالات میں سے میں تیرا حصہ ہوں۔

اسے غلام تو معرفت الہی کی طرف متوجہ ہو جائیوں کہ وہی
ہر بھلائی کی جڑ ہے۔ جب اُس کی اطاعت زیادہ کرے گا وہ
تجھے اپنی معرفت عطا فرما دے گا۔ اور اسی واسطے نبی کا اللہ عزوجل
نے ارشاد فرمایا ہے جب بندہ اللہ عزوجل کی اطاعت کرنے لگتا ہے

أَعْطَاهُ مَخْرَجًا وَيَهْدِيهِ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَقَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَإِذَا تَرَكَ ظِلَّ عَتَةِ لَمْ يَسْلُبْهَا مِنْهُ بَلْ يُبْقِيهَا فِي قُلُوبِهِ لِيُخَبِّرَ بِهَا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقُولُ لَهُ مَتَزُتْكَ بِمَعْرِفَتِي وَتَفَضَّلْتُ عَلَيْكَ بِهَا لَمْ تَعْمَلْ بِمَا عَلِمْتَ

يَا غُلَامُ مَا يَفْعُ بَيْدٍ مِنَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ كُنْزُ بِنْعَاقِكَ وَفَصَاحَتِكَ وَبَلَاغَتِكَ وَتَصْفِيرِ وَجْهِكَ وَتَرْقِيعِ مَرْقَعَتِكَ وَجَمْعِ أَكْتَافِكَ وَتَبَاكُوكِ كُلِّ ذَلِكَ مِنْ نَفْسِكَ وَشَيْطَانِكَ وَشُرَكَكَ بِالْخَلْقِ وَطَلَبِ الدُّنْيَا مِنْهُمْ - (وَبَعْدَ كَلَامِهِ) أَحَقَرُ نَفْسِكَ وَأَكْثَمُ أَمْرِكَ وَكُنْ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُقَالَ لَكَ تَحَدَّثْ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ كَانَ ابْنُ شَمْعُونَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا جَاءَتْهُ الْكِرَامَةُ يَقُولُ هَذِهِ خَدَعَةٌ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَدَامَ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى قِيلَ لَهُ مَنْ أَنْتَ وَمَنْ أَبُوكَ تَحَدَّثْ بِنِعْمَتِنَا عَلَيْكَ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَنْجَايَةِ رَبِّي عَنَّا وَجَلَّ يَارَبِّ أَوْصِنِي فَقَالَ لَهُ أَوْصِيكَ بِي وَبِطَلَبِي

وہ اُس کو اپنی معرفت عطا فرمادیتا ہے۔ اور بھی اسی واسطے آپ نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا ہے پس جب بندہ خدا کی اطاعت کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ اُس معرفت کو اُس سے چھینتا نہیں ہے بلکہ اُس کو اُس کے دل میں باقی رکھتا ہے تاکہ اُس کے ذریعہ سے قیامت کے دن اُس پر حجت قائم کرے اُس سے فرمائے کہ میں نے تجھے اپنی معرفت سے ممتاز کیا تھا اور اُس کے ذریعہ سے تجھے فضیلت دی تھی پھر تو نے اپنے اس علم پر عمل کیوں نہ کیا۔

اے غلام تیرے نفاق اور تیری فصاحت و بلاغت اور چہرہ کے زرد بنانے اور تیرے پیوند گانٹھ لینے اور موٹا ہونے کے ٹیکہ لینے اور رونے و رلانے سے خدا سے تیرے ہاتھ کچھ نہ اٹے گا یہ باتیں ساری تیرے نفس اور تیرے شیطان اور مخلوق کو شریک خدا سمجھنے اور اُن سے دنیا طلبی کے سبب سے پیدا ہو گئی ہیں فرما سوچ۔ اور آپ نے بعد کچھ کلام کے ارشاد فرمایا اِنَّ اَنْتَ مِنْ رَاضِيٍّ اَوْ اَرْسَمٍ سے وہ اُن کو راضی کر دے اور اُن کا قرب لمحہ بلحہ مولے عزوجل کے نزدیک زیادہ ہو تو اپنے نفس کو حقیر سمجھ اور اپنے امر کو معنی رکھ اور اُس پر تو یہاں تک قائم رہ کہ تجھ سے کہا جائے کہ تو اپنے رب کی نعمت کو بیان کر۔ ابن شمعون رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی کرامت ظاہر ہوتی تھی فرمایا کرتے تھے کہ یہ دعو کا ہے یہ شیطان کی طرف سے دوسرہ ہے اور ہمیشہ یہی کہتے رہتے تھے یہاں تک کہ اُن سے کہا گیا کہ تم کون ہو اور تمہارا باپ کون ہے تو ہماری نعمتوں کا جو تجھ پر ہوا کریں اظہار کیا کر۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں اپنے رب عزوجل سے کہا کہ اے رب مجھے کچھ وصیت فرما پس ارشاد الہی ہوا میں تم کو اپنی اور اپنی طلب کی وصیت کرتا

ہوں چار مرتبہ جو سنے عیالہ السلام نے کوئی عرض کیا اور ہر مرتبہ میں یہی جواب جو کہ اول مرتبہ ملا تھا ملا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سے یوں نہ فرمایا کہ تم دنیا طلب کرو اور نہ یہ فرمایا کہ تم آخرت طلب کرو گویا ہر مرتبہ یہی ارشاد ہوتا تھا کہ میں تم کو اپنی اطاعت کرنے اور نافرمانی کے چھوڑ دینے کی وصیت کرتا ہوں میں اپنے قرب کے طلب کرنے کی اور اپنی توحید اور اپنے لیے عمل کرنے کی تم کو وصیت کرتا ہوں اور میں تم کو اپنے ماسوا سے رگڑ دانی کی وصیت کرتا ہوں۔ جب قلب صحیح ہو جاتا ہے اور قرعہ حق عزوجل کو پہچان لیتا ہے تو وہ غیر اللہ کو برا سمجھتا ہے اس کے ساتھ انس و پر لیتا ہے اور غیر اللہ سے متوجش ہو جاتا ہے۔ اور خدا کی معیت میں راحت پاتا ہے اور اُس کے غیر کی معیت میں تکلیف اٹھاتا ہے اسے اللہ تبارک و تعالیٰ گواہ رہ کہ میں تیرے بندوں کی نصیحت کرنے میں مبالغہ کرنے میں اُن کی اصلاح و بھلائی میں کوشش کرنے والا ہوں۔ میں تمام اُن چیزوں میں جس میں کہ میں مشغول ہوں بحیثیت منی و باطن کے اُس سے ویسے ہی خارج و علیحدہ ہوں ویسے کہ تم میرے لیے اس میں کوئی کلامت نہیں ہے کہ میں کسی چیز میں اُس کی تدبیر و تصرفات میں سے اُس کے ساتھ رہوں۔ اسے خائف ہوں میں اور گوشوں میں بیٹھنے والو اور میرے کلام و وعظ میں سے اگرچہ ایک ہی حرف کا اور مزاحیہ جاؤ۔ تم میری صحبت میں ایک دن یا ہفتہ بھر کرنا کہ تم اپنے نفس کی باتیں مجھ سے سیکھ لو۔

تم پانچ سوں تم میں سے اکثر تو سراپا ہوس ہی ہوس ہو تم اپنی خائف ہوں میں بیٹھ کر خلق کی پوجا کرتے رہتے ہو یہاں معرض خلوتوں میں بیٹھنے سے جہالت کے باوجود حاصل نہیں ہو سکتا ہے جہالت چھوڑو۔

وَكُذِّرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِي كُلِّ مَرَّةٍ يَقُولُ لَهُ ذَلِكَ وَبِجِبَّتِهِ مَثَلُ الْأَوَّلِ مَا قَالَ لَهُ أَطْلُبِ الدُّنْيَا وَلَا أَطْلُبِ الْآخِرَةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَهُ أَوْصِيكَ بِطَلَبِ قُرْبِي أَوْصِيكَ بِتَوْحِيدِي وَالْعَمَلِ لِي أَوْصِيكَ بِالْإِعْمَارِ مِنْ عَمَائِمْ سِوَايَ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ وَعَرَفَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْكَرَ غَيْرَهُ وَاسْتَأْنَسَ بِهِ وَاسْتَوْحَشَ مِنْ غَيْرِهِ وَاسْتَرَامَ مَعَهُ وَتَعَبَ مَعَ غَيْرِهِ اللَّهُمَّ اشْهَدْ لِي أَنِّي مُبَالِغٌ فِي مَوَاعِظِ عِبَادِكَ مُجْتَهِدٌ فِي صَلَاحِهِمْ أَنَا نَاحِيَةٌ عَنْ جَمِيعٍ مَا أَنَا فِيهِ أَنَا خَارِجٌ عَنْهُ كَخُرُوجِكُمْ عَنْهُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى وَالسِّرِّ لَا كَرَامَةٍ لِي أَنْ أَكُونَ مَعَهُ فِي شَيْءٍ مِنْ تَدْبِيرِهِ وَتَصَارُيفِهِ يَا أَصْحَابَ الصَّوَامِ وَالزَّوَايَا تَعَاوَا ذَوْقُوا مِنْ كَلَامِي وَكُوْخَرُفَا وَاحِدًا إِنْ صَحَبُونِي يَوْمًا أَوْ أُسْبُوْا عَنْكُمْ تَتَعَلَّمُونَ شَيْئًا يَنْفَعُكُمْ۔

وَبِحَكْمِ الْأَكْثَرِ مِنْكُمْ هَوَسٌ فِي هَوَسٍ تَعْبُدُونَ الْخَلْقَ فِي صَوَامِعِكُمْ هَذَا الْأَمْرُ لَا يَبْجَى بِمَجْدِدِ الْقَعُودِ فِي الْخَلَوَاتِ مَعَ الْجَهْلِ۔

وَبَلَّغَ أُمِّشَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَ
 الْعُلَمَاءُ الْعَمَّالُ حَتَّى لَا يَبْقَى فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا
 حَتَّى لَا يُطَاوِعَكَ شَيْءٌ قَالَ فَإِذَا عَجَزْتَ
 فَأَقْعُدْ سِرِّطَاهِمَكَ لِنَهْ بِقَلْبِكَ وَ
 مَعْنَاكَ إِذَا عَيَّيْتَ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَ
 وَفَّقْتَ جَاءَكَ الْقُرْبُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ وَ الْوُصُولُ إِلَيْهِ إِذَا انْقَطَعَتْ
 خُطُورَاتُ قَلْبِكَ وَ ذَهَبَتْ قُتُوكَ فِي
 السَّيْرِ إِلَيْهِ كَانَ ذَلِكَ عَلَامَةً قُرْبِكَ
 مِنْهُ فَحِينَئِذٍ سَلِّمْ وَاسْتَطِرْحُ أَمَا يَبْنِي
 لَكَ صَوْمِعَةً فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ يُفْعِدُكَ فِي
 الْخَرَابِ أَوْ يُرْذِلُكَ إِلَى الْعُمَانِ وَيُوقِفُ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَالْجَنَّةَ وَالْإِنْسَ وَ
 الْمَلَكَ وَالْأَرْدَاخَ فِي خِدْمَتِكَ إِذَا صَحَّ
 الْقُرْبُ لِعَبْدٍ آتَتْهُ الْوِلَايَةُ وَالْيَسَابَةُ
 وَغُرَضٌ عَلَيْهِ جَمِيعُ مَا فِي الْخَزَائِنِ وَ
 تَنَشَّفُ لَهُ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَمَنْ فِيهِمَا
 لِمَكَانِهِ مِنَ الْمَلِكِ وَلِصَفَاءِ بَاطِنِهِ وَ
 سِرِّهِ وَ نُورًا قَلْبِهِ لَا يَكُونُ عِنْدَكَ عَارِيَةً
 بِهَذَا يَكْثُرُ خَوْفُكَ وَصَوْمُكَ وَصَلَوَاتُكَ
 وَ سَهْرُكَ بِهَذَا هَامَ الْقَوْمُ عَلَى وَجْهِهِمْ
 وَانْتَحَصُوا بِالرَّوْحِشِ وَنَمَّ أَحْمُوهُمْ
 فِي حَشَائِشِ الْأَرْضِ وَ مَاءِ
 الْغُدَمَانِ وَصَامَ ظِلُّهُمْ الشَّمْسِ
 وَ مِصْبَاحُهُمُ الْقَمَرِ وَالْكَوَاكِبُ دَعَا

تیرے اور پراسوس تو علم اور علماء عالمین کی تلاش میں اتنا
 چل کر تجھیں طاقت رنثار باقی نہ رہے یہاں تک تو اس راستہ میں
 چل کر کوئی چیز بھی تیری مطاعوت نہ کرے سب کو تھکا دے
 اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا پس جب تو عاجز ہو جائے
 پس بیٹھ جا۔ اولاً اپنے ظاہر سے سیر کر پھر قلب و منیٰ سے سیر
 کر جب تو ظاہر و باطن کے اعتبار سے تھک جائے ٹھہر جا
 تیرے پاس قرب الی اللہ جائے گا اور تو اس کی طرف پہنچ
 جائے گا جب چلتے چلتے تیرے قلب کے قدم تھک جائیں
 اور چلنے میں تیری قوتیں ختم ہو جائیں تو تیری اللہ سے نزدیکی
 کی علامت ہے۔ پس اس مقام پہنچ کر تو اپنے آپ کو اس
 کے سپرد کر دے اور اس کے دروازہ پر ٹھہر رہے۔ وہ تیرے
 لیے جنگل میں یا ناغہ بنا دے۔ یا تجھے دیران میں بٹھا دے یا
 وہ تجھ کو پھر آبادی کی طرف پٹھارے اور دنیا و آخرت اور جن و
 انس اور فرشتوں اور روحوں کو تیری خدمت کے لیے مقرر کر دے
 جب بندہ کا قرب صحیح ہو جاتا ہے تو اس کو ولایت مہیبت مل
 جاتی ہے۔ اور جو چیزیں تمامیٰ خزانوں میں ہیں وہ اس کے دربر و پیش
 کر دی جاتی ہیں اور آسمان و زمین اور ان کے رہنے والے اس
 کے سفارشی بن جاتے ہیں کیوں کہ اس کو بادشاہی قرب کا مرتبہ
 اور باطن و حقیقت کی صفائی اور قلب کی نورانیت حاصل ہو چکی
 ہے۔ تو قلب کی صفائی حاصل کر تا کہ اسلام و ایمان تیرے
 پاس محض عاریتہ ہی نہ ہوں اس سے تیرا غوث اور دروہ نماز
 اور شب بیداری بڑھ جائے گی۔ اس سے او یا یا اللہ مرسلہ
 ہو کر منہ کے بل گرے اور وحشی جانوروں میں جا لے۔ اور جنگلوں
 کی گھاس اور ضلّوں کے پانی میں اُن کے ساتھی بن گئے۔ آفتاب
 اُن کا سایہ بن گیا اور چاند تارے اُن کا چراغ بن گئے تم بہت

اَلْكَرَّاهَیْنَ وَالْقَالَ وَالْقِيلَ وَ
 اِصْنَاعَةَ الْمَالِ لَا تُكْثِرُوا مِنَ الْقُعُودِ
 مَعَ الْجَبْرَانِ وَالْأَصْدِقَاءِ وَالْمَعَارِفِ
 یَغْیِرُ سَبَبٍ فَإِنَّ ذَٰلِكَ هُوَ شَأْنٌ أَكْثَرُ
 مَا یَجْرِی الْكُذْبُ وَالْغُیْبَةُ بَيْنَ
 اِثْنَيْنِ وَالْمَعْصِيَةِ اِثْمًا تُتَمُّ بَيْنَ
 اِثْنَيْنِ لَا یُخْرِجُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ
 بَيْتِهِ إِلَّا إِلَى مَا لَا بُدَّ مِنْهُ مِنْ
 مَصَالِحِهِ وَمَصَالِحِ أَهْلِهِ اِجْتَهِدْ
 أَنْ لَا تَبْدَأَ بِالْكَلَامِ بَلْ یَكُنْ كَلَامُكَ
 جَوَابًا إِذَا سَأَلَكَ سَأَلٌ عَنْ شَيْءٍ
 فَإِنْ كَانَ جَوَابُهُ مَصْلَحَةً لَكَ وَلَهُ
 وَإِلَّا فَلَا تُجِبْهُ اَلْقُدْرَةُ یَخَافُونَ
 رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِیعِ الْأَحْوَالِ
 یُؤْتُونَ مَا أَمَرُوا وَ قَسَمُوهُمْ وَجَلَّةٌ
 یَخَافُونَ أَنْ یُؤْخَذُوا عَلَى غِرَّةٍ یَخَافُونَ
 أَنْ یَكُونَ إِلَّا یَمَانُ عِنْدَهُمْ عَارِیَةٌ
 أَحَادٍ أَفْرَادٍ مِنْهُمْ یَا تَبِیْهِمْ مِنَ اللَّهِ
 مِنْهُ وَرِعْمَهُ فَتَدْخُلُ قُلُوبُهُمْ فِي
 بَابِ قُرْبِهِ یُؤْذَنُ لَهُمْ بِالْخُلُوعِ عَلَيْهِ
 یُؤْتِيهِمْ وَیَتَوَلَّاهُمْ بِصَیْرِهِمْ مِنْ أَوْلِيَآئِهِ
 وَآبَدًا إِلَيْهِ وَاعْيَانِ خَلْقِهِ بِصَیْرِهِمْ
 مِنْ شُيُورِهِ عِبَادَهُ وَسَلَاطِينِهِمْ یَسْتَنْبِیْهِمْ
 فِي الْأَرْضِ وَ یَسْتَخْلِفُهُمْ فِيهَا وَ
 یَجْعَلُهُمْ مِنْ مُمْرَدِيهِ یَعْلَمُهُمْ

سے ہدیان اور بے فائدہ قیل و قال اور مال کے ضائع کرنے کو
 چھوڑ دو تمہاری بہت سی بیٹھک بلا سبب پڑوسیوں اور دوستوں
 اور اہل و معرفت کے ساتھ نہ ہو کیوں کہ محض ہوس ہے اکثر
 جھوٹ اور غیبت دو آدمیوں کے جمع ہونے سے ہوتی ہے اور
 معیت بھی دو آدمیوں کے درمیان میں پوری ہوا کرتی ہے
 تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے بغیر ضرورت کے خواہاں کی
 مصلحت کے متعلق ہو یا اس کے اہل و عیال کے متعلق ہو باہر نہ
 نکلا کرے۔ تو اس بات کی کوشش کرو کہ ابتداء کلام تیری جانب سے
 نہ ہو اگرے بلکہ تیرا کلام جواب میں ہو اگرے جب کبھی تجھ سے
 کوئی سائل کچھ پوچھے پس اگر اس کے جواب میں تیری یا اس کی!
 مصلحت ہو تو جواب اس کا دیدے ورنہ جواب دینے
 کی بھی ضرورت نہیں اہل اللہ تمام حالتوں میں خدا سے ڈرتے
 رہتے ہیں جو کام بھی کرتے ہیں ان کے دل خوف زدہ ہی رہتے
 ہیں۔ اس سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں وہ اچانک نہ پکڑ لیے
 جائیں اس سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ان کے پاس ایمان محض
 عاریت کا نہ ہو۔ ان میں سے اکاد رکھا ہی ایسے ہوتے ہیں جن پر اللہ
 کی طرف سے احسانات و انعامات الطیناتی ہوتے ہیں اور ان
 کے قلب استنارۃ الہی کے دروازوں پر داخل ہو جاتے ہیں
 ان کو اندر داخل ہو جانے کی اجازت دے دی جاتی ہے
 خدا ان کا دلی مددگار بن جاتا ہے اور ان کو سرکاری سے دیا
 ہے ان کو اپنے اولیاء و اہل و مخصوص بندوں میں سے بنالیتا
 ہے ان کو اپنے بندوں کا شیخ اور بادشاہ قرار دیتا ہے
 ان کو زمین میں اپنا نائب و خلیفہ بنا دیتا ہے وہ کار خلافت انجام
 دیتے ہیں۔ اور رب تعالیٰ ان کو اپنے منتخب بندوں میں سے
 کر لیتا ہے اور ان کو اپنے علم سے تعلیم اور ان کو اپنے علم سے

تعلیم دیتا ہے اور ان کو اپنی حکمتوں سے گریا کر دیتا ہے اور اپنی کرامت سے ان پر تاج کرامت رکھ دیتا ہے اپنی امداد سے ان کی مدد فرماتا ہے اور ان کو نفع و نقصان کی تمام چیزیں پہنچا دیتا ہے اور ان کے ایمان کے دلوں کے اندر قدم ایمان کو مضبوط کر دیتا ہے اور ان کے ایمان کے سر پر تاج معرفت رکھ دیتا ہے تقدیر ان کی خادم بن جاتی ہے ہے اور اس وجہ اور فرشتے ان کے آگے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں۔ ان کے قلوب و دلوں کی طرف فرمان خداوندی آتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک فی نفسہ ایک بادشاہ ہوتا ہے اپنے سر پر مملکت پر بیٹھا ہوا رہتا ہے اور اصلاح خلق کے لیے اپنے لشکر کوزین میں شیطان کے فعل کو شکست دینے کے لیے منتشر کرتا رہتا ہے۔

اسے قوم تم اور یار اللہ کے قدم بہ قدم چلو۔ تمہارا مقصد محض کھانا اور پینا اور پسنا اور نکاح کرنا اور دنیا کا جمع کرنا ہی نہ ہونا چاہیے کیوں کہ یہ بہت ذلیل و کمینہ مقصد ہے۔ عبادت عادت کے چھوڑنے کا نام ہے تم اللہ کا دروازہ تلاش کرو اور وہیں خیمہ ڈال دو۔ تم انہوں کی وجہ سے اللہ عزوجل کے دروازہ سے بھاگا نہ کرو وہ تم کو جلادانت و مرض اور دردی بھیج کر اس بات پر آگاہ کرے گا کہ رہنا ہے کہ تم اس کو طلب کرتے رہو اور اس کے دروازہ سے نہ ہٹو تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جو کہ خطا کرتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ حق نازلے ان سے کس چیز کو چاہتا ہے تم اس کی عبادت کرو پھر اس کی عبادت میں تم غلام پیدا کرو یہ کیا تم نے ارشاد نہیں نہیں سنا کہ ہم نے جن و انس کو نہیں پیدا کیا مگر عبادت الہی کے لیے جب تم نے اس حق کو سمجھ لیا ہے اور سچا جان لیا ہے پس تم کیوں عبادت الہی کو چھوڑتے ہو اور اس کے راستہ میں مضطرب و مضبوط الحواس بنتے ہو ہر وہ شخص جو کہ اللہ عزوجل کی عبادت

مَنْ عَلَيْهِ وَيَنْطِقُ مِنْ بَحْكَمِهِ وَيُكْرِمُهُمْ بِكَرَامَتِهِ وَيَمُدُّهُمْ بِأَمْدَادِهِ يُعْرِضُهُمْ مَا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ يُزَسِّعُهُمْ قَدَمَ الْإِيمَانِ فِي قُلُوبِهِمْ وَيَجْعَلُ تَابَهُ الْمَعْرِفَةِ عَلَى رَأْسِ إِيْمَانِهِمُ الْقُدْرُ يُخْدِمُهُمْ وَالْإِنْسُ وَالْجِنُّ وَالْمَلَائِكَةُ قِيَامَ بَيْنَ أَيْدِيهِمُ التَّوَابِعُ تَأْتِي إِلَى قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَلِكٌ فِي نَفْسِهِ قَاعِدٌ عَلَى سِرِّ سَدَّةِ مَمْلُكَتِهِ وَيَبْنِي جُنْدَهُ فِي الْأَرْضِ لِإِصْلَاحِ الْخَلْقِ مُتَارِقُضَةً لِيَفْعَلَ إِبْلِيسُ .

يَا قَوْمُ اتَّبِعُوا أَنَا الْقَوْمُ لَا يَكُنْ هَمُّكُمْ الْأَكْلُ وَالشَّرْبُ وَاللَّبْسُ وَالنِّكَاحُ وَجَمْعُ الدُّنْيَا فَإِنَّ هَذِهِمُ دَنَى الْعِبَادَةِ وَتَرْكُ الْعَادَةِ أَطْلُبُوا بَابَهُ وَخَصِمُوا هَذَا لَا تَهْرَبُوا مِنْ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لِأَجْلِ الْأَفَاتِ فَإِنَّهُ يَنْتَبِهُكُمْ بِالْبَلَاءِ وَالْأَفَاتِ وَالْأَمْرَاضِ وَالْأَوْجَاعِ لِيَتَطَلَّبُوهُ وَلَا تَبْرَحُوا مِنْ بَابِهِ لَا تَكُونُوا مِنَ الَّذِينَ يَتَخَبَّطُونَ وَلَا يَدْرُونَ مَا يُرِيدُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ أَعْبُدُوهُ ثُمَّ أَخْلِصُوا فِي عِبَادَتِهِ أَمَا سَمِعْتُمُوهُ كَيْفَ قَالَ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونَهُ قَدْ تَحَقَّقْتُكُمْ وَعَلِمْتُكُمْ أَنَّهُ قَدْ تَرَكُونَ عِبَادَتَهُ وَتَتَخَبَّطُونَ فِي الطَّرِيقِ إِلَيْهِ كُلُّ مَنْ لَا يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَ

نہیں کرتا ہے پس وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو اپنی پیدائش کے مقصد کو نہیں سمجھتے کیوں پیدا کئے گئے ہیں۔ جو لوگ تحقیق و تحقیق کے قدم پر ہیں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ عبادت الہی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ اور تحقیق وہ مریں گے پھر وہ زندہ کئے جائیں گے۔ لہذا وہ عبادت کر کے بندگی کا ثبوت دیتے ہیں :-

اے غلام اس کے بعد امور باطنی ہیں جو کہ بغیر اس کے خدا کی طرف پہنچنا ہوا اور اس کے دروازہ پر ڈیرہ ڈال دیا جاوے اور اس کے منتخب بندوں سے اور نابھوں سے جو کہ وہاں! کھڑے رہنے والے ہیں ملاقات کی جگہ سے منکشف نہیں ہو سکتے جب تو حق عزوجل کے دروازہ پر پہنچ جائے گا۔ اور حسن ادب کے ساتھ ہمیشہ سر جھکا کر دے وہاں کھڑا رہے گا تو تیرے لیے قلب کی طرف قرب کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور کھینچنے والا اُس کو کھینچے گا اور مقرب بنائے والا اُس کو مقرب بنائے گا۔ اور سلا دینے والا اُسے سلا دے گا اور آراستہ کرنے والا اُس کو آراستہ کر دے گا اور سر مہر لگانے والا اُس کو سر جگین بنا دے گا اور زیور پہنانے والا اُس کو زیور پہنا دے گا اور کشادگی دینے والا اُس کو کشادگی عطا فرمائے گا اور امن دینے والا اُسے امن دے گا اور اس سے بات چیت کرنے والا بات چیت کرے گا اور کلام کرنے والا کلام کرے گا۔ اے نعمتوں سے غافل رہنے والو تم کہاں ہو۔ تمہارے دلوں سے اُس امر کو جس کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں کس نے دور کر دیا ہے تم یہ گمان کرتے ہو کہ تحقیق امر آسان ہے یہاں تک کہ وہ تمہیں بناوٹ اور تکلف و نفاق سے بھی حاصل ہو سکتا ہے یہ امر تو سچائی اور تقدیر کے ہتھوڑوں پر مہر کرنے کی

جَلَّ فَهَرَمَنَ الَّذِينَ لَا يَدْرُونَ لِمَ خُلِقُوا
الَّذِينَ هُمْ عَلَى قَدَمِ التَّحْقِيقِ وَالْحَقِيقَةِ
قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمْ خُلِقُوا لِلْعِبَادَةِ وَأَنَّهُمْ
يَمُوتُونَ ثُمَّ يُحْيَوْنَ فَهُمْ يُحَقِّقُونَ
الْعُبُودِيَّةَ.

يَا غُلَامُ ثُمَّ أُمُورٌ بَاطِنَةٌ لَا
تُنْكَشِفُ إِلَّا بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْحَقِيقَامِ عَلَى بَابِهِ وَ
لِقَاءِ الْمُفَرِّدِينَ وَالنُّوَابِ الرُّقُوفِ
هُنَاكَ إِذَا وَصَلْتَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ وَ أَدَمْتَ الرُّقُوفَ مَعَ حُسْنِ
الْأَدَبِ وَالْإِطْرَاقِ فُتِحَ الْبَابُ
فِي وَجْهِ قَلْبِكَ وَجَدَّ بِهِ مَنْ جَدَّبَ
وَقَرَّبَهُ مَنْ قَرَّبَ وَتَوَمَّهَ مَنْ تَوَمَّ
وَنَفَثَهُ مَنْ نَفَثَ وَكَحَلَهُ مَنْ كَحَلَ
وَحَلَّاهُ مَنْ حَلَّى وَفَرَّجَهُ مَنْ فَرَّجَ
وَأَمَنَّهُ مَنْ أَمَّنَ فَحَدَّثَكَ مَنْ
حَدَّثَكَ وَكَلَّمَكَ مَنْ كَلَّمَ يَا غُلَامُ فَيَلِينُ
عَنِ النَّعِيمِ آيَنَ أَنْتُمْ مَا أَبْعَدَ قُلُوبَكُمْ
عَنِ الْأَمْرِ الَّذِي أُشِيرُ إِلَيْهِ
تَنْظُرُونَ أَنَّ الْأَمْرَ سَهْلٌ حَتَّى
يَحْضُلَ لَكُمْ بِالتَّصْنُوعِ وَالتَّكَلُّفِ
وَالنِّفَاقِ يَحْتَاجُ هَذَا الْأَمْرُ إِلَى
الصِّدْقِ وَالصَّبْرِ عَلَى مَطَارِقِ الْقَدَرِ

إِذَا كُنْتَ غَنِيًّا مُعَاوَاً مَشْغُولًا بِمَعْصِيَةِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَتُبَّتْ عَنْ جَمِيعِ الْمَعَاصِي
وَالزَّلَّاتِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَصَرَّتْ
فِي الصَّحَارِيِّ وَالْبَرَارِيِّ وَطَلَبْتَ وَجْهَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَكَ الْإِخْتِيَارُ جَاءَكَ تِلْكَ
الْبَلَايَا فَتَطَلَبُ نَفْسَكَ مَا كَانَتْ فِيهِ
مِنَ الدُّنْيَا وَالْعَافِيَةِ فَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا دُ
تُعْطِيهَا ذَلِكَ فَإِنْ صَبَرْتَ حَصَلَ لَكَ
مُلْكُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ لَمْ تُصْبِرْ
كَانَتْ ذَلِكَ يَا تَائِبُ انْبُذْتُ وَأَخْلَصْتُ وَقُدِّرْ
مَعَ نَفْسِكَ الْإِقْلَابَ الْأَمْرَ وَمَجِئِ الْبَلَايَا قَدِّرْ
مَعَهَا أَنَّ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ يُبْصِرُ لَيْلَهَا وَ
يُظْهِرُ نَهَارَهَا وَيُوقِعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْأَهْلِ
وَالْحَيَّرَانَ وَالْأَصْدِقَاءَ وَالْمَعَارِفِ وَأَنَّ
لَا يَفْقَرُ بَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ وَلَا يَبْدُلُونَهَا أَمَّا
سَمِعْتَ قِصَّةَ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا
أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَحَبَّتَهُ وَاصْطَفَاهُ
وَأَنَّ لَا يَبْقَى لِعَبْدٍ فِيهِ حَظٌّ كَيْفَ
أَخْرَجَهُ عَنْ مَالِهِ وَآهْلِهِ وَوَلَدِهِ
وَأَتْبَاعِهِ وَأَقْعَدَهُ فِي كُوْنِهِ عَلَى
مَرْبُكَةٍ خَارِجًا عَنِ الْعُمَرَانِ وَلَمْ
يَبْقَ عِنْدَهُ مِنْ أَهْلِهِ سِوَى
رَوْحَتِهِ تَخْدُمُ النَّاسَ وَ
تَأْتِيهِ بِقُوَّتِهِ شَمُّ الدُّهَبِ
لَحْمَهُ وَجِلْدُهُ وَوَرْتُهُ وَ

طرت حاجت مند ہے جب تو غنی ہو کر عافیت و ندرستی میں
میں رہ کر معصیت الہی میں مشغول رہے پھر تو تمام گناہوں اور ظاہر
باطن کی لغزشوں سے توبہ کر لے اور جنگوں اور بیانیوں میں جگر پوسے
اور ذرات الہی کو طلب کرے اس وقت تیرے امتحان کا وقت
آجائے گا تیرے اوپر بلائیں آئیں گی۔ پس اس وقت حیران نفس
دنیاوی لذتوں کا جس میں کردہ پہلے مشغول تھا اور عافیت کا
خواہاں ہو گا پس تو اس کی خواہش کو قبول نہ کرنا اور نہ نفس کو اس
کا حصہ دینا۔ پس اگر تو صبر کرے گا تو تجھے دنیا و آخرت کی حکومت
مل جائے گی اور اگر تو نے صبر نہ کیا تو یہ امور تجھ سے فوت ہو
جائیں گے۔ اے توبہ کرنے والے توبہ پر ثبات رہ اور اظہار
پیدا کر اور اپنے نفس کے ساتھ انقلاب امر اور نزل بیات
کو لازم سمجھ لے اور اس کو یہ بتا دے کہ حق عزوجل اس کو رات
بھر جگائے گا اور دن بھر بھوکا رکھے گا اور اس کے پاس اس کے
اہل و عیال اور ہمسایوں اور دوستوں اور اہل معرفت کے بیچان
میں تفرقہ ڈالے گا اور ان کے دلوں میں اس کی طرف سے غصہ
عداوت ڈال دے گا اور ان میں سے کوئی بھی اس کے پاس
نہ آئے گا۔ اور اس سے نزدیکی کرے گا۔ کیا تو نے !
حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ نہیں سنا کہ جب اللہ عزوجل نے
ان کی محبت و برگزیدگی کی تحقیق کا ارادہ فرمایا اور اس امر کا کہ
ان میں غیر اللہ کا کچھ حصہ نہ رہے اس وقت کیسے ان کو ان کے
مال اور اہل و عیال اور بال بچوں سے علیحدہ کر دیا اور ان کو ویلانہ
میں کوڑا گھریا بادی سے باہر پٹھا دیا اور ان کے پاس ان
کے اہل و عیال میں سے سوائے ان کی بیوی کے کوئی نہ رہا کہ
وہ لوگوں کی خدمت کرتی تھیں اور ان کی غذا لکڑی تھیں۔ بعد
اللہ تعالیٰ ان کے گوشت اور کھال اور قوت کو لے گیا۔ اور

أَبْقَى عَلَيْهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَ قَلْبَهُ
 أَرَى عَجَائِبَ قُدْرَتِهِ فِيهِ فَكَانَ
 يَذْكُرُهُ بِلِسَانِهِ وَيُنَاجِيهِ بِقَلْبِهِ
 وَيَرَى عَجَائِبَ قُدْرَتِهِ بِبَصَرِهِ وَرُوحَهُ
 تَتَرَدَّدُ فِي جَسَدِهِ وَكَانَتْ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي
 عَلَيْهِ تَزْوِيراً وَانْقَطَعَ عَنْهُ الْإِنْسُ وَانْقَطَعَ
 بِهِ الْإِنْسُ انْقَطَعَتْ عَنْهُ الْأَسْبَابُ وَ
 الْحَوْلُ وَالْقَوَى وَبَقِيَ أَسِيرَ مَحَبَّتِهِ وَ
 قُدْرَتِهِ وَفُتْرَتِهِ وَإِرَادَتِهِ وَسَابِقَتِهِ
 كَانَ أَمْرُهُ سِرّاً ثُمَّ صَارَ فِي الْإِنْتِهَاءِ عِيَاناً
 كَانَ الْأَوَّلُ مُرَآءِ صَارَ الثَّانِي حُلُوّاً طَابَ
 لَهُ الْعَيْشُ فِي بَلَدِهِ كَمَا طَابَ عَيْشُ
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي نَارِهِ الْقَوْمُ
 يَتَعَوَّدُونَ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَكَأَنَّ
 يَنْزِعُجُونَ مِثْلَ انْزِعَاجِكُمُ الْبَلَاءِ
 تَخْتَلِفُ مِنْهَا فِي الْبُنْيَةِ وَمِنْهَا فِي
 الْقَلْبِ وَمِنْهَا مَعَ الْخَلْقِ وَمِنْهَا مَعَ
 الْخَالِقِ لَا تَخِيرُ فِيمَنْ لَمْ يُؤَدِّ الْبَلَاءِ
 خَطَاطِيئُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ نَهْمُهُ الْعُلُوبُ
 الزَّاهِدُ فِي الدُّنْيَا أَلْكَرَامَاتُ وَفِي الْآخِرَةِ
 الْجَنَّاتُ وَنَهْمُهُ الْعَارِفُ بِقَاءِ الْإِيمَانِ
 عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْخَلَاصُ مِنْ نَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 جَلَّ فِي الْآخِرَةِ لَا يَزَالُ نِعْمَتُهُ وَشَهَوَتُهُ فِي هَذَا
 حَتَّى يَقَالَ لِقَلْبِهِ مَا هَذَا أُسْكِنُ وَأَبْنَيْتُ الْإِيمَانَ
 ثَابِتٌ عِنْدَكَ وَمِنْكَ يَفْتَبِسُ الْمُؤْمِنُونَ

اُن پر اُن کے کان اور آنکھ اور قلب کو باقی رکھا اپنے عجائبات
 قدرت اُن میں ظاہر کر کے دکھائے پس ایوب علیہ السلام خدا
 کا ذکر زبان سے کیا کرتے تھے اور قلب سے اُس سے
 مناجات کیا کرتے تھے اور اُس کی قدرت کے عجائبات
 کو اپنی آنکھ سے دیکھتے تھے۔ اور آپ کی روح آپ کے
 بدن میں مضطرب رہتی تھی اور فرشتے آپ پر درود پڑھتے
 تھے اور ملائکہ کو آتے تھے اور انسان اُن سے جدا ہو گئے
 تھے اور انس اُن سے متصل ہو گیا تھا اسباب اور قوت اور
 تمام قوا اُن سے منقطع ہو گئے تھے اور وہ خود اسیر محبت اسیر
 تقدیر و قدرت و ارادۃ الہی اور سابقۃ الہی باقی رہ گئے تھے۔
 ابتداء میں آپ کا معاملہ بطور صبر تھا انتہا میں ظاہر طور ہو گیا تھا
 ابتداء میں کڑوا تھا پھر انتہا میں شیریں ہو گیا تھا۔ تکلیف و بلا کی
 زندگی آپ کے لیے ایسی لذت بن گئی تھی جیسے کہ ابراہیم
 علیہ السلام کے لیے نار غرور۔ لذت تھی۔ اور یاء اللہ بلا پر
 صبر کرنے کے عادی ہوتے ہیں اور تمھاری مانند وہ مضطرب
 و بے قرار نہیں ہوتے بل انہیں قسم کی ہوتی ہیں بعض جسمانی
 اور بعض قلبی اور بعض اُن میں سے مخلوق کے ساتھ جس کسی کو
 تکلیف نہیں پہنچتی ہے اُس میں خیر نہیں ہوتی ہے بل احمق و جہل
 کے مرگے ہیں۔ مابدوا ہد کا مقصود دنیا میں کامیابی ہوتی
 ہیں اور آخرت میں نجات۔ اور عارف کا مقصود دنیا میں بقا
 ایمان ہوتا ہے اور آخرت میں نارا الہی سے نجات و خلاص
 وہ ہمیشہ اسی نعمت و شہوت میں رہتا ہے یہاں تک کہ
 منجانب اللہ اُس کے قلب سے کہا جاتا ہے یہ کیا حالت
 بنائی ہے سکون کو اور ثبات قدمی کو ایمان تمھارے پاس
 قائم ہے اور تجھ سے دوسرے مسلمان اپنے ایمان کے لیے

لَوْ رَا لِإِيْمَانِهِمْ وَأَنْتَ عَدَا مُشَفَّعٌ
مَقْبُولُ الْقَوْلِ تَكُونُ سَكْبًا لِّخِلَاصِ خَلْقٍ
كَثِيرٍ مِّنَ النَّاسِ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيَّ نَبِيِّكَ
الَّذِي هُوَ سَيِّدُ الشَّافِعِينَ اِسْتَنْفِلْ
بِعَمَلِهِ هَذَا هَذَا تَوَقَّعْ بِبَقَاءِ
الْإِيْمَانِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالسَّلَامَةِ
فِي الْعَاقِبَةِ وَالْمَشَىٰ مَعَ النَّبِيِّينَ
وَالْمُرْسَلِينَ وَالصِّدِّيقِينَ الَّذِينَ
هُمْ الْخَوَاصُّ مِنَ الْخَلْقِ فَكَلِمًا
كَثَرَتْ عَلَيْهِ الْأَمْنُ اِرْدَادَ خَوْفًا
وَحُسْنِ آدَبٍ وَزِيَادَةً مِّنَ
الشُّكْرِ الْقَوْمُ عَقَلُوا مَعْنَى قَوْلِهِ
عَزَّ وَجَلَّ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ وَ
قَوْلِهِ لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ
هُمْ يُسْأَلُونَ وَ قَوْلِهِ مَا تَشَاؤُنَ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ
عَقَلُوا أَنَّهُ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ
لَا يَمَّا يُرِيدُ الْخَلْقَ وَ أَنَّهُ كُلَّ
يَوْمٍ فِي شَأْنٍ يُعَدِّمُ وَ يُؤَخِّرُ
وَيُزِيلُ وَيُفْنِي وَ يُعْزِزُ وَ يُدِلُّ
وَيُعْزِلُ وَ يُؤَيِّسُ وَ يُمَيِّتُ وَ
يُحْيِي وَ يُعْزِي وَ يُفْقِرُ وَ يُعْطِي
وَيَمْنَعُ لَا قَرَارَ لِقُلُوبِ الْقَوْمِ
مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَغَيِّرُهُمْ وَ
يَبْدِلُهُمْ يُفْقِرُ بِهِمْ وَ يُبْعِدُهُمْ

نور حاصل کرتے ہیں اور تیری کل قیامت کے دن سفارش
قبول کی جائے گی تیرا قول مقبول ہوگا تو بہت سی مخلوق کے
لیے دوزخ سے خلاص و نجات کا سبب بنے گا اور تو اپنے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں جو کہ تمام سفارش
کرنے والوں کے سردار ہیں رہے گا۔ بیشغل چھڑ کر دوسرے
شغل میں لگ۔ یہ تیرے لیے ایمان و معرفت کی بقاء کا اور
عاقبت میں سلامتی کا اور انبیاء و مسلمین اور صدیق لوگوں کے
ساتھ چلنے کا جو کہ مخلوق میں سے خدا کے خاص بندہ ہیں زبان
ہے پس جس قدر اس پر زیادتی ہے اس کا خوف اور حُسنِ
ادب اور شکر کی زیادتی بڑھتی جاتی ہے اور یاد اللہ نے
قول الہی (یفعل ما یرید) وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور
قول الہی لا یسأل الاہیہ اس سے جو کچھ بھی کرے!
سوال نہ کیا جائے گا اور وہ سوال کیے جائیں گے اور قول الہی
و ما یشاءون الا الایہ۔ تم بغیر خدا کی مشیت کے کچھ
چاہ بھی نہیں سکتے۔ معنی سمجھ لیے ہیں۔ انہوں نے یہ پہچان لیا
ہے کہ جو خدا چاہتا ہے وہی کرتا ہے مخلوق کا چاہا نہیں ہوتا
ہے اور تحقیق خدا ہر ایک دن جدا شان میں ہے وہی کسی کو
پیچھے کر دیتا ہے کسی کو بلند کر دیتا ہے اور کسی کو پست کر دیتا ہے
اور کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلیل بنا دیتا ہے اور کسی کو
معزول کر دیتا ہے اور کسی کو حاکم بنا دیتا ہے اور کسی کو مارتا
ہے اور کسی کو زندہ کر دیتا ہے اور کسی کو امیر بنا دیتا ہے اور کسی
کو فقیر کر دیتا ہے اور کسی کو دیتا ہے۔ اور وہی کسی کو منع کر دیتا
ہے۔ اور یاد الہی کے قلوب کو اللہ کے ساتھ قرار ہی نہیں
ہوتا ڈرتے رہتے ہیں وہ ان میں تغیر و تبدل کرتا رہتا ہے
کبھی ان کو نزدیک کر لیتا ہے اور کبھی ان کو دور کر دیتا ہے۔

يُفِيهِمْ وَيُعِيدُهُمْ يُعْزِّهِمْ وَيُذِلُّهُمْ
يُعْطِيهِمْ وَيَنْعَمُ الْأَحْوَالَ تَنْغِيرُ عَلَى الْقَوْمِ
وَهُمْ عَلَى قَدَمِ تَحْقِيقِ الْعُبُودِيَّةِ وَحُسْنِ
الْأَدَبِ وَالْإِطْرَاقِ اللَّهُمَّ ارْمُقْنَا حُسْنَ
الْأَدَبِ مَعَكَ وَمَعَ خَوَاصِكَ مِنْ خَلْقِكَ
لَا تَبْتَلِنَا يَا لَتَعْلَى بِأَلْسَابٍ وَالْإِعْتِمَادِ
عَلَيْهَا نَبْتَ عَيْدَتَا تَوْحِيدَنَا لَكَ وَتَوَكَّلْنَا
عَلَيْكَ يَفِيئْنَا بِكَ وَمَا دَ الْخَوَائِجِ إِلَيْكَ
لَا تَبْتَلِنَا يَا خَوَالِنَا وَأَعْمَالِنَا وَلَا تَوَاجِدْنَا
بِهَآ عَامِلِنَا بِكَرَمِكَ وَتَجَاوِزِكَ وَمَسَاحَتِكَ
أَمِينِ طَرِيقِ الْحَقِّ لَيْسَ فِيهَا خَلْقٌ لَيْسَ فِيهَا
سَبَبٌ لَيْسَ فِيهَا مَعْلُومٌ لَيْسَ فِيهَا جِهَةٌ
وَبَابٌ لَيْسَ فِيهَا جُودٌ الْخَلْقِ الْبَيْتِ مَعَ
الدُّنْيَا وَالْقَلْبِ مَعَ الْأُخْرَى وَالسِّرِّ مَعَ الْمَوْلَى
السِّرِّ حَاكِمِ عَلَى الْقَلْبِ وَالْقَلْبِ حَاكِمِ
عَلَى النَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ وَالنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ
حَاكِمِ عَلَى الْبَيْتِ وَالْجَوَارِحِ حَاكِمِ
عَلَى الْخَلْقِ إِذَا صَحَّ هَذَا وَتَمَّ لِلْعَبِيدِ
صَادَ الْجَنُّ وَالْإِنْسُ وَالْمَلَكُ تَحْتَ أَقْدَامِهِ
فَيَصِيرُ الْكُلُّ قِيَامًا وَهَوَاقِعُهُ فِي دَسْتِ
الْقُرْبِ يَا مَنْ أَفَى مَا يَقَعُ هَذَا بِبَيْدِكَ
بِتَقَاتِكَ وَتَصْنُوعِكَ أَنْتَ تَرَبَّى نَامُوسَكَ تَرَبَّى
قُبُولِكَ فِي قُلُوبِ الْخَلْقِ تَرَبَّى قُبُولِكَ أَنْتَ
مَشْهُومٌ عَلَى نَفْسِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَعَلَى مَنْ
تَرَبَّى وَتَأْمُرُهُ بِإِتْيَاكَ أَنْتَ مُدْرَأٌ دَجَالٌ وَنَصَابٌ

کبھی کھڑا کر دیتا ہے اور کبھی اُن کو بٹھا دیتا ہے کبھی عزت دیتا
ہے اور کبھی ذلت کبھی عطا سے سرفراز کرتا ہے اور کبھی انھیں
کو منع فرما دیتا ہے۔ اولیاء اللہ پر جانیں اُلٹ پلٹ ہوتی رہتی
ہیں اور وہ سچی بندگی اور حسن ادب کے قدم پر سر جو کھائے آستانہ الہی پر
جھے رہتے ہیں اسے اللہ ہم کو اپنے اور اپنی مخلوق میں سے اپنے
مخصوص بندوں کے ساتھ میں حسن ادب عطا فرما۔ ہم کو اسباب کے
ساتھ متعلق ہو جانے میں اور اُن پر اعتماد کر لینے میں مبتلا نہ کر دینا اپنے لیے
ہماری توحید اور اپنے اوپر ہمارے بھروسہ اور یقین کو اور اپنی
طرف حاجتوں کے لوٹانے کو ثابت رکھنا اور ہم کو ہمارے
اقوال و اعمال میں مبتلا نہ کر دینا اور اُن کے سبب سے ہم پر پوراغزہ
نکرنا اور ہمارے ساتھ اپنے کرم و تجاویز اور چشم پوشی سے معاملہ
فرمانا آمین۔ اللہ عز و جل کے راستہ میں نہ مخلوق ہے نہ سبب
نہ اپنی و انقیست نہ جہت اور نہ کوئی دروازہ نہ خلق کا وجود نہ بدن
دنیا کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور قلب آخرت کے ساتھ اور باطن
مولیٰ کے ساتھ۔ باطن حاکم ہے قلب پر اور قلب حاکم ہے نفس مطمئنہ
پر اور نفس مطمئنہ حاکم ہے بدن پر اور اعضاء حاکم ہیں خلق پر۔ جب
بندہ کا یہ معاملہ صحیح و درست اور کامل ہو جاتا ہے جن و انسان
اور فرشتہ اس کے زیر قدم ہو جاتے ہیں۔ سب دست بستہ
اُس کی حضور میں کھڑے رہتے ہیں اور وہ خود دست و قرب پر بیٹھنے
والا ہوتا ہے۔ اسے یہ امر تیرے نفاق اور بناوٹ سے
تیرے ہاتھ ناکے گا تو اپنے تنگ و ناموس کو پال رہا ہے
تو اپنی مقبولیت کو مخلوق کے قبول میں پال رہا ہے تو اپنی دست بردی
کرانے کے خیال کو پال رہا ہے تو ایسی حالت میں اپنے نفس اور
اُن سب کے لیے جی کی تو پرورش کر رہا ہے اور اُن کو اپنے
اتباع کا حکم دے رہا ہے مخلص ہے تو ریا کار اور دجال اور لوگوں

عَلَى أَمْوَالِ النَّاسِ لِأَجْرٍ مَّعْذُورٍ لَّا يَكُونُ لَكَ
دَعْوَةٌ عَلَيْهِمْ ذَٰلِكَ مَوْضِعُ فِي قُلُوبِ
الصَّادِقِينَ قَدْ أَضَلَّكَ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ
سَوْفَ تَرَى إِذَا انْجَلَى عَنَابُ الْأَرْضِ كَانَ تَحْتَهُ أَمْ جَارَةٌ
تَرَى رِجَالًا لَّحِقَ بَعْضُهُم عَلَى الْخَبِيرِ وَالْبُخْتِ وَ
أَنْتَ عَلَى حِمَاةٍ مُّكْتَسِبٍ مِّمَّنْ ذَرَأْتَهُمْ
يَأْخُذُكَ دَعَاؤُ الشَّيَاطِينِ وَالْأَبَالِسَةِ
اجْتَمَعُوا أَن لَّا يُغْنِيَ عَنْ قُلُوبِكُمْ بَابُ
قُرْبِهِ كُونُوا عَقْلَاءَ مَا أَنْتُمْ عَلَى شَيْءٍ
إِصْحَبُوا نَسِيحًا عَالِمًا بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَعِلْمِهِ يَدُلُّكُمْ عَلَيْهِ مَنْ لَا يُبْصِرُ الْغُلَامِ
لَا يُفْلِحُ مَنْ لَا يَصْحَبُ الْعُلَمَاءَ الْعُمَمَالُ
فَهُوَ مِنْ بَيْنِ السُّرَابِ لَا دِيكَ لَهُ وَلَا
أَمَّ لَهُ إِصْحَبُوا مَنْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ إِذَا اجْتَمَعَتِ اللَّيْلُ وَ
نَامَ الْخَلْقُ وَسَكَتَتْ أَصْوَاتُهُمْ فَلْيَقُمْ وَ
لِيَتَوَضَّأْ وَلْيَصِلْ رَكَعَتَيْنِ وَيَقُولُ يَا رَبِّ
دُلَّنِي عَلَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ الْمُقَرَّبِينَ
حَتَّى يَدُلَّنِي عَلَيْكَ وَيَعْرِفَنِي طَرِيقَكَ السَّيِّبِ
لَا يَدَّ مِنْهُ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَادِرًا عَلَى أَنْ
يَهْدِيَ إِلَيْهِ بِلَا أَنْبِيَاءَ كُونُوا عَقْلَاءَ مَا
أَنْتُمْ عَلَى شَيْءٍ تَتَّبِعُوا مِنْ غَفْلَةٍ تَكُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ ضَلَّ فَتَشَّ عَلَى
مَنْ يَكُونُ مِرَاةً لِرُوحِهِ دِينَكَ

کے مالوں پر نظر رکھنے والا ہے مگر کہ تیری دعا مقبول نہ ہوگی۔ اور
زمندگین کے دلوں میں تیری کچھ وقعت ہوگی۔ باوجود علم کے خدا
نے تجھے گمراہ بنا دیا ہے۔ جب غبار دور ہو جائے گا۔
عنقریب تو دیکھ لے گا۔ ایتنی سی نیچے گھوڑا اتھایا لگھا۔
جب غبار دور ہو جائے گا تو اللہ والوں کو گھوڑوں اور ختی
اونٹوں پر سوار اور اپنے آپ کو ان کے پیچھے ایک شکستہ گدھے
پر سوار دیکھے گا۔ تجھ کو شیطانوں اور ابلیسوں کے شر پر دست کش کیڑ
لیں گے۔ تم بات کی کوشش کرو کہ تمہارے دلوں سے قرب
الہی کا دروازہ بند نہ ہو جائے۔ تم کسی ایسی چیز پر نہیں ہو جو قابل
ہو۔ تم کسی ایسے شیخ کی صحبت اختیار کرو جو کہ علم و حکم الہی کا اظہار
ہو وہ تمہیں اس کا راستہ بتائے جو کسی فلاح والے کو نہ دیکھے
گا خود فلاح نہ پائے گا۔ جو علماء مالمین کی صحبت میں درجے کا
پس وہ خاکی انڈا ہو گا جس کے لیے مرنا اور مٹی مال باپ کچھ بھی
نہیں ہے۔ تم ایسے کی صحبت میں بیٹھو جو کہ حق عزوجل کی صحبت
میں بیٹھنے والا ہو۔ تم میں سے ہر ایک جب کہ اس کو رات کی
اندھیری چھپالے اور مطلق سو جائے اور ان کی اکوڑیں ٹھہر
جائیں کھڑے ہو کر وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور دعا
مانگیں یا رَبِّ دُلَّنِي اِلَیْكَ اے رب تو اپنے مقرب
بندوں میں سے کسی ایسے بندہ کی طرف میری رہنمائی کر جو
مجھے تیرے اوپر مطلع کر دے اور مجھے تیرا راستہ بتا دے
آمین۔ سبب ایک ضروری امر ہے درنہ اللہ عزوجل اس بات پر قادر
ہے کہ بنا دیتا۔ تم عقلمند ہو۔ تم کسی اچھی حالت پر نہیں ہو تم اپنی فطرت
سے ہوشیار ہو جاؤ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ہے۔ جس نے اپنی رائے پر استغناء کیا گمراہ ہوا۔ تو ایسے شخص کی
تلاش کر جو کہ تیرے دین کے چہرہ کے لیے آئینہ ہو۔ لڑائی میں

ویسے ہی دیکھے جیسے کہ آئینہ میں دیکھتا ہے اور اپنے ظاہری چہرہ کو اور عامہ اور بالوں کو درست کر لیتا ہے سنوار لیتا ہے تو غفلت نہ بن یہ ہوس کیسی اور کیا ہے تو کہتا ہے میں تعلیم دینے والے کا محتاج نہیں ہوں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے جب مسلمان کا ایمان درست و راست ہو جاتا ہے تو وہ تمام مخلوق کے لیے آئینہ بن جاتا ہے وہ اپنے دین کے چہروں کو اُس کے گفتگو کے آئینہ میں اُس کی ملاقات و قرب کے وقت دیکھتے ہیں یہ ہوس کیسی ہے تم ہر گھڑی اللہ عز و جل سے یہ سوال کرتے رہتے ہو کہ وہ تمہارے کھانے اور پینے اور لباس اور نکاح اور رزقوں کو زیادہ کر دے یہ ایسی چیز ہے کہ اس میں ذرہ بھر کمی و زیادتی نہیں ہو سکتی ہے۔ ایسی چیز ہے جس سے فراغت حاصل ہو چکی ہے جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اُس میں تم مشغول رہو اور جن چیزوں سے تمہیں منع کیا گیا ہے اُن سے تم باز رہو۔ تم اُن چیزوں کی طلب میں مشغول نہ ہو جن کا خود بخود ماضور رہی ہے کیوں کہ وہ خود تمہارے لیے اُن کے آنے کا ضامن ہے۔ اپنے وقت مقررہ پر تمہارے مقصود ہر گز دیئے ہوں یا خبری تم اُن کو پسند کر دیا یا پسند ضرور نہیں گئے اللہ والے ایسی حالت پر پہنچ جاتے ہیں کہ وہاں اُن کے لیے دعا باقی رہتی ہے اور نہ سوال نہ وہ تحصیل منافع کا سوال کرتے ہیں اور نہ مضرتوں کے دفع کا۔ اُن کی دعائیں صرت تعمیل حکم یا تقابلِ تلب کبھی اپنے لیے اور کبھی مخلوق کے لیے باقی رہ جاتی ہیں پس ضرورت وہ کلمات دعائے اُس سے غائب رہ کر زبان سے نکالتے ہیں۔

اے اللہ ہم کو تمام حالتوں میں اپنے ساتھ رکھ کر اب نصیب فرما آمین۔ روزہ اور نماز اور ذکر اور تمام لامتنیں ان کی

کَمَا تَنْظُرُ فِي الْمِرَاةِ وَتَسْوِي دَجَّةَ ظَاهِرِكَ وَ عَمَامَتِكَ وَ شَعْرَكَ كُنْ عَاقِلًا أَلَيْشَ هَذَا الْهَرَسُ تَقُولُ مَا احْتَابُ إِلَى مَنْ يُعَلِّمُنِي وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِينَ صَدَرَ مِرَاةٍ لِلْخَلْقِ جَمِيعِهِمْ يَبْهَرُونَ وَجُوهَ أَدْيَانِهِمْ فِي مِرَاةِ كَلَامِهِ وَقَدْ رُوِيَتْهُ وَالْقُرْبُ مِنْهُ أَلَيْشَ هَذَا الْهَرَسُ كُلُّ سَاعَةٍ تَسْأَلُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزِيدَكُمْ فِي مَالِكُمْ وَ مَشْرِئِهِمْ وَ مَلْبُوسِكُمْ وَ مَنَكوحِكُمْ وَ رِزَاقِكُمْ هَذَا شَيْءٌ لَا يَزِيدُ

وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ ذَرَّةَ هَذَا شَيْءٌ مَقْرُودٌ مِنْهُ اسْتَغْلُوا بِمَا أَمَرْتُمْ بِهِ وَانْتَهُوا عَمَّا نَهَيْتُمْ عَنْهُ لَا تَسْتَغْلُوا بِمَا لَا بُدَّ مِنْ مَحْيِيَّتِهِ لَئِنْ يَضْمَنُ لَكُمْ مَحْيِيَّتَهُ الْأَقْسَامُ تَجْعَلُ فِي أَوْقَاتِهَا الْمُؤَدَّةَ الْخُلُوفَ مِنْهَا وَاللَّهُ مَا تُحِبُّونَ وَ مَا تَكْرَهُونَ الْقَوْمُ يَصِلُونَ إِلَى حَالَةٍ لَا يَبْقَى لَهُمْ فِيهَا دُعَاءٌ وَلَا سُؤَالٌ لَا يَسْأَلُونَ فِي جَلْبِ الْمَصَالِحِ وَلَا دَفْعِ الْمَضَارِّ يَصِيرُ دُعَاءُ وَهُمْ بِأَمْرٍ مِنْ حَيْثُ قُلُوبُهُمْ تَادُّ لَا جَلِيمٌ وَ تَارَةً لَا جَلِيلٌ الْخَلْقُ فَيَنْطِقُونَ بِاللُّغَاءِ وَهُمْ فِي غَيْبِهِ عَنْهُ.

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَسَنَ الْآدَبِ مَعَكَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ بِصَيْرُ الْقُومِ وَالصَّلَاةُ وَالذِّكْرُ وَجَمِيعِ الطَّاعَاتِ

عادت ہو جاتی ہیں اس کے گوشت اور خون میں گھل مل جاتی ہیں
بعد ازاں ان کی تمام حالتوں میں اللہ عزوجل کی حفاظت اس کے پاس
آ جاتی ہے اور حکم شرعی کی قید ایک لمحہ کے لیے بھی ان سے
جدا نہیں ہوتی ہے اور یہ اس سے پرے ہی رہتا ہے۔ حکم
شرعی اس کے لیے مثل ایک سواری کے بن جاتا ہے وہ اس میں بیٹھ
ہوئے قدرت الہی کے دریا میں بہر کرتا رہتا ہے اور اس میں ہر وقت
چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ یہ سیر کرتے کرتے آخرت کے کنارے
پر جو کہ لطف اور دست قرب کے سمندر کا کنارہ ہے پہنچ جاتا ہے
پس وہ کبھی مخلوق کے ساتھ رہتا ہے اور اس کا چین و آرام خالق کے
ساتھ ہوتا ہے وہیں راحت لیتا ہے۔

اے منافق تجھ پر انوس تجھے تو اس میں سے کچھ بھی
خیر نہیں ہے۔

تجھ پر انوس تیرے معاملات میں تو اس میں سے
کچھ بھی نہیں ہے۔ اے خائفانوں میں اسی حالت میں بیٹھتے
والو! کہ مخلوق ان کے دلوں میں بھری ہوئی ہے تم تو میری آواز کو
ہی کر اسے لازم پکڑو اور اس سے بچو نہیں سکتے تم تو یقیناً میرے بن
گئے ہو اٹھو کھڑے ہو جاؤ میرے پاس آؤ جو ہوا کو امضا کرتے ہیں میں
تمہاری بے ادبی اور بد فعلیوں پر نظر کر کے تم سے معاملہ خطاب
نہ کروں گا بلکہ خدا کی نرمی و شفقت کے ساتھ میں تم سے نرمی کا
معاملہ اس کے حکم سے برتنوں گا۔ تم میری سخت کلامی سے بھاگو
مت پس یہ میری طرف سے نہیں ہے میں یہ تحقیق وہی گفتگو کرتا ہوں
جس کا مجھے حکم دیا جاتا ہے۔

اے تو م اللہ والے عبادت الہی میں خوف و امید لیشہ کے
قدم پر کھڑے رہ کر دن کو رات سے ملا دیتے ہیں باوجود رات
دن کی عبادت کے خائف و امید لیشہ ناک ہی رہتے ہیں وہ

جَبِيلِيَّةٌ مَّحْتَلَطَةٌ بِلَحِيْمِهِ وَدَمِهِ ثُمَّ
يُجِيئُهُ الْحَقُّظُّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ
أَحْوَالِهِ لَا يَفَارِقُهُ قَيْدُ الْحُكْمِ وَلَا لَحْظَةُ
وَهُوَ مِنْ وَدَّاعِ ذَلِكَ يَصْنُرُ الْحُكْمُ كَالْمَرْكَبِ
وَهُوَ قَاعِدٌ فِيهِ يَسِيرُ فِي بَحْرِ قُدْرَةِ مَا يَتَعَزَّ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَزَالُ يَسِيرُ فِيهِ حَتَّى يَصِلَ
إِلَى سَاحِلِ الْآخِرَةِ إِلَى سَاحِلِ بَحْرِ اللُّطْفِ
وَيَدُ الْقُرْبِ فَهُوَ تَارَةً مَعَ الْخَلْقِ وَتَارَةً
مَعَ الْخَالِقِ وَرَاحَتُهُ
مَعَ الْخَالِقِ.

وَيْلَكَ يَا مُنَافِقُ مَا عُنْدَكَ مِنْ
هَذَا اخْبِرْ.

وَيْلَكَ لَيْسَ فِي أُمُورِكَ مِنْ هَذَا
شَيْءٌ يَا قَعُودُ اِنْفِ الصَّوَابِ مَعَ الْخَلْقِ
مِلَّةً قُلُوبُهُمْ مَا تَسْمَعُونَ صَرَخِي
عَلَيْكُمْ وَإِلَيْكُمْ لَأَنْتُمْ صَمَمُ قَوْمُوا
تَعَالَوْا لَا بَأْسَ مَا أَعَامِلُكُمْ وَأَخَاطِبُكُمْ
بِسُوءِ أَدَبِكُمْ وَأَفْعَالِكُمْ بَلْ أَرْفَقُ
بِكُمْ يَرْفُقُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَذِيهِ
وَلَا تَهْتَبُوا مِنْ خُشُونَةِ كَلَامِي
فَمَا ذَلِكَ مِنِّي إِنِّي أَنْطِقُ بِمَا أُنْطِقُ
بِهِ.

يَا قَوْمُ الْقَوْمِ يَوَاصِلُونَ الصَّبِيَاءَ
بِالظَّلَامِ فِي عِبَادَةِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ وَهُمْ عَلَى قَدَمِ الْخَوْفِ وَالْحَذَرِ

يَخَافُونَ مِنْ سُوءِ الْعَاقِبَةِ جَهَلُوا عِلْمَهُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ وَعَاقِبَةُ أَمْرِهُمْ قَوَّاصِلُوا
الصَّيَّاعَ بِالظَّلَامِ حُزْنًا وَكَابَةً وَبُكَاءَ مَعَ دَوَامِ
الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَجَمِيعِ الطَّاعَاتِ
ذَكَرُوا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُونَ وَمَا أَلَسَّتُمْ بِهِمْ
فَلَمَّا وَصَلُوا إِلَى الْآخِرَةِ دَخَلُوا الْجَنَّةَ وَدَاوُ
وَجَّهَ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرَّامَتَهُ لَهُمْ مَحْمُودَةٌ
عَلَى ذَلِكَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ
عَنَّا الْحُزْنَ وَبَلَّغَنَا عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَتَهُ وَهُمْ
أَسَايِدُهُ هَؤُلَاءِ شَبِهُوا خُفْمَهُمْ وَرُؤُسَهُمْ وَ
أَمْرًا وَهُمْ وَمُلُوكُهُمْ يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْآخِرَةِ إِذَا
وَصَلَّتْ قُلُوبُهُمْ إِلَى بَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ
فَصَادَفُوهُ مُفْتُوْحًا وَالْمَوَاكِبُ مُزْدَحِمَةً
لَهُمْ قِيَامٌ مُصْطَفُونَ مُنْتَظَرُونَ لِمَجِيئِهِمْ
يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِمْ وَيَطْرُقُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَيَدْخُلُونَ
إِلَى دَارِ الْقُرْبِ فَيَرَوْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَكَأ
أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ
يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ
حَزْنَ الْبُعْدِ حَزْنَ الْحِجَابِ الْحَمْدُ
لِلَّهِ كَيْفَ مَا أَشْغَلْنَا بِالْأَشْيَاءِ وَالْآخِرَةِ
وَالْخَلْقِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي اصْطَفَاكَ
لِنَفْسِهِ وَاخْتَارَنَا لِقُرْبِهِ وَأَذْهَبَ
عَنَّا حَزْنَ الْإِلْتِطَاعِ عَنْهُ حَزْنَ
الْإِسْتِغَالِ بِغَيْرِهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

اپنے انجام کار کی برائی سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اپنے بارے
میں اور اپنے خاتمہ کے متعلق جو کچھ علم الہی سے ناواقف ہیں پس
انہوں نے باوجود نماز روزہ اور حج اور تمام طاعتوں پر مداومت
کے دلی کوراتوں سے غم اور حزن اور بکاہ و گریہ کے ساتھ ملا
دیا ہے اپنے قلوب و زبان سے ذکر الہی کیا پس جب یہ آخرت
میں پہنچیں گے جنت میں داخل ہوں گے اور دیدار الہی سے
مشرف ہوں گے اور کرامت الہی کا ملاحظہ کریں گے اس پر خدا کی حمد کریں
گے اور کہیں گے الحمد للہ الذی اقم سب تعریف
اُس عبود پر حتیٰ کہ جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا۔ اور خدا کے
کچھ ایسے بندہ بھی ہیں وہ ان کے استاذ اور شیخ اور سردار
اور امیر اور بادشاہ ہیں جو کہ یہ کہیں گے کہ سب تعریف اُس عبود
کو ہے جو کہ ہم سے قبل آخرت کے دنیا ہی میں غم کو لے گیا اور
دور کر دیا جب اُن کے قلب رب عزوجل کے دروازہ پہنچیں گے
پس اُس کو کھلا ہوا اور وسیع پائیں گے اور شکر استقبال کو جو ہم
کیے ہوئے صفت بہتہ کھڑے ہوئے اپنے اُنے کا منتظر
پائیں گے ان پر سلام کریں گے اور رب ان کے روبرو غم
کر دیں گے۔ پس یہ منزل قرب میں داخل ہوں گے اور چیزیں
دیکھیں گے جو کہ نہ کبھی آنکھ نے دیکھی اور کانوں نے سنی ہوں
اور نہ کسی بشر کے قلب پر خطرہ بن کر گزریں ہوں۔ اور کہیں گے
سب تعریف اُس خدا کو جس نے ہم سے غم کو جو کہ دوری اور
حجاب کا غم تھا دور فرما دیا سب تعریف اُس خدا کو کہ اُس نے
جیسے چاہا ہم کو دنیا و آخرت اور خلق کے ساتھ مشغول رکھا سب
تعریف اُس خدا کو جس نے ہم کو اپنی ذات اور قرب کے لیے
منتخب فرمایا اور ہم سے اُس نے غم کو دور کر دیا جو کہ اُس کے
غیر کے ساتھ مشغول ہونے کا غم تھا سب تعریف اُس خدا کو

جس نے ہم کو اپنے ساتھ سیکھوئی عطا فرمائی ہے شک ہمارا رب بخشنے والا اور قابل شکر ہے۔

اسے غلام جب نواپے ایمان کو مضبوط کرے گا تو وہ ار معرفت کی طرف پہنچ جائے گا پھر وہ ای علم کی طرف پھر وہ ای فنا کی طرف جہان پہنچ کر تو خودی اور تمام مخلوق سے فنا ہو جائے گا پھر تو وجود الہی کی طرف پہنچ جائے گا جہاں وہی وہ ہو گا۔ نہ تو اور نہ اور مخلوق۔ پس اس وقت میں تیرا غم ناکل ہو جائے گا۔ حفاظت الہی تیری خدمت کرے گی۔ اور رحمت تیرا احاطہ کرے گی اور توفیق تیرے سامنے سر جھکائے گی۔ اور فرشتے تیرے ارد گرد چلیں گے۔ اور پاک رو میں اگر تجھے سلام کریں گی اور حق عزوجل مخلوق پر تیرے ساتھ فخر کرے گا۔ اُس کی نگاہیں تیری نعمداشت کریں گی اور تجھے اُس کے قرب و انس کے گھر اور مناجات کی جانب کھینچیں گی۔ اُس نے نقصان اٹھایا جو بغیر عذر کے میرے پاس آنے سے بیٹھ رہا۔

تجھ پر افسوس کہ تو مجھ سے میرے اس مقام میں جہاں کہ میں کھڑا ہوں مقابلہ و مزاحمت کرتا ہے تجھے قدرت نہیں ہے اس سے تیرے ہاتھ کچھ نہ آئے گا تیری مزاحمت کچھ فائدہ نہ دے گی۔ یہ تو ایسی چیز ہے جو آسمان سے زمین کی طرف اُترتا کرتی ہے ارشاد الہی ہے۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جس کے خزانہ ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم ہر چیز کو معین اندازہ کے ساتھ اُتار کر کرتے ہیں آسمان سے میلہ زمین کی طرف اُترتا ہے پھر اس پیداوار ظاہر ہوتی ہے۔ یہ امر ولایت آسمان سے قبول کی زمین کی طرف اُترتا ہے پس وہ ہر قسم کی بھلائی سے اُگنے ہیں لہذا نے ملے ہیں۔ اُس سے اسرار اور حکمتیں اور نو حیدر توکل اور مناجات اور قرب الہی کے درخت اُگتے

الَّذِي رَزَقَنَا الْإِقْطَاعَ إِلَيْهِ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ۔

يَا غَلَامُ إِذَا أَحْكَمْتَ الْإِيمَانَ وَ صَلَّتْ إِلَى دَارِ الْمَعْرِفَةِ ثُمَّ إِلَى وَادِي الْعِلْمِ ثُمَّ إِلَى وَادِ الْفَنَاءِ عُنْدَكَ وَعَيْنِ الْخَلْقِ ثُمَّ إِلَى الْوُجُودِ بِهِ لَا يَكُ وَكَأ بِهِمْ فَحِينَئِذٍ يَزُولُ حَزَنُكَ فَالْحِفْظُ يَخْدُمُكَ وَالْحِمِيَّةُ تَحُوطُكَ وَالتَّوْفِيقُ يَطْرُقُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَالْمَلَائِكَةُ تُكْمِشُ حَوْلَكَ وَالْأَمْرُ وَاحِدٌ تَأْتِيكَ تُسَلِّمُ عَلَيْكَ وَالْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكَ الْخَلْقَ وَنَظَرَانُهُ تَرَعَاكَ وَتَجْذِبُكَ إِلَى دَارِ قُرْبِهِ وَالْأَنْسُ بِهِ وَالْمُنَاجَاةُ لَهُ حَافٍ مَنْ قَعَدَ عَنِّي مِنْ غَيْرِ عُدَّةٍ۔

وَيْلَكَ تَزَاحِمُنِي فِي مَقَامِي الَّذِي قَدْ أَقْبَمْتُ فِيهِ مَا تَقْدِرُ مَا يَقَعُ بِيَدِكَ شَيْءٌ بِمُزَاحِمَتِكَ هَذَا شَيْءٌ لَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنْزِلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ الْغَيْثُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يُظْهِرُ مِنْهَا النَّبَاتَ هَذَا الْأَمْرُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَتَهْتَرُ وَتُتَبُّتُ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُتَبُّتُ الْأَسْرَارُ وَالْحُكْمُ وَالشُّجُودُ وَالشُّوْكُلُ وَالْمُنَاجَاةُ وَالْقُرْبُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ

وَجَلَّ يَصِيرُ هَذَا الْقَلْبُ فِيهِ اشْجَارٌ
وَأَشْمَامٌ يَصِيرُ فِيهِ قِيَابٌ وَقَعَاءٌ وَ
يَحَارٌ وَأَنْهَارٌ وَجِبَالٌ يَصِيرُ مَجْمَعُ
الْأَنْبَسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْأَرْوَاحِ
هَذَا شَيْءٌ مِنْ دَمِ آءِ الْعُقُولِ قَدْ مَاتَ
مَحْصَنُهُ وَإِرَادَةُ وَعِلْمُهُ كَيْسَتْ أَنْزَلَهُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَحَادٍ أَفْرَادٍ مِنْ خَلْقِهِ
اجْتَهَدُوا أَنْ تَقْعُوا فِي شَبَكَةِ كَلَامِي
قُعُودِي وَكَلَامِي شَبَكَةُ أَنْتَظِرُ وَتَوَعَّ
وَاحِدٌ مِنْكُمْ فِيهَا إِنَّا هُوَ السَّمَاءُ لِلْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ لَا سَمَاطِي أَرْجِي بُونِي رَحِمَكُمُ
اللَّهُ إِنِّي بَعُونِي حَتَّى أَحْمِلَكُمُ إِلَى بَابِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الصِّدْقِ دَارِى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَالْكَذِبِ دَارِى الشَّيْطَانِ
الْحَقُّ شَيْءٌ وَالْبَاطِلُ شَيْءٌ وَيَلَا هُمَا ظَاهِرَانِ عِنْدَ
كُلِّ مُؤْمِنٍ يَنْظُرُ بِنُورِ إِيْمَانِهِ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَدْعُونَ
الْعِلْمَ وَالزُّكَاةَ وَأَنْتُمْ تَدْعُونَ الزُّكَاةَ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ
أَنْتُمْ تَخْفَى عَلَيْكُمْ الصَّادِقُ مِنَ الْكَاذِبِ الْحَقُّ
مِنَ الْمُبْطِلِ تَكْذِبُكُمْ عَائِدٌ عَلَيْكُمْ وَأَنَا لَا
أُبَالِي بِذَلِكَ إِلَهُي بَدِّلْ لِحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُ
جَنَّتَهُ وَلَا يَخَافُ مِنْ تَارِهِ بَلْ يُرِيدُ وَجْهَهُ
فَحَسْبُ يَرْجُو قُرْبَهُ مِنْهُ وَيَخَافُ مِنْ بَعْدِهِ
عَنْهُ أَنْتَ أَسِيرُ الشَّيْطَانِ وَالْهَوَى وَالنَّفْسِ
وَالدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ
قَلْبِكَ فِي قَيْدٍ وَمَا عِنْدَكَ خَيْرٌ اللَّهُمَّ

ہیں اس قلب میں طرح طرح کے جھاڑ اور پھل و پھول نکلتے ہیں اس
میں بڑے بڑے جنگل اور چٹیل میدان اور دریا اور نہریں اور
پہاڑ ظاہر ہو جاتے ہیں وہ اس دُجُن اور کُشتوں اور دُجوں کو جمع
بن جاتے ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے جو کہ عقول سے پر محض قدرت
اور صرف ارادہ و علم ہے جس کو اللہ عزوجل اختیار فرماتا ہے
اور اس کی مخلوق میں سے اکادو کا وعظا ہو جاتا ہے۔ تم اس بات
کی کوشش کرو کہ تم میرے وعظ کے جال میں پھنس جاؤ میرا بیٹھنا اور
میرا وعظ کتنا ایک جال ہے میں منتظر رہتا ہوں کہ اس میں تم میں سے
کوئی آپھنسے۔ یہ دُستِ خوان خدا کا دُستِ خوان ہے نہ کہ میرا۔ تم
میرے پکارنے کو سن کر اس پر عمل کرو میں اللہ کی طرف سے
پکارنے والا ہوں اللہ تم پر رحم کرے تم میرا کتنا سونو می پیروی
کرو تا کہ میں تم کو خدا کے دروازہ کی طرف اٹھا کر بے چلن سپائی
خدا کا داعی ہے اور جھوٹ شیطان کا داعی حق ایک چیز ہے اور
باطل دوسری چیز اور یہ دونوں ہر مسلمان کے روبرو ظاہر ہیں جو کہ
اپنے نور ایمان سے دیکھا کرتا ہے۔ اسے اہل عراق تم علم و خدا
کے مدعی ہو۔ تم و خدا کا دعویٰ تو کرتے ہو حالانکہ تم پر یہ امر مخفی
ہے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے حق پر کون ہے اور باطل پر
کون تمہیں حق و باطل میں تمیز نہیں تمہارے جھٹلانے کا نقصان
تمہیں پر لوٹنے والا ہے اور مجھے اس کی پروا نہیں ہے۔ خدا
کا چاہنے والا اس کی جنت کا چاہنے والا اور اس کی دوزخ
سے خائف نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ تو اسی کی صرف ذات کو چاہتا
رہتا ہے۔ ہمیشہ اس کا قرب اسی سے چاہتا ہے اور اس کی
دوری سے ڈرتا رہتا ہے تو شیطان اور خواہش اور نفس اور
دنیا اور شہواتوں کا قیدی بنا ہوا ہے اور تجھے کچھ خبر بھی نہیں ہے۔
تیرا قلب قیدی ہے اور تجھے کچھ معلوم بھی نہیں ہے۔ اے اللہ

خَلِّصْهُ مِنْ إِسْرِهِ وَخَلِّصْنَا أَمِينَ عَدِيْكُمْ
يَا عَزِيْزِيْمَةَ وَالرَّعْرَاضِ عَنِ الرَّخْصَةِ مَنْ
لَزِمَ الرَّخْصَةَ وَتَرَكَ الْعَزِيْزِيْمَةَ لِلرَّجَالِ
لَا تَهْأَرُ كُؤُوبَ الْخَطَرِ وَالْأَشَقِّ وَالْأَمْرِ
وَالرَّخْصَةَ لِلصَّبِيَّانِ وَالنِّسْوَانِ لَا تَهْأَرُ
الْأَسْهَلَ

تو اس کو اس کی قید سے رہائی دے اور ہم کو بھی اُس سے نجات
دے اُمین تم عزیمت پر عمل اور نصت سے اعراض کو لازم پکڑ
جس نے نصت کو لازم پکڑا اور عزیمت کو چھوڑ دیا اُس پر اُس کے
دین کی ہلاکت کا خوف ہے۔ عزیمت مردوں کے لیے ہے
کیوں کہ وہ عطران اور شکل اور کڑوی چیزوں کا اختیار کرنا ہے
اور نصت بچوں اور عورتوں کے لیے ہے کیوں کہ اُس میں!
امانی ہے۔

يَا غَلَامَ عَلَيْكَ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَأَنَّهُ
صَفُّ الرِّجَالِ الشُّجْعَانِ وَقَارِي الصَّفِّ
الْآخِرِ فَإِنَّهُ صَفُّ الْأَجْبَانِ اسْتَخْدِمْ
هَذِهِ النَّفْسَ وَعَوِّدْهَا الْعَزِيْزِيْمَةَ فَإِنَّهَا
مَا حَمَلَتْهَا تَتَحَدَّلُ لَا تَرْفَعِ الْعَصَا فَإِنَّهَا
تَنَامُ وَتُلْقِي الْأَحْمَالَ عَنْهَا لَا تُرْكَهَا بَيَاضَ
أَسْنَانِكَ وَبَيَاضَ عَيْنَيْكَ هِيَ عِبْدُ
سُوءٍ لَا يَعْمَلُ إِلَّا شُغَالًا إِلَّا بِالْعَصَا لَا
تُشْبِعُهَا إِلَّا إِذَا عَدِمْتَ أَنَّ الشَّبْعَ لَا
يُطْفِئُهَا وَإِنَّهَا تَعْمَلُ فِي مُقَابَلَةِ شَبْعِهَا
كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
كَثِيرُ الطَّاعَةِ كَثِيرُ الْأَكْلِ وَكَانَ
يَبْتَسِلُ إِذَا شَبِعَ شَبْعَ الرَّجِيِّ وَكَدَّكَ إِنَّمَا
الرَّجِيُّ حِمَارٌ ثُمَّ يَقُولُ إِلَى الْعَبَادَةِ
فَيَأْخُذُ مِنْهَا حَظًا وَأَفْرَأَ عَنْ بَعْضِهِمْ
أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ أَكَلَ حَتَّى
مَقَّتَهُ ثُمَّ صَلَّى وَبَكَى حَتَّى رَجِمَهُ لَا تَقْتَدِ
بِسُفْيَانَ فِي كَثْرَةِ الْأَكْلِ وَاقْتَدِ بِهِ فِي كَثْرَةِ

اے غلام تو اول صف کو لازم پکڑ کیوں کہ وہ بہادر مردوں کی
صف ہے اور پچھلی صف سے جدائی اختیار کر کیوں کہ وہ فامردوں
کی صف ہے تو اس نفس کو خدمت گزار بنادے اور اُس کو
عزیمت کا عادی کر کیوں کہ تو جس قدر اُس پر بوجھ لادے گا وہ
اُس کو اٹھائے گا۔ تو اُس پر سے لاٹھی نہ اٹھائیں تحقیقی وہ سوجائے
گا اور اپنے اوپر سے بوجھ کو گرا دے گا۔ تو اُس کو اپنے دانتوں
کی اور اٹھوں کی پلیدی نہ دکھانہ مذاق کر نہ پیار کی نگاہ سے دیکھ
وہ نہایت خراب غلام ہے بغیر ڈنڈے کے کام نہ کرے
گا۔ تو اُسے پیٹ بھر کر کھانا نہ دے مگر جب کہ تو یہ جان
لے کہ شکم بیری کے کام کرے گا۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ
عبادت بھی بہت کرتے تھے اور کھاتے بھی تھے پیٹ بھر لے
پیش بیان کیا کرتے تھے تو حشیش کا پیٹ بھر اور اُس سے بہت
محنت لے جنائیں نیست کر جتنی گدھا ہے۔ پھر عبادت
کی طرف کھڑے ہو جاتے تھے پس اُس سے پورا حصہ لیتے
تھے۔ بعض بزرگوں نے کہا کہ میں نے سفیان ثوری کا کھانا دیکھا
یہاں تک کہ میں اُن پر غصہ کرنے لگا پھر انہوں نے نماز پڑھی
اور بہت روئے یہاں تک کہ مجھ کو اُن کے حال پر رحم آگیا۔
تو زیادہ کھانے میں سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی نہ کر بلکہ کثرت

عِبَادَتِهِ فَلَسْتُ سَفِيَانٍ لَا تُشْتَمِعُ نَفْسُكَ كَمَا كَانَ
بُنْيَعُهُمَا فَلَسْتُ تَمْلِكُهُمَا كَمَا كَانَ هَوْيُكَ نَفْسَهُ
اِجْتِهَدِي فِي هَجْرِ الْحَرَامِ وَالتَّقْلِيلِ مِنَ الْحَلَالِ اِزْهَدْ
فِي الْكُلِّ عِنْدَ قُوَّةِ اِيْمَانِكَ وَ اِيْقَانِكَ فَتَصِيْرُ مِنْ
عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

لَا مِنْ عِبَادِ الْخَلْقِ وَالْاَسْبَابِ لَا مِنْ عَبِيدِ
الدُّنْيَا وَالْخُطُوْطِ وَاللَّهْمَوَاتِ وَالشَّيَاطِيْنِ لَا مِنْ عِبِيدِ
حُبِّ الْجَاهِ عِنْدَ الْخَلْقِ وَالتَّقْيِيْدِ بِاَقْبَابِهِمْ وَاِدْبَارِهِمْ
وَحَمْدِهِمْ وَذَمِّهِمْ هَذَا الشَّيْءُ لَا يَصْلِحُهُ مَا يَنْشِئُ قَبْلَهُ
اِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ خُطُوْةً وَاحِدَةً وَاَنْتَ مَعَ
نَفْسِكَ فِي بَيْتِ طَبْعِكَ وَهَؤُلَاءِ اِنِّي اَرَاكَ اَبَدَ الدَّهْرِ
مُقَيَّدًا بِالْخَلْقِ وَالْاَسْبَابِ هَذَا اِلَى مَقِيٍّ تَعْلَمُ مِنْ الْاَعْلَانِ
مَنْ قِيُوْدُهُمْ يَبْجَاهُ لَا كَيْفَ يَرَى قَلْبُكَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
وَهُوَ مَلَانٌ بِالْخَلْقِ كَيْفَ تَرَى بَابَ الْجَامِعِ وَاَنْتَ قَاعِدٌ
فِي بَيْتِكَ اِذَا خَرَجْتَ مِنْ دَارِكَ وَاَهْلِكَ وَوَلَدِكَ
رَأَيْتَ بِالْجَامِعِ لَنَا اسْتَخْلَفْتَ الْكُلَّ وَرَأَى ظَهْرَكَ
رَأَيْتَ هَكَذَا مَا دُمْتَ مَعَ الْخَلْقِ وَلَا تَرَى الْاَخْرَاقِ مَا
دُمْتَ مَعَ الدُّنْيَا لَا تَرَى الْاُخْرَةَ مَا دُمْتَ مَعَ الْاُخْرَةِ لَا
تَرَى رَبَّ الدُّنْيَا وَالْاُخْرَةِ اِذَا خَرَجْتَ عَنِ الْكُلِّ لَيْقَى
سِرِّكَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ لَا مِنْ حَيْثُ الصُّوْرَةَ بَلْ
مِنْ حَيْثُ الْمَعْنَى الْعَمَلُ لِلْقُلُوْبِ وَ الْمَعَانِي
لِلْاَسْرَارِ الْعَوْمُ اَعْرَضُوا عَنْ اَعْمَالِهِمْ نَسُوا جَمِيعَهُ
حَسَنَاتِهِمْ وَكَمْ يَطْلُبُوا الْيَعُوْضَ عَلَيْهَا فَلَا

عبادت میں اُن کی پیروی کر کیوں کر تو سفیان نہیں ہے تو اپنے نفس
کو ویسا جیسا کہ وہ پر کیا کرتے تھے پُر کر کیوں کر تو اُس کا ویسا جیسے
کہ وہ مالک تھے مالک نہیں ہے تو حرام کے چھوڑ دینے اور حلال
سے تقلیل پر کوشش کر قوت ایمان و ایقان کے ہوتے ہوئے ہر
چیز میں بے رغبتی کر پس تو اللہ کے بندوں میں سے ہو جائے گا
نہ کہ خلق و اسباب کے بندوں سے دنیا اور مظلوظ اور شہوات
اور شیطان کے بندوں سے نہ مخلوق کے نزدیک حسب وجاہ
اور اُن کی توجہ و عدم توجہ اور اُن کی تعریف و برائی کے بندوں سے
یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے تیرا قلب اس حالت میں کہ تو نفس کی معیت
میں اپنی طبیعت و خواہش کے گھر میں رہے ایک قدم بھی اتار دالہی
کے دروازہ کی طرف نہ چلے گا تحقیق میں تو تجھے ہمیشہ سے نفی و سبب
کا قید می بنا ہوا دیکھتا ہوں۔ یہ قید کب تک۔ تم اپنی قیدوں سے
خلاصی مجھ سے کیو۔ جلد رہائی حاصل کرو اسے جا بل تیرا قلب اس
حالت میں کہ اُس میں مخلوق بھری ہوئی ہوگی حتیٰ عز و جل کو کیسے دیکھ سکتا
ہے۔ تو گھر بیٹھے ہوئے جامع مسجد کا دروازہ دیکھ سکتا ہے۔
جب تو اپنے گھر اور اہل اور اولاد سے نکلے گا تو تو جامع مسجد کو
دیکھ سکے گا جب تو سب کو اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ دے گا تو تو اُس
کو دیکھے گا اسی طور سے جب تک کہ تو خلق کے ساتھ رہے گا خالق
کو نہیں دیکھ سکے گا جب تک کہ تو دنیا کے ساتھ رہے گا۔
آخرت کو نہ دیکھ سکے گا۔ جب تک تو آخرت کے ساتھ ہے
گا تو دنیا و آخرت کے رب کو نہ دیکھ سکے گا جب تو سب سے
علیحدہ ہو جائے گا تو تیرا باطن رب عز و جل سے ظاہری نہیں بلکہ
معنوی ملاقات کرے گا عمل واسطے قلوب کے ہے اور معانی
واسطے اسرار کے اللہ والوں نے اپنے عملوں سے اعراض کر لیا
اپنے تمام حسنات کو بھلا دیا اور اس پر بدلہ طلب نہ کیا پس یقیناً

جَرَمَ أَحَدُهُمْ دَا رَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَنْسِفُ فِيهَا نَصَبًا وَلَا يَنْسِفُ فِيهَا لُغُوبًا وَلَا يُقْطَعُ وَلَا ضَعْفٌ لَيْسَ فِيهَا كَسْبٌ وَلَا مَوْنَةٌ قَالَ بَعْضُ الْمُفَسِّرِينَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا يَنْسِفُ فِيهَا نَصَبًا يَعْنِي هَمَّ الْخَيْرِ وَتَحْصِيلُهُ وَمَوْنَةُ الْعِيَالِ الْجَنَّةُ فَضْلٌ كُلُّيَّ خَيْرٌ كُلُّيَّ رَاحَةٌ كُلُّيَّ عَطَاءٌ بِلَا حِسَابٍ كُلُّ الدَّائِرَةِ عَلَى حُضُورٍ قَلِيلٌ لِلَّهِ لَا يَعْلَمُ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَا يَخْلُقُهُ حُضُورٌ قَلِيلٌ عَمَّا وَجَلَّ لَا يَصْنَعُهُ إِلَّا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالتَّحْقِيقُ لِيُذَكِّرَهُ إِنْ تَنَظَّرْتَ تَنَظَّرْتَ إِلَى الْمَوْتِ وَإِنْ سَمِعْتَ سَمِعْتَ الْمَوْتَ ذِكْرُ الْمَوْتِ عَلَى الْحَقِيقَةِ بِالْيَقْظَةِ التَّامَّةِ يُغْفِرُ كُلَّ شَهْوَةٍ وَتَقِفُ فِي وَجْهِهِ كُلُّ فَرْحَةٍ أَذْكَرُوا الْمَوْتَ فَلَيْسَ لَكُمْ مِنْهُ قُوَّةٌ إِذَا صَغَرَ الْقَلْبُ نَسِيَ مَا سِوَى الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ الْقَتِيدُ يَوْمَ الْأَزْيِ الدَّائِمُ الْأَبَدِيُّ وَكُلُّ مَا سِوَاهُ مُحَدَّثٌ إِذَا صَغَرَ الْقَلْبُ صَادَ الْكَلَامُ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ صَوَابًا حَقًّا حَتَّى لَا يَرُدَّ كَادًا يُجَا طِبَ الْقَلْبُ الْقَلْبُ السِّرُّ السِّرُّ الْخُلُوعُ الْخُلُوعُ الْمَعْنَى الْمَعْنَى اللَّبُّ اللَّبُّ الصَّوَابُ الصَّوَابُ فَجَيْنِذُ يَكُونُ الْكَلَامُ مِنْهُ إِلَى الْقُلُوبِ كَالْبَدْرِ فِي رُحْنِ كَيْتَةٍ كَيْتَةٍ غَيْرِ سَبْحَةٍ يَتَبَدَّلُ إِذَا صَغَرَ الْقَلْبُ صَارَ شَجَرَةً تَهَا عَصَانٌ وَأَوْدَانٌ وَشِمَاءٌ يَصِيرُ فِيهِ مَنَافِعُ لِلْخَلْقِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْقَلْبِ

خدا نے اُن کو اپنے فضل سے ایسی جگہ پر آمارا جہاں اُن کو نہ غم لاحق ہوتا ہے اور نہ کسی قسم کا رنج و تکلیف اور نہ انقطاع اور نہ کمزوری نہ وہاں کسی قسم کا کسب ہے اور نہ محنت و مزدوری بعض مفسرین نے قول الہی لایینا فیہا نصب کی تفسیر فرمائی یعنی وہاں اُن کو نہ زور کا کم ہوگا اور نہ اُس کے حاصل کرنے کا اور نہ بال بچوں کے لیے محنت و مزدوری کا جنت تو سر بے فضل اور خیر اور کثیر راحت ہے اور عطا پر بلا حساب کا تمام دار مدار اللہ کے واسطے تیرے قلب کے حضور پر ہے جو کہ دنیا اور آخرت اور مخلوق کی غرض و علت سے جدا ہو۔ اللہ کے لیے حضور قلب بغیر موت کے اور بغیر اُس کی سچی یادداشت کے صحیح و درست نہیں ہو سکتا ہے اگر تو دیکھے تو موت کو دیکھے اگر تو سنے تو موت ہی کو سنے۔ حقیقت موت کی یاد پوری بیداری کے ساتھ ہر خواہش کو دشمن بنا لیتی ہے اور ہر خوشی کے پاس اگر ٹھہر جاتی ہے۔ تم موت کو یاد کیا کرو اُس سے تمہیں بچاؤ نہیں ہے۔ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو وہ ماسوے اللہ کو بھول جاتا ہے وہ تو قدیم و ازلی و ہم و ابدی ہے تمام چیزیں اُس کے ماسوا حادث و نو پیدا ہیں جب قلب درست ہو جاتا ہے تو اُس سے جو کلام نکلتا ہے حق و صواب ہی ہوتا ہے کوئی رد کرنے والا کسے رد نہیں کر سکتا ہے قلب قلب سے سرسبز سے طوالت خلوت سے معنی معنی سے مغز مغز سے صواب صواب سے خطاب کیا کرتا ہے اُس وقت اُس کا کلام تلبوں میں ایسا بیٹھ جاتا ہے جیسے کینج عمدہ نرم زمین غیر کھار میں جتنا ہے۔ جب قلب درست ہو جاتا ہے تو وہ ایسا جھاڑ بن جاتا ہے جس میں شاخیں اور پتے اور پھل سب کچھ ہوتے ہیں اُس میں تمام خلق اس دُجُن اور فرشتوں کے لیے نفع ہوتے ہیں جب قلب

صَحَّةٌ فَهَرَكْتُوْبَ الْحَيَوَانَاتِ صَوْرَةً
 بِلَا مَعْنَىٰ اِنْشَاءً بِلَا مِلْءٍ شَجَرَةً بِلَا
 شَمَرٍ قَفْصٌ بِلَا طَائِرٌ دَائِرٌ بِلَا سَاكِنٌ كُنْزٌ
 مَجْمُوعٌ فِيْهِ دَرَاهِمٌ دَنَانِيْرٌ وَجَوَاهِرٌ
 بِلَا مُتَّفِقٌ جَسَدٌ بِلَا رُوْحٌ كَالْجَسَادِ
 الَّذِي مَسِيْحَتْ اَحْجَارًا فَهِيَ صَوْرَةٌ بِلَا
 مَعْنَىٰ الْقَلْبُ الْمُعْرِضُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ الْكَافِرُ بِهِ مَمْسُومٌ وَلِهَذَا شَبَّهَهُ
 اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْحَجَرِ فَقَالَ ثُمَّ قَسَمْتُ
 قُلُوْبَكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحَجَارَةِ
 اَوْ اَشَدَّ قَسْوَةً لِّمَا لَمْ يَعْمَلْ بِنُورِ اِسْرَآئِيْلَ
 بِالْخَوَارِ اَمَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوْبَهُمْ
 حِجَارَةً وَطَرَدَهُمْ مِّنْ بَابِهِ هٰكذَا
 اَنْتُمْ يَا مُحَمَّدِيْنَ اِذَا لَمْ تَعْمَلُوْا
 بِاَمْرِ اَنْ تَحْكُمُوْا اَحْكَامَهُ يَسْخَرُ
 قُلُوْبَكُمْ وَيَطْرُدُهَا مِنْ بَابِهِ لَا تَكُوْنُوْا
 مِمَّنْ اَصْلَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى
 عِبَادِهِ اِذَا تَعَلَّمْتَ لِلْخَلْقِ عَمِلْتَ
 لِلْخَلْقِ وَ اِذَا تَعَلَّمْتَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَمِلْتَ
 لَهُ اِذَا تَعَلَّمْتَ لِلدُّنْيَا عَمِلْتَ لِلدُّنْيَا وَ اِذَا
 تَعَلَّمْتَ لِلاٰخِرَةِ عَمِلْتَ لِلاٰخِرَةِ الْفَرْعُ وَ تَبْنٰى
 عَلٰى الْاَصُوْلِ كَمَا تَبْنٰى تَدَانُ كُلُّ اِنَاٍ يَنْضَمُّ
 بِمَا فِيْهِ تَضَعُ فِيْ اِنَاَيْكَ نَفْطًا وَ تَرِيْدُ
 اَنْ يَنْضَحَ مِنْهُ مَاءُ النُّوْرِ لَا كَرَامَةِ
 لَكَ تَعْمَلُ فِي الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا

کے لیے صحت نہ ہو پس وہ مثل قلوب حیوانات کے ہے بغیر
 معنی کی صورت بغیر چڑی کا برتن بغیر پھل کا درخت بغیر پرند کا
 پنجرہ بغیر مکیں کا مکان۔ ایسے خزانہ کی طرح جس میں بہت درہم
 و دینار اور جواہر جمع کئے گئے ہوں اور کوئی خرچ کرنے والا نہ
 ہو۔ ایسا جسم جس میں روح نہ ہو مثل اُن جسموں کے جو مسخ ہو کر پتھر
 بن گئے۔ پس ایسے دل صورت بلا معنی ہیں جو قلب کر اللہ سے
 اعراض کرنے والا اور اُس کے ساتھ کفر کرنے والا ہو مسخ کیا
 گیا ہے اسی واسطے اللہ نے اُس کو پتھر سے تشبیہ دی ہے
 جیسا کہ ارشاد فرمایا پھر اُس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے
 پس وہ مثل پتھر کے ہیں یا اُن سے بھی زیادہ سخت جب کہ بنی
 اسرائیل نے توریت پر عمل دیکھا اللہ عزوجل نے اُن کے دلوں
 کا مسخ پتھر کے ساتھ کر دیا اور اُن کو اپنے دروازہ سے ہانک
 دیا۔ ایسے ہی اے امت محمدیہ جب کہ تم قرآن پر عمل نہ کرو
 گے اور اُس کے حکموں کو مضبوطی کے ساتھ نہ پکڑو گے تو اللہ
 تمہارے قلوب کو بھی مسخ کر دے گا اور اُن کو اپنے دروازہ
 سے ہانک دے گا۔ تم اُس جماعت سے نہ ہو جن کو باوجود
 علم اللہ نے گمراہ کر دیا۔ جب تو خلق کے لیے علم سکھے گا تو تیرا
 عمل خلق کے لیے ہو گا اور جب تو علم اللہ کے واسطے سکھے گا
 تو تیرا عمل خدا کے لیے ہو گا جب تو علم دنیا کے لیے سکھے گا تو
 تیرا عمل خدا کے لیے ہو گا اور جب تو علم آخرت کے لیے سکھے
 گا تو تیرا عمل آخرت کے لیے ہو گا شاخوں کی بنیاد جڑوں
 پر ہو کر پتی ہے جیسا کہ کرسے گا و سیاہ لہ پائے گا۔ ہر برتن
 سے وہی ٹپکے گا جو کہ اُس کے اندر ہو گا۔ تو اپنے برتن ہی بد بودار
 روغن رکھ کر یہ چاہے کہ اُس سے گلاب ٹپکے یہ کیسے ہو سکتا
 ہے۔ تیری کوئی عزت نہیں تو دنیا میں دنیا اور اہل دنیا کے لیے

وَلَا بَنَاتُهَا وَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ لَكَ الْاِخْوَةُ
عَدَا لَا كَرَامَةً لَكَ عَمِلْتَ لِلْخَلْقِ وَتُرِيدُ
أَنْ تَكُونَ لَكَ الْخَالِقُ عَدَا وَالْقُرْبُ
مِنْهُ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِ لَا كَرَامَةً لَكَ
هَذَا هُوَ الظَّاهِرُ وَالْأَعْلَى وَإِنْ
أَعْطَاكَ هُوَ تَقْصِدًا بَغِيرَ عَمَلٍ فَذَلِكَ إِلَيْهِ
الطَّاعَةُ حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّعْصِيَّةُ
عَمَلُ النَّارِ وَبَعْدَ ذَلِكَ الْأَمْرُ إِلَيْهِ
إِنْ شَاءَ أَشَابَ وَاحِدًا مِمَّا يَغْيِرُ
عَمَلٍ أَوْ عَاقَبَ وَاحِدًا مِمَّا يَغْيِرُ عَمَلٍ
فَذَلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ لِمَا يَرِيدُ لَا يُسْأَلُ
عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ لَوْ أَذْخَلَ
وَاحِدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ النَّارَ
كَانَ عَادِلًا وَكَانَ ذَلِكَ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ
يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَقُولَ صَدَقَ الْأَمْرُ وَ
لَا نَقُولَ لِمَ وَكَيْفَ هَذَا يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ
وَلَوْ كَانَ عَنْ عَدْلِ وَحَقٍّ وَهُوَ شَيْءٌ لَا
يَكُونُ وَلَا يَفْعَلُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ اسْمَعُوا
مِنِّْي وَاعْقِلُوا مَا أَقُولُ فَإِنِّي عَلَامٌ مَنْ تَقَدَّمَ
أَقْبَتَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنْشُرَ أَمْتَهُمْ وَأَنَادَى
مِنْهَا وَلَا أَخْوَفُهُمْ فِيهَا وَلَا أَدْعِيهَا مِمَّا أَبْدَأُ
بِكَلَامِهِمْ وَأَنْفَى بِلَايٍ وَاطْلُبُوا الْخَيْرَ مِنْ جَنَدِهِمُ وَالْبَرَكَهَ مِنْ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَهْلَكُنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِبَرَكَاتٍ مُتَابِعَتِي لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبِرِّئِي بِوَالِدَيْيَ وَوَالِدَتِي

عمل کرتا ہے اور تو چاہتا ہے کہ کل تجھے آخرت ملے تیری کوئی
عزت نہیں تو عمل تو خلق کے لیے کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ تجھے
کل خالق مل جائے اور اس کا قرب و توجہ نصیب ہو تیری کوئی
عزت نہیں ظاہر و اغلب تو یہی ہے۔ اگر وہ تجھ کو بغیر عمل کے
اپنے فضل سے عطا فرمادے تو اس کا اختیار اسے ہے۔
طااعت جنت کا عمل ہے اور گناہ و دوزخ کا عمل ہے اس
کے بعد اختیار اللہ عز و جل کو ہے اگر وہ چاہے ہم میں سے
کسی کو بغیر عمل کے ثواب عطا فرمادے یا وہ ہم میں سے کسی
کو جسے چاہے بغیر عمل کے عذاب دیدے پس اس کا اختیار
اسی کو ہے جو چاہے وہ کرے اُس سے باز پرس نہیں
اور مخلوق سے باز پرس کی جائے گی۔ اگر وہ (فرما) انبیاء کرام
و صالحین میں سے کسی کو دوزخ میں داخل کر دے تب بھی وہ
عادل ہے اور یہ اُس کی حجت بالغہ ہوگی۔ ہم پر تو یہی واجب
ہے کہ ہم کہیں معاملہ و حکم پہلے اور ہم چوں و چرا نہ کریں ایسا
نہ کہتا ہے اور ممکن ہے اور اگر تو کا حق بجانب ہوگا اور سزا پا
انصاف ہوگا یہ ایسی بات ہے جو ہوگی نہیں۔ اور نہ وہ اس میں
سے کوئی بات کرے گا تم میرا کلام سنو اور جو کچھ میں کہہ رہا ہوں
اسے سمجھو تحقیقی میں متقدمین کا غلام ہوں اُن کے روبرو کھڑا ہوا
ہوں اُن کے اسباب کو کھولنا پھیلاتا ہوں اور اُس پر اوار لگاتا ہوں
اور اس میں اُن کی نیابت نہیں کرتا، ہوں اور نہ اُس کو اپنا مالوک
مال بناتا ہوں۔ میں ابتداء اُن کے کلام سے کرتا ہوں اور میرے اُس
کو اپنی طرف سے دہرا دیتا ہوں اور اُن سے بھلائی
طلب کرتا ہوں اور اللہ عز و جل سے برکت چاہتا ہوں۔
اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے رسول سے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتداء
کی وجہ سے اور اپنے والدین کے ساتھ اللہ اُن دونوں پر

رَحِمَهُمَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْيَدَيَّ ذَهَبًا فِي الدُّنْيَا
مَعَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهَا وَالْيَدَيَّ وَافَقَتَهُ عَلَى ذَلِكَ
وَدَحِيبَتٍ يَفْعَلُهُ كَانَا مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ وَ
الْيَاكَنَةِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى الْخَلْقِ وَمَا عَلَى
مَنْهُمَا وَلَا مِنَ الْخَلْقِ اتَّيْتُ إِلَى الرَّسُولِ
وَالْمُرْسَلِ بِهِمَا أَنْجَمَ كُلَّ خَيْرِي وَيَعْمُرِي
مَعَهُمَا وَعِنْدَهُمَا مَا أُرِيدُ مِنَ الْخَلْقِ
سِوَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمِنْ الْأَرْبَابِ غَيْرِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ يَا
عَالِمُ كُلُّ مَلِكٍ مِنْ لِسَانِكَ لَا مِنْ قَلْبِكَ مِنْ
صُرَّتِكَ لَا مِنْ مَعْنَاكَ الْقَلْبُ الصَّحِيحُ
يَهْرُبُ مِنَ الْكَلَامِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنَ اللِّسَانِ
دُونَ الْقَلْبِ فَيَصِيرُ وَقْتُ سَمَاعِهِ كَالظَّيْرِ
فِي الْفَيْصِ وَكَالْمُخَافَةِ فِي السَّجْدِ إِذَا اتَّفَقَ
وَاحِدٌ مِنَ الصِّدِّيقِينَ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ مِنَ
الْعُلَمَاءِ الْمُتَافِقِينَ كَانَتْ كُلُّ أُمْنِيَّتِهِ الْخُرُوجُ
مِنْهُ لِلْقَوْمِ عِلَامَةً فِي وَجْهِ الْمَرَأَيْنِ الْمُتَافِقِينَ
الَّذِينَ جَالَيْنِ الْمُبْتَدِعِينَ أَعْدَاءَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَعْدَاءَ رَسُولِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَجْهِهِمْ
وَفِي كَلَامِهِمْ لَيْفَةً مِنَ الصِّدِّيقِينَ
كُنْ أَوْ هُمْ مِنَ الْأَسَدِ هُمْ يَخَافُونَ
أَنْ يَحْتَرِقُوا بِنَارِ قُلُوبِهِمْ الْمَلَامَةَ
تَرْفَعُهُمْ مِنَ الصِّدِّيقِينَ
وَالصَّالِحِينَ أَحَدُهُمْ عِنْدَ
الْعَوَامِ كَبِيرٌ وَعِنْدَ الصِّدِّيقِينَ

رحمت فرمائے نحوئی کی وجہ سے کلام کا اہل بنا دیا ہے میرے
والد ماجد نے باوجود دنیا پر قادر ہونے کے اُس سے بے رُقی
کی اور میری والدہ ماجدہ نے اس پر اُن کی موافقت کی اور وہ
اُن کے فعل پر راضی رہیں۔ وہ دونوں اہل صلاح و دیانت اور
ظلم پر شفقت کرنے والوں سے تھے اور میرے اوپر اُن
دونوں سے اور مخلوق سے کوئی احسان نہیں ہے میں تو رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے بھیجنے والے کی طرف آیا ہوں
انہیں دونوں سے فوز و فلاح پاتا ہوں۔ میری ہر بھلائی اور نعمت
انہیں دونوں کی معیت میں اور انہیں دونوں کے پاس ہے میں
مخلوق میں سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور ارباب میں سے
اپنے رب عزوجل کے سوا کسی کو نہیں چاہتا ہوں۔

اے عالم نیز او عظمیٰ محض زبان سے ہے تیرے قلب سے
تیری صورت سے گزیرے معنی سے نہیں ہے صحیح قلب اُس کلام
سے جو کہ زبان سے ہوتا ہے ذکر دل سے بھاگتا ہے نفرت کرتا ہے
پس وہ ایسے کلام کے سننے کے وقت ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ
پرندہ پنجہ میں اور منافی مسجد میں۔ جب اتفاقاً کوئی شخص صدیقین
میں سے منافق عاملوں کی مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو اُس کی کامل
آرزو وہاں سے نکل جانے کی ہوتی ہے ریاکاروں منافقوں و
دجالوں بدعتیوں کی چہروں کی علامتیں جو کہ اللہ اور اُس کے رسولوں
کے دشمن ہیں اللہ والوں کو معلوم ہیں۔ اُن کی علامتیں اُن کے
چہروں اور اُن کے کلام میں ظاہر ہوتی ہیں وہ صدیقین سے ایسے
بھاگتے ہیں جیسے کہ شیر سے اُن کے قلوب کی آگ سے جل جانے
کا خوف کرتے ہیں فرشتے اُن کو صدیقین و صلحا کی جماعت
سے دھکے دے کر ہٹا دیتے ہیں ایسا مکار عالم عوام کے
نزدیک بڑا اور بزرگ ہوتا ہے اور صدیقین کے نزدیک

ذیل وحقیعہ عوام کے نزدیک وہ آدمی ہوتا ہے اور صدیقین کے
نزدیک بلی اُن کی نگاہوں میں اس کی کچھ قدر ہی نہیں ہوتی ہے۔
صدیق نور الہی سے دیکھا کرتا ہے نہ کاچی آنکھوں کے نور سے
اور نہ آفتاب و قمر کے نور سے یہ اللہ کا عام نور ہے اور اس صدیق
کے لیے ایک خاص نور ہے جو کہ اس کو اللہ عز و جل حکم کے
مضبوط کر دینے اور اُس کے ايقان کے بعد جو کہ کتاب و سنت
ہے عطا فرمادیتا ہے وہ اُن پر عمل کرتا ہے پس اُس کو نور علم عطا
فرمادیا جاتا ہے۔ اے اللہ ہم کو اپنا حکم اور اپنا
علم اور اپنا قرب عطا فرما آمین۔

اے منافقو! اللہ تمہیں برکت نہ دے پس تم بکثرت
ہو۔ تمہارا تمام مشغلا اپنے اور خلق کے درمیان کے معاملات
کو سنوارنا اور اپنے اور خدا کے درمیان کے معاملات کو خراب
کر دینا ہے۔ اے اللہ تو مجھ کو اُن کے اوپر مسلط کر دے
تاکہ میں زمین کو اُن کے وجود سے پاک کر دوں اس زمین میں!
منافقوں کے نفاق کی علامت یہ ہے کہ وہ میری طرف اور
میرے پاس نہیں آتے ہیں اور نہ وقت ملاقات وہ مجھ سے
سلام کرتے ہیں پس وہ اگر ایسا کرے گا تو اُس کا یہ کرنا بھی بکل
ہو گا۔ یہ دین پستی پر ہے جس کی دیواریں گر رہی ہیں۔ اے اللہ
مجھ کو اس کے بنانے کے لیے مددگار عطا فرما۔ آمین

اے منافقو! یہ عمارت تمہارے ہاتھوں میں بنے گی
تمہارے لیے کچھ عزت نہیں تاکہ وہ تمہارے ہاتھوں پر بن
سکے تم بنا بھی کیسے سکتے ہو کہ تمہیں بنانے کا کام آتا ہے اور
تمہارے پاس اُس کے ہتیار ہیں۔

اے جاہلو! تم اپنے دین کی دیواروں کو بناؤ پھر تم
دوسروں کی عمارت کے بنانے میں مشغول ہو جب تم مجھ سے

حَقِيرٌ عِنْدَ الْعَوَامِ اَدْعَىٰ وَعِنْدَ الصِّدِّيقِيْنَ
سَيُّوْرٌ لَا وَرَانَ لَهُ عِنْدَهُمْ الصِّدِّيقُ يَنْظُرُ بِبُؤْرٍ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبُوْرُ عِيْنِيْهِ وَلَا يَبُوْرُ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ هَذَا نُوْرُ اللّٰهِ الْعَامُّ وَلَهُ نُوْرٌ خَاصٌّ
اَعْطَايَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا النُّوْرَ بَعْدَ اَحْكَامِ
الْحُكْمِ وَرَتْقَايْنِ وَهُوَ اَكْتَابُ وَالسُّنَنُ
عِيْلَ بِهِمَا فَاعْطَىٰ نُوْرَ الْعِلْمِ اَللّٰهُمَّ
اَزِدْنِيْ حُكْمَكَ وَعِلْمَكَ وَفُرْ بِكَ اٰمِيْنَ
لَا بَارَكَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْكُمْ۔

يَا مَنَافِقُوْنَ مَا اَكْتَرَكُمُ كُلُّ شُغْلِكُمْ
فِيْ عِمَارَةٍ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْخَلْقِ وَتَخْرِيْبِ
مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْنِيْ
عَلٰى رُؤُوسِهِمْ حَتّٰى اُطْلِمَ الْاَرْضُ مِنْهُمْ
عَلَامَةٌ يَفْنٰقُ الْمُنَافِقُ فِيْ هَذَا الزَّمٰنِ اَنْ
لَّا يَدْخُلَ عِنْدِيْ وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيَّ اِذَا لَقِيْنِيْ
فَاِنْ فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ تَكْلِفًا مِنْهُ هَذَا
الدِّينُ اَوْ دِيْ تَتَوَاقَعُ جِيْطَانُهُ اَللّٰهُمَّ
اَزِدْنِيْ اَعْوَانًا عَلٰى بِنَائِهِ مَا يَبْنِيْ
عَلٰى اَيْدِيْكُمْ۔

يَا مَنَافِقُوْنَ لَا كَرَامَةَ لَكُمْ حَتّٰى يَبْنِيْ عَلٰى
اَيْدِيْكُمْ كَيْفَ تَبْنُوْنَ وَلَيْسَتْ لَكُمْ صُدُوْعُ الْبِنَاءِ
وَلَا التَّكْوُنُ۔

يَا جُهَالُ اَبْنُوا حِيْطَانِ اَدْيَا بَيْنَكُمْ
لَهُ تَفَرُّغُوا لِبِنَائِهِ غَيْرَكُمْ اِذَا

إِذَا عَادَ يَتَوَكَّفُ فِي فَتْدٍ عَادِيَتُمْ فِي اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَرَسُولُهُ لَا فِي قَائِلِهِ بِنَصْرِهِمَا لَا تَتَّبِعُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ إِبْهَمًا إِبْهَمًا
يُوسُفَ عَدِيَّةً أَسْلَامَ عَلَى قَتْلِهِ فَكَمْ يَتَّبِعُونَ
كَيْفَ كَانُوا يَفْقَهُونَ وَهُوَ مَلِكٌ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَنَبِيٌّ مِنْ أَنْبِيَائِهِ حَسْبُ يَتَّى مِنْ
صِدِّيقِيهِ وَقَدْ سَبَقَ عَلَيْهِ أَنْ يَجْرَعَ
مَصَالِحَ الْخَلْقِ عَلَى يَدِيهِ هَكَذَا أَنْتُمْ يَا
مُتَافِعِي هَذَا الزَّيْمَانِ تُرِيدُونَ أَنْ تُهْلِكُونِي
لَا كَرَامَةَ لَكُمْ أَيْدِيكُمْ تَقْصُرُ عَنْ ذَلِكَ لَرَّ
لَا الْحُكْمَ لَعَيْنَتْ عَلَيْكُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا الْحُكْمُ
هُوَ أَسَاسُ الْأَمْرِ فِي حَالَةِ الْفَيَّامِ مَعَ الْحُكْمِ
وَفِي حَالَةِ الْفَيَّامِ مَعَ الْعِلْمِ الْقَوْمُ لَا يَخَافُونَ
مِنَ الْخَلْقِ لَا تَهْمُ فِي جَنْبِ آمِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَتَوَلَّيْهِ وَحِفْظُهُ لَا يَبَالُونَ بِأَعْدَائِهِمْ
لَا تَهْمُ عَنْ قَرِيبٍ يَرَوْنَهُمْ مُقْطَعِينَ الْأَيْدِي
وَالْأَسْرَجِلَ وَالْأَلْسُنَ عَلِمُوا وَكَحَقَّقُوا أَنَّ
الْخَلْقَ عَجَزٌ عَدَامٌ لَا هُلْكَ بِأَيْدِيهِمْ وَلَا
مُلْكٌ لَا غِنَى بِأَيْدِيهِمْ وَلَا فَتْرٌ لَا
مَنْزِلَ بِأَيْدِيهِمْ وَلَا نَفْعَ وَلَا مَلِكٌ عِنْدَهُمْ
إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا قَادِرَ عَلَيْهِ وَلَا
مُعْطَى وَلَا مَانِعَ وَلَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ
غَيْرُهُ وَلَا مُجِيبَ وَلَا مُبِيتَ غَيْرُهُ هُمْ
فِي مَرَا حَةٍ مَنْ تَعْلِلَ الشُّرَكَ هُمْ
فِي مَرَا حَةٍ مَنْ تَعْلِلَ الشُّرَكَ هُمْ

دشمنی کرو گے پس تحقیق تم اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرو گے
کیوں کہ میں اُن دونوں کی مدد کے ساتھ قائم ہوں تم بغاوت
نہ کرو بے شک اللہ عزوجل اپنے امر پر غالب ہے۔
یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ کے قتل کے لیے
کوشش کی پس قدرت نہ پائی۔ قدرت پاتے بھی کیسے وہ تو
اللہ کے نزدیک بادشاہ اور اس کے نبیوں میں سے ایک
نبی اور اس کے صدیقوں میں سے ایک صدیق تھے اور سابقہ
الہی میں اُن پر یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ اُن کے ہاتھوں پر خلق اللہ
کی مصلحتیں پوری ہوں گی اسی طور سے تم اسے اس زمانہ کے
منافقو! میری ہلاکت کے خواہشمند ہو مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو۔
تمہارے لیے کوئی بزرگی نہیں ہے۔ تمہارے ہاتھ اس سے
قاصر رہیں گے۔ اگر احکام شریعتی حکمتیں نہ ہوتیں تو میں البتہ ہر ایک کو
یقین کے ساتھ بتا دیتا کہ فلاں فلاں منافق دشمن ہے حکم او علم
کے ساتھ قائم رہنے میں ہر امر کی بنیاد حکمتیں ہیں اہل اللہ مخلوق
سے نہیں ڈرا کرتے ہیں کیوں کہ وہ امن اور حفاظت اور سرپرستی
الہی کے پہلو میں رہا کرتے ہیں انھیں اپنے دشمنوں سے پرہیز
ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اُن کو عنقریب ہاتھ اور پاؤں کاٹا ہوا
اور زبان بریدہ دیکھ لیں گے انھیں تحقیقی طور پر معلوم ہو گیا ہے
کہ مخلوق عاجز و معدوم ہیں۔ اُن کے ہاتھ میں ہلاکت ہے
اور نہ حکومت نہ اُن کے ہاتھ میں امیر ہے اور نہ فقیر نہ اُن
کے ہاتھ میں نسیان ہے اور نہ نفع اُن کے نزدیک تو خدا
کے سوا کوئی بادشاہ ہی نہیں ہے نہ اس کے سوا کوئی قدرت
والا ہے اور نہ دینے والا اور نہ منع کرنے والا اور نہ کوئی
ضرر و نفع پہنچانے والا۔ نہ کوئی اس کے سوا زندگی و موت دینے
والا ہے وہ تو شرک کے بوجھ سے راحت میں ہیں وہ توفیق کے

برگزیدگی و انتخاب کے مقام میں خدا کے ساتھ انس میں اور راحت میں رہتے ہیں۔ وہ تو اس کی راحت و لطف اور اس کی مناجات سے لذت حاصل کرنے والے ہیں دنیا ہو یا نہ ہو آخرت ہو یا نہ ہو انھیں کچھ پروا ہی نہیں۔ خیر و شر ہو یا نہ ہو انھوں نے ابتداء امر میں دنیا اور مخلوق اور شہوتوں کے شعلی زہد میں تکلیفیں اٹھائیں۔ پھر جب اس پر انھوں نے مداومت کی اللہ عزوجل نے ان کے تکلف کو ان کی طبیعت اور عظیم الہی بنادیا ان کا زہد واقعی زہد اور ان کی طبیعت واقعی طبیعت بن گئی تم ان سے تعلیم حاصل کرو۔ طاعات الہی میں تکلیف و تکلف برداشت کرو اور گناہوں کو چھوڑ دو اور بری باتوں سے علیحدہ ہو جاؤ یہ تکلف و تکلیف انجام کار میں طبیعت بن جائے گا۔ تم اپنے رب عزوجل کے کلام کو سمجھو اور اس پر عمل کرو اور اپنے عمل انخلاص کے ساتھ کرو۔

اے غلام تو تو سراپا نفس اور طبیعت اور خواہش بن گیا ہے تو اجنبی عورتوں اور بچوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے پھر کہتا ہے مجھے ان کی پروا نہیں ہے۔ تو جھوٹ بولتا ہے فریعت و عمل اس میں تیری موافقت نہیں کرتی۔ تو آگ کو آگ سے لکڑی کو لکڑی سے ملائے چلا جاتا ہے پس یقیناً تیرے دین و ایمان کا گھر جل اٹھے گا شعلہ پذیر ہو گا انکار شرع اس بات میں عام ہے فریعت نے اس میں کسی کا اشتنا نہیں کیا ہے اولاً ایمان اور معرفت اور قوت اور قرب الہی پیدا کر پھر اس کی نیابت میں مخلوق کا طیب بن جاؤ ان کا علاج کرو۔

تجہ پرانوں ہے تو سانپوں کو کیسے چھوڑنا اور اٹل پلٹ کر تباہی حالانکہ تو نہ تو سانپ پکڑنے والوں کا ہنر جانتا ہے اور نہ تو نے تریاق کھایا ہے۔ تو خود اندھا ہے آدمیوں

فِي اَصْطِفَاءٍ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي اُنْسٍ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي رَاحَةٍ مَّعَهُ مُتَلَذِّذُونَ بِرُوحِهِ وَطُفَيْهِ وَمُنَاجَاتِهِ لَا يَبَالُونَ كَانَتْ الدُّنْيَا اَوْ لَمْ تَكُنْ كَانَتْ لِلْآخِرَةِ اَوْ لَمْ تَكُنْ كَانِ الْخَيْرُ وَالْشَّرُّ اَوْ لَمْ يَكُنْ فِيْ بَدَايَةِ اَمْرِهِمْ تَكَلَّفُوا الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا وَالْخُلُقِ وَالشَّهْوَاتِ فَلَمَّا دَامُوا عَلَى ذٰلِكَ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَكَلَّفَهُمْ طَبْعًا وَ مَوْهَبَةً صَارَ الزُّهْدُ زُهْدًا وَ الطَّبْعُ طَبْعًا تَعَلَّمُوا مِنْهُمْ تَكَلَّفُوا الطَّاعَاتِ وَ اَتْرَكُوا الْمَعَاصِيَ وَ الْمُنْكَرَاتِ وَ قَدْ صَارَتْ التَّكَلُّفُ طَبْعًا تَقَهَّمُوا كَلَامَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَ اعْمَلُوا بِهِ وَ اَحْلِصُوا فِيْ اَعْمَالِكُمْ.

يَا غُلَامُ اَنْتَ نَفْسٌ وَ طَبْعٌ وَ هَوًى تَقْعُدُ مَعَ النِّسْوَانِ الْاَجَانِبِ وَ الصَّبِيَّانِ ثُمَّ تَقُولُ لَا اُبَالِي بِهِمْ كَذَبْتَ لَا يُوَافِقُكَ الشَّرْعُ وَ لَا الْعَقْلُ تَضَيِّفُ نَارًا اِلَى نَارٍ حَطْبًا اِلَى حَطْبٍ فَلَا جَرَمَ يَشْتَعِلُ دَارُ دِيْنِكَ وَ اِيْمَانِكَ اِنْكَارُ الشَّرْعِ لِهَذَا عَامٌ لَّكُمْ يَسْتَنْ فِيْهِ اَحَدًا اَحَصَلَ الْاِيْمَانَ وَ الْمَعْرِفَةَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ قُوَّةَ الْقُرْبِ ثُمَّ اَصْبَحَ طَبِيبًا لِلْخَلْقِ نِيَابَةً عَنِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ.

وَيْلَكَ كَيْفَ تَمَسُّ الْحَيَاتِ وَ تَقْدِبُهَا وَ اَنْتَ مَا تَعْرِفُ صَنْعَةَ الْحَوَا وَ لَا اَكَلَتِ التَّرْيَاقُ اَعْمَى

کی آنکھوں کا تو کیا علاج کرے گا۔ تو بہرہ ہے آدمیوں کو کیسے تعلیم دے گا۔ جاہل ہے تو دین کی کیا درستی کرے گا۔ جو کہ دربان نہیں ہے وہ شاہی دروازہ کی طرف لوگوں کو کیسا بڑھائے گا تو اللہ عزوجل اور اُس کے قرب اور مخلوق کے متعلق اس کی سیاست سے جاہل ہے

یہ ایسی چیز ہے جو نہ میری عقل میں آسکتی ہے اور نہ تمہاری عقل میں نہ میں اُس کا ضبط کر سکتا ہوں اور نہ تم اُس کی حقیقت و تفسیر خدا کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا ہے تم استوار و قبول کرو یہ تحقیق میں بادشاہ کی طرف سے منادی اور تم میں اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہوں میں دین کے بارے میں سب مخلوق سے زیادہ بے شرم ہوں۔ میں خدا اور اُس کے رسول کی طرف داری میں تم میں سے کسی سے حیا کرنے والا نہیں ہوں۔ میں اُن دونوں کا کارندہ اُن کی پیشی میں کام کرنے والا اُن دونوں کی طرف نسبت رکھنے والا ہوں یہ دنیا فانا ہونے والی جلی جانے والی ہے۔ یہ آفتوں اور بلاؤں کا گھر ہے اس میں کسی کو خوش عیشی نصیب نہیں ہے خصوصاً دانا و عاقل کے لیے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ دنیا میں دانا اور موت کے یاد کرنے والے کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوتی ہے جس کے مقابلہ میں درندہ منہ کھولے ہوئے اُس سے قریب ہو گا اُسے کیسے قرار پڑے گا اُس کی آنکھ کیسے سوتے گی۔

اے غافلو! برابر اپنا منہ کھولے ہوئے ہے موت کا درندہ اور اژدھا دونوں اپنا منہ کھولے ہوئے ہیں بادشاہ قضاء و قدر کا جلا اپنے ہاتھ میں تلواریں حکم کا منتظر کھڑا ہوا ہے۔ لاکھوں کروڑوں میں سے ایک آدھ ہی ایسا ہو گا جو اس حکمت پر خبردار اور یقین غفلت کے بیلار ہوا تہ اندام اس میں کوئی ایسی صفت و کاری گری سیکھنا ضروری ہے جس کے ذریعہ

كَيْفَ تَدَاوَى اَعْيُنَ النَّاسِ اَخْرُسَ كَيْفَ تَعْلَمُ النَّاسُ جَاهِلٌ كَيْفَ تُتَيَّمُ الْيَتَامَ مَنْ لَيْسَ يَحَاجِبُ كَيْفَ يُقَدِّمُ النَّاسُ اِلَى بَابِ الْمَلِكِ اَنْتَ جَاهِلٌ يَا لَهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ يَفْقَدُ رَيْتَهُ وَ قَرْبَهُ وَ سِيَّاسَتَهُ لِيَخْلُقَهُ مَا لَا يَعْقِلُ فِي وَ مَا يَعْقِلُ لَكُمْ مَا لَا يَصْبِطُ لِي وَ مَا يَصْبِطُ لَكُمْ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلُهُ اِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَسْمَعُوا وَ اَقْبَلُوا اِنِّي دَاعِيَ الْمَلِكِ نَائِبٌ رَسُوْلُهُ فَيَكْمُ اَوْقَمُ الْخَلْقِ فِي الدِّيْنِ لَا اَسْتَحْيِي مِنْكُمْ فِي جَانِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ جَانِبِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا عَامِلُهُمَا رُوْكَارِي بَيْنَ اَيْدِيهِمَا مُنْتَسِبٌ اِلَيْهِمَا هَذِهِ الدُّنْيَا فَاَيُّهُ ذَا هِبَةٍ هِيَ دَارُ الْاَفَاَتِ وَ الْبَلَايَا مَا يَصْفُو اِرَاحِدٍ فِيهَا مَا عَيْشٌ لَا سِيَّامًا اِذَا كَانَ حَكِيْمًا كَمَا قِيلَ الدُّنْيَا لَا تَقْدَرُ فِيهَا عَيْنٌ حَكِيْمٌ عَيْنٌ ذَا كِرَالِ مَوْتٍ مَنْ كَانَ السَّبْعُ بِحَذَائِهِ فَاتِحًا فَتَاهُ قَرِيْبًا اِلَيْهِ كَيْفَ يَسْتَقِرُّ قَرَامُهُ وَ تَنَامُ عَيْنُهُ۔

يَا غَافِلُونَ الْقَبْرَ فَاتِحُ فَمَهْ سَبْعُ الْمَوْتِ وَ ثُعْبَانُهُ فَاتِحُ حَانَ فَمَهْمَا سَيَّافُ سُلْطَانِ الْقَدْرِ بِيَدِهِ السَّيْفُ وَ هُوَ مُنْتَظَرُ الْاَمْرِ مِنْ كُلِّ اَلْفِ اَلْفٍ وَ اِحْدَى يَكُونُ عَلَى هَذِهِ الْحِكْمَةِ مُسْتَقْبِطٌ يَلَا غَفْلَةً لَا يَبْدُ فِي بَدَايَةِ اَمْرِكَ مِنْ صُنْعَةٍ تَكْتَسِبُ بِهَا

وَتَا كُلُّ مِنْهَا حَتَّى يَقْوَى إِيْمَانُكَ فَإِذَا
دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ وَثَبْتَ أَخْرَجَكَ الْحَقُّ
عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الشَّوْكَلِ فَيُطْعِمُكَ مِنْ
غَيْرِ سَبَبٍ يَا مُشْرِكًا بِسَبَبِهِ لَوْ ذُقْتَ
الْأَكْلَ بِالشَّوْكَلِ لَمَا أَشْرَكَتَ وَ
لَقَعَدْتَ عَلَى بَابِهِ مُتَوَكِّلًا عَلَيْهِ وَانْفَعًا
بِهِ مَا أَعْرِفُ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ إِلَّا مِنْ
شَيْئَيْنِ إِمَّا بِالْكَسْبِ مَعَ مَلَأَ نَرْمَةِ
الشَّرْعِ أَوْ بِالشَّوْكَلِ

وَيْلَكَ مَا تَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ تَتْرُكُ كُسْبَكَ وَتَكْذِبِي مِنَ النَّاسِ
الْكَسْبَ بَدَايَةَ وَالشَّوْكَلُ نِهَآيَةَ فَمَا
أَرَى لَكَ بَدَايَةَ وَلَا نِهَآيَةَ إِنْ أَقُولُ
لَكَ الْحَقَّ وَلَا أَسْتَحْيِي مِنْكَ اسْمَعُ وَأَقْبَلْ
وَلَا تُنَازِعْ مُنَازَعَةَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
إِنِّي أَنَا هَذَا الْخَلْقُ فِيكُمْ وَفِيهِمَا فَيُرِيكُمْ
وَفِي حَمْدِكُمْ وَذَمِّكُمْ إِنْ أَخَذْتُ مِنْكُمْ
أَخَذْتُ لِيغَيِّرُنِي لِي كَلَامِي عِنْدَكُمْ فَضَرْبَةً
لَا ذَنْبَ أَمَرْتُ بِهِ بِطَرِيقِ أَعْرِفْهَا أَقْطَعُ
بِصِحَّتِهَا لَيْسَ لِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
نَاسِخٌ يَنْسُخُهُ وَلَا مَارِعٌ يَمْنَعُهُ

وَيُحَاكَ لَا يَغُرُّكَ مَقَالَاتُ
النَّاسِ أَنْتَ تَعْرِفُ أَمَّا أَنْتَ فِيهِ
وَعَلَيْهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَلْ

سے تو کسب کرے اور خورد و نوش کرے یہاں تک کہ تیرا
ایمان قوی ہو جائے پس جب تو اس پر مداومت کرے گا
اور ثابت قدمی دکھائے گا تو حق عزوجل تجھ کو توکل کی طرف
لے جائے گا اور وہ بغیر سبب کے تجھے کھانا کھلائے گا۔
اے شرک اپنے سبب کے ساتھ شرک کرنے
والے اگر توکل کے کھانے کا ذائقہ چکھ لیتا تو تو کبھی شرک
نہ کرتا اور تو اس کے دروازہ پر توکل بن کر اس پر بھروسہ کر کے
بیٹھ جاتا۔ میں صرف دو طریقوں سے خورد و نوش کو جانتا ہوں
یا پابندی بشرن کے ساتھ کسب کرنے سے یا توکل سے۔

تجھ پر افسوس تو تو خدا سے بھی نہیں شرماتا ہے کئی!
چھوڑ کر تو آدمیوں سے گداگری کرتا ہے کسب و کمائی ابتدائی
امر ہے اور توکل انتہائی امر پس میں تیرے لیے نہایت پاتا
ہوں اور نہ انتہا میں بر تحقیق تجھ سے حق بات کہتا ہوں اور
تجھ سے شرم نہیں کرتا ہوں۔ سن اور قبول کر اور خدا کے معاملہ
میں جھگڑا نہ کریں تمہاری ذات اور تمہارے مال و متاع اور
تمہاری تعریف و مذمت میں ساری مخلوق سے زیادہ زاہد ہوں
اگر میں نے تم سے کچھ لیا بھی ہے تو اپنے لیے نہیں بلکہ
دوسروں کے واسطے لیا ہے۔ تمہارے روبرو میرا کلام
و غلط ایک کاری ضرب و جملہ ہے جس کا مجھے ایسے طریقہ سے
حکم دیا گیا ہے جس کو میں جانتا ہوں اور اس کی صحت پر یقین رکھتا
ہوں اللہ عزوجل کے حکم کے لیے کوئی ناسخ نہیں جو اسے
منسوخ کر کے اور نہ کوئی مانع ہے جو اسے روک سکے

تجھ پر افسوس ہے تجھے دوسرے آدمیوں کی باتیں!
دھوکہ میں نہ ڈال دیں۔ آیا تو اپنے نفع اور نقصان کی باتوں کو
جس میں تو مبتلا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے بلکہ

إِلَّا نَسَانُ عَلَى نَفْسِهِ بِصِيرَةٍ ۖ مَا أَحْسَنَ
عِنْدَ الْعَوَامِ وَمَا أَقْبَحَكَ عِنْدَ الْخَوَاصِّ
يَا رَاغِبِينَ فِي الدُّنْيَا فَرِحِينَ بِهَا وَهُمْ
يَدْعُونَ الْعَقْلَ وَالصَّبْرَ أَمَا سَمِعْتُمْ
قَوْلَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ اذْكُمُوا مِنَّا الْحَيَوَةَ
الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ ۚ اللَّعِبُ وَاللَّهْوُ
الزَّيْنَةُ لِلصَّابِرِينَ الْجَهْلُ لِلرَّجَالِ
الْعُقْلَاءِ — قَدْ أَعَدَّكُمْ أَنَّهُ لَمْ
يُخْلِفْكُمْ لِلْعِبِّ الْمُسْتَعْدُّ بِالدُّنْيَا
رَأَيْتُ الْمُتَّقِينَ بِهَا ذَوْنَ الْآخِرَةِ قَدْ
قَنَعُوا بِغَيْرِ شَيْءٍ جَمِيعُهُ مَا تُعْطِيكُمْ
الدُّنْيَا حَيَاتٍ وَعَقَارٍ وَسُوءٍ
إِذَا أَخَذْتُمُوهَا بِأَيْدِي النَّفُوسِ وَ
الْأَهْوِيَةِ وَالشَّهْوَةِ اسْتَعْدُوا بِالْآخِرَةِ
وَأَرْجِعُوا بِقُلُوبِكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
وَاسْتَعْدُوا لَهُ ثُمَّ خَذُوا أَفْسَادَكُمْ قَوْمًا بِأَقْدَامِ قُلُوبِكُمْ
إِلَى رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَعْدُوا لَهُ ثُمَّ خَذُوا مَا بَاتِيَكُمْ
بِهِ مِنْ يَدِ فَضْلِهِ تَفَكَّرُوا فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ وَرَجِعُوا بَيْنَهُمَا لَوْ تَعَلَّمْتُ أَيْ
شَيْءٍ تَعَلَّمْتُ كَانَ عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْهُ
زَمَرَعِي قَدْ بَلَغَ وَتَحَلَّلَ وَمَا رَعَكُمْ كَلَّمَا
نَبَتْ أَحْوَقُ كُنْ عَاقِلًا دَعْرِ يَلَسْتِكَ وَتَعَالَى
أَقْعُدْ هَهُنَا كَوَاحِدٍ مِنَ الْجَمَاعَةِ حَتَّى يَرْتَمِ
كَالِي فِي أَرْضِ قَلْبِكَ لَوْ كَانَ لَكَ عَقْلٌ لَقَعَدْتَ
فِي صُحْبَتِي وَقَعَدْتَ مِنِّي فِي كُلِّ يَوْمٍ بِلِقَمَةٍ

انسان اپنے نفس پر بصیر ہے۔ تجھے عوام کی نظروں میں کس نے
اچھا بنا دیا ہے اور کس نے تجھے خواص کی نظروں میں بُرا بنا دیا
ہے۔ اے دنیا میں رغبت کرنے والو! اے دنیا سے
خوش ہونے والو! اور عقل و ضبط کے دعوے دارو کی تم
نے اپنے رب عزوجل کا قول نہیں سنا۔ تم جانتے ہو کہ دنیا کی
زندگی کھیل کو اور زینت ہے کھیل کو اور زینت نادان بچوں
کا کام ہے نہ کہ فطن مردوں کا۔ اللہ تعالیٰ نے تحقیق تم کو یہ
خبر دی کہ اُس نے تمہیں کھیل کو دے کے لیے پیدا نہیں کیا ہے۔
دنیا میں مشغول ہونے والا کھیل کو د کرنے والا ہے جس نے
آخرت کو چھوڑ کر دنیا پر قناعت کر لی اُس نے ناچیز شے
پر قناعت کی دنیا تمام وہ چیزیں جو تم کو دے گی سانپ
اور بھجھو اور زہریلوں کے جب کہ تم اُس کو نفس و خواہشات اور
شہوت کے ہاتھوں سے لو گے۔ تم آخرت کے ساتھ مشغول
ہو اور اپنے قلوب سے اپنے رب عزوجل کی طرف رجوع کرو
پھر اپنے حصے اُس کے فضل کے ہاتھ سے لو۔ تم اپنے قلب
کے قدموں سے رب عزوجل کی طرف کھڑے ہو اور اُس کی
طرف مشغول ہو پھر جو کچھ بھی وہ تمہیں دے تم اسے اُس کے
فضل کے ہاتھ سے لے لو تم دنیا و آخرت میں تفکر کرو اور
اُن دونوں کے درمیان میں ترجیح دو اگر تو کوئی چیز بھی سیکھے گا تو
میرے پاس اُس سے بہت زیادہ پائے گا میرا کھیت
پک گیا ہے اور اُس نے جمال حاصل کر لیا ہے اور تمہارا کھیت
جب جتنا ہے جلا دیا جاتا ہے تو عاقل بن اپنی ریاست
کو چھوڑ اور ادھر آ کر اور لوگوں کی طرح یہیں بیٹھ جاتا کہ میرا کلام
نیرے قلب کی زمین میں جم جائے۔ اگر تجھے عقل ہو تو اہل تہذیب
میری صحبت میں بیٹھتا اور روز کے ایک لقمہ سے جو میری طرف

سے تجھے ملتا فتاعت کر لیتا اور میری سخت کلامی پر صبر کرتا جس کے پاس ایمان ہو گا وہ ثابت قدم رہے گا اور پھلے پھولے گا اور جس کے پاس ایمان نہ ہو گا وہ میری صحبت سے بھاگے گا

وَصَبَرْتَ عَلَى خُسُوفٍ كَلَامِي كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ
إِيمَانٌ يَثْبُتُ وَيُثَبِّتُ وَمَنْ لَيْسَ لَهُ إِيمَانٌ
يَهْرَبُ مِنِّي ط

باسطھویں مجلس

المجلس الثاني والستون

توحید و تہذیب کے بیان میں

۳۰ رجب ۵۴۶ھ کو جمعہ کے دن صبح کے وقت

مدرسہ قادریہ میں ارشاد فرمایا :

توحقی عزوجل کی توحید کو اپنے قلب میں آنا جا کر تیرے قلب میں مخلوق میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے نہ تجھے کوئی گھر نظر آئے اور نہ کوئی شہر۔ توحید کل کو قتل نیست و نابود کر دے تمام تر دوا اللہ عزوجل کی توحید اور دنیا کے سانپ سے اعراض کر لینے میں ہے۔ تو اس سانپ سے اُس وقت تک بھاگ کر تیرے پاس کوئی پیرا اُجھائے اور وہ اُس کے دانت اُکھٹیر دے اور اُس کے زہر کو دفع کر دے اور تجھے اُس کے نزدیک کر دے اور اُس کا ہنر تجھے بتا سکھا دے اور اُس کو تیرے پر دکر دے اور اُس میں کچھ اذیت باقی نہ رہے پس تو اُسے اُلٹا پلٹا کرے اور وہ تیرے ڈسنے پر قدرت نہ پا سکے۔ جب توحقی عزوجل کو محبوب بنا لے گا اور وہ تجھے محبوب کرے گا تو یہ تجھے دنیا اور شہوات و لذات اور نفس و خواہش اور شیطانوں کے شر سے کفایت کرے گا پس تو اپنے حصہ بغیر ضرر اور بغیر کدورت کے حاصل کرتا ہے گا نہ بغیر گواہ کے مدد کی تو باوجود شرک توحید کا کب تک دلاؤ

وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَكْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَدْرَسَةِ
سَلَخَ شَهْرَ رَجَبِ سَنَةِ سِتِّ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةِ
وَحَدِّ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى لَا تَبْقَى
فِي قَلْبِكَ مِنْ جَمِيعِ الْخَلْقِ ذَرَّةٌ لَا تَرَى دَارًا
وَلَا دِيَارًا التَّوْحِيدُ يَقْتُلُ الْكُلَّ كُلَّ الدَّوَاءِ
فِي التَّوْحِيدِ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي الْإِعْرَاضِ
عَنْ حَيَاةِ الدُّنْيَا أَهْوَجُ عَنْ هَذِهِ الْحَيَاةِ
إِلَى أَنْ يَحْيِيَنَّكَ الْحَوَاءُ فَيَقْلَعُ آخِرَ اسْمَا
وَيَنْزِلُ سَمَهَا وَيَقْرِبَكَ إِلَيْهِ وَيَعْرِفُكَ
صُنْعَتَهُ وَيُسَلِّمَهَا إِلَيْكَ وَمَا بَقِيَ فِيهَا
إِذِيَّةٌ فَتَصَرَّفَ فِيهَا وَهِيَ لَا تَقْدِرُ تَلْسَعُكَ
إِذَا أَحْبَبْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحْبَبَكَ
كَفَاكَ شَرَّ الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ
وَالنَّفْسِ وَالْهَوَى وَالشَّيْءِ طِينٍ فَتَأْخُذُ
أَفْسَا مَكَ مِنْ غَيْرِ صَرْبٍ وَلَا كَدٍ
يَا مُدَّعِيًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ كَمْ
تَدَّعَى التَّوْحِيدَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ

کرتا رہے گا کیجئے اس بات کی قدرت ہے کہ تو میرے
ساتھ رات میں نکل کر دہشت ناک جگہوں میں چلے میں بغیر ہتیار کے
ہوں اور تو اپنے ہتھیاروں سے بچا بنا ہوا ہے پھر دیکھ کون
ڈرتا ہے میں یا کہ تو کون دوسرے کے کپڑوں میں چھپتا ہے میں
یا کہ تو نے نفاق میں تربیت پائی ہے۔

اے قوم تم دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہو تاکہ وہ تم کو کچھ
دیدے۔ اور دنیا اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی رہتی ہے تاکہ
وہ کچھ اُن کو دیدے دنیا اُن کے سامنے سرجھکائے کھڑی
رہتی ہے تو اپنے نفس کو توحید کی تلوار سے مار دے اور اس کو
توفیق کی خود پسند دے۔ اور اُس کے لیے مجاہدہ کا نیزہ اور
تقویٰ کی ڈھال اور یقین کی تلوار ہاتھ میں لے لے پس کبھی نیزہ
بازی ہو اور کبھی تلوار مار۔ ہمیشہ تو اُس وقت تک ایسا ہی
کرتا رہ کر تیرا نفس نیزے سے مارنے پست ہو جائے اور تو اُس
پر سوار ہو جائے۔ اُس کی لگام ہاتھ میں لیے ہوئے تو اُس
پر جھگڑ کر دریا کا سفر کرتا پھر سے اُس وقت خدا تیرے سبب
سے اُن لوگوں پر نحر کرے گا جو کہ اپنے نفسوں کے ساتھ
باقی ہیں اور نفس سے نجات نہیں پاسکے ہیں۔ جس نے اپنے
نفس کو پہچان لیا اور اُس پر غالب ہو گیا نفس اُس کی سواری بن
جاتا ہے اور اُس کی بار برداری کرتا ہے اور اُس کے حکم
کی مخالفت نہیں کرتا ہے جب تک کہ تو اپنے نفس کو پہچانے
گا اور تو اُس کو اُس کی خواہش سے نڈر کرے گا اور اُس کو حق
ادا کرے گا۔ تجھ میں بہتری نہ ہوگی ایسا کرنے کے بعد تجھ
کو قلب کی طرف قرار ہوگا اور قلب سر کی طرف اور سر حق
عز وجل کی طرف قرار پکڑے گا۔ تم مجاہدہ کی لکڑی کو اپنے
نفسوں سے داغٹھاؤ۔ تم اُس کی مصیبتوں سے دھوکہ نہ کھاؤ

تَقْدِرُ أَنْ تَخْرُجَ مَعِيَ بِاللَّيْلِ تَمْشِي فِي
الْمَوَاضِعِ الْمُرْعَةِ أَنَا يَلَا سَلَامٍ وَأَنْتَ يَسْلَاحُكَ
ثُمَّ تَنْظُرُ مَنْ يَفْرَعُ أَنَا وَأَنْتَ مَنْ يَدْخُلُ تَحْتَ
بُيُوتِ الْآخَرِينَ وَأَنْتَ أَنْتَ تَرْبِّيَتُ فِي الْبُغَاةِ وَ
أَنَا تَرْبِّيَتُ فِي الْإِيمَانِ .

يَا قَوْمُ أَنْتُمْ تَعْدُونَ خَلْتِ الدُّنْيَا
حَتَّى تُعْطِيَكُمْ وَهِيَ تَعْدُو وَخَلْتِ أَوْلِيَاءَ
اللَّهِ حَتَّى تُعْطِيَهُمْ تَقِفُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَرَأْسُهَا
مُطَاطَعِيٌّ إِنْ صُرِبَ نَفْسُكَ بِصَصْصَا مِ
الشَّوْحِيدِ وَالْبَسَ لَهَا خَوْذَةً الشَّوْفِيَّتِ
وَاخْذُلْهَا رُمَحَ الْمَجَاهِدَةِ وَتُرْسَ
التَّقْوَى وَسَيْفَ الْيَقِينِ فَتَسَارِعْ
مُطَاعِنَةً وَأُخْرَى مُضَادَّةً لَا تَزَالُ
كَذَلِكَ حَتَّى تَذِلَّ لَكَ وَتَصِيرَ رَاكِبًا
لَهَا لِبَاحَتِهَا بِبَيْدِكَ تُسَافِرُ بِهَا بَرًّا
وَبَحْرًا فَحِينَئِذٍ يَبَاهِي بِكَ رَبُّكَ عَزَّ
وَجَلَّ ثُمَّ تَقْدَمُ الَّذِينَ يَقُومُونَ نَفْسِهِمْ
وَلَمْ يَتَخَلَّصُوا مِنْهَا مِنْ عَرَفَ نَفْسَهُ
وَعَلَبَهَا صَارَتْ رَاكِبَةً لَهُ تَحْمِلُ أَثْقَالَهُ
وَلَا تَخَالِفُهُ فِي أَمْرِهِ لَا خَيْرَ فِيكَ حَتَّى
تَعْرِفَ نَفْسَكَ وَتَدْنِعَهَا حَظَهَا وَتُعْطِيَهَا
حَقَّهَا فَحِينَئِذٍ تَطْبِئُ إِلَى الْقَلْبِ وَيَطْبِئُ
الْقَلْبُ إِلَى السِّرِّ وَيَطْبِئُ السِّرُّ إِلَى
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَرْفَعُوا عَصَا الْمَجَاهِدَةِ
عَنْ نَفْسِكُمْ لَا تَفْتَرُوا بَدَا وَاهِيَهَا

لَا تَفْتَرُوا بَيْنَنَا وَرَسُولِنَا إِنَّهُ يُرِيكُمْ أَنَّهُ
 نَاسٌ وَهُوَ مُنْتَظَرٌ لِّفَرَسَةٍ يَفْتَرِسُهَا هَذِهِ
 النَّسَسُ تُظْهِرُ الظَّاهِرِينَ وَالذَّلَّ وَالْتَوَاضِعَ
 وَالْمُوَافِقَةَ فِي الْخَيْرِ وَهِيَ تُبَيِّنُ بِخِلَافِ
 ذَلِكَ كُنْ عَلَى حَدِّ مِمَّا يَكْتُمُ مِنْهَا بَعْدَ
 ذَلِكَ الْقَوْمُ عِنْدَهُمْ شَذْلٌ عَنِ الْخَلْقِ
 لَكِنْ يُكَلِّمُونَ النَّظَرَ إِلَيْهِمْ وَالْقُعُودَ
 مَعَهُمْ لَا مَرِيحَ وَنَهْيِهِمْ مَثَلُ الْقَرِيمِ مَعَ
 الْخَلْقِ مَثَلُ قَوْمٍ أَرَادُوا أَنْ يَعْبرُوا بِجَرٍّ
 وَيَمْضُوا إِلَى مَلِكٍ فَعَرَفَ بَعْضُهُمْ
 طَرِيقًا فَعَبَرُوا فَكَمًا حَصَلُوا وَعِنْدَكَ
 رَأَى الْمَلِكُ بَقِيَّةَ الْقَوْمِ يَتَخَبَّطُونَ وَ
 يَكَادُونَ أَنْ يَغْرَقُوا وَلَمْ يَعْرِفُوا الطَّرِيقَ الَّتِي
 سَلَكَهَا الْأَوَّلُ فَأَمَرَ مَنْ وَصَلَ إِلَيْهِ أَنْ
 يُعَرِّدُوا إِلَيْهِمْ لِيَعْرِفُوهُمْ الطَّرِيقَ
 الَّتِي جَاءُوا مِنْهَا فَجَاءُوا فَوَقَفُوا عَلَى
 الشَّرْعَةِ وَنَادَوْهُمْ الطَّرِيقُ هَهُنَا
 فَجَعَلُوا يَدُلُّونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا مِنْهُمْ
 أَخَذُوا بِأَيْدِيهِمْ أَصْلَ هَذَا قَوْلُهُ تَعَالَى
 وَقَالَ الَّذِي آمَنَ

يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِيكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ
 فَالْعَاقِلُ مِنْكُمْ لَا يَفْرَحُ بِالدُّنْيَا وَلَا بِالْآلِ وَالْآلِ
 الْآهِلِ وَالْأَمْوَالِ وَالْمَوْتُ وَالْمَلَايِسُ وَالْمُتَأَكِّبُ
 وَالْمُنَاكِبُ كُلُّ هَذَا هَوَسٌ

تم اس کی چال بازی کی نیند سے دھوکے میں نہ پڑو تم درندوں کی
 بنا دینی نیند سے قریب میں نہ آؤ پس تحقیق وہ تم پر یہ ظاہر کرتا ہے
 کہ وہ سوراہا ہے اور حقیقتہً وہ تم پر حملہ کا منظر ہوتا ہے۔ یہ نفس بھلائی
 میں موافقت اور اطمینان اور انکار اور تواضع کا انکار کرتا ہے
 اور باطن میں وہ اس کے خلاف پر سامی ہوتا ہے۔ تجھے انجام
 کار پر جو کہ اس سے پورا ہونے والا ہے نظر کر کے اس سے
 پر خذر رہنا چاہیے۔ اولیاء اللہ مخلوق سے اعراض رکھتے ہیں
 لیکن ان کی طرف نظر کرنے اور بیٹھنے کی تکلیف اس لیے
 اٹھاتے ہیں کہ انھیں امر و نہی کرتے رہیں۔ اولیاء اللہ کی مثل
 مخلوق کے ساتھ اس قوم کی سی ہے جس نے دریا عبور کر کے
 ایک بادشاہ کی طرف جانا چاہا۔ اس میں سے بعض راہ جاتے
 تھے پس وہ عبور کر گئے جب وہ بادشاہ کے دربار پہنچے بادشاہ
 نے بقیہ قوم کو دیکھا کہ حالت اضطراب میں ڈوبنے کے قریب ہے
 اور وہ راہ جس پر پہلی جماعت چل کر آئی تھی نہیں جانتے ہیں اس لیے
 بادشاہ نے ان پہنچ جانے والوں کو ان کی طرف لوٹنے کا حکم
 کیا تاکہ جا کر ان کو وہ راستہ جس سے یہ آئے ہیں بتا دیں پس یہ
 لوگ واپس آئے اور شاہراہ پر آکر کھڑے ہو کر ان راہ بھولے
 ہوؤں کو آواز دی کہ راہ یہ ہے ان کی رہنمائی شروع کی۔ پس جب
 وہ لوگ ان سے قریب ہو گئے تو ان رہبروں نے ان کے
 ہاتھ پکڑ لیے اس کی اسل ارشاد الہی ہے اور ایمان لانے والے
 نے کہا۔

اے میری قوم والو میرا اتباع کرو میں تم کو ہدایت کا
 راستہ بتاؤں گا پس تم میں سے عاقل وہ شخص ہے جو کہ سبب
 دنیا اور اولاد اور اہل و مال اور کھانے پینے اور سواروں
 اور عورتوں کے خوش نہ ہو یہ سب بوالہوس ہے۔ مسلمان

کی خوشی اُس کی قوت ایمانی و قوت یقینی میں اور اس کے قلب کی آستانہ الہی کے دروازہ سے نزدیک ہو جانے میں ہے خبردار ہو جاؤ کہ دنیا و آخرت کے بادشاہ عارت بالند اور وہ لوگ ہیں جو خوشنودی الہی کے لیے عمل کرنے والے ہیں۔

اسے غلام تیرا قلب اور تیرا باطن کب صاف ہو گا تو تو خلق کے ساتھ مشرک ہے۔ تجھے کیسے نجات مل سکتی ہے حالانکہ تو ہرات میں جس کی طرف توجہ کرتا ہے اُس سے مدد مانگتا ہے اور اُس کی طرف جا کر شکایت کرتا ہے اور اُس سے گدگری کرتا ہے۔ تیرا قلب ایسی حالت میں کہ توحید سے بالکل خالی ہے اُس میں ایک ذرہ بھی توحید کا نہیں ہے کیسے صاف ہو سکتا ہے توحید نور ہے اور خلق کے ساتھ مشرک کتنا تاریکی و اندھیرا ہے جب کہ تیرا دل تیرے سے خالی ہو گا اور اُس میں

ایک ذرہ بھی تقویٰ کا نہ ہو گا کیسے نجات پائے گا۔ تو خالق سے خلق کے ساتھ کہ حجاب میں پڑا ہوا ہے۔ تو سبب پیدا کرنے والے سے سببوں میں الجھ کر حجاب میں پڑا ہوا ہے تو مخلوق پر توکل و بھروسہ کر کے حجاب میں پڑا ہوا ہے۔ محض دعویٰ سے کیا حاصل ہو گا۔ معرفت الہی صرف دو ہی صورتوں سے حاصل ہو سکتی ہے اول مجاہدہ اور ریاضت اور مشقتوں اور مصیبتوں کے برداشت کرنے سے یہ بات صالحین میں غالب و مشہور ہے دوسرے بغیر مشقت برداشت کئے محض عطا الہی سے وہ بہت نادر ہے خلق میں سے ایک دو کو ہی یہ عطا ملتی ہے۔ رب تعالیٰ جس کو اپنی معرفت و محبت عطا فرماتا ہے اُس کے اہل و عیال اور اُس کے

فَرَحُ الْمُؤْمِنِينَ بِقُوَّةِ إِيْمَانِهِ وَيَتَيْنِهِ
وَوُصُولِ قَلْبِهِ إِلَى بَابِ قَرِيبٍ رَّبِّهِ عَزَّ
وَجَلَّ أَلَا إِنَّ مُلُوكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
هُمْ الْعَارِفُونَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَامِلُونَ
لَهُ۔

يَا غُلَامَ هُمْ مَتَى يَصْغُوا قَلْبَكَ وَ
يَصْغُوا سِرَّكَ وَأَنْتَ مُشْرِكٌ بِالْخَلْقِ
وَكَيْفَ تَفْلِحُ وَأَنْتَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ تُعِينُ
عَلَى مَنْ تَضَعِي إِلَيْهِ وَتَشْكُوا إِلَيْهِ
وَتَكْذِبِي مِنْهُ كَيْفَ يَصْغُرَا قَلْبَكَ
وَهُوَ فَارِعٌ مِّنَ التَّوْحِيدِ مَا فِيهِ
ذَرَّةٌ مِّنْهُ التَّوْحِيدُ نُورٌ وَ الشِّرْكُ
بِالْخَلْقِ ظُلُمَاتٌ كَيْفَ تَقْلِبُهُ وَقَلْبُكَ
فَارِعٌ مِّنَ التَّقْوَى مَا فِيهِ ذَرَّةٌ أَنْتَ
مَحْجُوبٌ عَنِ الْخَالِقِ بِالْخَلْقِ مُحْجُوبٌ
بِالْأَسْبَابِ عَنِ الْمَسَبِّبِ مُحْجُوبٌ
بِالشُّرُكِ عَلَى الْخَلْقِ وَالثَّقَلِ بِهِمْ
أَنْتَ دَعَاؤِي مُجَرَّدَةٌ بَاقَةٌ بَقْلٌ مَا
تُعْطَى بِالدَّعَاؤِ يَلَا بَيِّنَةٍ هَذَا الْأَمْرُ
إِنَّمَا يَصِحُّ بِوَجْهَيْنِ ائْتَيْنِ الْأَوَّلُ هُوَ
الْمُجَاهَدَةُ وَالْمُكَابَدَةُ وَحَمْلُ الْأَشَقِّ
وَالْأُتْعَبِ وَهُوَ الْغَالِبُ الْمَعْرُوفُ بَيْنَ
الصَّالِحِينَ وَالثَّانِي مَوْهَبَةٌ مِّنْ غَيْرِ تَعَبٍ
وَهُوَ نَادِرٌ لِأَحَادِ الْخَلْقِ يَهْبُ لَوْ أَحَدٌ
مَّعْرِفَةً وَ الْمَحَبَّةَ لَهُ يَأْخُذُكَ مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ

کام کاج سے جدا کر دیتا ہے اور اُس میں اپنی قدرت کا اظہار فرما دیتا ہے اُس کو ڈاکو پرین سے جدا کر کے عبادتِ خاد کی طرف چڑھا دیتا ہے اور اُس کے قلب سے مخلوق کو نکال دیتا ہے اور اُس کی طرف اپنے قرب کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اس کو یہودہ گوئی سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کو ادنیٰ چیز بھی کافی ہو جاتی ہے وہ اُس کو فہم و دانش اور غلبہ عزت عطا فرما دیتا ہے۔ ہر وہ چیز جس کو یہ دیکھتا اور سنتا ہے اُس سے نصیحت پکڑتا ہے اور وہی عمل کرتا ہے جو کہ اُس کو خدا کی طرف مقرب بنانا چاہا جائے۔ خدا کے لئے ہدایت و عنایت و کفایت کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس سے جدا نہ ہو۔ اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ حق عزوجل نے یوسف علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے۔ كَذَٰلِكَ لِنُصِصَكَ اِلَیْہِا یٰ اِسْرَٰءِیْلَ ہے تاکہ ہم یوسف سے بُرائی اور گناہوں کو دور رکھیں برحق وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔ اسی طرح خدا اس مقرب بندہ سے بُرائی اور گناہوں کو دور کر دیتا ہے اور توفیق کو اُس کا خدمت گار بنا دیتا ہے اللہ سے محبت رکھنے والا اور اُس کو پہچاننے والا خلق کو ہر طرح اور ہر طریقہ سے نصیحت کیا کرتا ہے کبھی اس حیثیت سے اُن کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ جان لیتے ہیں اور کبھی اس حیثیت سے کہ وہ نہیں جانتے۔

اے غلام تو اپنے ضعف ایمان کے وقت خاص اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہو۔ اسی حالت میں تیرے اوپر تیرے اہل اور پڑوسی اور پڑوسن اور تیرے شہر اور تیرے ملک والوں کی اصلاح کا حق نہیں۔ پس جب میرا ایمان قوت پکڑے تو پہلے اپنے اہل و اولاد کی طرف اور اُن کی اصلاح کو

وَصَنِيعَتِهِ وَيُطَهِّرُ فِيهِ قَدْرَتَهُ يَأْخُذُهُ مِنْ قَطْعِ الطَّرِيقِ وَيَرْجِعْ فِيهِ إِلَى الصُّومَةِ وَيُخْرِجُ الْخُلُقَ مِنْ قَلْبِهِ وَيَفْتَحَ إِلَيْهِ بَابَ قُرْبِهِ وَيَأْخُذُكَ مِنَ الْهَدْيَانِ حَقِّ يَكْفِيهِ أَذْنِي شَيْءٍ يَرْزُقُهُ فَهَمًّا وَ حَكْمًا وَعِزًّا يَصِيرُ كُلُّ مَا يَرَا لَا يَتَّعِظُ بِهِ كُلُّ مَا يَسْمَعُهُ يَتَّعِظُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِمَا يُقَرَّبُ بِهِ إِلَيْهِ يَأْمُرُ الْهَدَايَةَ وَالْعِنَايَةَ وَالْكَفَايَةَ لَا يَنْقُطُ عَنْهُ يَصِيرُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَقِّ يُوسُفَ عَلَى نَبِينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَذَلِكَ لِنُصِصَكَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ يُزِيحُ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ وَيَجْعَلُ التَّوْفِيقَ فِي خِدْمَتِهِ الْمُحِبُّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْعَارِفُ بِهِ يَعِظُ الْخُلُقَ بِكُلِّ فَنِّ يَعِظُهُمْ تَأَمَّرَ

يَعِظُهُمْ مِنْ حَيْثُ يُدْرِكُونَ وَ مِنْ حَيْثُ لَا يُدْرِكُونَ .

يَا غُلَامُ عَلَيْكَ بِخَوَاصَّةِ نَفْسِكَ عِنْدَ ضَعْفِ إِيْمَانِكَ مَا عَلَيْكَ مِنْ أَهْلِكَ وَجَارِكَ وَجَارَتِكَ وَأَهْلِكَ بِكَدِّكَ وَاقْلِيْمِكَ فَإِذَا قَوِيَ إِيْمَانُكَ فَأَبْرَأْ إِلَى أَهْلِكَ وَكَدِّكَ ثُمَّ رَأَى

الْخَلْقِ لَا تَبْرُرُنَّ إِلَيْهِمْ إِلَّا بَعْدَ أَنْ تَنْتَذِرَهمْ
يَدْرُجُ الْمُتَهَوِّى وَتَنْزِلُكَ عَلَى رَأْسِ قَلْبِكَ
نُحُودَةَ الْإِيمَانِ وَبَيْدَكَ سَبِيفُ التَّوْحِيدِ
وَفِي جَمْعِنِكَ سِرْهَامُ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ وَ
تَرْكَبُ حِصَانِ التَّوْفِيقِ وَتَتَعَلَّمُ الْكُرُوءَ
الْفَرَّ وَالصَّغْرَبَ وَالطَّعْنَ ثُمَّ تَحْمِلُ عَلَى
أَعْدَاءِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ تَجِيئُكَ
النُّصْرَةُ وَالْمُعُونَةُ مِنْ جِهَاتِكَ السَّيِّئِ
وَتُخْذُ الْخَلْقُ مِنْ أَيْدِي الشَّيْطَانِ وَ
تَحْمِلُهُمْ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ تَأْمُرُهُمْ
بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَتُحَذِّرُهُمْ مِنْ عَمَلِ أَهْلِ
النَّارِ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ وَقَدْ عَرَفْتَ الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ عَرَفْتَ أَعْمَالَهُمَا مَنْ وَصَلَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ
كَشِفَتِ الْحُجُبُ عَنْ عَيْنِ قَلْبِهِ كَيْفَ انْفَتَحَتْ مِنْ جِهَاتِهِ
السَّيِّئِ أَخْرَقَ نَظْرُكَ وَلَمْ يَحْجُبْ عَنْهُ يَرْفَعُ رَأْسَ
قَلْبِهِ فَيَرَى الْعَرْشَ وَالسَّمُوتَ وَإِذَا اطَّرَقَ يَرَى
أَهْلَ بَابِ الْأَرْضِ وَمَسَاكِينَهَا مِنَ الْجِنِّ كُلُّ هَذَا
سَبِيلُهُ الْإِيمَانُ وَالْمَعْرِفَةُ لِلْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ الْعِلْمِ
بِالْحُكْمِ إِذَا وَصَلْتَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَادْعُ
الْخَلْقَ إِلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَبْلَ هَذَا
لَا يَجِيئُ مِنْكَ شَيْءٌ إِذَا دَعَوْتَ الْخَلْقَ وَلَكِنَّكَ
عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ دُعَاؤُكَ
لَهُمْ وَبَالَكَ عَلَيْهِمْ كُلُّمَا تَحَرَّكَتْ بَرَكَتٌ
كُلُّمَا طَلَبْتَ الرِّفْعَةَ انْقَضَتْ مَا عِنْدَكَ
مِنَ الصَّالِحِينَ خَبَرٌ أَنْتَ لَقَلَقَهُ أَنْتَ

بعدہ دوسری مخلوق کی طرف نکل تو اُن کی طرف بغیر اُس کے کہ
تو تقویٰ کے کی زبردہ ہیں اے اور اپنے قلب کے سر پر ایمان کی
خود اور اپنے ہاتھوں میں توحید کی تلوار اور اپنے ترکش میں تبریّت
دعائے تیرے اے اور توفیق کے تیز رو گھوڑے پر سوار ہو جائے
اور کروڑوں اور تلوار و نیزہ کا مارنا سیکھ لے نہ نکل بعدہ خدا کے دشمنوں
پر حملہ کر پس اس وقت میں نصرت و مدد الہی تیرے لیے چھ جانوں
سے اُسے گی تو مخلوق کو شیطان کے ہاتھوں سے چھڑا لے گا
اور اُن کو اُن تار الہی کے دروازے پر پہنچا دے گا۔ تو ان کو بہت
دالوں کے عمل کا حکم دے گا اور دوزخ و اولوں کے عمل سے
ڈرائے گا۔ تیری یہ حالت کیوں کر نہ ہوگی حالانکہ تو جنت و
دوزخ دونوں کو پہچان چکا ہے اور اُن دونوں کے عملوں کو
تو نے جان لیا ہے جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ اُس کی
قلب کی آنکھ سے پردے دور کر دیئے جاتے ہیں یہ چھوٹوں
جہتوں میں سے جدھر بھی توجہ کرتا ہے اپنی نظر کو اُس کے پاس پہنچا
دیتا ہے اور کوئی چیز اُس سے حجاب میں نہیں رہتی ہے اپنے
قلب کے سر کو اٹھا کر عرش و آسمان سب کو دیکھ لیتا ہے اور
سر کو نیچے جھکا لیتا ہے تمام زمین کے طبقات اور ان کے رہنے والوں
جن کو دیکھ لیتا ہے۔ ان سب امور کا سبب ایمان اور معرفت
الہی ہے جس کے ساتھ علم و حکمت دونوں ہوں جب تو اس مقام
پر پہنچ جائے پس اُس وقت مخلوق کو آستانہ الہی کی طرف دعوت
دے اس سے پہلے تجھ سے کچھ بھی نہ ہو گا۔ جب تو مخلوق کو
ایسی حالت میں دعوت دے گا کہ تو خود حق عز و جل کے دروازہ
پر نہ ہو گا تو تیری دعوت تجھ پر وبال ہوگی جب تو حرکت
کرے گا کہ جلتے گا جب تو بندی پائے گا پست ہو گا۔
تیرے پاس نیک بندوں کی کچھ خبر بھی نہیں ہے تو محض

لِسَانٌ يَلَا حَنَانَ أَنْتَ ظَاهِرٌ يَلَا بَاطِنَ جَلْوَةٍ
يَلَا خَلْوَةٍ جَوْلَةٍ يَلَا صَوْلَةٍ سَيْفِكَ مِنْ
خَشَبٍ وَسَهْمُكَ مِنْ كِبَرِيَّتِ أَنْتَ جَبَّارٌ
لَا تَسْجَاعَةٌ لَكَ أَدْنَى سَهْمٍ يَقْتُلُكَ بَقَّةٌ
تُقِيمُ عَلَيْكَ قِيَامَتَكَ .

اللَّهُمَّ قَدْ آدَيْنَاكَ وَإِيمَانَنَا وَابْدَأْنَا
بِقُرْبِكَ ، وَإِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ
حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

زبان دراز اور بلا قلب کے خیالی زبان ہے تو بغیر باطن کا ظاہر اور
بغیر خلوت کے جلوت اور بغیر قوت کے بہادر بنا ہوا ہے۔
تیزی تو اکرکڑی کی ہے اور تیرا تیرا کن حکم کا ہے تو بغیر شجاعت
کے بہادر بنا ہوا ہے۔ تجھے چھوٹا سا تیرا قتل کر دے گا۔ ایک
چھوٹا سا چھر تجھ پر قیامت کر دے گا۔

اے اللہ ہم کو اپنا قرب عطا فرما کہ ہمارے دینوں
اور ایمان اور بدلوں کو مضبوط بنا دے اور ہم کو دنیا و آخرت
میں نیکیاں عطا فرما اور دوزخ کی آگ سے بچالے آمین۔



ملفوظات شریف

اول تو میں کسی کے پاس بیٹھتا اٹھتا نہ تھا پھر اگر بیٹھتا بھی تھا
تو دو تین اُن احباب کے پاس جو یقین رکھنے والے اور میری
موافقت رکھنے والے تھے۔ تو اولیاء اللہ کی صحبت میں رہ
کیوں کہ ان کی صفوں میں سے یہ ہے کہ جب وہ کسی شخص کی طرف
دیکھتے ہیں اور اُس کی طرف اپنی توجہ مبذول فرماتے ہیں تو اُس کو
زندگی عطا فرمادیتے ہیں اگرچہ وہ شخص جس کی طرف ان کی نظر پڑی
ہے یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا کیوں نہ ہو۔ اور اگر وہ مسلمان ہو تب
تو اس کا ایمان اور یقین و ثابت قدمی زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب
قلب صحیح و درست ہو جاتا ہے تو نظر بھی صحیح ہو جاتی ہے جب
قلب صحیح ہوتا ہے پس وہ حق عزوجل سے نزدیک ہو جاتا ہے
اور جب وہ کسی پر نظر ڈالتا ہے تو نگاہ قرب و معرفت سے نظر
ڈالتا ہے اس کی نظر منجانب اللہ ہوتی ہے اور اُس کا قرب اُس

مَا كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ أَحَدٍ شَيْئًا
قَعَدْتُ كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ
مِنَ الْمُؤَقِنِينَ الْمُوَافِقِينَ إِلَى أَصْحَابِ
الْقَوْمِ فَإِنَّ مِنْ صِفَاتِهِمْ أَنَّهُمْ إِذَا
نَظَرُوا إِلَى شَخْصٍ وَجَعَلُوا هِمَّتَهُمْ إِلَيْهِ
أَحْيَوْهُ وَإِنْ كَانَ ذَلِكَ الْمَنْظُورَ إِلَيْهِ
يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا أَوْ مَجُوسِيًّا وَإِنْ
كَانَ مُسْلِمًا إِذَا دَرَأَ يَمَانًا وَ يَفِينًا وَ
تَنَبَّأَ إِذَا صَحَّ الْقَلْبُ صَحَّ النَّظَرُ إِذَا صَحَّ
الْقَلْبُ فَقَدْ قَرَّبَ مِنَ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ وَإِذَا
نَظَرَ بَيْنَ الْقُرْبِ وَالْمَعْرِفَةِ يَصِيرُ نَظَرُهُ
مِنَ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَ وَ تَصِيرُ الْقُرْبُ

سَحَابًا فِي قَلْبِهِ وَالنَّظَرُ بَرْقَةً وَالْوَعْدُ
مَطَرٌ كَمَا يُعَبِّرُ لِسَانُهُ عَمَّا فِي قَلْبِهِ يَصِيرُ
لِسَانُهُ قَدَمًا يَسْتَمِدُّ مِنْ دَوَاتِ الْمَعْرِفَةِ
وَبَحْرِ الْعِلْمِ يَصِيرُ كَلَامُهُ نُورًا وَحِكْمُهُ
وَنَظَرُهُ بَرْقًا مَا فِي قَلْبِهِ إِلَّا هُمْمَا يَظْهَرُ
عَنْ أَصْلِ قِيَمَتِي مِنْ جَانِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَنْ تَحَقَّقَ فِي امْتِنَالِ الْإِمَامِ وَالْإِنْتِهَاءِ مِنَ النَّوَاحِي وَالْإِدْرَاكِ لِلرَّسُولِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ إِنْ بَقِيَتْ فِيهِ بَقَايَا
فِيهِمْ عَلَى وَجْهِهِ فِي طَلَبِ الْكَامِلِ
الرَّسُولِ الْأَصْلِ حَتَّى تَذْهَبَ بَقَايَا
وَيَزِيدَ عِلْمُهُ وَقُرْبُهُ الصَّدُقِ فِي
طَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ شَرَكَةُ الْأَعْمَالِ
الصَّالِحَةِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ مَا صَدَّقَهُ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِ شَرِيكَ
الْعَمَلُ الصَّالِحُ يُوقِعُكَ عَلَى جَادَةِ
مُرَادِهِ مِنْكَ فَتَسِيرُ فِيهِمَا لَا يَبِينَا وَلَا
نَسْمَا لَا يَخْطُرَاتِ قَلْبِكَ فَمِنْكَ وَمَعْنَاكَ
تَنْفَرِدُ عَنِ الْكُلِّ لَامَةً الْخَلْقِ وَلَا مَعَ الدُّنْيَا
وَلَا مَعَ الْآخِرَةِ تَصِيرُ مِنَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ
وَجْهَهُ وَتَقُولُ كَمَا قَالَ مُوسَى وَخَلَّتْ
إِلَيْكَ مَرَاتِ لِيَرْضَى مَنْ طَلَبَ رِضَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَوَجْهَهُ صَامًا كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ فِي حَقِّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
حَرَّمَ عَلَيْهِ الْمَاضِ مِنْ قَبْلِ يُحَرِّمُ

کے قلب میں ایک بادل بن جاتا ہے اور اُس کی نظر بجلی اور اُس کا
وعظ بارش جو کچھ اُس کے دل میں ہوتا ہے وہ اُس کو اپنی زبان
سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی زبان قلم بن جاتی ہے جو کہ معرفت
کی دوات اور علم کے سمندر سے یہاں ہی لیتا ہے اور لکھتا
ہے۔ اُس کا وعظ نور و حکمت بن جاتا ہے اور اس کی نظر قلبی،
حالت کی بجلی۔ یہ دونوں اللہ عز و جل کی جانب سے ایک مضبوط
جرٹ سے ظاہر ہوتے ہیں جو حُکموں کے بجالانے اور منوعات
سے باز رہنے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
راہی کر لینے میں ثابت قدم ہو جاتا ہے اُس کو یہ معرفت و قرب
حاصل ہوتا ہے اگر اُس میں کچھ کمی باقی رہ جاتی ہے پس وہ حکم دینے
والے کی طلب میں جو کہ اصل بھیجنے والا ہے چہرہ کے بل پر جہان
و سراپہ پھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کی خرابیاں و نقصان دور
ہو جاتے ہیں اور اس کا علم و قرب بڑھ جاتا ہے۔ طلب حق میں
سچائی اعمال صالحہ کا نتیجہ ہوتی ہے عمل صالحہ وہ ہے جو کہ اللہ عز و جل
کے لیے ہو اور اُس میں کوئی شریک نہ ہو۔ عمل صالح تجھ کو تیری منزل
کی شاہراہ پر لا کر ڈال دے گا۔ اُس میں تو دوا میں بائیں سیر نہ
کے گا بلکہ تو اپنے قلب و سر معنی کے قدموں سے مخلوق،
اور دنیا و آخرت سب سے علیحدہ ہو کر اُس راستہ میں سیر کرے
گا۔ اور اُس جماعت سے ہو جائے گا جو کہ محض ذات الہی کا
ارادہ کرنے والی ہے۔ اور تو موسیٰ علیہ السلام کی طرح سے
کے گا کہ اے رب میں نے تیری طلب میں اس لیے جلدی کی ہے تاکہ
تو مجھ سے راہی ہو جائے جو کوئی رضا الہی اور اس کی ذات الہی
کا طالب ہو جاتا ہے وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ عز و جل نے
موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہا تھا۔ اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام
پر پہلے ہی سے دودھ پلانے والیاں حرام کر دی تھیں۔ ایسے ہی

عَلَى قَلْبٍ هَذَا الْمَحَبِّ الصَّادِقِ مُرَضِعٌ
كُلِّ مُحَدِّثٍ مَخْلُوقٍ يَكُونُ بَعْدَ
أَنْ لَمْ يَكُنْ يُنْصَبُ لَكِنْ جَمِيعُ
الْمَاضِيَةِ فِي حَقِّهِ لِلْغَيْرَةِ إِلَّا لِهَيْبَةِ
أَنْصَبَ الْجَمْعُ أَرْبَعِينَ كُلُّ عَنْ
قَلْبِهِ حَتَّى لَا يَنْقَبِذَ بِشَيْءٍ عَنْ
مَحْبُوبِهِ مَا يَزَالُ هَذَا الْمُؤْمِنُ
الْعَارِفُ يُرَضِي الرُّسُولَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَمَلِ مَعَهُ حَتَّى
يَسْتَأْذِنَ لِقَائِهِ عَلَى سَرِّهِ عَمَّا وَجَلَّ
يَكُونُ كَالْعِلَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِذَا
طَلَتْ خِدْمَتُهُ قَالَ لَهُ يَا أَسْتَاذُ
أَرَأَيْكَ بَابَ الْمَلِكِ أَشْغَلَنِي مَعَهُ
أَوْ قَفَنِي مَوْضِعًا آسَاكَ أَتُرَكُّ
يَدِي فِي خَلْقَةٍ بَابِ قُرْبِهِ
فَأَخَذَ مَعَهُ وَقَرَّبَهُ مِنْ
الْبَابِ قِيلَ لَهُ مَا مَعَكَ

اس محب صادق کے قلب پر ہر نو پیدا مخلوق کا دودھ پنی اُس
سے تربیت پانا حرام کر دیا جاتا ہے۔ وہ نئی کے بعدستی میں اُ
جاتا ہے۔ تمام دودھ پلانے والیوں کے دودھ اُس کے
حتیٰ میں غیرت الہی کی وجہ سے خشک کر دیئے جاتے ہیں۔ اور
سب چیزیں اُس کے قلب سے زائل کوئی جاتی ہیں (وہ صرف بید
قدرت سے تربیت پاتا ہے) تاکہ وہ کسی غیر کے ساتھ اپنے
محبوب کے سوا مقید نہ ہو جائے۔ یہ مومن عارف ہمیشہ ہمیشہ
اپنے عمل صالح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت
میں رہ کر آپ کو راضی کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ اُس کے
قلب کے لیے اپنے رب عزوجل سے حضور کی اجازت طلب
فرماتے ہیں یہ عارف حضور کی خدمت میں مثل غلام کے کف خدمت
باندھے حاضر رہتا ہے۔ عرصہ دراز کی خدمت کے بعد آپ سے
عرض کرتا ہے کہ اے میرے استاد مجھے بادشاہ کا دروازہ دکھا
دیجئے اُسی کے ساتھ مجھے شغل کر دیجئے ایسے موقع پر مجھے بٹھا دیجئے
کہ میں وہاں سے اُس کو دیکھ لوں۔ میرا ہاتھ اس کے قرب کے
دروازہ کی زنجیر میں لگا دیجئے پس حضور اُس کو اپنی معیت میں لے کر
استاذ الہی کے دروازہ کے قریب لے جاتے ہیں اور اُٹھا الہی
ہوتا ہے۔

اے میرے محبوب اے سفیر اے رہنما سے معلم و استاد
تیرے ساتھ کون ہے آپ جواب دیتے ہیں۔ اے رب تو
تو جانتا ہے۔ ایک نالواں و کمزور مسمیٰ ہے جس کو میں نے پالا
اور تربیت کیا ہے اور اُس کو اس آستانہ کی خدمت کے لیے
منتخب کر لیا ہے۔ پھر آپ اس عارف کے قلب سے ارشاد
فرماتے ہیں کہ اب تو ہے اور تیرا رب جیسا کہ جبلی علیہ السلام نے
حضور سے شب معراج میں جب کہ حضور کے ساتھ آسمان پر

يَا سَفِيرًا يَا دَلِيلًا يَا مُعَلِّمًا
فَيَقُولُ إِنَّكَ تَعْلَمُ فَرِيحُ
قَدْ رَأَيْتُهُ وَمَا ضَيْقُهُ لِيخْدُمَهُ
هَذَا الْبَابِ ثُمَّ يَقُولُ لِقَائِهِ
هَآ أَنْتَ وَمَا بَلَكَ كَمَا قَالَ
جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا
لَمَّا رَفَعَهُ إِلَى السَّمَاءِ

چڑھے اور حضور کو مقامِ اُنی فتدے الیک پہنچا دیا عرض کیا انتخاب یہاں
آپ ہیں اور آپ کا رب۔

اے غلام تو اپنی آرزو کو تیار کر اور اپنی حرص کو کم کر رخصت
ہونے والے کی سہ ماہی پڑھا کر یعنی آخری نماز سمجھ کر کسی مومن کو
بغیر اس کے سونا سنوارا نہیں کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی اُس
کے سر کے نیچے نہ رکھی ہو۔ پس اگر اُس کو حق عزوجل بحالت
عافیت بیدار کر دے۔ مبارک ہو۔ ورنہ اُس کے گھر والے
وصیت لکھی ہوئی تو پالیں گے جس سے اُس کی موت کے بعد نفع
لیں گے اور اُس پر دعا رحمت کریں گے۔

اے غلام تیرا کھانا پینا تیرا اپنے اہل و عیال میں رہنا ہنسنا
اور تیرا اپنے دوستوں سے ملنا ملنا مثل رخصت ہونے والے
کے ہونا چاہیے جس کی تمام باتیں غیر کے قبضہ میں ہوں اُس کا حال
کیوں ایسا نہ ہو جزا میں نیست کہ مخلوق میں سے اکا دو کا ہی ایسے
لوگ ہیں کہ جو کچھ اُن کے واسطے پردہِ غیب میں ہوتا ہے اور جو کچھ
اُن سے سرزد ہو گا اور یہ کب مرے گی یہ ان سب امور کو جانتے
ہیں اور وہ ان کے قلب کے خزانہ میں مخفی ہوتے ہیں وہ ان تمام
امور کو ظاہر ظہور اس طور سے دیکھتے ہیں جیسے کہ تم اس آفتاب
کو دیکھتے ہو ان کی زبانیں ان کا اظہار نہیں کرتی ہیں۔ اول اس کی
اطلاعات باطن کو ہوتی ہے بعدہ باطن قلب کو پھر قلب نفس مطمئنہ
کو اس پر مطلع کر دیتا ہے اور وہ اُس سے پوشیدہ رکھنے کو کہہ دیتا
ہے۔ نفس اس امر پر مؤدب ہونے اور قلب کی خدمت گزار
اور اُس کی معیت میں رہنے کے بعد خبردار ہوا کرتا ہے۔ اور
وہ بعد مجاہدوں اور نکالیت برداشت کرنے کے اس کا اہل ہو
جاتا ہے۔ جو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے پس وہ حق عزوجل کا
نائب اور زمین میں اُس کا خلیفہ بن جاتا ہے وہ اسرار الہی کا

وَدَنَاہُ مِنْ تَرَبُّہِ عَزَّ وَجَلَّ هَا اَنْتَ
وَرَبُّکَ ۔

يَا غُلَامُ قَصِّرْ اَمْلَكَ وَقَلِّلْ حِرْصَكَ
صَلِّ صَلَوةً مُؤَدِّعًا لَا يَبْنِي دِيْمُومِنَ اَنْ
يَنَامَ اِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ نَحْتِ رَاسِهِ
فَاِنْ اَبْقَظَهُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَافِيَةٍ
كَانَ مُبَارَكًا وَاِلَّا فَيَجِدُ اَهْلَهُ وَصِيَّتَهُ
يَنْتَفِعُونَ بِهَا بَعْدَ مَوْتِهِ وَيَنْزَحُمُونَ عَلَيْهِ

يَكُونُ اَكْلُكَ اَكْلَ مُؤَدِّعٍ وَوُجُودُكَ وُجُودَ
اَهْلِكَ وَوُجُودُ مُؤَدِّعٍ وَلِقَاءُ وَلَدٍ لِخَوَانِكَ
لِقَاءَ مُؤَدِّعٍ كَيْفَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ مَنْ
اَمْرًا فِي يَدٍ غَيْرِهِ اِنَّهَا اَحَادُ اَفْرَادٍ
مِّنَ الْخَلْقِ يَطْلِعُونَ عَلَى مَا يَكُونُ لَهُمْ
وَمِنْهُمْ وَاَمَى وَقَبْتَ يَمُوتُونَ وَهُوَ
مَحْزُونٌ فِي قُلُوبِهِمْ يَرَوْنَ ذَلِكَ عَيْنًا
كَمَا تَرَوْنَ اَنْتُمْ هَذِهِ الشَّمْسُ لَا تَغْبِرُ
هَذِهِ السَّنَةُ اَوَّلُ مَا يَطْلِعُ عَلَى ذَلِكَ
السِّرِّ وَيَطْلِعُ السِّرُّ الْقَلْبَ وَيَطْلِعُ الْقَلْبُ
النَّفْسَ الْمُطْمَئِنَّةَ وَيَسْتَكْتُمُ ذَلِكَ
تَطْلِعُ عَلَى هَذَا اِلَّا مَرَّ بَعْدَ تَأْدِيهَا
وَخِدْمَتِهَا لِلْقَلْبِ وَقِيَامِهَا مَعَهُ
تَوْهِيلُ لِيَذَلِكَ بَعْدَ الْمَجَاهِدَاتِ
وَالْمُكَابَلَاتِ مَنْ وَصَلَ إِلَى هَذَا الْمَقَامِ هُوَ
نَائِبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْأَرْضِ وَخَلِيفَتُهُ فِيهَا هُوَ

دروازہ ہوتا ہے جن کے پاس اُن قلوب کے خزانوں کی کنجیاں
جو کہ حق عزوجل کے خزانہ میں آجاتی ہیں۔ یہ ایسی چیز ہے کہ جو
مخلوق کی سمجھوں سے ورے ہے عارف باللہ میں تمام وہ
باتیں جو ظاہر ہوتی ہیں پس وہ خدا کے پاس کا ایک ذرہ اور
اُس کے دریا کا ایک قطرہ اور اُس کے اُتار کا ایک چراغ،
ہوتی ہیں۔

اے خدا میں ان اسرار کے متعلق کلام کرنے سے
معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف عذر پیش کرتا ہوں اور تو
جانتا ہے کہ میں مغلوب الی الخذر پیش کرتا ہوں بعض اہل اللہ نے فرمایا
ہے جس امر سے تجھے عذر خواہی کرنا پڑے اُس سے اپنے
کو بچانا چاہیے۔ لیکن میں تو جب اس کرسی پر بیٹھ جاتا ہوں تو
میں تم سے غائب ہو جاتا ہوں اور میرے قلب کے روبرو
وہ باقی ہی نہیں رہتا جس سے کہ میں عذر چاہوں اور جس کے
سبب سے تم پر کلام کرنے سے غیرت کر دوں میں تمہارے
پاس سے ایک مرتبہ بھاگا اور تمہیں میں پھر اُڑا۔ میں نے عزم
بالجزم کر لیا تھا کہ ہر رات نئی جگہ گزاروں اور ایک شہر سے دوسرے
شہر کی طرف اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف سیر
کرتا پھر مل اور حالت مسافرت میں پوشیدہ رہوں یہاں تک کہ
موت آجائے۔ یہ تو میرا ارادہ تھا اور اللہ عزوجل کا ارادہ اس
کے برخلاف تھا جو کہ ہوا پس میں جس سے بھاگا تھا وہیں اُڑا یہ
قلب جب صحیح ہو جاتا ہے اور اُس کے قدم آستانہ الہی پر چمکتے
ہیں تو وہ توحید کے میدان اور اُس کے جنگوں اور دریاؤں میں
چاہڑتا ہے کبھی اُس کا سر انجام اُس کے کلام سے ہوتا ہے
اور کبھی اس عارف کی ہمت سے اور کبھی اُس کی توجہ سے یہ اللہ
عزوجل کا فعل بن جاتا ہے اور یہ کیوں ہو جاتا ہے۔ یہ فنا ہو

بَابُ الْإِسْرَارِ عِنْدَكَ مَعَاتِيْعُ خَزَائِنِ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا شَيْءٌ مِّنْ وَرَاءِ
مَعْقُولِ الْخَلْقِ جَمِيعُ مَا يَظْهَرُ فِيهِ فَهُوَ
ذَرَّةٌ مِّنْ جَبَلِهِ وَقَطْرَةٌ مِّنْ بَحْرِهِ وَ
مِصْبَاحٌ مِّنْ شَمْسِهِ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ اعْتِدَارًا إِلَيْكَ
مِنَ الْكَلَامِ فِي هَذِهِ الْإِسْرَارِ وَأَنْتَ
تَعْلَمُ إِنِّي مَغْلُوبٌ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ
إِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذِرُ مِنْهُ وَلَكِنِّي إِذَا صَعِدْتُ
إِلَى هَذَا الْكُرْسِيِّ أَعْيَبُ عَنْكُمْ وَلَا يَبْقَى
بِحِذَائِي قَلْبِي مَنِ اعْتَذِرُ إِلَيْهِ وَأَتَحَفُّظُ
مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ عَلَيْكُمْ هَاجَتْ مِنْكُمْ مَّرَّةٌ
وَفِيكُمْ وَقَعْتُ عَزَمْتُ أَنِّي أَبَيْتُ كُلَّ
كَلِمَةٍ فِي مَوْضِعٍ وَأَسِيرُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ
وَمِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ وَأَكُونُ مُتَغَرِّبًا
مُتَحَقِّقًا إِلَى أَنْ أَمُوتَ هَذَا مَا أَرَادْتُ
وَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِخِلَافِهِ فَوَقَعْتُ
فِي وَسْطِ مَا هَاجَتْ مِنْهُ هَذَا الْقَلْبُ
إِذَا صَحَّ وَتَشَبَّهْتُ أَقْدَامُهُ عَلَى
بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَ فِي تَيْبِهِ
التَّكْوِينِ وَفِي أَوْ دَيْتِهِ وَفِي بَحْرِهِ
يَكُونُ تَارَةً بِكَلَامِهِ وَتَارَةً
بِهِتِّهِ وَتَارَةً بِنَظَرِهِ يَصْبِرُ فَعَلَّ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَنْعَزِلُ هُوَ يَفْنَى

وَهُوَ يَتَى الْقَلِيلُ مِنْكُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِذَا
وَالْأَكْثَرُ مِنْكُمْ مَنْ يُكَذِّبُ بِهِ الْإِيمَانُ
بِهَذَا وَالْعَمَلُ بِهِ نَهَايَةُ مَا يَجْعَلُ
أَحْوَالَ الصَّالِحِينَ الرِّمَافِقُ دَجَالُ رَاكِبٍ
لَهُوَ هَذَا الرُّمُومَنِيُّ عَلَى الْإِعْتِقَادِ
الصَّحِيحِ ثُمَّ الْعَمَلُ مَنْ عَمِلَ بِظَاهِرِ الْحَكْمِ
أَوْ مَنَافَةِ الْعَمَلِ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْعِلْمُ بِهِ يَصِيرُ الْحُكْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
الْخَلْقِ وَالْعِلْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
تَصِيرُ أَعْمَالُهُ الظَّاهِرَةُ ذِمَّةً بِإِلَافَةِ
إِلَى أَعْمَالِهِ الْبَاطِنَةِ تَسْكُنُ جَوَارِحُهُ وَ
قَلْبُهُ لَا يَسْكُنُ عَيْنًا رَأْسَهُ تَنَامُ وَحَيْنًا
قَلْبُهُ لَا تَنَامُ يَعْمَلُ قَلْبُهُ يَدُورُ وَهُوَ نَائِمٌ
حُكْمٌ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ كَانَ فِي يَدِهِ سَبِيحَةٌ
يُسَبِّحُ بِهَا فَنَامَ ثُمَّ أَتَتْهُ فَرَأَى السَّبِيحَةَ
تَدُورُ فِي يَدِهِ وَلسَانُهُ يَدُورُ مَرَّةً عَزَّ وَ
جَلَّ يَوْمَ هَذَا الْقَلْبُ فَيَعْمَلُ وَيَوْمَ مَرَهُذَا
السُّرُورُ فَيَعْمَلُ أَعْمَالًا بَاطِنَةً وَكَمِمْ أَعْمَالُ
مَنْ دُونَ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ هَذَا أَعْمَالُ
الظَّاهِرَةِ لِيُعْبَادَ مِنْ حَيْثُ الْجَوَارِحُ وَ
الْأَعْمَالُ الْبَاطِنَةُ لِيُدْخَلَ حَاصٍ مِنْ حَيْثُ
الْقُلُوبُ وَالْأَسْوَارُ سِرُّ السِّرِّ بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَهُ وَقُوفٌ عَلَى قَدَمِ الْخَوْفِ مَعَ
قَدَرِهِمْ يَخَافُونَ تَقْلِيلَ الْأَعْيَانِ
فِي تَغْيِيرِ الْأَحْوَالِ وَالزُّوَالِ عَنِ الْمَقَامِ

جاتا ہے اور وہی وہ باقی رہتا ہے تم میں سے کم لوگ وہ ہیں
جو اس کی تصدیق کریں گے اکثر تو تکذیب ہی کرنے والے ہیں
اس کی تصدیق کرنا اور اس پر عمل کرنا انتہائی مرتبہ ہے۔ صالحین
اہل اللہ کے حالات کا وہی انکار کرتا ہے جو کمنافق و دجال
اور اپنی خواہش پر سوار ہوتا ہے یہ امر اعتقاد صحیح زال بعد عمل
کرنے پر سببی ہے۔ جو کوئی ظاہر شرع پر عمل کرتا ہے اور اس
کو معرفت الہی کا وارث بنا دیا کرتا ہے اور اس سے واقف
کر دیتا ہے حکم اس کے اور مخلوق کے درمیان ہوتا ہے اور علم اس کے اور
اس کے رب کے درمیان میں اس کے اعمال ظاہری بمقابلہ اعمال باطنی کشل
ایک ذرہ کے ہو جاتے ہیں۔ اس کے اعضاء سکون کر لیتے ہیں اور اس کا
قلب سکون نہیں کرتا اس کے سر کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور اس
کا قلب عمل کرتا رہتا ہے اور ذکر کرتا رہتا ہے۔ بعض اہل اللہ
سے حکایت ہے کہ ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی جس پر تسبیح پڑھ رہے تھے۔ وہ
اچانک سو گئے پھر جاگے پس تسبیح کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں گھوم
رہی ہے اور ان کی زبان رب تعالیٰ کا برابر ذکر کر رہی ہے
اس کے قلب کو عمل کا حکم دیا جاتا ہے پس عمل کرتا ہے اور
اس کے باطن کو بھی حکم دیا جاتا ہے پس وہ باطنی عمل کرتا رہتا
ہے۔ ارشاد الہی ہے اللہ والوں کے لیے سوا اس کے اور
بھی عمل ہیں جس پر وہ عامل رہتے ہیں۔ ظاہری عمل اعضاء کی
حیثیت سے عام بندوں کے لیے ہیں اور باطنی عمل قلوب و
اسرار کی حیثیت سے خاص بندوں کے لیے اندرونی راز و
نیاز ان کے اور خالق کے درمیان میں ہوتے ہیں یہ جائیں اور
وہ یہ باوجود اتنے قرب کے یہ خوف کے قدم پر کھڑے
ہوئے ڈرتے رہتے ہیں خوف کرتے ہیں کہ کہیں شل دوسروں
کے ان کے حالات تغیر نہ ہو جائیں اور کہیں یہ قرب کے مرتبہ

يَخَافُونَ مَسَّهَ الْقُلُوبِ يَخَافُونَ
 أَنْ تَمَسَّهُ قُلُوبُهُمْ وَأَنْ تَنْكَيْسَ
 شَمْسُهُمْ وَآفَتَا رُحْمَهُمْ وَأَنْ تَزُولَ
 أَقْدَامُهُمْ يَتَعَلَّقُونَ أَبَدًا بِحُلَّةِ
 بَابِ قُدْرَتِهِ وَيَتَمَسَّكُونَ بِذِيْلِ رَحْمَتِهِ
 يَتَأَشَدُّونَ رَبَّنَا لَا تَرْيُدْ رَمْزَكَ
 الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ بَلْ تَرْيُدِ الْعَفْوَ
 وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ تَرْيُدْ بَقَاءَ
 الْإِيمَانِ وَالْمَعْرِفَةَ تَصَدَّقْ عَيْنُنَا
 بِذَلِكَ فَتَدْتَمَسَّكُنَا بِذِيْلِ رَحْمَتِكَ
 فَلَا تُخَيِّبْ ظَنَّنَا فِيكَ كَوْنَنَا ذَلِكَ فَإِنَّكَ
 إِذَا أَرَدْتَ أَمْرًا قُلْتَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْقَوْمَ فِي أَقْوَامِهِمْ
 وَافْعَالِهِمْ اخْذُوا مِنْهُمْ وَتَقَرَّبُوا
 إِلَيْهِمْ يَا قَوْمِ إِلَيْهِمْ يَا مَوَالِيكُمْ
 وَأَنْفُسَكُمْ جَمِيعُ مَا تَعْطُونَ لَهُمْ
 هُوَ لَكُمْ مَحْفُوظٌ عِنْدَهُمْ عَدَا
 يُسَلِّمُونَ ذَلِكَ إِلَيْكُمْ تَتَنَبَّئُ سَعَةَ
 الْوَرْقِ وَقَدْ سَبَقَ الْعِلْمُ بِضَيْقِهِ
 فَانْتِ مَعَاذِي مَمْقُوتٌ لَا تَكُ
 تَطْلُبُ مَا لَمْ يُقَسِّمْ لَكَ كَمْ تَسْعَى
 فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَتَحْرُصُ وَلَيْسَ لَكَ
 مِنْهَا إِلَّا مَا قَدْ قَسَّمْ لَكَ الْقَوْمُ عَلَى
 عَلَى قَدَمِ الطَّاعَةِ وَقُلُوبُهُمْ وَحِلَّةٌ وَ
 أَنْتُمْ عَلَى قَدَمِ الْعَصِيَّةِ وَقُلُوبُكُمْ أَمْنَةٌ

سے بڑھا دیئے جائیں قلوب کے مسخ سے ڈرتے رہتے
 ہیں کہیں اُن کے قلب مسخ نہ کر دیئے جائیں۔ اور ان کے
 چاند سورج کہیں گرہن میں نہ آجائیں اور کہیں ان کے پاؤں پھیل
 نہ جائیں۔ یہ اسی خیال میں ہمیشہ آستانہ قرب الہی کی زنجیر میں لٹکے
 ہوئے اور اس کے دامن رحمت کو پکڑے ہوئے خدا سے
 عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم تجھ سے
 دنیا و آخرت کچھ نہیں چاہتے ہیں بلکہ ہم دین میں غفور و عافیت
 چاہتے ہیں۔ اور ہم ایمان و معرفت کی بقا کے طالب ہیں
 تو بطور صدقہ یہ ہیں عطا فرما دے۔ ہم نے تیری رحمت کے
 دامن کو پکڑ لیا ہے پس تو ہم کو ہمارے اس گمان میں جو کہ ہم نے تیرے ساتھ کر
 لیا ہے غائب و غاسر نہ کر دینا تو ہماری اس مراد کو کہ فرما کر اسے پکڑو جب تو
 کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو تو اس سے کن فرمادیتا ہے پس وہ ہو جاتا ہے

اے میری قوم والو! تم اور یاران کی اُن کے اقوال و
 افعال میں پیروی کرو ان کی خدمت میں رہو اور اپنی جانوں
 اور مالوں سے اُن سے نزدیکی حاصل کرو۔ تمام وہ چیزیں
 جو کہ تم اُن کو دو گے وہ اُن کے پاس تمہارے لیے محفوظ رہیں
 گی۔ کل وہ تمہاری وہ امانتیں تمہارے سپرد کر دیں گے۔ تو
 وسعت رزق کی تمنا کرتا ہے حالانکہ علم الہی میں اُس کی تنگی
 سابق میں مقدّر ہو چکی ہے۔ پس اس لیے تو عقاب و غصہ کیا گیا
 ہے کیوں کہ تو ایسی چیز کو طلب کرتا ہے جو کہ تیرے مقسوم
 میں نہیں ہے۔ تو کب تک دنیا کی طلب میں کوشش و حرص
 کرے گا۔ حالانکہ تجھے قسمت سے زیادہ لکھا ہوا ملنے والا
 نہیں ہے۔ اور یارا! اللہ قدم طاعت پر کھڑے رہتے ہیں۔
 اور اُن کے دل غوث زدہ رہتے ہیں اور تم معصیت کے
 قدم پر کھڑے ہو اور تمہارے دل بالکل بے خوف ہیں۔

هَذَا شَوْعَيْنُ إِلَّا غَيْرًا مِنْ أَحَدٍ رَدًّا أَنْ
يَأْخُذَ كُمْ عَلَى غَيْرَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِسْتَعِينُوا عَلَى
كُلِّ صَنْعَةٍ بِصَاحِبِ أَهْلِهَا هَذِهِ الْعِبَادَةُ
صَنَعَةٌ وَصَاحِبُهَا أَهْلُهَا الْمُخْلِصُونَ
فِي الْأَعْمَالِ الْعَالِمُونَ بِالْحُكْمِ
الْعَامِلُونَ بِهِ الْمُوَدِّعُونَ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ
بِهِ الْهَارِبُونَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِنْ أَمْوَالِهِمْ
وَأَوْلَادِهِمْ وَجَمِيعِ مَا سِوَى رَبِّهِمْ
عَمَّ وَجَلَّ بِأَقْدَامِ قُلُوبِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ
مَبَايِنِهِمْ فِي الْعَمَلِ بَيْنَ الْخَلْقِ وَ
قُلُوبِهِمْ فِي الْبَرَاءَةِ وَالْفَقَارِ لَا يَزَالُونَ
عَلَى ذَالِكَ حَتَّى تَتَرَبَّى قُلُوبُهُمْ وَتَقْوَى
أَجْبَحَتُهُمْ وَتُطَيَّرَ إِلَى السَّمَاءِ عِلَّتْ هَمَّتُهُمْ
وَطَارَتْ قُلُوبُهُمْ وَصَامَتْ عِنْدَ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ فَصَارُوا مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ
جَلَّ فِي حَقِّهِمْ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا مِنَ الْمُصْطَفَيْنِ
الْأَحْيَاءِ إِذَا صَارَ الْإِيمَانُ يَقِينًا وَالْبَقِيَّةُ
مَعْرِفَةً وَالْمَعْرِفَةُ عِلْمًا جَيِّدًا تُصَيِّرُ
جَهَنَّمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَأْخُذُ مِنْ بَدَنِ الرَّغِيْبَاءِ
وَتُعِينُهُ إِلَى الْفَقْدِ آءِ تُصَيِّرُ صَاحِبَ
الْمُطْبِخِ تَجْرِي الْأَرْزَاقُ عَلَى يَدِ
قَلْبِكَ وَسِرِّكَ لَا كَرَامَةَ
لَكَ

يَا مُنَافِقُ حَتَّى تَكُونَ

یہ سراسر دھوکا ہے۔ تم اس سے ڈرو کہ وہ تم کو کہیں اچانک
نہ پکڑے تم دھوکہ ہی میں پڑے رہو۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا ہے تم ہر
کام میں اس کام کے لائق اور صالح لوگوں سے مدد کیا کرو یہ
عبادت ایک بہت بڑا کام ہے اور اس کے لائق و اہل
وہ ہیں جو کہ عملوں میں اخلاص کرنے والے احکام شریعہ کے
جانتے والے اور اس پر عمل کرنے والے معرفت الہی
کے بعد مخلوق کو رخصت کر دینے والے اپنی جانوں اور مالوں
اور اولاد اور جمیع ماسواہی اللہ سے بھاگنے والے دربار الہی
میں اپنے قلوب و اسرار کے قدموں سے کھڑے رہتے
والے ہیں۔ اُن کے جسم مخلوق کے درمیان میں آبادی میں
ہوتے ہیں اور اُن کے قلوب جنگوں میں میدانوں میں ہوتے
ہیں۔ اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ اُن
کے قلوب پرورش پالیتے ہیں اور اُن کے بازو مضبوط ہو
جاتے ہیں اور آسمان کی طرف اڑنے لگتے ہیں اُن کی ہمتیں
بلند ہوتی ہیں اور اُن کے قلوب اڑنے لگتے ہیں اور حق عزوجل
کے نزدیک جا پہنچتے ہیں پس وہ اُس جماعت میں سے
ہو جاتے ہیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے ارشاد
فرمایا ہے وَانْهَمُ عِنْدَنَا الْكَافِرُ اور تحقیق وہ ہمارے
نزدیک برگزیدہ و منتخب لوگوں میں سے ہیں جب تیرا ایمان
درجہ یقین پر پہنچ جائے گا تیری معرفت علم بن جائے گی۔
اس وقت تو خدائی کار گزار ہو جائے گا تو غنی لوگوں کے ہاتھ
سے لے کر فقیروں کو دیا کرے گا تو صاحبِ مطمع ہو جائے
گا تیرے قلب و سر کے ہاتھ پر لوگوں کا رزق جاری ہو گا۔
اے منافق جب تک تو اس حالت پر نہ پہنچے تجھ میں کوئی

كَذَلِكَ -

بزرگی نہیں ہو سکتی۔

وَيَلِكَ مَا تَعَدَّ بَتَّ عَلَى يَدِ شَيْخٍ
مُتَوَرِّعٍ زَاهِدٍ عَالِمٍ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَعِلْمِهِ -

تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے کسی شیخ متقی زاہد و عالم
کے ہاتھ پر جو کہ حکم و علم کا جاننے والا ہو تہذیب حاصل
کر لی۔

وَيَلِكَ تُرِيدُ شَيْئًا مَا يَقُومُ بِإِدَاةِ
إِذَا كَانَتْ الدُّنْيَا لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِتَعَبٍ
فَكَيْفَ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْنَ أَنْتَ
مِنَ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي
مُحْكَمِ كِتَابِهِ بِكَثْرَةِ عِبَادَتِهِ فَقَالَ
كَانُوا أَقْيِلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ وَ
بِأَلْسِنَةٍ أَرْسِلُ عَنْهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ لَكَ عَنْهُمْ مِنْهُمْ
الصِّدْقُ فِي عِبَادَتِهِ أَقَامَ لَهُمْ
مَنْ يُنَبِّئُهُمْ وَيُقِيمُهُمْ مِنَ
قَدْ نَبَّيْتُهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ يَا جَبْرِيلُ أَقِمْ فَلَانًا وَ
أَيْنَمْ فَلَانًا هَذَا لَهُ وَجْهَانِ أَقِمْ
فَلَانًا فَإِنَّهُ صَادِقٌ فِي عِبَادَتِهِ
هَارِبٌ مِنَ الْخَلْقِ إِذْ فَمَعَ عَنْهُ
الْعَنَاءُ وَالتَّوَمُّ وَ أَيْنَمْ فَلَانًا فَإِنَّهُ
كَذَّابٌ مُتَافِقٌ بَاطِلٌ فِي بَاطِلٍ تَعْنَةُ
فِي تَعْنَةٍ آتَى عَلَيْهِ الْكُرَى حَتَّى لَا
أَرَى وَجْهَهُ فِي الْفَاقِيَيْنِ أَلْوَجْهَ
الْآخِرُ أَقِمْ فَلَانًا فَإِنَّهُ مُحِبٌّ
طَالِبٌ وَمِنْ شَرْطِ الْمَحَبَّةِ الشُّعْبُ

تجھ پر افسوس ہے کہ تو ایسی چیز کا خواہشمند ہے جو کہ
تجھے ملنے والی نہیں ہے۔ جب کہ دنیا بغیر مشقت و محنت
مائل نہیں ہو سکتی ہے پس وہ چیز جو کہ اللہ عز و جل کے پاس
ہے یعنی معرفت و ولایت بغیر ریاضت کیسے ہو سکے گی۔ تجھے
اُن لوگوں سے واقفیت کہاں ہے اور کیا نسبت ہے۔
جن کی کثرت عبادت کی اللہ عز و جل نے اپنے کلام حکم قرآن مجید
میں تعریف فرمائی ہے۔ اور ارشاد کیا ہے وہ راتوں میں بہت
کم سوتے ہیں اور سحر کے وقت وہ استغفار کیا کرتے ہیں۔
جب کہ اللہ عز و جل نے اپنی عبادت میں اُن کی سچائی کو جان لیا
اُن کے لیے ایسی ایسی ہستیاں پیدا کر دیں جو کہ اُن کو خبردار
کرتی رہیں اور اُن کے پھونسل سے ان کو اٹھاتی رہیں نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عز و جل جبریل علیہ السلام سے کہا کہ
ہے کہ اسے جبریل تو فلاں کو اٹھا کر کھڑا کر دے اور فلاں کو
سُلا دے۔ اس کے دو معنی ہیں ایک یہ فلاں کو کھڑا کر دینا
وہ اپنی عبادت میں سچا ہے مخلوق سے بھاگنے والا ہے۔ تو
اُس سے تکلیف اور نیند کو دفع کر دے اور تو فلاں کو سُلا دے
کیوں کہ وہ نہایت جھوٹا اور منافق اور باطل در باطل اور
سراسر لعنت کا مستحق ہے تو اُس پر اوٹھ کر مسلط کر دے تاکہ
میں کھڑے ہو کر عبادت کرنے والوں میں اُس کا چہرہ نہ دکھلا
دے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اسے جبریل فلاں کو اٹھا کر وہ محب و
طالب ہے اور تکلیف اٹھانا محب و محبت کی شرط ہے۔

وَ اِنَّهُ فَلَانًا لَّا تَنَالُهُ مَحَبُّوْبٌ وَ مِنْ
 شَرِّطِ الْمَحَبُّوْبِ الرَّاحَةُ يَنْوُمُ وَ
 يَرَاخُ لَانَّهُ وَ اَصْلُ الْقِيَّامِ بِالظَّلَامِ
 حَتَّى دَفِنَ بِالْعَهْدِ وَ تَحَقَّقَ فِي مَحَبَّتِهِ
 فَلَمَّا سَبَّحَ لَهُ ذَلِكَ جَاءَ وَقْتُ وَفَاءِ
 عَهْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَانَّهُ ضَمَّنَ بِكُلِّ
 مَتَّعُوْبٍ فِيهِ الرَّاحَةُ مَعَهُ الْقُرْمُ
 اِذَا اَنْتَهَيْتَ خُطُوَاتُ فُلُوْ بِمَهْمُرٍ اِلَى
 رَيْهَقِ عَرٍّ وَجَلَّ رَأُوْ فِي الْمَنَامِ مَا لَمْ
 يَرَوْهُ فِي الْيَقَظَةِ صَا مُوَا وَ صَلُّوْا وَ
 جَاهِدُوْا اَنْفُسَهُمْ بِالْجُوْدِ وَ كَسِرِ
 الْاَعْمَارِضَ وَ وَاصِلُوْا الصَّبِيَّاءَ
 بِالظَّلَامِ وَ اَشْوَاعِ الْعِبَادَاتِ حَتَّى
 حَصَلَتْ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَلَمَّا حَصَلَتْ
 لَهُمْ قِيلَ لَهُمُ الطَّرِيْقُ غَيْرُ هَذَا
 وَ هُوَ طَلَبُ الْحَقِّ عَرٍّ وَجَلَّ فَتَقَصَّيْ
 اَعْمَالَهُمْ مِنْ حَيْثُ الْقُلُوْبُ فَلَمَّا
 وَصَلَتْ اِلَيْهِ ثَبَّتَتْ عِنْدَهُ مَنْ عِلْمُ
 مَا يَطْلُبُ هَاكَ عَلَيْهِ مَا يَبْدُلُ مِنْ
 قُوَاهُ وَ جَهْدِهِ فِي طَاعَةِ رِبِّهِ عَرٍّ
 وَجَلَّ مَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِي
 تَعَبٍ حَتَّى يَلْقَى رَبَّهُ وَ يَذَكَّ
 تَدْعُوْ اِمْرَادِي وَ تَخْبِيْ مَا لَكَ
 عَرٍّ كَذِبَتْ فِي دَعْوَاكَ
 الْمُرِيْدُ لَيْسَ لَهُ قَبِيْضٌ وَ كَا

اور فلاں کو سلا دے کیوں کہ وہ محبوب ہے اور محبوب کے
 لیے راحت شرط ہے وہ سلا یا جاتا ہے اور اسے راحت
 دی جاتی ہے۔ کیوں کہ اس نے دل کو رات سے عبادت
 میں ملا دیا ہے اُس نے اقرار و عہد کو پورا کر دکھایا ہے اور
 اپنی محبت کو ثابت کر دیا ہے پس جب اُس نے اپنے
 عہد و قرار درست کر لیا اور پورا کر دکھایا اب اللہ کے عہد کے
 پورا کرنے کا وقت آگیا ہے کیوں کہ وہ اپنے راست میں رنج کھینچنے
 والوں کا اپنی بیعت میں راحت کا ضامن ہو گیا ہے۔ ادبیاء اللہ
 کے قدموں کا بیر جب اس راہ میں انتہا پر پہنچ جاتا ہے تو اُن کے
 قدم رب عزوجل تک پہنچ جاتے ہیں تو وہ خواب میں وہ چیزیں
 دیکھنے لگتے ہیں جو انہوں نے حالت بیداری میں نہ دیکھی تھیں
 انہوں نے روزے رکھے اور نماز پڑھی اور بھوکا رہ کر اور
 آبروریزی کر کے اپنے نفسوں سے جہاد کیا اور رانوں کو
 دنوں سے ملا دی طرح طرح کی عبادتوں میں مشغول رہے یہاں
 تک کہ اُن کو جنت حاصل ہو گئی۔ پس جب اُن کو جنت حاصل
 ہو گئی اُن سے کہا گیا کہ راستہ دوسرا ہے نہ یہ اور وہ اللہ عزوجل
 کی طلب ہے۔ پس اُن کے عمل قلبی حیثیت سے ہو گئے پھر
 جب قلوب اُس کی طرف پہنچ گئے وہ مضبوط و راسخ قدم ہو گئے
 اور وہاں ٹھہر گئے جو اپنے مطلوب کو جان لیتا ہے اُس پر
 اپنی توفیق اور کوشش کا رب عزوجل کی اطاعت میں خرچ
 کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ مسلمان تا وقتیکہ خدا سے نہیں مل جاتا
 ہے ہمیشہ رنج و مشقت میں ہی رہتا ہے۔ افسوس تو میری
 ارادت کا ترمی ہے اور اپنا مال مجھ سے مخفی رکھتا ہے
 تو اپنے دوسے میں جھوٹا ہے۔ مرید کے لیے اپنے کو شیخ
 کی طرف نسبت کرنے کے اعتبار سے نہ قیصں ہوتی ہے۔

عِمَامَةً وَلَا ذَهَبَ وَلَا مَالًا بِأَلَمَنَاتٍ
إِلَى شَيْخِهِ إِنَّمَا يَا كُلُّ عَلَى كَلْبَةٍ
مَا يَا مُرَّةً يَا كِلَهُ هُوَ فَإِنْ عَنْهُ يَنْتَظِرُ
أَمْرًا وَنَهْيَةً يَعْلِمُهُ أَنَّ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ مَصَالِحُهُ عَلَى يَدِهِ وَقَوْلُهُ
فِي حَبَالِهِ وَإِنْ أَتَيْتُ شَيْخَكَ فَلَا
تُصَحِّبُهُ فَإِنَّهُ لَا تَصْنَعُ لَكَ صَحْبَتَهُ
وَلَا مَرَادَنَّهُ السَّيْرُ إِذَا أَتَيْتَهُمُ
الطَّبِيبَ لَمْ يَبْرَأْ بِمَدَاوِينِهِ وَقَالَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ كَلَامٍ مِنْ مَدَنٍ
زَهْدُهُ فِي الْحَقِّ صَدَحَتْ رَغْبَتُهُمْ
فِيهِ وَانْتَفَعُوا بِكَلَامِهِ وَالنَّظَرُ
إِلَيْهِ إِذَا عَلِمْتَ الْخَلْقَ يَعْلَمُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَعَمَّا فَتَهُمْ بِمَعْرِفَتِهِ غَابَ
عَنْكَ صِفَاتُهُمْ يَنْعَدِمُ عَنْكَ الْجَنُّ
وَ الْإِنْسُ وَالْمَلَكُ يُوصَفُ قَلْبُكَ
بِصِفَةِ الْآخَرِ وَكَذَلِكَ يَشْرُكَ تَنَحَّى عَنْكَ
فَنَشْرُ وَجُودِكَ قَشْرُ عَادَةِ بَنِي آدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ يَا قِي الْحُكْمُ قِيصِيرُ قِيصَصِ عَالِيكَ
فَتَكُونُ فِي الْأَرْضِ مَلِكًا تَأْمُرُ نَفْسَكَ وَ
خَلْقَ رَيْكَ عَزَّ وَجَلَّ يَا مُرَّةً وَيَا قِي الْعِلْمُ
الْوَقَائِفُ إِلَى إِلَهِي قِيصِيرُ قِيصَصِ عَالِيكَ
وَسِرِّكَ الْإِزْمَ مَا جَاءَ بِهِ الْوَسْوَ وَهُوَ
الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فَإِنَّ مَنْ تَرَكَهُمَا
تَرَكَ شَرْقَ وَمِنْ رُبْقَةِ الْإِسْلَامِ

نہ عمامہ اور نہ سونا اور نہ مال وہ سب کو اپنے شیخ کا ہی جانتا ہے
وہ تو اسی کے طبق پر اس کے حکم سے کھاتا پیتا ہے وہ اپنی
خودی سے نفا کو کر شیخ کے حکم و منع کا منتظر رہتا ہے کیوں کہ
وہ اس کو خدا کی طرف سے جانتا ہے نیز یہ سمجھتا ہے کہ مرید کی
مصلحتیں شیخ کے ہاتھ پر ہوتی ہیں اور اس کی رسی میں بل دینا
اس کے ہاتھ میں ہے اگر تو اپنے شیخ کو تہمت لگائے پس تو
اس کی مصاحبت میں نہ رہ اس لیے کہ اس حالت میں تیری
صحبت اور اس سے ارادت درست و صحیح نہیں ہوگی۔
مریض جب طبیعت کو تہمت لگائے گا اس کا معتقد نہ ہو گا وہ
اس کے علاج سے اچھا نہ ہو گا۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے بعد
قدرے کلام کے ارشاد فرمایا جس کا زہد مخلوق میں درست
ہوتا ہے مخلوق کی رغبت اس کی طرف صحیح ہو جاتی ہے اور
وہ اس کے کلام اور اس کی طرف نظر کرنے سے فائدہ حاصل
کرتے ہیں جب تو مخلوق کو علم و معرفت الہی سے جاننے
پہچاننے لگے گا اس وقت تجھ سے ان کی صفات غائب ہو جائیں
گی جن و انسان اور فرشتہ سب تجھ سے مددوم ہو جائیں
گے تیرا قلب دوسری صفت کے ساتھ متصف کر دیا جائے
گا اور ایسے ہی تیرا باطن تیرے وجود کا پوست جو کوئی آدم
کی عادت کا پوست ہے تجھ سے دور ہو جائے گا۔ ختم نہی
اگر تیری قمیص بن جائے گا پس تو اسے پہن کر تمام زمین میں
پھرا کرے گا اپنے نفس اور مخلوق الہی کو احکام الہی بتائے گا۔
اور علم ربانی اگر تیرے قلب و باطن کا پیر بن جائے گا۔
تو اس چیز کو لازم پکڑ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے
کر آئے ہیں اور وہ قرآن و حدیث ہے کیوں کہ جو ان دونوں
کو چھوڑ دے گا وہ زندیق (بیدین) ہو جائے گا۔ اور اسلام

مَرَقٍ فَيَكُونُ النَّارُ وَالْعَقَابُ مَوْعِدَهُ
 أَجَلًا وَالْمَقْتُ لَهُ عَاجِلًا يَكُونُ لِقَلْبِ
 الْعَارِفِ شَيْءٌ آخِرٌ فِي مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ
 الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَ بَعْدَ أَحْكَامِ الْحُكْمِ
 وَتَحْقِيقِ الْوُقُوفِ عَلَى بَابِ الْحَقِّ
 فَذَلِكَ الَّذِي يَسْتَحِقُّ بِهِ أَنْ يُتَّبَعَ
 وَيُسْمَعَ قَوْلُهُ وَلِهَذَا أُمِيعَ مِنْ رِقَابِ
 الَّذِينَ لَا يَحْكُمُونَ الْحُكْمَ لِأَنَّهُ شَيْءٌ
 لَا بُدَّ مِنْهُ وَهُوَ آسَاسُ هَذَا الْأَمْرِ هُوَ
 أَنَّ مَنْ أَحْكَمَهُ بِالْعَمَلِ وَالْإِخْلَاصِ
 وَعِلْمِهِ الْخَلْقَ فَهُوَ عَظِيمٌ عِنْدَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ وَعَلِمَ وَعَلَّمَ
 دُعِيَ فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا لَا تَعْزَلُ
 فِي صَوْمَعَتِكَ مَعَ الْجَهْلِ فَإِنَّ الْإِعْتِزَالَ
 مَعَ الْجَهْلِ فَسَادٌ كُلِّيٌّ وَلِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَقَّهُ ثُمَّ اعْتَزَلْ لَا يَنْبَغِيكَ
 أَنْ تَقْعُدَ فِي صَوْمَعَةٍ وَعَلَى وَجْهِ الْأَمْرِ
 أَحَدٌ تَخَافُهُ وَتَرْجُوهُ لَا يَبْقَى لَكَ سِوَايَ
 فَخَوْفٍ وَاحِدٍ وَمَرْجٍ وَاحِدٍ وَهُوَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ مَا أَعْرِفُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 وَالْقِيَامُ بِدِينِهِ تَقَرُّبًا إِلَيْهِ وَأَقِيمُ
 دِينَهُ وَالْصُّرَّةُ يُوَجِّهُهُ لَا
 يُوَجِّهُهُ غَيْرُهُ الصِّدِّيقُ سَمِعَ
 صَرَخَ الدِّينِ نَادَى قَلْبُهُ وَسَرَّهُ

کے حلقہ سے جدا ہو جائے گا۔ آخرت میں اُس کا ٹھکانا دوزخ
 و عذاب ہو گا اور دنیا میں عذاب الہی۔ عارف کے قلب کے
 لیے احکام شریعی کی مضبوطی اور اتنا الہی پر جم جانے کے
 بعد ایک اور چیز جو کہ اُس کے اور خدا کے درمیان میں ہوتی
 ہے حاصل ہو جاتی ہے۔ جس کے سبب سے وہ اس کا مستحق
 ہو جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے اور اُس کی بات سنی جائے
 اور اسی واسطے اُن لوگوں کی پیروی کرنے سے جو کہ شرعی احکام
 کے پابند نہیں ہیں منع کیا گیا ہے اس واسطے کہ یہ اتباع شرعی
 ضروری چیز اور معرفت الہی کی جڑ ہے جس نے اُس کو عمل و اخلاص
 سے مضبوط کر لیا اور اُس نے مخلوق کو تعلیم کیا پس وہ اللہ عزوجل کے
 نزدیک بڑے مرتبہ والا ہو گیا۔ اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 و کلم نے فرمایا ہے جس نے علم سیکھا اور اُس پر عمل کیا اور دوسرے
 کو علم سکھایا وہ ملکوت اعلیٰ میں عظیم کے نام سے پکارا جائے گا۔
 تراپنی خانقاہ میں جیل کے ساتھ گوشہ نشین نہ ہو کہوں کہ ایسی گوشہ نشینی
 پوری خرابی ہے۔ اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا ہے فقیہ بن زال بعد گوشہ نشینی کرتے رہے لیے ایسی
 حالت میں خانقاہ میں بیٹھنا کہ زمین پر کوئی ایک شخص بھی ایسا
 موجود ہو جس سے تو ڈرتا ہو یا تو اس سے امید واری کرتا ہو
 سزاوار نہیں ہے۔ تیرے لیے ایسی ذات جس کو خوف اور
 جس سے امید واری ہو سوا اللہ عزوجل کے دوسری نہ
 نہ ہونا چاہیے۔ میں تو اللہ عزوجل کے سوا اور اس کی
 نزدیکی حاصل کرنے کی غرض سے اُس کے دین پر قائم
 رہنے کے سوا کسی کو بچا نہا ہی نہیں ہوں۔ اور اس کے
 دین پر میرا قیام اور اس کی مدد محض ذات الہی کے لیے
 ہے نہ کسی دوسرے کے لیے۔ صدیق دین کی اُس آواز

إِذَا خَرِقَ الْعَوَامُ حَدُّ وَحَرَكَةً وَأَمَرَ تَكْبُورًا
 مَنَاهِيهِ وَتَرَكُوا أَوَامِرَهُ وَرَفَضُوا
 وَرَأَى ظُهُورَهُمْ يَسْمَعُهُ كَيْفَ يَصْرُخُ
 وَيَسْتَعِيذُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَتَشَتَّرُ
 وَيَهْفُ فِي وَجْهِهِ يُعِينُهُ يَا لَأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ
 وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ يَنْصَحُهُ وَيَذُبُّ عَنْهُ
 يَفْعَلُ ذَلِكَ بِقُوَّةِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْوَى
 نَفْسُهُ وَهَوَاهُ وَطَبْعُهُ وَرَاعُونِيهِ وَ
 جِهَالِيَتِهِ وَنِفَاقِهِ- الْعِبَادَةُ تَرَكُ
 الْعَادَةَ لَا كَانَتْ الْعَادَةُ حَتَّى
 تَصِيرَ مَوْضِعَ الْعِبَادَةِ أَبْطَلُوا
 التَّعَلُّقَ بِالْأَشْيَاءِ وَالْأَخِيرَةَ وَ
 الْخَلْقَ وَتَعَلَّقُوا بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 لَا تَتَبَهَّرُ جُورًا فَإِنَّ الشَّاقِدَ بَصِيرٌ
 مَا يَأْخُذُ مِنْكُمْ إِلَّا بِمَحَلِّ الْبَهْرِجِ
 الَّذِي مَعَكُمْ إِنْ مَوَّاهُ لَا تَعُدُّوهُ
 شَيْئًا مَا يُؤْخَذُ إِلَّا مَا يَدْخُلُ
 الْكَيْدَ وَيَصْنَعُ مِنَ الدَّخْلِ فَلَا تَحْسِبُوا
 أَنَّ الْمَرْسَهْلَ إِلَّا كَثْرَ مِنْكُمْ
 يَدْعُونَ إِلَى الْخُلَاصِ وَهُمْ مِنْهُمْ فَعُونَ
 لَوْلَا إِلَّا مَرَحًا لَكَثَرَتِ الدَّعَاوِي
 مِنْ أَدْعَى الْحِلْمِ نَمْتَحِنُهُ بِالْإِفْضَابِ
 وَمِنْ أَدْعَى الْكِرَمِ نَمْتَحِنُهُ بِالطَّلَبِ
 مِنْهُ وَكُلٌّ مِنْ أَدْعَى شَيْئًا أَمْتَحِنُهُ
 بِضِدِّهِ دَعُوا عَنْكُمْ الْهَوَسَ

کہو کہ عوام کے حدود الہی سے تجاوز کرنے اور منوعات کا
 اختیار کرنے اور احکام کو چھوڑ دینے اور پس پشت ڈال دینے
 کے وقت دین کے قلب و باطن سے نکلتی ہے سنتا ہے۔
 وہ دین کی آواز اور فریادری کی کیفیت کو دریافت کر کے
 چیخ پکار کر گریستہ ہو جاتا ہے اور کھڑے ہو کر پوری
 طور سے اُس کی مدد میں مشغول ہو کر امر بالمعروف و نہی عن المنکر
 کرتا ہے وہ دین کی خیر خواہی کرتا ہے اور اس کی طرف
 سے مدافعت کرتا رہتا ہے اور یہ سب کچھ محض اپنے
 رب عزوجل کی قوت و مدد سے کرتا ہے نہ کہ اپنے نفس خواہش
 و طبیعت و عورت اور جہالت و لفاق کی قوت سے عبادت
 عادت کا چھوڑ دیتا ہے نہ کہ عادت کا موجود ہونا حتیٰ کہ وہ
 خود سراپا عبادت بن جائے۔ اہل اللہ نے دنیا و آخرت
 اور مخلوق کے تعلق کو باطل کر دیا اور حق عزوجل کے ساتھ تعلق
 پیدا کر لیا۔ تم اپنے کھوٹے دام پیش نہ کرو کیوں کہ پرکھنے والا
 دانتا ہے وہ بغیر کوئی پرکے اسے نہ لے گا۔ جو کھوٹ
 تمہارے پاس ہے تم اُس کو پھینک دو تم اسے کچھ نہ گنو
 وہ لاشے ہے۔ تم سے وہی مال لیا جائے گا جو بھیٹی میں داخل
 ہو کر میل ملاوٹ سے صاف ہو جائے گا پس تم یہ خیال مت
 کرو کہ معاملہ آسان ہے تم میں سے اکثر اخلاص کا دعویٰ کرتے
 ہیں اور ہوتے ہیں وہ منافق اگر امتحان کا معاملہ نہ ہوتا تو بہت
 دعوے دار بن جاتے دعوے بہت ہوتے ہیں میں علم
 کے مدعی کا امتحان غصہ اور غضب میں ڈال کر لیتا ہوں اور
 کرم کے مدعی کا امتحان اُس سے کچھ طلب کر کے لیتا ہوں
 اور ہر وہ شخص جو کسی چیز کا دعوے کرے میں اُس کا اُس کی
 ضد سے امتحان لیتا ہوں تم اپنے سے ہواؤ ہوس کو چھوڑ

وَالْزَمُوا التَّقْوَىٰ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِكُمْ
الْمُتَّقُونَ لَهُمُ رَبٌّ أَتَقَرُّ الشَّرَكَ فِي الْأَصْلِ
وَالْمَعَاصِي فِي الْفُرْعِ ثُمَّ تَعَلَّقُوا بِحَبْلِ
الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا تَخْلَوْهُمَا مِنْ أَيْدِيكُمْ
الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيمٌ لَا يَجْمَعُ عَلَى عَبْدٍ ه
خَوْفَيْنِ قَدْ تَقَرَّرَ خَوْفُ الْقَوْمِ فِي الدُّنْيَا
عِنْدَ أَكْلِهِمْ وَشَرِبِهِمْ وَكِبْسِهِمْ وَنِكَاحِهِمْ
وَجَمِيعِ تَصَرُّفِهِمْ تَرَكُوا الْحَرَامَ وَالشُّبْهَةَ
وَكَثِيرًا مِنَ الْحَلَالِ خَوْفًا مِنْ حِسَابِ رَبِّهِمْ
عَزَّ وَجَلَّ وَسُوءِ عَذَابِهِمْ تَوَرَّ عَوَافِي
مَا كُتِبَ لَهُمْ وَمَشَرَوْا بِهِمْ وَجَمِيعِ أَحْوَالِهِمْ
تَرَكُوا الْأَشْيَاءَ زُهْدًا فِيهَا فَاتَّكَنَ الزُّهْدُ
صَارَ مَعْرِفَةً فَلَمَّا تَمَكَّنَتِ الْمَعْرِفَةُ جَاءَ
الْعِلْمُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَارَ تَاجًا عَلَى
رُؤُسِهِمْ فَلَا جَرَمَ أَنْزَوَى عَنْهُمْ الْحَرَامُ
وَالشُّبْهَةُ وَالْمُبَاحُ وَبَقِيَ عِنْدَهُمُ الْحَلَالُ
الطَّلُقُ الَّذِي هُوَ حَلَالُ الصَّيِّدِ يَقِينُ الدِّينِ
لَا يَهْتَمُّونَ بِهِ وَلَا يَخْطُرُ بِنَا إِلَهُمْ إِذَا
تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَخَدِمَ عَتَا
سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَحَصَلَ قَلْبُهُ فِي دَارِ
قُرْبِهِ وَمِنْهُ وَلَطْفِهِ لَا يَكْفِيهِ تَحْصِيلُ الطَّعَامِ
وَالشَّرَابِ وَالْبَاسِ أَوْ شَيْئًا مِنْ مَصَالِحِهِ
تَأَثَّرَ قَلْبُهُ عَنِ الْإِسْتِغَالِ بِذَلِكَ قُلُوبُ
الْمُقَرَّبِينَ مَا تَزَالُ فِي كِتَابِ الْقُرْبِ وَالْعِلْمِ الْخَاصِّ
يَعْلَمُ قُلُوبُهُمْ وَأَسْرَارَهُمُ الْقَنَاءَ عَنِ الْإِرَادَاتِ

دو اور اپنی تمام حالتوں میں تقوٰے کو لازم پکڑو۔ متقیوں کے
لیے رب ہے تم اصل میں شرک سے اور فرع میں گناہوں
سے بچو۔ پھر کتاب و حدیث دونوں کی رسیوں سے چپٹ جاؤ
ان دونوں کو تم اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑو حتیٰ عزوجل کہ یہ ہے
وہ اپنے بندہ پر دو غوث جمع نہیں کرے گا۔ تحقیق اولیاء اللہ
کا خوف و دنیا میں کھانے اور پینے اور اُن کے پہننے اور نکاح
اور تمام تصرفات میں مقدم ہو چکا ہے انہوں نے حرام اور
مشتبہات اور بہت حلال چیزوں کو حساب و عذاب الہی
کے خوف سے چھوڑ دیا ہے انہوں نے اپنے کھانے اور
پینے اور تمام حالتوں میں تقوٰے اختیار کر لیا۔ دنیا میں تمام
چیزوں کو بطریق زہد چھوڑ دیا پس جب زہد نے اُن کی طبیعتوں
میں قرار پکڑ لیا تو وہ معرفت بن گیا پھر جب معرفت الہی نے
قرار پکڑ لیا تو علم الہی حاصل ہو گیا اور وہ علم اُن کے سروں کا تاج
بن گیا پس لامحالہ اُن سے حرام و مشتبہات اور مباح برطرف
ہو گئے اور محض وہ حلال اُن کے پاس باقی رہ گیا جو کہ ان
صدیقین کا جن کو اُس کا علم نہیں اور نہ وہ اُن کے دل میں خطرہ
بن کر گزرتا ہے حلال ہے جب بندہ دنیا و آخرت کو چھوڑ
دیتا ہے اور ماسوی الہ سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور اُس
کا قلب مقام قرب و احسان و لطف الہی میں پہنچ جاتا ہے۔
تو اللہ تعالیٰ اُس کو کھانے اور پینے اور لباس یا کسی اور چیز
کے حاصل کرنے کی جو کہ اُس بندہ کی مصلحتوں میں سے ہیں
تکلیف نہیں دیتا ہے اُس بندہ کا قلب ان چیزوں میں
مشغول ہونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ مقررین دربار الہی کے
قلوب ہمیشہ قرب و علم خالص کی درس گاہ میں رہتے ہیں وہاں
اُن کے قلوب داسر کو تمام ارادوں سے فنا ہو جانے۔

وَالْإِسْطِطْرَاحَ بَيْنَ يَدَيْ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ فَيَتَوَلَّاهُمْ وَلَا يَكَلِّمُهُمْ إِلَى
غَيْرِهِ مِنْ ذَمِّهِمْ مَعْقُولِ الْخَلْقِ مِنْ
وَمَرَّءٍ هَذَا الظَّاهِرِ يُفَتِّهِمُ ثُمَّ إِذَا
شَاءَ أَنتَرَهُمْ وَرَدَّ هُمْ يَتَأَيَّدُ الْعِلْمُ
الْأَوَّلُ بِالْبَلَمِ الثَّانِي جَهْلٌ ثُمَّ عِلْمٌ
ثُمَّ عَمَلٌ ثُمَّ إِخْلَاصٌ ثُمَّ عِلْمٌ
ثَانٍ وَ عَمَلٌ ثَانٍ سَكُونٌ ثُمَّ تَطَوُّقٌ
فَنَاءٌ عَيْنِكَ ثُمَّ وَجُودٌ بِهِ

اور اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے روبرو ڈال دینے کی تعلیم دی
جاتی ہے پس رب تعالیٰ خود اُن کا متولی بن جاتا ہے اور
غیر کی طرف اُن کو حوالہ نہیں کرتا ہے یہ امور عام مخلوق کی سمجھ
اور اس ظاہر سے پرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اولیاء کو فنا
کر دیتا ہے پھر جب چاہتا ہے اُن کو زندہ کر دیتا ہے۔
اور مخلوق کی طرف واپس کر دیتا ہے۔ علم اول کی علم ثانی سے
تائید ہوتی ہے۔ اول جمل ہے پھر علم پھر عمل
اغلاص۔ پھر دوسرا علم اور دوسرا عمل اول کا سکوت ہے پھر گویائی
اول تیری ہستی کا فنا ہو جاتا ہے۔ پھر اُسی کے ساتھ موجود
ہو جانا۔

اے مردہ دلو! میرے پاس تمہارا بیٹھنا کس کام
کا ہے۔

اے دنیا اور بادشاہوں کے بندو! اے امیروں
کے غلامو! اے گرائی و ارزانی کے بندو! تمہارے اوپر
افسوس ہے۔ اگر گہوؤں کے ایک دانے کی قیمت ایک
دینار تک پہنچ جائے تو بھی صاحب ایمان کچھ پرواہ نہیں
کرے گا اور نہ اُس کو اس کا رزق بسبب اُس کے یقین کی قوت
کے اور رب تعالیٰ پر بھروسہ کی وجہ سے غم میں ڈالے گا مخاطب
تو اپنے نفس کو مسلمانوں میں سے شمار نہ کر بہت علیحدہ ہو جاتا تمام
چیزیں اللہ عزوجل کا شکر اور اس کا گروہ ہیں۔ مخلوق سے روگردانی
کرنا حق ہے اور خالق کے ساتھ مشغول ہونا بہت زیادہ اور
بڑا حق ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم میرے کہنے کو سمجھو گے۔ تم
پر لازم ہے کہ تم توحید کی دلیلوں کو سمجھو اور صدیقین و اولیاء کے
کلمات پر توجہ کرو انھیں سنو۔ اُن کا کلام مثل وحی الہی کے ہے
وہ اُسی سے بولتے ہیں۔ اللہ عزوجل اُن کو عوام کیمینوں کے

يَا مَوْتَى الْقُلُوبِ مَا قَعُودُكُمْ
عِنْدِي -

يَا عِبِيدَ الدُّنْيَا وَالسَّلَاطِينِ يَا عِبَادَ
الْأَغْنِيَاءِ يَا عِبَادَ الْغَلَاءِ وَالرَّخِصِ وَيُحْكُمُ
تَوَكُّلَكُمْ ثَمَنُ حَبَّةٍ مِنَ الْحِنْطَةِ دِينَارًا مَا
بَالَى الْمُؤْمِنِ وَلَا أَهَمَّتْ رِزْقُهُ لِفَرَّةٍ يَقِينِهِ
وَإِتِّكَالِهِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَعُدُّ نَفْسَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ انْعِزْ كُلُّ الْأَشْيَاءِ جُنْدُ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَسْبَاطُهُ الْإِعْرَاضُ
عَنِ الْخَلْقِ حَقٌّ وَالْإِشْتِغَالُ
بِخَالِقِهِمْ أَحَقُّ مَا أَرَأَكُمُ تَفْقَهُونَ
مَا أَقُولُ عَلَيْكُمْ يَدَّ لَا لَاتِ التَّوْحِيدِ
وَالْإِصْغَاءِ إِلَى كَلِمَاتِ الصِّدِّيقِينَ
وَالْأَوْلِيَاءِ كَلَامُهُمْ كَالْوَحْيِ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْطِقُونَ عَنْهُ

حکموں سے جدا و علیحدہ خاص حکم دیا کرتا ہے اُن کا کلام عوام جیسا نہیں ہوا کرتا تو تو سراپا ہوس ہے تو کتاب سے جمع کر کے وعظ کرتا ہے اگر تیری کتاب ضائع ہو گئی تو تو کیا کرے گا یا تیری کتابوں میں آگ لگ جائے یا تیرا وہ چراغ جس سے تو کتاب دیکھتا ہے بجھ جائے تو تو کیا کرے گا جب تیرا گھڑا لوٹ جائے اور اُس کا وہ پانی بہ جائے جو کہ اُس میں تھا تو بتا تو کیا کرے گا تیری اینگٹھی اور کوئلے اور دیالائی اور چشمہ کہاں ہے جس سے تو کام لے گا جو کوئی سیکھتا ہے اور اُس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرتا ہے تو تو راہی اس کے قلب میں حقیقان اور چشمہ بن جاتا ہے جس سے وہ خود اور دوسرے روشنی حاصل کرتے ہیں۔

اے شور و غل مچانے والو! اے نعموں اور خواہشوں کے ہاتھوں سے جمع کی ہوئی کتابوں کے تابعدارو! دو رو ہو علیحدہ ہو جاؤ۔

تم پر افسوس ہے کہ تم خاص لوگوں سے جھگڑتے ہو۔ تم شکست کھاؤ گے اور ہلاک ہو جاؤ گے اور اپنی مراد کو نہ پہنچو گے۔ تمہاری کوششوں سے تقدیر و علم ازلی کیسے پلٹ سکتا ہے تم مومن و مسلمان بنو۔ کیا تم نے ارشاد الہی نہیں سنا کہ جلتی وہ ہیں جو کہ ہماری آیاتوں پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے اسلام کی حقیقت استسلام ہے جس کے معنی ہیں اپنے کو حوالہ کر دینے کے۔ اولیاء اللہ نے اللہ عز و جل کے روبرو اپنے سروں کو جھکا دیا ہے اور چوٹی و چرا اور کرا اور نہ کر کو بھلا دیا ہے وہ طرح طرح کی طاقتیں کرتے ہیں اور اُس کے روبرو خوف کے قدم پر ٹھہرے رہتے ہیں ہر وقت خوف طاری رہتا ہے اور اسی واسطے اللہ عز و جل نے ان کی

وَيَا مَرْءًا مِنْ ذَمَائِرِ مَا مَوَّرَ الْعَوَامَ الْخَفَامَ
أَنْتَ هَرَسٌ تُولَفُ كَلَامَكَ مِنَ الْكِتَابِ وَ
تَتَكَلَّمُ بِهِ إِنْ ضَاعَ كِتَابُكَ مَا نَضَعُ أَوْ
وَقَعَ الْحَدِيثُ فِي كُتُبِكَ أَوْ لَا نَطْعَاءُ
مِصْبَاحِكَ الَّذِي تَبْصُرُ بِهِ إِذَا انْكَسَرَتْ
جَوَارِكُكَ وَتَبَدَّدَ الْمَاءُ الَّذِي فِيهَا آيَاتُ
مَفْقَدِ حَتِّكَ وَجِرَاقِكَ وَكِبَرِيَّتِكَ وَمَعِينِكَ
مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَمِلَ وَأَخْلَصَ صَارَتْ
الْمُقَدَّحَةُ وَالْمَوْعِظُ فِي قَلْبِهِ نُورًا لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فَيُضِيءُ بِهِ وَهُوَ غَيْرُهُ
تَنَحَّوْا.

يَا أَبْنَاءَ اللَّفْلَقَةِ يَا أَبْنَاءَ
الصُّحُفِ الْمُؤَلَّفَةِ بِأَيْدِي النَّفُوسِ
وَالْأَهْوِيَةِ.

وَيَكُفُّ تَنَازُعُونَ الْمُخْصُوصُ
تَنْقُصُونَ وَتَهْدِكُونَ وَلَا تَبْلُغُونَ
حَظَّكُمْ كَيْفَ تَتَغَيَّرُ السَّابِقَةُ وَ
الْعِلْمُ يَجْهَدُكُمْ كُونُوا مُؤْمِنِينَ مُسْلِمِينَ
أَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ
آمَنُوا يَا بَنَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ
حَقِيقَةُ الْإِسْلَامِ الْإِسْتِسْلَامُ الْقَوْمُ
اسْتَطَرَقُوا بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَنَسْأَلُكُمْ وَكَيْتُ وَإِفْعَلُ وَلَا تَفْعَلُ يَعْمَلُونَ
أَنْوَاعَ الطَّاعَاتِ وَهُمْ وَقُوفٌ عَلَى قَدَمِ
الْخَوْفِ وَرَهْطًا وَصَفَرًا الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ

فَقَالَ يُؤْتُونَ مَا أَنَا أَوْ قُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ
يَمْتَشِلُونَ أَوَامِرِي وَيَنْتَهُونَ عَنْ
مَنَاهِييَ وَيَصْبِرُونَ عَلَى بَلَائِي وَيَشْكُرُونَ
عَلَى عَطَائِي وَيُسَلِّمُونَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
وَأَوْلَادَهُمْ وَأَعْرَاضَهُمْ إِلَى يَدِ سَابِقَتِي
وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَّةٌ خَافِقَةٌ بِمِثْقَالِ عَرَفٍ
إِذَا هَدَى فِي الْآخِرَةِ يَقُولُ لَهَا تَنَجَّيْ عَنِّي
فَإِنِّي طَالِبُ بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتَ وَ
الدُّنْيَا عِنْدِي وَاحِدُ الدُّنْيَا كَأَنْتَ تَحْبِبُنِي
عَنْكَ وَأَنْتَ تَحْبِبُنِي عَنْ شَرِّ عَزَّ وَجَلَّ
لَا كَرَامَةَ لِكُلِّ مَنْ يُحِبُّنِي عَنْهُ اسْمَعُوا
هَذَا الْكَلَامَ فَإِنَّهُ لَيْتَ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
لَيْتَ إِرَادَتِهِ مِنْ خَلْقِهِ وَفِي خَلْقِهِ وَهُوَ
حَالُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ
وَالصَّالِحِينَ .

يَا عِبَادَ الدُّنْيَا يَا عِبَادَ الْآخِرَةِ أَنْتُمْ
حَيْطَانُ جَهَنَّمَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدُ نِيَاهُ
وَالْآخِرَةِ أَنْتُمْ حَيْطَانُ أَنْتُمْ صَنَمُ الدُّنْيَا
وَأَنْتُمْ صَنَمُ الْآخِرَةِ وَأَنْتُمْ صَنَمُ الْخَلْقِ وَ
أَنْتُمْ صَنَمُ الشَّهَوَاتِ وَالذَّائِثِ وَأَنْتُمْ صَنَمُ
الْحَدِّ وَالشَّأْنِ وَقِيلَ الْخَلْقِ لَكَ كُلُّ مَا
سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَمَّ الْقَوْمُ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ يُوَكِّلَانِ عَلَى بَابِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ يُوَكِّلَانِ فِي دَارِ الطَّلِيلِ يَا خُدَّ
مِنْهُمَا مَا يُرِيدُ وَيُطْعِمُ السَّرِيعُ .

تعریف فرمائی پس ارشاد کیا وہ کوئی کام کریں اُن کے دل
خوف زدہ رہتے ہیں میرے احکام کو بجالاتے رہتے ہیں۔
اور میرے منوعات سے باز رہتے ہیں اور میری بلا پر صبر
کرتے رہتے ہیں اور میری عطا پر شکر گزاری کرتے ہیں۔
اور اپنی جانوں اور مالوں اور اولادوں و ابرویں کو تقدیر الہی
کے ہاتھوں میں حوالہ کرتے ہیں اور اُن کے دل مجھ سے خائف
و رزائل رہتے ہیں۔ عارف باللہ جب آخرت سے ڈھکنے لگتا ہے۔
آخرت سے کتنے توجہ سے دور ہو جائے مگر میں حق عزوجل کے
دروازہ کا طالب ہوں تو اور دنیا میرے نزدیک ایک ہی
ہے دنیا مجھے تجھ سے روکتی تھی اور تو مجھے رب تعالیٰ
سے روکتی ہے۔ جو مجھے رب تعالیٰ سے روکے اُس میں
کوئی کرامت نہیں۔ تم اُس کلام کو سنو پس تحقیق یہ اللہ تعالیٰ کے
علم اور مخلوق سے اور اُن میں اُس کے ارادہ کا خلاصہ و مفصل
ہے اور یہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام اور اولیاء و صالحین کا واقعی
حال ہے۔

اے دنیا و آخرت کے بندو! تم دیواریں ہو۔
اللہ عزوجل اور اُس کی دنیا و آخرت سے ناواقف ہو۔
تیرا بت دنیا ہے اور تیرا بت آخرت ہے اور تیرا بت
مخلوق اور تیرا بت دنیا کی شہوتیں اور لذتیں اور تعریف و
برائی اور قبولیت خلق ہے کہ وہ تجھے مقبول بنا لے ہر چیز اللہ
کے سوا بت ہے۔ اولیاء اللہ صرف ذات باری کا ارادہ
کرتے ہیں اُسی کے طالب ہیں۔ دنیا و آخرت کی نعمتیں
حق عزوجل کے دروازہ پر سپرد کر دی جاتی ہیں طیب کے
ہی گھر میں دونوں جہان کی نعمتیں حوالہ کر دی جاتی ہیں۔ طیب
اُن دونوں میں سے جو چاہتا ہے۔ بے یقینانہ رضی کو کھلاتا

رہتا ہے۔

اے منافق! تمہیں تو اس سے کچھ خبر ہی نہیں ہے۔ منافق تو اس میں سے ایک حرف سننے کی بھی قدرت نہیں رکھتا ہے۔ اُس پر قیامت قائم ہو جاتی ہے کیوں کہ وہ حق کے سننے پر قادر ہی نہیں ہے۔ میرا کلام حق ہے اور میں حق پر ہوں میرا کلام اللہ عزوجل کی طرف سے ہوتا ہے نہ کہ خود میری طرف سے جانب شرع سے ہوتا ہے نہ کہ ہواؤں ہوس سے اور یکن آفت تیری فہم یقیم کی ہے۔

تجھ پر افسوس ہے تو نے علم سیکھا اور تو نے اُس پر عمل نہ کیا پس تیرا علم تجھے کیا نفع دے گا۔ تو نے حالت جوانی میں شاخ کی خدمت نہ کی پس تو اپنے بڑھاپے کی حالت میں کیسے کیا خدمت کرے گا کوئی مسلمان نہیں ہے مگر اُس کے مرنے کے وقت اس کی آنکھوں کے سامنے سے پردے کھل جاتے ہیں پس وہ اُن نعمتوں کو جو کہ اُس کے واسطے جنت میں ہیں ملاحظہ کرتا ہے اُس کی طرف حور عین اور غلمان اشارہ کرتے ہیں اور اُس کی طرف جنت کی خوشبو پہنچتی ہے پس اُس کو موت اور سکرات موت بھلی معلوم ہوتی ہے اللہ عزوجل اُن کے ساتھ وہ معاملہ کرتا ہے جیسا کہ اس نے حضرت امیر کے ساتھ کیا تھا۔ اور بعض مسلمانوں میں سے وہ ہیں جو اس کو قبل موت کے ہی جان لیتے ہیں اور وہ مقرنین خاص اور یکتا و فرد اور مطلوب بندہ ہیں تجھ پر اے اللہ عزوجل پراعتراض کرنے والے افسوس ہے۔ تو خالی ہڈیاں کی باتیں نہ بکا کر تضاء الہی کو کوئی رد کرنے والا رد نہیں کر سکتا ہے اور نہ کوئی روکنے والا اس کو روک سکتا ہے۔ عہ تضاء کی دو قسمیں ہیں ایک مطلق جو کہ دعا وغیرہ سے رد ہو سکتی ہے جس کے متعلق حدیث میں وارد ہے لا یدرد التضاء الا الدعاء۔

دوسری تضاء مبرم جو کہ رد نہیں ہو سکتی اور یہاں وہی مراد ہے۔ قادر ہی مغفل

يَا مُنَافِقِينَ مَا عُنْدَكُمْ مِنْ هَذَا خَيْرٍ - الْمَنَافِقُ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَسْمَعَ حَرْفًا مِنْ هَذَا أَتَشْرُونَ الْقِيَامَةَ عَلَيْهِ لَا تَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى سَمَاعِ الْحَقِّ كَلَامِي حَقٌّ وَأَنَا عَلَى الْحَقِّ كَلَامِي مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا وَهْيَ مِنَ الشَّرِّعِ لَا مِنَ الْهَوَاسِ وَلَكِنَّ آفَةً فَهَيْلِكَ السَّقِيمِ

وَيَحَاكَ تَعَلَّمْتَ وَمَا عَلِمْتَ يَعْلَمُكَ فَكَيْفَ يَنْفَعُكَ عِلْمُكَ مَا خَدِمْتَ النَّشِوْنَةَ فِي حَالِ تَشْبَاكِ كَيْفَ تَخْدُمُ فِي حَالِ كِبَرِكَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ يَكْتَشِفُ عَرَبٌ

بَصَرُهُ فَيَرَى مَا لَهُ فِي الْجَنَّةِ يُشِيرُ إِلَيْهِ الْحُورُ الْعِينُ وَالْوِلْدَانُ وَيَصِلُ إِلَيْهِ مِنْ طِيبِ الْجَنَّةِ قَيْطُيبٌ لَهُ الْمَوْتُ وَالشُّكْرَاتُ يَفْعَلُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمْ كَمَا فَعَلَ بِأَسِيَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُ بِذَلِكَ قَبْلَ الْمَوْتِ وَهُمْ الْمُتَقَرَّبُونَ الْمُفَرَّدُونَ الْمَرَادُونَ وَيَلُوكَ يَا مُعْتَرِضًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَهْدِي هَدْيَانَا فَتَارِعًا اقْتَضَاءً لَا يَزِدُّكَ تَمَادُّ وَلَا يَصُدُّكَ صَادُّ

عہ تضاء کی دو قسمیں ہیں ایک مطلق جو کہ دعا وغیرہ سے رد ہو سکتی ہے جس کے متعلق حدیث میں وارد ہے لا یدرد التضاء الا الدعاء۔

دوسری تضاء مبرم جو کہ رد نہیں ہو سکتی اور یہاں وہی مراد ہے۔ قادر ہی مغفل

سَلَّمَ وَقَدْ اسْتَرْحَتْ هَذَا اللَّيْلُ وَهَذَا
 النَّهَارُ لَا يُمْكِنُكَ مَرَدُّهُمَا إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ
 يُقْبِلُ وَأَنْتَ كَأَنَّكَ أَوْ مَرَا حِينَ وَالنَّهَارُ
 كَذَلِكَ لَا هُمَا يَجِيئَانِ عَلَى رُجْمِكَ
 هَكَذَا مَا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدَّرَ
 مَا لَكَ أَوْ عَلَيْكَ إِذَا جَاءَ لَيْلُ الْفَقْرِ
 فَسَلِّمْ وَوَدِّعْ نَهَارَ الْغِنَى إِذَا جَاءَ
 لَيْلُ الْفَقْرِ فَسَلِّمْ وَوَدِّعْ نَهَارَ
 الْغِنَى فَإِذَا جَاءَ لَيْلُ مَا تَحْكُمُهُ
 فَسَلِّمْ وَوَدِّعْ نَهَارَ مَا تُحِبُّ اسْتَقْبِلْ
 لَيْلُ الْأَمْرَاءِ وَالْأَسْقَامِ وَالْفَقْرِ
 وَكَسْرِ الْأَعْرَاضِ بِقَلْبٍ مُسْتَعْرِضٍ
 لَا تَرُدُّ شَيْئًا مِنْ قَضَاءِ اللَّهِ عَزَّ
 وَجَلَّ وَقَدَّرِهِ فَتَهْلِكَ وَيَذْهَبَ
 إِيْمَانُكَ وَيَتَكَدَّرَ قَلْبُكَ وَيَمُوتَ سُرُّكَ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَعْضِ كُتُبِهِ أَنَا اللَّهُ
 الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مَنْ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِي
 وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِي وَشَكَرَ نِعْمَاتِي كَتَبْتُهُ
 عِنْدِي صِدَائِقًا وَمَنْ يَسْتَسْلِمُ بِقَضَائِي
 وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي وَلَمْ يَشْكُرْ نِعْمَاتِي
 فَلَيْطَلُبْ رَبًّا سِوَايَ إِذَا لَمْ تَرْضَ بِالْقَضَاءِ
 وَلَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ وَلَمْ تَشْكُرْ النِّعْمَاءَ
 فَلَا رِبَّ لَكَ إِلَّا الْعَيْسُ رَبًّا غَيْرَكَ وَلَا رَبَّ
 غَيْرَكَ إِنْ أَرَدْتَ فَارْضَ بِالْقَضَاءِ
 وَامِنْ بِالْقَدْرِ بِخَيْرِهِ وَشَرِّهِ حُلُوهُ

تو اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دے تو تو راحت پائے گا
 یہ رات اور دن ان دونوں کا رد کرنا تیرے امکان میں نہیں ہے
 جب رات آئے گی اُجائے گی خواہ تو ناخوش ہو یا خوش۔ اور
 ایسے ہی دن یہ دونوں تیری خلافت مرضی ضرور آئیں گے۔
 ایسے ہی ہر وہ چیز تیرے نفع و نقصان کی جس کو اللہ عز و جل
 نے تیرے لیے مقدر کر دیا ہے ضرور آنے والی ہے جب
 محتاجی کی رات آئے پس تو اسے تسلیم کر اور امیری کے دن کو
 رخصت کر دے جب مرض کی رات آئے پس تو اسے تسلیم
 کر اور صحت و عافیت کے دن کو رخصت کر دے۔ اور جب وہ
 رات آئے جس کو تو ناپسند کرتا ہے پس تو اسے تسلیم کر اور صحت
 پسندیدگی و خوشی کے دن کو رخصت کر دے۔ تو مرضوں اور بیماریوں
 اور محتاجی اور آبروریزی کی راتوں کا خوش دلی سے استقبال
 کیا کر قضا و قدر مقدرات الہی میں سے تو کسی چیز کو رد نہ کر
 پس تو ہلاک ہو جائے گا اور نیز ایمان چلا جائے گا اور تیرا
 باطن مر جائے گا اللہ عز و جل نے اپنی بعض کتابوں میں ارشاد
 فرمایا ہے میں وہ معبود ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے
 جو میری قضا کو تسلیم کرتا ہے اور میری بلا پر صبر کرتا ہے۔ اور
 میری نعمتوں پر شکر کرتا ہے میں اپنے پاس اس کو صد یقینوں میں
 لکھ لیتا ہوں اور جو کوئی میری قضا کو تسلیم نہیں کرتا ہے اور میری
 بلا پر صبر نہیں کرتا اور میری نعمتوں پر شکر نہیں کرتا پس وہ میرے سوا
 اور کوئی رب طلب کرے۔ جب کہ تو قضا پر پراضی نہ ہو اور بلا
 پر صبر نہ کرے اور تو خدا کی نعمتوں کا شکر نہ کرے پس تیرے لیے
 کوئی رب نہیں ہے تو خدا کے سوا دوسرا رب ڈھونڈ اور خدا
 کے سوا دوسرا رب ہے نہیں اگر تو خدا کو چاہتا ہے پس تو قضا
 پر پراضی ہو جا اور تو تقدیر کی بھلائی اور برائی اور اس کی شر نیو

وَمِرَّةً وَإِنَّ مَا آصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ
بِالتَّحْدِيرِ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ
بِالْجِدِّ وَالطَّلَبِ إِذَا تَحَقَّقَ لَكَ الْإِيمَانُ
فَكُنْتُ إِلَى بَابِ الْوَلَايَةِ وَنَحِيضَتِ
تَصَيُّرٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُحَقِّقِينَ
يَعْبُودُونَهُ عِلَامَةً الْوَلِيِّ أَنْ يَكُونَ
مُؤَافِقًا لِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي جَمِيعِ
أَحْوَالِهِ بِصَيُّرٍ كُلِّهِ مُوَافِقَةً مِنْ غَيْرِ
لِمَ وَكَيْفَ مَعَ آدَاءِ الْأَوَامِرِ وَالْإِنْتِهَاءِ
عَنِ النَّوَاهِي لَا جَرَمَ تَدْوَمُ صُحْبَتُهُ
لَهُ يَصِيْرُ فِي صُحْبَةِ قُرْبِهِ لَا يَمِينًا
وَلَا شِمَالًا وَلَا وَرَاءَ بَلْ أَمَامًا فَحَسْبُ
يَصِيْرُ صَدْرًا بَلَا ظَهْرًا قُرْبًا بَلَا بَعْدَ
صَفَاءٍ بَلَا كَدٍّ خَيْرًا بَلَا شَرٍّ أَنْتَ
بِرَجَائِكَ الْخَلْقُ وَخَوْفِكَ مِنْهُمْ وَ
هَذَا شِرْكُ بَرِيكَ عَزَّ وَجَلَّ حَمْدُكَ
لِلْخَلْقِ عِنْدَ الْعَطَاءِ وَذَمُّكَ لَهُمْ
عِنْدَ الْمَنْعِ وَهَذَا شِرْكُ بَرِيكَ عَزَّ وَجَلَّ
وَيَحَكُّ مَا إِلَيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ مَا عِنْدَكَ
خَيْرٌ مَا عِنْدَكَ تَوْحِيدُ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ تَوْحِيدُ
وَتَوْحِيدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَرَّ خَلْقِهِ
تَوْحِيدُ مِنَ التَّوَجُّعِ إِلَى بَابِهِ بَعْدَ قَطْعِ
الطَّرِيقِ إِلَيْهِ السَّبَبِ فِي الْبِدَايَةِ
وَالنَّسَبِ فِي النِّهَايَةِ الْمُبْتَدِئِ
يَطْلُبُ مِنَ السَّبَبِ كَالْفَرْخِ

کڑوے پن اور اس امر پر جو کہ تجھے پہنچاؤ تیرے بچاؤ پر غماز
کرنے والا نہ تھا اور جس نے تجھ سے خطا کی تجھے نہ پہنچاؤ
تیری کوشش و طلب سے پہنچنے والا نہ تھا ایمان لاجب تیرا
ایمان تحقیق ہو جائے گا تو تو ولایت کے دروازے پر پہنچ
جائے گا پس اُس وقت تو اللہ عزوجل کے اُن بندوں میں سے
ہو جائے گا جو کہ اُس کی عبودیت میں راسخ ہیں۔ ولی کی علامت
یہ ہے کہ وہ اپنے رب عزوجل کا اپنی تمام حالتوں میں موافقت
کرنے والا ہو۔ اور بغیر چوں و چرا کے اور امر کے بجالانے
اور نواہی سے بچنے کے ساتھ سب اپا موافقت ہو جائے
ہمیشہ اس کی صحبت میں رہے۔ اُس کے قرب کی صحبت میں وہ
زدا میں ہٹے نہ بائیں اور نہ پیچھے بلکہ فقط آگے ہو۔ بغیر پیچھے کا
سینہ اور بغیر بعد کا قرب اور بغیر کدورت کی صفائی
اور بغیر شر کے خیر بن جائے۔ تیری امید گاہ مخلوق
ہے اور تیرا خوف انھیں سے والستہ ہے اور تیرا رب
عزوجل کے ساتھ شرک ہے وقت عطا کے مخلوق کے لئے
تیری تعریف ہوتی ہے اور وقت منع کے اُن کے لئے تیری
بُرائی ہوتی ہے۔ اور یہ رب عزوجل کے ساتھ شرک ہے۔
تجھ پر انوس ہے مخلوق کے پاس اس میں سے کچھ
بھی نہیں ہے عطا و منع کا مالک دوسرا ہی ہے تجھے کچھ خبر
نہیں نہ تیرے پاس تو حید ہے تمام چیزیں اللہ عزوجل سے
ہی پائی جاتی ہیں اور اُسی سے مخلوق کے معاملات کے لئے
لی جاتی ہیں۔ راستہ قطع کرنے کے بعد اُس کے دروازہ کی
طرف رجوع کرنے سے وہ چیزیں حاصل کی جاتی ہیں۔
ابتداء میں سبب ہوتا ہے اور انتہا میں سبب پیدا کرنے والا
مبتدی بذریعہ سبب ویسے ہی طلب کرتا ہے۔ جیسے کہ پرند

يَطْلُبُ آبَاهُ دَامَتْهُ حَتَّى يَرْتُقِيَهُ فَإِذَا كَبُرَ
وَتَعَلَّمَ الطَّيْرَ أَنْ اسْتَعْنَى عَنْهُمَا عِنْدَ
قُوَّةِ جَنَاحِهِ وَطَلَبَ الرِّزْقَ مُنْفَرِدًا
بِنَفْسِهِ هَلْ أَكَلَ أَحَدُكُمْ قُطْلَ لِقْمَةٍ مِمَّنْ
يَدُ تَوَكَّلَ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ
غَيْرِ حَوْلٍ وَ قُوَّةٍ وَ الْخَلْقِ وَ
الْإِتِّكَالِ عَلَيْهِمْ

وَيُحَكِّمُ تَدْعُونَ مَا لَيْسَ بِنِعْمَةٍ كَيْفَ
تَدْعِي الْإِسْلَامَ وَ الْإِيْقَانَ وَ الشُّوْحِيْدَ
وَ أَنْتَ مُعْتَمِدٌ عَلَى حَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ
وَ أَسْبَابِكَ كُنْ عَاقِلًا هَذَا أَرَأَيْتَ
يَجِيئُ بِاللَّعْوَى

وَيُحَكِّمُ تَقَعُدُ فِي هَذَا الْمَقَامِ تَعْظِ
النَّاسَ ثُمَّ تَضْحَكُ وَ تَحْكِي حِكَايَاتِ
مُضْحِكَةٍ لَا جَرَمَ لَا تُفْلِحُ وَلَا يُفْلِحُونَ
الْوَاعِظُ مَعْلَمٌ وَ مُؤَذِّنٌ وَ الشَّامِعُونَ
كَالْمُصْبِيَّانِ وَ الصَّيْبِيُّ لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِالْخُشُوعِ
وَلَزُومِ الْحُزْمِ وَ الْعَبَوسِ وَ أَحَادِ أَفْرَادِ
مَنْهُمْ يَتَعَلَّمُونَ بِغَيْرِ ذَلِكَ مَوْهِبَةٌ مِّنْ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَثِيرٌ مِّمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ
بِظَاهِرِهِ وَ يَقُولُ كَمَا قَالَ الْكُفَّارَانِ هُوَ
إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَ نَحْيَا وَ مَا
يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ قَالُوا هَذَا وَ كَثِيرٌ
مِّنْكُمْ يَقُولُ ذَلِكَ وَ يَسْتُرُونَهُ يَقُولُونَ بِأَفْعَالِهِمْ
الَّتِي قُصِدَتْ مِنْهُمْ فَمَا لَهُمْ عِنْدِي

کا بچہ اپنے ماں و باپ سے طلب کرتا ہے یہاں تک کہ وہ
دونوں اُسے رزق دیتے رہتے ہیں پس جب وہ بچہ بڑا
ہو جاتا ہے اور اڑنا سیکھ لیتا ہے تو ماں و باپ دونوں سے
اپنے بازو کی قوت کے وقت بے پروا ہو جاتا ہے اور
تنہا خود رزق طلب کرنے لگتا ہے۔ آیا تم میں سے کسی نے
ایک لقمہ کبھی اپنے رب پر توکل کے ہاتھ سے بغیر اپنی طاقت و
قوت اور مخلوق پر بھروسہ کرنے کے کھایا ہے۔

تم پر افسوس ہے کہ تم ایسی چیزوں کا دعوے کرتے ہو
جو تم میں موجود نہیں ہیں۔ تو ایسی حالت میں کہ تیرا بھروسہ اپنی
طاقت و قوت و اسباب پر ہے ایمان و ایقان و توحید کا کیسے
دعوے کرتا ہے۔ تو غفلت مندین یہ امر محض دعوے سے حاصل
نہیں ہوتا ہے۔

تبھی پر افسوس ہے کہ تو اس مقام پر بیٹھ کر لوگوں سے وعظ
کتاب ہے پھر ان میں ہنستا ہے اور محکمہ خیر حکمتیں بیان کرتا ہے
ایسی صورت میں یقیناً نہ تو فلاح پائے گا اور نہ وہ لوگ فلاح
پائیں گے۔ واعظ تو معلم اور ادب سکھانے والا ہے اور سننے
والے مثل بچوں کے۔ اور بچہ بغیر سختی اور بغیر لزوم احتیاط اور
ترش روی کے کچھ نہیں سیکھ سکتا ہے۔ ان میں سے بعض ہی افراد
بغیر ان امور کے عطاء الہی سے تعلیم حاصل کر لیتے ہیں۔ ایمان
اسلام سے جو کہ ظاہر اسلام کا دعوے کرتے ہیں بہت ایسے
ہیں جن کا قول مثل کفار کے ہے کہ ہمارا زندگی تو یہی دنیا
کی زندگی ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور نہیں ہلاک کیا کرتا
ہے ہم کو مگر زمانہ کافروں نے یہ کہا اور تم میں سے اکثر ایسا ہی
کہتے ہیں اور اُس کو چھپاتے ہیں اور اپنے فعلوں سے جو ان
سے قصد کیے گئے ہیں اس کے قائل ہیں۔ پس میرے نزدیک

ان کی قدر و قیمت ایک مچھر کے پر کی برابر بھی نہیں ہے۔ ان کا حال حق عزوجل کے روبرو مکملے گا انھیں نہ عقل ہے اور نہ تمیز جس کے ذریعے ضرر رساں اور نفع رساں چیزوں کے درمیان جدائی کر سکیں۔ یوسف علیہ السلام کے قصہ میں ارشاد الہی بر نقل قول یوسف علیہ السلام ہے پناہ بخدا کہ ہم اس کے سوا کہی اور کو کچڑیں جس کے پاس کر اپنا اسباب پایا ہے ایسے ہی وہ شخص کہ جس کے پاس ولایت و توحید و ایمان کی پونجی پائی جائے گی مستحق قرب ہو گا جب قلب اللہ عزوجل کے لیے صالح ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو مخلوق اور اسباب کے ساتھ نہیں چھوڑتا ہے اور نہ اسباب کے ذریعہ سے خرید و فروخت اور لین دین کے ساتھ چھوڑتا ہے۔ اس کو دوسروں سے تمیز دے دیتا ہے اور اس کو اس کی پستی سے اٹھا کر اپنے دروازہ پر بٹھالیتا ہے۔ اور اپنے لطف کی گود میں اس کو سلا دیتا ہے۔

تجھ پر افسوس ہے تیرے اسلام کا کرتہ پھٹا ہوا ہے اور تیرے ایمان کا کپڑا نجس ہے تو برہنہ ہے تیرا قلب جاہل ہے تیرا باطن کدر ہے اور تیرا سینہ اسلام سے کشادہ کیا گیا نہیں ہے تیرا باطن خراب ہے اور تیرا ظاہر آباد ہے تیرے نامہ اعمال سیاہ ہیں تیری وہ دنیا جس کو کہ تو جمع کرتا ہے اور دوست رکھتا ہے۔ تجھ سے رخصت ہونے والی ہے اور قبر و آخرت تیری طرف منہ کیے ہوئے آنے کو تیار ہیں تو اپنے معاملہ اور اس امر کے واسطے جس کی طرف تو عنقریب رجوع کرے گا ہوشیار ہو جا۔ ممکن ہے کہ تیری موت آج ہی یا اسی ساعت میں واقع ہو جائے۔ اور وہ تیری اور تیری آرزوؤں کے درمیان میں حائل کر دی جائے۔ دنیا سے جن چیزوں کا تو آرزو مند ہے

قَدَرٌ وَلَا دَرَنٌ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ يَكْشِفُ
عِنْدَ الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَ لَا عَقْلَ لَهُمْ وَلَا
تَمِيزَ عِنْدَهُمْ يُمْرِقُونَ بِهِ بَيْنَ الصَّارِ
وَالنَّافِيعِ قَوْلُهُ عَمَّ وَجَلَ فِي قِصَّةِ يُوسُفَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا مَنْ
وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ مَنْ وَجَدَ عِنْدَهُ مَتَاعَ
الْوَلَايَةِ وَالتَّوْحِيدِ إِلَّا إِيْمَانًا إِذَا صَلَحَ
الْقَلْبُ لِلَّهِ عَمَّ وَجَلَ لَا يَدْعُهُ مَعَ الْخَلْقِ
وَالْأَسْبَابِ لَا يَدْعُهُ مَعَ الْبَيْعِ
وَالشِّرْيِ وَالْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ بِالْأَسْبَابِ
يُمِيزُهُ وَيَقِيْمُهُ مَنْ سَقَطَتْهُ وَ
عَلَى بَابِهِ يُقْعِدُهُ وَفِي حَجَرٍ لَطِيفٍ
يُنَوِّمُهُ۔

وَيُحَاكُ قَيْمُصَ إِسْلَامِكَ مُخَرِّقٌ
وَقَوْبُ إِيْمَانِكَ نَجَسٌ أَنْتَ عَرِيَانٌ
قَلْبِكَ جَاهِلٌ سِرِّكَ مُكْدَرٌ صَدْرُكَ
بِالْإِسْلَامِ غَيْرُ مَشْرُوحٍ بِاطْنِكَ خَرَابٌ
وَضَاهِرُكَ عَامِرٌ صَحَائِكُكَ مُسَوْدَةٌ
دُنْيَاكَ الَّتِي تَجْمَعُهَا وَتُجِبُّهَا عَنْكَ
رَاحِلَةٌ وَالْقَبْرُ وَالْآخِرَةُ مُقْبِلَانِ إِلَيْكَ
تَنْبَهُ لَا مَرِكَ وَمَا تَصْنِئُ إِلَيْهِ
عَنْ قَرِيبٍ رَبَّمَا كَانَ مَوْتُكَ الْيَوْمَ
أَوْ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ يَحَالُ بَيْنَكَ
وَبَيْنَ أَمْوَالِكَ مَا نَأْتِيهِ مِنَ الدُّنْيَا

لَا تَجِدُهُ وَلَا تُلْحِقُهُ وَ مَا قَدْ نَسِيَهُ مِنَ
 الْآخِرَةِ فَهُوَ يُلْحِقُكَ إِلَّا شَتَّعَالَ يُغَيِّرُ اللَّهُ
 هَوَسَ وَالْخَوْفَ مِنْ غَيْرِهِ وَالرَّجَاءَ لَهُ
 هَوَسٌ أَحَدٌ لَا يَصْنَعُ وَلَا يَنْفَعُنَا غَيْرُ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا
 الْحُكْمَ وَارِدًا عَلَى السَّبَبِ إِذَا عَمِلْتَ
 بِالْحُكْمِ بِهِ حَقَّقْتَ الْعَمَلَ بِهِ وَقَعْتَ
 الْأَسْبَابَ عَنْكَ كَمَا تَقَعُ الْأَوْدَاقُ مِنَ الشَّجَرِ
 يَظْهَرُ الْمُسَبَّبُ وَيَذْهَبُ الْأَسْبَابُ يَظْهَرُ
 اللَّبُّ وَيَذْهَبُ الْقَشْرُ اللَّبُّ هُوَ التَّعَلُّقُ
 بِالْمُسَبَّبِ هُوَ الْأَصْلُ هُوَ كَالشَّجَرَةِ مِنَ
 الشَّجَرَةِ الْمُوَحَّدِ يَنْتَقِلُ فِي الْأَحْوَالِ يَنْتَقِلُ
 مِنَ الْقَرَابَةِ إِلَى السَّاقِيَةِ وَمِنَ السَّاقِيَةِ
 إِلَى النَّهْرِ وَمِنَ النَّهْرِ إِلَى الْبَحْرِ يَنْتَقِلُ مِنَ
 الْفَرَجِ إِلَى الْأَصْلِ مِنَ الْوَلَدِ إِلَى الْوَالِدِ مِنَ
 الْعَبْدِ إِلَى الْمَعْبُودِ مِنَ الصَّنْعَةِ إِلَى الصَّانِعِ
 مِنَ الْعَاجِزِ إِلَى الْقَادِرِ مِنَ الْفَقْرِ إِلَى الْغِنَى
 مِنَ الضَّعِيفِ إِلَى الْقَوِيِّ مِنَ الْقَلِيلِ إِلَى الْكَثِيرِ
 لَا تَطْلُؤُوا عَلَى الْأَكْثَرِ مِنْكُمْ قُلُوبُهُمْ قَارِعَةٌ
 وَمِنَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ مِنْكُمْ فِي
 نَفْسِهِ فَلْيَلِجْهَا بِلِجَامِ السُّكُوتِ وَحُسْنِ
 الْأَدَبِ وَيَذْهَبْ عَنْهَا بِدَرَجِ التَّقْوَى فَذَلِكَ
 سَبَبٌ طَمَئِنَّتْهَا وَوُضِعَ لَهَا إِلَى رَبِّهَا عِزٌّ وَجَلَّ
 الْوُصُولُ وَوُضِعَ لَهَا اثْنَانِ خَاضِعٌ وَعَامٌّ
 الْعَامُّ الْوُصُولُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اُن کو تو نہ پاس کے گا اور نہ وہ تجھے ملیں گی۔ اور جس چیز کو تو آخرت
 سے بھولنا، ہوا ہے پس وہ تجھے ضرور ملے گی۔ تیرا غیر اللہ کے
 ساتھ مشغول ہونا سبب پایا ہوس ہے۔ اور تیرا خوف اور امید والی
 غیر اللہ سے سرتاپا ہوس ہے۔ سو اللہ عزوجل کے نہ کوئی ہم
 کو ضرر پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ وہ خدا ایسا ہے جس نے ہر
 شے کے لیے سبب پیدا کر دیا ہے۔ حکم سبب پر وارد ہوتا
 ہے۔ جب تو نے سبب کے ساتھ حکم پر عمل کیا تو تو عمل کی
 حقیقت پر پہنچ گیا سبب تجھ سے ویسے ہی گر جائیں گے
 جیسے کجھاڑ سے پتے گر جاتے ہیں۔ سبب پیدا کرنے والا
 ظاہر ہو جائے گا اور سبب چلے جائیں گے مغز ظاہر ہو جائے
 گا اور چھلکا چلا جائے گا۔ مغز وہ سبب پیدا کرنے والے کے
 ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے وہی اصل ہے وہی مثل درخت کے
 پھل کے ہے موجد اپنے حالات میں انتقال کرتا رہتا ہے
 خشکیزہ سے نلے کی طرف اور نلے سے نہر کی طرف اور
 نہر سے دریا کی طرف انتقال کرتا ہے فرع سے اصل کی
 طرف دل سے والد کی طرف بندہ سے معبود کی طرف کام
 سے کاری گر کی طرف عاجز سے قادر کی طرف محتاج سے امیر
 کی طرف ضعیف سے قوی کی طرف قلیل سے کثیر کی طرف
 انتقال کرتا ہے۔ تم میرے اوپر زباں درازی نہ کرو۔ تم میں
 سے اکثر ایسے ہیں جہاں کے دل ایمان سے خالی ہیں۔ تم میں سے
 جس کے نفس کو کوئی حاجت ہو پس وہ نفس کے منہ میں سکوت
 اور حسن ادب کی لگام دے دے اور وہ نفس کو تقوا سے کی زور
 پنا دے پس یہ نفس کے اطمینان اور اس کے وصول
 الے اللہ کا سبب بن جائے۔ وصول دو قسم کا ہے۔ ایک
 وصول خاص اور ایک وصول عام۔ وصول عام موت کے بعد اللہ کی طرف

پہنچنا ہے اور وصول خاص بعض افراد اہل اللہ کے قلوب کا قبل موت کے خدا کی طرف پہنچ جانا ہے۔ اور یہ لوگ ہیں۔ جو کہ اپنے نفسوں سے مخالفتوں کے ساتھ جہاد کیا کرتے ہیں اور ضرور نفع کے متعلق مخلوق سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ پس وہ جب اس پر مدامت کر لیتے ہیں تو وہ اللہ کی طرف ایسے پہنچ جاتے ہیں۔ جیسے کہ عوام اُس کی طرف بعد موت کے پہنچتے ہیں۔ جس کے لیے یہ حالت صحیح ہو جاتی ہے اُس کو تنگی و بسط قدرت و وسعت اور خدا سے ہم کلامی اور اُنس حاصل ہو جاتا ہے اُس وقت یہ واصل الی اللہ کہتا ہے تم سب اپنے اہل و عیال کو لے کر اؤر بسط علیہ السلام جب کوئیں اور قید خانہ سے نکلے اور اُن مصیبتوں پر جو انھیں بھیلنا پڑیں صبر کیا۔ پس جب وہ صاحب اقتدار ہو گئے اور تمام چیزیں اُن کے قبضہ میں آگئیں پس انھوں نے اپنے بھائیوں سے کہا تم اپنے سب اہل کو لے کر آؤ۔ جب یوسف علیہ السلام کو غنا و ملک حاصل ہوا اور مقام قبضہ جاکر مقام بسط حاصل ہو گیا اور اسی سے پہلے کوئیں اور قید خانہ میں گونگے تھے پس جب اُس سے باہر نکلے تو گویائی حاصل ہو گئی۔

اے قوم تم ہر چیز کو ہر چیز کے پیدا کرنے والے سے طلب کرو تم اپنے گل کو اُسی کی طلب میں خرچ کرو۔ اہل اللہ نے قرب الہی کی طلب میں اپنی روحوں کو خرچ کر دیا اور جو اُن کا مطلب تھا۔ اُس کو انہوں نے معلوم کر لیا تو ان پر اپنی روحوں کا خرچ کرنا آسان ہو گیا۔ جس نے اپنے مطلوب کو معلوم کر لیا۔ اُس پر جو کچھ بھی خرچ ہو وہ اُس پر آسان ہو جاتا ہے۔ حکایت ہے کہ ایک شخص بردہ فروش کے حجرہ پر ہو کر گزرا پس اُس نے اُس حجرہ میں ایک خوبصورت لونڈی کو دیکھا پس

بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْخَاضِ وَصَوْلِ قُلُوبِ أَحَادِ
أَفْرَادٍ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ الْمَوْتِ وَ
هُمْ الَّذِينَ يُجَاهِدُونَ أَنْفُسَهُمْ بِالْمُخَالَفَاتِ
وَيَخْرُجُونَ عَنِ الْخَلْقِ فَيَسِيرُونَ إِلَى الضَّرِّ
وَالْتَفَعِ فَإِذَا أَدَامُوا عَلَى هَذَا وَصَلُوا إِلَيْهِ
كَمَا يَصِلُ الْعَوَامُ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ صَدَّ لَهُ
هَذَا جَاءَهُ التَّمَكُّنُ وَالْبَسْطُ وَالْمُحَادَثَةُ
وَالْمُؤَانَسَةُ حِينَئِذٍ يَقُولُ هَذَا الْوَاصِلُ
إِثْنُوْنِي يَا هَلِكُمْ أَجْمَعِينَ يُوسُفُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ كَمَا خَرَجَ مِنَ الْجُبِّ وَالسَّجَنِ
وَصَبَرَ عَلَى تِلْكَ الشَّدَائِدِ فَلَمَّا تَمَكَّنَ وَ
صَارَ الْكُلُّ نَحْتِ يَدِهِ قَالَ لِأَخَوْتِهِ أَيُّوْنِي
يَا هَلِكُمْ أَجْمَعِينَ لَمَّا جَاءَهُ الْعِغْيُ وَالْمَلِكُ
وَذَهَبَ الْقَبْضُ وَجَاءَ الْبَسْطُ وَكَانَ قَبْلَ
ذَلِكَ أَخْرَسَ فِي الْجُبِّ وَالسَّجَنِ فَلَمَّا
خَرَجَ جَاءَتْهُ الْفَصَاحَةُ۔

يَا قَوْمِ أَطْلُبُوا الْكُلَّ مِنْ خَالِقِ
الْكُلِّ أَبَدُ لَوْ أَكَلَكُمْ فِي طَلِبِهِ
الْقَوْمُ بَدَلُوا الْأَمْرَ وَاحٍ فِي طَلِبِ
قُرْبِ نَرَبِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ عَلِمُوا
بِالَّذِي يَطْلُبُونَ فَهَانَ عَلَيْهِمْ
بَدَلُ الْوَاحِ مِنْ عِلْمِ مَا يَطْلُبُ
هَانَ عَلَيْهِ مَا يَبْدُلُ حُكْمِي أَنَّ رَجُلًا
اجْتَنَسَ عَلَى حَجَرَةٍ نَحَاسٍ فَرَأَى

فِيهَا جَارِيَةٌ مُسْتَحْسِنَةٌ فَتَعَلَّقَتْ
بِقَلْبِهِ فَلَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَتَجَاوَزَ
الْمَوْضِعَ وَكَانَ تَحْتَهُ حَرَسٌ
يُسَوِّي مَاءً دِينَارًا وَعَلَيْهِ أَثْرَابٌ
جَمِيلَةٌ وَهُوَ مُقَلَّدٌ بِسَيْفٍ مُحَلٍّ
بِالدَّهَبِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَمْلُوكٌ
أَسْوَدٌ يَحْمِلُ الْغَاشِيَةَ فَتَقَدَّمَ إِلَى
صَاحِبِهَا وَطَلَبَ مِنْهُ يَبْعُهَا فَقَالَ
لَهُ لَا مَنَّاكَ أَنْتَ قَدْ أَحْبَبْتَ جَارِيَتِي
وَالْمَحَبَّةُ يَبْذُلُ كُلُّ مَا يَمْلِكُ فِي
طَلَبِ مَحْبُوبِهِ وَلَا أَبِيعُهَا إِلَّا بِجَمِيعِ مَا
تَمْلِكُ يَدُكَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ فَتَزَلْ
عَنْ حَرَسِهِ وَخَلَمَ جَارِيَةً مَا عَلَيْهِ
مِنَ الثِّيَابِ وَاسْتَعَارَ قَمِيصًا مِنَ
النَّحَّاسِ وَسَلَّمَ الْجَمِيعَ مَا عَلَيْهِ مَعَ
الْمَمْلُوكِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
أَخَذَ الْجَارِيَةَ وَمَضَى إِلَى بَيْتِهِ
حَافِيَةً مَكْشُوفَ الرَّأْسِ لَمَّا بَدَلَ
الثَّمَنَ أَخَذَ الثَّمَنَ عَرَفَ مَا طَلَبَ
فَهَانَ عَلَيْهِ مَا بَدَلَ الصَّادِقُ فِي
الْمَحَبَّةِ لَا يَقِفُ مَعَ غَيْرِ مَحْبُوبِهِ
إِذْ قَالَ الْوَاحِدُ مِنَ الْخَلْقِ قَدْ سَمِعْتُ
بِخَيْرِ الْجَنَّةِ وَمَا فِيهَا مِنَ النِّعَمِ يَقُولُ
عَمْرٌ وَجَلَّ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ أَنْفُسُ
وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ فَمَا تَشْتَهِي قُلْنَا لَهُ

اُس کی محبت اس کے دل میں بیٹھ گئی پس اس جگہ سے اُگے
بڑھنے کی قدرت اس میں ذرہ ہی اور اس کی سواری میں ایک
گھوڑا تھا جس کی قیمت سو دینار تھی۔ اور بدن پر عمدہ عمدہ
کپڑے تھے۔ اور گلے میں سونے کی جڑاؤ تلواریں تھیں۔ اور اُس
کے اُگے ایک حبشی غلام عاشقہ بردار تھا۔ پس یہ شخص اس
بردہ فروش کی طرف بڑھا اور اُس سے اس لونڈی کی خریداری
کی خواہش کی۔ اُس نے یہ جواب دیا کہ اس میں یقیناً خشک نہیں
ہے کہ تو میری لونڈی کا عاشق ہو گیا ہے اور عاشق کا قاعدہ ہے
کہ وہ اپنی تمام ملکیت کی چیزوں کو اپنے محبوب کی طلب میں
خرچ کر دیا کرتا ہے۔ اور میں اس کو بغیر اس کے کہ تو تمام مملوک
چیزیں جن کا تو اس وقت مالک ہے اس کی قیمت میں دیدے
فروخت نہ کروں گا یہ سن کر وہ سوار اپنے گھوڑے سے نیچے اتر
آیا اور تمام وہ کپڑے جو پہنے ہوئے تھا اتار دیئے اور اس
بردہ فروش سے ایک قمیص عاریت لے کر پہن لی اور تمام موجود
چیزیں معہ حبشی غلام عاشقہ بردار کے اُس بردہ فروش کے
حوالہ کر دیں اور اُس کی لونڈی کو لپک کر ننگے پاؤں اور زہرہ سر
اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب اُس عاشق نے قیمت کو خرچ
کیا اور اس کے بدلے کی چیز لے لی اُس نے اپنے مطلوب کو
پہچان لیا پس اُس پر تمام خرچ آسان ہو گیا۔ جو کہ محبت کے
دعوے میں سچا ہوتا ہے وہ بجز محبوب کے کسی کے پاس قرار
ہی نہیں لیتا ہے جب مخلوق میں سے ایک نے یہ کہا کہ میں نے
جنت کی اور جو کچھ کہ اُس میں نعمتوں سے ہے مطابق ارشاد الہی
وفیہا الاشیہ اور جنت میں تمام وہ چیزیں موجود ہیں جس
کی کہ نفس خواہش کریں گے اور آنکھیں لذت سمجھیں گی نہ کہ میں نے
ہے پس اُس کی قیمت کیا ہے۔ ہم نے اُس کو جواب دیا کہ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى
 مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
 بِأَنْ يَكُونُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا قَدْ
 إِتَّخَذَ أَمْوَالَهُمْ مُضَارَّةً لَكَ وَقَالَ
 الْآخَرُ أُرِيدُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ
 وَجْهَهُ فَقَدْ كَذَّبْتَنِي بِأَبِ الْقُرْبِ
 وَأَمَرِي الْمَحْجُودِينَ دَاخِلِينَ فِيهِ وَ
 خَارِجِينَ مِنْهُ وَعَلَيْهِمْ خَلَعَ
 الْمَلِكُ قَتْمًا شَمًا الدُّخُولِ إِلَيْهِ
 قُلْنَا لَهُ أَبَدُلْ كَلَّاكَ وَأَتْرَكَ شَهْوَاتِكَ
 وَلَدَّا أَيْتَكَ دَا فَنَ فِيهِ عَنْكَ وَدَعِ
 الْجَنَّةَ وَمَا فِيهَا وَأَتْرَكَهَا وَدَعِ النَّفْسَ
 وَالْهَوَى وَالطَّبْعَ وَدَعِ الشَّهَوَاتِ
 الدُّنْيَوِيَّةَ وَالْآخِرَوِيَّةَ وَدَعِ الْكُلَّ
 وَأَتْرَكَهُمْ وَمَا أَعَاكَ قَلْبِكَ ثُمَّ ادْخُلْ
 فَإِنَّكَ تَرَى مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا
 أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ
 مَنْ تَحَرَّاهُ هَذَا وَتَبَتَّتْ أَفْتَدَا
 قَلْبِهِ فِيهِ كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ
 تَكُونَانِ لَهُ نِعْمَةً مُجَرَّدَةً بِلَا نِقْمَةٍ
 تُصِيرَانِ نَزْلًا لَهُ وَأَجْرَتُهُ الْقُرْبُ فِي
 الدُّنْيَا بِقَلْبٍ وَالنَّظَرُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِعَيْنِهِ
 يَا غُلَامُ قَدْ أَلَّفَ اللَّهُ لَكُمْ ذُرِّيَّتَهُ
 قُلِ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے ان اللہ اشتري الاية تحقيق
 اللہ نے ایمانداروں سے اُن کی جانوں اور مالوں کو جنت کے
 وعدے پر خرید لیا ہے۔ تو اپنے جان و مال کی سپرد
 کر دے جنت تیری ہو جائے گی۔ اور دوسرے نے کہا کہ میں
 یہ چاہتا ہوں کہ میں اُن لوگوں میں سے ہو جاؤں جو کذات الہی
 کے چاہنے والے ہیں میں سے قلب نے باب قرب کو ملاحظہ
 کر لیا ہے اور میں ماثقوں کو اُس میں آتے جاتے ایسی حالت
 میں کہ وہ بادشاہی نعلت پہنے ہوئے ہیں دیکھ رہا ہوں پس اُس
 دروازہ کی طرف داخل ہونے کی کیا قیمت ہے۔ ہم نے
 اُسے جواب دیا تو اپنے کل کو اُس کے راستہ میں صرف کر دے
 اور اپنی خواہشوں اور لذتوں کو چھوڑ دے اور خودی سے علیحدہ
 ہو کر تو اُس میں فنا ہو جا جنت اور مافیہا اور نفس و خواہش و
 طبیعت اور شہوات دنیا و آخرت کو چھوڑ دے اور سب کو
 چھوڑ کر قلب کے پیچھے ڈال دے پھر تو اُس جگہ داخل ہو جا
 وہاں پر تحقیق تو وہ چیزیں دیکھے گا جو کہ آنکھ نے دیکھی ہیں اور
 نہ کانوں نے سنی اور نہ کسی انسان کے قلب پر خطہ بن کر گزری
 ہیں جس کو کامل طور پر یہ مرتبہ مل جاتا ہے اور اُس کے قلب کے
 قدم وہاں جم جاتے ہیں دنیا و آخرت دونوں اُس کے لیے
 بلا رنج و مشقت کے خالص نعمت بن جاتے ہیں یہ دونوں
 اُس کی ممانی کا سامان ہو جاتے ہیں اور اُس کی اجرت دنیا
 میں قلب کے ساتھ قرب الہی ہو جاتا ہے اور قیامت کے
 دن آنکھ سے دیدار الہی اجرت ہے۔

اے غلام تو اللہ اللہ کہہ بدہ سب کو چھوڑ دے یہ کہہ
 کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے
 ہدایت دے گا۔

يَا ذَاهِدًا فِي الدُّنْيَا إِذَا خَرَجَ قَلْبُكَ
مِنْهَا طَالِبًا لِلْآخِرَةِ فَقُلْ الَّذِي خَلَقَنِي
فَهُوَ يَهْدِينِ ۖ وَأَنْتَ يَا مُرِيدُ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ الرَّاعِي فِيهِ الرَّاهِدُ فِيهَا سَوَاهٌ
إِذَا خَرَجَ قَلْبُكَ مِنْ بَابِ الْحَقِّ طَالِبًا
لِلْمَوْلَا فَقُلْ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ
إِسْتَعْلِ بِهَذَا آيَتِهِ مِنْ دَعَارِ الطَّرِيقِ
يَا مَنْ أَرَادَ السُّكُوتَ فِي هَذَيْنِ
الطَّرِيقَتَيْنِ اسْتَدَلَّ بِتَنْ قَدْ سَكَّهُمَا
وَعَرَفَ الْمَوَاضِعَ الْمَخُوفَةَ مِنْهُمَا
وَهُمُ الْمَشَاشِمُ الْعَمَّالُ بِالْعَمَلِ بِالْعِلْمِ
الْمُخْلِصِينَ فِي أَعْمَالِهِمْ

يَا غَلَامَ كُنْ غَلَامَ الدَّرِيلِ
إِنِّي أَنَا أَمْرُكَ بِمَحَلِّكَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
سِرْمَعَهُ تَامَرَةً عَنْ يَمِينِهِ وَتَارَةً عَنْ
شِمَالِهِ وَتَامَرَةً وَرَاءَهُ وَتَارَةً أَمَامَهُ
لَا تَخْرُجْ عَنْ رَأْيِهِ وَلَا تُخَالِفْ قَوْلَهُ
يَا نَكَ تَصِلْ إِلَى مَقْصُودِكَ وَلَا تَضِلْ
عَنْ جَادَتِكَ وَحَدِّ رَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ
وَقَدْ كُفِّتَ الْمَهَامَ وَمَرَّاتٍ عَنْكَ
الْكُؤُوبُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا
تَوَكَّلَ فِي الْمُنْجَنِيْقِ حَتَّى يَرَى فِي النَّارِ
قَطْعَ الْوَسَائِطِ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتَفِ إِلَى
غَيْرِ مَرَّتِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا جَرَمَ قَالَ لِلنَّارِ

اسے دنیا میں زہد کرنے والے جب تیرا قلب دنیا
سے آخرت کا طالب بن کر باہر نکلے پس کہو جس نے مجھے پیدا کیا
وہی مجھے ہدایت بھی دے گا اور وہی منزل مقصود تک
پہنچا دے گا۔ اور تو اسے حق کے ارادہ کرنے والے طالب
مولائے اس میں رغبت کرنے والے ماسوائے اللہ سے زہد
جب کہ تیرا قلب طلب مولیٰ میں جنت کے دروازہ سے باہر نکلے
پس کہو جس نے مجھے پیدا کیا ہے پس وہی مجھے منزل مقصود پر
پہنچائے گا تو اس کی ہدایت کے ساتھ راستہ کی گنجی سے منہ
پھیرے چل کھڑا ہوا ہے وہ کہ جس نے ان دونوں راستہ کے
چلنے کا ارادہ کیا ہے تو ان لوگوں سے رہنمائی طلب کر جو کہ ان
دونوں راستوں پر چل چکے ہیں اور ان کی خوف ناک جگہوں کو
پہچان چکے ہیں اور وہ وہ مشائخ ہیں جو کہ علم کی وجہ سے عمل کرنے
والے اور اپنے عملوں میں اخلاص والے ہیں۔

اے غلام تو رہنما کا غلام بن جاؤ کسی کی تابعداری کر۔ تو اپنی
سواری اس کے آگے چھوڑ دے اور اس کے ساتھ چلا چل
کبھی اس رہنما کے دائیں جانب سے اور کبھی بائیں جانب
سے اور کبھی پیچھے سے اور کبھی اس کے آگے سے تو اس کی
راہ سے باہر نہ ہو اور اس کے قول کی مخالفت نہ کر پس
تو اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائے گا اور اپنے راستہ سے
ڑبکے گا۔ تو خدا کی توحید پر قائم رہ تیری تمام مشکلات سے
کفایت کی جائے گی اور تجھ سے تمام مصیبتیں دور ہو جائیں
گی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب کہ وہ گوبچن میں آئے
ڈالنے کے لیے رکھے گئے اپنے تمام واسطوں کو قطع کر
دیا اور رب عزوجل کے سوا کسی غیر کی طرف توجہ نہ کی۔ اور
لیے آگ سے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ اے آگ تو

كُونِي بَرْدًا سَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ يَا نَارُ
 اِنْعَزِلِي تَغْيِرِي وَتَبَدَّلِي كَيْفِي حَزَنِكَ وَ
 شَرِّكَ كَيْفِي سِتَانِكَ وَسَيْفِكَ وَحَزَنِكَ وَ
 غَضَبِكَ اِنْبِرْهِ اُنْجِعِي كُونِي بَرْدًا وَ
 قَدْ اَبْلَا اَذِيَّةً كُلُّ هَذَا بِبَرَكَاتِ التَّوْحِيدِ
 وَالْاِخْلَاصِ فِيهِ الْعَبْدُ اِذَا وَحَّدَ رَبَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ وَاخْلَصَ لَهُ تَارَةً يَكُونُ لَهُ
 فَيْدٌ خُلِيَ فِي تَكْوِينِهِ تَارَةً تُسَلَّمُ اِلَيْهِ
 التَّكْوِينُ وَيَكُونُ هُوَ لِنَفْسِهِ هَذَا الْخَوَاصِ
 مِنْ خَلْقِهِ كُلُّ مَنْ دَخَلَ اِلَى الْجَنَّةِ يَقُولُ
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُنْ فَيَكُونُ الشَّانُ فِي تَكْوِينِ
 الْيَوْمِ لَا عَدَا مَا نَزَلَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ عَلَى قَدَمِ التَّوَكُّلِ فِي حَالِ
 صُغُرِهِ وَكِبَرِهِ كَانَ فِي اَذْيَا الْخَلْقِ مِنْ
 الْجَيْرَانِ وَغَيْرِهِمْ وَكَثْرَةِ الْعِيَانِ
 مِنَ الْفَقْرِ وَصَبِيقِ الْمَعِيشَةِ وَعِلَاقِ
 السَّعْرِ وَرَمَادِ الْاِخْوَانِ اَبْوَابُهُمْ فِي
 وَجْهِهِ سَتَدُ كُرُوزٌ قَوْلِي وَتَتَدُمُونَ
 اِسْمَعُوا مَعِيَ قَائِلِي نَائِبِي عَنِ الرَّسُولِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ مَنْ ارْسَلَهُ .

اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ الْعَقُو وَالْعَافِيَةَ
 فِي هَذِهِ النِّيَابَةِ اَعْنِي عَلَى هَذَا الْاَمْرِ
 الَّذِي اَنَا فِيهِ وَقَدْ اَخَذْتُ الْاَنْبِيَاءَ
 وَالرُّسُلَ اِلَيْكَ وَقَدْ اَوْقَعْتَنِي فِي
 الصَّغَرِ الرَّوَالِ اُقَاسِي خَلْقَكَ فَاسْأَلُكَ

ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی
 ہو۔ اسے آگ تو جدا ہو کر نارا کر لے متغیر ہو جا اور بدل جا۔
 اپنی گرمی اور شر کو روک لے۔ تو اپنے بھالے اور تلوار اور
 حرارت و غضب کو روک لے۔ سمٹ جا اور سگڑ جا بغیر ایذا
 کے ٹھنڈا ہو کر روت بن جا۔ کل یہ باتیں آپ میں بابرکت توحید
 و اخلاص ہوئیں تھیں۔ بندہ جب خدا کا موجد بن جاتا ہے اور
 اُس کے لیے سراپا اخلاص ہو جاتا ہے تو کبھی خدا اس کا ہو
 جاتا ہے۔ وہ خود اس میں تصرف فرماتا ہے کبھی بندہ تو تصرف
 پر دکر دیا جاتا ہے اور بندہ بطاء الہی بذاتہ خود متصرف ہو جاتا
 ہے یہ مخلوق میں سے خاص بندگان الہی کا حال ہے ہر وہ شخص
 جو کہ جنت میں داخل ہو گا جب کسی شے سے کئے گا ہو جا۔
 پس وہ شے موجود ہو جائے گا۔ مگر مرتبہ کمال یہ ہے۔
 کہ یہ مرتبہ آج ہی مل جائے و کہ کل۔ ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ مفر و کبر
 میں قدم توکل پر قائم رہے۔ پڑوسیوں وغیرہ اور اولاد کی کثرت
 سے مخلوق کی تکلیفوں اور محتاجی اور تنگ عیشی اور گرانی زرخ
 اور بھائی بندوں کی آپ کے آنے کے وقت اپنے دروازوں
 کو بند کر لینے کی ایذا میں بہتے رہے۔ ترب ہے کہ تم میرے
 قول کو یاد کرو گے اور نادم ہو گے۔ تم میرا کہنا سنو کیوں کر میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بھیجنے والے
 کا نائب ہوں۔

اے خدا میں اس نیابت میں یعنی اس امر میں کہ جس میں
 میں مشغول ہوں تجھ سے عفو و عافیت طلب کرتا ہوں۔ تو نے
 انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو اپنی طرف بلا لیا۔ اور تو نے اُن
 کی نیابت میں مجھے اول صف میں کھڑا کر دیا ہے میں تیری
 مخلوق کی ایذا میں برداشت کرتا ہوں اس لیے میں تجھ سے

عفو و عافیت کا طالب ہوں تو تمام انسانوں اور جن اور تمام مخلوقات کی برائیوں سے مجھے کفایت کرا اور محفوظ رکھ آمین۔

اے زاہدو! اور اے عابدو! تم اخلاص اختیار کرو ورنہ تم اپنے آپ کو مشقت میں ڈالو۔ تمہیں روزہ اور نماز اور موٹا جھوٹا کھانا پینا بغیر نیت صالحہ و اخلاص کے اچھا معلوم ہونے لگا ہے بلکہ حضور نفس اور خواہشات نفسانیہ کے داخل ہونے کے ساتھ ہیں۔

تم پر افسوس ہے اللہ والوں کے عمل حیثیت قلبی سے کچھ اور ہی ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کے احکام کی معیت اور ظاہر و باطن اور سر و طانیہ میں حدود شریعی کی حفاظت کے ساتھ خالق و مخلوق کے ساتھ ہمیشہ گھومتے رہتے ہیں وہ ہر صاحب فضل کو اس کا فضل اور حق دار کو اس کا حق دیتے رہتے ہیں۔ وہ کتاب اللہ کو اس کا حق اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا حق اور اس علم الہی جل مجدہ کو جو ان کے قلوب کے اندر ہے اس کا حق ادا کرتے رہتے ہیں۔ وہ اہل و عیال اور نفس کو ان کا حق اور قلب کو اس کا حق اور مخلوق کو ان کے حقوق دیتے رہتے ہیں وہ لوگ شان تسلیم اور شان تمکین اور قید و رہائی اور لینے اور دینے میں مشغول رہتے ہیں وہ قلوب و اسرار اور نفسوں پر حدیں قائم کرتے رہتے۔ ان کا اعتبار خلق پر جاری رہتا ہے یہ امر ایسے ہیں جو کہ تمہارے مامورات و معلومات سے پرے ہیں۔ مومن جب اپنے بھائی کو نصیحت کرتا ہے اور وہ اس کو قبول نہیں کرتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ عنقریب تو میرے قول و نصیحت کو یاد کرے گا اور میں اپنا معاملہ خدا کو سونپتا ہوں۔ مومن عارف و جمید و معرفت

الْعَفْوُ وَالْعَافِيَةُ الْكَفَى نَشْرَ شَيْءٍ طِينِ
الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرِّ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ
أَمِينٌ -

يَا مُهَادُّ يَا عَبَادُ أَخْلِصُوا وَلَا فَلَ
تَتَعَبُوا وَقَدْ طَابَ لَكُمْ الصُّومُ وَالصَّلَاةُ وَ
الزَّكَاةُ فِي الْمَطْعِمِ وَالْمَلْبَسِ مِنْ غَيْرِ
نِيَّةٍ صَالِحَةٍ وَإِحْلَاصٍ بَلْ مَعَ حُضُورِ
النَّفْسِ وَدُخُولِ الْهَوَى -

وَيَحْكُمُ لِلْقَوْمِ أَعْمَالُ مَنْ ذَرَأَ
ذَلِكَ مِنْ حَيْثُ قُلُوبُهُمْ يَدُورُونَ مَعَ
الْقَدَرِ فِي صُحْبَةِ الْحُكْمِ وَحِفْظِ حُدُودِهِ
فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ
مَعَ الْخَائِنِ وَالْخَلْقِ يُعْطُونَ كُلُّ ذِي
فَضْلٍ فَضْلَهُ وَكُلُّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ يُعْطُونَ
كِتَابَ اللَّهِ حَقَّهُ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ حَقَّهَا وَ
عِلْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي فِي قُلُوبِهِمْ
حَقَّهُ يُعْطُونَ الْأَهْلَ وَالنَّفْسَ حَقَّهَا وَ
الْقَلْبَ حَقَّهُ وَالْخَلْقَ حَقَّ قُلُوبِهِمْ فِي
تَقْوِيَتِهِمْ وَتَبْكِيَتِهِمْ وَحَبْسِهِمْ وَإِطْلَاقِهِمْ
أَخْذُ وَعَطَاءُ يُقِيمُونَ الْحُدُودَ عَلَى الْقُلُوبِ
وَالْأَسْرَارِ وَالنَّفُوسِ يَحْتَسِبُونَ عَلَى
الْخَلْقِ هَذَا الشَّيْءُ مَنْ ذَرَأَ مَا مَوَّارٍ كُمْ وَ
مَعْلُومٍ كُمْ الْمُؤْمِنُ إِذَا وَعَظَ أَخَاهُ وَلَمْ يَقْبَلْ
مِنْهُ يَقُولُ سَتَذَكَّرُ مَا أَقُولُ لَكَ وَأَفُوضُ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ الْمُؤْمِنُ الْعَارِفُ

يُجَاهِدُ نَفْسَ الْخَلْقِ بِسَيْفِ التَّوْحِيدِ
وَالْمَعْرِفَةِ وَمَنْ حَصَلَ فِي أَسْرِهِ مِنْهُمْ
حَمَلَهُ إِلَى بَابِ مَلِكِهِ هُوَ بَصِيرٌ بَعْبَادِهِ
أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَى الْمُؤْمِنِ الْعِبَادَةُ
أَحَبُّ الْأَشْيَاءِ إِلَيْهِ الْيَقِينُ إِلَى
الصَّلَاةِ فَهُوَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِهِ وَقَلْبُهُ
يَنْتَظِرُ الْمُؤَذِّنَ هُوَ دَاعِي الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ دَخَلَ عَلَى
قَلْبِهِ سُورَةٌ وَيَطِيرُ إِلَى الْجَوَامِعِ
وَالْمَسَاجِدِ يَفْرَحُ بِمَجِيءِ السَّائِلِ
إِلَيْهِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ يُعْطِيهِ
إِنَّهُ سَمِعَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّائِلُ هَدِيَّةُ اللَّهِ
إِلَى عَبْدِهِ كَيْفَ لَا يَفْرَحُ وَقَدْ
نَقَذَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَسْتَقَرَّ عَنْ
مِنْهُ عَلَى يَدِ الْفَقِيرِ هَذَا دَابُّ
الْمُؤْمِنِ الْعَابِدِ وَأَمَّا الْعَارِفُ
فَكَانَتْ يَحْفَظُ حُدُودَ الشَّرْعِ وَ
يَحْفَظُ قَلْبَهُ مِنْ دُخُولِ غَيْرِ رَبِّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ فِيهِ يَحْذَرُ أَنْ يَنْتَظِرَ إِلَى قَلْبِهِ
فَيَنْتَظِرُ فِيهِ خَوْفَ غَيْرِهِ رَجَاءَ غَيْرِهِ وَ
الْإِكْمَالَ عَلَى غَيْرِهِ يَحْفَظُ قَلْبَهُ مِنْ
الشَّدَائِشِ بِالْخَلْقِ وَالْأَسْبَابِ
يَكْرَهُ لِقَاءَ الْخَلْقِ وَلَا يَدُلُّ لَهُ مِنْهُمْ
لَا تَهْمُ مَرَضِي وَهُوَ طَيِّبُهُمْ

کی تلوار سے خلق کے نفسوں سے جہاد کرتا رہتا ہے اور جو اُن
میں سے اُس کی قید میں آجاتا ہے تو وہ اُس کو شاہی دروازہ
پر لے جاتا ہے خدا ہی اپنے بندوں کی حالت پر خبردار رہتا
ہے۔ سب چیزوں میں سے زیادہ محبوب بندہ مومن کو
عبادت الہی ہوتی ہے سب چیزوں میں سے زیادہ محبوب
اُس کی طرف نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے گھر میں
بیٹھ ہوئے قلب کے انتظار سے مؤذن کا انتظار کرتا رہتا ہے
جو کہ حق عزوجل کی طرف پکارنے والا ہے جب وہ اذان سن
لیتا ہے تو اُس کے قلب میں سرور داخل ہو جاتا ہے۔ اور
قلب جامع مسجد اور دیگر مسجدوں کی طرف اُڑنے لگتا ہے وہ
سائل کے آنے سے خوش ہو جاتا ہے۔ جب اُس کے پاس کچھ
موجود ہوتا ہے وہ سائل کو دے دیتا ہے کیوں کہ اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول سنا ہے کہ سائل اللہ تعالیٰ کا اُس
کے بندہ کی طرف ہدیہ ہے وہ بندہ خوش کیسے نہ ہو حالانکہ اُس
سائل کو اُس کے رب عزوجل نے اس کی طرف بھیجا ہے تاکہ وہ
فقیر کے ہاتھ سے قرض حاصل کرے۔ یہ عابد ایمان والے
کا طریقہ ہے اور لیکن جو عارف ہوتا ہے پس وہ توحد و شریع
کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے قلب کی غیر اللہ کے اُس میں
داخل ہونے سے حفاظت کرتا ہے وہ اس سے ڈرتا رہتا
ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے قلب کی طرف توجہ کرے اور اُس
میں وہ غیر اللہ سے خوف و امید اور اپنے غیر پر بھروسہ کرنا
موجود رہے وہ اپنے قلب کی مخلوق و اسباب کے
ساتھ متعلق ہو کر میلا جیلا کرنے سے حفاظت کرتا رہتا ہے
مخلوق کی ملاقات کو مکروہ سمجھتا ہے حالانکہ اُس کو بغیر اُس
کے چارہ نہیں ہے کیوں کہ مخلوق مریض ہے اور یہ اُن کا طبیب

يَكْمُرُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْحَيَاةُ فِي الْآخِرَةِ
 مِنْ عَذَابٍ قَرِيبٍ رِيَّةً عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي هُوَ
 كُلُّ أَمْنِيَّتِهِ وَارْتِيَا بِرَأْسِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ
 أَثَرْتُمْ أَخَوَتَكُمْ عَلَى دُنْيَاكُمْ وَأَثَرْتُمْ
 عِبَادَتِي عَلَى شَهْوَاتِكُمْ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي
 مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ إِلَّا لَكُمْ هَذَا قَوْلُهُ
 لِهَؤُلَاءِ وَأَمَّا قَوْلُهُ لِلْمُحِبِّينَ لَهُ أَنْتُمْ
 أَثَرْتُمْ بَنِي عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي دُنْيَايَ وَ
 آخِرَتِي عَزَلْتُمُوهُ الْخَلْقَ عَنْ قُلُوبِكُمْ وَ
 وَخَيَّتَهُمُ مِنْ أَسْرَارِكُمْ فَهَذَا وَجْهِي
 لَكُمْ وَقُرْبِي لَكُمْ وَأُنْسِي لَكُمْ أَنْتُمْ عِبَادِي
 حَقًّا مِنَ الْأَوَّلِيَاءِ مَنْ يَأْكُلُ فِي يَوْمِهِ مِنْ
 طَعَامِ الْجَنَّةِ وَيَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا
 يَرَى جَنَّتَهُ مَا فِيهَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُغَيَّبُ عَنِ
 الْمَأْكُولِ وَالْمَشْرُوبِ وَيَعْزَلُ عَنِ الْخَلْقِ
 وَيَجُوبُ عَنْهُمْ وَيَعْمُرُ مِنَ الْأَرْضِ بِلَا مَوْتٍ
 كَالْيَاسِ وَالْخَضِرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 عَدَدُ كَثِيرٍ مِنْهُمْ مَحْجُوبُونَ فِي الْأَرْضِ يَرَوْنَ
 النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُمْ الْأَوَّلِيَاءُ فِيهِمْ كَثَرَةٌ وَ
 الْأَعْيَانُ مِنْهُمْ فِيهِمْ قَلَّةٌ أَحَادُ أَفْرَادٌ مُفْرَدِينَ
 وَالْكُلِّيَّاتُ مِنْهُمْ يَتَقَرَّبُونَ إِلَيْهِمْ هُمُ الَّذِينَ
 تُنَبِّتُ بِهِمُ الْأَرْضُ وَتُطْرَبُ بِهِمُ
 وَ- اُولِئِكَ الَّذِينَ يَكُونُونَ

یہ دنیا و آخرت کی زندگی کو قرب الہی کی عزت کے مقابل میں
 جو کہ اس کی تمام و کامل آرزو اور مراد ہے ناپسند کرتا ہے۔ نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ تحقیق آپ نے فرمایا کہ
 اللہ عز و جل قیامت کے دن اپنے ایماندار بندوں سے
 فرمائے گا کہ تم نے اپنی آخرت کو اپنی دنیا پر اور میری عبادت
 کو اپنی شہوتوں پر مقدم رکھا اور اختیار کیا قسم ہے میرے
 عزت و جلال کی کہ نہیں پیدا کیا میں نے جنت کو مگر تمہارے
 واسطے ہی۔ یہ قول الہی مومنین کے لیے ہو گا۔ اور لیکن اپنے محبوب
 لوگوں کے واسطے یہ ارشاد ہو گا کہ تم نے مجھ کو میری تمام مخلوق
 دنیا و آخرت پر مقدم رکھا اور مجھی کو سب پر اختیار کیا تمام مخلوق
 کو اپنے قلوب سے علیحدہ کر دیا اور ان کو اپنے باطن سے
 دور کر دیا۔ پس یہ میرا دیدار اور میرا قرب اور میرا انس تمہارے
 لیے ہے اور تم ہی میرے سچے بندے ہو۔ اویا اللہ میں
 سے بعض وہ ہیں جو آج ہی دنیا میں جنت کا کھانا کھاتے اور اُس
 کا پانی پی رہے ہیں اور تمام وہ چیزیں جو جنت میں ہیں وہ اُن
 کو دیکھ رہے ہیں اور بعض اُن میں سے وہ ہیں جو کھانے پینے
 سے بے پروا ہیں۔ اور مخلوق سے علیحدہ اور حجاب میں ہیں۔
 اور زمین کو بغیر موت کے آباد کر رہے ہیں جیسے کہ حضرت الیاس
 و خضر علیہما السلام۔ اللہ عز و جل کی بہت مخلوق ایسی ہے۔ جو کہ
 زمین میں مٹتی ہے وہ تمام آدمیوں کو دیکھتی ہے اور وہ آدمی اُن کو
 نہیں دیکھتے۔ ولی اُن میں بہت ہیں اور مخصوص و خواص اُن میں
 بہت کم۔ اکاد کا ہی ہیں جو تنہائی میں رہنے والے ہیں۔ اور
 سب لوگ اُن کے پاس آتے ہیں اُن کی طرف نزدیکی ڈھونڈھتے
 ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی برکت سے زمین سبزہ آگاتی ہے اور

السَّمَاءَ وَيَدْفَعُ الْبَلَاءَ عَنِ الْخَلْقِ الْمَلَائِكَةُ طَعَامُهَا وَشَرَابُهَا ذِكْرُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَ التَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ وَ أَحَادُ أَفْرَادٍ مَجْنُ الْاَوَّلِيَاءِ يَصِيرُ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ مَا لَكُمْ وَلِسَمَاعِ هَذَا الْاَكْثَرُ مِنْكُمْ قَرَّةٌ عَيْنٍ اِبْلِيسَ وَعَبِيدُهُ لَا كِرَامَةَ لَكُمْ وَلَا لَكَ

يَا دَبْرِي اَتُرْكُو اخِذَ مَتْنَةٍ فَارِقُوهُ اَدْخُلُوا عَلَي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَا قَدَامِر قُلُوْبِكُمْ وَ سَلُوْهُ اَنْ يَدُلَّكُمْ عَلٰى مَا يَرْضٰى عَنْكُمْ سَلُوْهُ اَنْ يَسْتَحْدِمَكُمْ سَلُوْهُ اَنْ يَدُلَّكُمْ عَلٰى كَيْفٍ لَا يَنْفَعُ اَبَدًا عَلٰى مَعِيْنٍ لَا يَنْصِبُ اَبَدًا اِذَا ذَارَ رَزَقَكُمْ اللهُ ذٰلِكَ فَسَلُوْهُ اَنْ يُبْعِضَ اِلَيْكُمْ الْاُخْرٰى فَاِذَا رَزَقَكُمْ ذٰلِكَ سَلُوْهُ اَنْ يُبْعِضَ اِلَيْكُمْ الدُّنْيَا وَيُجِيبَ اِلَيْكُمْ الْاُخْرٰى وَيَزْنِ رَزَقَكُمْ الْعَسَلَ لَهُ وَالْحَبَّ لَهُ وَهَجَرَ مَا سِوَاكَ اَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ عَبْدُ السَّبَبِ لَوْ كُنْتَ عَبْدَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَانَتْ اُمُورُكَ كُلُّهَا مَعْقُوضَةً اِلَيْهِ وَ حَوَاجِلُكَ كُلُّهَا مُنْزَلَةً اِلَيْهِ لِمَ تَقُولُوْنَ شَيْئًا وَفَعَلَكُمْ يَكْذِبُ قَوْلُكُمْ اَمَا سَمِعْتُمْ رَيْكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ يَقُولُ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ وَلَا تَكْتُمُكُمْ تَتَعَجَّبُ مِنْ ذَاقِ حَرِّكُمْ

آسمان میں نہ برساتا ہے اور مخلوق سے بلا دفع ہوتی ہے۔ فرشتوں کا کھانا اور پینا حق عزوجل کا ذکر اور سبحان اللہ لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے۔ اور اولیاء کرام میں سے بعض افراد ہی ایسے ہیں جن کا کھانا پینا ایسا ہوتا ہے۔ تمہیں اس کلام کے سننے سے کیا فائدہ تم میں سے اکثر تو شیطان کی آغوش کی ٹھنڈک اور اس کے غلام ہیں نہ تمہاری عزت ہے اور نہ اس کی۔

اے دیر والا! تم دیر کی خدمت کو چھوڑ دو۔ تم اس سے جدا ہو جاؤ۔ تم اپنے دل کے قدموں سے حق عزوجل کے روبرو آ جاؤ اور تم اس سے یہ سوال کرو کہ وہ تمہیں اس چیز کی جس سے کہ وہ تم سے راضی ہو ہدایت کرے۔ تم اس سے اس کے طالب بنو کہ وہ تمہیں اپنا خادم بنالے ایسے خزانہ پر تمہیں راہ بتا دے کہ جو کبھی ختم نہ ہو۔ ایسے چشمہ پر پہنچا دے جو کبھی خشک نہ ہو پس جب تم کو دربار الہی سے یہ عطا ہو جائے پس تم اس سے یہ سوال کرو کہ وہ تمہاری طرف آخرت کو مبغوض کر دے پھر جب یہ حاصل ہو جائے تو یہ سوال کرو کہ وہ دنیا کو تمہارا مبغوض و متنفر بنا دے اور تم کو آخرت کی محبت دے اور تمہیں اپنے عمل کی توفیق دے اور اپنی محبت عطا کرے۔ اور اپنے ماسوا کو چھڑا دے۔ تو تو خلق و سبب کا بندہ بنا ہوا ہے اگر تو حق عزوجل کا بندہ ہوتا تو تیرے تمام امورات کی طرف سپرد کیے گئے ہوتے اور تیری تمام حاجتیں اسی کی طرف اتاری جاتیں۔ تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو کہ جس کی تمہارے فعل تمخیز کرتے ہیں۔ کیا تم نے اپنے رب عزوجل کا قول نہیں سنا کہ وہ کیا فرماتا ہے۔

اے ایمان والا! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کہ تم کرتے نہیں ہو۔ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے کہ تم کہو کچھ اور کرو کچھ تمہارے فرشتے تمہاری بے حیائی سے تعجب کرتے

تَتَعَجَّبُ مِنْ كَذِبِكُمْ فِي تَوْحِيدِكُمْ أَحْوَالِكُمْ
تَتَعَجَّبُ مِنْ كَذِبِكُمْ فِي تَوْحِيدِكُمْ كُلُّ حَدِيثِكُمْ
فِي الْعِلَاءِ وَالرَّخِصِ وَأَحْوَالِ السَّلَاطِينِ وَ
أَغْنِيَاءِ أَكُلِ فُلَانٍ لَيْسَ فُلَانٌ تَزَوَّجَ
فُلَانٌ اسْتَعْدَى فُلَانٌ اقْتَتَرَ فُلَانٌ كُلُّ
هَذَا هَوَسٌ وَمَقَتٌ وَعُقُوبَةٌ تَوْبُودَ
اَتُرْكُوهُ تُوْبِكُمْ وَأَمْرٌ جَعُولٌ إِلَى رَيْبِكُمْ
دُونَ غَيْرِهِ أَذْكَرُوهَا انْشُوا غَيْرَ الثَّيَّابَاتِ
عَلَى كَلَامِي عَلَامَةٌ الْإِيْمَانِ وَالْهَرَبِ
مِنْهُ عَلَامَةُ النِّفَاقِ .

يَا مَنْ يَطْعَنُ فِي تَعَالَى حَتَّى نَحْكَ حَالَتِي
وَحَالَتِكَ عَلَى الشَّرْعِ فَنَنْ خَرَجَتْ حَالَتُهُ
شَبَهًا وَفِضَّةً اسْتَحَقَّ أَنْ يُطْعَنَ فِيهِ
وَأَنْ يَهْجَرَوْ يَمُوتَ بِسْمِ اللَّهِ تَعَالَى أَبْرَأُ
وَلَا تَخْجِي وَلَا تَهْرُبُ كَالْمَجَانِيثِ ذَلِكَ لَا
تَنْجِي وَهَوَسٌ وَتَوَانِي .

وَيْلَكَ عَنْقَرِيْبٍ يَتَبَيَّنُ خَبْرَكَ
اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْنَا وَلَا تَقْضُ حَتَا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ .

يَا غُلَامُ أَمْرُكَ مَبْنِيٌّ عَلَى غَيْرِ آسَاسٍ
فَلَا جَرَمَ يَقَعُ حَيْطَانُكَ آسَاسُكَ الْبَدْعُ وَ
الصَّلَاةُ وَبِنَاؤُكَ الرِّيَاءُ وَالنِّفَاقُ
يَثْبُتُ لَكَ بِنَاؤُكَ ذَلِكَ هَوَى وَكَلَمٌ قَائِدٌ قَسْبٌ
وَتَنَكُّمٌ وَتَجَمُّعٌ بِالْهَوَى وَالطَّبَعِ لَيْسَ لَكُمْ
رَبِّةٌ هُمْ لِحَةٍ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذَلِكَ

ہیں تمام حالات میں تمہارے جھوٹ کی کثرت سے توحید کے
بارے میں تمہارے جھوٹ سے وہ تعجب کرتے ہیں تمہاری
ساری باتیں گرانی و ارزانی اور بادشاہوں اور امیروں کے حالات
کے متعلق ہوتی ہیں۔ فلاں نے کھایا۔ فلاں نے پہنا۔ فلاں نے
نکاح کیا۔ فلاں امیر ہو گیا۔ فلاں فقیر ہو گیا۔ یہ تمام باتیں سرتاپا
ہوس اور عذاب و پھٹکار ہیں تم تو بد کرو اور اپنے گناہوں کو چھوڑ
دو اور اپنے رب عزوجل کی طرف رجوع کرو نہ کہ اُس کے غیر کی
طرف۔ تم اُسی کو یاد کرو اور اُس کے غیر کو بھلا دو۔ میرے کلام
پر ثبات قدم رہنا ایمان کی علامت ہے۔ اور اُس سے بھاگنا
نفاق کی علامت ہے۔

اسے میرے بارے میں طعن کرنے والے اُگے آٹا کہ ہم
اپنی اور تیری حالت کو شرع کی کسوٹی پر کسین پس جس کی حالت نشیہ
اور چاندی کی سی نکلے وہ اس بات کا مستحق ہو گا کہ اُس کے بارے
میں طعن کیا جائے اور اُس کو چھوڑ دیا جائے اور وہ مر جائے
بسم اللہ اُنکل چھپ مت اور نہ تو مغللوں کی طرح سے بھاگ یہ
محض لاشے اور بولہوس اور کاہلی ہے۔

تجھ پر افسوس ہے منقر برب تجھے تیری خبر پڑ جائے گی۔
اے اللہ تو ہم پر توبہ ڈال دے اور ہمیں دنیا و آخرت میں
رُحوانہ کرنا۔

اے غلام تیرے کام کی تعمیر بنیاد پر نہیں ہے پس نفیاً
تیری دیواریں گر جائیں گی۔ تیری بنیاد بدعتیں اور گمراہیاں ہیں
اور تیری عمارت ریاء و نفاق ہے پس یہ عمارت کیسے ثابت
رہ سکے گی۔ یہ تو محض خواہش و طبیعت ہے۔ تو کھاتا ہے۔ اور
پنیا ہے۔ اور نکاح کرتا ہے اور خواہش و طبیعت سے بھی مال
جمع کرتا ہے ان میں سے کسی ایک کام میں نیزی نیت صالح

نہیں ہے مسلمان کے لیے تمام حالات و اعمال میں نیک بنی ہو کر
 کرتی ہے وہ بغیر حکم الہی کے نہ کھاتا ہے اور نہ پینتا ہے اور
 نہ نکاح کرتا ہے اُس کا دنیا و آخرت دونوں میں یہی معاملہ ہے
 دنیا میں اُس کو خدا کا حکم بواسطہ شرع کے ہوتا ہے اور آخرت
 میں حکم الہی بغیر واسطہ کے ہوگا۔ وہ اس دنیا اور اس کی سرعت
 فنا ہو جانے کو دیکھتا رہتا ہے پس دنیا میں بے رغبتی کرتا
 ہے اور اپنے تقدیری مقسوم کو یاد کرتا رہتا ہے اور ہر تحقیق
 وہ اُس کو شرع اور قلب کی شہادت سے حاصل کرتا ہے اور
 کہتا ہے کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ نہ میں اس کا خواہشمند
 ہوں اور اُس کا قلب دُائیں بائیں بھاگتا ہے پس اُس کے لیے
 اُس کا لینا لازم کر دیا جاتا ہے اور وہ اس لینے پر مجبور کر دیا
 جاتا ہے۔ یہ تو حال اُس کا دنیا میں ہے اور دین آخرت میں پس
 وہ جب تک اپنے رب عز وجل سے ملاقات نہ کر لے گا۔
 جنت کی طرف اُنکھ کھول کر بھی نہ دیکھے گا پس جب اس کو جنت
 میں کھلے گا وہ اس کو بغیر امر یقینی اور اُگے بڑھائے جانے اور
 اشارہ کے لے گا ہی نہیں۔ اُس کا ان چیزوں کو قبول کرنا واسطہ
 ادائیگی حق جنت کے ہوگا۔ وہ حور و غلمان اور ان خواہشات
 کا حق ادا کرتا رہے گا۔ ان معاملات میں وہ انبیاء و مرسلین
 علیہم السلام اور شہداء و صالحین کی وقتاً فوقتاً موافقت کرے گا۔
 ورنہ اکثر اوقات تو اُس کے رب عز وجل کے قرب و حضوری
 میں ہی گزریں گے۔ جب تو اپنے رب عز وجل سے دُور ہے
 گا تجھے اُس کی طرف سے تیری تمام حالتوں میں مسرت حاصل ہو
 گی کیا تو نے اُس کا ارشاد نہیں سنا کہ کیا فرمایا ہے اور جو کوئی اللہ
 سے دُور رہتا ہے وہ اُس کے لیے راستہ کشادگی کا نکال دیتا
 ہے اور جہاں سے اُس کا لگان بھی نہیں ہوتا ہے وہ اُس کو

الْمُؤْمِنُ فِي كُلِّ اَحْوَالِهِ لَهُ نَبِيَّةٌ حَسَنَةٌ
 فِي كُلِّ اَعْمَالٍ لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا
 يَلْبَسُ وَلَا يَنْكَحُ اِلَّا بِاَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَهَكَذَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي الدُّنْيَا
 بِاَمْرِهِ بِوِاسِطَةِ شَرْعِهِ وَفِي الْآخِرَةِ
 بِغَيْرِ وِاسِطَةٍ يَرَى هَذِهِ الدُّنْيَا وَ
 سُرْعَةَ فَنَائِهَا فَيَرْزُقُهَا هَدًى فِيهَا وَيَذْكُرُ
 مَجِيئُ اَفْسَامِهِ وَانَّهُ يَتَنَادَلُ شَهَادَةُ
 الشَّرْعِ وَ قَلْبُهُ فَيَقُولُ مَا لِي حَاجَةٌ
 فِي هَذِهِ مَا اُرِيدُكَ وَيَهْرَبُ قَلْبُهُ
 يَمِينًا وَ شِمَالًا فَيَلْزَمُ فَيُجْبَرُ عَلَى تَنَادُلِهَا
 هَذَا اَحَالُهُ فِي الدُّنْيَا وَ اَمَّا فِي الْآخِرَةِ فَلَا
 يَفْتَحُ عَيْنَهُ فِي وَجْهِ الْجَنَّةِ حَتَّى
 يَلْقَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا تَنَاوَلَ
 شَيْئًا مِنْهَا لَا يَتَنَاوَلُهُ اِلَّا بِاَمْرِ جَزْمٍ
 وَ تَقْدِيرٍ وَ اِشَارَةٍ فَيَقْبَلُ الْاَمْرَ قَضَاءً
 لِحَقِّ الْجَنَّةِ يَقْضِي حَقَّ الْحُورِ وَالْغُلَّانِ
 وَ تِلْكَ الشَّهَوَاتِ يُوَافِقُ فِي ذَلِكَ
 الرُّسُلُ وَالْمُرْسَلِينَ وَالصَّالِحِينَ وَ
 الشَّهَدَاءَ وَ قَتَادُونَ وَ قَتِ وَ اِلَّا
 فَمُعْظَمُ اَوْقَاتِهِ عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 إِذَا اتَّقَيْتَ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ جَاءَكَ
 مِنْهُ الْفَرْحُ فِي جَمِيعِ اَحْوَالِكَ اَمَّا
 سَمِعْتَ كَيْفَ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ
 لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

هَذِهِ الْآيَةُ عُلِّقَتْ بِأَبِّ الْإِسْكَالِ عَلَى الْأَسْبَابِ
عَلَّقَتْ بِأَبِّ الْإِسْكَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَقَتَحَتْ
بِأَبِّ التَّوَكُّلِ مَنْ يَتَّقِيهِ يُجَابِرِيهِ بِأَنْ
يَجْعَلَ لَهُ فَجَاءَ وَمَخْرَجًا مِمَّا صَنَعَ عَلَى
النَّاسِ أَمَّا شَيْءٌ أَعْمَلُ بِكُمْ أَقُولُ لَكُمْ
لَقَدْ أَسْمَعْتُ لَوْ نَادَيْتَ حَيًّا وَلَكِنْ لَا
حَيَوَاتٍ لِمَنْ تَنَادَى قَلْبُكَ فَابْتَعِدْ هُنَّ
الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِيْعَانَ لَا مَعْرِفَةَ
لَكَ وَلَا عِلْمَ لَكَ فَانْتَ هُوَسُّ وَالْكَلَامُ
مَعَكَ مَنَابِعُ

يَا مُنَافِقِينَ قَدْ قَنَعْتُمْ بِالْكَلَامِ فِي
التَّوَكُّلِ بِالسَّنَةِ وَقُلُوبُكُمْ مُشْرِكَةٌ
بِالْخَلْقِ قُلُوبُ مِلَّةٍ غِيْطًا عَلَيْكُمْ غَيْرَةٌ
لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ سَكَنَكُمْ وَتَوَكُّلَكُمْ الْمُنَافِقَةُ
وَالْأُخْرَى دُورُكُمْ عَلَيْكُمْ

يَا حَاكِلُ بَيْنَ الْمَاءِ الْمَالِخِ وَ
الْعَذَابِ حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ التَّسَخُّطِ
عَلَيْكَ وَالْمُنَافِقَةِ لَكَ فِي أَقْدَارِكَ
حُلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ بِبَرْتَرَجٍ
مِنْ رَحْمَتِكَ أَمِينُ

يَا عَلِيٍّ إِذَا كُنْتَ مُتَّقِيًا
لِرَبِّكَ عَزَّ وَجَلَّ ذَا كَرَامَةٍ
مَوْجِدًا لَهُ مُتَّبِعًا إِلَيْهِ قَبْلَ بَلَاءِكَ
فَإِذَا وَقَعَتْ فِي نَارِ الْبَلَاءِ فَتَالِ

رزق پہنچا تھا ہے۔ اس آیت کریمہ نے سبوں پر مجبور کرنے کے
دروازے بند کر دیئے ہیں۔ امیروں اور بادشاہوں کا دروازہ
بند کر دیا ہے اور توکل کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جو کوئی خدا سے
ڈرے گا وہ اس کو یہ بدلہ دے گا کہ ہر کام میں اس کے لیے
راستہ اور وسعت عطا فرمائے گا جس میں کہ اور لوگوں کو تنگی آتی ہے
میں تم سے کیا معاملہ کروں۔ تم سے کیا کہوں رشع۔ اگر تو کسی
زندہ شخص کو پکارتا تو اسے سنا بھی دیتا لیکن تو تو ایسے شخص کو پکار
رہا ہے جس میں زندگی ہی نہیں ہے تیرا دل ایمان اسلام اور
ایقان سب سے خالی ہے۔ تجھ میں نہ معرفت ہے اور نہ علم
پس تو سرتاپا ہوس ہے اور تجھ سے بات چیت کرنا بیکار
ہے۔

اے منافقو! تم نے زبان سے توکل پر قناعت کر رکھی
ہے۔ حالانکہ تمہارے قلب غلطی کو شریک خدا بنانے والے
ہیں۔ میرا قلب نیرت الہی کی وجہ سے تم پر غصہ میں بھرا ہوا
ہے۔ اگر تم نے سکوت کیا اور مزاحمت کو چھوڑ دیا بہتر ہے
ورنہ تمہارے گھروں میں آگ لگا دی جائے گی۔

اے وہ ذات جو کہ کھاری اور بیٹھے پانی کے درمیان
میں حائل ہے تو ہمارے اور اپنے اوپر غصہ کرنے اور
مقدرات کے متعلق جھگڑا کرنے کے درمیان میں حائل
ہو جا اپنی رحمت سے ہمارے اور اپنے گناہوں کے درمیان
میں تو برزخ و آڑ بن جا آئین۔

اے غلام جب تو بلا کے نازل ہونے سے پہلے اپنے
رب عزوجل سے ڈرنے والا اس کا یاد کرنے والا اس کو
یکتا سمجھنے والا اس کی طرف اشارہ کرنے والا ہو جائے گا۔
پس تو جب بلا کی آگ میں گرنے لگے گا رب تعالیٰ اس سے

لَهَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا .

فرادے کا کہ اے آگ تو سلامتی کے ساتھ میرے اس بندہ پر ٹھنڈی ہو جا۔

اَللّٰهُمَّ افْعَلْ يَنَّا كَذَا وَانْ كُنَّا
لَا نَسْتَحِقُّ عَامِلُنَا بِكَرَمِكَ لَا تُحَاقِقُنَا
وَلَا تُؤَاوِرْنَا وَلَا تُؤَاوِفُنَا اَمِيْنُ الْاَدَبِ
فِي حَقِّ الْعَارِفِ فَرِيضَةً كَالْتَّوْبَةِ فِي
حَقِّ الْعَاصِي كَيْفَ لَا يَكُوْنُ مُتَّادِبًا
وَهُوَ اقْرَبُ الْخَلْقِ اِلَى الْخَالِقِ مَنْ
عَاشَرَ الْمُلُوْكَ بِالْجَهْلِ كَانَ جَهْلُهُ مُقَرَّبًا
لَهُ اِلَى قَتْلِهِ وَكُلُّ مَنْ لَيْسَ لَهُ اَدَبٌ
فَهُوَ مَمْقُوْتُ الْخَالِقِ وَ الْخَلْقِ كُلُّ
وَقَبْلَ لَيْسَ فِيْهِ اَدَبٌ فَهُوَ مَقْتٌ لَا
بَدَّ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ مَعَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَحْسِنُوْا الْاَدَبَ اَقْبَلُوْا عَلٰى اٰخِرَتِكُمْ
وَاعْرِضُوْا عَنْ دُنْيَاكُمْ وَلَا تَقْبِلُوْا عَلَيْهَا
كَاقْبَالِ الْكُفَّارِ لَا تَهْمُوْا يَقْبَلُوْنَ عَلَيْهَا
وَيُحِبُّوْنَهَا لِقَالَةِ خَيْرِهِمْ بِهَا الْعَبْدُ
يَتُوْبُ مِنْ مَّعَاصِيْهِ وَنَزَاتِهِ وَخَطَايَا
وَيَسْتَغْلِ بِصَوْمِ النَّهَارِ وَصَلَاةِ اللَّيْلِ
وَيَا كُلُّ مَنْ كَسِبَهُ حِلَالُ الشَّرِّ
شَمَّ يَتَرَقَّى فَيَصِيْرُ مُتَزَهِّدًا مُتَوَرِّعًا
فَيَقِلُّ كَسْبُهُ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوْعِ
فِي الْحَرَامِ شَمَّ يَتَرَقَّى فَيَصِيْرُ
مُتَزَهِّدًا شَمَّ يَتَرَقَّى فَيَصِيْرُ
زَاهِدًا شَمَّ يَتَرَقَّى فَيَصِيْرُ

اے اللہ تو ہمارے ساتھ ایسا ہی معاملہ کر اگرچہ ہم اس کے مستحق نہیں ہیں اپنے کرم سے ہمارے ساتھ ایسا معاملہ کر۔ ہماری جانچ پڑتال نہ کر ہمیں اپنی نظر رحمت سے اوجھل نہ کر اور ہمارے عملوں کے موافق جزا و سزا دینا مغفرت فرادینا اُمین۔ عارف باللہ کے حق میں ادب ویسا ہی فرض ہے جیسے کہ توبہ گناہ گار کے حق میں۔ عارف ادب کرنے والا کیسے نہ ہو گا حالانکہ وہ مخلوق میں سے خالق کی طرف سب سے زیادہ قریب ہے۔ جو جہالت کے ساتھ بادشاہوں سے میل جول کرے گا اُس کی جہالت اُس کو قتل کی طرف نزدیک کرنے والی ہوگی۔ اور ہر وہ شخص جس کو ادب نہ ہو گا پس وہ خالق و مخلوق دونوں کا بغض رکھے گا ہر وقت کہ جس میں ادب نہ ہو پس وہ باعث بیزاری و عذاب ہے اللہ عز و جل کے ساتھ حسن ادب اختیار کرو۔ تم اپنی آخرت کی طرف توجہ کرو اور دنیا سے اعراض کرو۔ اور تم اس پر مثل کافروں کے متوجہ نہ ہو۔ کیونکہ وہ کافراں کے اوپر متوجہ ہوتے ہیں اور بلو جہ اپنی کم خبری کے اُس کو دوست رکھتے ہیں۔ بندہ اپنے گناہوں اور لغزشوں اور خطاؤں سے توبہ کرتا ہے اور دن کے روزہ اور رات کی نماز میں مشغول رہتا ہے اور اپنی کمائی سے شرع کی حلال چیزوں کو کھاتا ہے پھر وہ ترقی کرتا ہے پس وہ زاہد و پرہیزگار بن جاتا ہے۔ اس کی کمائی اس خیال سے کہ کہیں حرام میں واقع نہ ہو جائے کم ہو جاتی ہے۔ بعدہ وہ ترقی کرتا ہے پس دنیا سے نفرت کرنے والا ہو جاتا ہے۔ بعدہ ترقی کرتا ہے پس زاہد بن جاتا ہے بعدہ ترقی کر کے،

عَايَرًا مُمْتَقِرًا الْقَلْبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ فَيُجَالِسُهُ وَيَحَادِثُهُ يَفْرَعُ
قَلْبَهُ مِنَ الْخَلْقِ يَسْتَغْنِي عَنْهُمْ وَ
يَفْتَقِرُ إِلَيْهِ يُجَالِسُهُ وَيَحَادِثُهُ
أَرْوَاحَ أَنْبِيَائِهِ يَصِيرُ مُسْتَأْنَسًا
بِهِ قَرِيبًا مِنْهُ وَهَذَا بَعْدَكُمْ
وَكُمْ

عارف باللہ ہو جاتا ہے اُس کا قلب اللہ عزوجل کی طرف محتاج
ہو جاتا ہے۔ پس اُس کی حضوری میں بیٹھتا ہے اور اُسی سے
بات چیت کرتا رہتا ہے اُس کا قلب خلق سے خالی ہو جاتا
ہے اور اُن سے مستغنی اور خدا کی طرف محتاج ہوتا ہے۔ وہ
اُس کو انبیاء کرام علیہم السلام کی روحوں کے ساتھ بٹھا دیتا ہے
اور ہم کلام بنا دیتا ہے۔ ریفات الہی سے مانوس اور اُس سے
قرب ہو جاتا ہے اور مرتبہ کئی اور کئی مدت کے بعد نصیب
ہوتا ہے۔

تجھ پر افسوس تو حالتوں کو پہچانتا ہی نہیں ہے پس تو اُن
میں کیوں گفتگو کرتا ہے۔ تو حق عزوجل کو پہچانتا ہی نہیں ہے پس
تو اُس کی طرف دوسروں کو کیسے بلاتا ہے تو تو اس دولت مند
اور اس دیوی بادشاہ کے سوا کسی کو پہچانتا ہی نہیں ہے۔
مزید یہ کہ کوئی رسول ہے اور نہ خدا جو کہ انکو بھیجنے والا ہے
تو پرہیزگاری کے ساتھ نہیں کھاتا ہے تیرا کھانا تو محض حرام
سے ہے۔ دین کے بدلے دنیا کا نا کھانا حرام ہے تو منافق و
دجال ہے اور میں اُن کا دشمن منافقوں کا مٹانے والا اُن کی
عقلوں کو پھاڑ ڈالنے والا میرے کہ ایں اس منافق کے گھر کو
ویران کرتے ہیں اور جن ایمان کے وہ مدعی ہیں اُن کو لے جاتے
ہیں۔ منافق کے ساتھ ہتھیار ہی نہیں جس کے ساتھ وہ مقاتلہ
کرے لڑے اُس کے گھوڑے ہی نہیں ہیں جس پر وہ سوار
ہو اور حملہ کرے۔ اور کروڑوں کھائے مخلوق و خالق اور ظاہر و
باطن اور سبب اور سبب پیدا کرنے والے اور حکم و علم کے
درمیان میں اُنہوں کے نازل ہونے کے وقت ایمان کا اثر
اور ایقان کا عمل اور توحید کی قوت اور اللہ عزوجل پر توکل و بھروسہ
ظاہر ہوا کرتا ہے۔ ایمان ہی دعوائے پرگواہ و دلیل ہے۔

وَيَحْكُ مَا تَعْرِفُ الْآخَوَالَ فَلَمْ
تَتَكَلَّمْ فِيهَا مَا تَعْرِفُ الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ
فَلِمَ تَدْعُو إِلَيْهِ أَنْتَ مَا تَعْرِفُ إِلَّا
هَذَا الْغَنَى هَذَا السُّلْطَانُ مَا لَكَ
رَسُولٌ وَلَا مُرْسِلٌ مَا تَأْكُلُ بِالْوَسْمِ
إِسْمًا بِالْحَرَامِ أَكُلُ الدُّنْيَا بِالْذِّينِ
حَرَامٌ أَنْتَ مُنَافِقٌ دَجَالٌ وَأَنَا
بَغَاضٌ ذَكَائُ الْمُنَافِقِينَ مُحَرِّقٌ
لِعُقُوبِهِمْ مَعَاوِيُ تُخَرِّبُ بَيْتَ هَذَا
الْمُنَافِقِ وَتَذْهَبُ إِيْمَانُهُ الَّذِي
يَتَدَعِيهِ الْمُنَافِقُ مَا مَعَهُ سِلَاحٌ يُقَاتِلُ
بِهِ لَيْسَ لَهُ حِصَانٌ يُرْكَبُ وَيَكْرَهُ عَلَيْهِ
وَيَفْتَرُ بَيْنَ الْخَلْقِ وَالْخَالِقِ بَيْنَ الظَّاهِرِ
وَالْبَاطِنِ بَيْنَ السَّبَبِ وَالْمُسَبَّبِ بَيْنَ الْحَكْمِ
وَالْعِلْمِ عِنْدَ مِجْيِ الْأَوَاكِي تَبْتَلِي أَوَّلَ الْإِيمَانِ
وَعَمَلُ الْإِيْقَانِ وَفَوَاقِ التَّوْحِيدِ وَالْتَّوَكُّلِ وَالْإِثْقَةِ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْإِيْمَانُ هُوَ الْبَيْتَةُ عَلَى الدَّعْوَى

الْمُؤْمِنُونَ يَخَافُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُولُ بِهِمْ وَيَرْجُونَ لَهُ دُونَ غَيْرِهِ
يُتَزَكُّونَ حَوْلَهُمْ بِهِ دُونَ غَيْرِهِ
يَرْجِعُونَ إِلَى بَابِهِ دُونَ بَابِ غَيْرِهِ
وَأَنَا أَرَاهُ كَيْفَ مَا تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ عَزَّ
وَجَلَّ مَنْ عَرَفَ الدُّنْيَا تَرَكَهَا وَمَنْ
عَرَفَ الْآخِرَةَ تَرَكَهَا مَا هِيَ مَخْلُوقَةٌ مُكُونَةٌ
بَعْدَ أَنْ لَمْ تَكُنْ فَتَرَكَهَا وَلَحِقَ بِخَالِقِهَا
فِيَصْغُرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ فِي عَيْنَيْ قَلْبِهِ
وَيَعْظُمُ الْحَقُّ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَيْنَيْ سِرِّهِ
فَيُطْلِبُهُ دُونَ غَيْرِهِ يَصِيرُ الْخَلْقُ
كَالْذُّرِّ بَيْنَ يَدَيْهِ يَرَاهُمْ كَالضَّبَبِ
يَلْعَبُونَ إِذَا الْعَبْدُ بِالْثَّرَابِ يَرَى
الْمُلُوكَ الْمَتَوَلِّينَ مَعْرُودِينَ
الْأَعْيَاءَ مَعْرُودِينَ يَرَى الْمُسْتَغِيثِينَ
بِغَيْرِ رَأْيِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ مَحْجُوبِينَ
إِنِّي أَرَاهُ كَمَا تَلْعَبُونَ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ وَسُتَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَلَامِهِ الصَّالِحِينَ تَلْعَبُونَ بِذَلِكَ
بِجَهْلِكُمْ لَوْ اتَّبَعْتُمُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ لَرَأَيْتُمْ
عَجَبًا مَا زِلْتُمْ أَوْ يَصْبِرُونَ مَعَهُ عَلَى مَا يُرِيدُ
حَتَّى أَعْطَاهُمْ مَا يُرِيدُونَ الْفَقْرُ وَالْ
بَلَاءُ مَعَ عَدَمِ الصَّبْرِ عُقُوبَةٌ وَمَعَ
وُجُودِهِ كَرَامَةٌ يَتَنَعَّمُ الْمُؤْمِنُ فِي

بَلَاءِهِ بِقُرْبِ رَأْيِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ

مسلمان اپنے قلوب سے اللہ عزوجل سے ڈرتے رہتے ہیں
اور اُسی سے امید داری کرتے ہیں نہ کہ اُس کے غیر سے وہ
اپنی حاجتیں اُسی کے روبرو پیش کیا کرتے ہیں نہ کہ اُس کے غیر
کے پاس وہ اُسی کے دروازہ کی طرف لوٹتے ہیں نہ کہ غیر اللہ کے
دروازہ کی طرف میں اُس کو دیکھ رہا ہوں۔ تم اپنے رب عزوجل
کو کیسے نہیں پہچانتے ہو جو دنیا کو پہچان لیتا ہے وہ دنیا کو چھوڑ
دیتا ہے اور آخرت کو پہچان لیتا ہے اُس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ
وہ بھی مخلوق ہے اُس کے بعد کہ وہ نہ مٹتی پیدا ہوئی ہے پس
وہ آخرت کو بھی چھوڑ دیتا ہے اور وہ اُس کے پیدا کرنے
والے سے مل جاتا ہے۔ پس دنیا و آخرت اُس کی قلب کی
آنکھوں میں ذیل ہو جاتی ہے اور حق عزوجل اُس کے باطن
کی آنکھوں میں عظیم ہو جاتا ہے پس وہ اُسی کا طالب بن جاتا ہے
غیر اللہ سے قطع تعلق کر لیتا ہے۔ اُس کے روبرو مخلوق مثل
چوہائیوں کے ہو جاتی ہے وہ اُن کو مثل اُن بچوں کے کھیلتا ہوا
جو کہ مٹی سے کھیل کھیلا کرتے ہیں دیکھتا ہے۔ اُس کو بادشاہ و
والی معزول اور امیر مغرور نظر آتے ہیں جو کہ غیر اللہ میں مشغول
ہوتے ہیں اُن کو وہ محبوب و محروم دیکھتا ہے تحقیق میں تم کو دیکھ
رہا ہوں کہ تم کتاب الہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی سنت اور کلام صالحین کے ساتھ کھیل کرتے رہتے
ہو۔ تمہارا یہ کھیل تمہاری جہالت کی وجہ سے ہے۔ اگر تم
کتاب و سنت کی پیروی کرتے تو البتہ تم عجیب عجیب برکتیں
دیکھتے۔ ادی اللہ ارادہ الہی کے ساتھ یہاں تک کہ وہ اپنے
مقصود پر پہنچ جاتے ہیں صابر بنے رہتے ہیں۔ محتاجی و مصیبت
ممبر نہ ہونے کی صورت میں ایک عذاب ہے اور صبر کی محبت
میں کرامت و بزرگی مسلمان بلاء کی حالت میں قرب الہی اور

مناجات الہی حاصل کرتا رہتا ہے اور وہاں سے ہٹنے کو پسند نہیں کرتا ہے میرے وعظ کا بازار کس قدر کھولنا پڑ گیا ہے کہ نفوس اور خواہشوں پر اس کا سکہ نہیں چلتا ہے نفس اس سے فائدہ نہیں لیتے میں یہ پچھلا زمانہ ہے نفاق کا بازار رائج ہو رہا ہے۔ اور میں اس دین کے قائم کرنے میں کوشش کر رہا ہوں جس پر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم تھے یہ آخر زمانہ ہے دنیا داروں کا معبود دینار و درہم ہے۔ یہ لوگ مثل قوم موسیٰ علیہ السلام کے ہو گئے ہیں جن کے دلوں میں گوسالہ کی محبت گھل لی گئی تھی۔ اس زمانہ کا گوسالہ درہم و دینار ہیں۔

تجھ پر انوس ہے تو کیسے دنیا کے بادشاہ سے مرتبہ اور مال کو چاہتا ہے اور اپنی مشکلوں میں اس پر بھروسہ کرتا ہے حالانکہ عقرب یا تو وہ علیحدہ کر دیا جائے گا یا مر جائے گا اس کا مال اور حکومت اور مرتبہ سب چلا جائے گا اور وہ اسی قبر کی طرف جو کواغیر اور وحشت اور تنہائی اور غم و ہم اور کیڑوں کا گھر ہے منتقل ہو جائے گا اور وہ بادشاہت سے ہلاکت کی طرف منتقل ہو جائے گا ہاں اگر اس کے پاس نیک عمل اور مخلوق کے واسطے نیک نیتی ہوگی پس اللہ عزوجل اس کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا اور اس کے حساب میں آسانی کر دے گا۔ تو اس پر جو کہ معزول ہو جائے گا یا مر جائے گا۔ بھروسہ نہ کر پس تیری امید ٹوٹے میں پڑے گی اور تیری مدد منقطع ہو جائے گی۔ مومن کی ہمت زمین اور دنیا اور آخرت اور اہل آخرت سب سے اٹھی ہوئی ہے اس نے معلوم کر لیا ہے کہ رب عزوجل مالی ہمتوں کو محبوب رکھتا ہے پس اس کی ہمت مالی ہو گئی ہے یہاں تک کہ وہ خدا کی طرف پہنچ گئی اور اس کے روبرو سجدہ کرتے ہوئی گر پڑی پس اس کو سجدہ سے سر اٹھانے کا حکم نہ لایا یہاں تک کہ اللہ نے اس کے قلب و سر کو

وَمُنَاجَاتِهِ لَهُ وَلَا يَحِبُّ الْبَرَّاحَ مِنْ مَكَانِهِ
مَا أَكْسَدَ سُوقَ كَلَامِي لِأَنَّهُ لَا يَنْفِقُ عَلَى النَّفْسِ
وَالْأَهْوَى هَذَا أَخْبَرُ الزَّمَانَ قَدْ قَامَ سُوقُ
الْبِنَاقِ وَأَنَا مُجْتَهِدٌ فِي إِفْنَاءِ مَةِ الدِّينِ الَّذِي
كَانَ عَلَيْهِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الصَّبَابَةُ وَالشَّاعُونَ لَهُ هَذَا أَخْبَرُ الزَّمَانَ قَدْ
صَادَ مَعْبُودُهُمُ الَّذِينَ رَوُ الدِّرْهُمْ قَدْ صَادُوا
كَفَرُوا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشْرَبُوا فِي قُلُوبِهِمْ
الْعَجَلُ عَجَلُ هَذَا الزَّمَانِ الَّذِينَ يَدَارُ الدِّرْهُمْ
وَيَحَلُّ كَيْفَ تَطْلُبُ الْجَاةُ وَالْمَالُ
مِنَ الْمَلِكِ وَتَعْتَمِدُ عَلَيْهِ فِي مُهْمَاتِكَ
وَهُوَ عَنَقَرٌ رِيبٌ إِمَّا مَعْرُوفٌ أَوْ مَبِيتٌ
يَدُ هَبْ مَالَهُ وَمُدْكُهُ وَجَاهُهُ وَيَنْقُلُ
إِلَى قَبْرِهِ الَّذِي هُوَ بِبَيْتِ الظُّلْمَةِ وَ
الْوَحْشَةِ وَالْوَحْدَةِ وَالنِّمَّةِ وَالْهَمْدِ وَالذُّودِ
وَيَنْقُلُ مِنْ مَلِكٍ إِلَى هَلِكٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ
عَمَلٌ صَالِحٌ وَنِيَّةٌ صَالِحَةٌ لِيُغْنِيَهُ فَيَتَغَدَّدَهُ
اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ وَيُخَفِّفُ حِسَابَهُ لَا تَشْكُلْ عَلَى مَنْ
يَعِزُّ أَوْ يَمُوتُ فَيَتَخَيَّبُ رِجَاؤُكَ وَيَبْقِطُ مَدْرُكُ
الْمُؤْمِنِ ارْتَفَعَتْ هَيْئَتُهُ عَنِ الْأَرْضِ وَعَنِ
الدُّنْيَا وَأَبْنَاهَا وَعَنِ الْآخِرَةِ وَأَبْنَاهَا عَلِمَ أَنَّ
رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَحِبُّ الْعَالِينَ مِنَ الْهَمِّ
فَعَلَا هَمَّتُهُ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ وَخَرَّتْ
بَيْنَ يَدَيْهِ سَاجِدَةً فَلَمْ يَذَنْ لَهَا بِالرُّوْفِ
مِنَ الشُّجُودِ حَتَّى اسْتَدَّ عَلَى الْقَلْبِ وَالسِّرِّ

وَأَعْطَاهُمَا الذِّيَابَةَ وَالرِّيَاسَةَ وَالْإِمَارَةَ
وَالْتَمَكْنَ فِي الْخَلْقِ كَعَاشٍ فِي الدُّنْيَا
رَبُّيْسًا وَفِي الْآخِرَةِ رَبُّيْسًا فِي الدُّنْيَا مَدِكًا
وَفِي الْآخِرَةِ مَدِكًا -

يَا قَوْمِ اشْكُرُوا رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ
عَلَى نِعَمِهِ وَلَا تَصْنِفُوهَا إِلَى غَيْرِهِ أَمَا
سَمِعْتُمْ لَهُ يَقُولُ وَمَا يَكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ
اللَّهِ فَتَنُوشُ عَلَى الْفُقَرَاءِ مَا عَظِمُوهُمْ وَلَجَنَهُد
أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيْكَ حِيلُهُ مُنَافِقِ مُتَنَبِّسِ
كَذَّابٍ يَتَفَاقَرُ وَهُوَ عَنِّي بِزِجْرِ الْفُقَرَاءِ
يَخْلَوَاتِهِ وَبَنَائِكِيهِ وَدُلِّهِ إِذَا طَلَبَ مِنْكَ
وَاحِدٌ مِّنْ هَذَا الْجَنَسِ فَتَوَقَّفْ سَاعَةً
وَأَسْتَفْتِ قَلْبَكَ فَلَعَلَّهُ غَيِيٌّ وَهُوَ يَتَفَاقَرُ
أَنْظُرْ مَاذَا يَعْطُرُكَ إِسْتَفْتِ نَفْسَكَ وَإِنْ
أَفْتَاكَ الْمَفْتُونُ الْمُؤْمِنُ يَعْرِفُ الْخَلْقَ
لَهُ فِيهِمْ عَلَامَاتٌ قَلْبُهُ حَسَّاسٌ يَنْظُرُ
بُيُوتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي أَسْكَنَهُ
فِي قَلْبِهِ .

وَيُحَكِّمُكَ أَنتَ كَسَلَانُ فَلَا جَرَمَ لَأَتَّعِيَنَّ يَدَكَ
شَيْءًا حَيْرَانُكَ وَإِخْوَانُكَ وَأَقَارِبُكَ قَدْ سَأَلُوا
وَقَسَّسُوا وَحَقَّقُوا أَفَوْقُوا فِي الْكُنُوزِ رُبَّمَا الدَّرْهَمُ
عَشْرُونَ عَشْرُونَ وَرَجَعُوا عَنَّا نِيَّيْنِ وَأَنتَ
قَاعِدُ مَكَانِكَ عَنقَرِيْبٍ يَدُ هَبْ هَذَا
الْقَدْرُ الْيَسِيرُ الَّذِي بِيَدِكَ وَتَطْلُبُ

بلایا اور اُن دونوں کو نیابت اور ریاست و امارت اور مخلوق میں
قدرت عطا فرمادی پس وہ دنیا میں بھی رئیس بن کر رہا اور آخرت
میں بھی رئیس ہو گا دنیا میں بھی بادشاہ ہے اور آخرت میں بھی بادشاہ
بنے گا۔

اے قوم تم اپنے رب عزوجل کا اُس کی نعمتوں پر شکر کرو اور تم اُن کو غیر اللہ کی طرف نسبت نہ کرو کیا تم نے اُس کا ارشاد نہیں سنا اور جو کچھ نعمت تمہارے پاس ہے پس وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے فقیروں کو تلاش کر پس تو اُن کو اُس میں سے کچھ دے۔ اور تو اس بات کی کوشش کر کہ تیرے اوپر کسی منافق ہمارے جھوٹے کاجو کہ غنی ہو کہ فقیر بنا پھرتا ہے اور اپنی مخلوقوں اور روئیاں صورت بنانے اور خاکساری ظاہر کرنے سے فقیروں میں گھسار رہتا ہے داؤ نہ چلے جب کوئی اس مجلس میں سے تجھ سے سوال کرے پس تو تھوڑی دیر تو توقف کر اور اپنے قلب سے فتوے چا دیں شاید کہ یہ رسائل غنی ہو کہ فقیر بننا، جو جو کچھ تیرے دل میں خطرہ گورے اُس پر توجہ کر تو اپنے نفس سے فتوے لیا کر اگرچہ مفتی تھے فتوے دے دیں مسلمان اپنی بصیرت قلبی سے مخلوق کو پہچانتا ہے اُس کے نزدیک کچھ علامتیں ہوتی ہیں اُس کا قلب حساس ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کے اس نور سے جو کہ اُس کے قلب میں سکون پذیر ہو گیا ہے۔ دیکھا کرتا ہے۔ تجھ پر انوس تو کس قدر ہے پس ضرور تیرے ہاتھ کچھ نلکے گا تیرے پڑوسی اور بھائی بند اور قرابت داروں نے سفر کیا۔ اور جستجو کی اور کھود کھا دکی پس خزانے حاصل کیے ایک ایک درہم کا نفع دس دس اور بیس بیس پایا اور وہ قائم و سالم واپس لوٹے اور تو اپنی جگہ ہی پر بیٹھا ہوا ہے۔ عنقریب یہ تھوڑی سی پونجی بو تیرے ہاتھ میں ہے چلی جائے گی۔ اور اس کے بعد تو دوسرے

ادیوں سے سوال کرتا پھرے گا۔

تجربہ پر افسوس ہے کیا کر رہا ہے تو اللہ عزوجل کے راستہ میں مجاہدہ و ریاضت کو اور تو تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ نہ جا کیا تو نے ارشاد الہی نہیں سنا کہ اُس نے فرمایا ہے اور وہ لوگ جو ہمارے راستہ میں مجاہدہ کیا کرتے ہیں البتہ ہم اُن کو اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں جلدی کرتیرے سوا اور لوگ آگئے اور تو اپنے کام کو پورا کر چکا ہر چیز اللہ کے ہاتھ میں ہے پس تو کسی چیز کو غیر اللہ سے طلب نہ کر کیا تم نے یہ ارشاد الہی نہیں سنا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے غنائم ہمارے پاس نہ ہوں لیکن ہم ہر چیز کو معلوم اندازہ کے ساتھ اُتار کرتے ہیں۔ اس آیت کے بعد کوئی کلام ہی باقی نہ رہا۔

اسے دنیا کے طالب اور اسے ویرانہ وینار کے خواہشمند یہ دونوں خدا کے قبضہ میں ہیں پس تو اُن کو مخلوق سے طلب نہ کر اور اُن کے ساتھ ان کی طلب میں زبانی شرک نہ کر اور نہ اسباب پر بھروسہ رکھ۔

اسے اللہ مخلوق کے پیدا کرنے والے اور اسے سبب اسباب تو ہم کو اپنی مخلوق اور سببوں کے ساتھ شرک کی قید سے رہائی عطا فرما اور ہم کو دنیا و آخرت میں نوریال دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچائیں۔

اسے اللہ کے بند و ماتم حکمت کے گھر میں ہو واسطہ کی تملک واسطے ضرورت ہے تم اپنے معبود سے ایسا طیب تلاش کرو جو کہ تمہارے قلوب کے مرضوں کا علاج کرے۔ تم ایسا دوا دینے والا طلب کرو جو تمہیں دوا سے ایسا رہنما ڈھونڈو جو تمہاری رہنمائی کرے اور وہ تمہارے ہاتھ پکڑ لے۔ تم خدا تعالیٰ کے قریب اور ادب آموز بندوں اور اُس کے قریب کے دربانوں اور اُس

بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ النَّاسِ .

وَيُحَكِّجُ جَاهِدُ فِي طَرِيقِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَتَكَلَّمْ عَلَى قَدْرِهِ أَمَا سَمِعْتَهُ كَيْفَ قَالَ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا أَسْرِعُوا وَقَدْ جَاءَ غَيْرُكَ وَتَمَّ شُغْلُكَ كُلُّ شَيْءٍ بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَطْلُبْ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِهِ أَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خِزْيَانَتُهُ وَمَا نُنْزِلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ مَا بَقِيَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ كَلَامٌ .

يَا طَالِبِ الدُّنْيَا وَيَا طَالِبِ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ هُمَا بِيَدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَطْلُبُهُمَا مِنَ الْخَلْقِ وَلَا تَطْلُبُهُمَا بَيْنَ شُرَكَائِهِمْ وَاعْتَمَادِكَ عَلَى الْأَسْبَابِ .

اللَّهُمَّ يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَيَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ خَدِّصْنَا مِنْ قَيْدِ الشِّرْكِ لِيُخْلِقَكَ وَأَسْبَابَكَ وَاتَّقِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

يَا عِبَادَ اللَّهِ أَنْتُمْ فِي دَارِ الْحِكْمَةِ لَا بُدَّ مِنَ الْوَاسِطَةِ أَطْبِقُوا مِنْ مَّعْبُودِكُمْ طَبِيبًا يَطِبُّ أَمْرَاضَ قُلُوبِكُمْ مَدَّ أَوْ يَأْخُذُ أَوْ يَكْمُرُ دَلِيلًا يَدُلُّكُمْ وَيَأْخُذُ بِأَيْدِيكُمْ تَقَرُّ بَوَالِي مَقَرِّ بَيْتِهِ وَمَوْدِ بَيْتِهِ وَحُجَّابِ قُرْبِهِ وَ

اُس کے دروازہ کے نگہبانوں سے نزدیکی کرو تم تو اپنے نفسوں کی خدمت اور اپنی خواہشوں اور طبیعتوں کی پیروی میں راضی ہو گئے ہو اور میں تمہارے اخلاق کو سنوارنا اور دین اسلام میں تمہیں دلیر بنانا چاہتا ہوں۔ تم ان لوگوں کا قول جو کہ اپنے نفسوں پر خوش ہوتے ہیں تمہیں خوش کرتے ہیں اور بادشاہوں کے روبرو ذلیل ہوتے ہیں اور ان کے سامنے مثل حیوٹوں کے بن جاتے ہیں ان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے اور اگر یہ کرتے بھی ہیں تو نفاق و تکلف سے نہ سنا کرو۔ اللہ تعالیٰ زمین کو ایسے لوگوں اور ہر منافق سے پاک کر دے یا ان پر توبہ ڈال دے اور ان کو اپنے دروازہ کی طرف ہدایت دے آمین۔ مجھے حیرت آتی ہے جب کسی کو سنتا ہوں کہ وہ اللہ اللہ کہتا ہے اور اس کی نظر غیر اللہ پر جاتی ہے۔

اے ذکر کرنے والے تو اللہ کا ذکر یہ جانتے ہوئے کہ کہ تو اس کے روبرو ہے تو محض زباں سے قلب کو غیر اللہ کی طرف متوجہ کر کے ذکر الہی نہ کیا کہ میرے نزدیک میرے دوست و دشمن دونوں برابر ہیں روئے زمین پر نہ میل کوئی دوست باقی رہا اور نہ دشمن یہ میرا قول صحت توحید اور مخلوق کو عاجزی کی آنکھ سے دیکھنے کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ ہر وہ شخص جو کہ اللہ عزوجل سے ڈرے پس وہ میرا دوست ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے پس وہ میرا دشمن ہے۔ وہ میرے ایمان کا دوست ہے اور یہ اُس کا دشمن۔

اے اللہ تو اس امر کو میرے لیے متحقق و ثابت کر دے اور مجھ کو اس پر ثابت رکھ تو اس کو دائمی عطیہ بنا دے نہ کہ بطور عارضیت۔ یہ ایسی چیز ہے جو کہ محض دعوے اور بناوٹ اور آرزو اور ناموں اور لقبوں اور زباں زداری سے حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔

كَوْنِي بَابَهُ قَدْ رَضِيتُمْ بِخِدْمَةِ نَفْسِكُمْ وَمُتَابَعَةِ أَهْوَائِكُمْ وَطِبَائِكُمْ وَأَنَا أَحْسَنُ أَخْلَاقِكُمْ وَأَوْقَحِكُمْ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَسْمَعُوا مَنْ هُوَ لَا إِيَّائِي الْكَافِرِينَ يَفْرَحُونَ نَفْسَكُمْ يَذْنُونَ لِلْمُلُوكِ وَيَصِيدُونَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ كَالذَّرِّ لَا يَأْمُرُوهُمْ بِأَمْرِ وَلَا يَنْهَوْنَهُمْ عَنْ نَهْيِهِ وَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَعَلُوهُ نِفَاقًا تَكَلَّفًا طَهَّرَ اللَّهُ الْأَرْضَ مِنْهُمْ وَمِنْ كُلِّ مُتَافِقٍ أَوْ يَتَوَبَّ عَلَيْهِمْ وَيَهْدِيَهُمْ إِلَى بَابِهِ إِنِّي أَعْلَمُ إِذَا سَمِعْتُ وَاحِدًا يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ وَهُوَ يَزِي غَيْرَهُ۔

يَا ذَا كِرًا أَذْكَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ عِنْدَكَ وَلَا تَذْكُرَكَ يَلِسَانِكَ وَقَلْبِكَ عِنْدَ غَيْرِهِ الْمُعَادِي لِي وَالْمُحِبِّ لِي عِنْدِي سَوَاءٌ مَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ لِي صَدِيقٌ وَلَا عَدُوٌّ هَذَا فِيمَا لِي صَحَّةُ الشَّجِيذِ وَمُرُوءَةُ الْخَلْقِ بَعَيْنُ الْعَجْزِ وَأَمَّا مِنَ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ صَدِيقِي وَمَنْ عَصَاهُ فَهُوَ عَدُوِّي ذَاكَ صَدِيقِي أَيْمَانِي وَهَذَا عَدُوِّي لَهُ۔

اللَّهُمَّ حَقِّقْ لِي هَذَا وَثَبِّتْهُ وَتَبَيَّنْ لِي عَلَيْهِ لِجَعَلَهُ مَوْهَبَةً لَا عَارِيَةً هَذَا أَنِّي لَا يَجِيءُ بِاللَّعْوَى وَالتَّحْلِي وَالتَّصْنِي وَالدَّسَامِي وَالْأَلْقَابِ وَلَقَلَّعَةِ اللِّسَانِ۔

إِنَّمَا يَجِيءُ بِالْبَصْدِ وَالْإِخْلَاصِ وَكَذَلِكَ
الْثَنَاءُ وَمَعَادَاتِ النَّفْسِ وَالْهَوَىٰ وَ
الشَّيْطَانِ كُونُوا عَقْدَاءَ مَا أَرَىٰ لَكُمْ
قُلُوبًا وَلَا مَعْرِفَةً بِالْقَلْبِ غَيْرَ مَرُوضَةٍ
غَيْرَ مَعْلَمَةٍ هِيَ مَلَأَتْ مِنَ الْكِبَرِ وَالْعُظَمَةِ
طَرِيقُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ فِيهَا آثَارُ
وَمَعِيَ كُلُّ هَذِهِ الطَّرِيقِ مَحْوٌ وَفَنَاءٌ فِي
الْبَدَايَةِ عِنْدَ ضَعْفِ الْإِيمَانِ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَفِي النَّهَايَةِ عِنْدَ قُوَّةِ الْإِيمَانِ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا تَهْ مُخَاطَبٌ حَاضِرٌ
مُشَاهِدٌ كُلُّ مَنْ طَلَبَ مِنَ الْخَلْقِ
فَقَدْ عَمِيَ عَنِ بَابِ الْخَالِقِ مَا خَدَمَهُ
وَلَا صَحَبَهُ لَوْ خَدَمَهُ فِي حَالِ تَعَبٍ بِهِ
لَا عُنَاةٌ فِي كِبَرِهِ هُوَ يُعْطِي مَنْ يَشَاءُ
يَخْدُمُهُ تَكَيْفَ لَا يُعْطَىٰ مَنْ يَخْدُمُهُ
الْمُؤْمِنُ كُلَّمَا شَاقَّ قُوَىٰ إِيْمَانُهُ
وَاسْتَغْنَىٰ عَنِ الْخَلْقِ لِقُرْبِهِ مِنَ
الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَغْنَىٰ عَنْهُمْ
وَلَوْ كَانَ لَا يَمْلِكُ ذَرَّةً وَ لَا
لُفْفَةً وَلَا خَرْقَةً تَنْبَهُوا لِمَا أَقُولُ
وَلَا تَرْفُضُوهُ وَرَأَوْا ظُهُورَكُمْ رَافِيًا
أَحَقُّ حَقًّا فِي حَقِّ أَقُولُ عَنْ تَجَرُّبَةٍ
رَافِيًا أَرَىٰ أَلَّا كَثُرَ مِنْكُمْ
مُتَجَوِّبِينَ يَدْعُونَ الْإِسْلَامَ وَمَا عِنْدَهُمْ
مِنْ حَقِيقَةٍ شَوْءٍ

بلکہ سچائی اور اخلاص اور دنیا کے چھوڑ دینے اور نفس و خواہش اور
شیطان کی دشمنی سے حاصل ہو کر قی ہے۔ تم عقلمند بنو۔ میں تم
کو دیکھتا ہوں کہ تمہارے واسطے دل ہیں اور نہ معرفت قلبی۔
تمہارے دل غیر منراض ہیں اور غیر تعلیم یافتہ وہ محض غرور و عظمت
سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اللہ کے راستے میں آنا ہیں
اور لی (میرے واسطے) اور مکتبی (میرے سامنے) نہیں ہے۔ یہ
راستہ تو تمام تر محمود فنا ہی ہے جہاں آداب و انتہائیں ابتداء میں
ضعف ایمان کے وقت لا الہ الا اللہ کوئی معبود تیرے سوا نہیں
ہے اور انتہاء میں قوت ایمان کے وقت لا الہ الا انت
(تیرے سوا کوئی نہیں ہے) کیوں کہ وہ حالت انتہائی میں،
مخاطب حاضر و شاہد ہو جاتا ہے جس نے مخلوق سے طلب گاری
کی پس وہ اللہ کے دروازہ سے اندھا ہو گیا نہ اس نے خدا کی
خدمت کی اور نہ اس کی صحبت میں رہا۔ اگر وہ حالت جوانی میں
اُس کی خدمت کرتا تو وہ البتہ اُس کو بڑھاپے کی حالت میں غنی
کر دیتا۔ وہ تو اپنے اُن بندوں کو بھی دیتا ہے۔ جو کہ اُس کی خدمت
نہیں کرتے پس جو کہ اُس کی خدمت کریں گے۔ وہ اُن کو کیسے نہ
دے گا ایمان دار جب بڑھا ہو جاتا ہے اُس کا ایمان قوی
ہو جاتا ہے اور وہ قرب الہی کے سبب سے مخلوق سے
مستغنی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ ایک ذرہ اور ایک لقمہ اور ایک
گڈڑی کا بھی مالک نہ ہو وہ خلق سے استغنا کرتا ہے۔ تم میرے
قول کو غور سے سنو اور اُس کو پیٹھ پیچھے نہ چھوڑو۔ تحقیقی میں سچ
سچ کہتا ہوں جو حقی در حقی ہے میں اپنے تجربہ سے بیان کرتا ہوں
میں تم میں سے اکثر لوگوں کو مجرب دیکھتا ہوں کہ وہ اسلام
کا دعویٰ کرتے ہیں اور اُن کے پاس حقیقت سے کچھ
بھی نہیں ہے۔

وَبِحَكْمِ اسْمِ الْإِسْلَامِ عَلَيْكُمْ
فَحَسْبُ لَا يَنْفَعُكُمْ تَعْمَلُونَ بِشِرَاطِهِ
ظَاهِرًا لَا بَاطِنًا لَا يُسَوِّىْ عَمَلَكُمْ شَيْئًا
لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَهَا عِلَاقَةٌ عِنْدَ
الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
مَنْ يُكْشَفُ أَبْصَارَهُمْ فَتَرَوْنَ نُورَ
الْأَلْوِيَةِ اللَّيْلِ بِأَيْدِي الْمَلَائِكَةِ
وَنُورَ وَجُوهِهِمْ وَنُورَ أَبْوَابِ
السَّمَوَاتِ وَنُورَ وَجْهِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ لَا تَبَّةَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ تَتَجَلَّى
لِأَهْلِ الْأَرْضِ الْعَبْدُ إِذَا عَرَفَ الْحَقَّ
عَزَّ وَجَلَّ قَرُبَ قَلْبُهُ كُلَّ الْقُرْبِ
وَأَعْطَاهُ كُلَّ الْعَطَاءِ وَأَنْتَسَهُ كُلَّ
الْأَنْسِ وَأَعَزَّاهُ كُلَّ الْعِزِّ فَإِذَا سَكَنَ
إِلَى ذَلِكَ أَزَالَهُ عَنْهُ يُفْقِرُ يَدًا وَ
يُرَدُّ إِلَى نَفْسِهِ وَيَجْعَلُ بَيْتَهُ وَ
بَيْتَهُ حِجَابًا يَخْشِيهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ
يَعْمَلُ يَهْرُبُ أَوْ يَثْبُتُ فَإِذَا ثَبَتَ رَفَعَ
الْحِجَابَ عَنْهُ وَرَدَّاهُ إِلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ
كَانَ الْجَنِّيدُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ فِي
مَعْظَمِ أَوْقَاتِهِ أَتَى شَيْءٌ عَلَى مِثْلِ الْعَبْدِ
وَمَا يَبْدُكُهُ لِمَوْلَاهُ كَانَ قَدْ أَسْلَمَ نَفْسَهُ
إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَالَ إِحْتِيَارَهُ وَ
مُزَاحَمَتَهُ وَرَضِيَ أَنْ يَتَوَلَّى قَدْرَهُ لَهُ
صَلَّمَ قَلْبُهُ وَأَطْمَأْنَنَتْ نَفْسُهُ فَعَمِلَ يَقُولُهُ

تم پراسوس ہے محض اسلام کا نام تم کو کچھ نفع دے گا تم
باطن کو چھوڑ کر اسلام کی ظاہر شرطوں پر عمل کرتے ہو۔ تمہارا عمل
ادنے چیز کی برابر بھی نہیں ہے۔ لیلۃ القدر کی اللہ عزوجل کے
نیک بندوں کے پاس علامتیں ہیں۔ جن کی انھوں سے پر وہ
اٹھا دیئے جاتے ہیں پس وہ ان جھنڈوں کی روشنی جو کفر و شرک
کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور ملائکہ کے چہروں کا نور اور آسمان
کے دروازوں کی روشنی اور حق عزوجل کے ذات کریمہ کا نور ملاحظہ
کرتے ہیں کیوں کہ اللہ عزوجل کی اس رات میں زمین والوں کے
لیئے خالص تجلی ہوتی ہے۔ بندہ جب حق عزوجل کو پہچان لیتا ہے
تو اس کا قلب پوری طور سے رب تعالیٰ سے نزدیک ہو جاتا ہے
اور رب تعالیٰ اسے کامل عطیہ عطا فرماتا ہے اور پورے طور سے
اُس سے اُس فرماتا ہے اور وہ اُسے کامل عزت دے دیتا ہے
پس جب وہ بندہ اس کی طرف قرار پاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس
کو خود ہی سے نازل کر دیتا ہے اُس کے ہاتھ کو غالی کر دیتا ہے
اور اس کو اپنی ذات کی طرف لوٹا لیتا ہے اور اپنے درمیان
میں حجاب کر لیتا ہے اُس کو اُڑاتا ہے تاکہ اُس کے عمل کو دیکھے
۔ کہ آیا بھاگتا ہے یا ثابت قدم رہتا ہے۔ پس جب اُس کی
ثابت قدمی ظاہر ہو جاتی ہے اُس سے حجاب ہٹا لیتا ہے اور
اُس کو اُس کی پہلی حالت کی طرف لوٹا دیتا ہے حضرت جنید
بغدادی رضی اللہ عنہ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے مجھ پر مجھ
سے ہے ہی کیا بندہ اور اُس کی تمام ملکیت اُس کے آقا کی ہوتی
ہے آپ نے اپنے نفس کو اللہ عزوجل کی طرف سوپ دیا تھا
اور اپنے اختیار و مزاحمت کو نازل کر دیا تھا اور آپ اس بات
پر رضامند تھے کہ تقدیر الہی اُن کی کار سازی کرے۔ آپ کا
قلب صالح اور نفس مطمئن ہو گیا تھا پس آپ ارشاد الہی پر عامل

تھے تحقیق میرا ولی و حاکم وہی اللہ ہے جس نے قرآن کو اتارا اور وہی نیک بندوں کی کار سازی کیا کرتا ہے۔ فضیل ابن عیاض، رحمۃ اللہ علیہ جب کرسنیاں ٹوری علیہ الرحمہ سے ملا کرتے تھے تو ان سے فرماتے تھے اؤ تاکہ جو علم الہی ہمارے بارے میں ہے ہم تم اس پر مکر روئیں۔ کیا ہی اچھا یہ کلام تھا یہ کلام اس شخص کا ہے جو کہ اللہ عزوجل کو جاننے والا اور پہچاننے والا اور اس کے تصرفات پر خبردار تھا۔ وہ اللہ کا کون سا علم ہے جس کی طرف فضیل ابن عیاض علیہ الرحمہ نے اشارہ کیا وہ ارشاد الہی ہے یہ جماعت بنتی ہے اور میں بے پروا ہوں کچھ پروا نہیں کرتا اور یہ جماعت دوزخی ہے اور میں بے پروا ہوں کل کو اللہ نے ایک ہی موضع پر مخلوط کر دیا لہذا پتہ نہیں ہم دونوں جماعتوں میں سے میں یا اللہ او یا اللہ اپنے اعمال ظاہری پر غور نہیں فرماتے ہیں کیوں کہ عملوں کا اعتبار خاتم ہے بہت سی مخلوق کے معبود بادشاہ بنے ہوئے ہیں بہت سوں کی دنیا اور امارت اور عافیت اور طاقت و قوتیں معبود بنی ہوئی ہیں۔

تجھ پر انسوس ہے کہ تم نے فرع کو اصل اور مرزوق کو رازق اور مملوک کو مالک اور فقیر کو غنی عاجز کو قوی زندہ کو مردہ کو زندہ سمجھ رکھا ہے۔ تمہیں کچھ بزرگی نہیں نہ ہم تمہاری پیروی کریں گے اور نہ تمہارے مذہب کو لیں گے بلکہ ہم تم سے ایک گوشہ پر علیحدہ ہو کر سلامتی اور سنت اور ترک بدعت اور توحید و اخلاص اور ترک ریاء و نفاق کے طیلہ پر جا بیٹھیں گے اور مخلوق کو ہم عاجزی اور فقر اور ضعف و فقر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ جب تو دنیا کے جباروں اور فرعونوں اور بادشاہوں اور امیروں کی تعظیم کرے گا۔ اور اللہ عزوجل کو بھلا دے گا۔

إِنَّ وَلِيَیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَلَ الْكِتَابَ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصَّالِحِیْنَ ؕ كَانَ الْفَضِیْلُ بْنُ عِیَاضٍ رَحْمَةً اللّٰهُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ یَقُولُ لَهُ تَعَالٰ حَتّٰی نَبْکِیْ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْنَا مَا اَحْسَنَ هَذَا الْكَلَامَ هَذَا كَلَامٌ عَامِرٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَالِمٌ بِهِ وَیَنْصَارِیْفُهُ مَا عِلْمُ اللّٰهِ الَّذِیْ اَشَارَ اِلَیْهِ هُوَ قَوْلُهُ هُوَ لَا اِیَّ اِلٰی الْجَنَّةِ وَلَا اُبَیَّیْ وَهُوَ لَا اِیَّ اِلٰی النَّارِ وَلَا اُبَیَّیْ وَ خَلَطَ الْكُلَّ مَوْضِعًا وَ اِحْدًا اَفْلَکَیْدُهُ مِنْ اَبِّی الْقَبِیْدَکَتِیْنِ هُوَ لَمْ یَغْتَرَوْا بِمَا ظَهَرَ مِنْ اَعْمَالِهِمْ لِاَنَّ الرَّعْمَالَ یَخْوُ اِتِّیْهَا قَدْ صَامَتْ اُنْمُولُ لِكِثْرِیْرِ مِنَ الْخُلُقِ اِلَهَةٍ قَدْ صَامَتْ الدُّنْیَا وَالْغِنَا وَالْعَافِیَةِ وَالْحَوْلُ وَالْقُلُوْی اِلَهَةٍ

وَبِحَكْمٍ جَعَلَكُمْ الْفَرَعُ اصْلًا الْمَرْزُوقُ رَازِقًا الْمَمْلُوكُ مَالِكًا الْفَقِيرُ غَنِیًّا الْعَاجِزُ قَوِیًّا الْحَیُّ مَیِّتًا الْمَیِّتُ حَیًّا لَا كِرَامَةَ لَكُمْ لَا تَتَّبِعْكُمُ وَلَا تَتَّخِذُوا مَذَہْبَكُمْ بَلْ تَكُوْنُ بِنَاحِیَةِ مِنْكُمْ عَلٰی تِلَّ السَّلَامَةِ عَلٰی تِلَّ السُّنَّةِ وَتَرْكُ الْبِدْعَةِ عَلٰی تِلَّ التَّوْحِیْدِ وَالْاِخْلَاصِ وَتَرْكُ الرِّیَآءِ وَالنِّفَاقِ وَتَوْصِیَةِ الْخُلُقِ بَعِیْنِ الْعُجْزِ وَالْفَقْرِ وَالضَّعْفِ وَالْفَقْرِ اِذَا عَظُمَتْ جَبَارَتُ الدُّنْیَا وَهَرَّاعْتَنَّتْهَا وَمُلُوكُهَا وَاعْنِیَآهَا وَنَسِیْتَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

وَلَمْ تُعْظِمُهُ فَحُكْمُكَ حُكْمُ مَنْ عَبْدُ الْأَصْنَامِ
يَصِيرُ مِنْ عَظَمَتِهِ صَنَمُكَ .

وَبَيْتِكَ أَعْبُدُ خَالِقَ الْأَصْنَامِ تَقَرَّبُ إِلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ عَلَى قَدْرِ
تَعْظِيمِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَعْظِمُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ
حُبِّكَ لَهُ يُحِبُّكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ مَخَافِكَ مِنْهُ
يَخَافُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ إِحْتِرَامِكَ لِأَوَامِرِهِ
وَنَوَاهِيهِ يَحْتَرِمُكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ تَقَرُّبِكَ مِنْهُ
يَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ خَلْقُهُ عَلَى قَدْرِ مَخَافَتِكَ لَهُ يَخْذِلُكَ
خَلْقُهُ ذِكْرُ الْمَوْتِ دَوَاءٌ لِلْمَرَضِ النَّفْسِ
وَمَقْمَعَةٌ عَلَى رَأْسِهَا بَقِيَّةُ سَبْعِينَ
أَلْفَ مِثْقَالٍ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ كَيْلٌ وَنَهَادٌ
وَأَفْلَحَتْ بِذِكْرِي لَهُ وَفَهَرْتُ لِنَفْسِي
بِذِكْرِي لَهُ فَفَقِرْتُ بَعْضُ تِلْكَ إِلِيَّ
ذِكْرُكَ الْمَوْتِ وَبِكَيْتُ مِنْ أَوَّلِ
اللَّيْلِ إِلَى سَحَرٍ فَكُنْتُ فِي تِلْكَ
اللَّيْلَةِ أَبْكِي وَأَقُولُ .

إِلَهِهِ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَإِنْ لَا
يَقْبِضُ مَلَكَ الْمَوْتِ مَوْجِي وَتَتَوَلَّى
قَبْضَهَا أَنْتَ فَغَمَضْتُ عَيْنِي فَرَأَيْتُ
رَجُلًا شَيْخًا بَهِيمًا لَهُ سَمْتٌ حَسَنٌ
فَدَخَلَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَهُ مَنْ تَكُونُ
فَقَالَ أَنَا مَلَكَ الْمَوْتِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي
قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْتَ يَتَوَلَّى

اور اس کی عظمت نہ کرے گا پس تیرا حکم بت پرستوں کا سا ہو جائے
گا جس کی تعظیم کرے گا وہ تیرا بت قرار پائے گا۔
تجھ پر انوس ہے تو بتوں کے پیدا کرنے والے کی
عبادت کرتا تو اللہ عزوجل کی طرف نزدیک ہو مخلوق الہی تیری
طرف نزدیک ہو جائے گی۔ جس قدر تو اللہ عزوجل کی تعظیم
کیا کرے گا اسی قدر اس کی مخلوق تیری تعظیم کرے گی حتیٰ کہ
تجھے خدا کی محبت زیادہ ہوگی اسی قدر اس کی مخلوق تیری محبت
کرے گی۔ جتنا تجھے خدا کا خوف ہوگا اسی قدر مخلوق تجھ سے
ڈرے گی جتنا تو خدا کے ادا و نہی کا احترام کرے گا اسی قدر
مخلوق تیرا احترام کرے گی۔ جس قدر تو خدا سے نزدیکی کرے
گا اسی قدر مخلوق تیری طرف نزدیک ہوگی۔ جتنی تو خدا کی خدمت
کرے گا اسی قدر اس کی مخلوق تیری خدمت کرے گی۔
موت کا یاد کرنا نفس کی بیماریوں کو دوا ہے۔ اور بیماریوں
کے سروں پر ٹھوڑا ہے۔ میں برسوں رات دن موت کی یاد
کثرت سے کرتا رہا میں نے اس کے ذکر سے فلاح پائی اور
اُس کی یاد سے میں اپنے نفس پر غالب ہو گیا اُن بعض راتوں
میں میں نے موت کو یاد کیا اور شروع رات سے سحر تک
روتا رہا۔ پس میں اُس رات میں روتا تھا اور کرتا تھا۔

اے خدا میں تجھ سے معافی کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ
میری روح کو ملک الموت قبض نہ کرے بلکہ تو خود ہی میری قبض
روح کا متولی بننا پس میں نے اپنی آنکھ بند کی میں نے ایک
بزرگ بارونقی خوش خصلت شخص کو دیکھا کہ وہ دروازہ سے
داخل ہوا میں نے کہا تم کون ہو جواب دیا میں ملک الموت
ہوں پس میں نے اُن سے کہا۔ میں نے تو خدا سے یہ سوال
کیا تھا کہ وہ خود میری قبض روح کا متولی بنے اور تم میری

قَبَضَ رُوحِي وَلَا تَقْبِضْهَا أَنْتَ فَقَالَ وَلِيهِ
سَأَلْتَهُ ذَلِكَ أَمْ ذَنْبِي إِنْ أَنَا لَا
عَبْدٌ مَّا مَوْتٌ أَوْ مَرُ يَا لَيْسَ فَنِي بِقَوْمٍ
وَلَا لَفَظًا ظَلَمَ عَلَى قَوْمٍ وَعَا نَفَعِي وَبَكَا
وَبَحِيَّتْ مَعَهُ ثُمَّ اسْتَبَهَتْ وَأَنَا أَبْكِي
كَانَ أَحَدُ بَنِي حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
يَقُولُ عَزِيزٌ رَشِيدٌ عَلَى قُلُوبٍ
أَحْرَقَهَا حُبُّ الدُّنْيَا وَقَدْ جَمَعَتْ
صُدُورُهَا النُّفُوسُ الْكَثْرُ مِنَ الْإِخْوَانِ
الصَّالِحِينَ الْقَائِمِينَ الثَّابِتِينَ
السَّاجِدِينَ الْأَمْرِينَ بِالْمَعْرُوفِ وَ
النَّاهِينَ عَنِ الْمُنْكَرِ الَّذِينَ قَيَّدَ الرُّوحُ
أَيْدِيَهُمْ عَلَى الْأَسْبَابِ وَهَمَّتْهُمْ طَلَبُ
رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا بِكُمْ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ
لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ سَأَلَهُ سَائِلٌ
أَيُّهَا أَشَدُّ تَأْمُرُ الْخَوْفِ أَوْ تَأْمُرُ الشُّرُوقِ
فَقَالَ تَأْمُرُ الْخَوْفُ لِلْمُرِيدِ وَتَأْمُرُ الشُّرُوقُ
لِلْمُرَادِ هَذَا شَيْءٌ وَهَذَا شَيْءٌ أَمْ
التَّائِمِينَ عِنْدَكَ يَا سَائِلٌ

يَا مُعْتَمِدِينَ عَلَى الْأَسْبَابِ نَأْفَعُكُمْ
وَاحِدٌ ضَائِعٌ كُمْ وَاحِدٌ مَلِكٌ كُمْ وَاحِدٌ
سُلْطَانٌ كُمْ وَاحِدٌ وَالْهَاسِكُ
وَاحِدٌ مَّا سَمِعْتُمُوهُ يَقُولُ فَمَنْ
كَانَ يُزْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

روح کو قبض نہ کرو جو ابلا ملک الموت نے کہا آپ نے یہ کیوں
سوال کیا میرا کیا گناہ ہے میں تو ایک محکوم بندہ ہوں کسی قوم کے
ساتھ نرمی سے روح نکالنے کا حکم دیا جاتا ہوں کسی کے ساتھ
سختی کا پھر مجھ سے معاف کیا اور روئے اور میں بھی ان کے
ساتھ رویا پھر میں خواب سے ہوشیار ہوا اور میں نے اپنے
آپ کو روتا ہوا پایا۔ احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے میرے
اوپر وہ دل سخت و ناگوار ہیں جن کو کو دنیا کی محبت نے جلا رکھا
ہے حالانکہ ان کے سینوں میں قرآن جمع ہے تو ایسے بھائی
زیادہ پیدا کر جو کو نیک کار ہوں قیام کرنے والے روک کر
والے بچہ کرنے والے امر بالمعروف کرنے والے نہی عن المنکر
کرنے والے ہوں جن کے ہاتھوں کو ان کے تقولے و پرہیزگاری
نے کمائی سے روک دیا ہو اور ان کی ہمت رب تعالیٰ کی
طلب گاری ہو۔ تم اُنھیں پر اپنے مال خرچ کیا کرو کیوں کہ کل
اللہ کے پاس سے اُنھیں بے انتہاد دولت ملنے والی ہے
آپ سے کسی سائل نے سوال کیا کہ کون سی آگ زیادہ سخت
ہے۔ خوں کی آگ یا شوق کی آگ جواب دیا میرے لیے خوں
کی آگ اور شوق کی آگ۔ یہ اور چیز ہے۔ اور وہ اور چیز۔
اسے سائل تیرے پاس دونوں آگوں میں سے
کوئی آگ ہے۔

اے سبہوں پر بھروسہ کرنے والو! تمہارا نفع دینے والا
تمہارا نقصان پہنچانے والا ایک ہی ہے تمہارا حاکم و بادشاہ
ایک ہی ہے اور تمہارا مہبود ایک ہی ہے کیا تم نے اُس کا
ارشاد نہیں سنا کہ وہ فرماتا ہے پس جو تم میں سے اپنے رب
تعالیٰ کی ملاقات کی امید رکھے۔ پس وہ عمل صالح کرے اور
وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت میں کبھی کو شریک نہ کرے

يَبْنِيكَ وَبَيْنَ سَرِيكَ أَنْتَ إِنْ تَفَارِقَ
 إِيَّاكَ وَقَدْ سَأَلْتَهُ قَالَ كَيْفَ أَفَارِقُ
 إِيَّائِي قَالَ لَهُ فَايِقْ فَفَسَكَ بِالْمَخَالَفَةِ
 وَالْمَجَاهَدَةِ وَالتَّطَارُشِ عَنْ إِجَابَتِهَا
 لَا تُجِيبُهَا إِلَى شَهَوَاتِهَا وَلَدَّارَتِهَا وَ
 رُعُونَاتِهَا فَحِينَئِذٍ تَذِلُّ وَتَنْتَحِي عَنْ
 وَجْهِ قَيْدِكَ تَصِيرُ قِطْعَةً لِحَبِّهِ مُلْقَاةً
 يَلَا حَرَكَةَ قَتْدٍ فِيهَا رُوحُ الظَّمَانِيَّةِ
 إِذَا اخْرَجَتْ رُوحُ وَجْهِهَا دَبَّتْ فِيهَا
 رُوحُ ظَمَانِيَّتِهَا فَحِينَئِذٍ تَرَى هِيَ وَالْقَلْبُ
 رَبُّهَا عَزَّ وَجَلَّ إِذَا صَارَتْ مُطْمَئِنَّةً
 مَسَاعِدَةً نَفْعَ فِيهَا رُوحُ غَيْرِ الرُّوحِ
 الرُّوحِ الرُّوحِ الرُّوحِ الرُّوحِ الرُّوحِ
 رُوحُ الرُّوحِ الرُّوحِ الرُّوحِ الرُّوحِ
 بِالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ رُوحُ الظَّمَانِيَّةِ إِلَيْهِ
 وَالنُّبُورِ عَنْ غَيْرِهِ الصَّادِقُ فِي عَمَلِهِ
 يُوَدِّعُ الشُّيُوعَ وَيَجُودُ هُمْ يُشِيرُ
 إِلَيْهِمْ أَقْعُدُوا مَا نَكُمُ حَتَّى آمُضِيَ
 إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي دَلَّكُمْ فِيهِ
 عَلَيْهِ الشُّيُوعُ بَابٌ فَهَلْ يُحْسِنُ
 أَنْ يَلْزِمَ الْبَابَ وَلَا يَدْخُلُ الدَّارَ وَ
 يَصْرِفُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ أَمِنُوا
 بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَبَرُوا اللَّهُ وَ
 رَسُولُهُ فِيهِمَا أَخْبَرَأَسَاسُ الْوُصُولِ
 إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمَا

تیرے اور تیرے رب کے درمیان میں تو تو ہی پردہ و حجاب
 بنا ہوا ہے اگر تو اپنے سے علیحدہ ہو جائے پس تو اس کو دیکھ
 سکتا ہے۔ سائل نے کہا میں کیسے علیحدہ ہو سکتا ہوں جواباً ارشاد
 فرمایا اپنے نفس سے مخالفت کر کے اس کو مجاہدہ میں ڈال کر
 اس کے قول کے سننے سے بہرہ بن کر توحیدائی کر لے نفس
 کی خواہشوں اور لذتوں اور غوتوں کو پورا نہ کر پس اس وقت تک
 نفس ذلیل ہو جائے گا اور وہ تیرے قلب کے چہرہ سے دور
 ہو جائے گا وہ بغیر حرکت کا ایک گوشت کا ٹکڑا پڑا ہوا اٹھائے گا۔
 پس اس میں اطمینان کی روح چلے گی۔ جب اس میں سے روح وجود
 نکل جائے گی۔ تو اس میں روح طمانیت سرایت کرے گی پس
 اس مقام پر پہنچ کر نفس و قلب دونوں رب تعالیٰ کو دیکھنے لگیں
 لگے جب وہ روح مطمئن ہو جائے گی اور موافقت کرنے لگے
 گی۔ تو اس میں پہلی روح کے سوا دوسری روح بھونک دی
 جائے گی۔ ربوبیت کی روح عقل کی روح اس کی طرف
 کنار کشی کی روح حق عزوجل کے ساتھ وجود کی روح اس کی
 طرف اطمینان کی روح اور غیر اللہ سے نفرت کی روح۔ جو
 شخص کہ اپنے عمل میں سچا ہوتا ہے وہ مشائخ سے رخصت
 ہو کر آگے بڑھتا ہے اور ان کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تم
 اپنی جگہ پر بیٹھے رہو۔ یہاں تک کہ اس جگہ پر جو کہ تم نے بتا دی
 ہو اوّل مشائخ تو اتنا نہ الہی کے دروازہ ہیں پس یہ بہتر معلوم ہوتا
 ہے کہ کوئی دروازہ پر چڑھا رہے۔ اور گھر کے اندر داخل نہ
 ہو اللہ تعالیٰ آدمیوں کے لیے مثالیں دیا کرتا ہے۔ تم اللہ
 اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اللہ اس
 کے رسول کی ان چیزوں میں جس کی کہ انھوں نے خبر دی ہے
 تصدیق کرو اللہ عزوجل کی طرف پہنچنے کی بنیاد ایمان ہے۔

أَسَاسُ الْخَيْرِ كُلِّهِ الْإِيمَانُ وَالْإِخْلَاصُ أَسَاسُ
النُّبُوَّةِ وَالنَّبُوَّةُ أَسَاسُ الرِّسَالَةِ وَهُوَ أَسَاسُ الْوَلَايَةِ وَ
الْبَدَلِيَّةِ وَالْعَوْنِيَّةِ وَالْقَطْبِيَّةِ .

کل بھلائیوں کی بنیاد ایمان ہے۔ اور اخلاص نبوت کی جڑ ہے
اور نبوت رسالت کی جڑ اور وہ ولایت کی جڑ اور بدلیت و
عوثیت و قطبیت کی جڑ ہے اللهم ارزقنا۔ آمین

أَوَّلُ الْفَتْوحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتوح اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ كَلَامِ الْأَمَامِ الْعَارِفِ الْمُحِي
الدِّينِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ بْنِ
صَالِحِ الْجِيلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا فِي رَجَائِسِ
وَعُظَمَاءٍ مِنْ غَيْرِ تَشَبَّهَتْ بِلِ مَثَلِهَا .
فَتَحَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَتَلَقَّفَهُ أَصْحَابُهُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَعَادَ عَلَيْنَا مِنْ
بَرَكَاتِهِ لَهَا مَا تَعَلَّى بِهَا الْقَضِيلُ بْنُ
عِيَاذٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا أَهْلُ آبُوهُ فِي
السَّنَامِ فَقَالَ لَهُ مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ قَالَ
يَا أَبَتِ مَا أَرَيْتَ لِلْعَبْدِ خَيْرًا لَهُ مِنْ
رَبِّهِ يَا بَنِي عَلَى عَلَيْكَ يَا اللَّهُ وَلَا تَنْتَعِلْ
بِغَيْرِهِ الدَّارُ دَارُكَ وَالْأَرْضُ رَاقُ خَلْقَهُ وَ
وَقَدْ رَافِيهَا أَقْوَاتُهَا السَّلَاحُ رَكَّةُ
يُوكَلُونَ بِأَمْرٍ رَاقِكَ الْخَيْرُ مِنْهُ وَ
الشَّرُّ مِنْهُ يَرْحَمِي الْعَبْدُ بِسَهْلِهِمُ الْإِفَاتِ
جَعَلِي إِذَا غَضِضَ الْعَبْدُ عَيْنَيْهِ عَنِ
الرَّحْمَى جَاءَ طَبِيبُ الْعَذَابِ دَاوِي

کلام امام الائمہ عارف باللہ محی الدین ابو محمد عبدالقادر
صاحبزادہ حضرت ابوصالح جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے جن کو آپ نے متفرق مجالس میں ان چیزوں سے
جن کو اللہ تعالیٰ نے
آپ پر اتقا فرمایا ظاہر کیا اور اس کو آپ کے ہم صحبتوں نے جن
لیا رضی اللہ عنہ وغنم۔ اللہ ان سب سے راضی ہو اور ہم کو ان سب
کی برکتوں سے حصہ دے آمین۔ جب کہ علی ابن فضیل ابن عیاض
علیہما الرحمہ کا انتقال ہو گیا ان کے باپ نے ان کو خواب میں دیکھا
پس ان سے دریافت کیا خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ کیا معاملہ
کیا جواب دیا کہ میں نے بندہ کے لیے رب تعالیٰ سے بہتر
کسی کو نہ پایا۔ حضور نے فرمایا اے سچے تو اللہ کو لازم پکڑ اور غیر اللہ
کے ساتھ مشغول نہ ہو گھر اسی کا گھر ہے۔ اور رزق اسی نے پیدا کیا
ہے اور رزقوں میں مخلوق کی روزی اسی نے مقدر فرمائی ہے۔
فرشتے تیرے رزقوں کی حفاظت کرتے ہیں متعین ہیں خیر و شر
سب اسی کی طرف سے ہیں اس حکم سے بندہ پر اُفتوں کے تیر
پرستے ہیں جب اُس سے بندہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے اُنوں
پر صبر کر لیتا ہے تو اس کے پاس طیب توب اگر اُس کے زخم کا

جُرْحَهُ وَطَيِّبُ الْحَيِّ ذَفَعَهُ وَطَيِّبُ
النَّشَوقِ صَدَّهُ الْبِدَايَةُ بِالْمَكَارِهِ إِذَا
كَانَتْ الْجَنَّةُ مُحْفُوفَةً بِالْمَكَارِهِ فَكَيْفَ
يَكُونُ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنُ
عَامِلُ الْمَلِكِ فِي قَرِيْبَةِ اللَّهِ نَبِيًّا إِذَا صَادَ
السِّرُّ سَمَاءً وَالْقَلْبُ أَرْضًا يَطْعَمُ
الْقَلْبُ مِنْ سُورِ سَمَاءِ السِّرِّ
إِذَا شَاءَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ رَأَى رَحْمَةً
اللَّهُ عَلَيْهِ قَرِيْبًا وَمَدَّ يَدَيْهِ كَأَنَّهُ
يُعَارِقُ شَيْئًا قَالَ

علاج کرتا ہے اور طیب محبت اگر اُس کو دفع کر دیتا ہے اور
طیب شوق اگر اُس کو اپنے سے ملا لیتا ہے۔ ابتداً تکلیفوں اور
مشکلوں سے ہی ہوتی ہے جب کہ جنت تکلیفوں سے گھری ہوئی
ہے پس قرب الہی بغیر اُس کے کیسے حاصل ہو سکتا ہے مسلمان
بندہ دنیا کی بستی میں بادشاہ کی طرف سے عمل کرنے والا کار
گزار ہے جب باطن آسمان اور قلب زمین بن جاتا ہے۔
قلب باطن کے آسمان کا بچا کھچا کھانا کھاتا ہے جب وہ چاہتا
ہے تو دونوں کے درمیان میں جمع کر لیتا ہے پھر رحمت الہی
کو اپنے سے قریب دیکھ کر دونوں ہاتھوں کو اُس کی طرف پھیلا
دیتا ہے گویا کسی چیز سے وہ معافہ کر رہا ہے بعدہ آپ نے
فرمایا۔

يَا أَهْلَ الْمَجْلِسِ اَعِدُّوْا اَنَا
فِي قَيْدِ الْحَالِ فِي قَيْدِ مِنَ الْحَيٰوةِ
الْيَوْمَ اُخْرَسُ اَنَا اَصَمُّ رَأَيْتُ اَدَمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا بَنِي مَخْحَتِ
نَسِيْتُ الْوَحْشَةَ لَا بَدَلَ مِنْهَا اِذَا اَنْزَلَ
بِكَ الْمَوْتُ قَطَعَكَ كُلُّ مَوَاصِلٍ وَهَجَرَكَ
كُلُّ قَرِيْبٍ فَاهْجُرْهُمْ قَبْلَ هَجْرِهِمْ وَ
اقْطَعْهُمْ يَكُوْنُ الْقَبْرُ طَرِيقًا اِلَى الْحَقِّ
وَهَلِيْزًا اِلَيْهِ مَتَّ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ مَتَّ
عَنْكَ وَ عَنْهُمْ وَقَدْ حَيَّيْتُ بِهِ نَفْسِي
كَالْمَيِّتِ وَ يَدُ السَّابِقَةِ تَلْقُمُهُ وَ
يَقْلِبُهَا يَأْخُذُ قَسَمَهُ عَنْ غَيْرِ هَمِيْهِ
اِذَا اَتَمَّ هَذَا جَاءَتْ الْحَيٰوةُ بِقُرْبِ اللَّهِ
لِعَالِيٍّ وَ الْعِلْمُ بِهِ يَتَخَذِيْ هَذَا الطَّارِقُ

اے اہل مجلس مجھے معذور سمجھو ہم آج حال کی قید میں اور
زندگی کی قید میں ہیں گنگے ہیں۔ میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا
پس آپ نے فرمایا کہ اے میرے بچے تو نے اپنے نسب
کو مجھ سے صحیح کر دکھایا تو خلف الصدق ہے وحشت کا ہونا ضروری
ہے۔ جب تجھے موت آئے گی۔ ہر ملنے والا تجھ سے دور ہو جائے
گا اور ہر قرابت دار تجھے چھوڑ دے گا پس تو اُن کے چھوڑنے
سے پہلے اُن کو چھوڑ دے اور اُن سے قطع تعلقی کرے۔
قرب حق عزوجل کی طرف اتر اور دہیز ہوتی ہے۔ تو مرنے سے
پہلے مر جا۔ تو اپنی خودی سے اور اُن سب سے مر جا اور
خدا کے ساتھ زندہ ہو جا۔ تو مثل مردہ کے ہو جا۔ تقدیر کا
ہاتھ تجھے لقمہ کھلائے گا اور تجھے کروٹیں بدلوائے گا۔ تو
اپنا حصہ بغیر اپنے قصد سے لیا کرے گا۔ جب یہ مرتبہ پورا
ہو جائے گا اُس وقت تجھے قرب و علم الہی کے ساتھ زندگی
حاصل ہو جائے گی۔ یہ طائر بینی روح اڑ جائے گی۔ کبھی قسم کی

لَا يَبْأَىٰ قَامَتِ الْفَيْمَةُ أَوْلَمَ تَقْتُمْ خَلْقَ
 الْمَوْتِ أَوْلَمَ يُخْلَقْ عِنْدَكَ شُغْلٌ وَصَلَّ
 إِلَى الْحَقِّ وَآمَنَّا بِالْأَحْكَامِ فَهِيَ
 مَحْفُوظَةٌ مَحْرُوسَةٌ سُبْحَانَ مَنْ
 سَتَرَ كُمْ بِالْجِلْمِ وَفَضَحَكُمْ بِالْعِلْمِ
 يَتَكَبَّرُ أَحَدُكُمْ بِزِيِّ الصَّالِحِينَ زَرْقَةً
 وَصُوفٍ وَهُوَ عِنْدَنَا كَافِرٌ قَدْ يَأْكُلُ
 الْعَيْدَ مِنْ كَسْبِهِ وَيَقْوَىٰ إِيْمَانُهُ فَيَعْرَمُ
 عَلَيْهِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ كَسْبِهِ يُفَالُ لَهُ إِفْتَحْ
 خَزَانَةَ التَّكْوِينِ خُذْ مِنْ خَزَائِنِ الْعِلْمِ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفَرَّعُوا
 مِنْ هُمُومِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ يَعْنِي تَذَكُّرُوا
 الْمَوْتَ وَمَا وَرَاءَهُ وَالصِّرَاطَ وَمَا
 وَرَاءَهُ أَذْكُرُوا الْآخِرَةَ يَنْعِيْمُهَا وَعَذَابُهَا
 تَفَرَّعُوا مِنَ الدُّنْيَا بِالشُّغْلِ مَعَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ يَطْهَرُ رُوحُ الْقُلُوبِ وَالْأَسْرَارِ
 وَمُجَاهَدَةُ الشُّغُوبِ وَمُحَاسَنَةُ
 الشَّيْطَانِ تَحَرَّوْا بِاللَّهِ تَعَالَى وَ
 انْقَطِعُوا إِلَيْهِ التَّوْحِيدُ إِعْدَامُ
 الْخَلَائِقِ وَالْخُرُوجُ مِنَ الْكُلِّ
 وَإِنْ قَلَبَ طَبْعَكَ إِلَى طَبْعِ
 الْمَلَائِكَةِ شِمَّ فَنَأْوَكَ عَنْ طَبْعِ
 الْمَلَائِكَةِ وَلُحُوقِ بِرَبِّكَ عَزَّ
 وَجَلَّ فَحِينَئِذٍ يُسْقِيكَ وَ
 فادرياء اللہ کو تمام تقرقات عطا کر دیئے جاتے ہیں

کوئی پروا نہ کرے گی قیامت قائم ہو یا قائم نہ ہو موت پیدا کی جائے
 یا پیدا نہ کی جائے اس کے پاس ایک ایسا مشغلہ ہے جس کی وجہ سے
 وہ حق عزوجل تک پہنچ گیا ہے۔ لیکن شرعی حکم پس وہ محفوظ رہے گی
 کیے گئے ہیں ان میں یہ سرمو کی نہیں کرتا ہے پاک ہے وہ ذات
 جس نے تم پر اپنے علم سے پردہ ڈال دیا ہے اور علم سے
 تم کو ظاہر کر دیا ہے تم میں سے ایک نیلے رنگ اور صوف کا
 لباس صالحین کا سا پہنتا ہے حالانکہ وہ ہمارے نزدیک کافر
 ہے بندہ کامل اپنے کسب و کمائی سے کھاتا رہتا ہے۔ اور
 اس کا ایمان قوت پکڑتا جاتا ہے پس اس پر اس کے کسب کا
 کھانا حرام کر دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ تو تکوین
 کا خزانہ کھول اور علم کے خزانہ سے لے (اسے صرف عام اور
 اختیار تمام دے دیا جاتا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 و علم نے ارشاد فرمایا ہے تم جہاں تک طاقت رکھو دنیا کے غلوں
 سے خالی ہو جاؤ مرنے کو اور مرنے کے بعد کے واقعات اور
 پہلے صراط پر چلنے اور اس کے بعد کے واقعات کو یاد کیا کرو آخرت
 کو اس کی نعمتوں اور عذاب کے ساتھ یاد کیا کرو تم قلب کی پاکی اور
 باطن کی پاکی اور نفس کے مجاہدہ اور شیطان کے محاربہ کے ساتھ
 اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشغول ہو کر دنیا سے فراغت حاصل کر لو تم
 اللہ کے لیے آزاد ہو جاؤ اور تمام مخلوقات سے قطع تعلق کر
 کے اسی کے ہو جاؤ توحید کے معنی ہی یہ ہیں کہ تو تمام مخلوق کو
 معدوم سمجھے اور ہر ایک سے جدا ہو جائے اور تیری طبیعت
 کی طرف پلٹ جائے۔ پھر ان فرشتوں کی طبیعت سے نفاذ
 کر اپنے پروردگار عزوجل کے ساتھ مل جائے۔ پس اس
 وقت وہ مجھے شراب وصل سے سیراب کرے گا اور تو ایسے

وَتَحْصُ بِأَعْمَالٍ عِنْدَكَ يَا ذَاكَ عَلَى
عَمَلِ الظَّاهِرِ إِلَّا سَلَامٌ ظَاهِرٌ وَإِلَاجَانُ
قُوتُهُ ثُمَّ التَّعَرُّفُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ الْوُجُودُ بِاللَّهِ تَعَالَى
فَإِذَا كَانَ وَجُودُكَ بِهِ كَانَ كَذَلِكَ
لَهُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَ
سَبِّهِ وَيَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ فَإِذَا
قَوِيَ أَكَلَ مِنْ تَوَكُّلِهِ وَيَرَى
مِنْ اللَّهِ كَمَا يَتَغَيَّرُ عَلَيْهِ مِنَ النَّظَرِ
الْأَوَّلِ لَوْ قَعَدَ فِي دَجَلَةٍ أَلْفَ عَامٍ
كَانَ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقًا بِاللَّهِ ائْتَعْظِرْ حَيْثُ
اللَّهُ بِأَيِّ وَجْهِ تَلْقَاهُ وَأَنْتَ تُعَارِضُ
تُعَارِضُهُ فِي قَضَائِهِ وَقَدَّرَهُ لَا
تُعَارِضُ وَلَا تُجَادِلُ عِزُّ عَارِضُ
رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ يَخْلُقُ
خَلْقًا ثُمَّ يُعَدِّمُهُ مَحَاةً مِنْ دِيَوَانِ
النُّبُوَّةِ أَمَاتَهُ مِائَةَ عَامٍ مَعْرُودًا
ثُمَّ أَحْيَاهُ وَرَدَّ عَلَيْهِ أَحْوَالَهُ
إِجْعِلِ إِلَّا سْتَفْقَارًا دَابَّ لِسَانُكَ
وَالْإِعْتِرَافَ دَابَّ قَلْبُكَ وَ
السُّكُونُ دَابَّ سِرُّكَ الدِّكْرُ أَوْ لَا
بِلِسَانٍ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى الْقَلْبِ جَاءَهُ
الْحُبُّ وَالشَّوْقُ تَعَدَّى إِلَى اللِّسَانِ
صَحَبَتْ مَشَافِعَهُ مَا سَأَتْ بَيَاضُ سِنِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ يَأْكُلُونَ الطَّيِّبَاتِ

عملوں سے مخصوص ہو جائے گا کہ جو کہ ظاہر عمل سے اُس کے پاس
زیادہ ہیں۔ اسلام ظاہری تصدیق کا نام ہے اور ایمان اُس کی
قوت ہے بعدہ معرفت الہی کا مرتبہ ہے۔ پھر اللہ کے ساتھ وجود
ہونے کا مقام ہے۔ پس جب تیرا وجود اُس کے ساتھ ہو جائے
گا وہ بھی تیرے ساتھ ایسا ہی ہو جائے گا تو بقا کا مرتبہ پلے گا
ایمان والا ابتدا میں اپنے کسب و سبب سے کھیا کرتا ہے اور
یہ جانتا ہے کہ تحقیق وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے پس جب اُس
کا ایمان قوی ہو جاتا ہے تو وہ اپنے توکل کے ذریعہ سے کھاتا
ہے اور اُس کو منجانب الہی سمجھتا ہے اور اُس کی پہلی نظر و خیال میں
سر مو تغیر واقع نہیں ہوتا ہے۔ اگر وہ ہزار برس بھی دجلہ میں بیٹھے
اُس کا قلب اللہ ہی کے ساتھ متعلق رہے گا۔ تو میری نصیحت
قبول کر اللہ تجھ پر رحم کرے۔ تو ایسی حالت میں کہ قضا و تقدیر
الہی سے معارضہ کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ سے کس منہ سے ملے گا
تو معارضہ چھوڑ دے اور جھگڑا نہ کر عزیز علیہ السلام نے مخلوق کے
بارے میں رب عزوجل سے معارضہ کیا کہ وہ اولاً مخلوق کو پیدا
کرتا ہے۔ پھر اُس کو معدوم کر دیتا ہے اُس وقت اُن کو نبوت کے
دفتر سے محو کر دیا معزول کر کے تو برس تک موت دے دی
پھر اُن کو زندہ کر دیا اور پہلی اُن کی حالتیں اُن پر لوٹا دیں نبوت
عطا کر دی تو استغفار کو اپنی زبان کا طریقہ۔ اور اعتزاز و اقرار کو
اپنے قلب کا طریقہ اور سکون کو اپنے باطن کا طریقہ مقرر کرے۔
ذکر اول زبان سے ہوتا ہے پھر وہ زبان سے قلب کی طرف
متعدی ہوتا ہے بعدہ محبت و شوق پیدا ہو کر زبان کی طرف آجاتا
ہے میں نے بہت ایسے شائخ کی صحبت اختیار کی ہے کہ میں نے
اُن میں سے کسی کے دانت کی سپیدی بھی نہ دیکھی انھوں نے
مسکرا کر مجھ سے بات ہی نہ کی۔ لذیذ پاکیزہ غذائیں خود کھاتے

وَلَا يَطْعُمُونِي لِقْتَةً تَأْكِبُوا دَعْمَ تَشَبَعُ
غَيْرَكَ وَجُعَ أَنْتَ لِعِزِّ غَيْرِكَ وَتَذِلُّ
أَنْتَ تَسْتَغْنِي غَيْرَكَ وَتَفْتَقِرُ أَنْتَ إِلَيْهَا
أُرِيْبِيكُمْ وَأَهْدِيكُمْ وَأُعِيْبِكُمْ لِيَذَلِكَ
الْيَوْمَ قَطَعْتُ بِأَنَّكُمْ لَا تَنْفَعُونِي وَ
تَضُرُّونِي وَلَا تَزِيدُونِي فِي بَارِقِي وَلَا
تَنْقُصُونِ مِنْهُ ذَرَّةً بَعْدَ ذَلِكَ
تَكَلَّمْتُ عَلَيْكُمْ أَحْكَمْتُ هَذَا وَأَنَا
فِي الصَّحَابِ رِيٍّ وَالْيَقَارِ أَكُلُ الشَّهَوَاتِ
يُقْسِي الْقُلُوبَ وَيَقْتِدِ السِّرَّ وَيَزِيلُ
الْقُطْنَةَ وَيَكْثُرُ التَّوَمُّ وَالْعَقْلَةُ
وَيُقْوِي الْحِرْصَ وَيُطْوِلُ الْأَمَلَ

تھے اور مجھے ایک لقمہ بھی دکھلاتے تھے۔ تم ادب سیکھو تو چھوٹ
دے دو سکر کو دیتا رہ پریٹ بھرنے دے تو بھوکا رہ تو
غیر کو عزت دے اور خود ذلیل بن تو غیر کو مستغنی بنا اور اپنے آپ
حاجت مند بنارہ ہیں تمہاری تربیت اسی دن کے لیے کرتا ہوں
اور تم کو ہدایت کرتا اور علم سکھاتا ہوں مجھے اس بات کا یقین کی کہ
یہاں کے تم مجھے نہ نفع پہنچا سکتے ہو اور نہ نقصان دے سکتے ہو
اور نہ تم ذرہ برابر میرے رزق میں کمی بیشی کر سکتے ہو اس کے بعد
میں نے تم کو وعظ کتنا شروع کیا ہے۔ میں نے اس خیال کو اسی
وقت مضبوط کر لیا تھا جب کہ میں جنگوں میں اور محیل میدانوں میں رہتا
تھا۔ خواہش کے مطابق کھانا دلوں کو سخت کر دیتا ہے اور باطن
کو قید کر دیتا ہے اور دانائی کو زائل کر دیتا ہے۔ اور نوم و
غفلت کو بڑھا دیتا ہے اور حرص کو تقویت دیتا ہے اور آرزو کو
طویل کر دیتا ہے۔

اے خواہش کے قید خانہ کے قیدی اے مخلوق کے
بندے اے انجام کار سے جاہل اے مخلوق وحق اور اپنے
نفع و نقصان سے نادان کیا تجھے عقل نہیں ہے پس تو عقل سے
کام لے اور موت کو یاد کر کیوں کہ موت کی یاد ہر بھلائی و سلامتی
کی کنجی ہے۔ جب تو موت کو یاد کرے گا تجھ سے فضولیات
منقطع ہو جائیں گی جب تیری حرص ضعیف و کمزور ہو جائے
اور آرزو کم ہو جائے تو تو اتنا اللہ و انا الیہ راجعون
پڑھ کر اپنے تمام امرا اللہ عز و جل کی طرف سپرد
کر دے۔

اے غلام تیرے لیے فلاح نہیں ہے یہاں تک کہ تو
اس کی نعمتوں کا اقرار کرے اور وہ نعمتیں تجھ کو توحید الہی
کے دریا میں ڈبو دیں پھر اس کی توحید میں تو غیر اللہ کی طرف

يَا مَسْجُونًا فِي سِجْنٍ هَوَا
يَا عَبْدَ الْخَلْقِ يَا جَاهِلًا بِعَاقِبَةِ
أَمْرِهِ يَا جَاهِلًا بِالْخَلْقِ وَالْحَقِّ وَ
مَا عَلَيْهِ وَلَهُ أَلَمْ تَعْقِلْ فَنَاقِلُ
ذِكْرِ الْمَوْتِ فَإِنَّ ذِكْرَهُ مِفْتَاحُ
كُلِّ خَيْرٍ وَسَلَامَةٍ إِذَا ذَكَرْتَ
الْمَوْتَ انْقَطَعَ عَنْكَ الْفُضُولُ إِذَا ضَعُفَ
حِرْصُكَ وَقَلَّ أَمَلُكَ اسْتَرْجَعْتَ قُوَّتَكَ
أُمُورُكَ كُلُّهَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

يَا غُلَامُ لَا فَلَاحَ لَكَ حَتَّى
تَعْتَرِفَ بِنِعْمَةِ وَالتَّعَمُّ
تَعْرِفَكَ فِي تَوْحِيدِهِ شَمَّ

تَفَرَّقَ فِي تَوَحُّدِهِ عَنْ ذُوِيهِ غَيْرِهِ
 كَيْفَ تُحِبُّ مَنْ يَشْكُو مِنْهُ وَيُنَظِّرُهُ
 وَيَجَادِلُهُ الْحُبُّ وَالشَّوْقُ وَالْقُرْبُ
 مِنْهُ لَا يَثْبُتُ مَعَ هَذَا إِذَا صَحَّتِ
 الْمَحَبَّةُ فَلَا أَلَمَ عِنْدَ مَجِيئِ الْفَدَارِ
 إِذَا تَمَكَّنَتِ الْمَحَبَّةُ ارْتَفَعَتِ الْعَارِضَةُ
 وَالتُّهْمَةُ كُلُّ خَطْوَةٍ تَخْطُوهُ إِلَى الْقَبْرِ
 أَنْتَ فِي سَفَرٍ إِلَى الْقَبْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ
 الْعَارِفُ يَشْتَعِلُهُ مَعْرُوفُهُ عَنِ الْقَبُولِ
 وَالرَّدِّ وَالْحَمْدِ وَالذَّمِّ إِذَا نَزَلَتِ
 النَّفْسُ صَامَةً مَكَانَهَا الْآخِرَةَ وَإِذَا
 نَزَلَتِ الْآخِرَةُ صَامَةً مَكَانَهَا قُرْبَ
 اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْهَلُ نَسْ بِقُرْبِهِ وَ
 يَزْدَادُ إِلَيْهِ الصَّلَوةُ تَقْطَعُ بِكَ
 بَصْفَ الطَّرِيقِ وَالصَّوْمُ يَقْيِيْمُكَ عَلَى
 الْبَابِ وَالصَّدَقَةُ يُدْخِلُكَ إِلَى
 الدَّارِ هَكَذَا قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ وَ
 اسْتَعِينُوا عَلَى قَطْعِ الطَّرِيقِ إِلَى اللّٰهِ
 بِالصَّوْمِ وَالصَّلَوةِ سَأَلَكَ لَيْسَ وَ
 وَحَدَّثَكَ وَاعْرَبْتَ لَهُ لَوْلَا حِفْظُ الْحُكْمِ
 لَنَطَقَ صَامٌ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 بِأَسْرَارِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ لَكِنَّ الْحُكْمَ بِذِيْلِ
 الْعِلْمِ مُسْتَعِيرٌ بِهِ لَيْلًا يُبْدِي قَدْ يَزْهَدُ
 بِالنِّعْمَةِ شَغْلًا بِالنِّعَمِ وَيَقْطَعُ النِّعْمَةَ عَنْهُ لَيْلًا
 يَسْتَعْمِلُ بِهَا فَإِذَا دَامَ شُغْلُهُ بِهِ قَرَّبَهُ

نظر کرنے سے فنا ہو جائے۔ وہ تیرا دوست کیسے بن سکے گا
 جو کہ اُس کی شکایت کرنا ہو گا اور اُس سے تقدیر کے بارے
 میں مناظرہ و مجادلہ کرے گا۔ اُس سے محبت و شوق اور قرب
 باوجود ان باتوں کے قرار نہیں پکڑ سکتا۔ جب محبت صحیح ہو
 جاتی ہے پس مقدمات کے نازل ہونے کے وقت کوئی
 رنج و تکلیف نہیں ہوتی ہے جب کہ محبت جگہ پکڑ لیتی ہے۔
 معارضہ و تہمت سب اٹھ جاتی ہے۔ تیرا ہر قدم جو بڑھتا
 ہے وہ قبر کی طرف بڑھتا ہے تو قبر کی طرف سفر میں مشغول
 ہے۔ بعض اہل اللہ کا قول ہے کہ عارف باللہ کو اُس کی
 ٹکڑیاں قبول اور رد تعریف اور بُرائی سے باز رکھتی ہیں
 جب کہ نفس دور ہو جاتا ہے اُس کی جگہ آخرت آ جاتی ہے۔
 اور جب کہ آخرت زائل ہو جاتی ہے اُس کی جگہ قرب الہی آ جاتا
 ہے۔ وہ اُس کے قرب سے اُنس لیتا رہتا ہے اور اس کی
 طرف راحت پاتا ہے۔ نماز اُدھا لاسے تیرا قطع کرا دیتی ہے
 اور روزہ تجھے اُس کے دروازہ پر لے جا کر کھڑا کر دیتا ہے بعض
 صدقہ تجھ کو گھر کے اندر داخل کر دیتا ہے بعض مشائخ طریقت
 نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اور تم اللہ کا راستہ طے کرنے میں
 صبر و نماز سے مدد لیا کرو۔ کوئی سالک ہی نہیں اس کی وحدت
 و غربت پر افسوس ہے۔ اگر حکم شرعی کی حفاظت مد نظر نہ ہوتی
 تو البتہ یوسف علیہ السلام کا صاع تمہارے اسرار و اعمال کو
 ظاہر کر دیتا ہے۔ لیکن حکمِ علم کے دامن میں پناہ لینے والا
 ہے تاکہ وہ ظاہر نہ ہو کبھی وہ منعم کے ساتھ مشغول کی وجہ سے
 نعمت سے بے رغبتی کرتا ہے اور اُس سے نعمت منقطع
 کر لی جاتی ہے تاکہ وہ اس نعمت کے ساتھ مشغول نہ ہو جائے
 پس جب اُس کا مشغلہ خدا کے ساتھ ہر وقت ہو جاتا ہے تو

إِلَيْهِ وَوَضَعَ فِي يَدَيْهِ التَّكْوِينَ مَلَكًا مِنْ
وَمَا أَلَيْكُم بَعْدَ عَذَابٍ مُّؤَيَّتٍ إِيَّاهُكُمْ وَ
لِذَلِكَ جَاءُ وَنَزَلَتْ دُئْيَاكُمْ وَجَاءُ وَنَزَلَتْ
الْآخِرَةُ نَظَرْتُ إِلَيْكُمْ فَمَرَأَيْتُ لَا ضَرَرَ
بِأَيْدِيكُمْ وَلَا نَفْعَ وَلَا عَطَاءَ وَلَا
مَنْعَ وَاللَّهُ الْمُتَصَرِّفُ فِيكُمْ لَا
تُضَرُّونَ إِلَّا بَعْدَ إِصْبَرٍ إِلَى اللَّهِ
فَرَجَعْتُ إِلَى اللَّهِ وَآمَنَّا الدُّنْيَا
فَرَأَيْتُهَا قَانِيَةً ذَاهِبَةً قَانِيَةً
خَادِعَةً فَكَانَتْ مِنَ السُّكُونِ
إِلَيْهَا وَالْوُقُوفُ مَعَهَا لِسُرْعَةِ ذَهَابِهَا
وَأَمَّا الْآخِرَةُ فَوَقَفْتُ عِنْدَ هَاسَأَةٍ
نَظَرْتُ فِي أَمْرِهَا فَظَهَرَ عِنْدِي عَيْبُهَا
وَهِيَ كَوْنُهَا مُحْدَثَةٌ مُشْتَرَكَةٌ وَ
مَرَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَدَّ فِيهَا شَهْوَةً
الْأَنْفُسِ مَا تَكْذُبُ مِنْهُ الْأَعْيُنُ وَهُوَ
قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهَا مَا لَشْتَمِيهِ
الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ قُلْتُ فَأَيُّنَ
شَهْوَةِ الْقَلْبِ فَأَعْرَبْتُ عَنْهَا
إِلَى مَوْلَاهَا وَبَادِيَتِهَا وَخَالِقَتِهَا
وَالْمُحْدِثِ لَهَا هُوَ شَهْوَةُ الْقَلْبِ
إِذَا اتَّقَى الْعَبْدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
جَعَلَ لَهُ مِنَ الْجَهْلِ عِلْمًا وَمِنَ
الْبُعْدِ قُرْبًا وَمِنَ الضَّمَمِ ذِكْرًا
وَمِنَ الْوَحْشَةِ أُنْسًا وَمِنَ الظُّلَامِ

رب تعالیٰ اُس کو اپنی طرف قریب کر لیتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ
میں مرتبہ کوئی دے دیتا ہے مختار و متصرف ہو جاتا ہے میرا
کلام و وعظ تمہیں پس پشت ڈال دیتے اور تم سے نظر پھیر لیتے
کے بعد ہے مجھے تمہاری پروا نہیں اور اُسی واسطے میں نے تمہاری
دنیا و آخرت دونوں سے تجاوز کر لیا ہے۔ میں نے تمہاری
طرف نظر ڈالی پس جان لیا کہ تمہارے ہاتھوں میں نقصان ہے
اور نفع اور نہ دنیا ہے اور نہ منع کرنا اور اللہ عز و جل ہی تم میں
تصرف کرنے والا حاکم و مختار ہے تم بغیر خدا کے ضرر پہنچائے
ضرر نہیں پہنچا سکتے ہو پس یہ دیکھ کر میں نے اللہ کی طرف رجوع
کر لیا۔ لیکن دنیا کو میں نے فنا ہونے والا جانے والا قاتل و
مکار و دھوکہ باز پایا پس اُس کی طرف سکون کرنے سے اور ٹھہرنے
سے چون کہ وہ جلد چلی جانے والی ہے بے غمٹی کر لی اور ناپسند
کیا۔ اور لیکن آخرت پس میں نے اُس کے پاس ایک ساعت
کھڑے ہو کر اُس کے معاملہ کو جانچا۔ پس میرے نزدیک
اُس کا عیب کہ وہ حادث ہے اور دوسرے موجودات میں
مشترک ہے ظاہر ہوا اور میں نے یہ دیکھ لیا کہ تحقیق اللہ نے
اُس میں نفسوں کی شہوتیں اور وہ چیزیں جس سے انھیں لذت
پائیں گی تیار کر دی ہیں اور وہ ارشاد الہی ہے اور جنت میں وہ
چیزیں ہیں جس کی نفس خواہش کریں گے اور انھیں لذت پائیں
میں نے کہا پس قلب کی خواہش کہاں ہے پس میں نے اس
سے سفر اختیار کیا اور اُس کے آقا اور ظاہر و پیدائے کرنے والے
اور اُس کو عدم سے وجود میں لانے والے کی طرف لوٹ لیا اور
وہی قلب کی خواہش ہے۔ جب بندہ اللہ عز و جل سے ڈرتا
ہے تو اللہ عز و جل اُس کے واسطے جہل کی جگہ علم اور بعد کی جگہ
قرب اور سکوت کی جگہ ذکر اور وحشت کی جگہ انس اور تازگی کی

نُورًا اِنْ قَنَعْتُمْ مَعِيَ -

جگہ نور مقرر کر دیتا ہے۔

يَا نَفْسُ وَيَا هَوًى وَيَا طَبْعُ وَيَا
اِرَادَةً بِالتَّوْحِيدِ وَقَطْعُ الْخَلَائِقِ
وَالشُّكُوكِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
تَرْكِ رُؤْيَا الْخَلْقِ لَا اخْذَ مِنْهُمْ
لَقَمَةً إِلَّا بَعْدَ رُؤْيَا الْخَالِقِ وَ
إِلَّا حَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَ وَلَا أَشْرَبَ
فَإِذَا مَثُمْتُ طَرْتُ بِسِرِّي إِلَى الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ حَيْطَانُ دِينِ نَبِيِّكَ قَدْ
تَوَاقَعْتَ تَسْتَفِيتُ بِمَنْ يَبْنِيهِ
كَهْمُهُ قَدْ تَضَبَّ مَأْوُكَ وَالْثَرِيبُ لَا
يُعْبَدُ وَإِذَا عَبْدٌ عَبْدَ رِيَاءٍ وَنِفَاقًا
مَنْ يُعَاوَنُ فِي رِاقَمَةِ الْحَيْطَانِ وَ
وَتَنْجِيلِ النَّهْرِ وَكَسْرِ أَهْلِ التَّفَاقِ
أَتَكَلَّمُ عَنْ عِلْمٍ لَا يُنْكِنُكَ أَنْ
تُقْصِرَ بِهِ وَلَا تُعَلِّمَ بِهِ مَلَكًا وَلَا
تُفْسِدَ بِهِ إِلَّا حِلَّ الطُّورِ قَلْبُكَ لَا
يَرَاكَ شَيْطَانٌ فَيُفْسِدُكَ وَلَا سُلْطَانٌ
فَيَقْهَرُكَ أَقْسَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالطُّورِ
بِمَنَاجَاتِ حَبِيبِهِ وَكَلِيمِهِ عَلَيْهِ
وَتَجَلَّيْهِ لَهُ إِذَا عَرَفَ الْقَلْبَ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ وَسَعَهُ حَتَّى يَسَعَ الْجَنُّ وَالْإِنْسُ
وَالْمَلَكُ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ يَعُوقُهُ وَلَا
يَنْظُرُ إِلَيْهِ قَرِيبَ وَأَوْفَى أَمَا سَمِعْتَ بِعَصَا مُوسَى
كَيْفَ ابْتَلَعَتْ كَذَا وَكَذَا أَحْمَالَ عَمَقٍ وَحِبَالَ

اے نفس اور اے خواہش اور طبیعت اور اے ارادہ
اگر تم مجھ سے توحید اور مخلوق سے قطع کر لینے اور اللہ کی طرف
سکون پکڑنے اور مخلوق کی طرف سے توجہ ہٹا لینے کے ساتھ
تقاعد کر دو گے تو میں اُن سے ایک لقمہ بھی بغیر دیدار الہی نہ
لوں گا ورنہ میں حلف کروں گا کہ میں نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا پس
جب تم مر جاؤ گے میں اپنے باطن سے حق عزوجل کی طرف اُڑ
جاؤں گا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی دیواریں
بنیادیں گری ہیں اپنے بنانے والوں سے فریاد کر رہی ہیں
اُس کی نہر کا پانی خشک ہو گیا ہے۔ اور رب تعالیٰ کی عبادت
نہیں کی جاتی ہے اور اگر کی بھی جاتی ہے تو یہاں و نفاق کے ساتھ
کوئی ہے جو کہ ان دیواروں کے قائم کرنے اور نہر کے وسیع
کرنے میں اور اہل نفاق کے شکست دینے میں مدد کرے۔ میں
ایسے علم سے کلام کرتا ہوں کہ تجھے اُس کا ظاہر کرنا ممکن نہیں ہے
اور نہ تو اُس کی فرشتہ کو تعلیم دے سکتا ہے۔ اور نہ تو کسی پر اُس کا
اظہار کر سکتا ہے۔ تیرا قلب طور (تجلی گاہ الہی ہے) اُس کو شیطان
نہیں دیکھ سکتا جو اُس کو خراب کر دے اور نہ بادشاہ دیکھ سکتا
ہے جو اُس پر غلبہ کرے اللہ عزوجل نے طور کی قسم اپنے دوست
اور حکیم کی مناجات اور اپنی تجلی کے باعث کھائی۔ جب کہ قلب
حق عزوجل کو پہچان لیتا ہے تو حق تعالیٰ اُس قلب کو اتنا وسیع
کر دیتا ہے کہ اُس میں جن وانس اور فرشتے سب سما جاتے ہیں
پھر جب کوئی چیز روکنے والی اُس کی باقی نہیں رہتی اور وہ اُسے
نہیں دیکھتا تو اللہ تعالیٰ اُسے نزدیک و قریب کر لیتا ہے کیا
تو نے موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا قصہ نہیں سنا کہ اُس نے
اسنی اسنی لکڑیوں اور رسیوں کے بوجھوں کو کیسے نکل لیا۔

وَلَمْ يَغْيِرْ سَوَالٌ قَالَ لَهُ كَامِلٌ الْمَلَأَ
قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْعَالِمُ
زَاهِدًا كَانَ عُقُوبَةً عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ
لَمْ كَانَ عُقُوبَةً عَلَيْهِمْ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
لَا إِلَهَ يَتَكَلَّمُ بِغَيْرِ اخْلَاصٍ وَلَا عَمَلٍ
فَلَا يَقَعُ فِي قُلُوبِهِمْ وَلَا يَنْشُبُ
فَيَسْمَعُونَ وَلَا يَعْمَلُونَ الْقَلْبُ إِذَا مَعَهُ
وَكُنُوزٌ بِالْعِلْمِ أَطْفَأَ نَوْرَ مَعَاصِيهِ
الْخَلْقُ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ نَوْرُ الْمُؤْمِنِ
عِنْدَ جَوَارِهِ عَلَيْهَا قِيلَ الزَّادِيَّةُ
مُخَالَفَةٌ النَّفْسِ وَالشَّهَوَاتِ وَالْخَلْقِ
وَالظُّفَرُ بِالرَّفِيقِ ثُمَّ الْقَعُودُ وَالْخَلْقُ
قُطَاعٌ طَرِيقُ الْآخِرَةِ وَالنَّفْسُ لَا تَقْصِلُ
أَنْ تَكُونَ تَرْفِيقَهُ فِي الطَّرِيقِ وَكَذَا
فَيُفْصِلُ وَالشَّيْطَانُ عَدُوٌّ لَا يَصْلُحُ
لِلْجَنَّةِ وَالشَّهَوَاتُ أَفَاتٌ تُغِي عَيْنَ
وِطْنَتِكَ فِي طَرِيقِكَ وَالْخَلْقُ قُطَاعُ
الطَّرِيقِ أَشْرَكَ هَؤُلَاءِ عَلَى بَابِ خَلْقِكَ
ثُمَّ ادْخُلْ وَحْدَكَ تَرَى مُؤْنِسَكَ
فِي خَلْقِكَ قَالَ الْخَوَارِيقُ لِعَبْسِي
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِمْنَا الْعِلْمَ الْكَبِيرَ
فَقَالَ الْخَوْفُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ
الرِّضَاءُ بِقَضَاءِ اللَّهِ وَالْحُبُّ لِلَّهِ
أَنْتَ بِرَنْدِيقٍ يَخْلُقُ بِمَعَاصِيهِ ثُمَّ
تُظهِرُ الْعِبَادَةَ وَالزَّهَادَةَ أَمَنْتَ الْعَاقِبَةَ

اور اُس میں کچھ تغیر پیدا نہ ہوا (سوال) آپ سے کامل علاج نے
سوال کیا کہ حسن بصری علیہ الرحمہ کا قول ہے جب کہ عالم زاہد نہ ہو تو وہ
اپنے زمانہ والوں کے لیے عقوبت و باعث عذاب ہو نا کیونکر
ہے حضرت نوٹ پاک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس لیے
کہ اُس کا کلام دو عظیم بغیر اخلاص اور بغیر عمل کے ہوتا ہے پس وہ
نہ دلوں میں اثر کرتا ہے اور نہ قرار پکڑتا ہے پس وہ لوگ اسے
سننے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔ قلب جب کہ صحیح ہو جاتا ہے اور
علم سے متور ہو جاتا ہے تو وہ اپنے نور سے مخلوق کے گناہوں کی
آگ کو ویسے ہی بجھا دیتا ہے جیسے کہ دوزخ کی آگ کو مسلمانوں کا نور
اس پر گزرنے کے وقت بجھا دے گا۔ بعض کا قول ہے کہ نہ نشینی
نفس کی اور شہوتوں اور مخالفت کرنے اور رفیق کے ساتھ فتح نہی
حاصل کرنے پھر تنہائی میں بیٹھ جاتے کا نام ہے۔ مخلوق آخرت
کے راستہ کے جھٹکا مار میں۔ اور نفس اس بات کی صلاحیت نہیں
رکھتا کہ وہ رفیق آخرت بن سکے اور ایسے ہی خواہشات نفس پس
اُن کو رفیق بنانا اگر اہی میں پڑتا ہے۔ اور شیطان دشمن ہے۔
جنت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اور شہوات نفسانیہ ایسی آفتیں ہیں
جو کہ تیری دانائی کی آنکھوں کو راستہ میں اندھا بنا دیں گی اور مخلوق
قطاع الطریق بھٹا رہے اس لیے تو اپنی خواہش کو اپنی غلوت
کے دروازہ پر چھوڑ دے پھر تو تنہا اندر داخل ہو جاؤ ہاں تنہائی
میں تو اپنے منس کو پالے گا۔ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے
کہا کہ ہم کو علم اکبر سب سے بڑے علم کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے
جواب دیا کہ اللہ عز و جل سے خوف اور اُس کی قضا و تقدیر پر
راضی ہونا اور اُس کے واسطے محبت رکھنا علم اکبر ہے۔ تو تو زندگی
(بیدار) ہے غلوت میں گناہ کرتا ہے پھر عابد و زاہد ہونے کا
اظہار کرتا ہے۔ عاقبت سے بے خوف بن گیا ہے۔

وَيْلَكَ أَلَا قَسَامٌ مَعَهُ اللَّهُ كَرَجِلٍ
 بِخُرَاسَانَ مَاتَ لَهُ شَيْبٌ بِالْعِرَاقِ
 لَهُ أَمْوَالٌ لَا وَارِثَ لَهُ سِوَاكَ
 أَلَيْسَ يَتَّصِلُ مَالُهُ إِلَى الَّذِي فِيهِ
 مُلْكُهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنْتُمْ قَوْمٌ
 عَوَامٌ يَصْلَحُ لَكُمْ الْكَلَامُ فِي الْأَكْلِ
 وَالشُّرْبِ وَالتَّبَسُّبِ يَعْبُدُ عَيْنُنَا
 الْأَمْرَ فَتَنْتَكُمُ بِغَيْرِ ذَلِكَ الْقَلْبُ
 يَسْتَقْبِلُ مَا دُبَّهِ النَّفْسُ لِيَرْجِعَ إِلَى
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِطَرِيقِهَا إِذَا وَقَعَ
 بِقَلْبِكَ حُبٌّ مَجْلٍ وَبَعْضُ آخِرَاتِي
 شَيْءٌ تَعْمَلُ تَحِبُّ بِطَبْعِكَ وَتَبْغِضُ
 بِطَبْعِكَ لَا كَرَامَةَ لَكَ حَيْثُ
 الْجَمِيعَ عَلَى الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
 إِنْ وَافَقَهُمَا وَإِلَّا ارْجِعْ عَنْهُ
 فَإِنْ أَفْتَاكَ بِالصَّحَّةِ ارْجِعْ إِلَى
 قَلْبِكَ إِذَا عَمِلَ الْقَلْبُ بِالْكِتَابِ
 وَالسُّنَّةِ قَرُبَ وَإِذَا هَرَبَ عَلَيْهِ
 وَإِذَا عَلِمَ أَبْصَرَ مَالَهُ وَ عَلَيْهِ مَا
 يَلْحَقُ وَمَا لِبَالِطٍ وَمَا لِلشَّيْطَانِ وَمَا
 لِلرَّحْمَنِ يَدَى قَرَبَةٍ مِنْ رَأْيِهِ وَقَرُبِ
 الرَّبِّ مَعَهُ وَ أَبَدًا يَكُونُ فِي قَرَحَةٍ
 مَعَ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ بَيَّاعُ
 الْمَلِكِ يَشْتَرِي فَيُفَرِّقُهُ عَلَى الْخَلْقِ
 إِذَا دَخَلَتْ هَهْنَا فَاخْلَمْ عَلَيْكَ

تجھ پر انوس ہے کہ تو ارادہ پھرتا ہے مقسوم تو اللہ کے پاس
 ہیں مثل ایک مرد کے جو کہ خراسان میں رہتا ہے اُس کا ایک ایسا مالدار
 رشتہ والا عراق میں مر گیا جس کا سوا اس خراسانی کے کوئی وارث ہی
 نہیں ہے۔ تو کیا اس متوفی کا مال اس خراسانی کو ذرا مل جائے گا
 حالانکہ خراسانی کو اس کا علم بھی نہیں ہے۔ ضرور پہنچ جائے گا ایسا
 ہی تیرا مقدر تجھے پہنچ کر رہے گا تم تو عوام میں داخل ہو تم سے محض
 کھانے پینے پہننے کے متعلق کلام کرنا درست ہے نہ کہ معرفت
 کے اسرار، ہم پر امر الہی غالب ہے اس وجہ سے ہم اس کے
 مخالف تم سے کلام کرتے ہیں۔ قلب نفس کا کھانقے کے
 راستہ سے نکال دیتا ہے تاکہ وہ اس کے راستہ سے اللہ عزوجل
 کی طرف رجوع کرے۔ جب تیرے دل میں ایک شخص کی محبت
 اور دوسرے کی عداوت جاگزیں ہو جاتی ہے تو تو کیا عمل کرتا ہے
 اپنی طبیعت سے محبت پیدا کرتا ہے اور اسی طبیعت کی عداوت
 رکھتا ہے۔ تمہیں کوئی بزرگی نہیں۔ تو تمام چیزوں کو قرآن و حدیث
 پر پرکھ لیا کر اگر وہ چیزیں ان کے موافق ہو کر ہیں بہتر ہے ورنہ تو ان
 سے رجوع کر لیا کر پس اگر قرآن و حدیث تجھے اُس کی صحت کا فتویٰ
 دے دیا کریں تو تو اپنے قلب کی طرف رجوع کیا کر جب قلب
 کتاب و سنت کے مطابق عمل کرنے لگے گا تو وہ خدا سے نزدیک
 ہو جائے گا۔ اور جب اُسے قرب الہی حاصل ہو جائے گا تو وہ
 عالم بن جائے گا اور جب وہ عالم ہو جائے گا تو اپنے نفع و نقصان
 حق و باطل اور امر شیطانی اور حکم رحمانی کو جاننے پہچاننے لگے گا
 ایک میں فرق کر سکے گا اُس کو اپنا قرب خدا سے اور خدا کا قرب اپنے
 سے معلوم ہونے لگے گا وہ ہمیشہ رحمن عزوجل کی معیت میں خوشی خوشی
 رہے گا بادشاہ کا دلال بن کر چیزیں خرید کرے گا اور مخلوق کو
 بانٹا کرے گا جب تو یہاں داخل ہوا کرے پس تو اپنے علم اور

وَ اَدْخُلْ عَرِيَانًا وَ كَذَلِكَ اِخْلَعْ
 نُهُدَكَ وَ دَسَمَكَ وَ اَحْوَالَكَ
 فَاِنَّكَ اِذَا دَخَلْتَ عَلَيَّ مُنْتَدِسًا
 رَبِّمَا يَحْجُبُكَ عَنِّي مَا هَاهُنَا
 اِخْلَعْ عَنْكَ ذَلِكَ اُدْخُلْ خُذْ
 مَا هَاهُنَا وَ ذَلِكَ لَا يَفُوتُكَ
 وَ خَدْتُ عَلَى بَعْضِ الشَّيْءِ
 وَ كَانَ يَتَكَلَّمُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَقَالَ
 تَحِبُّ هَذَا الَّذِي اَنَا عَلَيْهِ قُلْتُ
 نَعَمْ قَالَ اَنَا اَصْنُومُ الدَّهْرَ
 وَ اُفْطِرُ كُلَّ يَوْمٍ وَقْتُ سَحَرٍ
 وَ طَعَامُ هَذِهِ الْبَكْدَةِ لَيْسَ
 بِطَيِّبٍ فَاتَوَرَّعُ عَنْهُ كَانَ
 سَرِي السَّقَطِي يُشِيرُ عَلَى
 الْجَنِيِّ بِالْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ
 فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِذَلِكَ فَلَمَّا لَقِيَهُ
 قَالَ لَهُ مَا قَبِلْتَ مِنَّا حَتَّى امُرْتَ وَبِكَ
 اَنْتَ تَتَكَلَّمُ عَلَى النَّاسِ وَبَعْدُ عَمَلُكَ سَخَاءٌ
 كَأَنَّكَ تَوْشِدُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ
 أَخَافُ مِنْهُ وَلَا أَرْجُوهُ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا فِي
 الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ سِوَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ
 لِبَعْضِ الصَّاحِبِينَ هَلْ تَرَى رَبَّكَ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ
 أَرَاكَ لَتَطَعْتُ مَكَانِي قَالَ كَيْفَ تَرَاهُ قَالَ يَعْنِي عَيْنِي
 وَجُودُهُ فَيُرَى رَبُّهُ كَمَا أَرَاهُمْ نَفْسُهُ

زہد و تقویٰ اور تمام حالتوں کو چھوڑ کر برہنہ ہو کر اس مجلس میں آیا کہ
 پس جب کہ تو میرے پاس ان چیزوں کے لیے آئے گا تو بسا اوقات
 یہ چیزیں تجھے مجھ سے اوجھل رکھیں گی۔ ان تمام چیزوں کو علیحدہ
 رکھ کر تو میرے پاس پلاؤ اور جو کچھ یہاں موجود ہے اُس سے تو
 حصہ لے اور وہ تیری پہلی دانی چیزیں تجھ سے فوت نہ ہوں گی۔ میں
 بعض مشائخ کے پاس گیا جو کہ دلوں کے خطروں پر بات چیت کیا
 کرتے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا کیا تو اس کو دوست رکھتا ہے جس حالت
 پر کہ میں ہوں۔ میں نے جواب دیا ہاں اس کو دوست رکھتا ہوں فرمایا
 میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں اور ہر دن سحر کے وقت افطار کیا کرتا
 ہوں اور اس شہر کا کھانا پاک نہیں ہے پس اس سے پرہیز کرتا ہوں۔
 حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ سے لوگوں
 سے وعظ کہنے کی طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے وہ بوجہ کھانا وعظ
 نہیں فرماتے تھے پس حضرت جنید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو دیکھا کہ آپ ان کو وعظ کہنے کا حکم دے رہے ہیں پس جب
 سری سقطی علیہ الرحمہ آپ سے ملے آپ نے جنید سے فرمایا تا وقتیکہ
 تم کو حکم نہیں دیا گیا تم نے ہمارے کہنے کو قبول نہ کیا۔

اے واعظ! تیرے اوپر افسوس تو لوگوں سے وعظ کہتا ہے
 اور ابھی تک تیرا عمل خراب ہے گویا تو ایک تکیہ بن گیا ہے اُسے زمین
 پر کوئی ایسا نہیں ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور امید داری کرتا ہوں
 میں آسمان و زمین اور آخرت میں کسی سے خائف امیدوار نہ ہوں
 حق عز و جل کے نہیں ہوں آسمان و زمین اور آخرت میں تم رب تعالیٰ
 کو دیکھا کرتے ہو پس جواب دیا کہ اگر میں اس کو نہ دیکھتا البتہ ای
 جگہ پر پارہ پارہ کر دیا جاتا سا سائل نے کہا آپ اس کو کیسے دیکھتے
 ہیں جواب دیا کہ اس کا وجود میری آنکھ کو بند کر دیتا ہے بعد ازاں
 اُس کا رب اُس کو اپنا دیدار دے ایسی جیسے کہ مسلمانوں کو جس جنت

فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَشَاءُ يَرَى قَلْبَهُ يُرَى صِفَاتَهُ
يُرَى إِحْسَانَهُ يُرَى لَطْفَهُ يُرَى بَرَّكَهُ يُرَى
كَفَّةً كَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْجَدِيدُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَشْرَى عَلَيَّ مِثْقَالَ صَوْفٍ فِي
مَنْ صَفَا عَنْ وَجُودِهِ يَكُونُ قَلْبُهُ سَقِيًّا
بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَلَا يَكُونُ صَوْفِيًّا
حَتَّى يَأْتِيَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي السَّامِ يُؤَدِّبُهُ بِأَمْرِهِ وَيَنْهَاهُ بِنَهْيِهِ
قَلْبُهُ وَيَصْفُو سِرَّهُ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ وَيَكُونُ
فِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِالشَّرِيَانِيَةِ وَيَحَاسِبُ النَّاسَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ بِالشَّرِيَانِيَةِ فَإِذَا ادْخَلُوا الْجَنَّةَ
تَكَلَّمُوا بِالْعَرَبِيَّةِ بِلُغَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَطَاعَ
الْعَبْدُ اللَّهَ تَعَالَى آعْطَاهُ الْمَعْرِفَةَ فَإِذَا
عَصَاهُ لَمْ يَسْلُبْهَا مِنْهُ لِيَحْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا قَاطِرَ الْمَلِكِ فَيُخْطَرُ
فِي قَلْبِ الْمُرُومِ فَيَقِفُ عِنْدَهُ يَقُولُ
لَهُ مَنْ أَنْتَ وَمِنْ أَيْنَ أَنْتَ فَيَقُولُ
أَنَا حَظْلُكَ مِنَ الشُّبُورَةِ أَنَا مِنَ الْحَقِّ
أَنَا الْحَقُّ أَنَا مِنَ الْحَبِيبِ أَنَا مِنَ
الرَّقِيبِ يَمْلَأُ ذَلِكَ الْخَاطِرُ بَاطِنَهُ
وَسَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَرَاهُ يُحِبُّ الْخُلُوعَ

سے چاہے گا جنت میں اپنے کو دکھائے گا دکھاتا ہے اس
کے قلب پر اپنی تجلی ڈال کر اپنی صفتیں اپنے احسان و لطف و کرم و
کنار رحمت کو ملاحظہ کرا دیتا ہے۔ ابوالقاسم جنید بغدادی صوفی اللہ
میرزا یا کرتے مجھ پر میری طرف سے ہے ہی کیا۔ صوفی وہ ہے
جو اپنے وجود سے پاک و صاف ہو گیا اس کا قلب اپنے اور
رب تعالیٰ کے درمیان میں قاصدین گیا۔ اور کوئی صوفی صوفی ہوتا
ہی نہیں یہاں تک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ادب
سکھاتا اور وہی فرماتا ہوا نہ دیکھے اس کا قلب ترقی کرتا چلا
جائے اس کا باطن صاف ہوتا جائے۔ بادشاہ کے
دروازے پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہاتھ
دے کھڑا ہو۔

آدم علیہ السلام نے اول اول جو کلام کیا زبان سریانی میں تھا
قیامت کے دن آدمیوں سے زبان سریانی میں حساب لیا جائے
گا۔ پس جب وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے عربی میں جو کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان ہے کلام کیا کریں گے بعض
اہل اللہ کا قول ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے
تو رب تعالیٰ اس کو اپنی معرفت عطا فرماتا ہے۔ پس جب وہ
بندہ اس کی نافرمانی کرتا ہے تو رب تعالیٰ اس کو اس بندہ سے
چھین نہیں لیتا ہے تاکہ اس پر قیامت کے دن اس کو حجت
بنائے۔ مومن کے قلب میں خطرہ ملتا ہے (یعنی اللہ غیبی)
پس اس کے نزدیک اگر ٹھہر جاتا ہے مرد مومن اس سے کہتا ہے
تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ وہ کہتا ہے میں نبوت سے
تیرا حصہ ہوں۔ میں حق کی طرف سے ہوں میں حق ہوں میں صیب و
نگہبان کی طرف سے آیا ہوا ہوں۔ یہ خطرہ اس مومن کے باطن اور
کان اور آنکھوں کو پکڑ کر دیتا ہے بعد تو اس کو دیکھے گا کہ وہ مٹائی

يُهَا جِرْمٌ مِنْ وَطَنِهِ ثُمَّ يَا تَيْبَهُ أَمْرٌ آخِرٌ
فَيَنْزِعُ عَنْهُ أَيْضًا حَتَّى يَأْتِيَ الشُّكُونَ فَإِذَا
جَاءَ الشُّكُونَ كَانَ الْحَدِيثُ دَائِمًا تَرَاهُ
كَأَنَّهُ يُصْنَعُ بِأُذُنِهِ إِلَى أَحَدٍ بِجَانِبِهِ مُحَدِّثًا
يُحَدِّثُهُ قَامَ رَجُلٌ يَطْلُبُ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا
فَأَقْعَدَهُ وَقَالَ أَنَا مُرَكٌّ يَا لَرُّهُ هَذَا فِي
الدُّنْيَا ثُمَّ فِي الْآخِرَى ثُمَّ تَسَالَى اللَّهُ
تَعَالَى ثُمَّ تَزَهَّدَ حَتَّى يُعْطِيكَ الْحَقُّ عِزًّا
وَجَلَّ إِلَى عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عَيْسَى
أَحْذَرُ أَنْ أَذُوتَكَ وَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ لِيُتَبَّعَ عِزٌّ وَجَلَّ يَا رَبِّ أَوْ صِيحُو
قَالَ أَوْ صِيحُكَ بِي ثُمَّ قَالَ أَوْ صِيحِي قَالَ
أَوْ صِيحُكَ بِي هَكَذَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِي كُلِّ
مَرَّةٍ يَقُولُ أَوْ صِيحُكَ بِي حَتَّى يَنْتَفِيسَ
عَنْكَ بَيْضُهُ وَجُرْدُكَ وَيَبْضُكَ جَنَاحُ
الشَّعْرِ وَيَفْعَلُ فِيكَ الصِّيَاةَ حِينَئِذٍ
تَلْقُطُ حَبَبَاتِ الْفَضْلِ وَتُوَثِّرُ بِهِ
يُزِيدُ بِهَذَا تَوَكُّدَ الْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ
وَدَعَاءَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى
يَكُونَ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَازِبٌ وَفِيهِ
أَهْلِيَّةُ الْكَلَامِ عَلَى النَّاسِ وَالِدُعَاءِ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا أَحْكُمُوا هَذَا
الْحُكْمَ الظَّاهِرَ بِأَعْمَلٍ بِهِ ثُمَّ
انْظُرُوا مَاذَا تَرَوْنَ مِنْ
طَيِّبٍ قُرْبِهِ وَمَتَّاعَاتِهِ

کو پسند کرے گا اپنے وطن سے ہجرت کرے گا اس کے بعد اس
مومن کے پاس دوسرا امر آتا ہے جو اس کو حرکت دیتا ہے یہاں
تک کہ اس کو سکون حاصل ہو جاتا ہے پس جب کہ اس کو سکون
حاصل ہوتا ہے یہ ہمیشہ ہم کلامی میں رہتا ہے تو ہمیشہ اس کو ایسی
حالت میں پائے گا گویا کہ اپنے کان جھکائے اس کی طرف
متوجہ ہے۔ کوئی بات حیرت کرنے والا اس کے پہلو میں ہے
جس سے یہ ہم کلام ہے ایک شخص آپ کے دروبر کچھ دینا لگتے
کے لیے کھڑا ہوا پس آپ نے اس کو بٹھا دیا اور ارشاد فرمایا میں
تجھے دینا بعد از آخرت سے بے رغبت ہونے کا حکم دیتا ہوں۔
اس کے بعد تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا۔ بعد از ہذا اختیار کرنا یہاں
تک کہ حق عزوجل تجھے دے پس تو نہ لے۔ اللہ عزوجل نے عیسیٰ
علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اسے عیسیٰ تو اس بات سے ڈر کہ
میں تجھے فوت کر دوں (بھلا دوں) موسیٰ علیہ السلام نے رب عزوجل
سے عرض کی مجھے وصیت نصیحت فرما۔ ارشاد ہوا میں تجھے اپنی
محبت کا حکم دیتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے مکرر عرض کیا۔ یہی
حکم باری ہوا۔ اسی طور سے چار مرتبہ سوال و جواب ہوا ہر مرتبہ
یہی ارشاد باری ہوا کہ میں تجھے اپنی محبت کا حکم دیتا ہوں یہاں تک
کہ تیری ہمتی کا بیضہ تجھ سے جدا ہو جائے اور تجھے شرع مقدس کا
بازو اپنی طرف ملا ہوے اور تجھے آواز کرنا سکھا دیوے اس وقت
تو فضل کے دانے چنگنے لگے گا اور اس سے اثر حاصل کرے گا۔
آپ کا مطلب اس سے یہ تھا کہ تو مخلوق کو مطلق کرنا اور ان کو اللہ عزوجل
کی طرف بلانا اس وقت تک ترک کر دے کہ تیرے پاس منجانب
اللہ کشش اور مطلق گوئی اور لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف میلان نہ کی
قابلیت پیدا نہ ہو جائے۔ ہم اس حکم ظاہری کو اس پر عمل کر کے
مضبوط کر لو۔ پھر دیکھو کہ قرب و مناجات الہی سے کیا لذت تم کو

الْعَوَامُّ عُنَى الطَّعَامِ أَتَكَلَّمُ وَأَنْتَ
عِنْدِي عَدَمٌ وَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
عِنْدِي عَدَمٌ وَلَيْسَ يَنْفَعُنِي وَ لَا
يَضُرُّنِي إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ السُّؤَالُ مَا
مَعْنَى قَوْلِ بَعْضِ الْمُشَافِعِ خُذِ الْعُرْيَدَ
قَبْلَ أَنْ يَفْطَنَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَيُّ خُذْهُ فِي الْعِبَادَةِ وَالْإِجْتِهَادِ فِي
الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ قَبْلَ أَنْ يَنْطِنَ لِقُرْبِهِ
وَلُطْفِهِ فَإِذَا قَرَّبَهُ وَاللَّذَا فَتَرَعَزَ
عَمَلِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْطِنَ بِشْرِيكَ وَمَرَادُكَ
يَطْلُبُ ذَلِكَ الطَّرِيقَ وَيَكُونُ كُلُّ
مِنْهُمْ قَدْ اسْتَعْلَ هَذَا عَبْدٌ جَاهِلٌ وَ
دَرْهِيمٌ وَ هَذَا عَبْدٌ سُلْطَانٌ وَ هَذَا عَبْدٌ
دُنْيَاً وَ هَذَا عَبْدٌ نَفْسِهِ وَ شَوَاطِئُ كُلِّ مَدَمٍ
قَدْ اسْتَعْلَ هَذَا إِصْيَامِيهِ وَ هَذَا بِصَلَاتِيهِ
وَ هَذَا إِزَاوِيَّتِهِ وَ هَذَا بِخَوْفِهِ مِنَ النَّارِ
وَ هَذَا بِحُبِّهِ لِلْجَنَّةِ قَامَ شَخْصٌ قَلْبُهُ لِلَّهِ
وَمَعَ اللَّهِ مُتَعَلِّقٌ يَا لِلَّهِ تَرَاهُ فِي الْخَلْقِ
قَامَ لِعُسْرَةِ دِينِهِ فَتَشَوَّ الْأَرْضَ فَإِنْ
وَجَدَ صِدْقًا فَتَعَلَّقُوا بِهِ بِشْرُ الْمُؤْمِنِ
فِي وَجْهِهِ وَ حُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ ثُمَّ يَنْعَكِسُ
ذَلِكَ يَصِيرُ حُزْنُهُ مِنْ وَجْهِهِ وَ بِشْرُهُ
فِي قَلْبِهِ الْحُزْنُ فِي وَجْهِهِ لِتَأْدِيبِ الْخَلْقِ
وَ الْبَشَرُ فِي الْقَلْبِ فِي وَجْهِهِ الْقَضَاءُ وَ
الْقَدَرُ يَصْحَكُ الْبَيْهَمَا يَسْتَبْشِرُ بِيَهْمَا

حاصل ہوتی ہے عوام تو کھانے کے عاشق ہیں۔ میں کو کام ایسی حالت
میں کرتا ہوں کہ تو میرے نزدیک اور آسمان و زمین سب معدوم ہوتے
ہیں۔ اور یہ جانتا ہوں کہ مجھے اللہ کے سوا کوئی نفع و نقصان پہنچانے
والا نہیں ہے سوال بعض مشائخ کے اس قول کے کیا معنی ہیں کہ
مرید کو اس سے پہلے پکڑ کر دے دانا ہو جائے۔ آپ نے اس کا
جواب دیا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تو مرید کو عبادت اور نماز و روزہ کے
مجاہد میں اس سے پہلے توجہ کر دے کہ وہ قرب و لطف الہی سے
واقف ہو۔ پس جب کہ قرب تکملے اس کا اپنا قرب عطا فرمائے گا
اور اس پر لطف فرمائے گا تو وہ اپنے عمل سے مست پڑ جائے گا
اس سے پہلے کہ وہ تیرا شباب و دم و کامزہ دیکھے اس راستہ کو تلاش
کرنے لگے گا اور تجھے چھوڑ دے گا۔ ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی
کام میں مشغول ہو گیا ہے یہ جاہ و مرتبہ کا بندہ ہے اور وہ درہم کا بندہ
یہ بادشاہ کا بندہ ہے اور یہ اپنی دنیا کا اور یہ اپنے نفس و ثواب
کا بندہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کوئی اپنے روزہ میں اور کوئی
اپنی نمازیں اور کوئی اپنی گوشہ نشینی میں اور کوئی اپنے دوزخ کے
خون میں اور کوئی جنت کی محبت میں مشغول ہے تم کوئی شخص
روئے زمین پر ایسا تلاش کرو جس کا قلب اللہ کے واسطے اور
اُس کی معیت میں اُس کے ساتھ متعلق ہو اور وہ خلق سے بے پردا
ہو کر دین الہی کی نصرت و مدد میں لگا ہوا ہو پس اگر تم ایسے شخص کو پاؤ
تو تم اُس کا دامن پکڑ لو۔ مومن کی خوشی اُس کے چہرہ پر ہوتی ہے
اور اُس کا تم قلب میں مخفی ہوتا ہے پھر ترقی کے بعد یہ معاملہ برعکس
ہو جاتا ہے تم چہرہ سے ظاہر ہونے لگتا ہے اور مرتے اُس
کے قلب میں ہوتی ہے۔ چہرہ پر ظہر مخلوق کے ادب کھانے کے
واسطے ہوتا ہے اور مرتے قلبی تضاد و قدر کی وجہ سے ہوا کرتی ہے
وہ تضاد قدر کی طرف دیکھ کر ہنستا رہتا ہے اور ان دونوں سے

اَللّٰهُ يَسْجُدُ الْمُوْمِنُ سَاجِدًا مَّا دَامَ
مُوْمِنًا وَاِذَا دَامَ تَسْوَا لَا اُخْرَجَ مِنْهَا
اَبْرَنًا مِّنْ سَاجِدَةٍ مِّنْ ضَيْتَتِهِ وَ مِّنْ
يَّتَّقِ اللّٰهُ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ يَنْقُصُ عَنْهُ
بَيِّضَةً وَّجُودُهُ يَلْقُطُ حَبَّ الْحَكْمِ
يَحْضُنُهُ جَنَاحُ الْقُرْبِ يَضُمُّهُ اِلَيْهِ
هُوَ مَاصِحُ الْاَطْبَاقِ وَهُوَ مَصَاحِبُ
السَّمَاوَاتِ

خوش ہوتا ہے۔ دنیا مسلمان کے لیے قید خانہ ہے جب تک وہ
مومن رہتا ہے دنیا اس کے لیے قید خانہ بنی رہتی ہے۔ پس
جب تقویٰ اُس میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو وہ دنیا سے
نکل کر اپنے قید خانہ اور تنگی سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ارشاد الہی
ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ اُس کے لیے ایک راستہ
نکال دیتا ہے اور جہاں سے خیال بھی نہیں، بتا وہ اُس کے لیے
رزق پہنچاتا ہے وہ اپنے بیضہ وجود سے نکل جاتا ہے شریعت
کا دارنہ چلنے لگتا ہے قرب الہی کا بازو اُس کو اپنے پہلو میں لے
لیتا ہے اُس کو اپنی طرف ملا لیتا ہے۔ ایسا شخص طباقوں اور منہ خزان
کا مالک بن جاتا ہے

يَا اَحْسَنُ مَعَكَ بَرَقٌ لَا ثَبَاتَ
لَهُ مَعَكَ عَمَّا صَنِيَ كَمَا يَأْتِي يَنْزُ هَبْ
تَحْتَابُ تَقْنِي اَلْفَ مَرَّةً وَ تَسُوْتُ اَلْفَ
مَرَّةً ثُمَّ اَخِيْرًا تَنْشِبُ كَالشَّجَرَةِ كَمَا
جَاءَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ وَ تَشْمُو وَ لَا تُحَوِّلُ
تَنِيْجِي وَ تَسْمُو تَطْلُبُ بَعْدَ اَنْ نَّصِيْرَ وَ تَدَا
اَلْاَرْضِي السَّبْعَةِ لَا تَهْدِي لَا تَدْعُرُ اَنْتَ
تَقْرُصُكَ لَمَلَكَةٌ تَقْوُمُ قِيَامَتُكَ تَقُوْتُكَ
مِنْ عَشَائِكَ لُقْمَةٌ تَقْوُمُ قِيَامَتُكَ دَعِ
اَلْحَالَةَ يَدَا خُلُوفِيْكَ وَ يَتَرَوُّ بِقَدِيْكَ
وَ يَكُوْنُ لَكَ فَرَاخٌ يَطِيْرُ وَيَقِيْتُ عَلَى مِرْقَاةٍ
سِرْلَكَ يَأْتِي شَرْفًا وَ عَرَبًا بَرًّا وَ بَحْرًا
اَنْتَ نَابِئُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ النَّاسُ
يَنَامُ فَرَاذًا مَا تَوَا اَلْتَّسْبَهُ وَا

اے احسن تیرے ساتھ بجلی ہے جس کو قرار نہیں ہے تیرے
ساتھ اباب ہے جیسے اُنے کا چلا جائے گا۔ تو محتاج ہے کہ
تو ہزار بار فنا ہو اور ہزار بار مرے یہ بھراؤ میں تو درخت کی مانند
قرار پکڑے گارات دن آتے اور وہ چھل دیتا رہتا ہے اور
اپنی حالت سے نہیں پلٹتا رہتا رہتا ہے نشوونما پا کر سایہ ڈالتا
رہتا ہے اس کے بعد کہ تو ساتویں زمین کی میخ بن جائے یہ حالت
پیدا ہوگی تو ہدیایان نہ بک دلوے نہ کر تجھے ایک چوٹی کا ٹپتی
ہے تو تجھ پر قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ تیری غذا میں سے ایک
لقمہ فوت ہو جاتا ہے۔ تو تجھ پر قیامت قائم ہو جاتی ہے۔ تو
اپنی حالت کو چھوڑ دے اپنے میں داخل ہوئے دے وہ تیرے
قلب میں مل جاوے جو پیدا کرے اور تیرے بچہ پیدا ہو جو کہ
ہو امیں اڑے اور تیرے باطن کی بلند ہی پر جا کر ٹھہرے شرق و
غرب جنگل و دریا میں آمد رفت کرے۔ تو تو سویا پڑا ہوا ہے
حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ آدمی
سوئے ہوئے میں پس جب مر جائیں گے ہوشیار ہوں گے۔

يُسِّرُ الرَّجُلُ يَتَنَبَّهُ بَعْدَ الْمَوْتِ يَنْبَغِي
لِلْفَعِيلِ أَنْ يَتَّخِذَ بِالْفَنَاءِ عِدَةً وَيُؤْتِيَ
بِالْعِفَّةِ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
وَيَسْلُحَ بِقَدَمِ الصِّدْقِ طَائِلًا لِبَابِ
الْقُرْبِ مُهْرٌ وَلَا عَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
مُهْرٌ وَلَا عَيْنَ الْحُلِيِّ وَالْمَوْجُودِ يَسْتَقْبِلُهُ
عِنَايَةُ الْحَقِّ وَهَافَتُهُ وَرَحْمَتُهُ وَشَوْفُهُ
إِلَيْهِ وَجَذْبَاتُهُ وَكَظَرَاتُهُ وَمُبَاهَاتُهُ
وَمَوَاكِبُ أَرْوَاحِ الْأَنْبِيَاءِ وَمَلَأَ يَكْتَبَهُ
تَضَحُّبَةُ الْمَدَى وَكَوْنُهُ وَأَرْوَاحُ النَّبِيِّينَ وَ
الْمُرْسَلِينَ تَرْفَعُهُ إِلَى الْحَقِّ زُفَافًا.

يَا مَوْقِيَ الْقُلُوبِ طَلَبُكُمْ لِلْبُعْدَةِ قَبْدَكُمْ
عَنِ الْحَقِّ لَنْزَعُوا لَنْزَعُوا ارْجِعُوا ارْجِعُوا عَلَيْكُمْ
تَقْصِيرُ الْأَمْرِ حَتَّى يَقْرُبَ قَلْبُكَ وَيَصْغُرَ
عَنِ الْخَلْقِ سِرُّكَ وَيَكْتُرَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ وَتَقَرُّ سَائِقَتُكَ تَنْقِفُ عَلَى سَطْرِ
سَطْرِ وَكَلِمَةٍ كَلِمَةٍ وَحَرْفٍ حَرْفٍ عَلَى
عَلَى أَوْ قَائِكَ وَأَمْرٍ مَائِكَ وَسَاعَاتِكَ وَ
لَحَظَاتِكَ وَيَتَبَيَّنُ لَكَ مَا تَوَلَّى إِلَيْهِ كُلَّمَا
جَذَبَكَ الْخَوْفُ إِلَيْهِ جَذَبَهُ الْقُرْبُ عِنْدَكَ
حِينَئِذٍ تَحْيِيَّتُكَ السُّبُكَاتُ وَالْأَنْبَالُ طَالَ عُمْرُكَ
أَمْ وَصَرَ قَامَتِ الْفَيَاقِمَةُ أَوَلَمْ تَقْمَرِ أَحَبَّ
الْخَلْقِ أَمْ أَبْغَضُوكَ أَعْطَوْكَ أَمْ حَرَمُوكَ
لَمْ تَقَامْ صَابِرًا خَا وَعَظِي وَجْهَهُ شَمَّ
كَشَفَهُ ثُمَّ قَالَ.

(جب کہ ہوشیار ہی فائدہ نہ دے گی) وہ بہت بُرا مرد ہے جو کہ
بعد موت کے ہوشیار ہو فقیر کے لیے ضرورت ہے کہ وہ قناعت کی
اذا رہے اور رغبت کی چادر اوڑھے۔ یہاں تک کہ وہ حق عزوجل کی
طرف پہنچ جائے اور سچائی کے قدم سے اس کی طرف قرب الہی
کے دروازہ کو طلب کرتا ہو اور دنیا و آخرت تمام خلق و موجودات سے
بھاگتا ہو اور دُور کرے اسی کی خواہش میں سرگرداں رہے عنایت و
رافت الہی اور اسی کی رحمت و شوق۔ اور اس کے جذبے اور نظریں
اور اس کا ملاحظہ پر غور مانا اور انبیاء کرام اور فرشتوں کی روحوں کے
شکرا کا استقبال کریں فرشتے اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی روحوں
اس کے صاحب ہو کر اس کے ہمراہ اگر اس کو شل دو لہن کے
دربار الہی میں پہنچا دیں۔

اسے مُردہ دلا تم کہ تمہاری جنت کی طلب نے حق عزوجل
سے روک رکھا ہے تم اس سے علیحدگی اختیار کرو و علیحدہ ہو جاؤ
لوٹو۔ لوٹو۔ تو اپنی آرزو کو کم کر دے تاکہ تیرا دل نزدیک اور تیرا باطن
مخلوق سے صاف و پاک ہو کر حق عزوجل کے قریب ہو جائے اور تو
اپنے سابقہ تقدیر کو پھڑکھڑا کر اس کی ایک ایک سطر ایک ایک کلمہ ایک
ایک حرف پر اپنے تمام دفتوں اور زمانوں اور گھڑیوں اور لمحوں پر
خبردار ہو جائے اور تو جس کی طرف رجوع کرنے والا ہے وہ تیرے
لیے ظاہر ہو جائے جب تجھ کو خون خدا کی طرف کھینچے گا کہ قرب الہی
تجھ کو اپنی طرف کھینچ لے گا۔ اس وقت تجھے ثابت قدمی نصیب
ہوگی اور تو عمر کے زیادہ اور کم ہونے قیامت کے قائم ہونے
یا نہ ہونے مخلوق کے دوست و دشمن رکھنے دینے محروم ہونے کی
کچھ بھی ہو پر وہ نہ کہے گا یہ کہ اگر آپ شیخ مارتے ہوئے
کھڑے ہو گئے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا پھر کھول دیا اور
پھر فرمایا۔

يَا نَادُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَيَّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا
أَخْبَارُنَا ثُمَّ قَعَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ قَالَ
لِلْعَصِيِّ بْنِ عِيَّاضٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى وَرَفَى
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تَعَالَى حَتَّى تَبْكِيَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ
تَعَالَى فَيُنَادِيَا كَانُوا أَحِبَّائَيْنِ حَزَنَ رَيْنَ يُوتُونَ مَا أُوْا
وَقُرُّهُمْ وَحِلَّةٌ خَافُوا أَنْ لَا يَقْبَلَ أَعْمَالُهُمْ
خَافُوا أَسْوَأَ الْحَالِ لَمَّا كَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّهَا هُوَ يَبَاسٌ دُونَ يَبَاسٍ
وَصَلَامٌ دُونَ طَعَامٍ أَيَّامٌ فَلَا تِلْ.

يَا غَلَامُ أَعْلَقَ بَابَ مَنَةِ الْخَلْقِ وَقَدْ
فُتِحَ لَكَ بَابُ مَنَةِ الْحَقِّ ثُمَّ قَامَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَجَعَلَ يَسِيلُ تَارَةً يَمِينًا وَتَارَةً شِمَالًا
وَإِضْمَاكًا يَدَيْهِ عَلَى صَدْرِهِ فَأَبْصَنَا عَلَى
يَدَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَقَالَ -

يَا أَعْمَى ادْخُلْ هَذَا الْبَابَ الْمَفْتُوحَ
إِنَّهَا هُوَ بَابُ مَنَةٍ مُعْلَقٍ وَمَفْتُوحٍ ادْخُلْ هَذَا
الْمَفْتُوحَ -

يَا أَصْحَابَ السَّبَبِ اصْحَبِ السَّبَبِ
بِالسُّنَّةِ أَحْيَاءَ لِشَرِّعِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى الْمَسْبَبِ بِإِثْبَاعِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَالِهِ
الْكُسْبِ سُنَّةً وَالتَّوَكُّلِ حَالَتَهُ
ثُمَّ إِنَّ قَدَرْتَ تَقْنِي عَنْكَ فَبَا فَعَلْ
لَا مَعَ السَّبَبِ وَلَا مَعَ الْحَالِ مَقْرُوضًا
لِلْحَقِّ يَنْفِيكَ يَرْفَعُكَ وَيَقْرِ بِكَ وَيُعْطِيكَ مَا

اے آگ تو مجھ پر سلامتی کے ساتھ سرد ہو جا۔ اے اللہ
تو ہماری خیروں کو ظاہر نہ کر پھر آپ بیٹھ گئے پھر فرمایا سفیان ثوری
علاء الرحمن نے فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا اوستا کہ
ہم علم الہی پر جو کہ ہمارے متعلق ہے آہ دہا کر لیں۔ یہ لوگ اللہ سے
ڈرنے والے خائف تھے جو کچھ بھی ہوتا ان کے دل خوفزدہ
رہتے اس بات سے ڈرتے رہتے کہ ان کے عمل قبول نہ کیے جائیں
گئے اور سوز خاتمہ کا غم رکھتے احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے
کہ وہ لباس اس لباس کے سوا ہے اور وہ کھانا اس کھانے کے سوا
اور دن بہت مختصر ہے ہیں (ادرا کام بہت)

اے غلام تو غلق کے احسان کے دروازہ کو بند کر دے
تیرے لیے اللہ تعالیٰ کے احسان کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔
پھر آپ کھڑے ہو گئے انداپ سے راضی ہو اور آپ سینہ پر
دونوں ہاتھوں کو باندھ کر دائیں بائیں جھومتے رہے بعدہ بیٹھ گئے
ادرا شاد فرمایا۔

اے اندھے تو اس کھلے ہوئے دروازہ میں داخل ہو جاؤ یہی
دروازہ تو میں ایک بند اور درمرا کھلا ہوا تو اس کھلے ہوئے دروازہ
میں گھس آؤ۔

اے سبب والو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت
کے زندہ رکھنے کے واسطے سبب کا ساتھ دو پھر سبب پیدا
کرنے والے کی طرف بڑھو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حال میں ان کے متبع بن کر کماؤں کو ناسنت ہے اور بھر دے کر ناپ
کی حالت۔ پھر اگر تجھے اپنی خوری کے تنہا پر قدرت ہو تو اس کو
بغیر سبب و حالت کی معیت کے اپنے آپ کو حتی سز و جیل کے سپرد
کر کے کرگزر۔ وہ تجھے کفایت کرے گا بلندی دے گا۔ اور وہ
تجھے اپنا مقرب بنالے گا اور وہ چیزیں عطا فرمائے گا۔ جن کو تو

پہچانتا بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ہو
 (خود ارشاد پاک ہے) تو اپنے آپ کو اُس کی تقدیر کی موجوں
 کے حوالہ کر دے جہاں کہیں بھی تو گرے گا فضل الہی کے دانہ کو
 چک لے گا جہاں کہیں تو متوجہ ہو گا اُسی جگہ ذات الہی کو پالے گا
 تو اُس کے اُس اور قرب اور رافت و رحمت کو دیکھنے لگے گا غنی کی
 مثال جس کو کتنا حاصل ہو جائے مثل اُس اندھے شخص کے ہے جس
 کو طبخوں پر لگ کر ہر لٹ سے کھانا آئے اور اُس کو اُنے کی
 جنت بھی معلوم نہ ہو یہاں تک کہ جب اُس کو اصل جنت معلوم
 ہو جائے وہ سب جہتوں کو چھوڑ کر اُسی جنت کا طالب بن جائے
 اسی طرح جب یہ بندہ طالب یہ پہچان لیتا ہے کہ تحقیق اللہ اُسی
 اُسان کرنے والا اُسی اُس کی طرف ان چیزوں کو متوجہ کرتے والا
 ہے تو اُس کا قلب اللہ تعالیٰ کے ساتھ منطبق ہو جاتا ہے نیز نفس
 نیز مشوق ہے اگر تو اُس کو اپنا دشمن اور قاتل ہونا جان لیتا تو تو
 یقیناً اُس کی مخالفت کرتا۔ اُس کو پیٹ بھر کر کھا دیتا نہ دیتا فروری
 کھانے پینے کے سوا کہ اُس کا حق ہے اور کچھ نہ دیتا۔ تیرے یہ
 گوشہ نشینی سزاوار نہیں بلکہ تیرے لیے بازار سزاوار ہیں تیرے لیے
 اسرار الہی پر مطلع ہونا سزاوار نہیں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے اسرار الہی
 پر مطلع ہو جاتا ہے وہ بہر بن جاتا ہے جو کوئی اُس کے بھید کا
 مالک نہ ہو جو اُسے چھپانے کے اُس کو مخلوق سے کنار کر لینا چاہیے
 اور اپنا ٹھکانا غاروں اور دریاؤں کے کناروں اور جنگلوں اور
 چٹیل میدانوں کو بنا لینا چاہیے۔ جو شخص کو حکم و علم کے درمیان میں
 جمع کرنے کی قدرت نہ رکھے اُس کو مخلوق سے علیحدہ ہو جانا چاہیے
 وہ کنار کر لے۔ گرانی و قحط بادشاہ کا ادب سکھانے کے لیے ایک
 کوڑا ہے۔ یہ قول آپ نے شدت و قحط کے زمانہ میں فرمایا تھا۔
 تیرے ادب اسوں ہے کہ تو محبت کا داعی بن کر دنیا آخرت

لَا تَعْرِفُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 مُسْلِمًا لَا مَوَاجِدَ قَدَرَهُ آيِنَمَا سَفَطَتِ
 لَقَطْتَ فَضْلَ اللَّهِ آيِنَمَا تَوَجَّهْتَ فَتَمَّ
 وَجْهُهُ اللَّهُ سَرَّ آيَتِ أُنْسِهِ وَفَرْبَةِ وَ
 رَافَتِهِ وَرَحْمَتِهِ مَثَلُ الْغَنِيِّ مَثَلُ
 رَجُلٍ أَعْلَى يَأْتِيهِ طَعَامُهُ عَلَى أَطْبَاقٍ
 يَأْتِيهِ وَلَا يَعْلَمُ جَهَّتْهَا حَتَّى إِذَا عَلِمَ
 أَصْلَهَا طَلَبَ تِلْكَ الْجَهَّةَ وَ سَدَّ
 جَمِيعَ جِهَاتِهِ هَكَذَا هَذَا الْعَبْدُ إِذَا
 عَرَفَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسْقِلُ هُوَ
 الْمُعْطِي هُوَ الْمَوْجِبُ إِلَيْهِ ذَلِكَ تَعَلَّقَ
 قَلْبُهُ بِاللَّهِ تَعَالَى نَفْسُكَ وَمَعَشُوقَتِكَ
 تَوَعَّلَمْتَ أَنَّهَا عَدُوَّتُكَ وَقَاتِلَتُكَ
 لَخَالَفْتَهَا مَا شَبِعَتْهَا الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ
 إِلَّا مَا لَا بُدَّ لَهَا مِنْهُ فَذَلِكَ حَقُّهَا
 لَا تَصْلُحُ لَكَ الزَّوِيَّةُ بَلْ تَصْلُحُ
 لَكَ الْأَسْوَاقُ لَا يَصْلُحُ لَكَ أَنْ تَطْلِعَ
 عَلَى أَسْرَارِ اللَّهِ تَعَالَى الْمَطْلُوعُ عَلَى أَسْرَارِ اللَّهِ
 تَعَالَى يَكُونُ أَحْرَسَ مِنْ لَا يَمْلِكُ سِرَّهُ فَيُخْلَى
 عَنِ الْخَلْقِ لِيَكُنْ مَا وَدَّ الْكُفُوفَ وَالسَّوَاجِلَ
 وَالْبَرَامِي وَالْفِتَنَاءَ مَنْ لَا يَتِمَكَّنُ أَنْ
 يَجْمَعَ بَيْنَ الْحُكْمِ وَالْعِلْمِ فَلْيَعْتَزِلْ عَنِ
 الْخَلْقِ الْغِلَاءِ سَيَاظَ الْمَلِكِ يُؤَدَّبُ بِهِ
 قَالَ ذَلِكَ فِي زَمَانِ شِدَّةٍ وَفَاقَةٍ
 وَيَحْتَكَ نَطْبُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْتَ

تَدَّعَى الْمَحَبَّةَ

کو طلب کر رہا ہے۔

يَا أَحْمَقُ اِدْعَيْتِ مَحَبَّتَهُ وَتَطْدُبُ
مِنْهُ دَفْعَ الضَّرَرِ وَجَلَبَ النِّفْعَ تَنْزِيَهُ مَا
أَنْتَ مِنَ الْقَوَمِ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ عَبْدُ
النَّفْسِ وَالْهَوَى وَالشَّهَوَاتِ عِنْدَنَا
مَحَاكُمُهُ عِنْدَنَا صَيَارِفُهُ عِنْدَنَا نَقَادُ

يَا مَدَّعِي مَا هَذَا تَقُولُ الشَّيْءَ فِي
غَيْرِ وَضْعِهِ الدُّعَاءُ لَهُ مَوْضِعٌ وَوَقْتُ
الْكَلَامِ لَهُ حَالٌ وَالسُّكُونُ لَهُ أُخْرَى
وَالنَّظَرُ لَهُ حَالٌ وَالْغَضَبُ لَهُ أُخْرَى
أَيُّنَ الْعَامِلِ حَتَّى تَصْحَبِيهِ الصِّدِّيقُونَ
يَزِيدُونَ جَمِيعَ الزَّمَانِ عَلَيْهِمُ
الْعِبَادَةُ فِيهِ وَاجِبَةٌ شُكْرُ الْمُتَعَمِّمِ
يُقَارِبُونَ التَّعَمُّ بِالنَّطَاعَةِ وَالشُّكْرِ
نَا مَرُّكَ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْحَلَالِ أَقْصَرُ
مِنْ هَذَا الْحَلَالِ إِنْ أَكْثَرْتَ أَذَاكَ
أَحْذَرُكَ إِلَى اخِذِ الْمُبَاحِ الْمُشْتَرِكِ
بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِنْ أَخَذْتَ
ذَلِكَ أَذَاكَ أَحْذَرُكَ إِلَى اخِذِ
الشُّبْهَةِ وَالشُّبْهَةُ إِلَى الْحَرَامِ وَ
الْحَرَامُ إِلَى النَّارِ أَلَا هَذَا مِنْ مَنَ هَذَا
فِي الْحَلَالِ وَآمَّا الزُّهْدُ فِي الْحَرَامِ
فَذَلِكَ وَاجِبٌ قَدْ يَرُدُّ وَإِسْرَافُ إِلَى
الْقَلْبِ فَيَعْبُزُ عَنْ حَمْلِهِ كَالْأَمْرِ
إِذَا جَاءَ نَعْيٌ وَلَيْهَا تَضَرُّعٌ وَ

اے احمق تیرا دعوے تو اُس کی محبت کا ہے اور نقصان
کے دفع کرنے اور نفع کے کھینچنے کا تو اُس سے طلب گار
ہو رہا ہے تو دور ہو جا۔ تو اولیاء اللہ کی جماعت سے نہیں ہے
تو خلقِ افروز اور ہواؤ خواہشوں کا بندہ اور پیرو ہے ہمارے
پاس تمہاری کسوٹیاں صرف تمہارے پر کھنے والے موجود ہیں۔
اے مدعی یکبارہ دعا ہے۔ تربات کو اُس کے غیر موقع محل پر
پر کھ رہا ہے۔ دعا کا ایک محل و وقت ہے۔ کلام کے لیے ایک
حالت ہے اگر کون کے لیے دوسری حالت۔ تو بد و نظر کے
لیے ایک حالت ہے اور آنکھ بند کرنے کے لیے دوسرا حال
عمل کرنے والا کہاں ہے کہ تو جس کی صحبت میں رہے صدیقی
لوگ ہر زمانہ میں منعم کا شکر ادا کرنے کے لیے عبادت کو واجب
جانتے ہوئے عبادت میں زیادتی کرتے رہتے ہیں نعمتوں کا
مقابلہ طاعت و شکر کے ساتھ کرتے رہتے ہیں۔ ہم تجھے تھوڑے
سے حلال مال لینے کی بقدر ضرورت اجازت دیتے ہیں تو ہی تھوڑے
سے حلال پر انگفا کر۔ اگر تو نے اسے زیادتی کے ساتھ لیا تو اُس
کا لینا تجھے اُس مباح کے لینے کی طرف پہنچا دے گا جو کہ عام
مسلمانوں کے درمیان میں مشترک ہے۔ اور اگر تو نے اسے لیا تو
اس کا لینا تجھے مشتبہ مال کے لینے کی طرف پہنچائے گا۔ اور وہ
مشتبہ مال حرام کی طرف لے جائے گا اور حرام مال تجھے دوزخ
میں لے جائے گا۔ زہاد وہی ہے جو کہ حلال میں زہد رہے رغبتی
کرے۔ اور حرام میں زہد کہ ناپس وہ تو سب پر واجب ہی ہے
کبھی قلب کی طرف ایسی چیز وارد ہوتی ہے جس کے برداشت
کرنے سے قلب عاجز ہوتا ہے وجہ کرنے لگتا ہے اس کی
مثال اُس مال جیسی ہے جس کو اپنے بچہ کے مرنے کی خبر سنیے اور

وَنَحْنُ نَبَايَهَا يَعْجُزُ الْعَقْلُ عَنْ حِيلِهِ
يَعْنِي بِهِ السَّمَاءَ وَالْوَجْدَ مُخَالَطَ النَّاسِ
بِالدُّعَاءِ وَنَوَافِظِهِمْ وَنَعَايَشُهُمْ بِالْكَفِّ
وَقُلُوبِنَا بَارِكَةً نَاظِرَةً إِلَى وَعْدِ اللَّهِ
إِلَى طَعَامِ الْفَضْلِ إِلَى بَيْتِ الرُّسْرِ
إِثْرُهُدَى فِي مَشِيئَتِكَ لَتَطْفُرَ بِمَشِيئَةِ
الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ مِنْ شَرْطِ الْمُحِبَّةِ
تَوَلَّوْا الْمَشِيئَةَ وَالْإِمْرَ اذْكِرْ بَيْنَمَا أَنْتَ
كَذَلِكَ إِذَا نَطَقَ لِسَانُكَ وَاسْتَمِعْتَ
أُذُنَاكَ وَفَتَحْتَ عَيْنَاكَ جَاءَتْ الْأَنْطَانُ
وَالْإِكْرَامُ وَجَاءَ صَفَاءُ الْأَسْرَارِ شَمَارُ
وَجَوَاهِرُ جَاءَتْكَ الْخِدْمَةُ وَالْخِدْمَةُ
خَدَمَكَ الْكُلُّ وَحَمَدَكَ الْكُلُّ وَبَاهِي
بِكَ الْحَقُّ الْكُلُّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا
أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوا وَمَا نَهَىكُمْ
عَنْهُ فَاتَّقُوا إِمْتَنُوا أَمْرًا لِلَّهِ وَأَمْرًا لِلَّهِ
إِعْمَلُوا فِيهَا فِي هَذِهِ الطَّرِيقِ أَنَا وَلَا
نَحْنُ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
فِي قَوْلِهِ عَمَّا وَجَلَّ وَالسَّمَاءَ وَالطَّارِقِ
أَفْسَمَ اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ يَا سَمَاءُ وَمَنْ طَرَفَهَا
طَرَفَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهَا
هَبَّتُهُ ثُمَّ بَيَّنَّتُهُ بَيِّنَاتٍ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَكَلَّمَهُ
رَبُّهُ وَمَا أَكْرَبَ عَيْنِي رَأْسَهُ وَيَعْنِي قَلْبَهُ كَمَا

وہ اس پر چینی کپڑے پھاڑنے لگے عقل اُس کی برداشت سے عاجز
ہوتی ہے۔ آپ کی مراد اس قول سے حالت وجد و سماع ہے۔ دعا
میں ہم عام لوگوں کے ساتھ شامل ہوتے اُن کی موافقت و معاشرت
کرتے ہیں حالانکہ ہمارے قلوب سرور و وعدہ الہی کی طرف نظر
کرنے والے فضل کے کھلنے اور اُن کے مکان کی طرف دیکھنے
والے ہوتے ہیں۔ تو اپنی خواہش و ارادہ سے بے پرواہ ہو جانا
کہ تو حق عزوجل کی مشیت و ارادہ سے فتح مندی حاصل کرے۔
محبت کی شرط ہی اپنے مشیت و ارادہ کا ترک کر دینا ہے۔
ناگاہ توجہ اس حالت میں ہو گا تیری زبان گویا ہو جائے گی۔
اور تیرے کان شنوائیں جائیں گے اور آنکھیں کھلیں۔ ہوئی ہوں گی۔
الطاف و اکرام الہی آئیں گے اور باطن کی صفائی پھل اور جواہرات
حاصل ہوں گے خدم و شتم موجود ہو جائیں گے کل کے کل تیری خدمت
کریں گے اور تیری تعریف میں مشغول ہوں گے اور حق تعالیٰ تمام
مخلوق پر تیرے ساتھ فخر کرے گا ارشاد الہی ہے جو کچھ تم کو رسول
دین بتائیں پس تم اُس کو قبول کرو اور جس سے وہ منع کریں اُس سے تم
باز رہو تم اللہ و رسول کے فرمان کو بجالاؤ اُن دونوں پر عمل کرو۔ اس
راستہ میں سو امانت ات کے (تو ہی تو ہے) انا و نحن ہم اور میں
نہیں ہے۔ وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن
ارشاد الہی و السماء و الطارِق کے متعلق آپ نے تفسیر فرمائی کہ اس
میں اللہ عزوجل نے آسمان اور اُس پر چلنے والے کی قسم کھائی
ہے۔ آسمان پر جو چلا وہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ اولاً آپ
کی ہمت علیانے آسمان پر ترقی کی پھر آپ کے جسم شریف یعنی
ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ساتویں آسمان تک عروج
کیا اور اپنے رب عزوجل سے کلام کیا اور آپ کے سر کی آنکھوں
نے بھی اُس کو دیکھا نیز آپ کے قلب مطہر کی آنکھوں نے جب کہ

كَانَ عَبْدُكَ سَرَى فِي السَّمَاءِ وَسِرًّا
 فِي الْأَرْضِ يَعْنِي قَلْبِهِ وَفِي السَّمَاءِ
 يَعْنِي رَأْسِهِ وَهَكَذَا كُلُّ مَنْ صَحَّ قَلْبُهُ
 يَرَى قَلْبَهُ سَرَّابًا وَيَقْطَعُ الْحُجُبَ
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَسْرَارِ فَالْهِمَمُ
 تَطْرُقُ وَالْأَسْرَارُ تَسِيرُ صُدُورُ الصِّدِّيقِينَ
 يَنْوَرُ أَسْرَارُ دِيَارِ الْعَالَمِينَ صُدُورُ
 مُضَيَّعَةٍ اتَّقُوا هَذِهِ أَسَاسَةَ الْمُؤْمِنِ الْقَلْبُ
 إِذَا قَرَّبَ صَكَّرَ سَمَاءَ فِيهَا نُجُومُ الْعِلْمِ
 وَشَمْسُ الْمَعْرِفَةِ يَسْتَنْحِي الْمَلَائِكَةُ
 بِهَذِهِ الْأَتُورِ مَا مِنْ نَفْسٍ رَأَتْ
 عَلَيْهَا حَافِظًا مِنَ اللَّهِ تَعَالَى يَحْفَظُهَا
 مِنْ أَنْ تَخْطِفَهَا الشَّيْطَانُ وَاحَادُ
 أَمْرٍ أَحْفَظَتْهُمْ يَعْزُمُونَ صَفُوفًا
 يَحْفَظُهُمُ وَاللَّهُ مِنْ وَرَاءَهُمْ
 مُحِيطٌ أَنْتَ الْفَصَاحَةُ وَالْبَلَاغَةُ
 خَرَبْتَ بَيْتَكَ تَدْرِي دَرْيَا وَمِنْ
 مَكَانِكَ لَا تَبْرَحُ كَأَنَّكَ جَمَلُ الطَّاحُونِ
 لَعَلَّكَ دَعَا عَلَيْكَ بَعْضُ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ قَدْ
 عَمِيَتْ عَيْنَا بِصِيرَتِكَ ضَلَّعَتْ اللَّهُ
 فَضَّلَعَكَ اللَّهُ فِي السَّرِّيقِ تَبَدَّتْ فِي
 عَيْنٍ قَصْدِكَ الشَّيْلُ كَثُرَتْ هُمُومُكَ
 وَانْقَطَعَتْ أَجْنَحُهُ قَصْدِكَ
 بَقِيَّتْ قِطْعَةٌ لَحْمٍ بَيْنَ الدُّنْيَا
 وَالْآخِرَةِ تَحْتَاجُ إِلَى صَدِيقٍ

آپ اُس کے بندہ خاص تھے آسمان میں رات کے وقت تشریف
 لے گئے اور رب تعالیٰ کو زمین میں قلب کی آنکھوں سے اور آسمان
 میں اپنی سر کی آنکھوں سے دیکھا اسی طرح سے جس کسی بندہ کا
 جب قلب صحیح و درست ہو جاتا ہے تو اُس کا قلب اپنے
 رب تعالیٰ کو دیکھنے لگتا ہے اور جو حجابات اُس بندہ اور آسمان و
 اسرار کے درمیان میں ہوتے ہیں منقطع ہو جاتے ہیں پس یہیں
 اُس کے بڑھتی ہیں اور اسرار سیر کرتے ہیں۔ صدیقین کے سینے نور
 اسرار رب العالمین کی وجہ سے روشن سینے ہیں تمہوں کی فراست
 (داناائی و نظر) سے ڈرتے رہو قلب جب قرب الہی تک پہنچ
 جاتا ہے وہ ایک ایسا آسمان بن جاتا ہے جس میں علم کے ستارے
 اور معرفت کا آفتاب چمکتے لگتا ہے ان نوروں سے ہلکا روشنی
 حاصل کرتے ہیں۔ کوئی نفس ایسا نہیں ہے جس پر کہ اللہ کی طرف
 سے کوئی محافظ نہ ہو جو کہ اس نفس کے شیطانوں کی دستبرد سے
 حفاظت نہ کرتا ہو اور بعض افراد اولیاء اللہ میں سے ایسے بھی
 ہیں جو کہ صفیں باندھ کر فرشتے اُن کی حفاظت کرتے ہیں اور
 اللہ ان کے پیچھے سے احاطہ کرنے والا ہے۔ تو محض فصاحت
 و بلاغت میں پڑا ہوا ہے اپنے گھر کو تو نے اُجاڑ کر دیا ہے۔
 اپنے مکان کے دور میں گھوم رہا ہے وہاں سے ہٹنا ہی نہیں
 ہے گویا کہ تو جی کا ایک اونٹ ہے شاید تیرے اوپر کسی ولی اللہ
 نے بدعا کر دی ہے جس کی وجہ سے تیری داناائی کی آنکھیں
 پھوٹ گئی ہیں۔ تو نے خدا کو چھوڑا پس اُس نے تجھے راستہ
 میں چھوڑ دیا۔ تیرے قصد کی آنکھیں ڈھلکے کی بیماری جگمگاتی ہے
 تیرے غم بہت ہو گئے ہیں۔ اور تیرے قصد کے بازو ٹوٹ گئے
 ہیں۔ تو دنیا و آخرت کے درمیان میں ایک گوشت کا پڑا ہوا
 ٹکڑا باقی رہ گیا ہے۔ تو ایک سچے دوست کا محتاج ہے جو

يَدْعُو لَكَ بَعْدَ الْاِقْرَارِ بِالْاِفْلَاحِ
 اِسْتَانِيسَ الْقَوْمَ بِالْحَقِّ ثُمَّ بِالْمَلَايِكَةِ
 فَاِذَا اَنْتَسَتْ بِهَؤُلَاءِ فَتَحَ لَكَ بَابُ
 الْاِخْرَاجِ اِذَا اَنْتَسَتْ بِالْخَلْقِ مِنَ الْاِنْسِ
 ثُمَّ سَكَدَتْ ذَلِكَ فَتَحَ لَكَ بَابُ
 الْاُنْسِ بِالْحِجِّ فَاِذَا سَكَدَتْ فَتَحَ
 لَكَ بَابُ الْاُنْسِ بِالْحِجِّ فَاِذَا سَكَدَتْ
 فَتَحَ لَكَ بَابُ الْاُنْسِ بِالْمَلِكِ الْاَشْيَاءِ
 لَا تَفْعَلْ بِاَنْفُسِهِمُ النَّارُ لَا تُخْرِقُ بِطَبْعِهَا
 وَلَا الْمَاءُ يَرَوِي بِطَبْعِهِ نَارُ ثُمَّ وَدَّ
 مَا اَحْرَقَتْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 اَبُو مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِي رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ
 لَمَّا اُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ يَتَحَرَّقْ اَلَسَّنَدُ
 لَا تُحْرِقُهُ اَمَّا اِذَا اَخْلَصَتْ فِي
 اَعْمَالِكَ اَخْلَصَتْ مِنَ الْخَلْقِ اُخْرِجَتْ
 مِنْ بَيْنِهِمْ اِنَّمَا تَصِلُ اِلَى الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ بِالْخُرُوجِ مِنْ بَيْنِهِمْ وَتُظْلَبُ
 عَزَّ وَجَلَّ كَرَجُلٍ غَرِيبٍ دَخَلَ دَبَابًا
 يَطُوفُ عَلَى صَدِيقِهِ يَنْتَهِي اِلَى
 اَقْصَاهُ وَيَعُودُ اِلَى اَوَّلِهِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُ
 بَابَهُ الصَّدِيقُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ حَتَّى رَاَ اَنْ
 خَيْرَتَهُ اِسْتَحْبَبَهُ الْحُبُّ نَعَرَ اِلَيْهِ وَعَالَفَهُ
 وَصَدَّقَهُ اِلَيْهِ كَمَا فَعَلَ يُوسُفُ بِيُسُيْمِينَ
 فَقَالَ لَهُ اِنِّي اَنَا اَخُوكَ جَعَلَ اللهُ اَرْضَ
 الْقَلْبِ مَرَاةَ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِلْمِ

تیرے انلاں کے بعد تیری بھلائی کی دعا کرے تو او یا اللہ
 پھر رشتوں کے ساتھ سچا اُنس پیدا کر پس جب تو ان سب سے
 اُنس پیدا کرے گا تو تیرے لیے دوسرا دروازہ کھل جائے گا۔
 جب تو مخلوق میں سے انسانوں سے اُنس پھر مگر اس دروازہ کو
 بند کر دے گا تو تیرے لیے جنوں کے ساتھ اُنس کا دروازہ کھل
 جائے گا پس جب تو اُنس کو بھی بند کر دے گا تو تیرے لیے
 فرشتوں کے ساتھ اُنس کا دروازہ کھل جائے گا۔ تمام چیزیں
 فی ذاتہ کچھ نہیں کر سکتی ہیں بل حکم کی تابع ہیں۔ اگ اپنی طبیعت سے
 نہیں جلاتی ہے اور نہ پانی اپنی طبیعت سے سیراب کر سکتا ہے
 مرد کی اگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلا سکی۔ ابوسلم خولانی میاں لڑھ
 جب کہ اگ میں ڈالے گئے نہ جلے سمندر جانور کو باوجود اس
 کے کہ وہ اگ ہی میں رہتا ہوتا ہے۔ اگ نہیں جلاتی ہے۔ جب
 تو اپنے غلوں میں اخلاص کرنے لگے تو تو مخلوق سے رہائی
 پائے گا اُن کے درمیان میں سے نکال لیا جائے گا تو اُن
 سے نکل کر خدا کی طرف پہنچ جائے گا اور اُس کو طلب کرنے
 لگے گا اس کی مثال مثل ایک ایسے مسافر کے ہے جو کوچہ میں
 داخل ہوا اپنے دوست کی تلاش میں پھر گامنا رہتا ہے کوچہ
 کے انتہا پر پہنچتا ہے اور پھر ابتدا کی طرف لوٹ آتا ہے اور
 وہ دوست کے دروازہ کو پہنچتا بھی نہیں ہے اور دوست
 اُس کی طرف دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب اُس کی حیرت
 کو وہ معلوم کر لیتا ہے اُس کو محبت غالب ہو کر باہر نکال لیتی
 ہے اور وہ باہر آکر اُس سے معافہ کرتا ہے اور اُس کو اپنے
 سے چپا لیتا ہے۔ جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی
 بنیامین کے ساتھ کیا تھا اُن سے کہا تھا کہ تحقیق میں تمہارا
 بھائی انوں۔ اللہ عزوجل نے قلب کی زمین کو انہی معرفت و علم

بِاللهِ عَمَّ وَجَلَّ تَكْلِشَاءَةً وَ سَيُتَوْنَ
 نَظَرَةً إِلَى بَيْنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَوْ
 لَوْلَا أَنْ جَعَلَهُ قَدَرًا لَتَقَطَّعَتْ وَتَمَّتْ
 الْقُلُوبُ إِذَا صَمَّ وَاسْتَقَرَّ بِقُرْبِ الْحَقِّ
 أَجْوَى خِلَالَهُ أَتَهَارًا مِّنَ الْحِكْمِ
 لَا تُتْقَنُ الْخَلْقُ بِهَا جَعَلَهُمْ
 لِلدِّينِ رَوَاسِيَ الْكِبِيرِ مِنْهُمْ
 مَوْضِعُ النَّبِيِّ وَالصَّغِيرِ مَوْضِعُ
 الصَّحَابَةِ وَدُونَ ذَلِكَ مَوْضِعُ
 السَّابِعِينَ عَمِلُوا بِمَا قَالُوا امْتِثَالًا
 لِلْمُرْقُورِ وَفِعْلًا وَسِرًّا وَعَلَانِيَةً
 قَرَّتْ بِهِمْ أَعْيُنُ النَّبِيِّينَ وَبَاهَى
 اللهُ عَمَّ وَجَلَّ بِهِمُ السَّلَاةُ يَا
 طُوبَى لِمَنِ اتَّبَعَهُمْ وَخَفَّفَتْ عَنْهُمْ
 أَثْقَالُ الدُّنْيَا وَالْأَعْيَالِ قَوْمٌ عِنْدَهُمْ
 شُغْلٌ شَاغِلٌ عَنِ الْإِكْتِسَابِ قِيَامٌ
 بِمَصَالِحِ الْخَلْقِ عِنْدَهُمْ
 كَأَوْلَادٍ لَا يَتَعَلَّقُونَ بِالدُّنْيَا وَالْأَنْبِيَا
 تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِمْ وَ يُعْرِضُونَ عَنْهَا
 هَذَا الَّذِي فِي يَدِكَ كَيْسَ لَكَ بَلَهُ هُوَ
 مُشْتَرِكُ الْجَبْرِانِ شَرِكَاؤُكَ
 كَسْبُكَ جُعِلَ فِي يَدِكَ لِمَا أَخَذَ وَالْأَجْرُ
 وَأَنْفَعُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِينَ فِيهِ
 لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ وَأَسْرَجِيرَانِكَ
 أَطْعِمِ الْفَقْرَاءَ فَإِنَّ دَامَ الصَّدِيقُ

کی قرار گاہ بنایا ہے رات اور دن میں میں سوساٹھ مرتبہ عزوجل
 اس کی طرف نظر ڈالتا رہتا ہے۔ اگر وہ قلب کے لیے قرار عطا نہ
 فرماتا البتہ قلب ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور پھٹ جاتا قلب
 جب درست و صحیح ہو جاتا ہے اور قرب الہی میں قرار پڑ لیتا
 ہے اللہ عزوجل اُس کے درمیان میں حکمت کی نہریں اُن سے
 خلق کے نفع حاصل کرنے کے لیے پیدا کر دیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
 نے اولیاء اللہ کو دین کے واسطے بلند بہاڑ بنا دیا ہے اُن
 میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ ہے اور
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جگہ اور اُن سے کم مرتبہ تابعین علیہم السلام کی جگہ
 اُن کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اولیاء کرام نے علیہم السلام بجا آوری
 امر کے لیے تو کائنات ظاہر و باطن ان حضرات کرام کے ارشادات
 پر عمل کیا جس سے انبیاء کرام کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور اللہ تعالیٰ
 نے اُن سے فرشتوں پر نحر فرمایا۔ خوبی و برکت ہے اُن کے لیے
 جنہوں نے اُن کا اتباع کیا دنیا اور اہل و عیال کے بوجھ اُن پر
 سے ہلکے کر دیئے گئے۔ یہ ایسی قوم ہیں جن کے پاس ایسا شغل ہے
 جو ان کو کمائی کرنے سے روکتا ہے وہ خلق کی مصلحتوں کے
 لیے قیام کرنے والے ہیں مخلوق اُن کے نزدیک مثل اولاد
 کے ہے۔ وہ دنیا سے علاقت نہیں رکھتے حالانکہ دنیا اپنے آپ
 کو اُن پر پیش کرتی ہے اور وہ اُن سے اعراض کرتے رہتے
 ہیں۔ یہ چیز جو کہ تیرے قبضہ میں ہے صرف تیری نہیں ہے بلکہ
 مشترک ہے تیرے پڑوسی بھی اُس میں شریک ہیں۔ تیری کمائی
 تیرے ہاتھ میں مواخفا و راجح کے لیے دی گئی ہے ارشاد باری
 ہے اور تم اُس مال میں سے خرچ کرو جس میں تم خلیفہ بنائے گئے
 ہو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو دیکھے تو اپنے پڑوسیوں کی
 خیر گیری کیا کر فیروں کو کھانا کھلایا کر۔ کیوں کہ دوست کا گھر

صَبِيحٌ وَذَاخِلُهَا وَاسِعٌ أَيْنَ مَنْ عَلِقَ
بَابَ الْخَلْقِ وَوَقَفَتْ عَلَى بَابِ
الْحَقِّ وَانْزَلَ خَوَائِجَهُ بِرَبِّهِ اقْطَعِ
الْأَسْيَابَ وَاخْلَعْ الْأَمْرَ بَابَ شَرِّ أَنْظُرْ
مَا تَرَى قِفْ عَلَى بَابِهِ وَتَوَسَّدا
الصَّبْرَ عَلَى الْأَمْرِ قَدْرًا وَفَضْلًا
تَقْطَعُ وَلَا تَتَكَلَّمْ حِينَئِذٍ تَرَى عَجَبًا
تَرَى التَّكْوِينَ كَيْفَ تَجْعَلُ حَالَكُ وَ
الرَّحْمَةَ كَيْفَ تُرَبِّيكَ وَالْمَحَبَّةَ
كَيْفَ تَزْنُقُكَ الدَّائِرَةَ كُلَّ الدَّائِرَةِ
عَلَى السُّكُوتِ بَعْدَ الْحَاجَةِ وَهِيَ
حَالَةٌ مُبَاهَاةِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ بِالْعَبْدِ
يَحْرِمُ عَلَيْهِ مَوَاضِعَ الْخَلْقِ وَالْأَسْيَابِ
حَتَّى يَرْدَّكَ إِلَى مَوَاضِعِ قَرِيبِ الْحَقِّ
عَزَّ وَجَلَّ إِذَا حَصَلَ فِي حَاجِرٍ لُطْفُهُ
الرَّائِحَةُ تَكْفِيهِ رَائِحَةُ الْإِمِّ تَكْفِيهِ
الرَّحْمَةُ أَمْ مَنْ يُجِيبُ الْمَضْطَرَّ إِذَا
دَعَا يَضْطَرُّكَ حَتَّى تَلْغُوهُ يَحِبُّ
إِلَاحَاةَ فِي الدُّعَاءِ يَسُدُّ الْأَبْوَابَ
فِي وَجْهِكَ حَتَّى تَقِفَ عَلَى بَابِهِ
فَإِذَا رَأَى أَبْوَابَ الْقُرْبِ مَفْتُوحًا
كَالْأَمْرِ تَغْلِقُ الْبَابَ دُونَ
وَلَدَيْهَا وَتَوَمَّى الْجِيْرَانِ
أَنْ لَا يَفْتَحُوا لَهُ بَابًا
لِغَوْرٍ مِنْ شَرِّدِكَ خَرَجَ قَعْدًا

تک ہے اور اس میں داخل ہونے والا کفائش والا ہے۔ وہ کہاں ہے جس نے
مخلوق کا دروازہ بند کیا ہو اور حتیٰ کے دروازہ پر اگر کھڑا ہوا ہو اور انچی حاجتوں
کو اس کے روبرو اگر پیش کیا ہو تو سبوں کو قطع کر دے

اور دوستوں سے

علیحدگی کرے پھر دیکھ کہ تجھے کیا کچھ نظر آتا ہے مولیٰ تعالیٰ
کے دروازہ پر کھڑا ہو جا اور مصیبتوں پر صبر کو تکیہ بنائے۔ اُس
کی قضاء قدر تجھے پارہ پارہ کر دے اور تجھے تکلیف نہ ہو۔
اُس وقت تو عجائبات قدرت کو ملاحظہ کرے گا تو تکوین کو
دیکھے گا کہ وہ تیرا کیا حال بناتی ہے اور رحمت کو دیکھے گا کہ وہ
کو وہ تیری کیسی پرورش کرتی ہے۔ اور محبت کو دیکھے گا کہ وہ
تجھے کیسے رزق پہنچاتی ہے سارا دار و مدار حاجت کے بعد
سکوت اختیار کرنے پر ہے اور وہی حالت بندہ پر خدا تعالیٰ
کے نافرمانی کی ہے اُس پر مخلوق اور سبوں کے منافق مواقع
سب حرام کر دیتا ہے یہاں تک کہ اُس کو اپنے قرب کے
مواضع پر کوٹا لانا ہے جب اُس بندہ کو خدا کے کنار ماطفت
اور اُس کے لطف کی گود کی بو آنے لگتی ہے تو اُس کو وہ بو
تکلیفوں کی بو سے رحمت بن کر کفایت کرتی ہے ارشاد الہی
ہے آیا ہے کوئی جو مضطر کی دعا کو قبول کرے جب کہ وہ اُس کو
پکارے تجھے وہ مضطر اس لیے کرتا ہے تاکہ تو اُس کو پکارے
وہ دعائیں گواہ گرائے کو پسند کرتا ہے۔ وہ تمام دروازوں
کو تیرے اوپر بند کر دیتا ہے تاکہ تو اُس کے دروازہ پر جا
کر ٹھہرے ترار پکڑے پس جب اولیاء و مقربین الہی نے
سبوں کے دروازہ کو بند اور قرب الہی کے دروازہ کو کھلا دیا
اُس میں داخل ہو گئے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی
مال اپنے بچے پر دروازہ بند کر دے اور پڑوسیوں کو وصیت کر

اَنْ لَا يَفْتَحُوا لَهُ بَابًا يَمُرُّ مِنْهُ
 تَخْرُجَ فَعَدَّ بَابًا كَبِيرًا نَادِيًا كُلَّ بَابٍ
 يَتَوَحَّجُ عَلَيْهِ يَدَاكَ مُعَلِّقًا يَحُودُ
 اِلَى بَابٍ اَمَامَهُ الْحَقُّ يُضَيِّقُ عَلَى
 عَبْدِهِ لِيُذَكَّرَ اِلَيْهِ وَلَا يُعَلِّقُ قَلْبَهُ
 بِالْخَلْقِ يَنْبَغِي لِلْفَقِيرِ الصَّادِقِ اَنْ لَا
 يَطْلُبَ رِافَقَ نَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بَدَّ
 طَالِبًا فَلْيَطْلُبْ قَدْرًا كِفَايَةً رَاذَا
 قَرَّبَكَ وَابْتَلَاكَ تَنْعَمَ بِبَلَاءِهِ وَ
 لَا تَشْغَلَكَ بِبَلَاءِكَ الرَّغْبَةُ فِي
 الْأَشْيَاءِ تُشَوِّشُ عَلَيْكَ قُرْبَكَ
 مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَالصَّبْرُ عَلَى الْبَلَاءِ
 مَنْ لَا يَخَافُ اللَّهَ تَعَالَى لَا عَقْلَ لَهُ
 بَلَدُهُ بَلَاءٌ شَحَنَةٌ خَرَابٌ عَنْهُ يَلَا
 رَاعٍ مَا كَوْلَهُ الدَّيْبُ الْكَافِرُ الْخَوْفُ مَنْ
 خَافَ أَذْلَهُ لَا يَسْتَفِرُّ مَكَانًا بَلَّ يَسِيرُ عَايَةً
 أَسْفَارُ الْقَوْمِ قُرْبُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ الشَّيْرُ
 سَيْرُ الْقُلُوبِ ثُمَّ سَيْرُ الْأَسْرَارِ إِذَا وَصَلُوا
 إِلَى الْبَابِ اسْتَأْذَنَ السَّيْرُ فَيُؤْذَنُ لَهُ
 ثُمَّ لَيْسْتَ أَذْنُ بَعْدَ الْأَنْسِ لِلْقَلْبِ حَتَّى
 نَجْمُ قَلْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَمَرًا وَالْقَمَرُ شَتَبَسًا وَالْخُلُوعُ
 جَلُوعٌ وَالْبَاطِنُ طَاهِرٌ الْعَبْدُ فِي
 حَالَتِهِ الْهَمِّ وَالْجَزْرِ أَخْذُ رَأْسَهُ فِي
 ذَيْفِهِ وَخَيْمَةِ سِرِّهِ عَلَى حَبْلِهِ يَرَى

دے کہ اس دروازہ کو بسبب ایک غرض کے جس کا کوہ ارادہ
 رکھتی ہے کھول دینا۔ سچا باہر کا پیر دیکھ کر شرمندہ رہتا ہوا بیٹھ گیا
 جس دروازہ پر نظر ڈالی سب کو بند پایا مگر پھر پھر ہاں ہی کے
 دروازہ کی طرف لوٹا۔ حتیٰ تعالیٰ اپنے بندہ پر اس پتے تنگی ڈالتا ہے
 تاکہ اس کو اپنی طرف پھیر لے اور اس کا قلب مخلوق کے ساتھ
 متعلق نہ ہو جائے۔ سچے فقیر کو لازم ہے کہ وہ اپنے نفس کے
 لیے آرام طلبی نہ کرے۔ پس اگر بدرجہ مجبور ہی ضرورت ہی طلب
 کی تو بقدر کفایت ہی طلب کرے نہ کہ زائد۔ جب رب تعالیٰ
 تجھے قریب کر لے اور بلا میں مبتلا کرے تو تو اس کی بلا پر
 خوش ہو۔ ورنہ وہ تجھے تیری مصیبت و بلا میں گھیر دے گا۔ دینی
 چیزوں کی رغبت تیرے اد پر تیرے قرب الہی اور بلا پر
 صبر کرنے کو تشویش میں ڈال دے گی۔ جو کہ اللہ عز و جل سے
 نہیں ڈرتا ہے اس کو عقل ہی نہیں ہے۔ بغیر کوزال کے شہر
 ویران و خراب ہے۔ بحر یاں بغیر چرواہے کے بھیڑیے کی
 خوراک ہیں اصل دین کی خوف الہی ہے جو خدا سے ڈرتا ہے
 وہ رات میں چلا کرتا ہے کسی مکان میں ٹھہرتا نہیں ہے بلکہ سیر
 کرتا رہتا ہے۔ اولیاء اللہ کے سفروں کی انتہا قرب الہی ہے
 حقیقی سیر اولیاءوں کا سیر ہے بعدہ باطن کا سیر۔ جب یہ لوگ
 قرب کے دروازہ پر پہنچ جاتے ہیں تو باطن داخل ہونے کی
 اجازت چاہتا ہے۔ پس اس کو اجازت دے دی جاتی
 ہے اس کے بعد اس قلب کے لیے اجازت چاہا کرتا ہے
 حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک کا تارا اولاً قمر
 بنا پھر چاند سے سورج ہو گیا۔ غلوت جلوت بنی اور باطن ظاہر
 بنا۔ بندہ مخصوص اپنے مد و جزر کی حالتوں میں سر کو گریبان میں
 ڈالے اور باطن کے خیمہ کوری میں باندھے تیرا تپہ تمام

وہ جواہرات جو کہ دریا میں ہیں سب اُس کو نظر آتے ہیں اور وہ اپنے ہاتھ کو اُن کی طرف نہیں بڑھاتا ہے بلکہ جو اُس کے پاس حاضر ہوتا ہے اُس کو اشارہ کرتا ہے کہ اے فلاں تو اس قدر بے لے۔ اور اے فلاں تو اتنا بیادشاہ زیبی و آسمان کے بادشاہ ہیں۔ حتیٰ عزوجل کی حضور می میں بطور نیابت و خلافت حاضر رہتے ہیں میں بادشاہ کے دروازہ پر ان کا منتظر رہتا ہوں بیداری و خواب میں تمہاری طرف دیکھتا رہتا ہوں تمہاری خاطر اس شہر کی تکفیل کو بھیجتا رہتا ہوں اور مخلوق کی آفتوں پر صبر کرنا ہوں، میں غم و رنج اور فک و حیرت میں دن رات سے ملا دیتا ہوں جب ایک قدم، آگے بڑھتا ہوں واپس ہوا کرتا ہوں۔ ابراہیم ابن اداہم علیہ الرحمہ اپنی دعا میں حیرت میں پڑ گئے پس آپ سو گئے۔ اللہ عزوجل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ارشاد کرتا ہے۔

اے ابراہیم کہو اللہم رضی الخ اے اللہ برتر مجھ کو اپنی تضا پر راضی کر دے اور اپنی بلا پر صبر دے اور اپنی نعمتوں پر شکر کی توفیق عطا فرما۔ اور میں تجھ سے تیری پوری نعمت اور ہمیشہ کی عافیت اور تیری محبت پر ثبات قدمی طلب کرتا ہوں۔ ہمارے بھائی علیہ السلام کے قلب مطہر پر ایک زم آواز ڈالی گئی۔ جس کی وجہ سے قلب پاک نے اہل و عیال سے دوری چاہی آپ غار حرا میں تشریف لے گئے جو کہ طور سینا کا ایک حصہ ہے۔ نسیم وحی کی برائے لگی حرامیں ایک غار تھا جس میں ایک عابد ابو کبشہ نامی رہتا تھا آپ وہیں اگر عبادت ربی میں مشغول ہوئے اس حالت میں آپ جو خواب دیکھتے تھے وہ مثل پسیدہ صبح کے ظاہر ہو جاتی تھی۔ دفعۃً آواز دی گئی یا محمد یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ اس آواز سے ڈر کر اپنے دو لہجہ میں تشریف لائے اور فرمایا مجھے کئی اڑھائی چادر

مَا تَحْتَ الْبَحْرِ مِنَ الْجَوَاهِرِ وَمَا يَمْتَدُّ بِهَا إِلَيْهَا يُنْزِلُ إِلَى حَاضِرٍ عِنْدَكَ أَنْتَ يَا قَلَانُ خُذْ كَذَا وَأَنْتَ خُذْ كَذَا هُمْ الْمَوْلُوكُ الْمَوْلُوكُ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْبَيِّنَاتِ وَالْخِلَافَةِ أَنَا عَلَى بَابِ الْمَلِكِ أَنْتُمْ هُمْ نَاطِلُ إِلَيْكُمْ يَقْطَعُ وَمَنْ مَّا لَكُمْ أَقْسَى أَذَى هَذِهِ الْبُكَدَةِ أَصْبِرْ تَحْتَ أَفَاتِهِمْ أَوَاصِلُ الصُّبْحِ بِالظَّهْرِ غَمًّا وَهَمًّا وَفَكْرًا وَتَرَدُّبًا كَمَا تَقْدَمُ مَتَّ قَدْ مَا دَدْتُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَدْهَمَ تَحْيِيرٍ فِي دُعَائِهِ فَغَضَّتْ عَيْنَاهُ سَمِعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ

يَا إِبْرَاهِيمُ قُلِ اللَّهُمَّ رَحِمِي بِقَضَائِكَ وَصَبْرِي عَلَى بَلَائِكَ وَأَوْزِ عَيْنِي شُكْرَ نِعَمَائِكَ وَأَسْأَلُكَ تَتَامَ نِعْمَتِكَ وَدَوَامَ عَافِيَتِكَ وَالنَّجَاتِ عَلَى مَحَبَّتِكَ يَنْبِيَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقَى عَلَى قَلْبِهِ طَنِينًا نَبَأَ قَلْبُهُ عَلَى أَهْلِهِ خَرَجَ إِلَى حِوَاءَ وَرَهَى قَطْعَةً مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ جَاءَ نَسِيمٌ رَاحِلَةٍ الْوَحْيِ كَانَ فِيهِ كَهْفٌ كَانَ فِيهِ عَابِدٌ يُقَالُ لَهَا أَبُو كَبْشَةَ جَاءَ مَكَانَهُ يَعْجُدُ رَبَّهُ بَيْنَهُمَا هُوَ كَذَلِكَ يَرَى رُؤْيَا يَكُونُ كَفَلَقِ الصُّبْحِ رَاحُ نُوْدَى يَا مُحَمَّدُ هَرَبَ مِنَ الصُّلُوبِ جَاءَكَ إِلَى بَيْتِهِ فَقَالَ تَرَى مَوْلَايَ دَ بَشَرُؤِي

إِنِّي أَسْمَعُ صَوْتًا قَبِيلَ مُحَمَّدٍ هَذَا لَا
يَتَسْتَرُّ بِالْتَّزْمِيلِ وَالْتَّذَنُّجِيرِ وَاللَّهُ
عَالِمٌ عَلَى أَمْرِهِ هَذَا الْقَلْبُ مَثَلُهُ
مَثَلُ تَوَاتٍ فِي صَحْنٍ دَائِرٍ لَا سَقْفَ
لَهَا لَهَا أَرْبَعُ حَيَّطَانٍ وَاقِفَةٌ غَيْثُ
النَّيْتَاءِ وَشَمْسُ الصَّبِيفِ تَنْزِلَانِ عَلَيْهَا
تَنْدُوتُ وَاحِدٌ لَا يَرَاهَا إِذَا ظَهَرَ
سَعْفُهَا وَشَمَخَتْ وَأَشْمَرَتْ وَأَيْنَعَتْ
إِلْتَقَطُوا مِنْهَا وَلَا سَبِيلَ لَهُمْ عَلَيْهَا
هَكَذَا الْقَلْبُ إِذَا شَاءَ انْشَرَّ الْوَلَايَةُ
بَاطِنُهُ مَكْنُونُهُ الْوَلَايَةُ مَثَلُهَا مَثَلُ
مَا مَرَّرَ الْمَلِكُ فَرَّاشٌ مُبَاطِنٌ
لَا يَزَالُ مَعَهُ إِلَّا إِذَا مَرَّ كَيْبُ
لَا تَسْأَلُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ
أَمْرِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْبَسَائِ
لَا تَهْرُبُ مِنْهُ لَا تَعْبُدُهُ إِلَّا بِطَلَبِ
هَذِهِ الْأَسْمَاءِ أَوْ شَيْءٍ تَعْمَلُ
بِالرَّحْمَةِ ثُمَّ قَالَ أَعْدِنَا عَنْ غَيْرِكَ
لَا تَشْغَلْنَا بِغَيْرِكَ أَتَيْتَ هَذَا
يَقُولُ ذَلِكَ بِوَجْهِ مُعْصَبٍ مُقْطَبِ
ثُمَّ عَطَى وَجْهَهُ وَقَامَ صَامِرًا حَا
ثُمَّ قَعَدَ وَقَالَ وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَاكَ
بَعْدَ حِينٍ قَوْمٌ يَكْمُرُهُونَ الطَّلَبَ
مَنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَا يُضَافُ إِلَيْهِمْ
الْشَّرُّ لَا تَزُكُّ الْتَفْوِضُ وَالْتَّسْلِيمُ الْشُّوقُ

سے چھپاؤ تحقیق میں ایک آواز سننا ہوں عرض کیا گیا یہ آواز
کلی اُڑھانے چادر میں پٹنے سے مخفی نہیں ہو سکتی ہے اللہ عزوجل
اپنے امر پر غالب ہے یہ قلب ہے اس کی مثال مانند ایک
گٹھلی کے ہے جو کہ ایسے گھر کے صحن میں پڑی ہو جس کے
چھت نہیں ہے چار دیواری کھڑی ہوئی ہے باطن کی
بارش اور گرمی کی دھوپ دونوں اُس پر پڑتی ہیں اور وہ گٹھلی
جمتی رہتی ہے کسی کی نظر اُس پر نہیں پڑتی ہے یہاں تک کہ جب
اُس کی شاخیں ظاہر ہوئیں اور وہ بلند ہو کر پھیل لے آیا اور وہ
پختہ ہو گئے تو لوگ اُس کو پھٹنے لگے حالانکہ اُس کی طرف پہنچتے
کا ان کو کوئی راستہ نہیں ہے اسی طور سے قلب سے جب
خدا چاہتا ہے اُس کو زندہ کر دیتا ہے ولایت ایک باطنی اور
مخفی امر ہے۔ ولایت کی مثال مثل اُس چیز کے ہے جو گزری
(یعنی مثل گٹھلی و درخت کے۔

اے مخاطب تو سوا کھانے اور پینے اور لباس کے جو کہ
ضروری چیزیں ہیں۔ کچھ اور اللہ سے سوال نہ کیا کر نہ تو اُس
سے بھاگ نہ ان چیزوں کی طلب کے واسطے تو اللہ تعالیٰ
کی عبادت کیا کر۔ تو رحمت کے مقابلہ میں کیا عمل کر سکتا ہے
پھر ارشاد فرمایا کہ اے رب تو ہم کو اپنے غیر سے بے پروا
کر دے ہم کو اپنے غیر کے ساتھ مشغول نہ کر۔ یہ بات کیا
ہے۔ اس کو آپ نے غصہ کے ساتھ اور غضب ناک لہجہ میں
فرمایا۔ بعد ازاں اپنے چہرہ کو ڈھانک لیا اور آپ چیخ مار کر کھڑے
ہو گئے۔ پھر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا اور البتہ تم اس کی خبر و
حالت بعد ایک وقت کے جان لو گے اویاء اللہ
اللہ عزوجل سے طلب کو مکروہ سمجھتے ہیں تاکہ ان کی طرف
حرص و تفرغ و تسلیم کا چھوڑ دینا نسبت نہ کیا جائے شوق

يُسِرُّمْ حُطَّوَاتِهِمْ إِذَا زَهَدَتْ فِي
الدُّنْيَا سَهْلٌ عَلَيْكَ بَدَلُهَا لِوَلِيَّاءِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحْوَالُ تَخَصُّصِهِمْ لَا
يَصِيرُ الْبَدَلُ بَدَلًا حَتَّى يَصِيرَ الْقَتَالُ
الْخَلْقَ عَلَى ظَهْرِهِ وَالرَّابُّ عَزَّ وَجَلَّ
يَحْمِلُ عَنْهُ لَاقَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يَبْرُمُ
ظَاهِرُ الْحَمْلِ عَلَيْهِ وَبَاطِنُهُ عَلَى يَدِ
رَحْمَتِهِ عَلَيْكُمْ يَا تَصَدِّيقُ وَإِنَّمَا لَةِ
النَّهْمِ مِنَ الْقُلُوبِ وَقَالَ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ هِيَ
بَعْدَ النَّوْمِ تَوَمُّرُ الْخَلْقِ وَالذَّقْسِ وَ
الضَّبْمِ وَالْهَوَى وَالْإِسْمَادَةِ يَبْقَى الْقَلْبُ
طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ الْمَنَاجَاتُ يَلْهُو عَزَّ
وَجَلَّ وَالْقِيَامُ وَالرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ
بَيْنَ يَدَيْهِ أَمَا تَرَى مَنْ زَهَدَ فِي الدُّنْيَا
لَيْثًا يَشْتَغِلُ بِهَا عَنْ حَلَبِ الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ هَكَذَا يَزْهَدُ فِي الْآخِرَةِ لَيْثًا
كُنْتُ تَعْلَهُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَتَنَبَّأُ أَنَّ
لَا تُوجِدُ الْآخِرَةَ إِلَّا تَهَا حُلُوهَ ظَاهِرِهِ
رَحْمَةً يَصِيرُ الْقَلْبُ وَالْبَشَرُ وَجْهًا يَبْكُو
عَلَى ظَاهِرِهِ مَا فِي قَلْبِهِ يُحِبُّ دَوَامَ الدُّنْيَا
لَاقَتَهُ يَعْبُدُ اللَّهَ سِرًّا يَعْمَلُهُ سِرًّا أَنْتَ فِي
وَحْشَةٍ مِنَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ مَتَى يَسْتَوْحِشُ
قَلْبُكَ مِنَ الْخَلْقِ وَيَسْتَأْنِسُ بِالْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ مِنْ بَابٍ إِلَى بَابٍ حَتَّى لَا يَبْقَى بَابٌ

ان کے قدموں کو تیز تیز چلاتا ہے۔ جب تو دنیا میں زہد کرے
گا تو تیرے اوپر دنیا کا خرچ کرنا آسان ہو جائے گا اور اللہ
کے مخصوص حالات میں جی کو ہر ایک نہیں جان سکتا۔ کوئی بدل
بدل نہیں بنتا جب تک کہ وہ مخلوق کے بوجھوں کو اپنی پیٹھ پر نہ
اٹھا لیتے ہیں اور رب عزوجل اُس بوجھ کو اُن سے اٹھا لیتا ہے
کیوں کہ وہ ہمیشہ اُس کی حضور می میں رہتے ہیں۔ ظاہر میں بوجھ
اُس بدل پر ہوتا ہے اور باطن میں دستِ رحمت پر تم اپنے
اوپر تصدیق اور تمہنوں کو قبولوں سے زائل کر دینے کو لازم پکڑو
اُس نے ارشاد الہی ان ناشئۃ اللیل الخ کی تفسیر میں ارشاد فرمایا
دلات کا اٹھنا وہ نہایت دشوار ہے (وہ نیند کے بعد مخلوق
اور نفس اور طبیعت اور خواہش اور ارادہ کے سو جانے کے
بعد ہے۔ قلب تقوایے کرتا رہے۔ اُس کا کھانا اور پینا صرف
حق تعالیٰ سے مناجات کرنا اور اس کے روبرو قیام و رکوع
و سجدہ باقی رہ جائے۔ کیا تو اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھتا جنہوں
نے دنیا میں زہد کیا تاکہ دنیا اُن کو طلب مولیٰ سے باز نہ رکھے
اسی طرح وہ آخرت میں زہد کرتے ہیں تاکہ آخرت اُس کو طلب
مولیٰ سے باز نہ رکھے اس بات کی تمنا کرتے ہیں کہ آخرت پیدا
ہی نہ کی جاتی کیوں کہ وہ شیریں ظاہر اور سراسر رحمت ہے۔
قلب و باطن اُس کا چہرہ بن جاتا ہے۔ جو کچھ اُس کے قلب
میں ہوتا ہے اُس کے ظاہر پر نمودار ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کی
ہمیشگی کو اس لیے دوست رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی چھپ کر
اُس میں عبادت کرے اور اُس سے خفیہ معاملہ کرتا رہے
تو تو اللہ تعالیٰ سے وحشت میں پڑا ہوا ہے۔ کب تیرا قلب
مخلوق سے وحشت کرے گا اور کب وہ اللہ عزوجل سے
اُنس پکڑے گا۔ دروازہ دروازہ پھرے گا کوئی دروازہ باقی

مِنْ بَلَدَةٍ إِلَى بَلَدَةٍ حَتَّى لَا يَبْقَى بَلَدَةٌ
 مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ حَتَّى لَا يَبْقَى سَمَاءٌ
 يُقِيمُ الْقِيَمَةَ عَلَى نَفْسِهِ يَقُومُ بَيْنَ يَدَيِ
 الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ يَقْرَأُ صَحَائِفَ الْحَسَنَاتِ
 وَالسَّيِّئَاتِ تَرْفَعُ لَهُ بِالنَّارِ دَبَابُ هُوَ
 بَيِّنٌ سَقُوطِ الذَّكْرِ وَالذَّبْرِ قَدْ أَسْرَكَ
 اللَّهُ تَعَالَى يَلُطِّئُهُ أَطْعَامَ النَّارِ بِمَاءِ
 رَحْمَتِهِ وَنَادَتِ النَّارُ جُزْيًا مُؤْمِنٍ
 فَقَدْ أَطْعَمَ نَوْمُكَ لَهْفِي يَقْرُبُ عَلَيْهِ
 الْعُبُورُ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَلْفِ سَنَةٍ فِي
 لَحْظَةٍ حَتَّى إِذَا قَرَّبَ مِنْ دَارِ الْمَلِكِ
 دَجَمَ إِلَى عَقْلِهِ وَإِمَارَتِهِ وَمَحَبَّتِهِ
 لِمَوْلَاهُ وَشَوْقِهِ قَالَ لَا أَدْخُلُ إِلَّا
 مَعَ الْمَحْبُوبِ أَمَا تَرَى السَّيْفَ يَقِفُ
 عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ يَقُولُ لَا أَدْخُلُ
 حَتَّى يَدْخُلَ أَبُوَايَ أَيْنَ انْجَاءُ أَيْنَ
 الشَّاهِدُ لَا يَدْخُلُ حَتَّى يُسَلِّمَهُ يَدُ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْخُلُ
 إِلَى الْمَحْبُوبِ حَتَّى إِذَا شَرَّكَ هَذَا
 مَرَّةً إِلَى الدُّنْيَا لَا سَتِيغَاءَ الْأَقْسَامِ
 لَوْلَا يَتَبَدَّلُ الْعِلْمُ وَيَسْتَدْرِكُ
 وَيَنْجَحِي فَزَخَّ سَائِلُكَ مِنَ الْخَلْقِ
 لَا تَخْرُجُ نَفْسٌ مِنَ الدُّنْيَا
 حَتَّى يَسْتَدْرِفَ قَسَمَهَا
 فَاتَّقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

نہ رہے گا ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جائے گی یہاں
 تک کہ کوئی شہر باقی نہ رہے گا۔ ایک آسمان سے دوسرے آسمان
 کی طرف جائے گی یہاں تک کہ کوئی آسمان باقی نہ رہے گا جہاں
 ٹھہرے قیامت کو اپنے نفس پر تمام کرے گا حتیٰ عزوجل کی
 حضوری میں کھڑا ہو جائے گا اپنی نیکیوں و برائیوں کے صحیفہ
 پڑھ کر دوزخ میں ڈال دیئے جانے کا متوقع ہو گا اس حال پر
 کردہ آگ میں گرنے اور اس سے گزر جانے کے خیال میں ہوتا
 ہے لطف الہی اگر اس کو پچھلے دوزخ کی آگ کو اپنی رحمت
 کے پانی سے بچا دیتا ہے اور نہ دوزخ آواز کرتی ہے اسے بیا
 دالے تو جلد گزر جائے پس تحقیق تیرے نور نے میرے شعلہ کو بجھا
 دیا۔ اس پر تین ہزار برس کے راستہ کا گزر جانا ایک لمحہ میں،
 قریب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بادشاہی گھر کے
 قریب پہنچ جاتا ہے تو اپنی عقل و ارادہ اور اپنے مولیٰ تعالیٰ
 کی محبت و شوق کی طرف رجوع لاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس
 میں بغیر محبوب کے داخل نہ ہوں گا۔ کیا تو یہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ بچہ
 گر جاتا ہے وہ بروز قیامت جنت کے دروازہ پر کھڑا ہو جائے
 گا کہے گا کہ میں اندر نہ جاؤں گا۔ تاوقتیکہ میرے والدین اس میں
 داخل نہ ہو جائیں۔ پڑوسی کہاں ہے گواہ حاضر ہونے والا کہاں ہے
 وہ داخل نہ ہو یہاں تک کہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ
 پیر و کر دے اور محبوب کی طرف داخل کر دے
 یہاں تک کہ جب اس کے لیے یہ مرتبہ تمام ہو جاتا ہے وہ دنیا
 کی طرف اپنے مقسوم حصہ لینے کے لیے لوٹا دیا جاتا ہے تاکہ
 علم الہی متغیر و منسوخ اور محو نہ ہو جائے۔ تیرا رب مخلوق سے فارغ
 ہو چکا ہے۔ کوئی نفس دنیا سے تاوقتیکہ وہ اپنا حصہ پورا نہیں
 کر لیتا ہے نہیں نکلتا ہے۔ پس تم اللہ عزوجل سے ڈرو۔

وَأَجْمَلُوا فِي الظَّنِّ مِنَ الْحَقِّ لَا
 مِنَ الْخَلْقِ إِلَّا سَبَابُ حِجَابِ أَبْوَابِ
 الْمَلِكِ مُغْلَقَةً إِذَا أَعْرَضَتْ عَنْهَا
 فَتَمَّ لَكَ بَابًا تَعْرِفُهُ بَابُ السِّرِّ
 سَأَلَ إِلَى سِرِّ فَيَنْقُصُ مِنْ غَيْرِ حَوْلِكَ
 وَفُتُوكَ الْمُؤْمِنُ يَخْرُجُ طَبْعًا قَاصِدًا
 إِلَى تَرَبُّهِ بَيْنَنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هُوَ
 تَسَدُّ الْأَهَابِ فِي الظَّرِيقِ فِي نَفْسِهِ
 وَمَالِهِ يَرْجِعُ إِلَى ذُنُوبِهِ وَإِلَى سُوءِ
 آدِبِهِ وَإِلَى تَحْرِيقِ حُرُودِ شَرِّهِ سَرَبِهِ
 لَا يَسْتَعِينُ بِالْإِدْعَاءِ وَلَا يَسْتَعِينُ
 بِغَيْرِ سَرَبِهِ بَلْ يَذْكُرُ ذُنُوبَهُ وَيَعُودُ
 عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَلَامَةِ حَتَّى إِذَا فَرَّغَ
 مِنْ ذَلِكَ رَاجَعَ إِلَى الْقَدْرِ وَالْتِسْلِيمِ
 وَالتَّقْوِيضِ مِنْ حَيْثُ الْكُلُوبُ بَيْنَنَا
 هُوَ كَذَلِكَ إِذَا مَا لَمْ يَبَأْ مَفْتُوحًا وَمَنْ
 يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ابْتِلَاءً
 لِيَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُ وَبَلَّوْنَاهُمْ بِأَحْسَنَاتِ
 وَالسَّيِّئَاتِ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ سَتَائِمَ قَلْبِ ابْنِ
 آدَمَ بِالْخَيْرِ وَالشَّرِّ بِالْعِزِّ وَالذُّلِّ
 وَالْعَبَاثَةِ وَالْعَفْرِ حَتَّى إِذَا اعْتَرَفَ
 بِاللَّعْمِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الشُّكْرُ
 وَالشُّكْرُ لِلْمَلَاةِ لَا يَتَحَرَّكُ اللِّسَانُ وَالْجَوَارِحُ وَعِنْدَ
 الْبَلَاءِ الْعَبْرُ وَعَدَمُ الْإِسْتِعَانَةِ بِالْغَيْرِ إِلَّا عِزْرَاتُ
 بِالذُّنُوبِ الْجَوَارِحُ حَتَّى انْتَهَتْ حَطْوُهُ الْحَسَنَةَ وَالسَّيِّئَةَ

اور تمہاری طلب خوبی کے ساتھ حق تعالیٰ ہی سے ہونا چاہیے
 نہ مخلوق سے۔ سبب پر وہ اور اڑیں۔ اُن کی وجہ سے بادشاہ کے
 دروازے بند ہیں جب تو ان سببوں سے اعراض کرے گا تو بادشاہ
 تیرے لیے اپنی معرفت کا دروازہ کھول دے گا۔ جس کو تو پہچانتا
 ہے سر کا دروازہ جو مضبوطی سے بند ہے وہ بلی تیری طاقت و
 قوت کے کھل جائے گا۔ مسلمان کی طبیعت رب تعالیٰ کی طرف
 قصد کر کے نکلتی ہے وہ مسلمان اسی حالت میں ہوتا ہے کہ راستہ
 میں اُکراؤں کے جان و مال کی بابت اُن تیں پکڑ لیتی ہیں پس وہ
 گناہوں اور بدادوں اور مخالفتِ حد و شرعیہ کی طرف لوٹ
 آتا ہے۔ پھر وہ دعا سے اور خدا کے غیر سے مدد نہیں مانگتا
 بلکہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے اور اپنے نفس پر ملامت کرتا
 ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ تو
 بحیثیتِ تلوّب تضاوت در اور تسلیم و تقویض کی طرف رجوع لانا
 ہے وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ ناگاہ وہ اللہ کی طرف
 سے ایک کھلا ہوا دروازہ دیکھتا ہے۔ اور جو کوئی اللہ سے
 ڈرتا ہے وہ اُس کے لیے ایک راستہ نکال دیتا ہے اُس کی
 جائے اسی لیے ہوتی ہے تاکہ اُس کے عمل کو دیکھے ارشاد
 ہے۔ اور ہم نے اُن کو بھلائیوں اور بُرائیوں کے ساتھ
 آزمایا۔ ابن آدم کا قلب خیر و شر عزت و ذلت و دولت و فقر
 کے ساتھ ہی درست ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ جب
 خداوندی نعمتوں کا اقرار کرتا ہے اور وہ شکر ہے اور شکر
 اطاعت کرنا ہے اُس کی زبان و اعضا کچھ حرکت نہیں کرتے
 ہیں وہ بلا کے وقت صبر کرتا رہتا ہے اور غیر اللہ سے مدد
 نہیں چاہتا اپنے جرم و گناہوں پر اقرار کرتا رہتا ہے۔
 یہاں تک کہ جب اُس کے نیکی و بدی کے قدم انتہا پہنچیں

إِذَا هُوَ بِنَابِ الْمَلِكِ خَطَا خُطْوَةَ الشُّكْرِ
وَعُطْوَةَ الصَّبْرِ وَالْفَائِدِ الشَّوْفِيَّةِ
رَأَى بَابَ الْمَلِكِ مَأْمَى هُنَاكَ مَا لَا
عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا
خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ يَنْقُطُ نَوْبَةُ الْحَسَنَاتِ
وَالسَّيِّئَاتِ يَأْتِي الْمَحَادَثَةُ وَالْمَكَالِمَةُ
وَالْمُحَالَسَةُ أَتَعْقِلُ هَذَا.

يَا عِمَّا قِيَّ يَا جَمَلَ الطَّاحُونِ
يَا أَحْمَقُ أَنْتَ فِي قِيَامٍ وَقُعُودٍ بِلَا
إِخْلَاصٍ تُصَلِّي لِلنَّاسِ وَتَصُومُ وَعَيْنُكَ
إِلَى أَطْبَاقِ النَّاسِ وَإِلَى مَا فِي
بُيُوتِهِمْ.

يَا خَارِجًا عَنِ الْأَنَامِ يَا مُبَدِّرًا
عَنْ صِفَةِ الصِّدِّيقِ وَالرَّبَّانِيِّينَ أَمَا
تَعْلَمُ إِنِّي كَبِيرُكُمْ مِنْشَأُكُمْ وَمَحْكُمُكُمْ
أَجْهَدُ جَهْدًا لَوْ أَقْطَعُ طَبْعَكَ عَنِّي
جَرَدَ سَيْفُكَ عَلَيَّ مَا أَنْتَ عَلَى شَيْءٍ
يَا جَوْيْهِلُ فِي حَبْلِكَ أَفْضَلُ لَكَ
أَنْصَحُ وَأَرْحَمُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَتْ
ذُنْدِيئًا مَرَاتِيًا دَجَالًا تُعَاقِبُ فِي قَبْرِكَ
عُقُوبَةَ السَّافِرِينَ فَقَصِّرْ مِنِّي أَنْتَ عَلَيْهِ
تَعَرَّالْبَسِ لِبَاسِ الشَّقَاوَى أَنْتَ
عَنْقَرِيْبٌ مَيِّتٌ لَا عَدَاوَةَ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ سَتَدُكُرُ مَا أَقُولُ
لَكَ الصَّلَامُ تُسَبِّحُ مَا وَدَّيْتَهُ

جالتے ہیں اُس وقت وہ بادشاہی دروازہ پر شکرو صبر کے قدیموں
سے چلتا ہے اور توفیق الہی اُس کی تائید (کیسے چنے والی) ابن جاتی
ہے وہ بادشاہ کی دروازہ پر پہنچ کر وہاں ایسا جلوہ دیکھتا ہے
کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھا اور جو نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی ہنر
کے دل پر خطرہ بن کر گزرا نیکی و بدی کی نوبت منقطع ہو جاتی
ہے اُسے بات حیات کرنے اور ہم کلامی وہ نشینی کا مزہ حاصل
ہو جاتا۔

اے عراقی کیا تو اسے سمجھتا ہے اے چکی کے اونٹ
اے احمق تو توفیق خلاص کے قیام و قعود میں مشغول ہے۔ تیری
غماز و روزہ آدمیوں کے لیے ہوتا ہے اور تیری نگاہ آدمیوں
کے طبقوں اور ان کے گھر کی چیمڑوں کی طرف لگی
ہوئی ہے۔

اے مخلوق سے علیحدہ ہونے والے اے صدیقوں
اور اللہ والوں کی صف سے علیحدہ ہو جانے والے کیا تو
یہ نہیں جانتا کہ میں تمہارا بڑا تمہارا چیرنے کا ادا تمہاری کسوٹی
ہوں۔ تو اپنی کسی کوشش کو اپنا طبق مجھ سے جھین لے اپنی
ننگی تلوار مجھ پر اٹھا۔ تو کسی چیز پر قائم نہیں ہے۔ نہ قابل اعتبار
اے ادنیٰ سے ادنیٰ جاہل میں تیری رسیوں میں مضبوطی کے
لیے بل دیتا ہوں۔ تیری خیر خواہی کرتا ہوں اور مہربانی کرتا ہوں
بحقیق مجھے ڈر ہے کہ میں تو زندیق ریا کار دجال ہو کر نہ مرے
تجھے تیری قبر میں منافقوں کا سزا عذاب دیا جائے پس تو جس حال
میں مبتلا ہے اُس کو حکم دے۔ تو ننگا ہو جاؤ تو تقوایے کا لباس
پہن لے تو عنقریب مرنے والا ہے میرے اور تیرے
درمیان میں کوئی عداوت نہیں ہے جو کچھ میں تجھ سے کہہ رہا ہوں
عنقریب تو اسے یاد کرے گا۔ نیک ادنیٰ کی صورت اُس

عَنْ حَالِهِ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ كَلَّ
لِسَانُهُ نَطَقَ بِهِ اسْتَعْنَى بِهِ وَ
اِقْتَفَرَ إِلَيْهِ كُنْتُ أَسْمَعُ فِي
صَغُرِي وَ أَنَا فِي بَكْدِي قَائِلًا
يَقُولُ لِي .

يَا مُبَارَكُ فَأَهْرُبُ مِنْ ذَلِكِ
الصَّوْتِ وَإِنِّي لَا أَسْمَعُ فِي الْخُلُوعِ
قَائِلًا يَقُولُ لِي إِنِّي أَرَاكَ بِخَيْرٍ .

إِنْ أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَعَلَيْكَ
يُمْلَأُ نَمَاتِي إِذَا سَأَيْتُ النَّسَاءَ يَهْرُبُ
مِنِّي فَأَعْلَمُ أَنَّ مُنَافِقَ الْمُؤْمِنِ
إِذَا غَمَصَ عَيْنِي رَأْسِهِ انْفَتَحَتْ
عَيْنَا قَلْبِهِ سَأَلِي مَا هَذَا لَكَ وَإِذَا
غَمَصَ عَيْنِي قَلْبِهِ انْفَتَحَتْ عَيْنَا
سِرِّهِ سَأَلِي مَوْضِعَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَتَصَارِيفَهُ فِي خَلْقِهِ فِيمَا خَاطَبَ
اللَّهُ بِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي
اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِي
وَبِكَلَامِي وَقَرَّبْتُكَ إِلَيَّ كُنْتُ يَوْمًا
تَرَعُ عَلَيَّ غَنَمًا فَشَرَدَتْ مِنْهُمْ وَاحِدَةٌ
فَبَتَعَتْهَا إِلَى أَنْ أَدْرَكْتُهَا وَتَدَا
عَيْنَيْتَ فَضَمَمْتُهَا إِلَيْكَ وَقُلْتَ
لَقَدْ اتَّعَبْتَ نَفْسَكَ وَاتَّعَبْتَنِي
دَوَاءَ الْمُحْجُوبِ النَّظَرُ فِي

کے حال سے خبر دیتی رہتی ہے جو کوئی اللہ کو پہچان لیتا ہے اس
اُس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے وہ اُسی کی مدد سے بولتا ہے اُسی
سے طالب غنا رہتا ہے اور اُسی کی طرف محتاج بنا رہتا ہے
میں اپنے بچپن میں اپنے شہر میں ایک کسنے والے کی آواز کو
سنا کرتا تھا کہ وہ کہتا تھا۔

اے مبارک اے مبارک۔ پس میں اُس آواز سے بھاگ
کرتا تھا۔ اور تحقیق اب غلوت میں کسی کہنے والے کی آواز سنا
کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھ سے کہا کرتا ہے۔ میں تجھ کو بہتری
میں پاتا ہوں۔

اے مخاطب اگر تو اپنی بھلائی چاہتا ہے۔ پس تجھ پر
میرے ساتھ رہنا لازم ہے جب میں کسی انسان کو اپنے سے
بھاگتا ہوا پاتا ہوں پس میں یہ جان لیتا ہوں کہ تحقیق یہ منافق ہے
ایمان دار جب اپنے سر کی آنکھوں کو بند کرتا ہے تو اُس کے
قلب کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور اُس کو باطنی تجلیاں نظر آنے
لگتی ہیں۔ اور جب وہ اپنے قلب کی آنکھوں کو بند کر لیتا ہے تو
اُس کے باطن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں پس اُس سے وہ مقام الہی
اور مخلوق میں اُس کے تصرفات کا معائنہ کرنے لگتا ہے اُن
چیزوں میں سے جس سے اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام
سے خطاب فرمایا یہ بھی تھا کہ تحقیق میں نے تم کو اپنی رسالت و
کلام کے ساتھ اردو دوسرے آدمیوں پر برگزیدہ بنایا اور تم کو
اپنے سے نزدیک کر لیا۔ ایک دن وہ تھا جو تم بھگیاں چرا
رہے۔ تھے پس اُن میں سے ایک بکری بھاگ گئی تم نے اُس
کا پیچھا کیا یہاں تک کہ تم نے اُس کو پکڑ لیا حالانکہ تم تھک گئے تھے
پس تم نے اُس کو اپنے سے چٹا لیا اور کہا کہ تو نے اپنے آپ
کو بھی تھکایا اور مجھے بھی تھکا دیا۔ محبوب کی دوا اپنے حجاب

کے سبب پر غور کرنا اور اُس سے توبہ کر لینا اور اُس کے ردِ پرو
اقرار کرنا ہے۔ جو لوگ کہ ہر وجہ سے معصوم و محفوظ ہوتے ہیں اُن
کے لیے راستہ میں تگ و دو (یعنی تصرفات و اختیارات کا برتنا)
نہیں ہوتا ہے یہاں تک کہ توحشوں اور میدانوں اور دونوں
بر یعنی بُر خلق و بر نفس اور دونوں بحر یعنی دریا و حکم اور دریا علم اور
کنارا کو قطع نہ کرے تیرا کام معتبر ہو گا اور یادِ اللہ کے لیے نہ
رات ہے اور نہ دن۔ اُن کا کھانا بیماریوں کا سا کھانا ہے اور
اُن کا سونا ڈوبتے ہوؤں کا سامنا اور اُن کا کلام محض بضرورت
ہوتا ہے۔ جو کوئی اللہ عز و جل کو پہچان لیتا ہے اُس کی زبان گونگی
ہو جاتی ہے۔ لیکن جب خدا چاہتا ہے تو اسے نئی زندگی بخش
دیتا ہے وہ بغیر آلات بغیر ترتیب بغیر مہلت بغیر سبب کے
بلنے لگتا ہے۔ اُس کی زبان اور اُس کی انگلی میں کچھ فرق نہیں ہوتا
ہے۔ کیونکہ اس حالت میں نہ حجاب ہوتا ہے اور نہ قیدیں اور
نہ دروازہ اور نہ دربان اور نہ موقفی اور نہ شیطان اور نہ سلطان۔ نہ قلب
اور نہ پورے۔ پھر ارشاد فرمایا جو آج غائب رہا اُس نے
نقصان پایا تو کہہ دے کہ یہ پہلا اور دوسرا قدم رکھنے میں حاصل
نہیں ہوتا ہے تو کہہ دے کہ اپنے خانہ وجود سے نکلتا پہلا قدم
ہے اور دوسرا قدم نعمت الہی الحمد للہ رب العالمین
ہے اور دروازہ پر کھڑا بعدہ اُس کے دیدار کے وقت
ایاک نعبد و ایاک نستعین (تیری ہی عبادت کرتے
ہیں اور ہم تجھی سے مدد چاہتے ہیں) بعد دیدار کے واسجد
واقتراب (سجدہ کر اور قریب ہو جا) تو نعمتوں کو نیز اللہ
کی طرف نسبت نہ کر تو تو مشرک ہے تو نعمتوں کو اُس کے غیر
کی طرف نسبت کر کے اللہ کی نعمتوں کا بدل ڈالنے والا ہے

سَبَبِ حِجَابِهِ وَ التَّوْبَةِ عَنْهُ وَ
الْإِدْعَانُ لَدَيْهِ الْمُعْصُومُونَ الْمُعْصُومُونَ
الْمَحْفُوظُونَ مِنْ كُلِّ وَجْهِ لَيْسَ لَهُمُ
التَّكْوِينُ فِي الطَّرِيقِ كَلَامٌ حَتَّى تَقْطَعَ
الْفَيَا فِي وَالْفَيْصَاءِ الْبَرِّيْنَ وَالْبَحْرَيْنِ
بِرَّ الْخَلْقِ وَبِرَّ النَّفْسِ بِحَوَالِكُمْ وَبِحَرِّ
الْعِلْمِ وَالسَّاحِلِ لِلْقَوْمِ لَا كَيْلَ لَهُمْ
وَلَا كَهَامٍ أَكْلُهُمْ أَكْلُ الْمَاضِي وَتَوَهُّمُ
تَوْهُمُ الْغُرْفِ وَ كَلَامُهُمْ عَنْ ضَرْوَةٍ
مَنْ عَرَفَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لِسَانِهِ
لَكِنْ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ يَنْطِقُ بِلَا أَدْوَاتٍ
بِلَا تَرْتِيبٍ بِلَا مُهْلَةٍ بِلَا عِلَّةٍ لَا فَرْقَ
بَيْنَ لِسَانِهِ وَاصْبُوحِهِ إِذَا لَا حِجَابَ
وَلَا قُيُودَ وَلَا بَابَ وَلَا بَوَابَ وَلَا
إِذْنَ وَلَا اسْتِئْذَانَ وَلَا تَوَلِيَّةَ وَلَا
عَزْلَ وَلَا شَيْطَانَ وَلَا سُلْطَانَ لَا
جَنَانَ وَلَا بَنَانَ ثُمَّ قَالَ خَابَ مَنْ
غَابَ الْيَوْمَ قُلْ لَا يَجِيئُ فِي أَوَّلِ الْخَطْوَةِ
وَالثَّانِيَةِ قُلْ أَلَا وَ أَوَّلُ الْخُرُوجِ مِنْ
بَيْتٍ وَجُودِكَ وَالثَّانِيَةِ هِيَ نِعْمَتُهُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْوُقُوفُ
عَنِ الْبَابِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
عِنْدَ رُؤْيَاكَ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ بَعْدَ
رُؤْيَاكَ لَا تُضَيِّعُ النَّعْمَةَ إِلَى غَيْرِهِ
أَنْتَ مُشْرِكٌ أَنْتَ مُنْعِبٌ نِعَمَ اللَّهِ غَيْرُ

اس لیے اللہ نے جو نعمت کی تیرے نفس کے لیے تھی اس کو بدل دیا۔ تو اپنی زنا رکھ کر اور کھڑا ہو کر آج تک کہ تو اپنے باطن سے توبہ نہ کرے اور اندرونی اخلاص پیدا نہ کرے تیرے ظاہر کا اعتبار نہیں۔

اے غلام اے چھوٹے بچے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت حاصل ہوا آپ نے اس کو برسوں چھپایا بعض نے بعض کو کھالیا۔ یہاں تک کہ آپ کو وحی پہنچی گئی کہ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اس کو پہنچائیے اور تو ذرا سی چیز دیکھتا ہے تو اس کو ظاہر کرتا پھرتا ہے۔ اور اس کو چھپاتا نہیں تیرے گھر میں آسمان پر سے کپڑوں کی گٹھری اُپڑی اور تیرے گھر کا دروازہ کھول دیا اور خریداروں کو بکار کرنے لگا اور مجھے خرید کر وہ ہو گئے کہ ہے کہ وہ گٹھری پڑوسیوں کی بطور عاریت وامانت ہو چار چیزیں ہیں جن سے قلب کی اصلاح ہوتی ہے۔ اول لقمہ میں نظر کرنا (کہ حلال ہے یا حرام) دوسرے عبادت کے لیے فارغ البال ہونا۔ تیسرے کرامت کی حفاظت جو کچھ حاصل ہو اس کی نگہبانی کرنا چوتھے ان چیزوں کا چھوڑ دینا جن کی تجھے خبر ہی نہیں۔ یہ امر کامل پر ہیز گاری اور استغناء الہی پر حاضری اور حفاظت دین کی بار بار طلبی سے حاصل و درست ہوا کرتا ہے۔ ایمان والا اپنے کھانے پینے میں ٹھہرا رہتا ہے۔ قرآن وحدیث سے اجازت طلب کیا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے مولے عزوجل سے قریب ہو جاتا ہے تو وہ ایسے مال پر پہنچ جاتا ہے کہ اس کے حکم سے سکم اور اس کی ممانعت سے ممانعت کرتا ہے اس کے علم سے عالم بنتا ہے اور اس کی بھر سے دیکھنے لگتا ہے۔ تم مرنے سے پہلے خدا سے تجدید عہد کرو عنقریب جب غبارِ ہٹ

اللَّهُ مَا يَنْفُسِكَ مِنْ نِعْمَةٍ رَاقَطَمَ
رُتَاكَ وَارْجِعْ لَا عِبْرَةَ يَطَاهِيَا
حَتَّى يَتُوبَ بَا طُنْكَ وَ تَخْلَصَ
سَرِيرَتَكَ .

يَا غُلَامُ يَا غُلَامُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ النَّبِيُّ
كَتَمَهَا سِنِينَ أَكَلَ بَعْضَهَا بَعْضًا حَتَّى
قِيلَ لَهُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَأَنْتَ
تَرَى شَيْئًا تَنْظُرُهُ لَا تَنْكُمُهُ وَقَعَتْ
عَلَيْكَ رُزْمَةٌ ثِيَابٍ مِنْ سَمَاءِ
دَارِكَ فَتَحَتْ بَابَكَ وَقُلْتَ لِشَرِّ
مَنْ لَعَلَّهَا لِلْجِيرَانِ عَارِيَةً وَدِيْعَةً
أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ مِنْهَا إِمْلَاحُ الْقَلْبِ
الْأَوَّلُ النَّظَرُ فِي الْقِمَّةِ وَالثَّانِي الْفَرَاغُ
بِلَطَاعَةِ وَالثَّالِثُ صِيَانَةُ الْكِرَامَةِ وَ
الرَّابِعَةُ تَرْكُ مَا يُتَذَلُّكَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ أَمَّا النَّظَرُ فِي الْقِمَّةِ فَمَا عِنْدَكَ مِنْهُ
خَبْرٌ لَنْتَمَا يَصِيحُ لِهَذَا الْأَمْرِ بِالْوَرَعِ
الشَّافِي وَالْوَقُوفُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
الْمُتَأَنِّدَةُ لَهُ لِيَحْفَظَ الدِّينَ الْمُؤْمِنُ
يَقِفُ فِي أَكْلِهِ وَشُرْبِهِ يَطْلُبُ الْإِذْنَ مِنْ
الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ حَتَّى إِذَا اقْرَبَ مِنْ مَوْلَاهُ
عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَمْرًا مَرَّةً وَنَهَى بِنَهْيِهِ
يَعْلَمُ بِعِلْمِهِ يَبْصُرُ بِبَصَرِهِ جَدُّو الْعَهْدِ
بِهِ قَبْلَ الْمَوْتِ سَوْفَ تَرَى إِذَا أَنْجَلِي

الْغُبَارُ

جلئے گا تم حقیقت کو معلوم کر لو گے۔

اے جھوٹا رے جاہل اے غافل البتہ تم اس کی خبر پھوڑی
دیر کے بعد معلوم کر لو گے۔

(سوال) خیانت والے نفس کے فتوے کا کیا اعتبار کیا
جاوے جواباً ارشاد فرمایا تو نفس سے یہاں تک جہاد کر کہ وہ
مر جائے پھر اس کو دوسری زندگی فقیر و عالم و مطمئن بنا کر دے
اس کی شہوتوں اور لذتوں کے دروازے بند ہو جائیں تو نفس کو
اس کی شہوتوں سے یہاں تک روک کر کہ وہ دُبلّا ہو جائے جب
وہ دُبلّا ہو جائے گا اس کی خواہشیں ٹوٹ جائیں گی اور پھر وہ
مجاہد کی وجہ سے اپنا قلب بن جائے گا۔ اویار اللہ رات کے
آنے اور بال بچوں کے سو جانے کی آرزو کیا کرتے ہیں کیوں کہ
وہ مکلف ہیں وہ بیویوں اور بچوں کے بوجھوں کو خدا کی طرف کون
و قرب کی حالت میں اٹھانے والے ہیں اُن کے اعضاء ظاہری
بہوں میں حرکت کرتے رہتے ہیں جب تو بلا سے پہلے متقی و
پدہیزگار ہو جائے گا تو تیز ارجوح بلا کے وقت بھی اسی کی طرف
ہو گا تو بلا کا دفع کرنے والا سوا اس کے کسی کو خیال نہ کرے گا
تو خیر و شر دونوں کو اسی کے پاس سے آنا ہوا جائے گا۔ اور
نقصان و نفع عزت و ذلت امیری و فقر کو اسی کی طرف سے
سمجھے گا۔

يَا بَطَّالَيْنِ يَا جَاهِلَيْنِ يَا عَاجِلَيْنِ
لَتَعْلَمَنَّ نَبَاكَ بَعْدَ حِينٍ
سَوَالِ-النَّفْسُ الْخَائِنَةُ كَيْفَ
يَفْتَوَاهَا فَاجَابَ جَاهِدْهَا حَتَّى تَمُوتَ
ثُمَّ نَحْيِيهَا شَرًّا اَخْرِقْ فِيْهَا عَالِمَةً
مُطْمَئِنَّةً يَفْلِقُ بَابَ شَهْوَاتِهَا وَلَذَائِهَا
اِحْبِسْهَا عَنْ شَهْوَاتِهَا حَتَّى اِذَا ذُلَّتْ
رَجَعْتَ شَهْوَاتِهَا اِلَى كَسْرَةِ نَصِيرِ قَلْبِكَ
بِالسَّجَادَةِ الْقَوْمُ يَتَسَنَّنُونَ مَجِيئِي اللَّيْلِ
تَوَمَّرَ اِلْيَالٍ لَا تَهْمُ مُكَلَّفُونَ مُحْتَلُونَ
اَنْقَالَ الْعِيَالِ وَالْاَسْبَابِ مَعَ سُكْرٍ
قُلُوْبُهُمْ اِلَى رَبِّهِمْ جَوَاهِرُ حُمَمٍ تَتَحَوَّلُ
فِي الْاَسْبَابِ اِذَا كُنْتَ مُتَقِيًا قَبْلَ
الْبَلَاءِ لَمْ تَرْجِعْ حِينَ الْبَلَاءِ اِلَّا
اِلَيْهِ لَمْ تَرَلَهُ كَانِثًا اِلَّا هُوَ تَرَى الْخَيْرَ
وَالشَّرَّ يَخْرُجَانِ مِنْ عِنْدِهِ وَالصَّرَّ وَ
النَّفْعَ وَالْعَرَّةَ وَالذُّلَّ وَالْعَنَى وَ
الْفَقْرَ.

(سوال) بعض اہل اللہ کا جو یہ قول ہے کہ جس کی نظر تجھے
فائدہ نہ دے اس کا کلام تجھے فائدہ نہ دے گا اس کے کیا
معنی ہیں آپ نے جواباً ارشاد فرمایا۔ اویار اللہ کی آنکھوں
اور دلوں سے دنیا و آخرت دونوں غائب ہو گئی ہیں اور انھوں
نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے۔ پس اگر وہ تجھے دیکھتے
ہیں تجھے نفع پہنچاتے ہیں۔ ولی جب خشک زمین کو دیکھتا ہے۔

سَوَالِ مَا مَعْنَى قَوْلِ بَعْضِهِمْ مَنْ
لَمْ يَنْفَعَكَ لِحْظُهُ لَمْ يَنْفَعَكَ لَفْظُهُ
قَالَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَوْمٌ غَابَتِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةُ عَنْ عِيُونِهِمْ وَعَنْ قُلُوْبِهِمْ
وَأَفَاقِهِمْ فَإِنْ لِحْظُهُ لَفْظُهُ لَفْظُهُ
إِذَا نَظَرَ الْوَلِيَّ إِلَى أَمْرٍ يَسْتَحْتَ

أَحْيَاهَا اللَّهُ وَأَبْنَاهَا أَوْ يَهُودِيٍّ أَوْ
نَصْرَانِيٍّ لَهَذَا هُمُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ
لَهُ قَائِلٌ لَمْ تَزَلْ تُعَارِنُقْ هَذِهِ
الْحَشْبَةَ وَهِيَ دُمَانَةُ الْكُرْمِيِّ فَقَالَ
لَا تَهْمَا قَرِيبَةٌ مِنِّي وَتَرَامِي أَشْيَاءُ
وَلَا تُخْبِرُ وَلَا تَنْمُ فَبَذَلَكَ أَعَانِقُهَا
فَعَالَ لَهُ فَتَحَنَّنَ أَقْرَبُ إِلَى قَلْبِكَ قَالَ
يَا ابْنَ دَايَتِي إِنَّمَا تَكُونُونَ كَذَلِكَ إِذَا
اتَّقَيْتُمُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَبِلْتُمُوهُ
خَفِئْتُمُوهُ وَطَلَبْتُمُوهُ كُنْتُ أَكُونُ
خَادِمًا لَكُمْ مُحِبًّا إِذَا نَهَى هَذَا الْعَبْدُ
وَتَرَايَا وَتَجَاهَدَا فَتَحَمَّ اللَّهُ
تَعَالَى وَقَرَّ بِهِ وَأَدْنَاهُ
إِذَا أَعْمَضَ عَنِ الْإِطْلَافِ
عَلَى الْعِلْمِ أَسَاهُ الْعِلْمُ وَأَظْلَعَهُ
أَلِ سُهْمَالٍ وَالذُّبُولُ وَالتَّجَاهُدُ
مِنْ حُسْنِ الْأَذْبِ الْقَوْمُ نَطَقُوا
بِجَوَادِرِهِمْ وَفُتُو بِهِمْ وَسَرَّ أَلْبَهُمْ
وَخَلُّوا إِلَهُهُمْ مِنْ مَكَارِمِ مَرِيَّتِهِمْ
صَامُوا وَأَتَقِيَاءَ صَارُوا كَرَمَاءَ
عِنْدَكَ مَعْبُودٌ أَحَدَكُمْ
وَمَاهِمَةٌ وَدِينَانَةٌ إِذَا
ذَهَبَ عَنْهُ وَفَامَتْ
قِيَامَتُهُ وَتَفُوتُهُ
مَكْلُوفَةٌ جُمُعَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ

تو اس کو اللہ زندہ کر دیتا ہے اور اس میں سبزہ اگادیتا ہے یا
جب یہودی و نصرانی کی طرف دیکھ لیتا ہے البتہ اللہ عزوجل
ان کو ہدایت دے دیتا ہے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا
کہ آپ ہمیشہ اس لکڑی کی کرسی کے پایہ سے معانفہ کرتے رہتے
ہیں اُسے لگے لگاتے ہیں جواب دیا اس لیے کہ وہ مجھ سے
قریب ہے اور بہت سی چیزوں کو دیکھتا ہے اور وہ کسی کو
خبر نہیں دیتی اور چغلخوری نہیں کرتی پس اسی واسطے میں اُسے
لگے لگاتا رہتا ہوں۔ سائل نے آپ سے کہا پس ہم آپ کے
قلب کی طرف بہت زائد قریب ہیں جواب دیا۔

اے میرے بھائی تم ایسے جب ہوتے جب کہ تم
اللہ سے ڈرتے اور تم اس کا دھیان رکھتے اور تم اس کا
خوف کرتے اور تم اس کے طلب گار ہوتے اس حالت
میں میں تمہارا خادم و دوستدار خود بن جاتا جب بندہ زہد
کرتا ہے اور خدا کی طرف رجوع لاتا ہے اور جہاد کرتا ہے
تو اس پر اللہ تعالیٰ دروازہ قرب کا کھول دیتا ہے اور اس
کو اپنا قرب بخشتا ہے اور اپنے نزدیک کر لیتا ہے جب
وہ علم پر خردوار ہونے سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو وہ اس
کو ہر قسم کا علم دے دیتا ہے اور اس پر خبردار ہونے سے
گمنامی و خموشی اور خوف الہی سے ڈبلا ہو جاتا ہے۔ اور
مجاہدہ نفس کرنا حسن ادب میں سے ہے۔ ادیان اللہ مکارم
الہیہ کو اپنے اعضا اور قلوب اور بواطن و غلوٹ سے ظاہر
کیا کرتے ہیں پس اللہ کے نزدیک وہ متقی و کریم ہو جاتے
ہیں۔ تمہارا معبود تو درہم و دینار ہے۔ جب تم میں سے کسی
کے پاس سے وہ جاتا رہتا ہے تو اس کی قیامت قائم ہو
جاتی ہے اور اس کی جمعہ و جماعت فوت ہونے لگتی ہے

لَا يُبَايِعُ أَوْ يَمُوتُ لَهُ وَلَكِنْ قَابِضٌ
فَاجِرٌ يَكْثُرُ جَزَعُهُ وَ يَطْدُبُ
الْإِسْتِئْثَانِ بِأَخْذِ الْخَلْقِ وَالْمَلَائِكَةِ
مَعَهُ لَا يَسْتَأْنِسُ بِهِمُ الْعَبْدُ إِذَا صَفَا
قَلْبُهُ اسْتَأْنَسَ بِالْمَلَائِكَةِ وَ قَدْ
يُحَدِّثُهُ فِي خَلْقِهِ

يَا غَائِبًا عَنِ الْحَقِّ يَا غَائِبًا عَنِ
الدِّينِ وَالشَّرْعِ يَا قَائِمًا مَعَ الدُّنْيَا
وَالنَّفْسِ وَالطَّبْعِ يَا عَائِدًا الْخَلْقِ
يَا نَاسِيَ الْحَقِّ لَا بُدَّ مِنْ لِقَاءِ اللَّهِ
تَعَالَى إِنَّهُ أَلَانَ أُشْرَكَ الْخَلْقَ وَ
النَّفْسَ وَ قَدْ آمَنَتْ الْحَقُّ أَنَّ سَوَى
الْعِلْمِ لَهُ بَاطِلٌ سَوَى ذِكْرِهِ بَاطِلٌ كُلُّ
مُعَا مَلِكَةٍ يَغْيِرُهُ حَاسِرَةً طَالِبِ الدُّنْيَا
كَتَبَرُ وَ طَالِبِ الْآخِرَةِ قَلِيلٌ وَ طَالِبِ الْحَقِّ
عَزَّ وَ جَلَّ قَلِيلٌ مَنْ قَلِيلٌ أَنْتَ مَعَ دُنْيَاكَ
كَلِيلًا وَ تَهَارَاتِ سَتَحْدُ مَكَ وَ تَقْطَعُكَ نَحْنُ
نَسْتَحْدُ مَرْكَ وَ مَا نَقْلَبُ فِيهَا

فَكَيْفَ أَنْتَ يَا مُدْبِرُ لَا بُدَّ فِيهَا
بَيِّدِ الشَّرْعَ وَالْعِلْمَ مَا يُفْتِيَانِكَ بِهِ
خُذْ وَ مَا لَمْ يُفْتِيَاكَ بِهِ فَا مُتَنِمْ
مَا تُحْسِنُ تَنَاجَى رَبِّكَ تَوَقَّفْ عِنْدَ
بَيْعِكَ وَ شَرَايِكَ وَ لَقَمَتِكَ وَ
أَخْذِكَ وَ عَطَائِكَ وَ كَلِمَتِكَ
مَا كَانَ اللَّهُ فَا نَتَمِّدُكَ

وہ اُس کی پروا بھی نہیں کرتا ہے۔ یا کسی کا فاسق و فاجر بیٹا مارجاتا
ہے تو کثرت سے جزع فزع کرتا ہے اور مخلوق سے اُس
طلب کرتا ہے حالانکہ فرشتہ اُس کے ساتھ رہتے ہیں وہ
اُن سے اُس نہیں پکڑتا۔ بندہ کا جب قلب صاف ہو جاتا ہے۔
وہ فرشتوں سے انوس ہو جاتا ہے اور وہ خلوت میں اُس سے
ہم کلام ہوتا ہے۔

اے حق اور دین اور شریعت مقدسہ سے غفلت کرنے
والے۔ اے دنیا و نفس و طبیعت کے ساتھ قائم رہنے والے
اے خلق کے بچاری اے حق عزوجل کے بھول جانے والے
تیرے لئے اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا ضروری ہے تعالیٰ شانہ
تو اُس سے ابھی ملے تو خلق و نفس کو چھوڑ دے۔ بہ تحقیق تو اس
پائے گا۔ حق یہ ہے کہ خدا کے علم و ذکر کے سوا ہر چیز باطل و غیب
ہر معاملہ جو کہ غیر اللہ کے واسطے کیا جاوے ٹوٹے و نقصان والا
ہے۔ دنیا کے طلب گار بہت ہیں اور آخرت کے طلب گار کم
اور حق کے طلب گار تو بہت ہی کم کم سے بھی کم ہیں تو رات دن
اپنی دنیا کے ساتھ رہتا ہے وہ تجھ سے خدمت لیتی ہے اور
وہ تجھ سے قطع کر لیتی ہے۔ ہم اُس سے خدمت لیتے ہیں
اور اُس میں ہم تو جہ نہیں کرتے۔

پس اے بد نصیب تیری کیا حالت ہے۔ دنیا میں تیرے
یہ شریعت و علم کے ہاتھ سے حصہ کا لینا ضروری ہے جو کچھ
وہ دونوں فتولے دیں اُس کے مطابق لے اور جس کا وہ دونوں
تجھے فتولے نہ دیں پس تو اُس سے باز رہ۔ تو اپنے رب تعالیٰ
سے اچھی طور پر راز و نیاز کا طریقہ ہی نہیں جانتا ہے تو اپنی
خرید و فروخت اور خور و نوش اور اپنے دین میں اور گفتگو کے
وقت تو قف کیا کر۔ جو کچھ کہ اللہ کے واسطے ہو پس اُس کو نصیبت

وَمَا كَانَ لِغَيْرِهِ مَا نَتَه عَنْهُ إِذَا
غَلَبَتِ الْمَحَبَّةُ سَقَطَ التَّمَيُّزُ بَيْنَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بَيْنَ الْعَطَاءِ وَ
الْمَنِّ بَيْنَ الْقَبُولِ وَالسَّوْدِ لَامِتِلَاءُ
قَلْبُهُ مِنْ حُبِّهِ اتَّحَدَ خَيْرٌ مَحْبُوبِهِ
وَسُوءُهُ اتَّحَدَتْ أَبْوَابُهُ وَجِهَاتُهُ
الْحُبُّ جَمَعَ بَيْنَ ذَلِكَ لَاتَّحَدَ
الْخَبَرُ وَالْعِيَانُ الشُّرُّ وَالنَّفْعُ أَبَدًا
قَلْبُهُ فِي وَجْدِهِ تَامَرَةً يَجِدُ بِذِكْرِ
اللَّهِ جَلَالًا وَأُخْرَى بِذِكْرِ اللَّهِ لَهْ
جَمَالًا نَهَارُهُ دَاهِشٌ كُلَّمَا قَرُبَ
إِلَيْهِ بَعْدَ كُنْهٍ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
كُلَّمَا قَرُبَ مِنْهَا بَعْدَتْ حَتَّى انْتَهَى
إِلَى إِيَّيْ أَنَا اللَّهُ هَكَذَا الْقَلْبُ يَذِي
أَنْوَارَ الْقُرْبِ كُلَّمَا تَقَدَّمَ بَعْدَتْ
حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابَ أَجَلَهُ انْقِطَاعُ
الْخَطَرَاتِ أَجَلُهُ يَنْقَلِبُ الْإِمْرُ
يَصِيرُ الطَّالِبُ مَطْلُوبًا وَالْفَاعِلُ
مَقْصُودًا وَالْمُرِيدُ مَرَادًا أَجْدَبَةٌ
مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ
الثَّقَلَيْنِ يَرَى عَبْدُهُ خَائِرًا مِنْ
بَيْتِ طَبْعِهِ وَشَهْوَتِهِ وَهَوَاهُ
مُؤَدِّيًا لِلْخَلْقِ وَتَأْمِينًا
لِلشَّهَوَاتِ طَالِبًا لَهُ
مُتَغَيِّرًا يَفْتَوِمُ وَيَقْعُدُ

سمجھا کر اور جو کچھ کہ غیر اللہ کے واسطے ہو تو اس سے بچا کر جیب
محبت غالب ہوتی ہے دنیا و آخرت میں دین قبول و رد کرنے
کے درمیان میں تمیز کرنا ساقط ہو جاتا ہے۔ محب کا قلب محبوب
کی محبت سے پُر ہو جاتا ہے اس کی بھلائی و برائی ایک ہو
جاتی ہے۔ اور اس کے دروازے اور چھتیں متحد ہو جاتی
ہیں۔ محبت اُن کے درمیان میں جمع کر دیتی ہے تفرق کو اٹھا دیتی
ہے۔ خبر و مشاہدہ نقصان و نفع یکساں و
برابر ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اپنے قلب سے وجد میں رہتا ہے
کبھی اُس کا وجد ذکر بھلائی میں ہوتا ہے اور کبھی ذکر جمالی میں غرض
ہر دم مولے کی یاد سے مزے لیتا رہتا ہے۔ اُس کا تمام دل
مدہوشی میں گزرتا ہے جیسے جیسے یہ اُس کی طرف قریب ہوتا ہے
وہ اس سے دوری کرتا ہے جیسے جیسے مولے علیہ السلام کی طور والی
اُگ جوں جوں یہ اُس سے قریب ہوتے گئے وہ اُن سے دور
ہوتی گئی یہاں تک کہ مولے علیہ السلام صداداتی انا اللہ کا طرف
داخل ہو گئے (میں ہی تو اللہ ہوں) یہی قلب کا حال ہے وہ قریب
کے نوروں کو دیکھتا ہے جب اُگے بڑھتا ہے۔ تو وہ نور
دور ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ نوشتہ امر اپنی میعاد پر
پہنچ جاتا ہے خطروں کا منقطع ہو جانا اس مقام کی انتہائی مدت
ہے یہاں پر پہنچ کر معاذ برحق ہو جاتا ہے طالب مطلوب
اور قاصد مقصود اور مرید مراد بن جاتا ہے۔ اللہ عزوجل کے
جذبات میں سے ایک جذبہ دونوں جہان کے عمل سے
بہتر ہے وہ اپنے بندہ کو اپنی طبیعت و شہوت و خواہش کے
گھر سے باہر اور خلق کو رخصت کر دینے والا اور شہوتوں کو چھوڑ
دینے والا اپنا طالب ایک حالت پر قائم نہ رہنے والا
ملاحظہ کرتا ہے کبھی وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کبھی بیٹھ جاتا

لَا تَزَادُ وَلَا تَحِلُّ وَلَا رَفِيقٌ
يُؤَاحِلُ الصَّبِيَاءَ بِالظَّلَامِ صَبَاً
وَصَلَوَةً وَمُجَاهِدَةً بَيْنَهُ هُوَ عَلَى
ذَلِكَ فَإِذَا هُوَ عَلَى بَابِ قَرْبِهِ
فِي حُجْرٍ لَطِيفٍ عَلَى مَا يَدْرُهُ وَفَضْلِهِ
تَأْخُذُ إِلَى سَابِقَتِهِ تَحِبُّ الْعَالِي وَانْتِ فِي
النَّحْوِ رُحْبُ الْجَنَّةِ وَلَا تَعْمَلُ عَمَلَهَا
قَالَ بَعْضُهُمْ رَحِيسُ نَفْسِكَ عَيْنِ
الْمَالُوفَاتِ لَا تَأْكُلُ بِطَبْعِهِ وَلَا تَتَنَاوَلُ
لُفْتَهُ إِلَّا بِتَوْقِيعٍ مِنَ اللَّهِ وَلَا تَتَنَاوَلُ
دَوَاءً إِلَّا بِأَمْرِهِ يَتَقَلَّبُ مَرَّاجُهُ بِمَا يَخْرُجُ
عَنْ كُتُبِ الطِّبِّ وَفَتَوَاهُمُ وَهُوَ يَتَوَلَّى
الصَّالِحِينَ وَطَبِيبُهُ الْمَحْبُوبُ فِي بَيْتِهِ
هُوَ يَتَوَلَّى أَغْدِيَّتَهُ وَمَشْرُوبَاتِهِ شَمَّةٌ
صَوْرُهُ صَرْحُهُ عَظِيمُهُ وَقَامٌ يَمِيلُ تَارَةً
عَنْ يَمِينِهِ وَتَارَةً عَنْ شِمَالِهِ وَدَفْعٌ يَدِيهِ
إِلَى السَّمَاءِ مُتَسِيرًا بِالسَّلِيمِ وَكَذَلِكَ
أَوَّلُ الْآخِرِ مَجْلِسُهُ شَمَّةٌ قَالَ وَاحْرِيْقَاهُ وَآ
حُصْبَتَاهُ عَلَيْكُمْ شَمَّةٌ مَدَايِدُهُ لِلدُّعَاءِ
وَقَعْدٌ لِلدُّعَاءِ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ شَمَّةٌ عَادَ وَ
قَامَ يَتَلَوُّنَ وَجْهَهُ تَارَةً صَفْرَةً وَ
تَارَةً حُمْرَةً الْقَلْبُ إِذَا ارْتَفَعَ عَنِ
الدُّنْيَا وَصَارَ ضَرِيعَتِ قَرِيبِ الْحَقِّ تَأْتِي
الْعِصْمَةُ مِنَ الْخَلْقِ فِي الْجُمْلَةِ مِنَ الْعَرْشِ
إِلَى الثَّرَى كَانَ الْخَلْقُ لَمْ يَخْلُقُوا كَانَ اللَّهُ

ہے نہ اس کے پاس تو شہ ہے اور نہ سواری اور نہ ساتھی دن کو رات
سے روزہ اور نماز اور مجاہدوں سے ملتا رہتا ہے تاکہ وہ اپنی اسی
حالت میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو بندہ قرب الہی کے
دروازہ پر طفت خداوندی کی آغوش میں اس کے فضل کے دست خوان پر
اپنے سابقہ تقدیر کی طرف متوجہ پاتا ہے منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے
تیری خواہش بلدی کی ہے اور تو تخت الشری میں پڑا ہوا ہے نہ جنت
کو دوست رکھتا ہے لیکن تو اس کے سے عمل نہیں کرتا ہے۔ ایک
بزرگ کا قول ہے کہ تو اپنے نفس کو مہذب چیزوں سے روک لے
نہ تو اپنی خواہش طبع سے کچھ کھا اور نہ ایک فقر اٹھایاں تک کہ فرمان
نشاہی ملے اور نہ تو بغیر اس کے حکم کے کسی دوا کا استعمال کر بغیر اس کے
قلب کا مزاج غلات کتب طب اور طبیبوں کے فتوے کے نہ بولے
گا۔ ارشاد الہی ہے وھو یتولی المصالحین وہ نیک بندوں کا
خود کار ساز ہے اس کا محبوب طبیب اس کے گھر کے اندر موجود ہے
وہ اس کی غذاؤں اور شرابوں کا نگہاں کار ہے یہ فرما کر آپ نے
ایک بڑی پیچ ماری اور کھڑے ہو گئے آپ کبھی دائیں طرف اور
کبھی بائیں طرف جھک جاتے تھے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان
کی طرف تسلیم و رضا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھادیئے تھے۔
آخر مجلس تک آپ کی یہی حالت رہی پھر فرمایا اے سوزش ناوٹے
تمہارے لیے اس کی مصیبت ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے
پھیلا دیئے اور دعا کے واسطے بیٹھ گئے اور کلام نہ کیا بعد اسی
اول حالت میں آپ پھر کھڑے ہو گئے آپ کے چہرہ کانگ متغیر
ہو رہا تھا کبھی زرد پڑتا تھا اور کبھی سرخ۔ قلب جب دنیا سے
اٹھ جاتا ہے اور قرب الہی کا مہمان بن جاتا ہے تو مخلوق کی طرف
سے فی الجملہ اس کو عصمت حاصل ہو جاتی ہے عرش سے لے کر زمین
تک گویا مخلوق کے نزدیک پیدا ہی نہ ہوئی۔ گویا اللہ نے اس کے

مَا أَحَدَتْ شَيْئًا كَانَ اللَّهُ مَا أَحَدَتْ
 شَيْئًا كَانَ لَا خَلْقَ غَيْرُهُ يَعْنِي صَاحِبُ
 هَذَا الْقَلْبِ الْمُؤَصَّوْفِ وَاحِدٌ لِيَوْاحِدٍ
 مُحِبٌّ وَمَحْبُوبٌ طَائِلٌ وَمَطْلُوبٌ ذَاكِرٌ
 وَمَذْكُورٌ لَا يَرَى غَيْرَهُ وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ جَاءَ فِي خَبَرٍ فِيهِمَا يَكُونُ مِنْ بَلَاءٍ
 يَأْتِي هَذِهِ الْبَكَّةَ شَقٌّ دَعَا لَا هِلَ
 الْبَكَّةَ بِأَلَدِهِ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ كَالْمِذَلِّ
 لَعَنَ رِيَّ أَنْ فِي هَذِهِ الْبَكَّةَ مَنْ يَسْتَحِقُّ
 الْقَتْلَ وَالصَّدْبَ وَلَكِنْ لِعَيْنِ تَكْرُمُ الْفَتْ
 عَيْنِ تَهْلِكُنَا بِهِمْ تَأْخُذُنَا بِدُورِهِمْ أَيْشَ عَيْلَنَا
 فَنَحْنُ يَقُولُ ذَلِكَ بِكَلَامٍ مُعْصِبٍ جَعَلَتِ الصَّدِيقُ
 وَالْعَدُوُّ فِي كَيْدِ الْقَدَرِ ذَابَا صَارَ سَبِيكَةً وَاحِدَةً
 لَا تَطْلُبُ شَيْئًا مِنَ الْكِرَامَاتِ الْمُعْجَزَاتِ
 تَكُنْ هُوَ لَا أَدْرَأُ أَنْتَ لَا تَزَاحِمِ الْأَنْبِيَاءَ فِي
 الْمُعْجَزَاتِ وَالْأَوْلِيَاءَ فِي الْكِرَامَاتِ
 أَنْ أَرَادَتْ قُرْبَ الْحَقِّ وَصَحْبَتَهُ إِذَا
 دَامَتِ الصُّحْبَةُ لَقَمَكَ شَيْئًا أَكَلْتَ
 كَسَاكَ شَيْئًا لَيْسَتْ تَمَيَّنِي هَذِهِ الْأَشْيَاءُ
 حِجَابٌ وَرَدُّهَا بَعْدَ مَجِيئِهَا حِجَابٌ
 الْأَوْلِيَاءُ إِذَا سَلَكَ بِهِمْ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ
 وَجَلَّ يَخْدُمُهُمُ الْجَنُّ وَالْإِنْسُ وَالْمَلَكُ
 أَيْنَمَا سَقَطُوا لَقَطُوا حَتَّى يَبْلُغُوا
 حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُمْ وَهَبِ الدُّنْيَا وَ
 التَّوْجُودِ يَخْدُمُهُمُ اللَّطْفُ هُنَا لَكَ

سوا کسی کو پیدا ہی نہیں کیا اُس کے سوا کوئی مخلوق ہی نہیں ہے۔ یعنی
 ایسے قلب والا جس کا ذکر کیا گیا واحد (یعنی خداوند عالم) کے لیے
 واحد ایک ہی ہے وہی محب و محبوب طالب و مطلوب ذاکر و
 مذکور ہے اُس کی غیر پر نظر ہی نہیں جاتی۔ ایک مرتبہ آپ نے ارشاد
 فرمایا اس شہر میں جو بلا آنے والی ہے اُس کی مجھے خبر مل گئی ہے۔
 بعد اُس کے دن کی شہر والوں کے لیے دعا فرمائی۔ پھر انکار و عاجزی
 کے ساتھ فرمایا کہ قسم ہے اپنی جان کی کہ تحقیق اس شہر میں ایسے لوگ
 ہیں جو کہ قتل اور سولی پر چڑھا ئے جانے کے مستحق ہیں اور لیکن ایک
 آنکھ کے واسطے ہزار آنکھوں کا اکرام کیا جاتا ہے۔ تو میں اُن کے
 گناہوں سے ہلاک کرے گا اور پرچٹے گا ہم نے کیا کیا ہے۔
 آپ یہ کلام غصہ و غضب کے ساتھ فرما رہے تھے۔ دوست اور
 دشمن دونوں کو تقدیر کی بٹھی میں ڈال کر کچلا کر ایسا کر دیا کہ دونوں
 ایک ڈلی بن گئے۔

اے مخاطب تو کرامتوں اور معجزوں میں سے کسی چیز کو
 طلب نہ کر، تو بھول گئے ہی تو انبیاء کرام سے اُن کے معجزوں میں
 اور اولیاء سے اُن کی کرامتوں میں مزاحمت نہ کیا کر۔ اگر تیرا مقصود
 قرب و صحبت الہی ہے سکوت اختیار کر جب تو اُس کی صحبت
 میں مداومت کرے گا تو وہ تجھے جو کچھ کھانا دے اُسے کھا لینا
 تجھے جو کچھ پہنائے اُسے پہن لینا۔ ان چیزوں کی تمنا کرنا حجاب
 ہے اور اُجانبانے کے بعد اُن کا واپس کرنا قبول نہ کرنا حجاب
 ہے۔ اولیاء اللہ جب حق عزوجل کی طرف چلائے جاتے
 ہیں جن و انسان اور فرشتہ سب اُن کے خادم بن جاتے ہیں۔
 جہاں کہیں وہ گرتے ہیں اُٹھا لیے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ
 منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں یہاں تک کہ اُن سے دنیا اور وجود
 کے شغل و کوشش سب دور ہو جاتی ہے۔ لطف الہی اور ناز و نیاز

وَالَّذِينَ لَا يُحِثُّ اٰذِنَ لَهُمْ يَالِدًا حَوْلَ اِلٰى
 دَارِ الْقُرْبِ صَدَقَتْهُمْ اَفَاتُ
 الْجَدَلِ يَتَذَوَّبُ عَنْهُمْ وَيَقْتَالِ
 مِنْ وُجُوْدِهِمْ يُحْبِسُ عَنْهُ فَنُتَوَّمُ
 الظَّاهِرِ وَطَعَامُ الظَّاهِرِ وَلِبَاسُهُ
 وَعَافِيَتُهُ يَبْقَى الْقَلْبُ مُجَوِّدًا مَعَ
 الْمَيِّتِ الصَّارِفِ تَعَدَّمْ لَهُمَا طَعَامُ
 الْفَضْلِ وَشَرَابُ الْاَنْسِ نَابِ الْكِرَامَةِ
 لِبَاسُ الْمَيِّتِ يُلْفَقُ الْعِلْمُ الدُّنْيَى وَ
 الْحِكْمَةُ شَمَّ يَحْرُفُهُمُ الْمَلِكُ
 اَسْمَاءُ وَهُمْ يَحْرُفُهُمْ نِعْمَةُ السَّابِقَةِ
 وَالْاٰيَةِ وَبَسْتَكْبَهُمْ جَمِيعُ ذَلِكَ
 وَيَرُدُّهُمْ اِلَى الْوُجُوْدِ لِاصْلَاحِهِمْ
 وَهَدَايَتِهِمْ وَكَذَلِكَ تَرْتِمُ
 ثُمَّ يَمْكِنُ قُلُوْبَهُمْ مِنَ التَّكْوِيْنِ
 وَاسْتَنْتَهُمْ مِنَ السُّوَالِ وَالْاَعَا
 مَةِ الْاِجَابَةِ هَذَا الْخَوَالِ الْمَانِ زَمَانُ
 التَّفَاقُ الْعَجَبُ دَائِمٌ وَكَمَرٌ دَائِمٌ وَ
 حِجَابُ الْعَجَبِ يُسَوِّطُكَ مِنْ عَيْنِ
 الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ كَلَاهُنَا صِنْدَارِ
 عَنِ الطَّرِيقِ حَاجِبَانِ قُلْبِكَ لَنْ
 قَالَ قَالَ مَا التَّفَاقُ لِنَجْتَنِبَهُ قِيلَ
 لَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمُنَافِقُ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا
 حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا اُمِّنَ خَانَ

وہاں اُن کی خدمت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب اُن کو دارقرب
 میں داخل ہونے کی اجازت دی جاتی تو جلال کی آفتیں ان کو اکثر
 گھیرتی ہیں تاکہ اُن سے اُن کے نفس اور جو کچھ کہ اُن کے وجود سے
 باقی رہا ہے سب چیزیں فنا ہو جائیں۔ اُن سے فتوح ظاہری اور
 طعام ظاہری اور لباس اور صحت و آرام سب روک لیا جاتا ہے۔
 صرف سنا قلب صاں باطن کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔ اُس
 وقت اُن کے اُگے فضل کا کھانا اور اُس کی شراب اور کرامت کا
 سماج اور احسان کا لباس بڑھایا جاتا ہے ان کو علم لدنی اور حکمت
 کی غذا دی جاتی ہے پھر بادشاہ حقیقی ان کو ان کے نام بتاتا ہے
 اور اپنی پچھلی اور موجودہ نعمتوں سے آشنا کر دیتا ہے اور ان سب
 سے اُن کو واقف کار کر دیتا ہے بعدہ مخلوق کی ہدایت و اصلاح
 اور ان کی رہنمائی و سفارت کے لیے ان حضرات کو وجود کی طرف
 لوٹا دیتا ہے تاکہ وہ انتظام عام کریں پھر رب تعالیٰ ان کے قلوب
 کو مرتبہ تکوین سے فائدہ کر دیتا ہے اور ان کی زبانوں کو سوال و
 دعا کی قبولیت کے ساتھ قوت بخشنا ہے۔ یہ تو آخر زمان نفاق
 کا زمانہ ہے اب تو عجب و غرور دائمی ہے اور کفر دائمی ہے
 اور غرور کا حجاب تجھے رب عزوجل کی آنکھ سے گرا دے گا۔
 تو بے قدر ہو جائے گا یہ دونوں ضد ہیں جو کہ اللہ کے راستہ
 سے تیرے قلب کو روکنے والی ہیں اگر کوئی کہنے والا کہے کہ نفاق
 کیا چیز ہے تاکہ ہم اُس سے بچیں اُس سے کہا جائے گا کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ منافق جب
 وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب بات چیت کرتا ہے
 جھوٹ بولتا ہے۔ اور جب اُس کے پاس امانت رکھی جاتی
 ہے خیانت کرتا ہے۔ ایمان والا جب تک کہ اپنی جانے کو نیت
 کو معلوم نہیں کر لیتا ہے اور اپنے اُس لقب کو جو کہ عالم ملکوت

میں ہے نہیں سن لیتا ہے دُاس کو لباس اچھا معلوم ہوتا ہے نہ کھانہ
نہ کسی طرح کی خوشی دُاس کو اس ہوتی ہے اور نہ قرار یہاں تک کہ وہ
اپنے سابقہ تقدیر کو اور اپنے نام کو خلوت میں سن لیتا ہے وہ
تقدیر اور فرشتوں پر اعتماد کر کے میدانوں اور جنگوں میں سو جاتا
ہے وہ اپنی حالت کو دیکھ لیتا ہے اور اپنے لقب کو سن لیتا ہے
فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ یہ کون ہے اس کے جواب میں بعض فرشتے
بعض سے کہتے ہیں کہ یہ فلاں محبوب اور دوست ہے۔ چالیس ابدال
میں سے ایک بدل ہے یا سات غوثوں میں سے ایک غوث ہے
یا تین قطبوں میں سے ایک قطب ہے۔ اس کا ایسا مرتبہ ہے یہ
مرتبہ ہے اور ایسا مرتبہ ہے۔ تقدیر الہی اس کو دائیں بائیں کروٹیں
دلاتی رہتی ہے۔ تقدیر بھی اس کے پہلو بدلتی رہتی ہے اور
اُس کو غذا پہنچاتی ہے۔ اور اللہ ان کا احاطہ کرنے والا ہے اُس
اس کے قلب کی جانب سے اُس کو بات چیت آتی ہے۔ اُس
سے کہا جاتا ہے اپنے گھر کی طرف لوٹ اپنے خزانہ کی حفاظت
کر۔ اپنے نفس و لقب کو چھپا اُس کو ایسا گردانے لگے گویا کہ وہ
خواب میں تھا تیرا قلب و باطن اُس کی طرف ترقی کر رہا ہے اور
کوئی کہنے والا موجود نہیں ہے۔

اے مخاطب تو شریعت کے مدرسہ میں بیٹھ پھر علم کے
مدرسہ میں سو جایاں تک کہ تو بالغ ہو جائے اور تیرا بچپن جاتا
رہے۔ اس وقت وہی تجھے کپڑا پہنائے گا۔ اور وہی تجھے
کھانا کھائے گا تیرا ارادہ تو یہ ہے اور تو طبیعت اور خواہش
اور شہوت سے مجھرا ہوا ہے تو جب نماز میں کھڑا ہوتا
ہے خرید و فروخت اور کھانے پینے اور نکاح کے دھیان و
خیال میں اپنے قلب سے دوسرے کے ساتھ لگا رہتا ہے
سوال کیا گیا اس کی رو کیا ہے ارشاد فرمایا اپنے لقمہ کو غذا کو

الْمُؤْمِنُ لَا لِبَاسَ لَهُ وَلَا زِينَةَ لَهُ
وَلَا سُرُورَ لَهُ وَلَا أَمَنَ لَهُ وَلَا
قَرَارَ لَهُ حَتَّى يَرَى مَوْضِعَهُ وَيَسْمَعَ
لِقَبِّهِ حَتَّى يَرَى سَابِقَتَهُ وَاسْمَهُ فِي
خَلْقَتِهِ يَتَنَاسَكُ فِي الْبَرَابَرِ وَالصَّحَابِ
عَلَى الْقَدْرِ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ يَرَى حَالَتَهُ
وَيَسْمَعُ لِقَبِّهِ الْمَلَائِكَةُ تَقُولُ مَنْ
هَذَا أَتَقُولُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ هَذَا فُلَانٌ
وَالْمُحِبُّ الْصَدِيقُ وَاحِدٌ مِنْ أَرْبَعِينَ
أَمْرًا سَبْعَةٌ أَوْ مِنْ ثَلَاثَةٍ لَهُ كَذَلِكَ كَذَا
لَهُ وَالْقَدْرُ يَقْبَلُهُ ذَاتُ الْيَمِينِ وَذَاتُ
الشَّمَالِ الْقَدْرُ يَقْبَلُهُ وَيَلْقَاهُ وَاللَّهُ
مِنْ وَرَأَيْهِمْ مُحِيطٌ يَا تَبِيَهُ الْحَدِيثُ
مَنْ قَبِلَ قَبْلَهُ يُقَالُ لَهُ ارْجِعْ إِلَى
بَيْتِكَ احْفَظْ كَنْزَكَ أَلَتُمْ نَفْسَكَ
وَلَقَبَكَ اجْعَلْهُ كَانَهُ كَانَ مِنْهَا مَا
يَسْمُو قَلْبَكَ وَسِرُّكَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَلِيٌّ
كَأَنَّ الْقَدْرَ فِي كِتَابِ الْحُكْمِ ثُمَّ نَزَلَ
فِي كِتَابِ الْعِلْمِ حَتَّى تَبْلُغَ وَيَزُودُ
صِبَاكَ حِينَئِذٍ يَكْسُوكَ وَيُطْعِمُكَ
تُرِيدُ هَذَا وَأَنْتَ مُمْتَلِئٌ طَبْعًا وَهَوًى
وَهَوًى أَنْتَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ
بَعَثَ وَاسْتَرْيَتْ وَأَكَلَتْ وَشَرِبَتْ
وَنَكَحَتْ بِقَلْبِكَ يَوْسُوسَتِكَ قَبِيلُ
لَهُ مَا دَوَّاهُ ذَلِكَ قَالَ تَصَفِيهِ لِقَمَتِكَ

مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاللَّهُ وَآءُ الثَّانِي
مُخَالَفَةُ النَّفْسِ فِيهَا تَأْمُرُكَ بِهِ
مِنْ أَرْكَابِ الْمَنَا هِيَ إِذَا أَرْعَبَ الْعَبْدُ
مِنْ كَلِمَةٍ تَلْقَى فِي قَلْبِهِ وَقَتْلُ أُضْيَفَ
إِلَيْهَا أُخْرَى يَأْتِي يُقِلُّ قَلْبَهُ وَ يَغْتَرُّ
إِنْزَعَا جَهْ وَيُضَافُ إِلَيْهَا أُخْرَى يَأْتِي
السُّكُونُ وَالْهَدْوُ وَيَذْهَبُ قَلْبُهُ
يُحَا طِبَةُ الْحَجَرِ وَالْمَدْمُ فِي طَرِيقِهِ
تَشْيِيئًا لَهُ وَتَسْكِينًا يَقُولُ لَهُ

حرام و شہ سے بچا بند اور دوسری دوافع کی ان امور کے اختیار
کرنے میں جو کہ خلاف شرع منوعات میں سے ہوں مخالفت
کرنا جب بندہ کسی اس کلمہ سے جس کا الفاظ اس کے قلب کی
طرف کیا جاتا ہے متحیر و مضطرب ہوتا ہے اس کی طرف دوسرا
کلمہ اضافہ کیا جاتا ہے جو اس کے قلق و اضطراب کو کم کر دیتا ہے
اور اس کی حیرت کو سست کر دیتا ہے بعد اُس کی اس طرف دوسرا
کلمہ ملا دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کو سکون و آرام مل جاتا ہے
اور اس کا قلق چلا جاتا ہے اُس سے پتھر ڈھیلے راہیں خطاب
کرتے ہیں تاکہ اُس کو سکون و ثبات قدی حاصل ہو جائے
اُس سے پتھر و غیرہ کہتے ہیں۔

يَا وَرَى اللَّهِ يَا مَرَادَ اللَّهِ يَا حَبِيبِيَّة
يَا مُقَرَّبِيَّةَ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدْعُرْنِي
فَقَالَ اللَّهُمَّ اَعِزَّنِي عَنِ الْخَلْقِ
بِكَ اَعِزَّنِي بِذِكْرِكَ عَنِ السُّوَالِ
فَإِذَا اسْتَعْنَى عَنِ الْخَلْقِ لَزِمَ
بَابَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَيُعْنِيهِ
بِقُرْبِهِ فَإِذَا اَعْتَنَاهُ يَقْرُبُ بِهِ
اِسْتَعْلَ بِذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ
عَنِ السُّوَالِ لَهُ إِذَا امْتَنَعَتْ مِنْ
تَنَاوُلِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فِي
السَّبَرِ اسْرَى نَبَعَتْ لَكَ عَيْنٌ فِي
قَائِكَ أَقْوَى سِلَاحِ الشَّيْطَانِ
عَلَيْكَ الْخَلْقُ حَسْبُ قَدْرِكَ
ثُمَّ ظَاهَرَكَ الشُّغْلُ كُلُّ
الشُّغْلِ فِي دَارِ الْخَلْقِ وَثَبَاتُهُمْ

اے اللہ کے ولی اے اللہ کے مقصود اے خدا کے
دوست اور اے اُس کے مقرب آپ سے ایک شخص نے
کہا آپ میرے لیے دعا فرمائیے پس آپ نے کہا اے اللہ
تو اس کو اپنے قرب سے مخلوق سے لایہ پروا کر دے تو اپنے
ذکر کی وجہ سے اس کو سوال سے لاپروا کر دے پس جب یہ
خلق سے مستغنی ہو جائے گا اللہ عزوجل کے دروازہ کو لازم بچو
گے گا پس وہ اُس کے اس قرب کی وجہ سے اُس کو غنی و بے
پروا کر دے گا پھر جب وہ اُس کو اپنے قرب کی وجہ سے
بے پروا کر دے گا تو یہ اُس کے ذکر و شکر میں مشغول ہو جائے گا
اور یہ اُس کے ذکر و ذکر کی وجہ سے سوال سے باز رہے گا جب
تو جنگوں میں رہ کر کھانے اور پینے سے باز رہے گا تو یہ
گھر کے اندر ایک چشمہ جوش مارے گا سب سے زیادہ قوی
ہتھیار شیطان کا تیرے اوپر مخلوق ہے اُس میں متوجہ ہو کر تو
خدا کو بھلا دیتا ہے اولاً تو اپنے قلب کو اچھا بنائے پھر اپنے ظاہر
کو بڑا مشغول و مثل مخلوق کے گھر میں اُن کے ساتھ میں رہ کر ثبات

مُحِبِّ مُسْتَحْسِنٍ خَرَجَ فِي طَلَبِ
مَحْبُوبِهِ يُوسُفُ خَرَجَ فِي طَلَبِ
يَعْقُوبَ كَانَ مَنْ رَأَاهُ أَحَبَّهُ
عَشِقَهُ تَبَوَّعَهُ وَتَسَجَّنَ مَقْصُودَهُ
يَعْقُوبَ لَا الْأَعْيَارُ شِعْرُ فَيَا لَيْتَ
مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرٌ وَبَيْنِي
وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابُ جَاءَ
مُنَادِي الْحَقِّ اقْطَعُوا بَنَاءَ الْخَلْقِ
حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ لَا كَلَامَ
حَتَّى يَنْضَبِ الْمَاءُ مِنْ ضِفْدَعٍ
حَتَّى تَخْلُوَ الْبَيْتَ لِعِبَادَةِ سِرُّكَ
عَدَّةً فِي سَفِينَةٍ قَدْ رَتَبَهُ لِقَدُّهُ
بِسْمِ اللَّهِ مَجْرِبُهَا وَمُرْسَلُهَا فِي
بَحْرِ الْعِلْمِ صُحْبَةُ عِبَادِ اللَّهِ
كَصُحْبَةِ الْأَسَدِ مَعَ الْخَوَافِ
وَالْوَجَلِ الَّذِي شَبَعَ بِخَيْرِكَ
لَا يَشْتَغِلُ بِكَ لِاشْتِغَالِهِ بِغَيْرِكَ
فَإِنْ التَّفَتَّ إِلَيْهِ بَعْدَ رُجُوعِهِ
إِفْتَرَسَكَ صُحْبَةُ الصِّدِّيقِ
كَذَلِكَ لَا تَهْمُ فِي صُحْبَةِ
السَّمَلِكِ كَذَلِكَ كَانَ رَجُلٌ
مِنْ أَصْحَابِ الْجَنَّةِ يُتَهَمُ
عَلَى النِّحْوِ طَرَفًا عَلَيْهِ يَذَلُّكَ
الْجَنَّةُ فَقَالَ لَهُ مَاذَا يَقُولُونَ
عَنْكَ أَحَقُّ هُوَ وَمَا

رہنے میں ہے ایک محب غرض صورت اپنے محبوب کی طلب میں
گھر سے نکل کھڑا ہوا یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کی طلب
میں نکلے جو ان کو دیکھتا تھا ان کو محبوب بناتا اور ان کا عاشق،
بن جاتا تھا۔ یوسف علیہ السلام نے برقع ڈال لیا اور چلتا دین
پڑ گئے ان کا مقصود یعقوب علیہ السلام تھے نہ کہ دوسرے پس کاش وہ
تعلقات جو میرے اور تیرے درمیان ہیں آباد ہو قرار رہیں۔
اور میرے اور تمام عالم کے درمیان میں جو تعلقات ہیں۔ وہ
خراب و برباد ہو جائیں حتیٰ کا منادی اگیا ہے ندا کرتا ہے
کہ تم مخلوق کی بنیاد کو قطع کر دو یہاں تک کہ نوشتہ تقدیر اپنی
میعاد پر پہنچ جائے تجھے کلام کرنا زیبا نہیں تاؤ فلیک پانی تیرے
وجود کے میڈل سے خشک نہ ہو جائے اور جب تک کہ تو
کسی کوئیں کو عبادت کے لیے خالی نہ کرے۔ تیرا باطن خدا کی
حضوری میں اس کی قدرت کی کشتی میں ہے تو اس کو دریا کے
علم میں بسم اللہ مجرب بنا دے رہا اس کا چلنا اور ٹھہرنا خدا کے نام
کے ساتھ ہے کی تعین کر۔ خدا کے بندوں کی صحبت و غوث
وہشت کے ساتھ مثل اس شیر کی صحبت کے ہے جس نے تیرے
غیر پر حملہ کر کے اپنا پیٹ بھر لیا ہے اس وجہ سے وہ تیری
طرف مشغول نہیں ہوتا لیکن اس شیر کے نارغ ہونے کے بعد
اگر تو اس کی طرف توجہ کرے گا تو وہ تجھے بھاڑ ڈلے گا۔ ایسی
ہی حالت صدیق کی مصاحبت کی ہے کیوں کہ وہ شاہی مصاحبت
میں اسی حالت میں رہتے ہیں کہ ان کو قرب الہی کی وجہ سے غیر کی
طرف توجہ نہیں ہوتی ہے۔ ایک شخص رفقاء جنید بغدادی قدس سرہ
میں سے متہم کیا جاتا تھا کہ وہ خطرات قلبی پر مطلع ہو جایا کرتا ہے
حضرت جنید کو اس کی اطلاعات ہوئی پس آپ نے اس سے
دریافت کیا کہ لوگ جو کچھ کہتے تیری طرف سے کہتے ہیں کیا سچ ہے جواب دیا

نَعَمْ تَكَلَّمْ وَتَدَّ تَكَلَّمْتُ قَالَ مَا
هُوَ قَالَ بِقَلْبِكَ فَقَالَ لَعَمْ قَدْ
تَكَلَّمْتُ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ لَا شَيْءَ
تَكَلَّمْ مَرَّةً أُخْرَى بِقَلْبِهِ وَآخَرَهُ
فَقَالَ لَا شَيْءَ مَرَّةً أُخْرَى بِقَلْبِهِ
وَآخَرَهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ

يَا نَبِيَّيْنِ مَا مَعِيَ حَقٌّ فَمَا نَظَرُ
مَا مَعَكَ قَالَ صَدَقْتَ فِي الْجَمِيعِ
إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أختَبِرَ صَفَاءَ قَلْبِكَ
وَتَبَاتَتْ قُلُوبُهُمْ مَجَارِي إِرَادَتِهِ
تَخَرَّاتُنْ عَلَيْهِ صُدُورُ سِرِّهِ خَرَّ آئِنُ
الْقَدَرِ فِي وَادِ الْقَدَرِ كُلُّمَا دَارَتْ
أَسْرَارُهُمْ فِي مَنَاكِبِ دَارِ الْقَدَرِ
الْتَقَطَتِ الْعُلُومُ وَالْأَسْرَارُ مَا
يُصْنَعُ بِخَشَبِ مُسْتَدَّةٍ مَا يُصْنَعُ بِالْظُورِ
بَلَا مَعْنَى صَمْتُكُمْ عَنِّي فَمَنْ لَا يَعْقِلُونَ وَ
بَعْضُ النَّاسِ كَتَبَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتِّينَ
قِصَّةً يُوصِلُ كُلَّ يَوْمٍ قِصَّةً إِلَى أَمِيرِ
الْبَلَدِ وَلَمْ يَسْأَلْ حَتَّى خَرَجَ أَحْيَرُ تَوْفِيعٍ
بِمَرَادِهِ وَأَنْتَ تَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى يُؤْتِيكَ
لَوِيْلَاتٍ تَسْأَلُ وَتَرْجِعُ إِلَى الْخَلْقِ هَلَا
ذَكَرْتَ صَاحِبَ الْقِصَصِ مَا دُمْتُ مَعَ
الْخَلْقِ لَا تُفْلِمُ شَيْئًا تَبَّ عَنِ الْخَلْقِ
إِلَى الْحَقِّ وَلَيْكُنْ وَقُوفُكَ عَلَى عَتَبَةِ
بَابِ مُرَبِّهِ يَجْذِبُكَ يَدُ الْمَحَبَّةِ وَالْقُرْبِ

ہاں آپ اپنے دل میں اُس وقت کوئی بات لائے آپ نے فرمایا
میں نے دل میں بات سوچ لی بتاؤ وہ کیا ہے اُس نے جواب دیا
کہ آپ نے دل میں ایسا ایسا سوچا ہے۔ حضرت ضحید نے فرمایا
غلط آپ پھر دوبارہ اپنے دل میں ایک بات لائے اور اس نے
خبر دی آپ نے فرمایا غلط۔ سربارہ پھر ایسا ہی سوال و جواب ہوا
بعد اُس نے کہا۔

اے شیخ جو کچھ کہیں نے کہا اور میرے پاس ہی سب پہنچ
ہے آپ اپنی حالت پر غور فرمائیں کہ آپ کے پاس کیا ہے ارشاد
فرمایا تو تمام باتوں میں سچا ہے میرا ارادہ مقصود تیری صفات قلبی اور
اُس کی ثابت قدمی کے جانچنے کا تھا کہ تو بیٹ توڑ جائے گا اولیاء اللہ
کے قلوب ارادہ الہی کے راستے اُس کے علم کے خزانہ میں اُس
کے اسرار کے سینے تقدیر کے میدان میں تقدیر کے مخزن میں۔ جب
کبھی بھی ان اولیاء کے اسرار و قدرت کی زمینوں میں دورہ
کرتے ہیں وہ علوم و اسرار الہیہ کو حاصل کرتے رہتے ہیں خشک
لکڑی کا کیا کیا جائے اُس کا کیا بنایا جائے بے معنی صورتوں
سے کیا حاصل کیا جائے گونگے بہرے اندھے ہیں پس وہ کچھ
سمجھتے ہی نہیں۔ ایک شخص نے تین سو ساٹھ قصے گڑھے ہر ایک
دن سال کے دنوں میں ایک قصہ شہر کے بلشاہ کی طرف پہنچا تا رہا
اور وہ تھکا گھبرا یا نہیں یہاں تک کہ آخر میں اُس کی مراد کا فرمان صادر
ہو گیا اور تو اُس عروج سے چند دن رات ہی سوال کرتا ہے۔
اور گھبرا کر خلق کی طرف رجوع لاتا ہے۔ تو نے اس قصہ گو کو یوں
نریا کیا اس سے کیوں نہ نصیحت پکڑ لی جب تک تو خلق کے
ساتھ رہے گا کچھ فلاح نہ پائے گا۔ تو مخلوق سے خالی کی طرف
رجوع کر تیرا قیام استاد و قرب الہی کے دروازہ پر ہونا چاہیے
اُس وقت تجھ کو محبت و قرب الہی کا ہاتھ اپنی طرف کھینچے گا

تَصِيرُ جَلِيسَ ذَلِكَ الْبَيْتِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ
نِلَاقَ الْمَرَاثِقِ وَالْأُمْدَانَةَ جَاءَكَ الْبَسُطُ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ قَوِي جَنَاحَكَ طَرَتْ إِلَى
شَرَكَاتِ ذَلِكَ الْبَيْتِ صَارَتْ نِلَاقَ
الشَّرَكَاتِ بُرْجَكَ إِنَّ سَقَطَتْ سَقَطَتْ
فِي صَحْنِ الدَّارِ تَنْقَلِبُ بَيْنَ يَدَيِ صَاحِبِ
الدَّارِ تَكُونُ دَاعِيًا مُجَابًا إِنْ أَرَدْتَ كَفْعَ
الْخَلْقِ فَافْعَلْ وَلَا تَهْذِهِ دِيَانًا فَارْغَاكَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرِيدُ بِهَذَا الْكَلَامِ الَّذِينَ
يَقْتُمُونَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْوَعَاظِ الصَّلَاةُ
صِلَةٌ بِاللَّهِ تَعَالَى بَعْدَ الْإِفْصَالِ عَنْ غَيْرِهِ
الْجِسْمُ لَا يَتَجَزَّى فِي مَكَانَيْنِ إِلَّا الْفُضَالُ
مِنَ الْخَلْقِ وَالْإِفْصَالُ بِالْحَقِّ هَذِهِ صَلَاةُ
الْقَوْمِ أَمَّا صَلَاةُ الْعِبَادِ أَنْ يَجْعَلُوا الْجَنَّةَ
عَنْ يَمِينِ الْقَدْبِ وَالنَّارَ عَنْ شِمَالِهِ وَ
الصِّرَاطَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَالرَّبَّ مُطْلِعًا عَلَيْهِ
وَأَمَّا صَلَاةُ الْمُجْتَبِينَ فَهِيَ الْإِفْصَالُ
عَنِ الْخَلْقِ وَالْإِفْصَالُ بِهِ عَلَامَةُ صِدْقِ
طَلَبِ نَفْسِكَ الظَّامِ أَنْ تَسْمَعَ صَارِخًا
مِنْ بَاطِنِكَ كَوَسِيحِ الْفَرْدَوْسِ عِنْدَ ذَلِكَ
أَوْ صِلَ إِلَيْهَا مَا يَقُومُ بِهِ أَوْ دَهَا قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى فَاتْلُوهَا وَجُورَهَا وَتَقْوَاهَا
هُوَ أَصْحَابُكَ وَأَبْكِي لَا تَعْمَلْ بِهَا سِتْرَيْنِ
الْأَيْتَيْنِ إِلَّا بَعْدَ دُخُولِ الْقَلْبِ عَلَى مِيلِهِ عِنْدَ
ذَلِكَ يَأْتِي الْفِعْلُ وَإِلَهُمَا وَقَبْلَ الدُّخُولِ

تو اُس گھر کا ملیں بن جائے گا۔ بعدہ جب تو وہاں کے آرام و مکانات
کو ملاحظہ کرے گا۔ تیرے لیے ہر طرف سے بسط و کشادگی حاصل
ہوگی۔ تیرا بازو قوی ہو جائے گا تو اُس مکان کی بندیوں کی طرف
پرواز کرنے لگے گا وہ بندیاں تیرے لیے برج بن جائیں
گی۔ اگر تو گرے گا بھی تو اُسی گھر کے صحن میں گرے گا اور صاحبانہ
کے ہی روبرو پڑے کھائے گا تو پیکار نہ والہ اور تو متجانب و طاق
بن جائے گا۔ اگر تو مخلوق کو نفع پہنچانا چاہتا ہے پس ایسا کر
گو اور محض فضول بکواس ذکر۔ آپ کا مقصود اس کلام سے وہ
واعظ تھے جو دوسرے لوگوں پر تہمت دھرتے تھے۔ اور خود
پر غور کرنے والے نہ تھے۔ نماز خدا کے ساتھ غیر اللہ سے
جدا ہو کر مل جانا ہے ایک جسم دو مکانات میں متجزی نہیں ہو
سکتا ہے۔ خلق سے جدا ہو جانا اور حق عز و جل سے مل جانا یہ
اہل اللہ کی نماز ہے۔ لیکن عابدوں کی نماز یہ ہے کہ وہ جنت
کو قلب کی داہنی طرف اور دوزخ کو اُس کی بائیں طرف اور پل صراط
کو اپنے روبرو رکھتے ہیں اور رب تعالیٰ کو اپنے اوپر خبردار
جانتے ہیں۔ اور لیکن عاشقوں کی نماز پس خلق سے جدا ہو جانا
اور مولیٰ تعالیٰ سے متصل ہو جانا ہے نفس کی سچی طلب سے
کھانا مانگنے کی پہچان یہ ہے کہ تیرے باطن سے مرغ کے
بچوں کے چیخنے کی سی آواز آنے لگے اور تو اسے سننے میں
وقت تو نفس کی طرف اُس قدر غذا پہنچا کر جس سے وہ اپنی
بیٹھ کو قائم رکھ سکے۔ ارشاد الہی ہے پس اللہ تعالیٰ نے نفس
کو اُس کے فحور اور تقویٰ کا الہام کر دیا ہے۔ وہی ہنسنا ہے
اور وہی رولنا ہے۔ ان دونوں آیتوں پر بغیر اس کے کہ تیرا
قلب بادشاہ کے حضور میں داخل ہو عمل ذکر بعد دخول حال کھل
جائے گا۔ بعد دخول فعل والہام آنے لگے گا اور قبل دخول

تَهَرَّقْ بَيْنَ وَارِدٍ يَرُدُّ فِي بَاطِنِكَ
 إِلَهُامُ شَيْطَانٍ وَإِلَهُامُ طَائِفٍ وَإِلَهُامُ
 نَفْسٍ وَإِلَهُامُ مَلِكٍ إِذَا آمَدْتَ
 أَنْ تَصْحَبَ أَحَدًا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 فَاسْمِعْ وَضُوءَكَ عِنْدَ سُكُونِ الْهَمِيمِ
 وَتَوَمُّرِ الْعُيُونِ ثُمَّ اقْبَلْ عَلَى صَلَاتِكَ
 تَفْتَحْ بَابَ الصَّلَاةِ بِطَرُوقِكَ وَبَابَ
 رَبِّكَ بِصَلَاتِكَ ثُمَّ أَسْأَلُهُ بَعْدَ
 قَرَأَتِكَ مَنْ أَمْسَحَ مِنَ الدَّلِيلِ
 مِنَ الْمُخْبِرِ عَنْكَ مِنَ الْمَصْرِدِ مِنَ
 الْخَدِيفَةِ مِنَ النَّائِبِ هُوَ كَرِيمٌ لَا
 يُحِبُّ ظَنَكَ لَا شَكَّ يَكْلِمُ قَلْبَكَ
 يُرْحِمُ إِلَى سِرِّكَ يُبَيِّنُ لَكَ يَذَرُهُ الْآبَاءُ
 يُضْحِي لَكَ الطَّارِقُ مَنْ طَلَبَ وَجْهَهُ
 وَجَدَ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ
 سُبُلَنَا أُولَئِكَ فِيكَ لَا فِي كَلَامِهِ فَإِذَا
 اتَّحَدَتِ الْجِهَاتُ عِنْدَ قُبُوتِكَ وَعَلَبَ
 الْأَمْرُ عَلَى تَعْيِينٍ وَاحِدٍ دُونَكَ وَ
 اقْصَدُهُ صَحْبَتِكَ لَهُ كَصَحْبَتِ السَّبَاعِ
 وَالْحَيَاتِ لَا تَنْظُرْ إِلَى فَقْرِهِ وَتَقْصُرْ
 نَسَبِهِ وَاحْتِلَالِ حَالِهِ وَتَرْيِهِ وَقُصُورِ
 عِبَادَتِهِ فَإِنَّ الْمَعْنَى فِي بَاطِنِهِ لَا فِي
 ظَاهِرِهِ لَا يَنْبَغِي لَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَلَا تَبْدُلُهُ
 حَالًا أَنْتَظِرْ فَإِنَّهُ مِنْ رَبِّهِ هُوَ الْكَاتِبُ وَ
 الْأَمْرُ لِقَبِيرِهِ هُوَ سَفِيرُهُ هُوَ الْمُشَارُ

واردات قلبی میں تفریق کی جائے گی کیوں کہ الہام چند قسم پر ہے
 الہام شیطانی اور الہام طبعی۔ اور الہام نفسانی اور الہام ملکی جب تو
 یہ چاہے کہ تو کسی کی فی سبیل اللہ مصاحبت کرے پس تو ہمنوں کے
 سکون اور آنکھوں کے سوجانے کے وقت (نصت شیک بیدار
 کامل طور پر وضو کر پھر نماز کی طرف متوجہ ہو۔ نماز کا دروازہ تیری
 طہارت سے اور رب تعالیٰ کے دروازہ تیری نماز سے کھلے
 گا بعد فراغت از نماز تو اللہ سے سوال کر کہ میں کس کی صحبت اختیار
 کروں۔ رہبر کون ہے۔ تجھ سے خبردار کرنے والا کون ہے
 فرد کون ہے خلیفہ و نائب کون ہے اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ وہ
 تیرے ظن کو نامراد نہ رکھے گا۔ بلا شک وہ تیرے قلب کو الہام
 فرمائے گا تیرے باطن کی طرف وحی بھیجے گا وہ تیرے مقصد کو تیرے
 لیے ظاہر کر دے گا وہ دروازوں کو کھول دے گا وہ تیرے لیے
 راستہ کو روشن کر دے گا جس نے طلب کی اور کوشش کی مراد پائی
 خود ارشاد فرمایا ہے جو ہمارے راستہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم البتہ
 ان کو اپنے راستے بتا دیتے ہیں خرابی تجھ میں ہے نہ کراں کے
 کلام میں۔ پس جب تمام خشن تیرے قلب کے نزدیک متحد ہو جائیں
 اور امر ایک میں شخص پر غلبہ پائے۔ پھر تیرا اس کی مصاحبت
 میں رہنا ایسا ہونا چاہیئے جیسے درندوں اور سانپوں کی صحبت
 میں رہنا۔ تو نہ اس کی فقیری کی طرف نظر کرنا اور نہ اس کی خرابی
 نسب پر اور نہ اس کی حالت کے اختلال پر اور نہ بے سامانی
 اور کمی عبادت کی طرف کیونکہ حقیقت مقصودہ اس کے باطن
 میں مخفی ہوگی نہ کراں کے ظاہر میں تو نہ اس کے جسم و چہرہ پر نظر
 ڈال۔ تو کسی حال میں اس سے ابتداء کلام نہ کر کسی حال کو اس
 پر ظاہر رب تعالیٰ کی طرف سے اس کے فائدہ کا منتظر رہ۔ وہ
 کھنے والا ہے اور حکم غیر کا ہی ہے۔ وہ قاصد ہے وہ اشارہ

وَالظَّبْنَ لِغَيْرِهِ هُوَ الْمَعْبُودُ
 الْعِبَادَةُ لَغَيْرِهِ فَاقْبَلْ مَا يَفْتَحُ
 اللَّهُ عَلَى لِسَانِهِ وَيَكِدُهُ لَا تَتَجَاوَزْ
 لِحُظَّهُ لَا تَخْرُقْ حَدَّكَ أَبَدًا كُنْ
 أَبَدًا مُطِرًا خَائِفًا وَجَلًّا لَا تَتَّخِذْ
 فِي حَالِهِ وَلَا أَفْعَالِهِ فَضْلَهُ عَلَى
 كُلِّ مَنْ يَعْقِلُ وَلِيَكُنْ يُقْبَلُكَ
 مِنْ عِنْدِهِ إِلَى رَيْبٍ لَا إِلَى غَيْرِهِ
 مُتَّقِلًا لَا تُطْعِمُهُ مِنْكَ لَمْ لَا تُجِبْهُ
 طَبْعًا عَلَى مَا طَبَعَتْ عَلَيْهِ أَبْهَانُهُ
 لَكِنَّ الْعَقْلَ يُمَيِّزُ الْكُشْرَ يُمَيِّزُ
 الْعِلْمَ يُمَيِّزُ وَالْقُرْبَ يُمَيِّزُ وَالْعِرْفَةَ
 وَالطَّاعَةَ يُمَيِّزُ الْأَصْلُ وَاحِدٌ
 إِذَا عَمِلُوا بِالْعِلْمِ وَمَرُّوا عَلَى
 مَيِّتٍ أَحْيَوْهُ أَوْ عَاصٍ ذَكَّرُوهُ كَيَاتِمُهُ
 أَطْبَاقُ فِي بَيْتِهِ بِغَيْرِهِ يَسْعَى
 فِي تَحْصِيلِ الْخِرَاجِ فَإِذَا أَحْصَاهُ
 سَلَّمَ إِلَى الْمَلِكِ وَلَهُ جَاءَ
 مَكِّيَّهُ يَأْخُذُ مِنَ الْخَلْقِ
 لَا لَهُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِكَ
 خَيْرًا نَبَّهَكَ بِعُيُوبِ نَفْسِكَ
 وَعَرَّفَكَ عَائِلَتَكُمْ جَاهِلًا
 جَاهِلَكُمْ مَعْتَرً نَرَاهُ كُمْ
 رَاغِبًا لَا تَأْكُلْ بِدِينِكَ إِنَّمَا
 شَوْكُكُمْ بِاللَّيْلِ الْآخِرَةِ

کرتے والا ہے اور طبق اُس کے غیر کا ہے۔ وہ محض تعبیر کرنے
 والا ہے اور عبارت اُس کے غیر کی ہے جو کچھ اللہ اُس کی زبان
 و ہاتھ پر نکلوائے تو اُسے قبول کرتا رہے تو اُس کی نظر سے تجاوز
 نہ کر ہمیشہ اُس کے مقرر کردہ حد سے اگے نہ بڑھے۔ اُس کے روبرو
 تو ہمیشہ سر جھکا کے خوف و دہشت کی حالت میں ٹھہرا رہے۔ تو اُس
 کو اُس کے کسی حال اور قول و فعل میں تہمت نہ لگا۔ تو اُس کو ہر ذی عقل
 پر فضیلت دیتا رہے۔ اس حالت میں وہ تجھے اپنے پاس رب
 تبار کے لئے تک پہنچا دے گا نہ کہ غیر اللہ کی طرف وہ میوہ کھانے
 والا ہے تو اُسے کھانا نہ کھلا وہ خود کلام کرنے والا ہے تو اُس
 کو جواب نہ سکھا۔ ہماری طبیعتیں مثل چوپایوں کی طبیعتوں کے ہیں۔
 لیکن عقل کھوٹے کھرے میں تمیز دیتی رہتی ہے جس سے انسان
 و چوپایوں میں فرق معلوم ہوتا ہے شریعت و علم قرب و معرفت اور
 اطاعت الہی دونوں میں تمیز دیتے رہتے اور ہر ایک کو جدا جدا
 کرتے رہتے ہیں۔ جز ایک ہی ہے۔ علم پر عمل کرنے والے
 جب علم پر عمل کرتے ہیں اور وہ کسی مردہ پر گزرتے ہیں تو وہ اُس
 کو زندہ کر دیتے ہیں یا کسی گناہ گار پر گزرتے ہیں تو وہ اُس کو زندہ کر
 بنا دیتے ہیں۔ اُس کے گھر میں غیروں کے لیے طبق آیا کرتے ہیں
 عمارت باللہ خراج کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں پس
 جب وہ اُس کو حاصل کر لیتا ہے بادشاہ کی طرف سپرد کر دیتا
 ہے اس کے پاس کھول، کوئی ہے مخلوق سے بے کر اُس میں ہمت
 جاتا ہے اُس کا لینا اپنے لیے نہیں ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ
 تیری بہتری چاہتا ہے وہ تجھے نفس کے عیبوں پر خبردار کر
 دیتا ہے اور اُن کو تجھے پہنچا دیتا ہے تمہارے عالم جاہل میں
 اور تمہارے جاہل دھوکہ باز تمہارے زاہد دنیا پر حرص میں
 تو دین کے بدلہ دنیا دہانے سے تو آخرت حاصل کی جاتی ہے

وَقَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْعُوا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ هُمْ حَمَلَهَا عَلَى ظَاهِرِهَا أَنَّ
الْمُعْتَدِيَ الظَّالِمِ مِنْ غَيْرِهِ السَّائِلِ
لِسَوْأِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ
لَا صَحَابَةَ أَنْتُمْ جَلَاءُ قُلُوبِي مَنْ كَانَ
يَسْمَعُ لِلَّهِ وَالْإِنْتِقَامِ بِكَلَامِي فَيَكُونُ
جَلَاءً وَلَا فَلَا يَحْضُرُ عِنْدِي فَيَكُونُ
مُكَدِّرًا لِمَا خَرَجَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مِنَ النَّارِ وَكَثُرَتْ مَوَاشِيهِ وَعِلْمَانُهُ
عَمِلَ ذَا فِي الشَّامِ كَثِيرَةً الْأَبْوَابِ أَكْثَرُ
هَذَا لَكَ هُنَاكَ بَعْدَ مَا أَغْنَى مِنَ الشَّيْنِ
وَدَوَاءِ قَوْمِهِ أَثَرُ تَرْبِيَةِ خَلْقِهِ مَا
الْخُلَّةُ الصُّحْبَةُ وَالْمَحَبَّةُ
الْوَاصِلَةُ.

آپ نے ارشاد الہی ادعوا بکم تضرعا الخ کو درتم
اپنے رب کو عاجزی سے اور پرشیدہ طور پر پکار کر و تحقیق وہ
حد سے بڑھنے والوں کو درست نہیں رکھتا ہے اس کے ظاہر
پر عمل کر کے تفسیر فرمائی کہ تحقیق حد سے تجاوز کرنے والا غیر اللہ
سے تجاوز کرنے والا اور خدا کے سوا دوسروں سے مانگنے والا
ہے۔ حضرت عبداللہ ابی مسعود رضی اللہ عنہ اپنے رفقا سے فرمایا
کہ تم مجھے میرے قلب کی روشنی ہو جو شخص میرے کلام کو اللہ
کے واسطے سنے اور میرے کلام سے نفع حاصل کرے پس وہ
اُس کے لیے قلب کی روشنی بنے در نہ میرے پاس وہ حاضر ہی نہ
ہو کہ اُس کی حاضری باعث کدورت ہو گی جب کہ ابراہیم علیہ السلام
اُگ سے باہر آئے اور آپ کے موشی اور نوکر چاکر زیادہ ہو گئے
تو انچے ملک شام میں ایک گھر بہت سے دروازوں والا بنایا اور
بعد اُس کی تیمت ادا کر دینے اور اپنی قوم کے معالجے سے
فارغ ہونے کے آپ وہیں ٹھہر گئے مخلوق الہی کی نرمیت کو
لازم پکڑنا غلط کیا ہے۔ صحبت اور محبت کیلئے مل جلنے
کا نام ہے۔

سوال قول کی اقتداء پیروی کی جائے یا حال کی۔ آپ نے
جواب ارشاد فرمایا۔ رضی اللہ عنہ۔ عوام لوگ قول کی پیروی کرتے
ہیں اور خواص حال کی پیروی کیا کرتے ہیں۔ کون اہل ہے تو کون
ہے۔ مجھے اپنی توبہ نص دیکھنا کہ میں تجھ کو تیرے حال پر بٹھاؤں
اور تیرے مرض کی شدت کو دور کروں اور اُس کو اچھا کر دوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کہ میرے قحی کو آپ پیاروں
کی عیادت کیا کرتے تھے۔ اور ہم اس سے منع کیے گئے ہیں
مگر ہم ندرستوں کی عیادت اپنی ہمت سے کرتے ہیں ہمارے
پاؤں تمہارے گھروں کی طرف چلنے سے اور ہمارے ہاتھ

سُؤَالُ الْقَالَ يُقْتَدَى بِهِ أَمِ
الْحَالُ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْقَالَ يُقْتَدَى بِهِ
الْعَوَامُّ وَالْحَالُ يُقْتَدَى بِهِ الْخَوَاصُّ مِنْ
أَهْلِ مَنْ أَنْتَ أَمْرِي بِبَعْضِكَ أَقْعَدُ عَلَى
حَالِكَ وَأُنِيرُ لَكَ مَرَضَكَ وَأَبْرِئُكَ
كَانَ مِنْ دَابِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِيَادَةُ الْمَرْضَى وَنَحْنُ قَدْ مَنَعْنَا مِنْ
ذَلِكَ وَلَكِنْ نَعُوذُ الْأَصْحَاءَ بِهَمَّتِنَا مَنَعَتْ
أَرْجَلُنَا عَنِ الْمَشْيِ إِلَى بَيْوتِكُمْ وَأَبْدَانُنَا

تمہارے طعام و مال لینے سے روک دیئے گئے ہیں۔ بہرحیث
حال و تقدیر کے مامور ہیں جو تقدیر سے اُس پر راضی اور کام کرنے
کو مستعد ہیں۔ آپ نے (رضی اللہ عنہ) ایک دن ارشاد فرمایا ہو
سکتا ہے کہ ایک شخص دس بیٹے چھوڑ کر مر جائے اور وہ ہر ایک
ایک ہی درجہ میں باپ کے ساتھ ٹھوکی کرنے والے ہوں بعد
موت وہ اُس باپ کے ترکہ کو برابر ہی کے ساتھ تقسیم کر لیں۔
اور ان میں ایک بیٹا ایسا ہو جس کی طرف باپ کا دل زیادہ مائل
تھا اور وہ تمنا کیا تھا کہ یہی سا بیٹا اُس کے تمام ترکہ کا وارث
ہو۔ پس تقدیر الہی سے باپ کے بعد ایک ایک بیٹے کو موت
اُٹی صرف وہی ایک محبوب بیٹا باپ کا باقی رہ گیا اور اُس
نے تمام متروکہ حاصل کر لیا تضاع و قدر الہی آگئی۔ کیا اس میں
یہاں تک کچھ عجیب ہے اس میں غور کر۔ والسلام۔

اے اللہ تو ہم سے مخلوق کو روک دے اے بارالہما
تو ہم سے نفس اور خواہشوں اور طبیعتوں کو روک دے۔ آمین۔
اے مخاطب تو کہے گا کہ اس دریا میں تیز تے ہوئے
پھر کیسا ڈرنا ڈر ہے تو تیز تا ہی کیوں ہے حالانکہ خوف تو اس کی
قد ہے اس کا جواب یوں ہے کہ رب تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔
میرے بندوں میں سے مجھ سے علم ہی ڈرا کرتے ہیں۔ جب
انہوں نے اُسے جان لیا ڈرنے لگے۔ جب تو کسی چیز کی مہرت
کو جان لے پس اُس سے ڈرا اور پرہیز کر۔ موت تو ضرور آنے والی
ہے اُس سے چارہ کار نہیں پس تو اس کے لیے عمل کر۔

اے وہ شخص جس کا گھر بغیر چھت کے ہے اور بال بچوں
کے لیے اٹا موجود نہیں ہے اور نہ نیچے اوپر کا کپڑا ہے۔ ہوشیار
ہو جاؤ گے پس تیار کر لے۔ بادشاہ اگر باہر سے پاپا رہے
ہو جا درندہ آگیا ہے پس اُس سے ڈرو۔ موت کا درندہ ہے

عَنْ تَنَاوُلِ الطَّعَامِ وَ أَمْوَالِكُمْ أَمْرًا مِّنْ
حَيْثُ الْحَالِ وَ الْقَدَرِ وَ قَالَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَجُوزُ أَنْ يَمُوتَ رَجُلٌ وَ يَخْلُفَ
عَشْرَةً مِّنَ الْأَوْلَادِ كُلُّهُمْ بَأْسُ وَ تَ
بِهِ فِي ذَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ تَفَاسَمُوا تَرَكَتَهُ
عَلَى السَّوَاءِ وَ فِيهِمْ وَاحِدٌ كَانَ قَلْبُ
وَالِدِهِ إِلَيْهِ وَ كَانَ يَتَّبِعُنِي أَنْ يَرِثَ
جَمِيعَ تَرَكَتِهِ فَجَاءَ الْقَدَرُ إِلَى وَاحِدٍ
وَ أَحَدٍ بِالْمَوْتِ فَبَقِيَ ذَلِكَ الْوَاحِدُ
حَاسِرًا جَمِيعَ تَرَكَتِهِ فَجَاءَ الْقَضَاءُ وَ
الْقَدَرُ آفِي هَذَا عَجِيبٌ إِلَى هُنَا
وَالسَّلَامُ۔

اللَّهُمَّ كَفِّ الْخَلْقَ عَنَّا اللَّهُمَّ كَفِّ
النَّفْسَ عَنَّا وَ الْإِهْوِيَّةَ وَ الطَّبَاعَ۔

قُلْتُ اتَّخَفْتُ هَذَا الْبَحْرَ وَ أَنْتَ
تَسْبِيحُ فِيهِ وَ الْخَوْفُ بِضِدِّ ذَلِكَ
قَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ
لَمَّا عَمِلُوا خَيْرًا هُوَ عَلِمْتَ بِمَضَرَّتِهِ
النَّفْسِ وَ فَاحْذَرُوهُ وَ اجْتَنِبُوا الْمَوْتَ
الْمَوْتُ لَا بَدَّ لَكَ مِنْهُ وَ نَا عَمَلُ

يَا مَنْ كَيْسَ لِدَارِهِ سَقْفٌ وَ لَا
لِعِيَالِهِ ذَقِيقٌ وَ لَا شِعَارٌ وَ لَا دُكَّارٌ
جَاءَ الشِّتَاءُ فَتَاهَبْ جَاءَ الْزَمِيرُ
فَتَرَجَّلْ جَاءَ السَّبْعُ فَاحْذَرْ هُوَ سَبْعُ الْمَوْتِ فَامْنَعْ

تو جو نمازیں ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتا ہے اس کے کیا معنی ہیں یہی کہ ہم تیری ہی اطاعت کرتے ہیں اور تجھی کو یکتا و فردو جانتے ہیں۔ تو نے خدا کو کب ایک جانا تو نے اس کے لیے کب باخلاص عمل کیا تو نے مخلوق اور دکھاوے اور لغاف اور خود بینی اور نفیوں سے کب بے رغبتی کی تو حق تعالیٰ کے سامنے کب جھکا جھکنا عاجزی کرنا تو قلب کی حیثیت سے ہوا کرتا ہے تنہائی میں ہوتا ہے ذکر جلوت میں جب شہوت نفس رویت الہی کے ساتھ جمع ہو جاتی ہے تو بندہ رویت الہی سے حیا کر کے اپنی شہوت نفسی کو چھوڑ دیتا ہے تو یعقوب علیہ السلام کو اپنی انگلیاں کاٹتے ہوئے (جیسا کہ یوسف علیہ السلام نے) دیکھا تھا اپنی غلوت میں بحالت شدت شہوت کب دیکھے گا۔ تو اپنی پاک دامنی پر کب نظر ڈالے گا۔ پاک دامنی غیرت الہی سے ہے جب یوسف علیہ السلام اس عودت زلیخا کے ساتھ جمع ہو گئے اور زلیخا نے دست درازی کی غیرت الہی آگئی یوسف علیہ السلام پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ خداوند تعالیٰ نے خود فرمایا ہے یہ اس لیے تھا تا کہ ہم یوسف علیہ السلام سے بُرائی و بے شرمی کو پھیر دیں کیوں کہ وہ ہمارے نیک بندوں میں سے تھا۔

اسے مخاطب تیری حالت خصل یوسف علیہ السلام کے کب بدلے گی۔ یوسف علیہ السلام نے جب کہ بتکلف اللہ کے گھر میں پاکدامنی کو اختیار کیا اپنے رب کے حکم کی قید خانہ میں موافقت کی اللہ تعالیٰ نے اُن کو غلوت میں پاک دامنی عطا فرمائی۔

اے بندگان خدا تم بھی ایسے ہی بن جاؤ۔ اے مریدو! تم اللہ تعالیٰ سے یوسف علیہ السلام جیسی جو کہ صدیق تھے حالت طلب کرو تو کل سبوں کا قطع کر دینا ہے اور سب کا چھوڑ دینا

قَوْلِكَ فِي صَلَوَتِكَ إِلَيْكَ نَعْبُدُ وَ إِلَيْكَ نَسْتَعِينُ إِلَيْكَ نُطِيعُ وَ إِلَيْكَ نُوَحِّدُ مَتَى إِتَّهَدْتَ الْحَقَّ عَزَّ وَ جَلَّ مَتَى أَخْلَصْتَ الْعَمَلَ مَتَى زَهَدْتَ فِي الْخَلْقِ وَ الرِّيَاءِ وَ النِّفَاقِ وَ الْعُجْبِ وَ الصُّحْبِ مَتَى تَذَلَّلْتَ لِلْحَقِّ الدَّلَالَةُ مِنْ حَيْثُ الْقَلْبُ مِنْ حَيْثُ الْخُلُوعُ إِذَا أَرْدَحَمْتَ شَهْوَةَ النَّفْسِ مَعَ رُؤْيَا الْحَقِّ اسْتَجَلَى مِنْ رُؤْيِيهِ فَتَرَكَ شَهْوَةَ نَفْسِهِ مَتَى تَرَى يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَاظًا عَلَى أَنَا مِيلِهِ فِي خَلْوَتِكَ عِنْدَ شِدَّةِ شَبَقِكَ مَتَى تَرَى عَصَمَةَ تِلْكَ عِصْمَةُ غَيْرَةٍ الْحَقِّ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا اجْتَمَعَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِتِلْكَ الْمَرَّةِ جَاءَتْ الْغَيْرَةُ وَلَّى هَا يَرَاكَ كَذَلِكَ لِيَنْصَرِفَ عَنْهُ السُّوءُ وَ الْفَحْشَاءُ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ مَتَى تَتَقَلَّبُ

حَالَتَكَ حَالَهُ يُوسُفُ لَمَّا تَكَلَّفَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْعِصْمَةَ فِي بَيْتِ اللَّهِ وَ حَجَّوْهُ وَ أَفْتَى رَبَّهُ فِي حَبْسِهِ زَمَنَ قَتْلِهِ عِصْمَةً عِنْدَ خُلُوعِهِ

كُونُوا كَذَلِكَ عِبَادَ اللَّهِ يَا مَرْيُومُ اسْتَعِيرُوا حَالَةَ الصِّدِّيقِ أَطْلَبُوهَا مِنَ اللَّهِ التَّوَكُّلُ قَطْعُ الْأَسْبَابِ تَرْكُ الْكُلِّ

اَلْقَلْبُ اِذَا اَلْقَلْبَ صَا رَ مَلَكًا
يَسْمَعُ مَا يَسْمَعُ الْمَلِكُ يَعْرِفُ
مَا يَعْرِفُ الْمَلِكُ شَعْرَ يَزِيدُ قَتَصِيرُ
مَلِكًا عَلَيْهِ وَقَالَ فِي قِصَّةِ مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّيْرُ سَيْرًا سِرًّا
تَرَكَ أَهْلَهُ حِينَ انْسَمَّ مِنْ جَانِبِ
الطُّورِ نَارًا أَثِيرَ رَاى رَاى
بَعَيْنِ الرَّاسِ نَارًا وَ بَعَيْنِ
الْقَلْبِ وَ نَوْرًا رَأَتْ عَيْنُ
الرَّاسِ خَلْقًا وَ عَيْنُ الْقَلْبِ حَقًّا
قَالَ لِأَهْلِهِ اْمْكُثُوا اِنِّى اَنْتُمْ
نَارًا بِقَلْبِهِ جَذَبَتْ وَ لِلزُّهْدِ
مِنْ يَدِهِ فِي سِرِّهِ نَهَدَتْ جَاءَتْ
يَدَا عَاتٍ عَلَيْهِ جَاءَتْ خَطَا طَيْفُ
الْقَدْرِ سَكَبَتْ الْقَوْمَ مِنْ أَهْلِهِمْ
وَأَوْلَادِهِمْ يَا حَكْمُ اثْبُتْ يَا عِلْمُ بَسْمِ
اللَّهِ تَقَدَّمَ يَا نَفْسُ اثْبُتِي يَا قَلْبُ وَ
يَا سِرُّ اجِيبُوا يَا خَبِيَّةُ مَنْ لَا يَدْرِكُ هَذَا
وَلَا يَحِيطُ هَذَا وَ لَا يُؤَمِّنُ بِهَذَا يَا خَبِيَّةُ
يَا حَبَابَةَ يَا مَقْنَنَةَ لِعَلِّ اِتَّيْتُكُمْ مِنْهَا
بِخَبَرٍ اْتَبْتُوْا مَكَانَكُمْ حَتَّى اِتَّيْتُكُمْ
بِخَبَرِ الطَّرِيقِ لِأَنَّهُ كَانَ قَدْ ضَلَّ
عَنِ الطَّرِيقِ عَنَّا بَتَّ عَنْهُ دَلَالُهُ
حَضَرَ عِنْدَكَ نَفِيبُ النُّقْبَاءِ ابْنُ
الْاَتَقَى وَ لَمْ يَكُنْ حَضَرَ قَبْلَ

قلب جب کہ پلٹتا ہے فرشتہ بن جاتا ہے۔ جیسے فرشتہ سنتا ہے
ہے۔ ویسے ہی پسند لگتا ہے جیسے کہ فرشتہ پہچانتا ہے ویسے
ہی اس کو پہچان ہو جاتی ہے بعدہ ترقی کر کے فرشتوں کا بادشاہ
بن جاتا ہے۔ آپ نے رضی اللہ عنہ موسیٰ علیہ السلام کے سیر کے
قصہ میں فرمایا واقعی سیر باطن کا سیر ہے۔ جب کہ اپنے جانب طور
سے آگ کو دیکھا تھا اپنے اہل کو چھوڑ کے اُس کی طرف بڑھتے
تھے۔ آپ نے کیا دیکھا تھا سیر کی آنکھ سے آگ کو اور قلب کی
آنکھ سے نور کو دیکھا تھا سیر کی آنکھ نے مخلوق کو اور قلب کی آنکھ
نے حق کو دیکھا تھا اپنے اہل سے فرمایا تم ٹھہرو میں نے آگ کو
دیکھا ہے۔ اس آگ نے اُن کے قلب کو کھینچ لیا اور زندہ کی وجہ
سے اُن کو بیوی سے بے رغبت کر دیا۔ بلند مذاکین آگئیں
میں تقدیر کے آنکھ سے آگئے ہیں جنہوں نے اویام اللہ سے اُن کے
اہل و عیال کو چھین لیا ہے۔

اے حکم ثابت و برقرار رہ اے علم اللہ کا نام لے کر
آگے بڑھ۔

اے نفس ثابت قدمی اختیار کر اے قلب اور اے باطن
تم دعوت الہی کو قبول کرو۔ ہائے اُس شخص کی بد نصیبی جو اس کا
اور اراک و ذرے اور وہ اس کو پسند نہ کرے اور اس کی تصدیق
نہ کرے۔ ہائے اس کی بد نصیبی ہائے اُس کا حجاب ہائے
اُس کا عذاب۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اہلیہ سے کہا تم ٹھہر
جاؤ شاید میں تمہارے لیے اُس سے کچھ خبر لاؤں تم اپنی جگہ پر
ٹھہری رہو تاکہ میں راستہ کی خبر تمہارے پاس لاؤں کیوں کہ اس
سے قبل آپ راستہ بھول گئے تھے آپ کی نظر سے راستہ کی
علامتیں غائب ہو گئی تھیں۔ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے
پاس نقیب النقباء ابن اتقے حاضر ہوئے اور اس سے پہلے

وہ حاضر نہ ہوئے تھے آپ نے اُن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔
کاش کہ تم پیدا ہی نہ کیے جاتے اور جب پیدا کیے گئے تھے تو
اپنی پیدائش کی غایت کو جان لیتے۔

اے سونے والے بیدار ہو جا کیوں کہ تیرے اگے سے
راستہ کو گھیر لیا گیا ہے وہ گھرا ہوا ہے قیامت کے دن ہلا کر سوال
کیا جائے گا تیری کتاب کون سی ہے تیرا علم و داعی کون ہے تیرا نبی
کون ہے۔ تیرا نسب صحیح نہیں ہے۔ اللہ و رسول کے نزدیک صحیح
انساب صرف اہل تقویٰ ہی ہیں۔ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم سے نسبت
کیا گیا آپ کی آل کون ہے فرمایا ہر حق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل ہے
تو سکوت اختیار کر تو عقل سے کورا ہے تیرا گھر تو دجلہ پر ہے اور تو
پیا سا مر رہا ہے چند قدم ہیں۔ انہیں اٹھا کر تحقیق تو رحمان تک
پہنچ جائے گا۔ ایک قدم نفس ہے اور دوسرا مخلوق۔ اور اے
مرید تیرے لیے بھی چند قدم ہیں اُسے تو نے اٹھایا اور پہنچا
دنیا و آخرت۔ اگر تو اپنی فلاح چاہتا ہے تو میرے وعظ کے
ہتھکڑوں پر صبر کرے۔ بہ تحقیق جب مجھ پر میرا جنوں سوار ہو جائے
گا تو میں تجھے نہ دیکھوں گا کچھ حیرانِ لحاظ پاس نہ کروں گا۔ جب
میرے باطن اور اخلاص کی طبیعت جوش میں آجائے گی میں
تیرے چہرہ کو نہ دیکھوں گا میں بہتری کا اور تیرے قلب سے
خباثت کے دور کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اور اس بات کا کہ
میں تیرے گھر سے آگ کو بجھا دوں اور تیرے گھر بار کی
حفاظت کروں۔ تو اپنی انٹھوں کو کھول دے اور اپنے اگے
اُسے والے حال پر نظر ڈال عذاب و مواخذوں کا شکر تیری
طرف بڑھا ہوا رہا ہے۔

اے احمق تیرے اوپر ان سوس ہے تھوڑے زمانہ کے بعد
تو مرنے والا ہے۔ ہر حالت اُس میں زائل و تفرق ہونے والی ہے

ذَلِكَ فَقَالَ مُشِيرًا إِلَيْهِ لَيْتَكَ لَمْ
تَخْلُقْ وَإِذَا خُلِقْتَ عِدَّتْ مَا خُلِقْتَ
لَهُ.

يَا نَابِعُ انْتَبِهْ فَإِنَّ السَّبِيلَ
قَدْ أَحَاطَ بِكَ مِنْ أَمَامِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
يُدْعَى مَا كَتَبْتُكَ مِنْ مُعَلِّمِكَ مَنْ
دَاعِيكَ مَنْ يَدِيكَ لَا نَسَبَ لَكَ
صَحْبِيكَ النَّسَبَ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ
نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَهْلُ
التَّقْوَى قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَلَك
قَالَ كُلَّ تَقِيٍّ إِلَّا مُحَمَّدًا أَسَكْتَ أَنْتَ
لَا عَقْلَ لَكَ بَيْنَكَ عَلَى الدَّجَلِ وَ
تَمُوتُ عَطَشًا خَطَوَاتٍ وَقَدْ وَصَلْتَ
إِلَى الرَّحْمَنِ النَّفْسُ وَالْخَلْقُ وَأَنْتَ يَا مُرِيدُ
خَطَوَاتٍ وَقَدْ وَصَلْتَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ إِنْ
أَرَدْتَ الْفَلَاحَ فَاصْبِرْ عَلَى مَطَارِقِ كَلَامِي
إِنِّي إِذَا أَخَذَنِي لَا أَمَّا لَكَ إِذَا شَاءَ طَبْعُ
سِرِّي وَطَبْعُ إِخْلَاصِي لَا أَرَى وَجْهَكَ
وَأُريدُ الصَّلَاحَ وَإِذَا لَهَ الْخُبْرُ عَنْ
قَلْبِكَ وَأُطْفِئِ الْحَرِيقَ عَنْ بَيْتِكَ وَ
أَصُونُ حَرِيمَكَ إِنْ تَمَّ عَيْنَكَ وَانْظُرْ
مَا أَمَامَكَ أَنْتَ جُنُودُ الْعَذَابِ وَ
الْمَوَاحِدَاتِ.

وَيْلَكَ يَا أَحْمَقُ أَنْتَ بَعْدَ قَلِيلٍ
مَيِّتٌ كُلُّ حَالَةٍ فِيهِ غَرَائِلٌ مُتَفَرِّقَةٌ

یہ اپنی اولاد اور گھر اور جو رو سے جدا ہو جائے گا اور مٹی اور قبر اور ملائکہ عذاب یا ملائکہ رحمت سے رفاقت کرنا پڑے گی۔
اے کوچ کرنے والے اے زائل ہونے والے۔
اے انتقال کرنے والے اے سرتاپا عاریت پاک ہے
وہ ذات جس نے تم پر آگاہ کرنے والوں عالموں کو بھیج کر احسان فرمایا ہے پس تم اُن کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

اے بد بخت تو تو میرے پاس تمام سال یا پورے مہینہ یا سارے ہفتہ میں ایک مرتبہ بھی نہیں آتا جس میں تجھے دایک ذرہ دینے کی ضرورت ہے اور نہ ایک دانہ دینے کی تو بغیر کسی چیز کے دیئے ہم سے ایک چیز لے لے اور کل بغیر ذرہ دیئے لاکھوں چیزیں لے لینا۔ میں تو تیرے بوجھ اٹھانے والا ہوں تو اس سے ڈرتا ہے کہ میں تجھ کو اپنے بوجھ اٹھانے کی تکلیف دوں گا۔ میرے بوجھوں کے اٹھانے کے لیے اللہ عز وجل کافی ہے تجھے مجھ سے ایک کلمہ سننے کے لیے ہزار برس کا سفر کرنا چاہیے تھا پس اس حالت میں کہ میرے اور تیرے درمیان میں چند ہی قدم ہیں تو نہیں آتا تیری کیا کیفیت ہے تو کامل نادان اور نا سمجھ ہے تیرے نزدیک بر ہے کہ تجھے کچھ دے دیا گیا ہے دنیا نے تجھ جیسے کو قرب کیا اور اُس کو کھا گئی۔ اُس کو چاہا اور کثرت مال سے فریہ بنایا پھر اُسی کو کھا گئی۔ اگر دنیا میں ہم بہتری دیکھتے تو تو اُس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتا خبردار ہو جا کہ تمام امور اللہ کی طرف لڑتے ہیں۔ ہم سبھی کاموں میں مشغول ہیں سب اُسی کی طرف سے ہیں جب آپ کسی سے نیچے آئے آپ سے آپ کے بعض شاگردوں نے کہا ابلتہ آپ نے وعظ میں بہت مبالغہ فرمایا اور گفتگو میں بہت سختی فرمائی پس آپ نے اُن کو جواب دیا اگر میرے کلام نے

هَذَا يَتَابِعُ وَلَدَكَ وَذَارَكَ وَنَرَوْحَتَهُ
وَيُؤْفِقُ التُّرَابَ وَالْقَبْرَ وَالْزَّبَانِيَةَ
أَوْ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ يَا حِلَّ يَا نَارِئِلَ يَا
مُنْتَقِلَ يَا عَائِرِيَةَ سُبْحَانَ مَنْ مَتَى
عَلَيْكُمْ بِالْمُنْتَبِهِينَ فَلَا تَرَوْنَ

يَا مَدِيرًا لَا تَأْتِينِي فِي كُلِّ سَنَةٍ
مَرَّةً أَوْ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَوْ فِي كُلِّ
أُسْبُوعٍ بَلَا ذَمِّهِ وَلَا حَبَّةٍ
خُذْ شَيْئًا بَلَا شَيْءٍ وَغَدَا أَلْفَ
أَلْفِ شَيْءٍ بَلَا ذَمِّهِ أَنَا حَامِلٌ
أَثْقَالِكَ تَخَافُ أَنْ أَكْثِفَكَ
أَتَغَالِي إِيَّاهُ يَكْفِيهِمَا اللَّهُ عَمَّ وَ
جَلَّ سَائِرُ أَلْفِ عَامٍ لِيَسْمَعَ
مِنْهُ كَلِمَةً فَكَيْفَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ
خُطَوَاتُ أَنْتَ كَسَلَانُ أَنْتَ
جَوِيهُلُ الْكَمْرِ عِنْدَكَ أَثَقَلُ
أَعْطَيْتَ شَيْئًا سَمَنْتَ الدُّنْيَا وَمِثْلَكَ
وَأَكَلْتَهُ سَمَنْتَهُ بِالْجَاهِ وَالْكَثْرَةِ
ثُمَّ أَكَلْتَهُ لَوْ رَأَيْتَ فِيهَا خَيْرًا مَا
سَبَقْتُنَا إِلَيْهَا إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَصْدِيرُ
الْأُمُورِ مَا نَحْنُ فِيهِ كُلُّهُ مِنَ اللَّهِ
لَمَّا نَزَلَ عَنِ الْكُرْسِيِّ قَالَ لَهُ بَعْضُ
تَلَامِيذِهِ لَقَدْ بَالَغْتَ الْعِظَةَ وَخَشَشْتَ
الْقَوْلَ لَهُ فَقَالَ لَهُ إِنْ عَمِلَ مَعَهُ كَلَامِي

فَسَيَعُوذُ فَلَمْ يَزَلْ بَعْدَ ذَلِكَ يَحْضُرُ
مَجْدِسَهُ وَيَأْتِيهِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الْمَجْلِسِ
فَيَقْعُدُ بَيْنَ يَدَيْهِ مُتَوَاصِعًا مُتَصَاعِفًا
رَحْمَةً اللَّهُ عَلَيْهِ۔

رحمت اہور

اے اللہ میں صبر و عفو اور غنا کو طلب کرتا ہوں جب تو مخلوق
میں سے کسی کے سامنے اس چیز کے کرنے کے لیے جو کہ اس
کے پاس ہے ٹھہرے گا اللہ تنہا تجھ پر غصہ فرمائے گا۔ جو
کوئی امیر کے سامنے اس کی دولت مندی کی وجہ سے جھکے گا
اس کا دلوں تہائی دین چلا جائے گا۔ تحقیق تو نے مخلوق سے طلب
کرنے کی عادت ڈال لی ہے لہذا اگر بن گیا ہے اور تو اسی حالت
میں خدا سے ملے گا میں نے ایک شخص کو مغلراجہ میں دیکھا کہ لوگوں
سے بھیک مانگتا پھرتا تھا حالانکہ اس نے اپنے دیبا کے جبہ
کو پکس اشرفیوں میں فروخت کیا تھا پس میں اس کے پیچھے
ہو لیا وہ ایک شخص کے پاس جو کہ ہر بیسہ کھار ہا تھا اگر کھڑا ہو گیا
پھر تاؤ تیکہ اس نے ہر بیسہ میں سے اس سائل کو ایک لقمہ نہ
دے دیا وہی کھڑا رہا میں نے یہ حال دیکھ کر اس سے کہا
کہ کیا تو نے اتنے اتنے دامنوں میں اپنا جبر نہیں بیچا ہے اس
نے جواب دیا کہ کیا میں اپنے پیشے کو تیری وجہ سے چھوڑ دوں
گا۔ جو شخص انتہائی درجہ ولایت پر پہنچ جاتا ہے وہ طلب
ہو جاتا ہے۔ تمام مخلوق کے بوجھوں کو اٹھالیتا ہے مگر
اس کو ایمان بھی تمام مخلوق کی مقدار عطا فرمایا جاتا ہے۔ تاکہ
اُن بوجھوں کے اٹھانے پر مضبوط ہو جائے۔ تو میری قمیص
اور فرش کو نہ دیکھ۔ یہ لباس موت کے بعد کا ہے یہ کفن ہے
کفن ہے اور میت کو کفن عمدہ دیا جاتا ہے۔ یہ قمیص و فرش مذل

اللَّهُمَّ صَبْرًا وَ عَفْوًا اللَّهُمَّ غِنًى
إِذَا وَقَعَتْ بَيْنَ يَدَيَّ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ
يَطْلُبُ مَا عِنْدَكَ مَقْتَلًا اللَّهُ مِنْ
تَضَعُصَمَ لِيَغْنِي لِرَجُلٍ مَا فِي يَدَيْهِ
يَذْهَبُ ثُلُثًا دِينَهُ أَنْتَ قَدْ
تَعَوَّدْتَ الطَّلِبَ مِنَ الْخَلْقِ تُلْقِي
اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ مَا آيَتْ
فِي الرَّحْمَةِ رَجُلًا كَانَ يَطْلُبُ مِنَ
النَّاسِ وَقَدْ بَاغَرَ حُبَّةَ دِينَارٍ بِخَمْسَةِ
وَعِشْرِينَ دِينَارًا فَتَبِعْتَهُ فَوَقَفَ عَلَى
رَجُلٍ يَأْكُلُ هَرِيرَةً فَلَمْ يَبْرَحْ حَتَّى
أَعْطَاهُ لُقْمَةً قُلْتُ لَهُ أَلَمْ تَبِعْ حُبَّةً
يَكْذًا وَكَذًا قَالَ أَشْرَكَ صَنَعْتِي لِأَجْلِكَ
مَنْ بَكَغَ غَايَةَ الْوَلَايَةِ صَارَ قَطْبًا
يَحْمِلُ أَثْقَالَ الْخَلْقِ جَمِيعًا وَلَكِنْ
يُعْطَى كَأَيِّمَانِ الْخَلْقِ جَمِيعًا لِيَتَقَرَّ بِهِ
عَلَى حَمْلِ مَا حَمَلَ لَا تَنْظُرْ قَبِيصِي
وَكُفْرِي حَتَّى هَذَا اللَّبَاسُ بَعْدَ
الْمَوْتِ هَذَا كَفَنٌ وَكَفَنٌ
وَكَفَنٌ الْمَيِّتِ تَجَمَّلُ هَذَا

نیک میرے صوف کے پہننے اور موٹا جھوٹا کھانے اور بھوکا رہنے کے بعد دیا گیا ہے۔ میرے پاس ایک مشغلہ ہے میں تمہارے غیر کے ساتھ مشغول رہتا ہوں۔

اے بغداد کے رہنے والوں اے زمین و آسمان والو تم عاقل بنو (خدا وہ چیزیں پیدا کرتا ہے جیسے تم نہیں جانتے ہو) یہ مرتبہ محض آرائش اور بناوٹ و نگار سے نہیں ملا کرتا ہے بلکہ یہ ظاہر ہے جس کی تصدیق باطن اور باطن ہے جس کی تصدیق ظاہر کیا کرتا ہے جب تک کہ تمام تیرے رب ایک رب نہ ہو جائیں تو سب کو چھوڑ کر ایک کو نہ پکڑے اور تمام تیری جہتیں ایک جہت نہ ہو جائیں اور تیرا محبوب صرف ایک نہ ہو جائے اور تیرا قلب متحد نہ ہو جائے تیرا کلام معتبر نہیں تیرے قلب میں قرب الہی کب خیمہ زن ہو گا۔ تیرا طلب مجذوب کب بنے گا اور تیرا باطن مقرب کب بنے گا۔ تو رب تعالیٰ جب ہی لے سکتا ہے۔ جب کہ مخلوق سے جدا ہو جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے جو سب سے توڑ کر اللہ کی طرف رجوع کرے

گا تو اللہ تملے اُس کی تمام ضروریات میں کفایت کرے گا اور جو دنیا کا ہو جائے گا تو اللہ تملے اُس کو دنیا کے پرہیزگار سے گاہے جانے اور اُس کو دنیا۔ اللہ والے میں خرق عادات ہونے لگتے ہیں انسان وہ مرتبہ جو کہ اللہ کے نزدیک ہیں۔ جب ہی پاتا ہے جب کہ وہ سب سے انقطاع کر کے اُس کی طرف قلب سے کلیہً مائل ہو جائے اللہ تملے خود ارشاد فرماتا ہے۔ جو کوئی میرے غیر کے ارادہ سے عمل کرتا ہے پس میں غنی تر شریکوں کا ہوں (میں کسی کا محتاج نہیں ہوں) اور وہ عمل میرے شریک کے لیے کرتا ہے نہ کہ میرے لیے۔

مسلمان کے لیے اخلاص زمین ہے اور عمل اُس کی

بَعْدَ لُبْسِي الصُّوفَ وَأَجْلَى الْحَشِينِ
وَالْجُوعِ عِنْدِي شَعْلٌ شَاغِلٌ مَعَ
غَيْرِكُمْ۔

يَا أَهْلَ بَغْدَادِ كُونُوا عَفْلَاءَ يَا
أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَا أَهْلَ السَّمَاءِ وَ
يَخْلُقْ مَا لَا تَعْلَمُونَ لَيْسَ بِالتَّخَلِّي
هَذَا ظَاهِرٌ يُصَدِّقُهُ بَاطِنٌ وَبَاطِنٌ
يُصَدِّقُهُ ظَاهِرٌ لَا كَلَامَ حَتَّى تَصِيرَ
أَوْ بَابَكَ رَبًّا وَاحِدًا وَجِهَاتِكَ
وَاحِدَةً وَجِهَاتِكَ وَاحِدَةً وَ
مَحْبُوبَكَ وَاحِدًا وَيَتَّحِدُ قَلْبُكَ مَعِيَ
كَخَيْمَةِ قَرُبِ الْحَقِّ فِي قَلْبِكَ مَتَى تَصِيرُ
قَلْبُكَ مَجْدُوبًا وَسِرُّكَ مُقَرَّبًا تُلْقَى
رَبَّكَ بَعْدَ الْعُدُوجِ مِنَ الْخَلْقِ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ انْقَطَعَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ اللَّهُ
مُؤْنَتَهُ وَمَنْ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَّهُ
اللَّهُ إِلَيْهَا تَخَرَّقَ الْعَادَاتُ فِيهِ لَا
يَنَالُ مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بَعْدَ
الْإِنْقِطَاعِ إِلَيْهِ بِقَلْبِهِ وَكَلْبَتِهِ
اللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ مَنْ عَمِلَ
عَمَلًا يُرِيدُ بِهِ غَيْرِي فَأَنَا
أَعْنَى الشَّرِيكِينَ هُوَ
بِشْرِيكِي دُونِي الْإِخْلَاصُ
أَرْضُ الْمُؤْمِنِ وَالْأَعْمَالُ

حَيْطَانُهَا كَالْحَيْطَانِ تَتَبَدَّلُ وَتَتَغَيَّرُ
وَأَمَّا الْأَمْرُ مَضَى فَلَا رَأْيَ لَكَ تَبَيَّنَ
عَلَى التَّقْوَى فَإِنْ قِيلَ فَقَدْ انْقَطَعَتْ
إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَكُنْ مَوْجِبَ
فَالْجَوَابُ أَنَّ الْخَلَلَ فِيكَ لَا فِي الرَّسُولِ
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى هَلْ عِنْدَكُمْ
خَبْرٌ مِنَ اللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ عُشْقَانِ الدُّنْيَا
وَمَا يَنْبَغِيهَا لَوْ كُنْتَ صَادِقًا فِيمَا تَدَّعِيهِ
لَمْ تَحْتَلْ فِي طَلَبِ ذِمَّةِ إِمْرٍ مُنْكَسِكٍ
فِي وَادِ الْقَدَرِ حَتَّى إِذَا نِيلَ أَمْرُهَا
إِنْصَلَ دَأْسُ دَرَجَتِكَ بِبَابِ الْقُرْبِ
رَأْسُ تَقَبُّلِكَ وَجْهٌ أَحْسَنُ مِنْ رَأْيَتِهِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ تَمَّتِ السَّوْدَةُ
بَيْنَكُمَا وَادْتَفَعَتِ الْحُجُبُ وَالْوَسَائِطُ
سَمِعْتَ اسْتِغَاثَتَهَا مِنْ وَادِي قَدِيمٍ
فَسَلِمَ وَدَايَعَكَ وَاسْتَوَفِ خِدْمَتِي
لَكَ أَنَا مُحِبُّوسٌ هُنَا عَلَيْكَ وَلَكَ لِيَنْفَعُ
فِي إِجَابَتِهَا قَدْ بَلَكَ حَبْنِيذُ امْتَدَّتْ يَدُ
الْعِلْمِ إِلَيْهَا وَسَاعَدَتْهَا يَدُ الْحُكْمِ
أَمَّا غَوْصُكَ فِيهَا فِي بَدْوِ أَمْرِكَ قَبْلَ
مُخَالَفَةِ طَبْعِكَ وَهَوَاكَ وَإِذَا دَيْكَ مَعَ
ذَعْبِكَ أَتَقَ مِنْ الْمَقَرِّ بَيْرِ
الْمَحْبُوبِينَ فَذَلِكَ تَحَسُّرُ
يَلَا زِيْمَكَ وَحِرْمَانٌ يَخْدَعُكَ لَوْ
عَدِمْتَ أَنَّ هَذِهِ الدُّنْيَا تَقْطَعُكَ لَمَّا

دیواریں پس دیواریں تو بدل سکتی ہیں اور لیکن زمین نہیں بدلتی ہے۔
جسٹریں نیست کہ عمارت کی بنیاد تقوے پر ہے پس اگر کوئی یہ
کہے کریں تو سب سے قطع تعلق کر کے اللہ عزوجل کی طرف متوجہ
ہو گیا تھا پس اُس نے میری ضروریات کی کفالت رکھی پس اس
کا جواب یہ ہے کہ خلل و خرابی تیرے اندر ہے نہ کہ معاذ اللہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں
فرمایا کرتے تھے کیا تمہیں کچھ اللہ سے خبر ہے قسم بخدا کچھ بھی نہیں
بلکہ تم تو دنیا اور اُس کی زینت کے عاشق بنے ہوئے ہو اگر تو
اپنے دعوے میں جس کا تو مدعی بنا ہوا ہے سچا ہوتا تو تو ایک
فرہنگی طلب میں بھی حیل نہ کرتا تو اپنے نفس کو تقدیر کے جکڑ میں
ڈال دے یہاں تک کہ جب اُس کا معاملہ کامیابی پر پہنچ جائے
گاتیری سینڈھی کا سراپا اب قرب سے جا کر مل جائے گا تیرے
روبرو ایسا حسین چہرہ آجائے جو کہ دنیا و آخرت کی زینت سے
نہایت خوبصورت ہو گا۔ تم دونوں کے درمیان میں دوستی،
کامل ہو جائے گی اور تمام حجاب و واسطے اٹھ جائیں گے۔ تو
اپنی تقدیر کے میدان سے دنیا کی فریاد سننے لگے گا پس تو اپنی
امانتیں سپرد کر دے اور مجھ سے پوری پوری اپنی خدمت لے
میں تیرے نقصان و نفع کے لیے یہاں قید ہوں دنیکے جواب
دینے کے لیے تیرا قرب الہی سفارش کرے گا اس وقت ظلم کا
ہاتھ اُس کی طرف بڑھے گا اور شریعت کا ہاتھ اُس کی مدد کر
گا لیکن ابتدا امر میں تیل مخالفت اپنی طبیعت اور خواہش و ارادہ
کے تیرا دنیا میں غوطہ لگانا اور یہ خیال کرنا کہ مقربین و مجربین سے
ہے پس یہ تو ایک حسرت ہے جس نے تجھے لازم کبڑا دیا ہے
اور ایک محرومی ہے جو تجھے دھوکا دے رہی ہے۔ اگر تیری
جان لیتا سا کہ تحقیق دنیا تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر رہی ہے البتہ

سَأَلْتُهَا إِذَا تَهَدَّيْتُ بِأُطْنُكَ إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ
تَهَدَّيْتُ إِلَيْكَ تَهْدِي وَالحَلَا وَهَلْ لَكَ
سَمَّهَا شَرَابٌ هِيَ تَبْدُو وَالْحَلَاوَةَ وَ
نُثْنِي بِمَرَامٍ حَتَّى إِذَا صَارَتْ قَلْبُكَ
وَجُعِلَتْ تَحْتَ جَنَاحِهَا انْقَلَبَتْ
سَمًّا وَذَبَحْتِكَ كَأَنَّ مَنْ تَقَدَّمَ
يُمَيِّزُونَ بَيْنَ خَوَاطِرٍ قَبْلَ الْإِنْقِطَاعِ
إِلَى الرِّوَايَا.

يَا مَنْ لَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ خَاطِرِ النَّفْسِ
وَالشَّيْطَانِ وَالْقَلْبِ كَيْفَ نَنْقِطِعُ خَاطِرَ
الشَّيْطَانِ يَا الْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ بِالْكَفْرِ
فِي الْأَصْلِ وَالْمَعَاصِي فِي الْفَرْعِ
وَالْخَاطِرِ الْمَلِكِ بِالطَّاعَاتِ وَ
الْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قِيلَ لِلَّذِي
صَلَبَ يَعْنِي الْحَلَاجَ أَوْصِي قَالَ
هِيَ نَفْسُكَ إِنْ مَرَّ بِهَا وَ إِنْ
رَكِبَتْكَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْرَبَ مَعَ
الْمُلُوكِ فَعَلَيْكَ بِالْخَرَابَاتِ وَ
الْفِيَاقِي وَالْقَنَائِرِ إِلَى أَنْ يَأْتِيَ
الصَّحْوُ مِنْ سُكْرِكَ لِكَيْلَا تُفْشِي
أَسْرَارَهُمْ فَيُهْكَؤُوكَ وَ لِهَذَا
طَعْنُهُمْ خَيْرٌ مِنْ إِقَامَتِهِمْ هَذِهِ
الدُّنْيَا جُعِلَتْ مَرَاجِلَهُ إِنْ
بَشُرْتَ أَنْ تَلْقَى مَرَّتَكَ
الْخَلْوَةَ بَعْدَ أَحْكَامِ الشَّرْعِ

تو اُس کا سوال نہ کرتا۔ جب تیرا باطن اللہ عزوجل کے لیے مہذب
بن جائے گا تو دنیا تیرے لیے مہذب بن جائے گی۔ ظاہراً
دنیا تیرے لیے شیریں معلوم ہوتی ہے اُس کا شربت زہر ہے
اولادہ میٹھا بن ظاہر کرتی ہے اور بعد کو تلخی و کڑوا پن دکھاتی ہے
یہاں تک کہ وہ جب تیرے قلب میں اثر کر لیتی ہے اور وہ تجھے
اپنے پہلو میں دبا لیتی ہے تو اس وقت زہر بلا اثر دکھاتی ہے
اور تجھے قتل کر دیتی ہے۔ اگلے بزرگ گوشت نشینی اختیار کرنے سے
پہلے خطرات کے درمیان میں تمیز و جدائی کر لیا کرتے تھے
اسے دوسرے نفس اور دوسرے شیطان اور دوسرے قلب کے درمیان
میں تمیز نہ کرنے والے تو دوسرے شیطان میں (جو کہ معاصی اور لغزشوں
سے طابوا ہے اور اصل میں کفر سے اور فرائض میں نافرمانیوں کے
ساتھ لاحق ہے) اور الہام الٰہی (نشریہ) میں جو کہ طاعتوں اور اعمال صالحہ
سے تعلق رکھتا ہے کیسے تمیز کر سکے گا۔ اُن صاحب سے جنہیں سولی
پر چڑھایا گیا یعنی منصور حلاج علیہ الرحمہ سے کہا گیا کہ مجھے وصیت
فرمائیے گا جواب دیا وصیت نفس کے لیے ہے اگر تو اُس پر سوار
ہو گیا بہتر ہے در نہ وہ تجھ پر سوار ہو کر تجھے خوار و ذلیل کر دے
گا جب تیرا ارادہ بادشاہوں کی معیت میں رہ کر شراب پینے کا ہو۔
پس تو اولاً ویرانوں اور بیابانوں اور جنگلوں کو لازم پکڑ یہاں تک
کہ تجھے اپنے نشہ سے ہوش آجائے تاکہ تو بادشاہوں کے بھیدوں
کو جن کی تو معیت چاہتا ہے ظاہر نہ کرے پس اُن کے ہلاک کر ڈالنے
سے تو نجات پالے وہ تجھے ہلاک نہ کر ڈالیں۔ اسی واسطے اُن
کی معیت میں رہنے سے سفر کر جانا بہتر ہے (ربان کا سفر
انعامت سے بہتر ہے) یہ دنیا سفر کی سواری بنائی گئی ہے
اگر تیرا ارادہ رب تعالیٰ سے ملنے کا ہے تو تو اس پر سوار ہو
کر احکام شریعی کے لازم پکڑنے کے بعد گوشت نشینی اختیار

بَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا بُدَّ مِنْ اسْتِعَانَةٍ
 دَعَزَمَ عَلَى شَيْءٍ سَكَبَهُ فَأَتَى بَابَ الْعِلْمِ
 بِطَرِيقِ الْحُكْمِ الْحُكْمُ هُوَ الْأَمْرُ وَالنَّوْهُ
 فَتَقَبَّلَ مَا يَأْمُرُنَا الْحُكْمُ وَلَسَمَعُ وَ
 نُطِيعُ حِينَئِذٍ قَاتَيْنَا الْأَقَاتُ فَهَذَا هُنَا
 يَحْتَاجُ أَنْ يَكُونَ الْعَبْدُ عَالِمًا يَقُولُ
 أَحَدُنَا مَا بَالِي ابْتَلَيْتُ مَعَ قِيَامِي فِي
 الطَّاعَةِ يَقَالُ لَهُ تَحْتَاجُ إِلَى قَدِيلٍ
 مِنَ الْعِلْمِ صَاحِبِ الْحُكْمِ يَدُ خِرْوَةٍ
 صَاحِبِ الْعِلْمِ يُخْرِجُ الْحُكْمُ مَعَ
 الرَّهَادِ وَالْعِلْمُ مَعَ الصِّدْقِ يَقِينِ
 الْمُجَبُّونَ الْمَوَاضِيْنَ الرَّهْدُ مَعَ
 الْحُكْمِ وَالْحُبِّ مَعَ الْعِلْمِ هَذَا شَرِيكُهُ
 وَهَذَا وَرِثَتُهُ الْمُتَزَهِّدُ مَحْمُومٌ وَالزَّاهِدُ
 مَسْئُولٌ وَالْعَارِفُ حَتَّى بَعْدَ الْمَوْتِ هَذَا
 الْمُتَزَهِّدُ تَرَكَ الشَّهَوَاتِ وَصَامَ فَهَسَّتْ
 نَفْسُهُ وَالزَّاهِدُ دَامَ تَوَكُّهُ فَدَامَ
 مَرُصَتُهُ أَوْ مَرَّشَةُ السِّلَةِ مَا تَتِ الدُّنْيَا
 بِإِلْضَافَةٍ إِلَيْهِ بَيِّنًا هُوَ كَذَلِكَ عَلَى
 فَرَاشٍ لُطِيفُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَبَّهَ أَفْسَامُ
 عَلَى بَابِ زُهْدٍ طَعَامٌ قَدْ قَنَّ لِبَاسٍ عَلَى
 الْأَوْتَادِ قَدْ تَغَيَّرَتْ لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا
 حَتَّى اسْتَوْفَى مَالَهُ الْكُفَّارُ وَالْعَصَاةُ
 مَا اجْتَمَعُوا فِي الطَّلَبِ أَحَدُوا الْحَرَامَ
 أَحْبَبَى اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ الْعَبْدَ ثُمَّ انْشَأَ

کر۔ دروازہ الہی پر پہنچنے کے لیے مدد کی ضرورت ہے۔ اور
 ارادہ کرنا کسی شے پر سبب ہے تو علم کے دروازہ پر حکم شرع کے
 واسطے سے آئے گا۔ حکم شرع دو قسم پر ہے۔ اوامر اور نواہی پس جو
 شرع ہم کو حکم کرتی ہے اس کو ہم قبول کرتے ہیں اور سنتے اور اس کی
 اطاعت کرتے ہیں اُس وقت ہم پر امتیں ہیں۔ اس مقام پر پہنچ کر بندہ
 اس بات کا حاجت مند ہوتا ہے کہ وہ عالم ہو تو میں سے کوئی کہہ دیتا
 ہے کہ باوجود اس کے کہ میں طاعت پر قائم ہوں پھر بھی مبتلا ہوں آفات
 ہوں یہ کیا حال ہے۔ اس کو جواب دیا جائے (کچھ یہ سمجھنے کے لیے)
 تو تھوڑے سے علم کا محتاج ہے۔ صاحب شرع ذخیرہ کرتا
 ہے اور صاحب علم اس کو ظاہر کرتا اور خیرِ کربلا ہے شرع
 زاہدوں کی معیت میں ہے اور علم صدیقیوں محبوبوں اُس رکھنے والوں
 کی معیت میں۔ زہد شریعت کی معیت میں ہے اور محبت علم کی معیت
 میں۔ یہ اُس کا شریک ہے اور وہ اس کا وزیر زاہد بننے والا مثل بخار
 والے کے ہے اور زاہد مثل سل والے کے اور عارف گویا مرنے
 کے بعد زندہ ہو جانے والا ہے۔ اس زاہد بننے والے نے
 خواہشوں کو چھوڑ دیا اور روزہ رکھا پس اُس کا نفس بخار میں مبتلا ہو
 گیا اور زاہد بننے ہیئت کے لیے ترک شہوات کیا اُس کے مرض
 نے بڑھ کر سل کو پیدا کر دیا۔ اُس کے اعتبار سے گویا دنیا مریض
 وہ سچا زاہد اسی حالت میں لطف الہی کے فراش پر بل جلا روم لوال
 ٹھہرا ہوا ہوتا ہے کہ وہیں اُس کے زہد کے دروازہ پر قسم قسم
 رنگ رنگ کے کھانے اور کھونٹوں پر مختلف لباس پڑے
 موجود ہوتے ہیں وہ دنیا سے بغیر اس کے کہ اپنے مقسوم کے
 حصوں کو پورا کر لے نہیں سکتا ہے کافروں اور نافرمانوں نے
 دنیا کی طلب میں خوبی نہیں برقی حرام میں پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے
 اُس بندہ کو زندہ کر دیا پھر اس کو فنا کے بعد دوسری زندگی عطا

خَلَقًا آخَرَ لَحْمٌ قَدْ تَلَا شَلَى عَظْمٌ قَدْ
صَعَتْ يَحْدٌ دَقَّ نَفْسٌ قَدْ ذَابَتْ
عَدَّتْهَا وَالهَرَى قَدْ عَزَلْ وَالطَّعْمُ قَدْ
غَلَبَ وَالْقَلْبُ فِيهِ الرُّوحُ وَالْمَعْنَى
وَالْمَعْرِفَةُ وَالتَّوْحِيدُ مَا شَاءَ مَلِكٌ إِلَّا
الْقَلْبُ وَالْحَقُّ بَيِّنٌ لَا يُحْبِيهِ بَعْدَ
مَوْتِهِ شَهَوَاتُهُ وَتَدَانِيهِ مَا تَتَّ
مَوْتًا مَعْنَوِيًّا مَوْتٌ عَلِيمٌ لَدُنِّي مَوْتٌ
صِدْقِي أَحْيَاكَ اللَّهُ يَعَدُّ مَا أَمَّا لَا مَا
هَذَا لَكَ مَنْ تَرَكَهُ عَلَى بَابِهِ مَيِّتًا يُرِيدُ
وَقُوْمَ الْحَكْمِ وَالْإِسْرَارِ وَهُوَ الرَّجْدُ
وَالرَّعَايَا فَلَمَّا أَرَادَ مُنْكَهَ وَاطْلَعَهُ عَلَى
بَيِّنَةٍ جَمَعَ بَيْنَ رُوحِهِ وَجَسَدِهِ
فَأَهْرَهُ وَبَاطِنِهِ لِإِسْتِيفَاءِ أَقْسَامِهِ
قَبْلَ ذَلِكَ لَوْ عَرَضَتْ عَلَيْهِ أَقْسَامُ
الْفَرْقِ وَالْغَرْبِ لَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا
كَمَةً وَاحِدَةً قَدْ رَأَى خَفِيَّةً إِرَادَةً
بَاهِيَةً مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْلِيَاءُ وَكَ
وَلَا وَكَ وَالنَّوَاضِ مِنْ خَلْقِهِ يَحُولُ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَهَوَاتِهِمْ لَا تَبْقَى
فِيهِمْ شَهْوَةٌ وَلَا إِرَادَةٌ ذَرَاءٌ
حَتَّى تُفْرَقَ بَوَاطِنُهُمْ لَهُ فَيَا ذَا
أَمَّا إِنْ يُوقَفِيهِمْ أَقْسَامُهُمْ
أَوْ يَجْعَلِيهِمْ حَيَاةً الْوَجُودِ
لَا تَحْتِيفَاءِ إِلَّا فَتَسَامُ

فرمانی اُس کا گوشت تلاش کیا باقی زربا ہڈیاں ضعیف ہو گئیں کھال
پتلی پڑ گئی نفس پگھل گیا اُس کے غدد تک باقی نہ رہے اور خواہش
معزول ہو گئی نفس پگھل گیا طبیعت مغلوب نہ گئی محض قلب باقی رہا جس
میں روح اور معنی اور معرفت و توحید جلوہ افروز ہیں۔ یہاں پر
اگر سو اقلب کے کوئی بادشاہ نہیں رہتا اور حق تعالیٰ اس کی
نکنداشت فرماتا ہے اُس کو مرنے کے بعد زندہ کرتا رہتا
ہے اُس کی شہوتیں اور لذتیں معنوی طور پر مری ہوئی رہتی ہیں۔
یہ موت علم لدنی والی اور موت صدیقی ہے وہاں کی نعمتیں دکھانے
کے بعد اللہ تعالیٰ پھر اُس کو زندہ کر دیتا ہے جس کو وہ اپنے
باب قرب پر مبرا ہوا چھوڑ دیتا ہے اُس کو کثیر حکمتوں اور بھیدوں
اور بہت شگردوں اور رعایا کا نظارہ کرتا ہے۔ پس جب وہ ملک و
ملکوت دکھا دیتا ہے اور اُس کو اپنے بھیدوں پر خبردار کر دیتا
ہے تو اس کے روح و جسم اور ظاہر و باطن کے درمیان میں مقسوم
حصوں کے حاصل کرنے کے لیے جمع کر دیتا ہے تاکہ وہ اپنے
حصوں پر قبضہ کرے اور اس سے قبل اگر اُس پر فتنہ و غلبہ
کے اقسام و انواع کی چیزیں پیش کی جائیں تو ان سے ایک
ذرہ بھی ذلیلتا قدرت خیزا لہی اور اس کے ارادہ باطنی کی موافقت
میں رہتا اور یاء اللہ اور انبیاء کرام علیہم السلام اور خواص بندہ
مخلوق الہی میں سے ان بندوں کے اور ان کی شہوتوں کے
درمیان حائل ہو جاتے ہیں۔ ان کے درمیان میں قطعاً
شہوات اور کوئی ارادہ ذرہ برابر باقی نہیں رہتا ہے یہاں
تک کہ ان بندوں کے باطن خدا کے لیے صاف ہو جاتے
ہیں پس جب رب تعالیٰ اس بات کا ارادہ فرماتا ہے کہ یہ
بندہ اپنے مقسوم حصوں پر قبضہ کر لیں تو ان میں ان حصوں کے
پروراکر لینے کے لیے وجود کی زندگی کا ایسا دگر دیتا ہے

عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا تَكْتُمُ مَا مَلَكَ
 أَحَدُ الرَّمَايْنِ يُنْزِلُهُ اللَّهُ تَعَالَى
 الْأَرْضَ فَيَزِدُّهُ بِجَارِيَةٍ مِّنْ
 قُرَيْشٍ وَيُولِدُ لَهُ مِنْهَا الْعَارِفُ
 يَتَنَاوَلُ بَعْدَ أَحْكَامِ الْعِلْمِ وَالزُّهْدِ
 فَيَتَنَاوَلُ أَقْسَامَهُ مَعَكُمْ يَتَنَاوَلُ
 الشَّهْرَاتِ بَعْدَ أَنْ يَزْهَدَ فِيهَا عِنْدَ
 الشُّكِّ فَإِذَا عَلِمَ طَابَتْ لَهُ الْمَاءُ
 الْبَارِدُ وَالطَّعَامُ السَّخِيُّ عِنْدَ الزُّهَادِ
 كَشْرِبِ الْغَيْرِ وَآكَلِ لَحْمِ الْخَيْزُرِيِّ كَمْ
 مِنْ ذَاهِدٍ مَّحْجُوبٍ بُزْهَدٍ عَنِ الْحَقِّ
 كَمْ مِنْ عَارِفٍ مَّحْجُوبٍ يَنْظُرُهُ إِلَى
 مَعْرِفَتِهِ وَهَذَا نَادِيٌّ وَالْعَالِبُ أَنْ
 يَكُونَ سَابِقًا وَفِي الْجُمْلَةِ قَهْرُ بَيْتٍ
 إِلَى آيَاتِ الدُّنْيَا يَبْعُدُكَ عَنِ اللَّهِ
 عَمَّا وَجَلَ وَالصَّوَابُ لَكَ أَنْ تُقْبَلَ عَلَى
 الْآخِرَةِ وَعَلَى الطَّاعَةِ لَعَلَّكَ تَنْجُو
 وَأَقْسَامُكَ تَأْتِيكَ وَهِيَ كَأَمْرَةٍ
 يَا مُرَدُّ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ طَبْعِكَ وَتَجْعَلَ
 مَكَانَهُ رُخْصَ الشَّرِّ ثُمَّ يَا مُرَدُّ أَنْ
 تَتَرَدَّدَ مِنَ الشَّرِّ خُصَّ شَيْئًا إِلَى أَنْ يَكْصِيرَ
 كُلُّ أَعْمَالِكَ عَزِيمَةً فَإِذَا صَبَرْتَ عَلَى
 الْعَزِيمَةِ جَاءَ الْحُبُّ بِلَهِّ عَمَّا وَجَلَ فِي
 قَلْبِكَ فَإِذَا اشْبَهْتَ الْحُبَّ جَاءَتْ أَوْلَايَةُ
 مِنَ اللَّهِ عَمَّا وَجَلَ لَكَ إِنْ كُنْتَ عَاقِلًا

علیؑ علیہ السلام نے دنیا کو کیا اور کسی شے کے مالک بنے۔
 آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ اُن کو زمین پر اتارے گا۔ پس قریش کی
 ایک لڑکی سے اُن کا نکاح کرے گا اور اُس لڑکی سے آپ کو
 اولاد دی جائے گی۔ عارف باللہ علم و زہد کے مضبوط کر لینے کے
 بعد کھایا کرتا ہے۔ پس وہ اپنے مقسوم حصہ تمہارے ساتھ مل
 کر کھاتا ہے۔ خواہشات کی چیزیں اس کے بعد کھاتا ہے کہ
 شک کے وقت ان میں زہد کر چکتا ہے۔ پس جب اُس کو معلوم
 کر لیتا ہے اُس کے واسطے وہ چیز پسندیدہ ہو جاتی ہے۔
 ٹھنڈا پانی اور عمدہ کھانا زاہدوں کے نزدیک مثل شراب پینے
 اور سرور کے گوشت کھانے کے برابر ہوتا ہے۔ بہت سے زاہد ایسے
 ہیں جو اپنے زہد کی وجہ سے حق عزوجل سے محبوب ہیں کتنے عارف
 ہیں کہ وہ اپنی معرفت پر نظر کرنے کی وجہ سے اللہ سے محبوب
 رہتے ہیں اور یرہیت کم ہے اور اکثر یہی ہے کہ وہ اس آفت
 سے سالم رہتے ہیں۔ غلام کلام یہ ہے کہ دنیا داروں سے
 نیز اقرب تجھ کو اللہ تعالیٰ سے دور ڈال دیتا ہے۔ عزوجل۔
 اور تیرے لیے بہتر یہی ہے کہ تیری توجہ آخرت اور طاعت الہی
 ہو ہو سکتا ہے کہ تو ایسی حالت پر پہنچ کر نجات پالے۔
 تیرے مقسوم حصہ زبردستی تجھے پہنچیں گے۔ وہ تجھے حکم دیتا ہے کہ
 تو اپنی طبیعت سے باہر آیا اور اُس کی جگہ پر تو شرعی رخصتوں
 کو جگہ دیدے۔ بعد ازیں حکم دیتا ہے کہ ہمت نہ ہمتہ رخصتوں کو
 چھوڑ کر عزیمت کی طرف آجایاں تک کہ تیرے کل فعل مطابق
 عزیمت ہونے لگیں پھر جب تو عزیمت پر صبر کرنے لگے گا
 اُس وقت محبت الہی تیرے قلب کے اندر آجائے گی۔
 (عزوجل) پھر جب محبت قرار پکڑے گی اللہ عزوجل کی طرف
 سے ولایت آئے گی اور تجھے گلے لگائے گی۔ اگر تو غافل ہے

عَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لِيَحْمِلَكَ ذَلِكَ
عَلَى إِحْسَانِ الْعَمَلِ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ فَقَدْ أَذَيْتَ شُكْرَكَ إِذَا خَرَجْتَ
مِنْ بَيْتِكَ كَأَنَّكَ خَافِرٌ إِلَى الْحَرْبِ كَأَنَّكَ
لَا تَرْجِعُ إِلَى مَمَرِكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ
مُبْتَلَى بِكُسْبِكَ وَتَيَقَّنْ أَنَّ اللَّهَ قَادِرٌ
أَنْ يَرُدَّ قَلْبَكَ مِنْ غَيْرِ مَعْنَى وَبَطْشِ الْمُؤْمِنِ
كَالْجَبَلِ مَرَّةً وَالرَّيْشَةِ أُخْرَى عِنْدَ مَجِيءِ
الْبَلَاءِ كَالْجَبَلِ وَعِنْدَ مَصِيبَةِ الْحَقِّ
عَنَّا وَجَلَّ كَالرَّيْشَةِ تَقْلِبُهُ أَرْيَاحُ
قَدِيرَةٌ

يَا قَوْمًا فَاتَتْكُمْ الرِّسَالَةُ وَ
الْمُبَوَّاةُ لَا يَفُوتُكُمْ الْوَلَايَةُ لَا مَحْجَبَةَ
لِلْمَلِكِ مَعَ الْوُجُودِ كَأَنَّكَ أَعْمَى لَا تَبْصُرُ
كَأَنَّ سَرَيَانًا لَا تَشْرَبُ كَأَنَّكَ مَيِّتٌ لَا
حَرَاكَ يَدٍ وَذِلٌّ لِمُحْجُوبِينَ الَّذِينَ
لَا يَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ مُحْجُوبُونَ لَا تَعْمَلُ
خَيْرًا وَلَا تَبْعَيْنُ أَهْلَ الْخَيْرِ عَلَى الْخَيْرِ
إِنَّكَ أَنْتَ فَتَرُ تُحِبُّ دُنْيَا بِلَا آخِرَةٍ
ظَاهِرًا بَاطِنًا مَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَنْفَعُكَ
وَصَاحِبُكَ عَنْ قَرِيبٍ تَمُوتُ وَتُذِلُّ
بَعْدَهُ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ
الْعِزَّةُ وَالْمُلْكُ وَلِلَّهِ الْوَلَايَةُ وَ
الضَّالِّحِينَ الْبَحْرُ الدُّنْيَا وَالْمَكْبُ
الْشَّرْعُ وَالْمَلَأُ لُطْفُ اللَّهِ

تو اپنے نفس کو دوزخ والوں میں سے شمار کرتا کہ یہ امر تجھے نیکو کاری
کرنے پر برا بیچتے کرے پس اگر تو اہل جنت سے بھی ہوا تو تو نے
عمل کر کے شکر مولے کا ادا کر یا جس وقت تو گھر سے نکلے یہ سمجھ کہ
تو لڑائی کی طرف جا رہا ہے گویا کہ تو اپنی منزل کی طرف لوٹ کر آئے
گا۔ اور تو اس بات کو جان لے کہ تو اپنے کسب کے ذریعہ سے
آزایا گیا ہے اور اس بات کا یقین رکھ کہ اللہ عز و جل بلا کسب و
کوشش کے بھی تجھ کو رزق دینے پر قادر ہے۔ ایمان والا شخص
کبھی مثل پہاڑ کے ہوتا ہے اور کبھی مثل پر کے۔ بلا کے نازل
ہونے کے وقت مثل پہاڑ کے ہوتا ہے اور صحبت الہی کے
وقت وہ مثل پر کے ہوتا ہے کہ اس کو قضا و قدر کی ہوائیں اٹل
پلٹ کرتی رہتی ہیں۔

اے ہماری قوم والو! تم سے رسالت و نبوت کے
مرتبہ تو فوت ہو چکے اب تم سے ولایت کا مرتبہ بھی فوت نہ
ہو جائے۔ خودی کے ساتھ میں بادشاہی صحبت نصیب نہیں
ہو سکتی ہے تو ایسا اندھا بن جاگیا کہ تو کچھ دیکھتا ہی نہیں ہے
گویا تو ایسا میراب ہے کہ تجھے پینے کی ضرورت ہی نہیں ہے
گویا کہ تو ایسا مردہ ہے کہ تجھ میں حرکت ہی نہیں ہے افسوس
ان مجذوبوں کے لیے جو یہ نہیں جانتے کہ یہ تحقیق وہ محبوب ہیں۔
تو تو بھلائی کرتا ہے اور نہ اہل خیر کی تو خیر پر مدد کرتا ہے
یہ تحقیق تو سراپا بشر ہے دنیا کو بغیر آخرت کے ظاہر کو بغیر باطن
کے تو دوست رکھتا ہے تیری حکومت اور تیری امیری اور
تیرا صاحب تجھ کو کچھ نفع نہ دے گا۔ عنقریب تو مرجئے گا۔
اور بددہ ذلیل ہوگا۔ جو شخص عزت کا خواہاں ہو پس عزت
اللہ اور اس کے رسول اور اولیاء اللہ و صالحین کے ہی واسطے
ہے۔ دنیا سمندر ہے اور شریعت جہاز ہے اور ناخذ اللطف الہی

عَزَّ وَجَلَّ فَسَمَّ شَدَّ عَنْ مُتَابَعَةِ
الشَّرْعِ عَرَقَ فِي بَحْرِ الدُّنْيَا وَمَنْ
أَدَّى إِلَى مَرْكَبِ الشَّرْعِ وَاقْتَامَ
هَذَا لَكَ رِاسْتَنَابُهُ الْمَلَأَ وَسَلَّمَ
الْمَرْكَبَ بِمَا فِيهِ إِلَيْهِ وَصَاهَاكَ وَ
هَكَذَا مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا وَاشْتَغَلَ
بِالْعِلْمِ وَصَبَرَ عَلَى الْإِذَى صَارَ
مَحْبُوبَ الشَّرْعِ بَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ
إِذْ جَاءَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِدُطْفِهِ
جَاءَهُ بِمَعْرِفَتِهِ وَخَلَعَ بِخُصَّةٍ وَلَايَةً
فَتَوَقَّى وَلَايَتَكَ فِي اللَّهِ مَنُودُوحَةً عَنْ
فَرَاتٍ غَيْرِهِ إِذَا فَاتَكَ شَيْءٌ فَلَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِ فَإِنَّ الْمَلِكَ يَتَصَرَّفُ فِي مَالِهِ
الْعَبْدُ وَمَا مَلَكَ لِمَوْلَاكَ مَا يَأْخُذُ مِنْكَ
تِيحِدُهُ عَدَا قَسْرُلَ لَهُ التَّامَرُ

يَا مُؤْمِنُ فَقَدْ أَطْعَاءَ نَوْمُكَ
لَهْجِي هَكَذَا فِي الدُّنْيَا إِذَا قَرَى الْإِيمَانَ
وَاتَّصَلَ الْبَاطِنُ بِقَرِيبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
جَاءَتْكَ تَامَرُ الْأَقَاتِ فَوَقَفْتَ عَلَى طَرِيقِ
الْقُلُوبِ تَامَرُ الْمَجَاهِدَةِ تَقِفْتَ فِي
طَرِيقِ الْمُرِيدِينَ قَاتِلِ الْمُرِيدِ يَأْخُذُكَ لَمَّا
بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ بَقِيَّةِ الدُّنْيَا وَرُؤْيَا الْخَلْقِ وَ
كَامِلِ الْإِيمَانِ تَقُولُ لَهُ جُزْ

يَا مُؤْمِنُ فَقَدْ أَطْعَاءَ نَوْمُكَ
لَهْجِي فَلَا يَصُورُ هُمْ فِي الدُّنْيَا

عزوجل ہے۔ پس جو شخص شریعت کی متابعت سے ہٹے گا دنیا
کے سمندر میں ڈوبے گا اور جو شریعت کے جہاز میں سوار ہو گا۔
اور وہاں کھڑا ہو گا خدا اُس کو اپنا نائب بنائے گا اور جہاز
مع سامان کے اُس کے حوالہ کر دے گا اور اس سے رشتہ جوڑ
لے گا۔ اور ایسا ہی حال ہے اُس شخص کا جو کہ دنیا کو چھوڑے
اور علم میں مشغول ہو جائے اور تکلیفوں پر صبر کرے وہ شریعت
کا محبوب بن جائے۔ ناگاہ وہ اسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس
کو اللہ عزوجل کا لطف اپنی معرفت اور خلعت مخصوصہ لے کر پہنچتا
ہے تیرے لیے ولایت پر ولایت ہے۔ غیر اللہ کے فوت
ہو جانے پر تیرے لیے اللہ کے پاس بڑی وسعت ہے
جب تجھ سے کوئی شے فوت ہو جائے پس تو اُس پر غم
نہ کیا کر کیوں کہ بادشاہ اپنے مال میں تصرف کیا ہی کرتا ہے غلام
اور اُس کی تمام مملوک چیزیں اُس کے مولے ہی کی ہوتی ہیں جو
کچھ خدا آج تجھ سے لے گا کل تو اُس کو پائے گا۔ دوزخ
کی آگ اُس سے کہے گا۔

اے مومن تو جلد مجھ پر سے گزر جا پس تحقیق تیرے
نور نے میرا شعلہ بجھا دیا اسی طرح سے جب دنیا میں ایمان
قوی ہو جاتا ہے اور باطن قرب الہی سے متصل ہو جاتا ہے
تو آنسوؤں کی آگ آتی ہے اور قلوب کے دروازہ پر اکٹھڑ
باقی ہے مجاہدہ کی آگ آتی ہے مریدوں کے راستہ میں اگر
ٹھہر جاتی ہے پس وہ مرید جس میں دنیا کا بقیہ اور خلق کی رویت
کا سامان موجود ہوتا ہے اُس کو یہ آگ پکڑ لیتی ہے اور کامل
الایمان مرید سے کہتی ہے

اے ایمان دار تو مجھ پر سے جلد گزر جا پس تحقیق
تیرے نور نے میرا شعلہ بجھا دیا۔ پس ایسوں کو دنیا میں وہ

سِيَاهُمْ نَقَعَتْ فِي جَدَارِ اَنْفِلْنَاهُ اَعْمَلُوا
عَمَلًا لَا يَطُشُّكُمْ نَارُ الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادُ كَيْسِيْنِهِمْ
اَطْبَاءُ يُحْيِيهِمْ فِي عَارِيَةِ وَ
يُمِيتُهُمْ فِي عَارِيَةِ وَ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ فِي عَارِيَةِ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ اِنْقَطَعَ عَنِ الشَّهَوَاتِ
وَاللَّدَاتِ وَ اِنَّمَا يُجْبَرُ عَلَى
اِسْتِيفَاءِ اَلْاَقْسَامِ اَلْجَاهِ قَبْلَ
الدَّارِ حَصَلَ لَهُ اَلْجَاهُ طَفَعَ هَذَا
اَلْمُبَارَكُ بِاَلدَّارِ تَرَكَ مِنْ
اَلْمَلِكِ اِلَيْكَ اَلْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ
اَمِيْنٌ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ وَ اَدْخَلَ عَلَيْهِ
لَا يَمُدُّ عَلَيْهِ اِلَى شَيْءٍ مِنْ مَلِكِهِ
وَلَا يَدِيْرُ كَعَمْرِ دِسْ رَدَّتْ
اِلَى الْمَلِكِ طَعَامُهَا وَ شَرَابُهَا
قَرُبُ الْمَلِكِ جَمِيعَ شَهَوَاتِهَا
تَجِدُهُ فِي قَرْبِهِ اِذَا طَاعَتْ
النَّفْسُ كَانَتْ مَعَ الْقَلْبِ صَارَ
سِجَانُهَا اُخْرِجَ الْقَلْبُ مِنْ
السِّجْنِ قَالَ الْمَلِكُ اُمْتُوْنِي بِهِ
بَعْدَ ظُهُوْرِ بَحَابَّتِهِ وَ حُسْنِ
اَخْلَاقِهِ وَ اَدِّ بِهِ جُنَى بِهِ
اَسْتَقْبَلَهُ يَا لَكْرَامَةٍ
وَ قَرَابَةٍ وَ اَدْنَا لَهُ وَ

تیر بھی نقصان نہیں پہنچا تے جو کہ قلو کی دیوار پر گر کر دیوار کو توڑ
دیں۔ تم عمل کیے چلے جاؤ تمہیں دنیا و آخرت کے آگ نقصان
نہ پہنچا سکے گی۔ اللہ عز و جل کے کچھ بندہ ہیں جن کا طیب نام لکھا
جاتا ہے ان کو وہ عافیت میں زندہ رکھتا ہے اور عافیت میں
ماتا ہے اور وہ ان کو عافیت میں ہی جنت میں داخل کرے
گا۔ جو اللہ عز و جل کو پہچان لیتا ہے وہ شہوتوں اور لذتوں سے
علحدہ ہو جاتا ہے اور اسے مقسوم حصوں پر قبضہ کرنے کے
لیے مجبور کیا جاتا ہے پڑوسی کا دیکھ لینا گھر سے پہلے ہے۔
اس کو اچھا پڑوسی مل گیا اس بابر کن شخص نے گھر پر فتح مندی
پائی اس نے بادشاہ کی طرف سے مرتبہ پایا اس نے فرمایا۔
تحقیق آج کے دن تو ہمارے پاس مرتبہ والا امانت والا ہے
جو اللہ کو پہچان لیتا ہے وہ اس کی حضوری میں داخل ہو جاتا
ہے وہ اپنی دونوں آنکھیں اس کے ملک میں سے کسی چیز کی
طرف نہیں اٹھاتا ہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا
ہے۔ مثل اس دلہن کے جو کہ آراستہ کر کے بادشاہ کی طرف
بھیجی گئی ہو اس کا تمام کھانا پینا بادشاہ کا قرب ہوتا ہے وہ
اپنی تمام خواہشیں اس بادشاہ کے قرب میں پالیتی ہے جب
نفس تابعدار ہو جاتا ہے تو قلب کی معیت میں رہتا ہے
قلب نفس کا قیدی بن جاتا ہے قلب قید خانہ سے نکالا
جاتا ہے۔ بادشاہ کہتا ہے اس کو میرے پاس لے آؤ
جیسا کہ یوسف علیہ السلام کا واقعہ ہوا، اس کی شجارت
اور حسن اخلاق اور حسن ادب کے ظاہر ہونے کے بعد جب
اس کو بادشاہ کے نزدیک لایا جاتا ہے اس وقت بادشاہ
اس کی کرامت کے ساتھ استقبال کرتا ہے اور مقرب بنا لیتا
ہے اور اپنے سے نزدیک دیتا ہے اور اس کے ساتھ

أَحْسَنَ إِلَيْهِ وَخَلَعَ عَلَيْهِ وَخَاطَبَهُ
مِنْ غَيْرِ وَاسْطَرَّ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا
مَكِينٌ أَمِينٌ هَ لَا يَشْغَلُهُ بَغِيرُهُ شَمَّ
صَدْرَهُ الشَّيْخُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَانَا هُ
وَقَالَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ حَبِيبَ عَائِشَ
قَدِمَ كَيْشْغَلُ حَتَّى لَا يَشْغَلَ إِذَا طَالَتْ
صُحْبَتُهُ وَذَهَبَ عَنْهُ عَنَاءُ سَفَرِ
بَنَتْ لَحْنُهُ وَشَدَّ عَظْمُهُ وَطَابَ
عَيْنُهُ وَسَكَنَتْ رَوْعَتُهُ صَارَ يَطَانَةُ
السَّكَلِ حِينَئِذٍ وَلَا هُ وَآمَرَ عَلَى
رَعِيَّتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَإِقْلِيْمِهِ وَ
أَمَرَ سَكَلَهُ إِلَى الْبَحْرِ لِيَنْقُذَ الْغُرَقَى وَ
إِلَى الْبَرِّ لِيَأْخُذَ الرِّجَالَ وَالْأَطْفَالَ
مِنْ أَفْوَارِهِ السِّبَاعِ لَمَّا خَرَجَ مِنْ
بَيْتِ طَبِيعِهِ وَأَهْلَهُ لِلزِّيَارَةِ
وَالْإِمَامَةِ يَعْلَمُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
كَمَا خَلَّمَ عَلَى قُلُوبِ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
وَالْفُتَاةِ مِنْ الْأَوْلِيَاءِ وَالْأَبْدَالِ
يَا سَوْفَهُ هَهُنَا بَطَارِينَ لِلْمَكُورِ
أَصْحَابِ الْأَخْبَارِ يُشِيرُ بِذَلِكَ إِلَى مَنْ
يَحْضُرُ مَجْدِسَهُ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَهُمْ أَخْفِيَاءُ لَا يَعْلَمُهُمْ مَنْ
حَضَرَ.

سوال متى يصير القبط بسطا والهنل
جدا فقال اذا باسطك انبسطت

نکوی کرتا ہے اور خلعت بختا ہے اور اُس سے بغیر واسطے
کے خود کلام کرتا ہے کہ تحقیق تو آج میرے نزدیک صاحب مرتبہ
امین ہے وہ اپنے غیر کے ساتھ پھر اُس کو مشغول نہیں کرتا یہ
کہہ کر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ دارشاہ عنانے پیچ مار می اور فرمایا۔
یا اللہ یا اللہ یا اللہ غائب حبیب تیرے ساتھ مشغول
ہونے کے لیے آگے بڑھاتا کہ وہ دوسرے مشغلے میں نہ پڑے
جب اُس بندہ کی صحبت طویل ہو جاتی ہے اور اُس سے سفر کی
تکلیف دور ہو جاتی ہے تو اُس کا گوشت بڑھتا ہے اور ہڈی
مضبوط ہو جاتی ہے اور اُس کی آنکھ روشن ہوتی ہے اور اُس کی
دہشت سکون پالیتی ہے بادشاہ کا مخصوص رازدار بن جاتا ہے
اس وقت بادشاہ اُس کو حاکم اور اپنی رعیت و اصحاب و ولایت
پر امیر بنا دیتا ہے اور اُس کو دریا کی طرف بھیجتا ہے تاکہ وہ بتوں
کو بچائے اور جنگ کی طرف بھیجتا ہے تاکہ وہ مردوں اور بچوں کو
درندوں کے مونہوں سے چھڑائے۔ جب کہ وہ بندہ اپنی طبیعت
کے گھر سے باہر نکل گیا اللہ نے اس کو نیابت و امانت کا اہل بنا
دیا اُن کے قلوب پر ویسے ہی طلعت عطا کرتا ہے جیسے کہ نبیوں
اور رسولوں کے قلوب پر طلعت عطا کئے تھے علیہم السلام اور ان
کے لقب اولیا و ابدال کے لقب ہیں۔

اسے بازار یوہیاں مجلس میں بادشاہی رازدار اور اصحاب
خبر لوگ موجود ہیں تم باادب ہو۔ اس سے آپ کا اشارہ ان ولوں
اور فرشتوں کی طرف تھا جو کہ آپ کی مجلس مبارک
میں حاضر تھے اور وہ دوسرے حاضرین سے پوشیدہ تھے وہ ان کو
نہ جانتے تھے۔

سوال تبش کب بسط ہو جاتا ہے۔ اور ہزل کب جذبتا ہے
جواب ارشاد فرمایا جب وہ تجھ سے بسط کرے گا تجھے انبساط

اِقْلَبَتْ رُحُصَتَكَ عَنْ يَمَةٍ وَعَزَيْتُكَ
 وَلَا لَاحَاقِي إِذَا صُرْتَ كَلَامَكَ عَنْ يَمَةٍ
 اَدْخَلَكَ دَارَ الْفَضْلِ وَالْأُنْسِ تَبَقَى
 بِلَا مُخَصَّةٍ وَلَا عَزِيمَةٍ فَعَلًا مُجَدِّدًا
 يَكُونُ مَثَلَهُ مَثَلُ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقٌ
 أَكَلَ فِيهِ بَعْضُ الْأَكْلِ فَتَالَهُ أَدْخَلَ بَيْتًا
 أَخْرَجَ كُلُّ هُنَا لِكَ الْوُخْصِ لِنَا قِصِ الْأَجَلِ
 وَالْعَوَاثِمِ لِكَامِلِ الْإِيْمَانِ وَالْمُلْكِ
 لِلْعَانِيْنَ مَا قَعَدَتْ عَلَى الْأَمْرِ مِنْ الْأَ
 فِي خَلْوَةٍ فِيمَا تَقَدَّمَ وَالْآنَ يَخْلُفُ
 ذَلِكَ أَنَا مِنْ جُمْلَةٍ مَنْ لَا يَسْتَحْيِي
 مِنْ ذِكْرِ حَالِهِ لِأَنِّي لَا أَمْرِي أَحَدًا
 حُسْنُ الْأَدَبِ فِي مَوْصِعَيْنِ فِي تَوَلَّى
 الدُّنْيَا وَفِي أَخْذِهَا لَا تَأْتِي الْخَلْوَةُ
 وَمَعَكَ جَهْلٌ لَا تَتَّخِذُهَا قَبْلَ أَنْ
 تَتَهَدَّبَ تَفَقُّهُ ثُمَّ اعْتَزَلُكُمْ تَحْضُرُ
 الْمَجَالِسِ وَلَا تَعْمَلُ بِكَلِمَةٍ كَمْ
 مَنْ رَأَى وَلِيًّا وَاحِدًا فَاسْتَوْصَاهُ
 خَيْرًا فَوَصَّاهُ فَعَمِلَ بِهَا وَجَعَلَهَا
 زَادًا وَأَنْتَ تَطْلِعُ عَلَى الْأَخْيَارِ
 وَتَنْظُرُ الْأَشْيَاءَ وَتَحْضُرُ مَجَالِسَ
 الْأَدَّكَارِ وَلَا يَتَقَدَّمُ لَكَ قَدَمٌ
 فَلَيْتَكَ تَبَيَّنَ قَدَمُكَ مَكَانَهَا بَلْ
 كَلِمًا جِئْتَ فَأَخْرَجْتَ مِنْ اسْتَوَتْ
 يَوْمًا فَهُوَ مَغْبُوتٌ أَنْتَبَهُ

حاصل ہو جائے گا تیرے حتی میں تیری رخصت عنایت بن جائے
 گی اور تیری عنایت ناز بنے گی یہاں تک کہ جب تو سراپا عنایت
 بن جائے گا تو وہ تجھ کو اپنے فضل و انس کے گھر میں داخل فرمائے گا
 تو تو وہاں بغیر رخصت اور بغیر عنایت کے فعل مجبور نہا ہوا باقی رہ
 جائے گا تیری مثال اس شخص کی سی ہو جائے گی جس کے سامنے
 طبق کھانے کا بھرا ہوا رکھا ہو اس میں سے اس نے کچھ ہی کھا
 پایا ہو کہ اس سے کہہ دیا جائے کہ اب تو دوسرے گھر میں جا کر کھا
 رخصتیں ناقص عمل والوں کے لیے ہیں اور عنایتیں کامل الایمان کے
 لیے اور بادشاہت حقیقی نثار ہو جانے والوں کے واسطے،
 میں پہلے زمانہ میں بغیر خلوت و گوشہ نشینی کے نہیں بیٹھتا تھا
 اور اب اس کے خلاف حالت ہے میں مغلہ اور لوگوں کے ہوں
 جو کہ اپنی حالت کے بیان کرتے ہیں کسی سے سنا تے نہیں ہیں کیونکہ
 میں کسی کو دیکھتا ہی نہیں ہوں۔ اسی ادب تو دو جگہوں میں ہے۔
 دنیا کے چھوڑنے میں اور اس کے لینے میں تو خلوت میں جہالت
 کو ساتھ لیے ہوئے نہ جا قبل اس کے کہ تو مذہب بن جائے
 گوشہ نشین نہ بن۔ اولاً تفقہ حاصل کر پھر گوشہ نشینی کرنا تو کتنی مجلسوں
 میں جاتا ہے اور عمل ایک کلمہ پر بھی نہیں کرتا بہت لوگ ایسے ہیں
 جنہوں نے صرف ایک ہی دلی کو دیکھا پس اس ولی سے۔
 (اس نے وصیت چاہی اس نے) اس کو بھلائی نکوئی کی،
 وصیت کی پس اس نے وصیت کو قبول کر کے اس پر عمل کر
 لیا اور اس کو اپنا گوشہ بنا لیا اور تو خبروں پر مطلع ہو جاتا ہے اور
 اشیاء کو دیکھتا ہے اور ذکر کی مجلسوں میں حاضر ہوتا ہے اور تیرا
 قدم آگے نہیں بڑھتا اس سے تو ہتر تھا کہ تیرا قدم اپنی جگہ پر
 ہی قائم رہتا۔ بلکہ جب تو آگے بڑھتا ہے پیچھے ہٹتا ہے جس
 کے دو دن آج اور آئندہ کل دونوں برابر ہیں پس وہ ٹوٹے نقصان

اِنْتَبَهْ۔

میں ہے۔

رَحِمَكَ اللهُ الدُّنْيَا بُلْغَةٌ سَاعَةٌ
فَلَا تَرْكُنْ إِلَيْهَا قَوْمٌ أَضَعَفَتْهُمْ هَيْبَةُ
وَتَقَيَّدَتْ بِجَوَارِحِهِمْ اسْتَوَكْتَ عَلَى
قُلُوبِهِمُ الدَّهْشَةُ مِنَ الْحَقِّ فَصَارَ
مَا فِي أَحْوَالِهِمُ الذُّرُومُ وَالْقُصُورُ
إِذَا جَاءَ وَقْتُ اسْتِيفَاءِ الْأَفْسَامِ
بَعَثَ اللهُ مَنْ يُلْقِيهِمْ كَيْسَ لِيَنْ تَقَدَّمَ
وَلَا يَمَنْ تَأَخَّرَ اعْتَزَّضْ عَلَى هَذَا
الْعَبْدِ يَعْزِي نَفْسَهُ۔

اِحْفَظْ وَابْسِ دِينَكَ وَإِلَّا قِطْعُ
نَسَبَتِي وَطَرِيقِي لَا تَكُنْ جَاهِلًا تَقْعُدُ
فِي بَيْتِكَ وَتَهْدِي هَذَا يَأْتِيكَ أَوْ دِيَّةُ
فَرَبْنَاهَا وَتَجْعَلُ مَعْنَا تَدُلُّكُمْ
عَلَى شَيْءٍ مُجَرَّبٍ مَعْنَا اتَّقُوا يَوْمًا
لَا يَنْفَعُ فِيهِ مَالٌ وَلَا بَنُونَ أَيْ
شَيْءٍ مَالٌ مَالٌ جَمَعْتَهُ مِنْ حَيْثُ
وَأَكْتَسَبْتَهُ وَالْكَسْبُ بَنُو مِنْ وَجْهِهِ
وَأَدْعَيْتَ أَنَّهُ عَدَا تَأْفِكَ مَعَ
مَالِكَ مِنَ الْبَنِينَ كَمَا زَعَمَتِ الْعَرَبُ
السَّالِفَةُ قَالَ اللهُ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
مَالٌ وَلَا بَنُونَ هَذَا مِنْ آتَى اللهُ
بِقَلْبٍ سَيِّئٍ هَذَا لَمْ يَنْظُرْ بِقَلْبِهِ
إِلَى أَمْوَالِهِ وَبَنِيهِ وَلَمْ يَسْكُنْهُمْ
قَلْبُهُ بَلْ يَرَى أَنَّهُ وَكَيْلٌ

اے مخاطب اللہ تجھ پر رحم کر۔ ہوشیار ہو جا دنیا ایک
گھڑی کا کھیل ہے پس تو اس کی طرف مائل نہ ہو۔ اور یاد رکھ کہ دنیا
نے ضعیف بنا دیا ہے اور ان کے اعضا کو مقید کر دیا ہے۔ ان کے
قلوب پر اللہ عز و جل کی طرف سے دہشت غالب ہو گئی ہے پس
ان کی حالتوں میں ایک جگہ پر پڑا رہنا اور بیٹھنا لازم ہو گیا ہے جب ان
پر مقسوم روزی پر قبضہ کرنے کا وقت آئے گا ہے اللہ تعالیٰ ایک قلم دینے
والا ان کے پاس بھیج دیتا ہے وہ ان کو اگر غذا کھلا جاتا ہے۔
اگلے اور پھولوں کے واسطے اس بندہ کے پاس یعنی مجھ پر کوئی
اعتراض نہیں۔

اے میرے سرمد تو اپنی حفاظت کر دین کے ساتھ موافقت کر
ورنہ تو میری نسبت اور طریقہ کو قطع کر دے تو جانے اور تیرا کام جہاں
میت بن تو اپنے گھر میں بیٹھ جاتا ہے اور فضول باتیں بکثرت کرتا ہے۔
ہم نے بہت دو این پی ہیں اور انہوں نے ہمارے ساتھ موافقت
کی ہے۔ ہم تجھے ایک مجرب و احو ہمارے پاس ہے بناتے
ہیں تو اس کا استعمال کر۔ تم اس دن سے ڈرو جس میں مال اور اولاد
کچھ نفع نہ پہنچائیں گے کون سا مال وہ مال جس کو تو نے حلال طور
سے اور محنت سے جمع کیا اور اس کو اس کے طریقے سے حاصل
کیا اور شل گذشتہ اہل سرب کے تو نے دعوے کیا کہ تیرا مال
مع اولاد کے قیامت کے دن تجھے نفع پہنچائے گا ارشاد الہی
ہے اُس دن کو یاد رکھ جس دن مال اور اولاد کچھ نفع نہ دیں گے
مگر وہ شخص جو کہ اللہ کے روبرو سلامتی والا قلب لے کر حاضر
ہو گا نفع پائے گا یعنی جس نے اپنے قلب سے مالوں اور
اولاد کی طرف نظر نہ ڈالی اور نہ ان دونوں کو اُس کے قلب نے
جگہ دی بلکہ وہ یہی خیال کرتا رہا کہ ان دونوں میں اللہ ہی کیل ہے

فِيهِمَا يَصْخَبُهِمَا مُوَافَقَةً لِرَبِّهِ
فَيَسْلِمُ قَلْبُهُ مِنْ آفَاتِ الْمَالِ وَ
الْوَلَدِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَحْبَبَ أَنَّ الْمَلِكَ
يُرِيَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ جَارِيَةً وَيُرِيَهُ
قَتْلَهُ عَلَى يَدِهَا قَالَ فِي نَفْسِهِ
إِنْ هَرَبْتُ أَذْكَرَ كُنْتُ بِجَنُودِهِ وَ
إِذَا خَالَفْتُهُ أَهْلَكُنِي بِسُلْطَانِهِ وَ
إِنْ وَافَقْتُهُ هَلَكُنِي بِجَارِيَتِهِ أَمْرَهُ
الْمَلِكُ يَتَزَوَّجُ جَارِيَةً مِنْ
جَوَارِيهِ وَآمَرَهَا أَنْ تَسْتَبْذِرَ
إِذَا نَامَ أَنْ تَذْبَحَهُ.

یہ اُن دونوں کی مصاحبت میں بھی صرت موافقت حکم الہی کے لیے
رہا پس اس کا قلب مال اور اولاد کی آفتوں سے سلامت رہا۔ اس
کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کو یہ خبر دی جائے کہ بادشاہ
اپنی لونڈی سے اس کے نکاح کر دینے کا ارادہ کرتا ہے اور
اس کے ہاتھ سے اس کا مروا ڈالنا چاہتا ہے یہ سن کر اُس نے
اپنے دل میں سوچا کہ میں اگر کہیں بھاگ جاؤں گا تو یہ بادشاہ مجھے
اپنے لشکر سے پکڑ لے گا اور اگر میں اس کی مخالفت کروں گا۔
تو وہ اپنی حکومت کی وجہ سے مجھے مروا ڈالے گا اور اگر میں اُس
کی موافقت کروں گا تو وہ اپنی لونڈی سے مروا ڈالے گا۔ مجبوراً
حکم شاہی کو منظور کر لے گا بادشاہ نے اپنی لونڈیوں میں سے اُس کو
ایک لونڈی کے ساتھ نکاح کر دینے کا حکم دے دیا۔ اور اُس
لونڈی کو حکم دیا کہ تو اس کو زہر دے دینا اور جب یہ سوجائے
تو ذبح کر ڈالنا۔

اے افسوس و حسرت و نقصان ایسے شخص پر اور لیکن اولیٰ
حسن ادب اور بادشاہی حکم کی موافقت کا اظہار قلبی خوف کے
ساتھ تھا۔ اس شخص نے کہہ دیا میں نے حکم نہ مانا اور قہیل کو تیار ہوں
یہ کہہ کر داخل مجلس ہو گیا نکاح و ہدیہ کو قبول کر لیا۔ شب باشی کا
وقت آیا اُس نے بدن پر خوف و اختیار کی زہر پہن لی قلب کی
آنکھوں میں بیداری کا سرمہ لگایا تاکہ وہ اپنی عورت کی حرکتوں
اور سکون و عمل کی طرف نظر نہ تارے اُس کی خوشی بدل گئی بادشاہی
نوکر چاکر گمان کرتے رہے کہ جو امر اس شخص کو پہنچا ہے اس میں
وہ قابل رشک ہے یہاں تک کہ
دن نکل آیا اور وہ لونڈی اپنے زہر سے اس کو ہلاک نہ کر سکی یہ مطلب
ہے الامن اتے اللہ الایہ کا قلب سلیم دالے کے لیے نفع ہے
دنیا وہ زوجہ ہے۔ نہ یہ بندہ خدا اُس کے ساتھ ہو یا اور نہ اُس کے

يَا نَجِيبَهُ لَهُ وَلَكِنَّ الْأَوَّلِي
حُسْنِ آدَبٍ وَإِظْهَارِ مُوَافَقَتِهِ
مَعَ حَدِّ رَأْيِهِ قَالَ السَّمُّ وَالطَّاعَةُ
دَخَلَ فَقِيلَ لِلنَّكَاحِ وَالتَّهْدِيَةِ جَاءَ
الرُّفَاتُ لَيْسَ دِمْرَعُ الْحَدِّ بِكَحَلٍ
عَيْنِي قَلْبِهِ كَحَلٍ سِهْرِ لِيَنْظُرَ إِلَى
حَرَكَاتِهَا وَسُكُونِهَا وَعَمْدِهَا
إِنْ قَبِلَتْ فَرَحْتُهُ وَالْحَوَاشِي وَ
الْحَدَمُ يَطْبُونُ أَنَّ مَغْبُوطَ فِيهِمَا
وَصَلَ إِلَيْهِ جَاءَ النَّهَارُ لَمْ تَمُتْ
يَسْتَبْذِرُ إِلَّا مَنْ أَتَى بِقَلْبٍ سَلِيمٍ
الْكَافِيَا وَهِيَ الرِّجَّةُ لَأَنَامَ مَعَهَا وَكَأَنَّ

خَلَّاهَا فِي عَمْرٍ ۲ وَجَاءَ إِلَى الْأَخِيرَةِ
وَلَمْ تَكُنْ سَكَبَتْ تَقْوَاهُ وَلَا غَيْرَتِ
وَدِينَهُ فَيَتَلَكَّ السَّلَامَةَ هَكَذَا الْعَارِفُ
بِاللَّهِ الرَّاهِدُ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَالْوَاعِي
فِي الْأَخِيرَةِ إِذَا جَاءَ رَسُولُ الْعِلْمِ
عِنْدَ صَفَاءِ سِرِّهِ بِأَنَّ اللَّهَ يُرِيدُ
أَنْ يُضَيِّفَ إِلَيْكَ طَائِفَةً مِّنَ الدُّنْيَا
لِتَكُونَ حَيَاةً لِّقُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَ
هِيَ تَوْعٌ مَّشْغَلَةٌ وَتَعَبٌ وَكَدٌّ وَ
الْتِمَاعَاتِ أَنْظُرْ كَيْفَ تَعْمَلُ كَيْفَ
تَسْلِمُ قَلْبَكَ وَسِرَّكَ فَيَتَنَبَّهَ السِّرُّ
لِلذِّكْرِ يَقُومُ وَالْقَلْبُ يَصْطَحِبَانِ
إِلَى بَابِ الْمَلِكِ يَقُولَانِ مَا تَرِيدُ أَنْ
تَفْعَلَ بِنَا أَتَرِيدُ أَنْ تَحْجُبَنَا عَنْكَ
عَنْكَ تَقْطَعْنَا عَنْ بَابِكَ تَنْخُصُ عَيْشَنَا
لَا تَبْرَحُ إِلَّا بِالْمَوَازِينِ وَالْعُهُودِ
لَا يَبْرَحَانِ حَتَّى يَقُولَ لَهُمَا لَا تَخَافَا
إِنِّي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَى فَيَرْجِعَانِ
إِلَى الدُّنْيَا مَعَ حُرَّاسٍ وَحَفَظَةٍ إِلَّا
مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَدِيدٍ مِّنَ الْأَقَاتِ
وَالرِّيَاءِ وَالنِّفَاقِ وَرُؤْيَا الْخَلْقِ

أَيُّهَا الْمُرِيدُ الْمُنْتَخِرُ أَيُّهَا النَّائِيهِ فِي
رَبِّهِ الْقَدِيرِ تَحْتَاجُ أَنْ تَنْطِفَعَ عَيْنُكَ
لَا تَدْعُ فِيهِ لَا دُرْهَمًا وَدِينَارًا

ساتھ مچھڑ گھٹ کی اور آخرت کی طرف اٹ گیا اور دنیا اس کے،
تقوے کو چھین گئی اور نہ اس کے دین کو بدل سکی پس یہ سلامتی مقصود
ہے ایسا ہی حال عارف باللہ کا ہے جو کہ اس دنیا میں زراہد اور
آخرت میں راغب ہے جب ولی اللہ کے پاس صفاء باطن
کے وقت قاصد علم آکر یہ پیغام دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ
ارادہ ہے کہ تیری طرف ایک دنیا کے حصہ کو منسوب کرے
تا کہ وہ قلوب صدیقین کے لیے باعث حیات بن جائے اور
وہ ایک قسم کا مشغلہ اور مشقت اور کدورت اور توجہ ہے۔ اگر
ایسا ہو تو تو تیار تو کیا عمل کرے گا تو کیسے اپنے قلب و باطن کو
سلامت رکھے گا۔ پس باطن اس پر آگاہ ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے
اور یہ اور قلب دونوں ساتھ ہو کر شاہی دروازہ پر جا کر کہتے ہیں
ہم سے کیا کام لینے کا ارادہ ہے کیا تیرا ارادہ ہم کو اپنے
سے محبوب کر دینے کا ہے۔ کیا تو ہم کو اپنے دروازہ سے
جدا کرنا اور ہمارے عیش کو منقص کرنا چاہتا ہے۔ ہم اس آستانہ
سے بغیر عہد و پیمان کے نہ ہٹیں گے۔ اور یہ دونوں وہیں اس
وقت تک جمے رہتے ہیں کہ ان سے ارشاد الہی ہوتا ہے تم
دونوں خوف نہ کرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا
ہوں یہ مشدہ کن کہ یہ دونوں دنیا کی طرف نگہبانوں اور محافظین
کی معیت میں لوٹ آتے ہیں یہی مطلب ہے الامن اتی اللہ
بقلب سلیم کا یعنی جو آفتوں اور ریا اور نفاق اور مخلوق کی
طرف متوجہ ہونے سے سلامت رہنے والے ہیں۔
(ان کو نجات ہے)۔

اے مرید حیرت میں پڑ جانے والے اے تقدیر کے
جنگل میں بھٹکنے والے تجھے اس کی حاجت ہے کہ تو اپنے مخدع
(یعنی قلب) کو پاک صاف ستھرا بنائے تو اس میں درہم و دینار

وَجَوَاهِرَ فَحَسْبُ وَالْبَقَاتُ فِي حَبِيبِكَ
تَحْتَابُ نَفْسُ قَلْبِكَ مِنَ الدُّنْيَا وَالشَّهَوَاتِ
وَالذَّائِلَاتِ وَفِي جَمِيعِ الشَّرَاهَاتِ تَتَرَكُ فِيهِ
الذِّكْرُ وَالْفِكْرُ وَذِكْرُ الْمَوْتِ وَذِكْرُ مَا وَرَاءَ
النُّوْبِ وَتَعْمَلُ فِيهِ كَيْمِيَاءَ فَصِيرِ الْأَمَلِ تَقُولُ
إِنِّي مَيِّتٌ أَلَا إِنَّ الْأَعْمَالَ تَصْفُو بِقَصْرِ
الْأَمَلِ وَأَمَّا إِذَا طَوَّلْتَ الْأَمَلَ رَأَيْتَ هَذَا
وَنَافَقْتَ هَذَا صَاحِبُ قَصْرِ الْأَمَلِ مَحْجُودُ
الْكُلِّ قَاطِعُ الْكُلِّ يَلْبَسُ لِبَاسَ الزُّهْدِ ثُمَّ
لِبَاسَ الْفِتْنَةِ ثُمَّ لِبَاسَ الْمَحْرَقَةِ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُلُوكَا
لِي بِسِتِّ الْكُفْلِ لَكُمْ عَلَى اللَّهِ الْبَحْثَةُ إِذَا
حَدَّثْتُمْ فَلَا تَكُنْ بُنَا وَإِذَا أُوْتِيتُمْ فَلَا
تَحُونُوا وَإِذَا وَعِدْتُمْ فَلَا تَخْلِفُوا احْفَظُوا
أَيْدِيَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَفُرُوجَكُمْ إِذَا
صَفَا سِرُّكَ وَاتَّحَدَ سَبْعَتِ دُعَاءَ رَبِّكَ
مِنْ غَيْرِ وَاسْطِةٍ إِذَا اتَّحَدَ خَرْفُكَ وَ
رَجَاؤُكَ جَاءَ خَطَابُ رَبِّكَ وَ
مَوْلَاكَ

و جو اھر کسی کی بھی محبت کو نہ چھوڑ سب کو نکال کر کفایت کرے
کبھی تیری حبیب میں ہو تو اس کا محتاج ہے کہ تو اپنے قلب
کو دنیا اور شہوتوں اور لذتوں اور تمام نفسویات سے خالی
کرے۔ اُس میں محض ذکر و فکر اور ذکرِ امار و موت کو چھوڑے
اور اس میں کیمیا بنایا کرے تو آرزو کو تباہ کر دے یہ کتنا رہ کر میں اس
وقت بھی مردہ ہوں اس واسطے کہ عمل آرزو کے کم کر دینے سے
مفائی قبول کرتے ہیں اور یہی جب تو آرزو کو لمبی کر دے گا
تو کبھی تو اس پر نظر ڈالے گا اور کبھی تو اس سے نفاق برتے گا۔
کم آرزو والا سب سے جدا اور سب سے قطع تعلقی کرنے والا
ہوا کرتا ہے اولاً وہ لباسِ زہد پہنتا ہے بعدہ لباسِ فنا پھر لباسِ
معرفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میرے لیے
بچھ چیزوں کے کفیل بنو میں تمہارے لیے اللہ پر حجت کا کفیل
بن جاؤں گا۔ جب تم بات چیت کیا کرو پس تم جھوٹ نہ بولو اور
جب تم امین بنائے جاؤ پس خیانت نہ کرو۔ اور جب تم
وعدہ کرو پس وعدہ خلافی نہ کرو۔ تم اپنے ہاتھوں اور اکھوں اور
شرنگاہوں کی حفاظت کرو جب تیرا باطن پاک و صاف ہو جائے
گا تو تو بغیر واسطہ کے خدا کی پکار کو سننے لگے گا۔ جب تیرا
خوف اور امید واری متحد ہو جائے گی تو تیرے رب و مولیٰ
کا خطاب آنے لگے گا۔

يَا بَنِيَّ اسْتَطِرَحْ بَيْنَ يَدَي حَوَائِرِ
قَهْرٍ قَدِيرٍ إِمَّا أَنْ تَسْتَحَقِّقَ أَوْ
تَجُودَ مَنْ كَانَ فِي اللَّهِ تَلَقُّهُ
كَانَ عَلَى اللَّهِ خَلْقُهُ وَإِنْ جَاوَزْتَكَ
فَتَعَلَّقَ بِهَا تَهْدَى بِسَهَامٍ فَتَدْرِي
كَانَ وَفَوْعَهَا خَدَشًا لَا قَتْلًا

اے بچہ تو اپنے آپ کو تقدیر کے گھوڑے کے گھروں
کے سامنے ڈال دے۔ خواہ وہ تجھے روند ڈالے یا تیرے
اوپر ہو کر گزر جائے۔ جس کی ہلاکت و موت اللہ کے ہاتھ
میں ہوتی ہے اُس کا نعم البدل اللہ پر لازم ہوتا ہے۔ اگر وہ تیرے
اوپر ہو کر گزرے پس تو اُس سے چمٹ جا تو تقدیر الہی کے
تیر کا نشانہ بنارہ اُس پر سے گزرا محض زخم ہو گا نہ قتل۔

يَا عَائِشَةَ مِنْ هَذَا كَلِمَةٍ كَهَذِهِ وَ
تَفَقَّهْتُ وَأَسْكَنْتُ فِي الْعَمَلِ إِصْرِي عَلَى
الْكَلِّ ثَبَّ عَنْ قَعُودِكَ فِي بَيْنِكَ رَحْمَةً
قُعُودِي يَلْكَأَمُ هَهُنَا الدَّرَجَاتُ.

يَا مُبْتَلَى بِالْعِيَالِ لَيْسَ كَسْبُكَ
لِعِيَالِكَ وَقَلْبُكَ يَفْضُلُ رَبِّكَ فَتَوَمَّرْ
حَلَالَهُمْ (مَا يَطْلُبُونَ) فِي أَكْسَابِهِمْ
وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ فِيهِمَا يَأْتِي يَدَ عَائِشَةَ
وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ مَا يَأْتِي مِنْ غَيْرِهِمْ يَلْ
سُؤَالٍ وَقَوْمٌ حَلَالُهُمْ مَا يَطْلُبُونَ مِنْ
أَيْدِي النَّاسِ وَذَلِكَ حَالُهُ الرِّيَاضَةِ
وَبَلَدِكَ لَا تَدْرِي أَوَّلُ وَهُوَ الْكَسْبُ
سُنَّتُهُ. وَالثَّانِي وَهُوَ السُّؤَالُ صُنْعُ
وَالثَّلَاثُ الْعَزِيمَةُ وَالْكَدِّيَّةُ رُحْصَةُ
فِيهِمَا بَيْنَهُمَا وَقَدْ يَكْدِي مَنْ لَا يَأْكُلُ
وَهُوَ فَتْنَةٌ لِلْمَسْئُولِ إِنْ بَلَغَ لَهُ
وَسُؤَالُ هَذَا الْعَبْدِ كَسُؤَالِ اللَّيْلِ فَتَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرُدُّوا
سُؤَالَ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ قَدْ يَأْتِيكُمْ لَيْسَ بِحَقٍّ
وَلَا إِنْ يَنْظُرَ مَا تَصْنَعُونَ فِيهِمَا
خَوَّلَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ هَذَا
الْعَبْدُ يَوْمَ رَأَى سُؤَالَ لَيْلٍ لَيْلٍ الْحَقُّ
مَا تَصْنَعُونَ فِيهِمَا خَوَّلَكَ اللَّهُ بِهِ
مِنْ تَعَبَةٍ اسْتَدْرَكَ مِنْ
مَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ وَرَأَى مَرَّةً

اے ابی سب امور سے خالی دنگے تو مہذب بن اور آگے
بڑھ اور اسے نفع کو شروع کر سب پر لات مار دے۔ اپنے
گھر میں بیٹھنے سے جب کہ میں وعظ کہوں تو تو بر کرے یہاں دیر
و کمال ہیں۔

اے بال بچوں میں مبتلا ہونے والے چاہیے کہ تیری کائی
بڑے بال بچوں کے لیے ہو اور تیرا قلب فضل رب کے لیے
ایک قوم کو حلال روزی ہے وہ طلب کرتے ہیں ان کے کسبوں
کے ذریعہ سے ملتی ہے ایک قوم والے وہ ہیں جن کو حلال روزی
بذریعہ ان کے دعا کے ملتی ہے۔ ایک قوم وہ ہے جن کو
حلال روزی بغیر سوال کے غیروں سے ملتی ہے اور ایک قوم وہ
ہے جن کو حلال روزی لوگوں سے طلب کرنے سے ملتی ہے
اور یہ حالت ریاضت کی ہے (جو کہ ہمیشہ نہیں رہتی) اول حالت
اور وہ کسب و کمائی کرنا ہے سنت ہے۔ اور دوسری حالت
اور وہ سوال ہے کمزوری ہے اور تیری حالت عزیزیت ہے
اور آپس میں گداگری کرنا زحمت ہے۔ اور کبھی ایسا شخص بھی
گداگری کرنے لگتا ہے جسے خود کھانا منظور نہیں ہوتا ہے۔
اور وہ سوال کیے گئے کے لیے صرف چاپچ اور فتنہ ہوتا ہے
اور اس بندہ کا سوال کرنا مثل رات کے سوال کے ہے جس کی
نسبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم رات کے
سوال کو رد نہ کیا کرو کیوں کہ کبھی وہ سائل جو آتا ہے نہ جن ہوتا ہے
اور نہ انسان بلکہ کسی دوسرے کو بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ اس مال میں
جو کہ تم کو اللہ عز و جل نے عطا فرمایا ہے تمہارے کثرت دیکھے
ایسے ہی اس جلد کو سوال کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ
دیکھے کہ اس کی عطا فرمودہ نعمت میں تمہارے کیا عمل ہیں
تو بکثرت علماء کی مجلس میں جایا کرو اور فقور اور صالحین کی زیارت

الْقُبُورِ وَالصَّالِحِينَ فَلَعَلَّكَ مِجْلِي
قَلْبِكَ إِذَا أَحْكَمُوا أَمْتَنَ قَالَ أَلَا وَرَافِد
وَأَنْتُمْ هَآءِ النَّوَافِلُ مَا عَدَتْهُمْ أَلْقَدَارُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِّ بَرَّكَ كَانَ يَأْكُلُ رَفِي
أَسْبُوعٍ أَمْ كَلَّةٌ لَا يَسْتَقِيمُ حَالُكَ
حَتَّى تَكُونَ كَأَنَاءٍ مُنْتَلِمٍ لَا يَشْبُتُ
فِيهِ مَا يَغِي كَسْفِيئَةِ الْمَسَاكِينِ الَّتِي
كَانَ فِيهَا الْخَضِرُ أَعَابَهَا ثُمَّ جَاءَكَ
حَالَةٌ فِيهَا جَمْعٌ وَحَالَةٌ فِيهَا تَفَرُّقٌ
فِيهَا قِتْلَةٌ وَحَالَةٌ فِيهَا كَثْرَةٌ مِّنْ
خَرَجَ مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ إِلَى النَّكَارِ لَا رَجْعَهُ
اللَّهُ.

بہت کیا کروں کیا عجب ہے کہ تیرا قلب زندہ کر دیا جائے۔
جب اللہ والوں نے حکموں کی بجا آوری اور منوعات سے
باز رہنے کو مضبوطی کے ساتھ لازم پکڑ لیا۔ اس لیے تقدیروں
نے بھی ان کی موافقت کی۔ عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہفت روزہ
ایک لقمہ کھایا کرتے تھے۔ تیری حالت درست نہیں ہو سکتی۔
جب تک کہ تو مثل سوراخ والے برتن کے نہیں جائے جس میں
بسنے والی چیز ٹھہر نہ سکے تو شل میگوں کے اس کشتی کے نہ ہو جائے
جس میں کہ خضر علیہ السلام سوار ہو گئے تھے اور اس کو عیب دار
کر دیا تھا پھر مجھے ایک حالت طاری ہو گی۔ ایک حالت وہ
جس میں جمعیت ہو گی اور ایک حالت وہ جس میں تفرقہ و انتشار
ہو گا ایک حالت میں قلب اور ایک میں کثرت ہو گی ثابت قدمی
کی ضرورت ہے جو کوئی میرے سامنے سے دوزخ کی طرف
چلا گیا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے گا۔

اے اللہ میں معافی پر درہ پوشی ثابت قدمی تیری رضامندی
کا طالب ہوں۔ جب تو حق عز وجل تک پہنچ جائے گا وہ تجھ سے
محض ادا کے فرض پر قناعت کرے گا نوافل کی ضرورت نہ
رہے گی بادشاہ کا باورچی بوڑھا ہو گیا عقل و نظر سننے اور اشارہ
کی طاقت باقی نہ رہی بادشاہ نے اُس پر وہی وظیفہ جو کہ اُس
کو کام کرنے کی حالت میں دیتا تھا جاری کر دیا۔

اے اپنے گمان پر کچے مرید تجھے خدا کی قسم ہے یہ بتا کر
کب تو اپنی روزی میں اپنے ہمسایہ کو ترجیح دے گا کب تو اپنی
قیمتیں اور عمامہ و مصلے کے ساتھ دوسروں پر انثار کرے گا۔
کب تو اپنے مال کا دوسروں پر انثار کرے گا۔ اولیاء اللہ
نے اپنے نفسوں اور طبیعتوں اور خواہشوں کو کچھلا دیا اور اپنے
کھانے پینے کو بھلا دیا یہاں تک کہ وہ معاف ہو گئے اور غافل ہو گئے۔

اللَّهُمَّ عَفِّوْا اللَّهُمَّ سَتِّرْ اللَّهُمَّ تَبَاتَا
اللَّهُمَّ بِرَأْسِنَا إِذَا وَصَلْتَ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَ
جَلَّ اقْتَنَعَتْ مِنْكَ بِأَدَاءِ الْفَرَاغِ شَاءَ
طَبَاخُ الْمَلِكِ مَا بَقِيَ الْعَقْلُ وَالنَّظَرُ وَالشَّمَّةُ
وَالْإِسْتِمَارَةُ أَجْرِي عَلَيْهِ مَا كَانَ لَهُ فِي
حَالَتِهِ عَلَيْهِ.

يَا اللَّهُ أَيُّهَا السَّمِيعُ الْبَصِيرُ عَلَى زَيْدِكَ
مَتَّى أَثَرْتُ بِقُوَّتِكَ جَاءَكَ مَتَّى أَثَرْتُ
بِقَبِيضِكَ وَعِصْمَتِكَ وَمُصَلَّاتِكَ مَتَّى
أَثَرْتُ بِمَمْلُوكِكَ هُوَ لَأَدَّ الْقَوْمُ إِذَا بَوَّأُوا
نَفْسَهُمْ وَطَبَاخَهُمْ وَآهْوِيَّتَهُمْ
وَشَرَاهُمْ حَتَّى مَا تَوَّأ مَعْنَى قَنَوَا مَعْنَى

قَوْلُهُمْ يَدُ الْقُدْرَةِ غَايِلُ الْقُدْرَةِ
يُقْبَلُهُمْ ذَاتُ الْيَمِينِ وَذَاتُ الشِّمَالِ وَ
كُلُّهُمْ بِأَسْطَرِ ذِرَاعِيهِ يَأْكُو صَيْدَ بَقَايَا النَّفْسِ
بِأَسْطَرِهِ تَحْتَ عَتَبَةِ الْقُدْرَةِ وَآءُ الْجَوَارِحِ
الْكُفَّ عَنِ الْمَأْكَلِ هِيَ أَرْثَاكَ الْفَوَاحِشِ
مِنَ الْمَعَاصِي وَالزَّلَّاتِ تَكْفُتُ يَدَاكَ عَنِ
السَّرَفَةِ وَالضَّرْبِ وَالرَّجُلُ عَنِ الْمَشْيِ
فِي الْمَعَاصِي وَالْمَشْيُ إِلَى السُّلْطَانِ أَوْ
لَا حِدَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ وَهَذِهِ الْعَيْنُ تَكْفُهَا عَنِ
النَّسْتِ خَسَنَاتِ نَامَتِ النَّفْسُ أَمَامَ الْحُكْمِ
طَارَ الْقَلْبُ فِي صَحْبَةِ الْمُحْبُوبِ وَرَبُّ اللَّهِ
تَعَالَى إِذَا أَحْسَنَ الْأَدَبَ انْصَفَ بِصِفَاتِ
النُّبُوَّةِ الْحُكْمُ يَتَخَيَّرُ بَيْنَ الطَّبَعِ وَالْعِلْمِ
تَأْمَنُ بِرُؤُوسِ الطَّبَعِ وَتَأْمَنُ بِرُؤُوسِ الْعِلْمِ وَ
يَقُولُ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ يَقُولُ
الْحُكْمُ لِلْقَلْبِ مَا يَكْفِيكَ إِيَّايَ قَاتِلُهُ كَاتِلُهُ
لَكَ دَعَاكَ وَأَنْتَ مَعَ الْمَلِكِ الْبَلِ سَرِيْرُ
مُلْكِهِمُ الْخَلْوَةُ مَنْصَةُ عَمْرٍ وَسِيمُ الْفَتَا
يُعْرِيهُمُ يَنْتَهِي مِنَ الْأَسْبَابِ الْمَصَائِبِ
نُكْنَمُ

يَا بَنِي لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى
إِخْوَتِكَ تَغْرَبُ بَيْنَهُمْ تَخَارِسُوا تَجَاعِدُوا
إِلَى أَنْ يَبْلُغَ الْكِتَابُ وَآجَلُهُ إِسْأَلَ عَنِّي
مَنْكُمُ أَوْ تَكْبِيرًا عِنْدَ مَجِيئِهَا إِلَى قَبْرِكَ
فَلَا تَهْمَا يُخْبِرُكَ عَنِّي إِسْمُكَ مُلْكُكَ

قدرت کا ہاتھ اُن کا متولی بنا اور مثل اصحاب کہن کے تقدیر کا
عمل دینے والا ان کو دائیں بائیں کروٹیں بدلوںاتا رہتا ہے اور اُن
کا کتنا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے پڑا رہتا ہے
آستانہ قدرت کے نیچے بازو پھیلائے ہوئے پڑا رہتا ہے۔
اعضا کی دو اگلی ہوں سے بچتا ہے گناہ بُرے کاموں کا لغزش
اور مصیبتوں میں سے اختیار کرنے کا نام ہے تو اپنے ہاتھ کو
چوری مار پیٹ سے اور اپنے پیر کو گناہوں کی طرف اور
بادشاہوں اور کسی نبی آدم کی طرف چلنے سے روک لے اور اس
آنکھ کو اچھی چیزوں کی طرف پڑنے سے روک لئے نفس شریفین
کے اگے سر جھکا کے سو جائے۔ قلب صحت محبوب میں اڑ
جائے ولی اللہ جب کائنات پر تبارہ صفت نبوت سے
مقتصف ہو جاتا ہے۔ حکم طبیعت و علم کے مابین تمیز رہتا ہے
کبھی وہ طبیعت کو رد کرتا ہے اور کبھی وہ علم کو رد کرتا ہے
اور کہہ دیتا ہے جو کچھ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں
اُسے قبول کر لو۔ حکم قلب سے کہتا ہے کہ تیرے لیے یہ کافی نہیں
کو میں مثل خادم کے تیرے لیے کھڑا ہوا ہوں تو اپنے آپ کو
بادشاہ کی معیت میں چھوڑ دے اولیاء اللہ کے لیے رات
بادشاہی تخت ہے اور تنہائی ان کی دلہنوں کا چہرہ کھٹ دن
ان کو بعض سببوں میں مشغولیت کی وجہ سے پریشان رکھتا
ہے مصیبتیں چھپائی جاتی ہیں۔

اے بچہ تو اپنے خواب کو اپنے بھائیوں پر بیان نہ کرنا
(قصیروسف علیہ السلام) لوگوں کے درمیان میں مسافر بنارہ
جب تک کہ موت آئے تم گونگے اور خاموش رہنے لاکو۔
تو میرا مال منگو و نیکر سے جب کہ وہ تیری قبر میں آئیں دریافت
کر لینا وہ تجھے خبر دے دیں گے کہ میں کون ہوں آج تیرا نام ذبح

(گناہ گار) ہے کل تیرا نام محاسب (حساب کیا گیا) اور مناش (جھگڑا کیا گیا) ہو گا تیرا حال قبر میں مہوم ہے۔ نہ معلوم کہ تو درویشوں میں سے ہے یا کہ جنت والوں میں سے تیرا انجام کار مبہم ہے پس تو اپنی صفائی حال پر دھوکہ نہ کھا۔ کیا معلوم کل تجھے کیا لاحق ہو گا اور تیرا کیا نام ہو گا۔

اے بچہ جب تو صبح کئے تو تو اپنے نفس سے شام کی بات ذکر اور جب تو شام کرے پس تو اپنے نفس سے صبح کی بات ذکر کیا معلوم کیا ہو تا ہے کل گزشتہ تیری بھلائی و برائی کی گواہ بن کر جو کچھ بھی اُس میں ہوا تھا جلدی کل اُسہ نہ معلوم تجھے ملے گی یا نہیں جنزائیں نیست کر نیزے لیے آج کا ہی دن ہے تو کس قدر غافل ہے۔ تیری غفلت کی نشانی غافلوں سے تیری مصاحبت ہے۔

اے احق جس پر کہ حق کی نشانی ظاہر نہیں ہے اُس سے تو کیوں ملتا ہے پھر تیرا ایسے شخص سے کیوں ہے جس کی بنیاد ضعیف ہے۔ ظاہر ٹھیکلا ہے اور باطن سخت دل اور حق عزوجل پر بے حیا یرمز تبر و ولایت کندھوں کے جمع کرنے ہلانے اور اور آنکھوں میں سرمہ لگانے سے حاصل نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے لیے شب بیداری کی ضرورت ہے تمام مخلوق کا کچھ اعتبار نہیں تمام تکلفات قابل اعتبار نہیں۔

اے احق تو کبھی اس دروازہ پر کبھی اُس دروازہ پر سوال کرتا پھر تا ہے تاکہ تیری جمع اُس سے زائد ہو جائے تیرے لیے نلاج کی کیسے امید کی جائے۔ تو بادشاہ کے دروازہ پر شل دربان کے ہو کر کیوں بیٹھ جاتا ہے جو کوئی آتا تو بادشاہ کو اُس کے آنے کی خبر دیتا رہتا ہے۔ اس کا قصہ سنتا اور وحدت الہی سے اُس پر کھڑتا۔ تو نے مخلوق کو اپنا کنیز کیوں

اسْمُكَ عَدَا مُحَاسِبٌ وَمُنَاقَشٌ أَنْتَ فِي الْقَبْرِ مَوْهُومٌ لَا تَدْرِي أَمِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْتَ أَمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَارِفَتُكَ مِنْهُمْ فَلَا تَغْتَرَّ بِصَفَاءِ حَالِكَ لَا تَدْرِي مَا تُلْحِقُهُ مَا اسْمُكَ عَدَا۔

يَا بَنِي إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالنِّسَاءِ ذَهَبَ أَمْسٍ يَمَّا فِيهِ شَاهِدُكَ وَعَلَيْكَ عَدَا لَا تَدْرِي تُلْحِقُهُ أَوْ لَا إِنَّمَا أَنْتَ ابْنُ يَوْمِكَ مَا أَغْفَلَكَ عِلَامَةُ غَفْلَتِكَ مَصَاحِبَتُكَ الْغَفْلَةُ۔

يَا أَحْمَقُ مَنْ لَا تَنْظُرُ عَلَيْهِ إِلَّا مَرَّةً الْحَقُّ يَمَّا ذَا تَصْحَبُهُ ثُمَّ تَصْحَبُ مَنْ آسَاسُهُ وَإِلَهُ ظَاهِرُهُ كَتَمْتُمْ بَاطِنُهُ تَجَلَّدُ وَتَوَافِقُ عَلَى الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ هَذَا شَيْءٌ لَا تَجِئْنِي بِجَمْعِ الْكُتَايْنِ وَكُلِّ الْأَعْيُنِ بِالْكُلِّ إِلَّا بِاللَّهِ جَمِيعُ الْخَلْقِ لَا عِبْرَةَ بِهِ جَمِيعُ التَّكَلُّفِ لَا عِبْرَةَ بِهِ۔

يَا أَحْمَقُ تَأْتِي بَابَ هَذَا وَبَابَ هَذَا تَسْأَلُهُ حَتَّى يَكْثُرَ مِنْهُ جَمْعُكَ كَيْفَ يَزْجِي حَتَّى لَكَ الْفَلَاحُ هَلَّا كُنْتَ عَلَى بَابِ الْمَلِكِ كَالْحَاجِبِ مَنْ جَاءَ أَحْبَبْتَ الْمَلِكَ يَبْكَانِيهِ أَخَذْتَ قِصَّتَهُ وَالنَّسْتُ وَحَدَّثَكَ هَلَّا جَعَلْتَ الْخَلْقَ عِيَا لَكَ

وَأَنْزَوْنَاهُ عَنْهُمْ أَهْمَعَلْتَ بِصَنْعَتِكَ
فِي بَيْتِكَ حَتَّى إِذَا أَتَوْنَا بِكَ مَا وَدَّ
عِنْدَكَ مَا يُصِلُهُمْ بَيْتَكَ وَخَلُوتَكَ
بَيْتِكَ قَبْلَكَ بَيْتَكَ مِثْلَكَ بَيْتَكَ
بِأُطْنِكَ بَيْتَكَ مُجْتَبِئَكَ لِرَبِّكَ بِالْقِيَامِ
بِأُمْرِهِ وَإِنْ شَاءَ نَهْيِهِ وَالْمَوَافَقَةِ
لَهُ فِي مَقْعَدٍ وَرَبِّهِ أَمْرًا فِي الْخَلْقِ فِي
وَعَائِكَ وَهَتَمِكَ لَوْ عَيْنُ يَكْرُمُ الْفَتْ
عَيْنِ إِذَا أَكْرَمْتَ الْكِرَامَ الْبَرَّةَ فِي خُلُوتِكَ
وَأَطَعْتَ مَوْلَاكَ وَلَمْ تَعْصِهِ وَأَكْرَمْتَ
الْقَوْمَ وَلَمْ تَقْضِهِمْ نَفْسَكَ عِنْدَهُمْ
سَمِعْتَ كَرِيمًا فَإِذَا حِزَّتْ كَرِيمًا أَلِيمًا لِحَالِكَ
أَلْفَ عَيْنٍ يَدُكُمْ الْبَلَاءُ عَنْ أَهْلِكَ وَ
بَحَائِرِكَ وَبَكْدِكَ أَبَدَ الدَّهْرِ تَكْدِي أَيْدُ
الدَّهْرِ تَأْتِي الْأَبْوَابَ مَتْنِي يُكْدِي مِنْكَ
مَتْنِي يُسْتَطَعُ مِنْكَ مَتْنِي يُؤْتِي بِأَبِكَ مَتْنِي
تَغْرُمُ مِنْ شَأْنِكَ مَتْنِي تَضْرِبُ حَوْلَكَ
خَيْمَةً مَتْنِي تُعْرَسُ فِي قُرْبِ الْمَلِكِ مَتْنِي تُظْهِرُ
رِجَابَتَكَ وَأَهْلِيَّتَكَ وَصَلَا حَيْثُكَ
لِقُرْبِ الْمَلِكِ وَتُخْرِجُ الْقَائِلَ وَ
تُظْهِرُ مَبَاهِطَكَ وَتَكُونُ أَنْجَبَ أَنْجَبِ
أَوْلَادِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى نَشْكُرَ إِلَيْكَ تَرَكْتَهُ
الْعُلَمَاءُ وَرَبَّهِ الْأَنْبِيَاءُ قَوْلًا
وَفِعْلًا حَالًا وَمَقَالًا

نہ بنایا اور اُن سے خود علیحدہ دیکھو کیوں نہ رہا تو اپنا کام گھر میں
بیٹھے بیٹھے کرتا رہتا یہاں تک کہ جب وہ تیرے پاس آئے
اپنی اصلاح کی چیزیں وہاں موجود پائے۔ تیرا گھر تیری خلوت
ہے تیرا گھر تیرا قلب ہے تیرا گھر تیرا سر ہے تیرا گھر تیرا دل ہے تیرا گھر تیری
صحبت رب کے ساتھ ہے جو اس کے حکم کے بجالانے
اور اس کے ممنوعات سے باز رہنے اور اُس کے مقدرات
میں اُس کی موافقت میں قیام کرنا ہے مخلوق کے رزق تیری دعا
اور ہمت میں ہیں۔ ایک آنکھ کی خاطر ہزار آنکھ کا اکرام کیا جاتا
ہے جو تو اپنی خلوت میں کرنا کا تین کا اکرام کرے گا اور اپنے
مولے کی اطاعت کرے گا اُس کی نافرمانی نہ کرے گا۔ اور
تو اولیاء اللہ کا اکرام کرے گا اور ان کے روبرو اپنے نفس کو
روا نہ کرے گا تو تیرا نام کریم رکھ دیا جائے گا۔ پھر جب تو کریم
ہو جائے گا تو تیری وجہ سے ہزار آنکھ کا اکرام کیا جائے گا۔
تیرے اہل اور ہمسایوں اور شہر سے بلا دفع کی جائے گی تو ہمیشہ
گداگری کرتا ہے ہمیشہ دوسروں کے دروازے پر بھیک مانگتا
ہوا جاتا ہے تجھ سے کب گداگری کی جائے گی تجھ سے کب
کھانا طلب کیا جائے گا۔ کب دوسرے لوگ تیرے دروازہ پر
آئیں گے کب تو اپنی حالت سے فارغ ہو گا۔ کب تو اپنے گدا
گرد خیمہ لگائے گا کب تو بادشاہ کے قرب میں دھاننا یا
جائے گا تو قرب شاہی کے لیے اپنی شرافت و اہمیت کا اہل
کب ظاہر کرے گا۔ اور کب تیرے لقب تجویز کیے جائیں گے
اور تیرا فخر کب ظاہر کیا جائے گا اور کب سعادت مند سے
سعادت مند اولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہو گا تا کہ تیری
طرف رسول کریم علیہ السلام کا ترکہ سپرد کیا جائے عام لوگ تو لا اور
فعلًا حالًا اور مقالًا انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔

لَا إِسْمًا وَلَقَبًا التَّبَوُّهُ إِلَهُكُمْ وَالرَّسَالَةُ لَقَبٌ
يَا جَاهِلٌ فَاتَّكَ الرِّسَالَةُ وَالْتَّبَوُّهُ لَكُمْ
تَقَاتُكَ الْوَلَايَةُ وَالْخَوَاتِمَةُ وَالْبَدَلِيَّةُ ارْضَيْتُمْ
بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ حَيَاةُ الدُّنْيَا فَتُسَكِّتُكَ
وَهَوَاكَ وَطَبْعَكَ هَذِهِ الدُّنْيَا لَا مَا يُزُولُ لَا
تَزُولُ مِنَ الشَّهَوَاتِ فِتْلَتِكَ أَفْسَاكُمْ لَكَ الدُّنْيَا
مَا نَاخُذُكَ بِهَيْئَتِكَ وَجَوَارِحِكَ وَمَا يَكْنُزُكُمْ
لَكَ الْمَلَائِكَةُ كَيْسَ مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَدُ مِنْهُ كَيْسَ
مِنَ الدُّنْيَا بَيْتُ يَكْنُزُكَ وَلِبَاسٌ يَسْتُرُكَ
وَحَبْرٌ يَتَبَعُكَ وَرَوْحَةٌ تَسْكُنُ إِلَيْهَا
الْحَبِيرَةُ الدُّنْيَا إِنْ قَبَالَ عَلَى الْخَلْقِ إِلَّا دَبَّارٌ
عَنِ الْحَقِّ الْهُوَى صِنْدُ الْفِكْرِ الْهُوَى صِنْدُ
الْعِبَادَةِ السَّبَبُ صِنْدُ الْمُسَبِّبِ الظَّاهِرُ
صِنْدُ الْبَاطِنِ إِذَا أَحْكَمْتَ الظَّاهِرَ أَمَزَتْ
بِأَحْكَامِ الْبَاطِنِ إِذَا أَحْكَمْتَ الْحُكْمَ
بِالْعَمَلِ بِهِ كُنْتَ عِلَامَةً كُنْتَ تَابِعَهُ
كُنْتَ صَاحِبَهُ كُنْتَ فَانِي الْيُسْبِيَةِ عَنْ
طَبْعِكَ يَلْمُحُكَ الْعِلْمُ فَيَعْتَشِقُكَ كُنْتَ
كَمُوجٍ بَيْنَ رُوحَيْنِ كُنْتَ كَحَاجِبٍ بَيْنَ
الْمَلِكِ وَالْوَرِثَةِ كُنْتَ مَحْبُوبَ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَالْخَلْقِ وَالْحَقِّ وَالْمَلَكِ
فَرَحَهُ لِقُلُوبِ كُنَّا حَالَهُ تَغَيَّبَ عَنْ
حُضُورِكُمْ قَالَ دَاوُدُ رَبِّهِ سُبْحَانَ
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ

مختص اسم و لقب سے نبوت اسم ہے اور رسالت لقب
اسے جاہل مرتبہ رسالت و نبوت تو تجھ سے فوت ہو گیا لیکن
ولایت اور غوثیت و بدلیت فوت نہیں ہوئی ہے اس کی خوش
کر۔ کیا تم نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے
دنیا کی زندگی تیرا نفس اور تیری خواہش و طبیعت ہے۔ یہی دنیا
ہے نہ وہ خواہشیں جو کہ زائل ہو جائیں گی پس وہ تو تیرے نفسانی
مقسوم حصہ ہیں۔ دنیا وہ ہے جس کو تو اپنی بہمت اور غصوں کی
ممنیت سے حاصل کرے اور جو چیز کہ بادشاہ سر ڈال دے
وہ دنیا نہیں ہے جو چیزیں ضروری ہیں وہ دنیا نہیں کہلاتی ہیں
رہنے کے گھر ستر کا لباس پیٹ بھرنے کے لیے روٹی اور سکون
حاصل کرنے کے لیے بیوی دنیا نہیں ہے حیلہ دنیا مخلوق
کی طرف متوجہ ہونا اور حق تعالیٰ سے پیٹھ پھیر لینا ہوئی فکر کی
ضد ہے (یعنی مخالفت) ہوئے عبادت کی ضد ہے سبب سبب
پیدا کرنے والے کی ضد ہے ظاہر باطن کی ضد ہے جب تو ظاہر
کو مضبوط و مستحکم کر لے گا تجھے باطن کے استحکام کا حکم دیا جائے
گا جب تو حکم شری کو اس پر عمل کر کے مضبوط کر لے گا تو تو
اُس کا غلام و تابع اور مصاحب بن جائے گا تیرا جسم تیری طبیعت
سے فنا ہو جائے گا تو علم تجھے دیکھے گا پس وہ تیرا عاشق بن جائے
گا۔ اُس وقت تو ایسا ہو جائے گا جیسے درویشوں کے درمیان
ایک خاوند بادشاہ و وزیر کے درمیان ایک دربان تو دنیا و
آخرت خلقی و حق جل مجدہ اور فرشتوں کا محبوب اور قلوب کے
واسطے فرحت بن جائے گا۔ ہماری ایک ایسی حالت ہے۔
جو کہ ہم کو تمہارے پاس سے غائب کر دیا کرتی ہے۔
حضرت داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان سے ان دونوں پر
اور تمام نبیوں اور رسولوں اور مقرب فرشتوں اور اولاد و

وصالحین پر سلام فرمایا تھا۔

وَالصَّالِحِينَ .

اے صاحبزادے فقیر یا محتاجی کے بعد خطا کاری
کس قدر قبیح و خراب بات ہے۔ اور اس سے زیادہ خراب
وہ مرد ہے جو عبادت گزار ہو کر اپنے رب کی عبادت کو چھوڑ
دے۔ کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر راضی ہو تیرا
وجود دنیا کی زندگی ہے اور تیرا فنا ہو جانا آخرت ہے۔ ہمتوں
کے لیے تفسیر ہے اور اسرار کے لیے تفسیر اور عوام کے لیے
تفسیر اور خواص کے واسطے تفسیر ہے دنیا وہ ہے جسے تو دیکھ
رہا ہے اور آخرت کا حال تجھ پر کھلا نہیں ہے تجھے وہ
چیزیں ملیں گی جو تیری عقل سے پرے ہیں پس تو حیرت میں
پڑ جائے گا اور تجھے حال معلوم ہو جائے گا۔ جو کچھ تجھے بذریعہ
عقل مشترک کے حاصل ہو پس وہ دنیا میں سے ہے اور جو چیز
تجھے بذریعہ اس عقل کے جو کہ عقل العقول ہے حاصل ہو پس
وہ آخرت سے ہے۔ تیرا باطن آخرت ہے اور تیرا ظاہر
دنیا۔ دنیا کے حالات ماسوی اللہ میں عزوجل اور مولیٰ کے
ساتھ تعلق پیدا کرنا اور قیل و قال اور تعریف و مذمت سے منہ
پھیر لینا اور غم کی معیت میں سیر کرنا آخرت ہے۔ نیز مقصد وہ
ہے جو تجھے ملگن رکھے جب تو اپنے ارادہ میں صادق ہو جائے
گا تو حق عزوجل تیرا ہاتھ پکڑ لے گا اور تجھ کو اپنی تقدیر کی
مصاحبت میں چلائے گا۔ تیرے دو قدموں کے درمیان
کا فاصلہ آدم علیہ السلام کے قدموں کے فاصلہ سے تیرے
ارادہ کی سچائی اور تیرے مشن ادب کی وجہ اور تیرے پڑوسیوں
کے قول سے بہرہ بن جانے کے سبب سے بہت وسیع
ہو جائے گا۔

اے وہ جاہل جو کہ حق عزوجل سے اور اس کے فضل سے

يَا بَنِي مَا أَقْبَحَ الْخَطِيئَةُ بَعْدَ
الْمَسْكَنَةِ وَأَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ رَجُلٌ كَانَ
عَابِدًا فَفَرَكَ عِبَادَةَ رَبِّهِ أَرْضِيئْتُمْ
بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَجُودُكَ وَالْآخِرَةُ فَتَاؤُكَ
لِلْهَمِّ تَفْسِيرٌ وَلِلْأَسْرَارِ تَفْسِيرٌ وَلِلْعَامِّ
تَفْسِيرٌ وَلِلْخَوَاصِّ تَفْسِيرٌ الدُّنْيَا مَا تَرَاهُ
وَالْآخِرَى مَا يَنْتَهِي لَكَ يَا بَنِيكَ مَا كَا
تَعْقِلُ فَتَحَيَّرَ فَيَتَبَيَّنُ لَكَ مَا يَا بَنِيكَ
يَعْقِلُ مُشْتَرِكٌ فَهُوَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا يَا بَنِيكَ
مِنْ حَيْثُ الْعَقْلُ الَّذِي هُوَ عَقْلُ الْعُقُولِ
فَهُوَ مِنَ الْآخِرَى سِرُّكَ الْاُخْرَى وَظَاهِرُكَ
دُنْيَا حَالَاتُ الدُّنْيَا مَا سَوَى الْحَقِّ عَمَّا وَ
جَلَّ وَالْاُخْرَى وَالْتَمَعْتُ بِالْمَوْلَى وَ
الِدَعَا اَرْضٌ عَنْ قَيْلٍ وَقَالَ وَعَنِ الْمَدْحِ
وَالشَّنَاءِ وَالْدَّمَ وَالشَّيْرُ مَعَ الْهَجْرِ
هَمُّكَ مَا أَهَمَّكَ إِذَا صَدَقْتَ فِي
أَمْرٍ أَدَّتِكَ أَخَذَ الْحَقُّ عَمَّا وَجَلَّ يَدِيكَ
مَشَاكَ فِي صُحْبَةٍ قَدْ رَاكَ كَانَ وَسَعَى
مَا بَيْنَ مَخْطَوَتَيْكَ أَوْ سَعَى مِنْ خُطَايَاكَ
أَدَمَ عَنَيْهِ السَّلَامُ يُصَدِّقُ قَرَامَ أَدَّتِكَ
وَحُسْنِ أَدَبِكَ وَتَطَاوُرَتِكَ عَنْ قَوْلِ
جَبْرِ إِلَيْكَ تَبَّأُ لَكَ .

يَا جَاهِلُ جَهْلُ الْحَقِّ عَمَّا وَجَلَّ وَمَا عِنْدَكَ

مِنْ فَضْلِهِ وَمَا عِنْدَهُ مِنْ عِبَادِهِ سَمِعُوا
فَأَطَاعُوا يَرْى الْعَبْدُ أَقْسَامًا فِي الْكُوفِ
الْمَحْفُوظِ ثُمَّ يَتَعَدَّى إِلَى رُؤْيَا أَقْسَامِ
أَهْلِهِ وَأَوْلَادِهِ حَتَّى إِذَا تَعَجَّبَ تَوَدَّى
فِي بَاطِنِهِ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ
وَرَأَيْنَاهُمْ عِنْدَ كَالِمِنِ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَخْيَارِ
هَذَا الشَّيْءُ يُجَنَّبُ بِالسَّابِقَةِ ثُمَّ يَمُتُّوْا
يُمْتَابِعَةً أَقْدَامِ الْمَشَافِعِ وَكَانَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فِي سَمَاعِهِ وَوَجِدَهُ أَتَتْهُ رُقْعَةٌ فِيهَا
مَسْئَلَةٌ فِيهِ هِيَ فَقَالَ اسْتَأْذِنُ فِي الْكَلَامِ
عَلَيْهَا وَأَحْاطَ لَوْ شَاءَ قَالَ الْيَكَاخُ هَلْ هُوَ
وَاجِبٌ أَمْ لَا وَهَذِهِ مَسْئَلَةٌ فِيهَا خِلَافٌ
مِنْهُمْ مَنْ قَالَ هُوَ سُنَّةٌ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ
إِلَّا شَيْئًا بِالْعِبَادَةِ إِذَا لَمْ تَشُقْ نَفْسَهُ
أَوْ لِي عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَآخَرُ وَعِنْدَ
أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا شَيْئًا بِالنِّكَاحِ
أَفْضَلُ.

جو کہ اُس کے پاس ہے اور اُس کے اُن بندوں سے جنہوں نے
اُس کے حکموں کو سن کر تابعداری کی اور حضورؐ میں میں جاہل رہا۔
تیرے لیے ملاکت ہے۔ ولی بندہ اپنے حصول کو لوح محفوظ
میں لکھا دیکھتا ہے۔ پھر اپنے اہل و عیال کے حصول کے دیکھنے
کی طرف بڑھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ تعجب کرنے لگتا ہے
تو اُس کے باطن میں ندا دی جاتی ہے نہیں ہے یہ مگر وہ بندہ
جس پر تم نے انعام کیا ہے اور تحقیقی وہ ہمارے نزدیک بزرگ
اور مختار بندوں میں سے ہے۔ یہ مرتبہ تقدیر سے حاصل ہوتا
ہے پھر مشائخ کرام کے قدموں کی پیروی سے صفائی حاصل ہوتی
ہے حضور سماع و وجد کی حالت میں تھے کہ آپ کے پاس ایک رقعہ
جس میں فقہی مسئلہ تھا آیا ارشاد فرمایا کلام کرنے کی اجازت لے
لوں اور سوچ لوں (تو جواب دوں) پھر ارشاد فرمایا نکاح کرنا
آیا واجب ہے یا نہیں اور یہ ایک
مسئلہ ہے جس میں علماء کا آپس میں اختلاف ہے۔ بعض نے فرمایا
نکاح کرنا سنت ہے بعض نے فرمایا جب کہ نفس پر بھروسہ ہو
تو نکاح سے عبادت میں مشغول ہونا اولیٰ ہے یہ مذہب
شافعی و احمد کا ہے۔ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک نکاح میں مشغول
ہونا افضل ہے۔

أَنْتَ مَتَى كُنْتُ مُرِيدًا فَإِلَّا شَيْئًا
رِجْبًا ذَلِكَ أَفْضَلُ وَإِنْ كُنْتُ
مُرَادًا فَلَا تَذِيرُ لَكَ فِي
نَفْسِكَ إِنْ شَاءَ هُوَ تَوَجَّحَ وَ
إِنْ شَاءَ أَشْغَلَكَ يَسْبُوَاهَا إِنْ كَانَ
شَيْءٌ قَسَمَ أَدْرَكَهُ
يَأْخُذُ الْقَسَمَ يَدْنِيكَ وَيَقُولُ

اے سائل جب تک تو درجہ ارادت میں ہے مرید ہے
پس نیز عبادت میں مشغول ہونا افضل ہے اور جب تو مراد و مطلوب
ہو جائے گا (یعنی مرتبہ کمال پر پہنچ جائے گا) تو تیرے لیے
میں تیری تدبیر کوئی چیز نہیں اگر وہ چاہیں گے نیز نکاح کر دیں گے
اور اگر وہ چاہیں گے اس کے سوا دوسرے امر میں تجھے مشغول
کر دیں گے اگر وہاں مقدر میں کوئی حصہ مقسوم ہو چکا ہے
تو لا محالہ تو اسے پائے گا وہ حصہ تیرا دامن پکڑ کر حق عروصل

لِحَقِّ خُدَّ يَحْتَقِي مِنْ هَذَا هُوَ هَارِبٌ
مِنِّْي وَ أَنْتَ قَسَمْتَنِي لَهُ مَا أَصْنَعُ
وَهُوَ مُكْتَفٍ عَنِّي يَكْتَفِيكَ إِلَيْهِ أَمَّا
الْمَرْيَدُ فَإِنَّ التَّزْوِيَجَ حَرَامٌ عَلَيْهِ مِنْ
حَيْثُ الْبَاطِلُ أَوْ يَكُونُ لَهُ زِيَادَةٌ قَبِيصٍ
أَوْ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ أَصَابِعٍ مِنَ الْأَرْضِ
هَذَا سِيَاحٌ مَا لَهُ نِيَابٌ وَلَا أَفَاتٌ بَلْ
يَكُونُ مُتَعَرِّياً عَنْ جَمِيعِ أَثَوَابِهِ فَإِذَا
وَصَلَ إِلَى مَقْصُودِهِ وَانْقَضَتْ سِيَاحَتُهُ
هُنَالِكَ إِنْ أَرَادَ مِلْكُهُ أَنْ يُزْوَجَهُ
يَمْدُكُهُ يُوْجِدُكَ أَوْ يُفْنِيكَ مَنْ
صَاحِبُ الْأَحْسَنِ فَهُوَ أَحْسَنُ مِنْ لَمْ
يَعْرِفِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ بِالْحَيَوَةِ
الدُّنْيَا عَنِ الْآخِرَةِ .

يَا غُلَامُ قَسَمْتُكَ لَا يَأْكُلُ كُلُّمَا غَيْرُكَ
لَا تَأْكُلُ بِطَبْعِكَ وَ هَوَاؤُكَ مِنْ يَدِ
شَيْطَانِكَ بَلْ تَوَقَّفْ وَاصْبِرْ سَاعَةً
حَتَّى تَصِلَ إِلَى دَارِ جَنَّتِكَ أَوْ قَرِيبٍ
رَبِّكَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ كَانَ لِي وَرَدٌ
مِنْ صِغَرِي إِلَى الْإِزْنِ أَلَا نَأْكُلُ
أَرْكَمَ مَا كَعْتَيْنِ أَتَصْرَعُ مِنْ دَقِيقِي قَالَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَكُونُ لَهُ نَظَرَةٌ
لَمَحَّةٍ السَّابِقَةِ لَمَحَّتِكَ عَيْنُ صَدِيقٍ
فِي جَوَارِيهِ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ فَاسْتَحْسَنَكَ
فَقَالَ لِإِخْوَانِهِ خُدَّ وَهُوَ مَعَكُمْ إِنَّ اللَّهَ فِي آيَاتِهِ

سے کہے گا کہ حق تعالیٰ تو میرا حق اپنے اس بندہ سے دلا
دے یہ مجھ سے بھاگتا ہے اور تو نے مجھ اس کے لیے
مقسوم کر دیا ہے میں کیا کروں وہ تو مجھ سے بے توجہی برتنے
والا ہے حق تعالیٰ میری کسب سے اس کی طرف متوجہ کر دے گا۔
لیکن مرید پر تحقیق بحیثیت باطن نکاح کرنا حرام ہے تا وقتیکہ اس
کے پاس ایک قمیص حاجت سے زیادہ نہ ہو یا اس کے پاس
چار انگل زمین نہ ہو مرید تو سیاح ہے نہ اس کے لیے کپڑے
ہیں اور نہ اسباب بلکہ وہ تو تمام کپڑوں سے ننگا ہوتا ہے۔ پس
جب وہ اپنے مقصود پر پہنچ جائے گا اور اس کی سیاحت ختم ہو
جائے گی اس وقت اس کے مالک کو اختیار ہے اگر چاہے
اس کا نکاح کر دے اس کو مالک بنا دے اس کو موجود کر دے
یا مفقود کر دے جو اس حق کی مصاحبت میں رہے پس وہ اس حق ہے
جس نے اللہ عز و جل کو نہ پہچانا پس وہ آخرت کے بدے،
حیوة دنیا پر راضی ہو گیا۔

اے غلام تیرے مقصود کو کوئی غیر نہ کھائے گا۔ تو اپنی
طبیعت و خواہش سے اپنے شیطان کے ہاتھ سے نہ کھایا
کر بلکہ توقف کر اور ایک گھڑی صبر کر یہاں تک کہ تو اپنے
دار جنت یا قرب مولیٰ میں پہنچ جائے۔ آپ سے ایک شخص
نے کہا میرا بچپن سے اس وقت تک ایک ورد تھا اب
کھڑا ہوتا ہوں دور کف میں پڑھتا ہوں اسی وقت گر جاتا ہوں
جو اب ارشاد فرمایا۔ نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کو لمحہ سابقہ کی
نظر ہو تجھ کو کسی صدیق کی آنکھ نے اپنے حق عز و جل کی طرف
گزرنے میں دیکھ لیا ہے پس تجھ کو اچھا کر دیا۔ بعد اس
کے بھائیوں سے جو اس کے ساتھ ہے فرمایا اس کو اپنے
ساتھ رکھ تحقیق اللہ تعالیٰ کے تمہارے بعض دونوں میں

دَهْرُكُمْ نَفَحَاتٌ إِلَّا فَمَعَزْ صُوا لِنَفَحَاتِهِ
 لَا يَكُونُ قَدْ شَاخَ قَلْبُكَ أَقْعَدَكَ مِدْكَةً
 عَلَى بَابٍ قُرْبِهِ لَا يَكُونُ ضَعْفُ
 الْعُظْمِ مِنْ قَلْبِكَ رَقِيَّ جِلْدَةً
 احْتَطَمَتِ الْهَيْئَةُ سِدَّةُ يَرَى قَلْبُكَ
 بَابَ رَيْكَ عَنِيتُهُ الْقُرْبُ وَصَرَعَتْهُ
 رَانَ فِي حِفْظِ الْقَلْبِ كَشَغْلًا شَاغِلًا
 دَرَاهُ عَنْ أَعْمَالِ الْقَلْبِ خَيْرٌ
 مِنْ أَعْمَالِ الظَّاهِرِ أَلْفَ مَرَّةٍ مَا
 دَامَ الْفَرَارِيُّ وَالسُّنَّةُ مُبْعَاةً
 عَلَيْكَ لَا حَيْرَ قِيلَ لِلْجَنِيِّ أَنْ
 الْحَضِرِيُّ قَاتِلُهُ عَلَى رُحَى تَدْرُ
 بِهِ وَهُوَ لَا يَأْكُلُ وَلَا يَشْرِبُ
 فَقَالَ أَنْظِرُوا حَالَهُ فِي أَوْقَاتِ
 الصَّلَاةِ فَخِيلَ لَهُ إِنَّهُ إِذَا أَدَانَ
 الْمُؤَذِّنُ سَكَنَ قَاتِلُ لَاحِظٍ مِنْهُمْ
 مَنْ تَقْوَى عَلَى الْأَعْمَالِ مِنْ حِينَ
 صَعِرَ إِلَى حِينَ الْمَوْتِ وَمِنْهُمْ
 مَنْ يَعْمَلُ إِلَى أَنْ يَضَعَفَ إِنْ كَانَ
 هَذَا مِنْ حَيْثُ قُرْبٍ مِنْ حَيْثُ
 عِلْمٍ مِنْ حَيْثُ الْمُتَآهَدَةِ وَلَا
 بَأْسَ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ فَهُوَ
 شَيْطَانٌ يُغْوِيكَ وَنَفْسٌ
 يُؤْذِيكَ صَحْبَهُ الْحَكِيمُ يُنْتِجُ
 الْعِلْمَ يُنْتِجُ لَهُمُ السِّرَّ أَعِنْدَكَ

توجہات خاص ہوتے ہیں خبردار ہو جاؤ تم اس کی توجہات کے لیے
 متوجہ رہا کرو ہر وقت دماغ میں مشغول رہا کرو نہیں ہو سکتا ہے کمزیر
 قلب بوڑھا ہو جائے اور اس کو بادشاہ اپنے قرب کے
 دروازہ پر بٹھالے نہیں ہو سکتا ہے کظاہر ضعیف ہو جائے
 اور باطن قوی نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک ہڈی تیرے قلب
 سے ضعیف ہو جائے اس کی کھال تیلی پڑ جائے منیت الہی
 (احسان) نے اس کے باطن کو اچک لیا ہو۔ تیرا قلب اتنا الہی
 کو دیکھ رہا ہے اس قلب کو قلب الہی نے ڈھانپ لیا ہے
 پس اس کو گراتا ہوتا ہے تحقیق قلب کی حفاظت میں ایک بہت
 بڑا شغل ہے دوسرے مشغلوں سے روکنے والا ایک ذرہ قلب
 کے عملوں سے ظاہر کے ہزار عملوں سے بہتر ہے جب تک
 فرائض و سنت باقی رہیں تجھے کوئی چیز ضرر نہ کرے گی۔ حضرت
 جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک شہری آدمی چکی پر
 کھڑا ہے جو اس کے ساتھ گھومتی ہے اور وہ نہ کھاتا ہے اور نہ
 پیتا ہے (حالت وجد میں بیہوش ہے) آپ نے فرمایا تم اس
 کی حالت نماز کے وقتوں میں دیکھو کہ کیا رہتی ہے آپ سے
 کہا گیا کہ تحقیق وہ جب کہ مؤذن اذان دیتا ہے سکون میں آجاتا
 ہے فرمایا کوئی ضرر نہیں۔ بعض اولیاء الہی میں سے وہ ہیں جو کہ
 اپنے بچپن سے لے کر مرنے کے وقت تک عملوں پر
 قوی رہتے ہیں اور بعض ان میں سے وہ ہیں جو کہ ضعیف ہونے
 تک عمل کرتے ہیں اگر یہ کمی قرب اور علم اور شاہدہ کی حیثیت
 اعتبار سے ہو پس کوئی مضائقہ نہیں اور اگر اس کے سوا ہو پس
 وہ شیطان ہے جو کہ تجھے بہکا رہا ہے اور نفس ہے جو کہ تجھے
 ایذا دیتا ہے حکم کی صحبت علم کا نتیجہ دیتی ہے اور ان کو
 باطن کا نتیجہ دیتی ہے

مِنْ هَذَا أَخْبَرَنَا الْقَطِيعُ ثُمَّ اتَّصَلَ وَاتَّصَلَ
 ثُمَّ أَوْصَلَ يَا حَبِيبَةَ الْقَائِدِينَ عَلَى
 دَكَالِكَيْنِ الْحَرِصِ وَالْأَمَلِ وَالْعِزَّةِ لَا
 جَرَمَ يَمُوتُ سِرُّكَ وَكَيْسُودُ قَلْبِكَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
 الْقُلُوبَ لَتَتَصَدَّقُ إِنَّ جِلْدَاءَ هَاقِيَاءِ
 الْقُرْآنِ . اللَّهُمَّ اهْدِنَا وَاهْدِ بِنَا
 ارْحَمْنَا وَارْحَمْ بِنَا عَمَّا فَنَّا وَتَمَرُّ
 بِنَا رَاجِعِي مَبَارَكًا آمِينَ كُنْتُ مَلَكُ
 الْفَصْلِ ثُمَّ أَوْصَلَ تَفَقَّهُ ثُمَّ اعْتَزَلَ مِنْ
 عِبَادَةِ اللَّهِ عَلَى جَهْلٍ كَانَ مَا أَفْسَدَهُ أَكْثَرُ
 مِنْهَا أَصْلَحَهُ خُدَّ مَعَكَ مِصْبَاحُ شَرِّهِ دَلِيلُ
 بِالنَّحْمِ تَدَخَّلْ عَلَى الْعِلْمِ أَقْطِعِ الْأَسْبَابَ
 عَنْكَ قَاتِرِي الْأَخْوَانَ وَالْجِيْرَانَ الْأَقْسَامُ
 الرَّهْدُ فِيهَا لَا يَصْلَحُ أَعْطِ ظَهْرَكَ رُزْجَمَكَ
 أَعْطِ الْأَقْسَامَ ظَهْرَكَ تَزْهَدُ ثُمَّ تَكَلَّفِ الرَّهْدَ
 تَكَلَّفِ الْأَعْرَاضَ أَتْرُكْ لَتَرْهَقَ حَتَّى أَدْبَكَ
 كُنْ مَقَاطِلًا مَعَ سِرِّكَ مُتَفَصِّلًا عَنِ الْأَعْيَارِ
 وَالْأَسْبَابِ تَهَاقُ عَنْ الْإِطْفَاءِ مِصْبَاحُكَ
 عَلَى دَوَامِ ظُلْمَتِكَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ
 جَاءَ الْحَقُّ بِدُهُنِ إِمْدَادِهِ إِلَى
 مِصْبَاحِكَ نُورًا وَفِي عَمَلِكَ مَنْ
 عَمِلَ بِمَا يَعْلَمُ أَوْ رَآهُ اللَّهُ
 عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ مَنْ أَخْلَصَ لِلَّهِ
 أَمْرَ بَعِيْنٍ صَبَاحًا تَفَجَّرَتْ يَنَابِيعُ

کو اس کی کچھ خبر بھی ہے۔ غیر اللہ سے علیحدگی کر پھر خدا سے اتصال
 کر اور اتصال کر پھر واصل الی اللہ ہو جا اور دوسروں کو پہنچاوائے
 حسرت اُن پر جو کہ حرص اور آرزو اور دھوکے کی دوکانوں پر بیٹھنے
 والے ہیں ضرور ہے کہ تیرا باطن مری جائے اور تیرا قلب سیاہ پڑ جائے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک قبول
 پرزنگ آجاتی ہے۔ اور تحقیق اس کی صیقل قرآن کا پڑ جانا ہے۔
 اے اللہ تو ہم کو ہدایت دے اور ہمارے ذریعے سے دوسروں
 کو ہدایت دے اور ہم پر رحم کر اور ہمارے سبب سے دوسروں
 پر رحم کر۔ ہم کو اپنی معرفت دے اور ہمارے ذریعے سے دوسروں کو
 معرفت دے میں جہاں ہمیں رہوں مجھے بابرکت بنا آمین۔ تو اولاً
 پھر واصل ہو سمجھ و دانائی حاصل کر علم کی پھر گوشہ نشین بن جو شخص جمالت
 کے ساتھ اللہ کی عبادت کیا کرتا ہے اُس کا بگاڑ اُس کی اصلاح
 کی بر نسبت بہت زیادہ ہوا کرتا ہے۔ تو اپنے رب کی شریعت
 کا چراغ اپنے ساتھ رکھ حکم کے سبب سے تو علم پر داخل ہو
 جائے گا تو اپنے سے تمام سبیلوں کو قطع کر دے تو بھائیوں اور
 پردوسیوں سے علیحدہ ہو جا۔ جوازی حصہ مقرر ہو چکے ہیں اُن میں
 زہد ٹھیک نہیں وہ تجھے لادبی پہنچیں گے۔ تو اپنی بیوی کو بیٹھنے
 تو زہد بن پھر زہد بن تکلف بن ماسوے اللہ سے روگردانی نہ تکلف
 حاصل کر تو اپنی حرص کو چھوڑ دے حسن ادب اختیار کر ماسوے اللہ سے
 قطع تعلقات کر لے اغیار و اسباب سے جدا کی کر اس سے ڈرتا
 رہ کہیں تیرا چراغ گل ہو کر ہمیشہ کا اندھیرا نہ ہو جائے ایسی حالت
 میں حق تعالیٰ تیرے چراغ کے لیے اپنی امداد کا تیل عطا فرمائے گا
 تیرا تیرے عمل میں ہے۔ جو کوئی اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔
 اللہ تعالیٰ اسے نامعلوم چیزوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ جو شخص
 اللہ کے لیے چالیس دن اخلاص سے عبادت کرے گا اُس کے

الْحِكْمَةُ مِنْ قَلْبِهِ عَلَى لِسَانِهِ بَيِّنًا هُوَ كَذَلِكَ
 لَدَايَ نَارِ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ كَمُوسَى عَلَيْهِ
 السَّلَامُ حِينَ رَأَى نَارًا فَقَالَ لَا هَـلَـلَـه
 امْكُثُوا مَكَانَكُمْ رَأَيْتُمُ النَّسْتُ نَارًا اَنَا دَاهُ
 الْحَقِّ يَطْلُقُ نَارِيَه جَعَلَ النَّارَ فَرْجَ بَه
 جَعَلَ رُؤْيَاه لَهَا دَلِيلَهُ يَرَى نَارًا مِنْ
 شَجَرَةٍ قَلْبِهِ يَقُولُ لِنَفْسِهِ وَهَوَاهُ وَ
 طَبْعِهِ وَاسْتِبَائِيهِ وَوُجُودِهِ اَمْكُثُوا
 مَكَانَكُمْ رَأَيْتُمُ النَّسْتُ نَارًا اَنَا دَايَ السِّرِّ
 الْقَلْبُ رَأَيْتُمُ النَّسْتُ اَنَا دَايَ الْغَيْبِ
 لَا تَزِلَّ لِي غَيْرِي لِعَمَلِي وَاجْهَلُ غَيْرِي
 اَتَصِلُ بِكَ وَانْقَطِعُ مِنْ غَيْرِي اَطْلُبُ بِي
 وَاعْرِضْ اِلَى عِلْمِي اِلَى مُلْكِي اِلَى
 سُلْطَانِي حَتَّى اِذَا سَمِعْتَ هَذَا لَكَ شَهَادَةٌ
 الْيَقَاضِ بِحَدِّ مَا جَرَى اَوْحَى اِلَى عَبْدِهِ
 مَا اَوْحَى مَا اَلَيْتُ الْحُبَّ نَالَتْ الْكُدُورَةُ
 سَكَنَتِ النَّفْسُ جَاءَ السُّكُونُ جَاءَتِ
 الْاَلْطَافُ اِذْ هَبَّ اِلَى رِيحِ عَوْنٍ يَأْتِي
 اِمْرَجْ اِلَى الشَّيْطَانِ وَالتَّقْطِيقِ وَ
 التَّهْوِي كُلِّ قَهْمٍ رَأَيْتُمْ اَهْلَهُمْ اِلَى
 قُلْ لَهُمْ.

قلب سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمہ جاری ہو جائیں
 گے۔ وہ اسی حالت میں ہو گا کہ اس کو مثل موسیٰ علیہ السلام کے سخن عربی
 کی آگ نظر آئے گی۔ جب کہ موسیٰ علیہ السلام نے آگ کو دیکھا
 تھا پس اپنی اہل سے کہا تھا تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ برحق میں
 نے آگ دیکھی ہے۔ آگ کے ذریعے سے اُن کو حق تعالیٰ نے آواز دی
 تھی آگ کو اُن کے لیے اپنا قریب قرار دے دیا موسیٰ علیہ السلام کے لیے
 آگ کے دیکھنے کو اپنی دلیل بنا دیا اسی طرح یہ عارف باللہ اپنے
 قلب کے درخت سے آگ دیکھے گا اپنے نفس و خواہش اور طبیعت
 اور اسباب اور وجود سے کہے گا تم اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے لاگو رہتی
 میں نے آگ کو دیکھا ہے باطن قلب کو آواز دے گا بے شک میں تیرا
 رب ہوں میں ہی تیرا خدا ہوں پس تو میری عبادت کر میرے غیر
 کی طرف نہ جھک مجھی کو سچاں اور میرے غیر سے جاہل بن مجھ سے
 مل جا اور میرے غیر سے قطع کر لے مجھی کو طلب کر اور تو دوسروں
 سے اعراض کر کے میرے علم میرے قرب میری حکومت میری
 سلطنت کی طرف نفس و وقت پر مرتبہ تمام ہو جا تا ہے نقاد الہی کامل
 طور پر حاصل ہو جاتی ہے اُس کے اور خدا کے درمیان میں جاری
 ہوتا ہے جو کچھ کہ جاری ہوتا ہے وہ اپنے بندہ کی طرف الہام
 کرتا ہے جو کچھ کہ الہام کرتا ہے حجاب اور کدورت زائل ہو جاتی
 ہے نفس ٹھہر جاتا ہے کون آجاتا ہے الطاف الہی اگر اسے گھیر
 لیتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اسے قلب تو دعویٰ کی طرف جا۔ تو شیطان
 اور خواہش کی طرف رجوع کر اُن کے سروں کو میری طرف جھکا
 اُن میں میرے اہل بننے کی قابلیت پیدا کر تو اُن سے کہو۔

اے میری قوم تم میری پیروی کرو میں تمہیں ہدایت
 کا راستہ بتاتا ہوں مل۔ پھر جدا ہو جا۔ پھر مل۔ پھر اصل ہو جا
 لیکن تو تو اسے مسکین قریب ہے کہ تیری قوتیں منقطع ہو جائیں گی۔

يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِي اَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ
 اَتَّصِلُكُمْ ثُمَّ اَنْقَطِعُ ثُمَّ اَتَّصِلُكُمْ ثُمَّ اَوْصِلُ
 اَمَّا اَنْتَ يَا مَسْكِينُ سَوْتُ لَتَنْقَطِعَ قُوَاكَ

وَتَحَوَّلَكَ وَتَهَجَّرَكَ خُلَا نَكَ وَيَجْمَعُ
نَكَ بَيْنَ فَقَرِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ
تَأْتِي الْقَبْرَ يَضِيْقُ عَلَيْكَ حَتَّى يَخْتَلِفَ
أَصْلَاعُكَ وَيُحْرِسُكَ عَنْ مُجَاوَبَةِ
مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ تُعَذِّبُ فِي قَبْرِكَ وَتُفْتَحُ
لَكَ بَابٌ مِنَ النَّارِ يَا تَيْتَكُ عَذَابُهَا
وَسُمُومُهَا.

اور وہ خیانت کریں گی کچھ کام نہ کریں گی اور تیرے دوست تجھ کو چھوڑ
دیں گے اور دنیا کی منجانی اور آخرت کا عذاب دونوں چیزیں تیرے
لیے جمع ہو جائیں گی۔ تو مرکز قبر میں چلا جائے گا وہ تیرے اوپر تنگی
کرے گی یہاں تک کہ تیری پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں
گی۔ اور یہ حالت تجھے منکر و نکیر کے جواب دینے سے بہرہ نواز
گی تجھے قبر میں عذاب دیا جائے گا اور تیرے لیے دوزخ کا
دروازہ کھول دیا جائے گا اور اُس کی زمہ داری ہو اور عذاب ہونے
لگے گا۔

يَا قَوْمَنَا أَحْسِنُوا الْأَدَبَ فِي هَذِهِ
الدَّارِ يَسْلَمُ دِينُكُمْ وَطَاهِرٌ كَمُّ وَبَاطِلُكُمْ
حَتَّى تُفْقَمَ بَيْنَ يَدَيْهِ جَنَّةٌ يَزَالُ الْحُجَابُ
عَنْ عَيْنَيْكَ وَ عَنْ فَيْكِ وَ عَنْ أُذُنَيْكَ
وَيُلْقِمُكَ وَيَزِيدُكَ قُوَّةً إِلَى قُوَّةٍ وَ
بَصِيرَةً إِلَى بَصِيرَةٍ عُمًّا إِلَى عُمٍّ
بَقَاءً إِلَى بَقَاءٍ رِزْقًا إِلَى رِزْقٍ يَشْكُرُ
سَعْيِكَ وَيَحْمَدُ حُسْنَ أَدَبِكَ يُسَمِّيكَ
سَاكِرًا بَعْدَ أَنْ سَمَّاكَ صَابِرًا عَاقِلًا
دَيِّتًا يُغَيِّرُ عَلَيْكَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا
بِقَوْلِهِ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بَا أَنْفُسِهِمْ أَخْلَقَ
السُّوءَ يُغَيِّرُ ذُنُوبَهَا بِنَتَا بَعَثَ الشَّرَّعَ ثُمَّ
ثُمَّ الْعِلْمَ ثُمَّ الْقَدَرَ كَمَا تَهْمُ بِنَجْوِ الْقَطْمِ
أَيُّدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ يَقْطَعُ أَعْصَابَهُمْ
الْحَبِيثَ الَّتِي فِيهَا أَمَلُهُ لَا حِرَاءَ لَالٍ
وَلَا كَيْفَ ذَهَبَتْ أَعْقُولُ الْبَشَرِيَّةِ حَتَّى
حَتَّى إِذَا ذَهَبَتْ آيَاتُ مَرِّ التَّبَشُّبِ وَ

اے میری قوم! دلو اس دار دنیا میں تم حسن ادب کرو۔
تمہارا دین اور تمہارا ظاہر اور تمہارا باطن درست و سلامت رہے
گا۔ یہاں تک کہ تم اُس کے روبرو کھڑے کیے جاؤ اُس وقت
تمہاری آنکھوں کے سامنے سے حجاب دور ہو جائے گا۔ نیز
تیرے منہ اور کانوں سے۔ اور وہ تجھے خدادے گا اور قوت پر
قوت اور بصیرت پر بصیرت عمر پر عمر بقا پر بقا رزق پر رزق زیادہ
کرنے لگا جائے گا۔ تیری سمی و گوش پر شکر کرے گا۔ اور تیرے
حسن ادب کی تعریف کرے گا اس کے بعد کہ وہ تیرا نام صابر و عاقل
اور دین دار رکھے گا تیرا نام شاکر رکھے گا۔ تیری حالت بدل دے گا
بلاشبک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا ہے حتیٰ کہ وہ خود
اپنے نفس کی حالتوں کو نہ بدل لیں۔ اویا اللہ بڑے اخلاق کو
شریعت کی متابعت سے بعد علم لدنی کے ذریعے سے بدلہ حکم
تقدیر سے بدل دیا کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں اور
اُن جیث اعضاء کے کاٹ ڈالنے کے لیے جن میں بیماری پیدا
ہو گئی ہے شراب معرفت پی کر حالت سکریں ہو گئے ہیں۔ نہ
اُن میں حرکت باقی رہتی ہے اور نہ چوں و چرا بشری عقلیں باقی
رہتی ہیں یہاں تک کہ جب زمانہ سکون نشہ کا چلا جاتا ہے۔ اور

ان کی عقل لوٹ آتی ہے۔ تو اطاعت الہی حالت بدلنے کے لیے
ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور بغیر جھوک کے بعد کھانا پیاس کے
بعد پانی اور ننگا و برہنہ ہونے کے بعد کپڑا ملتا ہے۔ جب تک تو
معرفت کے راستہ میں رہے گا وہ کچھ کمی کے ساتھ استعمال کا
حکم دے گا تا کہ تیری شہوت سمجھ جائے۔ تو حکم کو اس کا حق ادا
کرنا ہے شرعی حکموں کو کچھ سنا رہا ہے اور اس کے منوعات سے بچتا
رہے۔ یہ دن گزر جائیں اور تیرے قدم حق عزوجل کی طرف رات
دن کے گزرنے کے ساتھ قریب ہو جائیں۔ اولیاء اللہ چند
قسموں پر ہیں بعض ان میں سے وہ ہیں جن کا سفر ایک دن میں تمام
ہو جاتا ہے۔ اور بعض کا ایک مہینہ میں۔ اور بعض کا برسوں میں ختم
ہوتا ہے۔ تیرا زمانہ لم (کیوں) اور کیف (کیسے) اور سوف (قریب
ہے) میں نہ چلا جائے بلکہ تو اپنی فکر کو مضبوط باندھا اور چل دے غل کو
شاید کہ وہ تجھے جب کہ تو اس کے گھر میں کام کرنے لگے دل بھلوانے
والی گویا عورت بنا لے۔ شاید کہ اس کی لونڈیوں میں سے کوئی لونڈی
تیرے اوپر عاشق ہو جائے پس وہ اس کے ساتھ تیری شادی کر
دے۔ تیری صورت بدل دی جائے اور تیری ٹوکی اور بچاؤ ڈھ
کام کرنے کے آلات نیچ ڈالے جائیں اور تجھے سردار یا بادشاہ
نائب یا وزیر مقرر کر دیا جائے۔ جو اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے اس
کے لیے ایسی حالتیں بہت ہوا کرتی ہیں۔ جب تو اس کی طرف پہنچ
جائے گا وہ تجھے چاہنے لگے گا۔ زہد ترک دنیا معرفت سے پہلے
اس سے پہلے کہ تو بادشاہ کی طرف پہنچے اس سے پہلے کہ تو اپنے
اپ کو پہچانتے یا جانے کہ تو کون ہے تیرا نام اور نیا لقب کیا
ہے اور کتنا ہے خاص بندہ اپنی لذتوں اپنے کپڑوں اور اپنے
سامان اپنے گھر اپنے اہل و اولاد اپنے پڑوسیوں اپنی عورت
اپنے دوستوں کو نصرت کر دیا کرتا ہے ایک قدم اگے بڑھتا ہے

عَادَ الْعَقْلُ إِلَيْهِمْ جَاءَتْ أَلْطَافُ
رَبِّهِمْ بِالَّتَّغْيِيرِ وَالَّتَّغْيِيرُ طَعَامٌ بَعْدَ
الْجُوعِ شَرَابٌ بَعْدَ الظَّمَاءِ يَأْمُرُكَ
بِالتَّقَلُّلِ حَتَّى يَنْطَفِئَ شَهْوَتُكَ تَعْطَى
هَذَا الْحُكْمَ حَقَّةً يَا خُذْ يَا أَمْرَ الشَّرْعِ
وَيَنْتَهِي عَنْ تَوَاهِيهِ هَذِهِ الْأَيَّامُ
تَنْفَقِي حَتَّى وَخَطَوَاتِكَ تَقْرُبُ إِلَى الْحَقِّ عَزَّ
وَجَلَّ مَعَ مُصِيبِ اللَّيْلِ وَ مَجِيءِ النَّهَارِ هُمْ
عَلَى أَقْسَامٍ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَهِي سَفَرُهُ
فِي يَوْمٍ وَ شَهْرٍ وَ سِنِينَ لَا يَذْهَبُ
رَمَانُكَ يَلْمُ وَ كَيْفَ وَ سَوْفَ بَلْ شَرَّ
وَ سَطَطَكَ وَ اسْلُوكِ إِعْمَلْ لَعَلَّكَ إِذَا
عَمِلْتَ فِي دَارِهِ إِتَّخَذَكَ قَنِيَّةً لَعَلَّ
جَارِيَةً مِنْ جَوَارِيهِ تَعْشَقُكَ
فَيَزَوِّجُ بِهَا تَغْيِيرُ صُورَتِكَ وَ يُبَاعُ
زَيْنُكَ وَ قَنَاسُكَ يُجْعَلُ سَائِسًا
أَوْ مَلِكًا نَائِبًا أَوْ زَيْرًا مَنْ عَرَفَ اللَّهَ
كَسَتْ كَثْرَتُهُ لَهُ تِلْكَ الْحَالَاتُ إِذَا
وَصَلَتْ إِلَيْهِ لِيُشْهِدَكَ الرَّهْدُ وَ
الْتَرُّكَ قَبْلَ الْمَعْرِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ
إِلَى الْمَلِكِ قَبْلَ أَنْ تَعْرِفَ مَنْ أَنْتَ
وَ مَا لَقَبَكَ مَا اسْمُكَ يُوَدِّعُ الْعَبْدُ
حُظْرَ ظُهُ رُثْيَابَهُ وَ وَمَنَاشَهُ
دَارَهُ أَهْلَهُ أَوْ لَدَا جِيرَانَهُ
أَمْرَأَتَهُ خُلَاتَهُ يَتَقَدَّمُ رَجُلًا

وَيُوحِزُ أَخْرَى يَأْتِي بِخَطَوَتَيْنِ
رَجَاءً وَخَوْفٍ عَلَى مَا تَقَدَّمَ
جَاهِلٌ بِالْكُلِّ فَتَرَكَ الْكُلَّ
جَاهِلًا بِمَا لَهُ عَلَيْهِ فَإِذَا تَرَكَ
الْكُلَّ يَأْتِي بِبَابِ الْمَلِكِ يَفْتُ مَعَ
غُلَمَانٍ وَدَوَابِّهِ خَائِفًا مَرَّاجِيًا
لَا يَدْرِي مَا يُرَادُ بِهِ وَالْمَلِكُ نَاطِقٌ
إِلَيْهِ وَخَبْرُهُ عِنْدَهُ يَقُولُ لِلْغُلَمَانِ
أَشْرُوهُ عَلَى الْكُلِّ ثُمَّ لَا يَزَالُ
يُقَلِّبُ مِنْ شُغْلٍ إِلَى شُغْلٍ حَتَّى يُجْعَلَ
حَاجِبًا بَيْنَ يَدَيْهِ مُفَرِّدًا بَيْنَ
يَدَيْهِ مُطْلِعًا أَسْرَارَهُ لَا يَخْلَعُهُ وَ
تَاجٌ يَكَاتِبُ أَهْلَهُ ائْتُونِي بِأَهْلِكُمْ
أَجْمَعِينَ هَذَا بَعْدَ أَنْ أَشْهَدَ الْمَلِكُ عَلَى
نَفْسِهِ إِنِّي لَا أَتَغَيَّرُ عَلَيْكَ يُوقَعُ لَهُ
بِصُحْبَةِ دَائِمَةٍ وَوَلَايَةِ دَائِمَةٍ إِذَا
لَا يَبْقَى زُهْدٌ مَعَ التَّعَرُّفَةِ وَهَذَا
مِنْ كُلِّ أَلْفِ أَلْفٍ وَاحِدٍ هَذَا شَيْءٌ يَنْتَبِهُ
الْقَدْرُ وَالسَّابِقَةُ وَالْعِلْمُ

لَا تَكُونُ أَنْتَ مَسْنُونٌ فَتَالَ
اللَّهُ فِي حَقِّهِ وَلَا أَفْسِيهِ بِالنَّفْسِ
الَّتَوَامَّةِ الْمُؤْمِنِ يَقُولُ مَا أَرَدْتُ
بِكَلِمَتِي مَا أَرَدْتُ بِخَطَوَتِي مَا
أَرَدْتُ بِكَلِمَتِي مَا أَرَدْتُ
بِكَلِمَتِي مُحَاسِبَةً لِنَفْسِهِ مُؤَدِّبًا

اور دوسرا نیچے کتاب ہے پھر فوت و اندو کے دو قدموں سے آگے
بڑھتا ہے۔ وہ سب چیزوں سے بے خبر ہو کر سب کو چھوڑ دیتا ہے
اپنے نفع و نقصان سے بے خبر ہو کر سب سے علیحدہ ہو جاتا ہے
پس جب وہ سب کو چھوڑ دیتا ہے تو شاہی دروازہ پر آکر اس کے
غلاموں چوپایوں کے ساتھ خائف و امیدوار بن کر کھڑا ہو جاتا ہے
یہ نہیں جانتا کہ مجھ سے کیا کام یا جائے گا اور بادشاہ اس کی طرف
دیکھنے والا ہوتا ہے کیا کر رہا ہے اور بادشاہ کو اس کی تمام خبر ہوتی
ہے اس وقت وہ اپنے غلاموں سے فرماتا ہے کہ میرے اس
بندہ کو سب پر برگزیدہ کر لو۔ پھر وہ ہمیشہ ایک مشغلہ سے دوسرے
مشغلہ کی طرف لوٹ لوٹ کر پڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ دربان آستانہ
قرب کا بنالیا جاتا ہے اس کے سامنے بادشاہی اسرار پر خجدار ہو کر
علت اور طوق اور ٹیکہ اور تاج لے کر تنہائی میں کھڑا رہتا ہے۔ اور
اپنے اہل و عیال کو کھ دیتا ہے کہ تم اپنے سب اہل کو لے کر میرے
پاس چلے آؤ۔ یہ اس کے بعد ہوتا ہے کہ اولاد بادشاہ کو اپنے نفس
پر اس بات کا گواہ بنالیتا ہے کہ میں تیرے اوپر کچھ تغیر و تبدل و کروں
گا۔ اس کو صحبت دائمی اور ولایت دائمی کا فرمان عطا کر دیا جاتا ہے
اس حالت پر پہنچ کر معرفت کے ساتھ زہد پاتی نہیں رہتا ہے۔
اور اس مرتبہ والا لاکھوں کروڑوں میں سے ایک ہی ہوتا ہے۔ یہ ایسی
چیز ہے جو تقدیر و سابقہ ازلی اور علم الہی سے ملا کرتی ہے۔

اے مخاطب تو اس جماعت میں سے نہ ہو جن کے بارے
میں ارشاد الہی ہے۔ میں ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھاتا ہوں
(یعنی گناہ گار نہ ہو جو کہ بعد کو نفس پر ملامت کرنا پڑے) مومن سوچا کرتا
ہے کہ میرا اپنے کلام سے کیا مقصود ہے میں نے اپنا قدم کیوں
اٹھایا ہے میرا مقصود اپنی بات سچیت سے کیا ہے۔ میں نے لقمہ
کیوں کھایا ہے مقصود معین کا نفس سے حساب لینا اور اس کو ادب

لَمْ تَعْلَمْتُ لِمَ صَنَعْتُ هَذَا يُوَافِقُ
الْكِتَابَ وَالسُّنَنَةَ.

عَلَيْكُمْ يَا بَلِغِينَ بَعْدَ الْمُحَاسَبَةِ فَإِنَّهُ
لُبُّ الْإِيمَانِ مَا أُدِيَّتِ الْفَرَائِضُ إِلَّا
يَا بَلِغِينَ مَا نُوْهِدُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا يَا بَلِغِينَ
عِنْدَ رِجَابَةِ الدُّعَاءِ سُكُونٌ وَوَدْعَةٌ
فَإِنْ لَمْ تُجِبْ دَعْوَتَكَ تَعْتَرِضُ مِنْ
عَلَامَتِ الصِّدِّيقِينَ الرَّجُوعُ إِلَى اللَّهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ
فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَكْتُمَانَ أَخَوَاهُمْ رَجَعُوا إِلَى
الْخَلْقِ فِي الْأَخْذِ وَالْعَطَاءِ فَلَوْ لَهُمْ مَعَهُ
وَأَبَدُ الْهَمِّ مَعَ خَلْقِهِ يَحْتَاجُ بَيْنَ أَدَمَ
أَنْ يَفْعَلَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَا تَغَيَّرَ طَبْعُهُ
يَجَاهِدُ نَفْسَهُ وَشَيْطَانَهُ حَتَّى يَنْقُلَ
مِنْ صِفَاتِ الْبَهَائِمِ إِلَى اخْلَاقِ الْإِنْسَانِيَّةِ
أَكْفَرْتَ بِهَذَا الرَّبِّ الَّذِي خَلَقَكَ مِنْ
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا أَفَلَا
أَنْ تَكْفُرَ كَأَنْ تَجْعَدَكَ وَتَسْتَحْيِي مِنْ أَحْيَيْنَ
الْخَلْقِ أَنْ تَرَاكَ وَلَا تَسْتَحْيِي مِنْهُ وَهُوَ يَرَاكَ
يَا مَدَّعِي الْوِلَايَةِ فِي الظَّاهِرِ وَبِجَاهِهِ
الْحَقُّ بِالْمَعَاصِي مَا تَسْتَحْيِي مِنْهُ وَهُوَ
مُطَّلِعٌ عَلَى سِرِّكَ وَسَرِّ سِرِّكَ وَأَنْتَ يَا
مَنْ يُظَاهِرُ الْفَقْرَ وَيَكْتُمُ الْوُغَى مَا تَسْتَحْيِي
رَبِّبِعْ دِيْلِكَ بِدُنْيَاكَ وَمَا لَكُمْ مَنْ
نَعْمِهِ فَيَنْتَ اللَّهُ آيَنَ شُكْرُكَ.

لکھنا ہوتا ہے کہ اُس نے ایسا کیوں کیا یا یہ قرآن و حدیث کے موافق
ہے یا اُس کے مخالف۔

اے لوگو! تم حساب کے بعد یقین کو لازم پکڑ لو کیوں کہ یقین
ایمان کی اصل ہے نہ بغیر یقین کے فرض ادا کیسے جائیں نہ بغیر یقین
کے دنیا میں زہد کیا جائے۔ دُعا کے قبول ہونے کے وقت
سکون و آرام ملتا ہے پس اگر تیری دُعا قبول نہیں کی جاتی ہے تو
تو اعتراض کرنے لگتا ہے (افسوس) صدیقین کی علامتوں میں سے
ہر چیز میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرنا ہے پس جب وہ اپنی حالتوں
کو چھپانا چاہتے ہیں تو لینے اور دینے میں مخلوق کی طرف رجوع
کرتے ہیں۔ اُن کے دل خدا کے ساتھ ہوتے ہیں اور بدن اُس
کی مخلوق کے ساتھ اپنی آدم اس دنیا میں عمل کرنے کا اُس وقت
تک حاجت مند ہے کہ اُس کی طبیعت بدل جائے۔ وہ اپنے
نفس و شیطان سے اُس وقت جدا کرتا ہے کہ وہ چوپایوں کی
صفتوں سے انسانی عادت کی طرف منتقل ہو جائے کیا تو اس پر دُعا
کے ساتھ جس نے تجھے مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر تجھے
اُدھی بنایا کفر کرے گا یا اُس کا بدلہ یہی ہے کہ تو اُس کے ساتھ کفر
کرے اور اُس کا منکر بنے اور خلق کی آنکھوں سے شرمائے کہ وہ
تجھے دیکھ رہا ہے

اے ظاہر میں ولایت کے دعوے کرنے والے اور کلمہ
حق سے نافرمانیاں کرنے والے تو اللہ تعالیٰ سے شرماتا نہیں۔
مالانکہ وہ تیرے بھید اور تیرے اندرونی حالات پر خبردار
ہے۔ اور تو اسے قیصری و محتاجی کے ظاہر کرنے والے اور
امیری کو چھپانے والے اپنے دین کو دنیا کے بدلے بیچتے ہوئے
شرم نہیں کرتا۔ اور تمہارے پاس جو کچھ بھی نعمت ہے پس وہ
اللہ ہی کی طرف سے ہے پس تیرا اُس پر شکر کہاں ہے۔

اے بچہ تو کسی پر اپنے خلاف میں تہمت نہ دھر ہو سکتا ہے
 کہ تو خطا پر ہو یا وہ صواب پر۔ تو کسی غیر کے عمل کو برا نہ کہتا تو قلیک
 تو اپنے عمل کو اچھا نہ کرے اچھائی اور برائی کا تعلق شرع شریف
 سے ہے نہ عقول سے۔ یہ حکم ظاہر کی حیثیت سے ہے احوال باطنی سوا
 کی برائی و بھلائی کو باطن کی طرف حوالہ کر دینا احتیاط ہے تل کا فتویٰ فقیر کے فتوے پر
 حاکم بنایا جاتا ہے کیونکہ فقیر اپنے ایک قسم کے اجتہاد سے فتویٰ دیتا ہے اور ملک
 فتویٰ حق تعالیٰ کی مرضی اور اس کی موافقت میں علم کی کھنگلی کے ساتھ ہوتا ہے۔
 یہ علم کا حکم پر تو ہے۔ تو اولاً حکم کے بندہ بنو بعد
 اس کے حکم کی بندگی کو لیے ہوئے مسلم کے بندہ
 بنو۔ یعنی اس کے موافق بن جاؤ اس کے سامنے اپنے سروں کو
 جھکاؤ یہ کہ علم کی معیت میں حکم کی صحبت میں داخل ہو جاؤ۔
 ہر وہ حقیقت جس کی کشریعت کو اسی نزد سے پس وہ بے دینی
 و زندیقیت ہے۔ جب تو اہل حق کے پاس حاضر ہو گا وہیں ٹھہرے
 گا جہاں وہ ٹھہریں۔ تو وہی کھائے گا جو کہ وہ کھائیں گے۔ اور
 توجہ و خلوت میں اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کر۔

اے اس شر کے رہنے والو اتمام وہ باتیں جو تم کہتے ہو میرے نزدیک
 بری ہیں اور تمام وہ باتیں جو میں کر رہا ہوں تمہارے نزدیک بری ہیں۔ ہم تم
 دو ضدیں ہیں جو کہ متفق نہیں ہو سکتی ہیں۔ ہم تم
 آپس میں آسمانوں کے مالک کی قوت سے زندگی بسر کر رہے ہیں
 ہمارے طائر تلو بے قرار ہیں اُن کو قرار نہیں تمہاری جوانی غافل
 عروجل کے خلاف اُس کی ناراضی میں جا رہی ہے تو اپنی جو رو
 اور اولاد اور پڑوسیوں اور بادشاہ وقت کو ناراض کر رہا ہے۔
 اور فرشتوں اور حق عروجل کو ناراض کر رہا ہے حالانکہ اسی کی
 طرف لوٹنا ہے یعنی موت کے قبول کرنے کے تجھے چارہ نہیں ہے
 تو اپنے باپوں اور ماؤں اور بھائیوں اور دوستوں اور بادشاہوں

يَا غَدِيْمُ لَا تَنْتَهِمُ اَحَدًا فِيْ خِلَافِكَ لَعَلَّكَ
 تُخْطِئُ اَوْ يُصِيبُكَ لَا تُقْبِلُ عَمَلٍ غَيْرِكَ حَتّٰى
 تَسْتَحْسِنَ عَمَلَكَ اَللّٰهُ حَسِيْنٌ وَالتَّقْوِيَّةُ اِلَى الشَّرِّ
 لَا اِلَى الْعُقُوْلِ هَذَا مِنْ حَيْثُ الظَّاهِرُ وَتَوْقِي
 الْاُخْوَالِ بِاَنْ يَكُوْنُ التَّقْوِيَّةُ وَالتَّحْسِيْنُ اِلَى
 الْبَاطِنِ فَتَوَى الْقَلْبُ يَقْضَى عَلَى فَتَوَى الْفَقِيْهِ
 لِاَنَّ الْفَقِيْهَ يَقْضَى بِتَوْعِ اجْتِهَادِهِ وَالْقَلْبُ لَا يَقْضَى
 اِلَّا بِالْعَزِيْزَةِ مَا يَرْضَى الْحَقُّ وَمَا يُوَافِقُ هَذَا
 قَضَاءُ الْعِلْمِ عَلَى الْحُكْمِ كَوُتُوْا عِيْدَ الْحُكْمِ ثُمَّ عِيْدَ
 الْعِلْمِ مَعَ عُبُوْدِيَّةِ الْحُكْمِ بِمَعْنَى كُوْنُوْا مُوَافِقِيْنَ
 لَهُ مُتَذَلِّلِيْنَ تَذَلُّوْا مَعَ الْعِلْمِ فِيْ صُحْبَةِ
 الْحُكْمِ كُلِّ حَقِيْقَةٍ لَا تُشْهَدُ لَهَا الشَّرُّ يَعْزَمُ
 فَهِيَ تَرُدُّ قَهْرًا اِذَا دَخَلَتْ عَلَى اَهْلِ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ اَقَمْتُمْ فَيَمَافِيْهِ اَقَامُوْا وَ
 اَكَلْتُمْ مِمَّا اَكَلُوْا وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلَى السِّرِّ وَالْخَفْوَةِ
 يَا اَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدَةِ جَمِيْعُ مَا اَنْتُمْ
 مِنْكُمْ عِنْدِيْ وَجَمِيْعُ مَا اَنَا فِيْهِ مِنْكُمْ
 عِنْدِيْ وَجَمِيْعُ مَا اَنَا فِيْهِ مِنْكُمْ عِنْدَكُمْ
 نَحْنُ صِدْقٌ اِنْ لَا تَتَّفِقُ بَعِيْشُ بَيْنَكُمْ
 بِقُوَّةِ صَاحِبِ السَّمَوَاتِ لَا قَرَارَ لِحُبُوْرٍ
 قُلُوْا بِنَا شَبَابُكَ قَدْ ذَهَبَ فِيْ سَخَطِ
 الْخَلْقِ عَزَّ وَجَلَّ تَرْضَى مَرَدَّ جَنَّتِكَ
 وَوَلَدَكَ وَجَارَكَ وَسُلْطَانَكَ وَتَسْخَطُ الْمَلَائِكَةَ
 وَالْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلَيْهِ الْمَعِيْرُ لَا بَدَلَكَ مِنَ الْاِجَابَةِ
 اِلَى السُّوْرِتِ تَلْقَى الْاَبَاءَ وَالْاَقْبَابَ وَالْاَعْوَانَ وَالْاَمْحَابَ

وَالسَّلَاطِينَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَى تَقْدُمُ الْقِيَمَةُ
فَإِذَا مَاتَ قَامَتْ قِيَامَتُهُ أَوْ لِيَأْأَمَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
بِقُرْبِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ عَاشُوا بِالْإِصَافَةِ رَأَى
الْحَقُّ مَا تَوَاتَرَتْ مَا تَوَاتَرُوا وَلَا عَنِ الْحَرَامِ
وَتَأْيِيهِ عَنِ الشُّبُهَةِ وَتَأْيِيهِ عَنِ الْمُبَاحِ
وَرَابِعًا عَنِ الْحَدَلِ الْقَلْبِيِّ وَخَامِسَةً
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَوْتِي
عَنْ هَذِهِ الْأَشْيَاءِ لَا يَطْبُقُونَ نَهَا وَلَا يَقْرُبُونَهَا
كَأَنَّهُمْ مَسْخُوعُونَ مَعَانِي بِلَا صُورٍ شَحَرٍ
أَحْيَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِسَمِ اللَّهِ مَجْبَرِيهَا
وَمُرْسُهَا إِذَا أَجَزَّتِ الْقُلُوبُ عَلَى بَحَارِ
الْقَدْرِ مُرْسُهَا عَلَى بَابِ عَلَيْهِ وَقَرَّبِهِ
الْيَقْظَةُ خِدْمَتُهُ وَالنَّوْمُ وَصَلَتُهُ إِذَا
نَامَ الْعَبْدُ فِي صَلَوةٍ بَاهَى اللَّهُ بِهِ مَلَائِكَتَهُ
الْبَيْتِيَّةُ قَفْصُ وَالسُّوْحِ طَائِرُ الْحَلَقِيِّ
عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ كَالذُّبَابِ وَالزَّنَابِيرِ
وَكُدُومِ الْقِرَاحَةِ أَوْ الْهُمِّ لَا تَنْضِيطُكُمْ
كُونُوا عَقْلَاءَ مَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا
الْأَحْمَقُ وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللَّهِ إِلَّا هَالِكُ
مَنْ أَمَرَكَ بِالْبَذْلِ وَالْعَطَاءِ فَهُوَ صِدِّيقُهُ
مَنْ اسْتَعْنَى عَنْ مَالِ الْفَقْرِ آءِ فَقَرَّ بِهِ
يُجَزَّوْهُ الْإِسْلَامُ لَا يَقْنَعُ مِنْكَ مَتَى تَعْمَلُ
لِلْحَقِّ وَلَفَعَكَ الْحَقُّ إِذَا تَحَرَّكْتَ أَعْصَانِي
فَاعْلَمُوا أَنِّي قَدْ احْتَرَقَ قَلْبِي

يَا دُنْيَا بَيْتِي كَمَرِي عَلَى أَوْلِيَايَ

سب سے ملاقات کرتا ہے تم میں سے کوئی یہ نہیں کہتا کہ قیامت
کب قائم ہوگی پس جو جب مر اس کی قیامت قائم ہوگئی اور یا اللہ
قرب الہی میں ہیں اُن کی زندگی حق تعالیٰ کی طرف نسبت کے اعتبار
سے ہے۔ وہ کئی بار مر چکے ہیں۔ اور اوادہ حرام سے مرچکے ہیں۔
شامیاء شہزادہ الی چیزوں سے شامیاء مباح چیزوں سے۔ رابعا حلال
مطلق سے۔ خامسا ہر چیز سے جو کہ اللہ کے سوا ہے۔ عز وجل۔
وہ ان تمام چیزوں سے مرے ہوئے ہیں زدہ ان چیزوں کو
طلب کرتے ہیں اور زدہ اُن کے نزدیک جلتے ہیں۔ گویا کہ وہ
بغیر صورت کے معنے بنے ہوئے ہیں پھر اُن کو اللہ تعالیٰ نے
زندگی عطا فرمادی ہے۔ اُن کا چلنا اور ٹھہرنا سب خدا ہی کے
نام سے ہوتا ہے۔ جب قلب تقدیر کے سمندروں میں چلتا ہے
تو اُن کا ٹھہرنا علم و قرب الہی کے دروازہ پر ہوتا ہے۔ بیداری
خدمت ہے اور سونا وصال جب بندہ نمازیں سوجایا کرتا ہے
تو اللہ تعالیٰ اُس کے ساتھ فرشتوں پر فرخ کیا کرتا ہے جس پر
ہے۔ اور روح ایک پرند مخلوق اہل معرفت کے نزدیک مثل مکیوں
اور بطخروں اور ریشم کے کیڑوں کے ہیں اُن کی حالتیں تمہارے
ضبط میں نہیں آسکتی ہیں۔ تم غفلت نہ ہو۔ اللہ کے سامنے وہی ہلاک ہوتا
ہے جو کہ امتی یا ہلاکت میں پڑنے والا ہوتا ہے۔ تم غفلت میں نہ رہو
جو تجھے جو درد سنا اور خرچ کرنے کا حکم دے پس وہ ہی تیرا دوست
ہے جو کوئی فقیروں کے مال سے دولت مند بناوہ اُس کے سبب
سے محتاج بنا۔ تجھ سے محض دعوایے اسلام سے تناعت
نہ کی جائے گی تو کہ اللہ کے لیے عمل کرے گا۔ اور کہ
وہ تجھے نفع دے گا۔ جب میرے اعضا مجھے حرکت میں ڈالیں
پس تم جان لو کہ قیامت میرا قلب بل رہا ہے۔

اے دنیا تو ابتداء میں میرے دوستوں پر کڑوی بن

فِي بَدْءِ الْأَمْرِ لِكَيْلًا يُحِبُّوا وَاحِدًا مِنْهُمْ فِي
 آخِرِ الْأَمْرِ لِكَيْلًا يَسْتَنْتَعُوا بِكَ كَانَ عَيْسَى ابْنُ
 مَرْيَمَ إِذَا ذُكِرَتْ عِنْدَكَ بِصِيَّتِهِ كَمَا تَصِيَّبُهُ
 الْمَرَاةُ الشُّكْلَى وَتَقُولُ لَا يَنْبَغِي لِابْنِ آدَمَ إِذَا
 ذُكِرَتْ عِنْدَهُ السَّاعَةُ أَنْ يَسْكُنَ أَنْتَ عَدَمٌ
 لَا حِسَّ فِيكَ مَا عَشَقْتَ قَطَّ حَزَنٌ يَطُولُ
 مَقَامِهِ فِي الدُّنْيَا لِأَنَّ خَوْفَهُ وَحُزْنَهُ مَنْ
 تَقَلُّبِ الْأَعْيَارِ وَالْحَاجَةِ إِلَى الْخَلْقِ وَ
 الْحِجَابِ عَنِ الرَّحْمَنِ لَغَلْبَةِ الْهَوَى وَ
 النَّفْسِ وَالطَّبْعِ وَالشَّيْطَانِ مَنْ أَمِنَ فِي
 هَذِهِ الدُّنْيَا فَقَدْ جَهَلَ جَهْلًا عَظِيمًا

يَا عَالِمُ مَنْ مَا تَكُونُ أَخَوْفُ مَا
 تَكُونُ لِعَمْرِي يَقْرَبُكَ وَيُدْنِيكَ وَيَجِدُكَ
 وَيُلْقِيكَ وَيَطْلُعُكَ وَيُشَاهِدُكَ
 وَيَفْتَحُكَ لَكَ الْأَبْوَابَ وَيَقْعِدُكَ عَلَى
 مَا يَشَاءُ وَضَلِيلُهُ وَقَرِيبُهُ وَيُبَاسِطُكَ
 وَلَكِنْ يَطْلُبُ مِنْكَ الْحَزَنَ قَامَ
 إِلَيْهِ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ
 وَتَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْحُزَنِ
 الْبَرُّ كَمَعَةٍ أُسْبُو عَنْ غَيْثٍ
 وَ مَطَرٍ يَقْرُبُ الْعَبْدَ إِلَى الْحَقِّ
 عَنَّا وَجَلَّ وَالْقُرْبُ إِلَهًُا يَكُونُ
 بَعْدَ أَحْكَامِ الْحُكْمِ بَعْدَ وَجْعِ كِتَابِ الْبَقِيَّةِ
 فِي يَدِهِ وَالْإِطْلَافُ عَلَى أَسْرَارِهِ

ناکدہ تجھے دوست نہ بنالیں اور آخر میں جا کر تو ان کی خدمت کرنا کہ
 وہ تجھ میں مشغول نہ ہو سکیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے روبرو جب قیامت
 کا ذکر کیا جاتا تھا تو آپ ایسی چیخ مارتے تھے جیسے ماں اپنے
 مردہ اکلوتے بیٹے پر اس کے مرنے پر رونا کرتی ہے۔ اور فرمایا
 کرتے تھے کہ انسان کو یہ سزاوار نہیں ہے کہ جب اس کے مرنے
 قیامت کا ذکر کیا جائے وہ چپکا آرام سے بیٹھا رہے۔ تو مردہ
 ہے تجھ میں حس نہیں ہے تو کبھی عاشق ہوا ہی نہیں۔ تو دنیا میں اپنے
 زیادہ ٹھہرنے سے غم کیا کر کیوں کہ عارف کا خوف و حزن اغیار
 کے پاس آمد و رفت اور مخلوق کی طرف حاجت لے جانے اور
 رحمن کی طرف حجاب بسبب غلبہ خواہش اور نفس اور طبیعت اور
 شیطان کے ہوا کرتا ہے جو دنیا میں بند رہا پس تحقیق اس نے
 بڑی نادانی کی۔

اے سچے سب سے زیادہ امن والا وہ ہے جو سب سے
 زیادہ خوف ناک ہو۔ میری زندگی گانی کی قسم خدا تجھے مقرب بنائے
 گا اور تجھے اپنے سے نزدیک کرے گا اور تجھ سے بات
 چیت کرے گا اور تجھے لقمہ کھلائے گا اور اپنے اسرار پر مطلع
 کر دے گا اور شاہدہ کرے گا اور تیرے لیے دروازوں کو کھول
 دے گا۔ اور تجھ کو اپنے فضل و قرب کے دسترخوان پر بٹھائے
 گا اور تجھ سے انبساط فرمائے گا اور لیکن تجھ سے خوف کرتے
 اور غمگین رہنے کا سوال کرے گا۔ اس وقت آپ کی طرف ایک
 مرد سائل کچھ سوال کرنے کو کھڑا ہوا۔ پس آپ نے اس کا قول
 نہ سنا اور فرمایا یہ موقع غم کا ہے۔ بجلی ایک ساعت چمکتی ہے۔ بعد
 بارش ہفتوں ہوتی رہتی ہے۔ بندہ حق عزوجل کی طرف نزدیک ہو
 جاتا ہے مگر قرب کا حصول بعد حکم کے مضبوط کر لینے اور بعد
 گناہات کے ہاتھ میں رکھ دینے اور بعد اپنے اسرار پر مطلع کر

دینے کے اور جو کچھ کراؤندہ ہونے والا ہے اس پر اگاہ کر دینے کے بعد ہوا کرتا ہے۔ ایک شخص بنو عقیل میں سے جو کفاری و فقیہ تھا نصرانی ہو گیا (مرتب بن گیا) اور کافروں کے شہروں میں اس حالت میں دیکھا گیا کہ اس کی گردن میں صلیب پڑی ہوئی تھی اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے اس قرأت و عبادت کو کیا کر دیا یہ سن کر اس نے جواب دیا کہ میں قرآن میں سے سوئے ایک آیت وقدمنا الی ما عملوا الالیہ کے کچھ نہیں جانتا اور ہم اس عمل کی طرف جو کراؤندہ ہونے کی تھیں۔ بڑھے پس ہم نے اس کو غیار پر اگندہ بنا دیا (بے کار کر دیا) اولاً (باطن) مرتد ہوتا ہے پھر قلب پھر نفس بعدہ اعضاء جب کہ مرتد ہو جاتا ہے اس کا ظہور ضرور ہو جاتا ہے۔ منافق مسجد میں ایسے رہتا ہے جیسے کہ پرندہ پنجرہ میں۔ ظاہر شرع اس کا پنجرہ اگر ہم ظاہر علم کے ساتھ چھوڑ دیئے جاتے کہنے کی اجازت ہوتی تو ہم تیرے گناہوں کو ظاہر کر دیتے اور کہہ دیتے۔

وَمَا سَيَكُونُ مِنْهُ اَخْوَبِي عَقِيلًا كَان
صَاحِبَ قِرَاءَةٍ وَفِيهِ تَنْصَرُّوْهُمُ فِي
بِلَادِ الْكُفَّارِ وَفِي عُنُقِهِ صَلِيبٌ رَقِيقٌ
مَا فَعَلْتَ بِتِلْكَ الْفِرَآءَةِ وَالْتَنَسُّكَ فَقَالَ
لَا اَدْرِ اَيُّ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا سَمِعْتُ اَيَّةً
وَاحِدَةً وَقَدْ مَنَّا اِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنَا لَا هَبَاءً مِّنْهُنَّ اَوْ اَوَّلَ مَا يَكُونُ
السِّرُّ ثُمَّ الْقَلْبُ ثُمَّ النَّفْسُ ثُمَّ الْجَوَارِحُ
اِذَا ارْتَدَّ السِّرُّ لَا بُدَّ مِنْ ظُهُورِهِ
الْمُتَافِقُ فِي الْمَسْجِدِ كَالظَّيْرِ فِي
الْقَفْصِ ظَاهِرُ الشَّرْعِ قَنَصُهُ لَوْ
خُلِّيْنَا وَظَاهِرُ الْعِلْمِ بَيِّنَاتُكَ ذُرْبُكَ
وَقُلْنَا يَا كَاذِبُ يَا فَاسِقُ لَكِنَّ الشَّرْعَ
قَبَضَ اَيْدِيَنَا عَنْ ذَلِكَ اِخْدَمُوا الْحُكْمَ
وَاطْلُبُوا الْعِلْمَ لِاِنَّ الْعِلْمَ يَكْشِفُ
لَكُمْ تَعْلُمُ الشَّرْعِ ثُمَّ اعْتَزَلْ فَإِنَّ
كُنْتُ مِنْ خَوَاصِّهِ اِطْلَعَكَ عَلَى
عِلْمِهِ اِذَا انْتَهَتْ بِكَ النَّفْسُ اِلَى
مَوْلَاهَا وَقَفْتَ عَلَى الْبَابِ مَفْتُوحًا
قِيلَ لَكَ لَا تَدْخُلْ كَمَا اَنْتَ لَا هَلِكَ
عِنْدَكَ حَقٌّ اِثْمَرْتَنِي يَا هَلِيْجِي ثُمَّ
اَجْمَعِيْنَ

اسے کافر۔ اسے فاسق۔ لیکن شرع نے ہمارے ہاتھوں کو اس سے باندھ دیا ہے تم شرع کی خدمت کیئے جاؤ اور علم کو طلب کرتے رہو کیوں کہ علم تمہارے لیے تمام حالات کو کھل دے گا۔ تو علم شرعی یکہ پھر گوشہ نشین بن جا پس اگر تو اس کے مخصوص بندوں میں سے ہو جائے گا تو وہ تجھے اپنے علم پر مطلع کر دے گا جب تیرا نفس تجھ کو اپنے مولے کی طرف پہنچا دے گا۔ تو اس کے دروازہ پر جا کر کھڑا ہو جائے گا اور تیرا داخل ہونا مثل بادشاہ کے داخل ہونے کے ہو گا۔ جب تو دروازہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ تو تجھ سے کہا جائے گا تو اپنی حالت پر تنہا آتیرے اہل کا بھی تجھ پر حق ہے تم اپنے اہل کے ساتھ سب کو لے کر

اور

اسے سزا دینے کے لیے قلب اور اعضاء اور کلیت کے ساتھ

يَا سِرُّ اُثْبِتْ وَقَلْبَكَ وَجَوَارِحَكَ وَطَلِيْقَكَ

حَيْذُكَ لَا بَيْعَ وَلَا شِرَى وَلَا مَعَاوَةَ -
 كُلُّ يَأْمَنُ لَمْ يَكُنْ يَأْكُلْ وَابْتَرَبَ يَأْمَنُ
 لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ لَمْ يَكُنْ صَبَرْتُ الْبَيْرُ عَلَى الْحَقِّ
 وَالْمَعَاوِلَ ظَهَرَ مِنْهَا الْمَعْبُوتُ صَامًا مَأْوَى
 السَّارَى وَالْأَوَارِدِ - إِذَا لَمْ تُصْبِرْ عَلَى الْآلِ
 السُّجَاهَاتِ وَالْبَلَايَا مَتَى تَكُونُ عَارِفًا -
 يَا فَخِيرُ صَابِرُ عَنَقِ رَبِّ يَنْظُرُ إِلَيْكَ
 الْحَقُّ فَيَرْفُكُ وَيَتَوَجَّعُ وَيُلْبِسُكَ بِلَاسِ
 الْعُظْمَةِ وَالْمُلْكِ وَالْجَلَالِ -
 اللَّهُمَّ عَنْهُمْ بَعْدًا وَإِلَيْكَ قُرْبًا -

اللَّهُمَّ عَدِمْ غِنَى وَإِلَيْكَ فَقْرًا
 احْفَظِ اللَّهَ بِالنَّعْيِ عَنَّا سِوَاكَ إِذَا
 تَعَلَّقَ قَلْبُكَ بِبَابِ الْقُرْبِ وَهُوَ فِي
 ظُلُمَةِ التَّوَجُّودِ طَمَعٌ عَلَيْهِ فَجَرَّ الْعِلْمُ
 وَكَلَّحَ بَصَرُ قَلْبِكَ بِكَمَلِ السَّيْرِ وَ
 أَقْبَرَتْ فِيهِ سَهْوَةُ الْأَقْدَامِ حَيْثُ نَدَى
 دَوْلَتِكَ وَالْأَكْلُ وَالشَّرْبُ بَعْدَ دُخُولِ الْجَنَّةِ
 مَنْقُودٌ يَمْلُوكُ خَلْقَهُ وَالنَّجَبَاءُ مِنْ أَوْلِيَاءِ
 تَأْمَلُ وَتَشْرَبُ وَتَنَامُ طَوِيلًا وَيَصْنُوتَيْنِ تَقُولُ
 أَنَا مِنْ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ أَنَا مِنَ الْآبِدِ الْكَائِنِ
 هَذَا بِالنَّمِيِّ نَجَبَاءُ خَلِيقِ اللَّهِ تَأْطِرُونَ
 إِلَى مَرَادِ اللَّهِ مَا عِنْدَكُمْ مِنْ هَذَا
 خَبَرٌ -

يَا أَهْلَ السُّجُودِ يَا أَبْنَاءَ قَبِيلِ وَقَالُوا

یہاں اگر ہم جا اس وقت نہ خرید و فروخت ہے اور نہ کہ کسی معاوضہ۔
 اسے نہ کھانے والے تو اب کھا اور اسے نہ پینے والے
 تو اب پی۔ جب کنوئیں نے کھونے اور کدالوں پر لا ہوا
 کر لیا اس سے چشمہ ظاہر ہو گیا اور پھر وہ وارد مدار کا جائے پناہ
 بن گیا۔ جب تو مجاہدوں اور بلاؤں کی تکلیفوں پر صبر نہ کرے گا تو
 تو عارف کب ہو سکے گا۔

اسے فقیر صبر کرے مقرب حق تعالیٰ تیری طرف نظر فرمائے گا
 پس تجھے بلندی دے گا اور وہ تجھے تاج اوڑھائے گا۔ اور عظمت
 اور بادشاہت اور جلال کا لباس پہنائے گا۔
 اے اللہ میں اُن سے دوری اور تیری طرف قرب کو طلب
 کرتا ہوں۔

اے اللہ تو مجھے اُن سے بے نیازی اور اپنی طرف مائل بنی
 عطا کر تو اسوای سے بے نیازی کر کے خدا کی یاد کی حفاظت کیا
 کر۔ جب تیرا قلب وجود کی تاریکی سے نکلا قرب الہی کے
 دروازہ پر تعلق ہو جائے گا اُس وقت علم کی صبح اُس پر طلوع
 کرے گی۔ اور تیرے قلب کی آنکھ ابھرا کر سرمہ لگائے گی اور
 تجھے تقدیروں کی فرست پڑھادی جائے گی اُس وقت تو اپنے
 لیے کھانا پینا لازم پکڑنا جو کہ جنت کے داخل ہونے کے بعد
 اُس کی مخلوق کے بادشاہوں اور نجباء اولیاء اللہ کے واسطے
 بنایا گیا ہے۔ تو کھاتا اور پیتا ہے اور زمانہ دراز تک سوتا رہتا
 ہے اور دو اوازوں سے کتنا رہتا ہے کہ میں اولیاء اللہ میں سے
 ہوں۔ میں ابدال میں سے ہوں۔ میری مرتبہ محض فنا و ازو سے حاصل
 نہیں ہوا کرتا ہے نجباء مخلوق الہی مراد الہی کی طرف تو جہ کرنے
 والے ہوتے ہیں نہیں تو اس سے کچھ بھی خبر نہیں ہے۔
 اے مجلس والدہ اسے قیل و قال کے بیڑا پر کہہ کر

وَلَفَعَهُ فِي بَيْدٍ ۚ وَآذَانَ وَجْهِهِ إِلَى جَنبِهِ ۖ الْحَبَابُ
 مِنَ الدَّاعِي حُبُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ غَيْرِ وَمَا
 فِي خَلْقِهِ ذِكْرٌ كَذَّابٌ مِنَ الدَّاعِي حُبُّ
 الْحَبَابِ مِنْ غَيْرِ بَدَلِ الْمَالِ وَالْمَلِكِ ذِكْرُ
 كَذَّابٍ مِنَ الدَّاعِي حُبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ حُبِّ الْفَقْرِ وَالْفُقَرَاءِ
 فَكُلُّ كَذَّابٍ بَعَيْنُ الرَّاسِ يُشَاهِدُ الدُّنْيَا
 وَبَعَيْنُ الْقَلْبِ يُشَاهِدُ الْآخِرَةَ ۚ وَبَعَيْنُ
 الْبَصَرِ يُشَاهِدُ الْمَوْتِ تَتَذَكَّرُ مَعَ الْخَلْقِ
 بِحَيْثُ لَا يَرَفَعُ صَوْتُكَ عَلَى صَوْتِ أَحَدِهِمْ
 حِفْظًا لِأَدَبِكَ وَتُبَارِزُ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ
 بِالْمَعَاوِي وَتُبَارِزُهُ فِي أَفْعَالِهِ قَبِيحٌ
 بِكَ لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ إِلَّا عَلَى جَاهِدٍ
 إِلَّا مَنْ آثَرَ اللَّهَ عَلَى هَوَاهُ وَطَبِيعِهِ وَ
 نَفْسِهِ هَذَا شَيْءٌ مِنْ دَرَجَاتِ الْمُسْلِمِينَ
 تَوَاجَدُ الرُّوحُ وَالْقَلْبُ بِالْمَوَاطِنِ وَ
 الْمَوَاقِفِ وَرَأْيًا بِإِكْرَاهٍ فَلَا إِلَّا
 مَنْ أُكْرِئَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِإِيمَانِ الْمَيِّتِ
 الصَّادِقِ كُلِّ وَارِدٍ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَعْزِضُ
 أَعْمَالَهُ الظَّاهِرَةَ عَلَى مِرَاةِ الْحَكِيمِ
 يَعْزِضُ أَعْمَالَهُ الْبَاطِنَةَ عَلَى مِرَاةِ الْعِلْمِ
 فَإِنَّ وَاقِنَ أَعْمَالَهُ الْيَمِينِ أَخَذَ حَقَّهُ
 عَلَى الْمَلِكِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ وَافَقَ عَمَلُهُ
 مِرَاةَ دُونَ مِرَاةٍ لَا يَقْعُدُ عَلَى
 الْبَابِ وَ يُقَالُ لَهُ أَحْكَمُ أَمْرًا

اپنے ہاتھ میں دم کیا اور اپنے چہرے کو سب جہتوں کی طرف پھیر
 کر فرمایا جو کوئی (یعنی اس کے) مخلوقات نشین ہو اور تعلق سے اختیار
 کرے محبت الہی کا دعویٰ کرے پس وہ جھوٹا ہے۔ جو کوئی
 بغیر مال اور ملک کے خرچ کیے جنت کی محبت کا دعویٰ کرے
 پس وہ جھوٹا ہے۔ جو کوئی بغیر محبت فقر اور فقیروں کے حضور نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرے پس وہ جھوٹا
 ہے۔ سر کی آنکھ سے دنیا کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ دماغ کی
 آنکھ سے آخرت کا اور سر کی آنکھ سے مولا کی تماشے کا مشاہدہ کیا
 جاتا ہے تو مخلوق کے ساتھ اپنے ادب کی نگہداشت سے ایسا
 ادب کیا کرتا ہے کہ تیری آواز کسی کی آواز پر بلند نہ ہو جائے اور
 حق تعالیٰ سے لوگوں ہوں کے ساتھ مقابلہ اور اس کے افعال میں
 اُس سے معارضہ (جھگڑا) کرتا ہے۔ یہ تیرے فعل بہت برے
 ہیں آفتاب جاہل ہی پر اور اُس پر جو کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خواہش
 اور طبیعت اور اپنے نفس پر اختیار کرتا ہے۔ طلوع نہیں کیا کرتا۔ یہ غیر متفکر
 پرے ہے روح و قلب کا تواجد و جد و جفاقت سے ہوتا ہے
 اور لیکن بجز پس ممکن نہیں۔ ارشاد الہی ہے الامن اکمل الایہ
 مگر جس پر اکراہ کیا جاوے اور قلب اس کا ایمان سے مطمئن ہو۔ سچا
 مرید جب اس پر کوئی معاملہ بھی وارد ہوتا ہے تو وہ اپنے اعمال
 ظاہری کو حکم کے آئینہ پر پیش کرتا ہے اور اپنے اعمال باطنی کو
 علم کے آئینہ پر پیش کرتا ہے جانچ کرتا ہے پس اگر اس کے
 اعمال دونوں آئینوں کے موافق ہوتے ہیں۔ ٹھیک نظر آتے ہیں
 اُس وقت اپنے کو بادشاہ حقیقی عزوجل کے روبرو داخل کر دیتا
 ہے اور اگر اس کا عمل ایک آئینہ کے موافق ہوتا ہے۔ دوسرے
 کے نہیں تو وہ داخل نہیں ہوتا ہے دروازہ پر بھی بیٹھ جاتا ہے
 اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو اپنے معاملہ کو درست کر لے۔

حَتَّى يَشْكُرَ سَعْيَكَ وَيُحْمَدَ أَمْرَكَ فَإِنَّهُ
بَابُ لَا يُدْخَلُ إِلَيْهِ إِلَّا مِنَ الْخَصْرِ
الْعُلُوفِ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ يَفْتَحُ لَكَ أَعْمَالًا
تُسَيِّرُ تِلْكَ الْأَعْمَالَ هِيَ بَابُهَا بَيْنَكَ
وَبَيْنَ رَبِّكَ عَمَّا وَجَلَّ لَا يَطْلُعُ عَلَى
ذَلِكَ الْعَمَلِ لَا مَلَكَ مُتَقَرِّبٌ وَلَا نَبِيٌّ
مُرْسَلٌ ذَهَبَتْ عَنْهُمْ الْعُقُورُ
الشَّرْعِيَّةُ وَذَهَبَ لَهُمْ عَقْلُ الْعُقُولِ
حَتَّى إِذَا ذَهَبَتْ آيَاتُهُ التَّبَيُّهُ مَادُّوا
إِلَى طَعَامٍ بَعْدَ الْجُوعِ وَشَرَابٍ بَعْدَ
الظَّمَاءِ وَتَوَرَّعَ بَعْدَ النَّهْرِ وَمَرَّاحَةٍ
بَعْدَ النَّعَبِ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَى شُغْلٍ شَاغِلٍ
رِزْقُهُ يَطْلُعُ عَلَى خَزَائِنِ الْأَسْرَارِ ثُمَّ
يَطْلُعُ ذَلِكَ الْعَبْدُ عَلَى مَا يُرِيدُ أَنْ يَكُونَ
مِنْ أَهْلِ الْبَنَدَةِ وَالْإِقْلِيمِ وَإِذَا كَانَ
الْقُطْبُ رَاقِعًا عَلَى أَعْنََالِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ
أَقْسَامِهِمْ وَمَا يُوَدُّ أُمُورُهُمْ إِلَيْهَا
وَيَطْلُعُ عَلَى خَزَائِنِ الْأَسْرَارِ وَكَأَنَّهُ
يَخْفِي عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ وَ
شَرٍّ لِأَنَّهُ مُفْرَدُ التَّكْلِيقِ بِطَائِفَةٍ تَأْتِي
أَنْبِيََاءَهُمْ وَمُرْسِلُهُ أَمِيرُ الْمَمْلَكَةِ فَهَذَا
هُوَ الْعَيْنُ الْقُطْبُ فِي زَمَانِهِ الْقَلْبُ مَوْرِدُ
السَّلَاسِكِ وَالسُّرْمَنْظَرُ الْحَقِيقِ إِذَا أَرَادَ
اللَّهُ عَمَّا وَجَلَّ أَنْ يَقْطَعَ عَبْدٌ إِلَيْهِ
أَوَّلُ مَا يُوجِبُهُ مِنْ بَنِي آدَمَ

یہاں تک کہ تیری کوشش مشکور ہو جائے اور تیرے عمل کی تعریف
کی جائے کیوں کہ یہ ایسا دروازہ ہے جس میں بغیر واسطہ حکم و علم
کے داخل ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ پس جب ایسا معاملہ درست
ہو جائے گا تو اللہ عزوجل تیرے لیے ایسے عملوں کو کھول دے گا
جو کہ پہلے عملوں سے متمیز ہوں گے وہ تیرے اور تیرے رب کے
درمیان مغنی ہوں گے اس عمل پر کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی
مرسل بھی مطلع و خبردار نہ ہو گا۔ ان مخصوص بندوں کی شرعی عقلیں
جاتی رہتی ہیں اور ان کو عقل العقول عطاء فرمادی جاتی ہے۔
یہاں تک کہ جب ان کے نشرو و فکر کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو یہ
بھوک کے بعد کھانے کی طرف اور پیاس کے بعد پینے کی طرف
اور جاگنے کے بعد سونے کی طرف اور تکلیف کے بعد راحت
کی طرف لوٹا دیئے جاتے ہیں پھر یہ ایسے شغل کی طرف لوٹایا
جاتا ہے جو کہ اس کو تمام مشغلوں سے روکنے والا ہوتا ہے۔
کیوں کہ یہ بھیدوں کے خزانوں پر مطلع ہو جاتا ہے پھر اس
کو اہل شہر و اہل اقلیم کے حالات پر موافق ارادہ الہی جو کہ اس
سے مقصود ہے خبر مل جاتی ہے۔ اس کو اطلاع دے دی جاتی
ہے اور اگر وہ قطب بنایا جاتا ہے تو وہ تمام دنیا والوں کے عملوں
اور ان کے ازلی حصوں اور انجام کار سے واقف ہو جاتا ہے۔
اور اسرار کے خزانوں پر مطلع ہو جاتا ہے کوئی چیز بھی بڑی اور
بھلی دنیا میں اس پر مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی ہے۔ اس واسطے
کہ وہ شاہی یکتا فرد اس کا راز دار رسولوں اور انبیاء کرام کا نائب
اور سلطنت کا امین ہوتا ہے۔ پس یہی قطب زمانہ ہوتا ہے جس کا
قلب فرشتوں کی آمد و رفت کی جگہ اور جس کا سر خدا کا منظر ہوتا ہے
بل جلالہ جب اللہ عزوجل کسی بندہ کو اپنی طرف مخلوق سے
انقطاع کر کے متوجہ کرنا چاہتا ہے تو اولاً اس کے دل میں نبی آدم

ثُمَّ يُؤْنِسُهُ بِالسَّبَاعِ وَالْوَحْشِ
وَالْجِنِّ حَتَّىٰ إِذَا ذَهَبَتِ الْوَحْشَةُ
الْأَدِمِيَّةُ بِالنَّاسِ بِالْجِنِّ وَالسَّبَاعِ
النَّسَاءُ بِالْمَلَأِ ثَكْرَةً عَلَىٰ اخْتِلَافِ
صُورِهَا يَسْمَعُ كَلَامَهُمْ فِي الْبَرَارِيِّ
وَالْقَفَارِ وَالْبَحَارِ .

يَا مَنْ عَزَمَ عَلَىٰ الْإِنْقِطَاعِ لِسَمْعِ
يَا طَالِبَ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ كَلَامًا ثَمَّ
رُؤْيَاهُ حَتَّىٰ إِذَا النَّاسُ كَلَامَهُمْ وَ
اشْتَقَاقَ إِلَىٰ رُؤْيَاهُ صُورِهِمْ مُفِغِ
الْحَبَابِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ لَيْسَ فِي
خَلْقِ اللَّهِ أَلَدٌ حَدِيثًا قَرَنَ
النَّارَ ثَكْرَةً أَحْسَنَ الْخَلْقَةِ صُورًا
وَأَلَدَهُمْ كَلَامًا ثَمَّ يُحْجَبُ عَنِ
الْمَلِكِ هُوَ دَهْشَةُ وَخَيْرَةٌ عَلَى
بَابِهِ ثُمَّ جَاءَهُ مَنْ يَأْنِسُ قُرْبَهُ
ثُمَّ يَكُونُ مَا يَكُونُ فِينِهَا بَعْدَ
السُّكُوتِ يُوحَىٰ إِلَى الْقَلْبِ كَمَا أُوحِيَ
إِلَىٰ أَرْمَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ
خَافَتْ عَلَيْهِ يَا قَلْبُ إِذَا خِفْتَ
عَلَى السَّيْرِ الَّذِي فِيكَ أَلَقَ الْبَيْتَةِ
فِي بَحْرِ الْبَرَارِيِّ وَالْقَفَارِ وَفَارِقَ
الْأَهْلَ وَالْأَصْحَابَ تَكُونُ أَمْرًا خَيْرًا
مِّنْكَ تَلْقَىٰ وَلَدَهَا فِي الْيَوْمِ وَأَنْتَ تَخْرُجُ
مُخْطَوْتَيْنِ تَخَافُ وَذَلِكَ لِنُقْصَانِ إِيْمَانِكَ

سے وحشت ڈال دیتا ہے پھر اُس کو درندوں اور وحشیوں سے
اور جنوں سے مانوس کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب وحشیوں اور جنوں
اور درندوں میں رہ کر اس کی اُدمیت کی وحشت جاتی رہتی ہے تو
اُس کو ملائکہ سے انس دیتا ہے وہ مختلف صورتوں میں اس کے
پاس آتے جاتے رہتے ہیں یہ جنگل اور میدانوں اور دیوؤں میں اُن
کے کلام سننا رہتا ہے۔

اسے انقطاع کا ارادہ کرنے والے سن لے۔ اسے طالب
مولیٰ اولیٰ کلام کا انتظار کہ پھر دیدار کا۔ یہاں تک کہ جب یہ بندہ
فرشتوں کے کلام سے مانوس ہو جاتا ہے اور اُن کی صورتوں
کے دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کرتا ہے تو اس کے اور اُن کے درمیان
سے حجاب اٹھا دیا جاتا ہے اور مخلوق الہی میں فرشتوں سے زیادہ
لذیذ کلام والا کوئی نہیں ہے وہی مخلوق میں سب سے زیادہ ،
غالب صورت اور عمدہ و طیف کلام والے ہیں پھر فرشتے سے حجاب میں
کر دیا جاتا ہے اور وہ بندہ مزید وحشت و حیرت ہی کہ اللہ عزوجل
کے دروازہ پر پڑا رہتا ہے پھر اُس کے پاس انیس تہا الہی آجاتا
ہے پھر اُس کے بعد ہوتا رہتا ہے جو کچھ بھی ہو جاتا ہے سکوت
کے بعد میں اُس کے قلب کی طرف ویسی ہی وحی بھیجی جاتی ہے
جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں کی طرف اُن کے خوف کرنے کے
وقت وحی بھیجی گئی تھی کہ اُسے قلب جب کہ تو اپنے اُس بھید پر
جو تجھ میں مغلطی ہے آشکار ہوئے کا خوف کرے تو تو اپنے جسم کو
جنگلوں اور میدانوں کے سمندر میں ڈال دے اور اپنے اہل و
اصحاب سے جدا کرے تجھ سے ایک عورت ہی رہے یعنی
موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ابتر تھی جس نے اپنے بچہ کو دریائیں
ڈال دیا تو دو قدم باہر نکلتا ہے اور ڈرتا ہے۔ اور یہ معاملہ
ترے ایمان کے نقصان کے باعث ہے ارشاد الہی ہے۔

لَوْلَا أَنْ رَّبَّنَا عَلٰی قَلْبِهَا هَكَّدَا إِذَا
خِشْتِ فِي بَرِّيَّتِكَ عِنْدَ الْقَطَارِ مُرَادِكَ
وَمَا لَيْفَكَ حَتَّى تَكَادَ تَرْجِعَ إِلَى الْخَلْقِ
وَالسَّبَبِ مُرَبِّطَ حَيْثُ نَشِئْتَ عَلَى
قَلْبِكَ.

يَا نَقَصَ التَّوْحِيدِ وَالْعِلْمِ وَالنُّقُولِ
أَيْنُ أَنْتُمْ وَالتَّوْبَةِ فِي كُلِّ حَالَةٍ يَا
مُذِيرُ الْأَكْلِ بِاللَّيْنِ يَفَاكُ وَالْأَكْلِ
بِالصَّنْعَةِ سُنَّةٌ أَوْ قَعْدٌ مَعَ هَذِهِ السُّنَّةِ
حَتَّى يَأْتِيَ الْإِيمَانُ يَأْخُذُ الصَّنْعَةَ مِنْ
يَدِكَ وَيَنْبُتُ أَبْوَابُ الْخَلْقِ مِنْ قَلْبِكَ
حَيْثُ نَشِئْتَ أُخْرِجْ أَوْ اقْعُدْ تَقَلُّبٌ فِي دَارِ
عَلَيْهِ أَعْلَى وَاصْتَدَّ لَا تَسْمَعُ غَيْرَ
الْحَقِّ وَلَا تَرَى غَيْرَ فَضْلِ الْحَقِّ وَلَا
تَرَى غَيْرَ فَضْلِ الْحَقِّ ثُمَّ سَبَّاحَةٌ
يَا بِي الْأَنْفِ الْأَرْضِ مَعَ النَّشْحَةِ يَا
عَوَامُّ الْكَيْسِ أَحَدُكُمْ إِذَا لَحِقَ
شَيْئًا أَخَذَكَ وَتَغَرَّبَ وَسَاخَرُ حَالَةٍ
الْأَخْذِ مِنَ الْخَلْقِ وَحَالَةٍ الْأَخْذِ مِنَ
الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَ حَقِيقَةٍ وَكَذَلِكَ أَحَدُنَا
إِذَا لَحِقَ شَيْئًا أَخَذَكَ وَتَغَرَّبَ وَسَاخَرُ
حَالَةٍ الْأَخْذِ مِنَ الْحَقِّ وَأَمَّا إِذَا تَرَقَّتْ
دَرَجَتُهُ وَتَحَقَّقَتْ وَلَا يَتَّهَى لَا يَخْطُرُ لِقَابُهُ
أَخَذُ وَلَا عَطَا تَأْتِيهِ الْأَشْيَاءُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا
يُقَسِّمُ بَيْنَنَا وَلِهَا يَا أُمَّ مُوسَى إِذَا اخِصَّتْ عَلَيْهِ

اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کی ماں کے قلب پر گرہ لے
دیتے تو وہ راز فاش کر دیتیں۔ ایسے ہی جب تو اپنی مراد و مقصود
کے منقطع ہونے کے وقت اپنے توکل کے جنگل میں خوف کرنے
لگے گا یہاں تک کہ تیرا مخلوق و سبب کی طرف لوٹنا قریب ہو جائے
گا تو تیرے قلب پر اطمینانی گرہ لگا دی جائے گی۔

اے توحید اور علم و تقویٰ میں ناقص رہنے والو تم اور
ہر حالت میں تمہارا ہی ذریعہ کہاں ہے۔ توبہ کرتے رہو۔ اے بد نصیب
دین کا بدلہ لے کر کھانا لٹا رہے۔ اور کام کر کے بذریعہ کسب کھانا
سنت ہے تو اس سنت کی معیت میں بیٹھ جا کسب کرتا کہ تیرے
پاس ایمان آجائے اور اس کام کو تیرے ہاتھ سے لے لے
اور مخلوق کے دروازوں کو تیرے قلب سے بند کر ڈالے تو اس
وقت خواہ باہر نکلتا یا بیٹھ رہنا تو اس کے دارالعلم میں اندھا
اور بہرا بنا ہوا اور رفت کرتا رہے حق کے سوا کچھ نہ دیکھتا اور فضل خلاق
کے سوا کسی کی طرف نظر نہ ڈال پھر محافلین الہی کی ہمراہی میں جس
طرف تو زمین میں جانا چاہے سیاحت کو لازم پکڑے عوام لوگوں
کیا یہ بات نہیں ہے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی چیز ملتی ہے
تو وہ اس کو مخلوق سے لے کر چل دیتا ہے اور سفر کرتا ہے۔
اور اللہ سے لینے کی حالت حقیقت ہے۔ پس ایسے ہی جب
ہم میں کا کوئی کچھ پالیتا ہے تو اس کو لیتا ہے تو اس کو حق تعالیٰ
سے لینے کے لیے مسافرت اختیار کرتا ہے اور لیکن جب اس
کا درجہ ترقی کر جاتا ہے اور اس کی دلالت متحقق ہو جاتی ہے
تو اس کے دل میں بین اور دین کا خطرہ بھی نہیں آتا ہے چیزیں
اس کے پاس خود بخود آتی رہتی ہیں حالانکہ وہ ان سے غائب
ہوتا ہے۔ اس کو ان کے لینے کی قسم دی جاتی ہے۔ موسیٰ
کی ماں سے کہا گیا تھا۔ جب تم موسیٰ پر خوف کرو تو ان کو

فَالْقِيَّةِ وَأَنْتَ إِذَا خِيفْتَ عَلَى دِينِكَ أَلْقِ
 قَبْلَكَ إِلَى اللَّهِ سَلِّمْ قَبْلَكَ إِلَيْهِ سَلِّمْ
 أَهْلَكَ إِلَيْهِ قُلْ أَنْتَ الطَّاحِبُ فِي السَّعَةِ
 وَالْخَيْفَةِ فِي الْإِهْلِ وَالْوَلَدِ مَعْرِفَتِكَ
 لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَحْبَتِكَ لَهُ كُنْزٌ هُمِيَّةٌ
 فِي وَسْطِكَ أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ هُوَ مَعَكَ فَتَنَامُ
 مَعَ الْقَدَرِ وَتَسْمَعُ مِنَ الْقُدْرَةِ وَالْقَادِرِ
 وَاللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ إِنَّ أَحْوَالَ الْأَنْبِيَاءِ
 كَأَحْوَالِ الْأَنْبِيَاءِ لَكِنْ لَقَبَهُمْ غَيْرَ الْقَادِرِ
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلُونَ لَا يَنْزِلُ إِلَيْهِمْ
 مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ لِأَنَّهُمْ شَفَعَاءُ الْخَلْقِ
 هَكَذَا هُوَ لَا يَحَاسِبُونَ لِأَنَّهُمْ
 خَوَاصُّ الْحَقِّ

يَا عَبْدَ الْهُوَى وَالطَّبِيعِ يَا عَبْدَ
 الشَّهْوَةِ وَالْحَمْدُ مَا جَفَّ بِهِ الْقَلَمُ
 وَسَبَقَ بِهِ الْعِلْمُ مِنَ الْأَفْسَامِ لَا
 بُدَّ مِنْ اسْتِيفَاتِهَا لَكِنَّ الشَّانَ هَلْ
 تَلَحُّدُ هَا يَكْ أَوْ بِهِ تَوَجُّدُكَ أَوْ تَقْدِيرُكَ
 مَعَ التَّوْحِيدِ سِرٌّ مِنْ أَسْرَارِ الْحَقِّ عَزَّ وَ
 جَلَّ فِي قَلْبِ عَبْدِهِ لَا يَطْلِعُ
 عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ وَلَا الْعُقُولُ وَلَا
 الْمَلَكُ أَطْلُبِ الْقُرْبَ مِنْ بَابِ
 ذُنَايَكَ إِذَا رَضِيتَ أَحَبَّكَ فَإِذَا أَحَبَّكَ
 أَطْلَمَكَ أَحَبَّكَ كُنْتَ أَبًا
 فِي صَحْبَتِهِ مَعَ عَلَيْهِ

دریائیں ڈال دینا اور تو اسے عارت جب اپنے دین پر غور
 کرے تو تو اپنے قلب کو اللہ عزوجل کی طرف ڈال دے اور
 اپنے قلب و اہل کو اُس کے سپرد کر اور کہ دے کہ اے مولیٰ تو ہی
 سفر کا ساتھی ہے اور اہل و عیال میں غلیظہ تیری اللہ کے لیے
 تیری صحبت ماننا اُس ہیانی کے ہے جو کہ تیری کم پر بندھی رہتی
 ہے۔ جہاں کہیں تو متوجہ ہو گا وہ تیری جہت میں رہتی ہے
 پس تو تقدیر کے ساتھ سوئے گا اور قدرت و قادر سے کام لے
 گا۔ خدا کی قسم پھر خدا کی قسم بلا شک اولیاء اللہ کے حالات مثل
 حالات انبیاء کرام علیہم السلام کے ہیں لیکن ان کا لقب اُن کے
 سوا ہے۔ انبیاء و رسول علیہم السلام کی طرف منکر و نکیر نہیں آیا کرتے
 ہیں کیوں کہ وہ مخلوق کے شفع ہیں اسی طور سے اولیاء اللہ سے
 معاشرہ نہیں کیا جاتا ہے کیوں کہ وہ حق عزوجل کے مخصوص بندہ
 ہیں۔

اے خواہش و طبیعت کے بندہ اے تشریف و ثنا کے
 بندہ جن مقسومات پر قلم چل چکا ہے اور علم الہی اُس پر بسقت کر
 چکا ہے اُس کا پورا کرنا حاصل کرنا ضرور ہے۔ لیکن دیکھنا ہے
 کہ آیا تو اُس کو اپنے ہاتھ سے اپنی خودی کے ساتھ لیتا ہے۔
 یا خدا کے ساتھ رہ کر اُس سے تو اپنے کو موجود سمجھتا ہے یا مفقود
 سمجھتا ہے۔ معرفت والے بندہ کے قلب میں توحید کے ساتھ
 اللہ عزوجل کی طرف ایک ایسا بھید اُس کے بھیدوں میں
 سے ہوتا ہے کہ نہ اُس پر شیطان مطلع ہوتا ہے اور نہ عقلیں
 اور نہ فرشتہ تو اپنی فنا کے دروازہ سے قرب الہی کو ڈھونڈ
 جب تو اُس پر راضی ہو جائے گا وہ تجھے محبت کرنے لگے گا پس
 جب وہ تجھ سے محبت کر لے گا تجھے خبردار کر دے گا تجھے
 اپنی مصاحبت میں رکھے گا تو ہمیشہ اپنے علم کے ساتھ اُس کا محبت

وَالْعَابَاءُ يَصْحَبُهُ بَعِيَادَتِهِمْ لَا يَعْلَمُ
 أَنَّ الْمُرِيدَ هَذَا الْمُرِيدُ إِلَّا الْعَارِفُ
 أَنْتَ فَسَجِّدْ لَهُ فَإِنْ قَاتَلْتَ
 اللَّهَ فِي ذَلِكَ وَإِلَّا وَأَنْتَ مَطْرُودٌ
 كُنَّا كُنْشَى خَلْفَهُمْ وَنَحْنُ كَالذِّمَّةِ
 مِنْ جُلَسَائِهِ لِنَسْتَفِيئَهُ مِنْهُمْ
 كَلِمَاتِ الدُّخُولِ مِنْ اسْتَعْنَى بِرَأْيِهِ
 صَلَّ وَبَعْدَ كَلَامٍ قَالُ وَ
 يَكُونُ تَأْيِيبُ الرَّسُولِ فِي الْبَالِغَةِ
 يَتْرُكُ ثُمَّ يَتْرُكُ ثُمَّ يَأْخُذُ يَتْرُكُ
 الْمَتْرُوكُ وَيَأْخُذُ الْمَأْخُودُ يُصْنَعُ
 لَكَ الْأَمْرُ كَقَبْلِكَ الصَّبْحُ يُجَدِّدُ عَلَى
 الْعَبْدِ ثَوْبِي الْوُجُودِ وَالْفَنَاءِ الْوُجُودُ
 تَأَمَّرَ وَالْفَنَاءُ تَأَمَّرَ وَتَأَمَّرَ يُفْتَقَدُ
 فَيُقْبَلُ الْحَقُّ عَلَيْهِ وَتَأَمَّرَ يُوجَدُ
 فَيُخْبِرُ عَنِ الْحَقِّ مَا لَوْ قَلْبِي عَنْ رَأْيِي
 أَجْعَلُ بِخُلُوتِكَ بَابَيْنِ بَابًا إِلَى الْخَلْقِ
 وَبَابًا عَلَى الْحَقِّ تَوَدَّى حَقُّوقِ الْخَلْقِ
 وَتَوَدَّى حَقُّوقِ الْحَقِّ أَصْحَابِ الْخَلْقِ
 لِلْخَلْقِ فَيَكُونُ شَرًّا الْخَلْقِ وَيَدُومُ لَكَ
 قَرْدُ الْحَقِّ الْخَلْقِ مَا سَوَى الْحَقِّ وَ
 هَذَا مَعْنَى يَعْزِمُ جَمِيعَ الْأَحْوَالِ مَعْنَى مُجِبِّهِ
 الْخَلْقِ لِلْحَقِّ كَصِيحَتِكَ لَهُمْ بَعْدَ صُحْبَةِ
 الْحَقِّ أَصْحَابِ الْخَلْقِ فَإِذَا أَصِيبَتِ الْخَلْقُ بَعْدَ
 صُحْبَةِ الْحَقِّ فَأَنْتَ مَعَ الْحَقِّ لَا مَعَ الْخَلْقِ

میں رہے گا۔ اور عابد اپنی عبادت کی وجہ سے اُس کی صحبت میں
 رہتا ہے۔ لیکن اس بات کو کہ تحقیق ایسا مہدکون ہے۔ اُس کو
 عارف ہی جانتا ہے۔ تو ایسے عارف کا تابعدار بنارہ۔ پس اگر
 تو اس امر میں اللہ کا موافق بنارہ پس بہتر ہے ورنہ تو دربار الہی
 سے ہانکا ہوا ہوگا۔ نکال دیا جائے گا۔ ہم اولیاء اللہ کے پیچھے
 پیچھے اُن کے ہم نشینوں میں سے مثل جیونٹی کے چلا کرتے تھے
 تاکہ ہم اُن سے دربار الہی کے داخل ہونے کے کام لے سکیں جو
 اپنی رائے سے بے نیاز ہوا بہک گیا۔ آپ نے بعد کچھ گفتگو کے
 ارشاد فرمایا۔ بندہ مومن انجام کار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کا نائب بن جاتا ہے۔ یکے بعد دیگرے چھوڑتا ہے اور
 پھر لیتا ہے وہ حضور کی چھوڑی ہوئی چیزوں کو چھوڑتا ہے۔ اور
 اختیار کی ہوئی چیزوں کو لیتا ہے۔ یہ امر تجھ پر سپیدہ صبح کی طرح
 ظاہر ہو جائے گا بندہ مومن پر دو کپڑے وجود و فنا کھتنے
 ہوتے رہتے ہیں کبھی وجود اور کبھی فنا کبھی یہ فنا و مفقود کر دیا جاتا
 ہے پس یہی حق تعالیٰ کی خبر دیتا رہتا ہے۔ میرے قلب نے
 رب تعالیٰ سے روایت کیا کہ تو اپنی غلوت میں دو دروازہ بنا
 ایک دروازہ ظن کی طرف اور ایک دروازہ حق کی طرف ایک سے
 حقوق خلق کو ادا کیا کر دے سے حقوق حق تعالیٰ جل مجدہ حق
 کے واسطے مخلوق کے ساتھ رہ پس یہ تیرے لیے شر سے کفایت
 کرے گا اور تجھے ہمیشہ قرب الہی حاصل ہوگا۔ ماسوے اللہ خلق
 ہے اھر یہی ہے معنی میں کہ جو تمام حالتوں کو عام ہوتے ہیں حق
 کے واسطے مخلوق کے ساتھ رہنے کے معنی تیری مخلوق کے لیے
 غیر خواہی کرنا ہے۔ تو حق کی صحبت کے بعد خلق کے ساتھ رہ
 پس جب تو حق کی صحبت کے بعد خلق کے ساتھ رہے گا پس تو
 حق کی ہی معیت میں ہوگا نہ کہ خلق کی معیت میں اور حق کے ساتھ تیری

وَعَلَامَةٌ صُجَّتِكَ الْحَقُّ أَنَّكَ لَا تَرَى
النَّفْعَ وَالضَّرَّ مِنْ جَانِبِ الْخَلْقِ بَدَ الْكُلِّ
مُسَلَّطُونَ مُسْتَحَرُّونَ قُلُوبُكَ أَكَلَتْ مِنْ
طَعَامِ فَضْلِهِ وَسَمِعَتْ حَدِيثَ أُنْسِيهِ
وَرَأَتْ فَرَحَةً قُرْبِهِ خَاطَبَ اللَّهُ
قُلُوبَهُمْ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ
فَيُخَاطَبُونَ فِي الْآخِرَةِ وَآخِذًا أَمْرًا
يُخَاطَبُونَ فِي الدُّنْيَا أَبُو الْقَاسِمِ الْجَنِيدُ
قَالَ مَا تَكَلَّمْتُ إِلَّا بَعْدَ سَهَادَةٍ أُرْبِعِينَ
مِنْ الْأَبْدَالِ مِنْ جُمْلَتِهِمْ سَرَى الشَّعْطُ
وَلَمْ يَفْعَلْ بِقَوْلِهِمْ مَا آوَى الرَّسُولَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ

يَا جُنَيْدُ تَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَإِنَّهُ قَدْ إِنْ
لَكَ أَنْ تَكَلَّمَ الْآنَ إِذَا أَرَدْتَ الْحَقَّ وَالزِّيَادَةَ
وَالثَّبَاتَ فَافْعَلْ مَا أَقُولُ وَإِلَّا فَالْوَيْلُ لَكَ
عِنْدَ الصَّلَاةِ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَعِنْدَ الْبَلَاءِ
تَسْتَقْبِلُ أَيْضًا وَهُوَ أَنْ تَسْتَقْبِلَ بِوَجْهِكَ قَبْلَكَ
الْحَقَّ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّمَا اسْتَقْبَلْتَ بِوَجْهِكَ الْخَلْقَ
عِنْدَ الْوَفَايَاتِ كَانَ إِيْمَانُكَ بَاطِلًا لِأَنَّ الْإِيْمَانَ عِنْدَ
الْبَلَاءِ يَتَّبِعُ إِنْكَسَارَ الْقُلُوبِ فِيهِ كَثِيرٌ
وَلَكِنْ إِنْكَسَارَ قُلُوبِ الْعَوَامِ لِلدُّنْيَا وَ
الْخَوَاصِّ لِلْآخِرَةِ وَخَاصُّ الْخَاصِّ يَنْكَسِرُ
قُلُوبُهُمْ لِعَوَاثِ الْمَوْلَى أَوَّلَ حِجَابٍ وَقَعَ
بَعْدَ انْكَشَافِ كُلِّ أَحَدٍ إِنْكَسَارٌ يُخْصَصُ إِلَّا
أَحَادُ أَمْرًا إِذْ إِنْكَسَارُهُمْ لِأَجْلِ الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ

صحبت کی نشانی یہ ہے کہ تو نفع و نقصان کو خلق کی طرف سے
خیال نہ کرے۔ بلکہ کل کے کل اُس کے نابعد اور مسخر ہیں یہ سمجھا تاہ
بہت سے قلوب نے اُس کے فضل کا کھانا کھا یا ہے اور اُس
کے اُنس کی گفتگو سنی ہے اور اُس کے قرب کی فرحت کو دیکھا ہے
اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلوبوں سے دیا ہمیں قبل اُن کی موت کے
خطاب فرمایا ہے پس اُن سے تیامت میں بھی خطاب کیا
جائے گا۔ اور اکا دو کا ہی ایسے افراد ہیں جن سے دنیا میں خطاب
کیا جاتا ہے۔ ابوالقاسم جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
میں نے بعد شہادت چالیس ابدالوں کے جن میں سے حضرت سرری
نقلی رضی اللہ عنہ بھی ہیں وعظ کہنا شروع کیا بغیر اس کے کلام نہ
کیا اور ان کے قول پر بھی عمل نہ کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں۔

اے جنید آدمیوں پر وعظ کو جو تحقیق اب تمہارے لیے
وعظ کہنے کا وقت آگیا ہے۔ اگر تو حتیٰ کا اور زیادتی مراتب اور
اور ثابت قدمی کا طالب ہے پس جو کچھ میں کہوں تو وہ کر ورنہ
تجھ پر انکسوس ہے۔ تو نماز میں قبلہ کو منہ کیا کرتا ہے اور وقت
نزدول بلا کے بھی قبلہ کو منہ کرتا ہے اور میرا کہنا یہ ہے کہ تو اپنے
قلب کے چہرے سے حتیٰ عزوجل کا استقبال کر۔ جب نزول
آفات کے وقت تو اپنے چہرے کا استقبال خلق کی طرف کرے
جگا۔ تیرا ایمان باطل ہو جائے گا کیوں کہ بلا کے آترنے کے وقت
قلوب کی شکستگی ہوتی ہے ایمان ظاہر ہو تاہیں عوام کے قلوب کی شکستگی
دنیا کے واسطے ہوتی ہے اور خواص کے قلوب کی شکستگی آخرت کے لیے
ہوتی ہے اور خاص الخاص کے قلوب کی شکستگی نبی تعالیٰ کے وقت ہونے پر یا کسی
کے بعد حجاب واقع ہونے پر ہو کر رہتی ہے۔ ہر ایک کے لیے ایک
شکستگی ہوتی ہے۔ لیکن اکا دو کا افراد کی شکستگی حتیٰ عزوجل کے لیے

سَمِعَ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَقْبَلُ اللَّهُ دُعَاءَ مَذْحُوقٍ قَاتٍ لَا
يَقْبَلُ دُعَاءَ مُتَضَعٍّ مُسَجَّعًا مُتَصَنِّعًا
فِيهِ أَنَا وَالْإِنْفِيَاءُ مِنْ أُمَّتِي بَرَاءٌ
مِنَ التَّكْلِيفِ قَدْ يُغْلِبُ الْمُؤْمِنَ الرَّجَاءُ
يَنْظُرُ إِلَى دِيْوَانٍ مَعَا صِيْهِ فَلَا يَجِدُ فِيهِ
مَعْصِيَةً لَقِيَ الرَّشِدَ مِنْ حَالٍ صَعِيدَةٍ
مِنْ كِتَابٍ إِلَى مُقَرَّبٍ إِلَى مُحَرَّابٍ قَدْ
يَكُونُ هَذَا وَهُوَ نَادِرٌ فَلَا يَرَى لَهُ
مَعْصِيَةً وَفِي دِيْوَانِ الْأَوَامِرِ فَلَا
يَرَى لَهُ أَمْرًا مَمْرُودًا قَبِيضِي عَيْنِهِ
يَنْوَرُ مَعْصِيَةً لِكَيْلًا يَهْلِكَ شَمُّ
يَتَدَارَأُ فَيَتَوَبُّ فَيَكُونُ تِلْكَ
الْمَعْصِيَةُ سَابِقَتُهُ كَالْتَفَقَةِ عَلَى
رَأْسِهِ هَذَا الذَّنْبُ فِي حَقِّ هَذَا
الْمُذْنِبِ فِي حَقِّ هَذَا الْمُؤْمِنِ الْقَبِيضِي
كَذَنْبِ آدَمَ وَهَذَا نَادِرٌ نَشَاذٌ
لَا يُلْتَفَتُ إِلَيْهِ وَلَا يُعْبَأُ بِهِ
إِلَّا مَا دَاخِلٌ فِي النَّفْسِ إِمَّا ادْتِنَانٌ وَهُمَا
صِنْدَانِ إِمَّا دَاخِلٌ مَا سَوَى الْحَقِّ وَإِرَادَةُ
الْحَقِّ فَهُمَا لَا يَصْنَعُ لِحَاثٍ وَبِقُتْلَانِ
إِلَى أَنْ يَتِمَّ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَهُوَ
مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَمْ يُعْلِبْ
خَيْرُهُ شَيْئًا فَلْيُجْهِزْ إِلَى النَّكَارِ

ہوا کرتی ہے آپ سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ارشاد
(لَا يَقْبَلُ اللَّهُ دُعَاءَ مَذْحُوقٍ قَاتٍ) کے معنی دریافت کئے
گئے۔ اللہ تعالیٰ دعا مذحوق قاتل کے معنی دریافت کئے
جواب دیا اللہ تعالیٰ تصنع بناوٹ کرنے والے کی دعا کو جس
میں قافیہ بندی بسج کی جاوے قبول نہیں فرماتا ہے اور میری
امت کے مفتی تکلف سے بری ہیں کبھی مومن پر امید واری کا
غلبہ ہوتا ہے وہ اپنے گناہوں کے دفتر کو دیکھتا ہے اس کو کوئی گناہ
اُس میں نظر نہیں آتا ہے اس کو بچپن سے ہی ہدایت کی تلقین کی
گئی وہ کتاب سے پڑھانے والے کی طرف محراب عبادت کی
طرف جاتا ہے ایسا شاذ و نادر ہی ہوا کرتا ہے پس وہ اپنا کوئی
گناہ نہیں دیکھتا ہے اور جب وہ ادا امر کے دفتر میں نگاہ ڈالتا ہے
پس اُسے کوئی ایسا امر جس کے کر کے اس کو محکم تھا چھوٹا ہوا
نظر نہیں آتا ہے پس اُس پر ایک قسم کی مصیبت مقدر کر دی جاتی
ہے تاکہ وہ خود بینی سے کہیں پاک نہ ہو جائے پھر ملائق مقدر وہ
گناہ کر لیتا ہے پس اُس سے فوراً توبہ کرتا ہے پس یہ مصیبت
اُس کے لیے امر تقدیری ہوتا ہے جس کا کرنا لایا ہی ہے جیسے کہ
اُس کے ذراہل و عیال کا نفقہ یہ گناہ اس گناہ گار اس بچے موسیٰ
کے حق میں مثل گناہ آدم علیہ السلام کے ہوتا ہے۔ اور یہ شاذ و نادر
ہے جس کی طرف نہ توجہ کی جاتی ہے اور نہ کوئی اُس کی پروا کی جاتی
ہے نفس میں دو قسم کے ارادہ ہیں ارادہ دونوں آپس میں دوغیر
ہیں ایک حق تعالیٰ کا ارادہ اور ایک اُس کے ماسوا کا ارادہ۔ پس
یہ دونوں یہاں کے چالیس برس پر سے ہو جاتے ہیں صلح نہیں
کرتے ہیں لڑتے رہتے ہیں اور یہی معنی ہیں ارشاد نبوی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کہ چالیس برس کی عمر پہ پہنچ جائے
اور اُس کی بھلائی اُس کی بُرائی پر غالب نہ ہو پس وہ جہنم کا سامان

إِنَّمَا دَعَا إِلَى هَذِهِ الْأَصْلِ يَا أَبَتَا
بُنَيَّانِ الطَّرِيقِ الظَّاهِرِ خَيْرٌ وَرُؤْيَا
الْبَاطِنِ الْفِطَامُ مَا دُمْتَ تَعْرِفُ مَا
سِوَاهُ وَتَعْرِفُ نَفْسَكَ فَإِنَّتَ هَوَسٌ تَارِدٌ
تَتَّبِعُهُمْ وَتَتَرَكُ تَذَلُّلَهُمْ هَذِهِ الدَّارُ
إِلَيْهَا طَرِيقَانِ عِلَامَةُ الْوَلَايَةِ قُلْتُ
الْإِسْتِعْنَاءُ بِاللَّهِ عَمَّا وَجَلَ فِي كُلِّ
شَيْءٍ وَالْإِقْنَاعَةُ بِاللَّهِ عَمَّا وَجَلَ عَنْ
كُلِّ شَيْءٍ وَالرَّجُوعُ إِلَيْهِ فِي كُلِّ شَيْءٍ
فَإِنَّ رَادَّ عَنكَ نَفْسِكَ آلاَفَ إِدْعَاءِ الْوَلَايَةِ
فَخُذْهَا بِهَذِهِ الْخِصَالِ فَإِنَّ لَكَ ثَمَرًا
فَكَسْتُ بِرَبِّي لَا يَنْبَغِي لِلْعَالِمِينَ أَنْ يَدْخُلَ
عَلَى الْمُتَوَكِّلِ إِلَّا بَعْدَ إِتْقَانِ إِيْمَانِهِ وَ
إِقْيَانِهِ وَقُوَّةِ عَلَيْهِ بِاللَّهِ وَنَهْ هُدَا
وَتَمَكُّنِهِ مِنَ الْمَعْرِفَةِ وَالْأَنْفُسِ بِاللَّهِ
فَيَدْخُلُونَ إِلَيْهِمْ بِقُوَى وَيَخْرُجُونَ
عَنْهُمْ بِقُوَى كُنْتُ أَصْحَابَ بَعْضِ النَّاسِ
يُحَدِّثُنِي بِكُلِّ مَا قَدْ جَرَى لِي وَيَجْرِي
لِي وَكَانَ يَهْدِي مَعَهُ صَبِيٌّ مُسْتَحْسِنٌ
وَيَدْخُلُ إِلَى السَّلَاطِينِ فَيَخْطُرُ بِعَلْبِي
مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَقَالَ يَا وَلَدِي هَذَا
الصَّبِيُّ هُوَ فِي دَرْبِ بَاطِلٍ وَأَخَافُ أَنْ
تَرْكُضَهُ هُنَاكَ هَكَوَا بِهِ وَأَقَادُ خَوْلِي
عَلَى السَّلَاطِينِ فَنَكِسَ لِي إِلَيْهِمْ حَاجَةً
وَالْتَمَأَ أَدْخُلُ إِلَيْهِمْ أَعْظَمُهُمْ

کرے۔ یہ حدیث اسی اصل کی طرف اشارہ ہے۔
اسے راستہ کی عمارتوں کے بچہ! (طالبین راہ) ظاہر و باہر
ہے اور باطن کی طرف نگاہ کرنا دو چھوڑنا جب تک تو اسے اللہ
کو اور اسے اللہ تجھ کو پہچانتے رہیں پس تو سراپا ہوس ہے کبھی
تو ان کا اتباع کرے گا اور کبھی تو ان کے سامنے جھکے گا۔ یہ گھر
اس کی طرف دو راستہ ہیں ولایت کی تین علامتیں ہیں۔ ہر چیز
میں اللہ عزوجل کی وجہ سے استغنا کرنا اور ہر چیز سے اللہ عزوجل
پر قائل رہنا اور ہر چیز میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرنا پس
اگر تیرا نفس ہزار دعوے بھی ولایت کے کرے پس تو اس
کو ان خصلتوں کے ساتھ پکڑ پس اگر تو اس کو پورا نہ کر سکے۔
پس تو ولی نہیں ہے کسی عالم کے لیے بغیر اس کے کہ وہ اپنے
ایمان و ایقان کو مضبوط کرے اور اللہ کے ساتھ اس کی قوت علی
وزد پوری ہو جائے اور معرفت و انس الہی اس میں ممکن ہو جائے
بادشاہوں پر داخل ہونا مستلزم نہیں ہے۔ پس ایسی حالت
میں عالم بادشاہوں کی طرح قوتوں کے ساتھ داخل ہوں گے
اور وہاں سے قوتوں کے ساتھ باہر آئیں گے۔ میں ایک
بزرگ کی خدمت میں رہا کرتا تھا وہ تمام واقعات گزشتہ
اور آئندہ میرے متعلق بیان کر دیا کرتے تھے اور ان کے
ساتھ ایک خوبصورت لڑکا رہا کرتا تھا اور وہ بادشاہوں
کے یہاں آیا جا یا کرتے تھے پس اس وجہ سے میرے دل
میں خطرہ گھبراہٹ ہوئی اور یہ حالت پس اس خطرہ پر آپ نے
فرمایا کہ یہ بچہ خانقاہ میں رہتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر
میں اس کو وہاں چھوڑ دوں تو لوگ اس کی وجہ سے ہلاکت
میں نہ پڑ جائیں۔ لیکن میرا بادشاہوں کے پاس جانا پس
میری کوئی حاجت ان سے نہیں ہے محض ان کو نصیحت

وَ اكْشِفْ لَهُمْ طُرُقَ الْعَدْلِ اَنْتُمْ فِي صُحُبِكُمْ
 خَلَلٌ وَلَحْنٌ نَصَحْهُمْ بِالْاَدَبِ سَأَلَ سَائِلٌ
 اِذَا كَانَ الطَّعَامُ مُخْتَلِطًا كَيْفَ يَصْنَعُ الصَّيِّمُ
 وَ الصَّوْمُ فَقَالَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ
 بَيْنَ الشَّرْعِ بَيْنَ تِلْكَ وَ التَّوَقُّفُ اَيْضًا
 اِذَا قَالَ لَكَ الْقَلْبُ لَا فَهُوَ حَرَامٌ وَاِنْ
 قَالَ نَعَمْ فَهُوَ حَلَالٌ وَاِنْ سَكَتَ وَلَمْ
 يَقُلْ نَعَمْ وَلَا لَا فَهُوَ شُبْهَةٌ اِنْ عِدَمَتْ
 بِالْمَاثُوفَاتِ وَ صَبَرْتَ فَفَسَدَ وَهُوَ
 قِنَاعٌ تَدْرِي كَمْ عِنْدَ كَوْمِ الطَّاعَاتِ
 وَ الصَّوْمِ وَ الصَّلَاةِ يَغْبِئُ بِهِمَا رَاسِمًا
 مُرَادُكَ مِنْكَ قَلْبٌ صَافٍ اِلَّا كُدَّ اِمْرًا
 وَاِلَّا عِيَارَ الزَّاهِدِ الْبَنَافِقِ ظَاهِرًا
 صَافٍ وَ بَاطِنُهُ مُكَدَّرُ الصِّغَارِ فِي
 حَدِيدِهِ وَ النُّحُوشُورُ فِي كَتْفَيْهِ وَ جُبَّةُ
 الصُّوفِ عَلَيْهِ مُرْهُدُكَ فِي كَيْفِ اَيْدِيهِ
 بَاطِنُهُ يَكْبِي نَفْسَهُ مُرْتَقِبُهُ اِلَى
 الْحَدِّ وَ الدِّمَّ عَيْنُهُ طَامِحَةٌ مَبَايِدِي
 النَّاسِ . اَمَّا الْعَارِفُ فَظَاهِرُهُ مُتَلَطِّفٌ
 بِشَيْءٍ مِّنَ الْاَفْسَامِ اَفْسَامِ نَفْسِهِ
 وَ اَفْسَامِ مَنْ يَتَعَلَّقُ بِهِ جَهَنَّمُ الْمَلِكِ
 كَاَنَّهُ اُسْتَاذُ دَارِهِ عَارِضٌ بِحَيْثِهِ
 مَعَ سَلَامَةٍ سِرِّهِ مَعَ صَفَاءِ قَلْبِهِ مَعَ
 رُوحِيَّةِ حَضَرَتِهِ اَمْوَاجُ الْعِلْمِ تَتَلَوُّهُ
 بِهِ بِحَارِ الدُّنْيَا لَا يَمْلَأُ قَلْبَهُ

کرنے کے واسطے آتا جاتا ہوں اور اُن کو عدل و انصاف کے
 راستہ بتاتا رہتا ہوں۔ تمہاری صحبت میں بزرگوں کے ساتھ
 غلط ہے اور ہم اُن کی صحبت میں ادب کے ساتھ رہتے ہیں۔
 ایک سائل نے سوال کیا کہ جب کو طعام میں حرام و حلال مخلوط ہو
 روزہ نماز کیسے درست ہو گا۔ پس جواباً فرمایا حلال ظاہر ہے اور
 حرام بھی ظاہر ہے تیرے لیے شرع بھی ظاہر ہے اور
 توقف بھی ظاہر جب قلب انکار کرے پس وہ حرام ہے اور
 اگر اقرار کرے پس وہ حلال ہے اور اگر سکوت کرے اقرار و
 انکار کچھ نہ ہو پس وہ مشتبہ ہے۔ اگر تجھے الفت کی چیزیں میسر
 نہ ہوں اور تیرا نفس صبر کرے پس یہ قناعت ہے۔ تو جانتا ہے
 کہ خدا کے پاس کتنی طاقتیں ہیں اور وہ نماز روزہ کی پروا نہیں
 کرتا ہے اُس کی مراد تو تجھ سے وہ قلب ہے جو کہ درتوں
 اور اغیار سے پاک و صاف ہو منافی زاہد کا ظاہر صاف و پاک
 اور اُس کا باطن خراب و مکدر ہوتا ہے اُس کے رخساروں پر
 ذلت اور اُس کے کاندھوں پر خشوع اور اُس کے بدن پر صوف
 کا جبہ اور اُس کا زہد اُس کی باتوں کی میتلی پر ہوتا ہے اُس کا
 باطن گدگری کرتا ہے اُس کا نفس تعریف و بُرائی کی طرف متوجہ
 ہوتا ہے اور اُس کی آنکھ آدمیوں کے مال کی لالچے کرنے والی
 ہوتی ہے لیکن عارف پس اُس کا ظاہر تو مقسومات میں سے
 کسی چیز کے ساتھ لوٹ ہوا کرتا ہے وہ مصنوعات خواہ اُس
 کے نفس کے ہوں خواہ اُس کے متعلقین کے وہ شاہی کارندہ
 ہے گویا کہ وہ اُس کے گھر کا خادم اور اُس کے لشکر کا بخشی ہے۔
 یہ تمام باتیں اُس کی باطن کی سلامتی اُس کے قلب کی صفائی
 کے ساتھ اور دربار الہی کی نظر کے ساتھ ہوتی ہیں علم کی موصی،
 اُس کے دل سے اُٹھتی ہیں دنیا کے سمندر اُس کے قلب کو نہیں بھر

جَمِيعُ مَا فِي السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضَيْنِ
وَسَائِرِ الْمَوْجُودَاتِ بِالْإِصَافَةِ إِلَى
قَلْبِهِ مُتَلَا شَيْهٌ هَذِهِ صُورَةُ الْعَارِفِ
ذَلِكَ صُورَةُ الرَّاهِدِ مَا عِنْدَكَ مِنْ
هَذَا اخْبِرْ فَلِمَ لَا تَقْطَعُ لِسَانَكَ عَنِ
الطَّعْنِ فِي الْخَلْقِ يَا سَلَّابِينَ الدُّنْيَا
بِطَرِيقِ الْآخِرَةِ مِنْ آيَتِي أَمَّا بَارِبُهَا
يَا جَهْلَالُ بِالْحَقِّ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِالشُّوْبَةِ
مِنْ هُوَ لَا رَاءَ الْعَوَامِ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِالْإِعْتِرَافِ
بِالدُّشُوبِ مِنْ هُوَ لَا رَاءَ لَا خَيْرَ عِنْدَكُمْ وَلَا
رَبُّكُمْ وَلَا رَوْحٌ وَلَا نَجَاةٌ وَلَا دِيْنٌ
عِنْدَكُمْ وَآمَّا دُنْيَاكُمْ فَلَا تَهْتَكُوا تَاخُذُونَ
بِطَبَاعِكُمْ وَأَهْوِيَّتِكُمْ تَاخُذُونَ الدُّنْيَا
لَهَا لَا لِآخِرَةِ تُعَلِّمُكُمْ كَلَامِي عَلَيْكُمْ
يُشِيرُ بِذَلِكَ كَلِمَةً إِلَى وَغَاظِ مَعَانِيهِ وَ
بَلَدِهِ تَطَارَشُوا وَتَعَامُوا لَا تَتَكَلَّمُوا أَحَدٌ
كَانَ الْكَلَامَ لِغَيْرِكُمْ أَسْتَعِيْرُ لِسَانِي
الْيَوْمَ أَسْتَعِيْرُ قَالِي الْيَوْمَ اِلِسْتَيْتَنَاسُ
بِالْغُرْبَةِ وَالْخَلْوَةِ وَفَتَاةُ الْقَرِيبِ يَأْمَنُ
صَمَتٌ فِي خَلْوَتِهِ الْكُشَانُ فِي صَمَتِ
جَلْوَتِكَ يَا بَنِي خَلْوَةٍ لَتَجْلُوَ خُرْسُ
لَتُنْطَقِ اِقْبَالُ عَلَى الْمَلِكِ لَتَمَّ اِقْبَالُ
عَلَى الْمَمْلُوكِ قَالَ بَعْضُ الصِّدِّيقِيْنَ
الْحَلَالُ الطَّلُقُ فِي الرَّيْحَانِيَيْنِ يُرِيدُ
أَنْ تَكُونَ فِي التَّوَحَّانِيَيْنِ

سکتے ہیں۔ تمام وہ چیزیں جو ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں میں
ہیں اور تمام موجودات اُس کے قلب کی نسبت سے معدوم
قابلِ تلاشی ہوتے ہیں۔ یہ صورتِ عارت کی ہے اور وہ صورت
زاہد کی تھی تو اس سے کچھ خبر ہی نہیں ہے پس تو اپنی زبان کو
مخلوق کے طعنہ کرنے سے قطع کیوں نہیں کر لیتا ہے۔

اے دنیا داروں سے اُن کی دنیا کو بطریقِ آخرت کے
چھیننے والو! اے حق سے جاہلو تم بہ نسبت ان عوام کے توبہ
کے زیادہ مستحق ہو تم بہ نسبت ان کے گناہوں کا اقرار کرنے
میں زیادہ مستحق ہو۔ تمہارے پاس نہ بھلائی ہے نہ نفع اور نہ
راحت ہے اور نہ نجات اور نہ تمہارے پاس دین ہے۔
اور لیکن تمہاری دنیا پس وہ باقی نہ رہے گی۔ تم اُس کو اپنی طبیعت
اور خواہشوں سے لیتے ہو۔ تمہارا اُس کو لینا دنیا ہی کے لیے
ہے نہ کہ آخرت کے واسطے۔ میرا مشغلہ تمہارے ساتھ ہے
میرا کلام تم پر محبت ہے آپ کا اس کل گفتگو سے اشارہ اپنے
زبان اور ٹھکر کے اعظموں سے تھا۔ تم گونگے ہو جاؤ۔ اور
اور اندھے بنو تم میں سے کوئی وعظ نہ کہے گویا کہ وعظ کوئی دور رس کا
حصہ ہے میں آج اپنی زبان اور اپنے قالب کو بطورِ منگنی کے
لیے ہوئے ہوں (رعایہ) اُنس حاصل ہونا تنہا کی مسافرت
میں ہے اور خلوتِ قرب کی کنجی ہے۔

اے خلوت میں خاموش رہنے والے تیری شانِ اعلیٰ
میں خاموش رہنے میں ہے۔ اے بچے اولاً خلوت ہے۔ پھر
خلوت۔ اولاً گونگاپن ہے پھر گویائی اولاً بادشاہ کی طرف
توجہ و اقبال کرنا ہے ملوک رعایا کی طرف بعض صدیقیں کا قول
ہے کہ محض حلال روزی ریحانیوں میں ہے (یعنی عنایتِ ربی
کی بوسو نگھنے والوں میں) اس سے مقصود یہ ہے کہ توجہ و اقبال

حَتَّى يَكُونَ حَالُكَ فِي الرَّيَاحَيْنِ حَالُكَ
تُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ سِرَّكَ
شَمْسُ مَعْرِفَتِكَ قَمَرُ قُرْبِكَ مِنْ تَرَبُّكَ
الْحَرَامُ عِنْدَ وَجُودِ النَّفْسِ وَالشُّبُهَةُ عِنْدَ
وُجُودِ الْقَلْبِ وَالْحَلَالُ الْطَلْقُ عِنْدَ صَفَاءِ
السِّرِّ هَذَا مِنْ دَرَجَاتِ الْعُقُولِ مَا دَامَ ثُمَّ
نَفْسٌ فَأَنْتَ تَأْكُلُ حَرَامًا وَمَا دَامَ ثُمَّ
قَلْبٌ فَتَأْكُلُ شُبُهَةً وَإِنْ كَانَ ثُمَّ
صَفَاءُ سِرِّ فَأَنْتَ تَأْكُلُ الْحَلَالَ الْطَلْقُ
وَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ عَنْكَ لِمَ
قِيلَ إِنَّ النَّفْسَ لَا مَأْرَأَةَ بِالسُّوءِ لَا تَبَالِي آيَةً
أَكَلَتْ كَالرَّوْجَةِ السُّوءُ تَقُولُ لِرَوْجِهَا اسْرِقِي
وَأَطْعِمِي فِيهِ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ
وَبِهَذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْكَ يَدَايِ الدِّينِ تَرَبَّثَ يَدَاكَ ذَاتُ
الدِّينِ تُعِينُكَ عَلَى مُوَرَاثَةِ خَلْقِكَ النَّفْسُ
كَهَذَا الرَّوْجَةِ بَاطِنُهُ تَرِيدُ أَنْ
تُمَيِّزَ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ إِذَا
حَضَرَ الطَّبَقُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَإِنْ كَانَ
مِنْ كَسْبِكَ تَوَقَّفْ رَاحِسِبْ أَنَّ مَا
خَبِرَ وَمَا طِبَخَ فَتَوَسَّلْ قَلْبِكَ إِلَى
سِرِّكَ وَتَوَسَّلْ سِرِّكَ إِلَى تَرَبُّكَ
عَمَّ وَجَلَّ يُوَجِّهُ الْحَقُّ عَمَّ وَجَلَّ إِلَى
قَلْبِكَ مَلَكًا إِنْ كَانَ حَلَالًا قَالَ لَكَ
كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا مَرَرْنَا كُمُ الْآيَةُ

میں سے ہو جاتا کہ تیری حالت ریحانیوں کی سی ہو جائے۔ وہ
پاک اور ناپاک حلال و حرام میں تمیز کرنے لگے۔ یہ حالت تیرے
باطن کے لیے چراغ تیری معرفت کا سورج تیرے رب تعالیٰ
سے قرب کا چاند ہے۔ حرام غذا وقت وجود نفس کے اور
مشتبہ غذا وقت وجود قلب کے اور حلال محض وقت صفائی
باطن کے ملا کرتی ہے۔ یہ بات عقلوں سے پرے ہے جب
تک وہاں قلب ہے پس تو مشتبہ غذا کھا رہا ہے اور اگر
وہاں باطن کی صفائی ہے پس تو غذاء حلال کا کھانے والا ہے
آپ نے اُن سے راضی ہوا اور اُن کو ہم سے راضی کر دے
فرمایا۔ یہ کیوں ارشاد الہی ہے کہ تحقیق نفس البتہ برائی کا حکم دینے
والا ہے اس لیے کہ وہ کھانے میں اس کی پروا نہیں کرتا کہ کمال
کھا یا مثل بُری مجرور کے جو کہ اپنے فائدے سے کہتی ہے تو چوری
کر اور مجھے کھلا پس یہ مجرور حلال و حرام کے درمیان میں تمیز
نہیں کرتی (یہی حال نفس کا ہے) اور اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وہم نے فرمایا ہے تو دین دار عورت کیا کرتی ہے ہاتھ گردا گرد
ہوں، دین دار عورت تیری امور آخرت پر مدد کیا کرے گی
نفس باطن میں مثل اسی بُری مجرور کے ہے۔ تیرا ارادہ حلال و حرام
کے درمیان تمیز کرنے کا ہے پس تو یہ کیا کر کہ جب کھانے کا طبق
تیرے رو برو حاضر ہوا کرے اگرچہ وہ تیری پاک کاشی سے
ہی ہو تو تو کھانے میں توقف کیا کر یہ خیال کر لیا کہ ابھی روٹی و
سالن پکایا ہی نہیں گیا ہے۔ پس اس حالت میں تیرا قلب
تیرے باطن کی طرف اور تیرا باطن تیرے رب تعالیٰ کی طرف
توسل کرے گا عزوجل اُس وقت حق عزوجل تیرے قلب کی
طرف ایک فرشتہ کو متوجہ کر دے گا اگر وہ طہیق والا کھانا
حلال ہو گا تو فرشتہ تجھ سے کہے گا۔ کھلو من طیبات الایہ

يَتْلُوا هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى قُلُوبِكُمْ عِنْدَ ذَلِكَ كُلِّ ذِي كَلَمٍ كَانَ حَرَامًا وَشَبَّهَهُ قَالَ لَكَ وَكَانَا كُلُّوَا مِنْهَا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَذَلِكَ هُوَ الْحَرَامُ وَلَا تَشْرِبُهُ فَإِنَّ اللَّهَ يُعَوِّضُكَ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ أَوْعَدُ بَيْنَ يَدَيَّ فَضَائِلَهُ وَ قَدَّرَ مُسْتَسْلِمًا حَتَّى يَأْتِيَ يَدُ فَضْلِهِ فَمَدَّ يَدَكَ إِلَى اسْتِيقَاءِ حُظُوظِكَ أَلَمْ تَرَ هَذَا عَمَلُ سَاعَةٍ وَالْوَرَعُ عَمَلُ سَاعَتَيْنِ وَالْمَعْرِفَةُ عَمَلُ الْأَبَدِ إِذَا قَاتَيْنَا أَحْوَالَكَ بِأَحْوَالِكَ مَا تَقَدَّمَ لَمْ نَجِدْ لَكَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا أَطْعَمَتْ نَفْسَكَ فَنَظَرْتُكَ بَلَّغْتَهَا شَهْوَاتِهَا فَاسْتَطَلَّتْ عَلَيْكَ وَكَوَأَتْكَ قَطَعَتْ مَرَادَهَا اسْتَغْلَتْ بِكُسْرِهَا بَلْ بَلَّغْتَهَا شَهْوَاتِهَا وَفَتَحَتْ بَابًا لِشَيْطَانِكَ لِأَنَّ يُلْقِنَهَا التَّمَنَّى مَا لَهَا لِيَبْيَانِ بَلْ يُكْفَى إِلَيْهَا شَيْطَانُ الْجَنِّ لَا يَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا بِشَيْطَانِ الْإِنْسِ إِذَا سَبَقَتْ بِالْفُضُولِ إِنْ أَحْسَمْتَ الْمَادَّةَ وَفَطَمْتَهَا عَنِ الْحَرَامِ وَ الشَّهَوَاتِ الْمُسْتَبْهَاتِ سَكَنْتَ نَائِثَتَهَا لَوْ قَلَّتْ مِنَ الْمُبَاحِ ذَابَتْ عَذَابُ

تم ہماری عطا کی ہوئی پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ وہ اس آیت کو تیرے دل پر پڑھ دے گا اُس وقت وہ کھانا تو کھانا۔ اور اگر وہ حرام و مشتبہ کھانا ہو گا تو وہ فرشتہ تجھ سے کہے گا۔ ولا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه اور تم وہ کھانا نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ہے پس یہ وہ حرام کھانا ہے پس تو اس کے نزدیک نہ چا پس بتحقیق اللہ عزوجل اس کے عوض میں تجھے وہ دے گا جو کہ اس سے بہتر ہو گا۔ تو اس کی تضاد و قدر کے سامنے دست بستہ سر جھکائے بیٹھا رہا کریاں تک کہ اس کے فضل کا ہاتھ اکر تیرے ہاتھ کو نیزے مقدار حصوں کے حاصل کرنے کے لیے اُگے بڑھادے نہ ہر ایک گھڑی کا عمل ہے۔ اور تقویٰ دو گھڑی کا عمل اور معرفت ایشیہ کا عمل ہم جب تیری حالتوں کا اگلے لوگوں کی حالتوں پر قیاس کرتے ہیں تو ہم تجھ میں اُن میں سے ایک چیز بھی نہیں پاتے۔ تو نے اپنے نفس کو کھانا کھلایا پس اُس نے دیکھ لیا کہ تو نے اُس کی خواہشوں کو پورا کر دیا پس وہ تیرے اوپر غالب آگیا اور دست دراز می کرنے لگا۔ اور کاش تو اُس کی مراد کو قطع کر دیتا تو تو اُس کے توڑنے میں مشغول ہوتا ہے بلکہ تو نے تو اُس کی خواہشوں کو پورا کر دیا اور تو نے اپنے شیطان کے لیے دروازہ کھول دیا کیوں کہ شیطان تو اُس کی آرزو و تمنا کی تلقین کیا کرتا ہے نفس کو طاقت بیان نہیں ہے بلکہ اس کی طرف شیطان جن خواہشیں ڈالتا رہتا ہے اور اُس شیطان کو تیرے اوپر بغیر شیطان اُس کے قدرت و قابو نہیں ہوتا ہے۔ جب وہ فضولیات کی طرف سبقت کرتا ہے تو وہ قابو پا لیتا ہے۔ اگر تو اُس کے مارہ کو قطع کر دیتا اور اُس کو حرام اور شبہات و مشبات سے بچا لیتا۔ تو اُس کی آگ بجھ جاتی۔ اگر تو مباح چیزوں کے استعمال میں کمی کرتا تو اُس کی

وَضُرِبَ لَهَا تُخَفُّةٌ الشَّهَوَاتِ مِنْهَا
تَنْبُتُ الشَّجَارُ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ فِيهَا
اسْتَضَاءَتْ ظُلُمَةُ بَاطِنِهَا اِطْمَأَنَّتْ
اِلَى قَلْبِهَا نُودِيَتْ

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي
إِلَى رَبِّكِ الْعَامِ يُبَادِي بِهَا عُنْدَ
النُّوْتِ آيْنَ أَنْتَ مِنْ سِنَابِ الْقُرْبِ
مِنْ مَخْدَعِ الْحَضْرَةِ وَرَأَيْتَهُمْ عِنْدَنَا
لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنِ الْأَخْيَارِ لَا يَصْفُرُ
قَلْبُكَ حَتَّى تَصْفُرَ نَفْسُكَ حَتَّى
تَصِيرَ كَكَلْبٍ أَمْحَابِ الْكَهْفِ تَابِعَهُ
تَرَبَّصْ بِأَبْعَابِ الْقُرْبِ الْقَلْبِ
فِي الْحَضْرَةِ وَهِيَ مُنْتَظِرَةٌ لِخُرُوجِهِ
عَلَيْكَ بِظَاهِرِ الشَّرْعِ عِنْدَ ضَعْفِ
إِيمَانِكَ تَاخُذُ الرَّحْمَةُ بِالْكِتَابِ
وَالسُّنَّةِ حَتَّى إِذَا قَوِيَ إِيْمَانُكَ
عَلَيْكَ بِرُكُوبِ الْعَزِيمَةِ وَالْأَشْرَارِ
إِنْ كَرِهَتْ نَفْسُكَ سِرَّتْ مَعَ الْقَدْرِ
وَوَاقَفَتْهُ قِيلَ لِلْحَلَّاحِ جِئْنِ صُلْبِ
أَوْ صَبِي قَالَ نَفْسُكَ إِنْ لَمْ تُشْغَلْهَا
وَالَا شَغَلْتُكَ كَانَ لِي قَمِيصٌ فِي بَدْوِ
أَمْرِي كَانَ نَاعِمًا أَخْرَجْتُهُ إِلَى
الشُّوقِ مَرَّأً عَدَا لَمْ يَشْرَهْ
أَحَدًا فَصَيَّيْتُ إِلَى الْإِنْسَانِ كَادَهُنَّ عِنْدَهُ
عَلَى دِينَارٍ إِلَى أَنْ جَاءَتْهُ آيَاتُ الْعِيدِ فَإِذَا

فضولیات کاغذہ کچل جاتا اُس کی خواہشیں منتقل ہو جاتیں خوف و
امید کے جھاڑ اُس میں اُگنے لگتے۔ اُس کے باطن کی تاریکی نور
بن جاتی۔ وہ قلب کی طرف اطمینان و سکون پکڑتا۔ اس کو رب تعالیٰ
کی طرف ندادی جاتی۔

اسے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف رجوع کر عافی آدمی
کو موت کے وقت ندادی جاتی ہے تو قرب کے دسترخوان
سے اور مخدع الہی حضوری کے آستانہ سے کہاں دور چلا گیا۔
تحقیق مقررین بارگاہ ہمارے نزدیک التذکرہ گزیدہ و پسندیدہ
لوگوں میں سے ہیں تیرا قلب صاف نہیں ہو سکتا ہے تاوقتیکہ
تیرا نفس صاف نہ ہو جائے اور اصحاب کہف کے کتے کی طرح
تو تابع ذہن جائے۔ تو قرب الہی کے آستانہ کی چوکھٹ پر انتظار
کر قلب حضوری میں آو اور نفس اُس کے نکلنے کا باہر آنے کا
تیرے اوپر منتظر ہو تو اپنے ضعف ایمان کے وقت ظاہر شرع
کو لازم پکڑ قرآن و حدیث سے جو غصتیں تجھے ملتی ہوں اُس
پر حصول قوت ایمانی تک عمل کیے جا۔ یہاں تک کہ جب تیرا ایمان
قوت پکڑ لے تو تو عزیمت و قوت کی سواری کو لازم پکڑ لینا
اگر تو اپنے نفس پر سوار وغالب ہو جائے گا تو تو قضا و قدر کے
ساتھ سیر کرے گا اور تو اُس کے موافق ہو جائے گا منصور
علاج سے سولی دینے کے وقت کہا گیا مجھے وصیت کیجئے
فرمایا تو اپنے نفس کو سنبھال اگر تو اُس کو اپنی خدمت میں نہ لگائے
گا تو وہ تجھے اپنا خادم بنالے گا۔ ابتداء امر میں میرے پاس
ایک بہت عمدہ قمیص تھی میں بارہا اُس کو فروخت کے لیے بازار
لے گیا۔ لیکن کسی نے اُسے خرید نہ کیا پس میں اُس کو ایک آدمی
کے پاس لے گیا اور اس قمیص کو اُس کے پاس ایک دینار کے
بدلے میں گرد کر دیا یہاں تک کہ عید کے دن اُسے پس بیکار وہ

يَذَلِكَ الرَّجُلُ قَدْ جَاءَ بِالْقَبِيصِ قَالَ
 خُذْ لُبْسَهُ وَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِّنَ
 الدُّنْيَا مَا مَتَنَعْتُ فَقَالَ خُذْهُ
 وَلَا مَرْقُتَهُ قَالَ لَمْ مَنِيْ بِلُبْسِهِ
 عِنْدَ ذَلِكَ عَدِمْتُ أَنَّهُ قَسَمِيْ لَا
 تُرْهِدُنِيْ فِيهِ سَأَلَ عَنْ قَوْلِ بَعْضِ
 الْعُلَمَاءِ تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ بِغَيْرِ اللَّهِ
 قَالِي أَنْ يَكُونَ إِلَّا لِلَّهِ فَقَالَ هَذَا
 الْقَوْلُ ثُبُورٌ فِي حَقِّ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ
 لِأَنَّ التَّعَلَّمَ بِغَيْرِ اللَّهِ شُرْكٌ
 وَنَحِيلُهُ عَلَى وَجْهِ آخَرَ أَنْ
 يَكُونَ يُرِيدُ بِهِ الْآخِرَةَ وَهُوَ
 تَقْصُرُ أَيْضًا فَلَمْ يَزَالُوا يَعْمَلُونَ
 بِهِ حَتَّى آتَى بِهِمُ الرَّبُّ وَاللَّهُ وَقَرَّبَهُ
 أَخَذُوا ظَاهِرًا مِّنْ بَاطِنٍ فَزَعَا
 مِّنْ أَصْلِ أَقْعَدُوا عَلَى مَا يَكْدِرُ
 الْعَوَامُّ ثُمَّ خُصُّوا بِطَعَامٍ
 الْفَصْلُ أَكَلُوا أَكَلَتَيْنِ فِي حَالَةٍ وَاحِدَةٍ
 شَاءَ كَوَالِ الْعَوَامِّ فِيهِمَا أُعْطُوا إِذَا
 أَرَادُوا لَا مَرْكَبًا لَهُ مَنْ عَمَّ فَتَبَدُّو
 أَمْرِيْ وَقَعَدَ عَنِّيْ فَهُوَ مُذْنِبٌ إِلَى
 الْحَقِيقَةِ كَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا رَأَاهُ رَأَى
 عَلَى خَرَقٍ عَادَةٍ مِّنَ الْكِرَامَاتِ
 يَقُولُ لَهُ رَأَيْتَ هَذِهِ هَاتِي يَدَكَ فَيُشْرِدُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ لَا يُحَدِّثُ بِهِ حَتَّى السَّمَاوَاتِ

شخص متعین لے کر آیا اور کہا کہ تم اسے لو اور پہنوا اور میں نے
 تمہیں دینا رخصت کر دیا پس میں نے منع کیا پس اُس نے کہا
 لو اور پہنو درنہ میں اُس کو پھاڑ ڈالوں گا۔ پس اُس وقت
 اُس نے میرے لیے اُس کا پہننا لازم کر دیا۔ میں نے یہ جان
 لیا کہ وہ میرے مقدر کا ہے میرا زہد اُس میں نہ چلے گا۔ آپ
 سے بعض علماء کے قول کی نسبت کہ ہم نے علم غیر اللہ کے لیے
 لیکھا پس اُس نے انکار کیا کہ وہ خدا کے سوا اور کسی کے لیے ہو
 وہ تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ سوال کیا آپ نے جواب دیا یہ
 قول اولیاء الہی کے حق میں ہلاکت ہے کیوں کہ غیر اللہ کے لیے
 علم لیکھنا شرک ہے۔ اور ہم اس کو دوسری وجہ پر کہ اُس کی مراد
 یہاں غیر سے اختصار ہو حاصل کر سکتے ہیں اور یہ بھی نقص ہے۔
 پس وہ تیشہ اس علم پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ وہ علم اُن
 کو اللہ کی طرف لے آیا اور اُس سے قریب کر دیا۔ انھوں نے
 ظاہر کو باطن سے فرع کو اصل سے حاصل کیا یہ اولیاء عوام کے
 دسترخوان پر بٹھا دیئے گئے پھر یہ فضل کے طہام کے ساتھ
 مخصوص کر دیئے گئے۔ ایک حالت میں انھوں نے دولقم کھائے
 جو کچھ عوام کو دیا گیا تھا اُس میں بھی شرکت کی جب اللہ تعالیٰ
 تجھ سے کسی امر کا ارادہ کرے گا اُس وقت وہ تجھ کو اُس کے
 لیے آمادہ کر دے گا۔ جس نے میرا ابتدائی حال معلوم کیا اور وہ
 میرے پاس آنے سے بیٹھ رہا پس وہ حقیقۃً گناہ گار ہے۔
 اولیاء اللہ میں سے ایسے شخص تھے کہ جب کوئی دیکھنے والا اُن
 سے کوئی خرقِ عادت کو انتوں میں سے دیکھ لیتا تھا تو آپ
 اُس سے فرمایا کرتے تھے کہ تو نے یہ اسرار دیکھا ہے اپنا ہاتھ لائے
 کھا بعدہ اُس کو قسم دیتے تھے اللہ کو گواہ بناتے تھے کہ اُن کے
 مرنے کے وقت تک اس پر کسی دوسرے کو خبردار نہ کرنا اور

وَسَجَلٌ مِّسْكِينٌ يَعْمَلُ آيَاتًا مَا حَتَّى يَأْتِيَهُ
 سِرٌّ مِنَ اللَّهِ كَيْلًا يُحْدِثُ بِهِ تَهَارًا
 سِدْبَ وَاللَّهُ الرَّجُلُ وَاحِدٌ الْعِلْمُ وَ
 الْكِرَامَةُ شَيْءٌ وَاحِدٌ يَوْمَ صَاحِبِهَا بِالْكَفَانِ
 حَتَّى يَأْتِيَ الْقَضَاءُ وَالْقُدْرُ بِإِظْهَارِ ذَلِكَ
 مَعَ حِفْظِ قَلْبِهِ وَسِرِّهِ مَعَ الْحَقِّ إِذَا
 كَانَ وَقَعَ بِقَلْبِكَ حُسْنُ الدُّنْيَا وَ
 وَزَيْنَتُهَا هَرُولٌ مِنْهَا فَلَا شَكَّ
 أَنَّهَا تَتَّبِعُكَ سُؤْلَ قِيلَ لَهُ الْفُطَامُ
 صَنَّبَ قَالَ عَلَيْكَ لِأَنَّهُ مَا يَصْعَبُ
 الْفُطَامُ إِلَّا عَلَى طِفْلِ لَا يَعْرِفُ إِلَّا
 أُمَّهُ فَحَسْبُ أَمَّا مَنْ عَقَلَ وَ
 عَرَفَ الْغُلَّ وَالشُّرْبَ فَزَهْدٌ فِي
 ذَلِكَ اسْتَبَانَ الْخَاصِرَ مِنْ صَدْرِهِ كَأَنَّهُ
 تَحَرَّمَ إِبْرَءٍ بِاللَّهِ هَرُولٌ وَاقْصِدِ
 الْبَابَ لَعَلَّكَ أَنْ تَكُونَ مِنْ أَوْلِيَاءِهِ
 وَاصْفِيَاءِهِ وَيَحْبِسُهَا عَنْكَ حَتَّى
 يَصْفُرَ قَلْبُكَ عَنْهَا وَيَتَنَحَّى مِنْ
 قَلْبِكَ ذِكْرُهَا وَتَدْوَمُ عَلَى فَوْقِكَ
 حَسْرَتُهَا وَيَقَامُ حُبُّكَ لِلْبَلَاءِ مَقَامُ
 حُبِّهَا حَتَّى إِذَا امْتَلَأَ قَلْبُكَ بِحُبِّ
 رَبِّكَ وَالْأَنْسِ بِهِ وَانْقَطَعَ الْأَلَاتُ
 جِيءَ بِهَا تَحَادُّمَهُ مَعَ دِرْعٍ عَلَيْكَ
 وَحُوسٍ مَعَ حَفْظَةٍ وَهِيَ مَنْزُوعَةٌ
 السُّمُومِ تَأْتِي بِلسَانٍ مُحِيطٍ

اب ایک محتاج مرد چند دنوں عمل کرتا ہے یہاں تک کہ ایک رات
 اُس کو اللہ کے اسرار میں سے کوئی سر معلوم ہو جاتا ہے تو دن میں
 وہ اُس کو وہ کہتا پھر کتاب ہے اچانک وہ سر اُس سے سلب کر لیا جاتا
 ہے قسم بخدا مگر ایک ہے اور علم و کرامت بھی ایک شے ہے صاحب
 علم و کرامت کو چھپانے کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ انصاف قدر
 اس کے اظہار کا (اُس کی حفاظت قلب و سر کے ساتھ معیت الہی
 میں رہ کر) حکم لاتی ہے پس وہ حکماً اظہار کرنے لگتا ہے۔ جب
 تیرے دل میں دنیا کا حسن اور اُس کی زینت موقع پائے تو تو اُس
 سے جلد بھاگ پس بلا شک وہ تیرا بچھا کرے گی۔ آپ سے
 سوال کیا گیا کہ دودھ چھوڑنا سخت امر ہے (یعنی ترک دنیا احوال
 دیا کہ تیرے اوپر کیوں کہ دودھ چھوڑنا اسی بچہ پر دشوار ہوتا ہے
 جو کہ فقط اپنی ماں کے سوا کسی کو نہیں پہچانتا ہے لیکن جو کہ کھانے
 پینے کو جان لیتا ہے اُس کو پہچان لیتا ہے۔ پس وہ اس دودھ
 سے جو کہ ایسے فتنے سے نکلے جس میں گویا سوئی کے سے سوراخ
 ہیں بے رستی کرتا ہے۔ تو اللہ کی طرت دوڑا اور اُس کے دروازہ
 کا قصد کر ہو سکتا ہے کہ تو راہِ روا صفا میں سے ہو اور اُس کو
 تجھ سے اُس وقت تک روکا جا رہا ہو کہ تیرا قلب دنیا سے
 صاف ہو جائے اور تیرے قلب سے اُس کی یاد چلی جائے
 اور تیرے جدا ہو جانے پر اُسے ہمیشہ حسرت رہے اور تیری
 شاہی محبت اُس کی محبت کی جگہ پر آجائے یہاں تک کہ جب
 تیرا قلب تیرے رب کی محبت سے بھر جائے گا اور اُس سے
 مانوس ہو جائے گا اور تمام ذریعہ اور اکر منقطع ہو جائیں گے۔ تو
 دنیا تیرے روبرو خام بنا کر تیرے واسطے ذرہ اور چوکیداروں
 اور مخالفین کے ساتھ اس حالت میں کہ اُس سے زہر علیحدہ کر لیا
 گیا ہو گا لائی جائے گی وہ محبت والی زبان سے تیرے پاس آکر

کے گی تیرا مقدر حصہ ہر لحظہ فلاں موضع میں اور فلاں موضع میں ہے
فلاں کی لڑائی تیرے حصہ میں ہے۔ ہر لحظہ زیادہ چاہو کسی میں رہتی
ہے۔

اے عراق والو اے دنیا کی حکومت والو اے دنیا کے
بادشاہو! اے دنیا کے لباس ولایت والو میرے پاس ہیبت
سے کپڑے ہیں جو نسا چاہو پین لو پس تم میرے بارہ میں
سلامت روی کو اختیار کرو یا میں تمہارے پاس ایسا لشکر لے
کر آؤں جس کا تم مقابلہ نہ کر سکو والسلام چھوڑنا زہر ہے اور کچڑنا
معرفت۔ انگوں کے اقبال کو چھوڑ کر شخص ان میں کا شیخ زمانہ تھا۔
اور زہاد عارف کا غلام ہے جب تک کہ اُس میں دنیا اور
مافیہا اور آخرت کی بہتری میں سے کچھ ہو اور آخرت بھی
ایک قسم کا طبیعت و خواہش کا بقید ہے آیا تیرے پاس ایسا چھوڑ
دینا ہے۔ پس اگر زہاد کا قلب وہ چیزیں لینے لگے جس کو کعارف
لیتا ہے اور یہاں تک نوبت پہنچ جائے کہ تمام لذتیں اُس
کے قلب سے جاتی رہیں اور اُس درخت کا بیج اُس کی جڑوں
کے قلع سے ہو جائے تو زہد ختم ہو جائے گا۔ معرفت اُجائے
گی کہ درخت چلی جائے گی صفائی اُجائے گی معرفت میں استغراق
حاصل ہو گا حق سبب کا پیدا کرنے والا اُجائے گا سبب منقطع
ہو جائے گا اُس وقت اُس کی طرف ثبات واستقامت رجوع
کرے گی اور وہ اسانہ الہی کے دروازہ پر بیٹھ جائے گا حق کو
اچھے کاموں کا حکم دے گا اور اُن کو بُرے کاموں سے روکے
گا۔ تیرے گناہ تیرے ساتھ تعلق ہو رہے ہیں دشمن تاک لگا
رہے ہیں۔ اگر تو دشمنوں کو خوار و ذلیل کرنا چاہتا ہے پس ابھی
تو بر کرے اور اپنی آخرت میں مشغول ہو جا۔ اللہ تیرے اوپر گواہ
ہے اور وہ جہاں کہیں بھی تو ہو تیرے ساتھ ہے ابن عطاء علیہ الرحمہ دعا

تَقُولُ قَسَمُكَ كُلَّ لَحْظَةٍ فِي الْمَوْضِعِ
الْفُلَانِي وَالْمَوْضِعِ الْفُلَانِي رَبَّنَا فَلَا تَنْ
قَسَمُكَ كُلَّ لَحْظَةٍ فِي رِيَاكَ دَرَّةٌ تَمْلِكُ
يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ يَا أَهْلَ مَمْدُكَةَ
الدُّنْيَا وَمَمْدُكَهَا وَمَلَا يَسْهَأُ وَلَا يَتَهَأُ
عِنْدِي نِيَابٌ مَعْلَقَةٌ فِي بَيْتِ آيَتِهَا
شَدَّتْ يَكْسَتْ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّلَامَةِ فِي
أَوَائِتِكُمْ بِجُودٍ لَا قَبْلَ لَكُمْ بِهَا
وَالسَّلَامَةُ التَّرُكُ مِنْ هَذَا وَالْأَحَدُ
مَعْرِفَةُ دَعَا يَا قَاوِيلَ مَنْ تَقْدَمَ كُلُّ
وَاحِدٍ شَيْئُهُ مِنْ مَآئِنِهِ وَالْزَّاهِدُ غَلَامُ
الْعَارِفِ مَا دَامَ ثَمَّةٌ تَوْعُ خَيْرٍ مِنَ الدُّنْيَا
وَمَا فِيهَا وَالْآخِرَةُ تَوْعُ بَقَايَا طَبَعٍ وَهَوَى
أَعْنَدَكَ ذَلِكَ التَّرُكُ فَإِنْ أَخَذَ قَلْبُهُ
مَا يَأْخُذُكَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ الْكُلُّ عَنِ
الْقَلْبِ وَالْفَتَاةُ بِعُرُوقِهِ انْتَهَى الزَّهْدُ
جَاءَتْ السَّعْرَةُ جَاءَ الصَّفَاءُ ذَهَبَ
الْكِبَرُ جَاءَ الْغَرَقُ جَاءَ الْحَقُّ جَاءَ
الْمُسَيِّبُ انْقَطَعَ السَّبَبُ حِينَئِذٍ يَرْجِعُ
الْثَبَاتُ إِلَيْهِ وَيَقْعُدُ عَلَى بَابِ دَارِهِ
يَأْمُرُ الْخَلْقَ وَيَنْهَاهُمْ تَتَعَلَّقُ يَكُ
مَعَاصِيكَ الْأَعْدَاءُ يَشْتَقُونَ إِنْ أَرَدَتْ
أَنْ تَرَعَهُ الْأَعْدَاءُ فَتَبِ الْأَنْ وَاشْتَنَلُ
بِأَخْرَافِكَ اللَّهُ عَلَيْكَ شَاهِدٌ وَهُوَ مَعَكَ
أَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ كَانَ ابْنُ عَطَاءٍ يَدْعُو

اللَّهُمَّ ارْحَمْ غُرَبَاتِي فِي دُنْيَايَ الْمَوْتِ
مَوْتَانِ مَوْتُ الْمَرَامِ وَهُوَ مَوْتُ الْمُعْهُودِ
وَمَوْتُ الْخَوَاصِ وَهُوَ مَوْتُ الْأَهْرِيَّةِ
وَالْتَّفُوسِ وَالطَّبَاعِ وَالْعَادَاتِ فَيَحْيِي
الْقَلْبَ فَإِذَا جِئْتُ الْقَلْبَ جَاءَ الْقُرْبُ
جَاءَتْ الْحَيَاةُ الدَّائِمَةُ حَيَاتِي
يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذِكْرِ الْمَوْتِ
فِي بَاطِنِهِ نَفْسٌ يَخْصُهُ وَظَاهِرُهُ
يُذَكِّرُ النَّاسَ بِالْمَوْتِ وَيَذَكِّرُ
هُوَ مَعَهُمْ حُكْمًا ظَاهِرًا أَمْرًا
ظَوَاهِرًا كَمْ تَشْهَدُ يَا لَوْحَدَانِيَّةُ وَبَوَاطِنُكُمْ
يَا لَعَكْسٍ مِنْ ذَلِكَ أَمْرًا وَجُوهَكُمْ إِلَى الْكَعْبَةِ
وَقُلُوبُكُمْ إِلَى الدَّرْهِمِ وَالْبَيْتَانِ مَنْ
خَافَ أَذْلَجَ أَبْنِ الْخَوْفِ اللَّهُمَّ خَلَا صَابِقًا
شَيْطَانِ الْقَلْبِ الْمُنْفِرِ فِي الْخَلْقِ فِي أَرْضِ
اللَّهُ ظَاهِرًا مَكْتُوفًا بَيْنَ يَدَيْهِ مَتَى ذَكَرْتَهُ
فَأَنْتَ مُحِبٌّ فَإِذَا اسْمَعْتَ ذِكْرَكَ كَأَنَّكَ
تَأْتِبُ فَإِذَا ذَكَرَكَ لَكَ فَأَنْتَ مُحِبُّوبٌ مَتَى
ذَكَرْتَهُ بِلِسَانِكَ فَأَنْتَ تَأْتِبُ فَإِذَا ذَكَرْتَ
بِقَلْبِكَ فَأَنْتَ سَائِلٌ فَإِذَا ذَكَرْتَ بِسِرِّكَ
فَأَنْتَ عَارِفٌ يَتَّبِعُ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَضْحَبُ
الصَّالِحِينَ إِلَّا بَعْدَ تَهْدِيبِ أَخْلَاقِكَ الشُّعُورِ
الْأَمَادُ مِنْ تَغْيِيرِكَ لِقَمَّةً وَحَرَقَةً فَلَا تَمُجِّمُ
فَإِنَّ قَسَادَ لَكَ فِي صُحْبَتِهِمْ يَغْلِبُ عَلَى
صَلَاحِكَ دَعَمَ عَنْكَ هَذِهِ الرَّغُونَاتِ

کیا کرتے تھے الہی میری غربت پر دنیا میں رحم کر موت کی دو قسمیں
ہیں۔ ایک عوام کی موت جو کہ معمولی روزمرہ ہے۔ اور ایک خواص کی
موت اور وہ خواہشوں اور نفسوں اور طبیعتوں اور عاداتوں کا مرجانا
ہے اس موت سے قلب زندہ ہوتا ہے پس جب قلب زندہ
ہو گیا۔ قرب الہی مل گیا ہمیشہ کی زندگی آگئی۔ اس کے اور موت کے
ذکر کے درمیان میں پردہ ڈال دیا جاتا ہے اس کے باطن
میں ایک ایسی چیز آجاتی ہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے
اور اُس کا ظاہر دوسرے آدمیوں کو موت کی یاد دلاتا رہتا ہے اور
وہ اُن کے ساتھ حکم ظاہری کو یاد کرتا رہتا ہے۔ میں تمہارے
ظاہر کو دیکھتا ہوں کہ وہ وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں اور تمہارے
باطن اس کے برعکس ہیں اسی وجہ سے میں تمہارے چہرہ کو کعبہ
کی طرف اور تمہارے قلب کو درہم و دینار کی طرف متوجہ دیکھ
رہا ہوں جو خوف کرتا ہے اندھیرے سے چل دیتا ہے۔ خوف
کہاں ہے۔ الہی میں غلامی طلب کرتا ہوں۔ جو قلب مطلق الہی میں
زمین پر بیٹھا و فرد ہوتا ہے شیطان اُس کے روبرو مشین بندھا ہوا
ما بعد از فرمانبرداری کرتا ہے جب تک تو خدا کو یاد کرے گا۔
پس تو محب ہے پس جب تویر سے گا کہ وہ تجھے یاد کرتا ہے
پس تو محبوب ہے جب تو اُس کی اپنی زبان سے یاد کرے گا
پس تو تائب ہے پس جب تو اُس کو اپنے قلب سے یاد کرے
گا پس تو سالک ہے پس جب تو اُس کو اپنے باطن سے یاد کرے
گا پس تو عارف ہے۔ سچ پر لازم و متعین ہے کہ جب تک تو اپنے
برے اخلاق کو درست نہ کرے صالحین کی صحبت میں نہ بیٹھے
اور جب تک تجھے ایک نوالہ اور ٹکڑا در بدر پھرتا رہے پس
تو اُن کی صحبت میں نہ جا کیونکہ اس حالت میں تیری قربانی ان کی صحبت میں
تیری اصلاح پر غالب ہوگی۔ تو ان رعوتوں کو چھوڑ دے

اور غیر اللہ کو دوست نہ بنا اور نہ اس کے غیر سے دوستی کر اور نہ اس کے غیر کی مصاحبت میں رہ تیرے اوپر بیٹھنا کار ہے۔

اے سب نبیوں سے زیادہ نصیحت اے احق کیا تجھے مجھ سے زیادہ یہودی و نصرائی پسندیدہ ہے۔ وہاں خراسان سے اُسے گا اُس کا ظاہر ستھرا ہو گا اور تجھ پر علم کا انظار کرتا ہو گا۔ کیا وہ برہنہ تیرے تجھ سے زیادہ محبوب ہے۔

اے اللہ کے بند و خیر دار ہو جاؤ تم بھی کسی کی زندگی کی طرف اور ایسے چتر کی طرف جو کبھی خشک نہ ہو گا ایسے دروازہ کی طرف جو کبھی بند نہ ہو گا اور تم ایسے سایہ کی طرف بڑھو جس کے لیے زوال نہیں ہے ایسے چل کی طرف دوڑو جو کبھی کم نہ ہو گا۔ اس کی مراد اللہ ہی جانتا ہے۔

اے شہوتوں اور لذتوں کے تربیت یافتہ۔ اسے خواہشوں کے پلے ہوؤ! بھلائی اس کے اسوای میں ہے۔ تو ہمارے ارادہ کی پجائی کی آگ میں جل۔ تمام پردوں اور دروازوں کو توڑ دے گا پس ہمارے اور تیرے درمیان میں کوئی حجاب باقی نہیں رہے گا تو اس کو ایسے ہی دیکھنے لگے گا جیسے کہ تو ہم کو دیکھتا ہے۔ اس وقت مقصودات میں مشغول ہو نا مفید ہو گا۔

اے ولایت کے دعوے دار تو ولایت کا مدعی نہ بنی کیوں کہ یہ ایسا علم ہے جو کہ خود تیرے سر پر چڑھ کر پھلے گا بوجہ دے گا۔ نہ اکر نے والا تیرے اوپر نہ اکرے گا۔ ولایت افعال میں نہ اکر افعال باطن کی بنیاد ہے اور اس کی عمارت قلب کا متصل ہو جانا ہے اُس کی کنجیاں ایمان ہے۔ اور اس کی حقیقت سے تیرے پاس کچھ خبر نہیں ہے تو اُس کے بعض پیکتا اور اطمینان والے بندوں کے دامن و نقسوں سے وابستہ ہو جا اور اُن سے ایک لقمہ طلب نہ کرنا کہ وہ تجھ کو اس بات پر قدرت دیں کہ

وَلَا تُؤَاوِدْ غَيْرَكَ وَلَا تَصْحَبْ غَيْرَكَ وَلَا تُصَافِيَ غَيْرَكَ شَوْهَةً عَلَيْكَ .

يَا أَحَبُّتَ الْخَبِيثَ يَا أَحْمَقُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنِّي دَجَالٌ يَا قِيٌّ مِنْ خُرَاسَانَ يَنْظِفُ ظَاهِرَهُ وَ يَتَّقِفُهُ عَلَيْكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنِّي .

يَا عِبَادَ اللَّهِ أَكَا هَلَكْتُمْ إِلَى حَيَلَةٍ دَائِمَةٍ إِلَى مَعِينٍ لَا يَنْصُبُ أَبَدًا إِلَى بَابٍ لَا يَغْلُقُ أَبَدًا هَلَكْتُمْ إِلَى ظِلٍّ لَا يَزُولُ إِلَى شَجَرَةٍ لَا يَنْقُصُ لَا تَعْلَمُوا تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ

يَا تَرْبِيَةَ الشَّهَوَاتِ وَاللَّذَاتِ يَا تَرْبِيَةَ الْهَوَى الْخَيْرِ فِيهَا وَمَا ذَالِكُ احْتِرْقُ بِنَارِ صِدْقٍ إِمَّا ادْتِنَا تَخْرُقُ الْحُجُبَ وَالْأَبْوَابَ فَلَا تَبْقَى بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ حِجَابٌ تَرَاكَ كَمَا تَرَانَا حِينَئِذٍ التَّلْبَسُ بِالْأَفْسَامِ .

يَا مَدَّعِي الْوَلَايَةِ لَا تَدَّعِي إِلَاقَهُ عِلْمُكَ يَنْشُرُ عَلَى رَأْسِكَ مُنَادٍ يَأْذِي عَلَيْكَ الْوَلَايَةُ أَفْعَالٌ لَا أَقْوَالُ بِنَاءٌ بَاطِنٌ وَ عِمَامَةٌ اتِّصَالُ الْقُلُوبِ مَقَاتِلُهَا الْأَيْمَانُ حَقِيقَتُهَا لَيْسَ عِنْدَكَ مِنْهَا خَبَرٌ تَعْلُقُ بِذَيْلِ بَعْضٍ مُفَرِّدٍ بَعْضُ نَفُوسٍ عِبَادِهِ الْمُطْمَئِنَّينَ وَلَا تَطْلُبُ مِنْهَا لِقْمَةً لِيَسْمَكُنُوكَ

مَنْ لُبِسَ أَشْوَابَهُمْ وَالْوُحُوفِ بَيْنَ
 أَيْدِيهِمْ حَتَّى إِذَا دُمَّتْ عَلَى ذَلِكَ
 لَعَلَّهُ يُقَرَّبُكَ وَيُكَيِّسُ بَعْضَ خَلْقَانِ
 كَلِمَاتِهِ وَيُطْلِعُكَ عَلَى بَعْضِ أَحْوَالِهِ
 يُشَبِّتُ بِجَاشِدٍ وَيُطَيِّبُ مَقَامَكَ حَتَّى
 رَأَيْتَ مَوَارِدَ الْحَقِّ إِلَى قَلْبِكَ غَرَضُ
 عَيْنِيكَ وَاحْتِبَائِي لَا تُفْشِ إِلَى الْغَيْرِ
 سِرَّهُ وَوَارِدَ الْحَقِّ يَأْتِي قُلُوبُهُمْ عَلَى
 اخْتِلَافِ أَحْوَالِهِمْ وَمَقَامَاتِهِمْ
 تَتَغَيَّرُ طَوَائِفُهُمْ لِتَغْيِيرِ بَوَاطِنِهِمْ وَ
 يَحْتَاجُ الْمُرِيدُ الْمَطْلِبُ عَلَى أَسْرَارِهِمْ
 أَنْ يَكُونَ أَعْيُنُ أَمَمٍ سَكْرَانًا حَتَّى
 إِذَا ظَهَرَتْ نِجَابَتُهُ عِنْدَكَ وَتَحَقَّقَ
 أَدَبُهُ يَكْتُمُ سِرَّهُ لَعَلَّهُ يَكْسُو قَلْبَهُ
 بِبَعْضِ ثِيَابِهِ يَدْعُو اللَّهَ يَطْهَرُ سِرَّهُ
 قَلْبِهِ بِمُؤَشَّعٍ بَيْنَ نَوِيٍّ مَعَ
 مُؤَسِّي صَلَوةٍ اللَّهُ عَلَيْهَا.

تو اُن کے کپڑے پہن سکے اور اُن کے روبرو کھڑا رہ سکتا ہے۔ ممکن
 ہے کہ جب تو اس حالت پر ہمیشگی اختیار کرے تو وہ تجھے اپنے
 سے قریب کر لے اور تجھے بعض گزریاں اپنے کلمات کی بنا پر
 اور تجھے اپنے بعض حالات پر مطلع کر دے تیرے قلب کے جوش
 کو ثابت قدمی دے اور تیرے مقام کو پاکیزہ کر دے۔ اس حالت
 میں جب تو اپنے قلب کی طرف موارِدِ حق کو دیکھنے لگے تو اپنی دونوں
 آنکھوں کو بند کر لینا اور اُن کو مغنی رکھنا کسی غیر کو اُس کے سر پر اطلاع
 نہ دینا۔ موارِدِ حقِ قلوب پر اُن کے حالات و مقامات کے اختلافات
 کے موافق نازل ہوا کرتے ہیں ان لوگوں کا ظاہر ان کے باطنوں
 کے تغیر کے واسطے متغیر ہوتا رہتا ہے۔ جو کوئی ان کا مرید ان کے
 اسرار پر خبردار ہو جائے وہ اس بات کا محتاج ہے کہ اندھا
 بہر انشاء والا بن جائے۔ اس کے شیخ کو جب اُس کی نجابت ظاہر
 ہو جائے گی اور اُس کا ادب متحقق ہو جائے گا کہ وہ ان کے مجید
 کو چھپاتا رہا ہے کیا عجب کہ وہ اس مرید کے قلب کو اپنے بعض
 کپڑے پہنا دے اس کے لیے اللہ سے اُس کے طہارت
 قلب کی دعا کرے جیسا کہ رُشع ابنِ نون علیہ السلام کا موسلی علیہ
 السلام کی معیت میں حال ہوا کہ خدمت کرتے کرتے پیغمبر
 ہو گئے۔

يَا غَلَامَ مَا لَيْسَ فِي مَلِكِكَ فَهُوَ خَارِجٌ
 عَنْ مَمْلُوكِيكَ لَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يَكُونَ لَكَ أَوْ
 لِغَيْرِكَ مَعْنَاهُ إِمَّا أَنْ يَكُونَ قَسْمُكَ أَوْ قَسْمُ
 غَيْرِكَ فَإِنْ كَانَ لَكَ فَسَوْفَ يَأْتِيكَ وَأَنْتَ تَأْتِيهِ فَهَذَا
 النَّعْبُ الَّذِي يَقْصُصُ فِيهِ دُنْيَاكَ لِمَا دَاوَأْتَهُ دُمَّتْ عَلَى
 سَعَاءِ الْعِلْمِ وَمُصَاحَبَةِ أَهْلِ الدِّينِ وَالْمَعْرِفَةِ وَالتَّفَكُّرِ
 فِيمَا هُوَ أَلْتَّسَهَّلَ عَلَيْكَ تَزَكُّ الْأَسْبَابِ وَالْأَدْبَابِ

اے غلام جو چیز تیری ملک نہیں ہے پس وہ تیری حکومت
 سے خارج ہے۔ ایسی چیز دو حال سے خالی نہیں یا وہ تیرے
 لیے ہوگی یا تیرے غیر کے لیے یعنی یا تو وہ تیرے مقدر حصہ
 کی ہوگی یا تیرے غیر کے حصہ کی پس یہ تعب و مشقت جو کہ تیرے
 دین میں کمی کر رہی ہے کس لیے ہے اگر تو عملی باتوں کے سننے اور
 الِ دین و معرفت کی مصاحبت میں اور آنے والی چیز کے تفکر میں
 ہمیشگی کرے گا تو تیرے اوپر سببوں اور ارباب کا چھوڑ دینا ناممکن

تَرْكُ الْعَمَلِ لِلْخَلْقِ بَعْدَ الْإِحْلَاصِ دِيَانَةً
أَمَّا إِذَا تَرَكَ عِنْدَ رُؤْيَا الْخَلْقِ لِيُظْفَرَ
بِالْإِحْلَاصِ فَيُزْجَى لَهُ مَا دُمْتَ مُرِيدًا
فَعَلَيْكَ بِسَلَامَةِ هَذِهِ الْحُكْمِ لَعَلَّ عَمَلَكَ
يُؤْصِلَكَ إِلَى الْعِلْمِ يَسْتَعْمِلُ قَلْبَكَ وَ
جَوَاهِرَكَ وَ يَسْتَرْكَ يَا مُرْكَ الْعِلْمِ وَ
يَنْهَالَكَ اللَّهُمَّ مَا مَتَّالًا لَا مَنْ يُرِيدُكَ
وَلَكِنَّ الْأَفَاتِ تَمْنَعُنَا عَنْكَ أَوْ أَمِيرُ
اللَّهُ

ہو جائے گا۔ اخلاص کے بعد خلق کے لیے عمل کا چھوڑنا یا رہے
لیکن رویت مخلوق کے وقت حصول اخلاص کے لیے عمل کا چھوڑنا
فتح مندی حاصل کرنے کے لیے پس قابل امید ہے کہ وہ بیان
ہو جب تک تو مرید رہے اس حکم کو لازم پکڑنا شاید کہ تیرا عمل تجھ
کو علم تک پہنچا دے کہ وہ تیرے قلب اور اعضا اور باطن سے
عمل کرانے لگے۔ علم ہی تجھے حکم دے گا اور وہی نواہی سے تجھے
روکے گا الہی ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو کہ تیرا خواہش مند
نہ ہو اور لیکن امتیں ہم کو تجھ سے روکتی رہتی ہیں۔ اور
امراہی۔

دَيْنٌ عَلَيْكَ فَإِنْ أَخَّرْتَ مَعَ قَدْرِكَ
ظَلَمْتَ وَإِنْ تَرَكَتَ كَفَرْتَ خُذْ مِنَ الدُّنْيَا
بِقَدْرِ حَاجَتِكَ لَا لِلْعِبِّ وَالْإِسْتِكْشَافِ
إِذَا تَحَقَّقَ إِسْلَامُكَ بِالتَّسْلِيمِ وَسَلَّمْتَ
نَفْسَكَ إِلَى يَدِ قَدْرِهِ أَوْ لَا كَسَا قَلْبَكَ
ثُمَّ كَسَا ظَاهِرَكَ وَبَاطِنَكَ وَتَمَوْتُ فِي
يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ يُحْيِيكَ ثُمَّ يُخْرِجُ
مِنْكَ النِّبَايَةَ وَالْكَدُّ وَمَاتِ كُلُّمَا
رَأَى الْحَقُّ عَاشَ وَإِذَا رَأَى الْخَلْقَ
فَاتَ وَإِذَا رَأَى الْخَلْقَ افْتَقَرَ وَذَلِكَ
وَهَآنِ ابْتَلَعَتْهُ الْعَادَةُ فَكَذَا رَأَى
الْحَقُّ عَاشَ وَانْتَعَشَ وَامْرُ تَفَعَّمَ
غَابَ عَنِ الْخَلْقِ وَ عَنْ نَفْسِهِ عَنْ
وُجُودِهِ عَاشَ مَعَ الْحَقِّ وَمَاتَ
عَنِ الْخَلْقِ كِتَابُ التَّوْحِيدِ الْقَادِقِينَ
كُلُّمَا جَاءَهُمْ مُرِيدٌ يَا مُرُودُهُ

اسے مخاطب تیرے اوپر فرض میں اگر باوجود قدرت
تو ان کے ادا کرنے میں تاخیر کرے گا اور اگر تو انہیں چھوڑ دے
گا تو تو کفر کرے گا۔ تو دنیا سے بے مقدار اپنی حاجت کے لیے
کھیل کو داور کثرت مال کے خیال سے نہ لے جب تیرا اسلام تسلیم
کی شان کے ساتھ متحقق ہو جائے گا اور تو اپنے نفس کو تقدیر کے
ہاتھ میں حوالہ کر دے گا۔ پس وہ اولاً تیرے قلب کو طاعت خالص
پہنچا دے گا پھر تیرے ظاہر اور باطن کو راستہ کر دے گا اور
تو ایک دن میں بار بار مرے گا اور زندہ ہوتا رہے گا وہ زندہ کر
کے تیرے قلب سے خباثتوں اور کدورتوں کو نکال دے گا۔
جی اٹھے گا اور جب وہ خلق کو دیکھے گا مر جائے گا اور جب خلق پر
اُس کی نگاہ پڑے گی محتاج ہو جائے گا اور ذلیل و درسا ہو گا۔
مادت اُس کو نگل لے گی۔ پس جب وہ حق کو دیکھے گا زندہ ہو گا
اور حرکت کرنے لگے گا اور اٹھ بیٹھے گا مخلوق سے اپنے نفس و
وجود سے غائب ہو جائے گا حق کے ساتھ زندہ رہے گا اور
مخلوق سے مر جائے گا پھر مریدین کے فرائض ہیں۔ جب
کوئی مرید ان کے پاس آتا ہے وہ اُس کو خود ننا کا حکم دیتے ہیں

بِالْمَحْوِ يَمْحُو الْخَلْقَ وَالتَّقْسِ ثُمَّ يَمْحُو
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ فَإِذَا هَذَا قَدْ مَقْلَبُ
الْحَقِّ يُقَالُ لَهُ كَيْفَ يَشَاءُ إِذَا مَرَّتْ
الْتَّرْقَى إِلَى هَذَا الْمَقَامِ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ الْحَرَامِ
وَالشُّبْهَةِ حَتَّى إِذَا أَتَاكَ ذَلِكَ فَعَلَيْكَ بِتَرْكِ
الْحَلَالِ الْمُشْتَرِكِ ثُمَّ عَلَيْكَ بِتَرْكِ الْمُبَاحِ
ثُمَّ عَلَيْكَ بِالْحَلَالِ التَّطَلُّقِ وَهُوَ إِجْمَاعُ الْحُكْمِ
وَالْعِلْمِ إِجْمَاعُ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ هُوَ مَا
لَا يَدْخُلُ فِي يَدِ الْمَمْلُوكَةِ كَمَا فِي الْبَرَاءَةِ وَ
الصَّحَارَى وَالسَّوَاوِلِ يَأْتِيكَ وَأَنْتَ تَأْتِي
تَفْتَحُ عَيْنِي قَلْبِكَ تَرَى حَوْلَكَ الْمَلَائِكَةَ
وَأَرْوَاحَ النَّبِيِّينَ وَالْعِلْمُ يُفْتِيكَ يَتَنَاوَلُهُ
يَضُمُّنَ لَكَ سَلَامَةَ الْقُرْبِ قُفْ فَأَمْرًا عَنِ
الْخَلْقِ لَا خَوْفَ وَلَا مَرَجَاءَ هُمْ وَلَا مَدْحُومُ
وَلَا ذَمُّهُمْ وَلَا صُورُهُمْ وَلَا مَعْنَاهُمْ
تَأْتِيكَ مِنَّةُ اللَّهِ يَا لِدُنْيَاكَ ثُمَّ يَا تَيْتِكَ
الْقُرْبُ وَالْإِنْفَاءُ دَوَامُ الصُّحْبَةِ وَالْبُعْدُ
عَنِ الْخَيْفَةِ وَالْفَنَاءُ عَنِ الْوُجُودِ أُطْلُبُوا
الْمَحْوَ بَعْدَ الْإِثْبَاتِ وَالْعَدَمَ بَعْدَ الْوُجُودِ
الْقُرْبَ بَعْدَ الْبُعْدِ وَالصَّفَاءَ بَعْدَ الْكُدْرِ
وَالْوَصْلَ بَعْدَ الْقَطْعِ وَالِلْقَاءَ بَعْدَ الْبُعْدِ
صَحَّةَ الْقَلْبِ بِلَا لِسَانٍ صِحَّةَ الْبَاطِنِ بِلَا
قَلْبٍ صِحَّةَ السِّرِّ بِلَا وَجُودٍ هَذَا لِكُلِّ أُولَايَةٍ
بِذَلِكَ الْحَقِّ إِذَا شَاءَ أَشْرَكَ إِلَى الْخَلْقِ وَبِهِ
الْعِبَادَةُ أَصْلَحَ وَبِهِ قَرَّبَ -

اولاً خلق و نفس نے فنا کرنے کا پھر دنیا و آخرت سے محو و فنا پر بس
اس کے لیے یہ محویت تمام ہو جاتی ہے پس مقلب القلوب اُس کو
جیسا چاہتا ہے لوٹ لوٹ کرتا رہتا ہے جب تو اس مقام
کی طرف ترقی کا قصد کرے پس تو حرام و مشتبہ چیزوں کے چھوڑنے
کو اپنے اوپر لازم پکڑ پھر جب یہ مرتبہ تمام ہو جائے تو تو مشترک
حلال کے چھوڑنے کو لازم پکڑ پھر مباح کے چھوڑنے کو پھر محض
حلال کو اپنے اوپر لازم کرے اور وہ حکم و علم کا اجماع ہے اور وہ
ظاہر و باطن کا اجماع ہے جو کہ کسی کے دست ملکیت میں نہ ہو مثلاً
وہ چیزیں جو کہ جنگلوں اور بیابانوں اور کناروں پر ہیں تیرے پاس
رزقِ حلال سمونے میں آجائے گا تو اپنے قلب کی آنکھیں کھول
گیا اپنے گرد اگر ملائکہ اور ارواحِ انبیاء کو کھڑا دیکھے گا اور علم تجھے
اُس کے کھانے کا نٹوے دے گا تیرے لیے سلامتی قرب کا
ضامن بن جائے گی تو مخلوق سے خالی و فارغ ہو کر کھڑا ہو جائے
اُن کا خوف ہو اور نہ اُن سے امید اور اُن کی تعریف اور برائی
اور نہ اُن کی صورتوں پر نظر اور نہ اُن کے معنوں پر نگاہ۔ اُس وقت
احسانِ الہی خوش عیشی و زندگی کا پیغام لائے گا۔ پھر تجھے قرب و
امیری و دوامی صحبت اور خلق سے دوری اور وجود سے فنا
حاصل ہو جائے گی تم بعد اثبات کے محو کو اور بعد وجود
کے عدم کو اور بعد دوری کے قرب کو اور بعد میلے پن کے
صفائی کو اور بعد قطع کے وصل کو اور بعد دوری کے ملاقات کو
طلب کیا کرو قلب کی صحت و درستی بغیر زبان کے ہے باطن
کی درستی بغیر قلب کے اور سر کی درستی بغیر وجود کے۔ یہاں الہی
کی ولایت ختم ہے جب چاہے گا اُس کو مخلوق کی طرف اٹھا
کر کھڑا کر دے گا اور اُس سے اپنے بندوں کی اصلاح فرمائے گا
اور اسی کی وجہ سے اپنے سے نزدیک کر لے گا۔

يَا بَاطِلُ يَا هَوَسُ اقْطَعِ الْأَسْيَابَ وَ
 اخْلَعْ الْأَرْبَابَ وَقَدْ وَصَلْتَ مَا تَرَكْتَ
 يَسْتَقْبِلُكَ هُنَاكَ كُلُّ طَعَامٍ عَلَى طَبَقٍ
 الْطَبِيبُ فِي دَارِ الْمُحْبُوبِ فِي دَارِ الْقُرْبِ
 قَامَ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ مَسْأَلَةً قَالَ لَهُ
 أَمْسِكْ أَمْرِي سَوْأَكَ يَخْرُجُ مِنْ طَبْعِكَ
 وَنَفْسِكَ لَا تَخَاطِرَ مَعِيَ أَنَا سَيِّفٌ أَنَا
 قَتَّالٌ وَيَحْذِرُكُمْ اللَّهُ نَفْسَهُ أَمَا أَنْتَ يَا
 عَامِي فَيَحْذِرُكَ اللَّهُ عَذَابَهُ وَأَنْتَ يَا
 خَاصُّ فَيَحْذِرُكَ اللَّهُ نَفْسَهُ يَا خَاصُّ الْخَاصِّ
 يُحَذِّرُكَ اللَّهُ بِهِ تَقْذِيبَاتِهِ يُحَذِّرُكَ يَا
 عَامِي أَنْ يَأْخُذَ سَمْعَكَ وَبَصَرَكَ وَقَوَاكَ
 وَمَالَكَ وَأَهْلَكَ ثُمَّ يَنْقَلِبُ إِلَى الْآخِرَةِ
 فَتَوَّأْ أَخْذَكَ يَا خَاصُّ الْخَاصِّ
 يُحَذِّرُكَ مِنْهُ فَكُنْ عَلَى قَدَمِ الْحَذَرِ
 حَتَّى وَحَتَّى لَا تَعْمَلَ يُشَاءُ وَمِنْ الْحَقِّ
 سِرُّكَ يَقُولُ لَهُ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا تَخَفْ
 وَلَا تَحْذَرْ إِذَا شِئْتَ هَذَا كُلُّمَا تَقَدَّمَتْ
 إِلَى الْخَوْفِ مَنَعَكَ كُلُّمَا تَكْدَرُ أَمَلَكَ
 بِالْخَوْفِ صَفَاكَ إِذَا تَمَتَّتْ صَحَّتِ الْقُلُوبُ
 لَا يَصُدُّكَ مَلِكٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ
 الْأَرْضِ كَيْسَ هَذَا يَجِيئُ بِاللَّحْلِ وَ
 السَّيِّئِ وَالتَّكْلِيفِ هَذَا بِأَهْلِيَّةٍ تَأْتِي
 مِنَ السَّمَاءِ يُرْقِيقُكَ الْفِعْلُ مَعَ قِيَامِ
 الرُّهْدِ فِي قَلْبِكَ الرَّحْمَةُ تُنَزِّلُ عَلَيْكَ

اے باطل اے ہوس کو قطع کر دے۔ اور
 ارباب کو چھوڑ دے تو یقیناً واصل الی اللہ ہو جائے گا جو کچھ تو
 چھوڑے گا وہ خود بخود تیرا استقبال کرے گا یہاں ہر قسم کا کھانا
 طبق میں چنا موجود ہے۔ محبوب کے گھر میں قرب کی منزل میں
 طبیب بھی موجود ہے۔ ایک شخص کوئی مسئلہ دریافت کرنے کے
 لیے کھڑا ہوا۔ ارشاد فرمایا خاموش رہو میں تیرے سوال کو دیکھتا ہوں
 کہ تیرے نفس و طبیعت سے نکل رہا ہے۔ تو میرے ساتھ
 خطرہ میں نہ پڑیں صاحب شمشیر اور قتل کر ڈالنے والا ہوں
 اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔ مگر اے عامی
 تو پس تجھے اللہ تعالیٰ اپنے نفس سے ڈراتا ہے اور اے
 خاص تو پس تجھے اللہ تعالیٰ اپنے نفس سے ڈراتا ہے خاص الخاص
 تجھے وہ اپنی تبدیلیوں حالتوں کے پلٹ دینے سے ڈراتا ہے
 کہ وہ تیرے کان اور آنکھ اور قوتوں اور مال اور مال و عیال کو لے
 لے گا پھر تجھے آخرت کی طرف لے جائے گا پس تجھ سے مواخذہ
 کیا جائے گا اور اے خاص الخاص تجھے اللہ اپنے سے ڈراتا
 ہے پس تو اپنے خوف کے قدم پر کھڑا رہ۔ یہاں تک کہ تو
 غافل نہ ہو حق تعالیٰ تیرے سر سے مشورہ کرے اُس سے کہے کہ
 تحقیق میں ہی خدا ہوں تو خوف نہ کر اور ڈر مت جب تجھے یہ مرتبہ
 مل جائے گا جب بھی تو خوف کی طرف بڑھے گا وہ تجھے منع کرے
 گا جب بھی تیرا امن خوف سے مکدر ہو گا اُس کو وہ مانت کرنے
 لگے جب قلب کی صحت تمام ہو جائے گی۔ اُس کو آسمان و زمین
 کے درمیان کی سلطنت ضرور پہنچا کے گی۔ یہ امر بناؤ نگھار اور تمنا
 اور تکلف و بناوٹ سے حاصل نہیں ہوا کرتا ہے۔ یہ اس اہلیت
 و قابلیت سے ملتا ہے جو کہ آسمان سے اترتی ہے۔ تجھ کو تیرے
 قلب میں زندہ کے ساتھ قیام کرنے سے عمل ترقی دے سکتا ہے یہاں پر

وَعَلَى أَهْلِ مَجْلِسِكَ الْمَبَاهَاتِ وَ
الرَّوَادِفِ تَرَادَفَ جَاءَ هُيْئًا إِلَى
الْحَكِيمِ قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ إِنِّي أَتَمَتُّ
بُغْعَةً فِي الْجَنَّةِ لَا أَطْلُبُ غَيْرَهَا فَقَالَ
لَهُ الْحَكِيمُ كَيْتَكَ قَنَعَتْ مِنَ اللَّهِ نُبَا
كَفَنَّا عَتِكَ مِنَ الْآخِرَةِ إِنْ كَانَ الْمَوْتُ
حَقًّا لَا بُدَّ مِنْهُ فَدَنَّتِ السَّاعَةُ الْبَيْتُ
لَا مُخَالَطَةَ لَهُ لَا عَطَاءَ لَهُ لَا مَنَعَ لَهُ
لَا خَوْفَ لَا رِجَاءَ لَا مُعَادَاةَ وَلَا
مُصَادَقَةَ سَكُونٌ سَكُونٌ كُنْ
كَالْمَيِّتِ فِي جَلْبِ النَّفْعِ وَ لِيَدْفِعِ
الضَّرَّ الْمَيِّتُ لَا يَتَكَلَّمُ شَمَّ إِنْشَاءَ
اللَّهُ أَنْطَقَكَ وَأَنْتَ مَيِّتٌ إِذَا مِتَّ
عَنِ الْخَلْقِ وَعَنْكَ نَطَقَتْ بِكَلَامٍ
كَانَ صِدْقًا وَحَقًّا لِأَنَّ الْمَيِّتَ لَا يُخْبِرُ
إِلَّا بِالْحَقِّ وَالصِّدْقِ كَيْتَبَتْ إِلَيْهِ
رُفْعَةً رَجُلٌ صَوْفِيٌّ يُرِيدُ شَيْئًا فَقَالَ
هَذَا أَبَاطِلُ الصَّوْفِيَّ يَصِفُو عَنِ الْخَلْقِ
لَا يَرَاهُمْ الصَّوْفِيُّ يَطْلُبُ وَلَا يَطْلُبُ
قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِذَا اتَّسَمَ الْخَرَقُ عَلَى الرَّافِعِ
مَا يَصْنَعُ قَالَ يَقْعُدُ سَاكِنًا مُوَافِقًا حَتَّى
يَصْعَمَ الْقَدْرُ فِي يَدَيْهِ خَرَقُهُ يَقْدِرُ الْكَمَانُ
أَوْ تَسُدُّ غَيْرَهُ لَا عَنْهُ إِذَا صَنَعَ الْبِقْتَامُ مِنْكَ
نَمَّ عَلَى الْبَابِ عَلَى الْعَتَبَةِ أَنْتَ جَاهِلٌ أَنْتَ
عَبْدُ الْخَلْقِ سَمْنُكَ إِذَا أَقْبَلُوا هَذَا لَكَ

اور تیری مجلس والوں پر رحمت اترتی ہے۔ مباحات اور زواید ہم
منے (تیرے اس مرتبہ سے فرشتوں پر نغمہ ہو گا اور ترانیاں زیادہ
ہوں گی ایک مرید حکیم کے پاس اگر اس کے روبرو بیٹھ گیا اس سے
کنے لگیں جنت میں تھوڑی جگہ چاہتا ہوں اس کے سوا کچھ
طلب نہیں ہے حکیم نے اسے جواب دیا کاش کر جیسے تیرے آخرت
سے قناعت کر لی ہے ایسے ہی تو دنیا سے بھی قناعت کر لیتا
اگر مزاجی رہتا ہے بغیر اس کے چارہ نہیں پس تو ابھی مرجائیت کو کسی
سے میل جول نہیں رہتا دینے نہ دینے امید و خوف سے علاوہ نہیں
رہتا زاپس کی دشمنی موقوف ہے اور نہ دوستی محض سکون و سکوت ہوتا
ہے تو نفع حاصل کرنے اور مصیبت کے دفع کے واسطے مثل مردہ
کے ہو جا مردہ بات چیت نہیں کرتا ہے پھر اگر اللہ چاہے گا۔
تو تیری مردہ ہو جانے کی حالت میں تجھے گویائی دے دے گا
جب تو اپنی خودی اور خلق سے مرجائے گا تو تو ایسے کلام سے
گویا ہو جائے گا جو کہ مراد صدق اور حق ہو گا۔ کیونکہ مردہ سچی اور
حق ہی خبر دیا کرتا ہے۔ آپ کو ایک رقعہ لکھا گیا کہ ایک صوفی
شخص ہے وہ کچھ طلب کرتا ہے۔ اپنے فرمایا بالکل ہے۔ صوفی تو خلق
سے صاف ہوتا ہے ان کو دیکھتا بھی نہیں ہے صوفی طلب کیا جاتا ہے
وہ طلب نہیں کیا کرتا ہے۔ آپ سے کسی شخص نے کہا کہ جب پیوند
لگانے والے پر اس کی گڈری زیادہ پھٹ جاتے تو وہ کیا
کرے فرمایا قضاء و قدر کی موافقت میں خاموش ہو کر بیٹھ جائے
یہاں تک کہ قضاء و قدر بقدر ضرورت اس کے ہاتھ میں پیوند رکھ
دے۔ یا اس کی گڈری کی جگہ کوئی دوسری پھٹی گڈری دے
دے جب تیرے پاس سے کتنی جاتی رہے تو تو جو کھٹ پر
سر رکھ کر دروازہ پر سو جا۔ تو تو جاہل ہے تو تو خلق کا بندہ ہے
جب وہ تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں تو تیرے اوپر ہوا پاڑھا ہوتا ہے اور

جب وہ بیٹھ پھیر لیتے ہیں تو تو وہ بلا نظر کتاب ہے تو ہلاکت والا ہے
تو مشرک ہے تیرا قلب تو حسیہ خالی ہے تو خلق کا بندہ ہے
تو کٹیڑوں سے خالی ہے تو شمار سے خارج ہے۔ نہ تو علم کے ساتھ
شمار کیا جاسکتا ہے نہ مریدین نہ مرادین اور صالحین کے ساتھ
اگر تجھ سے مجھے چاہا دامن گیر نہ ہو تو میں تم میں سے ہر ایک کے
دروازہ پر آتا اور میں اُس سے اپنا مہمان ہونا طلب کرتا اور میں
اُس کے کان میں اُتتا اور اس کو تہذیب و ادب سکھا دیتا۔ اسے
اس روپے پیسے کے عاشق و فریفتہ کہ وہ اپنی طرف دیکھنے
والے اور اپنی طرف شامل ہونے والے کو کھینچتا رہتا ہے
تجھ پر انوس ہے تو مجھ سے دنیا کو طلب کرتا ہے حالانکہ
وہ مشرق میں ہے اور میں مغرب میں میں دنیا سے اپنے حصے توحید
سے نینار ہتا ہوں۔ تو مجھ سے آخرت اور قرب الہی کو طلب کر۔
عزوجل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین کی دیواریں برابر گر رہی ہیں
اور اُس کی بنیاد کل رہی ہے۔

اے اہل زمین او اہم تم گرے ہوئے کو مضبوط بنا دیں اور
جو گر چکا ہے اُس کو درست کر دیں اے سورج اور اے
چاند اور اے دن او رات چہیز تو پوری ہو کر رہے گی۔ ہاں بعض
حال وہ ہیں جو مضعی رکھے جاتے ہیں۔ حکم الہی کے آنے کے واسطے
ہم ہوتے ہیں بسم اللہ پھر یہ کہہ کر کسی پر آپ نے تکیہ لگایا۔
اور اپنے ہاتھ کو اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور اپنی دونوں
آنکھیں بند کر لیں اور یوتی تھوڑی دیر تک آپ ٹھہرے رہے
پھر اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا تم یوقوت اور مجنون کو بغیر عذر
کے تمہارا میرے پاس سے بیٹھ رہنا ذرا اس المال میں نقصان
کرتا ہے۔

إِذَا أَذْبَرُوا أَنْتَ هَالِكٌ أَنْتَ مُشْرِكٌ
قَلْبُكَ فَارِغٌ مِنَ التَّوْحِيدِ أَنْتَ عَبْدُ الْخَلْقِ
أَنْتَ فَارِغٌ مِنَ الْخَيْرَاتِ أَنْتَ خَارِجٌ عَنِ
الْعَدَا لَا تُحَدِّثُ مَعَ الْعُلَمَاءِ وَالْمُرِيدِينَ
وَالْمُؤَدِّينَ وَلَا الصَّالِحِينَ كَلَّا حَيَّاؤُ
مِنْكَ لَا تَقِيبُ بَابَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ وَ
اسْتَصَفْتَهُ وَكُنْتُ أَعْرَافُ أَدْنَاهُ وَ
أَهْدَبُهُ وَأُودِيْبُهُ يَا حَبِّ هَذَا الدَّارِ لِمَا
يَقُودُ النَّاطِلَ إِلَيْهِ الْمَلْتَسِ بِهِ۔

وَيُحَاكَ تَطْلُبُ مَتَى الدُّنْيَا فَهِيَ بِالْمُشْرِقِ
وَأَنَا بِالْمَغْرِبِ أَخَذُ أَفْصَاحِي مِنْهَا بِالتَّوْحِيدِ
أَطْلُبُ مَتَى الْآخِرَةَ وَقُرْبَ الْحَقِّ عَمَّ وَجَلَّ دِينُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَاقَعُ حَيْطَانُهُ وَ
يَكْتَنُ شُرَاسَاسَهُ هَلُمُّوا۔

يَا أَهْلَ الْأَرْضِ نَشِيدًا مَا يَهْدِيكُمْ وَ
لُعِيمٌ مَا وَقَعَ هَذَا شَيْءٌ يَتِيمٌ يَا شَمْسُ
وَيَا قَمَرُ وَيَا نَهَارُ تَعَاكُلُوا نَعْمَ مِنَ الْحَالِ
مَا يَكْتُمُ نَتْنًا وَمُ لِمَحْيَى الْقَدْرِ بِسْمِ
اللَّهِ شَمَّا اتَّكَأ عَلَى الْكُرْسِيِّ وَتَرَكَ يَدَا
تَحْتَ رَأْسِهِ وَعَضَّ عَيْنَيْهِ وَمَكَثَ
هَكَذَا هُنَيْئَةً ثُمَّ قَعَدَ وَقَالَ أَنْتُمْ
بُلَهٌ وَمَجَانِبِينَ قُعُودُكُمْ عَنِّي تَهْشَرُكُمْ
فِي رَأْسِ مَا لَ۔

لَا عَنْ عَذْرٍ لَا تَتَهَوَّسُ وَلَا يَغْلِبُ عَلَيْكَ

اے مخاطب تو بولو البوس بن بن اور تیرے اوپر منکبر و

عَلَيْكَ شَرُّكَ الْأَشْرَارِ وَالْبَطْرَانَتْ عَنْقَرِيْب
مَيْبَتْ وَحَضَرَ مَجْلِسُهُ أُسْتَاذُ دَارِ الْإِمَامِ
عِزُّ الدِّينِ بْنُ رَيْسِ السُّوْسَاءِ مَعَهُ حَدَّثَ
وَعِلْمَانُ كَثِيرَةٌ وَكَمْ يَكُنْ حَضَرَ مَجْلِسَهُ
قَبْلَ ذَلِكَ وَلَا اجْتَمَعَ بِهِ فَعِنْدَ دُخُولِهِ
قَالَ رَحِمَنِي اللَّهُ عَنْهُ كُلُّكُمْ يَخْدُمُ بَعْضُكُمْ
بَعْضًا. اللَّهُ مَنْ يَخْدُمُهُ كُلُّكُمْ خَلَقَ كُلُّكُمْ
وَجُودٌ.

يَا مَيِّتُ يَا تُرَابُ تَصِيرُ تُرَابًا
تُدَاسُ قَبْرُكَ مِنْ تُرَابٍ إِلَى تُرَابٍ
مِنَ الْمَهْدِ إِلَى اللَّحْدِ مَا عِنْدَكَ خَبَرٌ
جَاءَكَ الشَّيْبُ أَنْتَ اصْتَدَيْكَ خَبَلٌ
بِكَ جُنُونٌ أَنْتَبَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْتَبِكَ الْمَوْتُ
كُنْ وَاعْظُ نَفْسَكَ وَظَهْرَ قَرْنٍ مَا نَكَ
أَنْتَ مُسَافِرٌ عَلَى رَعِيْلٍ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ
لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ
كُلُّ مَا تَمْلِكُ عَلَيْكَ كُلُّ مَنْ يُعْطِيكَ
عَلَيْكَ كُلُّ مَنْ يُفْحِمُكَ عَلَيْكَ صِدْقُكَ
مِنْ حَدِّكَ وَعَدُّكَ مَنْ أَعْوَاكَ
اللَّهُ نَبِّهْنَا مِنْ رَقْدَةِ الْعَافِيَيْنِ وَالْقَمِ
بَعْضُنَا يَبْعُضُ اسْتَغْلَانًا بِنَاوِيكَ حَتَّى تُصْلِحَ
نَفْسَنَا وَتَهْدِيَهَا لَكَ وَاسْتَغْلِي بَقِيَّةَ
الْعُمْرِ مِنْ شَرْطٍ وَعُظْمِكَ يَغْيِرُكَ
أَنْ تَكُونَ مُؤَمِّنًا لَا يَنْبَغِي أَنْ
يُدْعَوْ الْعَبْدُ الْخَلْقَ إِلَى الْحَقِّ

غزوی کا شرک غلبہ نہ کرے تو عنقریب مرے والا ہے۔ آپ کی
مجلس میں اُستاد دارالامام عزالدین پسر رئیس الہدوسا حاضر ہوا اس
کے ہمراہ بہت سے خادم اور غلام تھے اور اس سے پہلے
وہ کبھی نہ آپ کی مجلس میں آیا تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی اس کو
جمع ہونے کا اتفاق ہوا تھا پس اس کے داخل ہونے کے
وقت آپ نے ارشاد فرمایا تم سب کی یہ حالت ہے کہ بعض
تمہارے بعض کی خدمت کیا کرتے ہیں۔ اللہ کی کون خدمت کرتا ہے
تم سب کے سب مخلوق و موجود ہو۔

اے مردہ اے مٹی تو مٹی ہو جائے گا تیری قبر ایک مٹی
سے دوسری مٹی کی طرف روندی جائے گی۔ گہوارہ سے لحد کی
طرف تو لٹے گا۔ تجھے کچھ خبر بھی نہیں ہے تجھے بڑھاپا آگیا تو
بہرہ ہے تجھے غلط ہے تو مجنون ہے تو اس سے پہلے
کہ تجھے موت بیدار کرے بیدار ہو جا۔ تو اپنے انیس کا نام صحابی
چا اور اس کو پامال کر ڈال تو اپنے مال کو تقسیم کر دے تو بلا منہی
دخوشی کے یقیناً سفر کرنے والا ہے ارشاد باری ہے جب ان کا وقت
آجاتا ہے تو ایک گھڑی وہ آگے پیچھے ہٹ نہیں سکتے تمام وہ
جو کہ تجھے بزرگ بنا رہا ہے ان کا وبال و مواخذہ تیرے اوپر ہے
نیز دوست وہ ہے جو تجھے ڈرائے اور تیرا دشمن وہ ہے جو کہ
تجھے بہکائے گمراہ کرے۔ الہی تو ہم کو غافلوں کی نیند سے بیدار
کر دے اور ہمارے بعض کو بعض سے نفع پہنچا تو ہم کو بہکالے
اور اپنے ساتھ مشغول فرمایا سال تک کہ تو ہمارے نفسوں کی
اصلاح فرما دے اور ان کو اپنا راستہ دکھا دے اور بقیہ
عمر اپنے ساتھ مشغول رکھ۔ آمین تیرے غیر کو نصیحت کرنے
کی تیرے لیے یہ شرط ہے کہ تو خود مومن ہو کسی بندہ کو یہ نرا وار
نہیں ہے کہ وہ بغیر اپنے پہنچے ہوئے خلق کو حق کی طرف دعوت

إِلَّا بَعْدَ الْوُصُولِ إِلَيْهِ لَا تَقْدَرُ وَبَلِّغِ
 الْحَافِينَ خَانَ نَفْسَهُ وَرَبَّهُ نَبِيَّهٗ
 بِأَمْرٍ وَلَا يَمْتَنِعُ وَلَا يَنْتَهِي وَلَا يَنْتَهِي
 وَيَقُولُ وَلَا يَحْسُ بِهِ لَا عِبْرَةَ بِجَمْعِ
 الْكَتَائِفِ وَحَقَّ شَوْابُكَ وَصَفَا دَرَّةُ
 وَجْهِكَ الْإِيمَانُ هَهُنَا أُنْشَأَ إِلَى قَوْمٍ
 كَانُوا يَغْتَشُونَ أَسْتَأْذَنَ الدَّارِ هَذِهِ
 صِفَتُهُمْ أَهْلُ اللَّهِ كُلٌّ مِمَّنْ عَلَى قَلْبِهِ
 شَحْنَةٌ يُحَارِبُونَ النَّفْسَ وَالطَّبْعَ
 وَالْهَوَىٰ وَقُطَاعَ الظُّلُمِ عَنِ اللَّهِ
 نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ
 أَقْوَامًا كُفَرُوا شَفَا هُمْ بِالْمَقَارِضِ
 فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ قَالَ
 هَؤُلَاءِ عُلَمَاءُ أُمَّتِكَ يَا مَرْدُونَ النَّاسَ
 بِالْبِرِّ وَيَعْتَمُونَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتَّبِعُونَ
 الْكِتَابَ اللَّهُمَّ أَصْدِقِ الرُّكُلِ اللَّهُمَّ
 اجْعَلْنَا صَالِحِينَ وَاصْلِحْ بَنَانِ اجْعَلْ
 خَوَارِجَنَا إِلَيْكَ وَاقْبَلْنَا عَلَيْكَ ثُمَّ
 وَضَعْنَا يَدَكَ عَلَى يَدِي لِيُشِيرَ بِذَلِكَ
 إِلَى أَسْتَأْذِنَ الدَّارِ حَتَّى نَهْزِلَ إِلَى
 رَبِّنَا مِنْ هَذِهِ الدَّارِ الْخَرَابِ وَمَالِكِ
 وَقَلْبِكَ وَتَنْزَوِي إِلَى اللَّهِ إِلَى الْعَمَلِ
 عَنَقَرِ يَبِ تَرَدُّ إِلَى الْحَقِّ يَسْأَلُكَ
 عَنْ أَعْمَالِكَ خَلَقَكَ لِتُوجِّدَهُ مَا خَلَقَكَ
 لِلدُّنْيَا وَلَا لِآخِرَةِ الدُّنْيَا لَا تُشْبِعُكَ

دے تو بروں کی پیروی نہ کر۔ خائفان پر افسوس ہے کہ وہ اپنے
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیانت کرتا ہے وہ حکم کرتا ہے
 اور خود وہ فعل نہیں کرتا منع کرتا ہے اور خود باز نہیں رہتا ہے۔
 دوسروں سے کہتا ہے اور اس پر خود عمل نہیں کرتا ہے۔
 تیرے کا ندھے ہلانے سمیٹ لینے اور مونچھوں کے پست کرنے
 اور چہرے کے زرد کر لینے کا اعتبار نہیں ہے۔ قلب کی طرف
 اشارہ کر کے فرمایا ایمان یہاں ہے۔ آپ کا اس قول سے اشارہ
 اس قوم کی طرف تھا جو میری طرف سے ہر ایک کے قلب پر محافظ
 تھے ہی ان کی حالت تھی۔ اہل اللہ میں سے ہر ایک کے قلب پر محافظ
 و چوکیدار ہوتے ہیں وہ نفس اور خواہش اور اللہ تعالیٰ سے بھٹ
 کرنے والوں سے لڑتے رہا کرتے ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے چند قوموں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ
 قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے پس میں نے جبریل علیہ السلام سے
 دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جواب دیا کہ یہ آپ کی امت کے
 وہ عالم ہیں جو کہ دوسروں کو نکوئی کا حکم دیتے ہیں اور اپنے نفسوں کو
 بھٹاتے ہیں حالانکہ وہ قرآن پڑھتے ہیں خود عمل نہیں کرتے الہی
 توکل کی اصلاح فرما دے الہی توہم کو صالح بنا دے اور ہمارے
 ذریعے دوسروں کی اصلاح کر دے تو ہماری حاجتوں اور
 توبہ کو اپنی طرف کر لے یہ کہ کر عز الدین سے کہا تو کھڑا ہوا اور اپنا
 ہاتھ میرے ہاتھ پر رکھا آپ کا اشارہ استاد دار کی طرف تھا تاکہ
 ہم اس اوج پر گھر سے اپنے رب تعالیٰ کی طرف دوڑیں اور مال و
 اولاد سب کو چھوڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور ہم اللہ کی طرف بذریعہ
 عمل کے چلیں عنقریب تو حق تعالیٰ کی طرف بلایا جائے گا وہ تجھے
 تیرے عملوں کا سوال کرے گا اس نے تجھے اپنی توحید کے لیے
 پیدا کیا ہے نہ کہ دنیا و آخرت کے واسطے۔ دنیا نہ تیرا بیٹ بھتی

وَلَا تُدْرِيكَ عَذَابُهَا مَكَاسَاةَ دَاهِيَتِكَ
 وَدَوِيَّتِكَ لِنَفْسِكَ نَظَرًا إِلَى وَجْهِ
 الدُّنْيَا مِنْ تَدْبِيرِ نَفْسِكَ وَجَعَلِكَ
 كَمَا وَرَئِيكَ الْمُؤْمِنِ مُدْبِرٌ وَلَا مُدْبِرٌ
 إِذَا احْتَلَوْتَ عَنْ نَفْسِكَ كُلَّكَ قَلْبُكَ
 ثُمَّ خَالَطُكَ السِّرُّ ثُمَّ تَوَلَّى كَمَا الْحَقُّ
 عَزَّ وَجَلَّ فَتَكُونُ شَحْنَةَ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ
 وَهَذِهِ النَّفْسُ رَاغِبًا بِمَا إِذَا رَأَيْتَ
 نَسِيحًا قُلْتَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ قَبْلِي وَعَبْدُهُ
 الضَّالِّعِ وَالْفَاسِقِ وَالشَّابِّ وَالصَّغِيرِ
 بِهَذَا تَنَحَّلُ النَّفْسُ وَتَنْجَعُ الدُّنْيَا
 عَنْ قَلْبِكَ تَأْخُذُ الْأَخِرَةَ عَيْنَ قَلْبِكَ
 فَتَرْمِيكَ بِبَابِ قُرْبِهِ فَتُرِيدُ بَابَ قُرْبِهِ
 بَابَ سُلْطَانِهِ بَابَ كَيْدِيَاغِهِ وَجَلَّ لَهُ
 تَصَوُّرُ الْأَخِرَةِ مِنْ عَيْنِ قَلْبِكَ تَشْتَاقُ
 إِلَيْهِ وَتُحِبُّ لِقَاءَهُ لَا تَنْظُرُ إِلَى الدُّنْيَا
 فَتَرَاهَا أَوْ حَتَّى خَلَقَ اللَّهُ فَتَخْرُجُ مِنْ
 قَلْبِكَ فَتَصِيرُ كَالْمُطْلَقَةِ بَعْدَ ظَهْرِهَا
 الْعُيُوبِ تَعْرِفُ النَّفْسَ عَنْهَا ثُمَّ تَأْتِي
 الْأَخِرَةَ مُرْتَبَةً فَتُظْهِرُ السَّابِقَةَ إِلَى
 عُيُوبِهَا وَأَتَتْهَا مُحَدَّثَةٌ مَخْلُوقَةٌ يُشَارِكُ
 فِيهَا الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى إِذَا اسْكَمُوا
 الْجَنَّةُ الْمَنْقُودَةُ الصَّافِيَةِ قُرْبُ الْحَقِّ
 عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِسْتِغْنَاءُ وَالْوُصُولُ إِلَيْهِ
 لَا تَشْتَغِلُ بِهِ إِلَّا الْمُهَوِّسِينَ جَاهِلُوا

ہے اور تجھے سیراب کر سکتا ہے دھوکہ باز مکار ہے تیری
 بڑی مصیبت تیرا اپنی نفس کی طرف دیکھنا اپنی تدبیر نفس کے
 لیے تیرا دنیا کی طرف متوجہ ہونا اس کو نفس کا وزیر بنالینا ہے
 تو اس سے بچے مومن انجام کار کا سوچنے والا ہوتا ہے بخت
 نہیں ہوتا ہے جب تو اپنے نفس سے علیحدہ ہو جائے گا
 تیرا قلب تجھ سے بات چیت کرنے لگے گا پھر تم دونوں سے
 سرخا ملط کرے گا پھر تم کو خدا دوست رکھے گا پس تو بندوں
 اور شہروں کا کووال ہو جائے گا تو جس طرح اس کے اس نفس کو
 معزول کر دے جب تو کسی لڑکے کو دیکھے تو یہ کہہ دے کہ یہ
 بندہ خدا مجھ سے پہلے کا ہے اور ایسا ہی نیک بندہ اور ناسق
 جوان و بچہ کو خیال کیا کر اس سے تیرا نفس جدا ہو جائے گا اور
 دنیا تیرے قلب سے نکل جائے گی تیرے قلب کی آنکھ آخرت
 کو لے کر تجھے باب قرب پر ڈال دے گی تو اس کے قرب و حکومت
 اس کے کبریا و جلال کے دروازہ کا قصد کرے گا آخرت تیرے
 قلب کی آنکھوں میں چھوٹی و ذلیل ہو جائے گی تو اللہ کا مشتاق
 ہو جائے گا اس کی ملاقات کا خواہاں بنے گا دنیا کو دیکھے گا پس
 وہ تجھے تمام مخلوقات سے زیادہ وحشت ناک نظر آئے گی۔ وہ
 تیرے قلب سے باہر ہو کر مثل اس طلاق دی گئی ہوئی عورت کے
 ہو جائے گی جس کو بعد عیوب کے ظاہر ہونے کے طلاق دی گئی
 ہو نفس اس سے دوری کرے گا پھر بن سندر آخرت آئے گی
 پس سابقہ الہی اس کے عیب کو ظاہر کرے گا اور یہ بتا دے گا کہ
 برحق یہ بھی حادث و مخلوق ہے اسلام لانے پر اس میں تیرے
 یہود و نصاریٰ بھی شریک ہوں گے۔ نقد جنت تمام چیزوں
 سے صاف و پاک قرب الہی ہے جل جلالہ اور اس سے انس پھوٹا
 اور اس کی طرف پہنچ جانا ہے۔ تو ان بواہر ہوسوں کے ساتھ جہنم

اللَّهِ نَبَاً فَطَلَبُوا جَهْلُوا الْآخِرَةَ فَطَلَبُوا
جَهْلُوا الْخَلْقَ فَسَكَنُوا إِلَيْهِمْ۔

سے جاہل ہو کر اس کو طلب کرنے لگے جو آخرت سے جاہل ہو کر
اُسے چاہنے لگے جو مخلوق سے جاہل ہو کر ان میں ٹھہر گئے ہوں
مشغول مرت ہو۔

يَا قَوْمَنَا اِحْذَرُوا اَوْحَى اللَّهُ إِلَى بَعْضِ
أَنْبِيَائِهِ اِحْذَرُوا لَا اخْذَكَ عَلَى عِزَّةٍ يَعْقُوبُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَبْقَى فِي الْأَوَّلِ عَلَى يُوسُفَ
ثُمَّ عَادَ بَكَ عَلَى أَنْفُسِهِ تَوَسَّعَ فِيهِ كَوْنُهُ
يَكُنَّا نَحَاتُ عَلَى عِصْمَتِهِ لِمَا كَانَ فِيهِ مِنَ
الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ أَنْتُمْ صُغُرُكُمْ عَنِّي
لَكُمْ إِذَا نِ الْوُجُوهِ وَلَا إِذَا نِ
الْقُلُوبِ۔

اے ہماری قوم تم خدا سے ڈرو اللہ تعالیٰ نے اپنے
بعض نبیوں کی طرف وحی بھیجی تھی تم ڈرو کہ میں تمہیں کہیں اچانک
نہ پکڑ لوں۔ یعقوب علیہ السلام ابتداء پرست علیہ السلام پر رویا کرتے
تھے پھر گرفت کے خوف سے اپنے نفس پر رونے لگے تھے۔ اُن
کا نبی ہونا معلوم کر لیا تھا اُن کے حسن و جمال سے اُن کی عصمت و
پاک دامنی پر ڈرنے لگے تھے۔ تم تو گو نگے بہرے اندھے ہو
تمہارے سروں کے کان ہیں اور دلوں کے کان نہیں
ہیں۔

يَا حُطَبَ النَّاسِ يَا عَوَامَّ يَا
طَغَامَ أَنْتُمْ فِي هَوَاسٍ آلَا رَأَى اللَّهُ
تَصْنِيرُ الْأُمُورِ إِلَّا رَأَى رَايَ لَكُمْ وَسَاقِ
لَكُمْ نَاطُورَ لَكُمْ مَا تَرَفَيْتُمْ هُنَا وَآلَى
لَكُمْ وَجُودًا فِيهَا يَرْجِعُ إِلَى الصِّرِّ وَالنَّفْعِ
بَعْدَ مَا قَطَعْتَ الْكُلَّ بِسَيْفِ التَّوْحِيدِ
أَلَمْ تَنْتَ هَذَا الْمَقَامَ حَمْدُكُمْ وَذَمُّكُمْ
وَإِقْبَالُكُمْ وَإِدْبَارُكُمْ عِنْدِي سَوَاءٌ كُمْ
مِمَّنْ يَذْمُونِي كَثِيرًا أَنْتُمْ يَتَقَلَّبُ ذَمُّهُ
حَمْدًا اِكْلَاهُمَا مِنَ اللَّهِ لَا مِنْهُ اِقْبَالِي
عَلَيْكُمْ لِلَّهِ أَخَذَنِي مِنْكُمْ لِلَّهِ تَوَكَّلَنِي
دَخَلْتُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ الْقَبْرَ وَجَاوَبْتُ
عَنْهُ مِنْكُمْ أَوْ تَكْثِيرًا رَحْمَةً وَتَشْفِئَةً
عَلَيْكُمْ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا

اے جہنم کی لکڑیو! اے عام لوگو! اے کمینو! تم سراپا
ہوس میں مبتلا ہو خبردار ہو جاؤ اللہ کی طرف تمام امر لوٹیں گے
خبردار ہو جائیں تمہارا چرواہا اور ساتی اور تمہارا محافظ ہوں
میں نے یہاں تک ترقی تمہارے وجود اور نفع و نقصان پر نظر
کر کے نہیں پائی ہے بلکہ کل کو توحید کی تلوار سے قطع کر کے میں
نے یہ مقام لازم پکڑا اور حاصل کیا ہے۔ تمہاری تعریف اور
برائی تمہارا اقبال و ادبار میرے نزدیک برابر ہے کسی کی پروا
نہیں ہے۔ کتنے لوگ ہیں جو اکثر میری برائی کرتے رہتے ہیں۔
پھر اُن کی برائی تعریف ہو کر پلٹتی ہے دونوں اللہ کی طرف سے
ہیں نہ کہ بندہ کی طرف سے میرا تمہارے اوپر منوجہ ہونا بھی اللہ
کے لیے ہے تم سے لینا بھی اللہ کے لیے ہے۔ اگر مجھے قدرت
دی جاتی تو میں تمہارے اوپر رحمت و شفقت کر کے تمہارے
ہر ایک کے ساتھ قبر میں داخل ہوتا اور اُس کی طرف سے
منکر و نکیر کو جواب دے دیتا جب اللہ عز و جل اپنے بندوں

میں سے کسی کو محبوب رکھتا ہے تو اُس کے قلب میں اپنا وجد و شوق ڈال دیتا ہے ابو یزید سلطانی علیہ الرحمہ سات مرتبہ جب کہ اُن سے عجیب کلام سُننے لگے شہر بدر کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ او یارا اللہ کے قلبوں پر اپنے قرب کے دروازہ کو کھول دیتا ہے بجز پانچ غاروں اور آدمیت و بشریت کے قلب کے ان کو مخلوق کے ساتھ جمع نہیں کرتا ہے اُن کی صورتیں انسانوں جیسی ہیں اور ان کے دل تقدیر کے ساتھ اور ان کے باطن محبت الہی میں رہتے ہیں۔ تیری طاقتیں تیرے چہرے پر اور تیرے کپڑوں اور ظاہریں اور تیری بے دینی تیری مخلوقوں میں ہے اور تیرا کفر تیرے باطن پر قلب نفاق اور غرور اور مخلوق سے بدگمانی سے بھرا ہوا ہے تجھے سوا تلوار کے کوئی چیز پاک نہیں کر سکتی تو بے پاک ہونا ممکن ہے اہل شرع نے سکوت اور خاموشی اور پردہ پوشی کا حکم دیا ہے درنہ میں تیری طرف اشارہ کرتا وہ تجھے آستینیں پھوٹ کر نکال دیتا تو باہر کر دیا جاتا ہمارا کلام تمہارے ظاہر میں اثر کرتا ہے اور ہمارے قلب تمہارے باطن میں جو کوئی مجھے تہمت لگاتا ہے اور میری تکذیب کرتا ہے اللہ اس کو جھٹلائے گا اُس کے اہل و عیال مال اور شرکے در بیان میں تفریق ڈال دے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔ کوئی نماز کا وقت ایسا نہیں ہوتا کہ میں اس بات کا ارادہ نہ کرتا ہوں کہ کسی کو لوگوں کی نماز پر جانے کے لیے غلیف بنا دوں یہاں تک کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھانے کی طرف لوٹا دیا جاتا ہوں اور ایسا ہی حال ہر مجلس میں ہے الہی تو ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ تو خوش ہونے والے کے ساتھ خوشی نہ کر بلکہ غم کرنے والے کے ساتھ غم کیا کر۔ تو ہنسنے والے کے ساتھ ہنس مت بلکہ رونے والے کے ساتھ

مِنْ عِبَادِهِ أَلْقَى فِي قَلْبِهِ وَجْدًا اشْوَقَ إِلَيْهِ
يُنْفِي أَبُو يَزِيدُ الْبُسْطَامِيُّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَمَّا
سَمِعَ مِنْهُ مِنَ الْكَلَامِ الْعَجِيبِ يَفْتَحُ إِلَى قُلُوبِهِمْ
بَابَ الْقُرْبِ لَا يَجْمَعُهُمْ مَعَ الْخَلْقِ سِوَى
الصَّلَاةِ الْخَمْسِ وَ لَقَبَ الْأَدَمِيَّةَ الْبَشَرِيَّةَ
صَوْرَهُمْ صَوْرُ الْإِنْسِ وَقُلُوبُهُمْ مَعَ الْقَدِيرِ
أَسْرَارُهُمْ مَعَ الْمَلِكِ أَنْتَ طَاعَا تُلْكَ
عَلَى وَجْهِكَ وَ نِيَابِكَ وَ ظَاهِرَكَ وَ
زُنْدَقَتِكَ فِي خَلْقِكَ وَ كُفْرَكَ عَلَى
بَاطِنِكَ قَلْبٌ مَشْحُونٌ بِالتَّفَاقُ وَالْحُبِّ
وَسُوءِ الظَّنِّ بِالْخَلْقِ مَا يُظْهِرُ إِلَّا
السَّيْفَ إِلَّا أَنْ تَتُوبَ الشَّرْعَ أَمَرْنَا
بِالنُّكْرَةِ وَ الْكِتْمَانِ وَ السُّتْرِ وَ إِلَّا
كُنْتُ أَشْرْتُ إِلَيْكَ يَا خُذْكَ وَ يَمُوكَ
وَ يُخْرِجْكَ كَلَامًا مِمَّا يَعْمَلُ فِي ظَاهِرِكَ
وَقُلُوبُنَا يَعْمَلُ فِي بَوَاطِنِكُمْ مَنْ
يُتَّهِمُنِي وَ يُكَذِّبُنِي كَذَّبَهُ اللَّهُ فَفَرَّقَ
اللَّهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عِيَالِهِ وَ مَالِهِ وَ بَلَدِهِ
إِلَّا أَنْ يَتُوبَ مَا مِنْ صَلَوةٍ إِلَّا وَاعِظُ
أَنْ أَسْتَحْلِفَ مَنْ يُصَلِّي بِالنَّاسِ حَتَّى
إِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ أُعِدَّتْ إِلَى
الصَّلَاةِ وَ كَذَلِكَ فِي وَقْتِ كُلِّ مَجْلِسٍ
اللَّهُمَّ رَحِّمْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ
تَفَرَّحْ مَعَ مَنْ يَفْرَحُ بِلِ احْزَنْ مَعَ مَنْ يَحْزُنُ
لَا تَضْحَكْ مَعَ مَنْ يَضْحَكُ بَلْ اِبْكْ مَعَ

تو دیا کہ تم بلند ہمتی کے ساتھ طریقت کے راستہ میں سیر کیا کرو اپنے
مقدحوں کو اس کے قرب کے دروازہ کی چوکھٹ سر رکھ کر کھایا کرو
تیرے پاس تو غفل ہی نہیں ہے تو دنیا سے اپنے مخصوص حصوں میں
اعراض کیا کرو اگر تیرے متعلق اہل و عیال کر دیئے جائیں تو ہم سے
ان کے لیے کیا کر نہ کہ اپنے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم صدقات کا مال لیا کرتے تھے اور اس کو فقر و مسکین اور
مجاہدین کو تقسیم کر دیا کرتے تھے پھر اپنی ازواج مطہرات کے
حجروں میں تشریف لاتے تھے آیا کوئی چیز بھی لکھی کوئی چیز
ہمارے لیے آئی پس جب جواب دے دیا جاتا تھا نہیں
ہے آپ فرماتے تھے کہ اچھا اب ہمارا روزہ ہے اس بندش
سے آپ اطلاق دینے والے ہوتے تھے کہ اس سے ہمارا
روزہ رکھنا مقصود ہے اسی طرح اولیاء اللہ کی حالت ہے کبھی وہ
گرمی کی شدت سے گھر کی چھت پر سونے کے ارادہ سے
چڑھنا چاہتے ہیں سینڈھی پر دروازہ کھلا ہوا دیکھ کر جان لیتے
ہیں کہ ان سے مقصود گھر میں سونا ہے نہ کہ اوپر چڑھ آتے ہیں
اپنے گھر کا دروازہ کھلا ہوا دیکھتے ہیں جان لیتے ہیں کہ اس وقت
ان سے مقصود جنگل و میدان کی طرف جانا ہے پس صحرا و میدان
کی طرف نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ نبوت مخلوق میں باقی ہے
جس کے اثر اور فائدہ اور معنی اولیاء اللہ کے قلوب پر منتقم
ہیں نبوت ایک کامل کھانا اور پینا تھا اب ان کا بچا کھیا باقی رہ
گیلہ۔

اے حرام اور سود کے کھانے والو تم میرے پاس سے
نکل جاؤ قاضی نہیں ہوں جو حد لگا دوں۔ میں تو حیدرِ اخلاص کی
تربیت دینے والا ہوں تمہاری کثرت سے بغیر منفعت کے
کیا کروں تمہارے اعمال تمہارے چہروں پر بھلائی یا بُرائی

مَنْ يَكْبُرُ سِيرُوا مَعَ اٰلِهَمَّ الْعَالِيَةِ كُلُّوْا
اَفْسَا مَكْمٌ عَلٰى بَابِهٖ عَلٰى عَتَبَةٍ فَرِيْمَ عَقْلٍ
نَبِيْسٌ عِنْدَكَ اَعْرِضْ عَنِ الدُّنْيَا فَيَمَّا يَحْضُكَ
وَرَانٌ عَلَيَّكَ عِيَالٌ خُذْ مِمَّا لَكَ لَا
لَكَ كَانَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَاخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيُقِرُّهَا عَلٰى الْفُقَرَاءِ
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْمَجَاهِدِيْنَ ثُمَّ يَأْتِيْ بِبُيُوتِ
اَزْوَاجِهٖ يَقُوْلُ هَلْ فِىْهِ شَيْءٌ جَاءَنَا
شَيْءٌ فَاِذَا قِيْلَ لَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اِذَا صَارْتُ
مُعِيْلًا بِاِحْتِبَاسِهٖ اَتَّهٗ يُرِيْدُ مِنْهُ الصِّيَامَ
هَكَذَا اَوْ لِيَّاءِ اللّٰهِ قَدْ يُرِيْدُ اَنْ يَّصْعَدَ
اِلٰى سَطْحِ بَيْتِهٖ لِيَسْتَأْمَرَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ
يَبْرٰى عَلٰى الرَّجَةِ بَابًا يَعْلَمُ اَتَّهٗ يُرَادُ
مِنْهُ الصَّوْمُ فِيْ دَارِهٖ يَبْرٰى بَابٌ دَارِهٖ
مَقْعُوْرًا يَعْلَمُ اَتَّهٗ يُرَادُ مِنْهُ الْخُرُوْجُ اِلَى
الصَّحَرَاءِ وَالتَّبَرِّيَةِ فَيُخْرِجُهُ اِلَى الصَّحَرَاءِ
وَالْتَّبَرِّيَةِ هَذِهِ التَّبَوُّؤُا بَاقِيَهٗ فِي الْخَلْقِ
اَقْرُهَا فَاِذَا تَمَّ مَعْنَاهَا مُنْقَسِمَةً عَلٰى
قُلُوْبِ الْاَوْلِيَآءِ التَّبَوُّؤُا كَانَتْ طَعَامًا وَ
شَرَابًا بَقِيَ صَوْمُ الصَّوْمِ اُخْرِجُوْا مِنْ
عِنْدِيْ۔

يَا اَكْلَةَ الْحَرَامِ وَالرِّبَا لَسْتُ بِقَابِلٍ اَنَا
مَرِيَّ التَّوْحِيْدِ وَالْاِحْلَاصِ اَنْتُمْ اَعْمَلُ بِكُثْرَتِكُمْ
بِلَا مَنْفَعَةٍ اَعْمَالُكُمْ تُنَادِيْ عَلَيْكُمْ فِيْ
وُجُوْهِكُمْ خَيْرًا كَانَ اَوْ شَرًّا

السَّكُوتُ خَيْرٌ يَنْتَظِرُ لَعَلَّ يُمْسِي ذَلِكَ مِنْ
وَجْهِكَ لَعَلَّ تَتَغَيَّرَ خَلْقُكَ فَيُمْسِي السَّوَادُ
مِنْ وَجْهِكَ قَدَمٌ مِنَ الْحَبِيبِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْبَلَدَةِ فَجَاءَ إِلَى فَقُلْتُ لَهُ تَبَّ إِلَيَّ
اللَّهُ عَمَّ وَجَلَّ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ فِي الْحَبِيبِ
قُلْتُ لَهُ قَدْ عَزَمْتُ وَلَكِنْ شَأْنٌ بَيْنَنَا
وَفُسْطَى وَفُجُورٌ فَلَمْ يَتَبَّ فَلَمَّا مَاتَ
رَأَيْتُهُ حِينَ صَلَّوْا عَلَيْهِ كَأَنَّهُ خَرَجَ
مِنَ السَّابُوتِ وَتَعَلَّقَ بِذِيْلِي فَقُلْتُ لَهُ
مِنْ هَذَا حَدِّثْكَ مَا أَكْثَرَ كَيْدُكُمْ وَ
مُرُورُكُمْ فِيمَا تَدْعُونَ لَكُمْ شَيْئًا وَ
يَكُونُ لَكُمْ فَلْيَكُنْ ذَلِكَ لَهُ حَتَّى يُعْطِيَكُمْ
كِتَابَ عَيْتِكُمْ وَمَحَاكَ عَنْكَ لَيْلًا تَضَعَفَ
عَنِ الطَّاعَةِ وَالْخَيْرِ فَتَقْرَأَ ذَلِكَ عِنْدَ
النُّوْتِ عِنْدَ الْفَرَاقِ أَرْجُوا شَفَاعَتَكُمْ
فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ فَإِنَّهُ شَرُّكُمْ تَوْحِيدٌ
مِنَ الصِّغَرِ أَصْبَغُهُ الْيَوْمَ بَابٌ مَفْتُوحٌ
عَلَى أَغْلِقُهُ عَنِّي يَسْبِيكُمْ لِأَحَبِّ وَلَا
كَرَامَةٍ صَدَحَ رَجُلٌ فِي مَجْلِسِهِ وَقَالَ
اللَّهُ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَوَفَ تُسْأَلُ عَنْ
هَذَا حَسَبِ عَمَلِهِ لِمَ قُلْتَ يَا بَيَّ
وَيَفَاقًا إِخْلَاصًا أَوْ شَرِّكَ هَذَا
الْيَوْمَ يَا لِقَاطِيسٍ مَنْ شَاءَ فَلْيَقْعُدْ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيَخْرُجْ ثُمَّ صَدَحَ وَقَامَ
إِلَيْهِ خَلْقٌ كَثِيرٌ يُؤَبُّونَ صَارِيحِينَ بَاكِينَ

کو خود پکار رہے ہیں خاموشی بہتر ہے اس کا انتظار کیا جائے کہ
شاید یہ حالت تیرے چہرے سے محو کر دی جائے شاید تیری
خلوت متغیر ہو جائے پس تیرے چہرہ سے سیاہی محو کر دی جائے
ایک شخص اہل شہر سے حج سے واپس آکر میرے پاس آیا پس
میں نے اُس سے کہا تو اللہ سے توبہ کر اُس نے جواب دیا میں تو
حج میں تھا میں نے اُس سے کہا یہ میں نے جانا اور لیکن پھر حوزنا
اور نسق و فحور ہوا اُس سے تو توبہ نہ ہوئی پس اُس نے توبہ نہ کی جب
وہ مر گیا تو نماز جنازہ کے بعد میں نے اُس کو دیکھا کہ گویا وہ ابوت
سے نکلا اور میرے دامن سے چمٹ گیا پس میں نے اُس سے
کہا اسی سے تو میں نے تجھے ڈرایا تھا غم جس چیز کا دعویٰ کرتے
ہو اُس میں تمہارا کس قدر زیادہ جھوٹ و مکر ہے۔ آیا تیرا کوئی شیخ
ہے اور ہو گا پس اُس کو اُس کے حوالہ کر دے یہاں تک کہ وہ تجھ کو
تیری آزادی کا پروانہ دیدے اور تیری سیاہی کو وہ تجھ سے
محو کر دے تاکہ تو اطاعت و بھلائی سے کمزور نہ پڑ جائے پس
اُس کو تو موت کے وقت جدائی کے وقت پڑھ لے گا۔ میں اُس
دن کے لیے تمہاری شفاعت کی امید کروں کیوں کہ یہ شرک ہے
تو حیدر بچنے سے ہے اُس دن کیا اُس کو ضائع کر دوں گا۔ میرے
اب پر دروازہ کھلا ہوا ہے کیا اس کو تمہارے سبب سے بند کر
دوں گا۔ نہ دوستی ہے اور نہ کوئی بزرگی۔ آپ کی مجلس میں ایک
شخص نے چیخ ماری اور کہا اللہ آپ نے فرمایا عنقریب
تو اس سے سوال کیا جائے گا اس پر حساب لیا جائے گا۔
کیوں کہ تو نے کہا تمہارا یا دنفاق سے کہا تھا یا اخلاص سے
یا شرک سے۔ یہ دن تھوڑا ہے کہ آیا ہے جو چاہے بیٹھا ہے
اور جس کا دل چاہے چلا جائے یہ کہہ کر آپ نے چیخ ماری مخلوق
کثیر آپ کی طرف کھڑی ہو گئی سب چیخ چیخ کر رو کر توبہ کرنے

إِذَا جَاءَ عَصْفُورٌ فَقَعَدَ عَلَى رَأْسِهِ فَحَنَّنَا
رَأْسَهُ لَهُ وَمَكَثَ لِيَذِلَّكَ وَهُوَ عَلَى رَأْسِهِ
وَالنَّاسُ عَلَى دَرَجِ الْكُرْسِيِّ وَالصَّارِخُ حَوْلَهُ
وَهُوَ لَا يَبْرُحُ حَتَّى مَدَّ يَدَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ
نَحْوَهُ فَنَظَرْنَا شَمْسًا دَعَا وَصَبَّحَ النَّاسُ بِالْبُكَاءِ
وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ فَقُتِلَ وَخَرَجَ عَلَى حَالِهِ
إِلَى جَامِعِ الرِّصَافَةِ وَتَبِعَهُ خَلْقٌ كَثِيرٌ بِالْبُكَاءِ
وَالصَّارِخِ وَالْوَجْدِ وَالتَّعَرُّي عَنِ
الْقِيَابِ هَذَا إِذَا خَرَجَ الرَّبَّكَانَ اللَّهُمَّ إِنَّا
نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ يَكُونُ شَيْءٌ أَتَمَّتْ
مِنْهُ الْهَرَبُ لَكِنْ تَوَافَقَ الْقَدَرُ وَ
الْقَضَاءُ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا دِينَكَ
إِحْفَظْ مَاءَ وَجْهِكَ إِنْ تَسَبَّبَ لِيَجْمَعَ هَمَّكَ
هُوَ بَابُ الْإِحْذَى مِنَ اللَّهِ اسْتَعْنِ بِهِ عَنِ
الْعَلَقِ يَخَاطِبُ الْمُسْتَبِيبَ الْمُسْتَبِيبَ
الطَّاهِرُ الْبَاطِنُ التَّعَبُّ فِي شَيْءٍ مَعْرُوعٌ
مِنْهُ أَوْ فِي شَيْءٍ مُسْتَأْنَفٍ مُبْتَدَأٌ يُقَالُ
لَهُ قُمْرِيْنَا سَأَفَى الْمُسْتَبِيبَ نَأَفَى الْمَعِينِ
نَأَفَى الْأَصْلِ نَقْرَعُ مَصَاعِرَ الْقَضَاءِ وَ
الْقَدَرِ نَقِفْ عَلَى بَابِ الْعِلْمِ عَلَى رَأْسِ
وَأَدَى الْفَضْلِ نَشْنِي وَعَلَى التَّهَرُّقِ السَّاقِيَةِ
نَأَفَى أَصْلَهَا حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا أَصْلَ التَّهَرُّقِ
رَأَيْنَا الْمَاءَ يُخْرَجُ مِنْ أَصْلِ جَبَلِ الْفَضْلِ
فَعَدَاهُمَاكَ وَتَحْتَمَا جَاءَتِ الْكَفَايَةُ وَ
الْعِنَايَةُ جَاءَتِ الْهَدَايَةُ جَاءَتِ

لگے اُس وقت ایک چڑیا اگلی نپس وہ اگر آپ کے سر پر بیٹھ گئی
آپ نے اپنا سر اُس کے لیے جھکا دیا اور آپ اسی طرح سر جھکائے
بیٹھے رہے اور وہ چڑیا آپ کے سر پر تھی اور آدمی کرسی کی
سینڈھیول پر اور چیخ پکار آپ کے ارد گرد تھی اور وہ چڑیا ہنسنے نہ
تھی یہاں تک کہ آپ کے دونوں میں سے ایک شخص نے اپنا
ہاتھ اس کی طرف بڑھایا پس وہ چڑیا اڑ گئی پھر آپ نے دعا مانگی
اور لوگوں نے رونے و دعا و توبہ کا شور مچا پس آپ منبر سے اُترے
اُسے اور اپنی اس حالت پر جامع مسجد رصافہ کی طرف چلے اور
آپ کے پیچھے پیچھے مخلوق کثیر روتی ہوئی چیخ و پکار کرتی اور وجد
کی حالت میں کپڑوں سے برہنہ ہو کر چلی جاتی تھی پھر آپ نے فرمایا
یہ آخری زمانہ ہے الہی میں تجھ سے اس زمانہ کے شر سے پناہ
مانگتا ہوں ایک شے ظاہر ہوئی ہے میں اُس سے بھاگنے کی تمنا کرتا
ہوں لیکن قضاء و قدر کی موافقت کرتا ہوں کہیں دنیا تیرے دین
کو نہ لے جائے تو اپنے چہرہ کے پانی (ابرو) کی حفاظت کر۔
کسب کرتا کہ تیری فکر جمع ہو جائے کسب اللہ سے لینے کا دروازہ
ہے تو کسب کر۔ یہ معنی آتا ہے بے نیاز بن جا سبب مسبب سے
اور ظاہر باطن سے اسے آیا مشقت کرنا ایسی چیز
میں ہے جس سے فراغت کرنا گئی ہے یا محنت نہی بات کے
لیے نئی حکمت اٹھانا پڑتی ہے اُس کو جواب دیا جاتا ہے کھڑا
ہو ہمارے ساتھ چل ہم مسبب اور حتمہ واصل کے پاس چلیں
تقضاء و قدر کی چوکھٹ کو چل کر کھٹ کھٹائیں علم کے دروازہ پر ولوی
فضل کی چوٹی پر ٹھہریں بھری ہوئی نہر پر چلیں جڑ کی طرف آئیں۔
یہاں تک کہ جب وہ دونوں نہر کی جڑ پر آئے دونوں نے دیکھا
کہ پانی نسل کے پہاڑ کی جڑ سے نکل رہا ہے پس یہ دونوں وائیں
بیٹھ گئے اور خمیر ڈال دیا کفایت و عنایت متوجہ ہوئی ہلا بیت

الْمَعْرِفَةِ جَاءَتِ الْعُلُومُ كَمَا أَبْوَابُ
 كُنْتِي نَدْخُلُ عَلَيْهِ لَهَا أَنْتَ تَأْذِبُ
 إِبْرَاهِيمَ الْخَوَاصِرَ رَحْمَةً اللَّهِ عَلَيْهِ
 قَالَ بَقِيَّتُ فِي بَادِيَةٍ أَيَّامًا لَمْ أَرَفِهَا
 أَحَدًا فَأَقْضَى بِيَ السَّيْرَ إِلَى مَكَانٍ
 أَخَذَنِي مِنْهُ وَحُشَّةٌ وَإِذَا أَنَا
 بِشَايِبٍ قَاتِلٍ هُنَاكَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ
 لَهُ مِنْ أَيَّنَ قَالَ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ إِلَى أَيَّنَ
 قَالَ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا جَعَلُ
 نَفْسِكَ لَهُ فِدَاءً فَصَرَحَ صَرَحَةً وَ
 وَقَعَ فَتَعَدَّ مَنَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مَيِّتٌ
 فَتَوَارَيْتُ عَنْهُ لَأَجْمَعَ لَهُ حَصًّا وَأُرِيَهُ
 بِهَا فَجِئْتُ إِلَيْهِ فَلَمْ أَجِدْهُ فَكَأَذِهَا تَفِ
 يَهْتِفُ يَا إِبْرَاهِيمُ هَذَا الَّذِي كُتِبَ مَكَدُ
 الْمَوْتِ فَلَمْ يَجِدْهُ طَبَبْتُهُ الْجَنَّةُ فَلَمْ
 تَجِدْهُ كُتِبَتْهُ النَّارُ فَلَمْ تَجِدْهُ فَقُلْتُ
 أَيَّنَ هَذَا أَفْعَالَ الْهَاتِفِ فِي جَنَاتٍ وَنَهَارٍ
 فِي مَعْعَدٍ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُقْتَدِرٍ
 يَا هَوَسٌ لَا تَفْعَلْ وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ
 أَبْوَابِهَا مِنْ أَبْوَابِ الشُّيُورِ الْفَتَّاحِ
 الَّذِينَ فَتَوُوا فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 صَامِرًا وَمَعَانِي صَامِرًا وَاجْلِسْ بَيْتِ
 الْقُرْبِ صَامِرًا وَأَصْحِيَاكَ الْمَلِكُ يُعَدُّ
 عَلَيْهِمْ بِطَبِيعِي وَيُرَاحَ عَلَيْهِمْ بِالْخَرِّ يُغَيَّرُ
 عَلَيْهِمْ أَنْوَاعُ الْخَلْعِ وَيُطَوَّفُ بِهِمْ

معرفت و علوم حاصل ہو گئے ہمارے لیے متفرق دروازہ ہیں۔
 جن کے واسطے سے ہم دربار الہی میں داخل ہوتے ہیں تو ابواب
 رہا براہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک زمانہ جنگل میں ٹھہر
 رہا وہاں میں نے کسی کو بھی نہ دیکھا۔ آخر بادیر پیمائی نے مجھے ایک
 ایسی جگہ پر پہنچا دیا کہ اس سے وہاں مجھے وحشت طاری ہو گئی اور
 وہاں اپنا تک میں نے ایک نوجوان کو کھڑا ہوا دیکھا پس میں نے
 اس سے تعجب کیا اور دریافت کیا تم کہاں سے آرہے ہو اس
 نے جواب دیا ہنوز وہی وہ ہے میں نے دوبارہ اس سے کہا،
 کہاں سے آرہے ہو کہا ہو۔ پس یہ سن کر میں نے اس سے کہا
 کہ اگر تو اپنے تول میں سچا ہے پس تو اپنے نفس کو اس پر قربان کر
 دے یہ سن کر اس نے ایک چیخ ماری اور گر پڑا پس میں اس کی
 طرف بڑھانا گاہ وہ مردہ تھا مگر چکا تھا پس میں اس کے پاس سے
 پتھر وغیرہ لینے کے لیے آیا تاکہ اس کو دفن کر دوں غائب ہو گیا جب
 پھر واپس آیا پس میں نے اس کو نہ پایا ہاتھ غیبی کی میں نے آواز
 سنی کہ اسے ابراہیم یہ شخص ہے جس کو ملک الموت نے طلب کیا
 پس اس کو نہ پایا یا اس کو جنت نے طلب کیا پس اس کو نہ پایا دوزخ
 نے طلب کیا پس اسے نہ پایا میں نے ہاتھ سے عرض کیا آخر ہے
 کہاں ہاتھ نے جواب دیا اچھے ٹھکانے میں قدرت والے
 بادشاہ کے پاس جنتوں اور نہروں میں۔ اے بواہوس تو غافل
 نہ بن۔ تم گھروں میں ان کے دروازوں سے آیا کرو۔ خدا تک پہنچنا
 ان فانی مشائخ کے دروازوں سے ہو سکتا ہے جو کہ طاعت
 الہی جل جلالہ میں فنا ہو چکے ہیں سر نہ پایا معنی بن گئے ہیں خاندان قرب
 کے جلس و ہم نشین ہو چکے ہیں بادشاہ کے حمان ہو چکے ہیں ایک
 طبق ان پر صبح کو دوسرا طبق شام کو پیش کیا جاتا ہے طرح طرح
 کے خلعت ان کے بدلے جاتے ہیں اور ان کے اوپر اس کی

مَمْلُكَتُهُ أَمْ أَصْنِيَهُ وَسَمَوَاتٍ أَسْرَارُهُ
وَمَعْرِفَتُهُ أَنْتَ مِنْ وَمَا آءٍ حَاطِطٍ عَنْهُ
فَرَسَخٌ وَمَعَكَ إِبْرَؤُكَ كَيْفَ لَكَ أَنْ تَنْقَبَ
الْقَوْمُ إِذَا وَصَلُوا إِلَى ذَلِكَ الْحَاطِطِ
فَتَبَحُّ لَهُمْ أَلْفُ بَابٍ كُلُّ بَابٍ مِنْهَا
يَدْخُلُونَ فِيهِ خُذِ النِّعْمَةَ
وَقَرِّ إِلَى الْمُنْعِمِ لَا تُقَيِّدْكَ دَعْوَاهَا وَ
مَنْ يُقَيِّدْكَ أَنْ تَنْظُرَ فِي وَجْهِ النِّعْمَةِ
أَوْ فِي نِعْمَةٍ أَمْ هِيَ نِقْمَةٌ أَمْ رَحْمَةٌ
لَا تَخْتَرِ يَطَاهِرَهَا لَا تُنْسِئِ الْمُنْعِمَ
فِيهَا لَا تَنْظُرْ يَبِينَا وَبَيْنَمَا لَا تَعْدِلْ
عَيْنَاكَ عَنِ الْمُنْعِمِ لَا تَأْكُلْ مِنْ يَدِ
الدُّنْيَا لَعَلَّهُ مَسْهُومٌ إِذَا جَاءَ تَكَ
بِطَعَامٍ فَانْظُرْ إِلَى وَرَيْدِكَ الْكِتَابِ
وَالسُّنَنِ خُذْ مَشُورَةً تَهْمًا فَإِنْ أَفْتِيَاكَ
تَوَقَّعْ لَا تَسْتَعْجِلْ لَا تَسْتَبْشِرْ اسْتَفْتِ
نَفْسَكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ النَّفْسُ
إِذَا جَاهَدَتْهَا وَخَالَفَتْهَا انْسَبَكَتْ مَعَ
الْقَلْبِ صَامَتِ شَيْئًا وَاحِدًا خَوِطِبَتْ
وَلَوْ دِيَّتْ.

بادشاہت طواف کرتی ہے نیز اُس کے زمین و آسمان اسرار معرفت
تو ایسی دیوار کے پیچھے ہے جس کی چوڑائی تین میل کی ہے اور
تیرے ساتھ محض ایک سوئی ہے تو اُس دیوار میں کسے سوراخ کر
سکتا ہے اور یا اللہ جب اس دیوار کی طرف پہنچے اُن کے لیے
ہزار دروازہ کھول دیئے گئے ہر دروازہ اُن میں سے ان کو پھارتا
ہے کبھی میں سے داخل ہو۔ اور تو نعمت کو بے پھر نعمت دینے
والے کی طرف دوڑ کر کہیں وہ نعمت تجھے اپنا قیدی نہ بنائے تو نعمت
کو اور جو تجھے قیدی بنائے چھوڑ دے تو نعمت کے چہرے میں
دیکھا کر آیا وہ نعمت ہے یا وہ عذاب ہے یا رحمت ہے تو اُس کی
ظاہر پر غور نہ کر تو نعمت دینے والے کو بھول مت جاتو بائیں
اور دائیں طرف نہ دیکھ تو اپنی آنکھوں کو نعمت دینے والے سے
نہ پھیر۔ تو دنیا کے ہاتھ سے دکھا ہو سکتا ہے کہ اُس میں زہر ملا
ہوا ہو جب تیرے پاس کھانا اُسے پس تو اپنے دونوں وزیروں
کتاب و حدیث کی طرف دیکھا کر اُن دونوں کا مشورہ لے پس
اگر وہ دونوں تجھے فتوے دیں تو بھی توقف سے کام لے
جلدی نہ کنووش نہ ہو جا۔ اپنے نفس سے فتوے لیا کر اگرچہ تجھے
مفتی فتوے دیا کریں۔ جب تو نفس سے جہاد اور اُس کی مخالفت
کرے گا وہ کچھل کر قلب کے ساتھ ہو کر ایک شے بن جائے
گا اُس کو پکارا جائے گا اور خطاب کیا جائے گا۔ یا ایتھا
النفس المطمئنة۔

اے اطمینان والے نفس۔ اُس کو قلب کی جانب سے
اطلاع ملا کرے گی اور قلب کو باطن کی جانب سے اور باطن
کو حق عزوجل کی طرف سے۔ تو فتوے پر ہینگاری کا حق ادا
کیا کر پھر کھا اور کچھ پروا نہ کیا کہ فتوے کا حق پورا ادا کر پھر کھا اور
بے پروا ہو جا۔

يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةَ صَارَ
عِنْدَهَا خَبْرٌ مِنَ الْقَلْبِ وَلِلْقَلْبِ خَبْرٌ مِنَ
السِّرِّ وَلِلْسِرِّ خَبْرٌ مِنَ الْحَقِّ عَنَّا وَجَلَّ
أَعْطَى الْوَسْوَءَ حَقَّهُ ثُمَّ كُلْ وَلَا تَبَالِ
أَعْطَى التَّقْوَى حَقَّهَا ثُمَّ كُلْ وَلَا تَبَالِ

قَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْنُ حَاجُّوكَ قُصَادُكَ
مُرِيدُكَ وَلَكَ حُلَا بَكَ مُجِبُوكَ طَالِبُوكَ نَاءُ عَمَّا
أَوْلَادُنَا وَاهْلُونَا وَدِيَارُنَا لَا تَخْذُلْنَا
إِلَّا شَيْتَانُ لِيُغَيِّرَ اللَّهُ عَمْرَ وَجَلَّ لَيْبُكَ وَ
بِالنَّدَسِ مَعْصِيَةٍ وَبِالْخَلْقِ إِنْزَعَا جُ
عَنْ بَابِهِ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ مَنْ تَسْجُدُ الْمَلَائِكَةُ
لَهُ وَيَكْتَفِي أَيْدِيهَا إِلَى وَجْهِهِ أَرْثَا أَحَادُ
أَفْرَادٍ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ اللَّهُ تَرَى الْمَلَائِكَةَ
ذَلِكَ الْخَصَالِجِ قَدِمَ فِي مَسْجِدٍ بِالشَّامِ
جَائِعًا فَقَالَ فِي نَفْسِهِ كَيْتَنِي كُنْتُ أَعْلَمُ
إِسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمَ وَإِذَا اشْتَخَصَانِ تَزَلَا
فَقَعَدَا إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِأَخِي
تُرِيدُ أَنْ تَعْلَمَ اسْمَ اللَّهِ الْأَعْظَمَ قَالَ
تَعْلَمُ فَقَالَ لَهُ قُلْ اللَّهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي
إِنِّي أَقُولُ ذَلِكَ فَقَالَ كَيْسَ ذَلِكَ تُرِيدُ
أَنْ تَقُولَ اللَّهُ وَكَيْسَ فِي قَلْبِكَ غَيْرُهُ
ثُمَّ صَعَدَ بِحَدَائِي إِلَى السَّمَاءِ اجْعَلْ
ظَاهِرَكَ الْخَلْقَ وَقَلْبَكَ الْآخِرَةَ وَ
سِرَّكَ أَوْفِقْهُ مَعَ الْخَائِقِ خَارِجًا عَنِ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّ قَدَرَتَ وَإِلَّا فَلَا
تَعْدِلُ بِالسَّلَامَةِ أَهْرَبُ فِي الْغِيَا فِي
وَالْقَفَا بِرَا كُنْتُ بِلَا يَمَانٍ فِي الْخَلُوقِ
وَالصَّحَابِي وَالْقَفَا بِرَا ثُمَّ ادْخُلْ إِلَى الْخَلْقِ
أَطْلُبْ رَفِيقًا فِي خَلُوتِكَ قَبْلَ الظُّلُوقِ
إِلَى الْخَلْقِ وَ بَعْدَ كَلَامِ

آپ نے ارشاد فرمایا الہی ہم تیری طرف جھکنے والے تیرے تقدیر کرنے والے تیرے مرید تیرے طالب تیرے محب اور تیرے خواہاں ہیں ہماری اولاد گھراہل ہم سے سب چھوٹے ہوئے ہیں تو ہمیں ذلیل و رسوا نہ کرنا غیر اللہ کے ساتھ مشغول ہونا کھیل کود ہے اور نفس کے ساتھ مشغول ہونا عصیت ہے اور مخلوق کے ساتھ مشغول ہونا اللہ کے دروازے سے بکروی ہے بعض اولیاء اللہ میں سے وہ ہیں جن کو فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور اور ہاتھ باندھے ان کے پیچھے پیچھے رہتے ہیں ایک دو کا او یا د اللہ میں سے ایسے ہیں جو کفر و شتوں کو اس حالت میں دیکھتے ہیں۔ ایک نیک جدہ ملک شام کی مسجد میں بھوک کی حالت میں پہنچا پس اپنے نفس میں کہا کہ کاش کہیں اسم اعظم جانتا ہوتا۔ رفتاً و شخص آسمان کی طرف سے اُترے اور اُن کے پہلو میں بیٹھ گئے پس ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تیری خواہش اسم اعظم کے جان لینے کی ہے دوسرے نے کہا ہاں اُس نے جواب دیا

تو اللہ کمو میں نے یس کر

اپنے نفس میں کہا کہ یہ تو تحقیق میں بھی کہا کرتا ہوں اُس نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے ہمارا مقصود یہ ہے کہ تو اللہ کے اور تیرے قلب میں اُس کا غیر مدوم ہو کہ کہ وہ دونوں میرے سامنے آسمان کی طرف چڑھ گئے۔ تو اپنے ظاہر کو مخلوق کے لیے کر لے اور اپنے قلب کو آخرت کے لیے۔ اور تو اپنے باطن کو خدا کی معیت میں دنیا و آخرت سے نکل کر کھڑا کر دے۔ اگر تو ایسا کر سکتا ہے کہ گزردہ تو سلامتی کے ساتھ نہ رہے گا۔ جنگوں اور میدانوں میں جہاں غلو توں میں اور جنگوں اور میدانوں میں ایمان کو باطل کر پھر مخلوق کی طرف آ۔ اذکذا مخلوق کی طرف راستہ لینے سے پہلے اپنی خلوت میں کسی مرشد رفیق کو طلب کر لے۔ کچھ تقریر کے بعد

يَا خُذْ ذَنْ لِيغِيْرَهُمْ يُغِيْرُ قُوْنٌ يَقْتَسِمُوْنَ هُمْ
 قِيَا مَعْنَى يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْكَ يَا اخُذْ مِنْكَ
 الْمَرْيَدُ يَا خُذْ مِنَ اللّٰهِ الْعَارِثُ يَا خُذْ مِنْ
 الْخَلْقِ لَآنَ الْعَارِثُ يَا خُذْ مِنْهُمْ لَآنَهُ
 عَامِلٌ بِجَهْدٍ نَّائِبُ الْمَلِكِ يَا خُذْ مِنَ الْخَلْقِ
 اِلَى غَيْرِهِ وَطَبَقَهُ مَعَ الْمَلِكِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنْ
 وَرَاءِ الْكُؤَابِ وَالْحُجُبِ شَهَوَاتُهُ تَحْتَ أَفْدَانِهِ
 وَالْخَلْقُ تَحْتَ قَدَمِهِ عَصَا مَوْسَى يَنْتَلِمُ الْكُلَّ وَلَا
 يَتَغَيَّرُ وَلَا يَتَبَدَّلُ اِنَّ لَمْ تَقْلُدْهُ عَلَى يَدَيْ فَلَا فَلَاحَ
 لَكَ قَطُّ لَا اَعْلَمُكَ بِطَبَقِكَ وَلَا اَمْرُدُ
 الْعَصَا عَنْكَ خَوْفًا مِنْ سَطَوَتِكَ وَلَا
 سُلْطَانِكَ شَغْلٌ يَشْغِلُكَ عَنِّي فَهَوْمِيْشُوْمٌ
 عَلَيْكَ عِيَالُكَ عَنْقَرِيْبٌ يَلْحَقُهُمْ
 شُوْمُكَ وَبِكُورُكَ وَنَاصِلُهُ يَكِلُ عِيَالَهُ
 اِلَى اللّٰهِ وَيُسَلِّمُهُمْ اِلَيْهِ وَالْمُنَافِقُ
 الْفَاجِرُ يَكِلُ عِيَالَهُ اِلَى دَرْهِيْمِهِ وَدَيْنَارِهِ
 وَتَرْكِيَّتِهِ مِنْ عِقَارِيَّةٍ وَصِنَاعِيَّةٍ لَا جَرَمَ تَكُوْنُ
 عَارِفَتُهُمْ اِلَى الْفَقْرِ اَنْتَ جَاهِلٌ مَّتَّقُوْتُ
 مُبَعَّدٌ مَّنْعُوْتُ قَدْ اُشْرِبْتُ فِي قَدِيْكَ حُبَّ
 عَجَلِ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ اُرْزُقْ مَنْ طَلَبَ
 الدُّنْيَا رِبْحُوْنَتَهُ عَلَى الدِّيْنِ وَمَنْ
 طَلَبَ الْاٰخِرَةَ يُوْجِهِكَ وَمَنْ طَلَبَ
 الدُّنْيَا لِلدُّنْيَا فَلَا تَزِرْهُ وَ مَنْ
 طَلَبَ الْاٰخِرَةَ رِيَاءً فَلَا تَزِرْهُ
 لَا تَهْمُاجَا بَكَ عَنْكَ كَيْتَ اَفْكَمَ وَاَحَدُ

ارشاد فرمایا اولیاء اللہ اپنے پیروں کے لیے لیتے ہیں بانٹتے اور
 تقسیم کرتے رہتے ہیں وہ مٹتے قائم ہوتے ہیں تجھ سے بے گزیر ہے
 اہل اوپر مدد کرتے رہتے ہیں مرید اللہ عزوجل سے لیا کرتا ہے
 عارف مخلوق سے وصول کرتا ہے کدوہ شاہی صوبہ کارگزار بادشاہ
 کا نائب ہے خلق سے لیتا ہے غیر کی طرف پہنچاتا رہتا ہے اور
 اس کا طبق بادشاہ کی معیت میں اس کے دربر و درازوں اور
 حجابوں سے پرے رکھا ہوتا ہے اس عارف کی خواہشیں اور
 تمام خلق اس کے قدموں کے نیچے ہوتی ہیں عصا موسیٰ تمام
 چیزوں کو نکل لیتا تھا اور اس میں کچھ تغیر و تبدل واقع نہ ہوتا تھا۔
 اگر توبہ سے ہاتھ پر فلاح نہ پائے گا پس کبھی تیرے لیے فلاح
 نہ ہوگی۔ میں تجھے تیرے طبق کے سبب سے تعلیم نہ دوں گا اور نہ
 تیری سطوت و حکومت سے ڈر کر تجھ سے اپنے ڈنڈے کو
 ہٹاؤں گا جو مشغلہ تجھے مجھ سے روکے پس وہ تیرے اوپر
 منحوس اور تیرے حق میں بُرا ہے۔ تیری یہ نحوست عنقریب
 نیک بندہ اپنے اہل و عیال کو اللہ کے حوالے کرے گا اور اسی کی
 طرف سونپ دیتا ہے اور منافق ناجبر اپنے اہل و عیال کو اپنے
 درہم و دینار اور اپنی متروک زمین و پیشہ کی طرف حوالہ کرتا ہے
 اس وجہ سے ان کا انجام کار فقر کی طرف ہوتا ہے۔ تو تو جاہل بمنوع
 رحمت الہی سے دور ملعون ہے تیرے دل میں دنیا کے گوسالہ کی
 محبت پلا دی گئی ہے تو اسی پر ریس بھاگتا ہے الہی تو اس کو رزق
 دے جو کہ تجھ سے دنیا کو دین پر مدد کے لیے طلب
 کرے۔ اور جو تجھ سے دنیا کو دنیا کے واسطے اور آخرت کو ریا
 کے طور سے طلب کرے تو تو اسے رزق نہ دے کیوں کہ
 یہ دونوں طلبیں تجھ سے حجاب ہیں کاش کہ تم میں سے ایک ہی

مِنْكُمْ كُنَّا نَتَّقِي بَدَائِلَهُ عَدًّا إِذَا جَاءَ فِي
رَجُلٍ صَاحِبٌ أَقْوَلُ لَهُ إِنْ كَانَ لَكَ
عَدَاؤُنِي فَاصْبَحْنَا مَعَكَ وَادْعُنَا فِي دَعْوَيْكَ
وَإِنْ كَانَ لَنَا شَيْءٌ فَسَيِّئُكَ مِنْهُ حُدُّوْا كَلَامِي
خَاصًّا لَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ أَفْلَحْتُمْ فَإِنْ صَحَّ هَذَا
فَقَدْ هَزُنْتُ وَهَزُنْتُ ثُمَّ وَإِنْ كَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ
فَقَدْ هَزُنْتُ ثُمَّ وَخَسِرْتُ الْخَلْقُ نَسِيتُهُ
مَلِكٌ شَيْطَانٌ وَرَأْسُ فَالْمَلِكُ خَيْرٌ حُلِيِّ
وَالشَّيْطَانُ شَرٌّ حُلِيِّ وَالرَّاسُ مُخْتَلِطٌ
مُتَزَيِّجٌ خَيْرٌ وَشَرٌّ فَإِذَا غَلَبَ الْخَيْرُ لِحَقِّ
بِالْمَلِكِ وَإِنْ غَلَبَ الشَّرُّ اِلْتَحَقَ
بِالشَّيْطَانِ -

يَا قَوْمِ الْإِسْلَامُ يَبْكِي وَيَسْتَعِينُ يَدَهُ فِي
رَأْسِهِ مِنْ هَوَ لَا إِي الْعُجَابِ مِنْ هَوَ لَا إِي
الْفَسَاقِ مِنْ هَوَ لَا إِي أَهْلِ الْبِدْعِ وَالضَّلَالِ
مِنَ الظُّلُمَةِ مِنَ الْإِلَاسِيْنَ نِيَابِ الرُّؤُوسِ مِنْ
الْمَدْعِيْنَ مَا لَيْسَ فِيهِمْ أَنْظَرُ إِلَى مَنْ تَقَدَّمَ
وَالِي مَنْ كَانَ مَعَكَ إِمْرًا نَاهِيًا إِمْلًا نَشَارِيًا
كَانَ لَوْ يَكُونُوا مَا أَقْنَى قَلْبَكَ الْكَلْبُ يَنْصَحُ
صَاحِبَهُ لِيَصِيدَهُ وَتَرْذِيهِ وَمَا شَيْكَتِهِ
وَحِرَاسَتِهِ وَتَبْصِيصُ عِنْدَ دُؤَيْتِهِ
وَالشَّمَا يُطْعِمُهُ عِنْدَ عَشَائِهِ لَفْسُهُ
أَوْ لَقِيْمَاتٍ أَوْ يُطْعِمُهُ هَبِيئًا يَسِيرًا وَ
أَنْتَ تَأْكُلُ نَعَمَ اللَّهُ وَتَسْتَبِعُ مِنْهَا لَا تُعْطِيهِ
مَطْلُوبُهُ لَا تَرْفِيهِ حَقَّهُ تَرُدُّ أَمْرًا

اُدھی فلاح حاصل کر لینا تاکہ ہم کل اُس کا دامن پکڑ لیتے جب میرے
پاس کوئی صالح شخص آئے ہے تو میں اُس سے کہتا ہوں کہ اگر کل (بروز)
قیامت آئے لیے تمہارے پاس کچھ ہو پس ہمیں ساتھ لے لینا اور
اپنی دعوت میں ہم کو بلالینا اور اگر ہم کو کچھ ملا پس ہم تجھ کو اُس میں
سے کچھ دے دیں گے تم میرے کلام کو خالصاً و جب اللہ لوسنو
کہ کسی غرض سے تمہیں نجات مل جائے گی۔ پس اگر یہ معاملہ صحیح
ہو گیا پس میں اور تم دونوں کمال پر پہنچ گئے۔ اور اگر اس کے خلاف
ہو پس تم ناکام ہو گئے اور میں نے نقصان اٹھایا۔ مخلوق میں قسم کی
ہے فرشتہ اور شیطان اور انسان۔ پس فرشتہ سراپا خیر ہے۔ اور
شیطان سراپا شر اور انسان ملائکہ ہے خیر بھی ہے اور شر بھی پس
جب خیر غالب ہوتی ہے تو وہ فرشتہ سے مل جاتا ہے اور اگر
شر غالب ہوتی ہے تو وہ شیطان سے مل جاتا ہے۔

اے قوم اسلام روتا ہے اور ان فاجروں اور ناسقوں اور
ان بدعتیوں اور گمراہوں ظالموں کو کے کپڑے پہننے والوں بھونٹے
مدعیوں سے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے فریاد کر رہا ہے۔ اے
مخاطب تو ان لوگوں کی طرف دیکھ جو تجھ سے پہلے گزر چکے اور
ان لوگوں کی طرف جو تیرے ساتھ میں حکم دینے والے منع کرنے
والے کھانے پینے والے ہے وہ مکر کا علم کن ہو گئے۔ تیرا
قلب کس قدر سخت ہے۔ کتنی اپنے مالک کی اُس کے شکار و کھیتی
اور اس کے مویشی اور اُس کی حفاظت میں خیر خواہی کیا کرتا ہے
اور اُس کی دیکھنے کے وقت چاہو سی کرتا ہے۔ حالانکہ وہ شام
کے وقت اُس کو صرف ایک لقمہ یا چند لقمہ یا تھوڑا سا کھانا
کھلا دیا کرتا ہے۔ اور تو برابر اللہ کی نعمتیں کھاتا رہتا ہے اور
اُس سے پیٹ بھرنا رہتا ہے تو نہ اُس کے مطلوب کو ادا
کرتا ہے اور نہ تو اُس کا حق پورا کرتا ہے تو اُس کے حکم رد کرتا

وَلَا تُحْفِظْ حُدُودَكَ۔

يَا عَلَّامُ لَا تَعْدِلْ مَعَ الْفَقْرِ وَالضُّبْرِ وَ
السَّلامَةِ شَيْئًا اسْتَغْنِ يَا اللَّهُ فِي فَقْرِكَ
فَإِنَّ الْغَنَى يُطْغِي وَيُلْسِي رَبَّكَ فَأَثَرُ الْحِيلَةِ
الدُّنْيَا أَثَرُ هَوَاهُ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَثَرُ
النَّفْسِ وَالطَّبَعِ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ أَثَرُ الْغَفْلَةِ عَلَى
الصَّوْمِ وَأَثَرُ الْحَرَامِ عَلَى الْحَدِّ أَثَرُ الْغَفْلَةِ
عَلَى الْيَقَظَةِ أَثَرُ الْمَعْصِيَةِ عَلَى الْعُتْبَةِ وَنَجِيكَ
سَوْنُكَ بِأَدْيِهِ اسْتَحْجِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَالَ لَإِنْ تَسَمَّعَ
بِرَجُلٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَا تَأْتِيَهُ
خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُخْبِرَهُ فَإِذَا أَخْبَرْتَهُ مَقَّتَهُ وَ
مَقَّتَ عَمَلَهُ هَذَا الرَّمَانُ مَا تَرَى أَكْثَرَ
الْخَلْقِ إِلَّا لَعْنَهُ عَلَيْكَ حَرْفٌ ظَاهِرٌ وَلَا
بَاطِنٌ فَقُلْ عَلَى حَرْبِهِ حَشْبَةٌ مُسْتَدَّةٌ
نَخِرَةً لَا تُصْلِحُ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ فِي
الدُّنْيَا مَلِكٌ وَفِي الْآخِرَةِ مَلِكٌ عَمِلَ بِطَاعَتِهِ
وَتَرَكَ مَعْصِيَتَهُ وَخَذَهُ فِي خَلْوَتِهِ وَ
جَلَوَتِهِ مَقَّتَ الدُّنْيَا طَلَقَهَا وَهِيَ وَمَاءٌ
مُنَاشِدَةٌ۔

يَا بَنِي خُذْ طَعَامَكَ وَشَرِّ ابْنِكَ
يَقُولُ لَا أَكُلُ حَتَّى أَتَى بَابَ الْآخِرَةِ
لَعَلَّهُ مَسْمُومٌ يَا أُمَّةَ لَا حُطِّي مَا مَعَكَ
حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمُ مَانَةَ الْآخِرَةِ فَإِذَا
جَاعَتْ وَفُتِّشَتْ طَعَامُكَ وَقُلِّبَتْ

رہتا ہے اور تو اس کی حدود کی حفاظت بھی نہیں کرتا ہے۔
اسے غلام تو فقر اور صبر اور سلامتی کے ساتھ کسی شے کو برابر
ذکر کرتا ہے فقر میں خدا کے قرب سے غنی بن فقیر بن کے بے پروا
ہو جائیوں کہ غنی سرکشی کرتا ہے اور رب تعالیٰ کو جھلا دیتا ہے۔ اسی
وجہ سے وہ دنیا کی زندگی کو اختیار کرتا ہے اپنی خواہش کو بمقابلہ
امر الہی کے اختیار کرتا ہے نفس و طبیعت کو امر الہی پر ترجیح دیتا ہے
روزہ پر غفلت کو اختیار کرتا ہے حرام کو حلال پر ترجیح دیتا ہے۔
تجھ پر افسوس تیری شرم گاہ کھلی ہوئی ہے تجھے جیا نہیں ہے
تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراباے شک آپ نے فرمایا ہے۔
البتہ یہ کہ تو کسی شخص کے حال کو سن لے اس سے بہتر ہو گا کہ تو اس کے
پاس جائے اور البتہ تیرا انا اس سے بہتر ہو گا کہ تو اسے آزمائے
پس جب تو اسے آزمائے گا تو تو اس کے عمل کو مبغوض رکھے گا۔ یہ
زامنہ ایسا ہے کہ تو اکثر مخلوق کو اس میں اپنے اوپر لعنت کرنے والا
پائے گا بغیر باطن کے ظاہری حروف میں دیرانہ پرتغزل ہے ٹیک کی
گھٹی ہوئی لکڑی ہے جو جلانے کے سوا کسی کام کی نہیں ہے۔ مومن دنیا
میں بھی بادشاہ ہے اور آخرت میں بھی بادشاہ اس نے طاعت الہی
کی ہے اس کی معصیت کو چھوڑ دیا ہے اس نے اپنی خلوت و بطوت
میں اس کو ایک جانا مانا ہے دنیا کو بُرا سمجھ کر اس کو طلاق دے دی
ہے مالا محروہ اس کے پیچھے پیچھے نہیں دیتی ہوئی پھرنے والی
ہے کتنی ہے۔

اے بچہ اپنا کھانا اور پینا لیتا جاوہ کہہ دیتا ہے کہ تا وقتیکہ
میں آخرت کے دروازہ پر نہ پہنچ لوں کچھ کھانے پینے کا نہیں اس
میں زہر ملا ہوا ہے۔ اے ماں جو کچھ تیرے پاس تیرے حقہ کہے
تو اسے ڈالتی جا یہاں تک کہ آخرت کا دار و مدار خادماً جائے
اور وہ اگر تیرے کھانے کی تقشیش کرے اور لوٹ پوٹ کرے

وَسَمَّيْتُ حَيْثُ أَخَذْتُ الْكُلَّ مِنْ يَدِهَا تَأْخُذُكَ
 الْاِخْرَءُ اِلَيْهَا تُطْعِمُكَ طَعَامُهَا وَتُسْقِيكَ
 نَسْرَابَهَا وَاعْلَقَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الدُّنْيَا بَابًا
 اَنْتَ كَذَلِكَ اخَذْتَكَ يَدُ الْغَيْرَةِ فِي سَبِيحَةِ
 يَدِ الْعِدَّةِ قِيلَ لَكَ اَيْشَ هَذَا السُّكُونُ
 اِلَى غَيْرِي رَامَا هِيَ مَخْلُوقَةٌ اَمْرٌ هِيَ
 مَصْنُوعَةٌ هَلَا اَتَيْتَنَا قَبْلَ الدَّارِ حَتَّى
 اِذَا عَلِمْتَكَ وَكَسَاكَ وَاسْتَكْ وَأَطْعَمَكَ
 التَّوْدِيَاتِ وَدَمَرَكَ بِالشَّرْفَيْنِ وَالْوُسْعِ
 وَالْحِفْظِ خَرَجْتَ اِلَى الدُّنْيَا فِي صُحْبَةِ
 بِنَا لَكَ دَكَّةٌ تُخَاطِبُ اَهْلَ الدُّنْيَا
 وَالْاِخْرَةَ مَا لَكَ مَاذَا قَصْنَمُ بِهِ
 يَذْقَمُ عَنْكَ حَتَّى سَاعَةٍ يَا رَتِيكَ
 الْمَوْتُ يَذْفَعُ عَنْكَ وَرُبَّمَا يَكُونُ
 ذَلِكَ بَعْدَ سَاعَةٍ تَعَلَّقُ بِرِجَالِ
 الْحَقِّ عِنْدَهُمْ مَجَانِدِينَ عَنَّا فِي رَفِ
 تَجْرِ الدُّنْيَا يَدَاؤُونَ الْمَهْضَى وَ
 يَتَجَوَّنُ الْغَرْقُ وَيَزْحَمُونَ اَهْلَ
 الْعَذَابِ كُنْ عِنْدَكَ اِذَا دَعَا قَتْلَهُ فَاَنْ
 لَمْ تَعْرِفْهُ فَاَبْكُ عَلَى تَفْسِكَ
 يَتَبَسَّمُ الْقُدْرُ فِي وَجْهِهِ الرَّاغِبِينَ
 بِالْقَضَاءِ وَيَأْخُذُ اَيْدِيَهُمْ اِلَى اَنْبِيَا
 وَيَتَقَفَّتْ لَهُمُ الْبَابُ وَيَقْرَأُ لَهُمُ اِلَى الْمَلِكِ
 فَعَبْدُ صَاوِءٍ اَمِنْ حَرْبِ اللَّهِ مَا هَذَا هَوَسٌ
 اَصْلُ هَذَا كَامِلٌ وَاقْبُوا الْقُدْرَ

اور نوگھ لے اس وقت میں سے ہے۔ کھانوں کا آخرت ان
 حالت میں تجھے دنیا کی طرف لے جائے گی اکل کھانا کھلائے گی
 اور پانی پلائے گی اور تیرے اور دنیا کے درمیان میں قفل لگائے
 گی۔ تو ایسی حالت میں ہو گا کہ غیرت الہی کا ہاتھ عزت کے پاک ہاتھ
 میں تجھے پکڑ لے گا تجھے کہا جائے گا میرے غیر کی طرف مائل ہونا کیا
 چیز ہے آخرت تو یا مخلوق ہے یا مصنوعی چیز تو قبل گھر کے ہمارے
 پاس کیوں نہ آگیا۔ یہاں تک کہ جب وہ تجھے تعلیم دیدے گا اور
 لباس پہنا دے گا اور تجھے اپنے سے مانوس کر لے گا اور
 تجھے تریاق معرفت کھلا دے گا اور توفیق اور تقویٰ و پرہیزگاری
 اور حفاظت کی زرہ پہنا دے گا اس وقت تو دنیا کی طرف اس کی
 مصاحبت میں آئے گا وہ تیرے لیے ایک مخصوص جگہ بنا دے گا
 تو دنیا و آخرت والوں سے خطاب کیا کرے گا تو اپنے مال کا کیا
 کرے گا کیا وہ تجھ سے ایک لحظہ کے لیے بخار کو دفع کر سکتا
 ہے اور ہو سکتا ہے کہ تجھے اس کے ایک لحظہ کے بعد ہی موت
 آجائے۔ تو خدا والوں کے دامن سے لپٹ جاؤ ان کے پاس
 مجنون بحر دنیا میں ڈوبے ہوئے ہر قسم کے لوگ ہیں وہ بیماروں
 کی دوا کرتے ہیں اور ڈوبنے والوں کو نجات دیتے ہیں اور
 اہل عذاب پر رحم کیا کرتے ہیں۔ جب تو ایسے شیخ کامل کو معلوم کر
 لے تو تو اسی کے پاس پڑھ پس اگر تجھے ایسا شیخ ملے تو اسے
 نہ پہچانے پس تو اپنے نفس پر رویا کر تضرع و تضرع پر راضی ہونے
 والوں کے چہروں کو دیکھ کر تقدیر مسکراتی ہے اور ان کو بادشاہ
 کی طرف لے جاتی ہے اور ان کے لیے دروازہ کھولتی ہے اور
 ان کو بادشاہ سے نزدیک کر دیتی ہے پس اس وقت یہ لوگ خدا
 کی جماعت سے ہو جاتے ہیں یہ محض ہوس نہیں ہے ایک اصل
 ہے یہ ایک کامل امر ہے تم تقدیر کی موافقت کئے جاؤ اس سے

لَا تَخَاصُمُوهُ وَلَا تَغَالِبُوهُ الْمُوَافَقَةُ الْمُوَافَقَةُ قَالَ
يَعْبَى بْنُ مَعَادٍ كَلَامُ الصِّدِّيقَيْنِ الْفَاطِمَيْنِ مَقَامُ الرُّسُلِ
أَبْدَانُهُمْ عَلَى أَسْرَارِهِمْ وَحُجَّتُهُمْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَلَامٌ
عَنِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَفِي اللَّهِ اتَّقُوا بِمَقْبَرَةٍ -
خَاطِبُ الْمَوْتَى مَا ذَا لِعَيْتُكُمْ إِلَى مَا صِرْتُمْ
أَيُّنَ الْأَهْلِ أَيْنَ الْأَوْلَادِ أَيْنَ الدُّوَامِ أَيْنَ الْأَمْوَالِ
أَيْنَ الشَّبَابِ أَيْنَ الْقُوَّةِ أَيْنَ الْأَمْوَالِ أَيْنَ النَّهْيِ
أَيْنَ الْأَخْذِ أَيْنَ الْعَطَاءِ أَيْنَ الْمُحَابَةِ
أَيْنَ الشَّهَوَاتِ كَأَتَّهَمُ بِخَاطِبُونَكَ
نَدِمْنَا عَلَى مَا خَلَقْنَا فَرِحْنَا بِمَا فَتَنَّا
لَهْكَذَا الْكُنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرَوْهُ الْمُتَقَابِرِ
خَالِيًا عَنِ الرَّفِيقِ وَخُلُوهَا عَنِ النِّسَاءِ
وَالرِّجَالِ كُونُوا عَقْلَاءَ أَنْتُمْ مَوْلَى
عَنْفَرِيْبٍ دَخَلَتْ جَنَانًا لَا يَوْمَ مَا فِي
مَجْلِسِهِ فَتَالَ آ لَا تَرَوْنَ إِلَى هَذَا
الْمَيِّتِ لَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِ الْمَوْتُ
أَدْهَشَتْهُ وَغَيَّبَتْ رُشْدَهُ حَتَّى لَمْ يَعْرِفْ
أَحَدًا مِنْ أَقْبَايِهِ فَكَذَلِكَ الْمَعْرِفَةُ إِذَا
أَوْرَدَتْ عَلَى قَلْبِ الْمُؤْمِنِ أَدْهَشَتْهُ وَ
غَيَّبَتْ رُشْدَهُ حَتَّى لَا يَعْرِفَ سِوَى رَبِّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْخَيْرِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

جھگڑا نہ کرو اور نہ اس سے لڑو نرمی برتنا ہی موافقت ہے یہ کہنے
ابن معاذ علیہ الرحمہ نے فرمایا اُن صدیقوں کا کلام جو کہ رسولوں (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
مقام مقام ہیں۔ اور ان کے اسرار پر بدل ہیں اللہ عزوجل کی وحی ہے ان
کے کلام اللہ ہی سے اور اللہ کے ساتھ اور اللہ ہی میں ہیں۔
اسے مخاطب تو کسی قبرستان میں بیٹھہ جامزدوں سے خطاب
کو تم نے کیا پایا تم نے کس طرف رجوع کیا اہل و عیال کہاں ہیں۔ مگر
کہاں ہیں مال کہاں ہیں جوانی کدھر ہے قوت کہاں گئی۔ امر و نہی کہاں
ہے لینا دینا کہاں ہے دوست کہاں ہیں شہوتیں خواہشیں کہاں ہیں گویاں
کے جواب میں وہ تجھ سے خطاب کریں گے ہم جو چھوڑ گئے اس پر
نادم ہیں ہم نے جو اگے صحیح دیا اس پر خوش ہیں۔ جب تو مقابر کی
زیارت کا رفیق اور مرد و عورتوں سے خالی ہو کر ارادہ کیا کرے اسی
طرح جایا کرے یہی عمل کیا کرتا اے مخاطبین عقل مند بنو تم متغریب مرنے
والے ہو۔ آپ کی مجلس میں ایک دن ایک جنازہ داخل ہوا پس
آپ نے فرمایا کیا تم اس مردہ کو نہیں دیکھتے جب کہ اس پر موت
آئی اس نے اس کو دہشت میں ڈال دیا اور اس کی عقل کو ناب
کر دیا یہاں تک کہ اپنے قرابت داروں میں سے کسی کو نہ پہچان
سکا پس اسی طور پر جب معرفت الہی کسی مسلمان کے قلب پر وارد ہو
جاتی ہے تو اس کو دہشت میں ڈال دیتی ہے اور اس کی عقل کو
غائب کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اہل معرفت خدا کے سوا کسی کو،
پہچانتا ہی نہیں (اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْخَيْرِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ)



ذکر وفاتہ رضی اللہ عنہ

حضور کی وفات کا بیان

اسْتَوْصَى عَبْدُ الْوَهَّابِ وَالِدُ الشَّيْخِ
 أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي
 مَرَضٍ مَوْتِهِ فَقَالَ لَهُ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَ
 طَاعَتِهِ وَلَا تَخَفْ أَحَدًا وَلَا تَرْجُهِ وَرَبِّهِ
 الْحَوَائِجِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّمَا دَاطَبَهَا
 مِنْهُ وَلَا تَتَّقِ بِأَحَدٍ سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
 وَلَا تَعْتَمِدْ إِلَّا عَلَيْهِ التَّوْحِيدُ التَّوْحِيدُ
 وَجَمَاعَةُ الْكَلِمِ التَّوْحِيدُ وَقَالَ فِي مَرَضِ
 الْمَوْتِ إِذَا صَنَعَ الْقَتْلَ مَعَ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ لَا يَخْلُو مِنْهُ شَيْءٌ وَلَا يَعْرِجُ مِنْهُ
 شَيْءٌ أَنَا لَبٌّ لَا قُشُورٌ قَالَ لَا وَلَدِهِ
 أَبْعُدْ دَا مِنْ حَوِيٍّ فَكَانَا مَعَكُمْ بِالنَّظَاهِرِ
 وَمَعَ غَيْرِكُمْ بِالنَّبَا طِينِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَ
 بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ بَعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
 وَالْأَرْضِ فَلَا تَقْتَسِمُونِي عَلَى أَحَدٍ وَلَا
 تَقْتَسِمُوا عَلَيَّ أَحَدًا وَقَالَ قَدْ حَضَرَ عِنْدِي
 غَيْرُكُمْ فَأَدِيعُوا لَهُمْ وَتَادَبُوا مَعَهُمْ
 هَهُنَا رَحْمَةً عَظِيمَةً لَا تُصَيِّقُوا عَلَيْهِمْ
 الْمَكَانَ وَ أَخْبَرَنِي بَعْضُ وَلَدِهِ أَنَّهُ كَانَ
 يَقُولُ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 عَفَا اللَّهُ لِي وَلَكُمْ وَتَابَ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ
 بِعَمِ اللَّهِ غَيْرَ مَوْدِعِينَ قَالَ ذَلِكَ يَوْمًا وَ

آپ کے صاحبزادہ سید عبدالوہاب نے اپنے والد ماجد شیخ
 ابو محمد عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے آپ کے مرض الموت میں آپ سے
 وصیت کی خواہش کی پس آپ نے اُن سے فرمایا تم اپنے اوپر
 اللہ کے تقویٰ و طاعت کو لازم پکڑو اس کے سوا کسی سے
 ڈرو اور نہ کسی سے امیدواری کرو۔ اور اپنی کل حاجتوں کو اللہ عزوجل
 کی طرف سونپو اور حاجتیں اُسی سے طلب کرو۔ اور اُس کے سوا
 کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ اور تمہارا اعتماد اُسی پر ہو۔ توحید کو لازم پکڑو
 توحید کو لازم پکڑو۔ توحید کو لازم پکڑو۔ تمام عبادتوں کا مجموعہ توحید
 ہے۔ اور آپ نے مرض الموت میں ارشاد فرمایا جب قلب اللہ ربین
 کی معیت میں درست ہو جاتا ہے تو کوئی چیز اُس سے خالی اور
 کوئی چیز اُس سے باہر نہیں ہوتی ہے یہی سراپا مغز ہوں چھلکا نہیں
 ہوں اپنی اولاد سے فرمایا۔ میرے گرد اگر دوسرے ہسٹ جاؤ دور
 ہو جاؤ پس میں ظاہر میں تمہارے ساتھ ہوں اور باطن میں تمہارے
 غیر کے ساتھ ہوں۔ میرے اور تمہارے اور تمام مخلوق کے
 درمیان میں اُس قدر دوری ہے جیسے کہ آسمان و زمین کے درمیان
 میں پس تم میرا کسی پر قیاس نہ کرو اور نہ مجھ پر کسی دوسرے کا قیاس
 کرو۔ اور فرمایا میرے پاس تمہارے غیر حاضر ہوئے ہیں پس تم اُن
 کے لیے دعوت دے دو اور اُن کے ساتھ ادب کرو اس جگہ
 بڑا اذہم ہے تم اُن پر جگہ تنگ نہ کرو آپ کے بعض صاحبزادوں
 نے مجھ کو خبر دی کہ حضور تحقیق فرماتے تھے علیکم السلام ورحمۃ اللہ
 اللہ مجھے اور تمہیں بخشے اور میرے اور تمہارے اوپر توبہ ڈالے تم
 خدا کا نام لے کر غیر نصت کیے گئے اڈو اپنے یہ ایک دن اور ایک

وَلَيْكُمُ الْمَوْتُ وَلَا يُمْلِكُ وَلَا يَمْلِكُ الْمَوْتُ يَا
 مَلِكُ الْمَوْتِ تَنْتَه كُنَّا مَنْ يَتَوَلَّى نَاسُواكَ
 وَصَاحَ صَاحِبَةً عَظِيمَةً وَذَلِكَ فِي
 الْبُيُوتِ الَّذِينَ مَاتُوا فِي عَشِيَّتِهِ وَسَأَلَهُ
 بَعْضُ وَلَدِهِ عَمَّا يَجِدُهُ فَقَالَ لَا يَسْأَلُنِي
 أَحَدٌ عَنْ شَيْءٍ أَنَا هُوَذَا أَتَقَلَّبُ فِي
 عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لَوْلَا
 عَبْدُ الْجَبَّارِ أَنْتَ نَالِيكَ أَوْ مُنْتَبِهٌ
 مُؤْتُوا فِي وَقَدْ أَنْتَهُمْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ وَ
 جَمَاعَةٌ أَوْلَادُهُ عِنْدَهُ وَوَلَدُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ
 يَكْتُبُ عَنْهُ فَقَالَ أَعْطِ عَفِيفًا لِي كُتُبُ
 فَتَأْخُذْتُ وَكُتُبْتُ سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ
 عُسْرٍ يُسْرًا مُرَوِّدًا بِأَخْبَارِ الصِّفَاتِ عَلَى
 مَا جَاءَتْ الْحُكْمُ يَتَغَيَّرُ وَالْعِلْمُ لَا يَتَغَيَّرُ
 الْحُكْمُ يُنْسَخُ وَالْعِلْمُ لَا يُنْسَخُ لَا يَنْقُصُ
 عِلْمُ اللَّهِ بِحُكْمِهِ وَأَخْبَرَانِي وَلَدَاهُ
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَمُؤَسِّنِي أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ
 يَدَهُ وَيَمْدُهَا وَيَقُولُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تُؤْبَوُوا وَادْخُلُوا
 فِي الصَّفِّ هُوَذَا أَجِئْتُ إِلَيْكُمْ وَكَانَ يَقُولُ
 إِذْ فُتُوْا شَمَّ أَنَا الْوَحْيُ وَسَكَّرَهُ الْمَوْتُ وَ
 كَانَ يَقُولُ اسْتَعْنُ بِاللَّهِ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ
 الَّذِي لَا يَمُوتُ وَلَا يَخْشَى الْعَوْتَ سُبْحَانَ مَنْ
 تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ

رات فرمایا اور فرمایا تمہارے اور پرانوس میں کسی چیز کی پروا نہیں
 کرتا ہوں اور دیکھی فرشتہ کی اور ملک الموت کی۔ اسے ملک الموت
 تم علیحدہ ہو جاؤ۔ ہمارے لیے تمہارے سوا وہ ذات ہے جو کہ
 ہماری تولیت فرماتی ہے یہ کہہ کر آپ نے بڑی پیغمبری۔ اور
 اور یہ واقعہ اُس دن کا ہے جس دن کی شام کو آپ نے وفات فرمائی
 آپ کے کسی صاحبزادہ نے آپ کا حال دریافت کیا پس ارشاد
 فرمایا مجھ سے اس وقت کوئی کچھ نہ پوچھے میں اس وقت علم الہی میں
 کر دین بدل رہا ہوں اور آپ نے اپنے صاحبزادہ عبد الجبار سے
 فرمایا تم سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو۔ تم میرے اندر ہو جاؤ یقیناً
 بیدار ہو جاؤ گے میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کے پاس آپ
 کی اولاد میں سے ایک جماعت موجود تھی اور آپ کے صاحبزادہ
 عبد العزیز جو کچھ آپ فرماتے تھے لکھ رہے تھے مجھے دیکھ کر فرمایا
 قلم کا غدغیت کو دے دو تاکہ وہ لکھے پس میں نے لے لیا اور لکھنے
 لگا قریب ہے اللہ کتنی کے بعد آسانی پیدا کر دے گا۔ تم اخبار
 صفات الہی کی طرف جس طریقہ پر وہ آئی ہیں بخور کرو۔ حکم بدلتا ہے اور
 علم متغیر نہیں ہوتا ہے حکم منسوخ ہو جاتا ہے۔ اور علم منسوخ نہیں
 ہوتا ہے اللہ کا علم اُس کے حکم سے کم نہیں ہوتا ہے۔ اور مجھے
 آپ کے دو صاحبزادہ سید عبدالرزاق و موسیٰ نے خبر دی کہ آپ
 اپنے ہاتھ کو اٹھاتے اور کھینچتے اور کہتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
 وبرکاتہ۔ تم تو برکات وادب میں داخل ہو جاؤ۔ میں اس وقت تمہارے
 پاس آتا ہوں اور آپ فرماتے تھے تم نرمی کرو۔ پھر اس کے بعد آپ
 کے پاس حق اور کرات موت آگئی اُس وقت آپ فرماتے تھے کہ
 میں مدد لیتا ہوں اُس معبود برحق سے جو کہ زندہ ہے اور مرے گا
 نہیں اور جو فوت سے نڈر ہے پاک ہے وہ ذات جس نے
 قدرت سے خلق پر غلبہ پایا اور بندوں پر موت کے سبب سے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي وَكَدَّةُ
 مُوسَى أَنَّهُ لَمَّا قَالَ تَعَزَّزْ لَكَ يَوْمَ هَاسَانُهُ عَلَى
 الصِّحَّةِ فَنَادَا أَلْ يَكْمُرُهَا حَتَّى قَالَ تَعَزَّزْ
 مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ وَشَدَّ دَهَا حَتَّى صَمَّ لِسَانَهُ
 بِهَا ثُمَّ قَالَ اللَّهُ اللَّهُ ثُمَّ خَفِيَ صَوْتُهُ وَلِسَانُهُ
 مُتَنَصِّصٌ يَسْقِفُ حَلْقَهُ ثُمَّ مَاتَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ وَارْتَضَاهُ عَنَّا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ وَصَلَوْتُهُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ
 وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

غالب ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم آپ کے ساجد
 سید موسیٰ نے خبر دی کہ جب آپ نے لفظ تعزز فرمایا اس کو آپ
 کی زبان مبارک صحیح طور سے ادا نہ کر سکی پس آپ کے برابر دہراتے
 رہے یہاں تک کہ آپ نے سختی کے ساتھ اپنی آواز کو بڑھایا اور
 اور صحت کے ساتھ زبان سے لفظ تعزز فرمایا پھر کمال اللہ اللہ اللہ
 پھر آپ کی آواز پست ہو گئی اور آپ کی زبان تالو سے ملی ہوئی تھی
 پھر آپ نے انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ ان سے راضی
 ہو اور ہم سے ان کو راضی کر دے آمین والحمد للہ رب العالمین و صلوتہ
 علی سید الانبیاء محمد و آلہ وصحبہ اجمعین



یا غوث

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث
 دوہائی یا محی الدین دوہائی
 وہ سنگیں بدعتیں وہ تیسری کفر
 عَزَّوَمَا قَاتِلًا عِنْدَ الْقِتَالِ
 ترے سونے سے سویا بختِ دِل جاگ
 خدا رانا خدا آدے سارا
 جلا دے دیں جلا دے کفر و الحاد
 ترا دقت اور پڑے یوں دیں پرقت
 رہی ہاں شامتِ اعمال یہ بھی
 کئے ترساؤ گبر اقطاب و ابدال
 مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث
 بلا اسلام پر نازل ہے یا غوث
 کہ سر پر تیغ، دل پر سل ہے یا غوث
 مدد کو آ، دم بسمل ہے یا غوث
 جگا، پھینے پہ دن مائل ہے یا غوث
 ہوا بگڑی بجنور حائل ہے یا غوث
 کہ تو محی ہے تو قاتل ہے یا غوث
 نہ تو عاجز نہ تو غافل ہے یا غوث
 جو تو چاہے ابھی زائل ہے یا غوث
 یہ محض اسلام کا سائل ہے یا غوث

رضا کا خاتمہ بالآخر ہوگا
 تری رحمت اگر شامل ہے یا غوث

(امام احمد رضا بریلوی)

شَیْءًا لِلّٰہِ

دستگیری کا طلب گار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

میرے بندہ او میں ناچار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

حالِ دل شرم سے اب تک نہ کھتا لیکن

آج میں درپے اظہار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

کرمِ خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی

آپ کا غاشیہ بردار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

آپ ہی سینے کہ اب اور کہوں میں کس سے

بستہ دامن سرکار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

مجھ سے اب دین کی پستی نہیں دیکھی جاتی

غلبہ کفر سے بے زار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

پائے رفتن ہے نہ ہند میں جائے ماندن

سختِ مشکل میں گرفتار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

جلوہ پاک نظر آئے تو بر آئے مراد

تشنہ شربت دیدار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

کیا کروں میری دُعا بھی تو نہیں ہے مقبول

میں کہ اک فرد گنہ گار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ

غوثِ اعظم سے جو مانگو ملے گا حسرت

بس کہ حاضر دربار ہوں شَیْءًا لِلّٰہِ !

(حضرت مولائی)

شرح صحیح مسلم

(جلد ۱)

تصنیف

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم انجمیرہ کراچی

اس صدی کی بہترین شرح جس میں عصر حاضر کے جدید مسائل کا متقنہ حل پیش کیا گیا ہے۔

● یہ شریعتِ قادریں کو دوسری شرح کے بے نیاز کرے گی۔

سنن ابو داؤد شریف مترجم

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث بختانی رحمہ اللہ (جلد ۳)
مترجم، مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

سنن نسائی مترجم

(جلد ۳)

امام ابو عبد الرحمن احمد بن نبیب بن علی بن جریر نسائی
ترجمہ مولانا دوست محمد شاہ کریم مولانا محمد عبدالستار قادری

مشکوٰۃ شریف مترجم

(جلد ۳)

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ
مترجم، فاضل شہیر مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

بخاری شریف مترجم

(جلد ۳)

امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
مترجم، مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

طحاوی شریف مترجم

مع خلاصہ مضامین
(سیٹ چار جلد پر مشتمل)

محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ
مترجم، علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف ریاض الضائین
تقدیم، علامہ غلام رسول سعیدی شاعر علم شریف

جامع ترمذی مترجم مع شمائل ترمذی

(جلد ۲)

محدث جلیل امام ابویٰ محمد بن یحییٰ ترمذی رحمہ اللہ
مترجم، مولانا علامہ محمد صدیق سعیدی ہزاری

ریاض الضائین مترجم

(جلد ۲)

شیخ الاسلام ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی
مترجم: مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ
تقدیم، محمد عبدالحکیم شرف قادری

سنن ابن ماجہ مترجم

(جلد ۲)

امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ الربیع القشیری رحمہ اللہ
مترجم، مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

○ دیگر مبلوعات کے فہرست کے لیے جالہ لفاذ ارسال فرمائیں

فریدیکسٹال ○ ۳۸ اردو بازار ○ لاہور ۲ فون ۴۳۱۲۱۴۳
۴۲۲۲۸۹۹

جلد ۱
شرح مشکوٰۃ

شرح مشکوٰۃ

تصنیف مکتبہ

عارف باللہ شیخ مفتی محمد رفیع شاہ عظیمی مدظلہ العالی

اردو ترجمہ و حواشی

حضرت علامہ مولانا محمد رفیع شاہ نقشبندی مدظلہ العالی

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی

فیوض غوثیہ

ترجمہ
افتح الربانی

از محبوب جانی حضرت شیخ عید القادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ مولانا مفتی محمد امجد علی قادری بدایونی مدظلہ العالی

شواہد الحق

فی الاشیئنا

تصنیف، امام علامہ نورسلف بن اسماعیل بن ہاشم

ترجمہ، مولانا علامہ محمد اسد شرف سیالوی مدظلہ

موطأ امام مالک

ترجمہ و تفسیر علامہ مولانا عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مدظلہ

صحیح بخاری سنن ابن ماجہ سنن ابوداؤد وغیرہ

حجۃ الالبان

تصنیف، حضرت مولانا شمس الدین محمد بن عبدالحق

ترجمہ، مولانا عبدالحق حقانی

غنیۃ الطاہرین

از محبوب جانی حضرت شیخ عید القادری جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترجمہ، مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی

تقدیم علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فرید بک سٹال © ۳۸- اردو بازار لاہور فون ۳۱۲۱۴۳ ۴۲۲۸۹۹



www.mondadori.it





Maktabah.org

This book has been digitized by www.maktabah.org.

Maktabah.org does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah.org, 2011

Files hosted at Internet Archive [www.archive.org]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to ghaffari@maktabah.org, or go to the website and click the Donate link at the top.

www.maktabah.org